نورٌ علیٰ نورٍ یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث بشارت ایتج ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح یعنی

جلد اول

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جلیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم و مغفور

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب حدیث و فقہ اردو و فارسی و عربی کے درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

## حدیث اہل سنت اردو

تحفۃ الاخیار۔ ترجمہ مشارق الانوار مترجمہ مولوی خرم علی۔
ترجمہ جامع ترمذی مترجمہ مولانا فضل احمد صاحب۔

## فقہ اہل سنت اردو

غایۃ الاوطار۔ ترجمہ اردو درمختار مترجمہ مولوی خرم علی و مولوی محمد احسن کامل چار جلد مین۔
راہ نجات۔ ضروری مسائل نماز و روزہ وغیرہ۔
مفتاح الجنۃ۔ از مولوی کرامت علی جونپوری۔
حقیقۃ الصلوۃ۔ مع رسالہ بے نمازان۔
کشف الحاجات۔ ترجمہ اردو مالا بد منہ از مولوی محمد نور الدین۔
ہزار مسئلہ شامل ہفت رسالہ۔ (۱) ہزار مسئلہ (۲) مسائل ثمانیہ (۳) صد و سی مسئلہ (۴) مناجات بدرگاہ باری تعالی (۵) حلیہ شریف (۶) نور نامہ (۷)
چہل مسائل۔ مولفہ مولوی عبید اللہ بن عبد السلام۔
شرح محمدی منظوم مسائل فقہیہ از محمد خان قندھاری
تنبیہ الغافلین۔ مسائل دینیہ۔
حیرت الفقہ۔ مسائل مشکلہ فقہ از مولوی ابراہیم حسین نبگلوری۔
جواب السائلین۔ بطور استفتا۔
کنز الدقائق۔ اردو ترجمہ از مولوی محمد سبحان۔
چہل مسائل فقہ۔ از مولوی ابراہیم حسین نبگلوری۔
اشرف المسائل۔ از مولوی اشرف علیخان۔

رسالہ تجہیز و تکفین میت۔ از محمد عمر۔

## حدیث اہل سنت فارسی

اشعۃ اللمعات حاوی المتن۔ شرح مشکوۃ مولانا عبد الحق محدث دہلوی۔ چار مجلدات مین پوری شرح مع تر[illegible]۔

## فقہ اہل [سنت] فارسی

شرح سفر السعادت۔ از مولانا عبد الحق دہلوی معروف۔
حج الحج۔ مسمی بہ غایۃ الشعور از ملا محمد شاہ۔
تحقیق الانساب۔ از فقہ شرعی مولفہ عبد الرزاق۔
تذکرۃ الجمعہ۔ احکام جمعہ از مولوی عبد السلام۔
تبیان فی احکام الدخان۔ در حکم تماکو حقہ از ملا معین الدین۔
بدائع منظوم مسائل فقہ نظم فارسی ملا ناظم علی رح
نام حق۔ مشہور درسی از شیخ شرف الدین بخاری۔
مائۃ مسائل۔ سو مسائل از مولانا احمد اللہ رح
شرح وقایہ فارسی۔ مع حاشیہ ملتقی الابحر از شاہ عبد الحق محدث دہلوی۔
مسلک المتقین۔ مرغوب علمائے ولایت از مولوی آلہ یار خان۔
فتاوی برہنہ جامع ابواب فقہ از مفتی نصیر الدین
قدوری۔ مترجمہ مولانا ابو القاسم جدید الطبع۔

شرح فارسی مختصر وقایہ از عبد الرحمن جامی۔
کنز فارسی۔ از مفتی نصیر الدین کرمانی تحفہ مع فرہنگ۔
مالا بد منہ۔ از قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ مع وصیت نامہ۔
شرح مختصر وقایہ کوہستری۔ از مولانا جلال الدین۔
رسالہ قاضی قطب۔ ذکر ایمان و ارکان۔

## احادیث اہل سنت عربی

تیسیر الوصول الی احادیث جامع الاصول از شیخ عبد الرحمن بن علی یمنی معروف۔
جامع ترمذی۔ از امام ابو عیسیٰ رح صحاح ستہ مین سے معروف مع رسالہ اصول حدیث جرجانی و شمایل ترمذیہ
قسطلانی۔ شہاب الدین قسطلانی کی شرح صحیح البخاری مع شرح از علمای کلکتہ جو مدت سے متداول و مستند ہے مسمی بارشاد الساری معروف بقسطلانی دس مجلدات مین پوری شرح خط النسخ۔
سنن ابی داؤد۔ ہر چہار جلد کامل دو جلدون مین از امام سلیمان بن اشعث داخل صحاح ستہ معروف۔
دلایل الخیرات۔ با ترجمہ فارسی و اسمائے متبرکہ و خواص اسمار ستہ معروف۔
زاد السبیل الی الجنۃ و السلسبیل۔ ذخیرہ احادیث مولانا غلام یحییٰ۔
عناصر الخیرات۔ با ترجمہ اردو از حکیم ناصر علی صاحب

رب یسر | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وتمم بالخیر

ای پروردگار میرے تو آسان کر | شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے کہ بخشنے والا مہربان ہی | اور تمام کر ساتھ خیر کے

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ) سب تعریف واسطے اللہ کے تعریف کرتے ہین ہم اسکو اور مدد چاہتے ہین ہم اس سے اور بخشش چاہتے ہین ہم اس سے **ف** تعریف پاک پروردگار کی جیسی کہ چاہیے آدمی سے نہین ادا ہوسکتی ہی اسلیے مصنف نے اس سے مدد چاہی اور اپنی جو قصور رہ جاوے اس سے بخشش چاہی (وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا) اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے برائیون نفسون اپنی کی سے اور برائیون عملون اپنی کی سے **ف** کہ حمد ساتھ ریا کے نہو یا برائی عملون سے کلام باطل اور غفلت ذکر اللہ تعالی کے سے یا سستی طاعات مین اور کرنا حرام اور مکروہات کا مراد ہی (مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ) جسکو ہدایت کیا اللہ نے پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اسکو اور جسکو گمراہ کیا پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اسکو (وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَھَادَۃً تَکُوْنُ لِلنَّجَاۃِ وَسِیْلَۃً وَلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ کَفِیْلَۃً وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ بَعَثَہٗ وَطُرُقُ الْاِیْمَانِ قَدْ عَفَتْ اٰثَارُھَا وَخَبَتْ اَنْوَارُھَا وَوَھَنَتْ اَرْکَانُھَا وَجُھِلَ مَکَانُھَا) اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ وہ گواہی کہ ہو واسطے نجات کے وسیلہ اور واسطے بلندی درجات کے ضامن اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اسکے ہین اور رسول اسکے ایسے کہ بھیجا انکو اس حالت مین کہ رستے ایمان کے مٹ گئے تھے نشان انکے اور بجھ گئی تھی روشنی انکی اور سست ہوگئے تھے رکن انکے اور نامعلوم ہوگیا تھا مکان انکا **ف** رستے ایمان کے یعنے انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین اور جو کہ پیرو انکے ہین علما وغیرہ اور مراد انکے نشان مٹ جانے سے اور روشنی بجھ جانے سے اور سستی ارکان سے یہ ہی کہ اچھی باتون پر اور حسن اخلاق پر جو یہ لوگون کو تعلیم فرماتے تھے اسکو لوگون نے چھوڑ دیا تھا اور نامعلوم ہونا مکان انکا یہ کہ لوگ مرتبہ انکا نہ جانتے تھے (فَشَیَّدَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ مِنْ مَعَالِمِھَا مَا عَفٰی وَشَفٰی مِنَ الْعَلِیْلِ فِیْ تَاْیِیْدِ کَلِمَۃِ التَّوْحِیْدِ مَنْ کَانَ عَلٰی شَفَا) پس مضبوط اور بلند کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان انکے وہ کہ مٹ گئے تھے اور شفا دی بیمار کو کہ تھا اوپر کنارے ہلاک کے بیچ مدد کرنے کلمہ وحدانیت کے **ف** یعنے جو کہ بسبب بیماری کفر اور شرک کے قریب تھے

کہ دوزخ کے گڑھے میں [illegible] ڈالے ہوں انکو بسبب تعلیم کلمہ توحید کے اُس سے بچایا (وَاَوْضَحَ سَبِيْلَ الْهِدَايَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْلُكَهَا وَاَظْهَرَ كُنُوْزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ اَنْ يَّمْلِكَهَا) اور واضح کی راہ ہدایت کی اسکے لیے کہ ارادہ کرے چلنے اُسکے کا اور ظاہر کیے گنج نیکبختی کے اُسکے لیے کہ قصد کرے [illegible] مالک ہونے گنجوں کا ف مراد گنج نیکبختی سے اسلام اور ایمان اور نیکیان اور عبادات اور معارف ہیں کہ جو کوئی یہ حاصل کرے [illegible] لائق سعادت ابدی کے ہوتا ہے کہ وہ جنت ہے اور رضاے مولا وغیر ذلک (اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ التَّمَسُّكَ بِهَدْيِهٖ لَا يَسْتَتِبُّ اِلَّا بِالْاِقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِشْكٰوتِهٖ وَالْاِعْتِصَامَ بِحَبْلِ اللّٰهِ لَا يَتِمُّ اِلَّا بِبَيَانِ كَشْفِهٖ وَكَانَ كِتَابُ الْمَصَابِيْحِ الَّذِيْ صَنَّفَهُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ قَامِعُ الْبِدْعَةِ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مَسْعُوْدِ ن الْفَرَّاءُ الْبَغَوِيُّ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهٗ اَجْمَعَ كِتَابٍ صُنِّفَ فِيْ بَابِهٖ وَاَضْبَطَ لِشَوَارِدِ الْاَحَادِيْثِ وَاَوَابِدِهَا) یعنی پیچھے حمد و صلوٰۃ کے پس تحقیق اعتماد کرنا ساتھ طریق پیغمبر خدا کے نہیں درست ہوتا مگر ساتھ پیروی کرنے اُس چیز کے کہ ظاہر ہوئی سینہ مبارک حضرت کے سے اور اعتماد ساتھ رسی اللہ کے یعنی قرآن کے نہیں پورا ہوتا مگر ساتھ خوب بیان کرنے حضرت کے اور تھی کتاب مصابیح کہ تصنیف کیا اُسکو امام محی السنہ نے کہ دور کرنے والے بدعت کے ہیں کنیت انکی ابو محمد اور نام انکا حسین بیٹے مسعود پوستین دوز کے [illegible] والے بغشور کے بلند کرے اللہ درجہ انکا تھی کتاب مصابیح جامع ترین کتابوں کی کہ تصنیف کی گئی بیچ باب اپنے کے یعنی بیچ باب عملوں اور اعتقادوں اور احکام ایمان اور اسلام کے اور خوب قریب تھی طرف حفظ کے واسطے منتشر احادیث کے اور متفرق حدیثوں کے ف شوارد اور بھاگنے والے اور اوابد جارپاے وحشی [illegible] سے وہ حدیثیں ہیں کہ کتابوں اصول کی میں روایت کی گئی ہیں لیکن طالب کو جگہ انکی معلوم نہیں کہ یہ حدیث کہاں مذکور ہے پس وہ حدیثیں اُنسے گویا بھاگی ہوئی ہیں اور مراد اوابد سے وہ حدیثیں ہیں کہ معنی مقصود طالبوں سے پوشیدہ ہیں پس گویا کہ متوحش ہیں پس محی السنہ نے اس طرح بابوں مناسب میں روایت کی ہیں کہ یہ بات اُنسے جاتی رہی ہے اور احوال محی السنہ کا یہ ہے کہ اپنے زمانہ میں پیشوا مفسرین اور محدثین کے اور مفتی اہل اسلام کے تھے تفسیر معالم التنزیل کے مصنف بھی یہی ہیں اور بڑے فقیہ اور علم قراۃ میں بڑی مہارت رکھتے تھے اور مزاج میں بے تکلفی اور زہد نہایت تھا اور کمال محتاجگی میں گذران کرتے تھے اول خشک روٹی کھاتے تھے جب شاگردوں نے بہت سا عرض کیا کہ خشک روٹی سے ضعف کمال ہو جائیگا جب سے روغن زیت سے کھانے لگے اور اُنھوں نے جب کتاب شرح السنہ تصنیف کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں زندہ رکھے تجکو اللہ جیسے کہ زندہ رکھی تو نے سنت میری جب سے انکا لقب محی السنہ ہوا یعنی زندہ کرنے والے سنت کے اور بغوی نسبت ہے بغشور کی طرف وہ ایک گانوں ہے ہرات اور مرو کے درمیان میں بیچ حدود خراسان کے اور مصابیح میں حدیثیں چار ہزار چار سو چونتیس ہیں مشکوۃ والے نے ڈیڑھ ہزار اور گیارہ حدیثیں زیادہ کیں پس مشکوٰۃ میں سب پچپن کم چھ ہزار ہیں اور نام مشکوٰۃ کے مصنف کا ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ العمری الخطیب الطبریزی ہے (وَلَمَّا سَلَكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرِيْقَ الْاِخْتِصَارِ وَحَذَفَ الْاَسَانِيْدَ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ النُّقَّادِ) اور جب اختیار کی مصنف مصابیح کے نے راضی ہو جیو اللہ اُس سے راہ اختصار کی اور دور کیا سندوں کو کلام اور اعتراض کیا بیچ اُسکے بعضے پرکھنے والوں نے ف مراد دور کرنے سندوں کے سے یہاں ترک ذکر صحابی کا اور نام کتاب کا ہے کہ جس سے وہ حدیث نقل کی پس اسلیے پرکھنے والوں نے یعنی عالموں نے کہ صحیح سے ضعیف کو تمیز کر لیتے ہیں اعتراض کیا کیونکہ حال صحت وغیرہ کا سند سے اور نام کتاب سے معلوم ہوتا ہے (وَاِنْ كَانَ نَقْلُهٗ وَاِنَّهٗ مِنَ الثِّقَاتِ كَالْاِسْنَادِ لٰكِنْ لَيْسَ مَا فِيْهِ اَعْلَامٌ كَالْاَغْفَالِ فَاسْتَخَرْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاسْتَوْفَقْتُ مِنْهُ فَاَعْلَمْتُ مَا اَغْفَلَهٗ فَاَوْدَعْتُ كُلَّ حَدِيْثٍ مِنْهُ فِيْ مَقَرِّهٖ كَمَا رَوَاهُ الْاَئِمَّةُ الْمُتْقِنُوْنَ وَالثِّقَاتُ الرَّاسِخُوْنَ) اور اگرچہ ہے نقل کرنا مصنف کا مانند سند کے اس واسطے کہ تھے وہ عالم ثقوں سے لیکن نہیں وہ چیز کہ بیچ اُسکے نشان ہو مانند بے نشان کے پس طلب کی

ہین نے خیر کی اللہ تعالی سے اور توفیق چاہی مین نے اس سے یعنے اس عمل خیر پر پس بانشان کردیا مین نے اس خبر کو کہ بے نشان تھی
یعنے مصابیح والے نے جو نام صحابی اور کتاب کا دور کیا تھا مین نے ہر حدیث مین بیان کردیا پس رکھدی مین نے ہر حدیث اس سے بیچ
ٹھکانے اسکے کے مانند اسی طرح کے کہ روایت کیا پیشواؤن مضبوطون نے اور ثقہون محکمون نے مثل ابی عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری
مانند ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری کے ف احوال بخاری کا یہ ہے کہ پیدایش بخاری کی دن جمعہ کے بعد نماز عصر کے ہے بعضی روایت مین
تیرھوین بعضی روایت مین سولھوین شوال کی سال ایک سو چورانوے مین ہجرت سے اور قوم انکی جعفی ہے بالولا یعنی انکا پردادا مسلمان ہوا تھا
اوپر ہاتھ ایک شخص کے کہ وہ تھا قوم جعفی مین اور نسب انکا اسطرح سے ہے کہ محمد بیٹا اسمعیل کا اور اسمعیل بیٹا ابراہیم کا اور ابراہیم بیٹا مغیرہ کا مغیرہ بیٹا
بردزبہ کا ساتھ ب کے زیر کے اور ر کے جزم کے اور د کے زیر کے اور ز کے جزم کے ب کے زبر سے ہ کے جزم سے چنانچہ مغیرہ پردادا انکا اوپر ہاتھ
یمان جعفی کے مسلمان ہوا تھا اور یمان جعفی اس زمانہ مین سردار تھا بخارا کا سو جسکے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوتا تھا اسی کے قوم کی طرف منسوب
ہوتا اور حالت لڑکپن مین روشنی آنکھون انکی کی جاتی رہی تھی اس سبب سے انکی ماں کو بہت قلق اور اضطراب تھا اسی حالت قلق مین ایکبار
دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخاری کی ماں نے خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین خوش ہو حق تعالی نے تیرے بیٹے کی بینائی عطا فرمائی
اور بسبب بہت دعا کرنے اور رونے تیرے کے بیچ جناب باری تعالی کے ہو ماں انکی خواب دیکھکر صبح کو جو اٹھی تو آنکھین بیٹے اپنے کی
روشن دیکھین اور دس برس کی عمر تھی کہ بیچ مکتب کے جس جگہ نام حدیث کا سنتے اسکو یاد کر لیتے اسی وقت سے انھون نے حدیثین یاد کرنی
شروع کین اور بعد اٹھنے مکتب کے سنے انھون نے سنا کہ ایک عالم محدث بخارا مین ہے مشہور بداخلی چنانچہ انکے پاس بخاری نے جانا شروع
کیا انھین دنون مین وہ عالم داخلی ایک دن اپنی کتاب کہ حدیث مین تھی لوگون کے روبرو پڑھتے تھے اتفاقاً انکی زبان سے اس طرح
سے نکلا بیان کرنے حدیث کے مین کہ سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم بخاری نے فی الفور کہا کہ ابو زبیر ابراہیم سے روایت نہین کرتا اس
عالم داخلی نے بخاری کو شاباش کہی اور بخاری نے کہا کہ اصل اپنی کتاب مین دیکھو کہ کیا لکھا ہے پس وہ عالم اپنے گھر مین گئے اصل کتاب اپنی
دیکھا اور بخاری کو بلایا اور کہا غلطی کی راہ سے میری زبان سے نکلا تھا اب کہو کہ صحیح کس طرح ہے بخاری نے کہا اصل اس طرح سے ہے سفیان عن
الزبیر ابن عدی عن ابراہیم عالم داخلی حیران ہوا اور کہا کہ فی الواقع اسی طرح سے ہے اور کتاب پڑھنے کی جو تھی اسے صحیح کیا اسی طرح پر اور یہ قصہ
جب بخاری کو واقع ہوا انکی عمر گیارہ برس کی تھی اور جب سولھوین برس مین پہونچے کتابین ابن مبارک کی اور وکیع کی یاد کین اور اپنی ماں کے ساتھ
اور بھائی کے کہ نام اسکا احمد تھا واسطے حج کرنے کے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوتے اور جب حج سے فارغ ہوئے ماں اور بھائی اپنے وطن کو
پھر آئے اور یہ ملک حجاز مین واسطے طلب حدیث کے ٹھہرے رہے اور جب یہ اٹھارہ برس کے ہوئے کتابین تصنیف کرنی شروع کین اور ایک
کتاب بیچ بزرگیون صحابہ اور تابعین کے اور بیچ قول انکے کے تصنیف کی اسکا نام رکھا کتاب التاریخ اول اسکا مسودہ کیا اور نزدیک قبر آنحضرت کے چاندنی
راتون مین صاف کیا اور بخاری نے کہا ہے کہ کوئی نام بیچ کتاب تاریخ میری کے مذکور نہین ہے مگر قصہ اسکا طولانی یاد رکھتا ہون لیکن بسبب خوف
اسکے کہ اگر سب لکھون تو طول بہت ہو جاویگا اس واسطے کتاب مین درج نہین کیا کہ یہ سبب ملال دیکھنے والون کا ہے اور حامد بن اسمعیل کہ محدث
اسوقت مین تھے ان سے نقل ہے کہ ہمراہ بخاری کے بیچ طلب حدیث کے روبرو استادون کے مین بھی آمد و رفت رکھتا تھا اور بخاری اپنے پاس دوات
اور قلم نہ رکھتے تھے مین نے ان سے ایکدن کہا کہ تم اپنی آمد و رفت استادون کے پاس رکھتے ہو لیکن کیا فائدہ بغیر لکھنے کے یاد نہین رہنے کا لکھنا ضرور
چاہیے آخر اسکا جواب بخاری نے بعد سولہ دن کے کہا کہ تم مجکو بہت تنگ کرتے ہو جو تمہارے پاس لکھا ہوا ہے اسکو میرے پاس لاؤ اور میری یاد کو بھی

مقابلہ کروا تنی مدت میں میں نے پندرہ ہزار حدیثیں لکھیں تھیں اور بخاری نے وہ سب حدیثیں یاد پڑھنی شروع کیں کہ ہم نے اپنی لکھی ہوئی کو اُسکے یاد سے
صحیح کرنا شروع کیا بعد اُسکے بخاری نے کہا کہ تم یون گمان کرتے ہو کہ میں عبث حیران ہوتا ہون حامد بن اسمٰعیل نے کہا کہ میں نے اُس روز سے
یقین کیا کہ یہ شخص ہونہار ہے کہ کوئی اسکی برابری نہیں کریگا اور سبب تصنیف کرنے صحیح بخاری کا یہ ہے کہ ایک دن بیچ مجلس اسحاق بن راہویہ کے
بخاری بیٹھے ہوئے تھے اسحاق بن راہویہ کے یارون اور شاگردون نے کہا کہ اگر کوئی توفیق پاوے کوئی کتاب مختصر صحیح حدیثون کی جمع کرے اور حدیثین
صحیح کہ نہایت درجہ اعلیٰ کو پہونچی ہون انھیں پر اکتفا کرے تو کیا خوب ہو کہ عمل کرنے والے بے شبہہ اور بے وسواس اور بے تامل اُسپر عمل کرین اور احتیاج نہ پہونچے
کسی عالم کی نہو کہ یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف ہے بعد اسکے وہ مجلس تو برخاست ہوئی لیکن یہ بات انکی بخاری کے دل میں ہی اُس وقت سے تصنیف کرنا
اس کتاب بخاری کا انکے دل میں مقرر ٹھہرا اور چھ لاکھ حدیثون میں سے کہ نزدیک بخاری کے موجود تھیں انمین سے چنکر اپنی کتاب میں لکھا اور حدیثین کہ
بہت صحیح تھیں انھیں پر اکتفا کیا اور بعضی حدیثین صحیح کہ اس درجہ کو نہ تھیں بسبب خوف طول کے نہیں لاتے اور محمد بن اسمٰعیل بخاری وقت تصنیف کرنے
بخاری کے واسطے ہر حدیث کے غسل کرتے اور دو رکعت نماز کی پڑھکر حدیث لکھتے اور سولہ برس کی مدت میں یہ کتاب تمام کر چکے اور انکی زندگی مین
لوگون نے ان سے یہ حدیث بواسطہ نوے ہزار آدمیون نے سنی اور بخاری کے وقت میں شہر بخارا کا سردار خالد بن احمد ذہلی تھا کہ اُسنے محمد بن اسمٰعیل بخاری
کو تکلیف دی کہ میرے بیٹون کو کتاب بخاری اور کتاب تاریخ اور کتابین اپنی تصنیف میرے گھر آکر پڑھا جایا کرو بخاری نے کہا کہ یہ علم حدیث ہے اسکو مین ذلیل
نہین کرتا اگر تم کو غرض ہے اپنے بیٹون کو میری مجلس مین بھیجو موافق اور طالب علمون کے پڑھین اُس سردار نے کہا کہ اگر اس طرح سے ہے پس چاہیے کہ جس
وقت میرے بیٹے پڑھین اُسوقت اور کوئی حاضر نہو اور دروازے پر چوبدار کھڑے رہین کہ کسی کو آنے نہ دین میری نخوت نہیں قبول کرتی کہ جس مجلس مین میرے
بیٹے ہون اُسی مجلس مین اوچھے جولاہے انکے برابر بیٹھیں بخاری نے یہ قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ علم میراث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ساری امت اسمین
شریک ہے کسی کو اسمین تخصیص نہیں آخر اس امیر کو یہ بات بُری لگی اور دل مین کینہ رکھا اور تدبیر نکالنے انکے کی کی اور بعضے عالمون ظاہرین کو اپنے
ساتھ رفیق کیا اُن عالمون نے بیچ اجتہاد بخاری کے طعن کرنا شروع کیا اور انکی خطا پکڑنے لگے اور ایک محضر طیار کرکر بخاری کو بخارا سے نکال دیا
اور جب بخاری بخارا سے نکلے جناب الٰہی مین دعا کی کہ یا الٰہی ان لوگون کو مبتلا کر آخر ایک مہینا نہ گذرا کہ وہی امیر خالد بن احمد تغیر ہوا اور خلیفہ کا
حکم ہوا کہ اُسکو گدھے پر سوار کرکر تشہیر کرو آخر حال اُسکا برا ہوا چنانچہ احوال بخاری کا کتاب بستان المحدثین مین لکھا ہے اور حریث ابن ورقہ عالم کہ شریک
اُس امیر کے بخاری کے نکالنے مین تھا وہ بھی رسوا ہوا اور نہایت فضیحتی اُسکے ناموس مین پہونچی اور ایک عالم اور کہ شریک اُس امیر کے
نکالنے بخاری کے مین تھا اُسکو آفت اولاد مین پہونچی کہ اُسکی اولاد سب مرگئی اور بخاری وہان سے نکل کر نیشاپور مین گئے اور وہانکے امیر سے
بھی ناموافقت ہوئی آخر بیچ گاؤن خرتنگ کے پہونچے کہ چھ کوس ہے سمرقند سے اُسی جگہ انکی وفات ہوئی شب عید رمضان کو اور سال ہجرت کے
دو سو چھپن مین اور عمر انکی باسٹھ برس کی ہوئی اور استاد انکے بہت ہین اور بڑے استادون مین اسحاق بن راہویہ اور علی بن مدینی اور احمد بن
حنبل اور یحیی بن معین تھے اور خطیب ابوبکر بغدادی ساتھ سند اپنی کے عبد الواحد طرادی سے نقل کرتا ہے کہ کہا عبد الواحد نے کہ دیکھا مین نے خواب مین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ جماعت اصحاب کے کہ کھڑے ہین اور انتظار کرتے ہین سلام علیک کی مین نے حضرت پر حضرت نے جواب میرے
سلام کا دیا مین نے پوچھا یا رسول اللہ اس جگہ ٹھہرنے کا کیا سبب ہے فرمایا کہ ہم منتظر ہین محمد بن اسمٰعیل کے بعد کتنے دنون کے خبر مرنے بخاری کی
پہونچی مجھ تک پس مین نے تلاش کی پایا مین نے وقت مرنے اُسکے کا وہی وقت کہ جس وقت خواب دیکھا تھا مین نے چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی نے
اپنے ترجمہ مین یہ لکھا ہے اور یہی احوال لکھا ہے کہ جس وقت بخاری کو دفن کیا خوشبو مشک کی قبر اُسکی سے آتی تھی اور وہی خوشبو مدت تک مٹی قبر

انکی سے معلوم ہوتی تھی اور بہت لوگون نے خواب مین دیکھا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد بن احمد
مروزی درمیان رکن کے اور مقام ابراہیم کے سوتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرماتے ہین کہ اے ابو زید کب تک کتاب شافعی کا درس
کہیگا میری کتاب کا درس کیون نہین کہتا آخر یہ وڑسے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ مین تمہارے قربان ہون تمہاری کتاب کون سی ہے فرمایا کہ جامع محمد
بن اسمعیل اور امام الحرمین سے بھی اسی طرح کا خواب نقل ہے اور صاحب بخاری کی تصنیفین بہت ہین ایک تو بخاری دوسری کتاب تاریخ
تیسری کتاب الادب چوتھی کتاب رفع الیدین اور سوا انکے بہت کتابین ہین واسطے درازی کلام کے نہین لکھین وَاَبِی الْحُسَیْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَیْرِیّ
اور مانند ابی الحسین بن حجاج قشیری کے **ف** احوال مسلم کا یہ ہے کہ نام انکا مسلم بن حجاج ہے اور کنیت انکی ابوالحسین اور قوم انکی قشیری ہے اور
وطن انکا نیشاپور ہے پیدایش انکی دوسو چار ہجری مین اور ایک قول مین دوسو چھ ہین اور ابو حاتم رازی اور ترمذی اور ابوبکر بن خزیمہ مسلم سے
روایت رکھتے ہین اور یہ خود بھی محدث ہین اور ابو حاتم رازی نے مسلم کو خواب مین دیکھا اور انکا احوال انھین سے پوچھا مسلم نے کہا کہ حق تعالے
نے جنت کو مجھ پر مباح کردیا ہے جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون اور ابو علی زاغنی نے بھی بعد وفات انکی کے ایک شخص ثقہ کو خواب مین دیکھا
اور پوچھا تجکو کس چیز سے نجات ہوئی کہا بسبب اس چیز کے کہ ہاتھ میرے مین ہے اور وہ جز تھا کتاب صحیح مسلم کا اور کتاب تاریخ مین مذکور ہے کہ ایک دن
مسلم کی مجلس مین ذکر ایک حدیث کا ہوا اور لوگون نے سامنے سے پوچھا اس وقت مسلم کو وہ حدیث معلوم نہ ہوئی آخر اپنے گھر مین آئے اور ایک
ٹوکرا بھرا ہوا کھجورون کا اپنے پاس رکھا اور اس حدیث کو ڈھونڈھنا شروع کیا اور ایک ایک کھجور کھانی شروع کی آخر وہ حدیث پائی لیکن اس
حدیث کے ڈھونڈھنے کے شغل مین تمام وہ ٹوکرا کھجورون کا خبر گیا دھیان نہ رہا اور یہی سبب ہوا انکے مرنے کا اور وفات انکی اتوار کی رات چوبیسوین
رجب کی سال دوسو اکسٹھ ہجری مین ہوئی اور مسلم کی کتابین تصنیف کی ہوئین ایک تو صحیح مسلم ہے اور سوا اسکے اور بہت سی تصنیفین ہین مثل مسند کبیر
اور جامع کبیر اور کتاب العلل اور کتاب اوہام محدثین اور کتاب تمیز اور کتاب من لیس لہ الاراو واحد اور کتاب طبقات مخضرمین اور کتاب الاسماء والکنی
اور کتاب الوجدان اور کتاب حدیث عمرو بن شعیب اور کتاب مشائخ مالک اور کتاب مشائخ ثوری اور سوا انکے بھی ہین وَاَبِی عَبْدِ اللّٰہِ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ الْاَصْبَحِیّ
اور مانند ابی عبداللہ مالک بن انس اصبحی کے **ف** احوال مالک کا یہ ہے کہ نام انکا مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث بن غیمان
بن خثیل ہے اور ذہبی محدث نے بیچ تجرید الصحابہ کے ابو عامر کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نہین دیکھا مین نے کسی کو کہ ذکر کیا ہو ابو عامر کو صحابہ مین لیکن حضرت
کے زمانے مین پیدا ہو چکا تھا اور بیٹا ابی عامر کا مالک روایت کرتا ہے حضرت عثمان سے اور اصحابیون سے اور شیخ محمد ابراہیم بن خلیل نے بیچ شرح مختصر
خلیل کے ابو عامر کو اسطرح ذکر کیا ہے کہ ابو عامر پردادا مالک کا صحابی ہے حاضر ہوا ہے حضرت کے ساتھ سارے غزوون مین سوا سے بدر کے فقط اتنا ہی ذکر
کیا ہے اور کہین کچھ ذکر نہین اور قوم انکی اصبحی ہے اور پیدایش امام مالک کی بیچ سال ترانوے ہجری کے ہے اور مدت حمل لڑکے کی دو برس یا تین برس لکھی ہے
اور امام مالک بیچ طلب حدیث کے حرص بہت رکھتے تھے اور اتباع سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت تھا اور ابتدا زمانہ طلب حدیث کی
مین کہ کچھ اپنے پاس مایہ نہ رکھتے تھے گھر کی کڑیان اکھاڑ کر بیچ ڈالین اور کتابون مین خرچ کین اور بعد اسکے دنیا نے انپر ہجوم کیا اور فتوح بہت سے
ہوگئے اور حافظہ انکا نہایت قوی تھا کہ انھین کا قول ہے کہ جس چیز کو مین اپنے حافظہ مین یاد رکھتا تھا پھر اسکو کبھی نہ بھولتا تھا اور بیٹھا انکا
واسطے تعلیم کرنے حدیث کے سترہ برس کی عمر مین تھا اور نقل ہے کہ جن دنون مین یہ پہلے ہی حدیث بیان کرنے کو بیٹھے ان دنون مین ایک بڑی
عمدہ زادی مدینہ مین مری ایک عورت غسالہ انکے غسل دینے کے واسطے آئی اور جب غسل دینے مین ہاتھ اس غسالہ کا شرمگاہ میت پر پہونچا کہنے لگی
کہ یہ عورت مرنے والی کیا زنا کرنے والی تھی وہین کہنے کے ساتھ ہاتھ غسالہ کا شرمگاہ میت پر چپک گیا ہر چند ہی جدا کرتی تھی ہاتھ اسکا شرمگاہ سے

جدا ہوتا تھا آخر بڑی مشکل پڑی ناچاری کو رجوع طرف عالموں اور فاضلوں کے کی کسی نے اسکا علاج نہ بتلایا آخر طرف امام مالک کے رجوع کی امام مالک نے فتویٰ فرمایا کہ اس عورت غسالہ کو تہمت کی حد مارو جب اُسے اسّی کوڑے مارے تب غسالہ کا ہاتھ شرمگاہ میت کی سے جدا ہوا اُسی وقت سے انکی عظمت کمال علم کی لوگوں کے نزدیک ثابت ہوئی اور انھوں نے اپنے ہاتھ سے ہزار حدیثیں لکھیں تھیں دار قطنی نے کہا یہ اتفاق کسی محدث کو نہیں ہوا اور تمام عمر انھوں نے بیچ حرم مدینہ کے استنجا نہیں کیا باہر حرم کے جاتے تھے مگر حالت بیماری کی میں یا ضرورت کی میں لاچاری کو اُسی جگہ جاتے تھے اور کتاب موطا کو قریب ہزار کے آدمیوں نے اُنسے سنا اور کی روایت اور بعد انکے یہ کتاب موطا بہت پھیلی اور لوگ فیضیاب ہوئے واللہ اعلم (وَاَبِیْ عَبْدُ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیْ) اور مانند ابی عبداللہ بن ادریس شافعی کے **ف** کنیت امام شافعی کی ابوعبداللہ اور نام انکا محمد اور نسب انکا اس طرح سے ہو کہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القریشی المطلبی شافع کو مطلبی کہتے تھے کس واسطے کہ انکا جد اعلیٰ مطلب تھا اور مطلب بھائی تھا ہاشم بن عبد مناف کا اور ہاشم بیٹا مطلب کا اسکی اولاد میں امام شافعی ہیں اور ہاشم بیٹا عبد مناف کا کہ بھائی مطلب کا ہو وہ جد آنحضرت کا ہو اور شافع نے ملاقات پائی آن حضرت سے کی ہو اور باپ شافع کا کہ نام اُسکا سائب تھا دن بدر کے نشان بردار تھا بنی ہاشم کا قریش کی طرف سے اور اسی لڑائی میں قیدیوں میں پکڑا آیا اور بدلا دیکر چھوٹا اور پھر مسلمان ہوا اور پیدایش امام شافعی کی بیچ سن ڈیڑھ سو ہجری کے بیچ غزہ کے ہوئی اور بقول بعضے کے بیچ عسقلان کے اور بعضے قول میں بیچ منا کے اور انکو مکہ میں لے گئے اور نشو و نما اُسی جگہ پایا اور سات برس کی عمر میں قرآن تمام یاد کر لیا اور جب دس برس کے ہوئے موطا کتاب امام مالک کی یاد کی اور فقہ مسلم بن خالد سے کہ اُس زمانہ میں مفتی تھے پڑھی اور جب پندرہ برس کی عمر ہوئی اُس وقت کے علما نے انکو اذن دیا فتوی دینے کا اور بعد اسکے انھوں نے کوچ کیا مدینہ کی طرف اور امام مالک کی صحبت میں رہنا اختیار کیا اور امام شافعی سے نقل ہو کہ ابتدا میں مجکو شوق شعر کا بہت تھا اور بہت شعر یاد کیے تھے میں نے کہ ایک دن کعبہ کے سایہ میں بیٹھا تھا میں اور میرے نزدیک کوئی نہ تھا پیچھے سے ایک آواز آئی کہ میں نے خوب سنی کہ کوئی کہتا ہو یا محمد علیک بالفقہ و دع الشعر یعنی ای محمد لازم پکڑ تو سمجھ بوجھ کو اور چھوڑ تو شعر پڑھنے کو اور امام شافعی سے نقل ہو کہ پہلے بالغ ہونے سے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں ای لڑکے کہا میں نے لبیک یا رسول اللہ فرمایا کہ کس قوم کا ہو تو میں نے کہا تمہاری قوم میں کا فرمایا کہ نزدیک میرے آ اور منھ کھول پس میں نزدیک گیا اور اپنا منھ کھولا میں نے آن حضرت نے لعاب اپنے منھ کا میرے منھ میں ڈالا اور فرمایا کہ جا برکت دے اللہ تعالیٰ بیچ تیرے پس بعد اس خواب کے مجکو خطا بیچ حدیث کے اور کلام عرب کے واقع نہ ہوتی اور پھر امام شافعی کہتے ہیں کہ جب میں امام مالک کے پاس پہونچا میری باتیں انھوں نے سنیں اور قیافہ سے معلوم کیا اور پوچھا کہ نام تیرا کیا ہو میں نے کہا نام میرا محمد ہو جب کہا انھوں نے ای محمد تقوی کر اور ڈر خدا سے اور بچ تو گناہوں سے کہ تجکو اللہ تعالیٰ بڑی شان دیگا درمیان امت رسول مقبول کے اور میں مدت تک اُنکے پاس رہا جب تحصیل علم سے فارغ ہوا اور روانگی سفر کی امام مالک سے چاہی میں نے تب وقت رخصت کرنے کے انھوں نے مجھ سے کہا ای جوان حق تعالیٰ نے بیچ دل تیرے کے نور ڈالا ہو پس اس نور کو بسبب گناہ کے دور نہ کیجیو اور امام شافعی امام مالک سے اور سفیان بن عیینہ سے اور عبد العزیز دراوردی سے اور سوا اُنکے بہت خلق سے روایت کرتے ہیں اور امام شافعی سے امام احمد حنبل اور ابو ثوری اور مزنی روایت کرتے ہیں اور سوائے اُنکے اور بھی امام شافعی سے روایت کرتے ہیں اور جس وقت کہ امام مالک سے رخصت ہوئے بیچ بغداد کے پہونچے دو برس اس جگہ ٹھہرے اور وہاں کے عالموں سے حدیث اور فقہ لی پھر وہاں سے مکہ میں آئے پھر دوبارہ بغداد کو گئے بعد اُسکے قصد مصر کا کیا اور تعلیم اور تعلم میں مشغول ہوئے اور کتابیں تصنیف کیں چنانچہ بیچ اصول دین کے چودہ کتابیں تصنیف

کہیں اور بیچ فروع دین کے سو کتاب سے زیادہ کہیں اور امام احمد سے نقل ہے کہ ہیں ناسخ اور منسوخ حدیث میں سے اور خاص اور عام اور مجمل
اور مفصل نجانتا تھا جبتک امام شافعی کی صحبت میں نہ بیٹھا تھا اور امام محمد شاگرد امام اعظم کے سے نقل ہے کہ امام شافعی نے کتاب اوسط امام
اعظم کی مجھسے بطریق عاریت کے لی ایک رات اور ایک دن میں تمام یاد کرلی اور وفات کی سلخ رجب کو دن جمعہ کے دو سو چار ہجری میں اور اسی روز
عصر کے بعد دفن کیا بیچ قرافہ مصر کے واللہ اعلم (وابی عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی) ور مانند ابی عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی کے
ف احوال انکا یہ ہے کہ کنیت انکی ابو عبد اللہ اور نام انکا احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ بن حیان بن اسد
بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان پیشوا اور مقتدا تھے بیچ حدیث کے اور فقہ کے اور زہد اور ورع انکو بیچ عبادت کے بہت تھا اور بغداد میں
انکا نشو ونما ہوا اور طلب علم اور تحصیل حدیث کی اسی جگہ کی بعد اسکے واسطے سننے حدیثوں کے کوفہ اور بصرہ اور مکہ اور مدینہ اور یمن اور شام اور
اور جزیروں کی طرف گئے اور حدیثیں لکھیں اور سنیں عالموں ان شہروں کے سے اور روایت کرتے ہیں یزید بن ہارون اور یحیی بن سعید
قطان اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور سوا انکے اور علماسے بھی اور انسے بھی بہت لوگ نقل کرتے ہیں مانند محمد بن اسمعیل بخاری کے اور
مسلم بن حجاج قشیری کے اور ابو زرعہ اور ابو داؤد سجستانی اور سوا انکے اور اسحاق بن راہویہ نے انکے حق میں کہا ہے کہ احمد بن حنبل حجت ہے
بیچ دلیل ہے درمیان خدا کے اور بندوں خدا کے اور امام شافعی نے انکے حق میں فرمایا ہے کہ بغداد میں میں نے کوئی نہیں چھوڑا کہ زیادہ ہو
پرہیزگاری میں اور تقوی میں اور علم میں احمد بن حنبل سے اور احمد بن سعید دارمی نے کہا ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی جوان کو کہ بہت یاد رکھنے والا ہو
حدیث پیغمبر خدا کی احمد بن حنبل سے اور کتاب انکی کہ نام اسکا مسند ہے مشہور ہے درمیان محدثین کے اور حدیثیں اسمیں زیادہ ہیں تیس ہزار سے
اور ابو داؤد سجستانی سے نقل ہے کہ کہا صحبت میں بیٹھا احمد بن حنبل کی گویا کہ صحبت ہے آخرت کی کس واسطے کہ انکی مجلس میں ذکر سوائے امور دین کے
نہ تھا اور ذکر ہے کہ احمد بن حنبل نے فقر اختیار کیا اور ستر برس اسپر صبر کیا اور کسی سے کچھ قبول نہ کرتے تھے اور محمد بن موسی کہتا ہے کہ اہل مصر نے
حسن بن عبد العزیز کے واسطے بطریق میراث کے لاکھ اشرفی سونے کی کسی جانور پر لاد کر بیچ بغداد کے بھیجی اور حسن بن عبد العزیز نے انمیں سے
تین تھیلیاں ہزار ہزار اشرفی کی کہ سب تین ہزار ہوئیں احمد بن حنبل کے واسطے بھیجیں اور کہا کہ اے ابو عبد اللہ یہ مجکو میراث میں بوجہ حلال پہونچا ہے
اسکو لیجیے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کیجیے امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ اسکی مجکو کچھ حاجت نہیں اور ایک اشرفی بھی انمیں سے قبول نہیں کی اور
ویسی قسم کی باتیں ان سے بیچ مقدمہ صبر کے اور توکل کے اور استغنا کے اور تقوی کے اور پرہیزگاری کے بہت سی ہیں اور پیدایش انکی بیچ بغداد
کے ایک سو چونسٹھ ہجری میں اور وفات انکی بھی بیچ بغداد کے دو سو اکتالیس میں جمعہ کے دن وقت چاشت کے اور دفن کیا بعد عصر کے واللہ اعلم
(وابی عیسی محمد بن عیسی الترمذی) ور مانند ابی عیسی محمد بن عیسی ترمذی کے ف اور احوال ترمذی کا یہ ہے کہ کنیت انکی ابو عیسی اور نام انکا محمد
بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن ضحاک ترمذی ساتھ زبر تے کے ترمذی نسبت ہے طرف شہر ترمذ کے اور یہ بھی بڑے محدثوں میں ہیں اور تصنیف
انکی کتاب جامع ترمذی دلالت کرتی ہے اوپر بڑے علم انکے کے اور اس کتاب میں انھوں نے کتنی باتیں لازم پکڑی ہیں ایک یہ کہ جو حدیث صحابیوں
سے انکو پہونچی ہے ان صحابیوں کا نام بیان کردیتے ہیں تاکہ مشہور اور متواتر اور آحاد ہونا حدیث کا معلوم ہو جاوے اور دوسرے یہ کہ اس کتاب
میں انھوں نے یہ بھی لازم کیا ہے کہ مذاہب اور اختلاف علما کا بیان کیجیے اور تیسرے یہ کہ ہر جگہ راوی کا احوال قوی کا اور ضعیف کا بیان
کردیتے ہیں اور حدیث کا بھی حال بیان کردیتے ہیں کہ صحیح ہے یا حسن ہے یا غریب ہے یا منکر ہے اور یہ تین باتیں باقی اور کتابوں صحاح ستہ میں
نہیں اور ترمذی کو واسطے حضرت تک تین سے کم نہیں اور ایک حدیث میں تین واسطے ہیں سو جس حدیث میں تین واسطے ہوں پیغمبر تک

اُس حدیث کو ملاقی کئے ہین اور نہایت سے نہایت واسطے دس ہین دس سے زیادہ نہین اور بہت سے علما سے یہ بھی حدیث کرتے ہین
مانند قتیبہ بن سعید اور محمود بن غیلان اور محمد بن بشار اور احمد بن منیع اور محمد بن مثنی کے اور سوائے اُنکے اور اُنسے بھی بہت لوگ روایت کرتے ہین
مانند محمد بن احمد اور ہیثم بن کلیب کے اور سوائے اُنکے اور ترمذی نے کتاب اپنی تصنیف کر کے علماے حجاز کو اور عراق کو اور خراسان کو
بھجوائی اور سبھون نے پسند کی اور اُنکی کتاب ایک شمائل نبوی ہے کہ اُسمین بیان حضرت کی سیرت کا اور حضرت کے بدن کا اور چہرہ کا اور تمام
اعضا کا ہے اور پیدایش ترمذی کی دوسو نو مین ہجرت سے بیچ شہر ترمذ کے اور وفات اُنکی بیچ دوسو اُناسی کے واللہ اعلم وَاَبِی دَاوٗدَ سُلَیْمَانَ بْنِ
الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِیِّ (اور مانند ابی داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی کے اور احوال ابو داؤد کا یہ ہے کہ کنیت اُنکی ابو داؤد اور نام اُنکا سلیمان بن
اشعث بن اسحٰق بن بشیر اور سجستان کے رہنے والے اور اپنے وطن سے واسطے طلب علم کے اور حدیث کے نکلے اور بہت جگہ پھرے اور علماے
عراق اور خراسان اور شام اور مصر اور جزیرے کی حدیثین سُنین اور اجازت لی اور بڑے بڑے علما سے اور مجتہدین سے حدیث کرتے ہین مانند
مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب اور یحیٰی بن معین اور احمد بن حنبل کے اور سوائے اُنکے سے اور اُنسے بھی بہت سے علما روایت کرتے ہین
مانند ابو عبد الرحمن نسائی اور احمد بن محمد کے اور سوائے اُنکے اور ابو داؤد بیچ بصرہ کے رہے اور وہان سے بغداد مین بھی پہونچے اور اپنی کتاب
تصنیف کی بیچ بغداد کے اور اُس ضلع کے لوگون نے سند کتاب سُنن ابو داؤد کی اُنسے کی اور امام احمد کے روبرو کتاب اُنکی پڑھی اُنھون نے بہت
پسند کی اور ابو داؤد سے نقل ہے کہ پانچ لاکھ حدیثین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی علما سے مین نے لکھین اور اُن حدیثون مین سے ایک ہزار چھ سو حدیثین
نکال کر اس کتاب مین لکھین کہ نہایت صحیح ہین اور اُن سب حدیثون کی جگہ چار حدیثین کفایت کرتی ہین گویا سب باتین شریعت اور دین کی اُن
چار حدیثون مین ہین اول حدیث یہ (اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ) دوسری (مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ) تیسری (لَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی یَرْضٰی لِاَخِیْہِ مَا یَرْضٰی
لِنَفْسِہٖ) چوتھے (اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَبَیْنَہُمَا مُشْتَبِہَاتٌ) اِلیٰ آخر الحدیث اور ابو بکر خلال نے اُنکی شان مین کہا ہے کہ ابو داؤد پیشوا تھے بیچ زمانے
اپنے کے اور منصف اور پرہیزگار تھے اور بیچ فن حدیث کے خوب بصارت اور مہارت رکھتے تھے اور کتاب اُنکی ابو داؤد بہت خوب کتاب ہے حق حدیث
مین مانند اُسکے اور کتاب نہین لکھی گئی یعنی بعد بخاری اور مسلم کے اور پیدایش ابو داؤد کی دوسو دو مین اور وفات اُنکی دوسو پچھتر ہجری مین سولھوین شوال
کو (وَاَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدَ بْنِ شُعَیْبِ النَّسَائِیِّ) اور ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی کے ف احوال نسائی کا یہ ہے کہ کنیت اُنکی ابی عبد الرحمن اور
نام اُنکا احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان اور نسائی نسبت طرف شہر کے اور نام شہر کا نسا ہے کہ یہ ایک شہر ہے بیچ خراسان کے اور پیدایش اُنکی
دوسو چودہ مین یا دوسو پندرہ مین اور نسائی بہت شہرون مین پھرے اور بڑے بڑے عالمون کو پایا اور حدیثین سند کین اور بیچ خراسان کے اور حجاز
اور عراق کے اور جزیرے کے اور شام اور مصر کے علما سے تحصیل علم کی اور پہلے پہل گئے طرف قتیبہ بن سعید کے اُس وقت مین اُنکی عمر پندرہ برس
کی تھی ایک برس دو مہینے اُنکے پاس رہے اور یہ شافعی مذہب تھے چنانچہ مناسک الحج اُنکی تصنیف ہے وہ دلالت کرتی ہے اُنکے شافعی مذہب ہونے
پر اور یہ صوم داؤدی ہمیشہ رکھتے تھے صوم داؤدی یہ کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ نہ رکھنا باوجود اس روزہ رکھنے کے ان مین
قوت جماع بہت تھی کہ چار عورتین اُنکے نکاح مین تھین ہر عورت کے یہان ایک ایک رات رہتے اور حرم مین بہت تھین اور جب کتاب سنن کبریٰ
تصنیف کر کے فارغ ہوئے ایک امیر کہ اُنکے وقت مین تھا اُسنے اُن سے پوچھا کتاب تمہاری ساری صحیح ہے اُنھون نے کہا کہ نہین بعضی صحیح ہے بعضی
حسن امیر نے اُن سے التماس کیا کہ اُن سب حدیثون مین سے جتنی کہ بیچ درجہ اعلیٰ کے نہایت صحیح ہون اُنکو میرے واسطے جدا لکھیے پس اس
واسطے سنن مجتبیٰ اُنھون نے تصنیف کی اور سبب اُنکی وفات کا یہ ہے کہ اُنھون نے ایک کتاب بیچ مناقب حضرت علیؓ کے تصنیف کی

اور ارادہ کیا کہ بیچ مسجد جامع دمشق کے وقت مجمع کے اُس کتاب کو پڑھیں تاکہ اُس جگہ کے آدمی کہ بسبب سلطنت بنی اُمیہ کے مذہب نواصب
کا رکھتے تھے وہ راہ پر آویں چنانچہ تھوڑی سی وہ کتاب ایک دن وہاں مسجد کے مجمع میں اُنھوں نے پڑھی کہ ایک شخص نے اُس مجمع میں سے
پوچھا کہ بیچ مناقب حضرت معاویہ کے بھی کچھ تم نے تصنیف کیا ہے نسائی نے جواب میں کہا کہ معاویہ کو بھی کفایت ہے کہ سربسر نجات پاوے
اُنکے مناقب کہاں ہیں اور بعضوں نے لکھا ہے کہ یوں کہا کہ معاویہ کے مناقب میرے نزدیک صحیح نہیں ہوئے یہ بات سنتے ہی اُنکو لوگوں
نے خوب مارا یہانتک مارا کہ ادھ موئے ہو گئے آخر اُنکے خادم اُنکو اُٹھا لائے گھر میں اُس وقت اُنھوں نے یہ کہا کہ اسی وقت مجکو مکہ کی طرف
لیچلو تاکہ مکہ میں مروں یا راہ میں مکہ کے مروں کہتے ہیں کہ موجب کہنے اُنکے کے لے گئے بعد پہونچنے کے مکہ میں وفات ہوئی تین سو تین ہجری
میں پیر کے دن تیرھویں صفر کو اور درمیان صفا اور مروہ کے دفن کیا واللہ اعلم (وَأَبِي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِينِيِّ) اور ابی عبد اللہ محمد بن
یزید بن ماجہ قزوینی کے ف احوال ابن ماجہ کا یہ ہے کہ کنیت اُنکی ابی عبد اللہ نام اُنکا محمد بن یزید ابن ماجہ رہنے والے قزوین کے اور قوم اُنکی
ربعی منسوب بہ ربیعہ بولا اور قزوین نام شہر کا ہے کہ مشہور ہے بیچ عراق عجم کے اور یہ بھی ایک مقتدا تھے اور حافظ حدیث کے اور ثقہ تھے اور امام
مالک کے یاروں سے اور حدیثیں سنیں اور بہت شہروں میں پھرے واسطے طلب حدیث کے اور اُنکی کتاب کو بھی اکثر علما نے بیچ
صحاح ستہ کے داخل رکھا ہے اور اُنکی کتنی حدیثیں ثلاثی بھی ہیں اور بعضوں نے اُنکی کتاب کو صحاح ستہ میں داخل نہیں رکھا کس واسطے
کہ ایک حدیث منکر بلکہ موضوع اُس کتاب میں وارد ہوئی ہے اور بیچ فضیلت قزوین کے [illegible] بت نقل کی ہیں لیکن محدثوں
کے نزدیک وہ سب موضوع ہیں اور پیدائش اُنکی بیچ دو سو نو کے اور وفات اُنکی دو سو تہتر میں دن پیر کے ستائیسویں رمضان کو واللہ اعلم
(وَأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيِّ) اور ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی کے ف احوال دارمی کا یہ ہے کہ کنیت اُنکی ابو محمد اور نام اُنکا عبد اللہ
بن عبد الرحمن ابن فضل سمرقندی الدارمی سمرقندی نسبت ہے طرف شہر کے اور دارمی نسبت ہے طرف قوم کے یہ بھی ایک بڑے محدث ہیں اور
عالم ہیں اور تعریف کیے گئے ساتھ زہد کے اور پرہیزگاری کے اور اُنکی کتاب بھی بہت اچھی کتاب ہے حدیث کی کتابوں میں اور روایت رکھتے ہیں
ابن ماجہ سے اور حبان بن ہلال سے اور نضر بن شمیل سے اور حیوۃ بن شریح سے اور اُس سے بھی روایت کرتے ہیں بڑے محدثین مانند مسلم کے
اور ترمذی کے اور پیدائش اُنکی ایک سو اکاسی میں اور وفات اُنکی دو سو پچپن میں اور اسحق بن احمد بن خلیفہ کہتا ہے کہ میں محمد اسمعیل بخاری کے
پاس بیٹھا تھا کہ خبر مرنے عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی کی پہونچی اُس وقت محمد بن اسمعیل نے سر اپنا نیچے جھکایا اور کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کا
پڑھا اور آنسو اُنکے رخساروں پر بہے واللہ اعلم (وَأَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيِّ) اور ابی الحسن علی بن عمر دارقطنی کے ف احوال دارقطنی کا یہ ہے
کہ ابو الحسن کنیت اُنکی اور نام اُنکا علی بن عمر دارقطنی حافظ حدیث کا اور علامہ مشہور تھا ساتھ فضیلت کے اور علم حدیث کے اور خوب جانتا تھا
علت حدیث کی اور حال راویوں کا اور کتاب دارقطنی میں ایک حدیث کئی سندوں کر لاتا ہے اور اس سے روایت کرتے ہیں ابو نعیم اور ابو بکر
برقانی اور جوہری اور قاضی ابو الطیب طبری اور حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری پیدائش اُنکی بیچ بغداد کے تین سو پانچ میں یا چھ میں اور وفات بھی
اُنکی بغداد ہی میں ہوئی روز بدھ کے بائیسویں ذی قعدہ کو تین سو پچاسی میں اور یہ بھی بہت پھرے ہیں ملکوں میں واسطے تحصیل علم کے چنانچہ کوفہ
میں اور بصرہ میں اور شام میں اور واسط میں اور مصر میں اور سوا اسکے شہروں اسلام میں اور دار قطن قاف کے پیش سے ایک محلہ ہے بغداد میں
نسبت اُس محلہ کر نام اُنکا دارقطنی ہے اور عربی میں قطن کہتے ہیں روئی کو یہ محلہ بسبب روئی کی منڈی کے دارقطن کہلاتا تھا اور بعضی روایت میں
وفات اُنکی آٹھویں ذیقعدہ جمعرات کے دن ہے واللہ اعلم (وَأَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيِّ) اور ابی بکر احمد بن حسین بیہقی کے ف احوال بیہقی کا

یہ ہو کہ کنیت انکی ابوبکر نام انکا احمد بن حسین بیہقی یہ بھی ایک پیشوا اور مقتدا تھے اہل حدیث مین اور انکی کتابین تصنیف بہت ہین نقل ہو کہ تصنیف انکی سات ہزار جز تک پہونچی اور مشہور کتابون انکی مین سے کتاب مبسوط اور کتاب السنن اور کتاب دلائل النبوۃ اور کتاب معرفت علوم حدیث اور کتاب بعث والنشور اور کتاب آداب اور کتاب فضائل صحابہ اور کتاب فضائل اوقات اور کتاب شعب الایمان اور کتاب خلافیات اور پیدایش انکی شعبان کے مہینے سال تین سو چوراسی ہجری مین اور وفات انکی نیشاپور مین چار سو چھپن ہجری مین واللہ اعلم (وَاَبِی الْحَسَنِ رَزِیْنِ بْنِ مُعَاوِیَةَ الْعَبْدَرِیِّ) اور ابی الحسن رزین بن معاویہ عبدری کے ف اور احوال رزین کا یہ ہو کہ کنیت انکی ابوالحسن نام انکا رزین بن معاویہ العبدری اور عبدری نسبت ہو طرف عبدالدار کے کہ ایک قبیلہ مشہور ہو قریش مین اور وفات انکی پانسو بیس مین یہ جو مذکور ہوئے تیرہ شخص ہین پیشوا حدیث کے انھون نے اپنی کتابون مین حدیثین مع سند کے روایت کی ہین پس مشکوۃ والے نے انکی کتابون سے نقل کرکے نام اس کتاب والے کا لکھدیا ہو اور سوا ے انکے اور ون سے بھی نقل کی ہین لیکن کم جیسے کہ آگے کہتا ہو مصنف (وَ غَیْرِہِمْ وَقَلِیْلٌ مَّا ہُوَ) اور سوا ے انکے اور وہ کم ہین ف اور احوال بعضے غیر انکے کا یہ ہو ان غیرون مین ایک امام نووی ہین لقب انکا محی الدین اور کنیت انکی ابوزکریا اور نام انکا یحییٰ بن شرف حزامی ساتھ حا حطی کے زبر سے اور زے سے منسوب ہو طرف حزام کے کہ نام انکے ایک جد کا ہو اور نوا ایک مکان متعلق دمشق کے بیچ شام کے نسبت نووی کی اسکی طرف ہو اور کبھی اسکو نوادی بھی کہتے ہین پیدایش انکی بیچ شہر نوا کے چھ سو اکتیس مین محرم کے پہلے عشرہ مین اور وفات انکی بدھ کی رات چودھوین رجب کو چھ سو ستتر مین اور بعضے ان غیرون مین ابن جوزی ہین کنیت انکی ابوالفرج نام انکا عبدالرحمن بن علی بغدادی حنبلی صدیقی مشہور با بن جوزی نسبت ہو ایک مکان کی طرف کہ اسکو فرضۃ الجوز کہتے ہین عالم اور فاضل فقیہ اور محدث فصیح اور بلیغ اور صاحب تصانیف بیچ تفسیر اور حدیث اور فقہ کے اور سیر اور تاریخ اور اخبار اور مواعظ کے اور مختار تھا بیچ زمانہ اپنے کے ان علمون مین پیدایش انکی بیچ پانسو ستر کے ہجرت سے اور وفات انکی پانسو ستانوے ہجری مین اور کتابین انکی کتنی ہی تصنیف کی ہوئی ہین چنانچہ ایک کتاب انکی بیچ موضوعات حدیث کے کہ اسمین حدیثین موضوع بیان کی ہین اور ایک کتاب انکی تلبیس ابلیس کہ اسمین بیان رد بدعت کا اور خلاف سنت کا ہو اور اقوام شیطانی کا بھی بیان ہو اور بیچ انکار جماعت صوفیہ متبدعین کے خوب مبالغہ کیا ہو اور ایک قصہ انکا عجیب منقول ہو کہ ایک دن میان سنی اور شیعہ کے جھگڑا پڑا بیچ تفضیل حضرت ابوبکرؓ کے اور حضرت علیؓ کے یہان تک کہ آپس مین خوب بحث اور اختلاف ہوا آخر اوپر حکم ابن جوزی کے دونون راضی ہوئے اور ان دنون مین حکومت تھی شیعون کی چنانچہ ابن جوزی منبر پر واسطے وعظ کہنے کے چڑھے تھے کہ اسی وقت ایک شخص نے ان دونون مین سے پوچھا کہ (مَنْ اَفْضَلُ الصَّحَابَةِ) یعنی کون سا بہتر ہو صحابیون مین سے انھون نے دونون فرقون کی رعایت کرکے جواب دیا واسطے خوف ایذا کے اور جواب یہ کہا کہ (اَفْضَلُ صَحَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ الَّذِیْ بِنْتُہٗ فِیْ بَیْتِہٖ) افضل اصحاب رسول اللہ کے وہ تھے کہ بیٹی انکی بیچ گھر انکے کے تھی پھر بعد اس کہنے کے ابن جوزی وہان سے چل کھڑے ہوئے تا کوئی پوچھنا احوال مفصل کا نہ کرے اور وہ دونون فرقہ خوش ہوکر اپنے اپنے مذہب کے موافق گمان فضیلت کا لے گئے یعنی سنی نے جانا کہ بیٹی حضرت ابوبکر کی بیچ گھر رسول خدا کے تھی فضیلت انھین کو ہو اور شیعون نے جانا کہ بیٹی پیغمبر خدا کی بیچ گھر حضرت علی کے تھی فضیلت انھین کو ہو غرض کہ دونون مین سے اسوقت رفع شر ہوگیا (وَاِنِّیْ اِذَا نَسَبْتُ الْحَدِیْثَ اِلَیْہِمْ کَاَنِّیْ اَسْنَدْتُّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہُمْ قَدْ فَرَغُوْا مِنْہُ وَاَغْنَوْنَا عَنْہُ) اور تحقیق جس وقت کہ نسبت کی مین نے حدیث طرف انکے گویا کہ سند پہونچا دی مین نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واسطے کہ انھون نے فراغت حاصل کی سند سے اور بے پروا کردیا ہم کو سند سے ف اگر کوئی کہے کہ مصابیح والے پر بسبب ترک ذکر اسناد کے علما اعتراض کرتے تھے وہ بات تو اب بھی باقی رہی

کہ مشکوٰۃ والے نے فقط نام صحابی کا اور کتاب کا ذکر کیا اور تمام سند نہین ذکر کی اُسکا مصنف نے یہ جواب دیا (وَسَرَدْتُ الْكُتُبَ وَالْأَبْوَابَ
كَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَيْتُ أَثَرَهُ فِيهَا) اور بیان کیا مین نے کتب کو اور ابواب کو جیسا بیان کیا صاحب مصابیح نے کتب اور ابواب کو اور پیروی کی مین نے
نقش قدم اُنکے کی بیچ اُسکے ف لفظ کتاب جو سرخی سے لکھتے ہین وہ شامل ہوتا ہی کتنے مطالب کو اور باب مین خاص ایک طرح کا مطلب
ہوتا ہی جیسے کہ کتاب الطہارۃ اُسمین کتنے ہی باب مذکور ہوتے ہین باب الوضوء باب الغسل وغیر ذلک پس مشکوٰۃ والے نے کتاب اور باب
بعینہ بطور مصابیح والے کے ذکر کیے ہین (وَقَسَّمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا عَلَى فُصُولٍ ثَلَاثَةٍ أَوَّلُهَا مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا وَاكْتَفَيْتُ بِهِمَا وَإِنِ اشْتَرَكَ
فِيهِ الْغَيْرُ لِعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا فِي الرِّوَايَةِ) اور تقسیم کیا مین نے ہر باب کو اکثر اوپر تین فصلون کے پہلی فصل وہ ہی کہ حدیث کی شیخین نے یعنی بخاری اور مسلم نے
یا ایک نے ان دونون مین سے اور روایت کیا مین نے ساتھ اُن دونون کے اور اگرچہ شریک ہون بیچ روایت حدیث کے غیر بخاری اور
مسلم کے واسطے بلند ہونے درجہ بخاری اور مسلم کے بیچ روایت حدیث کے ف اگر بخاری اور مسلم مین ایک صحابی سے حدیث آئی ہو مشکوٰۃ
متفق علیہ کر کے کہتا ہی اور اگر حدیث بخاری مین ایک صحابی سے مذکور ہو اور مسلم مین اور صحابی سے اُسکو اُنکی اصطلاح مین متفق علیہ نہین کہتے
(وَثَانِيهَا مَا أَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَذْكُورِينَ وَثَالِثُهَا مَا اشْتَمَلَ عَلَى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ مُنَاسِبَةٍ مَعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيطَةِ وَإِنْ كَانَ مَأْثُورًا
عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ) اور دوسری فصل مین حدیثین وہ کہ روایت کیا اُنکو سواے بخاری اور مسلم کے پیشواؤن ذکر کیے گیون مین نے اور
تیسری فصل اُس چیز مین کہ مشتمل ہو اوپر معنی باب کے ملحقات مناسبہ سے ساتھ محافظت کرنے کے اوپر شرط کے اور اگرچہ منقول ہو صحابی اور
تابعی سے ف یعنی تیسری فصل مشکوٰۃ والے نے بڑھائی ہی اوپر مصابیح کے کس واسطے کہ مصابیح مین دو ہی فصلین ہین اور مصابیح والے نے
یہ بات مصابیح مین مقرر کی ہی کہ فصل اول مین حدیث صحاح مین کی لاتے اور اُسکے نزدیک صحاح وہ ہی کہ بخاری اور مسلم مین حدیث ہو اور دوسری
فصل مین حدیث لایا ہی حسان اور اصطلاح حسان کی نزدیک اُسکے یہ ہی کہ سواے بخاری اور مسلم کے حدیث ہو مثل ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی کے
اور غیر اُنکے کے اسکو حدیث حسان کہتا ہی یہ اصطلاح اُسی کے نزدیک ہی اور محدثون کے نزدیک نہین اور تیسری فصل مین التزام نہین کیا مشکوٰۃ
والے نے کہ حدیث مرفوع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاوے بلکہ یعنے قول اور فعل اور تقریر صحابہ کی اور تابعین کی اور غیر اُنکے کی کہ مناسب باب
کے ہون بھی لایا ہی اور موافق شرطون فصل اول اور ثانی کے بھی لایا ہی یعنی اول مین نام راوی کا ہو صحابی یا تابعی ہو اور آخر کو نام کتاب کا لکھا ہی (ثُمَّ
إِنَّكَ إِنْ فَقَدْتَ حَدِيثًا فِي بَابٍ فَذَلِكَ عَنْ تَكْرِيرٍ أُسْقِطُهُ) بتحقیق اگر تو نہ پاوے کوئی حدیث بیچ ایک باب کے پس یہ بسبب تکرار کے موقوف کیا
مین نے اسکو ف یعنے ایک حدیث بیچ ایک باب کے بیچ کتاب مصابیح کے ہی اور وہ حدیث اُسی باب مین بیچ مشکوٰۃ کے نہین ہی تو بسبب
مکرر ہونے حدیث کے صاحب مشکوٰۃ نے موقوف کی یعنے ایک جا ذکر کی (وَإِنْ وَجَدْتَ آخَرَ بَعْضَهُ مَتْرُوكًا عَلَى اخْتِصَارِهِ أَوْ مَضْمُومًا إِلَيْهِ تَمَامُهُ فَعَنْ
دَاعِي اهْتِمَامٍ أَتْرُكُهُ وَأُلْحِقُهُ) اور اگر پاوے تو اور حدیث کہ بعض اُسکا چھوڑا ہوا ہی اوپر اختصار کے یا ملا یا گیا ہی طرف اُسکے بقیہ اس حدیث کا پس
یہ بسبب باعث اہتمام کے چھوڑ دیا ہی اُسکو اور ملا دیا ہی اسکو ف یعنے وہان کوئی امر باعث ترک اور الحاق کا ہوگا پس باعث اختصار کا یہ
کہ وہ ٹکڑا حدیث دراز کا مناسب باب کے ہوگا اور باقی مناسب اُسکے نہو گا یا ایک ٹکڑا مناسب اس باب کے ہوگا اور ایک ٹکڑا مناسب دو باب کے پس جہان ان
دونون باتون مین سے ایک بات پائی جائیگی اُسکو مختصر ہی بیان کرونگا اور اس بات مین تابع مصابیح والے کا ہونگا اور جہان ان دونون باتون مین سے
نہ پاؤن گا ساری حدیث بیان کردونگا اگرچہ مصابیح والے نے اختصار کیا ہوگا (وَإِنْ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصْلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْأَوَّلِ
وَذِكْرِهِمَا فِي الثَّانِي فَاعْلَمْ أَنِّي بَعْدَ تَتَبُّعِي كِتَابَيِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْأُصُولِ اعْتَمَدْتُ عَلَى صَحِيحَيِ الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا) اور اگر خبردار ہو تو اوپر اختلاف کے

بیچ دو فصلون کے یعنی ذکر کرنا غیر شیخین کا بیچ فصل اول کے اور ذکر ان دونون کا بیچ فصل دوسری کے پس جان کہ یہ بات نہین صادر ہوئی
بسبب غفلت اور بھولنے کے بلکہ تحقیق بعد تلاش کرنے میرے کے کتاب جمع بین الصحیحین حمیدی کی اور کتاب جامع الاصول کے اعتماد
کیا مین نے اوپر صحیحین شیخین کے اور متن اُنھی کے ف یعنے مصابیح والے نے جو ٹھہرایا ہے کہ پہلی فصل مین حدیثین بخاری اور مسلم کی
لاسے اور دوسری مین غیر بخاری اور مسلم کی اور مین نے بعضی حدیثون فصل اول کو غیر بخاری اور مسلم کی طرف نسبت کیا ہے اور بعضی حدیثون
فصل دوسری کو بخاری اور مسلم کی طرف نسبت کیا ہے تو سبب یہ ہے کہ مین نے چارون کتابون ذکر کی گیون مین تلاش کیا اگر ان مین پایا تو نسبت
شیخین کی طرف کی اگرچہ مصابیح والے نے غیر اُنکے کی طرف نسبت کی ہوا اور اگر ان مین نہ پایا تو انکی طرف نسبت نہ کی اگرچہ مصابیح والے نے انکی
طرف کی ہو غرض کہ تلاش میری غالب ہے کہ چار کتابون مین تلاش کی مجھ پر شبہ کسی کا نہین وارد ہو سکتا ہے بلکہ قصور مصابیح والے کا ہے کہ چوک
گیا وَاِن رَاَیتَ اختِلَافًا فِی نَفسِ الحَدِیثِ فَذٰلِکَ مِن تَشَعُّبِ طُرُقِ الاحادیث اور اگر دیکھے تو اختلاف بیچ اصل حدیث کے پس یہ بسبب
مختلف ہونے سندون حدیث کے ہے ف یعنے مصابیح والے نے اور طرح لفظ حدیث کی روایتین کی ہین اور مین نے اور طرح تو یہ بسبب
اختلاف سندون کے ہے کہ مصابیح والے کو ایک سند سے وہ لفظ پہونچی اور مجھے اور سند سے اور طرح وَلَعَلِّی مَا اطَّلَعتُ عَلٰی تِلکَ الرِّوَایَۃِ الَّتِی
سَلَکَہَا الشَّیخُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ وَقَلِیلًا مَا تَجِدُ اَقُولُ مَا وَجَدتُّ ہٰذِہِ الرِّوَایَۃَ فِی کُتُبِ الاُصُولِ اَو وَجَدتُّ خِلَافَہَا فِیہَا فَاِذَا وَقَفتَ عَلَیہِ فَانسِبِ القُصُورَ
اِلَیَّ لِقِلَّۃِ الدِّرَایَۃِ لَا اِلٰی جَنَابِ الشَّیخِ رَفَعَ اللّٰہُ قَدرَہٗ فِی الدَّارَینِ حَاشَا لِلّٰہِ مِن ذٰلِکَ اور شاید کہ مین نہین خبردار ہوا اوپر اس روایت کے کہ لایا ہے اسکو
شیخ رضی اللہ عنہ اس سے اور کم پاویگا تو اسکو کہ کہتا ہون مین کہ نہین پائی مین نے یہ روایت یعنے جو کہ مصابیح والے نے ذکر کی ہے بیچ کتابون اصول
کے یا پایا مین نے خلاف اس روایت کے اصول مین پس جس وقت کہ خبردار ہو تو اوپر اس اختلاف کے پس نسبت کر قصور کو طرف میرے واسطے
کم پایگی سمجھ کے نہ طرف جناب شیخ کے بلند کرے اللہ قدر اُسکی بیچ دونون جہان کے پاکی ہے واسطے اللہ کے اس سے ف مراد کتب اصول سے
اس جگہ وہ کتابین ہین کہ مذکور ہوئین پہلے مثل بخاری اور مسلم وغیرہ کے اور پاکی ہے واسطے اللہ کے اس سے یعنے پاک ہے شیخ نسبت قصور سے اور
یہ کہنا میرا اُسکے حق مین خاص اللہ کے لیے ہے نہ واسطے کسی اور امر کے رَحِمَ اللّٰہُ مَن اِذَا وَقَفَ عَلٰی ذٰلِکَ نَبَّہَنَا عَلَیہِ وَاَرشَدَنَا طَرِیقَ الصَّوَابِ
رحمت کرے اللہ اُس شخص کو کہ جب واقف ہو اوپر اسکے خبردار کرے ہم کو اوپر اسکے اور راہ بتا دے ہم کو راہ صواب کی ف خبردار کر دے
اوپر اسکے یعنے اوپر ہونے اس روایت کے کہ مصابیح والا لایا ہے اور مین نے نہین پائی ہے اصول مین پس ہم کو خبردار کر دے یعنے جلدی
زندگی مین ہم سے کہدے اور بعد مرنے ہمارے کے ہماری کتاب مین لکھدے یا اُسکے حاشیہ مین لکھدے وَلَم اٰلُ جُہدًا فِی التَّنقِیرِ وَالتَّفتِیشِ
بِقَدرِ الوُسعِ وَالطَّاقَۃِ وَنَقَلتُ ذٰلِکَ الاِختِلَافَ کَمَا وَجَدتُّ اور نہین قصور کیا مین نے کوشش مین بیچ کھودنے اور ڈھونڈنے کے موافق
وسعت کے اور طاقت کے اور نقل کیا مین نے یہ اختلاف جیسا کہ پایا مین نے ف یعنی جیسا کہ دیکھا مین نے اصول مین اُسی طرح
نقل کر دیا اور نہ اکتفا کیا مین نے ساتھ تقلید شیخ رح کے یہ جواب ہے سوال مقدر کا اگر کوئی کہے انھون نے آرام طلبی چاہی کتابون مین خوب تلاش
نہ کی اگر خوب تلاش کرتے تو کہین اُسکا کھوج پاتے تو اسکا جواب مصنف نے کہا کہ مین نے اپنی طرف سے کچھ قصور نہین کیا تلاش کرنے مین
وَمَا اَشَارَ اِلَیہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ مِن غَرِیبٍ اَو ضَعِیفٍ اَو غَیرِہِمَا بَیَّنتُ وَجہَہٗ غَالِبًا وَمَا لَم یُشِر اِلَیہِ مِمَّا فِی الاُصُولِ فَقَد قَفَّیتُہٗ فِی تَرکِہٖ اِلَّا فِی مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ
اور وہ چیز کہ اشارہ کیا طرف اسکے شیخ رضی اللہ عنہ نے غریب سے یا ضعیف سے یا سوا ان دونون کے بیان کیا مین نے سبب اُسکا اکثر
اور جس چیز کو نہین اشارہ کیا طرف اُسکے اُن مین سے کہ بیچ اصول کے ہے پس تحقیق پیروی کی مین نے شیخ کی بیچ چھوڑ دینے اُسکے کے

مگر بیچ کتنی جگھون کے واسطے کسی غرض کے ف یعنے مصابیح والے نے مصابیح مین بیان کیا ہی بعضی حدیثون کو کہ یہ غریب ہی یا ضعیف
ہی یا شاذ ہی یا منکر ہی تو مشکوۃ والے نے اپنی کتاب مین سبب غریب ہونے اور ضعیف ہونے اور شاذ ہونے کا بیان کردیا اور جس جگہ مصابیح
والے نے مصابیح مین غریب ہونا اور ضعیف ہونا بیان نہین کیا تو مشکوۃ والے نے بالکل اسکو چھوڑ دیا ہی مگر بعضی جاے بسبب بعضی غرض
کے بیان کردیا اس واسطے کہ بعضے لوگ اُس حدیث مین کلام اور طعن رکھتے تھے ساتھ وضعی اور باطل ہونے کے اُنھون نے ترمذی وغیرہ سے
نقل کیا کہ یہ حدیث صحیح ہی یا حسن اور غریب اور ضعیف یہ قسمین ہین حدیث کی بعد ترجمہ خطبہ کے موافق اصطلاح محدثین کے انکو انشاء اللہ
تعالی بیان کردینگے (وَرُبَّمَا تَجِدُ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ أَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَإِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَأَلْحِقْهُ بِهِ أَحْسَنَ اللّٰهُ جَزَاءَكَ وَسَمَّيْتُ
الْكِتَابَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيحِ) اور بعضی جگہ پاویگا تو کہ نام کتاب کا نہین ذکر کیا مین نے پیچھے حدیث کے اور یہ اس واسطے ہی کہ نہین خبردار ہوا مین اوپر
روایت کرنے والے اسکے کے پس چھوڑ دی مین نے اُس جگہ سفیدی پس اگر خبردار ہو تو اوپر اُسکے پس ملا دے اسکو ساتھ اُس حدیث کے
نیک دے اللہ تجکو بدلہ اور نام رکھا مین نے اس کتاب کا مشکوۃ المصابیح ف مصابیح جمع مصباح کی مصباح کہتے ہین چراغ کو اور مشکوۃ
کہتے ہین طاقچہ کو جیسے کہ چراغ رکھے جاتے ہین بیچ طاق کے اسی طرح کتاب مصابیح رکھی ہوئی ہی اس مشکوۃ مین (وَأَسْأَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيقَ وَالْإِعَانَةَ
وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَتَيْسِيرَ مَا أَقْصِدُهُ) اور سوال کرتا ہون مین اللہ سے توفیق کا یعنی تصنیف کتاب پر اوپر طرح مذکور کے اور تمام کرنے پر اور سب امور
پر اور مدد کرنے کا اور ہدایت کرنے کا اور بچانے کا یعنے خطا سے اور آسان کرنا اُس چیز کا کہ قصد کیا ہی مین نے اسکا (وَأَنْ يَنْفَعَنِي فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ
الْمَمَاتِ وَجَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ) اور سوال کرتا ہون یہ کہ نفع دے مجکو بیچ زندگی کے
اور پیچھے مرنے کے اور سب مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون کو کفایت ہی مجکو اللہ اور اچھا ہی کارساز اور نہین بازگشت گناہون سے اور
نہین قوت اوپر بندگی کے مگر ساتھ اللہ کے کہ غالب ہی حکمت والا ف نفع دنیا زندگی مین یہ ہی کہ توفیق ہو مجکو مطالعہ کرنے کتاب کی اور لوگون
کے سکھانے کی اور موافق حدیثون کے عمل کرنے کی اور فائدہ پیچھے مرنے کے یہ ہی بہشت مین داخل ہونا اور ثواب ملنا اور اللہ کی رضا حاصل
ہونی **فصل** اب بعد اسکے پہلے حدیث مین مشغول ہونے سے کتنی باتین جاننا چاہیے کہ حدیث پڑھنے مین کام آوینگی اور موجب ہونگی زیادتی
سمجھ کو ایک بات اُنمین سے یہ ہی کہ اول حدیث کو معلوم کرے حدیث محدثین کی اصطلاح مین کہتے ہین قول اور فعل اور سیرت اور حال اور تقریر
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معنی قول اور فعل کے ظاہر ہین اور سیرت یعنی خصلتین اور بیان صورت شکل حضرت کا اور حال جیسے کہ کہین دندان
مبارک حضرت کا جنگ احد مین شہید ہوا یا مثل اسکے اور معنی تقریر کے یہ ہین کہ مثلاً ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک
کام کیا یا ایک بات کہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسپر مطلع ہوئے اور اُس سے منع نہ کیا اور نہ انکار کیا اور سکوت کیا اسکو تقریر کہتے ہین
یہ بھی داخل حدیث کے ہی اور تقریر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت ہی نہ اور کسی کی اور بعضون کے نزدیک قول اور فعل اور تقریر صحابہ اور تابعین کو بھی
حدیث کہتے ہین پس جو حدیث کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے اسکو حدیث مرفوع کہتے ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہ حدیث یا کیا یہ کام
یا تقریر کی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کہین ابن عباس سے یہ حدیث مرفوعاً آئی ہی یا کہین رفع کیا اسکو ابن عباس نے اور جو کہ صحابہ تک
پہونچے اسکو حدیث موقوف کہتے ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہ بات ابن عباس نے یا تقریر ظاہر کی ابن عباس نے یا کہین یہ حدیث موقوف ابن
عباس پر ہی اور جو حدیث تابعین تک پہونچے اسکو مقطوع کہتے ہین اور مشہور یہ ہی کہ موقوف اور مقطوع کو اثر کہتے ہین بعد اسکے یہ جاننا چاہیے
کہ حدیث مین ایک سند اور اسناد ہی اور ایک متن سند اور اسناد راویون حدیث کو کہتے ہین اور متن الفاظ حدیث کو پس اگر کوئی راوی حدیث

کا درمیان مین سے یاد رہ جاوے اُسکو حدیث متصل کہتے ہین اور اگر ایک رہ جاوے اُسکو منقطع کہینگے اور اگر ایک سے زیادہ رہ جاوین اُسکو
معضل کہینگے اور اگر سر سے راوی رہ جاوے خواہ ایک یا کئی اُسکو معلق کہتے ہین اور اگر آخر سند سے بعد تابعی کے راوی یعنے صحابی نہ
مذکور ہو اُسکو مرسل کہتے ہین جیسا کہ تابعی کہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیثین باعتبار سند کے تین قسم پر ہین صحیح اور حسن اور ضعیف
صحیح اعلی مرتبہ ہی اور ضعیف ادنی اور حسن متوسط پس حدیث صحیح کو معلوم کیا چاہیے کہ حدیث صحیح کسے کہتے ہین حدیث صحیح وہ ہی کہ کتاب مین
سند کو مصنف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ساتھ نقل کرنے راویون صاحب عدالت کے اور صاحب ضبط کے نقل کی ہو اور وقت
پہونچانے حدیث کے پہونچانے والا حدیث کا مسلمان اور بالغ اور عاقل بھی ہو اور معنی عدالت کے یہ ہین کہ وہ راوی صاحب تقوی کا ہو
کہ جھوٹ نہ بولتا ہو اور گناہ کبیرہ نہ کیا ہو اور اگر کیا ہو تو اُس سے توبہ کی ہو اور گناہ صغیرہ یعنے چھوٹے گناہ ہون پر بھی دوام نہ کرتا ہو اور سالم ہو
سب اسباب فسق کے سے اور صاحب مروت کا ہو یعنے ایسے کام بھی اُس سے نہوتے ہون کہ لوگون کے نزدیک ہلکا ہو جیسے ننگے سر
بازار مین چلے جانا یا بازار مین ایک کونے مین بیٹھکر پیشاب کرنا یا رستے مین چلتے ہوئے طعام یا کچھ چیز کھا لینا ان باتون سے بھی احتراز کرتا ہو
اور معنی ضبط کے یہ ہین کہ ہوشیار ہو تاکہ یاد رکھے الفاظ حدیث کے اور غفلت نہ کرے اور نہ بھولے اور نہ شک کرے وقت سننے کے اور نہ وقت
پہونچانے کے اور اسی طرح سے ہر شخص صاحب کتاب سے آنحضرت صلعم تک متصف ان صفات کر ہو ایسا شخص جو نقل کرے اُسکو حدیث
صحیح کہتے ہین پس یہ صفتین اگر پوری پائی جاوین اُسکو صحیح لذاتہ کہتے ہین اور اگر کچھ قصور اُنمین ہو اور کثرت طرق سے وہ نقصان
پورا ہو جاوے اُسے صحیح لغیرہ کہتے ہین اور اگر نقصان پورا نہ ہوا اُسکو حسن کہتے ہین اور حدیث ضعیف وہ ہی کہ یہ جو شرائط حدیث صحیح اور حسن
مین معتبر ہین ان مین سے ایک یا زیادہ اُنمین سے مفقود ہو اور راوی اُسکا عدالت یا ضبط نہ رکھتا ہو اور حدیث مین اگر راوی اُسکا ایک ہی
کسی طبقہ مین اُسکو غریب کہتے ہین اور اگر دو ہووین اُسکو عزیز کہتے ہین اور اگر زیادہ دو سے ہووین اُسکو مشہور اور مستفیض کہتے ہین اور اگر
کثرت روایت کی اُس حد کو پہونچے عقل کے نزدیک محال ہو جھوٹ بولنا اُنکا اُسکو متواتر کہتے ہین اور اقسام حدیث سے شاذ اور منکر ہی شاذ وہ
حدیث ہی کہ روایت کی گئی ہو مخالف اُس حدیث کے کہ روایت کیا ہو اُسکو ثقات نے اور منکر وہ ہی کہ روایت کرے اُسکو راوی ضعیف مخالف
اُس کسی کے کہ ضعف اُسکا کمتر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہی اور بہت قسمین حدیث کی ہین اختصار کے لیے کہ عوام کو اُنکا سمجھنا بھی مشکل
ہوگا اُسپر اکتفا کیا اور یہ اقسام حضرت شیخ عبد الحق کے ترجمہ مین سے لکھی ہین اور کتابین صحاح ستہ جو مشہور ہین یہ ہین بخاری اور مسلم اور جامع ترمذی
اور سنن ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور بعضون کے نزدیک بدلے ابن ماجہ کے موطا امام مالک کی ہی پس سواے بخاری اور مسلم
کے چار کتابون باقی مین ہر طرح کی حدیثین ہین صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اُنکے مصنفون نے بیان کر دیا ہی ف پہلی ہی حدیث
کہ حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہی سو احوال حضرت عمر کا یہ ہی کہ نام اُنکا عمر اور کنیت اُنکی ابو حفص اور لقب اُنکا فاروق اور سب سے پہلے
امیر المومنین کرکے یہی مشہور ہوئے اور قوم اُنکی عدوی اور عدوی ایک بطن ہی قریش مین اور بطن یعنے ایک گروہ اور جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرت
صلعم کے نسب مین بیچ کعب بن لوی کے اور وجہ لقب حضرت عمر کے کہ فاروق ہوا یہ ہی کہ مدینہ مین ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر مین مسلمان
تھا جھگڑنے لگے یہودی نے کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اُس یہودی کی رجوع آنحضرت کی طرف اس واسطے تھی کہ وہ یہودی سچا تھا
اور جانتا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سچے کو سچا کرینگے اور رعایت کسی کی نہ کرینگے اور منافق نے کہ اصل مین جھوٹا تھا اُسنے کہا کہ چل کعب بن اشرف
پاس کہ وہ یہود کا سردار تھا اور یہودی رشوت لیکر سچے کو جھوٹا کر دیتے تھے اور جھوٹے کو سچا اسواسطے وہ منافق یہودیون کی طرف لیے جاتا تھا کہ

رشوت دیکر اپنا معاملہ جیت جاؤنگا آخرش کو وہ یہودی اس منافق کو حضرت پاس لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا حق ثابت
کیا منافق راضی نہوا ساتھ حکم آنحضرت صلعم کے باہر نکل کر کہنے لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرت کے حکم سے مدینے میں قضا کرتے تھے اور اس
نیت پر منافق لے چلا حضرت عمر پاس کہ جیت اسلام کی کرکے مجکو سچا کرینگے اور میرا حق ثابت کرینگے آخر دونوں گئے حضرت عمر پاس اور یہ
انکے روبرو یہودی نے بیان کیا کہ ہم دونوں گئے تھے حضرت صلعم پاس حضرت میرا حق ثابت کر چکے ہیں اور یہ منافق راضی نہوا ساتھ حکم
آن حضرت صلعم کے حضرت عمر نے منافق سے پوچھا کہ یہ بات اسی طرح ہے منافق نے اقرار کیا حضرت عمر نے کہا کہ تم ٹھہرے رہو اور آپ گھر
میں جاکر تلوار لے آئے اور اسی تلوار سے منافق کا سر اڑا دیا اور کہا کہ یہ حال ہے اس شخص کا جو راضی نہو ساتھ حکم آن حضرت صلعم کے اور یہودی
وہان سے اس خوف سے بھاگ گیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آن حضرت صلعم پاس آئے اور کہا کہ عمر فرق کر دینے والا ہے درمیان حق اور
باطل کے اسی دن سے فاروق مشہور ہوئے چنانچہ تفسیر بیضاوی میں ادرا اور تفسیروں میں شان نزول اس آیت کے میں لکھا ہے (یُرِیْدُوْنَ
اَنْ یَّتَحَاکَمُوْا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِہٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا) اور اسلام حضرت عمر کا چھٹے سال ہے نبوت سے کہ
چالیس یا انتالیس مرد اور دس عورتیں مسلمان ہوئی تھیں بعد انکے حضرت عمر مسلمان ہوئے اور انکے مسلمان ہونے کے بعد اسلام ظاہر ہوا
پہلے اس سے مسلمان پوشیدہ مسلمانی رکھتے تھے اور یہ آیت نازل ہوئی (یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ) یعنے اے نبی
کافی ہے تجکو اللہ اور جو کہ پیرو تیرے ہیں مومنوں سے اور بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ خلیفہ ہوئے اور انسے مدینے کی تیرھوین سال ہجرت
سے اور شہادت انکی ہوئی ایک نصرانی کے ہاتھ سے کہ نام اسکا ابو لولوٴ اور غلام مغیرہ بن شعبہ کا تھا مدینے کے شہر میں مسجد نبوی میں صبح کی نماز
میں بدھ کے دن ستائیسوین ذی الحجہ کو تیئیسوین سال ہجرت سے اور وفات انکی غرہ محرم کو اور عمر انکی ترسٹھ برس کی ہوئی اور انسے بہت صحابیوں
اور تابعین نے حدیثین نقل کی ہیں اور حدیثیں مرفوع انسے پانچ سو انتالیس نقل ہوئی ہیں اور انکی مہر میں یہ لکھا تھا کہ کفی بالموت واعظا یا عمر یعنی
کافی ہے نصیحت کو یاد رکھنا موت کا اے عمر اور تھے سخت ترویج مقدمہ اللہ کے اور نہایت کوشش کرتے تھے امور دین میں اور نہایت صابر تھے اور اللہ
تعالی نے مقرر کیا تھا حق انکی زبان پر اور انکے اسلام سے دین کو عزت ہوئی اور اہل آسمان نے انکی اسلام سے خوشی حاصل کی اور انکی بزرگیوں اور
مناقب اور خوبیوں کا کچھ شمار نہیں (عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ
مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَہِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ہَاجَرَ اِلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)
روایت ہے حضرت عمر بیٹے خطاب کے سے راضی ہو جیو اللہ ان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں معتبر ہوتے عمل مگر ساتھ نیتوں
کے اور نہیں ہے واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہو ہجرت اسکی طرف اللہ کے اور طرف رسول اسکے کے پس ہجرت اسکی طرف
اللہ کے اور طرف رسول اسکے کے ہے اور جو شخص کہ ہو ہجرت اسکی طرف دنیا کے کہ پہونچے اسکو یا طرف عورت کے کہ نکاح کرے اس سے پس ہجرت
اسکی طرف اس چیز کے ہے کہ ہجرت کی طرف اسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مصنف نے حدیث باب سے پہلے لایا گویا اشارہ ہے کہ طالب
کو چاہیے کہ اول نیت خالصۃً للہ کرے اس علم شریف کے طلب کرنے میں پھر تحصیل علم کرے اور محدثین اتفاق رکھتے ہیں اوپر فضل و شرف
اس حدیث کے اور بعضے علما نے اس حدیث کو نصف علم کہا ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہیں واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی مطلب اس
جملہ کا اور پہلے جملہ کا یکسان ہے یہ تاکید ہے پہلے کی کہ عمل بغیر نیت کے معتبر نہیں اور ایک عمل میں جتنی نیتیں کریگا اتنا ہی ثواب پاویگا مثلاً محتاج قرابتی
کے دینے میں اگر نیت فقط صدقہ دینے کی کریگا تو صدقہ ہی کا ثواب پاویگا نہ صلہ رحم کا یعنی ملانے ناتے کا اور اگر دونوں نیتیں کریگا دوہرا ثواب پاویگا اسی

طرح مسجد کے جانے مین کئی طرح کی نیتین ہو سکتی ہین اور ہر ایک کا ثواب علیحدہ مثلاً نیت کرے کہ وارد ہوا ہے کہ مسجد گھر اللہ تعالی کا ہے اور جو کوئی مسجد مین آتا ہے تو اللہ تعالی کی زیارت کو آتا ہے اور وہ کریم ہے اور واجب ہے کریم پر کہ ضیافت زیارت کرنے والون اپنے کی کرتا ہے پس مین بھی امیدوار اسکا ہون پس اس نیت مین اسکا ثواب پاویگا اور نیت کرے انتظار نماز مین ساتھ جماعت کے کہ حدیث مین آیا ہے جو کوئی انتظار کرتا ہے نماز کا گویا کہ نماز ہی مین ہوتا ہے پس اس نیت سے اسکا ثواب پاویگا اور نیت کریگا کہ کان اور آنکھ اور تمام اعضا کہ جو بازار مین گرفتار گناہون مین ہوتے ہیں یہان محفوظ ہین اُس سے اور نیت اعتکاف کی کرے کہ علما نے کہا ہے کہ جب مسجد مین آوے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے جنکے نزدیک کم سے کم مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہے اُنکے نزدیک ہو جائیگا اور ثواب اُسکا پاویگا یہ عجب آسان عبادت ہے اور اکثر لوگ اس سے غافل ہین اور نیت کرے کہ صلوۃ وسلام بھیجنا حضرت صلعم پر اور اور دعائین کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنے اور نکلنے کے مسجد سے انکا پڑھنا نصیب ہوگا کہ ثواب و فضیلت بیشمار رکھتی ہین اور نیت کرے کہ مسجد مین تنہائی اللہ کے ذکر کے لیے اور تلاوت قرآن کے لیے یا سننے قرآن کے لیے یا وعظ نصیحت کے لیے میسر ہوتی ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر اور دعا کے لیے جاوے مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوتا ہے اور جو ایک قوم بیچ ایک گھر کے گھرون خدا سے بیٹھے اور تلاوت قرآن اور آپس مین پڑھنا اور پڑھانا اسکا کرے تو گھیر لیتے ہین اُسکو ملائک اور ڈھانک لیتی ہے اُسکو رحمت اور نیت کرے کہ [illegible] کے مسجد مین نماز کے لیے جانے سے ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہے اور نیت کرے کہ فائدہ دینا اور فائدہ لینا ساتھ علم کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتے ہین بسبب جمع ہونے لوگون کے اور نیت کرے مسلمان بھائیون کے ملاقات کی اور انپر سلام علیک کرنے کی اور نیت کرے تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات سے کہ بسبب خاطر جمعی کے مسجد مین میسر ہے اور جا سے نہین اور نیت کرے کہ حضور باطن اور آرام دل اور اتصال ساتھ مشاہدہ حق کے اور استغراق بیچ شہود ذات کے عجیب مسجد مین نصیب ہوتا ہے پس یہ بارہ نیتین ایک مسجد کے آنے مین ہو سکتی ہین کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ پاویگا اور مسجد تو جگہ عبادت کی ہے کیون نہو یہ ثواب جبکہ خواہش نفسانی کی چیزون مین اچھی نیت کرنے مین ثواب پاتا ہے مثلاً خوشبو لگانے مین جمعہ کو یا جب چاہے قصد اتباع سنت کا کرے کہ حضرت خوشبو کو دوست رکھتے تھے اسلیے مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم مسجد کا کرے اور نیت کرے کہ جو میرے پاس بیٹھے گا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور قصد کرے کہ کوئی بسبب بدبو میری کے غیبت کر کے گناہ مین پڑیگا خوشبو لگا کر اُسکا غیبت سے بچاؤنگا اور قصد کرے معالجہ دماغ کا تا خوشبو سے دماغ میرا تازہ ہووے اور علوم اور معارف خوب حاصل ہون پس اسی طرح ہر عمل مین بہت سی نیتین ہو سکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاوے گا اور اگر فقط واسطے لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کے کریگا محروم ان ثوابون سے رہیگا بلکہ مستحق ملامت اور عتاب کا ہوگا پس معلوم ہوا کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا نیت پر ہے اور معنی ہجرت کے یہ ہین کہ کفرستان سے نکل کر دار الاسلام مین اللہ کی خوشی کے لیے جاوے پس اگر یہ خاص اللہ کی رضامندی کے لیے ہے ثواب پاویگا اور مقبول ہے اور اگر نیت دنیا کی کی کچھ ثواب نہین اور مراد دنیا سے یہان وہ چیز ہے کہ باز رکھے اللہ کی یاد سے اور طلب دنیا مین یا نکاح کرنے مین اگر نیت رضائے حق بھی ہوگی خالی ثواب سے نہین اور ایک شخص مدینہ مین ہجرت کر کے آیا تھا واسطے طلب ایک عورت اُم قیس نامی کے اُسکے حق مین یہ حدیث فرمائی چنانچہ اُسکو مہاجر ام قیس کہتے تھے یہ مضمون حضرت شیخ عبد الحق کے ترجمہ مین ہے اور اس حدیث مین کئی طرح سے لفظ وارد ہوئے ہین اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ) وَالْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ (وَالْعَمَلُ بِالنِّیَّۃِ) ف بیچ بیان کتنے مسائل نیت کے مسئلہ جاننا چاہیے اس حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہے مراد اعمال سے وہ عمل ہین کہ اعمال مقصودہ دینی قصد کیے گئے ہون جیسے نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج پس اس طرح کے عمل بدون نیت کے معتبر نہین نہ قبول ہوتے ہین خدا کے

نزدیک اور نہ صحیح ہوتے ہین اگر کوئی نماز پڑھے بغیر نیت کے اسکی نماز نہ صحیح ہوگی نہ قبول ہوگی اسی طرح سے روزہ نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اسی طرح سے
زکوۃ اور حج بدون نیت کے قبول نہین اور بعضے عمل غیر مقصود ہوتے ہین جیسے غسل اور وضو اسمین نیت کا ہونا ضرور ہی یا نہین پس اسمین اختلاف ہی
علما کا یعنے امام شافعی کے نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا ضرور ہی کس واسطے کہ فرض ہی انکے نزدیک بدون نیت کے وضو اور غسل نہین
ہوتا اور امام اعظم کے نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کے ہوجاتا ہی کس واسطے کہ انکے نزدیک نیت سنت ہی یا مستحب ہی اس سبب اگر نیت نہ کی
تو بھی وضو ہوگیا نماز پڑھنی اس سے درست ہی اور مراد نیت سے یہان قصد کرنا قرب کا ہی طرف اللہ تعالی کے یعنے جو کام کرے اللہ تعالی کے لیے
کرے اور ساتھ قصد بجا آوری حکم اور طلب رضا اسکی کے کرے اور معنی نیت کے ہین کہ دل سے قصد کرے اور زبان سے کہنا شرط نہین ہی
سب عبادتون مین اگر زبان سے کہے اور دل غافل ہو معتبر نہین اسی واسطے کتاب صحیح مین لکھا ہی کہ اعتبار زبان کا نہین اب اسمین فقہا کو اختلاف
ہی کہ زبان سے کہنی سنت ہی یا مستحب ہی یا مکروہ ہی اسمین تین قول ہین چنانچہ فتح القدیر مین یون لکھا ہی کہ نہین منقول ہوا آن حضرت صلعم سے اور
نہ صحابیون سے زبان سے کہنا نیت کا نہ بیچ حدیث صحیح کے نہ ضعیف کے اور نہین منقول ہوا چارون امامون سے اور کتاب مفید مین یہ نقل کیا ہی
کہ بعضے مشایخ نے زبان سے کہنا نیت کا مکروہ کہا ہی اور بعضون نے اسکو مستحب کہا ہی سو مستحب بھی اسقدر ہی اللھم انی ارید صلوۃ کذا فیسرہا لی و
تقبلہا منی اس طرح کی عبارت حدیث مین حج کی نیت سے منقول ہوئی ہی اور عبادات مین منقول نہین چنانچہ یہ مسئلہ نیت کا کتاب اشباہ مین
مفصل لکھا ہی پس تحقیق اسکی نزدیک لکھنے والے ترجمہ کے یہ ہی جب پیغمبر صلعم سے اور صحابیون سے اور چارون امامون سے کہنا لفظ نیت کا نماز
مین یا روزہ مین منقول نہین ہوا اور پیچھے علما نے اختلاف کیا ہی اسکے مکروہ ہونے مین اور مستحب ہونے مین اور بدعت ہونے مین اور سنت
ہونے مین اور قاعدہ فقہ کا یہ ہی کہ جب اختلاف ہو علما مین درمیان سنت ہونے کے اور بدعت ہونے کے یعنے بعضے کہین کہ سنت ہی اور
بعضے کہین کہ بدعت ہی پس احتیاط اس جگہ یہ ہی کہ ایسی چیز کو ترک کیجیے چنانچہ یہ بات ایک جگہ فتاوی عالمگیری مین سے معلوم ہوتی ہی اور اسی
طرح جب اختلاف ہو درمیان کراہیت اور مستحب ہونے کے اسکو بھی ترک کیجیے اور جاننا چاہیے کہ نیت بیچ عبادت کے ضرور ہی اور کام حرام
مین نیت اثر نہین کرتی اور مباح چیزین اگر نیت کرے عبادت کی یا اس مباح چیز مین کرے کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو بھی موجب ثواب کا ہوتا ہی اور
شیخ عبدالحق دہلوی نے بیچ ترجمہ مشکوۃ کے یہ لکھا ہی کہ علما نے اختلاف کیا ہی بیچ نیت پڑھنے نماز کے بعد اتفاق کے اس پر کہ پکار کر کہنا نیت کا
مشروع نہین ہی اور محدثون نے کہا ہی کہ بیچ کسی روایت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین آیا کہ نیت زبان سے کہی ہو آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہی کہ ساتھ نیت دل کے اکتفا کرے اور اتباع کرنا آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے کرنے فعل آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین لازم ہی ویسے ہی جو فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کبھی نہ کیا ہو اس فعل کے نہ کرنے مین بھی اتباع لازم ہی اور چاہیے کہ اس چیز پر دوام نہ کرے جو شارع سے ثابت نہین ہوئی اور جو کوئی دوام کرے
ایسی چیزون پر کہ شارع سے ثابت نہین وہ شخص بدعتی اور مبتدع ہی تمام ہوا یہانتک مطلب ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی کا مسئلہ نیت وضو
مین سنت ہی اور جگہ کرنے نیت کی وضو مین بعضون کے نزدیک وقت دھونے منہ کے ہی اور بہتر یہ ہی کہ کرے نیت وقت دھونے ہاتھون
کے پہنچے تک تاکہ ثواب سنت کا بھی ہو وے پہلے دھونے منہ کے اور غسل مین بھی نیت سنت ہی اور لائق ہی کہ ہووے وقت شروع
کرنے وضو کے اور تیمم مین نیت فرض ہی اس وقت نیت کرے کہ جس وقت ہاتھ مٹی پر رکھے اسکے بعد ہاتھ منہ پر پھیرے اور ہاتھون پر مسئلہ
بیچ نیت کے کئی چیزین شرط ہین ایک تو اسلام یعنے مسلمان کی عبادت مقبول ہی اور کافر کی عبادت نہ صحیح اور نہ مقبول ہی اور

دوسرے امتیاز یعنے اتنی عقل رکھتا ہو کہ عبادت اور غیر عبادت مین فرق سمجھتا ہو اس واسطے عبادت دیوانے کی اور لڑکے غیر تمیز والے
کی نہین صحیح اور تیسرے جس چیز کو کرتا ہی اسکا علم چاہیے پس اگر ایک شخص نماز کی فرضیت سے جاہل ہو اگرچہ نیت کرے نماز اسکی صحیح
نہین ہوفے کی اور چوتھے یہ کہ منافی نیت کے کوئی چیز نہ کرے جیسے کہ کوئی اگر بعد اسلام لانے کے اور عبادت کرنے کے مرتد ہوا معاذ اللہ
تو سب عبادت باطل ہوئی اسی طرح اگر کسی نے نماز شروع کی یا روزہ شروع کیا اور انکو توڑ ڈالا پس نماز روزہ دونون باطل ہوئے کس واسطے
کہ توڑنا منافی نیت کے ہی مسئلہ[۴] نماز فرض مین چار طرح کی نیت چاہیے ایک تو یہ کہ نماز پڑھتا ہون دوسرے یہ کہ فرض پڑھتا ہون
اور تیسرے یہ کہ تعیین وقت ظہر کا یا عصر کا یا مغرب کا چوتھے یہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا کی کرے ان چارون باتون کو دل مین وقت شروع
نماز کے ٹھہراوے اگر ان چارون مین سے ایک کا بھی دھیان نہوگا تو نماز نہین ہونے کی مسئلہ[۵] عبادت واجب حکم نیت مین مانند
فرض کے ہی یعنے تعیین واجب کا ضرور ہی جیسے تعیین فرض کا مسئلہ[۶] سنت ساتھ مطلق نیت نماز کے اور نیت نفل کے صحیح ہوتی ہی
سنتین راتبہ ہون یا غیر راتبہ اسمین دونون برابر ہین مسئلہ روزہ رمضان کا صحیح ہوتا ہی ساتھ نیت روزہ رمضان کے اور ساتھ نیت نفل
کے اور ساتھ نیت مطلق روزے کے یعنے روزہ کی نیت کی اور نیت مین اسکی فرض ہی نہ سنت ہی نہ نفل ہی نہ واجب ہی تو اس صورت مین
بھی روزہ رمضان کا ادا ہو جاتا ہی اور نیت روزہ رمضان کی رات سے بھی درست ہی اور فجر کو بھی درست ہی دوپہر سے پہلے پہلے یعنے نصف
نہار شرعی سے اور دن شرع مین شروع ہوتا ہی طلوع صبح صادق سے اور تمام ہوتا ہی غروب آفتاب تک اسکی آدھواڑ سے پہلے نیت کرے اور
روزہ نفل مین بھی نیت رات سے درست ہی اور دن کو بھی درست ہی آدھے دن سے پہلے پہلے اور نذر معین روزہ کی بھی نیت رات سے
درست ہی اور دن کو بھی آدھے دن سے پہلے پہلے اور نیت روزے قضاے رمضان کے اور کفارہ کے روزون کی اور نذر مطلق کے روزون
کی ان تینون طرح کے روزون کی نیت رات سے چاہیے دن کو نیت درست نہین ہوتی اور نذر معین اسطرح ہوتی ہی کہ دن معین کرے فلانے
دن جمعہ کو یا ہفتہ کو یا پیر کو مین روزہ رکھون گا اپنے ذمہ پر لازم کر لے یہ صورت نذر معین کی ہوئی اور نذر مطلق کی صورت یہ ہی کہ ایک روزہ
یا کئی روزے میرے ذمہ پر لازم ہین یا اسطرح کہے کہ اگر فلانا کام میرا ہو جاویگا یا فلانا بیمار میرا اچھا ہو جاویگا دس روزے رکھون گا یا کم یا زیادہ
اس سے رکھونگا تو جب چاہے رکھ لے مسئلہ نیت زکوۃ کی اسطرح سے ہی کہ جس وقت پیسا زکوۃ کا دینے لگے اسوقت نیت ادا
زکوۃ کی چاہیے اور یا مال زکوۃ مین سے ایک قدر مال کی جدا کر رکھے بہ نیت زکوۃ کے اسمین سے دیا کرے تو دینے کے وقت نیت کچھ ضرور
نہین بلکہ وقت جدا کرنے مال کے نیت کفایت کرتی ہی اور اگر مال زکوۃ کا کسی فقیر کو دیا اور وقت دینے کے نیت ادا کرنے زکوۃ کی نہ تھی
پیچھے اسکے نیت کر لی بشرطیکہ فقیر کے پاس وہ مال موجود ہو تو زکوۃ ادا ہوئی اور اگر مال موجود نہین اسکے پاس پھر نیت کرنے سے زکوۃ ادا نہین
ہوتی اور صدقہ فطر اور نذر زکوۃ کے ہی نیت مین اور مصرف مین مگر ذمی کا فر کو صدقہ فطر دینا درست ہی زکوۃ کا پیسا ذمی کافر کو دینا نہین درست
مسئلہ نیت کر لی ایک عبادت کی بیچ عبادت دوسری کے درست ہی جیسے کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہو فرض یا نفل اور نیت کی اسنے
روزہ کی نیت اسکی درست ہی اور اس نیت کرنے مین نماز فاسد نہین ہوتی چنانچہ کتاب اشباہ مین قنیہ سے نقل کیا ہی بیچ بیان نیت کے
مسئلہ وقت شروع کرنے عبادت کے مانند نماز کے نیت چاہیے اور درحالت ادا کرنے کے رہنا نیت کا شرط نہین یعنے ہر ہر رکن مین
نیت ضرور نہین اسواسطے کہ اسمین حرج ہی مسئلہ[۱۱] ایک شخص نے شروع کی نماز فرض پھر گمان کیا کہ یہ نماز نفل ہی اور پورا کیا اسکو اوپر نیت نفل
کے کفایت کرتا ہی اسکو نماز فرض سے کس واسطے کہ بیچ مین شبہہ پڑا مضر نہین چنانچہ یہ بھی اشباہ مین نہایہ سے نقل کیا ہی مسئلہ[۱۲] عبادت

مین نری دل کی کفایت نہین جب تلک کہ منہہ سے نہ کہے ان مین سے ایک نذر ہی اگر آدمی دل مین ارادہ کرے نذر کا اُس سے نذر نہین ہوتی جبتک
کہ منہہ سے نہ کہے کہ اتنی نمازین میرے ذمہ پر ہین یا اتنے روزے رکھنے یا اتنے مصلی کھلانے میرے ذمہ پر ہین اور انہین سے ایک وقف ہی کہ دل
مین نیت کرنے سے وقف نہین ہوتا جبتک کہ منہہ سے نہ کہے اور سوائے عبادت کے بعضی چیزین ایسی ہین کہ لفظون پر موقوف ہین فقط نیت
انہین کچھہ کام نہین کرتی جیسے طلاق و عتاق کہ دل مین نیت کیے سے طلاق و عتاق نہین ہوتے جبتک منہہ سے نہ کہے مسئلہ ۱۳ اگر ایک
شخص نے ایک چیز خرید کی واسطے کام مین لانے اپنے کے مثلاً لونڈی خرید کی واسطے خدمت کے یا کپڑا خرید کیا واسطے پہننے کے یا کتاب خرید کی
واسطے پڑھنے کے یا جانور خرید کیا واسطے سواری کے اور یہ بھی دل مین ہی کہ اگر نفع ملیگا تو بیچ ڈالونگا اسپر زکوۃ نہین دینی آتی مسئلہ ۱۴ اگر ایک
شخص نے نیت کی روزے کی دن شک کے اگر یہ دن [illegible] شعبان کا تو روزہ نہین اور اگر دن ہی غرہ رمضان کا تو روزہ ہی تو نیت روزے کی
نہین درست ہوتی اور اگر تردد ہو روزے کے وصف مین نہ اصل مین یعنی اسطرح کی نیت کی کہ اگر ہی دن شعبان کا تو روزہ نفل ہی اور اگر ہی رمضان
تو نیت ہی روزہ فرض کی اس طرح کی نیت کرنی درست ہی اگر ہی دن رمضان کا تو روزہ فرض ادا ہوگا مسئلہ ۱۵ مباح چیز مختلف ہوتی ہی
باعتبار نیت کے اور قصد کے اگر مباح سے قصد طاعت کا ہی تو وہ مباح بھی عبادت ہی جیسے کھانا سونا کسب کرنا مال حلال کا اور صحبت کرنی
اپنی عورت سے اور اگر قصد نہین عبادت کا ثواب نہین مسئلہ ۱۶ طلاق اگر لفظ کنایت ہی تو اسمین نیت ضرور ہی اور اگر لفظ صریح طلاق کا ہی
اسمین نیت ضرور نہین مسئلہ ۱۷ آیت قرآن کی بہ نیت ذکر کے پڑھنی بدون ارادہ قرأت کے درست ہی جنابت کی حالت مین اور بدون ارادہ
ذکر کے بارادہ قرأت کے قرآن پڑھنا جنابت کی حالت مین درست نہین حرام ہی مسئلہ ۱۸ اگر نیت تجارت کی کی اس چیز مین کہ نکلتی ہی زمین
سے عشری زمین مین سے نکلی ہو یا خراجی مین سے یا کرایہ کی زمین سے یا عاریتی کی مین سے اسپر نہین زکوۃ مسئلہ ۱۹ اگر نیت کی تجارت کی
اُس جنس مین کہ اسکو حاصل ہوئی ہی بدون عوض مال کے مانند ہبہ کے اور صدقہ کے اور خلع کے اور مہر کے اور وصیت کے نہین ہی اسمین
زکوۃ اگرچہ سال گذر جاوے مگر جب وہ چیز بکیگی اس مال مین کہ عوض اسکے ملا ہی زکوۃ دینی آویگی جب اسپر سال گذریگا مسئلہ ۲۰ بیچ جانورون
چرنے والون کے کہ اکثر سال جنگل مین چرتے ہین اور انمین نیت ہوا سکے دودھ کی اور بچون کی تو انمین زکوۃ ہی سوائمی کی اور اگر اسنے نیت کر لی
سوداگری کی پس انمین زکوۃ سوداگری کی ہی بشرطیکہ وقت خرید کرنے کے نیت سوداگری کی ہوا اور اگر وقت خرید نے کے قصد کیا سوار ہونے
کا یا لادنے کا یا ذبح کرکے کھانے کا پس نہین زکوۃ مسئلہ ۲۱ جو کوئی زکوۃ خوشی سے نہ دے پس زکوۃ لینے والا امام کی طرف سے نہ لیوے
اس سے زبردستی اگر لیگا زبردستی تو زکوۃ نہین ادا ہونے کی اسواسطے کہ زکوۃ مین اختیار شرط ہی لیکن زور آوری کرے اسپر ساتھہ قید کرنے کے
تاکہ وہ خود بخود ادا کرے اور وہ جو بعضی روایتون مین لکھا ہی کہ امام زبردستی سے لیوے اور اسکو زکوۃ کے مصرف مین خرچ کرے تو کفایت کرتا ہی
پس یہ روایت ضعیف ہی روایت معتمد اور معتبر یہی ہی کہ زبردستی لینے سے زکوۃ ادا نہین ہوتی مسئلہ ۲۲ نیت بیچ خطبہ کے واسطے جمعہ کے چاہیے
اگر ایک شخص منبر پر چڑھا اور بعد چڑھنے کے چھینک آئی اسکو اسنے الحمد للہ کہا واسطے چھینک کے جمعہ کا خطبہ صحیح ہوا اور اسیطرح سے
خطبہ عیدین منبر پر چڑھکر بدون نیت عیدین کے اگر حمد وثنا اللہ کی کرے خطبہ ادا نہین ہوتا مسئلہ ۲۳ بیچنا شیرہ انگور کا کہ اس سے لوگ
بناتے ہین شراب اگر بہ نیت سوداگری کے بیچے اور اسکی نیت مین کچھہ شراب کا بنانا مقصود نہو تو نہین حرام اور اگر قصد کرین بیچنے سے
واسطے بنانے شراب کے تو حرام ہی اسی طرح لگانا درخت انگور کا اگر بہ نیت اسکے ہی کہ لوگ کھاوین انگورون کو تو نہین حرام اور اگر اس
ارادہ سے لگاوے کہ شراب بناوینگے تو حرام ہی اور اسی طرح شیرہ نکالنا انگور کا بارادہ سرکہ کے حرام نہین اور بارادہ شراب بنانے کے حرام ہی

اور اسی طرح کسی شخص مسلمان سے ملاقات نہ کرنا بارادہ اسکے کہ خفگی ہو حرام ہی اور اگر یہ ارادہ نہین مدت مدید تک ملاقات نہ کرے تو حرام نہین
اور اسی طرح ترک کرنا زینت کا عورت کو کسی میت پر سواے اپنے خاوند کے زیادہ تین دن سے اگر قصد کیا عورت نے چھوڑنے بناؤ کا
اور لگانے خوشبو کا بطریق سوگ رکھنے کے واسطے میت کے اور ماتم داری کے حرام ہی اور اگر اس ارادہ پر نہین تو نہین حرام اور اسی
طرح جو مباح چیزین چھوڑ دیتے ہین واسطے مردہ کے مثلاً اچار نہ ڈالنا چرخہ نہ کاتنا دال نہ دھونی چارپائی پر نہ سونا سوئیان نہ بانٹنی نہ پکانی
نہ بھوننی شادی نکاح اور ختنہ اور عقیقہ کی نہ کرنی چہلم یا ششماہی یا برسی تک یہ سب باتین حرام ہین اور اگر بغیر ارادہ سوگ کے یہ سب باتین
سواے شادی مذکورین کے برسون تک نہ کرے تو حرام نہین لیکن شادیون کا کرنا ہی بہتر ہی کس واسطے کہ ان شادیون کا کرنا سنت ہی
مسئلہ ۲۴ نیت بیچ نماز جنازہ کے اس طرح سے کرے کہ نماز واسطے اللہ کے اور دعا واسطے میت کے مسئلہ ۲۵ سجدہ تلاوت مین تعیین کرنا کہ
اس تلاوت کا سجدہ ہی کچھ ضرور نہین مسئلہ ۲۶ اقتدا امام کی بدون نیت کرنے کے صحیح نہین ہوتی اور امامت بدون نیت کے صحیح ہی
مگر جس وقت کہ عورتین اسکے پیچھے نماز پڑھتی ہون تو اس وقت اقتدا عورتون کی ساتھ اس امام کے بدون نیت امام کے صحیح نہین ہوتی
یعنی عورتون کی نماز جب تک امام نیت امامت عورت کی نکرے درست نہین ہوتی اور بعضون نے جمعہ اور عیدین کو اس حکم سے استثنا
کر رکھا ہی یعنے جمعہ اور عیدین مین بدون نیت امام کے بھی عورتون کو اقتدا درست ہی مسئلہ ۲۷ اگر ایک شخص نے قسم کھائی کہ مین کسی کا
امام نہین ہونے کا اور اس شخص نے [illegible] کیا اور کسی نے اسکے ساتھ اقتدا کی اقتدا اسکی صحیح ہی لیکن قسم اسکی ٹوٹی یا نہین قضاءً ٹوٹی
اور دیانۃً نہین ٹوٹی یعنے قاضی حکم ٹوٹنے کا کریگا اور دیانۃً یعنے عند اللہ نہین ٹوٹی مگر جس وقت گواہ کیا اس نے پہلے شروع کرنے نماز کے
پس قضاءً بھی نہین ٹوٹی اور اگر امام ہوا لوگون کا اس طرح کا قسم کھانے والا بیچ نماز جمعہ کے صحیح ہوگی اور قسم ٹوٹ جاویگی قضاءً اور نہین قسم
ٹوٹتی اگر کسی وقت امام ہوا نماز جنازہ مین اور سجدہ تلاوت مین اور اگر قسم کھائی ایک شخص نے کہ مین فلانے شخص کا امام نہین ہونے کا اور
امامت کی لوگون کی اس ارادہ پر کہ اسکا امام نہین ہون اور امام ہون غیر اسکے کا پھر اقتدا کیا اسکا اس شخص نے پس قسم اسکی ٹوٹ گئی اگرچہ نہ
جانے مسئلہ ۲۸ ہبہ نہین ہی موقوف اوپر نیت کے اگر ایک شخص کوئی چیز بخشے کسی کو ہنسی کی راہ سے پس بخشی گئی اور اگر کسی نے کسی کو سکھایا
لفظ بخشش کا اور وہ نہ جانتا تھا کہ اس لفظ سے ہبہ ہو جاتا ہی پس اس شخص کے کہنے سے ہبہ نہین ہوتا نہ اس جہت کہ کہ نیت شرط ہی بلکہ واسطے ہونے
شرط ہبہ کے اور شرط ہبہ کی کیا ہی رضامندی بخشنے والے کی اسپر اگر کوئی شخص زور آوری کرے ہبہ کرنے پر تو نہین درست خلاف طلاق اور عتاق
کے کہ حالت زور آوری مین بھی درست ہو جاتا ہی اس واسطے کہ ان دونون مین رضا شرط نہین مسئلہ ۲۹ اگر مقتدی نے پڑھا سورۃ فاتحہ نماز جنازہ
مین ساتھ نیت ذکر کے نہین حرام باوجودیکہ مقتدی کو قراءت پڑھنی پیچھے امام کے نزدیک حضرت امام اعظم کے حرام ہی کس واسطے کہ اسنے بارادہ ذکر
کے پڑھی نہ بارادہ قراءت کے اور اسی پر مبنی ہی کہ اگر جنبی مرد یا عورت یا عورت حیض و نفاس والی الفاظ قرآن کے بارادہ ذکر اور دعا کے پڑھے
درست ہی اور اگر بارادہ قراءت قرآن کے پڑھے نہین درست مسئلہ ۳۰ اگر ایک شخص آیا طرف دوکاندار کسی جنس والے کے واسطے خریدنے کسی
چیز کے اور اس بیچنے والے نے اپنی جنس مثل کپڑے یا غلہ یا باسن وغیرہ کے کھولی اور واسطے رغبت دلانے خریدار کے کہا سبحان اللہ یا کہا
اللہم صل علی محمد تو یہ کہنا اسکا مکروہ ہی مسئلہ ۳۱ اگر کوئی شخص کھاوے زیادہ پیٹ بھرنے سے واسطے خواہش کے سو حرام ہی اور اگر اس نیت سے
کھاوے کہ کل مین روزہ رکھونگا یا ایسا نہو کہ سستی ہو یا واسطے خاطر مہمان کے کہ بھوکا نرہے مستحب ہی مسئلہ ۳۲ کافر جس وقت سپر کرے مسلمان کو
پس اگر تیر پھینکیگا اسکو کوئی مسلمان بارادہ قتل مسلمان کے پس حرام ہی اور اگر اس ارادہ پر تیر پھینکیگا کہ کافر مارا جاوے نہین حرام مسئلہ ۳۳ اسی طرح سے

اگر ایک چیز پڑی ہوئی کسی کی کہ مالک اسکا معلوم نہین اٹھاوے اسکو باین ارادہ کہ پہونچاؤنگا اسکو مالک اسکے کو حلال ہی اٹھانا اسکا اس نیت
سے اور اگر اٹھایا اسکو اس نیت سے کہ نہ دونگا مالک اسکے کو ہوگا یہ شخص غاصب گنہگار مسئلہ اسی طرح سے اگر کتاب کو تکیہ کیا بارادہ حفاظت
کے نہین مکروہ اور اگر نہین بارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی مسئلہ اسی طرح سے اگر کوئی شخص بیٹھ گیا ایک خرجی پر کہ اسمین ہی قرآن بارادہ حفاظت
کے نہین ہی مکروہ اور اگر نہین ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی مسئلہ کبھی بندر ہنا کھانے سے ہوتا ہی واسطے پرہیز کے یا واسطے دوا کے
یا واسطے نہونے احتیاج کے ان صورتون مین کچھ مستحق ثواب کا نہین ہوتا اور اگر بندرہا کھانے اور پینے وغیرہ سے بارادہ روزہ کے ہوگا
یہ بندرہنا ثواب مسئلہ اسی طرح سے کوئی مسجد مین بیٹھا واسطے آرام کے مستحق ثواب کا نہین اور اگر بیٹھا ہی واسطے انتظار نماز کے یا بہ نیت
اعتکاف کے ہوگا موجب ثواب کا مسئلہ اسی طرح سے دینا مال کا کبھی ہوتا ہی بطریق بخشش کے یا واسطے غرض دنیا کے اسمین کچھ ثواب نہین ہوتا اور کبھی
ہوتا ہی دینا مال کا بہ نیت زکوۃ کے یا صدقہ نفل کے ہوتا ہی ثواب مسئلہ اسی طرح سے ذبح کرنا جانور کا کبھی ہوتا ہی واسطے کھانے کے پس ذبح کرنا ہی مباح
اور کبھی ہوتا ہی عبادت جیسے کہ جانور قربانی کا ذبح کرنا اور کبھی ہوتا ہی واسطے تعظیم کسی شخص کے مردے کے یا زندے کے حرام ہوتا ہی یا کفر اوپر
ایک قول کے مسئلہ نیت گنتی رکعت کی اور سجدون کی اور ارکان نماز کی نہین شرط بیچ نماز کے اگر ایک شخص نے نیت کی کہ ظہر کی تین رکعتین
پڑھتا ہون نماز صحیح ہوئی اور تعین نیت کی لغو ہوئی مسئلہ اگر ایک شخص نے نیت کی امام معین کی پس ظاہر ہوا غیر اس امام کے نماز صحیح ہوئی
مسئلہ ایک شخص نے نماز پڑھنے مین تعین کیا کہ نماز وقتی ادا کرتا ہون اور وہ وقت نماز کا قضا ہو گیا پس نماز اسکی درست ہوئی اور اگر اسی
طرح سے نیت کی قضا کی اور معلوم ہوا کہ وقت تھا نماز کا پس نماز صحیح ہوئی مسئلہ اگر کسی شخص نے دیکھا امام کو اور نیت کی اقتدا کی کہ مین اس امام
کے پیچھے کہ یہ زید ہی نماز پڑھتا ہون اور نکلا غیر زید کا پس نماز اسکی درست ہوئی اور اسی طرح سے اگر ہو دوریا آخر صف مین کہ نہین دیکھتا امام کو اور نیت
کی اقتدا امام کی کہ بیچ محراب کے ہی زید پس نکلا غیر زید کے ایسی صورتون مین بھی درست ہی نماز اور اگر نیت کی کہ مین پڑھتا ہون نماز پیچھے اس جوان
کے پس ناگہان وہ نکلا بوڑھا نہین درست ہوئی نماز اور اگر کہا کہ اقتدا کرتا ہون ساتھ اس بوڑھے کے اور نکلا وہ جوان درست ہی کس واسطے
کہ شاب پر لفظ شیخ کا بولا جاتا ہی بسبب بزرگی اور علم اسکے کے بخلاف شیخ کے کہ شاب اسپر نہین بولتے مسئلہ اگر ایک شخص نے شروع کی نماز
خالص واسطے اللہ کے پھر آیا اسکے دل مین ریا پس نماز اسپر ہی کہ اسنے شروع کی اور یہ ریا ہی کہ اگر تنہا ہو لوگون سے نہ پڑھے نماز اور اگر لوگون مین
ہو تو پڑھے اور اگر لوگون کے ساتھ پڑھتا ہی تو اچھی طرح پڑھتا ہی اور اگر تنہا پڑھتا ہی تو اچھی طرح نہین پڑھتا پس واسطے اسکے ثواب ہی اصل نماز
کا نہ حسن نماز کا مسئلہ اگر ایک شخص نے شک کیا بیچ نماز کے کہ پڑھی ہی یا نہین اعادہ کرے بیچ وقت کے اور اگر شک کیا بیچ رکوع کرنے
کے یا سجدہ کرنے کے اور وہ ہی بیچ اسی نماز کے تو اعادہ کرے رکوع یا سجدہ کو اور اگر بعد نماز کے شک ہوا تو نہین اعادہ یعنے پھیرنی نہین آتی اور اگر
شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہی یا نہین یا نقض وضو کا ہوا ہی یا نہین یا نجاست کپڑے کو لگی ہی یا نہین یا مسح کیا ہی سر پر یا نہین اگر اول مرتبہ یہ شک
واقع ہوا ہی تو نماز از سر نو پڑھے اور اگر اسی طرح شک بارہا ہوتا ہی تو نئے سرے سے نماز پڑھنے کی کچھ حاجت نہین مسئلہ جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دل
مین قصد گناہ سے اوپر پانچ مرتبہ کے ہی اول تو ہاجس کہ پڑے دل مین پھر دوسری کہ جاری ہو اسکے دل مین اسکو کہتے ہین خاطر تیسری حدیث
نفس کہ دل مین آتا ہی تردد اس کام کو کیجیے یا نہ کیجیے چوتھی ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کرنے کو پانچوین عزم وہ ہی قوت دینا اور تاکید دینا دل
مین اس قصد کو اوپر کرنے کے پس ہاجس پر مواخذہ نہین کیا جاتا اور جاتا اس واسطے کہ نہین اسکو اختیار اور خاطر اور حدیث نفس یہ بھی مرفوع ہین
اس امت سے اور ہم اگر نیکی کا ہی لکھی جاتی ہی اسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی برائی کا تو نہین لکھا جاتا پس ہم بھی مرفوع ہوا اور اسے پر عزم پس محققین

اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہی یہ مسائل اشباہ والنظائر مین سے نقل ہوئے الحمد للہ کہ تمام ہوا علاقہ اس حدیث کا اب شروع ہوتی ہی کتاب
الایمان **کتاب الایمان** یہ کتاب ہی بیچ بیان ایمان کے ف ایمان شرع مین مراد ہی اس سے کہ یقیناً اعتقاد کرے کہ جو کچھ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لائے ہین حق ہی اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہی جب تک کہ مرتبہ تصدیق
اور تسلیم کو یعنے گرویدہ ہونے کو نہ پہونچے اور باطن اُسپر قرار نہ پکڑے کیونکہ بعضے کافر بھی حضرت کو حق جانتے تھے لیکن از راہ عناد کے انکار
کرتے تھے اور حقیقت ایمان کی یہی ہی کہ دل مین تصدیق رکھے لیکن حکم ایمان والون کے جب جاری ہونگے کہ زبان سے بھی اقرار کرے گر
بہرا گونگا معذور ہی اور باوجود تصدیق اور اقرار کے اگر ایسی بات کرے کہ شارع نے اُسکو علامت کفر کی کی ہی مانند سجدہ کرنے بت کے یا زنار باندھنے
کے شرعاً یہ بھی حکم کافرین ہی اور اسلام شرع مین مراد ہی فرمان برداری کرنی احکام الٰہی کے سے اور بجالانا پانچون رکنون کا جو حدیث مین مذکور ہی
پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کے ہی اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دونون کا نام دین ہی **الفصل الاول** فصل پہلی

(عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید
سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال
یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت
ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسألہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر
وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی
عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء
یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم
رواہ مسلم ورواہ ابو ہریرۃ مع اختلاف وفیہ واذا رأیت الحفاۃ العراۃ الصم البکم ملوک الارض فی خمس لا یعلمہن الا اللہ ثم قرأ ان اللہ عندہ
علم الساعۃ وینزل الغیث الآیۃ متفق علیہ) روایت ہی حضرت عمر بیٹے خطاب کے سے راضی ہوا اللہ اُنسے کہا کہ اُس وقت کہ تھے ہم نزدیک
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ تھے بال نہین معلوم ہوتا تھا
اُسپر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تھا اُسکو ہم مین سے کوئی یعنے غبار وغیرہ جیسی شکل مسافرون کے اُسپر نہ تھا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتے
یہان تک کہ بیٹھا روبرو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لگا دیے دونون زانو اپنے طرف دونون زانو حضرت کے یعنے نہایت قریب
بیٹھا تا جواب سوال کا اچھی طرح سنے اور رکھے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون زانو اپنے کے یعنے جیسے شاگرد اُستاد کے آگے باادب بیٹھتا ہی یا
رکھے اوپر دونون زانو آنحضرت صلعم کے اور کہا اے محمد خبر دو مجکو اسلام سے یعنے حقیقت اسلام سے فرمایا حضرت صلعم نے اسلام یہ ہی کہ گواہی
دے تو یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دے یہ کہ محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہین اور پڑھے تو نماز اچھی طرح یعنے ساتھ شرائط اور ارکان اور سنتون
اور آداب کے بجا لاوے اور دے تو زکوٰۃ اور روزہ رکھے رمضان کے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھے تو طرف اُسکے راہ کی کہا اُس شخص نے
کہ سچ کہا تو نے پس تعجب کیا ہم نے واسطے اُسکے کہ پوچھتا ہی حضرت سے اور تصدیق کرتا ہی اُسکو کہا اُس شخص نے خبر دو مجکو ایمان سے فرمایا حضرت
صلعم نے یہ کہ ایمان لاوے تو ساتھ اللہ کے اور فرشتون اُسکے کے اور کتابون اُسکی کے اور رسولون اُسکے کے اور دن پچھلے کے اور ایمان
لاوے تو ساتھ تقدیر کے بھلائی اُسکی کے اور برائی اُسکی کے کہا سچ کہا تو نے کہا اُس شخص نے پس خبر دو مجکو احسان سے یعنے نیکی کرنے سے

فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اُسکو پس اگر نہین دیکھ سکتا تو اُسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہی تجکو کہا اُسنے پس خبر دو مجکو قیامت
سے فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچھا گیا قیامت سے زیادہ جاننے والا پوچھنے والے سے یعنی مین اور تو دونون برابر ہین نہ جاننے مین کہا اُس شخص
نے پس خبر دو مجکو علامتون اُسکی سے فرمایا علامت قیامت کی یہ ہی کہ جنے گی لونڈی مالک اپنے کو یعنی لوگ حرمین بہت کرینگے اور لونڈی بچہ کثرت
سے پیدا ہونگے اور علامت یہ ہی کہ دیکھے تو ننگے پانون والون کو ننگے بدن والون کو مفلسون کو چرانے والے بکریون کو کہ فخر کرینگے بیچ عمارتون
کے کہا روایت کرنے والے نے پھر چلا گیا وہ شخص پس ٹھہرا رہا مین دیرتک یعنی حضرت سے حال نہ پوچھا کہ کون تھا پس فرمایا حضرت نے واسطے
میرے اے عمر کیا جانتا ہی تو کون تھا پوچھنے والا کہا مین نے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جاننے والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبرئیل تھا آیا تھا تمہارے پاس
سکھاتا تھا تم کو دین تمہارا روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی یہ حدیث ابوہریرہ نے ساتھ اختلاف کے اور بیچ اُس روایت کے یہ ہی اور جب دیکھے
تو ننگے پانون والون کو ننگے بدن والون کو بہرون کو گونگون کو بادشاہ زمین کے بیچ پانچ چیزون کے کہ نہین جانتا اُنکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم اُنہین پانچ
چیزون مین داخل ہی کہ سوا اللہ کے اُنکو کوئی نہین جانتا پھر پڑھی یہ آیت تحقیق اللہ نزدیک اُسکے ہی علم قیامت کا اور مینہہ کا کہ کب برساوے گا آخر آیۃ
تک ف باقی آیت یہ ہی (وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ) یعنی اور جانتا ہی
جو کچھ پیٹون مین ہی یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کرے گا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا تحقیق اللہ دانا خبردار ہی پس یہ باتین
سوا اللہ کے عقل سے کوئی نہین جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالی معلوم کروادے ساتھ وحی یا الہام کے اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت رکھے تو طرف
اُسکی راہ کے یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور ہونے دریا سے درمیان مین فرضیت حج کی نہین جاتی رہتی اور تعجب لوگون نے اسلیے کیا
کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم تھی تو پھر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہ کہ اُسکی ذات اور صفات کو حق اعتقاد کرے اور فرشتون پر ایمان
لاوے کہ بندے اللہ کے ہین نورانی فرمان بردار اور کتابون پر ایمان لاوے کہ کلام قدیم اُسکی ہین بھیجین رسولون اپنے پر اُن مین سے قرآن شریف
افضل ہی سب سے اور کتابین ایک سو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل زبور فرقان اور سو اور چھوٹی اور رسولون پر ایمان لاوے کہ بھیجا اُنکو اللہ
تعالی نے واسطے خلق کے اور پاک تھے گناہون سے اور دن پچھلا مراد ہی مابعد موت سے قائم ہونے قیامت تک اور وقت داخل ہونے بہشت تلک
اعتقاد کرے کہ جو کچھ اللہ رسول نے خبر دی ہی احوال آخرت سے یعنی عذاب قبر اور حساب کتاب وغیرہ سب حق ہی اور تقدیر پر ایمان لاوے کہ جو نیکی
بدی ہوتی ہی سب روز ازل کو لکھدی ہی اُسی کے ارادہ سے ہوتی ہی لیکن نیکی سے راضی ہی اور بدی سے ناراض اور بندے کو بھی کرنے نہ کرنے مین
دخل دیا ہی اسی پر ثواب دیگا ثواب دینا فضل اُسکا ہی اور عذاب عدل اور یہ جو فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اُسکو کیونکہ جسکو
یہ حالت حاصل ہوگی کمال ہیبت و تعظیم اللہ تعالی کی اور خشوع اور ذوق اور محبت پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور استغراق کہتے ہین پس اگر نہین
دیکھ سکتا اُسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہی تجکو یعنے اگر ایسی حالت عبادت مین تجھے نہین حاصل ہی کہ گویا کہ دیکھتا ہی تو اُسکو تو اسطرح عبادت کر اور جان
کہ وہ حاضر ناظر ہی اسمین بھی خوف و خشیت پیدا ہوگی اور احتیاط کریگا حرکات اور سکنات مین جاننا چاہیے کہ مدار دین کا اور اُسکے کمال کا فقہ اور عقائد
اور تصوف پر ہی اس حدیث مین تینون چیزین بیان ہوئین اسلام اشارہ ہی فقہ پر کہ اُسمین سب احکام و اعمال شرعی بیان ہوتے ہین اور ایمان اشارہ
ہی عقائد پر اور احسان اشارہ ہی اصل تصوف پر کہ وہ مراد ہی توجہ الی اللہ سے اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم ایک دوسرے کی ہین کہ کوئی اُنمین
سے بغیر دوسرے کے تمام نہین ہوتا بیان اسکا یہ کہ تصوف بغیر فقہ کے درست نہین اسلیے کہ احکام الٰہی بغیر فقہ کے معلوم نہین ہوتے اور فقہ بغیر
تصوف کے تمام نہین ہوتی اسلیے کہ عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کے تمام نہین ہوتا اور یہ دونون بدون ایمان کے ہرگز صحیح نہین مانند روح

وہ دین کے کہ کوئی اُنہیں سے بدون دوسرے کے وجود نہیں پکڑتا فرمایا ہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ نہوا پس زندیق ہوا یعنے
بد دین اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس زاہد خشک ہوا اور جس نے دونوں حاصل کیے پس محقق ہوا کمال یہی ہی باقی سب گمراہی منہ التوفیق
والاستعانۃ اور فخر کرینگے بیچ عمارتوں کے یعنے گنوار محتاج اس درجہ کو پہونچینگے کہ اونچے مکان بناوینگے اور آپس میں فخر کرینگے یہ بسبب بی انتظامی
کے ہوگا کہ رذالے خوش ہونگے اور اشراف اور کمال والے خراب یہ سب ترجمہ شیخ عبدالحق رح کے رسالہ مین مذکور ہی (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ) مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنیاد رکھی گئی اسلام کی اوپر پانچ چیزون کے گواہی دینا اسکا کہ نہین کوئی معبود سوا
خدا کے اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اُسکے اور بھیجے ہوئے اُسکے ہین اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوۃ کا اور کرنا حج کا اور رکھنے روزے
رمضان کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً فَاَفْضَلُہَا قَوْلُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاہَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ) مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ایمان کی کئی
اور ستر شاخین ہین پس افضل اُنہین سے ہی کہنا لا الہ الا اللہ کا یعنے کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور کمتر اُنہین سے ہی دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے اور حیا یعنے شرم
کرنی بُرے کامون کے کرنے مین بڑی شاخ ہی ایمان سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بضع عربی مین کہتے ہین تین سے نو تک کو اور تفصیل
ان شعبون یعنے شاخون ایمان کی بعضی کتابون حدیث کی مین لکھی ہی وہ یہ ہی کہ ایمان لانا اللہ پر اور صفات اُسکی پر اور اعتقاد کرنا اسکا کہ جو سوا اللہ کے
اور صفات اُسکی کے ہی حادث یعنے نو پیدا ہی قدیم نہین اور ایمان لانا خدا تعالی کے فرشتون پر اور کتابون اُسکی پر اور پیغمبرون اُسکے پر اور تقدیر
پر ایمان لانا نیک ہو یا بد ہو اور دن آخرت پر ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانے مین یہ بھی داخل ہی کہ عذاب قبر کا بھی ہونا ہی بُرے
لوگون کو اور نعمت ہونی ہی اچھے لوگون پر اور حساب وکتاب قیامت کے دن ہونا برحق ہی اور اعمال لوگون کے تُلین گے ترازو مین اور
اعمال نامہ ملینگے داہنے ہاتھ مین نیکون کو اور بائین ہاتھ مین بُرون کو اور پُل صراط پر گذرینگے اور دیدار حق تعالی کا مومنون کو نصیب
ہوگا اور بہشتی بہشت مین داخل ہونگے اور ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور اسی طرح دوزخی دوزخ مین داخل ہونگے اور عذاب مین گرفتار
رہینگے اور ہمیشہ اسی طرح سے عذاب مین رہینگے دوزخ مین سے کبھی نہ نکلینگے ان سب پر ایمان لانا یہ بھی شعبون ایمان سے ہی اور اور شعبے ایمان کے
یہ ہین کہ محبت رکھنی اللہ سے اور محبت اور بغض اُسی کی راہ مین رکھنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اُنکی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اُنپر درود بھیجنا اور
اُنکی سنت پر چلنا یعنے اُنکے طریق پر عمل کرنا اور رواج دینا اُنکے طریق کو یہ سب محبت پیغمبر مین داخل ہی اور محبت اللہ کی اور رسول کی ایسی رکھے کہ ایک مقام مین سارا
جہان ایک طرف ہو اور اللہ اور رسول ایک طرف اُس جگہ اللہ اور رسول کا اتباع کرین تو محبت اللہ اور رسول سے ہی اور نہین تو اللہ اور رسول سے
محبت نہین اور شعبہ ایمان کا یہ ہی کہ عمل کرنا خالص خدا کے واسطے کہ اُسمین نگاہ غیر کی طرف اور درمیان دکھاوا ریا نہ ہو خواہ وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا
ہو یا منہ سے کہنے کا ہو یا دل مین اعتقاد کرنے کا ہو یا قسم اخلاق سے ہو ان سب صورتون مین اخلاص چاہیے یعنے یہ عمل خدا کے لیے ہون اور اسی
اخلاص مین داخل ہی چھوڑنا ریا کا اور نفاق کا اور شعبون ایمان سے ہی خوف خدا کا اور امید خدا سے یعنی گناہ کی باتون مین خدا سے ڈرتا رہے اور بندگی
کی باتون مین اُس سے امید رکھے اور شعبون ایمان سے ہی توبہ کرنا گناہون سے جب گناہ ہو جب ہی توبہ کرے بلکہ توبہ کرنی فرض ہی بمجرد گناہ کرنے کے
اور شکر کرنا نعمت پر یعنے جو اللہ تعالی دے اُسکا شکر بجا لاوے اگر اللہ تعالی نے اسکے یہان اولاد دی تو عقیقہ کرے اور اگر نکاح کرے تو ولیمہ کرے اور اگر
ختم قرآن کرے اُسکی خوشی کرے اگر اللہ تعالی نے مال دیا ہی تو زکوۃ ادا کرے اور صدقہ عید الفطر دے اور قربانی کرے اور شعبون ایمان سے ہی وفا

کرنا عہد کا اور صبر کرنا مصیبت پر اور مشقت طاعت پر اور صبر کرنا معصیت سے یعنے باز رہنا اُس سے اور راضی ہونا تقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر
اور شفقت کرنی چھوٹون پر اور تعظیم کرنی بڑون کی اور تواضع کرنا اور چھوڑنا کبر کا اور عجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا اور
پڑھنا قرآن کا اور سیکھنا علم کا اور سکھانا علم کا اور دعا مانگنی خدا سے اور ذکر کرنا خدا کا اور استغفار کرنا گناہون پر اور بچنا بیہودہ چیز سے اور اپنے تئین
پاک رکھنا نجاست ظاہری اور باطنی سے اور پڑھنا نماز کا فرض ہو یا نفل اور ڈھانکنا ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا بردون کا اور
سخاوت کرنی اور کھلانا اور مہمانی کرنی اور روزہ رکھنا فرض ہو یا نفل اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا اور طواف کرنا
اور ہجرت کرنی کافرون کے ملک سے اور اُس ملک سے جہان کہین رواج فسق و فجور کا اور بدعتون کا ہو اور بچانا دین اپنے کو بُری باتون سے اور
ادا کرنا خدا کی نذرون کا اور ادا کرنا کفارون کا اور بچنا بسبب نکاح کے حرام کاری سے اور خبرگیری کرنی ساتھ حقوق اہل و عیال کے اور فرمانبرداری
کرنی مان باپ کی اور سلوک کرنا اُنکے ساتھ مال کر یا بدن کر یعنے مال سے بھی اُنکی خدمت کرے اور بدن سے بھی اور تربیت کرنا اولاد اپنی کو موافق
شرع کے اور سلوک کرنا ناتے دارون سے اور فرمانبرداری کرنی آقا کی اور سردار مسلمان کی بشرطیکہ خلاف شرع نہ کہے اور نرمی کرنی ساتھ لونڈی
غلام کے اور انصاف کرنا حالت سرداری مین اور متابعت کرنی جماعت کی اور صلح کروانی لوگون مین اور قتل کرنا باغیون کو اور جو اسلام سے
پھر جاوے اور مدد کرنی نیکی پر اور امر کرنا ساتھ نیکی کے اور منع کرنا بُری چیز سے اور قائم کرنا حدون کا اور جہاد کرنا کفار سے اور مبتدعین سے ہتیار کر اور
زبان کر اور اسی مین ہی سرحد اسلام پر محافظت کرنی تا کافر نہ چلے آوین اور ادا کرنی امانت اور دینا پانچوان حصہ غنیمت مین سے اور قرض موافق
وعدہ کے ادا کرنا اور ہمسایہ کا حق ادا کرنا اور معاملہ لوگون سے اچھی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا اور کمانا مال کا وجہ حلال سے اور خرچ کرنا مال کا اچھی جگہ
اور اسراف نہ کرنا یعنی بیجا خرچ نکرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چھینک والے کو جواب دینا اور بچنا کھیل اور تماشے سے اور لوگون
کو ایذا نہ دینی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے تمام ہوئے شعبہ ایمان کے یہ سیوطی نے کتاب نقایہ مین مفصل ذکر کیے ہین یہان مجملا لکھے گئے تا لوگ
گھبراوین نہین آدمی کو چاہیے کہ اپنے نفس مین تامل کرے جسمین یہ سب پائے جاوین وہ مومن کامل ہی اور جسمین سب نہون وہ مومن ناقص ہی
مدد مانگ کر اللہ تعالی سے ارادہ حاصل کرنے کا کرے کذا ذکر القاری رحمۃ اللہ علیہ اور دور کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتھر کانٹے نجاست وغیرہ راہ سے ہٹاوے
اور ظاہر دور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اُٹھا وے بعد گرنے کے اور اگر پہلے سے نہ ڈالے اور راہ پاک رکھے وہ بھی دور ہی کرنیکا حکم رکھتا ہی بلکہ مراد
مطلق ایذا نہ دینا ہی لوگون کو ناحق اور حقیقت مین یہ اشارہ ہی ساتھ ترک وجود اور دعوی ہستی کے کہ اصل ہی سب بُرائیون کا بیت بردار خار و سنگ
زرہ اینچہ رمز بود یعنی وجود خود ہمہ بردار از میان (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ
وَیَدِہٖ وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ
وَیَدِہٖ) اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ
اُسکے سے یعنے زبان سے بُرا نہ کہے اور نہ غیبت کرے اور ہاتھ سے مارے نہین نہ ایذا دے ناحق اور ہجرت کرنے والا وہ ہی جسنے چھوڑ دی وہ چیز کہ منع
کیا ہی اللہ نے اُس سے یہ لفظ بخاری کے ہین اور مسلم مین یہ ہی کہ کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون مسلمانون مین سے
بہتر ہی فرمایا وہ کہ سالم رہین مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ اُسکے سے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ
اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا کوئی
تم سے یہان تک کہ ہون مین بہت پیارا طرف اُسکے باپ اُسکے سے اور اولاد اُسکی سے اور سب آدمیون سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف

محبت دو قسم کی ہی ایک محبت طبعی جیسے کہ آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہی اُسمین مجبور ہی اور وہ یہان مراد نہین دوسری محبت عقلی ہی وہی یہان
مراد ہی کہ ایک بات کو اگرچہ دل نچاہے لیکن بمقتضاے عقل اپنے کو مائل اُسکی طرف کرتا ہی جیسے کہ محبت بیمار کی ساتھ دوا کے کہ قصداً اپنے کو اُسکی طرف
مائل کرتا ہی اور کھاتا ہی بمقتضاے عقل کے جانتا ہی کہ صحت میری اسمین ہی اگرچہ دل نچاہے اسی طرح مثلاً اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو مان
باپ اور اولاد کفار کے قتل پر یا حکم ہو کفار سے لڑنے کا حتی کہ شہید ہو جاوے تو اختیار کرے اور دوست رکھے اسکو اگرچہ تکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع
اولاد وغیرہ باعث ہون اور حضرت نے اُس سے منع کیا ہو تو فرمان برداری حضرت صلعم ہی کی کرے کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول کی فرمانبرداری
مین ہی غرض کہ رضامندی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب کی رضامندیون پر اور سب غرضون پر مقدم رکھے جب حضرت صلعم کی محبت سب کی محبت
پر غالب ہوگی اور مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تھا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ
جب اُنھون نے یہ حدیث سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین سب سے زیادہ آپ کو دوست رکھتا ہون سوا اپنی جان کے پس حضرت صلعم نے فرمایا کہ
مومن کامل نہین ہوویگا تو قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی جب تک کہ ہون مین محبوب تر طرف تیرے جان تیری سے پس حضرت صلعم
کی برکت توجہ سے اُسی وقت اُنکے دل مین ایسی تاثیر ہوئی حضرت کے فرمانے کی کہ کہا قسم ہی اللہ کی کہ آپ اب محبوب تر ہین طرف میرے جان میری
سے بھی پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ اب پورا مومن ہوا تو اے عمر یا اللہ ہم سب کو یہی حالت نصیب ہو آمین آمین آمین ( وعنہ قال قال رسول اللہ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَمَنْ یَّکْرَہُ اَنْ یَّعُوْدَ
فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی اُنھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین
جس مین کہ ہون وہ چیزین پایا اُسنے بسبب اُسکے مزہ ایمان کا وہ شخص کہ ہووے اللہ اور رسول اُسکا بہت محبوب طرف اُسکے اُس چیز سے کہ سوا ہے
ان دونون کے ہی اور وہ شخص کہ دوست رکھے کسی بندے کو نہین دوست رکھتا مگر واسطے اللہ کے اور وہ شخص کہ ناخوش رکھے پھر جانا بیچ کفر کے
پیچھے اسکے کہ نکالا ہی اسکو اللہ نے اُس کفر مین سے جیسا ناخوش رکھتا ہی گرنا بیچ آگ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ( وعن العباس بن عبد المطلب
قال قال رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عباس بیٹے عبد المطلب کے
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چکھا مزہ ایمان کا اُس شخص نے کہ راضی ہوا ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے
پر اور ساتھ حضرت محمد کے رسول ہونے پر روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک اور متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اُسکے حکم پر اور بندگی
اُسکی کی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا اور بجا لایا جو کچھ اُسمین ہی اور حضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی اُنکی کی ( وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یَھُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ بِہٖٓ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اُس ذات کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ مین ہی نہین سنتا مجکو یعنے خبر
رسالت میری کو کوئی اس امت مین سے یہودی ہو اور یا نصرانی ہو پھر مرے اُس حالت مین کہ نہین ایمان لایا ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ
اُسکے یعنے دین مگر کہ ہی وہ دوزخیون مین سے روایت کی یہ مسلم نے ( وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَّھُمْ اَجْرَانِ
رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِیِّہٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَۃٌ یَّطَاُھَا فَاَدَّبَھَا فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبَھَا وَعَلَّمَھَا فَاَحْسَنَ
تَعْلِیْمَھَا ثُمَّ اَعْتَقَھَا فَتَزَوَّجَھَا فَلَہٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ واسطے
اُنکے دو ثواب ہوتے ہین ایک تو وہ شخص کہ اہل کتاب مین سے ہو ایمان لایا ساتھ نبی اپنے کے اور ایمان لایا ساتھ محمد کے اور دوسرا غلام کسی کی ملک

مین ہو جب ادا کرے حق اللہ کا اور حق مالکون اپنے کا اور تیسرا شخص وہ ہو کہ تھی نزدیک اُسکے لونڈی صحبت کرتا تھا اُس سے پھر ادب سکھلایا اُسکو
پس اچھا ادب سکھلایا اُسکو اور سکھلانے اُسکو مسئلے شریعت کے اور اچھی طرح سکھلانے اُسکو پھر آزاد کیا اُسکو پھر نکاح کر لیا اُس سے پس واسطے اُسکے
بھی دو ثواب ہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہلے اور دوسرے شخص کے دو ثواب ہونے کے سبب ظاہر ہین اور تیسرے کو دو ہرا ثواب
بسبب آزاد کرنے اور نکاح کر لینے کے ہی اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے معنی اِسکے یہ لکھے ہین کہ ہر عمل ہین اُنکو دگنا ثواب ملتا ہی مثلاً اگر وہ نماز
روزہ وغیرہ کرین دس نیکیان حاصل ہونگی اور اُنکو بیس (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْہَدُوْا اَنْ
لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُہُمْ عَلَی اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِلَّا اَنَّ
مُسْلِمًا لَّمْ یَذْکُرْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون لوگون سے یہان تک
کہ گواہی دین اِسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین اور پڑھین نماز اور دیوین زکوۃ پس جس وقت کہ کرین یہ بجا لاوے انھون نے
مجھسے خون اپنے اور مال اپنے مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اُنکا اوپر اللہ کے ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر کتاب مسلم مین نہین ذکر کیا
لفظ الا بحق الاسلام کا **ف** مراد ساتھ گواہی کے یہان اقرار کرنا ساتھ اس کلمہ کے ہی یا جو کچھ حکم اس کلمہ مین ہی مثلاً جزیہ قبول کر لیا یا صلح کی یا امن چاہا تو بھی
نہین مارینگے مگر ساتھ حق اسلام کے یعنے مثلاً کوئی کسی کو مار ڈالے یا زنا کرے بحکم شرع اُسپر قصاص اور حد وارد ہوگی یا اگر کسی کا مال لے لیا دلوایا جاوےگا
اور حساب اُنکا اللہ پر یعنی ہم حکم ظاہر اسلام پر کرینگے اگر دل مین کفر وغیرہ رکھتا ہوگا اللہ تعالی آخرت مین سمجھ لیگا اور یہ حدیث دلیل ہی اوپر قبول توبہ ملحدون
اور زندیقون کے کہ اگر آوین اور ظاہر مین توبہ کرین ہم قبول کرینگے اور درگذر کرینگے خون ریزی اُنکی سے اور اس مسئلہ مین بہت سے قول ہین علما کے
قول ظاہر تر یہ ہی کہ اگر ایک نے ملحد پنا کیا اور ناسزا کہا اور جلدی اُس سے باز آیا اور برغبت توبہ کی مقبول ہی اور اگر متردد اور مضطر خون کے ڈر سے کرے
نہین قبول کی جاویگی کذا ذکر الشیخ عبد الحق رح (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ
ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی انس سے یہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو پڑھے نماز ہمارے طور کی اور متوجہ ہووے قبلہ ہمارے کی طرف اور کھاوے ذبح کیا ہوا ہمارا پس یہ مسلمان ہی وہ کہ واسطے اُسکے ہی ذمہ اللہ کا یعنے
عہد و امان اور ذمہ رسول اُسکے کا پس عہد نہ توڑو خدا سے بیچ ذمہ اُسکے کے روایت کی یہ بخاری نے **ف** یعنی نہ توڑو عہد اللہ کا بیچ حق ذمہ والون
اُسکے کے یعنے اُنکو ستاؤ نہین اللہ کا عہد ٹوٹ جاویگا (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اَتَی اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُہٗ دَخَلْتُ
الْجَنَّۃَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ وَتُؤَدِّی الزَّکٰوۃَ الْمَفْرُوْضَۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ہٰذَا شَیْئًا وَلَا اَنْقُصُ
مِنْہُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ہٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اُنھون نے
آیا ایک گنوار روبرو نبی صلعم کے پس کہا بتلاؤ مجکو ایسا عمل کہ جب کرون مین داخل ہون مین بہشت مین فرمایا یہ کہ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر تو
ساتھ اُسکے کسی کو اور پڑھ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوۃ فرض اور روزے رکھ تو رمضان کے کہا اُس گنوار نے قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے
ہاتھ مین ہی نہ زیادہ کرونگا اوپر اُسکے کچھ اور نہ کم کرونگا اس سے پس جبکہ پھر کر چلا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خوش لگے اُسکو یہ کہ دیکھے
طرف ایک شخص کے اہل بہشت سے پس چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین ذکر شہادتین کا نہ کیا اسلیے
کہ مشہور ہی اور فرض تین بیان فرماتے اسلیے کہ شاید اُس وقت تک یہی تین چیزین فرض ہون اور حضرت نے صدق عقیدہ اُسکا دیکھ کر بشارت
بہشتی ہونے کی دی (وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْہُ اَحَدًا بَعْدَکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ غَیْرَکَ

قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے سفیان بیٹے عبداللہ ثقفی کے سے کہا کہا میں نے اے رسول خدا کے فرماؤ واسطے میرے بیچ
اسلام کے قول کہ نہ پوچھوں اسکو کسی سے پیچھے تمھارے یعنی ایسی بات فرماؤ کہ اس سے اسلام کامل ہو اور حق اسلام ادا ہو اور بیچ ایک روایت کے
غیر تمھارے سے فرمایا کہہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے پھر اسی پر ٹھہرا رہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے گواہی دے وحدانیت پر اللہ تعالے
کی اور بیچ جان جو کچھ اسنے خبر دی اور قبول کر امر و نہی اسکے کو پھر اسی پر مستقیم رہ پس اسمیں سب باتیں کرنے نہ کرنے کی آگئیں (وَعَنْ طَلْحَۃَ ابْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَہْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِہٖ وَلَا نَفْقَہُ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی دَنٰی مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَاِذَا ہُوَ یَسْأَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ فَقَالَ ہَلْ عَلَیَّ غَیْرُہُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصِیَامُ شَہْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ ہَلْ عَلَیَّ غَیْرُہٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَکَرَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الزَّکٰوۃَ فَقَالَ
ہَلْ عَلَیَّ غَیْرُہَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَہُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ہٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہا آیا ایک شخص طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل نجد سے کہ نام ضلع کا ہے پراگندہ تھے بال
سر کے سنتے تھے ہم آواز گنگنی اسکی اور نہ سمجھتے تھے ہم اس چیز کو کہ کہتا تھا یہانتک کہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ناگہاں وہ پوچھتا تھا
اسلام سے یعنے احکام اور فرائض اسلام کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں بیچ دن اور رات کے پس کہا کیا ہیں اوپر میرے
سوائے اسکے پس فرمایا نہیں مگر یہ کہ نفل پڑھے یا نفل شروع کرے تو یعنے اگر توڑ دے تو اسکی قضا لازم ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روزے
مہینے رمضان کے کہا کیا ہیں اوپر میرے سوائے اسکے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ نفل رکھے یا نفل شروع کرے یعنے اسکو پورا کر دینا لازم ہے اگر توڑے تو قضا واجب
ہے کہا اور ذکر کیا واسطے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کا پس کہا اسنے کیا ہے اوپر میرے سوائے اسکے پس فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو صدقہ نفل دیوے
یا دینا اپنے ذمہ پر لازم کر لے یعنے اس صورت میں ادا کرنا اسکا لازم ہوگا کہا راوی نے پس پیٹھ موڑی اس شخص نے اور وہ کہتا تھا قسم ہے خدا کی نہ زیادہ
کرونگا میں اوپر اسکے اور نہ کم کرونگا میں اس سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے اگر سچا ہے روایت کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** اب تک نماز وتر اور عیدین وغیرہ واجب نہوئی ہونگی کہ اسنے اس طرح کہا کہ نہ زیادہ کرونگا اور نہ کم کرونگا یا وہ شخص ایلچی کسی قوم کا ہوگا اسنے
کہا کہ اسکے پہونچانے میں کمی زیادتی نکرونگا (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِیْعَۃُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نَاْتِیَکَ اِلَّا فِی الشَّہْرِ الْحَرَامِ وَبَیْنَنَا
وَبَیْنَکَ ہٰذَا الْحَیُّ مِنْ کُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِہٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِہِ الْجَنَّۃَ وَسَاَلُوْہُ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ فَاَمَرَہُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَہَاہُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَہُمْ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ قَالَ
اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَصِیَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ
تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَہَاہُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْہُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِہِنَّ مَنْ وَّرَاءَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ) اور روایت
ہے عبداللہ بیٹے عباس کے سے کہا تحقیق جماعت عبد القیس کی کہ نام ایک قبیلہ کا ہے ربیعہ سے جب آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس فرمایا
رسول صلعم نے کون سی ہے یہ قوم یا فرمایا کون ہے یہ جماعت کہا انھوں نے کہ ہم ہیں ربیعہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے تم خوش وقت پھر
بالقوم کہا یا بالوفد کہا آئے تم اس حالت میں کہ نہ رسوا ہوا اور نہ پشیمان یعنے یہ بشارت اور دعا ہے خیر ہے عرض کی انھوں نے اے رسول خدا کے تحقیق
نہیں ہم طاقت پاتے یہ کہ آویں ہم تمھارے پاس مگر بیچ مہینے حرام کے اور درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے یہ قوم ہے کفار مضر سے کہ نام ہے قوم کا پس
امر فرماؤ ہم کو ساتھ ایک حکم کے کہ فرق کر دے یعنے حق اور باطل میں خبر دیں ہم ساتھ اسکے ان لوگوں کو کہ پیچھے ہمارے ہیں یعنے اپنی قوم کو کہ وطن میں

چھوڑ آئے ہین اور داخل ہون ہم بسبب اُسکے بہشت مین اور پوچھا جماعت عبدالقیس کی نے حضرت صلعم سے استعمال کرنے باسنون پینے کے سے پس حکم فرمایا اُنکو ساتھ چار چیزون کے اور منع کیا اُنکو چار چیزون سے حکم فرمایا اُنکو ساتھ ایمان لانے اللہ کے کہ ایک ہی وہ فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہی ایمان ساتھ اللہ کے کہ وہ ایک ہی کہا اُنھون نے کہ اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جاننے والا ہی فرمایا گواہی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہین اور سیدھا کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزے رکھنے رمضان کے اور فرمایا یہ کہ دینا غنیمت مین سے پانچوان حصہ اور منع کیا اُنکو استعمال کرنے باسنون چار طرح کے سے ایک تو ٹھلیان یا مرتبان لاکھی اور تونبی کدو کی اور باسن جڑ درخت کے سے اور باسن روغن دار رال کے سے اور فرمایا یاد رکھو اِنکو اور خبر دو ساتھ اِنکے اُنکو کہ پیچھے تمھارے ہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اِس حدیث کے بعینہ بخاری کے ہین **ف** مہینے حرام یعنی ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب کہ عرب ان دنون مین آپس مین لڑنا حرام جانتے تھے بسبب تعظیم انکی کے پس راہون مین بھی امن ہوتا تھا اور لفظ وصیام رمضان تلک چار باتین حکم کی بیان فرمائین اب آگے سوائے چار کے ایک بات زیادہ اور فرمائی وان تعطوا آخر تلک اسلیے کہ یہ اہل جہاد تھے انکے کام آوے اور ان باسنون مین کہ جنسے منع فرمایا لوگ شراب رکھتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو ان باسنون کا استعمال بھی منع فرمایا تا مشابہت ساتھ شراب پینے کے نہو جب ایک مدت گذر گئی مباح فرمادیا استعمال انکا پس یہ حکم منسوخ ہی (وعن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عبادہ بیٹے صامت کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اُس حالت مین کہ گرد اُنکے ایک جماعت تھی اصحاب سے بیعت کرو مجھسے یعنے عہد کرو اسپر کہ نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اولاد اپنی کو یعنے جیسے کہ کفار محتاجگی کے ڈر سے مار ڈالتے تھے اور نہ اُٹھاؤ بہتان کہ باندھ لیا ہو تم نے اُسکو درمیان اپنے ہاتھون کے اور پانون کے یعنے دلون سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہ عہد پس مزدوری اُسکی اوپر اللہ کے اور جو پہونچا اُنمین سے کسی چیز کو یعنے ان گناہون مین سے کچھ کر بیٹھا سوائے شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اُسکے دنیا مین یعنے جیسے کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سوائے اِسکے پس وہ کفارہ ہی واسطے اُسکے یعنے پاک ہوجاتا ہی گناہ سے بسبب اُسکے اور جو کہ پہونچا اُنمین سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اُسکو اللہ نے یعنے ظاہر نہوا گناہ اُسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہی اگر چاہے بخشے اُس سے اور اگر چاہے سزا پہونچاوے اُسکو پس بیعت کی ہمنے حضرت سے ان چیزون پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہی کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے گناہ پر یا چاہے بخشدے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہی عذاب ہونا گنہگار پر اور بخشش نہین ہوتی (وعن اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُّقْصَانِ دِيْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ عید قربان کے یا عید فطر کے طرف عیدگاہ کے پس گذرے اوپر عورتون کے پس فرمایا اے جماعت عورتون کی خیرات کرو پس تحقیق مین دکھلایا گیا ہون تمکو بہت اہل نار مین یعنے عورتین دوزخ مین بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتون نے اور ساتھ کس سبب کے اے رسول خدا کے

فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو خاوند کی نہین دیکھا مین نے کسی کو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کھودی عقل مرد ہوشیار کی ایک تم مین سے کہا عورتون نے اور کیا ہی نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہماری کا اے رسول خدا کے فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدھی گواہی مرد کے یعنے گواہی دو عورتون کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہی حکم شرع مین کہا عورتون نے مقرر یون ہی ہی فرمایا پس یہ بسبب نقصان عقل اُسکی کے ہی فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہووے حائض نہ نماز پڑہے اور نہ روزہ رکھے کہا عورتون نے مقرر یون ہی ہی فرمایا پس یہ بسبب نقصان دین اسکے کے ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گذرے اوپر عورتون کے کہ گوشہ عیدگاہ مین بیٹھی تھین اسلیے کہ آواز خطبہ کی کہ اُنھون نے نہ سُنی تھی اُنکو بھی کچھ مضمون اُسکا سُنا دین اور یعنے لعنت کے ہین دور ہونا اللہ کی رحمت سے یہ خاص کافرون ہی کے لیے ہی اور کسی پر تعین کرکے لعنت نہ کرے اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتے دم مسلمان مرے مگر جسکی موت کفر پر یقینا معلوم ہو مضائقہ نہین اور یہ سوائے شارع کے کوئی نہین جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی جائز ہی جیسے کہ کہے لعنت اللہ علی الکافرین وغیر ذالک اور یہ جو فرمایا کہ یہ بسبب دین اسکے کے ہی اگرچہ یہ بات محض بسبب پیدایش اللہ تعالی کے ہی لیکن اس طرح پیدا کرنا عورتون کو اور منع کرنا اُنکو عبادات سے ناقص کرتا ہی درجہ عورتون کو مردون سے (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ وَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے جھٹلاتا ہی مجکو بیٹا آدم کا اور نہین لایق اُسکو یہ اور بُرا کہتا ہی مجھکو اور نہین لائق ہی اُسکو یہ پس ایپر جھٹلانا اُسکا مجھکو پس کہنا اُسکا کہ ہرگز نہ زندہ کریگا مجھکو بعد مرنے کے جیسا کہ پیدا کیا ہی پہلی بار اور نہین پہلی بار پیدا کرنا مجھپر سہل پھر زندہ کرنے اُسکے سے اور اپیر بُرا کہنا اُسکا مجھکو پس کہنا اُسکا ٹھہرایا اللہ نے بیٹا یعنے جیسے نصاری عیسی کو بیٹا اللہ کا کہتے ہین اور یہود عزیر کو اور حال یہ کہ مین ایک ہون سب بے پرواہ وہ ذات کہ نہ جنا مین نے اور نہ جنا گیا اور نہین واسطے میرے ہمقوم کوئی اور بیچ روایت ابن عباس کے یہ ہی اور اپیر بُرا کہنا اُسکا مجھکو پس کہنا اُسکا واسطے میرے فرزند اور پاک ہون مین اس بات سے کہ ٹھہراؤن مین کسی کو جورو یا فرزند روایت کی یہ بخاری نے **ف** نہین پہلی بار پیدا کرنا مجھپر سہل تر پھر زندہ کرنے اسکے سے بلکہ پھر زندہ کرنا آسان ہی پہلی بار پیدا کرنے سے کہ پہلے پیدا کرنا ایک چیز کا مشکل ہوتا ہی جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی قادر مطلق ہی اُسپر سب کچھ آسان ہی مگر یہ نسبت لوگون کے فرمایا کہ ایک چیز اول بار پیدا کرنی مشکل ہوتی ہی اور پھر ٹوٹے کو بنانا آسان تو فرمایا کہ جو چیز لوگ مشکل جانتے ہین یعنے پہلی بار پیدا کرنا جب اُسپر مین قادر ہوا تو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہی (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ایذا دیتا ہی مجھکو بیٹا آدم کا بُرا کہتا ہی زمانہ کو یعنے جیسے کہ عوام لوگ وقت مصیبت کے بُرا کہتے ہین اور مین ہون زمانہ بیچ ہاتھ میرے کے ہی حکم بدلتا ہون مین رات کو اور دن کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے لوگ جو زمانہ کو بُرا کہتے ہین تو تصرف کرنے والا جان کر کہتے ہین گویا دہر نام تصرف کرنے والے کا ہی پس وہ مین ہون گویا مجھکو بُرا کہا (وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ يَدْعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بہت صابر اللہ سے ایذا پر کہ سنتا ہی اُسکو ثابت کرتے ہین واسطے اُسکے بیٹا پھر عافیت دیتا ہی اُنکو اور رزق دیتا ہی اُنکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ

اِلَّا مُؤخِرَۃُ الرَّحْلِ فَقَالَ یَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِی مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِہِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَیَتَّکِلُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی معاذ سے کہ کہا انھون نے تھا مین پیچھے بیٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سواری گدھے کے نہ تھی درمیان میرے اور حضرت کے مگر لکڑی پچھلی زین کی پس فرمایا ای معاذ کیا جانتا ہی تو کیا ہی حق اللہ کا اوپر بندون اسکے کہ واجب کیا ہی بندون پر اور کیا ہی حق بندون کا اوپر اللہ کے کہ لازم کیا ہی اپنے پر ساتھ فضل وکرم اپنے کے کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا زیادہ جانتا ہی فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندون کے یہ کہ پوجین اسکو اور نہ شریک کرین ساتھ اسکے کسی کو یعنے بت پرستی وغیرہ نہ کرین یا ریا عبادت مین نہ کرین اور حق بندون کا اوپر اللہ کے یہ کہ نہ عذاب کرے اسکو کہ نہ شریک کرے ساتھ اسکے کسی کو پس کہا مین نے ای رسول خدا کے کیا نہ خوش خبری پہونچاؤن مین ساتھ اسکے لوگون کو فرمایا نہ خوش خبری پہونچا انکو پس بھروسا کرینگے اور عمل کرنا چھوڑ دینگے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت صلعم واسطے تواضع کے کبھی کبھی حمار پر سوار ہوتے تھے اور نہ عذاب کرے اسکو کہ نہ شریک کرے یعنے عذاب ہمیشگی کا مانند کفار کے نہین کرنے کا اگر بسبب کسی گناہ کے کچھ عذاب بھی ہوگا تو آخر چھٹکارا ہو جائیگا

(وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِیْفُہٗ عَلَی الرَّحْلِ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِہِ النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا یَّتَّکِلُوْا فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِہٖ تَاَثُّمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انس سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور معاذ پیچھے بیٹھے تھے آنحضرت صلعم کے اوپر سواری کے فرمایا ای معاذ کہا انھون نے حاضر ہون مین ای رسول خدا کے اور حاضر ہون خدمت مین فرمایا حضرت صلعم نے ای معاذ پھر کہا معاذ نے حاضر ہون ای رسول خدا کے اور حاضر ہون خدمت مین پھر کہا حضرت نے ای معاذ کہا معاذ نے حاضر ہون ای رسول خدا کے اور حاضر ہون خدمت مین تین بار اسی طرح سے کہا انس نے کہ فرمایا حضرت صلعم نے نہین کوئی کہ گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے ہین اللہ کے گواہی دے سچے دل سے مگر حرام کرتا ہی اللہ اسکو اوپر آگ کے کہا معاذ نے ای رسول خدا کے پس کیا نہ خبر دون مین ساتھ اسکے لوگون کو پس خوشوقت ہون فرمایا اسوقت اعتماد کرینگے پس خبر دی اس بشارت کی معاذ نے نزدیک مرنے اپنے کے واسطے بچنے کے گناہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت صلعم نے کئی بار معاذ کو واسطے پکارا کہ خوب ہوشیاری سے یہ کلام سنین اور حرام کرتا ہی اسکو آگ پر مراد یہ ہی کہ جس نے یہ کلمہ کہا اور حق بھی اسکے ادا کیے یعنے بری باتون سے بچا اور اچھی باتین کین اسکے لیے یہ بات ہی نرے کلمہ کے کہنے سے چھٹکارا نہین ہو جاتا مگر جسکو چاہے غفور رحیم یون بھی بخشدے یا مراد یہ ہی کہ آگ ہمیشگی کی جو ہی کفار کے لیے ہوگی وہ حرام ہی اور حضرت نے باوجودیکہ معاذ کو منع بھی فرمایا تھا خبر دینے اس حدیث کے سے اور پھر انھون نے کہدی اسلیے کہ منع اسوقت کے لوگون کے لیے تھا جو نو مسلم تھے مبادا ظاہر معنی پر عمل کر کے عمل کرنا چھوڑ دین جب انھون نے دیکھا کہ لوگ عمل پر مستقیم ہین اور حضرت صلعم نے علم کا چھپانا بھی منع فرمایا ہی بیان کر دی تا بسبب چھپانے کے گنہگار نہون

(وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ اَبْیَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ وَقَدِ اسْتَیْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ وَکَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ذر سے کہا آیا مین پاس نبی صلعم کے اور اوپر حضرت کے کپڑا تھا سفید اور وہ سوتے تھے پھر گیا مین پھر آیا مین اسوقت مین کہ جاگے تھے پس فرمایا کہ نہین کوئی بندہ کہ کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ پھر مرے اوپر

اسی کے یعنی اعتقاد اس کلمہ پر اور خلاف اسکے نہ کیے اور نہ کچھ کرے اگرچہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی خواہ بعد عذاب کرنے کے گناہون پر داخل کرے اللہ یا یون ہی
اپنے فضل سے بخشدے کہا مین نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا مین نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا
اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے کہا مین نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے اوپر خاک آلودہ ہونے ناک ابی ذر کے
یعنی اس بات کو اگرچہ وہ مکروہ رکھے اور تھے ابوذر جسوقت کہ یہ حدیث بیان کرتے کہتے اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابوذر کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بار بار
ابوذر نے اسلیے پوچھا کہ عجیب جانتے تھے اس بات کو (وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسولخدا صلعم نے جو شخص کہ گواہی دے یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک واسطے
اسکے اور تحقیق محمد بندے اسکے ہین اور رسول اسکے ہین اور تحقیق عیسیٰ بندہ اللہ کا اور رسول ﷺ اسکا ہی اور بیٹا لونڈی اسکی کا یعنی حضرت مریم کا اور کلمہ اسکا کہ ڈالا اسکو طرف
مریم کے اور روح ہی واسکی طرف سے اور بہشت اور دوزخ سچ ہی داخل کرے گا اسکو اللہ بہشت مین اوپر کسی عمل کے ہو یعنے اچھا عمل کرتا ہو یا برا روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت عیسیٰ کو کلمۃ اللہ اسلیے کہا کہ کلمہ کن کے کہنے سے پیدا ہوے بغیر باپ کے اور روح اللہ کی اسلیے کہا کہ مُردون کو زندہ
کرتے تھے اور داخل کرے گا بہشت مین یعنے بغیر عذاب کے یا بعد عذاب کے گناہون پر (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ
قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ سَنَذْكُرُهُمَا فِيْ بَابَيِ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى) اور روایت ہی عمرو بیٹے عاص کے
سے کہ کہا آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا مین نے کہ کھولو داہنا ہاتھ اپنا تاکہ بیعت اسلام کی کرون مین آپ سے پس کھولا حضرت صلعم
نے ہاتھ اپنا پس کھینچ لیا مین نے ہاتھ اپنا پس فرمایا حضرت صلعم نے کیا ہی واسطے تیرے اے عمرو کہا مین نے ارادہ کرتا ہون مین یہ کہ شرط کرون
مین فرمایا کیا شرط کرتا ہی کہا مین نے شرط یہ ہی کہ بخشش کیجاوے واسطے میرے یعنے اُن گناہون کی کہ پہلے اسلام سے کیے ہین فرمایا کیا نہین جانتا تو
یعنے جان اے عمرو کہ تحقیق اسلام لانا دور کرتا ہی اُن گناہون کو کہ پہلے اسکے ہین اور تحقیق ہجرت دور کرتی ہی اُس چیز کو کہ پہلے اُس سے ہی اور تحقیق حج
دور کرتا ہی اُن گناہون کو کہ پہلے اس سے ہین روایت کی یہ مسلم نے اور دونون حدیثین کہ روایت کی گئی ہین روایت ابوہریرہ سے سو پہلی حدیث
کا قال اللہ تعالیٰ ہی اور دوسری حدیث کا سرا یہ ہی الکبریاء ردائی ذکر کرینگے ہم ان دونون حدیثون کو بیچ بابون ریا اور کبر کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ ف
یعنے مصابیح والے نے یہ دونون حدیثین کتاب الایمان مین روایت کی ہین اور ہمنے یہان ذکر کرنا اُن کا مناسب نجانا وہان ذکر کی ہین اور اسلام
لانے سے حق اللہ کے اور بندون کے سب بخشے جاتے لیکن بندون کے حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی اور ہجرت اور حج سے حق اللہ کے یعنے گناہ اُسکے
بخشے جاتے ہین نہ حق بندون کے **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ
قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَّاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ
قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ) روایت ہی معاذ سے کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو ساتھ اُس عمل کے کہ داخل کرے مجھکو بہشت مین اور دور رکھے
مجھکو آگ سے فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے اور تحقیق البتہ آسان ہی جسپر آسان کرے اللہ اوپر اُسکے وہ یہ ہی بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک

کر ساتھ اُسکے کسی کو اور سیدھا کر نماز کو اور دے زکوۃ اور رکھ روزے رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجھکو دروازے بہتر کے یعنے جنکے
سبب سے نیکی کو پہونچتا ہی روزہ ڈھال ہی یعنے اُسکے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہی اور صدقہ بجھا دیتا ہی گناہ کو جیسا بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز شخص کی
درمیان رات کے یعنے اسی طرح وہ گناہوں کو دور کرتی ہی پھر پڑھی یہ آیت تتجافی جنوبہم عن المضاجع یہان تک کہ پہونچے یعلمون تک ف یعنے ساری
آیۃ پڑھی کہ یہ سورہ سجدے مین ہی اسمین بیان خوبی تہجد گزارون کا ہی (ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِہٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ
رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ) پھر فرمایا کیا نہ تبلاؤن مین تجھکو سر امر کا اور ستون اسکا اور بلندی کوہان اُسکے کی کہا ہان تبلایئے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہی
ف سر کام کا یعنے اصل اور سر اُمور دین کا کہ دین بغیر اُسکے وجود نہ پکڑے جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہین پکڑتا اور ستون اسکا کہ دین اُس سے ٹھہرے
اور قوت پکڑے جیسے کہ ستون سے چھت اور بلندی کوہان کی کہ دین اُس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہی کہ ثابت ہوتی ہی اُس سے اصل
دین کی (وَعَمُوْدُہُ الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِہَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِمِلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَاَخَذَ بِلِسَانِہٖ وَقَالَ کُفَّ عَلَیْکَ ہٰذَا فَقُلْتُ یَا
نَبِیَّ اللّٰہِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ قَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا مُعَاذُ وَہَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْہِہِمْ اَوْ عَلٰی مَنَاخِرِہِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِہِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ) اور ستون اُسکا نماز ہی اور بلندی کوہان اُسکے کی جہاد ہی پھر فرمایا کیا نہ خبردار کرون مین تجھکو ساتھ اُس چیز کے کہ مالک اور جڑ ہو ان سب کی
کہا مین نے تبلایئے ای پیغمبر خدا پس پکڑی زبان مبارک اپنی اور فرمایا بند کر تو اوپر اپنے اُسکو پھر کہا مین نے ای نبی خدا کے اور تحقیق کیا ہم پکڑے جاوینگے
ساتھ اُس چیز کے کہ ہم بولتے ہین ساتھ اُسکے فرمایا گم کرے تجھکو مان تیری ای معاذ اور نہین گرا وینگے لوگون کو بیچ آگ کے اوپر مُنہ اُنکے کے یا اوپر ناکون
اُنکے کے مگر باتین زبانون اُنکے کی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف گم کرے تجھکو مان تیری معنے لیسکے یہ ہین کہ مرے تو لیکن یہان
یہ معنی مراد نہین بلکہ یہ تادیب اور تنبیہ ہی غفلت سے مگر باتین زبانون اُنکے کی یعنے جو باتین کہ موجب کفر اور گناہ کی ہون جیسے کلمات کفر کے اور
گالیان اور غیبت وغیرہ (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ
الْاِیْمَانَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِیْمٍ وَتَاْخِیْرٍ وَفِیْہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ اِیْمَانَہٗ) اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کہ محبت رکھے واسطے اللہ کے اور بغض رکھے واسطے اللہ کے اور دے واسطے اللہ کے اور نہ دے واسطے اللہ کے یعنے جو کام کرے
اُسی کی رضامندی کے لیے کرے پس تحقیق پورا کیا اُسنے ایمان روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی یہ ترمذی نے معاذ بیٹے انس سے ساتھ تقدیم اور
تاخیر کے اور اسمین یہ ہی پس تحقیق کامل کیا اُسنے اپنے ایمان کو (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللّٰہِ
وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے بہترین عملون باطن کا دوستی رکھنی بیچ راہ خدا کے اور دشمنی رکھنی
بیچ راہ خدا کے روایت کیا اُسکو ابو داؤد نے ف بہتر اسلیے فرمایا کہ جب آدمی کو یہ بات حاصل ہوگی بُری باتون سے بھی بچیگا اور اچھی باتین کریگا
(وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِہِمْ وَاَمْوَالِہِمْ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ بِرِوَایَۃِ فَضَالَۃَ وَالْمُجَاہِدُ مَنْ جَاہَدَ نَفْسَہٗ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ وَالْمُہَاجِرُ مَنْ ہَجَرَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوْبَ) اور روایت
ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ اُسکے سے اور پورا مومن وہ ہی کہ
امن مین رہین اُس سے لوگ اپنے خونون پر اور مالون پر روایت کیا اُسکو ترمذی نے اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے بیچ کتاب
شعب الایمان کے ساتھ روایت فضالہ کے اور کامل جہاد کرنے والا وہ ہی جسنے مشقت مین ڈالا نفس اپنے کو بیچ بندگی اللہ کے اور اصل ہجرت
کرنے والا وہ ہی جسنے چھوڑ دیے چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ

لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا کم خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلعم نے مگر کہ فرمایا نہیں پورا ایمان واسطے اُسکے کہ نہیں امانت واسطے اُسکے اور نہیں پورا دین واسطے اُسکے کہ نہیں عہد واسطے اُسکے روایت کیا اُسکو بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے

**الفصل الثالث فصل تیسری** (عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عبادہ بیٹے صامت کے سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے جو کہ گواہی دے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلعم بھیجے ہوئے اللہ کے ہین حرام کی اللہ نے اوپر اُسکے آگ یعنے آگ ہمیشگی کی روایت کیا اُسکو مسلم نے (وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حضرت عثمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو کوئی مرے اور وہ یہ جانتا ہو اور یقین رکھتا ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ مسلم نے ف اگرچہ بسبب کسی گناہ کے کتنے دن دوزخ مین رہے لیکن انجام کار داخل ہوگا بہشت مین (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین واجب کرتی ہین جنت اور نار کو کہا ایک شخص نے ای پیغمبر خدا کے کیا چیزین واجب کرتی ہین جنت اور نار کو فرمایا جو کہ مرے شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو داخل ہوگا آگ مین اور جو مرے نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فِيْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا وَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا تھے ہم بیٹھے ہوئے گرد پیغمبر خدا صلعم کے اور ساتھ ہمارے تھے ابو بکر اور عمر بیچ جماعت کے پس کھڑے ہوئے یعنے اور باہر تشریف لیگئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے سے پس دیر لگائی اوپر ہمارے آنے مین اور ڈرے ہم اس سے کہ پہونچائے جاوین ایذا یعنے دشمنون سے بغیر ہمارے اور گھبرائے ہم پس اٹھ کھڑے ہوئے ہم یعنے تلاش کے لیے پس تھا مین پہلے اُن لوگون مین کا کہ گھبرائے پس نکلا مین ڈھونڈھتا پیغمبر خدا صلعم کو یہان تلک کہ آیا مین پاس باغ انصار بنی بخار کے ف بنی نجار ایک قبیلہ ہے انصار مین سے اُن مین سے کسی کا یہ باغ تھا (فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَابًا فَلَمْ اَجِدْ) پس پھرا مین گرد اُسکے اسواسطے کہ پاؤن مین اُسکا دروازہ پس نہ پایا مین نے ف ابو ہریرہ نے قیاس اور قرینہ سے معلوم کیا کہ حضرت اسمین ہونگے پس گرد پھرے اندر جانے کے لیے لیکن نہ پایا شاید دروازے بند کر دیے ہونگے یا بسبب اضطراب کے دروازہ نظر نہ پڑا (فَاِذَا رَبِيْعٌ يَدْخُلُ فِيْ جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ قَالَ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ) پس ناگہان ایک نالی داخل ہوتی تھی اندر باغ کے کنوین سے باہر کے اور معنے ربیع کے جدول ہین اور جدول کہتے ہین نالی کو کہا ابو ہریرہ نے پس سمٹ گیا مین پس داخل ہوا مین پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے تو ہی ابو ہریرہ ف بسبب تعجب کے یہ فرمایا کہ باوجود بند ہونے دروازے کے کیونکر آیا (فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا شَاْنُكَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَاْتَ عَلَيْنَا فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَاَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِيْ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَعْطَانِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ) پس کہا مین نے ہان یا رسول اللہ فرمایا کیا ہے حال تیرا کہا مین نے تھے آپ درمیان ہمارے پس کھڑے ہوئے پس دیر لگائی تمنے اوپر ہمارے پس ڈرے ہم یہ کہ ایذا پہونچائے جاؤ تم بدون ہمارے پس گھبرائے ہم پس تھا مین اول اُن لوگون کا کہ گھبرائے پس آیا مین اس باغ مین پس سمٹ گیا مین جیسے کہ سمٹتی ہے لومڑی یعنے بھٹ مین جانیکے لیے اور یہ لوگ

آتے ہیں پیچھے میرے پس فرمایا اے ابوہریرہ اور دین مجھکو دونون پاپوشین اپنی پس فرمایا لیجا ان دونون پاپوشون کو ف تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت کے پاس سے آیا ہو (فمن لقيت من وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة فكان اول من لقيت عمر فقال ما هاتان النعلان يا ابا هريرة فقلت هاتان نعلا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثني بهما من لقيت يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه بشرته بالجنة فضرب عمر بين ثديي فخررت لاستي فقال ارجع يا ابا هريرة فرجعت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجهشت بالبكاء وركبني عمر واذا هو على اثري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لك يا ابا هريرة قلت لقيت عمر فاخبرته بالذي بعثتني به فضرب بين ثديي ضربة خررت لاستي فقال ارجع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عمر ما حملك على ما فعلت قال يا رسول الله بابي انت وامي ابعثت ابا هريرة بنعليك من لقي يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه بشره بالجنة قال نعم قال فلا تفعل فاني اخشى ان يتكل الناس عليها فخلهم يعملون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فخلهم رواه مسلم) پس جو ملے تجھسے پیچھے اس باغ کے گواہی دیتا ہوا اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھتا ہو ساتھ اسکے دل اسکا پس بشارت دے اسکو بہشت کی پس تھا اول ان لوگون کا کہ ملاقات کی مین نے عمر سے پس کہا کیسی ہین یہ دونون پاپوشین اے ابوہریرہ کہا مین نے یہ دونون پاپوشین ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیجا ہے مجھکو ساتھ ان دونون کے جس سے کہ ملون مین گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھتا ہو ساتھ اسکے دل اسکا بشارت دون مین اسکو ساتھ بہشت کے پس مارا عمر نے درمیان چھاتی میری کے پس گرا مین پیچھے کے بل پس کہا پھر جا اے ابوہریرہ پس پھر آیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آواز بلند کی مین نے ساتھ رونے کے اور غلبہ کرکے چلے آئے مجھپر عمر پس ناگہان وہ پیچھے میرے تھے پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے حال تیرا اے ابوہریرہ کہا مین نے ملا مین عمر سے پس خبر دی انکو ساتھ اس چیز کے کہ بھیجا تمنے مجھکو ساتھ اسکے پس مارا درمیان چھاتی میری کے مارنا گر پڑا مین پچھاڑی کے بل اور کہا پھر جا فرمایا رسول خدا صلعم نے اے عمر کیا سبب ہوا تجھکو اس چیز پر کہ کیا تو نے کہا حضرت عمر نے یا رسول خدا قربان ہو باپ میرا تمھارے اور مان میری کیا بھیجا تھا تمنے ابوہریرہ کو ساتھ پاپوشون اپنی کے جو ملے گواہی دیتا ہوا اس بات کی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھنے والا ہو ساتھ اسکے دل اسکا بشارت دے اسکو ساتھ بہشت کے فرمایا کہ ہان کہا عمر نے پس نہ کیجیے کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ بھروسا کرین لوگ اسپر یعنے اس بشارت پر اور عمل کرنا چھوڑ دین پس چھوڑ دے انکو کہ عمل کرین پس فرمایا رسول خدا صلعم نے پس چھوڑ دے انکو روایت کی یہ مسلم نے ف اگر کوئی کہے کیونکر روا ہوا عمر کو کہ حضرت ایک شخص کو ایک امر پہونچانے کو فرماوین اور وہ منع کر دین اور پھیر دین اسکو جواب اسکا یہ ہو کہ حضرت عمر جانتے تھے کہ یہ امر پہونچانا واجب نہین بلکہ واسطے خوشی مومنون کے ہو اگر وہ سنین گے تو اعتماد کرینگے اسپر چنانچہ حضرت نے خود بھی فرمایا تھا اذاً یتکلوا لیکن نہایت شفقت اور رحمت امت کی باعث اس امر کی ہوئی جب حضرت عمر کے التماس سے وہ مصلحت یاد آئی فرمایا چھوڑ دے تا عمل کرین اور اگر امر بطور وجوب کے ہوتا کاہیکو فرماتے چھوڑ دے اور حضرت عمر کا کیا مقدور تھا کہ منع کرتے (وعن معاذ بن جبل قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم مفاتيح الجنة شهادة ان لا اله الا الله رواه احمد) اور روایت ہو معاذ بن جبل سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلعم نے کنجیان بہشت کی گواہی دینا اسکا ہو کہ نہین کوئی معبود سوا خدا کے روایت کی یہ احمد نے (وعن عثمان قال ان رجالا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم حين توفي حزنوا عليه حتى كاد بعضهم يوسوس قال عثمان وكنت منهم فبينا انا جالس مر علي عمر وسلم فلم اشعر به فاشتكى عمر الى ابي بكر ثم اقبلا حتى سلما علي جميعا فقال ابو بكر ما حملك على ان لا ترد على اخيك عمر سلامه قلت ما فعلت) اور روایت ہو حضرت عثمان سے کہ کہا تحقیق کتنے مرد یارون مین سے حضرت نبی صلعم کے جب کہ وفات ہوئی حضرت کی غمگین ہوے اوپر آنحضرت کے یہان تلک کہ نزدیک تھا کہ بعضے انہین سے واقع ہون وسواس مین یعنے وسواس یہ آتا تھا

کہ حضرت کے انتقال کرتے ہی دین و شریعت تمام ہوئی کہا عثمان نے اور تھا میں انہیں سے اُسوقت کہ میں بیٹھا ہوا تھا گذرے مجھپر عمر اور سلام کیا
پس نہ میں خبردار ہوا ساتھ اُس سلام کے یعنے بسبب اسی ہول کے پس شکایت کی عمر نے طرف ابی بکر کے پھر آئے دونوں یہان تلک کہ
سلام علیک کی اوپر میرے اکٹھی دونوں نے پس کہا ابو بکر نے کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہ جواب نہ دیا تمنے سلام کا بھائی اپنے عمر پر کہا میں نے
کہ نہین کیا مین نے ف یعنے نہین جانتا ہین کہ جواب ترک کیا ہو مین نے (فَقَالَ عُمَرُ بَلٰی وَاللّٰہِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰہِ مَا شَعَرْتُ اَنَّکَ
مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَکَ عَنْ ذٰلِکَ اَمْرٌ) پس کہا عمر نے ہان قسم ہے اللہ کی البتہ کیا تو نے کہا عثمان نے کہا مین نے
قسم ہے اللہ کی نہین خبر رکھی مین نے یہ کہ گذرے ہو تم مجھپر اور نہ سلام کیا ہے تمنے کہا ابو بکر نے سچ کہا عثمان نے تحقیق باز رکھا تمکو اس سے کسی کام
نے ف یعنے آگاہ ہونے سے ساتھ گذرنے عمر کے اور سلام اُنکے سے (فَقُلْتُ اَجَلْ قَالَ مَا ہُوَ قُلْتُ تَوَفَّی اللّٰہُ تَعَالٰی نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَہٗ عَنْ نَجَاۃِ ہٰذَا الْاَمْرِ) پس کہا مین نے ہان کہا ابو بکر نے کیا ہے وہ کہا مین نے کہ وفات دی اللہ تعالیٰ نے نبی اپنے صلعم کو پہلے اس سے
کہ پوچھین ہم اُن سے نجات اس امر کے سے ف مراد امر سے یہ ہے کہ آدمیون کو خطرے بہت اُٹھتے ہین خصوصًا عبادت اللہ کی ہین اور اُسکے
غیر مین اُنکے واسطے پڑھنا اور ذکر کرنا کلمہ توحید کا سبب ہے نجات کا (قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ قَدْ سَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ لَہٗ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَنْتَ
اَحَقُّ بِہَا) کہا ابو بکر نے تحقیق پوچھ لیا مین نے اُسکو حضرت سے پس کھڑا ہوا مین طرف ابو بکر کے اور کہا مین نے اُنکو قربان ہو باپ میرا تمپر اور مان
میری تمہارے تم لائق تر ہو ساتھ پوچھنے کے ف کیونکہ کمال قرب رکھتے ہو حضرت سے اور بڑا شوق رکھتے ہو علم کے حاصل کرنیکا (قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا نَجَاۃُ ہٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّی الْکَلِمَۃَ الَّتِیْ عَرَضْتُ عَلٰی عَمِّیْ فَرَدَّہَا فَہِیَ لَہٗ نَجَاۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ) کہا ابو بکر نے کہا مین نے
اے رسول اللہ کے کس طرح سے ہو گی نجات اس کام سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قبول کرے مجھسے وہ کلمہ یعنے کلمہ طیب کہ
بیان کیا تھا مین نے اوپر چچا اپنے کے پھر نہ قبول کیا اُنھون نے پس وہ کلمہ واسطے اُسکے نجات ہے روایت کی یہ احمد نے (وَعَنِ الْمِقْدَادِ اَنَّہٗ سَمِعَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَبْقٰی عَلٰی ظَہْرِ الْاَرْضِ بَیْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ کَلِمَۃَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِیْزٍ وَذُلِّ ذَلِیْلٍ اِمَّا یُعِزُّہُمُ اللّٰہُ فَیَجْعَلُہُمْ مِنْ
اَہْلِہَا اَوْ یُذِلُّہُمْ فَیَدِیْنُوْنَ لَہَا قُلْتُ فَیَکُوْنُ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے مقداد سے یہ کہ سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے نہین باقی رہیگا
اوپر پیٹھ زمین کے کوئی گھر مٹی کا بنایا ہوا یا خیمہ کا مگر داخل کریگا اللہ اُس گھر مین کلمہ اسلام کا ساتھ عزت دینے عزیز کے اور ذلت دینے ذلیل کے
یا عزت دیگا اُنکو اللہ پس گردانے گا اُنکو اہل اُس کلمہ کا یا ذلیل کریگا اُنکو پس فرمانبردار ہونگے واسطے اُس کلمہ کے کہا مین نے پس ہو گا دین تمام
واسطے خدا کے روایت کی یہ احمد نے ف مراد زمین سے زمین جزیرہ عرب کی ہے اور اُسکے گرد و نواح کی اور شہر مین اور گاؤن مین گھر مٹی کے ہوتے
ہین اور جنگل مین خیمون کے کہ گنوار اُن مین رہتے ہین پس فرماتے ہین کہ کوئی مکان نہو گا خواہ شہر خواہ جنگل مگر کہ داخل کریگا اسمین اللہ تعالیٰ کلمہ
اسلام کا یا عزت دیگا یعنے بسبب قبول کرنے کلمہ کے پس کریگا اہل اسکا کہ مدام کلمہ پر ثابت رہیگا یا ذلیل کریگا بسبب نہ قبول کرنے کلمہ کے پس فرمان
بردار ہونگے یعنے جزیہ دینا قبول کرینگے اور ذمی ہونگے (وَعَنْ وَہْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ قِیْلَ لَہٗ اَلَیْسَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ) اور روایت ہے وہب بیٹے
منبہ کے سے کہ کہا گیا واسطے وہب کے کیا نہین ہے لا الہ الا اللہ کنجی بہشت کی ف جب کہ رغبت دلائی وہب نے عمل کرنے پر اور تنبیہ کی اُسکے ترک
پر لوگون نے یہ کہا جو کہ مذکور ہوا مطلب اُنکا یہ تھا کہ پس یہ کافی ہے بہشت کے دروازون کے کھلنے کے لیے عمل ہون یا نہون (قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لَیْسَ
مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَہٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَہٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَکَ وَاِلَّا لَمْ یُفْتَحْ لَکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ) کہا وہب نے کہ مقرر ہے ولیکن نہین ہوتی
کنجی مگر اور واسطے اُسکے ہوتے ہین دندانے پس اگر لاوے تو کنجی کو کہ واسطے اُسکے دندانے ہین کھولا جاوے واسطے تیرے اور اگر نہ لایا اسطرح کی

کبھی نہ کھولا جاویگا واسطے تیرے روایت کے یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے **ف** مراد دندانون سے یہ ہی کہ دل مین کلمہ کی تصدیق رکھے اور
زبان سے اقرار ہو اسکا اور تابعدار ہوا احکام اسلام کا بلاجبر یا مراد دندانون سے اعمال نیک ہین اس صورت مین معنے یہ ہون گے کہ جب تک
اعمال نیک نہ کیے ہونگے پہلی بار نہین داخل ہوگا مقصود مبالغہ ہی ثابت کرنے عمل مین (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَهٗ فَکُلُّ حَسَنَةٍ یَعْمَلُهَا تُکْتَبُ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَکُلُّ سَیِّئَةٍ یَعْمَلُهَا تُکْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت
ہی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اچھا کرے ایک تمہارا اسلام اپنے کو یعنے ساتھ صدق دل اور خلوص
کے پس جو نیکی کہ کرے اُسکو لکھی جاتی ہی واسطے اُسکے دس برابر اُسکے سات سو برابر تلک اور جو برائی کہ کرتا ہی اُسکو لکھی جاتی ہی مانند اُسکے یہانتک
کہ ملاقات کرے اللہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ ایک نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور بڑھتی جاتی ہین بقدر
صدق اور اخلاص کے سات سو تلک بلکہ بعضی جگہ زیادہ بھی چنانچہ حرم مین ایک کی لاکھ لکھی جاتی ہین اور برائی جتنی کرتا ہی وتنی ہی لکھی جاتی ہی کمال
عنایت ہی پاک پروردگار کی (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَاءَتْکَ سَیِّئَتُکَ
فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ) اور روایت ہی ابوامامہ سے تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہی ایمان یعنے نشان درستی
ایمان کا کیا ہی فرمایا جسوقت کہ خوش کرے تجھکو نیکی تیری اور ناخوش کرے تجھکو برائی تیری پس تو مومن ہی **ف** یعنے خوش ہووے بسبب شکر انہ
توفیق اور مدد حق کے اور امید قرب درگاہ اُسکی کے اور ناخوش ہووے بسبب خوف عذاب کے اور دور ہونے کے اُسکی درگاہ سے پس تو مومن
ہی کیونکہ مومن کامل تمیز کرتا ہی طاعت و گناہ مین اور اعتقاد کرتا ہی جزا سزا کا ان دونون پر بخلاف کافر کے کہ وہ کچھ نہین فرق کرتا درمیان ان دونون
کے اور کچھ پروا نہین کرتا انکے کرنے نہ کرنے کی (قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْاِثْمُ قَالَ اِذَا حَاکَ فِیْ نَفْسِکَ شَیْءٌ فَدَعْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ) کہا اُس شخص نے ای رسول خدا
کے پس کیا ہی گناہ فرمایا جسوقت کہ تردد کرے بیچ دل تیرے کے کچھ چیز پس چھوڑ دے اُسکو روایت کی یہ احمد نے **ف** کیا ہی گناہ یعنے علامت گناہ کی
کیا ہی جس صورت مین کہ کچھ حکم صریح اُسکے حق مین نہو اور مشتبہ ہو حکم اُسکا آگے جو جواب فرمایا یہ حال اچھے لوگون کے دل کا ہی کہ بری بات اُنکے دل
مین کھٹکتی رہتی ہی خاطر جمع اُسپر نہین ہوتے (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ تَبِعَکَ عَلٰی
هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِیْبُ الْکَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ
سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْهِجْرَةِ
اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَهْجُرَ مَا کَرِهَ رَبُّکَ قَالَ فَقُلْتُ فَاَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِیْقَ دَمُهٗ قَالَ قُلْتُ اَیُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ
الْاٰخِرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس کہا مین نے یا رسول خدا کون تھا ساتھ تمہارے
اوپر اس دین کے یعنے ابتدا مین فرمایا ایک آزاد تھا یعنے ابوبکر اور ایک غلام تھا یعنے بلال کہا مین نے کیا ہی علامت اسلام کی فرمایا اچھے کلام
اور کھلانا کھانے کا کہا مین نے کیا ہین باتین ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنے بری باتون سے باز رہے اور مستعد ہوکر نے طاعت پر
کہا کہ کہا مین نے کون سا مسلمان بہتر ہی فرمایا وہ کہ سلامت رہین مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ اُسکے سے کہا پھر کہا مین نے کون سی بات ہی ایمان
مین بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہا مین نے کون سی چیز نماز مین بہتر ہی فرمایا کھڑا رہنا دیر تک کہا کہ کہا مین نے کون سی ہجرت بہتر ہی فرمایا یہ کہ چھوڑ دیوے
تو اُس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی رب تیرا کہا پھر کہا مین نے پس کونسا ہی جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جاوے گھوڑا اُسکا اور مارا جاوے وہ خود
کہا کہ کہا مین نے کون سی ساعت ساعتون سے بہتر ہی فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنے چوتھائی حصہ یا پانچوان حصہ رات کا روایت کی یہ احمد نے

(وعن مُعاذ بن جبل قال سمعتُ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم يقولُ مَن لقيَ اللهَ لا يُشركُ بهِ شيئاً ويُصلّي الخمسَ ويصومُ رمضانَ غُفِرَ لهُ
قلتُ أفلا أُبشّرُهم يا رسولَ اللهِ قال دعهم يعملوا رواه احمد) اور روایت ہی معاذ بیٹے جبل کے سے کہا انہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ سے کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اسکے کسی کو اور نمازین پڑھتا ہو پانچون اور روزہ
رکھتا ہو رمضان کے بخشش کیجاوگی واسطے اُسکے کہا مین نے کیا نہ بشارت دون مین اُنکو ای رسول خدا کے فرمایا کہ چھوڑ دے اُنکو کہ عمل کرین روایت
کی یہ احمد نے ف بخشش کیجاوگی یعنے صغیرہ گناہ بخشے جاوینگے یا کبیرہ بھی اگر چاہیگا اللہ تو بخشدیگا اور اسمین ذکر حج اور زکوۃ کا اسلیے نہ فرمایا کہ
ہر کسی پر فرض نہین بلکہ اغنیا ہی پر ہی عمل کرین یعنے کوشش کرین زیادتی عبادت مین اور اُسپر بھروسا نہ کر بیٹھین اور بُرے کام نہ کرنے لگین (و
عنہ انہ سأل النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم عن افضلِ الایمانِ قال ان تُحبَّ للہِ وتُبغضَ للہِ وتُعمِلَ لسانَکَ فی ذکرِ اللہِ قال وماذا یا رسولَ اللہِ قال
وان تُحبَّ للناسِ ما تُحبُّ لنفسِکَ وتکرہَ لہم ما تکرہُ لنفسِکَ رواہ احمد) اور روایت ہی معاذ سے کہ پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہترین خصلتون
ایمان کی سے فرمایا یہ کہ دوستی رکھے تو واسطے اللہ کے اور دشمنی رکھے تو واسطے اللہ کے اور جاری رکھے تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کے یعنے ساتھ
حضور دل کے کہا پھر کیا ہی ای رسول خدا کے فرمایا اور یہ کہ دوست رکھے تو واسطے لوگون کے اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی واسطے اپنے اور مکروہ رکھے
واسطے اُنکے اُس چیز کو کہ مکروہ رکھتا ہی واسطے اپنے یعنے خیرخواہ سب کا رہ روایت کی یہ احمد نے باب الکبائر و علامات النفاق یہ باب ہی بیچ
بیان گناہ کبیرہ کے اور نشانیون نفاق کے ف گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع مین اُسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اُسکے کرنے پر قرآن اور
حدیث صحیح مین یا اطلاق شرع مین اُسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث مین من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر یا فساد اُسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اُس سے
ہو یا منع اُس سے آیا ہو ساتھ دلیل قطعی کے اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمین یہ بات نہو وہ صغیرہ ہی اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین بعضے
بہت بڑے اور بڑے ہین بعض سے اور حدیثون مین جو مذکور ہوے ہین سب نہین مذکور ہوے بلکہ جو مناسب پوچھنے والے کے ہوتا بیان فرماتے اور
مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ یہ نقل کیے ہین شرک کرنا ساتھ اللہ کے خواہ اُسکی ذات مین کسی کو شریک کرے یا عبادت مین یا استعانت مین
یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا پکارنے مین یا کہنے مین یا نام رکھنے مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننے مین یا لوگون کے امور
سونپنے مین یعنے جیسے اللہ کو سب کے کام سپرد ہین ویسے اور کو بھی جاننے اور نیت اصرار کی گناہ پر رکھنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری
کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سحر کا اور شراب پینی اور نشہ کی چیز پینی اور نکاح کرنا اپنے محارم سے اور جوا کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کے ملک سے اور دوستی
کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے اور بیاج کھانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کھانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق
کرنی اور کسی کا مال ظلم سے لے لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بے عذر توڑنا اور قسم
جھوٹی کھانی اور ناتا کاٹنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور اُنکی نافرمانی کرنی اور کافرون کی لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کھانا اور ناپ
تول مین خیانت کرنی اور نماز آگے پیچھے وقت سے پڑھنی اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور جھوٹ آنحضرت پر باندھ لینا اور بُرا کہنا رسول کو اور قرآن
کو اور فرشتون کو اور انکار کرنا اور ٹھٹھا کرنا ساتھ اُنکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز اور زکوۃ اور حج اور روزہ رمضان کا اور حضرت
کے صحابہ کو بُرا کہنا اور گواہی بے عذر چھپانی اور رشوت لینی اور خاوند اور جورو مین لڑائی ڈلوانی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت
کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد کرنا زمین مین بیچ مال اور دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہون پر اور رغبت دلانی
گناہ پر اور گانا ساتھ مزامیر کے اور ستر کھولنا حمام مین روبرو لوگون کے اور بخل کرنا ادائے واجب سے اور قتل کرنا نفس اپنے کو اور تلف کرنا

ایک عضو کا اعضا اپنے مین سے یہ گناہ مین زیادہ ہو اس سے کہ غیر پنے کو مارے اور پاکی نہ کرنی پیشاب اور منی سے اور ایذا دینی ساتھ ہمد دینے کے اور جھٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنے سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبون مین اور نیچے پائینچے کرنے از راہ تکبر کے اور گمراہی کی طرف بلانا لوگون کو اور نوحہ کرنا اور طریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان بھائی کی طرف کرنا ساتھ تیز چیز کے اور خوجہ کرنا کسی کو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے سے یعنے مثلاً ڈاڑھی منڈواوے یا تھوڑی سی ناک وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور بحر وی کرنی حرم مین اور جاسوسی کرنی اور کھیلنا ساتھ نرد کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق حرام ہین کھیلنے اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو ای کافر اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیون کے نوبت مین اور زلق کرنا اور حائضہ سے صحبت کرنی اور گرانی غلہ سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نہ کرنا اور محبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسی کے گھر مین جھانکنا اور کسی کے گھر مین بغیر اسکے اذن کے جانا اور دیوثی اور قرمساقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کے ترک کرنا اور قرآن بعد سیکھنے کے بھلانا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اور اسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوے سوا ے انکے اور بھی ہین یہ ترجمہ مشکوۃ مین کہ حضرت شیخ عبد الحق نے لکھا ہے اور کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی مین لکھے ہین **الفصل الاول** فصل پہلی (عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رجل یا رسول اللہ ای الذنب اکبر عند اللہ قال ان تدعو للہ ندا و ہو خلقک قال ثم ای قال ان تقتل ولدک خشیۃ ان یطعم معک) روایت ہے عبد اللہ بیٹے مسعود کے سے کہ کہا کہا ایک شخص نے ای رسول خدا کے کونسا گناہ بہت بڑا ہے نزدیک اللہ کے فرمایا کہ ٹھہراوے تو کسی کو واسطے خدا کے شریک اور حالانکہ اسی نے پیدا کیا تجھکو کہا اسنے پھر کونسا فرمایا یہ کہ مار ڈالے تو اولاد اپنی کو اس ڈر سے کہ کھاوے ساتھ تیرے **ف** ملا علی قاری نے ان تدعو للہ ندا کی شرح مین لکھا ہے کہ اللہ کی عبادت مین کسی کو شریک کرے یا پکارنے مین یعنے جیسے یا اللہ کہکر پکارتے ہین اسی طرح اور کو بھی کہے یا فلانے ہماری یہ حاجت بر لا کبیرہ گناہ ہے پیچھے اس سے اور رسم تھی ایام جاہلیت مین کہ محتاجگی کے ڈر سے اولاد کو مار ڈالتے تھے کہ کھلانا پلانا پڑیگا اس سے بھی منع فرمایا (قال ثم ای قال ان تزانی حلیلۃ جارک فانزل اللہ تعالی تصدیقہا والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون الایۃ متفق علیہ) کہا پھر کونسا فرمایا یہ کہ زنا کرے تو عورت ہمسایہ کی سے پس نازل کی اللہ تعالی نے مطابق اسکے یہ آیت اور جو لوگ کہ نہین پکارتے ساتھ اللہ کے معبود اور کو اور نہین مار ڈالتے اس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنے بحکم شرع جیسے حد یا قصاص مین مارتے ہین اور نہین زنا کرتے تا آخر آیت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ آیہ سورہ فرقان مین ہے اسمین برائی زناکارون وغیرہ کی اور عذاب ہونا اسپر مذکور ہے اور مار ڈالنا اور زنا کرنا مطلق بڑے گناہ ہین لیکن اولاد کو مارنا اور ہمسایہ کی بی بی سے زنا کرنا بہت بڑے گناہ ہین (وعن عبد اللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس رواہ البخاری وفی روایۃ انس وشہادۃ الزور بدل الیمین الغموس متفق علیہ) اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ بڑے یہ ہین شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی کرنی والدین کی اور مارنا جان کا اور قسم کھانی جھوٹی روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت انس کے جھوٹی گواہی دینی بدلے جھوٹی قسم کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنے عقوق کے ایذا دینے کے بھی آتے ہین یعنے ناحق ایذا دینی ماں باپ مسلمانون کو نہ چاہیے اور باپ کافر کو بھی ایذا نہ دے لیکن ایذا دینی کفر سے نکالنے کے لیے جائز ہے اور تفسیر عزیزی مین بیچ تفسیر جملہ بالوالدین احسانا کے لکھا ہے کہ ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے مین تین باتین چاہیین اول ایذا نہ دے زبان سے اور ہاتھ وغیرہ سے دوسری خدمت انکی کرے بدن اور مال سے تیسری جسوقت بلاوین حاضر ہووے لیکن دو قسمون اخیر کا مفصل بیان یہ ہے کہ خدمت کرنے مین شرط یہ ہے کہ وہ محتاج اسکے ہوون اور یہ قدرت رکھتا ہو خدمت گزاری کی پس اگر وہ محتاج نہوون یا یہ شخص

قدرت نہین رکھتا واجب نہین اور تیسری بات مین شرط یہ ہی کہ اُسکے حاضر ہونے مین مفسدہ شرعی ثابت نہووالا واجب نہین اور اگر والدین یا ایک انہین سے کہے کہ طاعات نفل سنت ادا کر اور ہمارے پاس حاضر رہ بجا لاوے اور اگر کہین کہ واجبات ترک کر یا حج فرض کے لیے مت جا نہ قبول کرے اور اگر سنتون موکدہ کے ترک کو کہین مثل جماعت اور روزہ عرفہ کے صحیح تر اسمین یہ ہی کہ اگر ایک دو بار ترک کرادین بغیر اطاعت انکی کرے اور اگر عادت ڈلوادین اسکے ترک کی حکم انکا نہ قبول کرے اور یمین غموس یہ ہی کہ گذشتہ جھوٹی بات پر جان کر قسم کھاوے جیسے کہ کہے قسم ہی خدا کی یہ بات نہین کی اور واقع مین وہ بات کی تھی (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھُنَّ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سات چیزون ہلاک کرنیوالیون سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہین وہ فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور جادو کرنا اور مارنا اُس جان کا کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور کھانا بیاج کا اور کھانا مال یتیم کا اور پیٹھ دینا دن لڑائی کے کافرون سے اور تہمت کرنی ساتھ زنا کے عورتون پاکدامنون ایمان والیون بیخبر کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے اے بھائیو کہ شرک سے ہر کسی کو پرہیز کرنا لازم ہی کہ مدار ساری عبادتون کا اسی پر ہی یعنے مشرک کا کوئی عمل قبول نہین ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہی جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ یعنے اللہ تعالی شرک کو نہین بخشتا اور سواے شرک کے اور گناہ جسکو چاہتا ہی بخشدیتا ہی اسلیے تعریف اور اقسام شرک کے کتابون معتبر سے مع نام کتابون کے بیان ہوتے ہین خوب تامل کرے اسمین اور بچے اُنسے شرح عقائد مین ہی کہ شرع مین شرک اسکو کہتے ہین کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کرے الوہیت مین یعنے واجب الوجود جانے جیسے کہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتے ہین یا غیر خدا کو لائق عبادت کے جانے جیسے کہ بت پرست کرتے ہین اور شرع مین شرک بمعنی کفر کے بھی آتا ہی جیسے کہ حضرت شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ مین انہین دونون قسمون کو کہ شرح عقائد مین مذکور ہوئی ہین لکھا ہی کہ مراد شرک سے یہان کفر ہی اور اسیطرح خیالی مین ہی اور یہی عصمۃ اللہ نے بھی لکھا ہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہی کہ شرک شرع مین اسکو کہتے ہین کہ جو صفتین خاص باریتعالی کی ہین وہ اُسکے غیر مین ثابت کرے یعنے جیسے علم اللہ تعالی کو ہر چیز کا ہی اور کا علم بھی ویسا جانے یا جیسے اللہ کو قادر جانتا ہی ہر چیز پر ویسا اور کو بھی جانے یا جیسے وہ تصرف رکھتا ہی عالم مین ساتھ ارادہ اپنے کے ویسے اور کو بھی جانے مثلاً کسی کو جانے کہ اُسنے مجھے شاباش کہی تھی اُس سے معیشت فراخ ہوگئی یا فلانے نے پھٹکار کی تھی اُس مین بیمار یا بدبخت ہوگیا اور بعضے کبیرہ گناہون کو بھی شرع مین شرک کہا ہی ان سے بھی نہایت دور رہووے جیسے کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنے سواے اللہ کے اور کی قسم کھائی اُسنے ضرور شرک کیا یا آیا ہی کہ شگون بد لینا شرک ہی یا آیا ہی کہ ریا کرنا شرک ہی یا آیا ہی کہ عورت جو خاوند کی محبت کے لیے ٹوٹکا کرے شرک ہی اور بعضی قسمین شرک کی تفسیر عزیزی مین لکھی ہین کہ جو لوگ کہ سواے خدا کے اورون کو غیر عبادت مین ہمسر خدا کا کرتے ہین وہ بہتیرے ہین از انجملہ وہ لوگ ہین کہ بیچ ذکر کے اورون کو ہمسر خدا کا کرتے ہین اور نام اورون کا مانند نام خدا کے بطریق تقرب کے ذکر کرتے ہین مثلاً اُٹھتے بیٹھتے مثل نام خدا کے اورون کا نام لیتے ہین از انجملہ وہ ہین کہ نام رکھتے ہین بندہ فلان اور عبد فلان اسکو شرک فی التسمیہ کہتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ ذبح غیر خدا کے لیے کرتے ہین اور اورون کی نیتین مانتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ دفع بلاؤن کے لیے اورون کو پکارتے ہین یا حاصل کرنے منافع مین اورون کی طرف رجوع کرتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ خدا کے نام کے ساتھ علم اور قدرت مین اورون کو برابر کرتے ہین جیسے کہ کہے ماشاء اللہ و شئت یعنے جو کچھ خدا چاہے اور تم چاہو گے وہ ہوگا ایک شخص نے حضرت کو یون ہی کہا تھا اسکو فرمایا کہ تو نے مجھے اللہ کا شریک کیا بلکہ یون کہ ماشاء اللہ وحدہ یعنے جو نرا اللہ چاہیگا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضے افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنے کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور

بت پرستون کے ہین انسے بھی پرہیز کرنا لازم ہی جیسے کہ لوگ روبرو علما اور بادشاہون وغیرہ کے زمین کو چومتے ہین کرنیوالے اس فعل کے اور جو کہ اسپر خوش ہوتے ہین دونون گنہگار ہوتے ہین کیونکہ یہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہی اسلیے کہ مشابہت بت پرستی کی ہی کذا فی تحفۃ الملوک پس زمین چومنی اگر بطور عبادت اور تعظیم کے ہو کفر ہی اور اگر بطور تحیہ یعنے ادب کے ہو کفر نہین لیکن گناہ کبیرہ ہی کذا فی درالمختار تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع ہوتا ہی بیان سحر کا سحر کرنا جیسے حرام اور ہلاک کرنے والا ہی ویسے ہی سیکھنا اور سکھانا سحر کا بھی حرام اور ہلاک کرنے والا ہی اور خیالی حاشیہ شرح عقائد کے بیچ لکھا ہی کہ سحر کرنا کفر ہی بالاتفاق اور ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی اسپر متفق ہی کہ ساحر کو مار ڈالا چاہیے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر سحر باعث کفر کا ہو مار ڈالے اگر اُس سے توبہ نہ کرے اور نجوم اور کہانت اور پوچھنا کاہن اور نجومی سے اور رمل اور شعبدہ اور تعلیم کرنی انکی اور مزدوری لینی اُنپر حرام ہی اور دو گر ایک مسلمان دو کافرون سے بھاگے کبیرہ گناہ ہی اور اگر دو سے زیادہ ہون بھاگنا حرام نہین جائز ہی لیکن اولی یہ ہی کہ تب بھی ٹھہرا رہے کذا ذکرہ الشیخ عبدالحق نجوم ستارون کی تاثیرات سے خبرین آیندہ وغیرہ کی بتائین اور کہانت بغیر ستارون کے غیب کی خبرین دینی جیسے بعضون کے جنات تابع ہوتے ہین اور وہ احوال غیب بیان کرتے ہین (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مؤمن ولا ینتھب نھبۃ یرفع الناس الیہ فیھا ابصارھم حین ینتھبھا وھو مؤمن ولا یغل احدکم حین یغل وھو مؤمن فایاکم ایاکم متفق علیہ) اور روایت ہی اُنھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین زنا کرتا زنا کرنے والا جسوقت زنا کرتا ہی اور وہ ہو مومن یعنے زانی زنا کے وقت پورا مومن نہین رہتا اور نہین چوری کرتا چوری کرنے والا جسوقت کہ چوری کرتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین شراب پیتا شراب پینے والا جسوقت کہ پیتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین لوٹتا لوٹ کہ اُٹھاوین لوگ طرف اُسکے بیچ اُس لوٹ کے آنکھین اپنی اُسوقت کہ لوٹتا ہی اور وہ ہو مومن یعنے آشکارا لوٹتا ہی کہ لوگ اُسکو دیکھتے ہین اور نالہ کرتے ہین اور دفع نہین کر سکتے اور نہین خیانت کرتا ایک تمھارا جسوقت کہ خیانت کرتا ہی اور وہ ہو مومن پس بچو تم یعنے اُن گناہون سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وفی روایۃ ابن عباس ولا یقتل حین یقتل وھو مؤمن قال عکرمۃ قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ قال ھکذا وشبک بین اصابعہ ثم اخرجھا قال فان تاب عاد الیہ ھکذا وشبک بین اصابعہ) اور بیچ روایت ابن عباس کے یہ زیادہ ہی اور نہین قتل کرتا جسوقت کہ قتل کرتا ہی اور ہو وہ مومن کہا عکرمہ نے کہا مین نے واسطے ابن عباس کے کسطرح نکالا جاتا ہی ایمان اُس سے کہا اُنھون نے اسطرح سے اور بیچ دیا درمیان انگلیون اپنی کے پھر نکالا انکو فرمایا کہ اگر توبہ کرتا ہی عود کرتا ہی طرف اُسکے اسطرح سے اور پھر بیچ دیا درمیان انگلیون اپنی کے **ف** یعنے پنجہ ایک ہاتھ کا درمیان پنجہ دوسرے ہاتھ کے ڈال کر نکالا کہ پہلے ایمان آدمی کے ساتھ اسطرح ملا ہوا تھا پھر یون نکل آتا ہی پھر اگر توبہ کرتا ہی یعنے گناہ کر چکتا ہی اور پھرتا ہی اُس سے تو پھر بدستور آجاتا ہی (وقال ابو عبد اللہ لا یکون ھذا مؤمنا تاما ولا یکون لہ نور الایمان ھذا لفظ البخاری) اور کہا ابو عبد اللہ نے یعنے بخاری نے نہین ہوتا یہ شخص مومن پورا اور نہین ہوتا واسطے اسکے نور ایمان کا یعنے کمال اسکا یہ ہین لفظ بخاری کے (وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ المنافق ثلث زاد مسلم وان صام وصلی وزعم انہ مسلم ثم اتفقا اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کی تین ہین زیادہ کیا مسلم نے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور دعوی رکھے اسکا کہ مسلمان ہون پھر متفق ہوئے دونون بخاری اور مسلم جبکہ بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت سونپی جاوے خیانت کرے **ف** نفاق دو قسم پر ہی ایک نفاق فی العقیدہ یعنے نفاق عقیدہ مین اور دوسرا نفاق فی العمل یعنے نفاق عمل مین یہان مراد نفاق فی العمل ہی نہ نفاق فی العقیدہ یعنے یہ خصلتین منافقون کی ہین مسلمانون کو انسے بچنا ہی (وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا

خالصًا ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها اذا اؤتمن خان واذا حدث كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر متفق عليه) اور روایت ہے عبداللہ بیٹے عمرو کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتیں ہیں جس شخص میں ہوویں وہ چاروں وہ شخص ہے منافق یعنے نفاق فی العمل رکھتا ہے اور وہ شخص کہ ہووے بیچ اُسکے ایک خصلت اُن میں سے ہوگی بیچ اُسکے ایک خصلت نفاق سے یہاں تک کہ چھوڑے اُسکو جبکہ امانت سونپی جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب عہد کرے توڑے اور جب جھگڑے بکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المنافق كالشاة العائرة بين الغنمين تعير الى هذه مرة والى هذه مرة رواه مسلم) اور روایت ہے بیٹے عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال منافق کی مانند بکری کے ہے کہ خواہش رکھتی ہے نر کی پھرتی ہے درمیان دو ریوڑوں کے میل کرے طرف اُسکے ایکبار اور طرف اُسکے ایکبار روایت کی یہ مسلم نے ف ایسا ہی حال ہے منافقوں کا کہ کبھی گروہ مسلمانوں میں آتے ہیں کبھی گروہ کفار میں

الفصل الثانی فصل دوسری

(عن صفوان بن عسال قال قال يهودي لصاحبه اذهب بنا الى هذا النبي فقال له صاحبه لا تقل نبي انه لو سمعك لكان له اربع اعين فاتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألاه عن تسع آيات بينات) روایت ہے صفوان بیٹے عسال کے سے کہا کہ کہا ایک یہودی نے واسطے یار اپنے کے چل ساتھ میرے طرف اس نبی کے پس کہا واسطے اُسکے یار اُسکے نے نہ کہہ تو نبی تحقیق وہ اگر سنے گا کہنا تیرا البتہ ہوگی واسطے اُسکے چار آنکھیں یعنے نہایت خوش ہووینگے پس آئے دونوں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھے انھوں نے حضرت سے نو احکام ظاہر ف مراد احکام سے جو کہ آگے مذکور فرمائے یا نو معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جو کہ کلام اللہ میں مذکور ہیں عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹڈیاں اور چچڑیاں اور مینڈک اور خون اور قحط اور کم ہونا میووں کا تفسیر میں یہ مفصل مذکور ہیں پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب اسکے کہ کلام اللہ میں مذکور ہیں نہ ذکر کیے اور جو احکام ضرور تھے بیان فرمائے یا جواب اُنکا دیکر بعد اسکے یہ احکام فرمائے ہوں راوی نے بسبب شہرت کے وہ نہیں ذکر کیے (فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق ولا تمشوا ببريء الى ذي سلطان ليقتله ولا تسحروا ولا تاكلوا الربوا ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا للفرار يوم الزحف وعليكم خاصة اليهود ان لا تعتدوا في السبت) پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مارو اس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہ لیجاؤ پاک شخص کو طرف حاکم کے یعنے بیگناہ پر بہتان باندھکر قصد اُسکا حاکم کے آگے مت لیجاؤ تاکہ مارے اُسکو اور نہ جادو کرو اور نہ کھاؤ بیاج اور نہ تہمت کرو عورت پاکدامن کو اور نہ پیٹھ دو واسطے بھاگنے کے دن لڑائی کے یعنے جہاد میں کفار سے نہ بھاگو اور اوپر تمھارے خاص اے یہود واجب ہے یہ کہ نہ زیادتی کرو بیچ ہفتہ کے ف یعنے ہفتہ کو شکار نہ کرو کہ منع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمکو اس سے (قال فقبلا يديه ورجليه وقالا نشهد انك نبي قال فما يمنعكم ان تتبعوني قالا ان داود عليه السلام دعا ربه ان لا يزال من ذريته نبي وانا نخاف ان تبعناك ان تقتلنا اليهود رواه الترمذي وابو داود والنسائي) کہا روایت کرنے والے نے پس چوم لیے ہاتھ حضرت کے اور پاؤں یہودیوں نے اور کہا دونوں نے گواہی دیتے ہیں ہم تحقیق تم نبی ہو فرمایا کیا چیز منع کرتی ہے تمکو پیروی میری سے کہا اُن دونوں نے تحقیق داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے رب اپنے سے کہ ہمیشہ رہے اولاد اُنکی میں سے نبی اور تحقیق ہم ڈرتے ہیں اگر پیروی کریں تمھاری یہ کہ مار ڈالیں ہمکو یہود روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف گواہی دیتے ہیں ہم یعنے جانتے ہیں تمھیں نبی یہ گواہی بطور قبول کے نتھی بلکہ حال اپنے علم کا بیان کیا چنانچہ یہودی حضرت کا نبی کتابوں سے جانتے تھے مگر بسبب شقاوت کے قبول نصیب نہوتا تھا اور دعا کی ہے یعنے ضرور ہے کہ دعا اونکی قبول ہوئی پس البتہ کوئی پیغمبر اُنکے فرزندوں میں سے ہوگا اور یہود تابع اُسکے

ہونگے اور انکو غلبہ اور شوکت ہوویگا پس ڈرتے ہین ہم کہ اگر تمھین ہم مانین تو وہ ہمین مار ڈالینگے یہ محض افترا یہود کا تھا ہرگز حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ دعا نہ کی تھی اور کیونکر ہووے یہ انھون نے توریت اور زبور مین خود پڑھا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اور دین اونکا ناسخ سب دینون کا ہی (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ اَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا تُکَفِّرْہُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْہُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ) اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین جڑ ایمان کی یعنی اگر وہ نہون بنائے ایمان کی گر پڑے بند رہنا اس شخص سے کہ کہا اُسنے لا الہ الا اللہ نہ کافر کہہ اسکو بسبب گناہ کے اور نہ نکال تو اسکو اسلام سے بسبب کسی کام کے ف نہ کافر کہہ بسبب گناہ کے یہ رد ہی خارجیون کا کہ وہ کہتے ہین مومن گناہ کرنے سے اگرچہ صغیرہ ہو کافر ہو جاتا ہی اور نہ نکال اسلام سے یہ رد معتزلہ کا ہی کہ وہ کہتے ہین بندہ گناہ کبیرہ کرنے سے اسلام سے نکل جاتا ہی اگرچہ کافر نہین ہوتا وہ ایک درجہ اور پیدا کرتے ہین کہ مرتکب کبیرہ کا نہ مومن ہی اور نہ کافر (وَالْجِہَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ یُقَاتِلَ اٰخِرُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ الدَّجَّالَ) اور جہاد جاری رہنے والا ہی جب سے بھیجا ہی مجھکو اللہ نے یہان تلک کہ قتل کرے آخر اس امت کے دجال کو ف پھر یاجوج ماجوج نکلینگے اُنکا مقابلہ نہین کر سکیگا اللہ تعالی کی قدرت سے فنا ہو جائینگے اور اُنکے بعد کوئی کافر روے زمین پر نہین رہیگا پس حکم جہاد کا تمام ہو جائیگا (لَا یُبْطِلُہٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ) نہ موقوف کرے اُسکو ظلم ظالم کا یعنے جہاد کو اور نہ عدل عادل کا ف یعنی جائز نہین ہی ترک جہاد اگرچہ بادشاہ ظالم اور فاسق ہو بہرحال واجب ہی موافقت اُسکی اور نکلنا ساتھ اُسکے جہاد کے لیے اور عدل اگرچہ باعث امن کا ہی لیکن واسطے بول بالائی اسلام کے جاری ہی رہے (وَالْاِیْمَانُ بِالْاَقْدَارِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور ایمان لانا ساتھ تقدیرون کے روایت کی یہ ابو داود نے ف یعنی تیسری جڑ ایمان کی یہ ہی کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ عالم مین جاری ہوتا ہی اللہ کی قضا و قدر سے ہوتا ہی روایت کی ابو داود نے

(وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْہُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَاْسِہٖ کَالظُّلَّۃِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِکَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَیْہِ الْاِیْمَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ زنا کرتا ہی بندہ نکلتا ہی اس سے ایمان پس ہوتا ہی اوپر سر اُسکے کے مانند سایبان کے پس جبکہ فارغ ہوتا ہی اُس عمل سے پھر آتا ہی طرف اُسکے ایمان روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نے

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْکَ وَاِنْ اَمَرَاکَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَہْلِکَ وَمَالِکَ وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ) روایت ہی معاذ سے کہ کہا نصیحت کی مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دس باتون کے فرمایا نہ شریک کر ساتھ اللہ کے کسی کو اور اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر ماں باپ اپنے کی اور اگرچہ حکم کرین تجھکو یہ کہ الگ ہو اہل اپنے سے اور مال اپنے سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو جان کر پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض جان کر پس تحقیق الگ ہوا اُس سے ذمہ خدا کا ف اگرچہ جلایا جاوے تو معاذ عمل اولی پر کرتے تھے اسلیے اُنکو یہ فرمایا اور اور کو جائز بھی ہی کہ اس صورت مین کلمہ کفر کا زبان پر جاری کر لے اور دل مین ایمان رکھے اور الگ ہو اہل و مال اپنے سے یہ مبالغہ اور تاکید ہی اس باب مین اور واجب نہین اُنسے نکلنا واسطے حرج کے اور ذمہ خدا کا یعنی نہین باقی رہا خدا تعالی کے امن مین دنیا مین بسبب مستحق ہونے تعزیر کے اور آخرت مین بسبب مستحق ہونے عذاب کے (وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّہٗ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَۃٍ وَاِیَّاکَ وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَۃِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰہِ وَاِیَّاکَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ ہَلَکَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِیْہِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْہُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَاَخِفْہُمْ فِی اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور نہ پی تو شراب پس تحقیق یہ سر ہی تمام برائی کا اور بچ تو گناہ سے پس تحقیق ساتھ گناہ کے اترتا ہی غضب اللہ کا اور بچ تو بھاگنے لڑائی کفار کے سے اگرچہ مرتے ہون لوگ اور جسوقت کہ پہونچے آدمیون کو موت یعنی بسبب وبا وغیرہ کے اور ہو تو بیچ اُنکے پس ٹھہرا رہ اور خرچ کر اوپر کنبہ اپنے کے مال موافق مقدور

اپنے کے اور مت اٹھا دکھا اُنسے لاٹھی اپنے ادب کی یعنی اگر احتیاج ادب کی رکھتے ہین مار اگر ادب کے لیے اور ڈرا اُن کو بیچ مقدمہ اللہ کے یعنی نصیحت
اور تعلیم کر تار ہیچ حکمون اور منع باتون خدا کے روایت کی یہ احمد نے ف اگرچہ مرتے ہون لوگ اسمین مبالغہ منظور ہی والا دو چند سے زیادہ اگر کا فر ہون
جائز ہی بھاگنا اور وبا سے بھاگنے کا حکم یہ ہی کہ اگر ایک شہر مین وبا آوے وہان سے نکلے نہین اور اگر اور جاے ہی وہان آوے نہین اور بھاگنا اُس سے
گناہ ہی جیسے کہ کفار کی لڑائی سے بھاگا اور اگر یہ اعتقاد کرے کہ بھاگنے سے بچونگا والا مر جاؤن گا کا فر ہو جاتا ہی نعوذ باللہ منہ (وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّمَا
النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ اَوِ الْاِيْمَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا تھا نفاق مگر بیچ زمانے
پیغمبر خدا صلعم کے پس آج کے دن نہین وہ مگر کفر یا ایمان روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے حضرت کے زمانہ مین منافقون کو مسلمانون کے حکم مین
رکھتے تھے اور پردہ پوشی کرتے تھے بسبب چند در چند مصلحتون کے اب وہ حکم نرہا اگر فرضا ظاہر ہو جاوے کہ یہ منافق ہی اُسکو قتل کرینگے اور احکام کفر
کے اُسپر جاری کرینگے **بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ** باب تیسرا بیچ وسوسہ کے ف مراد وسوسہ سے باتین دل کی اور شیطان کی ہین کہ باعث ہون کفر و گناہ کی
اور اچھی فکر کو الہام کہتے ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ ناگہان بے اختیار نفس مین آجاوے اُسکو ہاجس کہتے ہین
پس یہ قسم معاف ہی اس امت مرحومہ سے اور سب پہلی امتون سے بھی پھر جب ٹھہرے اور خلجان ہووے دل مین اُسکو خاطر کہتے ہین وہ بھی
اس امت سے معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دل مین پڑے اور باقی رہے اور دوام اور اصرار ہو اُسپر اور ہمیشہ دل مین خلجان کرے اور
خواہش کرنے اُسکے کی ہووے اور لذت اور محبت اُسکی پیدا ہووے اس قسم کو ہم کہتے ہین یہ بھی خاص اس امت مرحومہ سے معاف ہی اور
مواخذہ نہین اسپر اور بدون عمل کے نامہ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کے اگر اپنے کو باز رکھے اُسکے مقابلہ مین نیکی لکھی جاتی ہی اور ایک قسم
وہ ہی کہ اسکا نام عزم ہی وہ ٹھہرائی بات نفس کی ہی اور عزم بالجزم ہی دل کا اُسپر کہ کوئی مانع اُس سے نہین ہی مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اُسکے
نفس مین کچھ اُس سے کراہت اور نفرت نہ ہووے اگر اسباب بالفعل موجود ہووے تو البتہ کرے اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سے کم یعنی
جب تلک دل مین ہی کم گنہگار ہی اور جب اُسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا اور یہ تقسیم اُن افعال کی ہی کہ اعضا سے واقع ہوتے ہین مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ
انکا ہووے تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دل کے ہین مثلاً برے عقیدے اور اعمال دل کے یعنی حسد وغیرہ اسمین داخل نہین اُسکے استمرار پر بھی مواخذہ
ہوتا ہی کذا ذکر الفخر من شروح المشکوٰة والملا علی القاری **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ
تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے
معاف کی امت میری سے وہ چیز کہ بطریق وسوسہ کے آتی ہی دل مین اُنکے جب تک کہ نہ عمل کرین ساتھ اُسکے یا نہ بولین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
(وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ
اَوَقَدْ وَجَدْتُمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی اُنہین سے کہ آئے کئی آدمی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سے تحقیق ہم پاتے ہین بیچ دلون اپنے کے وہ چیز کہ برا جانتا ہی ایک ہمارا یہ کہ زبان پر لاوے اُسکو فرمایا آیا
تحقیق پایا تمنے اُسکو یعنے یہ طور ہوتا ہی اور برا جانتے ہو کہا اُنھون نے کہ البتہ فرمایا کہ یہ ظاہر ایمان ہی روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت
ہی اُنھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آتا ہی شیطان ایک تمھارے کے پاس پس کہتا ہی کس نے پیدا کیا یہ کس نے پیدا کیا یہ یعنے
آسمان و زمین وغیرہ یہان تک کہ کہتا ہی کس نے پیدا کیا رب تیرے کو پس جب کہ پہونچے اُسکو چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے اور باز رہے

روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غرض اُن وسوسون سے اُسکی یہ ہوتی ہے کہ غلطی اور کفر مین ڈالے اللہ قدیم پیدا کرنے والا ہر چیز کا ہے اُسے
کون پیدا کریگا اور باز رہے یعنی اس خیال کو چھوڑ دیوے اور اور شغل مین مشغول ہوا ور اُٹھنا مجلس سے اور بدلنا حالات کا بڑی تاثیر رکھتا ہے اُسکے دفع مین
اور اعلیٰ قسم پناہ چاہنے کی یہ ہے کہ مشغول ہو ساتھ ریاضت نفس کے اور پاک کرے دلکو تعلقات اور ماسواے اللہ سے اور نری پناہ چاہنی زبان
سے کافی نہین لیکن البتہ مدد اُس کار کی ہے (وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس يتساءلون حتى يقال هذا خلق الله
الخلق فمن خلق الله فمن وجد من ذلك شيئا فليقل آمنت بالله ورسله متفق عليه) اور روایت ہے انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ پوچھا پاچھی کرتے یہان تلک کہ کہا جاویگا یہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پس کس نے پیدا کیا اللہ کو پس جو شخص کہ
پاوے اُسمین سے کچھ پس چاہیے کہ کہے ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے اور رسولون اُسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ایمان لایا
مین اُس چیز پر کہ کہا اللہ تعالیٰ نے اور رسول اُسکے نے کہ وہ قدیم ہے اور ایک ہے پس وسواس سے دفع کے لیے بجاے اعوذ کے یہ پڑھے (و
عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد الا وقد وكل به قرينه من الجن وقرينه من الملائكة قالوا واياك يا رسول الله
قال واياي ولكن الله اعانني عليه فاسلم فلا يأمرني الا بخير رواه مسلم) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تم
مین سے کوئی مگر کہ معین کیا گیا ہے ساتھ اُسکے ہمنشین اُسکا جنون سے اور ہمنشین اُسکا فرشتون سے عرض کیا صحابہ نے اور تمھارے لیے بھی یا رسول اللہ
یعنی ہمنشین جنون سے فرمایا کہ ہان میرے لیے بھی لیکن اللہ نے مدد کی مجھکو اوپر اُسکے پس مین سلامت رہتا ہون یعنی اُسکے شر اور آفت اور وسواس
سے اور وہ تابعدار میرا ہے پس نہین حکم کرتا مجھکو مگر ساتھ بھلائی کے روایت کی یہ مسلم نے ف مرسے حدیث کا یہ مطلب ہے کہ ہر آدمی کے دو مصاحب
ہین ایک جن کہ بری باتین بتاتا ہے اور برے وسوسے ڈالتا ہے نام اُسکا وسواس ہے اور دوسرا فرشتہ کہ اچھی باتین سکھاتا ہے اور بھلائی الہام کرتا ہے نام اُسکا
ملہم ہے (وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يجري من الانسان مجرى الدم متفق عليه) اور روایت ہے انس سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہے آدمی سے جگہ جاری ہونے خون کے یعنی کمال قدرت رکھتا ہے اُسکے بہکانے پر
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من بني آدم مولود الا يمسه الشيطان حين يولد فيستهل
صارخا من مس الشيطان غير مريم وابنها متفق عليه) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بیٹا آدم کا
پیدا کیا گیا مگر چھوتا ہے اُسکو شیطان جسوقت پیدا کیا جاتا ہے یعنی اسطرح انگلی کوکھ مین مارتا ہے کہ وہ ایذا پاتا ہے پس آواز کرتا ہے بلند بسبب چھونے شیطان
کے یعنی روتا ہے چلاکر سواے مریم کے اور بیٹے اُنکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ بات بسبب دعا قبول ہونے والدہ حضرت مریم
کے ہوئی کہ کلام اللہ مین مذکور ہے (واني اعيذها بك وذريتها من الشيطان الرجيم) (وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صياح المولود
حين يقع نزغة من الشيطان متفق عليه) اور روایت ہے انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چلانا لڑکے کا وقت پیدا ہونے
اُسکے کے بسبب چوکنے شیطان کے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابليس يضع
عرشه على الماء ثم يبعث سراياه يفتنون الناس فادناهم منه منزلة اعظمهم فتنة يجيء احدهم فيقول فعلت كذا وكذا فيقول ما صنعت شيئا قال ثم
يجيء احدهم فيقول ما تركته حتى فرقت بينه وبين امرأته قال فيدنيه منه ويقول نعم انت قال الاعمش اراه قال فيلتزمه رواه مسلم) اور روایت
ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان رکھتا ہے تخت اپنا پانی پر یعنی سمندر پر پھر بھیجتا ہے فوجین اپنی کہ گمراہ کرین آدمیون
کو پس بہت نزدیک اُس لشکر کا ابلیس سے باعتبار مرتبہ کے جو بڑا اُنکا ہے گمراہ کرنے مین آتا ہے ایک لشکری اُنکا پس کہتا ہے کیا مین نے ایسا اور

ایسا پھر کہتا ہے ابلیس نہ کیا تو نے کچھ فرمایا حضرت صلعم نے پھر آتا ہے ایک لشکری اُنکا پس کہتا ہے نہیں چھوڑا مین نے اُسکو یہان تک کہ جدائی ڈلوا دی
درمیان اُسکے اور درمیان عورت اُسکی کے فرمایا حضرت نے پس نزدیک کرتا ہے اُسکو اپنے سے پھر کہتا ہے اچھا ہے تو کہا اعمش نے کہ راوی حدیث کا
ہے گمان کرتا ہون مین جابر کو کہ کہا پس گلے سے لگاتا ہے اُسکو روایت کی یہ مسلم نے ف مراد جدائی سے طلاق بائن ہے تا عورت خاوند پر حرام ہو جاوے
اور صحبت کرے تو حرام ہو اور فرزند حرام زادے پیدا ہون پس اولاد زنا کی روی زمین پر بہت ہو اور فساد و گناہ کرین (وعنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ اَیِسَ مِنْ اَنْ یَّعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انہین سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان مایوس ہے اس سے کہ بندگی کرین اُسکو مصلی بیچ جزیرہ عرب کے ولیکن بیچ ورغلانے کے ہے درمیان اُنکے یعنی جنگ
وجدل کرواتا ہے آپس مین روایت کی یہ مسلم نے ف بندگی شیطانی سے مراد ہے پوجنا بتون کا اور مصلی یعنی مومن پس حضرت کے بعد اگرچہ بعضے فرقہ مرتد ہوئے
لیکن بت پرست نتھے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَہُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّیْ اُحَدِّثُ نَفْسِیْ بِالشَّیْءِ
لَاَنْ اَکُوْنَ حُمَمَۃً اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَکَلَّمَ بِہٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ اَمْرَہٗ اِلَی الْوَسْوَسَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ) روایت ہے بیٹے عباس کے سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم آیا اُنکے پاس ایک شخص پس کہا تحقیق مین پاتا ہون دل اپنے مین ایک چیز یعنی وسوسہ البتہ یہ کہ ہو جاؤن مین کوئلا بہت بہتر ہے طرف میرے
اُس سے کہ بولون مین ساتھ اُسکے یعنی نہایت بری ہے وہ بات فرمایا حمد ہے واسطے اللہ کے وہ اللہ کہ پھیر دیا امر اُسکے کو طرف وسوسہ کے روایت کی یہ
ابوداود نے ف یعنی وسوسہ ہے دل مین رکھا اور بولنے اور عمل کرنے نہ دیا تا مواخذہ ہوتا اُسپر اور یہ تو معاف ہے (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّیْطٰنِ لَمَّۃً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَکِ لَمَّۃً فَاَمَّا لَمَّۃُ الشَّیْطٰنِ فَاِیْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَکْذِیْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّۃُ الْمَلَکِ فَاِیْعَادٌ بِالْخَیْرِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ
وَجَدَ ذٰلِکَ فَلْیَعْلَمْ اَنَّہٗ مِنَ اللّٰہِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰی فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ ثُمَّ قَرَأَ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ
غَرِیْبٌ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے شیطان کے تصرف ہے ساتھ بیٹے آدم کے اور واسطے
فرشتہ کے تصرف ہے پس اما تصرف شیطان کے پس وعدہ دینا ہے ساتھ برائی کے اور جھٹلانا ہے ساتھ حق کے یعنی ساتھ توحید اور نبوت وغیرہ کے
اور اما تصرف فرشتہ کا پس وعدہ دینا ہے ساتھ نیکی کے اور تصدیق کرنا ساتھ حق کے پس جو کوئی پاوے اُسکو یعنی وعدہ نیکی کو پس جانے کہ تحقیق یہ
طرف سے اللہ کے ہے پس چاہیے کہ حمد کرے اللہ کو اور جو شخص کہ پاوے دوسرا یعنی شیطان کی طرف سے پس پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان سے
پھر پڑھے یہ آیت شیطان وعدہ دیتا ہے تمکو فقر کا اور حکم کرتا ہے تمکو ساتھ گناہون کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف شیطان
وعدہ دیتا ہے کہ اگر بھلائی کی تو برائی مین گرفتار ہوگا مثلاً اگر توکل خدا پر کیا تو نے اور عبادت اُسکی کی تو محتاجگی اور خواری مین مبتلا ہوگا (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ ھٰذَا خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِکَ فَقُوْلُوا اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لْیَتْفُلْ عَنْ یَّسَارِہٖ ثَلٰثًا وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ فِیْ بَابِ خُطْبَۃِ یَوْمِ
النَّحْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ رہینگے لوگ پوچھا پاچھی کرتے یہان تک
کہ کہا جاوے گا یہ پیدا کی ہے اللہ نے مخلوق پس کس نے پیدا کیا اللہ کو پس جسوقت کہین یہ پس کہو اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ جنا اور نہ جنا گیا اور
نہین واسطے اُسکے برابر کوئی پھر تھوک کرے بائین طرف تین بار اور پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان رانده گئے سے روایت کی یہ ابوداود نے اور البتہ ذکر کرینگے
ہم حدیث عمرو بن الاحوص کی بیچ باب خطبہ یوم النحر کے اگر چاہا اللہ نے ف یعنی مصابیح مین اسی باب مین مذکور ہے اور ہم نے وہان ذکر کی ہے الفصل
الثالث فصل تیسری (عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّبْرَحَ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا ھٰذَا اللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ

عزوجل رواہ البخاری ولمسلم قال قال اللہ عزوجل ان امتک لا یزالون یقولون ما کذا ما کذا حتی یقولوا ہذا اللہ خلق الخلق فمن خلق اللہ عزوجل روایت
ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ پوچھا پاچھی کرتے آپسمین یہانتک کہ کہینگے یہ اللہ نے پیدا کی ہر چیز پس کس نے
پیدا کیا اللہ کو کہ عزت والا ہے اور بزرگی والا روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ عزوجل نے
تحقیق امت تیری ہمیشہ کہتی رہیگی کیا ہے یہ کیا ہے یہ یہانتک کہ کہینگی یہ اللہ نے پیدا کی مخلوقات پس کس نے پیدا کیا اللہ عزت والے بزرگی والے کو
(وعن عثمان بن ابی العاص قال قلت یا رسول اللہ ان الشیطان قد حال بینی وبین صلوتی وبین قراءتی یلبسہا علی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ذاک شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسستہ فتعوذ باللہ منہ واتفل علی یسارک ثلثا ففعلت ذلک فاذہبہ اللہ عنی رواہ مسلم) اور روایت
ہے عثمان بیٹے ابی العاص سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق شیطان اوٹ ہوتا ہے درمیان میرے اور درمیان نماز میری کے اور درمیان پڑھنے
میرے کے شبہہ ڈالتا ہے اسمین مجھپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شیطان ہے کہا جاتا ہے اسکو خنزب پس جسوقت معلوم کرے تو اسکو پس
پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے اس سے اور تف کر بائین طرف تین بار پس کیا مین نے یہ پس دور کیا اسکو اللہ تعالی نے مجھسے روایت کی یہ مسلم نے (وعن
القاسم بن محمد ان رجلا سالہ فقال انی اہم فی صلوتی فیکثر ذلک علی فقال لہ امض فی صلوتک فانہ لن یذہب ذلک عنک حتی تنصرف وانت
تقول ما اتممت صلوتی رواہ مالک) اور روایت ہے قاسم بیٹے محمد کے سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا ان سے پس کہا تحقیق مین وہم کرتا ہون بیچ نماز
اپنی کے یعنے یہ کہ درست نہین پڑھی اور رکعت رہ گئی پس گران ہوتا ہے یہ مجھپر پس کہا واسطے اسکے گذرا چلا جا بیچ نماز اپنی کے یعنے تمام کر نماز اور شیطان کے
وسوسہ پر خیال نکر پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نجاوے یہ تجھسے یہانتک کہ پھرے تو نماز اپنی سے اور تو کہتا ہو کہ نہین پوری کی مین نے نماز اپنی روایت
کی یہ مالک نے ف کہتا ہو یعنے کہے تو شیطان سے کہ ہان یون ہی سہی نہین پوری پڑھی مین نے جسطرح تو کہتا ہے لیکن تیری بات نہین ماننے کا
اور نہین پھیرون گا نماز تیری برعکس کے یعنے یہ بڑی اصل ہے دفع شیطان کے لیئے کہ اسکے وسوسہ پر عمل نکرے غرض اس مبالغہ سے یہ ہے کہ راہ وسوسہ
کی بند کرے نہ یہ کہ عمل نادرست کرے اور سہولیت رکھے اسمین باب الایمان بالقدر یہ باب ہے بیچ بیان ایمان لانے کے ساتھ تقدیر کے ف
قدر یعنی امور کہ حکم اور اندازہ کیے ہوئے اللہ کے ہین ایمان تقدیر پر لانا فرض ولازم ہے یعنے اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی پیدا کرنے والا اعمال بندون کا ہے خواہ نیک
ہون خواہ بد لکھے ہین لوح محفوظ مین پہلے انکے پیدا کرنے کے سب کچھ اسکے حکم اور ارادہ سے ہوتا ہے لیکن ایمان وطاعات سے راضی ہے اور کفر وگناہ
سے ناخوش اور تقدیر ایک بھید ہے بھیدون اللہ کے سے نہین مطلع کیا اسپر ملک مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہین جائز ہے خوض اور بحث کرنا اسمین بطریق عقل
کے بلکہ واجب ہے یہ کہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی نے پیدا کی مخلوق انکو دو فریق پیدا کیے ایک فرقہ جنت وحین کے لیے ازراہ فضل کے اور ایک فرقہ
دوزخ کے لیے ازراہ عدل کے ایک شخص نے حضرت علی سے پوچھا کہ خبر دو مجھکو قدر سے کہا انھون نے بڑی راہ ہے نہ چلو اسمین پھر اسنے یہی سوال
کیا فرمایا گہرا دریا ہے مت داخل ہو اسمین پھر یہی پوچھا فرمایا یہ بھید ہے اللہ کا پوشیدہ ہے تجھپر نہ تفتیش کر اسکی الفصل الاول فصل پہلی (عن عبد اللہ
بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ قال وکان عرشہ
علی الماء رواہ مسلم) روایت ہے عبد اللہ بیٹے عمرو کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھین اللہ نے تقدیرین مخلوقات کی پہلے
پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے پچاس ہزار برس فرمایا اور تھا عرش اسکا اوپر پانی کے روایت کی یہ مسلم نے ف لکھین اللہ نے یعنے ثابت کین
لوح محفوظ مین ساتھ جاری کرنے قلم کے یا فرمایا فرشتون کو لکھنے کو اور مراد پچاس ہزار برس سے بہت مدت ہے اور تھا عرش پانی پر یعنے پہلے
پیدا ہونے آسمان و زمین کے کوئی چیز حائل تھی پانی اور عرش مین (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شیء بقدر حتی

وَالْعَجْزُ وَالْکَیْسُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز ساتھ تقدیر کے ہی یہاں تک کہ نادانی اور دانائی روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عِنْدَ رَبِّہِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُّوْحِہٖ وَاَسْجَدَ لَکَ مَلٰٓئِکَتَہٗ وَاَسْکَنَکَ فِیْ جَنَّتِہٖ ثُمَّ اَھْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِیْئَتِکَ اِلَی الْاَرْضِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَی الَّذِی اصْطَفَاکَ اللّٰہُ بِرِسَالَتِہٖ وَبِکَلَامِہٖ وَاَعْطَاکَ الْاَلْوَاحَ فِیْہَا تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ وَقَرَّبَکَ نَجِیًّا فَبِکَمْ وَجَدْتَ اللّٰہَ کَتَبَ التَّوْرٰۃَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوْسٰی بِاَرْبَعِیْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَہَلْ وَجَدْتَ فِیْہَا وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰٓی اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیَّ اَنْ اَعْمَلَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھگڑے آدم اور موسیٰ نزدیک پروردگار اپنے کے یعنے عالم روحانی میں پھر غالب آئے آدم موسیٰ پہ کہا موسیٰ نے تم آدم ہو کہ پیدا کیا تمکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکی بیچ تمہارے روح اپنی یعنے روح پیدا کی ہوئی اپنی اور سجدہ کروایا واسطے تمہارے فرشتوں اپنے سے اور رکھا تمکو بیچ جنت اپنی کے پھر اوتارا تمنے آدمیوں کو ساتھ گناہ اپنے کے طرف زمین کے یعنے اگر گناہ نہ کرتے کاہیکو زمین میں آتے اور اولاد یہاں پھیلتی کہا آدم نے تم وہ موسیٰ ہو کہ برگزیدہ کیا تمکو اللہ نے ساتھ پیغمبری اپنی کے اور ساتھ کلام اپنے کے اور دیں تمکو تختیاں کہ بیچ انکے بیان ہی ہر چیز کا اور نزدیک کیا تمکو سرگوشی کرنے کو پس ساتھ کتنی مدت کے پایا تمنے اللہ کو کہ لکھی توراۃ پہلے پیدا ہونے میرے کے کہا موسیٰ نے چالیس برس پہلے کہا آدم نے پس کیا پایا تو نے بیچ اسکے مضمون اس آیۃ کا نافرمانی کی آدم نے رب اپنے کی پس بہکا کہا کہ ہاں کہا آدم نے کیا پھر ملامت کرتے تم مجھکو اسپر کہ کروں میں وہ عمل کہ لکھا ہی اسکو اللہ نے مجھپر کرنا اسکا پہلے پیدا کرنے میرے کے چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس غالب آئے آدم موسیٰ پر روایت کی یہ مسلم نے ف زمرد کی تختیوں پر توراۃ لکھی ہوئی اتری تھی آسمانوں سے ستر اونٹوں پر لدتی تھی اور مضمون توراۃ قدیم ہی لیکن تختیوں پر پایا غیر اسکے پر چالیس برس پہلے پیدا ہونے حضرت آدم کے لکھی گئی تھی اور یہ جھگڑا اس جہان کا نہیں کہ جہاں اعمال چھوڑنے درست نہیں ہیں بلکہ عالم علوی کا ہی کہ وہاں قید تکلیف ہیں نہیں (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکًا بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ فَیَکْتُبُ عَمَلَہٗ وَاَجَلَہٗ وَرِزْقَہٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْہِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہَآ اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُہَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہَآ اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا حدیث کی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہیں سچ کیے گئے تحقیق پیدایش ایک تمہارے کی یہ ہی کہ جمع کیا جاتا ہی بیچ پیٹ ماں اپنی کے چالیس دن نطفہ یعنے بصورت نطفہ ہوتا ہی لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہی حرارت سے پھر ہوتا ہی خون جما ہوا مانند اسی کے یعنے چالیس دن تک پھر ہوتا ہی ٹکڑا گوشت کا مانند اسی کے یعنے چالیس دن تک پھر بھیجتا ہی اللہ طرف اسکے فرشتہ کو ساتھ چار باتوں کے یعنے بعد ہڈی گوشت پوست درست ہونے کے پس لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اسکا اور موت اسکی اور روزی اسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت ہونا اسکا پھر پھونکی جاتی ہی بیچ اسکے روح پس قسم ہی اس ذات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اسکے تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام اہل بہشت کے یہاں تک کہ نہیں ہوتا درمیان اس شخص کے اور درمیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر یعنے نزدیک ہوتی ہی پس غلبہ کرتی ہی اوپر اسکے سرنوشت اسکی پس کرتا ہی کام دوزخیوں کے سے پس داخل ہوتا ہی دوزخ میں اور تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام دوزخیوں کے سے یہاں تک کہ نہیں ہوتا درمیان اسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ہاتھ بھر پس غلبہ کرتی ہی اوپر سرنوشت اسکی پس کرتا ہی کام بہشتیوں کے سے پس داخل ہوتا ہی بہشت میں روایت کی

یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد یہ ہے کہ یہ بات کبھی نادر ہو جاتی ہے ولیکن غلبہ رحمت اسکی کا مقتضی اُسکا ہوا ہے کہ اکثر لوگ برائی سے بھلائی کی طرف پھرے ہیں اور عکس اسکا نہایت کم ہوتا ہے الحمد للہ علی ذلک اور یہ حدیث دلالت اسپر کرتی ہے کہ مدار خاتمہ پر ہے اور اسمین رغبت دلاتی ہے ہمیشگی طاعت پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سے بچتا رہے اس ڈر سے کہ مبادا یہی دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو کیا خوب ہے یہ بات بخلاف بعضے لوگون کے کہ خبر قضاء قدر سنکر انکار عمل کا کرتے ہین کہتے ہین کہ نیک بختی اور بدبختی اور داخل ہونا جنت و نار کا جب سے قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضے صحابہ نے بھی جو مقصد اسکا نہ سمجھا یہی کہا حضرت نے جواب دیا کہ عمل کیے جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہے واسطے اُس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہے یعنے توقف کرنا تمہارا عمل مین اور انکار کرنا عمل کا بعد سننے قضا و قدر کے کچھ معنے نہین رکھتا کیونکہ امر و نہی شارع سے وارد ہوئی اور تمکو قوت سمجھنے اور خطاب کی دی اور تم مین قصد اور اختیار کہ ساتھ اُسکے عمل کر سکو پیدا کیا پس ضرور یہان کچھ بات ہوویگی کہ بندون کو اُسکے لیے حکم کیا اور اُنسے طلب فعل کی کی اور ایک کام سے منع کیا والا امر و نہی کا اور بھیجنے پیغمبرون کا کچھ فائدہ ہی نہوا اگرچہ کنہ اس سر کی پوشیدہ ہے کہ نہین معلوم ہوتی اور بہت اسرار ہین کہ بندے کو اُسکی اطلاع نہین اور حقیقت مین کوئی عمل موقوف معلوم کرنے پر نہین وہ مالک الملک ہے اور جو کوئی اپنے ملک مین تصرف کرتا ہے ظلم نہین یعذب من یشاء و یرحم من یشاء یعنے جسکو چاہے عذاب کرے اور جسپر چاہے رحم کرے (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے سہل بیٹے سعد کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ کرتا ہے کام دوزخیون کے اور تحقیق وہ ہوتا ہے بہشتیون مین سے اور کرتا ہے کام بہشتیون کے اور تحقیق وہ ہوتا ہے دوزخیون مین سے اور نہین اعتبار عمل کا مگر ساتھ خاتمہ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا بلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف جنازے ایک لڑکے کے انصار مین سے پس کہا مین نے اے رسول خدا کے خوشحالی ہے واسطے اس لڑکے کے کہ چڑیا ہے چڑیون بہشت کی سے نہین کی اُسنے برائی اور نہین پہونچا اُسکو پس فرمایا حضرت نے کیا غیر اسکے اے عایشہ یعنے جزم نکر کہ بہشتی ہے بعد اُسکے بیان کی وجہ اُسکی کہ تحقیق اللہ نے پیدا کیا واسطے بہشت کے ایک لوگون کو کہ پیدا کیا اُنکو واسطے اُسی کے اور وہ بیچ پشتون باپون اپنے کے تھے اور پیدا کیا واسطے دوزخ کے اشخاص کو کہ پیدا کیا اُنکو واسطے اُسکے اور وہ بیچ پشتون باپون اپنے کے تھے روایت کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر حدیث سے تو یہ معلوم ہوا کہ بہشت دوزخ مین داخل ہونا موقوف عمل نیک اور بد پر نہین بلکہ محض ساتھ تقدیر الٰہی کے ہے اور اللہ نے بعضے بہشت کے لیے پیدا کیے خواہ عمل نیک کرین یا نہین اور بعضے دوزخ کے لیے پیدا کیے خواہ عمل بد کرین یا نہین پس یہ لڑکا اگر دوزخ کے لیے پیدا ہوا ہے داخل ہوگا اُسمین اگرچہ عمل بد نہین کیا ہے تو اے عائشہ جزم کیون کرتی ہے کہ وہ بہشتی ہے پس ظاہر تو یہ معنے ہین جو معلوم ہوئے لیکن اور حدیثون اور آیتون اور اقوال علما سے کہ اتفاق رکھتے ہین اسپر یہ ثابت ہوا ہے لڑکے مسلمانون کے بالاتفاق اور مشرکون کے موافق قول صحیح تر کے داخل بہشت مین ہونگے اور اس حدیث مین جزم کہنے سے حضرت عائشہ کے حضرت گویا ناخوش ہوئے کہ علم غیب پر حکم کرتی ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی بعد اُسکے مشرکون کے لڑکون کا حکم وحی سے معلوم ہوا ہوگا کہ بہشتی ہین واللہ اعلم کذا ذکر الشیخ (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى

كتابنا وندع العمل قال اعملوا فكل ميسر لما خلق له أما من كان من أهل السعادة فييسر لعمل السعادة وأما من كان من أهل الشقاوة فييسر لعمل الشقاوة ثم قرأ
فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى الآية متفق عليه) اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تم میں سے کوئی مگر تحقیق لکھا گیا
ٹھکانا اسکا آگ میں یا ٹھکانا اسکا بہشت میں یعنے ہوچکا ہے کہ دوزخی کون ہے اور بہشتی کون ہے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ صلعم کیا نہ بھروسا کریں ہم اوپر
لکھے ہوئے اپنے کے اور چھوڑدیں عمل کرنے فرمایا عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہے واسطے اُس چیز کے کہ پیدا کیا گیا واسطے اُسکے اسپر جو شخص
کہ ہوا اہل نیکبختی کا پس آسان کیا جاتا ہے واسطے عمل نیکبختی کے اور جو شخص ہوا اہل بدبختی سے پس آسان کیا جاتا ہے واسطے عمل بدبختی کے پھر
پڑھی یہ آیۃ پس جس شخص نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا جانا اچھی بات کو یعنے کلمہ کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف باقی آیۃ یہ ہے
فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری یعنے پس مہیا کرینگے ہم اُسکو واسطے اُن اعمال کے کہ پہونچا دیں
آسانی کو کہ داخل ہونا بہشت کا ہے اور جسنے بخل کیا اور بے پروا ہوا بسبب خواہشوں دنیا کے نعمتوں عقبی کی سے اور تقوی نہ کیا اور جھٹلایا
کلمۂ توحید کو پس نزدیک ہے کہ مہیا کرینگے ہم اُسکو واسطے اُن اعمال کے کہ پہونچا دینگے دشواری کو کہ داخل ہونا دوزخ کا ہے پس حاصل حضرت کے جواب کا
یہ ہے کہ ہونا سابقہ قضا و قدر کا باعث ترک عمل کا نہیں کیونکہ اللہ تعالی نے ساتھ حکم ربوبیت کے امر و نہی کی اور بندوں پر بمقتضائے عبودیت
کے فرمان برداری اُسکی لازم ہوئی اور عمل کو علامت سعادت اور شقاوت کی کی اور یہ بھی داخل قضا و قدر کے ہے جسپر مقدر کیا کہ عمل کریگا
کرتا ہے اور جسپر مقدر کیا کہ نہ کریگا نہیں کرتا اور ثواب اور عذاب ایک تصرف ہے کہ اپنے ملک میں کرتا ہے پھر تقدیر یہ بات تمہاری کہ عمل کس لیے
کریں خوب نہیں (وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا أدرك ذلك لا محالة
فزنا العين النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنى وتشتهي والفرج يصدق ذلك ويكذبه متفق عليه وفي رواية لمسلم قال كتب على ابن آدم
نصيبه من الزنا مدرك ذلك لا محالة العينان زناهما النظر والأذنان زناهما الاستماع واللسان زناه الكلام واليد زناها البطش والرجل زناها
الخطى والقلب يهوى ويتمنى ويصدق ذلك الفرج ويكذبه) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ
نے لکھا اوپر بیٹے آدم علیہ السلام کے حصہ اُسکا زنا سے کہ پہونچیگا اُسکو مقرر یعنے ضرور پس زنا آنکھ کا دیکھنا یعنے نظر حرام اور زنا زبان کا بولنا
یعنے عورتوں نامحرم سے کلام شہوت انگیز کرنے اور جان آرزو کرتی ہے اور خواہش کرتی ہے اور شرمگاہ سچا کرتی ہے اُسکو یا جھوٹا کرتی ہے اُسکو
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یہ ہے کہا لکھا گیا اوپر بیٹے آدم کے حصہ اُسکا زنا سے پانے والا ہے اُسکو مقرر دونوں
آنکھیں زنا اُنکا دیکھنا اور دونوں کان زنا اُنکا سننا یعنے باتیں نامحرم کی شہوت انگیز اور زبان زنا اُسکا بات کرنی اور ہاتھ زنا اُنکا پکڑنا یعنے مساس
کرنا عورت سے اور پاؤں زنا اُنکا چلنا یعنے بدکاری کے لیے اور دل خواہش کرتا ہے اور آرزو کرتا ہے اور سچا کرتی ہے اُسکو شرمگاہ اُسکی اور جھٹلاتی ہے
اُسکو ف لکھا ہے حصہ اُسکا زنا سے مراد حصہ مقدمات زنا ہیں یعنے خواہش زنا کی کرنی اور پاؤں سے چلنا اُسکے لیے اور منہ سے اُسکا
ذکر کرنا وغیر ذلک کہ اُنکو بھی زنا کہتے ہیں مجازا پس بعضے زنا حقیقی میں گرفتار ہوتے ہیں اور بعضے مجازی میں جیسے کہ آگے فرمایا فزنا العین النظر
وغیر ذلک لیکن جسکو چاہتا ہے اللہ تعالی محفوظ رکھتا ہے گویا یہ حکم باعتبار اکثر کے ہے اور شرمگاہ سچا کرتی ہے یا جھوٹا کرتی ہے یعنے اگر زنا کیا تو
شرمگاہ نے سچا کیا خواہش نفس اُسکے کو اور اطاعت کی اُسکی اور اگر نہ کیا تو جھٹلایا اور نہ اطاعت کی اُسکی کذا ذکرہ الشیخ والقاری (وعن عمران
بن حصين أن رجلين من مزينة قالا يا رسول الله أرأيت ما يعمل الناس اليوم ويكدحون فيه أشيء قضي عليهم ومضى فيهم من قدر سبق أو
فيما يستقبلون به مما أتاهم به نبيهم وثبتت الحجة عليهم فقال لا بل شيء قضي عليهم ومضى فيهم وتصديق ذلك في كتاب الله عز وجل ونفس و

مَا سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا رَوَاهُ مُسْلِم) اور روایت ہی عمران بیٹے حصین کے سے کہ دو شخص مزینہ کے نے کہا ای رسول خدا کے خبر دو ہمکو اُس چیز کی کہ کرتے ہین لوگ آج کے دن یعنے دنیا مین اور محنت کھینچتے ہین بیچ اسکے یہ ایک چیز ہی کہ مقدر کی گئی اوپر اُنکے اور گذری ہی بیچ اُنکی تقدیر سے کہ ہو چکی ہی یا بیچ اُس چیز کے کہ آگے ہونے والی ہی اُس چیز سے کہ لایا ہی اُنکے پاس نبی اُنکا اور ثابت ہوئی دلیل اُنپر فرمایا نہین بلکہ ایک چیز ہی کہ مقدر ہو چکی انپر اور گذر گئی اُنپر مطابق اُسکے بیچ کتاب اللہ کے کہ عزت والا بزرگی والا ہی قسم ہی جان کی اور اُس ذات مبارک کی کہ برابر پیدا کیا اُسکو پس جی مین ڈالی بدکاری اُسکی اور پرہیزگاری اُسکی روایت کی یہ مسلم نے **ف** آگے ہونے والی ہی یعنے یا یہ ایک چیز ہی کہ نہین مقدر ہوئی اُنپر ازل مین بلکہ وہ زمانہ آئندہ مین ہونے والی ہی کہ متوجہ ہوتے ہین طرف عمل کے اور ارادہ کرتے ہین اُسکا بغیر اُسکے کہ پہلے مقدر ہوا اور ثابت ہوئی دلیل اوپر اُنکے ظاہر ہونے صدق پیغمبر کے بسبب معجزہ کے یعنے کیا قضا و قدر پہلے سے نہین ہی پیغمبر اب لیکر آئے ہین اور امر و نہی کی ہی اور لوگ اپنے اختیار سے آپ طاعات اور گناہ کرتے ہین جیسے کہ مذہب قدریون کا ہی یہ سوال کیا صحابہ نے آگے جواب مذکور ہی (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِيْ الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ كَاَنَّهُ يَسْتَاْذِنُهُ فِي الْاِخْتِصَاءِ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ کہا مین نے ای رسول خدا تحقیق مین مرد جوان ہون اور مین ڈرتا ہون اوپر نفس اپنے کے زنا سے اور نہین پاتا مین مقدر کہ نکاح کرون ساتھ اُسکے عورتون سے گویا کہ پروانگی مانگتے تھے حضرت صلعم سے بیچ خوجہ ہونے کے کہا ابو ہریرہ نے پس جب چپ رہے حضرت صلعم جواب میرے سے پھر کہا مین نے مانند اسکے پھر سکوت کیا جواب میرے سے پھر کہا مین نے مانند اسکے پھر سکوت کیا جواب میرے سے پھر کہا مین نے مانند اسکے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ای ابو ہریرہ خشک ہوا قلم ساتھ اُس چیز کے کہ تو ملنے والا ہی پس خوجہ ہو تو اوپر اسکے یا چھوڑ دے روایت کی یہ بخاری نے **ف** خشک ہونا قلم کا کنایہ ہی مقدر ہو چکنے سے اور فراغت پانے لکھنے سے حاصل یہ کہ جو کچھ بھلائی برائی ہونی روز ازل کے مقدر ہو چکی ہی ہووے گی خصی ہویا نہو گویا اسمین تہدید فرمائی اسپر کہ اسباب و تدبیر کو مقابل تقدیر کے لانا اور تقدیر سے بھاگنا نہ چاہیے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِم) اور روایت ہی عبداللہ بیٹے عمرو کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دل بنی آدم کے سب درمیان دو اُنگلیون رحمن کی سے ہین مانند دل ایک کے پھیرتا ہی اُسکو جسطرح چاہتا ہی یعنے وہ قادر ہی اوپر تصرف سب چیزون کے یکدفعہ پھر فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بار خدایا پھیرنے والے دلون کے پھیر دلون ہمارے کو اوپر بندگی اپنی کے روایت کیا اُسکو مسلم نے **ف** اُنگلیان رحمن کی متشابہات سے ہین علم اسکا اللہ تعالی کے سپرد کرنا چاہیے وہ پاک ہی اُنگلیون وغیرہ سے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی پیدا کیا گیا مگر پیدا کیا جاتا ہی اوپر فطرۃ کے یعنے اوپر استعداد قبول کرنے دین و اسلام کے پس ماں باپ اُسکے یہودی کر دیتے ہین اُسکو یا نصرانی کر دیتے ہین اُسکو یا مجوسی کر دیتے ہین اُسکو جیسا کہ بچہ دیتا ہی چارپایہ چارپایہ پورا کیا معلوم کرتے ہو بیچ

اسکے کچھ نقصان پھر پڑھی یہ آیت لازم پکڑو پیدایش خدا کی کو جو پیدا کیا ہی لوگون کو اوپر اسکے نہین بدلنا واسطے پیدایش خدا کے یہ ہی دین درست
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کچھ نقصان یعنے خارج سے اگر کوئی آفت نہ پہونچے تو ویسا ہی رہے لوگ کان وغیرہ کاٹ ڈالتے ہین
پس ایسا ہی آدمی بسبب ماں باپ وغیرہ کے کافر ہوجاتا ہی ورنہ مسلمان ہی رہے (وعن ابی موسی قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار وعمل النہار قبل عمل اللیل
حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی موسی سے کہا کہ خطبہ فرمایا بیچ ہمارے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پانچ باتون کے پس فرمایا تحقیق اللہ نہین سوتا اور نہین لائق اسکو سونا پست کرتا ہی ترازو کو اور بلند کرتا ہی اسکو
اٹھائے جاتے ہین طرف اسکے عمل رات کے پہلے عمل دن کے سے اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے سے پردہ اسکا نور ہی اگر
کھولدے اسکو البتہ جلادین نور پاک ذات اسکی کے جہانتک کہ پہونچے طرف اسکے نگاہ اسکی مخلوقات اسکی سے روایت کیا اسکو مسلم نے
ف پست و بلند کرنا ترازو کا مراد ہی یہ کہ کسی پر رزق تنگ کرتا ہی کسی پر فراخ اور بسبب گناہون کے بعضون کو ذلیل کرتا ہی اور بسبب توفیق
طاعت کے بعضون کے رتبے بلند کرتا ہی پہلے عمل رات کے یعنے ہنوز روز نہین ہوا ہی اور عمل انہین واقع نہین ہوا ہی کہ رات کے عمل اوپر
جاتے ہین اور رات نہین ہوتی کہ دن کے عمل اسی طرح جاتے ہین اسمین مبالغہ بیان فرمایا جلدی عمل جانے مین (وعن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمین اللہ ملئی لا تغیضہا نفقۃ سحاء اللیل والنہار ارأیتم ما انفق مذ خلق السماء والارض فانہ لم یغض ما فی یدہ و
کان عرشہ علی الماء وبیدہ المیزان یخفض ویرفع متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم یمین اللہ ملئی قال ابن نمیر ملان سحاء لا یغیضہا شیء اللیل والنہار) اور
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اللہ کا یعنے خزانہ اسکا بھرا ہوا ہی نہین ناقص کرتا اسکو خرچ کرنا ہمیشہ
دینے والا ہی رات دن مین کیا دیکھا تمنے کسقدر خرچ کیا ہی جب سے کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو پس تحقیق خرچ کرنے نے نہین کم کی وہ چیز کہ بیچ ہاتھ اسکے
کے ہی اور تھا عرش اسکا اوپر پانی کے یعنے وقت پیدا کرنے آسمان و زمین کے اور اسی کے ہاتھ مین ہی ترازو پست کرتا ہی اور بلند کرتا ہی روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت مسلم کے ہی داہنا ہاتھ اللہ کا ہی بھرا ہوا کہا ابن نمیر نے بھرا ہی ہمیشہ دینے والا ہی نہین ناقص کرتی اسکو کوئی چیز
رات اور دن مین ف ابن نمیر استاد ہین مسلم کے انکی روایت مین لفظ ملان کا بدلے ملائی کے آیا ہی اور اور لفظون مین بھی کچھ تقدیم تاخیر ہی لیکن
موافق لغت کے ملائی ہی چاہیے (وعنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذراری المشرکین قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین متفق
علیہ) اور روایت ہی انہین سے کہا پوچھے گئے پیغمبر خدا صلعم اولاد مشرکین سے فرمایا حضرت صلعم نے اللہ دانا تر ہی ساتھ اس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنے والے روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہی کہ بہشت مین داخل ہوتے ہین یا دوزخ مین بعضے کہتے ہین کہ حضرت کو اب تلک
مشرکین کی اولاد کے حق مین کچھ وحی نہ آئی تھی کہ ایسا فرمایا اور بہت سے قول وارد ہوئے ہین انکے حق مین لیکن اولی یہ ہی کہ توقف کرے
یقینا جنتی یا دوزخی نہ کہے **الفصل الثانی فصل دوسری** (عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول
ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب ما کان وما ہو کائن الی الابد رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
غریب اسنادا) روایت ہی عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول اس چیز کا کہ پیدا کیا اللہ
نے قلم ہی پس کہا واسطے اسکے لکھ کہا اسنے کیا لکھون فرمایا لکھ تو تقدیر پس لکھی اسنے جو چیز ہو چکی تھی یعنے زمانہ آنحضرت صلعم تک اور وہ
چیز کہ ہونے والی ہی آیندہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی سند کر (وعن مسلم بن یسار قال سئل عمر بن الخطاب

عن هذه الآية واذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم الآية قال عمر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عنها فقال ان الله خلق
آدم ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره بيده فاستخرج منه ذرية فقال خلقت
هؤلاء للنار وبعمل اهل النار يعملون فقال رجل ففيم العمل يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اذا خلق العبد للجنة استعمله
بعمل اهل الجنة حتى يموت على عمل من اعمال اهل الجنة فيدخله به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتى يموت على عمل من اعمال
اهل النار فيدخله به النار رواه مالك والترمذي وابو داود) اور روایت ہے مسلم بن یسار سے کہ کہا سوال کیے گئے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
اس آیۃ سے اور جب لیا پروردگار تیرے نے بنی آدم سے پیٹھون انکی سے اولاد انکی کو آخر آیت تلک کہا حضرت عمر نے سنا میں نے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیے جاتے تھے تفسیر اس آیہ سے پس فرمایا پس تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پھر پھیرا پیٹھ انکی پر داہنا ہاتھ اپنا پس
نکالی انہیں سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا میں نے انکو واسطے بہشت کے اور ساتھ کام کرنے بہشتیون کے کہ عمل کرتے ہیں پھر پھیرا پیٹھ انکی پر ہاتھ اپنا پس نکالی
انہیں سے اولاد پس فرمایا پیدا کیا میں نے انکو واسطے دوزخ کے اور ساتھ کام دوزخیون کے کہ کرتے ہیں پس کہا ایک شخص نے پس کس واسطے ہے عمل کرنا اے
رسولخدا کے پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جسوقت پیدا کرتا ہے بندہ کو واسطے جنت کے کام کرواتا ہے اس سے بہشتیون کے سے یہان تک کہ
مرتا ہے اوپر عمل کے عملون بہشتیون کے سے پس داخل کرتا ہے اسکو بسبب اسکے بہشت میں اور جسوقت کہ پیدا کیا کرتا ہے بندے کو واسطے دوزخ کے کرواتا ہے اس سے
کام دوزخیون کے سے یہان تلک کہ مرتا ہے اوپر عمل کے عملون دوزخیون کے سے پس داخل کرتا ہے اسکو بسبب اسکے دوزخ میں روایت کی یہ مالک اور
ترمذی اور ابو داود نے ف پیٹھون انکی سے اولاد انکی مثلاً حضرت کی پیٹھ سے اولاد انکی نکالی اولاد کی پیٹھ سے انکی اولاد اسی طرح قیامت
تک جو پیدا ہونگے نکالے اور باقی آیۃ یہ ہے واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم القيمة انا كنا عن هذا غافلين اور گواہ
کیا انکو جانون انکی پر فرمایا اللہ نے کیا نہیں ہون میں رب تمہارا کہا انھون نے ہان گواہی دی ہمنے یہ گواہی اسلیے ہوئی کہ مبادا کہو دن قیامت
کے ہم تھے اس سے غافل اور داہنا ہاتھ اپنا یعنے فرشتہ کو داہنا ہاتھ پھیرنے کا حکم فرمایا داہنے ہاتھ سے مراد قوت اور قدرت ہے (وعن عبد الله
بن عمرو قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يديه كتابان فقال اتدرون ما هذان الكتابان قلنا لا يا رسول الله الا ان تخبرنا فقال
للذي في يده اليمنى هذا كتاب من رب العلمين فيه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل على آخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم ابدا ثم قال
للذي في شماله هذا كتاب من رب العالمين فيه اسماء اهل النار واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل على آخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم ابدا فقال اصحابه ففيم العمل
يا رسول الله ان كان امر قد فرغ منه فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنة يختم له بعمل اهل الجنة وان عمل اي عمل وان
صاحب النار يختم له بعمل اهل النار وان عمل اي عمل ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيديه فنبذهما ثم قال فرغ ربكم من العباد فريق في
الجنة وفريق في السعير رواه الترمذي) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیچ ہاتھ انکے کے دو کتابین تھین
پس فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہین یہ دونون کتابین کہا ہم نے نہیں اے رسول خدا کے لیکن یہ کہ خبر دو ہمکو پس فرمایا واسطے اس چیز کے کہ بیچ داہنے
ہاتھ انکے کے تھی یہ ہے کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے بیچ اسکے ہین نام بہشتیون کے اور نام باپون انکے کے اور قوم انکی کا پھر جمع کردیا
ہے آخر انکے کو یعنے بطور جمع بندی کے پس نہ زیادہ کیے جاتے ہین بیچ انکے اور نہ کم کیے جاتے ہین انسے کبھی پھر فرمایا واسطے اس کتاب کے
کہ بیچ بائین ہاتھ انکے کے تھی یہ ہے کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے بیچ اسکے ہین نام دوزخیون کے اور نام باپون انکے کے اور قومون
انکی کے پھر جمع کیا گیا آخر انکے کو پس نہ زیادہ کیے جاتے ہین بیچ انکے اور نہ کم کیے جاتے ہین انمین سے کبھی پس کہا صحابیون انکے نے

پس کس واسطے عمل کرنا ای رسول خدا کے اگر ہو امر کہ تحقیق فراغت کے لیے اس سے پس فرمایا خوب مضبوط کرو یعنے عمل اپنے ساتھ طریق حق
کے اور نزدیکی ڈھونڈو یعنے خدا سے پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہی واسطے اسکے ساتھ کام بہشتیون کے اور اگرچہ کام کرے کسی طرح کے یعنے
نیک ہون یا بد مدت عمر مین اور تحقیق دوزخی مختم کیا جاتا ہی واسطے اسکے ساتھ کام دوزخیون کے اور اگرچہ کام کرے کسی طرح کے پھر اشارہ کیا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے پس رکھدیا ان کتابون کو پھر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمھارا بندون سے یعنے حکم
کر چکا ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین روایت کی یہ ترمذی نے **ف** رکھدیا کتابون کو یعنے پیٹھ کے پیچھے ڈالدین اس اشارہ
کے لیے کہ یہ ایک امر ہی کہ فراغت کی گئی اس سے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ کتابین صحابہ کو دکھا دین لیکن مضمون انکا نہ معلوم کروایا
اور بعضے کہتے ہین سمجھانے کے لیے بطور مثال کے فرمایا کذا ذکرہ القاری (وعن ابی خزامۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارأیت رقی نسترقیہا
ودواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیہا ہل ترد من قدر اللہ شیئا قال ہی من قدر اللہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہی ابو خزامہ سے کہ نقل کی
باپ اسکے سے کہ کہا کہا مین نے ای رسول خدا کے خبر دو مجھکو بیچ منترون کے کہ پڑھواتے ہین ہم انکو اور دوا کے کہ دوا کرتے ہین ہم اسکو اور بچاؤ
کی چیز کہ بچتے ہین ہم اس کر یعنے مانند سپر اور زرہ وغیرہ کے کیا پھیر دیتی ہین تقدیر اللہ کی سے کچھ فرمایا یہ چیزین تقدیر اللہ سے ہین روایت کی
یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنے جیسے اسنے بیماری مقدر کی ہی دفع اسکا دوا وغیرہ سے بھی مقدر کیا ہی اسباب خلاف تقدیر کے
نہین اور جیسے دوا کی اور فائدہ نہوا تو جانے کہ شفا نہین مقدر تھی اور منتر یعنے جو چیزین کہ پڑھکر دم کرتے ہین یا گلے یا بازو مین باندھتے ہین
حکم اسکا یہ ہی کہ اگر ساتھ قرآن اور دعاؤن حدیث کے ہو یا ساتھ اسمار اور صفات الٰہی کے ہو اور سوا تحقیق نہ جانے انکو درست ہی والا حرام کذا
ذکرہ القاری (وعن ابی ہریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجہہ حتی کانما فقئ فی
وجنتیہ حب الرمان فقال ابہذا امرتم ام بہذا ارسلت الیکم انما ہلک من کان قبلکم حین تنازعوا فی ہذا الامر عزمت علیکم عزمت علیکم ان
لا تنازعوا فیہ رواہ الترمذی وروی ابن ماجۃ نحوہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا نکلے اوپر ہمارے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کرتے تھے بیچ قدر کے پس غصہ ہوئے حضرت یہانتک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک یہانتک کہ گویا نچوڑے گئے ہین
بیچ رخسارہ آنحضرت کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھ اس چیز کے حکم کیے گئے ہو تم یا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہون مین طرف تمھارے سوا اسکے
نہین کہ ہلاک ہوے وہ لوگ کہ تھے پہلے تم سے اسوقت کہ بحثنے لگے بیچ اس امر کے قسم دیتا ہون مین اوپر تمھارے پھر قسم دیتا ہون اوپر
تمھارے اس بات مین کہ نہ بحث کیا کرو تم بیچ اسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے عمرو بن شعیب سے اسنے
نقل کیا باپ اپنے سے اسنے دادا اپنے سے **ف** بحث کرتے تھے ہم بیچ قدر کے یعنے بعضے کہتے تھے کہ اگر سب کچھ اللہ کی تقدیر ہی سے ہی تو ثواب
اور عذاب کیون ہی جیسے کہ معتزلہ کہتے ہین اور بعضے کہتے تھے کہ کیا حکمت ہو اسمین کہ بعضے جنتی ہین بعضے ناری اور بعضے کہتے ہین یہ اسلیے ہی کہ انکو
کچھ اختیار دیا ہی کرنے نہ کرنے کا اور بعضے کہتے تھے کس نے یہ اختیار دیا اسی طرح کے کلام کر رہے تھے کیا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہون مین یعنے
تمکو حکم طاعت وعبادت کا کیا اور مجکو اسکے پہونچانے کو بھیجا بحث کرنی اسمین کہان آئی ہی وہ تو ایک بھید ہی اسکا علم الٰہی کو سونپو اور عمل مین مشغول
ہو اور راضی ہو اسکی تقدیر پر اور بیان اخیر حدیث کا یہ ہی کہ شعیب نے یہ حدیث اپنے دادا سے نقل کی نام دادا اسکے کا عبداللہ بن عمرو ہی اور ضمیر
عن ابیہ کی پھرتی ہی طرف عمرو بن شعیب کے اور نسب شعیب کا اسطرح سے ہی کہ شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص جدہ کی ضمیر عمرو کی
طرف نہین پھرتی شعیب کی طرف پھرتی ہی اسواسطے کہ جد عمرو کا کہ نام اسکا محمد ہی اس سے روایت ہی نہین مراد جدہ سے جد شعیب کا ہی اسکا نام

عبد اللہ ہو اس سے حاشیہ مین نقل ہین یہ اسلیے لکھا ہی کہ اور جا اسی طرح کی عبارت مین جدہ کی ضمیر پہلے ہی نام کی طرف پھرتی ہی یہان خلاف
اسکے ہی (وعن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضہا من جمیع الارض فجاء بنو آدم
علی قدر الارض منہم الاحمر والابیض والاسود وبین ذلک والسہل والحزن والخبیث والطیب رواہ احمد والترمذی وابو داود) اور روایت ہی
ابی موسی سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو ایک مٹی سے کہ لیا تھا اسکو سب طرح
کی زمین مین سے یعنے عزرائیل کو حکم فرمایا مٹھی بھر لانے کا پس پیدا ہوئی اولاد آدم کی موافق زمین کے بعضے انمین سے سرخ اور بعضے سفید اور بعضے
سیاہ اور بعضے بیچ بین اسکے اور بعضے نرم خو اور بعضے سخت خو اور بعضے ناپاک اور بعضے پاک روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے (وعن
عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیہم من نورہ فمن اصابہ من ذلک النور
اہتدی ومن اخطاہ ضل فلذلک اقول جف القلم علی علم اللہ رواہ احمد والترمذی) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کیا خلقت اپنی یعنے جن وانس بیچ اندھیرے کے پس ڈالا اوپر انکے
اپنا کچھ نور پس جسکو پہونچا اس نور مین سے اسنے راہ پائی اور جسکو نہ پہونچا وہ نور گمراہ ہوا پس اسی واسطے کہتا ہون مین خشک ہوا قلم اوپر علم اللہ
کے یعنے اسکی تقدیر مین تغیر وتبدیل نہین روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف بیچ اندھیرے کے یعنے گرفتاری کے نفس امارہ مین کہ انکی
جبلت مین بری خواہشین اور غفلت رکھی ہی اور نور سے مراد نور ایمان اور معرفت اور طاعت واحسان کا ہی (وعن انس قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ آمنا بک وبما جئت بہ فہل تخاف علینا قال
نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا کیف یشاء رواہ الترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم بہت یہ فرماتے اے پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھ دل میرے کو اوپر دین اپنے کے پس کہا مین نے اے نبی اللہ کے ایمان
لائے ہم ساتھ تمھارے اور ساتھ اس چیز کے کہ لائے تم اسکو یعنے کتاب وسنت پس کیا اب بھی ڈرتے ہو تم اوپر ہمارے کہا کہ ہان تحقیق
دل درمیان دو انگلیون کے ہی انگلیون اللہ کی سے یعنے بیچ تصرف وقدرت الہی کے ہین پھیرتا ہی انکو جسطرح چاہتا ہی روایت کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے ف کیا ڈرتے ہو اوپر ہمارے یعنے آپ تو معصوم ہین گناہون سے ہمارے لیے یہ دعا کرتے ہین تاہم یقین پس کیا ڈرتے
ہین آپ ہم پر (وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ یقلبہا الریاح ظہرا لبطن رواہ احمد)
اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال دل کی مانند پر کے ہی بیچ زمین میدان کے کہ پھیرتی ہین اسکو
ہوائین پیٹھ سے طرف پیٹ کے روایت کی یہ احمد نے ف یعنے اسی طرح دل بھلائی سے برائی کی طرف اور برائی سے بھلائی کی طرف پھرتا
ہین (وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق
ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین مومن ہوتا کوئی بندہ یہان تک کہ ایمان لاوے ساتھ چار چیزون کے گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق
مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون بھیجا ہی مجھکو ساتھ حق کے اور ایمان لاوے ساتھ مرنے کے اور اٹھنے کے پیچھے مرنے کے اور ایمان لاوے ساتھ
تقدیر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ایمان لاوے ساتھ مرنے کے یعنے ساتھ فنا ہونے دنیا کے یا مراد یہ ہی کہ اعتقاد کرے
ساتھ موت کے کہ بحکم الہی ہی نہ بسبب فساد مزاج کے (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس

لہما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فرقہ ہین امت میری سے کہ نہین واسطے اُنکے بیچ اسلام کے کچھ حصہ ایک تو مرجیہ ہی اور ایک قدریہ ہی ف مراد مرجیہ سے فرقہ جبریہ ہی کہ قائل ہین اس بات کے کہ نسبت کرنا فعل کا طرف بندے کے ایسا ہی جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جمادات کے یعنے پتھر اور لکڑی اور ڈو یعنے جسوقت پھینکے اور لونڈھائے تو لنڈھتا چلا جاوے اُسکو اپنے پھینکنے اور لنڈھنے مین دخل نہین اسی طرح بندے کو اپنے کام مین کچھ دخل نہین محض بے اختیار ہی اور مراد قدریہ سے وہ ہی کہ منکر تقدیر کے ہین یعنے فعل بندون کے پیدا کیے ہوئے انکی قدرت سے ہین اللہ کی قدرت سے نہین اسطرح کی تقدیر کے انکار کرنے والے کو قدریہ کہتے ہین انہین معتزلہ بھی داخل ہین اور رافضی بھی اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونون فرقہ کافر ہین لیکن قول مختار علما کا یہ ہی کہ کافر نہین بلکہ فاسق ہین کیونکہ یہ بھی تمسک کرتے ہین کتاب وسنت کا اور تاویل کرکے کفر سے اپنے کو بچاتے ہین پس یہ حدیث زجر اور شدت کے لیے ہی اور بعضون نے اس حدیث کی صحت مین بھی کلام کیا ہی یہ مضمون ترجمہ حضرت شیخ کے مین ہی لیکن محققین کے نزدیک حکم کفر کا ہی ان فرقون کے لیے بعد اسکے اختلاف ہی کہ کفر انکا تاویلی ہی یا کفر ارتدادی کذا قال استادی (وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف ومسخ وذلک فی المکذبین بالقدر رواہ ابو داود وروی الترمذی نحوہ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہوگا بیچ امت میری کے زمین مین دھس جانا اور صورت بدل جانا یہ ہوگا بیچ اُن لوگون کے کہ جھٹلانے والے ہین تقدیر کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے ف یہ بات اخیر زمانہ مین ہوگی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ اگر خسف ومسخ واقع ہونگے میری امت مین تو اس فرقہ مین ہونگے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوہم وان ماتوا فلا تشہدوہم رواہ احمد وابو داود) اور روایت ہی انہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ کا مجوس ہین اس امت کے اگر مریض ہون پس نہ عیادت کرو انکی اور اگر مرین پس نہ حاضر ہو انکے جنازے پر روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف یعنے انکے حق مین رعایت حقوق اسلام کی نہ کرو نہ جیتے نہ مرے پر پس جو علما انکو کافر کہتے ہین وہ تو منع ہی کرتے ہین اور جو فاسق کہتے ہین وہ جائز رکھتے ہین اور حدیث کو حمل کرتے ہین زجر اور تغلیظ پر اور برائی بیان کرنے اعتقاد اُنکے پر یہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نے لکھا ہی لیکن محققین کے نزدیک یہی بات حق ہی کہ انکی عیادت وغیرہ نہ کرے جتنا ہو سکے بچے انکے خلط رکھنے سے کذا قال استادی اور مجوس ایک فرقہ ہی آتش پرست ثابت کرتے ہین دو الٰہ یعنے ایک الٰہ خیر کا اور ایک الٰہ شر کا خیر کے الٰہ کو کہتے ہین یزدان اور شر کے الٰہ کو کہتے ہین اہرمن یعنے شیطان پس جیسے مجوس قائل ہین دو الٰہ کے اسی طرح قدریہ قائل ہین بہت سے خالقون کے یعنے جتنے فعل بندے کرتے ہین خالق اُن فعلون کے ہین (وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجالسوا اہل القدر ولا تفاتحوہم رواہ ابو داود) اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سے اور نہ حکومت لیجاؤ طرف اُنکے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف نہ ہمنشینی کرو یعنے محبت نہ کرو اُنسے کیونکہ بیٹھنا ہمراہ چلنا علامت محبت کی ہی پس معنی یہ ہین کہ انس اور تعظیم سے ہمنشینی انکی نہ کرو اسلیے کہ اعتقاد بد اُنکے سیکھوگے اور برائی اُنکے عملون کی تاثیر کریگی تمہارے دلون مین اور عملون تمہارے مین اور معنی لا تفاتحوہم کے بعضون نے یہ بھی کہے ہین کہ ابتدا ساتھ سلام وکلام کے اُنسے نہ کرو (وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ لعنتہم لعنہم اللہ وکل نبی یجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز من اذلہ اللہ ویذل من اعزہ اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والتارک لسنتی رواہ البیہقی فی المدخل ورزین فی کتابہ) اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ طرح کے شخص ہین کہ لعنت کرتا ہون مین انکو لعنت کی انکو اللہ نے اور جو نبی ہی مستجاب الدعوات ہی ایک تو وہ کہ زیادہ کرے بیچ کتاب اللہ کے اور دوسرا فرقہ کہ وہ جھٹلاوے تقدیر الٰہی کو اور تیسرے وہ ہی کہ غالب ہو جاوے ساتھ زبردستی کے کہ عزت دے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزیز کیا اللہ نے اور چوتھا وہ ہی کہ حلال کرے بیچ حرم اللہ کے اور پانچوان وہ ہی کہ حلال جانے اولاد میری سے اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے اور چھٹا وہ شخص ہی کہ چھوڑ دیا سنت میری کو روایت کی یہ بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور رزین نے بیچ کتاب اپنی کے ف لعنت کی انکو اللہ نے گویا کسی نے پوچھا کہ آپ کیون لعنت کرتے ہین فرمایا اسلیے کہ لعنت کی اللہ نے اور جملہ کل نبی مجاب کا جملہ معترضہ ہی یعنے کلام علیحدہ واسطے تاکید لعنت کے اور زیادہ کرنا بیچ کتاب اللہ کے یہ کہ لفظ بڑھاوے یا اسطرح سے بیان کرے کہ معنی مخالف ہون اللہ کے حکم کے اور مراد تسلط سے بادشاہ اور حاکم ظالم ہین کہ ساتھ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت اپنی کے کافرون اور فاسقون اور جاہلون کو عزیز رکھتے ہین اور مسلمانون اور صالحون اور عالمون کو ذلیل کرتے ہین اور حلال کرے بیچ حرم اللہ کے یعنے مکہ مین جن کامون کو منع فرمایا ہی مانند شکار کرنے کے اور کاٹنے درخت کے اور داخل ہونے کے بغیر احرام کے یہ کام اس جگہ کرنے لگے اور حلال جانے اولاد میری سے اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے یعنے ایذا دینی اولاد پیغمبر خدا صلعم کی کو اور تعظیم نہ کرنے انکے کو حلال جانے اسپر بھی لعنت ہی یا مراد اس سے یہ ہی کہ میری اولاد ہو کر جس چیز کو اللہ نے حرام فرمایا ہی اسکو کرنے لگے حلال جانکر اسمین تنبیہ ہی واسطے سیدون کے کہ حضرت کی اولاد ہو کر خدا کے گناہ نہ کرین یعنے انکو اللہ کے گناہ کرنے مین زیادہ تر ڈر ہی اور چھوڑ دیا سنت میری کو جو از راہ کسالت کے سنت کو چھوڑ دے تو وہ گنہگار ہی اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چھوڑ دے تو وہ کافر ہی اور لعنت مین دونون گنے جاتے ہین لیکن اولا زجرا اور شدۃ اور دوسرا حقیقۃ اور اگر احیانا سنت ترک ہو گنہگار نہین ہوتا مگر برا یہ بھی ہی کذا ذکرہ القاری والشیخ اور سنا مین نے مولانا اسحق سے کہ یہ وعید بیچ ترک کرنے سنن ہدیٰ یعنے سنت موکدہ کے ہی (وعن مطر بن عکامس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل له الیہا حاجۃ رواہ احمد والترمذی) اور روایت ہی مطر بن عکامس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کرتا ہی اللہ واسطے بندے کے مرنا بیچ ایک زمین کے گردانتا ہی واسطے اسکے طرف اس زمین کے حاجت یعنے تا اس کام کے لیے جاوے اور مرے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے (وعن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ذراری المؤمنین قال من اٰبائہم فقلت یا رسول اللہ بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین قلت فذراری المشرکین قال من اٰبائہم قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین رواہ ابوداؤد) اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ اولاد مسلمانون کی کیا ہی حکم انکا فرمایا تابع ہین اپنے باپون کے یعنے بہشت مین ہین انکے ساتھ پھر کہا مین نے اے رسول خدا کے بغیر عمل کیے فرمایا اللہ دانا تر ہی ساتھ اس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنے والے کہا مین نے پس اولاد مشرکون کی فرمایا یہ بھی تابع ہین اپنے باپون کے کہا مین نے بغیر عمل کے فرمایا اللہ دانا تر ہی ساتھ اس چیز کے کہ ہوتے عمل کرنے والے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مومنون کی اولاد کے حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تو یہ اشارہ ہی قضا و قدر پر جب حضرت عائشہ نے تعجب کیا کہ بے عمل بہشت مین کیونکر جاوینگے تو فرمایا کہ تعجب مت کر کیونکہ لڑکون کو اگرچہ بالفعل عمل نہین ہین شاید کہ علم الٰہی مین ہون اور مشرکون کی اولاد کے حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین تورپشتی نے کہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ وہ تابع ہین باپون کے دنیا مین اور آخرت کا امر انکا سپرد ہی طرف علم الٰہی کے (وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوائدۃ والموؤدۃ فی النار رواہ ابوداؤد) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے گاڑنے والی اور جسکو گاڑا دونون دوزخ مین روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مراد گاڑنے والی سے وہ ہی کہ جسنے گاڑا مانند دائی کے اور نوکر چاکر کے اور

مراد موؤدہ سے وہ ہے کہ جسکو حکم سے گاڑے یعنے دفن کرنے والی اور یا مراد موؤدہ سے وہ لڑکی مطابق پہلی حدیث کے یعنے باپ اسکے تھے دوزخی چھوٹی اولاد جو مری وہ بھی دوزخی ہوئی الفصل الثالث فصل تیسری (عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ رواہ احمد) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل فارغ ہوا طرف ہر بندے کے مخلوقات اپنی سے پانچ چیزوں سے یعنے اجل اسکی سے اور عمل اسکے سے اور جگہ رہنے اسکی سے اور جگہ پھرنے اسکی سے اور رزق اسکے سے روایت کی یہ احمد نے ف فارغ ہوا یعنے پانچ چیزیں مقدر کرچکا روز ازل کے اب تغیر تبدیل نہیں ہوسکتی اجل یعنے مدت عمر کتنی ہے اور عمل کہ کام نیک و بد کیا کیا ہونگے اسکے بعد جو دو لفظ ہیں ظاہر ہیں معنی انکے پانچویں رزق لکھ چکا یعنے حلال کھاویگا یا حرام تھوڑا یا بہت یا مراد رزق سے جو کچھ کہ بندہ کو پہونچے قسم نفع سے (وعن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تکلم فی شیء من القدر یسئل عنہ یوم القیمۃ ومن لم یتکلم فیہ لم یسئل عنہ رواہ ابن ماجہ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کلام کرے کچھ بیچ تقدیر کے پوچھا جاویگا اس سے دن قیامت کے اور جسنے نہ کلام کیا بیچ اسکے نہ پوچھا جاویگا اس سے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف مقصود منع ہے خوض کرنے سے مسئلہ قضا و قدر میں یعنے کچھ فائدہ نہیں اسکے کلام کرنے میں سوائے پرسش اور عتاب کے روز قیامت کو پس بہتر یہ ہے کہ ایمان لاویں اور سکوت کرکے عمل میں مشغول رہیں (وعن ابن الدیلمی قال اتیت ابی ابن کعب فقلت لہ قد وقع فی نفسی شیء من القدر فحدثنی لعل اللہ ان یذھبہ من قلبی فقال لو ان اللہ عذب اھل سمواتہ واھل ارضہ عذبہم وھو غیر ظالم لہم ولو رحمہم کانت رحمتہ خیرا لہم من اعمالہم ولو انفقت مثل احد ذھبا فی سبیل اللہ ما قبلہ اللہ منک حتی تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وان ما اخطاک لم یکن لیصیبک ولو مت علی غیر ھذا لدخلت النار قال ثم اتیت عبد اللہ بن مسعود فقال مثل ذلک قال ثم اتیت حذیفۃ بن الیمان فقال مثل ذلک ثم اتیت زید بن ثابت فحدثنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک رواہ احمد وابو داود وابن ماجہ) اور روایت ہے ابن دیلمی سے کہ کہا انھوں نے آیا میں ابی ابن کعب کے پاس کہ یہ صحابی ہیں پس کہا میں نے تحقیق گذرا ہے بیچ دل میرے کے شبہ تقدیر سے یعنے یہ کہ اگر سب تقدیر سے ہے پھر امر و نہی اور ثواب و عذاب کیوں ہے پس حدیث بیان کرو مجھسے شاید اللہ دور کرے شبہ کو دل میرے سے پس کہا انھوں نے اگر تحقیق اللہ تعالی عذاب کرے آسمان والوں کو اور زمین والوں کو عذاب کرے انکو اور وہ نہیں ظلم کرنے والا واسطے انکے یعنے وہ کتنا ہی عذاب کرے آسمان و زمین والوں پر ظالم نہیں کہلاتا اور اگر رحمت کرے انکو ہوگی رحمت اسکی بہتر واسطے انکے عملوں انکے سے اور اگر خرچ کرے تو مانند احد کے سونا بیچ راہ خدا کے نہیں قبول کریگا اللہ تجھسے یہاں تک کہ ایمان لاوے تو ساتھ تقدیر کے اور جانے تو یہ کہ جو چیز کہ پہونچی تجھکو نہ تھی کہ خطا کرتی تجھسے اور تحقیق جو چیز کہ خطا کی تجھسے نہ تھی کہ پہونچتی تجھکو اور اگر مرے تو اوپر غیر اسکے کے یعنے بغیر ایمان کے تقدیر پر البتہ داخل ہوگا تو آگ میں کہا ابن دیلمی نے پھر آیا میں عبد اللہ بن مسعود پاس پس کہا مانند اسکے کہا ابن دیلمی نے پھر آیا میں حذیفہ بن یمان کے پاس پس کہا انھوں نے مانند اسکے پھر آیا میں زید بن ثابت کے پاس پس حدیث کی مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اسی کے روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف حاصل حدیث ان ما اصابک کا نا لیصیبک کا یہ ہے کہ پس جو کچھ پہونچے تجھکو نہ کہے تو کہ میری سعی اور کوشش سے پہونچا اور اگر نہ پہونچے نہ کہے تو کہ اگر سعی کرتا میں پہونچتا جان کہ پہونچنا نہ پہونچنا سب ساتھ تقدیر الہی کے ہے (وعن نافع ان رجلا اتی ابن عمر فقال ان فلانا یقرئک السلام فقال انہ بلغنی انہ قد احدث فان کان قد احدث فلا تقرئہ منی السلام فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی امتی او فی ہذہ الامۃ خسف ومسخ او قذف فی اہل القدر رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجہ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح غریب) اور روایت ہے نافع سے تحقیق ایک شخص آیا ابن

عمر کے پاس پس کہا تحقیق فلانے شخص نے پڑھا اوپر تمہارے سلام پس کہا عبد اللہ بن عمر نے تحقیق شان یہ ہے کہ پہونچا مجکو یہ کہ اُسنے تحقیق نئی بات
نکالی ہے دین میں پس اگر تحقیق نئی بات نکالی ہے دین میں پس نہ پڑھ تو اُسکو میری طرف سے سلام پس تحقیق سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے ہوگا بیچ امت میری کے یا فرمایا بیچ اس امت کے زمین میں دھس جانا اور صورت بدل جانا یا پتھر برسنے بیچ اہل قدر کے یعنی
جو لوگ منکر تقدیر کے ہیں روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ف پہونچا مجھکو
یعنی میں نے سنا ہے کہ اُسنے کوئی بدعت کی بات دین میں نکالی ہے یعنی انکار تقدیر کا کرتا ہے میرا اسلام اُس سے مت کہیو کیونکہ حکم ہے ترک ملاقات
کا اہل بدعت سے اسی حدیث سے علما کہتے ہیں کہ نہیں واجب ہے جواب دینا فاسق اور بدعتی کے سلام کا بلکہ سنت بھی نہیں ہے واسطے انکی تنبیہ کے
اور جائز ہے اسلیے ترک ملاقات انکی بھی کذا ذکر القاری (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلَتْ خَدِيجَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَيْنِ مَاتَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فِي النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهَا قَالَ لَوْ رَأَيْتِ مَكَانَهُمَا لَأَبْغَضْتِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَلَدِي مِنْكَ قَالَ
فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے حضرت علی سے کہا پوچھا حضرت خدیجہ نے حضرت نبی صلعم سے حال اپنے دونوں بچوں کا کہ مر گئے تھے بیچ جاہلیت
کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے وہ دونوں بیچ آگ کے ہیں کہا حضرت علی نے پس جب دیکھی ناخوشی بیچ چہرہ انکے کے فرمایا حضرت نے اگر دیکھے تو حال انکا
کہ کیسے خوار اور دور رحمت الہی سے ہیں البتہ ناخوش رکھے تو انکو پھر عرض کیا اے رسول اللہ کے پس اولاد میری تھے یعنی قاسم اور عبداللہ فرمایا بیچ بہشت کے پھر فرمایا
رسول خدا صلعم نے تحقیق مومن اور اولاد انکی بیچ بہشت کے اور تحقیق مشرک اور اولاد انکی بیچ آگ کے پھر پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یعنی
وہ لوگ کہ ایمان لائے اور پیروی کی انکی اولاد انکی نے باقی آیۃ یہ ہے (بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ) یعنی پیروی کی اولاد نے ساتھ ایمان کے ملا دینگے
ہم ساتھ انکے اولاد انکی کو (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا
مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيصًا مِنْ نُورٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى آدَمَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ ذُرِّيَّتُكَ فَرَأَى رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ
وَبِيصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ أَيْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ دَاوُدُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهُ قَالَ سِتِّينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضَى عُمْرُ آدَمَ إِلَّا أَرْبَعِينَ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ آدَمُ أَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوُدَ فَجَحَدَ آدَمُ
فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ آدَمُ فَأَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَخَطِئَ وَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو ہاتھ پھیرا پیٹھ اُسکی پر یعنی فرشتہ کو فرمایا ہاتھ پھیرنے کے لیے پس نکلی پشت اُسکی سے ہر جان والی کہ وہ
اللہ پیدا کرنے والا تھا اُنکو اولاد انکی سے قیامت تک اور مقرر کی درمیان آنکھوں ہر آدمی کے انمین سے چمک نور سے پھر روبرو کیا انکو آدم کے پھر
کہا اُنہے اے پروردگار میرے کون ہیں یہ فرمایا کہ اولاد ہے تیری پس دیکھا ایک شخص کو انمین سے پس خوش لگی انکو وہ چمک کہ تھی درمیان آنکھوں
اُسکی کے کہا اے پروردگار میرے کون ہے یہ فرمایا یہ ہے داؤد پھر عرض کیا اے رب میرے کتنی ٹھہرائی تو نے عمر اُسکی فرمایا ساٹھ برس کہا اے پروردگار میرے
زیادہ کر عمر اسکی عمر میری سے چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جب تمام ہوئی عمر آدم کی مگر چالیس برس کم آیا اُنکے پاس ملک الموت
پس کہا حضرت آدم نے کیا نہیں باقی رہے عمر میری سے چالیس برس ملک الموت نے کہا کیا نہیں دیدیے تو نے چالیس برس بیٹے اپنے داؤد
کو پس انکار کیا حضرت آدم نے پس انکار کرتی ہے اولاد انکی اور بھول گئے آدم پس کھایا اُنھوں نے درخت میں سے پس بھولتی ہے اولاد انکی
اور خطا کی اور خطا کرتی ہے اولاد انکی روایت کی ترمذی نے (وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ حِينَ خَلَقَهُ فَضَرَبَ كَتِفَهُ

الْیُمْنٰی فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّۃً بَیْضَاءَ کَاَنَّہُمُ الذَّرُّ وَضَرَبَ کَتِفَہُ الْیُسْرٰی فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّۃً سَوْدَاءَ کَاَنَّہُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَمِیْنِہٖ اِلَی الْجَنَّۃِ وَلَا اُبَالِیْ وَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ کَتِفِہِ
الْیُسْرٰی اِلَی النَّارِ وَلَا اُبَالِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی الدرداء سے کہ نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حضرت نے پیدا کیا اللہ نے
آدم کو جبکہ پیدا کیا اسکو پس مارا مونڈھے داہنے انکے پر یعنے دست قدرت مارا یا فرشتہ کو حکم فرمایا ہاتھ مارنے کو پس نکالی اولاد سفید گویا کہ وہ
چیونٹیان ہین اور مارا مونڈھے بائین پر پس نکالی اولاد سیاہ گویا کہ وہ کوئلہ ہین پھر کہا واسطے اس اولاد کے کہ بیچ داہنے طرف انکے کے تھی
بہشت کے جانے والے ہین اور نہین پروا رکھتا مین اور کہا اس اولاد کو کہ بیچ مونڈھے بائین انکے کے تھی یہ جانے والے ہین طرف آگ کے
اور نہین پروا رکھتا مین روایت کی یہ احمد نے (وَعَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ دَخَلَ
عَلَیْہِ اَصْحَابُہٗ یَعُوْدُوْنَہٗ وَہُوَ یَبْکِیْ فَقَالُوْا لَہٗ مَا یُبْکِیْکَ اَلَمْ یَقُلْ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِکَ ثُمَّ اَقِرَّہٗ حَتّٰی تَلْقَانِیْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِیَمِیْنِہٖ قَبْضَۃً وَاُخْرٰی بِالْیَدِ الْاُخْرٰی وَقَالَ ہٰذِہٖ لِہٰذِہٖ وَہٰذِہٖ لِہٰذِہٖ وَلَا اُبَالِیْ وَلَا
اَدْرِیْ فِیْ اَیِّ الْقَبْضَتَیْنِ اَنَا رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی نضرہ سے کہ تحقیق ایک شخص صحابیون حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا جاتا تھا
واسطے اسکے ابو عبداللہ داخل ہوے اوپر انکے یار انکے کہ عیادت کرتے تھے انکی اور وہ روتے تھے پس کہا واسطے انکے کس چیز نے رولایا تجکو کیا نہین
فرمایا واسطے تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کترے تو بال لب اپنے کی پھر اسی پر ٹھہرا رہ یہانتک کہ ملاقات کرے تو مجھسے کہا کہ ہان ولیکن
سنا مین نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزت اور بزرگی والے نے مٹھی مین لی ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے ایک جماعت
اور دوسری جماعت لی دوسرے ہاتھ مین اور فرمایا یہ یعنے داہنے ہاتھ کی جماعت واسطے بہشت کے اور بائین ہاتھ کی جماعت واسطے دوزخ
کے اور نہین پروا رکھتا مین کہا ابو عبداللہ نے اور نہین جانتا ہون کہ بیچ کس مٹھی کے ہون مین یعنے داہنے ہاتھ کی یا بائین ہاتھ کی روایت
کی یہ احمد نے ف ٹھہرا رہ یعنے ہمیشہ اسی طرح رکھے کترے تو مجھسے حوض کوثر پر یا بہشت وغیرہ مین یعنے لوگون نے انکو کہا کہ کیون روتا ہی
حضرت نے تو تجھے بشارت اپنے ملنے کی دی ہی اور وہ بغیر اسلام کے نصیب نہین ہوتی معلوم ہوا کہ تو مسلمان مریگا اب آگے حاصل انکے جواب کا
یہ کہ بشارت سچ لیکن پروردگار بے پروا ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی چنانچہ فرمایا ہی کہ جسکو چاہون دوزخ مین ڈالون اور جسکو چاہون بہشت مین اور نہین
پروا رکھتا مین پس یہ خوف دل سے نہین جاتا اور موجب رونیکا ہی اور شاید بسبب غلبہ خوف کے وہ بشارت بھول بھی گئے ہون کہا طیبی نے
کہ اسمین اشارہ اسپر ہی کہ لبین لینی سنت موکدہ ہی اور مداومت اسپر باعث دخول بہشت کی ہی زیر سایۂ حضرت کے پس معلوم ہوا کہ ایک
سنت کے ترک کرنے مین یعنے لبین نہ لینے سے ایسی خیر کثیر ہاتھ سے جاتی ہی چہ جائیکہ ہمیشگی کرے اوپر ترک کرنے تمام سنتون کے پس زندیقی
کے درجہ کو پہونچا دیتی ہی (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخَذَ اللّٰہُ الْمِیْثَاقَ مِنْ ظَہْرِ اٰدَمَ بِنَعْمَانَ یَعْنِیْ عَرَفَۃَ فَاَخْرَجَ
مِنْ صُلْبِہٖ کُلَّ ذُرِّیَّۃٍ ذَرَاَہَا فَنَثَرَہُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ کَالذَّرِّ ثُمَّ کَلَّمَہُمْ قُبُلًا قَالَ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَہِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنْ ہٰذَا غٰفِلِیْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا
اِنَّمَا اَشْرَکَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَکُنَّا ذُرِّیَّۃً مِّنْ بَعْدِہِمْ اَفَتُہْلِکُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابن عباس سے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا لیا اللہ نے عہد پشت آدم سے یعنے انکی اولاد سے جو پشت سے نکلی تھی بیچ نعمان کے یعنے قریب میدان عرفہ کے پس نکالی
پشت انکی سے ہر ذریت کہ پیدا کرنا تھا انکو پس پھیلا دی آنکے آگے مانند چیونٹیون کے پھر باتین کین اللہ نے انسے روبرو فرمایا کیا نہین ہین پروردگار
تمہارا کہا سب نے سچ ہی تو رب ہمارا فرمایا اللہ نے گواہ کیا مین نے اسواسطے کہ نہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق ہم تھے اس سے غافل یا کہو تم
کہ نہین شریک کیا مگر باپ دادون ہمارے نے پہلے سے اور تھے ہم اولاد پیچھے انکے یعنے پس پیروی کی ہمنے انکی کیا پس ہلاک کرتا ہی تو ہمکو بسبب

اُن چیزون کو کہ باطل والون نے روایت کی یہ احمد نے ف یعنی باپ دادون نے حاصل یہ کہ اسطرح کی حجت اُنکی پیش نہین چلنے کی کیونکہ
اقرار توحید کا اس روز کروا لیا ہی اور انبیا اُسکی یاد دلانیکو بھیجے (وعن اُبَیِّ بن کعب فِی قولِ اللہِ عزّ وجلّ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ
ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى
قَالَ فَاِنِّيْٓ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ اٰدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا اِعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ غَيْرِيْ وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ
وَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئًا اِنِّيْ سَاُرْسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ وَاُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِيْ قَالُوْا شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَآ اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ
فَاَقَرُّوْا بِذٰلِكَ وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فَرَاَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ
اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ وَرَاَى الْاَنْبِيَاءَ فِيْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّوْرُ خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ اٰخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ
مِيْثَاقَهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ فَاَرْسَلَهٗ اِلٰى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ اُبَيٍّ اَنَّهٗ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے
اُبَی بن کعب سے بیچ تفسیر قول اللہ عزت دینے والے بزرگ کے اور جب لی پروردگار تیرے نے اولاد آدم کی سے پیٹھون اُنکی سے اولاد
اُنکی کہا راوی نے جمع کیا اُنکو پس کیا اُنکو قسم قسم یعنے ارادہ کیا قسم قسم کرنے کا مثلاً بعضے غنی بعضے فقیر پھر صورت بخشی اُنکو پھر گویا کیا اُنکو پس
بولے پھر لیا اُنسے عہد اور میثاق یعنے قول اور گواہ کیا اُنکو اوپر جانون اُنکی کے کیا نہین مین رب تمہارا کہا اُنھون نے کہ ہان فرمایا پس تحقیق
مین گواہ کرتا ہون اوپر تمہارے ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون کو اور گواہ کرتا ہون اوپر تمہارے تمہارے باپ کو کہ آدم ہی اسواسطے
کہ نہ کہو تم دن قیامت کے کہ نہین جانتے تھے ہم اسکو جان لو کہ نہین کوئی معبود سوائے میرے اور نہین پروردگار سوائے میرے اور نہ شریک
کیجو ساتھ میرے کسی کو تحقیق بھیجون گا مین طرف تمہارے رسول اپنے یاد دلاوینگے تمکو عہد میرا اور قول میرا اور نازل کرونگا تمپر کتابین اپنی
کہا اُنھون نے گواہی دی ہمنے ساتھ اُسکے کہ تو رب ہمارا ہی اور معبود ہمارا ہی نہین پروردگار واسطے ہمارے سوائے تیرے اور نہین معبود واسطے
ہمارے سوائے تیرے پس اقرار کیا ساتھ اُسکے اور بلند کیے گئے اوپر حضرت آدمؑ درحالیکہ دیکھتے تھے طرف اُنکے یعنے طرف اولاد اپنی کے
پس دیکھا غنی کو اور فقیر کو اور نیک صورت کو اور سوائے اسکے یعنے بدصورت پس کہا اے رب میرے کیون نہ برابری کی تو نے درمیان
بندون اپنے کے فرمایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون یہ کہ شکر کیا جاؤن مین اور دیکھا انبیا کو بیچ اُنکے مانند چراغون کے اوپر اُنکے نور ہی
خاص کیے گئے ساتھ عہد اور کے بیچ پہونچانے رسالت کے اور نبوت کے اور وہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تبارک وتعالی کے اور جب لیا ہمنے
نبیون سے قول اُنکا قول عیسی بن مریم تک تھے عیسی بن مریم بیچ اُن روحون کے پس بھیجا اُسکو یعنے اُنکی روح کو ساتھ حضرت جبرئیل کے
طرف مریم کے اوپر اُنکے سلام پس حدیث کی گئی اُبی سے یہ کہ داخل ہوئی روح اُنکی منہ کی طرف سے مریم کے روایت کی یہ احمد نے ف
دوست رکھتا ہون یہ کہ شکر کیا جاؤن یعنے اگر سب یکسان پیدا کرتا تو شکر نہ کرتے کیونکہ جو ایک صفت ایک مین پیدا کی ہی دوسرے مین نہین
پیدا کی پس ایک دوسرے کو دیکھکر شکر کرتا ہی مثلاً فقیر مین تقوی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات سے ہی کہ غنی مین نہین اسی طرح غنی کو میسر
ہونا اسباب وغیرہ کا ہی کہ فقیرون کو نہین اور آیۂ میثاقہم کے بعد یون ہی (وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ) یعنے اور لیا
قول تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی اور عیسی بیٹے مریم کے سے (وعن ابی الدرداء قال بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُوْنُ اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا
بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی [illegible] سے کہ [illegible] تھے ہم نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

ذکر کرتے تھے ہم اُس چیز کا کہ ہونے والی ہی اُسوقت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سنو تم پہاڑ کو کہ سرک گیا جگہ اپنی سے پس سچ جانو اسکو اور جسوقت سنو تم کسی شخص کو کہ بدل گیا خلق اپنے سے پس نہ سچا جانو اسکو پس تحقیق شان یہ ہی کہ ہو جاتا ہی شخص طرف اُس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہی اُسپر روایت کی یہ احمد نے ف اُس چیز کا کہ ہونے والی ہی یعنے جو چیز کہ پیدا ہونے والی ہی اُسکے مقدمہ مین آپس مین گفتگو کر رہے تھے کہ ساتھ سابقہ قضا و قدر کے ہی یا ازسر نو پیدا ہوتی ہی بے اُس سابقہ کے اس سے معلوم ہوا کہ ذکر اُسکا اگر بطریق نزع اور جھگڑے کے نہ ہو تو منع نہین اسلیے حضرت نے منع نہ فرمایا اور تعلیم آگے فرمائی کہ ہر چیز مقدر ہی اور وہ ہرگز متغیر نہین ہوتی اور ذکر کی ایک مثال اُسکی اور یہ جو فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہی اُسپر یعنے مثلاً جسکو دانا پیدا کیا اور تقدیر الٰہی ادھر گئی کہ ایسا ہوگا ہرگز احمق نہین ہونیکا اسی طرح احمق دانا نہین ہوتا اور یہ جو بسبب ریاضت یا مصاحبت وغیرہ دانا کے احمق دانا ہو جاتا ہی وہ اس قسم کا نہین ہی کلام اُسمین ہی کہ تقدیر الٰہی اور جبلت اور خلقت اُسکی ایک خلق پر پڑی ہو یہ قسم ہرگز تغییر تبدیل نہین پاتی اور مصاحبت وغیرہ اور قسم مین کام آتی ہی نہ اسمین یعنے وہان تقدیر مین یہی تھا کہ مصاحبت وغیرہ سے بن جائیگا بن گیا اور اُسمین ہرگز تاثیر نہین کر سکتی (وعن اُمّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَآدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا اے رسول خدا کے ہمیشہ پہونچتی ہی تمکو بیچ ہر برس کے بیماری اُس بکری زہر والی ہوئی سے کہ کھائی تھی تمنے یعنے خیبر مین ایک یہودیہ نے کھلائی تھی فرمایا نہین پہونچی مجکو کوئی چیز اُس سے مگر وہ کہ لکھی تھی اوپر میرے اور آدم تھے بیچ مٹی اپنی کے یعنے تقدیر ازلی مین یون ہی تھا روایت کی ابن ماجہ نے باب اثبات عذاب القبر یہ باب ہی بیچ بیان ثابت کرنے عذاب قبر کے ف عذاب قبر کا ثابت ہی کتاب و سنت سے اُسمین کچھ شبہہ نہین اور مراد قبر سے عالم برزخ ہی کہ وہ واسطہ ہی درمیان دنیا اور آخرت کے اور ہر جا سے ہو سکتا ہی کچھ قبر کا گڑھا ہی مراد نہین ہی بہت ڈوب جاتے ہین جل جاتے ہین جانور کھا جاتے ہین انکو بھی اگر اللہ تعالی چاہتا ہی عذاب کرتا ہی اور تصدیق عذاب قبر کے واجب ہین صحیح تر اور سالم تر یہ ہی کہ ایمان لاوے کہ ملائکہ اور سانپ بچھو کہ حدیثون مین آئے ہین سب ساتھ حکم الٰہی کے واقع اور موجود ہین نقص خیال اور وہم جو سمجھتے دیکھتے نہین ہین اسکو تو اسکے ہونے مین نقصان نہین رکھتا کیونکہ عالم ملکوت کو سر کی آنکھون سے نہین دیکھ سکتے اسکے لیے آنکھین ہی اور چاہیئین کہ اُنسے دیکھے اور اللہ چاہے تو ان آنکھون سے بھی دکھا دے پس بہت چیزین پیدا ہوتی ہین اور ہم نہین دیکھتے مثلاً ایک شخص سوتے مین لذت اور دکھ پاتا ہی اور ہم نہین دیکھتے اسی طرح جاگتا بعضی وقت لذت اور الم سنتا ہی اور پاتا ہی اور پاس کا بیٹھنے والا نہین معلوم کرتا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی آنحضرت صلعم پاس لاتے تھے اور اصحاب نہ دیکھتے تھے اور ایمان لاتے تھے ایسا ہی عذاب قبر کو جانے اور ایمان لاوے کذا ذکرہ القاری الفصل الاول فصل پہلی (عن البراء بن عازب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المسلم اذا سئل في القبر يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذلك قوله تعالى يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الآخرة وفي رواية عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت نزلت في عذاب القبر يقال له من ربك فيقول ربي الله ونبيي محمد صلى الله عليه وسلم متفق عليه) روایت ہی براء بن عازب سے کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے کہ مسلمان جسوقت سوال کیا جاتا ہی بیچ قبر کے گواہی دیتا ہی یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہین پس یہ ہی قول اللہ تعالی کا ثابت رکھتا ہی اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے اور بیچ ایک روایت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا (آیۃ یثبت اللہ الذین آمنوا) آخر تک نازل ہوئی بیچ عذاب قبر کے کہا جاتا ہی واسطے اُسکے کون ہی رب تیرا پس

کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے اس آیہ مین قول ثابت سے مراد یہی
کلمہ شہادت کہ مومن قبر مین پوچھا جاتا ہے کہ کون ہے پروردگار تیرا اور کون ہے پیغمبر تیرا اور کیا ہے دین تیرا پس اس شہادتین مین جواب تینون کا ہے
اور آیہ مین جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہے اللہ مومنون کو ساتھ بات محکم کے زندگانی دنیا مین اور آخرت مین پس ثابت رکھنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ
اسطرح جواب دینگے اور نجات پاوینگے اور ثابت رکھنا دنیا مین یہ ہے کہ اسی اعتقاد پر قائم رکھتا ہے جب امتحان کیے جاتے ہین اگرچہ آگ مین
ڈالے جاوین کچھ شبہہ نہین لاتے ایمین ( وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ
انہ لیسمع قرع نعالہم اتاہ ملکان فیقعدانہ فیقولان ما کنت تقول فی ہذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فاما المومن فیقول اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ
فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک اللہ بہ مقعدا من الجنۃ فیراہما جمیعا واما المنافق والکافر فیقال لہ ما کنت تقول فی ہذا الرجل فیقول
لا ادری کنت اقول ما یقول الناس فیقال لہ لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق من حدید ضربۃ فیصیح صیحۃ یسمعہا من یلیہ غیر الثقلین
متفق علیہ ولفظہ للبخاری ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت کہ رکھا جاتا ہے بیچ قبر اپنی کے
اور پھرتے ہین اس سے ہمراہی اسکے تحقیق وہ سنتا ہے آواز پاپوشون انکے کی آتے ہین اس پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اسکو پس کہتے ہین کیا تھا
تو کہتا بیچ حق اس شخص کے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مومن کہتا ہے گواہی دیتا ہون مین تحقیق وہ بندے اللہ کے ہین اور رسول اسکے پس
کہا جاتا ہے واسطے اسکے دیکھ طرف ٹھکانے اپنے کے دوزخ سے تحقیق بدلی تجکو اللہ نے بدلے اسکے جگہ بہشت مین پس دیکھتا ہے ان دونون کو
سبکو اور منافق اور کافر کہا جاتا ہے واسطے اسکے کیا تھا تو کہتا بیچ حق اس شخص کے پس کہتا ہے وہ نہین جانتا مین تھا مین کہتا جو کہتے تھے لوگ یعنے
مومن پس کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے عقل سے اور نہ پڑھا تو نے قرآن مین سے اور مارا جاتا ہے ساتھ گرزون لوہے کے مارنا ایسا چلاتا ہے چلانا سنتے
ہین اسکو جو نزدیک اسکے ہین سوا جنون کے اور آدمیون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ہین ف
یہ جو کہا بیچ حق اس شخص کے تو یہ اشارہ یا بسبب شہرت حضرت کے ہے یا حضرت کو روبرو لاتے ہون ساتھ صورت مثالی کے پس اس صورت مین
آرزو موت کی کرنی واسطے حاصل ہونے اس نعمت عظمی کے خوب ہے اور اسمین بشارت ہے مشتاقون کے لیے جیسے شب عاشقان بیدل
چہ قدر دراز باشد تو بیا کز اول شب در صبح باز باشد و دیکھتا ہے دونون کو دونون ٹھکانے دکھاتے ہین تاکہ اگر دوزخی ہے تا لائق اسکے تھا ابھی جو نعمتین
پلاتا قدر ہو اسکو نعمتون بہشت کی اور جن وانس آواز عذاب کی اسلیے نہین سنتے کہ سننے مین ایمان بالغیب جاتا رہتا اور سلسلہ معیشت کا
منقطع ہوتا ف حدیثون صحیحہ مین جو مذکور ہے یہی نجات مومن کی اور عذاب کافر و منافق کا ہے پس یہ حال مومن مطیع کا ہے لیکن مذکور نہوا کہ حال
مومن فاسق کا کیا ہے آیا عذاب ہے یا نہین پس کہا ہے علما نے کہ حکم مومن فاسق کا یہ ہے کہ جواب مین شریک مومن مطیع کا ہے اور بشارت اور دروازہ
کھلنے بہشت مین اور مانند اسکے مین شریک نہین یا انمین بھی شریک ہے لیکن مرتبہ مین اس سے کمتر ہے کہ کچھ عذاب بھی ہوتا ہے مگر جس فاسق کو
کہ اللہ چاہے یون ہی بخشدے ( وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا مات عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ
والعشی ان کان من اہل الجنۃ فمن اہل الجنۃ وان کان من اہل النار فمن اہل النار فیقال ہذا مقعدک حتی یبعثک اللہ الیہ یوم القیامۃ متفق علیہ ) اور روایت
ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ مرتا ہے پیش کیا جاتا ہے اسپر ٹھکانا اسکا صبح اور شام
اگر ہے بہشتیون مین سے پس پیش کیا جاتا ہے ٹھکانا اسکا بہشتیون سے اور اگر ہے دوزخیون مین سے پس پیش کیا جاتا ہے ٹھکانا اسکا دوزخیون سے
پس کہا جاتا ہے یہ ہے ٹھکانا تیرا انتظار کر یہانتک کہ اٹھاویگا تجکو اللہ طرف اسکے دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ( وعن عائشۃ

اَنَّ یَهُودِیَّةً دَخَلَتْ عَلَیْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ آئی انکے پاس پس ذکر کیا اُسنے عذاب قبر کا پس کہا اُس عورت نے حضرت عائشہ کو پناہ مین رکھے تمکو اللہ عذاب قبر کے سے پس پوچھا حضرت عائشہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہے کہا حضرت عائشہ نے پس نہین دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے اس پوچھنے کے نماز پڑھی ہو کوئی نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف از بسکہ حضرت عائشہ نے عذاب قبر کا نام نہ سنا تھا متحیر رہین یہودیہ کے کہنے سے اور حضرت سے حال اُسکا پوچھا پھر حضرت کے پناہ چاہنے مین احتمال ہے کہ آپ کو بھی پہلے اس سے عذاب قبر کا علم نہو بعد اسکے وحی آئی ہو اور خبر دی ہو اور اُس روز سے پناہ چاہنے کا ورد کیا تعلیم امت کے لیے یا حضرت کو معلوم ہوا اور پناہ بھی چپکے مانگتے ہون حضرت عائشہ کو خبر نہو بعد سوال کے پکار کر مانگنے لگے تنبیہ کے لیے ۔ حق ۔ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَائِطٍ لِّبَنِی النَّجَّارِ عَلٰی بَغْلَةٍ لَّهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ حَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِیْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ مَنْ یَّعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰی مَاتُوْا قَالَ فِی الشِّرْكِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰی فِیْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا اسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ باغ بنی نجار کے تھے سوار اپنے خچر پر اور ہم تھے ساتھ کہ ناگہان شوخی کی ساتھ حضرت کے قریب تھا کہ گرا دے حضرت کو اور ناگہان قبرین چھ یا پانچ معلوم ہوئین پس فرمایا کون ہے کہ جانتا ہے صاحبون ان قبرونکے کو کہا ایک شخص نے کہ مین جانتا ہون فرمایا کب مرے یعنے حالت شرک مین یا ایمان مین تھے کہا اُسنے کہ بیچ شرک کے پس فرمایا تحقیق یہ امت آزمائی جاتی ہے بیچ قبرون اپنی کے پس اگر ڈر نہوتا یہ کہ نہ دفن کروگے تم البتہ دعا مانگتا مین اللہ سے یہ کہ سُنا دے تمکو عذاب قبر کا وہ کہ سنتا ہون مین اُسکو پھر متوجہ ہوئے اوپر ہمارے ساتھ منہہ اپنے کے پس فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے عذاب آگ کے سے کہا صحابہ نے کہ پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ کے عذاب آگ کے سے فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے کہا اُنھون نے پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے فتنون سے جو کہ ظاہر ہین اُنہین سے اور جو کہ چھپے ہین یعنے جو گناہ بدن سے اور دل سے ہوتے ہین کہا اُنھون نے پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ کے فتنون سے جو کہ ظاہر ہے اُنہین سے اور جو کہ چھپا ہوا ہے فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے فتنہ دجال کے سے کہا اُنھون نے پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ کے فتنہ دجال کے سے روایت کی یہ مسلم نے ف اگر نہ ڈر ہوتا یہ کہ نہ دفن کروگے یعنے اگر اُس عذاب کو سنوگے تو دفن کرنا مردون کا چھوڑ دوگے بسبب بیہوشی اور جاتے رہنے عقل کے

الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَیِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِیْرُ فَیَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَیَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَهٗ فِیْهِ ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ نَمْ فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ فَیَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ

أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ
ذَلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت
ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ قبر مین داخل کیا جاتا ہی مردہ آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے کالے
کبری آنکھون والے کہا جاتا ہی ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر پس کہتے ہین وہ دونون کیا تھا تو کہتا بیچ حق اس شخص کے یعنے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اگر ہوتا ہی وہ شخص مومن پس کہتا ہی وہ بندے ہین اللہ کے اور بھیجے ہوے اسکے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی
معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اسکے ہین اور رسول اسکے پس کہتے ہین دونون فرشتے تحقیق ہم جانتے تھے کہ تحقیق تو
کہیگا یہ پھر کشادہ کیا جاتا ہی واسطے اسکے بیچ قبر اسکی کے ستر گز بیچ ستر گز عرض اور طول کے پھر روشنی کیجاتی ہی واسطے اسکے بیچ اسکے پھر کہا جاتا ہی
واسطے اسکے سورہ پس وہ کہتا ہی پھر جاؤن مین طرف اہل اپنے کے پس خبر دون انکو پس کہتے ہین سورہ مانند سونے دولہے کے وہ کہ نہین جگاتا
اسکو مگر بہت پیارا لوگون اسکے کا طرف اسکے یعنے جگاتا ہی کسیکا خوش نہین لگتا سو جیسا وحشت کا ہوتا ہی مگر محبوب کا یہان تلک کہ اٹھا وے اسکو
اللہ جگہ سونے اسکی سے کہ یہی ہی اور اگر ہوتا ہی منافق کہتا ہی سنا تھا مین نے لوگون سے کہتے تھے کہنا پس کہا مین نے مانند اسکے نہین جانتا مین
یعنے سوا اسکے پس کہتے ہین فرشتے تحقیق تھے ہم جانتے یہ کہ کہیگا تو یہ پس حکم کیا جاتا ہی واسطے زمین کے مل جا اسپر پس ملجاتی ہی اسپر
یعنے بھچتی ہی اسکو پس بھچتی ہین پسلیان اسکی یعنے داہین بیچ بائین کے اور بائین بیچ داہنی کے پس ہمیشہ رہتا ہی بیچ اسکے عذاب کیا گیا یہانتک
کہ اٹھاوے اسکو اللہ جگہ قبر اسکی سے کہ یہی ہی روایت کی یہ ترمذی نے ف فرشتے ایسی صورت سے واسطے ہول اور وحشت کے آتے ہین اور
خوف انکا کافر و منافق پر بہت ہوتا ہی تا متحیر ہوویں جواب مین اور مومنون کے لیے آزمایش ہی پس ثابت رکھتا ہی اللہ تعالی اور وہ نڈر ہوتے ہین اسلیے
کہ دنیا مین ڈرتے تھے اللہ تعالی سے جزا اسکی یہ ہوگی کہ وہان نڈر ہونگے اور تھے ہم جانتے یعنے بسبب ارشاد پروردگار کے یا تیری پیشانی پر نشانی
سعادت کی اور نور ایمان کا ظاہر تھا پس خبر دون انکو یعنے تا خوشحالی میری دیکھ کر وہ خوش ہوویں جیسے مسافر کہین راحت پاتا ہی تو کہتا ہی کاشکے
اپنے اہل مین جاؤن اور حال اپنا انکو دکھاؤن ویسے ہی یہ کہیگا تو حق (وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِيهِ
مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ
رَسُولُ اللَّهِ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْآيَةَ
قَالَ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا وَ
يُفْسَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَيُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ
فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ
مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى أَصَمُّ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ
لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت
ہی براء بن عازب سے اسنے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آتے ہین مردے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اسکو پس کہتے
ہین اسکو کون ہی رب تیرا پس وہ کہتا ہی رب میرا اللہ ہی پھر کہتے ہین وہ کیا ہی دین تیرا پس وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پھر کہتے ہین وہ کون ہی
یہ شخص کہ بھیجا گیا تھا بیچ تمھارے پس کہتا ہی وہ رسول خدا کا ہی پھر کہتے ہین اسکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو پس کہتا ہی پڑھی مین نے کتاب

اللہ کی پس ایمان لایا مین ساتھ اسکے اور سچا جانا مین نے یعنے پس جو کلام اللہ پر ایمان لاویگا حضرت پر پہلے لاویگا پس یہی مراد ہے قول اللہ تعالی
کے سے ثابت رکھتا ہے اللہ ان لوگون کو کہ ایمان لائے ساتھ بات ثابت کے پڑھی ساری آیۃ کہا پس پکارتا ہے پکارنے والا یعنے اللہ تعالی یا فرشتہ
ساتھ حکم اسکے بیچ آسمان مین سے کہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھونا کرو اسکو بہشت مین سے اور پوشاک پہناؤ اسکو بہشت مین سے اور کھولدو واسطے اسکے
دروازہ طرف بہشت کے پس کھولا جاتا ہے فرمایا پس آتی ہین اسکو بادین اسکی اور خوشبوئین اسکی اور کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اسکے بیچ اسکے بقدر درازی
نگاہ اسکی کے اور کافر پس ذکر کیا مرنا اسکا اور کہا پھر ڈالی جاتی ہے روح اسکی بیچ بدن اسکے کے اور آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے بٹھاتے ہین اسکو
کہتے ہین کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا ہون پھر کہتے ہین اسکو کیا ہے دین تیرا پھر وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین
کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا ہے بیچ تمھارے پس وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہین جانتا ہون پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان مین سے یہ جھوٹا ہے پس بچھونا کرو اسکو
آگ مین سے اور پہناؤ اسکو پوشاک آگ مین سے اور کھولدو واسطے اسکے دروازہ طرف دوزخ کے کہا پس آتی ہے اسکو گرمی اسکی اور لوئین اسکی
پھر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے اور تنگ کیجاتی ہے اوپر اسکے قبر اسکی یہان تک کہ داخل ہوتی ہین بیچ اسکے پسلیان اسکی داہنی طرف بائین کی اور
بائین طرف داہنی کی پھر مقرر کیا جاتا ہے واسطے اسکے فرشتہ اندھا اور بہرا ساتھ اسکے ہوتا ہے گرز لوہے کا اگر مارا جاوے ساتھ اسکے پہاڑ البتہ
ہو جاوے مٹی پس مارتا ہے اسکو ساتھ گرز کے ایسا مارنا کہ سنتے اسکو جو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے سواے آدمی اور جن کے پس ہوتا ہے مٹی
پھر ڈالی جاتی ہے بیچ اسکے روح روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ عرب مین حیران اور دہشت زدہ بولتا ہے جیسے ہائے ہائے
آہ واہ یا واے واے یہ کہ جھوٹا ہے کیونکہ آوازہ دین واسلام اور نبوت کا مشرق سے مغرب تک پہونچا نہ جاننا کیا معنی اور فرشتہ اندھا بہرا اسلیے مقرر
ہوگا کہ اسکی آواز رونے چلانے وغیرہ کی نہ دیکھے نہ سنے کہ رحم آوے پھر روح ڈالی جاتی ہے اسمین بہ شدت عذاب کے لیے ہے اور سزا ہے اسکے
منکر ہونے کی عذاب قبر سے (وعن عثمان انہ کان اذا وقف علی قبر بکی حتی یبل لحیتہ فقیل لہ تذکر الجنۃ والنار فلا تبکی وتبکی من ہذا فقال ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل الاخرۃ فان نجی منہ فما بعدہ ایسر منہ وان لم ینج منہ فما بعدہ اشد منہ قال وقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت منظرا قط الا والقبر افظع منہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب) اور روایت ہے
حضرت عثمان رضہ سے تحقیق وہ تھے جس وقت کہ ٹھہرتے قبر کے پاس روتے یہان تک کہ تر کرتے ڈاڑھی اپنی پس کہا گیا واسطے انکے ذکر کرتے ہو
بہشت کا اور دوزخ کا پس نہین روتے اور روتے ہو اس جگہ کھڑے ہونے سے پس فرمایا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق قبر اول
منزل ہے منازل آخرت کی سے پس اگر نجات پائی اس سے کسی نے پس جو چیز کہ پیچھے اسکے ہے آسان تر ہے اس سے اور اگر نہ نجات پائی اس سے پس جو
چیز کہ پیچھے اسکے ہے سخت تر ہے اس سے کہا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھی مین نے کوئی جگہ دیکھنے کی کبھی مگر قبر سخت تر ہے
اس سے یعنے عیش منغص کرتی ہے اور شدت وحشت یاد دلاتی ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے
(وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفروا لاخیکم ثم سلوا لہ بالتثبیت فانہ الان یسئل
رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے انھین سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ فارغ ہوتے دفن کرنے میت کے سے تو ٹھہرتے
نزدیک اسکے پس فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے پھر مانگو واسطے اسکے ثابت رکھنے کو یعنے اللہ تعالی اسوقت مین اسے ثابت رکھے
پس تحقیق وہ اسوقت سوال کیا جاتا ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ دعا سے استغفار زندہ کی مفید ہے مردہ کو
مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہے اور یہ دعا اور ثابتی مانگنی سواے تلقین میت کے ہے کہ بعد دفن کے کرتے ہین اور تلقین میت کی اکثر حنفیہ

واسطے اللہ کے لیکن مین روزے بھی رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور نماز بھی پڑھتا ہون رات کو اور سوتا بھی ہون اور نکاح بھی کرتا ہون
عورتون سے پس جس شخص نے اعراض کیا طریقہ میرے سے پس نہین ہی مجھسے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آئے تین شخص یعنے
حضرت علی اور عثمان بن مظعون اور عبداللہ بن رواحہ اور کہان ہین ہم یعنے ہمکو آنحضرت سے کیا مناسبت ہی مقدمہ عبادت مین کیونکہ آنحضرت
کو حاجت اتنی عبادت کی نہین کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر یعنے تاکہ بخشے اللہ اگلے اور پچھلے گناہ
تیرے اور نکاح بھی کرتا ہون عورتون سے کمال یہی ہی کہ حق اُنکے ادا کرے اور حقوق الٰہی مین بھی کچھ فرق نہ آوے اور توکل وغیرہ ہاتھ سے
نجاوے اور حضرت سب یہ باتین کرتے تھے تا اُمت بھی پیروی کرے اور جسنے اعراض کیا یعنے بیزار اور بے رغبت ہو کر میری سنت ترک کی
وہ میری جماعت سے نہین اسمین اشارہ ہی اسپر کہ طریقہ رہبانیہ اختیار کرین کہ عاجز ہو وینگے اور حق عبادت ادا نہ ہوگا پاؤلی وحق **ف**
اس حدیث سے بعضون نے استنباط کیا ہی کہ اسمین رد ہی انکا جو بدعت حسنہ نکالتے ہین کیونکہ یہ چیزین قسم عبادت ہی سے تھین مگر زیادہ
تھین سنت پر پسند نہ فرمائین پس اولی یہی ہی کہ جو عبادت حضرت سے ثابت ہووے اُسکو اُسی طرح ادا کرے کچھ زیادتی نہ کرے کذا قال
استاذی مولانا اسحٰق (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَرَخَّصَ فِیْہِ فَتَنَزَّہَ عَنْہُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَتَنَزَّہُوْنَ عَنِ الشَّیْءِ اَصْنَعُہٗ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُہُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّہُمْ لَہٗ خَشْیَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی
حضرت عائشہ سے کہا کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز پس رخصت دی بیچ اُسکے پس پرہیز کیا اُس سے کئی شخصون نے پس پہنچی
یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا کیا حال ہی اُن لوگون کا کہ پرہیز کرتے ہین اُس چیز سے کہ کرتا ہون
مین پس قسم خدا کی تحقیق مین ان سب سے زیادہ جانتا ہون مرضی نامرضی اللہ کی اور بہت زیادہ ہون اُنسے واسطے اللہ کے ڈرنے کر روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کی حضرت نے ایک چیز یعنے روزہ مین اپنی بی بی کا بوسہ لیا سفر مین روزہ افطار کیا یہ رخصت کی بات ہی اور معنی اخیر
حدیث کے یہ کہ مین باوجود کمال تقوی اور ڈرنے کے عمل رخصت پر کرتا ہون یہ کون ہین کہ نہ کرین اور حقیقت مین رخصت پر عمل کرنے مین بڑی
بڑی حکمتین ہین ظاہر کرنا عجز کا ہی اور ضعف بشریت کا اور رفاہیت نفس کی اسلیے حضرت نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی کہ عمل کیا جاوے
رخصتون پر یعنے آسانیون پر جیسے کہ دوست رکھتا ہی کہ عمل کیا جاوے عزیمتون پر یعنے اولی چیزون پر (وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِیُّ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَہُمْ یُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا کُنَّا نَصْنَعُہٗ قَالَ لَعَلَّکُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا کَانَ خَیْرًا فَتَرَکُوْہُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ
فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِیْنِکُمْ فَخُذُوْا بِہٖ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ رَّأْیِیْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی رافع بیٹے خدیج کے
کہا تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اور مدینہ والے تابیر کرتے تھے درخت خرما کو پس فرمایا حضرت نے کیا کرتے ہو تم
کہا مدینہ والون نے تھے ہم کرتے موافق عادت کے فرمایا شاید کہ اگر نہ کرو تم تو بہتر ہی پس چھوڑ دیا لوگون نے پس کم ہوا میوہ اُس سال کہا
راوی نے پس ذکر کیا روبرو آنحضرت صلعم کے پس فرمایا حضرت نے نہین ہین مگر آدمی جب حکم کرون مین تمکو ساتھ کسی چیز کے بات
دین تمھارے کی سے پس لو اُسکو اور جسوقت حکم کرون مین تمکو ساتھ ایک چیز کے اپنی عقل سے پس نہین ہین مگر آدمی روایت کی یہ مسلم
نے **ف** معنی تابیر کے یہ ہین کہ کھجورون مین ایک درخت ہوتا ہی نر اور درخت ہوتے ہین مادہ نر کا پھول جھاڑتے ہین مادہ پر تاکہ پھل بہت
اور معنی اخیر حدیث کے یہ کہ دنیا کے اسباب کے مقدمہ مین مجھسے خطا بھی ہوتی ہی اور صواب بھی حاصل یہ کہ حضرت نے اپنے اجتہاد
سے منع فرمایا تھا بغیر اُترنے وحی کے اسلیے کہ دیکھا اُسکو امور جاہلیت سے اور تاثیر اُسکی کی زیادتی مین معقول نہ پائی اور نظر اسپر نفرمائی تھی

کہ شاید کچھ اسکی خاصیت ہو بسبب جاری ہونے عادت الٰہی کے اسلیے جبراً منع فرمایا بلکہ فرمایا اگر نہ کرو بہتر ہی پس جب دیکھا کہ اسمین کچھ
خاصیت ہی بسبب جاری ہونے عادت الٰہی کے اور منع اسمین کچھ آیا نہین سکوت فرمایا یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو امور دنیا کی طرف التفات نہ تھا اور غرض انکی دنیا نہ تھی بلکہ اہتمام تھا بیان کرنے امور آخرت کا اور ایک روایت مین اسی قصہ
مین آیا ہی کہ فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنے تم خوب جانتے ہو امور دنیا اپنی کے اسکے بھی یہی معنی ہین کہ مجھے التفات نہین امور دنیا پر والا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ دانا تھے امور دنیا اور آخرت مین ۔ حق (وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما مثلی
ومثل ما بعثنی اللہ بہ کمثل رجل اتی قوما فقال یا قوم انی رأیت الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان فالنجاء النجاء فاطاعہ طائفۃ من قومہ فادلجوا
فانطلقوا علی مہلہم فنجوا وکذبت طائفۃ منہم فاصبحوا مکانہم فصبحہم الجیش فاہلکہم واجتاحہم فذلک مثل من اطاعنی فاتبع ما جئت بہ ومثل من عصانی
وکذب ما جئت بہ من الحق متفق علیہ) اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سواے اسکے نہین کہ مثل میری اور
مثل اس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اسکے یعنے دین و شریعت مانند مثل ایک شخص کے کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اُسنے اے قوم میری تحقیق دیکھا مینے
لشکر اپنی آنکھون سے اور تحقیق مین ڈرانے والا ہون ننگا یعنے بے غرض پس ڈھونڈھو تم نجات کو نجات کو پس فرمان برداری کی اُسکی ایک جماعت نے قوم اُسکی
سے پس چلے راتون رات پس چلے اوپر آہستگی کے پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے انمین سے صبح کی اپنے مکان مین پس داخل ہوا
اُنپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا انکو اور جڑ سے اکھاڑ دیا انکو پس یہ ہی مثال اُسکی کہ فرمان برداری کی میری پس پیروی کی اس چیز کی کہ لایا مین اُسکو
اور مثال اُسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اُس چیز کو کہ لایا ہون مین اُسکو حق سے یعنے دین و شریعت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
ڈرانے والا ہون ننگا اصل اُسکی یہ ہی کہ عرب مین جب ایک آدمی دشمن کو آتے دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑے اُتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبردار ہو جاوے
قوم بعد اُسکے یہ مثل ہو گئی ہی ہر امر ناگہانی دہشت ناک کے پیش آنے مین پس یہ بات حضرت پر کمال صادق تھی کہ سچے تھے خبر دیتے عذاب کی
مین ۔ حق سید (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی کمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولہا جعل الفراش و
ہذہ الدواب التی تقع فی النار یقعن فیہا وجعل یحجزہن ویغلبنہ فیتقحمن فیہا فانا آخذ بحجزکم عن النار وانتم تقتحمون فیہا ہذہ روایۃ البخاری ولمسلم نحوہا
وقال فی آخرہا قال فذلک مثلی ومثلکم انا آخذ بحجزکم عن النار ہلم عن النار فتغلبونی تقحمون فیہا متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری مانند مثال اس شخص کے کہ جلائی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ نے گرد اپنا شروع کیا پروانون
نے اور ان جانورون نے کہ گرتے ہین آگ مین گرنا آگ مین اور شروع کیا جلانے والے نے کہ روکتا ہی انکو اور وہ غالب آتے ہین پس داخل
ہوتے ہین آگ مین یعنے اُسکے منع کرنے سے باز نہین رہتے آگ مین پڑنے سے پس مین پکڑتا ہون کمرین تمہاری کہ بچاؤن آگ سے اور تم گھستے
ہو بیچ اسکے یہ ہی روایت بخاری کی اور واسطے مسلم کے مانند اسی کے اور کہا مسلم نے بیچ آخر اس روایت کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس یہ مثل میری اور مثل تمہاری ہی کہ مین پکڑے ہون کمرین تمہاری بچانے کو آگ سے اور یہ کہتا ہون کہ آؤ میری طرف بچو آگ سے پس تم غالب
آتے مجھپر گھستے جاتے ہو بیچ اُسکے روایت کی بخاری اور مسلم نے ف یعنے مین نے حرام اور منع چیزین واضح بیان کی ہین جیسے کوئی آگ
روشن کرے اور تم گرتے ہو اُسمین یعنے کرتے ہو وہی بُرے کام اور مین منع کرتا ہون (وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مثل ما بعثنی اللہ بہ من الہدی والعلم کمثل الغیث الکثیر اصاب ارضا فکانت منہا طائفۃ طیبۃ قبلت الماء فانبتت الکلأ والعشب الکثیر
وکانت منہا اجادب امسکت الماء فنفع اللہ بہا الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منہا طائفۃ اخری انما ہی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت

کما انہ فذلک مثل من فقہ فی دین اللہ ونفعہ ما بعثنی اللہ بہ فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلک راسا ولم یقبل ہدی اللہ الذی ارسلت بہ متفق علیہ
اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس چیز کی کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اُسکے ہدایت سے اور علم سے
مانند مثال مینھ بہت کے کہ پہونچا زمین کو پس تھا اُس زمین میں سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اُس نے پانی کو یعنے اپنے اندر جذب کیا پس اُگایا
خشک گھاس کو اور تر کو بہت اور تھا ایک ٹکڑا اسمین سے سخت کہ ٹھہرا رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اُسکے لوگون کے پس پیا اور پلایا اور
کھیتی کی اور پہونچا اُس زمین مین ایک ٹکڑے اور کو نہ تھا وہ مگر چٹیل میدان نہ تھامتا پانی کو اور نہ جماتا گھاس کو پس یہ یعنے سب جو مذکور ہوئین مثل
ہے اُس شخص کی کہ سمجھا بیچ دین خدا کے اور نفع دیا اسکو اُس چیز نے کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اُسکے پس جانا یعنے سیکھا اُس نے اور سکھلایا اور مثل
اُسکی کہ نہ اُٹھایا ساتھ اُسکے سر کو بسبب تکبر کے اور نہ قبول کی اُس نے ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف اسمین دو طرح کے آدمی مذکور ہوئے ایک فائدہ اُٹھانے والے دین سے اور دوسرے نہ فائدہ اُٹھانے والے اُس سے اور
زمین دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ فائدہ مند ہوئی ہے پانی سے اور دوسری وہ کہ نہین فائدہ مند ہوئی پھر آگے فائدہ مند کی دو قسمین ہین
اُگنے والی اور نہ اُگنے والی اسی طرح فائدہ مند دین سے دو قسم پر ہین ایک عالم عابد فقیہ معلم پس یہ مثل اُس زمین پاک کے ہین کہ پانی جذب
کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گھاس اُگائی اور اورونکو بھی فائدہ مند کیا یعنے اسی طرح اُنھون نے خود بھی فائدہ علم سے اُٹھایا اور
اورونکو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم معلم غیر عابد کہ ساتھ نوافل وغیرہ کے مشغول نہوا اور علم جو حاصل کیا اسمین تفقہ یعنے سمجھ نہ پیدا کی پس یہ مثل
اُس زمین کے ہے کہ پانی اسمین ٹھہرا اور لوگ منتفع ہوئے یا جس زمین نے پانی جذب کیا اور گھاس اگائی وہ مثال ہے مجتہدین کی کہ علم حاصل
کیا اور پھر اُس سے بہت مسائل استنباط کیے آپ بھی فائدہ مند ہوئے اور اور لوگ بھی اور جس زمین نے پانی ٹھہرایا وہ مثال ہے محدثین کی
کہ علم حدیث حاصل کیا اور بعینہ لوگونکو پہونچا کر فائدہ مند کیا چنانچہ تحقیق ہمارے استادون کی یہی ہے اور جسنے کہ سر نہ اُٹھایا اور توجہ اور التفات
علم کی طرف نہ کی اور ہرگز نہ سنا اور اُسپر عمل نہ کیا اور نہ تعلیم کی خواہ دین مین آیا یا نہ آیا یا کافر رہا یہ مثل اس زمین شور کے ہے کہ پانی قبول نہ کیا اور
نہ ٹھہرایا اور نہ کچھ اُگایا ۱۲ حق ﴿ (وعن عائشۃ قالت تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو الذی انزل علیک الکتاب منہ ایات محکمات وقرأ الی وما
یذکر الا اولوا الالباب قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رایت وعند مسلم رایتم الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سمی
اللہ فاحذروہم متفق علیہ) اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۃ وہ ہے جسنے اُتاری اوپر تیرے
کتاب کہ اسمین آیتین ہین محکم اور پڑھی آخر آیۃ تک اور نہین نصیحت پکڑتے مگر صاحب عقل کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھے تو اور مسلم مین رایتم یعنے جب دیکھو تم اُنکو کہ پیچھے پڑتے ہین اُسکے کہ متشابہ ہے قرآن سے پس وہ لوگ ہین کہ نام رکھا
اُنکا اللہ نے یعنے کجرو پس بچتے رہو اُنسے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعد لفظ محکمات کے باقی آیۃ یون ہے ہن ام الکتاب واخر متشابہات

فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون امنا بہ کل من عند ربنا وما
یذکر الا اولوا الالباب ﴿ یعنے وہ آیتین محکمات اصل کتاب کی ہین اور اور متشابہ ہین پس جو لوگ کہ اُنکے دلون مین کجی ہے پس پیروی کرتے ہین اُنکی
کہ متشابہ ہین اُس سے واسطے طلب کرنے فتنہ کے اور ڈھونڈھنے یعنے تاویل اُنکی کے اور نہین جانتا تاویل اُنکی یعنے حقیقت معنی اُسکے کی مگر اللہ
اور جو کہ مضبوط ہین علم مین کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھ متشابہات کے کہ سب نزدیک پروردگار ہمارے سے ہین اور نہین نصیحت پکڑتے
مگر عقلمند اور نام رکھا اُنکا اللہ نے کجرو یعنے اس آیۃ مین مذکور ہے فاما الذین فی قلوبہم زیغ حاصل یہ کہ محکم آیتین وہ ہین کہ معنے اُنکے ظاہر ہون

اور متشابہ وہ کہ علم اُسکا اللہ ہی کو ہو جیسے ید اللہ فوق ایدیہم وغیرہا پس اچھے لوگ محکم آیتون کے معنے بھی سمجھتے ہین اور ایمان بھی لاتے ہین اُنپر
اور متشابہ پر ایمان لاتے ہین اور سمجھ معانی کی سپرد اللہ کے کرتے ہین اور کجروآیات متشابہات کے درپے سمجھنے کے ہوتے ہین اور تاویلین باطل
کر کے گمراہ ہوتے ہین خلاصہ ساری آیۃ اور حدیث کا یہ ہو جو مذکور ہوا (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ہَجَّرْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا
قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَیْنِ اخْتَلَفَا فِیْ اٰیَۃٍ فَخَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَفُ فِیْ وَجْہِہِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا ہَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِاخْتِلَافِہِمْ
فِی الْکِتٰبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو عبداللہ بن عمرو سے کہا دوپہر کو گیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن کہا پس سنی حضرت نے
آواز دو شخصون کی کہ آپسمین اختلاف کر رہے تھے ایک آیۃ مین یعنے آیۃ متشابہ کے معنے مین جھگڑتے تھے پس تشریف لائے اوپر ہمارے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہچانا جاتا تھا بیچ چہرۂ مبارک اُنکے کے غصہ پس فرمایا نہین ہلاک ہوئے وہ شخص کہ تھے پہلے تمسے مگر بسبب اختلاف کرنے اپنے کے
بیچ کتاب کے روایت کی یہ مسلم نے ف مراد وہ اختلاف ہو کہ شک و شبہہ مین ڈالے اور دشمنی پیدا کرے اور باعث کفر اور بدعت کا ہو جیسے
اختلاف کرے نفس قرآن مین یا اُسکے معنے مین کہ جائز نہین اُسمین اجتہاد پس اختلاف علماء مجتہدین کا مراد نہین کہ وہ باعث رحمت اور فراخی
کا ہو دین مین اور صحابہ کرامؓ سے منقول ہو اسطرح کا اختلاف ✽ ح (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو سعد بن ابی وقاص سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑا مسلمانون کا بیچ مسلمانون کے باعتبار گناہ کے وہ شخص ہو کہ سوال کرے ایک چیز سے
کہ نہین حرام کی گئی تھی اوپر لوگون کے پھر حرام کی گئی بسبب پوچھنے اُسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ اُن شخصون کے حق مین فرمایا
کہ جو پوچھتے تھے حضرت سے از راہ سرکشی اور تکلف کے جیسے کہ پوچھا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ سے بقرہ کے حق مین اور جو پوچھتے کچھ حاجت
کے لیے وہ اسمین داخل نہین بلکہ ثواب پاتے تھے ✽ سید (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ
کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاہُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے بیچ آخر زمانے کے فریب دینے والے جھوٹی لاوین گے تمھارے پاس حدیثین کہ نہین سنین تمنے اور نہ باپون
تمھارے نے پس بچو اُنسے اور بچاؤ اُنکو آپ سے نہ گمراہ کرین وہ تمکو اور نہ فتنہ مین ڈالین تمکو روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے پیدا ہونگے ایک
لوگ کہ کہین گے لوگون سے ہم علما اور مشائخ ہین بلاتے ہین تمکو دین کی طرف اور وہ جھوٹے ہونگے جھوٹی حدیثین پیغمبر کی بیان کرینگے یا اگلے
لوگون پر باتین جھوٹی نقل کرینگے اور احکام باطلہ اور اعتقادات فاسدہ بتاوینگے پس بچو اُن سے اور نہ فتنہ مین ڈالین یعنے شرک مین مقصود یہ ہو
کہ احتیاط کرو دین کے لینے مین اور پرہیز کرو صحبت بدعتیون کی سے اور خلط کرنے سے ساتھ اُسکے خصوصًا اُن سے کہ دعوی جھوٹا رکھین بیت
چون بسا ابلیس آدم روئے ہست ✽ پس بہر دستے نباید داد دست ✽ ح ✽ علی (وَعَنْہُ قَالَ کَانَ اَہْلُ الْکِتٰبِ یَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰۃَ بِالْعِبْرَانِیَّۃِ وَ
یُفَسِّرُوْنَہَا بِالْعَرَبِیَّۃِ لِاَہْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَہْلَ الْکِتٰبِ وَلَا تُکَذِّبُوْہُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا الْاٰیَۃَ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہو انھین سے کہا تھے اہل کتاب پڑھتے توراۃ کو بیچ عبرانی زبان کے کہ زبان یہودیون کی ہو اور تفسیر کرتے اُسکی عربی زبان مین
واسطے مسلمانون کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ جھٹلاؤ اُنکو اور کہو ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور
اس چیز کے کہ اُتاری گئی طرف ہمارے آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف باقی آیت یہ ہو وما انزل الی ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق
ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون یعنے اور ایمان لائے ہم اُس چیز پر کہ

اُتاری گئی ہی طرف ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اولادانکی کے اور اس چیز پر کہ دیے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور اُس چیز پر کہ دیے گئے
سارے نبی اپنے پروردگار کی طرف سے نہین فرق کرتے ہم درمیان کسی کے اُنمین سے اور ہم اللہ کے لیے تابعدار ہین پس یون کہو اور سچا
نہ جانو اسلیے کہ شاید کچھ عبارت بدل ڈالی ہو اور جھٹلاؤ اسلیے نہین کہ توراۃ اصل حق ہی لیکن انھون نے بعضی جگہ مین تغییر تبدیل کر دیا ہی شاید کہ
سچ ہی نقل کرین ✤ ح ✤ (وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انھین
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کفایت کرتا ہی آدمی کو جھوٹ بولنے مین یہ کہ نقل کرے جو چیز کہ سنی یعنے بغیر تحقیق روایت کی یہ مسلم نے
ف یعنے اگر کوئی جھوٹ نہ بولتا ہو لیکن یہ عادت رکھتا ہو کہ جو کچھ سنے بے تحقیق روایت کر دے تو اسی قدر بس ہی جھوٹ بولنے مین کیونکہ
جسکا یہ حال ہوگا البتہ جھوٹ مین گرفتار ہی ہوگا اسلیے کہ جو کچھ سنتا ہی سب سچ نہین ہوتا مقصود منع کرنا ہی بیان کرنے اس چیز کے سے کہ سچ اُسکا معلوم
نہو ✤ ح (وعن ابن مسعود قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّتِہٖ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَّاْخُذُوْنَ
بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِہِمْ خُلُوْفٌ یَّقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِیَدِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِلِسَانِہٖ
فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِقَلْبِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی کہ بھیجا ہو اُسکو اللہ نے بیچ امت اُسکی کے پہلے مجھسے مگر تھے واسطے اُسکے امت اُسکی مین مددگار اور یار کہ لیتے طریق
اُسکا اور پیروی کرتے حکم اُسکے کی پھر پیدا ہوتے پیچھے اُنکے یعنے بعد گذرنے حوارین کے ناخلف کہتے لوگون کو وہ چیز کہ نہ کرتے آپ اور کرتے وہ چیز
کہ نہین حکم کیے گئے یعنے جیسے کہ حال بُرے عالمون اور بُرے سردارون کا ہی پس جو شخص کہ جہاد کرے اُنسے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس وہ مومن ہی
اور جو جہاد کرے اُنسے ساتھ زبان اپنی کے پس وہ مومن ہی اور جو جہاد کرے اُنسے ساتھ دل اپنے کے پس وہ مومن ہی اور نہین سوا اُسکے ایمان
برابر دانہ رائی کے روایت کی یہ مسلم نے ف زبان سے جہاد کرے یعنے منع کرے اور نصیحت کرے اور برا کہے اور دل سے جہاد یہ کہ برا جانے
اور غمگین ہو اور نہین سوا اُسکے ایمان برابر دانہ رائی کے یعنے جسنے دل سے بھی برا نہ جانا تو گویا راضی ہوا بری بات کا پس یہ کفر ہی ✤ ح
(وعن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰی ہُدًی کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِہِمْ
شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اٰثَامِہِمْ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ بلایا طرف ہدایت کے ہوگا واسطے اُسکے ثواب مانند ثواب اُن لوگون کے کہ پیروی کی اُسکی نہین کم کریگا
یہ ثواب اُنکے سے کچھ اور جسنے کہ بلایا طرف گمراہی کے ہوگا اوپر اُسکے گناہ مانند گناہون اُن لوگون کے کہ پیروی کی اُسکی نہین کم کریگا یہ گناہ اُنکے
سے کچھ روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے جو کہ باعث بھلائی کا ہوگا اُسکو بھی ثواب مانند کرنے والون کے حاصل ہوگا اور اب جو باعث کو ثواب
ملا تو پیروی کرنے والون کے ثواب مین سے کچھ کمی نہین ہو جائیگی کیونکہ اجر پیروون کو بسبب عمل کے ہی اور اجر باعث کو بسبب ہدایت کرنیکے
اور ایسا ہی حال بری راہ نکالنے والون کا ہی گناہ مین (وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدَاَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی
لِلْغُرَبَاءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی اُنہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع ہوا اسلام غریب اور ہو جائیگا جیسے کہ شروع
ہوا پس خوشوقتی ہی واسطے غربا کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے ابتداے اسلام مین مسلمان غریب اور کم تھے کہ وطنون سے نکل کر ہجرت
کی اور آخر کو پھر یہی حال ہو جائیگا پس خوشی ہو جیو اُنکو کہ آخر زمانہ مین قدم استقامت کا ثابت رکھین گے اور چنگل مارینگے ساتھ کتاب و سنت کے
✤ ح (وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی اُنھین سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ کے جیسے کہ سمٹتا ہی سانپ طرف بل اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شباہت دی حضرت نے لوگون کے بھاگنے کی مخالفون کی آفات سے اور ثابت رہنے اُنکے کے ایمان پر ساتھ سانپ کے اسلیے کہ سانپ بہ نسبت اور جانورون کے بہت بھاگتا ہی اور بہت سمٹ کر بلمین جاتا ہی اور مشکل سے نکالا جاتا ہی اور یہ خبر دی ہی حضرت نے ابتداے ہجرت کی یا اخیر زمانہ کی جسوقت کہ مسلمان کم ہونگے پس سمٹ آوینگے مدینہ مین + حق (وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيثَيْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى) اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابوہریرہ کی ذرونی ما ترکتکم بیچ کتاب مناسک کے یعنے حج کے اور دو حدیثین معاویہ اور جابر کی کہ ایک کا سر لایزال من امتی ہی اور دوسری کا لایزال طائفۃ من امتی بیچ باب ثواب اس امت کے اگر چاہے اللہ تعالی یعنے یہ حدیثین مصابیح والے نے اس باب مین ذکر کی ہین اور ہم نے وہان

**الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ أُتِيَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ أُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِي قَالَ فَقِيلَ لِي سَيِّدٌ بَنَى دَارًا فَصَنَعَ مَأْدُبَةً وَأَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ فَاللهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِي وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) روایت ہی ربیعہ جرشی سے کہ کہا دکھلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے خواب مین فرشتے پس کہا گیا انکو چاہیے کہ سووین آنکھین تمھاری اور سنین کان تمھارے اور سمجھے دل تمھارا فرمایا پس سوئین آنکھین میری اور سنا کانون میرے نے اور سمجھا دل میرے نے فرمایا پس کہا گیا واسطے میرے یعنے فرشتون نے بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سردار نے بنایا گھر اور تیار کیا کھانا اور بھیجا بلانے والے کو پس جسنے کہ قبول کیا بلانے والے کو داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانے مین سے اور راضی اُس سے ہوا سردار اور جسنے نہ قبول کیا بلانے والے کو نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا کھانے مین سے اور خفا ہوا اوپر اُسکے سردار فرمایا حضرت نے پس اللہ سردار ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانے والا اور گھر اسلام اور کھانا بہشت روایت کی یہ دارمی نے ف سووین آنکھین تیری یعنے نہ دیکھ اپنی آنکھون سے کچھ اور سنین کان تیرے یعنے کان نہ رکھ کسیکی بات پر اور جانے دل یعنے دل مین کچھ خیال نہ لا حاصل یہ کہ غور اور حضور دل سے اس مثال کو سن تا خوب سمجھے آگے حضرت نے جواب دیا فنامت عینی کر اور پہلی حدیث مین گھر جنت کو فرمایا اور کھانا مراد رکھا نعمتین اُسکی اور یہان گھر اسلام کو فرمایا اور کھانا جنت کو اسلیے کہ اسلام سبب داخل ہونے گھر بہشت کا ہی پس اُسکو مشابہ گھر کے کیا اور مادبہ یعنے کھانا مہمانی کا دونون جاسے نعمتین بہشت ہی کی مراد ہین ۱۲ (**وَعَنْ** أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہی ابی رافع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤن مین ایک تم مین سے تکیہ کیے ہوئے اوپر چھپر کھٹ اپنی کے کہ آوے اسکو حکم میرے حکم مین سے اُس قسم سے کہ حکم کیا ہی مین نے یا منع کیا ہو مین نے اُس سے پس کہے کہ نہین جانتا مین وہ چیز کہ پائی ہم نے بیچ کتاب اللہ کے پیروی کی ہم نے اُسکی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بیچ دلائل النبوۃ کے ف تکیہ کیے ہوئے اوپر چھپر کھٹ کے یعنے تکبر کیے ہوئے فراغت سے بیٹھا ہے اور طلب علم اور حدیث ترک نہ کرے اور از راہ جہالت کے میرے حکم کو یون نہ کہنے لگے کہ سوائے کتاب اللہ کے مین کچھ نہین جانتا اور نہ کسی چیز کو سواے اسکے متابعت کرتا ہون اسمین خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے جاہلون اور فراغت والون اور متکبرون کے حال سے کہ کسل کرینگے حدیث پر عمل کرنے سے اس حکم مین کہ قرآن مین نہین پانے کے اور گمان رکھینگے

کہ احکام شرع منحصر ہین قرآن مین اور یہ نہین جانتے کہ بہت حکم قرآن مین نہین اور حدیث مین ہین جیسے قرآن دلیل ہی حدیث پیغمبر صلعم کی یہی
دلیل ہی اور جیسے قرآن حضرت کو عطا ہوا ہی حدیث بھی عطا ہوئی ہی دونون وحی ہین + حق ( وعن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بہذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ
وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ الا لا یحل لکم الحمار الاہلی ولا کل ذی ناب من السباع ولا لقطۃ معاہد الا ان یستغنی
عنہا صاحبہا ومن نزل بقوم فعلیہم ان یقروہ فان لم یقروہ فلہ ان یعقبہم بمثل قراہ رواہ ابوداود وروی الدارمی نحوہ وکذا ابن ماجۃ الی قولہ
کما حرم اللہ) اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہون قرآن اور مانند اُسکے
ساتھ اُسکے خبردار ہو قریب ہی کہ ایک شخص پیٹ بھرا اوپر چھپرکھٹ اپنی کے کہیگا لازم کرو اوپر اپنے یہ قرآن یعنے فقط قرآن ہی کو سمجھو پس جو پاؤ
تم بیچ اُسکے حلال پس حلال جانو اُسکو اور جو پاؤ تم بیچ اُسکے حرام پس حرام جانو اُسکو اور تحقیق جو کچھ کہ حرام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مانند اُس چیز کے ہی کہ حرام کیا اللہ نے خبردار ہو کہ نہین حلال کیا واسطے تمہارے گدھا اہلی اور نہ صاحب کچلی کا درندون مین سے اور نہ لقطہ عہد والے
کا مگر اسطرح کا لقطہ کہ بے پرواہ ہوا اُس سے مالک اُسکا اور جو شخص مہمان ہو نزدیک ایک قوم کے پس لازم ہی اوپر اُنکے کہ مہمانی کرین اُسکی پس اگر
نہ مہمانی کرین اُسکی پس واسطے اُسکے ہی یہ کہ لے اُن سے مانند مہمانی اپنی کے روایت کی یہ ابوداود نے اور روایت کی دارمی نے مانند اُسکے اور
اسی طرح ابن ماجہ نے تا قول کما حرم اللہ ف مانند اُسکے ساتھ اُسکے یعنے حدیث لیکن فرق یہی ہی کہ قرآن وحی ظاہر ہی اور حدیث وحی
پوشیدہ اور لفظ الا لا یحل سے بطور تمثیل کے فرمایا کہ حرمت ان چیزون کی قرآن مین مذکور نہین مین نے انکی حرمت بیان کی اور گدھا اہلی
یعنے جو کہ گھر مین رہتا ہی پس گدھا وحشی کہ اُسکو گورخر کہتے ہین حلال ہی اور نہ صاحب کچلی کا یعنے جو کہ کچلی سے شکار کرتے ہین اور پھاڑتے ہین مانند شیر اور
بھیڑیے اور کتے کے اور نہ لقطہ عہد والے کا معاہد اس کافر کو کہتے ہین کہ درمیان اُسکے اور درمیان مسلمانون کے عہد ہو ساتھ امان کے عام ہی
کہ ذمی ہو یا غیر اسکے پس فرمایا کہ لقطہ اُسکا یعنے جو چیز کہ رستے مین پڑی پائی اُسکی حلال نہین مگر ایسا لقطہ کہ بے پروا ہو مالک اُسکا یعنے چیز
حقیر مانند گٹھلی اور چھلکے اور گاجر اور مولی وغیرہ کے اور لازم ہی کہ مہمانی کرین یہ بطریق استحباب کے ہی نہ فرضیت کے پس اگر مہمانی نہ کرین تو
لیلی مانند مہمانی اپنی کے یہ حکم اُس صورت مین ہی کہ مہمان مضطر ہو اگر نہ لیگا تو ہلاک ہو جائیگا یا یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا اب منسوخ ہوا + حق
( وعن العرباض بن ساریۃ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایحسب احدکم متکئا علی اریکتہ یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا
ما فی ہذا القرآن الا وانی واللہ قد امرت ووعظت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القرآن او اکثر وان اللہ لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اہل
الکتاب الا باذن ولا ضرب نسائہم ولا اکل ثمارہم اذا اعطوکم الذی علیہم رواہ ابوداود وفی اسنادہ اشعث بن شعبۃ المصیصی قد تکلم فیہ) اور
روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہا کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کیا گمان کرتا ہی ایک تمہارا تکیہ لگائے ہوے
اوپر چھپرکھٹ اپنی کے گمان کرتا ہی یہ کہ اللہ نے نہین حرام کی کوئی چیز مگر وہ چیز کہ بیچ اس قرآن کے ہی خبردار ہو تحقیق قسم ہی اللہ کی تحقیق حکم کیا مین نے
اور نصیحت کی مین نے اور منع کیا مین نے کئی چیزون سے کہ تحقیق وہ البتہ بقدر قرآن کے ہین بلکہ زیادہ ہین اور تحقیق اللہ نے نہین حلال
کیا واسطے تمہارے یہ کہ داخل ہو تم گھرون اہل کتاب کے بین مگر ساتھ حکم اُنکے کے اور نہین حلال کیا مارنا عورتون اُنکی کا اور نہ کھانا میوہ
اُنکے کا جسوقت کہ دیوین تمکو وہ چیز کہ اوپر اُنکے ہی یعنے نہ ستاؤ اُنکو کہ اسطرح سے گھرون مین داخل ہو جاؤ بے اذن اور نہ ستاؤ اُنکے گھر والون
کو اور نہ مال کو جبکہ جزیہ دین روایت کی یہ ابوداود نے اور بیچ اسناد اسکی کے اشعث بن شعبہ مصیصی ہی تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اُسکے کہ آیا

ثقہ ہی یا نہین ف لفظ ان اللہ لا یحل سے آخر تک چند احکام حضرت نے بیان فرمائے کہ جنکے یہہ منع کیے ہین قرآن مین نہین مذکور اور یہہ لفظ رواہ کے اصل مشکوٰۃ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہو لیکن میرک شاہ نے یہہ عبارت مذکور لکھ دی ہی (وعنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا بوجہہ فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ذرفت منہا العیون ووجلت منہا القلوب فقال رجل یا رسول اللہ کان ہذہ موعظۃ مودع فاوصنا فقال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن ماجۃ الا انہما لم یذکرا الصلوۃ) اور انھین سے روایت ہی کہا نماز پڑھوائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پھر متوجہ ہوئے اوپر ہمارے ساتھ منھ اپنے کے پس نصیحت کی ہمکو نصیحت خوب کہ بہین اُس سے آنکھین اور ڈرے اُس سے دل پس کہا ایک شخص نے ای رسولخدا کے گویا یہہ نصیحت ہی رخصت کرنے والے کی پس وصیت کرو ہمکو پس فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ تقوی اللہ کے اور سننے اور حکم بجا لانیکے یعنے سردار مسلمانون کا اگرچہ ہو غلام حبشی پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص کہ زندہ رہے تم مین سے پیچھے میرے پس دیکھیگا اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میرے کو اور طریقہ خلفاے راشدین کے کو کہ ہدایت کیے گئے ہین بھروسا کرو ساتھ اسی کے اور مضبوط پکڑے رہو اُسے ساتھ دانتون کے اور بچو تم نئی نئی باتون سے پس تحقیق جو نئی بات ہی بدعت ہی اور جو بدعت ہی گمراہی ہی روایت کی یہہ احمد نے اور ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا نماز کا ف یعنے نہین کہا صلی بنا رسول اللہ بلکہ سرا حدیث کا وعظنا موعظۃ نقل کیا اور گویا یہہ نصیحت ہی رخصت کرنے والے کی کہ وقت رخصت کے بیان کرنے مین کمال کوشش کرتا ہی آدمی کہ کچھ نہ رہ جاے اور اگرچہ غلام ہو حبشی اسمین کمال مبالغہ ہو اطاعت حکم مین اگر فرضاً ایسا بھی ہو تو اطاعت کرے اور دانتون سے پکڑنا کنایہ ہی کمال محافظت اور محکمی سے ۱۲ حق (وعن عبد اللہ بن مسعود قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ وعن شمالہ وقال ہذہ سبل علی کل سبیل منہا شیطن یدعو الیہ وقرأ وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الایۃ رواہ احمد والنسائی والدارمی) اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا خط کھینچا واسطے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط یعنے سیدھا پھر فرمایا یہہ راہ اللہ کی ہی پھر کھینچے کئی خط داہنے اُسکے اور بائین اُسکے یعنے سات خط چھوٹے چھوٹے داہنی طرف اور اسی طرح بائین طرف اور فرمایا یہہ راہین ہین اوپر ہر راہ کے اُنہین سے شیطان ہی پکارتا ہی طرف اُس راہ کے اور پڑھی یہہ آیت اور تحقیق یہہ راہ میری ہی سیدھی پس پیروی کرو اُسکو آخر آیت تک روایت کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نے ف باقی آیت یہہ ہی ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ یعنے اور نہ پیروی کرو راہون کی تا نہ پریشان کردین راہین تمکو راہ اُسکی سے ف لنبا سیدھا خط مثال ہی راہ خدا کی کہ وہ اعتقاد حق ہی اور عمل صالح ہی اور چھوٹے چھوٹے خط مثال ہین راہون گمراہی کے (وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ رواہ فی شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ہذا حدیث صحیح رویناہ فی کتاب الحجۃ باسناد صحیح) اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پورا مومن ہوتا ایک تمھارا یہان تک کہ ہو خواہش اُسکی تابع اس چیز کے کہ لایا ہون مین اُسکو یعنے دین و شریعت روایت کی یہہ بیچ شرح سنہ کے اور کہا نووی نے بیچ چہل حدیث اپنی کے کہ یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیے گئے ہم یہہ حدیث بیچ کتاب حجت کے ساتھ سند صحیح کے ف یعنے تابع ہو شریعت کا اعتقاد مین اور عمل مین اور عادات اور عبادات مین ساتھ کمال خوشی کے یہہ بات جب حاصل ہوتی ہی کہ جاتی رہے آدمی سے کدورت نفسانی پس روشن ہوتا ہی ساتھ صفات نورانیہ کے اور یہہ حالت نہین پائی جاتی ہی مگر اولیاء اللہ

ہین ٭ سید ( وعن بلال بن الحارث المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ
من الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورہم شیئا ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل
آثام من عمل بہا لا ینقص ذلک من اوزارہم شیئا رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن کثیر بن عبد اللہ بن عمرو عن ابیہ عن جدہ ) اور روایت
ہی بلال بن حارث مزنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ زندہ کیا یعنے رواج دیا سنت میری کو ایسی سنت کو کہ تحقیق چھوڑی
گئی تھی بعد میرے پس تحقیق واسطے اُسکے ہی ثواب مانند ثواب اُن لوگون کے کہ عمل کیا ساتھ اُس سنت کے بغیر اُسکے کہ ناقص ہووے ثواب
اُنکے سے کچھ اور جسنے کہ نئی نکالی بدعت گمراہی کی نہین راضی ہوتا اُس سے اللہ اور رسول اُسکا ہوگا اوپر اُسکے گناہ مانند گناہون اُن شخصون
کہ عمل کیا ساتھ اُسکے نہین کم ہوگا گناہون اُنکے سے کچھ روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو سے
اور اُسنے اپنے باپ سے اُن نے کثیر کے دادا سے یعنے عمرو سے ف یعنے سنت پر عمل کرنے والون کے ثواب مین سے کمی نہین ہوتی اور
زندہ کرنے والے سنت کو برابر اُنکے ثواب ملتا ہی اسی طرح بدعت پر عمل کرنے والون کے گناہون مین سے کچھ کمی نہین ہوتی اور نکالنے والے
کے لیے گناہ برابر اُنکے لکھا جاتا ہی اور سُنت سے مراد بات دین کی ہی خواہ فرض ہو یا سوا اسکے جیسے کہ نماز جمعہ کی لوگون نے ترک کردی اپنے
رغبت دلاکر رواج دی اسی طرح مصافحہ اور سوائے اسکے اور چیزین مسنون ٭ سید ( وعن عمرو بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرہا ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الاروِیۃ من راس الجبل ان الدین بدأ غریبا وسیعود کما بدأ فطوبی
للغربا وہم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی رواہ الترمذی ) اور روایت ہی عمرو بن عوف سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق دین البتہ سمٹ آویگا طرف حجاز کے یعنے مکہ اور مدینہ اور متعلقات اُنکے کے جیسے کہ سمٹ آتا ہی سانپ طرف بل اپنے کے اور
البتہ جگہ پکڑے گا دین حجاز مین جیسے جگہ پکڑتی ہی بکری پہاڑی چوٹی پہاڑ پر تحقیق دین پیدا ہوا تھا ابتدا مین غریب اور ہو جاویگا جیسا کہ تھا ابتدا
مین پس خوشحالی ہی واسطے غربا کے اور وہی درست کرینگے اُس چیز کو کہ بگاڑینگے لوگ پیچھے میرے سنت میری کو روایت کی یہ ترمذی نے
( وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان
منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلہم
فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی وفی روایۃ احمد وابی داؤد عن معاویۃ ثنتان وسبعون فی
النار وواحدۃ فی الجنۃ وہی الجماعۃ وانہ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بہم تلک الاہواء کما یتجاری الکلب بصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ )
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا اوپر امت میری کے یعنے زمانہ جیسا کہ آیا اوپر بنی اسرائیل
کے مانند برابر پاپوش کے ساتھ پاپوش کے یہان تک کہ اگر اُنمین سے وہ ہی کہ آتا تھا ماں اپنی کے پاس یعنے بدفعلی کی ظاہر مین البتہ ہوگا بیچ
امت میری کے وہ شخص کہ کریگا یہ اور تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوے اوپر بہتر گروہ کے اور متفرق ہوگی امت میری اوپر تہتر گروہ کے
سب وہ بیچ دوزخ کے مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کیا کہ کونسا ہوگا وہ گروہ اے رسول خدا کے فرمایا جسپر ہون مین اور میرے
اصحاب روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد کے اور ابی داؤد کے روایت ہی معویہ سے کہ بہتر گروہ بیچ دوزخ کے اور ایک گروہ بیچ بہشت
کے اور وہ گروہ ہی جماعت اور تحقیق نکلینگی بیچ امت میری کے کئی قومین سرایت کرینگی بیچ اُنکے خواہشین یعنے بدعتین عقائد مین اور اعمال
مین جیسے کہ سرایت کرتی ہی ہڑک ہڑک والے کو نہین باقی رہتی اس سے کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر کہ داخل ہوتی ہی اُسمین ف مانند برابر پاپوش

کے ساتھ پاپوش کے یعنے پاپوش جیسے پاپوش کے برابر ہوتی ہی اسی طرح اس امت کے لوگ مطابق ہونگے بنی اسرائیل کے اور مراد ماں سے باپ
کی بیوی ہی یعنے سوتیلی ماں والا سگی ماں سے کس سے یہ حرکت ہوتی ہی کہ مانع طبعی اور شرعی دونون جمع ہین اور مراد امتی سے اہل قبلہ ہین یعنے
جو مسلمان گنے جاتے ہین پس اس صورت مین معنی کلهم فی النار کے یہ ہین کہ بسبب گناہ کے اور بداعتقادی کے دوزخ مین داخل ہونگے
پھر جسکا عقیدہ حد کفر کو نہ پہونچا ہوگا نکلیگا بسبب رحمت پروردگار کے اور جماعت سے مراد اہل علم اور اہل فقہ حق والی جماعت انکو اسلیے
کہا کہ جمع ہین کلمہ حق پر اور تہتر فرقون کی تفریق یون ہی کہ بڑے فرقہ اہل اسلام کے آٹھ ہین معتزلہ اور شیعہ اور خوارج اور مرجیہ اور نجاریہ اور جبریہ
اور مشبہہ اور ناجیہ پھر معتزلہ کے بیس فرقہ ہین اور شیعہ کے بائیس اور خوارج کے بیس اور مرجیہ کے پانچ اور نجاریہ کے تین اور جبریہ اور مشبہہ کے
ایک ایک فرقہ ہین کسی کو نہین اور فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ہین سب یہ تہتر ہوئے اب عقائد انکے سنا چاہیے معتزلہ کہتے ہین کہ بندے اپنے
عمل آپ ہی پیدا کرتے ہین اور انکار رویت کا کرتے ہین اور قائل ہین وجوب ثواب وعقاب کے اللہ پر اور مرجیہ کہتے ہین کہ گناہ ساتھ ایمان کے
کچھ ضرر نہین کرتا جیسے کہ ساتھ کفر کے طاعت نہین نفع دیتی اور نجاریہ نفی صفات کی کرتے ہین اور کلام الہی کو حادث کہتے ہین اور جبریہ کہتے
ہین کہ بندہ اپنے افعال مین کچھ اختیار نہین رکھتا اور مشبہہ خالق کو ساتھ خلق کے مشابہ کرتے ہین اور جسمیت اور حلول کے قائل ہین باقی فرقونکے
عقائد مشہور ہین اسلیے نہین بیان کیے لیکن یہان عوام کو ایک بڑا شبہہ آتا ہی کہ مثلاً ایک شخص جاہل مسلمان ہوا اور اسنے روافض اور اہل سنت وجماعت
کو دیکھا کہ دونون اپنے حق کو جانتے ہین اور سند لاتے ہین کتاب وسنت سے اب بیچارہ نہایت حیران ہی کہ حقیقت ایک کی دونون مین سے
کیونکر معلوم کرے جواب اسکا یہ ہی کہ کئی باتین صریح دلالت کرتی ہین حق ہونے مذہب سنت جماعت کے پر وہ باتین غور کرلے اسمین حاجت
پڑھنے علم کی نہین اول یہ کہ کلام اللہ نعمت عظمی باریتعالی کی ہی اور وہ اکثر سنیون ہی کو یاد ہوتا ہی رافضی محروم ہین اور اگر ہزارون مین کسی کو یاد
بھی ہوا تو وہ نادر ہی اما در کالمعدوم دوسرے یہ کہ جتنے اولیاء علما کہ رکن دین کے تھے اور بعضون کے رافضی بھی معتقد ہین انھون نے یہی
مذہب اختیار کیا اگر یہ دین برا ہوتا کاہیکو اختیار کرتے تیسرے شعار اسلام کے یعنے جمعہ جماعت عیدین وغیرہ علی الاعلان سنی ہی ادا
کرتے ہین اور وہ بے نصیب چوتھے کہ مدینہ کہ دین وہین سے پیدا ہوا اور ضرب المثل ہی بزرگی مین وہان کے لوگ بھی سنی ہین اگر انکا مذہب
اچھا ہوتا وہ پہلے اس مذہب مین ہوتے اسی طرح اور فرقے دعوی کرتے ہین کہ ہم حق پر ہین انکا جواب یہ ہی کہ اسمین نرا دعوی کام نہین
آتا جبتلک کہ دلیل قوی نہ لاوین اور دلیل حقیقت اہل سنت وجماعت کی یہ ہی کہ دین اسلام ساتھ نقل کے ہم تلک پہونچا اور نری عقل
اسمین کافی نہین پس ساتھ تواتر انبیا کے اور تتبع احادیث وآثار کے متحقق ہوا کہ صحابہ اور تابعین اسی اعتقاد پر تھے اور اکثر جھوٹے مذہب
والے انکے بعد پیدا ہوئے صحابہ اور اگلے لوگ نیک کوئی ان مذاہب پر نہ تھے اور جب بعضے انمین سے پیدا ہوئے تو وہ بیزار تھے انسے
اور رابطہ دوستی کا انسے منقطع کر ڈالا تھا اور صحاح ستہ کے مصنف اور محدث اور علماء ربانیین اور اولیاء کاملین سب مذہب سنت و
جماعت ہی رکھتے تھے پس اگر مذہب سنت وجماعت حق نہ ہوتا تو کاہیکو گذر جاتا اچھے لوگ اس مذہب پر ہوتے اور بہت دلیلین انکی حقیت
کی ہین اگر تفصیلا تب چھوڑین تو انکا اچھا پن معلوم ہوا اور نہین تو نہین سبب ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت ، و نادان کو کافی نہین
دفتر رسالہ ہے تمام ہوا یہ کلام اب حدیث مین انکو تشابہت ہڑک والونکے ساتھ اسلیے دی کہ جیسے ہڑک والے پر ہڑک غالب ہوتی ہی اور
پانی سے بھاگتا ہی اور پیاسا مرجاتا ہی ویسے ہی جھوٹے مذاہب والونپر خواہش نفسانی غالب ہوتی ہی اور اہل حق سے بھاگ کر جنگل گمراہی مین
ہلاک ہوتے ہین پناہ دیا اللہ منہ سید حق علی حضرت عبد العزیز رحمہ (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی)

اَوْ قَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ فِی النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اورروایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق اللہ نہین جمع کریگا امت میری کو یا کہا بجاے اُمتی کے امت محمدؐ اوپر گمراہی کے اور ہاتھ اللہ کا ہی اوپر جماعت کے اور جو شخص
کہ جدا ہی جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے یعنے جماعت جنتیون کی سے الگ کرکے دوزخ مین ڈالا جاویگا روایت کی یہ ترمذی نے
ف ہاتھ اللہ کا ہی جماعت پر یعنے حفاظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالی کی ہی جماعت پر یہ خاصیت ہی اس امت مرحومہ کی اللہ تعالی نے
عطا فرمائی ہی کہ جس بات پر امت حضرت کی متفق ہوتی ہی حق ہی ہوتی ہی ✽ حق (وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ
مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ وَابْنِ عَاصِمٍ فِیْ کِتَابِ السُّنَّۃِ) اور انھین سے ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پیروی کرو جماعت بڑی کی پس تحقیق شان یہ ہی جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے
حدیث انس اور ابن عاصم کی سے بیچ کتاب سنت کے ف یعنے جو اعتقاد اور قول وفعل اکثر علما کے ہون اُنکی پیروی کرو اور بعد لفظ
رواہ کے صاحب مشکوۃ نے سفیدی چھوڑ دی تھی اسلیے کہ نام کتاب کا معلوم نہین ہوا میرک شاہ نے عبارت مذکورہ لگا دی ہی (و
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ
وَذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اورروایت ہی انس سے کہا فرمایا واسطے میرے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہی تو اسکی کہ صبح کرے اور شام کرے اور نہین بیچ دل تیرے کے کینہ واسطے
کسیکے پس کر تو پھر فرمایا اے بیٹے میرے اور یہ ہی سنت میری اور جسنے دوست رکھا سنت میری کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا
مجکو ہوگا ساتھ میرے بیچ بہشت کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب ہی
محبت اور رفاقت آنحضرت صلعم کا چہ جاے عمل کرنا اُسپر اے بھائیو خیال تو کرو کیا درجہ ہی حضرت کی سنت کے محبت رکھنے والونکا سب نعمتین
دارین کی ایکطرف اور یہ ایکطرف اللہ تعالی نصیب کرے ہم سب کو آمین آمین آمین ✽ حق (وعن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الزُّہْدِ لَہٗ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ) اورروایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ دلیل پکڑی ساتھ سنت میری کے نزدیک بگڑنے امت میری کے پس واسطے اُسکے ثواب ہی
سو شہیدونکا روایت کی یہ بیہقی نے کتاب الزہد مین حدیث ابن عباس کی سے ف کیونکہ ایسے وقت مین بیچ زندہ کرنے اور رواج دینے
سنت کے بڑی مشقت پڑتی ہی برابر شہیدونکے بیچ زندہ کرنے دین کے بلکہ زیادہ اور بعضے نسخون مین بعد لفظ رواہ کے یہان بھی سفیدی چھوٹی
ہی لیکن میرک شاہ نے نام کتاب کا لکھ دیا ہی (وعن جابر عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَتَاہُ عُمَرُ فَقَالَ اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِیْثَ مِنْ یَّہُوْدَ تُعْجِبُنَا
اَفَتَرٰی اَنْ نَّکْتُبَ بَعْضَہَا فَقَالَ اَمُتَہَوِّکُوْنَ اَنْتُمْ کَمَا تَہَوَّکَتِ الْیَہُوْدُ وَالنَّصَارٰی لَقَدْ جِئْتُکُمْ بِہَا بَیْضَاءَ نَقِیَّۃً وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَہٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اورروایت ہی جابر سے اُنھون نے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسوقت کہ آئے اُنکے پاس عمر پس کہا
تحقیق ہم سنتا ہون حدیثین یہودیون کی اچھی لگتی ہین ہمکو آیا پس دیکھتے ہو یعنے حکم فرماتے ہو یہ کہ لکھون ہم بعضی اُنہین سے پس فرمایا کیا
حیران ہو تم جیسے کہ حیران ہین یہود اور نصاری تحقیق لایا ہون مین تمہارے پاس شریعت روشن صاف اور اگر ہوتے موسی زندہ نہین لائق
تھی اُنکو مگر پیروی میری روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف یعنے کیا متحیر ہو دین اسلام مین اُسکو ناقص جانتے ہو کہ
محتاج اور دین کے ہو (وعن ابی سعید الخدری قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَاَمِنَ النَّاسُ

بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجلٌ یا رسول اللہ ان ہذا الیوم لکثیرٌ فی الناس قال وسیکون فی قرونٍ بعدی رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کھایا حلال اور عمل کیا بیچ طریقۂ سنت کے اور امن مین رہے لوگ زیادتی اسکی
سے داخل ہوگا بہشت مین پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے تحقیق یہ آجکے دن البتہ بہت ہین لوگون مین فرمایا اور ہو نگے بیچ زمانہ
پیچھے میرے کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اگر ایک مال کی وے ایسی وجہ سے کہ گناہ لازم آتا ہے پہلے اسکے کمانے کے یا عین وقت
کمانے کے یا بعد اسکے تو وہ طیب نہین ہوتا جب گناہ سے بچے تینون حالتون مین تو وہ طیب ہے مثال طیب نہونے کی یہ ہے کہ مثلاً کسی نے
بیع کرنے کا ارادہ کیا پہلے عقد کے ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد کے ایجاب وقبول بموجب شرع کے ہوا یا عین وقت
عقد کے کوئی شرط فاسد بیع مین لگاوے یا بعد ہونے عقد کے کوئی شرط فاسد لگاوے مثلاً کہا کہ بیع ہوئی مگر شرط یہ ہے کہ ایک بوتل شراب
کی مجھے دیا کرنا پس چاہیے کہ تینون وقتون مین خلاف شرع سے بچے اسی پر قیاس کرلے حالت نوکری کو اور عمل کرے بیچ طریقۂ سنت
کے یعنے جو فعل کرے یا جو بات بولے موافق شرع کے ہو یعنے چنگل مارے ہر عمل مین ساتھ سنت کے یعنے ساتھ حدیث کے کہ وارد
ہوئی ہو اُس عمل مین یہانتک کہ پاخانہ جانا اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے بموجب حدیث کے بجا لاوے اور البتہ بہت ہین بیچ لوگون
کے یعنے ایسے آدمی ہمارے زمانے مین تو بہت ہین بعد ہمارے دیکھا چاہیے کیا حال ہوگا یہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی آگے
حاصل حضرت کے ارشاد کا یہ ہے کہ خیر میری اُمت سے مطلق منقطع نہین ہونے کی اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہو اخیر زمانہ مین بھی ایک جماعت
ہوگی کہ طریقہ سنت و تقوی پر مستقیم ہونگے ٭ علی حق ٭ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم فی زمانٍ من ترک
منکم عشر ما امر بہ ہلک ثم یاتی زمانٌ من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق تم بیچ ایسے زمانہ کے ہو جو چھوڑے تم مین سے دسوان حصہ اُس چیز سے کہ حکم کیا گیا ساتھ اسکے ہلاک ہوگا پھر آویگا ایک زمانہ
جو شخص عمل کریگا اُنمین سے ساتھ دسوین حصہ اُس چیز کے کہ حکم کیا گیا ساتھ اسکے نجات پاویگا روایت کی یہ ترمذی نے ف یہ بات بیچ
حق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرمائی ہے کہ اس زمانہ مین بہت تاکید تھی اسکی اور آخر زمانہ مین اگر دسوان حصہ بھی بجا لاوینگے نجات
پاوینگے ٭ علی (وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل قومٌ بعد ہدًی کانوا علیہ الا اوتوا الجدل ثم قرأ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ ما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قومٌ خصمون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گمراہ ہوئی کوئی قوم پیچھے ہدایت کے کہ تھی اوپر اسکے مگر کہ دیے گئے ہین جھگڑا پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ آیت نہین بیان کرتے اسکو واسطے تیرے مگر واسطے جھگڑنے کے بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف مگر دیے گئے ہین جھگڑے تا رواج دین مذہب باطل کو اور اکھاڑین بناے حق کی اور سبب اُترنے اس آیۃ کا یہ ہے کہ جب اُتری یہ
آیت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم یعنے تم اور جنکو کہ پوجتے ہو سواے اللہ کے ایندھن دوزخ کے ہین تو یہ آیۃ مشرک سنکر خوش
ہوتے اور چلانے لگے کہ ہمارے بت حضرت عیسیٰ سے بہتر نہین اگر عیسیٰ کہ معبود نصاری کے ہین بحکم اس آیۃ کے دوزخ مین ہونگے
ہم راضی ہین کہ بت ہمارے بھی اُنکے ساتھ دوزخ مین رہین پس یہ آیۃ ما ضربوہ لک آخر تک اُتری یعنے یہ بحث جو کیجیے کرتے ہین بطریق
جدل وخصومت کے کرتے ہین کیونکہ عرب اپنی زبان کے جانتے ہین کہ ما تعبدون سے بت پتھر وغیرہ کے مراد ہین نہ حضرت
عیسیٰ وغیرہ اچھے بندے ٭ حق ٭ (وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد اللہ

عَلَیْکُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ فَشَدَّدَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ فَتِلْکَ بَقَایَاہُمْ فِی الصَّوَامِعِ وَالدِّیَارِ رَہْبَانِیَّۃَنِ ابْتَدَعُوْہَا مَا کَتَبْنٰہَا عَلَیْہِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) اور
روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے نہ سختی کرو تم اوپر جانون اپنی کے پس سختی کریگا اللہ اوپر تمھارے پس
تحقیق ایک قوم نے یعنے بنی اسرائیل نے سختی کی اوپر جانون اپنی کے پس سختی کی اللہ نے اوپر انکے پس یہ جماعت ہو بقایا انکی بیچ صومعون
کے اور دیار کے رہبانیہ تھی کہ نکالا اسکو نہین فرض کی تھی ہم نے انپر روایت کی یہ ابوداؤد نے ف نہ سختی کرو یعنے ایسی ریاضت اور مجاہدہ
نہ کرو کہ نفس اسکی طاقت نہ رکھے اور مباح کو اپنے اوپر حرام نہ کرو پس سختی کریگا اللہ اور فرض کردیگا اسکو اور تم طاقت ادا کے حق اسکے کی
نہین رکھنے کے اور جگہ بندگی کرنے قوم نصاری کی کو صومعہ کہتے ہین اور جگہ بندگی کرنے یہود کی کو دیار کہتے ہین اور رہبانیہ کہتے ہین بہت
عبادت کرنیکو اور ریاضت کو اور انقطاع کرنیکو لوگون سے اور ٹاٹ وغیرہ پہننا اور زنجیرین گردنون مین باندھنین اور ترک کرنا نکاح اور جنگل
اور پہاڑون مین جا رہنا وغیر ذلک کہ راہب اور زاہد اہل کتاب کے کرتے تھے پس فرمایا کہ یہ چیزین انھون نے اپنی طرف سے اختراع
کرلین تھین ہمنے انپر فرض نہین کی تھین آخر کو حق رعایت اسکی کا نہ ادا ہوا اور اکثر کافر ہوئے ساتھ دین عیسی کے پس یہودی ہوگئے یا نصرانیہ
قبول کی بطور دین بادشاہون کے اور چھوڑدی رہبانیہ پس اسطرح تم نہ کرو اور بعضے انمین سے حضرت عیسی کے دین پر قائم رہے یہان
تک کہ حضرت کا زمانہ پایا حضرت پر ایمان لائے ﴿ حق ﴾ علی (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی خَمْسَۃِ
اَوْجُہٍ حَلَالٌ وَحَرَامٌ وَمُحْکَمٌ وَمُتَشَابِہٌ وَاَمْثَالٌ فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْکَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِہِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ ہٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی
الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَلَفْظُہٗ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْکَمَ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نازل ہوا قرآن اوپر پانچ طرح کے حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور امثال پس حلال جانو حلال کو اور حرام جانو حرام کو اور عمل کرو ساتھ محکم کے
اور ایمان لاؤ ساتھ متشابہ کے اور عبرت پکڑو ساتھ مثالون کے یہ لفظ مصابیح کے ہین اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے اور لفظ
اسکے یہ ہین پس عمل کرو ساتھ حلال کے اور بچو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی ف مراد محکم سے یہان یہ ہو کہ اسکے معنون مین کچھ اشتباہ نہو
جیسے اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ اور مراد متشابہ سے یہ کہ معنی اسکے خوب واضح نہون جیسے ید اللہ فوق ایدیہم وغیر ذلک اور مراد مثالون سے
قصے ہین امتون گذری ہوئی کے اور ایمان لاؤ ساتھ متشابہ کے اور جانو کہ جو مراد اللہ تعالی کی ہو اس سے حق ہو اگرچہ ہمین مطلب اسکا معلوم
نہو اور شعب الایمان مین بعد لفظ واتبعوا المحکم کے باقی عبارت بطور پہلے ہی روایت کے ہو ﴿ حق ﴾ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَمْرُ ثَلٰثَۃٌ اَمْرٌ بَیِّنٌ رُشْدُہٗ فَاتَّبِعْہُ وَاَمْرٌ بَیِّنٌ غَیُّہٗ فَاجْتَنِبْہُ وَاَمْرٌ اخْتُلِفَ فِیْہِ فَکِلْہُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہو ابن عباس
سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے امر تین طرح کے ہین ایک امر ظاہر ہو ہدایت اسکی پس پیروی کر اسکی اور ایک امر کہ ظاہر ہو گمراہی اسکی پس بچ
اس سے اور ایک امر کہ اختلاف کیا گیا ہو بیچ اسکے پس سونپ اسکو طرف اللہ عزوجل کے روایت کی یہ احمد نے ف یعنے جس چیز کا حق ہونا
آیت حدیث سے ثابت ہو جیسے وجوب نماز اور زکوۃ کا اسکی پیروی کر اور جسکا باطل ہونا معلوم ہو جیسے کفار کی رسمین برتنین وغیر ذلک بچ
اس سے اور جس امر مین اختلاف کیا گیا ہو یعنے پوشیدہ اور مشتبہ ہو حکم اسکا اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ لوگ اسمین اپنی طرف سے
اختلاف کرتے ہون اور اللہ اور رسول نے اسکا حکم نہ بیان فرمایا ہو مثل آیات متشابہات کے اور تعیین وقت قیامت کے پس تو بھی اسکے
حق مین کچھ نہ کہ اور سپرد بخدا کر ﴿ سید علی ﴾ **الفصل الثالث** فصل تیسری (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَاْخُذُ الشَّاذَّۃَ وَالْقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) روایت

کی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بھیڑیا ہے آدمی کا مانند بھیڑیے بکری کے کہ لیتا ہے بکری
بھاگنے والی کو ریوڑ سے اور اُس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑ سے اور اُس بکری کو کہ کنارے پر ہو ریوڑ سے اور بچو تم دروں پہاڑ کے سے
اور لازم ہے پکڑو جماعت اور مجمع روایت کی یہ احمد نے **ف** مراد یہ ہے کہ جیسے بھیڑیا اکیلی بکری پر بہت دلیر ہوتا ہے ایسے ہی شیطان اُس آدمی
پر مسلط ہوتا ہے کہ جماعت علما سے الگ ہو کر مذہب نیا نکالتا ہے اور بچو دروں پہاڑ کے سے یعنے تنہا راہ اسلام چھوڑ کر گمراہوں کی
گھاٹیوں میں مت پھیو (وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ
رواہ احمد وابو داود) اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر یعنے ایک
ساعت پس تحقیق نکالا اُسنے پٹا یعنے ذمہ اسلام کا گردن اپنی سے روایت کی یہ احمد اور ابو داود نے **ف** یعنے اب اس درجہ کو پہونچا کہ شاید
قید اسلام اور بند احکام اُسکے سے باہر آوے (وعن مالک بن انس مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین
لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ رواہ فی الموطا) اور روایت ہے مالک بن انس سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑیں ہیں میں نے بیچ تمہارے دو چیزیں ہرگز گمراہ نہوگے تم جب تک پکڑے رہوگے اُن دونوں کو یعنے کتاب اللہ
اور سنت رسول اُسکے کی یعنے حدیث روایت کی یہ بیچ موطا کے (وعن غضیف بن الحارث الثمالی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلہا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ رواہ احمد) اور روایت ہے غضیف بن حارث ثمالی سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت یعنے جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ اُٹھائی جاتی ہے مانند اُسکے
سنت سے پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے روایت کی یہ احمد نے **ف** چنگل مارنا ساتھ سنت کے اگرچہ تھوڑی
ہو بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے کہ ساتھ اتباع سنت کے پیدا ہوتا ہے نور اور ساتھ گرفتاری بدعت کے آتی ہے تاریکی مثلاً پائخانہ
جانا ہو جب آداب شرع کے بہتر ہے بنانے سرا اور مدرسہ کے سے اسلیے کہ رعایت کرنے والا آداب سنت کا ترقی کرتا ہے طرف مقام قرب
کے اور ساتھ ترک اُسکے کے نزل کرتا ہے اُس سے اور یہ باعث ہوتا ہے اس سے افضل کے ترک کا حتی کہ مرتبہ قساوت قلبی کو پہونچتا ہے کہ اُسکو
رین اور طبع کہتے ہیں کذا ذکرہ الشیخ اور اسی طرح سید جمال الدین نے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ سر اسمیں یہ ہے کہ جسنے مثلاً رعایت آداب پائخانہ کی کی
تو اللہ تعالی توفیق دیگا اُسکو ترقی کی طرف اُس چیز کے کہ اعلی اُس سے ہے اور جو اُسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا ترک اُسکا اور افضلوں کے ترک
کا یہاں تک کہ پہونچیگا طرف مقام رین اور طبع کے انتہی اور مثل اسی کے ملا علی قاری نے لکھکر لکھا ہے کہ کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ کسل کی راہ سے
ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور عتاب کا ہوتا ہے اور سبک جانکر ترک کرنے سے عصیان اور عقاب ثابت ہوتا ہے اور انکار اُسکا بے شبہ
بدعتی کر دیتا ہے اور بدعت کے ترک کرنے میں اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بھی اُنمیں سے نہیں لازم آتی (وعن حسان قال ما ابتدع قوم بدعۃ فی
دینہم الا نزع اللہ من سنتہم مثلہا ثم لا یعیدہا الیہم الی یوم القیمۃ رواہ الدارمی) اور روایت ہے حسان سے کہا نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت
بیچ دین اپنے کے یعنے بدعت سیئہ کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ نکالتا ہے اللہ تعالی سنت اُنکی سے مثل اُسکے پھر نہیں عود کرتی طرف اُنکے قیامت
تلک روایت کی یہ دارمی نے (وعن ابراہیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی
ہدم الاسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا) اور روایت ہے ابراہیم بن میسرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ تعظیم کرے صاحب بدعت کی پس تحقیق اُسنے مدد کی اوپر گرانے اسلام کے روایت کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں بطریق

ارسال کے ف کیونکہ اسکی توقیر مین حقارت سنت کی ہی یہ باعث ہوتی ہی ویران کرنے بناے اسلام کی اوراسی قیاس پر تتبع سنت کی
توقیر کرنے مین اوربیچ حقارت کرنے اہل بدعت کے آبادی بناے اسلام کی ہوتی ہی ۞ سید ۞ علی (وعن ابن عباس قال من تعلم کتاب
اللّٰہ ثم اتبع ما فیہ ہداہ اللّٰہ من الضلالۃ فی الدنیا ووقاہ یوم القیمۃ سوء الحساب وفی روایۃ قال من اقتدی بکتاب اللّٰہ لا یضل فی الدنیا ولا
یشقی فی الاخرۃ ثم تلا ہذہ الایۃ فمن اتبع ہدای فلا یضل ولا یشقی رواہ رزین) اورروایت ہی ابن عباس سے کہا کہ جسنے سیکھی کتاب اللہ کی پھر
پیروی کی اس چیز کی کہ بیچ اسکے ہی ہدایت کریگا اسکو اللہ گمراہی سے بیچ دنیا کے یعنے ثابت رکھے گا اسکو ہدایت پر اوربچا دیگا گمراہی سے جبتلک
زندہ ہی دنیا مین اوربچاویگا اسکو دن قیامت کے برے حساب سے یعنے مواخذہ نہین ہوگا اوربیچ ایک روایت کے ہی کہا جسنے پیروی کی کتاب اللہ
کی نہین گمراہ ہوگا دنیا مین اورنہ بدبخت ہوگا یعنے عذاب نہین دیا جاویگا بیچ آخرت کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت پس جسنے پیروی کی ہدایت
میری کی یعنے قرآن کی پس نہ گمراہ ہوگا یعنے دنیا مین اورنہ بدبخت ہوگا یعنے آخرت مین روایت کی یہ رزین نے (وعن ابن مسعود ان
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ضرب اللّٰہ مثلا صراطا مستقیما وعن جنبتی الصراط سوران فیہما ابواب مفتحۃ وعلی الابواب ستور مرخاۃ
وعند راس الصراط داع یقول استقیموا علی الصراط ولا تعوجوا وفوق ذلک داع یدعو کلما ہم عبد ان یفتح شیئا من تلک الابواب قال ویحک
لا تفتحہ فانک ان تفتحہ تلجہ ثم فسرہ فاخبر ان الصراط ہو الاسلام وان الابواب المفتحۃ محارم اللّٰہ وان الستور المرخاۃ حدود اللّٰہ وان الداعی
علی راس الصراط ہو القرآن وان الداعی من فوقہ ہو واعظ اللّٰہ فی قلب کل مؤمن رواہ رزین ورواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان عن
النواس بن سمعان وکذا الترمذی عنہ الا انہ ذکر اخصر منہ) اورروایت ہی ابن مسعود سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیان کی اللہ
نے ایک مثل راہ سیدھی اوردونون طرف راہ کے دو دیوارین اوربیچ دیوارون کے دروازے کھلے ہوئے اوراوپر دروازون کے پردے پڑے
ہوئے اوررستہ کے سرے پر پکارنے والا پکارتا ہی کہ سیدھے رہو اوپر راہ کے اورست کج چلو اوراوپر اس پکارنے والے کے ایک پکارنے والا
اورہی جب کہ قصد کرتا ہی بندہ یہ کہ کھولے کچھ ان دروازون مین سے کہتا ہی پکارنے والا واے ہی تجکو مت کھول اسکو پس تحقیق تو اگر کھولیگا
داخل ہو جاویگا اسمین یعنے پھر وہان بڑا دکھ پاویگا پھر تفسیر کی یعنے کھولا حضرت نے اس مثال کو پس بیان کیا کہ مراد راہ سے اسلام ہی
یعنے اس سے جنت کو پہونچتے ہین اورمراد دروازون کھلے ہوؤن سے چیزین حرام کی ہوئین اللہ کی یعنے انکے کرنے سے کمال اسلام سے نکل
جاتا ہی اورمراد پردے پڑے ہوؤن سے حدین اللہ کی اورمراد پکارنے والے سے کہ رستہ کے سرے پر ہی قرآن ہی اورمراد پکارنے والے
سے کہ اوپر اسکے ہی وہ نصیحت دینے والا اللہ کی طرف سے ہی بیچ دل ہر مومن کے یعنے فرشتہ روایت کی یہ رزین نے اورروایت کی احمد
نے اوربیہقی نے بیچ شعب الایمان کے نقل کی نواس بن سمعان سے اوراسی طرح ترمذی نے اس سے مگر ترمذی نے ذکر کیا مختصر اس سے
ف حدین اللہ کی کہ درمیان بندے کے اورحرام چیزون کے باندھی ہین کہ ان سے گذرے نہین پس حدون سے مراد ہین احکام الہی اور
بیچ دل ہر مومن کے یعنے فرشتہ جب تلک یہ نہو قرآن کچھ فائدہ نہین دیتا کیونکہ کام قرآن کا راہ بتانا ہی لیکن اس سے نصیحت پکڑنی اورمقصود
کو پہونچنا ساتھ توفیق وہدایت الہی کے ہی کہ دل مین ڈالتا ہی (وعن ابن مسعود قال من کان مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی
لا تؤمن علیہ الفتنۃ اولئک اصحاب محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کانوا افضل ہذہ الامۃ ابرہا قلوبا واعمقہا علما واقلہا تکلفا اختارہم اللّٰہ لصحبۃ نبیہ
ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لہم فضلہم واتبعوہم علی اثرہم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقہم وسیرہم فانہم کانوا علی الہدی المستقیم رواہ رزین) اورروایت
ہی ابن مسعود سے کہا جو شخص چاہے کہ پیروی کرے کسی کی راہ کی پس چاہیے کہ راہ پکڑے ان لوگون کی کہ مرگئے ہین پس تحقیق زندہ نہین امن

کیا جاتا اور پڑتے فتنہ سے یعنے دین مین اور وہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بہترین اس امت کے بہت نیک اس
امت کے باعتبار دل کے اور بہت کامل تھے علم مین اور بہت کم تھے تکلف مین پسند کیا تھا انکو اللہ تعالی نے واسطے صحبت نبی اپنے کے
اور واسطے قائم کرنے دین اپنے کے پس پہچانو تم واسطے انکے بزرگی اور پیروی کرو انکی اوپر نقش قدم انکے کے اور پکڑے رہو جب تک کہ ہو سکے
خلق انکے اور خصلتیں انکی پس تحقیق وہ تھے اوپر ہدایت سیدھی کے روایت کی یہ رزین نے ف یہ بات ابن مسعود نے اپنے زمانہ مین تابعین
سے کہی اور مراد مردون سے صحابہ ہین اور زندون سے اہل زمانہ اپنے کے سواے صحابہ کے اور شاید انھون نے صحابہ کے حقیت کی یہ گواہی
دی واسطے رد کرنے رافضیون اور ملحدین کے اور یہ جو فرمایا بہت نیک اس امت کے باعتبار دل کے یعنے صحابہ دل مین خلوص اور ایمان کامل رکھتے
تھے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوی یعنے یہ صحابہ ایسے ہین کہ امتحان کیا اللہ نے دلون انکے کو واسطے تقوی
کے یعنے طرح بطرح کی سختیان اور مصیبتین ان پر ڈالین تا دیکھے کہ آیا صبر کرتے ہین یا نہین پس باوجود اسکے انکو راضی برضا ہی پایا اور بہت کامل
تھے علم مین یعنے علم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قرأۃ اور فرائض اور تصوف خوب رکھتے اور فہم رسا اور غور عالی اللہ تعالی نے عطا فرمایا تھا
کہ اورون کو ویسا حاصل ہونا مشکل ہے اور بہت کم تھے تکلف مین یعنے بیچ عمل کرنے کے تکلف نہ رکھتے تھے پس وہ چلتے تھے ننگے پانون اور نماز
پڑھتے تھے زمین پر اور کھاتے تھے ہر طرح کے برتن مین یعنے مٹی اور لکڑی وغیرہ کے باسن مین اور پی لیتے جھوٹا لوگون کا اور ایسا ہی حال
علم مین تھا کہ نہ کلام کرتے اسمین مگر جو ضرور ہوتا انکو اور جو مسئلہ نہ جانتے تو کہدیتے کہ ہم نہین جانتے خواہ مخواہ تکلف کرکے تقریرین نہ گھڑتے تھے
اور دفع کرتے فتوی نفسون اپنے سے یعنے اپنے سے زیادہ علم والے کا حوالہ کرتے کہ اس سے پوچھ لو اور جاتے اس پاس کہ انسے زیادہ علم رکھتا
اور ایسا ہی حال قرأت مین تھا کہ پڑھتے تھے قرآن حق پڑھنے اسکے کا اور لہجون عرب کے راگ راگنی وغیرہ مین نہ پڑھتے تھے اور اسی طرح احوال
باطن مین سب بے تکلف تھے کہ وہ رقص نہ کرتے تھے یعنے حال نہ لاتے تھے اور نہ ہو ہا کرتے تھے اور نہ گر گر پڑتے تھے اور نہ سر جھکاتے تھے یعنے حال
لانے مین اور نہ جمع ہوتے تھے واسطے راگ اور مزامیر کے جیسا کہ حال ہمارے وقت کے لوگون کا ہے اور نہ حلقہ بنا بنا کر بیٹھتے واسطے ذکر جہر کے
مساجد مین اور نہ اپنے گھرون مین بلکہ فروتن بطور فرش کے بیچھے رہتے اور ارواحین انکی سیر کرتین عرش پر ظاہر مین ملے رہتے ساتھ خلق کے
اور باطن مین متوجہ رہتے طرف حق کے اور پہنتے جو میسر ہوتا انکو قسم صوف اور سوت اور کتان سے اور نہ مقید تھے ساتھ پہننے گدڑی وغیرہ کے
یا اٹھا رکھا اور کھاتے جو مہیا ہوتا قسم حلال اور مزہ دار سے یعنے پرہیز نہ کرتے تھے گوشت اور دودھ اور میوون وغیر ذلک سے اور سب یہ باتین
حاصل ہوئی تھین انہین سبب تربیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مربی کامل مکمل تھے جیسے کہ فرمایا ہے ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنے ادب سکھایا مجھے
میرے رب نے پس اچھا ادب سکھایا مجکو اور مراد پہچاننے سے یہ ہے کہ متابعت انکی کرو اور محبت انکی رکھو اور اخلاق انکے سے سیکھو اور اس
حدیث سے فضیلت اور کمال صحابہ کا معلوم ہوا کہ تمام خلائق مین جب یہ افضل تھے اور کمال استعداد قبول کرنے ہدایت کا رکھتے تھے
تو اللہ تعالی نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے انکو پسند فرمایا جیسے کہ اس آیۃ مین فرمایا والزمہم کلمۃ التقوی وکانوا احق بہا واہلہا یعنے لازم کیا اللہ
نے انپر کلمہ تقوی کا اور تھے لائق تر اور مستحق تر ساتھ کلمہ تقوی کے اور آثار مین آیا ہے کہ پروردگار تعالی نے نظر فرمائی تمام بندون کے دلون پر
پایا دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن تر اور پاک تر پس رکھا نور نبوت کا اسمین اور پایا صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلون کو بہت صاف اور لائق تر
پس اختیار کیا انکو نبی کی صحبت کے لیے اور یہ بات تو خود ظاہر ہے بزرگون کی صحبت مین مرید خدمتگزاری کرکے کس کس درجہ کو پہونچے ہین
تعجب ہے کہ صحابہ کرام ساری عمر اپنی پیغمبر کی صحبت مین گذارین اور کمال وفضل نہ حاصل کرین ۞ حق (وعن جابر ان عمر بن الخطاب

اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَۃٍ مِّنَ التَّوْرٰىۃِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ نُسْخَۃٌ مِّنَ التَّوْرٰىۃِ فَسَکَتَ فَجَعَلَ یَقْرَأُ وَوَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَغَیَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ ثَکِلَتْکَ الثَّوَاکِلُ مَا تَرٰی مَا بِوَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا وَّاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب لائے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نسخہ توراۃ کا پس کہا اے رسول خدا کے یہ ہے نسخہ توراۃ کا پس چپ رہے حضرت پس شروع کیا حضرت عمر نے پڑھنا اور چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تھا پس کہا حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو گم کریں تجھکو گم کرنے والیاں کیا نہیں دیکھتا تو اس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پس دیکھا حضرت عمرؓ نے طرف چہرہ آنحضرت کے پس کہا پناہ پکڑتا ہوں ساتھ اللہ کے اللہ کے غضب سے اور غضب رسول اسکے سے راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اسکے کے ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسیٰ پس پیروی کرتے تم انکی اور چھوڑ دیتے تم مجھکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی راہ سے اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کی یہ دارمی نے ف جملہ ثکلتک الثواکل کا دعا ہے واسطے موت کے لیکن عرب اپنے محاورہ میں اصل معنی اسکے مراد نہیں رکھتے بلکہ مقام تعجب میں بولتے ہیں کہ عجب ہے کہ تو یہ بات نہیں سمجھتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب و سنت کو چھوڑ کر انکے غیر کی طرف رجوع نہ کرے کتابوں یہود اور نصاریٰ اور حکما اور فلاسفہ سے ؛ علی (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَامِیْ لَا یَنْسَخُ کَلَامَ اللّٰہِ وَکَلَامُ اللّٰہِ یَنْسَخُ کَلَامِیْ وَکَلَامُ اللّٰہِ یَنْسَخُ بَعْضُہٗ بَعْضًا) اور انہیں سے ہے روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام میرا نہیں نسخ کرتا کلام اللہ کو اور کلام اللہ کا نسخ کرتا ہے کلام میرے کو اور کلام اللہ نسخ کرتا ہے بعض اسکا بعض کو ف نسخ تغیر و تبدیل ایک حکم شریعت کا ہے ساتھ حکم دوسرے کے واسطے اصلاح کار دین کے پس نسخ چار قسم پر ہے نسخ کتاب کا ساتھ کتاب کے اور نسخ حدیث کا ساتھ حدیث کے اور نسخ کتاب کا ساتھ حدیث کے اور نسخ حدیث کا ساتھ کتاب کے لیکن ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نسخ کتاب اللہ کا ساتھ حدیث کے نہیں ہوتا پس تاویل اس حدیث میں یہ ہوگی کہ مراد کلامی سے یہاں وہ ہو کہ بطریق رائے اور اجتہاد کے فرمایا ہو نہ بطریق وحی کے یا یہ حدیث منسوخ ہو واللہ اعلم ؛ حق (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَادِیْثَنَا یَنْسَخُ بَعْضُھَا بَعْضًا کَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ) اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حدیثیں میری نسخ کرتی ہیں بعض انکی بعض کو مانند نسخ کرنے قرآن کے (وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْھَا رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ الدَّارَقُطْنِیُّ) اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرض کیے کتنے فرض پس نہ ضائع کرو تم انکو یعنی چھوڑ نہ دو انکو یا شرط یا ارکان انکے ترک کر دیا یا وسمعہ اور عجب و غرور انہیں نہ کرو اور حرام کیں کتنی چیزیں یعنی گناہ پس نہ نزدیک ہو انکے اور مقرر کیں حدیں یعنی قصاص وغیرہ پس نہ بڑھ جاؤ انسے یعنی کمی زیادتی انمیں نہ کرو اور سکوت فرمایا کتنی چیزوں سے یعنی نہیں ذکر فرمایا حکم کتنی چیزوں کا کہ واجب ہیں یا حرام ہیں یا حلال ہیں بدون بھولنے کے پس نہ بحث کرو انمیں روایت کیں تینوں حدیثیں دارقطنی نے کتاب العلم کتاب بیان کرنا علم کے اور فضیلت اسکی کے ف مراد علم سے علم دین ہے کہ متعلق ہے ساتھ کتاب اور سنت کے وہ دو قسم ہے ہے بادی یعنی وسائل اور

مقاصد مبادی وہ علم ہی کہ معرفت کتاب وسنت کی اُسپر موقوف ہی مثل لغت اور صرف اور نحو وغیرہ کے اور مقاصد جو کہ متعلق ہو ساتھ اعمال اور اخلاق اور عقائد کے اور اِن سب کو علم معاملت بھی کہتے ہین اور ایک علم علم مکاشفہ ہی وہ ایک نور ہی کہ بعد عمل کرنے کے علم ظاہر پر دل مین پڑتا ہی کہ ساتھ اسکے حقیقتین ہر چیز کی ظاہر ہو جاتی ہین اور معرفت ذات وصفات اور افعال حق سبحانہ تعالی کی پیدا ہوتی ہی اس علم کو علم حقیقت اور علم وراثت کہتے ہین بحکم اس حدیث کے من عمل بما علم ورثہ اللہ علم ما لم یعلم یعنے جو کہ عمل کرتا ہی علم پر نصیب کرتا ہی اُسکو اللہ تعالی علم اس چیز کا کہ نہ جانتی ہی اور نہ پڑھی ہی پس علم ظاہر اور باطن جو مشہور ہی معنی اسکے یہ ہین اور ایک کو دوسرے کے ساتھ نسبت ہی مانند نسبت تن اور جان اور پوست اور مغز کے اور آیتین اور حدیثین کہ فضیلت علم مین وارد ہوئی ہین ان سب اقسام کو شامل ہین اور پر تفاوت مراتب اور درجات اسکے کے ہی حق

**الفصل الاول** فصل پہلی (عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ البخاری) روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک آیت اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے اور نہین ہی گناہ اور جو شخص کہ جھوٹ باندھے مجھپر جانکر پس چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ مین روایت کی یہ بخاری نے **ف** مراد آیت سے وہ حدیثین ہین کہ مفید بہت ہون جیسے من صمت نجا یعنے جو چپ رہا نجات پائی اور جیسے لا ضرر ولا ضرار یعنے نہ بات کاٹ اپنے بھائی کی نہ ہنسی کر اُس سے اور سوا اسکے اور حدیثین کہ اسی طرح کی جامع ہین پس معنی اس جملہ کے یہ ہونگے کہ پہونچاؤ میری طرف سے حدیثین میری اگرچہ تھوڑی ہون اسمین رغبت دلائی پھیلانے علم پر اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے مراد یہ ہی کہ جو قصے سنو اُنسے بیان کرنا اُنکا جائز ہی اور احکام وغیرہ اُنکے نقل کرنے سے منع فرماتے ہین جیسے کہ پہلی حدیث مین گذر چکا ہی کیونکہ تمام شریعتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے منسوخ ہو گئین اور ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ مین اسمین نہایت منع اور زجر ہی جھوٹ باندھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ حرام اور کبیرہ گناہ ہی ساتھ اتفاق علما کے اور امام محمد جوینی نے اسکو کفر لکھا ہی اور یہ حدیث یعنے من کذب علی آخر تک متواترات سے ہی بلکہ اسکے درجہ کو اور حدیث متواتر نہین پہونچتی ہی کہ بہت سے صحابیون نے نقل کی ہی چنانچہ لکھا ہی بعضون نے کہ باسٹھ صحابی اسکے راوی ہین کہ انمین عشرہ مبشرہ بھی ہین اور سید علی حق (وعن سمرۃ بن جندب والمغیرۃ بن شعبۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدث عنی بحدیث یری انہ کذب فهو احد الکاذبین رواہ مسلم) اور روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حدیث کرے مجھسے کوئی حدیث گمان رکھتا ہو کہ تحقیق وہ جھوٹ ہی پس وہ ایک ہی جھوٹون مین سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** کیونکہ سبب رواج دینے اور منتشر کرنے اسکے کے مددگار جھوٹ بنانے والے کا ہوا پس یہ بھی مانند اسکے ہوا (وعن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ به خیرا یفقهه فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی متفق علیہ) اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالی ساتھ اسکے بھلائی کا سمجھ دیتا ہی اُسکو بیچ دین کے یعنے احکام شریعت اور طریقت اور حقیقت مین اور سوا اسکے نہین کہ مین بانٹتا ہون اور اللہ دیتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے مین حدیث وغیرہ بیان کر دیتا ہون سمجھ اور فکر اور عمل اسپر جتنا جناب باری تعالی چاہتا ہی عطا فرماتا ہی (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس معادن کمعادن الذهب والفضة خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا رواہ مسلم) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کان ہین مانند کان سونے اور چاندی کے بہتر اُنکے بیچ جاہلیت کے بہتر اُنکے ہین بیچ اسلام کے جبکہ سمجھین روایت کی

یہ مسلم نے ف آدمی کان ہین مانند کان سونے اور چاندی کے یعنے نیک اخلاق اور صفات مین متفاوت ہین موافق استعداد اور بزرگی ذات کے جیسے کہ ایک کان ہے کہ اسمین لعل و یاقوت پیدا ہوتے ہین اور مین سونا چاندی اور اور مین سرمہ چونا وغیرہ اور مطلب اُسکے مابعد کے جملہ کا یہ ہے کہ جو لوگ کفر کی حالت مین اچھی صفتین رکھتے تھے یعنی سخاوت شجاعت وغیرہا وہ جب مسلمان ہوے اور علم دین خوب حاصل کیا اچھے ہوئی بیچ جاہلیت کے پہلے ظلمت کفر مین چھپے ہوے تھے جیسے کہ سونا وغیرہ کان مین خاک مین چھپا ہوتا ہے جب مسلمان ہوے اور کچھ بھی ریاضت کی مین پگھلے وہ الآیش جاتی رہی اور خالص ہو گئے اور ساتھ نور علم اور معرفت کے روشن ہوئے ❊ ح ❊ (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حسد مگر بیچ حق دو شخصون کے ایک وہ شخص کہ دیا اُسکو اللہ نے مال اور توفیق دی اُسکو اوپر خرچ کرنے اسکے کے بیچ حق کے اور دوسرا شخص وہ ہے کہ دیا اُسکو اللہ نے علم پس حکم کرتا ہے ساتھ اسکے اور سکھاتا ہے اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد حسد سے یہان غبطہ ہے حسد اسکو کہتے ہین کہ کسی پر نعمت دیکھے تو یہ آرزو کرے کہ اس سے دور ہو جاوے یہ آرزو کرنی درست نہین مگر ظالم اور مفسد کے حق مین کرے تو درست ہے اور غبطہ یہ کہ آرزو کرے کہ حاصل ہو نعمت میرے تئین بھی جیسے کہ فلانے کو ہے پس یہ آرزو اچھی باتون کے لیے کرنی درست ہے ❊ ح ❊ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ مرتا ہے آدمی موقوف ہوتا ہے اُس سے ثواب عمل اُسکے کا مگر ثواب تین عملون کا باقی رہتا ہے صدقہ جاری یا علم کہ نفع لیا جاوے ساتھ اُسکے یا اولاد صالح کہ دعا کرے واسطے اُسکے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے نماز روزہ وغیرہ جو زندگی مین کرتا ہے ثواب اُسکا تو ذخیرہ ہوتا ہے ملیگا بعد مرنے کے لیکن آیندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جب تلک کرتا تھا پاتا تھا اب نہ کریگا نہ پاویگا مگر ان تین چیزون کا بعد مرنے کے بھی پہونچتا رہتا ہے صدقہ جاریہ جیسے کوئی زمین وغیرہ وقف کر گیا یا کنوان یا باولی بنا گیا وغیر ذلک اور علم کہ نفع لیا جاتا ہے جیسے کوئی کتاب تصنیف کر گیا یا کسی کو علم پڑھا گیا ❊ سید (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے اُنھین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دور کرے مسلمان سے سختی کو دنیا کی سختیون مین سے دور کریگا اللہ اُس سے سختی کو سختیون دن قیامت کی سے اور جسنے آسان کر دیا اوپر تنگدست کے آسان کریگا اللہ اوپر اُسکے بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور جسنے کہ پردہ پوشی کی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اُسکی اللہ بیچ دنیا اور آخرت کے اور اللہ تعالی بیچ مدد بندے کے ہے جبتک کہ ہے بندہ بیچ مدد بھائی اپنے مسلمان کے اور جو شخص کہ چلے ایک راہ مین کہ ڈھونڈھتا ہے بیچ اسکے علم آسان کریگا اللہ واسطے اُسکے بسبب اُسکے راہ طرف بہشت کے اور نہین جمع ہوتی کوئی قوم بیچ کسی گھر کے گھرون مین سے اللہ کے یعنے مسجد مدرسہ وغیرہ مین پڑھین کتاب اللہ کو اور معنی بیان کرین اُسکے آپس مین مگر اُترتی ہے اوپر اُنکے تسکین اور ڈھانکتی ہے اُنکو رحمت اور گھیرتے ہین اُنکو فرشتے اور ذکر کرتا ہے اُنکا اللہ بیچ اُن لوگون کے کہ نزدیک اُسکے ہین یعنے ملائکہ مقربین اور جسکو کہ تاخیر کیا اُسکو عمل اُسکے نے نہین جلدی کریگا ساتھ اُسکے نسب اُسکا روایت کی یہ مسلم نے ف آسان کر دیا تنگدست پر یعنے مثلاً کسی کے ذمہ قرض تھا اور وہ اُسکے ادا سے عاجز تھا اُسنے اُسکو مال دیا تا وہ ادا کرے یا اگر اسکا قرض تھا اُسنے بخشدیا یا مہلت دی

اور پردہ پوشی کی یعنے عیب اُسکا ظاہر کرکے رسوا نہ کیا اور دوسرے معنے اسکے یہ ہین کہ جو کوئی ستر ڈھانکے ننگے کا کپڑے سے تو ثواب مذکور پاویگا
اور آسان کریگا راہ طرف بہشت کے یعنے داخل کریگا اُسکو بہشت مین بسبب جزاے طلب علم کے یا توفیق دیگا عمل نیک کی کہ باعث
داخل ہونے بہشت کا ہوگا اور معنے سکینہ کے ہین تسکین اور خاطر جمعی کہ اُسکے سبب سے خواہشین دنیا کی اور خوف ماسوا اللہ کا دل سے
نکل جاتا ہے اور حضور ساتھ اللہ کے اور نورانیت پیدا ہوتی ہے اور اخیر حدیث کے یہ معنی ہین کہ جسنے قصور کیا عمل مین نسب عالی اُسکا قیامت
کو کچھ کام نہین آنے کا بیت بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی ؛ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست ؛ حق ؛ (وعنہ قال
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ نِ اسْتُشْہِدَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَہَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْہَا
قَالَ قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اسْتُشْہِدْتُ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُّقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْہِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَ
رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَہٗ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَہَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْہَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُہٗ وَقَرَأْتُ فِیْکَ الْقُرْاٰنَ قَالَ کَذَبْتَ
وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ اِنَّکَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِیُقَالَ ہُوَ قَارِیٌٔ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْہِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاَعْطَاہُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ کُلِّہٖ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَہَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْہَا قَالَ مَا تَرَکْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُّنْفَقَ فِیْہَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیْہَا لَکَ
قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ ہُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْہِہٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول آدمیون مین سے کہ حکم کیا جاویگا اُسپر دن قیامت کے یعنے بسبب ترک کرنے خالص نیت کے
ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اللہ تعالی اُسکو یعنے یاد دلاویگا نعمتین اپنی پس پہچانیگا اُنکو پس فرماویگا اللہ
تعالی کیا عمل کیا تونے بیچ اُنکے یعنے نعمتین جتاکر اعتراض کریگا کہ شکرانہ اُنکا تونے کیا ادا کیا کہیگا لڑا مین بیچ راہ تیری کے یہان تک کہ شہید
کیا گیا مین فرماویگا اللہ کہ جھوٹا ہے تو ولیکن لڑا تو کہ کہا جاوے کہ بہادر ہے پس تحقیق کہا گیا یعنے غرض تیری خلق سے حاصل ہوئی اب مجھسے
کیا چاہتا ہے پھر حکم کیا جاویگا اُسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منھ اپنے کے یہان تک کہ ڈالا جاویگا بیچ آگ کے اور ایک وہ شخص کہ سیکھا علم اور سکھلایا
اُسکو اور پڑھا قرآن پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اُسکو نعمتین اپنی پس معلوم کریگا فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونے بیچ اُسکے کہیگا سیکھا مین نے
علم اور سکھلایا اُسکو اور پڑھا مین نے بیچ راہ تیری کے قرآن فرماویگا اللہ تعالی جھوٹ بولا تونے ولیکن سیکھا تونے علم کو تاکہ کہا جاوے تحقیق تو
عالم ہے اور پڑھا تونے قرآن کو تاکہ کہا جاوے وہ قاری ہے پس تحقیق کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اُسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منھ اپنے کے یہان تک
کہ ڈالا جاویگا آگ مین اور ایک وہ شخص ہے کہ کشادہ کیا اللہ نے اوپر اُسکے روزی کو اور دیا اُسکو مال ہر قسم کا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم
کراویگا اُسکو نعمتین اپنی پس معلوم کریگا اُنکو فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونے بیچ اُسکے کہیگا نہین چھوڑی مین نے کوئی راہ کہ دوست رکھتا ہو تو
یہ کہ خرچ کیا جاوے بیچ اُسکے مگر کہ خرچ کیا مین نے بیچ اُسکے واسطے تیرے فرماویگا اللہ تعالی جھوٹا ہے تو ولیکن کیا تونے تاکہ کہا جاوے کہ وہ سخی ہے
پس کہا گیا پھر حکم کیا جاویگا اُسکو پس کھینچا جاویگا اوپر منھ اپنے کے پھر ڈالا جاویگا بیچ آگ کے روایت کی یہ مسلم نے (وعن عبد اللہ بن عمرو
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا یَّنْتَزِعُہٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰکِنْ یَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یُبْقِ عَالِمًا
اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُہَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق اللہ تعالی نہین اُٹھا لیگا علم کو یعنے آخری زمانہ مین کہ اُٹھا لے اُسکو نکالنے کر یعنے دور کرے اُسکو بندون مین سے ولیکن اُٹھا لیگا علم
کو ساتھ اُٹھا لینے علما کے یہان تک کہ جب نہین باقی رکھیگا کسی عالم کو پکڑینگے لوگ سردار جاہل پس پوچھے جاوینگے مسئلہ پس فتوی دینگے

بے علم پس گمراہ ہووینگے اور گمراہ کرینگے لوگون کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن شقیق قال کان عبد اللہ بن مسعود یذکر الناس فی کل خمیس فقال لہ رجل یا ابا عبد الرحمن لوددت انک ذکرتنا فی کل یوم قال اما انہ یمنعنی من ذلک انی اکرہ ان املکم وانی اتخولکم بالموعظۃ کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بہا مخافۃ السآمۃ علینا متفق علیہ) اور روایت ہی شقیق سے کہا تھے عبد اللہ بن مسعود نصیحت کرتے لوگون کو بیچ ہر جمعرات کے پس کہا انکو ایک شخص نے ای ابو عبد الرحمن البتہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ نصیحت کیا کرو ہمکو بیچ ہر روز کے کہا انھون نے خبردار ہو تحقیق منع کرتا ہی مجکو اس سے یہ کہ تحقیق مین مکروہ رکھتا ہون کہ تنگ کرون مین تمکو اور مین خبرگیری کرتا ہون تمھاری ساتھ نصیحت کے جیسا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبرگیری کرتے ہماری ساتھ نصیحت کرنے کے واسطے خوف اکتانے کے اوپر ہمارے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم بکلمۃ اعادہا ثلثا حتی تفہم عنہ واذا اتی علی قوم فسلم علیہم سلم علیہم ثلثا رواہ البخاری) اور روایت ہی انس سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام فرماتے کوئی کلام پھیرتے اسکو تین بار فرماتے یہان تک کہ خوب سمجھ لیتے لوگ اُنسے اور جب کہ آتے اوپر کسی قوم کے پس ارادہ سلام کا کرتے سلام کرتے اُنپر تین بار روایت کی یہ بخاری نے

ف یعنے جس بات کا اہتمام بہت منظور ہوتا اور گمان ہوتا کہ لوگون نے سنی نہ ہو گی اُسمین اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہوگا کہ تین بار فرماتے ہونگے واللہ اعلم اور تین سلام ایک وقت اذن چاہنے کے اندر آنے کے لیے اور دوسرا سلام تحیۃ کا یعنے جو کہ وقت ملاقات کے کرتے ہین اور تیسرا رخصت کے وقت ۱۲ شیخ سید ۱۲ (وعن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ ابدع بی فاحملنی فقال ما عندی فقال رجل یا رسول اللہ انا ادلہ علی من یحملہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یہ کہ نہین چل سکتی سواری میری پس سواری دو مجکو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین میرے پاس سواری پس کہا ایک شخص نے کہ ای رسول خدا کے مین بتاؤن اُسکو ایسے شخص کو کہ وہ سواری دے اُسکو پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آگاہ کرے اوپر بھلائی کے پس واسطے اُسکے ہی مانند ثواب کرنے والے اُس بھلائی کے روایت کی یہ مسلم نے (وعن جریر قال کنا فی صدر النہار عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ قوم عراۃ مجتابی النمار او العباء متقلدی السیوف عامتہم من مضر بل کلہم من مضر فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما رای بہم من الفاقۃ فدخل ثم خرج فامر بلالا فاذن واقام فصلی ثم خطب فقال یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ الی آخر الآیۃ ان اللہ کان علیکم رقیبا والآیۃ التی فی الحشر اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد تصدق رجل من دینارہ من درہمہ من ثوبہ من صاع برہ من صاع تمرہ حتی قال ولو بشق تمرۃ قال فجاء رجل من الانصار بصرۃ کادت کفہ تعجز عنہا بل قد عجزت ثم تتابع الناس حتی رایت کومین من طعام وثیاب حتی رایت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہلل کانہ مذہبۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص من اجورہم شیء ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرہا ووزر من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارہم شیء رواہ مسلم) اور روایت ہی جریر سے کہا تھے ہم بیچ اول روز کے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آئی اُنکے پاس ایک قوم ننگے بدن والی لپیٹے کمل یا عبا اور ڈالے ہوئے تھی تلوارین گلے مین اکثر اُنکے قوم مضر کے تھے بلکہ سب اُنکے مضر ہین سے پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب اسکے کہ دیکھا اُنپر اثر فاقہ کا پس داخل ہوئے گھر مین یعنے اور اُنکے لیے کچھ تلاش کیا کچھ نہ پایا پھر نکلے پس حکم کیا حضرت بلال کو پس اذان

کہی اور تکبیر کہی پس نماز پڑھی یعنے ظہر کی یا جمعہ کی پھر خطبہ فرمایا پس پڑھی خطبہ مین یہ آیت ای لوگو ڈرو پروردگار اپنے سے جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے یعنے حضرت آدم علیہ السلام سے آخر آیت تک کہ اخیر اُسکا یہ ہی تحقیق اللہ ہی اوپر تمھارے نگہبان اور پڑھی وہ آیت کہ بیچ سورۂ حشر کے ہی ڈرو اللہ سے اور چاہیے کہ نظر کرے آدمی اُس چیز کو کہ آگے بھیجی ہی واسطے کل آنے والے کے فرمایا حضرت نے خیرات کرے شخص دینار اپنے مین سے درہم اپنے مین سے کپڑے اپنے مین سے اور اپنے پیمانہ گیہون مین سے اور اپنے پیمانہ کھجورون مین سے یہان تلک کہ فرمایا خیرات کرے اگرچہ ٹکڑا کھجور کا ہو کہا راوی نے پس لایا ایک شخص انصار مین سے ایک تھیلی بھری ہوئی دینار کی یا درم کی ہاتھ اُسکا قریب تھا کہ تھک جاوے اُس سے بلکہ تحقیق تھک گیا پھر شروع کیا پے در پے لانا لوگون نے یہان تلک کہ دیکھے مین نے دو تودے غلہ کے اور کپڑے کے یہان تلک کہ دیکھا مین نے چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا گویا کہ سونا بھرا ہوا تھا یعنے بسبب خوشی کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رواج دے بیچ اسلام کے طریق نیک کو پس واسطے اُسکے ہی ثواب اسکا اور ثواب اُس شخص کا کہ عمل کیا ساتھ اُسکے پیچھے اُسکے بغیر ناقص ہونے اجر اُنکے سے کچھ اور جسنے رواج دیا بیچ اسلام کے طریقہ بد کو ہوگا اوپر اُسکے گناہ اُسکا اور گناہ اُنکا کہ چلینگے اُسپر پیچھے اُسکے بغیر اُسکے کہ نقصان ہو گناہون اُنکے سے کچھ روایت کی یہ مسلم نے **ف** لفظ او العباء کا جو اول حدیث مین آیا ہی کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ اوپر کے راوی نے مجتابی النمار کہا یا مجتابی العباء دونون کمل کی قسم سے ہین اور پہلی آیت سورۂ نسا مین ہی اُس مین ذکر خیرات کرنے کا اور ناتے وارون سے سلوک کرنے کا ہی حضرت نے یہ آیتین پڑھکر رغبت دلائی خیرات کی (وعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِّنْ دَمِہَا لِاَنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین خون کیا جاتا کوئی از روے ظلم کے مگر کہ ہوتا ہی اوپر پہلے بیٹے آدم کے ایک حصہ خون اُسکے سے کس واسطے کہ اُسنے اول طریقہ نکالا قتل کرنے کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جو کوئی کسی کو قتل کرتا ہی جتنا گناہ اُسپر لکھا جاتا ہی اتنا ہی قابیل پر بھی کہ بیٹا حضرت آدم علیہ السلام کا ہی لکھا جاتا ہی کیونکہ پہلے اُسنے اپنے بھائی ہابیل کو مارا تھا (وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ مُعَاوِیَۃَ لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ فِیْ بَابِ ثَوَابِ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی) اور ذکر کرینگے ہم حدیث معویہ کی کہ سرا اُسکا یہ ہی لایزال من امتی بیچ باب ثواب اس امت کے اگر چاہے اللہ تعالی یعنے مصابیح والے نے یہان ذکر کی ہی اور ہمنے وہان

## الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ کَثِیْرِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِی الدَّرْدَاءِ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنِّیْ جِئْتُکَ مِنْ مَدِیْنَۃِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَدِیْثٍ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تُحَدِّثُہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَۃٍ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیْہِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ طَرِیْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَہَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْہَمًا وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَسَمَّاہُ التِّرْمِذِیُّ قَیْسَ بْنَ کَثِیْرٍ) اور روایت ہی کثیر بن قیس سے کہا تھا مین بیٹھا ہوا ساتھ ابی درداء کے بیچ مسجد دمشق کے یعنے شام کے پس آیا اُن پاس ایک شخص پس کہا ای درداء تحقیق مین آیا ہون تمھارے پاس شہر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سے واسطے ایک حدیث کے کہ پہونچی ہی مجکو جو کہ تم نقل کرتے ہو اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین آیا مین واسطے اور کام کے کہا ابو درداء نے پس تحقیق سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ایک راہ میں یعنے قریب ہو یا دور ہو کہ طلب کرتا ہے بیچ اُسکے علم یعنے علم دین کا تھوڑا ہو چلاتا ہے اللہ اُسکو راہ میں راہوں بہشت کی سے اور
تحقیق فرشتے رکھتے ہیں بازو اپنے واسطے رضامندی طالب علم کے اور تحقیق عالم البتہ استغفار کرتے ہیں واسطے اُسکے جو کچھ بیچ آسمان کے ہیں یعنے ملائکہ اور جو کچھ بیچ زمین
کے ہیں یعنے جن وانس وغیرہ اور مچھلیاں درمیان میں پانی کے اور تحقیق فضیلت عالم کی اوپر عابد کے مانند بزرگی چاند چودھویں رات کے ہے اوپر تمام ستاروں
کے اور تحقیق عالم وارث ہیں پیغمبروں کے اور تحقیق نبی نہیں ورثہ چھوڑ گئے دینار اور نہ درہم اور سوا اسکے نہیں کہ ورثہ چھوڑا ہے علم پس جسنے حاصل کیا علم کو لیا اُسنے
حصہ کامل روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نام لیا راوی کا ترمذی نے قیس بن کثیر لیکن صحیح کثیر بن قیس ہی ہے جیسے کہ مصنف نے
کہا ف نہیں آیا میں واسطے اور کام کے یعنے سوا سننے حدیث کے اور کچھ غرض میری نہیں اُنھوں نے اجمالاً وہ حدیث سنی ہو گی چاہا کہ ساتھ تفصیل کے سنیں یا
احتمال ہے کہ اُنھوں نے بواسطہ سُنی ہو گی اب چاہا کہ بلا واسطہ سنیں اُنسے پھر ابو درداء نے جو آگے حدیث بیان کی احتمال ہے کہ یہی حدیث اُسنے
پوچھی ہو یا وہ بہت مشقت اُٹھا کر آیا تھا اسلیے اُسکا ثواب بیان کیا اور وہ حدیث جو مطلوب تھی یہاں نہ مذکور ہو اور رکھتے ہیں بازو یا تو بازو
حقیقۃً بچھاتے ہیں یا یہ کنایہ ہے تواضع اور رجوع برحمت سے اور زمین والوں میں مچھلیاں بھی داخل تھیں لیکن پھر جو ذکر فرمایا تو اشارہ ہے اسپر کہ
مینھ برسنا اور حاصل ہونا خیر اور ارزانی کا بسبب برکت علما کے ہے یہانتک کہ مچھلیاں وغیرہ بھی اندر پانی کے زندہ ہیں انھیں کی برکت سے
اور فائدہ عالم کا متعدی ہے یعنے اوروں کو بھی پہونچتا ہے اور فائدہ عابد کا لازمی یعنے اُسی کی ذات کو ہے اسلیے عالم کو مشابہ چاند کے کیا کہ روشنی
اُسکی بھی سارے میں پہونچتی ہے اور عابد کو مشابہ ستارہ کے کہ اُسکی روشنی اور جا سے نہیں پھیلتی اگر کوئی کہے کہ عالم خالی عبادت سے نہو گا کہ علم
بے عمل کو فضیلت نہیں اور اسی طرح عبادت بے علم کے صحیح نہیں ہوتی پس دونوں عالم بھی ہونگے اور عابد بھی پس فرق عالم اور عابد میں
کیا ہے جواب یہ کہ مراد عالم سے وہ ہے کہ بعد تحصیل علم کے اکتفا ساتھ عبادت ضروری کے یعنے فرائض اور واجبات اور سنتوں موکدہ کے کرکے
صرف اوقات اپنی ساتھ شغل علم کے کرتا ہے اور کام اُسکا پھیلانا علم اور ترویج دین کا ہے اور مراد ساتھ عابد کے یہ ہے کہ بعد تحصیل علم کے مشغول
عبادت میں رہتا ہے ازبسکہ فائدہ رواج دینے علم کا بہت ہے فضیلت اُسکی بھی عبادت پر بہت ہوئی اکثر حدیثوں سے یہی معلوم ہوتا ہے شرح السنۃ
میں امام ثوری رحمہ سے منقول ہے کہ کہا نہیں جانتا میں آج کے دن کوئی چیز افضل طلب علم سے لوگوں نے کہا اُنکو کہ نہیں ہے واسطے لوگوں کے نیت یعنے
خلوص نیت میں اُنکے نہیں کہا اُنھوں نے کہ طلب کرنا اُنکا علم کو سبب ہے نیت کا یعنے نیت اِس سے آپ ہی درست ہو جاتی ہے اور اسی لیے کہا
ہے بعضے عالموں نے کہ طلب کیا ہمنے علم واسطے غیر خدا کے پھر ہو گیا اللہ ہی کے لیے اور امام شافعی رح کہتے ہیں کہ طلب کرنا علم کا افضل ہے نماز نفل
سے کیونکہ یا تو وہ فرض عین ہو گا یا فرض کفایہ اور دونوں افضل ہیں نفل سے * سیہ حق علی (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ وَاَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مَکْحُوْلٍ مُرْسَلًا وَلَمْ یَذْکُرْ رَجُلَانِ وَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا
وَسَرَدَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اٰخِرِہٖ) اور روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہا ذکر ہوا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو شخصوں کا ایک اُن میں سے
عابد اور دوسرا عالم یعنے حضرت سے پوچھا کہ افضل دونوں میں سے کون ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی عالم کی اوپر عابد
کے مانند بزرگی میری کے اوپر ادنی تمھارے کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی اور فرشتے اُسکے اور اہل آسمان
اور زمین یہانتک کہ چیونٹیاں بیچ بلوں اپنے کے اور یہانتک کہ مچھلیاں دعا خیر کرتی ہیں اوپر تعلیم کرنے والے لوگوں کے خیر کو

یعنے علم دین کو روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ دارمی نے مکحول سے بطریق ارسال کے اور نہین ذکر کیا دو شخصون کا فرمایا بزرگی عالم کی
اوپر عابد کے مانند فضیلت میری کے اوپر ادنی تمھارے کے پھر پڑھی یہ آیت سواے اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندے اسکے جو کہ
عالم ہین اور بیان کی حدیث آخر تک ف مانند بزرگی میری کے اوپر ادنی تمھارے کے خیال کیا چاہیے کہ حضرت کی فضیلت تمھارے
ادنی پر کسقدر ہی اور نہین ذکر کیا دو شخصون کا یعنے پہلی روایت مین جو مذکور ہی کہ حضرت کے روبرو دو شخصون کا ذکر ہوا یعنے عالم اور عابد کا
وہ دارمی کی روایت مین نہین ہی (وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَاِنَّ رِجَالًا
يَأْتُونَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لوگ تمھارے تابع ہین یعنے صحابہ کو فرمایا اور تحقیق کتنے آدمی آوینگے تمھارے پاس طرفون زمین سے طلب
کرینگے سمجھ بیچ دین کے پس جبکہ آوین تمھارے پاس پس قبول کرو وصیت بیچ حق اُنکے کے بھلائی کی یعنے اُنسے بھلائی کرنا اور تعلیم کرنا اُنکو علم
دین روایت کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْحَكِيمِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ
بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ فائدہ دینے والا دین مین مطلوب ہی حکیم کا یعنے دانا کا پس جہان پاوے اُسکو پس وہ لائق
ہی اُسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور ابراہیم بن فضل روایت کرنے والا اس حدیث
مین ضعیف گنا جاتا ہی یعنے بیچ بیان کرنے حدیث کے ف یعنے جیسے کوئی گم ہوئی چیز اپنی کسی کے پاس پاتا ہی لے لیتا ہی ایسے ہی دانشمند
کو چاہیے کہ دین کی بات فائدہ مند جب کسی سے سُنے قبول کر لے اُسکو اور عمل کرے اُسپر کہ یہ مستحق اُسکا ہی خیال اُسکا نہ کرے کہ فقیر حقیر کی
بات کیا قبول کرون بعضے بزرگون نے کہا ہی کہ اگر کوئی ایک بات حق بایزید بسطامی سے سُنے اور وہی اپنی لونڈی سے سُنے اور قبول نہ کرے
تو متکبر ہوگا بیت مرد باید کہ گیرد اندر گوش ٭ در نوشتہ است پند بر دیوار ٭ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقِيهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ایک فقیہ
سخت تر ہی اوپر شیطان کے ہزار عابدون سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کیونکہ شیطان جب لوگون پر دروازے خواہش نفسانی
کے کھولتا ہی عالم پہچان لیتا ہی اور اُنکو تدبیر اُسکے دفع کی بتا دیتا ہی بخلاف زاہد عابد کے اسلیے کہ وہ اکثر مشغول عبادت مین ہوتا ہی اور شیطان
کے جال مین پھنسا ہوتا ہی لیکن جانتا نہین ٭ سید ٭ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ
مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ اِلٰى قَوْلِهِ مُسْلِمٍ وَقَالَ
هٰذَا حَدِيثٌ مَتْنُهُ مَشْهُورٌ وَاِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ اَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيفٌ) اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
طلب کرنا علم کا فرض ہی اوپر ہر مرد و عورت مسلمان کے اور سکھانا علم کا نااہل کو مانند ہار پہنانے والے سور کے ہی جواہر اور موتیون اور
سونے کا روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے قول حضرت کے مسلم تک اور کہا یہ حدیث متن
اسکا مشہور ہی اور اسناد اسکی ضعیف اور روایت کی گئی کئی طرح سے سب ضعیف ہین ف لیکن کئی طریقین ضعیف جہان جمع ہوتی
ہین تو بعض کو بعض سے قوت پیدا ہوتی ہی اور وہ حدیث قوی ہو جاتی ہی اور طلب کرنا علم کا فرض ہی مراد علم سے وہ علم ہی کہ جسکی
ضرورت پڑتی ہی مثلاً جب آدمی مسلمان ہوا تو واجب ہوئی اُسپر معرفت صانع کی اور اُسکی صفات کی اور جاننا ثبوت رسول کا اور

سواے اُنکے اُن چیزون کا کہ ایمان بدون اُسکے صحیح نہین اور جب وقت نماز کا آیا تو واجب ہوا علم احکام نماز کا سیکھنا جب رمضان آیا تو واجب
ہوا علم احکام روزون کا اور جب مالک نصاب کا ہوا تو واجب ہوا علم احکام زکوۃ کا اور جب بی بی کی تو علم حیض و نفاس کا اور طلاق وغیرہ کا
کہ جو تعلق ساتھ خاوند جورو کے ہے سیکھنا واجب ہوا اسی طرح بیچ شرا کرنے لگے تو مسائل اُسکے سیکھنے واجب ہونگے اسی پر اور چیزون کو سمجھ لے غرضکہ
جو بات اُسکو پیش آویگی اُسکا علم حاصل کرنا بھی فرض ہوگا اگر نہ کریگا تو اشد گنہگار ہوگا اور بعضون کے نزدیک مراد علم سے علم اخلاص اور معرفت آفات
نفس کی ہے یعنی حسد کینہ وغیرہا اور جو چیز کہ اعمال کو فاسد کردے اور حاصل اخیر حدیث کا یہ کہ جسکی جتنی استعداد ہو اتنا ہی علم اُسکو سکھاوے مثلاً
عوام کے آگے اگر باریکیان تصوف وغیرہ کی بیان کریگا گمراہ ہونگے بیمحل علم بتانا ظلم ہے + سید حق + (وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِی مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْہٌ فِی الدِّیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دو خصلتین ہین نہین جمع ہوتین بیچ منافق کے ایک تو خلق نیک اور دوسری سمجھ بیچ دین کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اس
حدیث مین رغبت دلائی اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ یہ دونون صفتین اپنے مین حاصل کرے اور کہا تورپشتی نے کہ حقیقت فقہ فی الدین کی یہ ہے
کہ دل مین سمجھ دین کی واقع ہو پھر زبان پر جاری ہو اور بموجب اُسکے عمل کرے اور حاصل ہو اُسکے سبب سے خوف خدا اور تقوی + علی (وَ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَہُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت
ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلے بیچ طلب علم کے پس وہ بیچ راہ خدا کے ہے جب تلک کہ پھرے روایت
کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف یعنے جو کوئی نکلے گھر سے یا اپنے شہر سے طلب کرنے علم شرعی کے لیے خواہ فرض عین ہو یا فرض کفایہ یعنے
زائد حاجت سے تو جہاد کرنے والے کا سا ثواب پاتا ہے اسلیے کہ یہ بھی در پے رواج دینے دین کے اور ذلیل کرنے شیطان کے اور کسر نفسی کے
ہے پس یہ ثواب پاتا ہے جب تلک کہ پھرے طرف گھر اپنے کے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ بعد پھرنے کے اس سے بھی زیادہ درجہ پاتا ہے کیونکہ
وارث انبیا کا ہوتا ہے بیچ تعلیم کرنے اور کامل کرنے ناقصون کے + علی (وَعَنْ سَخْبَرَۃَ الْاَزْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَۃً لِمَا مَضٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ ضَعِیْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالرَّاوِیْ یُضَعَّفُ) اور روایت ہے
سخبرہ ازدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو ہوتا ہے کفارہ اُن گناہون کا کہ گذر گئے یعنے صغیرہ گناہ
روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے یعنے ابوداؤد راوی ضعیف گنا جاتا ہے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ
الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَسْمَعُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَہَاہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہین سیر ہوتا مومن خیر سے یعنے علم سے کہ سنتا ہے اُسکو یہان تلک کہ ہوتی ہے نہایت
اُسکی بہشت روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے اخیر عمر تلک طلب علم مین رہتا ہے اور اُسکی برکت سے بہشت مین جاتا ہے اس حدیث مین
خوشخبری ہے طالب علم کو کہ دنیا سے با ایمان جاتا ہے انشاء اللہ تعالی اور اس درجہ کے حاصل کرنے کے لیے بعضے اہل اللہ اخیر عمر تلک
تحصیل علم مین مشغول رہے ہین باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہے جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کے اگرچہ ساتھ
تعلیم و تصنیف کے ہو حقیقت مین ثواب طلب علم اور تکمیل اُسکے کا ہے اُسکو + حق (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَہٗ ثُمَّ کَتَمَہٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَنَسٍ) اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پوچھا گیا بات علم کی کہ جانتا ہے اُسکو پھر چھپایا اُسکو دیا جاویگا دن قیامت

سکے لگام آگ کی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے انس سے ف یہ اُس علم کے حق میں ہے کہ تعلیم اُسکی
ضرور ہے جیسے کہ کوئی ارادہ کرتا ہے اسلام لانے کا اور کہتا ہے کہ تعلیم کر مجکو کہ اسلام کیا چیز ہے یا ارادہ کرتا ہے نماز کا اور وقت نماز کا آیا وہ کہتا ہے
تعلیم کر مجکو نماز یا کوئی فتوی پوچھتا ہے بیچ حلال کے یا حرام کے پس لازم ہے جواب اُسکا اور امور نوافل میں یہ حال نہیں ۔ سید ۔ (وَعَنْ كَعْبِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ
اللّٰهُ النَّارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ) اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
طلب کرے علم کو اسواسطے کہ فخر کرے بسبب اُسکے علما سے یا جھگڑے بسبب اُسکے بیوقوفوں سے یا پھیرے بسبب اُسکے منہ آدمیوں کے
طرف اپنے داخل کریگا اُسکو اللہ آگ میں روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے ف پھیرے منہ آدمیوں کے
طرف اپنے اور جاہ حاصل کرے لئے مال و جاہ اور صرف کرے اُسکو کار دنیا اور خواہشوں نفس میں یعنی جو کوئی فقط واسطے غرض دنیا کے
طلب کرے علم حال اُسکا یہ ہے اور جسکی پہلے نیت نیک تھی اور پھر بحکم جبلت کچھ آمیزش ریا کی ہوگئی اس حکم میں داخل نہیں کیونکہ معذور ہے ۔ حق
(وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ
عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيحَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ سیکھے علم کو اسطرح کا علم کہ طلب کی جاتی ہے ساتھ اُسکے رضا اللہ کی نہیں سیکھتا اُسکو مگر اسواسطے کہ پہونچے بسبب اُسکے متاع دنیا کو
نہ پاویگا عرف بہشت کے دن قیامت کے یعنی بو اُسکی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو کوئی علم دین کو
وسیلہ حصول دنیا کا کرے حال اُسکا یہ ہے اور اگر علم دین کا نہ ہو اور اُسکو وسیلہ دنیا کا کرے برا نہیں لیکن اسمیں بھی شرط یہی ہے کہ وہ علم ایسا
درست بھی ہو یعنی مثل نجوم وغیرہ کے نہ ہو اور بو جنت کی نہیں پانے کا یہ مبالغہ ہے یعنی کمال محروم ہے بہشت کے داخل ہونے سے مراد
یہ ہے کہ مخلصوں مقربوں کے ساتھ یعنی بدون عذاب کے نہیں داخل ہونے کا ۔ حق ۔ (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ
قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ وَأَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرَا ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ إِلَى آخِرِهِ) اور روایت
ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کرے اللہ اُس بندے کو کہ سنا کہنا میرا پس یاد رکھا اُسکو اور ہمیشہ یاد رکھا اُسکو اور
پہونچایا اُسکو یعنی لوگوں کو جیسا کہ سنا پس بعضے اُٹھانے والے فقہ کے نہیں ہوتے فقیہ اور بعضے اُٹھانے والے فقہ کے پہونچاتے ہیں طرف
اُس شخص کے کہ وہ زیادہ ہے فقیہ اُس سے تین چیزیں ہیں کہ نہیں خیانت کرتا اُنپر دل مسلمان کا خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ کے اور خیرخواہی
واسطے مسلمانوں کے اور لازم پکڑنا جماعت مسلمانوں کی کا اسواسطے کہ تحقیق دعا اُنکی گھیرے ہوئے ہے آگے پیچھے اُنکے سے روایت کی یہ شافعی
نے اور بیہقی نے بیچ کتاب مدخل کے اور روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت سے مگر ترمذی
نے اور ابو داؤد نے نہیں ذکر کیا ان لفظوں کا ثلث لا یغل علیہن آخر اُسکی تک ف تازہ کرے اللہ یعنی قدر و منزلت اُسکی بڑی ہو اور
بہت خوشی ہو اُسکو دنیا اور آخرت میں اور لفظ افقہ منہ تک کا مطلب یہ ہے کہ بعضے یاد رکھنے والے حدیث کے خود نہیں سمجھ رکھتے ہیں اور
بعضے سمجھ رکھتے ہیں لیکن جسکے آگے بیان کی وہ زیادہ سمجھ رکھتا ہے پس چاہیے کہ جیسی سنی ہے ویسی ہی پہونچا دے تاکہ جسکو پہونچائی ہے وہ

مطلب سمجھ لے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ الفاظ حدیث کے بعینہ نقل کر دے اور لفظ لا یغل ساتھ زبر حرف ی کے اور زیر حرف
غین کے بمعنی حقد یعنے کینہ کے ہے اور ساتھ پیش ی کے اور زیر غین کے اور ساتھ زبر حرف ی کے اور پیش غین کے بمعنی خیانت کے
ہیں معنے یہ ہیں کہ مومن خیانت نہیں کرتا ہے ان تین چیزوں میں یعنے یہ باتیں مومن میں ضرور پائی جاتی ہیں اور نہیں داخل ہوتا
مومن کے اندر کینہ کہ پھیر دے اسکو حق سے جبکہ کرتا ہے یہ تینوں چیزیں اور معنے اخلاص عمل کے یہ ہیں کہ عمل کرے یعنی محض رضامندی
اللہ ہی کی منظور رہے اور کچھ غرض دنیوی یا اخروی نہ منظور ہو پس پہلا اخلاص عام لوگوں کا ہے اور دوسرا خواص کا اور لازم پکڑنا جماعت
کا یعنے موافقت کرے مسلمانوں کی بیچ اعتقاد کے اور عمل صالح کے یعنے نماز جمعہ اور جماعت وغیرہ کے اور لفظ من ورائہم اکثر نسخوں
میں ساتھ زیر میم کے ہے اور بعضے نسخوں میں ساتھ زبر میم کے معنی یہ کہ دعا مسلمانوں کی گھیرے ہوئے ہے انکو پس بچاتی ہے انکو مکر شیطان کے
سے اور گمراہی سے اس میں تنبیہ ہے کہ جو کوئی نکلتا ہے جماعت انکی سے نہیں پہونچتی اسکو برکت انکی اور برکت انکے دعا کی ۞ حق ۞ علی
(وعن ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعی له من سامع
رواه الترمذی وابن ماجة ورواه الدارمی عن ابی الدرداء) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے تازہ کرے اللہ اس شخص کو کہ سنا مجھ سے کچھ پس پہونچایا اسکو جیسا کہ سنا اسکو پس اکثر پہونچائے گئے بہت یاد رکھنے والے ہوتے ہیں
واسطے انکے سننے والے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی دارمی نے ابی درداء سے ف لکھا ہے علما نے کہ اگر قضا طلب
کرنے حدیث میں اور انکے یاد کرنے میں اور پہونچانے میں کچھ فائدہ نہ ہوتا سوائے امیدواری برکت اس دعا کے حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی تھا دنیا اور آخرت میں ۞ حق ۞ (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الحدیث
عنی الا ما علمتم فمن كذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار رواه الترمذی ورواه ابن ماجة عن ابن مسعود وجابر ولم یذكر اتقوا الحدیث عنی
الا ما علمتم) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو حدیث کرنے میری سے مگر اس چیز کو کہ جانو پس جو
جھوٹ بولا اوپر میرے جانکر پس چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ میں روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن مسعود
اور جابر سے اور نہیں ذکر کیا ان لفظوں کو بچو حدیث کرنے میری سے مگر اس چیز کو کہ جانو ف مگر اس چیز کو کہ جانو یعنے ساتھ یقین کے یا ساتھ
ظن غالب کے جانو کہ یہ حدیث میری ہے تو روایت کرو نا یعنی ورنہ دروغ گوئی کے بیچ پڑو ۞ حق ۞ (وعن ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیه فلیتبوأ مقعده من النار وفی روایة من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعده من النار
رواه الترمذی) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا بیچ قرآن کے ساتھ عقل اپنی کے پس چاہیے
کہ ٹھکانا کرے اپنا آگ میں اور بیچ ایک روایت کے جسنے کہا بیچ قرآن کے بغیر جانے پس چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ میں روایت
کی یہ ترمذی نے ف کہا بیچ قرآن کے یعنے تفسیر قرآن کی اپنی عقل سے بغیر اسکے کہ سند رکھتا ہو نقل کی حال اسکا یہ ہے جو مذکور ہوا ۞ حق
(وعن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیه فاصاب فقد اخطأ رواه الترمذی وابو داود) اور
روایت ہے جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا بیچ قرآن کے ساتھ عقل اپنی کے پس ہوگیا موافق واقع کے پس
تحقیق خطا کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنے واقع میں اگرچہ حق اور صواب اتفاق پڑا لیکن ازبسکہ بیچ قصد اسپر کے
اور طریق اسکے کے خطا کی حکم خطا کا رکھتا ہے یہ برعکس حال مجتہد کے ہے کہ وہ اگرچہ اجتہاد میں خطا کرے لیکن ثواب پاتا ہے جاننا چاہیے کہ

ایک تفسیر ہی اور دوسری تاویل تفسیر یہ کہ یقین کرے کہ مراد حق یہی ہی یہ بات سواے نقل کے اہل تفسیر سے کہ سند اُسکی آنحضرت صلعم
تک پہونچی درست نہین اور تاویل یہ کہ بطریق احتمال کے کہے کہ ہو سکتا ہی کہ مراد یون ہو یہ درست ہی بشرطیکہ موافق قواعد عربی کے اور
شرع کے ہو ۔ حق علی (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمِرَاءُ فِی الْقُرْاٰنِ کُفْرٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنا بیچ قرآن کے کفر ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داود نے ف جھگڑنا
یہ ہی کہ قصد کرے جھٹلانے قرآن کا ساتھ قرآن کے یعنے دفع کرے بعض اُسکے کو ساتھ بعض کے یہ نہ چاہیے بلکہ یون چاہیے کہ کوشش کرے
بیچ موافق کرنے بعض کے ساتھ بعض کے بقدر امکان کے پس اگر مشکل ہو یہ اسپر تو اعتقاد کرے کہ یہ بدفہمی میری ہی اور سونپے علم اُسکا اللہ
اور رسول پر اور مثال اس جھگڑنے کی یہ ہی کہ اہل سنت جماعت مثلاً کہتے ہین کہ خیر و شر اللہ ہی کی طرف سے ہی اور سند لاتے ہین اس آیت
کو قل کل من عند اللہ یعنے کہہ کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہی پس یہ بات تو حق ہی اُسکو قوم قدریہ جھٹلاتے ہین ساتھ اس آیہ کے ما اصابک
من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک یعنے جو کچھ پہونچتی ہی تجھکو قسم نیکی سے پس اللہ کی طرف سے ہی اور جو کچھ پہونچتی ہی
تجھکو قسم برائی سے پس تیرے نفس کی طرف سے ہی پس اس طرح کا اختلاف منع ہی چاہیے یون کہ بیچ مثل ایسی آیتون کے عمل کرے اُس
آیت پر کہ اُسپر اجماع مسلمانون کا ہو اور دوسری آیت مین تاویل کرے یعنے پہلی آیت پر اجماع ہی مسلمانون کا کہ سب کچھ اللہ ہی کی تقدیر
سے ہوتا ہی اور دوسری آیت اپنے ماقبل سے لگتی ہی یعنے کیا ہوا ان منافقون کو کہ جو بات صواب ہی وہ نہین سمجھتے اور یون کہتے ہین ما اصابک
آخر تک پس گویا منافقون کا عقیدہ بیان فرمایا ہی پس اسی طرح تاویل کرے اور آپس مین تطبیق دے ۔ علی (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ
عَنْ جَدِّہٖ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمًا یَتَدَارَءُوْنَ فِی الْقُرْاٰنِ فَقَالَ اِنَّمَا ہَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِہٰذَا ضَرَبُوْا کِتٰبَ اللّٰہِ بَعْضَہٗ بِبَعْضٍ وَاِنَّمَا
نَزَلَ کِتٰبُ اللّٰہِ یُصَدِّقُ بَعْضُہٗ بَعْضًا فَلَا تُکَذِّبُوْا بَعْضَہٗ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْہُ فَقُوْلُوْا وَمَا جَہِلْتُمْ فَکِلُوْہُ اِلٰی عَالِمِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی
عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی باپ اپنے سے اُسنے دادا اپنے سے کہا سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لوگون کو کہ آپس مین ایک
دوسرے کو دفع کرتے ہین اور خلاف ثابت کرتے ہین اور جھگڑتے ہین بیچ قرآن کے پس فرمایا سواے اُسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ
تھے پہلے تمسے ساتھ اسی کے مارا اُنھون نے اللہ کی کتاب کو بعض کو اوپر بعض کے یعنے تناقض آیات مین ثابت کیا کہ یہ آیت مخالف اُس آیت کے ہی اور
وہ مخالف اُسکے اور سواے اُسکے نہین کہ نازل ہوئی کتاب اللہ کی سچا کرتی ہی بعض اُسکی بعض کو پس مت جھٹلاؤ بعض اُسکے کو بعض سے پس جو جانو
تم اُس سے پس کہو اور جو نجانو پس سونپو اُسکو طرف جاننے والے اُسکے کے روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف طرف جاننے والے کے یعنے طرف
اللہ اور رسول اُسکے کے سونپو یا مراد جاننے والے سے وہ ہی کہ تم سے علم زیادہ رکھتا ہو علماء مین سے اور مثال اس جھگڑنے کی اوپر گزر چکی ہی ۔ حق (وَعَنِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ لِکُلِّ اٰیَۃٍ مِنْہَا ظَہْرٌ وَبَطْنٌ وَلِکُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل کیا گیا قرآن اوپر سات طرح کے واسطے ہر آیت کے اُن مین
سے ظاہر ہی اور باطن ہی اور واسطے ہر حد کے جگہ خبردار ہونے کی روایت کی یہ شرح السنۃ مین ف مراد سات طرح سے سات لغت ہین
جو مشہور تھے عرب مین ساتھ فصاحت کے کہ وہ یہ ہین لغت قریش اور طی اور ہوازن اور اہل یمن اور ثقیف اور ہذیل اور بنی تمیم پہلے قرآن
نازل ہوا بیچ لغت قریش کے کہ لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جب تمام عرب پر پڑھنا اُسکا دشوار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جناب باری تعالی سے التماس کیا کہ اس امر مین فراخی ہو پس حکم ہوا کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑھے حضرت عثمان رض کے زمانہ تک اسی

طرح پڑھتے تھے جب اُنھون نے کتنے ہی کلام اللہ لکھوا کر اسلام کے شہرون مین بھیجے تو فرمایا اوپر اُسی لغت کے کہ زید بن ثابت نے
ساتھ حکم حضرت ابوبکرؓ کے اور صلاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جمع کیا تھا اور حکم کیا ساتھ مٹا ڈالنے اور لغات کے اسلیئے کہ دیکھا
اُنھون نے کہ لوگ اختلاف کرتے ہین اور بعضے بعضون کو کافر کہتے ہین پس نہ رہا اُن لغات سے مگر کچھ اور متفق ہوئے اُسپر صحابہ اور باقی
رہا بعد اُنکے یہان تک کہ قرار سبعہ کو پہونچا ساتھ سندون متصل کے اور باقی رہا یہ اختلاف کہ اس لغت مین مکرر تھا یعنے ادغام اور
امالہ وغیرہما کہ ان قراء مین جاری ہی اور بعضون کے نزدیک مراد سات طرح سے سات قراتین ہین جو کہ قرار سبعہ پڑھتے ہین کہا ہی
علما نے کہ قراتین اگرچہ زیادہ ہین سات سے لیکن وہ رجوع کرتی ہین طرف سات وجہون کے اختلاف سے ایک تو اختلاف کلمہ
کا بیچ ذات اُسکی کے زیادتی کر یا نقصان کر اور دوسرے اختلاف جمع اور مفرد کا اور تیسرے اختلاف مذکر اور مؤنث کا چوتھے اختلاف
صرفی مانند تخفیف اور تشدید کے اور فتح اور کسرہ کے مانند یَئِسَ اور یَقْنِطُوا اور یَقْنِطُ کے پانچوین اختلاف اعراب کا چھٹے اختلاف حرفون کا
جیسے کہ لکنّ الشیاطین ساتھ تشدید نون کے اور تخفیف اُسکی کے ساتوین اختلاف لغات کا ادا کرنے مین مانند تفخیم اور امالہ کے کہا ہے
استادون رحمہم اللہ نے یہی تقریر پسند کی ہی اور مراد ساتھ ظاہر کے یہ کہ سب اہل زبان اُسکو سمجھتے ہین اور باطن وہ کہ بندگان خاص حقتعالی
کے اُسپر مطلع ہین اور حد بمعنی طرف اور نہایت کے ہی یعنے ہر ایک ظاہر اور باطن کی ایک حد اور نہایت ہی اور ہر حد اور نہایت کیلیے
ایک مطلع ہی یعنے مقام ہی کہ اُسپر چڑھنے سے یعنے اُسکے حاصل کرنے سے آدمی مطلع ہوتا ہی اُس حد اور نہایت پر پس مطلع ظاہر کا سیکھنا
عربیت کا ہی اور اُن علوم کا کہ ظاہر معنی قرآن کے ساتھ اُسکے متعلق ہین اور معرفت اسباب نزول کی اور ناسخ منسوخ کی اور مانند اُنکے کی اور
مطلع باطن کا ریاضت ہی اور اتباع ظاہر کا اور عمل کرنا اُسپر اور پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دل کا وغیر ذلک کہ بعد حصول اُسکے کے
اوپر باطن قرآن کے مطلع ہوتا ہی اور امام محی السنۃ نے معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ ظہر لفظ قرآن کے اور بطن تاویل اُسکی اور مطلع فہم یعنے
سمجھ اُسکی کہ فکر کرنے والے پر تاویل اور معانی اُسکے جیسے کھلتے ہین اُسکے غیر پر نہین کھلتے ٭ حق سید علی ٭ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَمَا کَانَ سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم تین ہین آیت مضبوط یا سنت قائم یا فریضہ عادلہ
اور جو چیز کہ سوائے اسکے ہی پس وہ فضل ہی روایت کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف یعنے علم دین کے تین ہین آیت محکمہ یہ اشارہ
ہی طرف کتاب اللہ کے آیت محکمہ اصل کتاب کی ہی اسلیے وہی ذکر کی اور جو علوم کہ وسیلہ اُنکے ہین متعلق اُسی کے ساتھ ہین اور سنت
قائمہ یعنے حدیثین کہ ثابت ہین ساتھ محافظت متنون اور سندون کے اور فریضہ عادلہ اشارہ ہی اجماع اور قیاس پر کہ نکالا گیا ہی کتاب
وسنت سے اور اسکو فریضہ اسلیے فرمایا کہ عمل اُسپر واجب ہی جیسے کہ کتاب وسنت پر چنانچہ معنے عادلہ کے یہی ہین کہ مثل اور عدیل
کتاب وسنت کی ہی پس حاصل معنے حدیث کے یہ ہوئے کہ اصول دین کے چار ہین کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور جو علم
سوا اُنکے ہین فضل ہین یعنے زائد و بیفائدہ حق ٭ (وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُصُّ اِلَّا
اَمِیْرٌ اَوْ مَامُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ اَوْ مُخْتَالٌ) اور روایت
ہی عوف بن مالک اشجعی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قصہ بیان کریگا مگر حاکم یا محکوم یا تکبر کرنے والا روایت کی
یہ ابوداود نے اور روایت کی دارمی نے عمرو بن شعیب سے اُسنے باپ اپنے سے اُسنے دادا اپنے سے اور بیچ روایت دارمی کے

لفظا و مرا یعنے ریاکار ہی مبتلا و مختال کے ف مراد قصہ سے بیان کرنا وعظ اور نصیحت اور قصے اور اخبار کا ہی معنے یہ ہین کہ یہ فعل نہین
صادر ہوتا مگر تین شخصون سے اُن مین سے دو تو حق پر ہین یعنے امیر اور مامور چاہیے انکو کہ وہ وعظ بیان کرین اور ایک یعنے متکبر اُسکو نہ کہنا چاہیے
پس حق وعظ کہنے کا اول تو حاکم کا ہی کیونکہ وہ مہربان ہوتا ہی رعیت پر امور اصلاح اُنکے کے خوب جانتا ہی اگر آپ نہ کہیگا علما مین سے
جو کوئی تقوی اور ترک طمع رکھتا ہوگا اُسکو مقرر کر دیگا پس مراد مامور سے ایک تو یہ ہوا کہ حاکم نے اُسکو حکم کر دیا اور دوسرا وہ شخص ہی کہ اللہ تعالی
کی طرف سے حکم کیا گیا ہو جیسے بعض علما اور اولیا وعظ کہتے ہین پس آئمین زجر ہی کہ اُنکے سوا کوئی وعظ نہ کہے جو کہیگا تو ازراہ فخر اور طلب
ریاست اور تکبر کے کہیگا۔ علی (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ وَمَنْ
اَشَارَ عَلٰی اَخِیْہِ بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِہٖ فَقَدْ خَانَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
فتوی بے علم دیا گیا ہوگا گناہ اُسکا اُسپر کہ جسنے فتوی دیا اُسکو اور جسنے مشورہ دیا بھائی اپنے کو ساتھ ایک کام کے جانتا ہی کہ بھلائی بیچ سوا اُسکے
اُسکے کے ہی پس تحقیق خیانت کی اُسکی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے ایک جاہل نے عالم سے مسئلہ پوچھا پس عالم نے مسئلہ غلط
بتا دیا اور پوچھنے والے نے اُسپر عمل کیا اور نہ جانا کہ یہ غلط ہی تو گناہ عالم ہی پر ہوگا بشرطیکہ عالم نے اپنے اجتہاد مین قصور کیا ہوگا اور جسنے
مشورہ بدخواہی کا دیا اُسنے خیانت کی۔ علی (وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت
ہی معاویہ سے کہا تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مغالطہ دینے سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے وہ مسائل کہ
اُنسے علما کو مغالطہ مین ڈالے بسبب مشکل ہونے اُنکے کے پس اگر ابتدا پوچھے تو حرام ہی کیونکہ اُسمین ایذا ہوتی ہی مسلمان کو اور باعث
فتنہ اور عداوت کا ہی اور اظہار اپنی فضیلت کا ہی اور یہ حرام ہین اور اگر پہلے کسی اور نے ایسا مسئلہ پوچھا اور اُسنے اُسکے جواب دیے بعد مین
ویسا ہی پوچھا تو نہین حرام۔ علی (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّیْ
مَقْبُوْضٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض یعنے جو چیزین کہ اللہ نے
فرض کی ہین یا علم فرائض اور سیکھو قرآن کو اور سکھلاؤ لوگون کو اسلیے کہ تحقیق مین قبض کیا جاؤنگا یعنے انتقال کرونگا اس عالم سے روایت
کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِہٖ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ ہٰذَا اَوَانُ یُخْتَلَسُ فِیْہِ
الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی لَا یَقْدِرُوْا مِنْہُ عَلٰی شَیْءٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی درداء سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس اُٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کے پھر فرمایا یہ ہی وقت جاتا رہیگا علم آدمیون مین سے یہان تلک کہ نہین طاقت رکھینگے
علم سے اوپر کسی چیز کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اُٹھائی نگاہ گویا کہ منتظر وحی کے تھے پس وحی آئی کہ اجل تمھاری نزدیک پہونچی
اُسپر فرمایا کہ اب علم وحی منقطع ہوتا ہی۔ حق علی (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رِوَایَۃً یُوْشِکُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَکْبَادَ الْاِبِلِ یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا یَجِدُوْنَ
اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ جَامِعِہٖ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ اِنَّہٗ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَمِثْلُہٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اِسْحٰقُ ابْنُ مُوْسٰی وَسَمِعْتُ
ابْنَ عُیَیْنَۃَ اَنَّہٗ قَالَ ہُوَ الْعُمَرِیُّ الزَّاہِدُ وَاسْمُہٗ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ) اور نقل ہی ابی ہریرہ سے روایۃً قریب ہی کہ مارینگے لوگ جگر اونٹون کے
طلب کرینگے علم پس نہ پاوینگے کسی کو عالم تر عالم مدینہ کے سے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ جامع ترمذی کے ہی کہ کہا ابن عیینہ
نے تحقیق عالم مدینہ کا مالک بن انس اور مانند اس کلام ابن عیینہ کے منقول ہی عبد الرزاق سے بھی کہا اسحق بن موسی نے سنا مین نے
ابن عیینہ کو کہ کہا وہ عالم مدینہ کا عمری زاہد ہی اور نام عمری کا عبد العزیز بن عبد اللہ ف روایۃً یعنے ابو ہریرہ نے یہ حدیث مرفوعًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے راوی ابو ہریرہ کو لفظ ابو ہریرہ کے یاد نہین رہے اسلیے اسطرح بیان کیا اور جگر اونٹون کے
مارینگے یعنے جلدی چلینگے اور سفر دور دراز کرینگے علم کے حاصل کرنے کے لیے اور عمری اولاد حضرت عمر بن الخطاب سے ہین بڑے عالم
زاہد نام انکا عبد العزیز نسب انکا یون ہے عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمرو بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب پس نقل ابن عیینہ سے
مختلف ہوئی ترمذی نے بواسطہ یحیی کے ابن عیینہ سے نقل کیا کہ عالم مدینہ کے امام مالک ہین اور اسحق بن موسی نے انسے نقل کیا
کہ عمری زاہد ہین اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک نے باعتبار ظن کے کہا ہے یقین ہونے مین شک ہے اور یہ بات باعتبار زمانہ صحابہ اور
تابعین کے فرمائی ہے کہ مدینہ کے عالم سے زیادہ کسی کو نہین پاوینگے اور بعد انکے تو بڑے بڑے عالم پیدا ہوئے بیچ ہر شہر کے شہرون
اسلام سے زیادہ تر علماء مدینہ سے اور ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہے حال اخیر زمانہ سے کہ علم دین منحصر
مدینہ منورہ مین ہوگا چنانچہ بعضی حدیثون سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے + حق علی (وعنه قال فيما أعلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال إن الله عز وجل يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها رواه أبو داود) اور روایت ہے انھین ابو ہریرہ سے کہا
بیچ اس چیز کے کہ جانتا ہون مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ فرمایا تحقیق اللہ عز وجل بھیجتا ہے واسطے نفع اس امت کے اوپر
سر ہر سو برس کے اس شخص کو کہ نیا کرتا ہے واسطے اسکے دین اسکا روایت کی یہ ابو داود نے ف اکثر علما نے اس حدیث سے ایسا سمجھا ہے
کہ مراد یہ ہے کہ ایک شخص اس سے ممتاز ہوتا ہے اپنے اہل زمانہ مین کہ مدد اور ترویج دین کی کرتا ہے اور بدعت کو دفع کرتا ہے یہان تک کہ تعین کی
ہے کہ پہلے سیکڑے مین فلانا تھا اور دوسرے مین فلانا اور بعضے علما نے حمل عموم پر کیا ہے خواہ ایک ہو خواہ جماعت + حق (وعن إبراهيم
بن عبد الرحمن العذري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين و
انتحال المبطلين وتأويل الجاهلين رواه البيهقي في كتاب المدخل من حديث بقية بن الوليد عن معان بن رفاعة عن إبراهيم بن عبد الرحمن
العذري) اور روایت ہے ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لینگے اس علم کو یعنے علم کتاب
وسنت کو ہر جماعت آیندہ سے نیک اسکے یعنے ثقہ معتمد کہ دور کرینگے اس علم سے تغیر کرنا حد سے بڑھنے والون کا اور جھوٹ باندھنا
باطلون کا اور تاویل کرنی جاہلون کی یعنے آیات اور احادیث مین روایت کی یہ بیہقی نے بیچ کتاب اپنی کے کہ نام اسکا مدخل ہے حدیث
بقیہ بن الولید سے اسنے معان بن رفاعہ سے اسنے ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سے ف لفظ رواہ البیہقی سے لفظ العذری تک یہ
عبارت پیچھے لگائی گئی ہے اصل نسخہ مین نہین یہان سفیدی چھوٹی ہوئی ہے (وسنذكر حديث جابر فإنما شفاء العي السؤال في باب التيمم
إن شاء الله تعالى) اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ سرا اسکا یہ ہے فانما شفاء العی السوال بیچ باب تیمم کے اگر چاہے اللہ تعالی الفصل الثالث
فصل تیسری (عن الحسن مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جاءه الموت وهو يطلب العلم ليحيي به الإسلام فبينه و
بين النبيين درجة واحدة في الجنة رواه الدارمي) اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
وہ شخص کہ آوے اسکو موت اور وہ طلب کرتا ہو علم کو اسواسطے کہ رواج دے ساتھ اسکے اسلام کو پس درمیان اسکے اور درمیان نبیون
کے فرق ایک درجہ کا ہوگا بیچ بہشت کے کہ وہ مرتبہ نبوت ہے روایت کی یہ دارمی نے (وعنه مرسلا قال سئل رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن رجلين كانا في بني إسرائيل أحدهما كان عالما يصلي المكتوبة ثم يجلس فيعلم الناس الخير والآخر يصوم النهار ويقوم الليل أيهما
أفضل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل هذا العالم الذي يصلي المكتوبة ثم يجلس فيعلم الناس الخير على العابد الذي يصوم النهار

وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي عَلَى اَدْنَاكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
حال دو شخصوں کے سے کہ تھے بیچ بنی اسرائیل کے ایک ان میں سے تھا عالم پڑھتا تھا نماز فرض پھر بیٹھتا تھا پس سکھلاتا تھا آدمیوں کو
علم اور دوسرا شخص روزہ رکھتا دن کو اور نماز پڑھتا تمام رات کونسا ان دونوں میں سے بہتر ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی
اس عالم کی کہ پڑھتا ہے نماز فرض پھر بیٹھتا ہے پس سکھلاتا ہے آدمیوں کو علم اوپر بندگی کرنے والے کے کہ روزہ رکھتا ہے دن کو اور کھڑا رہتا ہے
رات کو مانند بزرگی میری کے اوپر ادنی تمہارے کے ہے روایت کی یہ دارمی نے **ف** دوسرا شخص بھی عالم تھا مگر پہلے سے برابر لیکن صرف
وہ فاقت عبادت میں کرتا تھا حق (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيهُ فِي الدِّينِ اِنِ احْتِيجَ اِلَيْهِ نَفَعَ
وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهُ رَوَاهُ رَزِينٌ) اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص
ہے وہ کہ سمجھ رکھتا ہے بیچ دین کے اگر احتیاج لائی گئی طرف اسکے نفع دیا اور اگر بے پروائی کی گئی اس سے بے پروا کیا نفس اپنے کو
روایت کی یہ رزین نے **ف** حاصل معنے حدیث کے یہ ہیں کہ لائق حال عالم کے یہ ہے کہ محتاج نہ کرے اپنے کو طرف خلق کے
اور میل نہ کرے ساتھ مصاحبت خلق کے اور طمع نہ کرے بیچ منافع انکے کے اور مطلق انقطاع بھی نہ کرے اور فائدہ پہونچانا ساتھ علم کے
ترک نہ کرے بلکہ اگر لوگ محتاج ہوں اسکے کہ کوئی اور عالم نہ ہو کہ علم سے فائدہ دے واسطے اس ضرورت کے در آوے لوگوں میں اور
نفع پہونچاوے انکو اور اگر محتاج نہوں اسکے اور طلب فائدہ کی نکریں بے پروا ہو دے انسے اور مشغول ہووے بیچ عبادت مولی کے
اور خدمت علم کے یعنے مطالعہ کرے دین کی کتابوں کا اور تصنیف کر کے علم پھیلا دے حق (وَعَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ
حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَاِنْ اَكْثَرْتَ فَثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَا اُلْفِيَنَّكَ تَاْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي
حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ
فَاِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے عکرمہ سے یہ کہ ابن عباس نے
کہا عکرمہ کو حدیث بیان کر لوگوں کے آگے ہر جمعہ میں ایک بار اور اگر یہ قبول نہ کرے پس دو بار یعنے اگر ہفتہ میں ایک بار وعظ کہنا
کم جانے خیر دو بار کہہ پس اگر بہت کرے تو تین بار اور نہ تنگ کر تو لوگوں کو اس قرآن سے یعنے تین بار سے زیادہ بیان کرنے میں
ملول ہونگے اور نہ پاؤں میں تجکو اس حالت میں کہ آوے تو قوم کے پاس اور وہ ہوں بیچ باتوں کے باتوں اپنی سے پس بیان کر
تو انپر وعظ پس موقوف کرے اوپر انکے باتیں انکی پس تنگ کرے انکو ولیکن چپ رہ پس جسوقت فرمایش کریں تجکو پس حدیث
بیان کر انکو اور وہ رغبت کرتے ہوں اسکی اور موقوف کر تو عبارت مقفی کو دعا سے پس بچ تو اس سے پس تحقیق میں نے معلوم کیا
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یاروں انکے سے نہیں کرتے تھے یہ دعاؤں میں روایت کی یہ بخاری نے **ف**
وہ ہوں بیچ باتوں کے خواہ باتیں دنیا کی کرتے ہوں یا دین کی اگر باتیں دین کی ہیں قطع انکا مناسب نہیں اور اگر باتیں دنیا کی
ہیں شاید ساتھ حکم بشریت کے انکو چھوڑنا اچھا نہ جانیں اور وعظ اور سنے قرآن کو ناخوش رکھیں اور گنہگار ہوں اور ہیبت دین کی
نہ رہے مگر مصلحت اگر قطع کلام انکے میں ہو اسی تقریب سے اس کلام سے انکو باز رکھے غرضکہ نظر مصلحت وقت پر رکھے اور
ابن عباس نے جو فرمایا ہے باعتبار اکثر کے فرمایا ہے کہ اسوقت میں لوگ اکثر کلام دین کے میں مشغول ہوتے تھے اور موقوف کر عبارت
مقفی کو یعنے قافیہ بندی دعا میں تکلف نہ کر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں قافیہ بندی جو ثابت ہوئی ہے تو بے تکلف

از خود ہوتی تھی نہ بتکلف ہ حق (وَعَنْ وَاثِلَةَ ابْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَکَہٗ کَانَ لَہٗ کِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ یُدْرِکْہُ کَانَ لَہٗ کِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہو واثلہ بن اسقع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ طلب کیا علم اور حاصل ہوا اُسکو ہوگا واسطے اُسکے دوہرا ثواب اور اگر نہ حاصل ہوا اُسکو علم تو ہوگا واسطے اُسکے ایک حصہ ثواب سے روایت کی یہ دارمی نے **ف** دوہرا ثواب ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا کہ تحصیل علم مین کھینچی ہی دوسرا ثواب حاصل ہونے علم کا اور پڑھانیکا اورون کو یا ثواب عمل کا کہ علم پر کیا ہی اور دوسرے کو ایک ثواب مشقت ہی کا ہوگا بہر تقدیر طلب علم مین رہنا چاہیے اگر حاصل ہوا نور علی نور والا طلب علم مین مرنا بھی سعادت ہی بیت گرچہ نتوان بدست رہ بردن ✤ شرط یاریست در طلب مردن ✤ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِہٖ وَحَسَنَاتِہٖ بَعْدَ مَوْتِہٖ عِلْمًا عَلَّمَہٗ وَنَشَرَہٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَکَہٗ اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَہٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاہُ اَوْ بَیْتًا لِابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاہُ اَوْ نَہْرًا اَجْرَاہُ اَوْ صَدَقَۃً اَخْرَجَہَا مِنْ مَّالِہٖ فِیْ صِحَّتِہٖ وَحَیٰوتِہٖ تَلْحَقُہٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اس قسم سے کہ پہونچتا ہی مسلمان کو عمل اُسکے سے اور نیکیون اُسکی سے بعد مرنے اُسکے کے علم ہی کہ سیکھا تھا اُسکو اور رواج دیا تھا اُسکو اور اولاد نیکبخت چھوڑ گیا یا قرآن چھوڑ گیا وارثون کو یا مسجد بنا گیا یا سرا سے واسطے مسافرون کے بنائی یا نہر کہ جاری کر گیا اُسکو یا خیرات کہ نکالا اُسکو اپنے مال مین سے بیچ تندرستی کے اور زندگی اپنی کے پہونچتا ہی اُسکو پیچھے مرنے اُسکے کے یعنے ثواب اُن چیزون کا روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے **ف** کلام اللہ کے حکم مین داخل ہین کتابین علوم شرعیہ کی اور مسجد کے حکم مین داخل ہین مدرسے علما کے اور خانقاہین کہ ذکر اللہ کے لیے ہون یعنے انکا بھی ثواب پہونچتا رہتا ہی بعد مرنے کے علی (وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنَّہٗ مَنْ سَلَکَ مَسْلَکًا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَہَّلْتُ لَہٗ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ وَمَنْ سَلَبْتُ کَرِیْمَتَیْہِ اَثَبْتُہٗ عَلَیْہِمَا الْجَنَّۃَ وَفَضْلٌ فِیْ عِلْمٍ خَیْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِیْ عِبَادَۃٍ وَمِلَاکُ الدِّیْنِ الْوَرَعُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہی حضرت عائشہ سے تحقیق اُنھون نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ عزوجل نے وحی یعنے وحی خفی بھیجی طرف میرے یہ کہ جو شخص چلے ایک راہ مین بیچ طلب کرنے علم کے آسان کرونگا واسطے اُسکے راہ بہشت کی اور جسکی کہ چھین لین مین نے دونون آنکھین بدلہ دونگا مین اُسکو اُن دونون پر یعنے اُنکے جاتے رہنے پر اور صبر کرنے پر بہشت اور زیادتی بیچ علم کے بہتر ہی زیادتی سے عبادت مین اور جڑ دین کی پرہیزگاری کرنی ہی روایت کی یہ بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے **ف** آسان کرونگا راہ بہشت کی یعنے معرفت اور عبادت دنیا مین نصیب کرونگا تا اُسکے سبب سے داخل جنت مین ہووے یا معنے یہ ہین کہ آسان کرونگا عقبیٰ مین راہ طرف دروازے کے دروازون جنت سے اور راہ طرف محل جنت کے جو محل خاص علم والون کے لیے ہوا ور اسمین اشارہ ہی کہ جو راہ ہی راہون علم سے وہ راہ ہی راہون جنت سے اور راہین جنت کی بند ہین سوا ے دروازون علوم کے یعنے بغیر علم کے جنت نصیب ہونی مشکل ہی لیکن شرط یہی ہی کہ خلوص نیت اور عمل بھی نصیب ہوا ورنہین تو وہی بات ہی ع چار پایہ بر و کتابی چند ✤ اور مراد ساتھ ورع کے یہ ہی کہ بچے حرام سے اور شبہات سے اور طمع سے کہ باعث ریا او رسمعہ کی ہو عبادات مین ہ سے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَۃً مِّنَ اللَّیْلِ خَیْرٌ مِّنْ اِحْیَائِہَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا درس کہنا علم کا تھوڑی سی دیر رات کو بہتر ہی زندہ رکھنے رات کے سے روایت کی یہ دارمی نے **ف** یعنے تمام رات نماز پڑھنے اور عبادت کرنے

تھوڑی دیر کا پڑھنا پڑھانا علم کا آپس مین بہتر ہی اور داخل ہی اسی حکم مین لکھنا علم کا اور مطالعہ کرنا اُسکو واسطے حصول مقصود کے + علے
( وعن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین فی مسجدہ فقال کلاہما علی خیر واحدہما افضل من صاحبہ اما ہؤلاء
فیدعون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاہم وان شاء منعہم واما ہؤلاء فیتعلمون الفقہ او العلم ویعلمون الجاہل فہم افضل وانما بعثت
معلما ثم جلس فیہم رواہ الدارمی ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے دو مجلسون مین کہ تھین بیچ
مسجد اُنکی کے فرمایا کہ دونون اوپر بھلائی کے ہین و لیکن ایک اُن مین سے بہتر ہی نیکی مین دوسری سے ایک جماعت عبادت کرتے ہین
اور دعا کرتے ہین اللہ سے اور رغبت کرتے ہین طرف اُسکے اور امیدوار ہین اُس سے حصول مقصود کے اور حصول مقصود خواہش الہی
پر موقوف ہی پس اگر چاہے دے اُنکو اور اگر چاہے نہ دے اُنکو اور جماعت دوسری سیکھتی ہین فقہ کو یا فرمایا علم کو اور سکھاتے ہین جاہل
کو پس یہ بہتر ہین اُنسے سوا اسکے نہین کہ بھیجا گیا ہون مین معلم پھر بیٹھ گئے اُن مین روایت کی یہ دارمی نے ف گذرے دو مجلسون
مین یعنے صحابہ دو جا مجلس بنا کر بیٹھے تھے ایک جماعت تو دعا مین مشغول تھی اور دوسری مذاکرۂ علم مین پھر بیٹھ گئے اُن مین یعنے جو
مذاکرۂ علم کا کرتے تھے پس اُس سے زیادہ کیا فضیلت ہوگی کہ سردار انبیا کے صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے ساتھ بیٹھے اور اپنے تئین اُنمین
سے گنا بیت گدایان را ازین معنی خبر نیست + کہ سلطان جہان با ماست امروز + ( وعن ابی الدرداء قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما حد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثہ اللہ
فقیہا وکنت لہ یوم القیمۃ شافعا وشہیدا ) اور روایت ہی ابی درداء سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہی مقدار علم
کی کہ جسوقت پہونچے اُسکو آدمی ہو فقیہ یعنے اُٹھایا جاوے عالم بیچ زمرۂ علما کے آخرت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص یاد کرے واسطے نفع امت میری کے چالیس حدیثین بیچ مقدمہ دین اُنکے کے اُٹھاویگا اُسکو اللہ قیامت کو فقیہ اور ہونگا مین
اُسکا دن قیامت کے شفاعت کرنے والا اور گواہ یعنے اُنکی طاعت پر ف کہا ہی علما نے کہ مقصود پہونچانا چالیس حدیثون کا ہی لوگون
کو اگرچہ یاد رکھتا ہو بسبب اس حدیث کے اکثر علما چہل حدیثین تصنیف کرکے امیدوار شفاعت اور گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہوئے ہین + حق ( وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تدرون من اجود جودا قالوا اللہ ورسولہ اعلم
قال اللہ اجود جودا ثم انا اجود بنی آدم واجودہم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیمۃ امیرا وحدہ او قال امۃ واحدۃ ) اور روایت
ہی انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کون ہی بہت سخی سخاوت کرنے مین عرض کیا صحابہ
نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی فرمایا اللہ تعالے بڑا سخی ہی سخاوت مین بعد اُسکے مین بنی آدم مین سے اور بڑا سخی لوگون مین
پیچھے میرے وہ شخص ہی کہ جانا علم پس پھیلایا اُسکو آویگا دن قیامت کے بمنزلہ ایک امیر کے یا فرمایا بمنزلہ ایک گروہ کے ف بمنزلہ ایک امیر
کے یعنے قیامت کو تنہا مانند امیر کے آویگا کہ وہ تابع کسی کا نہین ہو ویگا اور اُسکے ساتھ تابع اور خادم ہونگے اور راوی کو شک ہوا ہی کہ امیرا
وحدہ فرمایا ہی یا بجاے اُسکے امۃ واحدۃ فرمایا یعنے تن تنہا مانند ایک گروہ کے ہوگا مقصود یہ کہ معزز اور مکرم ہو ویگا درمیان خلائق کے
اور باشوکت وحشمت آویگا اُس دن + حق ( وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منہومان لا یشبعان منہوم فی العلم لا یشبع منہ ومنہوم
فی الدنیا لا یشبع منہا رواہ البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان وقال قال الامام احمد فی حدیث ابی الدرداء ہذا متن مشہور فیما
بین الناس ولیس لہ اسناد صحیح ) اور اُنہین سے روایت ہی کہ تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ہین حرص کرنے والے

نہین پیٹ بھرتا اُنکا ایک تو حرص کرنے والا بیچ علم کے نہین پیٹ بھرتا اُس سے اور ایک حرص کرنے والا بیچ دنیا کے نہین پیٹ بھرتا اُس سے روایت کین بیہقی نے حدیثین تینون شعب الایمان مین اور کہا کہ کہا امام احمد نے بیچ حدیث ابی درداء کے یہ تین مشہور ہی درمیان لوگون کے اور نہین اسناد اُسکی صحیح **ف** کہا امام نووی نے کہ یہ حدیث ضعیف ہی لیکن طرق اُسکے متعدد ہین کہ بعضون نے بسبب بعضون کے قوت پکڑی ہی اور اتفاق رکھتے ہین علماء اسپر کہ حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین عمل کرنا جائز ہی + علی (وعن عون قال قال عبد اللہ بن مسعود منهومان لا یشبعان صاحب العلم وصاحب الدنیا ولا یستویان اما صاحب العلم فیزداد رضا للرحمن واما صاحب الدنیا فیتمادی فی الطغیان ثم قرأ عبد اللہ کلا ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی قال وقال الاٰخر انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰٓؤا رواہ الدارمی) اور روایت ہی عون سے کہ کہا کہا عبد اللہ بن مسعود نے دو حریص ہین نہین سیر ہوتے ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دنیا اور نہین برابر ہین دونون آپس مین اما پس صاحب علم پس زیادہ کرتا ہی رضا خدا کی اور صاحب دنیا پس زیادہ کرتا ہی بیچ سرکشی کے پھر پڑھی عبد اللہ نے یعنے سند کے لیے یہ آیت ہرگز نہین یون تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہی اسلیے کہ دیکھا اپنے تئین بے پروا یعنے لوگون سے بسبب کثرت مال کے کہا عون نے اور پڑھی عبد اللہ نے دوسرے شخص کے حق مین یعنے فضیلت علماء مین یہ آیت سوا اُسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندون اُسکے سے عالم روایت کی یہ دارمی نے (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اناسا من امتی سیتفقهون فی الدین ویقرؤن القراٰن یقولون نأتی الامراء فنصیب من دنیاهم ونعتزلهم بدیننا ولا یکون ذٰلک کما لا یجتنی من القتاد الا الشوک کذٰلک لا یجتنی من قربهم الا قال محمد ابن الصباح کانہ یعنی الخطایا رواہ ابن ماجة) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے لوگ اُمت میری سے سمجھ حاصل کرینگے بیچ دین کے اور پڑھینگے قرآن کہینگے جائین ہم سردارون کے پاس پس پہنچین ہم دنیا اُنکی سے اور یکسو رکھینگے اُنسے دین اپنے کو اور نہین ہوتا یہ یعنے دین و دنیا جمع نہین ہوسکتی امرا کی صحبت مین نہین ہوتا مگر نقصان جیسا کہ نہین چنا جاتا درخت خار دار سے مگر کانٹا اسی طرح نہین چنی جاتی نزدیکی اُنکی سے مگر کہا محمد بن صباح نے گویا کہ وہ مراد رکھتے تھے خطایا روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** پڑھینگے قرآن اور جاوینگے امیرون کے پاس واسطے اظہار فضیلت اور طمع مال اور جاہ کے نہ واسطے حاجت ضروری کے پس جب کہا جاویگا اُنسے کہ کیونکر جمع کروگے تم درمیان تفقہ اور قرب اُنکے کے تو کہینگے جائین ہم سردارون کے پاس آخر تک اور محمد بن صباح استاد بخاری اور مسلم وغیرہما کے ہین وہ کہتے ہین کہ مراد حضرت کی بعد لفظ الا کے لفظ خطایا کا ہی وہ حذف کر دیا ہی یعنے حاصل نہین ہوتی اُنکی نزدیکی سے مگر گناہ اور لفظ خطایا کے حذف کر دینے مین اشارہ ہی اسپر کہ زیان امرا کی صحبت کا ایسا ہی کہ بیان نہین ہوسکتا روایت ہی محمد بن سلمہ سے کہ کہا اُنھون نے مکھی نجاست پر کی بہتر ہی اُس قاری سے کہ ان امرا ظالمین کے دروازے پر جاوے اور میرا باپ کہتا تھا مجھکو کہ نہین چاہتا ہین کہ ہووے تو عالم واسطے خوف اُسکے کہ کھڑا ہووے تو دروازہ امرا پر + علی (وعن عبد اللہ بن مسعود قال لو ان اهل العلم صانوا العلم ووضعوہ عند اهلہ لسادوا بہ اهل زمانهم ولٰکنهم بذلوہ لاهل الدنیا لینالوا بہ من دنیاهم فهانوا علیهم سمعت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم یقول من جعل الهموم همًّا واحدًا هم اٰخرتہ کفاہ اللہ هم دنیاہ ومن تشعبت بہ الهموم احوال الدنیا لم یبال اللہ فی ای اودیتها هلک رواہ ابن ماجة ورواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر من قولہ من جعل الهموم الی اٰخرہ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اگر اہل علم محافظت کرین علم کی اور رکھین اُسکو نزدیک اہل اُسکے کے یعنے

قدردانوں علم کے البتہ سردار ہوں بسبب علم کے اہل زمانہ اپنے کے ولیکن اُنھوں نے خرچ کیا اُسکو واسطے اہل دنیا کے تاکہ پہونچین بسبب اُسکے دنیا اُنکی سے یعنے نہ واسطے نصیحت اُنکی کے اور نہ واسطے سفارش کسی کے پس ذلیل ہوے دنیا داروں پر سنا مین نے نبی تمھارے صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جسنے کہ گردانا ہمتوں کو ہمت ایک یعنے ہمت آخرت کی کفایت کرتا ہی اُسکو اللہ مقصود دنیا اُسکے کو اور جو کوئی کہ پراگندہ کرے اُسکو قصد اُسکے کہ حالات دنیا کے ہین نہین پروا کرتا اللہ بیچ کسی جنگل دنیا کے ہلاک ہو یعنی کسی حالت دنیا مین ہلاک ہو روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عمر سے قول اُنکے سے من جعل الھموم آخر تک ف محافظت کرین علم کی یعنے ظالموں اور دنیا داروں کی صحبت مین طمع مال وجاہ کے لیے جاکر علم کو ذلیل کرین سردار ہوں اہل زمانہ کے یعنے باعتبار کمال اور بزرگی کے سردار ہوں کیونکہ اہل علم کی شان سے یہ نہین ہی کہ بادشاہ ہوا کرین پس جو کہ سواے اُنکے ہین زیر قدم اور زیر قلم اور تابعدار عقل اور حکموں اُنکے کے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنے بلند کرتا ہی اللہ تعالیٰ درجے مومنوں کے تم مین سے اور اُنکے کہ دیے گئے ہین علم اور ہمت آخرت کی یعنے سب قصدوں کو ایک قصد کیا کہ وہ قصد آخرت ہی اور سواے آخرت کے کچھ مقصود نہ رکھا اور پراگندہ کرین قصد یعنے کبھی کسی فکر مین لگا کبھی کسی مین اور نہین پروا کرتا اللہ بیچ کسی جنگل کے ہلاک ہو یعنے نظر رحمت نہین کرتا طرف اُسکے اور نہین کفایت کرتا فکر دنیا اور نہ فکر آخرت کو پس ہوتا ہی خسر الدنیا والآخرۃ مین سے + علی (وعن الاعمش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفۃ العلم النسیان واضاعتہ ان تحدث بہ غیر اھلہ رواہ الدارمی مرسلاً) اور روایت ہی اعمش سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت علم کی بھولنا ہی اور ضائع کرنا اُسکا یہ ہی کہ بیان کرے اُسکو روبرو نااہل کے روایت کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے ف یعنے بعد حاصل ہونے علم کے نسیان آفت ہی اور پہلے حاصل ہونے سے تو بہتیری ہی آفتین ہین لکل شی آفۃ وللعلم آفات پس حقیقت مین یہ تنبیہ ہی اُسپر کہ جو چیزین سبب نسیان کی ہین اُنسے بچے یعنے گناہوں سے بچے اور دل نہ لگاوے اُن چیزوں مین کہ غافل کرین جیسے اچھی چیزین دنیا کی کہ نفس خواہش کرتے ہین اُنکی چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے شعر اسی مضمون کا لکھا ہی رباعی شکوت الی وکیع سوء حفظی فاوصانی الی ترک المعاصی + فان العلم فضل من آلہ + وفضل اللہ لا یعطی العاصی + یعنے شکوہ کیا مین نے اپنے استاد سے کہ نام اُنکا وکیع ہی برائی حافظہ اپنے کا پس نصیحت کی مجکو چھوڑنے گناہوں کی کیونکہ تحقیق علم فضل اللہ کا ہی اور فضل اللہ کا نہین دیا جاتا گنہگار کو اور غیر اہل وہ ہی جو علم سمجھے نہین یا عمل نہ کرے + حق علی (وعن سفیان ان عمر بن الخطاب قال لکعب من ارباب العلم قال الذین یعملون بما یعلمون قال فما اخرج العلم من قلوب العلماء قال الطمع رواہ الدارمی) اور روایت ہی سفیان سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا واسطے کعب کے کون ہین صاحب علم کے یعنے تمھارے نزدیک کہا کعب نے وہ لوگ کہ عمل کرین موافق اُس چیز کے کہ جانین کہا حضرت عمر نے پس کیا چیز نکالتی ہی علم کو دلوں عالموں کے سے یعنے برکت اور ہیبت اور نور علم کو کونسی چیز علما باعمل کے دلوں سے نکال دیتی ہی کہا کہ طمع روایت کی یہ دارمی نے ف یعنے طمع کرنی مال وجاہ مین اور رغبت کرنی بیچ اسباب واشیاء دنیا کے + حق (وعن الاحوص بن حکیم عن ابیہ قال سال رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشر فقال لا تسألونی عن الشر وسلونی عن الخیر یقولھا ثلثاً ثم قال الا ان شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء رواہ الدارمی) اور روایت ہی احوص بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا پوچھا ایک شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے برائی سے فرمایا کہ نہ سوال کرو تم مجھسے برائی سے اور سوال کرو

مجھسے بھلائی سے فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا خبردار ہو تحقیق بدترین بدون کے برے علماء کے ہین اور تحقیق بہترین بھلاون کے بھلے
علما کے ہین روایت کی یہ دارمی نے ف اسلیے کہ لوگ علما کے تابعدار ہوتے ہین پس بدی اور نیکی انکی خلق مین نہبت سرایت
کرتی ہے اور معنے لفظ عن الشر کے ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوے اور دوسرے معنے یہ ہین کہ بدترین آدمیون کا پوچھا کہ کون ہے اور
یہ معنے موافق ترہین ساتھ جواب کے اور اسطرح کے سوال سے منع اسلیے فرمایا کہ مین نبی الرحمۃ ہون حال نری بدی کا کیا پوچھتے
ہو پھر نیک اور بد دونون بیان فرمائے + حق سید (وعن ابی الدرداء قال ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ عالم لا ینتفع
بعلمہ رواہ الدارمی) اور روایت ہے ابی درداء سے کہا تحقیق بدترین لوگون کا نزدیک اللہ کے مرتبہ مین دن قیامت کے وہ عالم ہے
کہ نفع لیا اُسنے ساتھ علم اپنے کے روایت کی یہ دارمی نے ف یعنے ایسا علم سیکھا کہ نفع نہ دے یعنے خلاف شرع علم سیکھا یا
یہ معنے کہ علم شرعی سیکھا لیکن اُسپر عمل نہ کیا پس یہ برا ہے جاہل سے اور عذاب اسکا سخت تر ہے عذاب اُسکے سے جیسے کہ منقول ہے ویل
للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات یعنے وائے ہے جاہل کے لیے ایک بار اور وائے ہے عالم کے لیے سات بار اور وارد ہوا ہے کہ اشد لوگون
کا عذاب مین دن قیامت کے وہ عالم ہوگا کہ اُسکو فائدہ نہ دیا اللہ نے اُسکے علم سے + علی (وعن زیاد بن حدیر قال قال لی عمر
ہل تعرف ما یہدم الاسلام قلت لا قال یہدمہ زلۃ العالم وجدال المنافق بالکتاب وحکم الائمۃ المضلین رواہ الدارمی) اور روایت ہے زیاد
بن حدیر سے کہا کہ کہا واسطے میرے عمر نے کیا جانتا ہے تو کیا چیز گرا دیتی ہے بناے اسلام کو کہا مین نے نہین جانتا مین فرمایا گرا دیتا ہے بناے
اسلام کو پھسلنا عالم کا یعنے خطا کسی مسئلہ مین کرنی اور گناہ کرنا اسکا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا سردارون گمراہ
کا روایت کی یہ دارمی نے ف مراد ساتھ گرنے بناے اسلام کے بیکار ہونا پانچون رکنون کا ہے یعنے کلمہ توحید اور حج اور زکوۃ اور نماز
اور روزہ کا کیونکہ جب عالم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیتا ہے بسبب خواہش نفسانی کے تو ان چیزون مین سستی اور فساد واقع ہوتا ہے
اور جھگڑنا منافق کا یعنے اُس شخص کا کہ اظہار اسلام کرے اور کفر اور بدعت دل مین پوشیدہ رکھے پس جھگڑنا اسکا ساتھ کتاب اللہ کے
یعنے رد کرنا اُسکا شرع کو ساتھ تاویلات باطلہ کے قرآن سے باعث سستی ارکان اسلام اور فساد دین کا ہوتا ہے اسمین داخل ہے جھگڑنا روافض
اور خوارج اور سب بدمذہبون کا کہ ٹیڑھی ٹیڑھی تاویلین کر کر دین مین شک ڈالتے ہین + علی (وعن الحسن قال العلم علمان فعلم فی
القلب فذاک العلم النافع وعلم علی اللسان فذاک حجۃ اللہ عزوجل علی ابن آدم رواہ الدارمی) اور روایت ہے حسن بصری سے کہ کہا
علم دو علم ہین ایک علم تو بیچ دل کے پس یہ علم نفع دیتا ہے اور ایک علم اوپر زبان کے پس یہ حجت ہے اللہ عزوجل کی اوپر بیٹے آدم کے
روایت کی یہ دارمی نے ف اول کو علم باطن کہتے ہین اور دوسرے کو علم ظاہر لیکن کچھ علم باطن مین سے نہین حاصل ہوتا جب
تلک کہ اصلاح ظاہر کی نہ کرے اور اسی طرح علم ظاہر نہین تمام ہوتا بدون اصلاح باطن کے کہا ہے ابو طالب مکی نے کہ یہ دونون علم
اصل ہین اور نہین بے پروا ہوتا ایک دوسرے سے جیسے اسلام اور ایمان کہ ایک انمین سے بغیر دوسرے کے صحیح نہین اور مانند جسم اور
دل کے ہین کہ ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتا یہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اور حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ علم نافع وہ ہے کہ
روشنی اُسکی دل مین پھیلتی ہے اور اُس سے پردے دل کے اُٹھتے ہین یعنے پردے جو مانع ہین فہم اور دریافت حقائق اشیا سے اور علم
نافع دو قسم پر ہے ایک علم معاملہ کہ باعث ہوتا ہے عمل پر اور دوسرا علم مکاشفہ کہ اثر اور نتیجہ عمل کا ہے اللہ تعالی اپنے بندون مین سے جسکے
چاہتا ہے اُسکے دل مین یہ نور ڈالتا ہے اور علم زبان پر وہ ہے کہ تاثیر نہ کرے اور نورانی نہ کرے دل کو بیت علم چون بر دل زند یاری شود

علم چون برتن زند مارے شود + پس علم زبان کا حجت ہی خدا کی آدمیون پر کہ الزام دیگا اور فرماویگا کہ تمکو علم دیا تھا مین نے اُسپر کیون نہ عمل
کیا اسی لیے کہا گیا ہی کہ وے جاہل پر ایکبار اور عالم پر ستر بار کہ دیدہ و دانستہ گمراہ ہوا (وعن ابی ہریرۃ قال حفظت من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وعائین فاما احدہما فبثثتہ فیکم واما الاخر فلو بثثتہ قطع ہذا البلعوم یعنی مجری الطعام رواہ البخاری) اور روایت ہی ابو ہریرہ
سے کہا یاد رکھے ہین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باسن یعنے دو طرح کے علم ایک اُنمین سے پس پھیلایا اُسکو بیچ تمھارے
اور دوسرا پس اگر پھیلاؤن مین اُسکو تو کاٹا جاوے یہ گلا یعنے جگہ جاری ہونے طعام کی روایت کی یہ بخاری نے ف مراد اول سے علم ظاہر
ہی یعنے احکام و اخلاق کا اور دوسرے سے علم باطن کہ عوام سے پوشیدہ ہی بسبب نہ فہم پہونچنے اُنکی کے ساتھ اُسکے اور مخصوص ہی ساتھ
خواص کے علما اور عارفین سے یا دوسرا علم یہ تھا کہ حضرت سے معلوم ہوا تھا کہ فتنہ ایک قوم سے اُٹھیگا بعد میرے اور بدعات اُنھین
سے شروع ہونگی اُس قوم کا نام اور اُن لوگون کا بھی معلوم تھا حضرت ابو ہریرہ کو علی حق (وعن عبد اللہ قال یا ایہا الناس من علم
شیئا فلیقل بہ ومن لم یعلم فلیقل اللہ اعلم فان من العلم ان تقول لما لا تعلم اللہ اعلم قال اللہ تعالی لنبیہ قل ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا
من المتکلفین متفق علیہ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ ای لوگو جو شخص کہ جانے کچھ پس کہے اُسکو اور جو شخص کہ نجانے پس چاہیے
کہ کہے اللہ تعالی زیادہ جانتا ہی پس تحقیق علم سے یعنے ہی کہنا واسطے اُس چیز کے کہ نجانے کہ اللہ زیادہ جانتا ہی یعنے تمیز کرنا معلوم کا غیر معلوم سے
ایک قسم ہی علم سے فرمایا اللہ تعالی نے واسطے نبی اپنے کے کہ نہین مانگتا مین تم سے اوپر اس قرآن کے کچھ بدلا اور نہین مین تکلف کرنیوالون
سے روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے ف یعنے جو کچھ مجھے معلوم کروا دیا اور امر اُسکے پہونچانے کا کیا کہتا ہون اور پہونچاتا ہون
اور کسی چیز کا اپنی طرف سے دعوی نہین کرتا اور چیزون مشکل سے کہ فہم اُسکو نہ پہونچے بحث نہین کرتا کہ داخل تکلف کے ہی + حق (وعن
ابن سیرین قال ان ہذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم رواہ مسلم) اور روایت ہی ابن سیرین سے کہا کہ تحقیق یہ علم یعنے علم کتاب
وسنت کا دین ہی دیکھو پس کس شخص سے لیتے ہو دین اپنا روایت کی یہ مسلم نے ف اسمین اشارہ اسپر ہی کہ احتیاط کرو اور خوب
طرح حال راوی کا معلوم کرو کہ دیندار پرہیزگار حافظہ والا ہو ہر کسی سے خصوصاً اہل بدعت وہوا سے کہ دیندار نہو روایت نہ کرنے لگو +
حق (وعن حذیفۃ قال یا معشر القراء استقیموا فقد سبقتم سبقا بعیدا وان اخذتم یمینا وشمالا لقد ضللتم ضلالا بعیدا رواہ البخاری) اور
روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا ای گروہ قاریون کے سیدھے رہو پس تحقیق تم پیش دستی لے گئے ہو پیش دستی دور اور اگر ہو جاؤ گے تم داہنے
یا بائین البتہ گمراہ ہوگے تم گمراہ ہونا اور روایت کی یہ بخاری نے ف یہ خطاب ہی صحابہ کرام کو کہ اوائل مین اسلام لائے جب تمسک
کیا ساتھ کتاب وسنت کے پیش دستی لے گئے اُنپر کہ بعد اُنکے ہونگے اگرچہ وہ عمل اُنکے سے کرینگے لیکن اُنکے درجہ کو نہین پہونچنے کے سبب
سبقت اسلام کے پس اُنکو فرمایا کہ راہ شریعت وطریقت وحقیقت پر مستقیم رہو کہ استقامت بہتر ہی ہزار کرامت سے اور معنی استقامت
کے یہ ہین کہ ثابت رہے اپنے عقیدہ پر اور مداومت کرے علم نفع دینے والے پر اور عمل صالح پر اور اخلاص خالص رکھے اور حضور ساتھ
اللہ کے رکھے اور غائب ہو ماسوای اللہ سے + علی حق (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من جب
الحزن قالوا یا رسول اللہ وما جب الحزن قال واد فی جہنم تتعوذ منہ جہنم کل یوم اربع مائۃ مرۃ قیل یا رسول اللہ ومن یدخلہا قال القراء المراؤن
باعمالہم رواہ الترمذی وکذا ابن ماجۃ وزاد فیہ وان من ابغض القراء الی اللہ تعالی الذین یزورون الامراء قال المحاربی یعنی الجورۃ) اور
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑو تم ساتھ اللہ کے جب الحزن سے یعنے کنوین غم کے سے

عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہے جب الحزن فرمایا کہ ایک نالہ ہے بیچ دوزخ کے پناہ پکڑتی ہے اس سے دوزخ ہر دن چار سو بار
کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کون داخل ہوگا اسمین فرمایا قرآن پڑھنے والے دکھلانے والے اپنے عملون کو روایت کی یہ ترمذی
نے اور اسی طرح ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا بیچ اسکے اور تحقیق بہت دشمن رکھے گئے قاریون مین طرف اللہ تعالی کے وہ لوگ ہین
کہ ملاقات کرتے ہین سردارون سے کہا محاربی نے کہ راوی ہے حدیث کا یعنے امراے ظالمون سے ف نالہ ہے دوزخ مین یعنے
نہایت گہرا ہے مشابہ کنوین کے پناہ مانگتی ہے دوزخ یعنے ایسا برا اور وحشتناک ہے کہ دوزخ اس سے پناہ چاہتی ہے چہ جاے دوزخی
فرمایا قرآن پڑھنے والے دکھلانے والے اپنے عملون کو اسمین داخل ہین عالم اور عابد ریاکار بھی کیونکہ علم قرآن ہی سے حاصل
ہوتا ہے اور عبادت بھی بحسب حکم قرآن کے ہوتی ہے پس حال انکا بھی یہی ہوگا ملاقات کرتے ہین سردارون سے یعنے طمع دنیا کے لیے
ملتے ہین اور جو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے بطریق جبر کے اور دفع شر انکے کے لیے جاتے ہین انکا یہ حکم نہین اور مراد
سردارون سے سردار ظالم ہین اسلیے کہ ملاقات امیر عادل کی عبادت ہے ✦ حق علی (وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوشك ان ياتي على الناس زمان لا يبقى من الاسلام الا اسمه ولا يبقى من القران الا رسمه مساجدهم عامرة وهي خراب من الهدى
علماؤهم شر من تحت اديم السماء من عندهم تخرج الفتنة وفيهم تعود رواه البيهقي في شعب الايمان) اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ نہین باقی رہیگا اسلام سے مگر ایک نام اسکا اور باقی
رہیگی قرآن سے مگر رسم اسکی مسجدین انکی ہونگی آباد اور حقیقت مین خراب ہونگی ہدایت سے علما انکے بدترین خلائق کے کہ نیچے آسمان کے
ہین نزدیک انکے سے نکلیگا فتنہ یعنے دین مین بسبب مدد کرنے ظالمون کے اور انہین مین پیٹھیگا یعنے مسلط کریگا اللہ ظالمون
کو انپر روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ف مراد رسم قرآن سے تجوید حروف اور پڑھنا لفظون کا ہے بغیر سمجھنے معانی کے اور
عمل کرنے کے امر و نواہی اسکے پر اور خراب ہونگی ہدایت سے یعنے لوگ جمع ہونگے ان مین لیکن عبادت اور ذکر اللہ اور درس علم نہین
کرینگے انمین (وعن زياد بن لبيد قال ذكر النبي صلى الله عليه وسلم شيئا فقال ذاك عند اوان ذهاب العلم قلت يا رسول الله وكيف
يذهب العلم ونحن نقرأ القران ونقرئه ابناءنا ويقرئه ابناؤنا ابناءهم الى يوم القيمة فقال ثكلتك امك زياد ان كنت لاراك من افقه رجل
بالمدينة اوليس هذه اليهود والنصارى يقرءون التورىة والانجيل لا يعملون بشيء مما فيهما رواه احمد وابن ماجة وروى الترمذي عنه نحوه وكذا الدارمي
عن ابي امامة) اور روایت ہے زیاد بن لبید سے کہا ذکر کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنے فتنہ اور مبتلا ہونے کا پس
فرمایا یہ ہوگی وقت جاتے رہنے علم کے کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح جاتا رہیگا علم اور ہم پڑھتے ہین قرآن
اور پڑھاوینگے اپنے بیٹون کو اور پڑھاوینگے ہمارے بیٹے اپنے بیٹون کو دن قیامت تک پس فرمایا گم کرے تجھکو مان تیری اے زیاد تحقیق
تھا مین گمان کرتا تجھکو بڑا سمجھدار مردون مین سے بیچ مدینہ کے کیا نہین یہ یہود اور نصاری پڑھتے توریۃ اور انجیل کو نہین عمل کرتے کچھ اس
چیز سے کہ بیچ انکے ہے روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے زیاد سے مانند اسی کے اور اسی طرح دارمی نے ابی امامہ
ف یعنے عجب ہے کہ مقصود کلام کا نہ سمجھا اور گمان لے گیا کہ قرآن اور علم مراد نرے پڑھنے اور جاننے اسکے سے ہے اور جسنے پڑھا اور
جانا عمل کیا اسپر باوجودیکہ یہ بات نہین ہے کیا نہین دیکھتا تو حال یہود اور نصاری کا کہ پڑھتے ہین اور عمل نہین کرتے ✦ حق (و
عن ابن مسعود قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا العلم وعلموه الناس تعلموا الفرائض وعلموا الناس تعلموا القران

وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنِّیْ امْرُءٌ مَقْبُوْضٌ وَالْعِلْمُ سَیُنْتَقَصُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰی یَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِیْ فَرِیْضَةٍ لَا یَجِدَانِ اَحَدًا یَفْصِلُ بَیْنَهُمَا رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَالدَّارَ قُطْنِیُّ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو علم اور سکھاؤ اسکو لوگون کو سیکھو علم فرائض یا جو احکام کہ فرض ہین اور سکھاؤ اسکو آدمیون کو سیکھو قرآن اور سکھاؤ اسکو لوگون کو پس تحقیق مین ایک شخص ہون کہ قبض کیا جاؤنگا اور علم بھی گم ہوگا اور ظاہر ہونگے فتنے یہان تلک کہ اختلاف کرینگے دو شخص بیچ چیز فرض کے نہ پاوینگے کسی کو کہ فیصلہ کرے درمیان دونون کے یعنے بسبب قلت علم کے یا کثرت فتنون کے یہ حال ہوگا روایت کی یہ دارمی نے اور دار قطنی نے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل علم کی کہ نہ نفع لیا جاوے ساتھ اسکے یعنے نہ پڑھاوے کسی کو اور نہ عمل کرے اسپر مثل گنج کے کہ نہ خرچ کیا جاوے اسمین سے بیچ راہ خدا کے روایت کی یہ احمد اور دارمی نے

## کتاب الطہارۃ

کتاب ہے بیچ بیان کرنے پاکی کے

## الفصل الاول

فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاٰنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِی الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِیْ كِتَابِ الْحُمَيْدِیِّ وَلَا فِی الْجَامِعِ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِیُّ بَدَلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ) روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک رہنا آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا بھر دیتا ہے ترازو کو یعنے ترازوی اعمال کو اور سبحان اللہ والحمد للہ بھر دیتے ہین یا فرمایا بھر دیتا ہے ہر ایک کلمہ اس چیز کو کہ درمیان آسمانون اور زمین کے ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ دینا دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن دلیل ہے واسطے تیرے یا اوپر تیرے ہر ایک شخص صبح کرتا ہے پس بیچتا ہے اپنی جان کو پس آزاد کرتا ہے اسکو یا ہلاک کرتا ہے اسکو روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر بھر دیتے ہین اس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے نہین پائی مین نے یہ روایت بخاری اور مسلم مین اور نہ کتاب حمیدی مین اور نہ کتاب جامع الاصول مین ولیکن ذکر کیا اسکو دارمی نے بدلے سبحان اللہ والحمد للہ کے **ف** پس ذکر کرنا مصابیح والے کا پہلی فصل مین درست نہ ہوا اور پاک رہنا آدھا ایمان ہے اسلیے کہ ایمان سے بڑے اور چھوٹے گناہ بخشے جاتے ہین اور وضو سے چھوٹے ہی گناہ بخشے جاتے ہین پس اس باعتبار طہارت بیچ مرتبہ آدھے ایمان کے ہوئی اور لفظ او تملا شک راوی کا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ تملان کا تثنیہ فرمایا ہے یا تملا مفرد اور معنے اس جملہ کے یہ ہین کہ اگر انکے ثواب کا جسم فرض کیا جاوے تو اتنا ہوتا ہے کہ بھر دے اس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور نماز نور ہے یعنے باعث روشنی کی ہے قبر مین اور ظلمت قیامت مین یا یہ باز رکھتی ہے گناہون سے اور بری باتون سے اور راہ دکھاتی ہے طرف ثواب کے مانند روشنی کے یا نماز روشن کرنے والی دل اور منہ کی ہے اور صدقہ دینا دلیل ہے یعنے دلیل ہے اوپر صدق دعوی ایمان کے اور محبت پروردگار تعالی کے یا معنی یہ ہین کہ جب بندہ سوال کیا جاویگا دن قیامت کے مصرف مال اپنے سے تو صدقات اسکے دلیل ہونگے جواب مین اور صبر یعنے باز رہنا گناہون سے اور مستعد رہنا طاعات پر اور جزع اور فزع نہ کرنا مصیبتون پر سبب روشنی کامل کا ہے کہ صابر ہمیشہ نورانی اور راہ یاب رہتا ہے اور قرآن دلیل ہے واسطے تیرے یا اوپر تیرے یعنے اگر عمل کیا قرآن پر واسطے تیرے نفع کریگا اور اگر نہ عمل کیا باعث ضرر کا ہوگا اوپر تیرے کہ جھگڑیگا اور پس بیچتا ہے اپنی جان کو

یعنے صرف کرنے والا ہو ذات اپنی کو اُس کام مین کہ متوجہ ہو آپ پس آزاد کرتا ہو یا ہلاک کرتا ہو یعنے جب دن ہوا آدمی ایک کام پر متوجہ
ہوتا ہو اگر اُس کام مین آخرت کو ساتھ دنیا کے خریدا اور ترجیح دی آخرت کو چھڑایا نفس اپنے کو عذاب آخرت سے اور اگر دنیا کو ساتھ آخرت کے
خریدا اور ترجیح دی دنیا کو ہلاک ہوا اور اپنے تئین عذاب مین ڈالا بیت بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری + بخر جان من ورنہ حسرت بری + ع ح
(وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علی ما یمحوا اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات قالوا بلی یارسول اللہ
قال اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرۃ الخطی الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط وفی حدیث مالک بن انس فذلکم
الرباط فذلکم الرباط مرتین رواہ مسلم وفی روایۃ الترمذی ثلثا) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیا نہ بتلاؤن مین تمکو اُس چیز کو کہ دور کرے اللہ بسبب اُسکے گناہ اور بلند کرے بسبب اُسکے درجے یعنے مراتب جنتون مین کہا
صحابہ نے ہان یارسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقت کے یعنے بیماری مین یا بسبب جاڑے مین اور کثرت سے رکھنا
قدمونکا طرف مسجدون کے یعنے بسبب دور ہونے مسجد کے گھر سے اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے پس یہ ہو رباط اور بیچ حدیث مالک
بن انس کے پس یہ ہو رباط پس یہ ہو رباط دوبار روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے تین بار ف پورا وضو کرنا یہ ہو کہ اعضا
وضو پر پانی اچھی طرح پہونچا دے اور تین تین بار دھوئے اور انتظار نماز کا بعد نماز کے یہ ہو کہ مسجد مین بعد نماز کے دوسری نماز کا منتظر
بیٹھا رہے یا اگر نکلے تو دل وہین لگا رہے اور رباط اسکو کہتے ہین کہ سرحد اسلام پر دشمنان دین کے مقابلہ پر نگہبانی کے لیے بیٹھے تا وہ
چلے نہ آوین اسکا بڑا ثواب آیا ہو اور اللہ تعالی نے بھی حکم فرمایا اسکا اس آیت مین یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا پس
فرمایا کہ منتظر بیٹھنا نماز کے لیے اصل رباط ہو کہ جیسے وہان کفار کے مقابلہ مین بیٹھے ہین یہان شیطان کے مقابلہ مین بیٹھنا ہو کہ بڑا دشمن دین
کا ہو اور فرض وضو کے چار ہین دھونا تمام منھ کا اور دھونا ہاتھون کا کہنیون تک اور مسح چوتھائی سر کا کرنا اور دھونا پانون کا ٹخنے تک
اور مسح کرنا بالون ڈاڑھی کا جو کہ ملے ہوئے ہین جلد منھ کے سے فرض ہو متون مین تو یون ہی لکھا ہو اور فتاوی عالمگیری اور در مختار
مین روایت صحیح اور مفتی بہ یہ لکھی ہو کہ دھونا ساری ڈاڑھی کا کہ متصل جلد منھ کے ہو فرض ہو اور لٹکی ہوئی کا دھونا فرض نہین سنت ہو
اور سنتین وضو کی یہ ہین دھونا ہاتھون کا پہونچون تک اور بسم اللہ کہنی ابتدا سے وضو مین اور مسواک کرنی اور کلی کرنی اور ناک مین
پانی دینا اور خلال کرنا داڑھی اور انگلیون کا اور تین تین بار دھونا ہر عضو وضو کا اور نیت کرنی اور ترتیب سے وضو کرنا جسطرح قرآن
مین مذکور ہو اور سارے سر پر مسح کرنا اور پے در پے اعضا سے وضو کو دھونا اور مسح کانون کا کرنا ساتھ پانی سر کے اور مستحبات اُسکے
یہ ہین داہنی طرف سے شروع کرنا دھونا اعضا کا اور مسح گردن کا کرنا اور قبلہ رخ وضو کے لیے بیٹھنا اور ملنا اعضا کا پہلی بار اور
پہلے وقت سے وضو کرنا غیر معذور کو اور پھرالینا انگوٹھی ڈھیلی کا اور اسی طرح قرط کا یعنے بالی وغیرہ کا غسل مین پس اگر جانے کہ
پانی اُسکے نیچے پہونچتا ہو تو مستحب ہو اور اگر جانے کہ پانی نہین پہونچتا تو اُسکا ہلا لینا فرض ہو اور مستحب ہو کہ آپ ہی وضو کرے اور
سے نہ کرواوے اور کلام دنیا نہ کرے اگر کوئی حاجت فوت ہوتی ہو بغیر کلام کے تو خیر کرے اور بسم اللہ پڑھے نزدیک دھونے
ہر عضو کے اور مسح کرنے کے اور دعائین جو وقت دھونے ہر عضو کے منقول ہین پڑھے چنانچہ شرح ہندی حصن حصین
کی مین مفصل لکھی گئی ہین دیکھ لے اور درود اور سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے بعد تمام کرنے وضو کے اور زیلعی مین بعد دھونے
ہر عضو کے درود اور سلام بھیجنا مستحب لکھا ہو اور بعد تمام کے شہادتین اور دعائین کہ حدیث مین پڑھنی آئی ہین پڑھے اور بقیہ

پانی وضو کا قبلہ رخ کھڑے ہوکر یا بیٹھے ہوئے پیوے اور تعاہد یعنے خبرگیری کرے پانی پہونچانے کی نیچے بھوون کے اور موچھون سے کے
اور گوشہ چشم پر اور کونچون پانون پر کہ خشک نرہ جاوین اور مکروہات وضو کے یہ ہین منھ پر پانی زور سے مارنا اور اسراف کرنا یعنے پانی زیادہ
بہانا اور تین بار سے زیادہ دھونا اور تین بار مسح کرنا ساتھ پانی نئے کے اور منہیات وضو کے یہ ہین کہ وضو بقیہ پانی وضو عورت کے سے
نہ کرے اور نجس جگہ وضو نہ کرے کہ پانی وضو کی حرمت کرنی چاہیے اور مسجد مین وضو نہ کرے مگر برتن مین کرے یا اس جگہہ کرے کہ وضو کے لیے
مقرر رکھی ہی تو جائز ہی اور تھوک اور رینٹھ پانی وضو مین نہ ڈالے + ع ح ملتقی درمختار (وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی حضرت عثمان سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنے ساتھ رعایت سنتون کے اور مستحبات کے نکلتے ہین
گناہ اسکے یعنے صغیرہ گناہ بدن اسکے سے یہانتک کہ نکلتے ہین نیچے ناخونون اسکے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نکلتے ہین
نیچے ناخونون اسکے سے یہ مبالغہ ہی حاصل ہونے طہارت مین یعنے خوب پاک ہو جاتا ہی گناہون سے مثل اس مضمون کے یہان بھی بولا
کرتے ہین شیخی ناک کی راہ نکالدینگے + س (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ
وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ
أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ارادہ وضو کا کرتا ہی بندہ مسلمان یا فرمایا مومن پس دھوتا ہی منھ اپنا
نکلتا ہی منھ اسکے سے ہر گناہ کہ دیکھا تھا طرف اسکے ساتھ آنکھون اپنی کے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یعنی جو گناہ
آنکھون سے ہوئے ہین جھڑ جاتے ہین پس جس وقت کہ دھوتا ہی اپنے ہاتھ نکلتا ہی ہاتھون اسکے سے ہر گناہ کہ پکڑا تھا اسکو ہاتھون
اسکے نے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یعنے جو گناہ ہاتھ سے ہوئے ہین جھڑ جاتے ہین پس جب دھوتا ہی پانون اپنے
نکلتا ہی ہر گناہ کہ چلے تھے اسکی طرف پانون اسکے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یہانتلک کہ نکل آتا ہی پاک گناہون سے
روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَ
خُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص مسلمان کہ آوے اسکو نماز فرض پس اچھا کرے وضو اسکا اور خشوع
اسکا اور رکوع اسکا مگر ہوتی ہی یہ نماز کفارہ ان گناہون کا کہ پہلے کیے تھے اس سے جب تک کہ نہین کیا کبیرہ اور یہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہی یعنی
نماز کہ کفارہ گناہون کا ہی مخصوص کسی زمانہ پر نہین ہمیشہ ہی روایت کی یہ مسلم نے ف خشوع نماز کا یہ ہی کہ ظاہر و باطن کے آداب بجا لاوے
کہ دل ترسان ہو اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے اور سواے نماز کے کسی اور چیز مین مشغول نہووے اُدھر ہی دھیان رکھے اور بدن اور کپڑے
اور داڑھی سے کھیلے نہین اور داہنے اور بائین طرف منھ نہ پھیرے اور آنکھ بند نہ کرے اور رکوع کا ذکر کیا اور سجدہ کا نہ کیا اسلیے کہ رکوع خاص
مسلمانون کی نماز مین ہی یہود اور نصاری کی نماز مین علی العموم نہین اور جب تک کہ نہین کیا اسنے کبیرہ مقصود یہ ہی کہ اسطرح کی نماز گناہون
صغیرہ کو دور کرتی ہی نہ کبیرہ کو + ح (وَعَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى
الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ) اور انہیں سے روایت ہی کہ وضو کیا انھون نے پس ڈالا یعنے پانی اوپر ہاتھ اپنے کے تین بار پھر کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار یعنے ناک سنکی بعد دینے پانی کے ناک مین پھر دھویا مُنھ اپنا تین بار پھر دھویا داہنا ہاتھ اپنا کہنی تک یعنے کہنی سمیت تین بار پھر دھویا بایان ہاتھ اپنا کہنی تک تین بار پھر مسح کیا اپنے سر پر پھر دھویا پانون داہنا اپنا تین بار پھر بایان پانون تین بار پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اس وضو میرے کے پھر فرمایا جو وضو کرے وضو میرا سا کہ یہ ہی یعنے برعایت فرض اور سنتون کے پھر نماز پڑھے دو رکعت نہ بات کرے دل اپنے سے بیچ اس نماز کے کچھ بخشا جاتا ہی واسطے اُسکے جو پہلے کیا گناہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے ہین ف تین بار سے زیادہ دھونا اعضاے وضو کا مکروہ ہی سب علما کے نزدیک اور مراد یہہ ہی کہ اگر پورا عضو تین بار دھو چکا ہی تو اب زیادہ نہ کرے اسپر اور اگر ایک چلو سے آدھا عضو دھویا اور دوسرے سے آدھا تو یہ ایک بار ہی ہوا پس اسی طرح مثلاً چھ چلون سے تین بار کو پورا کیا تو یہ زیادتی نہ ہوئی اور پھر نماز پڑھے دو رکعت دو رکعت ادنی درجہ ہی اگر زیادہ بھی پڑھے افضل ہی یہ حدیث دلالت کرتی اسپر کہ بعد وضو کے نماز پڑھنی مستحب ہی اگر فرض یا سنتین موکدہ بھی پڑھے کافی ہین اور نہ بات کرے دل اپنے سے یعنے دل سے باتین دنیا کی اور جو کہ متعلق ساتھ نماز کے نہین ہین نہ کرے خیال اللہ ہی کی طرف لگائے رکھے اور اگر خطرے آوین اور انکو دفع کرے اور حضور سے باز نہ رکھین کچھ مضر نہین ع ح (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو پھر نماز پڑھے دو رکعت متوجہ ہو کر اُن دونون مین ساتھ دل اور مُنھ اپنے کے یعنے ساتھ باطن اور ظاہر کے متوجہ ہو مگر واجب ہوتی ہی واسطے اُسکے بہشت روایت کی یہ مسلم نے ف پھر کھڑا ہو یعنے حقیقۃً یا حکماً یعنے مثلاً بیٹھ کر پڑھے خصوصاً جبکہ عذر رکھتا ہو ع (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَكَذَا ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِي الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَا رَوَيْنَاهُ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اِلٰى اٰخِرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهٖ بِعَيْنِهٖ اِلَّا كَلِمَةَ اَشْهَدُ قَبْلَ اَنَّ مُحَمَّدًا) اور روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی تم سے کہ وضو کرے پس نہایت کو پہونچاوے یا فرمایا پس پورا کرے وضو پھر کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور بیچ ایک روایت مسلم کے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ مگر کھولے جاتے ہین واسطے اُسکے دروازے بہشت کے آٹھون داخل ہو جس سے چاہے اسی طرح روایت کیا اسکو مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے اور حمیدی نے بیچ افراد مسلم کے اور اسی طرح ابن اثیر نے بیچ جامع الاصول کے اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے بیچ آخر حدیث مسلم کے کہ جس طرح روایت کیا ہمنے اُسکو اس عبارت کو اور زیادہ کیا ترمذی نے یعنے شہادتین پر اس دعا کو اے بار خدایا کر مجھے توبہ کرنے والون سے اور کر مجھے پاکیزگی کرنے والون سے اور وہ حدیث کہ روایت کی امام محی السنۃ نے بیچ صحاح کے جسنے وضو کیا

پس اچھا وضو کیا آخر تک روایت کی وہ ترمذی نے بیچ جامع اپنی کے بعینہ مگر کلمہ اشہد کا پہلے ان محمدا سے **ف** دروازے بہشت
کے آٹھون یہان سب بہشتون کو ایک اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کبھی ہر ایک کو بہشت کہتے ہین اُس حساب سے ہشت
بہشت بولتے ہین اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے الخ یعنے جس طرح روایت مسلم کی ہمنے بیان کی وہی روایت محی الدین نے بھی
شرح مسلم مین نقل کی ہو اور اُسکے اخیر یہ عبارت بڑھادی ہو زاد الترمذی آخر تک ور کر مجھے توبہ کرنے والون سے یعنے توبہ کرین گناہون
سے اور رجوع کرین عیبون سے اور اس سے مراد یہ نہین ہو کہ ہمسے گناہ بہت واقع ہوا کرین بلکہ مراد یہ ہو کہ جب گناہ واقع ہووے تو توبہ الہام کر
اگرچہ گناہ بہت ہون تا مضمون اس آیۃ مین داخل ہو وین ان اللہ یحب التوابین یعنے اللہ دوست رکھتا ہو توبہ کرنے والون کو یعنے انکو
کہ نہین پھرتے ہین دروازہ مولیٰ اپنے کے سے اور نہین ناامید ہوتے رحمت اُسکی سے اور کر مجھکو پاکیزگی کرنے والون سے یعنے پاک ہو دینا
بُرے اخلاق سے پس اس مین اشارہ ہو اسپر کہ طہارت اعضاے ظاہر کی کہ ہمارے اختیار مین تھی بجا لاتے اور طہارت احوال باطن
کی تیرے ہاتھ ہو پس نصیب کر اپنے فضل سے۔ رباعی ای در خم چوگان تو دل ہمچون گوی ٭ بیرون نہ ز فرمان تو جان یکسر موے ٭ ظاہر
کہ بدست ماست شستیم تمام ٭ باطن کہ بدست تست آنرا تو بشوی ٭ اور پس اچھا وضو کیا آخر تک بعد فاحسن الوضوء کے عبارت اس روایت
مین یون ہو ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین فتحت لہ
ثمانیۃ ابواب الجنۃ یدخل من ایہا شاء اور مگر کلمہ اشہد کا پہلے ان محمدا سے یعنے کلمہ اشہد کا کہ پہلے لفظ ان محمدا کے مصابیح والے نے ذکر
کیا ہو ترمذی نے نہین ذکر کیا پس یہ اعتراض ہو مصنف کا مصابیح والے پر کہ یہ حدیث جو صحاح مین لایا بخاری اور مسلم مین نہین ہو
بلکہ جامع ترمذی مین ہو پس اسکو حسان مین لانا چاہیے تھا اور معلوم کیا چاہیے کہ جزری نے حصن حصین مین ساتھ رمز ابن ماجہ
اور ابن ابی شیبہ اور ابن سنی کے بیچ شہادتین کے لفظ ثلاث مرات کا بھی ذکر کیا ہو یعنے یہ کلمہ تین بار پڑھے اور نسائی اور حاکم کی
روایت مین بعد اللہم اجعلنی آخر تک کے یہ بھی پڑھنا آیا ہو سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک
پس اولیٰ یہ ہو کہ یہ سب ملا کر پڑھے اور مستحب ہین یہ اذکار نہانے والے کے لیے بھی ٭ ح ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَہٗ فَلْیَفْعَلْ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امت میری پکاری جاویگی دن قیامت کے روشن
پیشانی سفید اعضا اثر وضو کے سے پھر جو کہ چاہے تم مین سے یہ کہ دراز کرے روشنی اپنی پیشانی کی پس چاہیے کہ کرے روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** غر جمع اغر کی ہو یعنے سفید چہرہ اور محجل جسکے ہاتھ پانون سفید ہون یعنے بسبب وضو کے یہ اعضا روشن ہونگے
اور معنے یہ ہین کہ جب پکارے جاوینگے نمازی لوگون مین سے محشر مین بطرف جنت کے تو اس صفت پر ہونگے اور دراز کرے روشنی
پیشانی کی یعنے پیشانی کے اوپر سے ٹھوڑی کے نیچے تلک اور ایک کان سے دوسرے کان تلک خوب دھووے اور درازگی تحجیل کی
یہ ہو کہ ٹخنے کے اوپر تلک پانون دھووے اور ذکر درازگی تحجیل کا نہ کیا اسلیے کہ دونون آپس مین لازم ایک دوسرے کے ہین یعنے ایک
کی درازگی کو فرمایا تو دوسرے کی آپ سے سمجھی جاویگی ٭ ح (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْیَۃُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ
یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور انھین سے روایت ہو کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچیگا زیور مومن کو یعنے جنت مین جہان تلک
کہ پہونچیگا پانی وضو کا روایت کی یہ مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَیْرَ اَعْمَالِکُمُ الصَّلٰوۃُ وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے
ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھے رہو اور ہرگز نہ طاقت رکھ سکوگے سیدھے رہنے کی اور جانو کہ بہترین
عملون تمھارے سے نماز ہے اور نہین محافظت کرتا وضو پر مگر مومن روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** سیدھے
رہو یعنے مستقیم رہو اعمال پر اور ہمیشہ سیدھی راہ چلو داہنے بائین میل نہ کرو از بسکہ یہ امر بہت مشکل تھا فرمایا لن تحصوا یعنے اور پر طرح تمام کمال
کے استقامت نہین کر سکنے کے تم اور جب حکم کیا ساتھ نہ طاقت پانے کے استقامت پر اور نہ ادا کر سکنے کے حقوق اُسکے کو تمام افعال
و احوال مین تو آگاہ کیا اوپر عمدہ اور خلاصہ عبادت کے کہ اگر اسمین استقامت کروگے تو تدارک سب تقصیرات کا ہو جائیگا کہ وہ نماز ہے پس
نگاہ رکھو شرائط اور آداب اُسکے اور ادا کرو حقوق بعد اُسکے اشارہ فرمایا ساتھ مقدمہ اُسکے کے کہ جسکو نصف ایمان فرمایا ہے وہ وضو اور طہارت
ہے فرمایا کہ نہین محافظت کرتا اُسکی یعنے سُنن اور آداب اُسکے نہین بجا لاتا مگر مومن کامل جو کہ ہمیشہ حاضر رہتا ہے ساتھ دل اور بدن اپنے کے
بیچ درگاہ رب اپنے کے اسلیے کہ حاضر ہونا اُسکی درگاہ پاک مین بدون طہارت ظاہر و باطن کے بعید ہے ادب سے مارح ع (وَ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰی طُہْرٍ کُتِبَ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابن عمر سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اوپر وضو کے لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے دس نیکیان روایت کی یہ ترمذی نے
**ف** یعنے ثواب جو وضو کا مقرر ہے زیادہ اُس سے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور لکھا ہے علما نے کہ یہ ثواب جب ہوتا ہے کہ بعد وضو اول
کے نماز فرض یا نفل پڑھ چکا ہو اور پھر وضو کرے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ تجدید وضو کی مستحب ہے جس وقت کہ پہلے وضو سے نماز پڑھ چکا
ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ ہے وضو پر وضو کرنا جس وقت کہ پہلے وضو کے بعد نماز نہ پڑھی ہو مارح ع **الفصل الثالث** فصل تیسری
(عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّہُوْرُ رَوَاہُ اَحْمَدُ) روایت ہے جابر سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی بہشت کی نماز ہے اور کنجی نماز کی وضو ہے روایت کی یہ احمد نے **ف** یعنے جیسے کہ دروازہ بغیر کنجی
کے نہین کھلتا ایسے ہی آدمی بغیر نماز کے بہشت مین نہین جاتا اسمین مبالغہ ہے محافظت کرنے نماز پر گویا نماز حکم ایمان مین ہے کہ بغیر اُسکے
بہشت مین جانا میسر نہین ہوتا پس خوب طرح اسکو ادا کرے اور کبھی چھوڑے نہین کہ یہ سبب ہے دخول جنت کا مارح ع (وَعَنْ
شَبِیْبِ ابْنِ اَبِیْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ
فَالْتَبَسَ عَلَیْہِ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یُّصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا یُحْسِنُوْنَ الطُّہُوْرَ وَاِنَّمَا یَلْبِسُ عَلَیْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِکَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہے
شبیب بن ابی روح سے اُسنے روایت کی ایک شخص سے صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے پڑھی نماز صبح کی پس پڑھی سورہ روم پس متشابہ ہوا حضرت صلعم پر پس جب نماز پڑھ چکے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا نماز پڑھتے ہین
ساتھ ہمارے اور نہین اچھا وضو کرتے اور سوا اسکے نہین کہ ہم پر اشتباہ ڈالتے ہین قرآن کو یہ لوگ روایت کی یہ نسائی نے **ف** اسمین اشارہ
ہے طرف اسکے کہ سنن اور آداب کامل کرنے والے ہین واجب کو اور سبب برکت کے ہین اور برکت اُنکی سرایت کرتی ہے غیر مین جیسے کہ قصور
کرنا اِن مین باعث ضرر غیر کا ہوتا ہے اور اُنکے نہ ادا کرنے مین دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہوتا ہے اور یہ حدیث باعث عبرت کی ہے اُن لوگون
کے لیے کہ تاثیر صحبت سے غافل ہین نہین دیکھتے کہ سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس رتبہ کے حالت پڑھنے قرآن کے مین
کہ بہت وقت نزدیکی کا ہے صحبت ایک ادنی امتی کی سے کہ کوئی آداب یا سنت وضو کے اُس سے رہگئے ہونگے تاثیر کی کہ قراۃ مین

مشابہ لگا پس کیا حال ہوگا اُنکا کہ مصاحبت اہل فسق اور اہل بدعت کی ہین گرفتار ہین شب و روز عیاذاً باللہ منہ اور نام شخص روایت کرنے والے کا میرک شاہ نے اغر غفاری لکھا ہے + ع ج ( وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِيْ اَوْ فِيْ يَدِهٖ قَالَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهٗ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ ) اور روایت کی ایک شخص نے بنی سلیم مین سے کہ کہا گنا ان باتون کو یعنی جو آگے مذکور ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ہاتھ میرے کے یا بیچ ہاتھ اپنے کے فرمایا سبحان اللہ کہنا یعنی ثواب اسکا بھر دیتا ہے آدھی ترازو اور الحمد للہ بھر دیتا ہے اُسکو یعنی الحمد للہ کہنا ساتھ سبحان اللہ کے ملکر بھر دیتا ہے یا الحمد للہ ہی فقط اور اللہ اکبر کہنا بھر دیتا ہے اُس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور روزہ آدھا صبر ہے اور پاک رہنا آدھا ایمان ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے

**ف** یا بیچ ہاتھ میرے کے یہ شک راوی ہے یعنی پکڑین حضرت نے انگلیان میری یا انگلیان اپنی اور ہتیلی پہ بند کر کے پانچ باتین گنین اور روزہ آدھا صبر ہے یعنی پورا صبر تو یہ ہے کہ نفس کو طاعت پر روکے رکھے یعنی بجا لاوے اور گناہون سے روکے یعنی نہ کرے پس روزہ مین نفس کو طاعت پر روکے رکھا ہوتا ہے اس باعتبار آدھا صبر ہے + ع ( وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ وَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ ) اور روایت ہے عبد اللہ صنابحی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو کرتا ہے بندہ مومن یعنی ارادہ کرتا ہے وضو کا پھر کلی کرتا ہے نکلتے ہین گناہ منہ اُسکے سے اور جس وقت کہ ناک سنکتا ہے نکلتے ہین گناہ ناک اُسکی سے پس جس وقت دھوتا ہے منہ اپنا نکلتے ہین گناہ منہ اُسکے سے یہان تلک کہ نکلتے ہین نیچے پلکون آنکھون اُسکی سے پس جبکہ دھوتا ہے دونون ہاتھ اپنے نکلتے ہین گناہ ہاتھون اُسکے سے یہان تلک کہ نکلتے ہین نیچے ناخونون دونون ہاتھون اُسکے سے پس جبکہ مسح کرتا ہے سر اپنے کو نکلتے ہین گناہ سر اُسکے سے یہان تلک کہ نکلتے ہین دونون کانون اُسکے سے پس جب دھوتا ہے دونون پانون اپنے نکلتے ہین گناہ پانون اُسکے سے یہان تلک کہ نکلتے ہین نیچے ناخونون پانون اُسکے سے پھر ہوتا ہے چلنا اُسکا طرف مسجد کے اور نماز پڑھنی اُسکی زیادتی واسطے اُسکے روایت کی یہ مالک اور نسائی نے **ف** یہان تلک کہ نکلتے ہین دونون کانون اُسکے سے اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کان داخل سر کے ہین جیسے کہ مذہب حنفی ہے اسلیے کانون کے مسح کے لیے نیا پانی نہین لیتے بلکہ جو پانی کہ مسح سر کے لیے لیا ہے اُس سے مسح کانون کا بھی کر لیتے ہین اور نماز پڑھنی اُسکی زیادتی واسطے اُسکے یعنی گناہون سے بسبب وضو کے پاک ہو چکا اب نماز زیادہ ہوتی ہے یعنی سبب بلندی درجات کی ہوتی ہے + ع ( وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَّهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مقبرہ مین یعنی جنت البقیع

دعاے مغفرت کے لیے پھر کہا سلام ہے تم پر ای جماعت قوم مومنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہے گا اللہ ساتھ تمھارے ملنے والے ہین اور آرزو
رکھتا ہون مین یہ کہ دیکھون بھائیون اپنے کو کہا صحابہ نے کیا نہین ہم بھائی آپ کے ای رسول خدا کہا کہ تم ہو یار میرے اور بھائی میرے
وہ ہین کہ نہین آئے ابھی پس عرض کیا صحابہ نے کس طرح پہچانو گے تم یعنے قیامت مین اُنکو کہ نہین آئے امت تمھاری مین سے ای رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا خبر دو مجکو اگر ہو ایک شخص کہ ہون واسطے اُسکے گھوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانون درمیان گھوڑون
نہایت سیاہ کے کیا نہین پہچانیگا گھوڑے اپنے کو عرض کی صحابہؓ نے کہ ہان مقرر پہچانیگا ای رسول خدا کے فرمایا تحقیق وہ آوینگے یعنے
قیامت کو سفید پیشانی سفید ہاتھ پانون اثر وضو کے سبب یعنی پس اس علامت سے اُنکو پہچانونگا اور مین ہونگا میر سامان اُنکا اوپر حوض
کوثر کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** تم ہو یار میرے یعنے تم بھائی بھی ہو اور رفیق خاص میرے ہو اور ابھی نہین پیدا ہوئے ہین اور بعد
میرے پیدا ہونگے یعنے تابعین وغیرہ وہ نرا بھائی چارہ ہی اسلام کا رکھتے ہین میرے ساتھ اور مین ہون میر سامان یعنے کاروبار مغفرت
اور رفعت درجات اُنکے کا درگاہ صمدیت مین پہلے جاکر درست کرتا ہون + ح (وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَاَنْظُرُ اِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيَّ فَاَعْرِفُ اُمَّتِيْ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ وَمِنْ
خَلْفِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ شِمَالِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ
اِلٰى اُمَّتِكَ قَالَ هُمْ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَ اَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ وَاَعْرِفُهُمْ تَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ رَوَاهُ
اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین ہون اول اُن شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا واسطے اُسکے
ساتھ سجدے کے دن قیامت کے اور مین ہون اول اُن شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا اُنکو کہ اُٹھاوین سر اپنا پس دیکھونگا مین طرف اُس چیز
کے کہ آگے میرے ہے پس پہچانونگا مین امت اپنی کو درمیان امتون کے اور دیکھونگا پیچھے اپنے مانند اسی کے یعنے ازدحام خلق کا پس پہچانونگا
امت اپنی کو اور داہنے اپنے مانند اسی کے اور بائین اپنے مانند اسی کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر پہچانوگے تم امت اپنی کو
درمیان امتون کے درمیان حضرت نوح کے امت تمھاری تک مین فرمایا وہ یعنے امت میری سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانون
ہونگے بسبب نشان وضو کے نہین ہوگا کوئی اس طرح سے سوائے اُنکے اور پہچانونگا اُنکو یہ کہ دیے جاوینگے وہ عمل نامہ اپنے داہنے
ہاتھون مین اور پہچانونگا اُنکو یہ کہ دوڑیگی آگے اُنکے اولاد اُنکی یعنے خرد سال روایت کی یہ احمد نے **ف** اُٹھاوین سر اپنا یعنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو درگاہ صمدیت مین جب حاضر ہونگے تو شفاعت کے لیے سجدے مین جاوینگے مقدار ایک ہفتہ کے
سجدے مین رہینگے پھر حکم ہوگا کہ سر اُٹھا ای محمد اور چاہ ای محبوب میرے جو کچھ چاہتا ہے تو دیا جاوے تجکو پس حضرت سر اُٹھاوینگے
اور زبان ساتھ شفاعت خلق کے کھولینگے اور دروازہ شفاعت کا کھلواوینگے اور یہ جو فرمایا کہ آگے پیچھے اور داہنے بائین مانند
اسی کے مراد یہ ہے کہ ہر طرف امت کو دیکھونگا اسمین اشارہ ہے طرف کثرت اُنکی کے اور تفاوت مراتب اُنکے کے اور درمیان نوح
کے امت تمھاری تک مین یعنے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک کہ مدت مدید ہے اسمین بہت سی امتین گذری ہین
اُنہین سے اپنی امت کو کیونکر پہچانوگے اور نوح علیہ السلام کا نام لیا اور نبی کا نہ لیا اسلیے کہ یہ مشہور ہین **باب ما یوجب الوضوء**
باب اُس چیز کا کہ موجب ہو وضو کی **ف** یعنے اسمین بیان اُن چیزون کا ہے کہ وضو کو توڑتی ہین بموجب مذہب حضرت
امام اعظمؒ کے وضو ٹوٹتا ہے اُن چیزون سے پاخانہ یا پیشاب کے رستہ سے جو چیز نکلے یعنے پاخانہ پیشاب بائی وغیرہ مگر ہوا جو مرد یا عورت

سے آگے کے تقرے نکلتی ہی اُس سے وضو نہین جاتا اور ٹوٹتا ہی وضو اُس چیز سے کہ نجس ہو یعنے خون پیپ وغیرہ اور بدن مین سے
آپ سے نکلکر اُس جگہ پہونچے کہ اُسکو دھونا وضو یا غسل مین لازم ہی یعنے اگر ناک کے بانسے تک یا آنکھ کے اندر ہی تو نہین ٹوٹیگا اسلیے کہ
اُنکا دھونا لازم نہین اور ٹوٹتا ہی قی کرنے سے مُنہ بھر کر قی مین خواہ اناج نکلے یا پانی یا پتہ یا خون جما ہوا یعنے سودا اور بلغم سے نہین ٹوٹتا
اور پتلا خون یا پیپ اگر قی کرے تو اسمین بھر مُنہ کا شرط نہین بلکہ برابر تھوک کے یا غالب ہو گا تھوک پر تو وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر کم ہوگا
تو نہین اور اگر تھوڑی تھوڑی قی ایک ہی متلی مین کئی بار ہوئی اور اتنی ہی کہ جمع کرین تو مُنہ بھر جاوے اُس سے وضو جاتا رہتا ہی اور جس
چیز سے وضو نہین ٹوٹتا وہ نجس بھی نہین ہی مثلاً تھوڑی سی قی کی یا خون کہ نہ بہا نجس نہین اور ٹوٹتا ہی وضو دیوانہ ہونے سے اور نشے سے
اور بیہوش ہو جانے سے اور قہقہہ بالغ کے سے اُس نماز مین کہ رکوع سجدہ والی ہو اور مباشرت فاحشہ سے اور مباشرت فاحشہ یہ ہی
کہ شرمرد اور عورت کے مل جاوین یا دو عورتون کے یا دو مردون کے ساتھ انتشار کے یعنے کھڑے ہونے کے اور ٹوٹتا ہی سونے
سے لیٹ کر یا تکیہ لگا کر اپنے بدن پر یا دیوار وغیرہ پر لیکن اس طرح سو جاوے کہ اگر تکیہ کی چیز ہٹا لیوے تو گر پڑے اور اگر اس طرح سو جاوے
کہ مقعد زمین سے اُٹھ جاوے یعنے پہلو پر یا کولون پر یا چت یا مُنہ کے بل یا کولے کو دیوار وغیرہ سے لگا کر یا پیٹ پانون پر لگا کر جھکا ہو
سو جاوے تو وضو ٹوٹ جاتا ہی اور اگر کھڑا کھڑا سو جاوے یا بیٹھکر سوائے مضمون مذکورہ کے یا رکوع کی حالت مین یا سجدے کی حالت
مین تو نہین ٹوٹتا مگر شرط یہ ہی کہ رکوع سجود بطور سنت کے ہون اور اگر کیڑے زخم مین سے نکلین یا گوشت کٹ کر گر پڑے تو نہین ٹوٹتا اور
اگر جونک لگائے اور وہ لہو پیکر بھر گئی یا بڑی چچڑی نے پیٹ بھر کر لہو پیا تو بھی ٹوٹ جاویگا اور نہین تو نہین اور اگر ایک شخص کی آنکھ
دکھتی ہی اور آنسو نکلتے ہین اُس سے بھی وضو جاتا رہتا ہی لیکن اگر ہمیشہ جاری رہین تو صاحب عذر ہو جاتا ہی اکثر لوگ اس مسئلہ سے غافل
ہین اسی طرح اگر کان دکھتا ہی اور اُس سے پیپ یا کچلہو نکلا وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر بغیر درد کان کے پیپ وغیرہ کان سے نکلے تو
نہین جانے کا یہ چیزین توڑنے والی وضو کی کہ بیان ہوئین ان مین سے دو چیزون پر تو اتفاق ہی سب علما کا کہ اُنسے وضو جاتا
رہتا ہی وہ جو چیز کہ نکلے آگے پیچھے سے اور نیند اور باقی چیزین مختلف فیہ ہین * ملتقی در مختار * **الفصل الاول** فصل پہلی (عن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل الصلوۃ من احدث حتی یتوضا متفق علیہ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلعم نے نہین قبول کی جاتی نماز اُس شخص کی کہ بے وضو ہو جب تلک کہ وضو نہ کرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم
نے **ف** یہ اُسکے حق مین ہی کہ پانی رکھتا ہو اور قدرت بھی رکھتا ہو اُسکے استعمال کی اور اگر پانی نہو یا ہو لیکن قدرت نہ رکھتا ہو اُسکے
استعمال کی تو تیمم کر لے ساتھ خاک کے اور اگر نہ پانی پاوے اور نہ خاک اور قدرت انپر نہ رکھتا ہو کہ اُسکو فاقد الطہورین کہتے ہین وہ نماز
نہ پڑھے جب پانی وغیرہ پاوے تو قضا پڑھے اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہی کہ واسطے حرمت وقت کے پڑھ لے اور جب پانی یا
خاک ملے تو قضا کرے ہمارے علما نے لکھا ہی کہ اگر کوئی بغیر طہارت کے قصداً نماز پڑھے اور حرمت وقت کا بھی اُسے ارادہ نہو
تو وہ کافر ہو جاتا ہی اور اگر بغیر طہارت کے نماز پڑھے لوگون کی شرم کر کے تو بھی کافر ہوتا ہی کیونکہ دونون صورتون مین اسنے شرع کو
حقیر جانا * ع ج (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول رواہ مسلم)
اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کی جاتی نماز بغیر طہارت کے اور نہین قبول ہوتی
خیرات مال حرام مین سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** کہا ہی بعض علما ہمارے نے کہ جو شخص خیرات دیتا ہی مال حرام سے اور اُمید

رکھتا ہی ثواب کی کا فر ہو جاتا ہی ع (وعن علی قال کنت رجلا مذاء فکنت استحیی ان اسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمکان
ابنته فامرت المقداد فسأله فقال یغسل ذکره ویتوضأ متفق علیه) اور روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا تھا مین ایک
شخص بہت مذی ڈالنے والا پس تھا مین حیا کرتا یہ کہ پوچھون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے حکم اُسکا کہ آیا غسل لازم آتا ہی یا وضو واسطے
ہونے بیٹی اُنکی کے یعنے نکاح میرے بین پس امر کیا مین نے مقداد کو یعنے پوچھنے کا حضرت سے پس پوچھا اُسنے یعنے اس
طرح کہ ایک شخص ایسا ہی اُسکا کیا حکم ہی پس فرمایا کہ دھو ڈالے ستر اپنے کو اور وضو کرلے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف امین
تنبیہ ہی اسپر کہ داماد کو ذکر کرنا شہوت کا اور اُس چیز کا کہ متعلق ساتھ مباشرت عورتون کے ہی روبرو خسر کے مناسب نہین ع ح
(وعن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول توضؤوا مما مست النار رواه مسلم قال الشیخ الامام الاجل محی
السنة رحمة الله علیه هذا منسوخ بحدیث ابن عباس قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اکل کتف شاة ثم صلی ولم یتوضأ متفق
علیه) اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وضو کرو کھانے اُس چیز کے
سے کہ پہونچے اُسکو آگ یعنے جو چیز آگ سے پکی ہو روایت کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام بزرگ محی السنہ نے رحمت ہووے اللہ کی اُنپر
یہ حکم منسوخ ہی ساتھ حدیث ابن عباس کے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا نے درود ہو جیو اللہ کا اُنپر اور سلام کھایا شانہ بکری کا پھر نماز پڑھی
اور نہین وضو کیا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دوسری تاویل اس حدیث مین یہ کرتے ہین کہ مراد وضو سے یہان دھونا
ہاتھ اور منھ کا ہی واسطے دور کرنے چکنائی کے کہ یہ سنت ہی اور اُسکو وضو طعام کہتے ہین اس صورت مین منسوخ کہنے کی حاجت نہین
ع ح (وعن جابر بن سمرة ان رجلا سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم انتوضأ من لحوم الغنم قال ان شئت فتوضأ وان شئت
فلا تتوضأ قال انتوضأ من لحوم الابل قال نعم فتوضأ من لحوم الابل قال اصلی فی مرابض الغنم قال نعم قال اصلی فی مبارک الابل قال لا
رواه مسلم) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو کرون مین گوشت بکری
کے سے یعنے اسکے کھانے سے اگر وضو جاتا رہتا ہی تو پھر کرون فرمایا اگر چاہے تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو نہ کر وضو کہا اُسنے کیا وضو
کرون مین کھانے گوشت اونٹ کے سے فرمایا کہ ہان وضو کر کھانے گوشت اونٹ کے سے کہا اُسنے کہ نماز پڑھون مین بیچ جگہ
رہنے بکریون کے کہا کہ ہان کہا اُس شخص نے نماز پڑھون مین بیچ جگہ بندھنے اونٹون کے فرمایا کہ نہین روایت کی یہ مسلم نے ف
نزدیک امام احمد بن حنبل کے کھانے گوشت اونٹ کے سے وضو کرنا آتا ہی اسلیے کہ وہ ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین اور حضرت
امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہم اللہ کے نزدیک وضو نہین جاتا اسواسطے کہ اُنکے نزدیک حمل حدیث
کا اوپر وضو لغوی کے ہی یعنے ہاتھ منھ دھو ڈالنا کیونکہ اُسکے گوشت مین بساندہ اور چکنائی زیادہ ہوتی ہی بکری کے گوشت سے یا یہ حدیث
منسوخ ہی اور اونٹون کے بندھنے کی جگہ جو نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہی تو یہ نہی تنزیہی ہی اور منع اسلیے فرمایا کہ نماز مین خاطر جمعی نہین رہتی
خوف رہتا ہی اُسکے بھاگنے کا اور لات مارنے کا بخلاف بکریون کے کہ غریب ہوتی ہین اور یہ جائز ہونا اور منع ہونا اُس صورت
مین ہی کہ مرابض اور مبارک خالی ہون نجاست سے اور اگر نجاست ہوگی تو مرابض مین بھی پڑھنی مکروہ ہوگی ع (وعن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وجد احدکم فی بطنه شیئا فاشکل علیه اخرج منه شیء ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی
یسمع صوتا او یجد ریحا رواه مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پاوے ایک

تمہارا بیچ پیٹ اپنے کے کچھ چیز یعنی قراقر بسبب ریاح کے پس شبہہ ہوا اوپر اسکے کہ آیا نکلی ہے اس سے کچھ چیز یا نہیں پس نہ نکلے مسجد مین
سے یعنی وضو کے لیے یہان تلک کہ سُنے آواز یا معلوم کرے بو روایت کی یہ مسلم نے ف یہان تلک کہ سنے آواز یا معلوم کرے
بو یہ باعتبار غالب کے ہے غرض اس حدیث سے یہ ہے کہ یقیناً معلوم ہووے نکلنا ریح کا اگرچہ آواز نہ سنے اور بو نہ پاوے جب وضو ٹوٹا
سمجھے ؛ ح ؛ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَہٗ دَسَمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)
اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا دودھ پس کلی کی اور فرمایا تحقیق واسطے اسکے چکنائی ہے
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد کھانے چکنی چیز کے کلی کرنی مستحب ہے اسلیے کہ منہ مین لقیہ اسکا
کچھ رہتا ہے مبادا حالت نماز مین پیٹ مین پہونچے اور اسی پر قیاس کی جاتی ہے جو چیز کہ منہ مین لگ رہی ہے اور خوف ہو پیٹ مین پہونچنے کا
اس سے بھی کلی کرے کہ مستحب ہے اور اس سے علما نے استنباط کیا ہے دھونا دونون ہاتھون کا پہلے کھانا کھانے سے ستھرائی کے لیے
مگر یقین ہو ستھرائی ہاتھون کا نجاست اور میل سے تو نہ دھووے اور اسی طرح بعد فارغ ہونے کے کھانے سے بھی دھووے مگر ہاتھون
کو اگر کچھ نہ لگا ہو بسبب اسکے کہ کھانا خشک تھا یا چمچے وغیرہ سے کھایا ہے تو خیر نہ دھووے اور مناسبت اس حدیث کو ساتھ باب کے
یہ ہے کہ کلی مذکورہ متممات وضو سے ہے ؛ ع (وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الصَّلٰوَاتِ یَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰی
خُفَّیْہِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْیَوْمَ شَیْئًا لَمْ تَکُنْ تَصْنَعُہٗ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُہٗ یَا عُمَرُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے پڑھین کئی نمازین دن فتح مکہ کے ساتھ ایک وضو کے یعنے ایک وضو سے پانچون نمازین پڑھین اور مسح کیا اوپر موزون کے پس
کہا واسطے انکے حضرت عمر نے تحقیق کی تم نے آج کے دن ایک چیز کہ نہ تھے کرتے اسکو پس فرمایا قصداً کیا مین نے اسکو اے عمر روایت
کی یہ مسلم نے ف ایک چیز کہ نہ تھے کرتے یعنی کئی نمازین ایک وضو سے پڑھین اور موزہ پر مسح کیا یہ معمول پہلے سے اسطرح پر نہ تھا
بلکہ ہر نماز کے لیے وضو تازہ کرتے تھے اسکے جواب مین فرمایا کہ قصداً مین نے کیا یعنی تا لوگ اسکا جائز ہونا معلوم کرلین ؛ ح (وَعَنْ
سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّھْبَاءِ وَھِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ
فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِہٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے سوید بن نعمان سے یہ کہ وہ نکلے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سال کہ خیبر فتح کیا یہان تک کہ جسوقت
پہونچے بیچ صہبا کے کہ نام شہر کا ہے وہ ہے نزدیک خیبر کے نماز پڑھی عصر کی پھر منگوایا توشہ پس نہ حاضر کیا گیا مگر ستو پس حکم کیا اسکو پس
گھولے گئے پس کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا ہمنے پھر کھڑے ہوئے طرف نماز مغرب کے پس کلی کی اور کلی کی
ہمنے پھر نماز پڑھی اور نہ کیا وضو روایت کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آگ کی پکی چیز کھاوے تو اس سے وضو
نہین ٹوٹتا ؛ ح ؛ **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ
اَوْ رِیْحٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین وضو کرنا آتا مگر آواز سے یا بو سے
روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف یعنے شک سے وضو نہین جاتا جب تک یقین نہو یعنی فقط قراقر سے وضو نہین جانے کا جب یقین
ہو نکلنے بائی کا ٹوٹا جانیو ؛ ع (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْیِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِیِّ الْغُسْلُ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے حضرت علی سے کہا پوچھا مین نے یعنے بواسطہ مقداد کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مذی کا

پس فرمایا نکلنے مذی کے سے وضو آتا ہے اور نکلنے منی کے سے غسل روایت کی یہ ترمذی نے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوٰۃ الطہور وتحریمہا التکبیر وتحلیلہا التسلیم رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی ورواہ ابن ماجۃ عنہ وعن ابی سعید) اور انہیں سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی وضو ہے اور تحریم اسکی تکبیر اور تحلیل اسکی سلام پھیرنا روایت کی ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے حضرت علی سے اور ابی سعید سے **ف** یعنے تکبیر کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور سب چیزیں حلال یعنے کھانا پینا اور سب کام منافی نماز کے اسپر حرام ہوتے ہیں اور سلام پھیرتے ہی وہی چیزیں حلال ہو جاتی ہیں * ح * (وعن علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضأ ولا تأتوا النساء فی اعجازہن رواہ الترمذی وابوداؤد) اور روایت ہے علی بن طلق سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت حدث کرے ایک تمہارا یعنے بائی بغیر آواز کے نکلے پس چاہیے کہ وضو کرے اور نہ آؤ تم عورتوں کے پاس بیچ مقعدوں انکی کے روایت کی ترمذی اور ابوداؤد نے (وعن معاویۃ ابن ابی سفیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العینان وکاء السہ فاذا نامت العین استطلق الوکاء رواہ الدارمی) اور روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ آنکھیں سربند ہیں سرین کی پس جس وقت سو جاتی ہیں آنکھیں کھل جاتا ہے سربند روایت کی یہ دارمی نے **ف** یعنے جب آدمی جاگتا ہے تو گویا بند بندھا ہے اسکے مقعد پر کہ نہیں رہتی ہے ہوا اور جب سویا تو اختیار جاتا رہتا ہے اور جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور گمان ہوتا ہے نکلنے ہوا کا پس اسی گمان کے لیے نیند سے وضو ٹوٹتا ہے * ع (وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ رواہ ابوداؤد وقال الشیخ الامام محیی السنۃ رحمہ اللہ ہذا فی غیر القاعد لما صح عن انس قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم ثم یصلون ولا یتوضؤن رواہ ابوداؤد والترمذی الا انہ ذکر فیہ ینامون بدل ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم) اور روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سربند سرین کی دونوں آنکھیں ہیں پس جو شخص کہ سو گیا پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور کہا شیخ امام محیی السنۃ نے رحمت کرے انکو اللہ یہ حکم جو ہے سوائے بیٹھنے والے کے ہے اسواسطے کہ صحیح ہوا ہے انس سے کہ کہا تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار کرتے تھے نماز عشا کا یہاں تلک کہ جھک جاتے تھے سر انکے پھر نماز پڑھتے تھے اور نہ وضو کرتے تھے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے مگر یہ کہ ذکر کیا ترمذی نے لفظ ینامون کا بدلے ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم کے **ف** سوا بیٹھنے والے کے یعنے یہ حکم اس شخص کے حق میں ہے کہ سو جاوے لیٹ کر یعنی جو سووے بیٹھے ہوے اسطرح کہ ٹھہری رہے مقعد اسکی زمین پر پھر جاگے اور مقعد اسکی اسی طرح ٹھہری ہو زمین پر پس نہیں ٹوٹتا وضو اسکا اگرچہ بہت سو رہا ہو چنانچہ حدیث انس سے کہ مذکور ہوئی معلوم ہوا کہ بیٹھے ہوے سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور قسمیں بیٹھنے کی کہ فقہ میں مذکور ہیں قیاس سے یا اور حدیثوں سے ثابت کی ہیں * ح ع (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الوضوء علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ الترمذی وابوداؤد) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق وضو لازم ہے اوپر اس شخص کے کہ سو جاوے لیٹ کر پس تحقیق جس وقت کہ لیٹتا ہے ڈھیلے ہو جاتے ہیں جوڑ اسکے یعنے پھر خوف ہے ہوا نکلنے کا روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** کہا میرک شاہ نے یہ منکر ہے راوی اسمین یزید الدالانی وہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم اور مخالف ثقات کے ہے * ع * (وعن بسرۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مس

احدکم ذکرہ فلیتوضأ رواہ مالک واحمد وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی) اور روایت ہے بسرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہاتھ لگاوے ایک تمہارا ذکر اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابو داؤد
ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ستر کے چھونے سے وضو کے ٹوٹنے میں اختلاف کیا ہے علما نے بلکہ صحابہ کرام رضی
میں بھی اختلاف تھا امام شافعی رح کے نزدیک اگر ستر کو ننگی ہتھیلی سے چھوئے وضو جاتا رہتا ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک نہیں ٹوٹتا دلیل
انکی ہے حدیث مابعد کی کہ ساتھ روایت قیس بن علی کے کہ انہنے اپنے باپ سے روایت کی مسند ابی حنیفہ میں مذکور ہے اور بہت سی
حدیثیں روایت کی ہیں جسکو شبہہ ہو شرح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ رح کو دیکھے خاطر جمع ہو جاینگی اور ابن ہمام نے لکھا ہے حق یہ ہے
کہ دونوں حدیثیں درجہ حسن سے باہر نہیں پر ترجیح ہے حدیث طلق کو یعنی جو آگے مذکور ہوتی ہے اسلیے کہ حدیث مرد کی قوی ہوتی ہے کیونکہ
وہ علم کو خوب یاد رکھتے ہیں بہ نسبت عورتوں کے اسلیے گواہی دو عورتوں کی بمنزلہ گواہی ایک مرد کے ہوتی ہے (وعن طلق بن علی
قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مس الرجل ذکرہ بعد ما یتوضأ قال وہل ہو الا بضعۃ منہ رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی
وروی ابن ماجۃ نحوہ وقال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ ہذا منسوخ لان ابا ہریرۃ اسلم بعد قدوم طلق وقد روی ابو ہریرۃ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا افضی احدکم بیدہ الی ذکرہ لیس بینہ وبینہا شیء فلیتوضأ رواہ الشافعی والدارقطنی ورواہ النسائی عن
بسرۃ الا انہ لم یذکر لیس بینہ وبینہا شیء) اور روایت ہے طلق بن علی سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چھونے
آدمی کے سے ستر اپنے کو پیچھے اسکے کہ وضو کیا اسنے فرمایا اور نہیں ہے وہ مگر ایک ٹکڑا گوشت کا اس سے روایت کی یہ ابو داؤد اور
ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے اور کہا شیخ محی السنۃ رحمہ اللہ نے یہ منسوخ ہے اسواسطے کہ ابو ہریرہ مسلمان
ہوئے پیچھے آنے طلق کے اور تحقیق روایت کی ابو ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ پہونچا وے ایک
تمہارا ہاتھ اپنا طرف ستر اپنے کے کہ نہو درمیان ستر کے اور ہاتھ اسکے کے کوئی چیز حائل پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کی یہ شافعی
اور دارقطنی نے اور روایت کی نسائی نے بسرہ سے مگر کہ نہیں ذکر کیا کہ نہو درمیان ستر کے اور ہاتھ کے کچھ چیز ف یہ کلام شافعیہ
کا ہے کہ جب ابو ہریرہ اسلام بعد طلق کے لائے تو سننا انکا حدیث کو بھی بعد سننے طلق کے ہوئیگا پس حدیث ابو ہریرہ کی ناسخ حدیث طلق
کی ہوئی اور حنفیہ جواب دیتے ہیں کہ بعد اسلام لانے ابو ہریرہ کے سے یہ کیونکر لازم آتا ہے کہ ابو ہریرہ نے سنا بھی بعد ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ
طلق نے بعد ابو ہریرہ کے سنا ہو دعوی تمہارا تو جب صحیح ہو کہ یہ ثابت کرو کہ طلق پہلے اسلام لانے ابی ہریرہ کے سے یا چلا گیا اپنے
وطن کو اور نہیں صحبت میں رہا حضرت کے بعد اسکے اور کہا مظہر نے کہ اوپر تقدیر تعارض دو حدیثوں کے پھرتے ہیں ہم طرف اقوال
صحابہ کے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابو الدرداء اور حذیفہ اور عمار رضی اللہ تعالی عنہم کہتے تھے کہ چھونے ستر کے سے وضو نہیں ٹوٹتا واللہ اعلم
بالصواب (وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل بعض ازواجہ ثم یصلی ولا یتوضأ رواہ ابو داؤد والترمذی
والنسائی وابن ماجۃ وقال الترمذی لا یصح عند اصحابنا بحال اسناد عروۃ عن عائشۃ وایضا اسناد ابراہیم التیمی عنہا وقال ابو داؤد ہذا
مرسل وابراہیم التیمی لم یسمع عن عائشۃ) اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے بعضی بی بیوں اپنی کا
پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے نہیں صحیح نزدیک اصحاب
ہمارے کے ساتھ کسی حال کے سند عروہ کی عائشہ سے اور بھی سند ابراہیم تیمی کی حضرت عائشہ سے اور کہا ابو داؤد نے یہ حدیث

مرسل ہے اسلیے کہ ابراہیم تیمی نے نہیں سُنا حضرت عائشہؓ سے ف اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے علماء کا امام شافعی اور امام احمدؒ کے نزدیک
وضو ٹوٹ جاتا ہے ساتھ چھونے عورت غیر محرم کے اور امام مالکؒ کے نزدیک ساتھ شہوت کے چھوئے تو جاتا ہے اور نہیں تو نہیں اور
امام اعظمؒ کے نزدیک نہیں جاتا دلیل انکی یہ حدیث ہے اور حدیث حضرت عائشہؓ کی کہ صحیحین میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ
جب حضرت رات کو نماز تہجد کے لیے اُٹھتے تو میں سوتی ہوتی تھی اور ہوتے تھے دونوں پانوں میرے بیچ جگہ سجدہ آنحضرت صلعم کے پس
وقت سجدہ کے پانوں میرے ٹھوک دیتے میں سمیٹ لیتی پس معلوم ہوا کہ چھونے عورت کے سے وضو نہیں جاتا اور یہ جو کہیں کہا کہ عروہ
کو سماع حضرت عائشہؓ سے نہیں ہے یہ قول ہرگز صحیح نہیں ہوا صحیحین میں اکثر حدیثوں سے سماع عروہ کا حضرت عائشہ سے ثابت ہوتا ہے
اس بات کے نقل کرنے میں مصنف مشکوٰۃ کا چوک گیا ہے قول ترمذی کے سے یہ مطلب نہیں سمجھا جاتا اور کہا ابوداؤد نے یہ مرسل ہے یعنے ایک
نوع مرسل کی ہے یعنے منقطع جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث مرسل حجت ہے نزدیک ہمارے اور نزدیک جمہور کے پس یہ بھی باعث طعن نہیں
پ ح ع (وعن ابن عباس قال اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم كتفا ثم مسح يده بمسح كان تحته ثم قام فصلى رواه ابو داود و
ابن ماجه) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ بکری کا یعنے گوشت شانہ بکری بریان کا پھر پونچھ لیا
ہاتھ اپنا ساتھ ٹاٹ کے کہ تھا بچھا ہوا نیچے حضرت کے پھر کھڑے ہو گئے پس نماز پڑھی روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف پس نماز
پڑھی یعنے وضو نہ کیا اس میں دلیل ہے اسپر کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر چکنائی وغیرہ ہاتھ منہ کو لگ گئے تو
دھونا ہاتھ منہ کا کچھ ضرور نہیں ہ ع ح (وعن ام سلمة انها قالت قربت الى النبي صلى الله عليه وسلم جنبا مشويا فاكل منه ثم قام الى الصلوة
ولم يتوضأ رواه احمد) اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ انہوں نے کہا لے گئی میں طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہلو بھنا ہوا پس کھایا
اس میں سے پھر کھڑے ہوئے طرف نماز کے اور نہ وضو کیا یعنے نہ وضو کیا اور نہ ہاتھ منہ دھویا روایت کی یہ احمد نے الفصل الثالث
فصل تیسری (عن ابي رافع قال اشهد لقد كنت اشوي لرسول الله صلى الله عليه وسلم بطن الشاة ثم صلى ولم يتوضأ رواه مسلم) روایت
ہے ابی رافع سے کہ کہا قسم کھاتا ہوں میں تحقیق تھا میں بھونتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ بکری کا یعنے جو چیز پیٹ میں ہوتی
ہے دل اور کلیجی وغیرہ پس کھاتے تھے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے روایت کی یہ مسلم نے (وعنه قال اهديت له شاة فجعلها في القدر
فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا يا ابا رافع فقال شاة اهديت لنا يا رسول الله فطبختها في القدر قال ناولني الذراع يا ابا رافع
فناولته الذراع ثم قال ناولني الذراع الآخر فناولته الذراع الآخر ثم قال ناولني الذراع الآخر فقال يا رسول الله انما للشاة ذراعان فقال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك لو سكت لناولتني ذراعا فذراعا ما سكت ثم دعا بماء فمضمض فاه وغسل اطراف اصابعه ثم
قام فصلى ثم عاد اليهم فوجد عندهم لحما باردا فاكل ثم دخل المسجد فصلى ولم يمس ماء رواه احمد ورواه الدارمي عن ابي عبيد الا انه لم يذكر
ثم دعا بماء الى آخره) اور روایت ہے ابورافع سے کہا تحفہ بھیجی گئی واسطے اُنکے بکری پس ڈالا اُسکو ہانڈی میں یعنے پکانے کے لیے پس
آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے یہ اے ابورافع کہا کہ بکری تحفہ بھیجی گئی ہے واسطے میرے اے رسول خدا کے پس پکایا
میں نے اسکو ہانڈی میں فرمایا حضرت نے دے مجکو دست اے ابورافع پس دیا میں نے انکو دست پھر فرمایا دے مجکو دست اور
پس دیا میں نے دست اور پھر فرمایا دے مجکو دست اور پس کہا اے رسول خدا کے نہیں ہوتے واسطے بکری کے مگر دو دست یعنے
سو دونوں دے ہی چکا اور کہاں سے لاؤں پس فرمایا واسطے اُنکے حضرت نے درود بھیجو اللہ کا اُنپر اور سلام خبردار ہو تحقیق

تو اگر چپکا رہتا دیتا مجکو دست پھر دست جب تک کہ چپکا رہتا پھر منگوایا پانی پس دھویا منہ اپنا یعنے کلی کی اور دھوئے پورے انگلیوں
کے پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی پھر گئے طرف اُنکے یعنے ابو رافع اور اہل اُنکی کے پس پایا نزدیک اُنکے گوشت ٹھنڈا پس کھایا
پھر داخل ہوئے مسجد مین اور نماز پڑھی سیئے یعنے ادائے شکرانہ کے لیے اور نہ استعمال کیا پانی یعنے نہ وضو کیا اور نہ کلی روایت کی یہ احمد نے
اور روایت کی دارمی نے ابی عبید سے مگر یہ کہ نہین ذکر کیا ثم دعا بماء آخر تک ف جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت
بھاتا تھا دست تا قوۃ بدن حاصل ہو اور عبادت مولی بخوبی ادا ہو اور یہ جو فرمایا کہ اگر تو چپکا رہتا دیتا مجکو دست پھر دست یعنے اگر تو چپکا رہتا تو اللہ
تعالی از راہ معجزہ میرے کے یعنے نہایت دست پیدا کرتا جاتا از بس کہ تو نے یہ جواب دیا پھر گئے اور شاید اُنکے جواب سے اسلیے پھر گئے کہ حضرت
کو توجہ اور حضور کہ طرف جناب باری تعالی کے تھا اُنکے جواب سے اُسمین کچھ فرق آگیا ہو بسبب متوجہ ہونے کے طرف رد جواب اُسکے کے
ع (وعن انس بن مالک قال کنت انا وابی وابو طلحۃ جلوسا فاکلنا لحما وخبزا ثم دعوت بوضوء فقالا لم تتوضا فقلت لهذا الطعام
الذی اکلنا فقالا اتتوضا من الطیبات لم یتوضا منه من هو خیر منک رواه احمد) اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھا مین اور ابی
بن کعب اور ابو طلحہ بیٹھے ہوئے پس کھایا ہم نے گوشت اور روٹی پھر منگوایا مین نے پانی وضو کو پس کہا ابی اور ابو طلحہ نے کیون وضو کرتے
ہو پس کہا مین نے واسطے اس کھانے کے کہ کھایا مین نے پس کہا ان دونون نے کیا وضو کرتے ہو کھانے پاکیزہ چیز کے سے نہین وضو
کیا اس سے اس شخص نے کہ وہ بہتر ہے تجھسے یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ احمد نے (وعن ابن عمر کان یقول قبلۃ الرجل
امرأته وجسها بیده من الملامسۃ ومن قبل امرأته او جسها بیده فعلیه الوضوء رواه مالک والشافعی) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تھے کہتے
بوسہ لینا ایک شخص کا اپنی عورت کا اور چھونا اُسکو اپنے ہاتھ سے یہ بھی ملامسے ہے اور جو شخص کہ بوسہ لے اپنی عورت کا یا چھوئے اُسکو
اپنے ہاتھ سے پس اُسپر ہے وضو روایت کی یہ مالک اور شافعی نے ف ملامسے ہے یعنے کلام اللہ مین جو مذکور ہے کہ ان چیزون سے
وضو لازم آتا ہے اُسمین یہ بھی ہے او لامستم النساء یعنے یا ملامسہ کرو عورت کو پس ابن عمر نے کہا کہ بوسہ لینا عورت کا یا ہاتھ لگانا اُسکو داخل
ہے ملامسہ مین جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہے مذہب شافعی بھی یہی ہے وہ معنی ملامسہ کے لیتے ہین ہاتھ لگانا اور امام اعظم صاحب معنی ملامسہ کے
جماع کرنے کے لیتے ہین اور خوب دلیلین اسپر لاتے ہین فقہ کی کتابون مین مذکور ہین (وعن ابن مسعود کان یقول من قبلۃ الرجل
امرأته الوضوء رواه مالک) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تھے کہتے بوسہ لینے ایک شخص کے سے اپنی عورت کا وضو آتا ہے روایت کی یہ مالک
نے (وعن ابن عمر ان عمر بن الخطاب قال ان القبلۃ من اللمس فتوضؤا منها) اور روایت ہے ابن عمر سے تحقیق عمر بن الخطاب نے
کہا تحقیق بوسہ لینا لمس سے ہے یعنے داخل ہے لمس مین جو کلام اللہ مین مذکور ہے پس وضو کرو اُس سے ف ان قولون صحابہ کے سے
معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو جاتا رہتا ہے جیسے کہ مذہب شافعی ہے اور امام اعظم صاحب کہتے ہین کہ اول تو یہ روایتین
سب موقوف صحابیون پر ہین حکم اُنکا مرفوع کا سا نہین اور دوسرے اُنکے نزدیک درجہ صحت کو بھی یہ روایتین نہین پہونچتین اور قطع نظر
اُسکے پہلے جو مذکور ہوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ سے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے چھونے سے
وضو نہین جاتا اور مسند ابی حنیفہ مین روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیس فی القبلۃ الوضوء
یعنے بوسہ لینے سے وضو نہین آتا پس شاید یہ حدیث ناسخ اور حدیثون کی ہو واللہ اعلم • ح ع (وعن عمر بن عبد العزیز عن تمیم
الداری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء من کل دم سائل رواهما الدارقطنی وقال عمر بن عبد العزیز لم یسمع من تمیم

الدَّارِيِّ وَلَا رَآهُ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُوْلَانِ اور روایت ہے عمر بن عبد العزیز سے انھون نے نقل کی تمیم داری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو لازم آتا ہے ہر خون بہنے والے سے روایت کی یہ دونون دارقطنی نے اور کہا دارقطنی نے کہ عمر بن عبد العزیز نے نہین سنا تمیم داری سے اور نہ دیکھا اُسکو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد یہ دونون راوی مجہول ہین ف عمر بن عبد العزیز پوتے ہین مروان کے نہایت عابد زاہد متقی نیک سیرت تھے خصوصاً ایام حکومت مین چنانچہ عقبہ بن نافع نے فاطمہ بنت عبد الملک سے کہ بی بی اُنکی تھی پوچھا کہ کچھ احوال اپنے میان کا بیان کرو اُنھون نے کہا کہ لوگ بہت نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے تو ہوتے ہی ہین لیکن اپنے رب سے ڈرنے والا اُسکے برابر مین نے کسی کو نہین دیکھا جب گھر مین آتا تو مصلی پر اپنے کو ڈال دیتا اور روتا رہتا اور دعا کرتا یہان تک کہ نیند اُسپر غالب آتی پھر جاگتا اور اسی طرح کرتا تمام رات اور مناقب اُنکے بہت ہین اور تمیم صحابی ہین کلام اللہ ختم کرتے تھے ایک رکعت مین اور کبھی ایک ہی آیۃ بار بار پڑھتے تمام رات اور ایک رات یہ سورہے تہجد کو نہ اُٹھے پس ایک برس تک سوئے نہین تمام شب عبادت کرتے رہتے تا نفس سزا پاوے اُس فعل کی اور یہ جو فرمایا کہ لازم آتا ہے وضو ہر خون بہنے والے سے یہ بھی خاص مذہب امام اعظم صاحبؒ ہی کا ہے اور اماموں کے نزدیک اگر خون پیشاب اور پاخانہ کے رستے سے نکلے تو تو وضو ٹوٹتا ہے اور اور جا سے نکلے تو نہین ٹوٹتا اور دلیل ہماری یہ حدیث ہے اگرچہ دارقطنی نے اُسمین کلام کیا ہے لیکن ابن عدی نے بیچ کتاب کامل کے زید بن ثابت سے روایت کی ہے یہی یہ حدیث اور طریق بھی رکھتی ہے اور دارقطنی نے جو اُسمین کلام کیا ہے اُسکا جواب یہ ہے کہ حدیث مرسل ہمارے نزدیک اور نزدیک جمہور علماء کے حجت ہے اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد کے مجہول ہونے مین اختلاف ہے اور قطع نظر اسکے دلیل ہمارے مذہب کی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے من قاء او رعف او امذی فی صلوۃ فلینصرف ولیتوضا ولیبن علی صلوتہ مالم یتکلم یعنی جسکے قے آئی یا نکسیر پھوٹی یا مذی نکلی نماز اُسکی مین پس پھرے اور وضو کرے اور بنا کرے نماز اپنی جب تلک کہ نہ کلام کرے کذا فی الہدایۃ اور ابو داود مین بھی اس مضمون کی یہ حدیث آئی ہے پس معلوم ہوا کہ خون سوائے سبیلین کے اور جا سے نکلے تو بھی وضو ٹوٹتا ہے ✤ ع ج باب آداب الخلاء

باب ہے بیچ بیان ادب پاخانہ کے ف ادب اُسکو کہتے ہین کہ کرنا اُسکا اچھا ہو خواہ وہ چیز بولنے کی ہو خواہ کرنے کی **الفصل الاول**

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِی السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ ھٰذَا الْحَدِیْثُ فِی الصَّحْرَاءِ وَاَمَّا فِی الْبُنْیَانِ فَلَا بَاْسَ لِمَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اِرْتَقَیْتُ فَوْقَ بَیْتِ حَفْصَۃَ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْضِیْ حَاجَتَہٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَۃِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پاخانہ مین پس نہ منھ کرو قبلہ کی طرف اور نہ پیٹھ دو اُسکو ولیکن مشرق کی طرف یا مغرب کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے کہا شیخ امام محی السنۃ شافعی نے رحمت کرے اُنکو اللہ یہ حدیث یعنی حکم اسکا بیچ جنگل کے ہے اور بیچ عمارتون کے مضائقہ نہین اسواسطے کہ روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا چڑھا مین اوپر گھر حفصہ کے واسطے بعضے کام اپنے کے پس دیکھا مین نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پھرتے تھے یعنی پاخانہ مین بیٹھے ہوئے پیٹھ دیے ہوئے قبلہ کو سامنے شام کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پشت بقبلہ پاخانہ کے لیے گھر مین بیٹھنا درست ہے ولیکن شرق کی طرف یا غرب کی طرف یہ بات خاص مدینہ والون کے لیے اور جو کہ اس سمت پر رہتے ہین فرمائی اسلیے کہ قبلہ مدینہ کا جنوبی ہے پس جب منھ اور پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرینگے تو البتہ مشرق اور مغرب ہی کی جانب ہوگی

اور اسطرف کے شہر والوں کو مشرق اور مغرب کی طرف منھ اور پیٹھ کرنی چاہیے کہ قبلہ اُدھر ہی پڑیگا اور اس مسئلہ میں اختلاف ہی علما کا مذہب امام اعظم صاحب کا یہ ہی کہ قبلہ کی طرف پشت و رو کرکے پیشاب اور پاخانہ پھرنے میں خواہ جنگل میں ہو خواہ گھر میں اگر کریگا تو مرتکب حرام کا ہوگا اور امام شافعیؒ کے نزدیک جنگل میں حرام ہی اور گھر میں نہیں دلیل امام اعظمؒ کی ایک تو یہ حدیث ہی کہ اس سے مطلق منع معلوم ہوتا ہی جنگل ہو خواہ گھر اور یہ حدیث منع کی اکثر صحابہ نے روایت کی ہی اور دوسری دلیل انکی یہ ہی کہ حضرت نے بسبب تعظیم قبلہ کے منع فرمایا ہی نہیں اس بابت میں جنگل اور گھر برابر ہی جیسا کہ تھوکنا اور پاؤں لمبے کرنے قبلہ کی طرف ہر جا منع ہیں اور محی السنۃ نے جو حدیث عبد اللہ بن عمر سے نقل کی اسکا جواب یہ ہی کہ شاید وہ پہلے منع کرنے کے ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبلہ سے کچھ پھر کر بیٹھے ہوں انھوں نے تمیز نہ کیا ہو اور وہ مقام بھی مقتضی اسی کا ہی کہ انھوں نے تامل نہ کیا ہوگا واللہ اعلم * ح ع (وعن سلمان قال نهانا يعني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلة لغائط او بول او ان نستنجي باليمين او ان نستنجي باقل من ثلثة احجار او ان نستنجي برجيع او بعظم رواه مسلم) اور روایت ہی سلمان سے کہا منع کیا ہمکو یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منھ کریں قبلہ کی طرف وقت پاخانہ کے یا پیشاب کے اور یہ کہ استنجا کریں ہم داہنے ہاتھ سے اور یہ کہ استنجا کریں ہم کم تین پتھروں سے اور یہ کہ استنجا کریں ہم نجاست سے یعنی خواہ آدمی کی ہو یا جانور کی یا ہڈی سے روایت کی یہ مسلم نے ف کہا ہی علما ہمارے نے کہ قبلہ کی طرف منھ کرنا بیچ حالت پاخانہ کے اور پیشاب کرنے کے مکروہ تحریمی ہی اور استنجا کرنا داہنے ہاتھ سے مکروہ تنزیہی اور پہلے میں نہی تحریمی ہی اور دوسرے میں تنزیہی اور بیچ حالت استنجا کرنے پیشاب کے ذکر کو داہنا ہاتھ لگانا بھی نہیں بلکہ بائیں ہاتھ میں ڈھیلا لیکر ذکر پھیر رکھے داہنے ہاتھ سے پکڑ کر نہ رکھے کہ یہ بھی مکروہ ہی اور استنجا میں ڈھیلوں سے کرنا واجب ہی امام شافعیؒ کے نزدیک اور امام اعظمؒ کے نزدیک تین ڈھیلے لینے شرط نہیں ہیں اگر کم میں بھی پاکی حاصل ہو جاوے کافی ہی دلیل انکی حدیث صحیح بخاری کی ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا انھوں نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو تشریف لیگئے اور مجھکو فرمایا کہ تین پتھر لا میں ڈھونڈھنے سے دو پتھر پائے میں نے اور ایک گوبر کا ٹکڑا اسکے ساتھ لے آیا حضرت نے دونوں پتھر لے لیے اور گوبر پھینک دیا پس معلوم ہوا کہ دو بھی کافی ہیں تین ہی واجب نہیں لیکن عدد طاق مستحب ہی * ح ع (وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء يقول اللهم اني اعوذ بك من الخبث والخبائث متفق عليه) اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلعم جس وقت کہ داخل ہوتے پاخانہ میں یعنی ارادہ کرتے داخل ہونیکا فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنیوں سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر پاخانہ میں پاخانہ کے لیے جاوے تو پہلے داخل ہونے سے یہ دعا پڑھ لے اور اگر جنگل میں پاخانہ پھرے تو اس وقت ارادہ کے یعنی جس وقت دامن وغیرہ سمیٹ کر بیٹھنے لگے اسوقت پڑھے * ح ع (وعن ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال انهما ليعذبان وما يعذبان في كبير اما احدهما فكان لا يستتر من البول وفي رواية لمسلم لا يستنزه من البول واما الآخر فكان يمشي بالنميمة ثم اخذ جريدة رطبة فشقها بنصفين ثم غرز في كل قبر واحدة قالوا يا رسول الله لم صنعت هذا قال لعله ان يخفف عنهما ما لم ييبسا متفق عليه) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر پس فرمایا تحقیق صاحب ان دونوں کے عذاب کیے جاتے ہیں اور نہیں عذاب کیے جاتے بیچ بڑی چیز کے کہ بچنا اس سے مشکل ہو ایک ان میں سے تھا کہ نہیں بچتا تھا پیشاب سے اور مسلم کی روایت میں ہی کہ نہیں احتیاط کرتا تھا پیشاب سے اور دوسرا پس تھا چلتا ساتھ چغلی کے پھر لی حضرت نے ایک شاخ تر یعنی کھجور کی پس چیرا اسکو دو ٹکڑے

پھر گاڑدی ہر قبر مین ایک ایک عرض کی صحابہ نے ای رسول خدا کے کیون کیا تمنے یہ پس فرمایا شاید کہ تخفیف ہو انسے عذاب کی جب تک کہ نہ خشک ہون روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف نہین بچتا تھا پیشاب سے یعنے احتیاط نہ کرتا تھا کہ چھینٹین پیشاب کی نہ پڑتین یعنی مناسب تر ہین ساتھ روایت مسلم کے کہ آگے مذکور ہو اور ایک روایت مین لا یستبری بھی آیا ہو اُسکے معنی بھی یہی ہین کہ طلب پاکی نہین کرتا تھا پیشاب سے اور ایک روایت مین لا یستنزہ آیا ہو کہ دو نیون کے درمیان نون ہو استنزا یعنی جھاڑنے اور کھینچنے سے کہ ہو ساتھ زور کے تا قطرہ پیشاب کا کہ اندر رگیا ہو بالکل نکل جاوے یعنے قطرہ اچھی طرح جھاڑ کر نہ نکالتا تھا پس پاکی پیشاب سے نہ کرنی کبیرہ گناہون سے ہو اور سبب بطلان نماز کی ہوتی ہو اور بعضے لوگون کو جو وہم پیدا ہوا ہو کہ ڈھیلے سے پیشاب خشک کرنا حضرت سے ثابت نہین ہوا ہو پس ہر کسی کو چاہیے کہ ڈھیلا بعد پیشاب کے نہ لیا کرے یہ بات گمراہی کی ہو جسکا مزاج قوی ہو اور یقین ہو قطرہ نہ آنے کا البتہ اُسکو تو پانی کافی ہوگا اور جسکو قطرہ دیر تک آتا رہتا ہوگا چنانچہ اکثر لوگون کو ایسا ہی اتفاق ہوتا ہو وہ ڈھیلا نہ لیگا تو ضرور پائجامہ گندہ ہوگا اگر حضرت سے نہین ثابت ہوا تو باعث یہ ہو کہ مزاج مبارک قوی تھا حاجت نہ تھی اب حضرت نے مثلا فصد نہ لی ہو اب جسکو حاجت پڑے وہ بھی کہے کہ ہم نہین لیتے یہ کہنا اُسکا ضرر کریگا غرض شارع کی دریافت کرلی چاہیے کہ بہت تاکید طہارت کی ہو بہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہیے ایسے حیلہ کرکے گندے کپڑون سے نماز پڑھنی محض خطا ہو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اکثر عذاب قبر پیشاب سے ہوتا ہو پاکی کیا کرو پیشاب سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کرو پیشاب سے پس تحقیق وہ اول اُس چیز کا ہو کہ حساب مین گرفتار ہوگا بندہ بسبب اُسکے قبر مین روایت کی یہ طبرانی نے اور سواے اسکے عمرؓ سے ڈھیلا لینا بعد پیشاب کے آیا بھی ہو فعل صحابی کا حجت ہو کہ حضرت نے فرمایا ہو لازم پکڑو میری سنت اور سنت خلفاے راشدین مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف بن ابی شیبہ مین منقول ہو وہ یہ ہو ابو بکر عن یسار بن نمیر کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحائط او حجر ولم یمسہ ماء یعنی حضرت عمرؓ کہ جب پیشاب کرتے پھیرتے ستر اپنا دیوار پر یا پتھر پر اور نہ لگاتے اُسکو پانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ نے ازالۃ الخفا مین لکھا ہو کہ اسپر اجماع اہل سنت کا ہو اور معنی نمیمہ کے ہین سخن چینی یعنے دو شخصون مین دشمنی ہو ایک کی بات دوسرے کو پہونچاوے فساد ڈالنے کے لیے یا آپس مین دشمنی ڈلوا دیوے اسطرح کی کہ نقل کرے ایک کی بات دوسرے کے آگے قسم گالی وغیرہ سے کہا نووی نے معنی نمیمہ کے ہین نقل کرنا کلام غیر کا کسی کے آگے بقصد ضرر پہونچانے کے پس یہ بدترین برائیون کی ہو صحیحین مین آیا ہو کہ جنت مین نہین داخل ہونے کا سخن چین اور حضرت عمرؓ نے کعب احبار سے پوچھا کہ کونسا گناہ توریت مین بڑا پڑھا تو نے کہا اُنھون نے سخن چینی کرنی فرمایا کہ آیا قتل سے بھی اسکا گناہ زیادہ ہو اُنھون نے کہا کہ سخن چینی سے قتل بھی واقع ہوتا ہو اور اور برائیان اس سے پیدا ہوتی ہین اور یہ جو فرمایا کہ شاید تخفیف ہو انسے عذاب کی جب تک کہ نہ خشک ہون سبب تخفیف عذاب کا علماء نے یہ لکھا ہو کہ حضرت نے اُنکے لیے شفاعت مانگی تھی پس مقبول ہوئی کہ تخفیف ہوگئی عذاب مین یہان تک کہ دونون ٹہنیان خشک ہون چنانچہ یہ بات صحیح مسلم کی خبر سے معلوم ہوتی ہو کہ فرمایا حضرت نے مقبول ہوئی شفاعت میری یہ کہ دور کیا اللہ تعالی نے عذاب اُن دونون سے جب تک کہ ٹہنیان تر رہین گی پس جب یہ ہو تو یہ معلوم ہوتا ہو اور سواے اسکے علماء نے اور بھی بہت وجہین لکھی ہین جو چاہے اور شرحون مین دیکھ لے اور کرمانی نے کہا ہو کہ ٹہنی مین خاصیت تھی دفع عذاب کی مگر یہ بات بسبب برکت دست مبارک آنحضرت صلعم کے حاصل ہوئی تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زیارت کرنی صالحین کی قبور کو باعث تخفیف عذاب ہو مردون کے لیے ۱۲ ح ع وتقریر مؤلف (وعن اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو ابی ہریرہ

سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم دو چیزون سے کہ سبب ہین لعنت کی کہا صحابہ نے اور کیا ہین وہ اے رسول خدا کے
فرمایا ایک تو وہ شخص کہ پاخانہ پھرے بیچ راہ لوگون کے یا بیچ سایہ لوگون کے روایت کی مسلم نے ف بیچ راہ لوگون کے لکھا ہے علما نے کہ مراد
راہ سے وہ ہے کہ چلتی ہو یعنی اکثر لوگ وہان گذرتے ہون وہ راہ نہین مراد ہے کہ جسپر لوگ کبھی کبھی گذرتے ہون اور مراد سایہ انکے سے یہ ہے کہ ایک
درخت کے نیچے لوگ سایہ مین بیٹھا سویا کرتے ہون پس وہان پاخانہ نہ پھرے * ح (وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ متفق علیہ) اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پیوے پانی تم مین سے کوئی پس نہ دم لے باسن مین اور جسوقت آوے پاخانہ مین پس نہ لگاوے ستر اپنے کو داہنا
ہاتھ اور نہ استنجا کرے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے روایت کی بخاری مسلم نے ف نہ دم لے باسن مین یعنے جب دم لے تو باسن کو منھ سے جدا کرے تاکہ
یا ناک سے کچھ نہ گر پڑے * ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فلیستنثر ومن استجمر فلیوتر متفق علیہ)
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص وضو کرے پس چاہیے کہ جھاڑے ناک اور جو کہ استنجا کرے پس چاہیے
کہ ہووے طاق ڈھیلے یعنے تین یا پانچ یا سات روایت کی بخاری مسلم نے (وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام اداوۃ من ماء وعنزۃ یستنجی بالماء متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
داخل ہوتے پاخانہ مین پس اٹھاتا مین اور ایک لڑکا چھاگل پانی کی اور برچھی یعنے ایک چھاگل لیتا اور ایک برچھی استنجا کرتے ساتھ پانی
کے یعنے بعد لینے ڈھیلون کے روایت کی بخاری اور مسلم نے ف ایک لڑکا یعنے ابن مسعود یا بلال اور عادت شریف یہ تھی کہ خادم
برچھی حضرت کے ساتھ رکھتے تھے تا پیشاب کے لیے زمین نرم کرلین یا ڈھیلے زمین مین سے اکھاڑلین یا کچھ اور ضرورت درپیش آوے
اسمین کام آوے * ح الفصل الثانی فصل دوسری (عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ رواہ
ابو داود والنسائی والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب وقال ابو داود ہذا حدیث منکر وفی روایتہ وضع بدل نزع) روایت ہے
انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے پاخانہ مین اتارتے انگوٹھی اپنی روایت کی یہ ابو داود اور نسائی اور ترمذی
نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور کہا ابو داود نے یہ حدیث منکر ہے اور بیچ روایت انکی کے لفظ وضع کا ہے بدلے نزع کے ف
انگوٹھی اسلیے اتار جاتے تھے کہ اسمین محمد رسول اللہ کھدا تھا اسمین دلیل ہے اسپر کہ واجب ہے استنجا کرنے والے کو کہ اپنے ساتھ پاخانہ مین
نام اللہ تعالی کا اور اسکے رسول کا اور قرآن نہ لیجاوے یہ طیبی نے کہا اور کہا ابہری نے کہ اور رسولون کا نام لکھا ہوا بھی نہ لیجاوے اور
کہا ابن حجر نے کہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ استنجے کے ارادہ کرنے والے کو مستحب یہ ہے کہ الگ کر جاوے اپنے سے اس چیز کو کہ اسپر تعظیم کی
چیز لکھی ہو خواہ نام اللہ تعالی کا ہو یا نبی کا یا فرشتہ کا اور اس حدیث مین اگرچہ کلام کیا ہے ابو داود نے لیکن علما نے لکھا ہے کہ قابل سند پکڑنے
کے ہے بہت سی یہان تقریر لکھی ہے ملا علی قاری نے اور جامع صغیر مین بھی یہ روایت حاکم وغیرہ سے منقول ہے * ع (وعن جابر
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد رواہ ابو داود) اور روایت ہے جابر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم جب ارادہ کرتے پاخانہ کا جاتے یعنے جنگل مین یہان تک کہ نہ دیکھتا انکو کوئی یعنے دور جاکر بیٹھتے روایت کی یہ ابو داود نے (و
عن ابی موسی قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال اذا اراد احدکم
ان یبول فلیرتد لبولہ رواہ ابو داود) اور روایت ہے ابی موسی سے کہا تھا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن پس ارادہ کیا یہ کہ

کہ پیشاب کریں پس آئے نرم زمین میں بیچ جڑ دیوار کے یعنے قریب اسکے پس پیشاب کیا پھر فرمایا جسوقت ارادہ کرے ایک تمھارا یہ کہ پیشاب
کرے پس چاہیے کہ ڈھونڈھے جگہ نرم پیشاب کے لیے مانند اسکے یعنے تا چھینٹیں نہ پڑیں روایت کی یہ ابو داؤد نے ف کہا خطابی
نے کہ حضرت جس دیوار کے پاس بیٹھے وہ کسی کے ملک میں نہوگی اسلیے کہ پیشاب کرنا ضرر کرتا ہی دیوار کی جڑ کو کیونکہ اس سے مٹی کو
شور لگ جاتا ہی پس جو دیوار کسی کے ملک میں ہو تو اسکی جڑ میں پیشاب نہ کرے بغیر اذن اسکی کے خواہ اذن حقیقۃً ہو یا حکماً ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ) اور
روایت ہی انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے استنجے کا نہ اٹھاتے کپڑا اپنا یہان تک کہ نزدیک ہوتے زمین سے
روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے ف یہ بھی ایک ادب ہی استنجے کا کہ بغیر ضرورت کے ستر نہ کھولے پس ضرورت جب کہ
پڑتی ہی کہ قریب ہوتا ہی زمین سے پہلے سے کھولنا ستر کا جائز نہیں خواہ گھر میں پائخانہ پھرتا ہو خواہ جنگل میں ع (وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ اُعَلِّمُكُمْ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَاَمَرَ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ وَنَهٰى
عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهٰى اَنْ يَسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ میں واسطے تمھارے مانند باپ کے ہون واسطے بیٹے اپنے کے یعنے نصیحت اور تعلیم کرنے میں سکھلاتا ہون
میں تمکو جسوقت آؤ تم پائخانہ میں پس نہ سامنے کرو منھ قبلہ کے اور نہ پیٹھ کرو قبلہ کی طرف اور حکم فرمایا ساتھ تین پتھرون کے یعنے تین
ڈھیلون سے استنجا کرے اور منع کیا استنجا کرنا لید سے یعنے سب نجاستون سے اور ہڈی سے اور منع کیا ہی کہ استنجا کرے آدمی ساتھ
داہنے ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف ترجمہ حدیث کے سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد کو اطاعت کرنی باپ کی واجب
ہی اور باپ پر واجب ہی اولاد کو ادب سکھانا اور سکھانا ان چیزون کا کہ ضرور ہیں دین میں ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی عائشہ سے کہ تھا
داہنا ہاتھ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے وضو کرنے اور کھانے کے اور تھا بایان ہاتھ واسطے استنجا کرنے کے اور اس چیز کے کہ
ہو مکروہ روایت کی ابوداؤد نے ف واسطے وضو کرنے اور کھانے کے یعنے داہنے ہاتھ سے وضو کرتے اور کھاتے پیتے اسی سے
اور اسی طرح اور جتنے اچھے کام ہیں جیسے کوئی چیز دینی لینی وغیرہ ذالک وہ بھی داہنے ہاتھ سے کرتے اور اس چیز کو کہ مکروہ ہو یعنے جن
چیزون کو نفس پاک مکروہ رکھتے ہیں جیسے ناک چھینکنے وغیرہ ذالک انکو بائیں ہاتھ سے کرتے اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ پانی ناک میں داہنے
ہاتھ سے دیتے ہون اور ناک بائیں ہاتھ سے چھینکتے ہون یہی معمول شریف تو یون تھا اور اب عجب طور اکثر لوگون نے اختیار کیا ہی کہ کتاب
بائیں ہاتھ میں لیتے ہیں اور جوتی داہنے ہاتھ میں یا تو آداب شریعت سے واقف ہی نہیں یا غفلت کرتے ہیں ایسا نہ چاہیے بلکہ رعایت
آداب کی کریں اور بیدار ہون خواب غفلت سے ع (وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ
فَلْيَذْهَبْ مَعَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ يَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ فَاِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلعم نے جب جاوے ایک تمھارا طرف پائخانہ کے پس لیجاوے اپنے ساتھ تین پتھر استنجا کرے ساتھ انکے پس تحقیق
پتھر کفایت کرینگے پانی سے روایت کی یہ احمد و ابوداؤد و نسائی و دارمی نے ف یعنے جب تین ڈھیلون سے اصل نجاست
پاک کی حاجت پانی سے استنجا کرنے کی نہ رہی یعنے اصل طہارت حاصل ہو گئی اور نماز پڑھنی جائز ہوئی لیکن پانی سے استنجا کرنا

مستحب ہے ٭ (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّھَا زَادُ اِخْوَانِکُمْ مِنَ الْجِنِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ زَادَ اِخْوَانِکُمْ مِنَ الْجِنِّ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استنجا کرو ساتھ لید کے اور نہ ساتھ ہڈی کے کیونکہ تحقیق وہ ہڈی توشہ ہے تمہارے بھائیون کا جنون مین سے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے مگر نسائی نے نہین ذکر کیا زاد اخوانکم من الجن ف ہڈی خوراک جنون کی ہے اور لید خوراک اُنکے جانورون کی ٭ ع (وَعَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رُوَیْفِعُ لَعَلَّ الْحَیٰوۃَ سَتَطُوْلُ بِکَ بَعْدِیْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَہٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰی بِرَجِیْعِ دَابَّۃٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِنْہُ بَرِیْءٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے رویفع شاید زندگی دراز ہو تیری پیچھے میرے پس خبر دے لوگون کو یہ کہ جسنے گرہ لگائی ڈاڑھی اپنی مین یا ہار ڈالا تانت کا یا استنجا کیا ساتھ نجاست جانور کے یا ہڈی کے پس تحقیق محمد اُس سے بیزار ہین روایت کی یہ ابو داؤد نے ف شاید زندگی دراز ہو تیری یعنے شاید تیری زندگانی دراز ہو بعد انتقال میرے کے اور دیکھے لوگون کو کہ کرتے ہین گناہ اور رسوم جاہلیت کی تو خبر دینا انکو ان باتون کی اور گرہ دینے ڈاڑھی کے کئی معنی ہین اکثر علما تو یہ کہتے ہین کہ ساتھ تدبیر اور تکلف کے یعنے ساتھ گرہ لگانے وغیرہ کے بالون کو گھونگر والے کرے پس یہ منع ہے کہ مخالفت سنت کی لازم آتی ہے کیونکہ ڈاڑھی کے سیدھے بال چھوڑے رکھنے سنت ہین اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ وقت لڑائی کے داڑھی مین گرہ دے لیتے تھے پس حکم کیا اُسکو چھوڑ دینے کا اسلیے کہ مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ عادت اہل عجم کی بھی تھی پس منع کیا اِس سے کیونکہ تغیر خلقت الٰہی کی لازم آتی ہے اور لفظ وتر کے کئی معنی ہین یا تو ڈورے کے ہین کہ اسمین اہل جاہلیت تعویذ اور منکی دفع نظر اور محافظت کے لیے آفات سے باندھکر بچون اور گھوڑون کے گلے مین ڈالتے تھے اِس سے منع فرمایا اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ اُس ڈورے مین گھنٹی یا گھونگرو باندھکر لٹکاتے تھے یا معنی یہ ہین کہ چلے کمان کے گھوڑون کے گلون مین ڈالتے تھے تا نظر نہ لگے پس ان رسمون سے منع فرمایا اسلیے کہ مشابہت ہوتی ہے کافرون سے اور حضرت اُس سے بیزار ہوتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ ادنیٰ امر کفار کے کرنے سے اگرچہ کبائر گناہون سے نہو حضرت بیزار ہوتے ہین پس جس صورت مین کہ بڑی بڑی رسمین کفر کی کہ درجہ کبائر کو پہونچین تین تو کیا حال ہوگا ٭ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اکْتَحَلَ فَلْیُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَکَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْیَلْفِظْ وَمَا لَاکَ بِلِسَانِہٖ فَلْیَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَتَی الْغَائِطَ فَلْیَسْتَتِرْ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اِلَّا اَنْ یَّجْمَعَ کَثِیْبًا مِّنْ رَّمْلٍ فَلْیَسْتَدْبِرْہُ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سرمہ لگاوے پس چاہیے کہ طاق سلائیان لگاوے جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نہ کیا تو گناہ نہین اور جو شخص کہ استنجا کرے پس چاہیے کہ لیوے ڈھیلے طاق یعنے تین یا پانچ یا سات جسنے یہ کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نہین کیا پس نہین گناہ اور جو شخص کہ کھاوے کچھ پس اُس چیز کو کہ نکالا خلال سے پس چاہیے کہ پھینک دے اُسکو اور جو نکالے ساتھ زبان اپنی کے پس چاہیے کہ نگل جاوے جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نہ کیا پس نہین گناہ اور جو آوے پاخانہ مین پس چاہیے کہ پردہ کرے پس اگر نہ پاوے مگر یہ کہ جمع کرے تودہ ریت کا پس چاہیے کہ کرے پیچھے اپنے اُس تودہ کو پس تحقیق شیطان کھیلتا ہے شرمگاہ بنی آدم کی سے جسنے کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جسنے نکیا پس نہین گناہ روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف طاق سلائیان لگاوے یعنے تین داہنی آنکھ مین اور تین

بائین اخیر مین یہی پچھلا قول ہی اور حضرت سے بھی یہ طور ثابت ہوا ہی کہ حضرت کے لیے سرمہ دانی تھی اسمین سے سرمہ لگاتے تھے تین ایک مین
اور تین ایک مین اور بعضون نے کہا ہی کہ تین داہنی مین لگاوے اور دو بائین مین اور بعضون نے کہا ہی کہ دو داہنی مین لگاوے اور دو بائین
مین اور پھر ایک، داہنی مین تا شروع بھی داہنی سے ہووے اور تمام بھی اسی پر پس جو طاق لگاویگا اچھا کریگا اور جو نہ کریگا کچھ گناہ نہین کیونکہ
مستحب ہی اور ڈھیلون کے مقدمہ مین جو فرمایا کہ جسنے یہ کیا اچھا کیا اور جسنے نہ کیا تو گناہ نہین اسمین تائید ہی مذہب حنفی کی کہ تین ہی ڈھیلے
لینے یا طاق لینے واجب نہین کمی زیادتی مین اختیار رکھتا ہی لیکن طاق لینے البتہ مستحب ہین اور یہ جو فرمایا کہ جو خلال سے نکالے تو پھینک
دے اسلیے کہ اکثر تنکے سے خون نکل آتا ہی احتیاطاً پھینک دے اور زبان سے جو نکالتا ہی اسمین یہ احتمال نہین اور اسمین جو فرمایا کہ نہین گناہ
تو یہ حکم اسی صورت مین ہی کہ یقین نہو نکلنے خون کا احتمال ہوا اور جس صورت مین یقین ہوگا خون کے نکلنے کا پس ہر طرح کا نکالا ہوا کھانا حرام
ہوگا اور واجب ہوگا اسکا پھینک دینا اور پاخانہ کے وقت پردہ کرکے بیٹھے پردے کے لیے کچھ نپاوے تو وہ ریت کا جمع کرے اور پیٹھ
اسطرف کرکے بیٹھے کیونکہ جب پردہ نہین کرتا تو شیطان شرمگاہ سے کھیلتا ہی یعنے لوگون کے دلون مین وسوسے ڈالتا ہی کہ اسکا ستر دیکھین
اور ہوا لگتے ہی اس سے چھینٹین بدن پر اور کپڑون پر پڑتی ہین پس یہ پردہ کرنا بہتر ہی اگر نکرے تو گناہ نہین یعنے جب کوئی دیکھے نہین تو گناہ نہین
احتیاط کرنا اسکا اچھا ہی اور جہان یقین ہو کہ لوگ دیکھینگے تو ضرور ہی پردہ کرنا نکریگا تو گنہگار ہوگا اور ضرورت مین اگر پاخانہ پھرے تو دیکھنے والون
پر گناہ ہی ضرورت سے یہ مراد ہی کہ پردہ نہ بہم پہونچے اور اسکو حاجت شدید ہو تو اس صورت مین مجبور ہی اور تو وہ پشت کی طرف کرے تو اسلیے
فرمایا کہ آگے کے ستر کا پردہ دامن وغیرہ سے کرسکتا ہی بخلاف پیچھے کے کہ اودھر پردہ کرنا مشکل ہی ۱۲ ع ح (وعن عبد اللہ بن مغفل قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی مستحمہ ثم یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ فان عامۃ الوسواس منہ رواہ ابو داؤد والترمذی و
النسائی الا انہما لم یذکرا ثم یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے
ایک تمہارا اپنے غسل خانہ اپنے کے پھر نہاوے اسمین یا وضو کرے اسمین یعنے عاقل سے بعید ہی کہ نہانے کی جگہ پیشاب کرے پھر وہین نہاوے
یا وضو کرے اسلیے کہ اکثر وسواس پیدا ہوتے ہین اس سے روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی و نسائی نے مگر ترمذی و نسائی نے نہین ذکر کیا ثم
یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ ف اکثر وسواس اسلیے پیدا ہوتے ہین کہ وہ جا نجس ہو جاتی ہی اور اسپر پڑتا ہی پانی پس وسواس دل مین پیدا
ہوتا ہی کہ آیا اسکی چھینٹین پڑی ہین یا نہین اور رفتہ رفتہ وہ دل مین جم جاتا ہی پس اگر زمین غسل خانہ کی ایسی ہو کہ چھینٹین اسپر سے اچٹ کر نہ
پڑتی ہون یعنے رتیلی ہو یا اسمین بدررو ہو کہ ذرہ سا پیشاب بھی نہ رک رہتا ہو سب نکلجاتا ہو تو نہین مکروہ ہی اسمین پیشاب کرنا اور نہی اس حدیث
مین تنزیہی ہی نہ تحریمی ۱۲ ع ح (وعن عبد اللہ بن سرجس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی جحر رواہ ابو داؤد و
والنسائی) اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تمہارا سوراخ مین روایت
کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف اسلیے کہ سانپ بچھو وغیرہ نکل کر ایذا نہ پہونچا دے یا اگر اسمین ضعیف جانور ہوگا تو وہ ایذا پاویگا اور بعضون
نے کہا ہی کہ وہان جنات رہتے ہین چنانچہ منقول ہی کہ سعد بن عبادہ خزرجی صحابی نے پیشاب کیا تھا بیچ زمین حوران کے ایک سوراخ مین
انکو جنون نے مار ڈالا اور اسمین یہ شعر پڑھتے تھے شعر نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ ✤ ورمیناہ بسہمین فلم نخط فوادہ ✤ اور بعضون نے
کہا ہی کہ اگر ایک سوراخ پیشاب ہی کے لیے مقرر ہو تو مکروہ نہین اسمین پیشاب کرنا ✤ ع (وعن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اتقوا الملاعن الثلاثۃ البراز فی الموارد وقارعۃ الطریق والظل رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہی معاذ سے کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سبھوں لعنت کے سے کہ تین چیزیں ہیں ایک یہ کہ استنجا کرنا یعنے پاخانہ پھرنا اور پیشاب کرنا گھاٹوں پر اور راہ میں اور
نیچے سایہ کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف سبھوں لعنت کے سے یعنے بسبب اس فعل بد کے گذرنے والے لعنت کرتے ہیں
یا لوگوں کی منفعت اسنے فاسد کی پس یہ ظلم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہی اور موارد کہتے ہیں ان مکانوں کو کہ لوگ جمع ہوتے ہیں باتیں واتیں کرنے کو
اور بعضوں نے کہا ہی گھاٹوں کو کہتے ہیں اور سایہ خواہ درخت کا ہو یا کسی اور چیز کا کہ لوگ وہان سوتے بیٹھتے ہوں اور اپنے جانور بٹھاتے
ہوں ٭ ع (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتہما یتحدثان
فان اللہ یمقت علی ذلک رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکلین
دو آدمی کہ جاویں طرف پاخانہ کے کہ کھولنے والے ہوں شرمگاہ اپنی دونوں اور باتیں کرتے ہوں پس تحقیق اللہ تعالی غضب میں آتا ہی
اس سے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف مردوں اور عورتوں کو حرام ہی کہ آپس میں پاخانہ پھرنے اسطرح بیٹھیں کہ ایک
کا ستر دوسرا دیکھے اور باتیں کرنی بھی ایسی حالت میں مکروہ ہیں یہ دونوں باتیں باعث غضب الہی کی ہوتی ہیں یہاں کی عورتیں بہت
اسمیں بے احتیاطی کرتی ہیں غور کریں اس حدیث میں کہ اللہ کا غضب کیا امر عظیم ہی اور شرح السنۃ میں لکھا ہی کہ پاخانہ پھرنے میں اور
جماع کرنے میں ذکر اللہ زبان سے نہ کرے بلکہ وہم کے ساتھ کرے ٭ ع (وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان ہذہ الحشوش محتضرۃ فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہی زید بن ارقم
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ پاخانے جگہ حاضر ہونے شیاطین اور جن کے ہیں پس جسوقت کہ جاوے ایک تمھارا
پاخانہ کو پس چاہیے کہ کہے پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنیوں سے روایت کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے
ف شیاطین و جن پاخانہ میں حاضر ہوتے ہیں اور منتظر رہتے ہیں آدمی کے لیے ایذا پہونچانے کے اور فساد کے کیونکہ وہان ستر کھول کر
بیٹھتا ہی اور ذکر اللہ نہیں کر سکتا اور پہلے اسکے روایت جو بیان ہوئی اسمیں ہی اللہم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث پس اختیار
رکھتا ہی چاہے وہ پڑھے چاہے یہ اور اولی یہ کہ کبھی یہ پڑھے اور کبھی وہ پڑھے یا دونوں جمع کر لے ٭ (وعن علی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ستر ما بین اعین الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدہم الخلاء ان یقول بسم اللہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
غریب واسنادہ لیس بقوی) اور روایت ہی حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ درمیان آنکھوں جن کے اور
شرمگاہ بنی آدم کے جسوقت کہ داخل ہو ایک انہین کا پاخانہ میں یہ ہی کہ کہے بسم اللہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے
اور اسناد اسکی نہیں ہی قوی ف یعنے جسوقت جانے لگے پاخانہ میں تو بسم اللہ کہہ کر جاوے اس سے شیاطین اسکا ستر نہیں دیکھ سکتے اور
ابن حجر نے لکھا ہی کہ سنت یہ ہی کہ بسم اللہ پہلے پڑھے اعوذ مذکور سے اور اگر دونوں میں سے ایک چیز بھی پڑھے گا تو اصل سنت ادا ہو جاینگی
لیکن افضل یہی ہی کہ دونوں پڑھے اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہی ٭ ع (وعن
عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی) اور حضرت عائشہ
سے روایت ہی کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پاخانہ سے فرماتے غفرانک یعنے یا الہی تیری بخشش چاہتا ہوں روایت کی یہ ترمذی
نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اسوقت میں بخشش چاہنے کی دو وجہ لکھی ہیں یا تو یہ کہ حضرت ذکر زبان کا کسی حالت میں چھوڑتے
نہ تھے مگر بوقت حاجت کے یعنے استنجے وغیرہ کے پس اسوقت جو وہ قضا ہوا اس سے بخشش چاہی یا یہ جو اللہ تعالی بندہ پر انعام

کرتا ہی کہ غذا اچھی ہوا اسمین سے خالص غذا باعث قوت ہوتی ہی اور فضلہ نکل جاتا ہی اور خیال کرتے تو ... [illegible]
ادا ہو سکتا پس اسلیے بخشش چاہتے تھے کہ اے اللہ مجھسے تیری اس نعمت کا شکر نہین ادا ہوا بخش اسکو اور بعضے مشایخ نے لکھا ہی کہ ذکر
مناسب اسوقت کے یہ ہی کہ خیال کرے اپنی احتیاج کا اور اسکا کہ کیا مجھ مین نجاست بھری ہی اور اللہ تعالی کی پاکی اور تقدس کا خیال
کرے اور افضل یہ ہی کہ بعد لفظ غفرانک کے یہ دعا پڑھے الحمد اللہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی ﴿ ع ج (وعن ابی ہریرۃ قال
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ باناء اخر فتوضأ رواہ ابو داود و
روی الدارمی والنسائی معناہ) اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے پاخانہ مین لاتا مین انکے پاس
پانی بیچ پیالہ کے یا چھاگل چمڑے کے پس استنجا کرتے پھر ملتے ہاتھ اپنے زمین پر پھر لاتا مین انکے پاس باسن اور پس وضو کرتے روایت
کی یہ ابو داود نے اور روایت کی دارمی اور نسائی نے معنی اسکے ف تور عرب مین ایک باسن ہوتا ہی پتیل یا پتھر کا چھوٹا سا مثل پیالہ کے
اسمین کھانا کھاتے ہین اور وضو بھی کر لیتے ہین اس سے اور لفظ او کا شک راوی کے لیے ہی ابوہریرہ سے نیچے کے راوی کو شک ہو گیا ہی
کہ لفظ تور کا کہا ابوہریرہ نے یا رکوۃ کا یا تنویع کے لیے ہی یعنے کبھی تور مین لاتا کبھی رکوۃ مین اور ملتے ہاتھ زمین پر یعنے زمین پر مل کر دھوتے
تا بو بالکل جاتی رہے اور خوب پاک ہو جاوین پاخانہ سے اگر اسطرح دھونا ہاتھون کا سنت ہی اور اور برتن مین پانی واسطے وضو کے اسلیے
لاتے تھے کہ وضو بقیہ پانی استنجے کے سے درست نہ تھا یا اس برتن سے نہ درست تھا بلکہ بقدر وضو کے پانی اسمین نہ رہتا ہوگا اسلیے اور
برتن مین بھر لاتے اور بعضون نے اس حدیث سے ایسا سمجھا ہی کہ اگر وضو کے لیے اور برتن ہو اور استنجے کے لیے اور تو مستحب ہی ﴿ ع ح
(وعن الحکم بن سفیان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح فرجہ رواہ ابو داود والنسائی) اور روایت ہی حکم بن سفیان
سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ پیشاب کر چکتے وضو کرتے اور چھینٹا دیتے شرمگاہ اپنی کو روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف
یعنے تھوڑا سا پانی ستر کی جگہ ازار پر چھڑک لیتے تھے دفع وسواس کے لیے یعنے تا قطرہ کا وہم نہ باقی رہے حضرت پاک تھے وسواس سے
یہ بات تعلیم امت کے لیے تھی کہ اگر پانی نہ چھڑکینگے اور تری پاوینگے تو وسواس قطرہ کا کرینگے اور پانی چھڑک لینگے اور تری پاوینگے تو قطرہ
کا وہم نہ کرینگے بلکہ یہی جانینگے کہ وہی پانی چھڑکا ہوا ہی اس سے راہ وسوسہ کی رک جاتی ہی اور ابن ملک نے لکھا ہی کہ ستر پر چھڑکتے تھے تا قطرہ
رک جاوے یا دفع وسواس کے لیے ﴿ ع (وعن امیمۃ بنت رقیقۃ قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان تحت سریرہ
یبول فیہ باللیل رواہ ابو داود والنسائی) اور روایت ہی امیمہ بیٹی رقیقہ کی سے کہا کہ تھا واسطے حضرت نبی صلعم کے پیالہ لکڑی کا نیچے چارپائی
انکی کے پیشاب کرتے تھے اسمین رات کو روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف رات کو بسبب سردی وغیرہ کے اٹھنے مین حرج ہوتا تھا
آرام کے لیے یہ پیالہ رہتا تھا یہ بھی تعلیم امت کے لیے تھا کہ اگر اسطرح کرینگے تو سردی مین آرام پاوینگے اور رات کو پاخانہ مین جانے سے
بچینگے وہ جگہ شیاطین کی ہی اور ضرر انکا رات کو نسبت دن کے زیادہ ہوتا ہی ازبسکہ حضرت صلعم اپنی امت پر بہت شفقت رکھتے تھے اسلیے
یہ بات سکھائی اور آیا ہی کہ ایک شخص نادانستہ پیشاب حضرت کا اس پیالہ مین سے پی گیا جب تلک کہ زندہ تھا اسکے بدن مین سے خوشبو
آتی تھی اور بعد اسکے کئی پیڑھیون تک اسکی اولاد مین بھی باقی رہی ﴿ ع ح (وعن عمر قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابول قائما
فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواہ الترمذی وابن ماجۃ قال الشیخ الامام محیی السنۃ رحمہ اللہ قد صح عن حذیفۃ قال اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قائما متفق علیہ قیل کان ذلک لعذر) اور روایت ہی عمرؓ سے کہا دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور

مین پیشاب کرنا کہا تھا ہوا پس فرمایا ای عمر نہ پیشاب کر کھڑے ہوکر پس نہ پیشاب کیا مین نے کھڑے ہوکر پیچھے اسکے روایت کی یہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے کہا شیخ امام محی السنۃ نے رحمت کرے اللہ انکو تحقیق صحیح ہوا ہی حذیفہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑے ایک قوم
کے پاس پس پیشاب کیا کھڑے روایت کی یہ بخاری مسلم نے کہا کیا تھا یہ بسبب عذر کے **ف** اتفاق رکھتے ہین علما کہ کھڑے ہوکر
پیشاب کرنا مکروہ ہی بعضے تحریمی کہتے ہین بعضے تنزیہی اور یہ عادت ایام جاہلیت کی تھی بسبب اسی عادت کے حضرت عمرؓ نے بھی کیا تھا
یا انکو کچھ عذر ہوا اور حضرت نے جو کھڑے ہوکر کیا عذر تھا آپ کو بعضے کہتے ہین جگہ بیٹھنے کی نہ پائی بسبب نجاست کے بعضے کہتے ہین پانوں مین
درد تھا بعضے کہتے ہین پیٹھ مین درد تھا اس سبب سے نہ بیٹھ سکے کھڑے کھڑے کیا ۱۲ ع ح **الفصل الثالث فصل تیسری** (عن عائشۃ
قالت من حدثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا رواہ احمد والترمذی والنسائی) روایت
ہی حضرت عائشہؓ سے کہا جو حدیث کرے تمکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تھے کھڑے ہوکر پس نہ سچا جانو اسکو نہ تھے کہ پیشاب
کرین مگر بیٹھے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** تطبیق اس حدیث کی ساتھ حدیث حذیفہ کے یہ ہی کہ حضرت عائشہؓ نے
خبر اپنے علم کی دی کہ حضرت کو گھر مین کبھی کھڑے ہوکر پیشاب کرتے نہ دیکھا تھا اور حذیفہ نے جو بیان کیا وہ حال باہر کا تھا اور وہ بھی
نادر تھا بسبب عذر کے اور نادر مانند معدوم کے ہی اور جو کہ بسبب عذر کے ہوتا ہی وہ مستثنی ہی ۱۲ ح (وعن زید بن حارثۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان جبرئیل اتاہ فی اول ما اوحی الیہ فعلمہ الوضوء والصلوۃ فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفۃ من الماء فنضح بہا فرجہ رواہ
احمد والدارقطنی) اور روایت ہی زید بن حارثہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق جبرئیل آئے انکے پاس بیچ اول اس چیز کے
کہ وحی کی گئی طرف حضرت کے پھر سکھلایا انکو وضوء اور نماز پھر جب فارغ ہوئے وضوء سے لیا ایک چلو پانی کا پھر چھڑکا اسکو شرمگاہ اپنی
پر روایت کی یہ احمد اور دارقطنی نے **ف** جبرئیل آدمی کی صورت بن کر آتے تھے حضرت کے سامنے وضو کیا اور نماز پڑھی تا حضرت
سیکھین اور بعد وضو کے چھڑکنا پانی کا بھی دکھلایا اور چھینٹا ستر پہ دیا یا ازار پر ستر کی جگہ ۱۲ ع ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جاءنی جبرئیل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وسمعت محمدا یعنی البخاری یقول
الحسن بن علی الہاشمی الراوی منکر الحدیث) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس
جبرئیل پس کہا ای محمد جب وقت وضو کرے تو پس چھڑک لے پانی یعنے شرمگاہ پر دفع وسواس کے لیے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
غریب ہی اور سنا مین نے محمد کو یعنے بخاری کو کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی روایت کرنے والا اس حدیث کا منکر الحدیث ہی (وعن عائشۃ
قالت بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام عمر خلفہ بکوز من ماء فقال ما ہذا یا عمر فقال ماء تتوضأ بہ قال ما امرت کلما بلت ان
اتوضأ ولو فعلت لکان سنۃ رواہ ابو داود وابن ماجۃ) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ پیچھے حضرت کے لوٹا لیکر پانی کا پس فرمایا کیا ہی یہ ای عمرؓ پس کہا پانی ہی کہ وضو کرو ساتھ اسکے کہا کہ نہین
حکم کیا گیا ہین جبکہ پیشاب کرون مین یہ کہ وضو بھی کرون اور اگر کرتا مین البتہ ہوتا یہ سنت روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف**
یعنے حکم بطریق وجوب کے نہین کیا گیا ہون کہ ہر دفعہ بعد پیشاب کے وضو کیا کرون اور اگر ہر دفعہ یہی کام کیا کرون تو ہو جاوے
یہ کام سنت موکدہ پس سنت سے یہان سنت موکدہ مراد ہی اور نہ استنجا کرنا ساتھ پانی کے اور ہمیشہ با وضو رہنا مستحب ہی بلا خلاف
یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کام کرتے تھے اور جو کلام بولتے تھے اللہ ہی کے حکم سے کرتے تھے اور

بولتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت بھی حضرت کی مامور بہا ہے یعنے حکم ہے اسکے کرنے کا اگرچہ نہو فرض اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آن حضرت اولی
چیز کو واسطے تخفیف اور آسانی امت کے کبھی ترک کر دیتے تھے د ع ح (وعن ابی ایوب وجابر وانس ان ہذہ الآیۃ لما نزلت فیہ رجال
یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار ان اللہ قد اثنی علیکم فی الطہور فما طہورکم قالوا
نتوضأ للصلوۃ ونغتسل من الجنابۃ ونستنجی بالماء قال فہو ذاک فعلیکموہ رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے ابی ایوب اور جابر اور انس سے تحقیق
یہ آیہ جب نازل ہوئی بیچ اسکے یعنے مسجد قبا کے مرد ہین یعنے انصار ہین سے دوست رکھتے ہین یہ کہ خوب پاکی کرین اور اللہ دوست رکھتا ہے
خوب پاکی کرنے والون کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ انصار کے تحقیق اللہ تعالی نے تعریف کی ہے تمہاری بیچ طہارت
کے پس کیا ہے طہارت تمہاری عرض کیا انھون نے وضو کرتے ہین ہم واسطے نماز کے اور غسل کرتے ہین ہم جنابت سے یعنی جیسے کہ اور مسلمان
کرتے ہین اور استنجا کرتے ہین ہم ساتھ پانی کے یعنے بعد لینے ڈھیلون کے فرمایا پس وہ بھی ہے پس لازم پکڑو اسکو روایت کی یہ ابن ماجہ نے
ف یعنے انصار ڈھیلون اور پانی سے استنجا کیا کرتے تھے اسی سبب سے انکی فضیلت مین یہ آیۃ اتری حضرت نے سبب اسکا پوچھکر فرمایا وہ یہ ہے
یعنے اللہ تعالی نے تمہاری تعریف اسی سبب سے کی ہے پس لازم پکڑو اسکو م ع (وعن سلمان قال قال بعض المشرکین وہو یستہزئ انی لاری
صاحبکم یعلمکم حتی الخراءۃ قلت اجل امرنا ان لا نستقبل القبلۃ ولا نستنجی بایماننا ولا نکتفی بدون ثلثۃ احجار لیس فیہا رجیع ولا عظم رواہ مسلم واحمد واللفظ لہ) اور
روایت ہے سلمان سے کہا کہ ایک شخص نے مشرکون مین سے اور وہ ہنستا تھا یعنے مسلمانون سے تحقیق مین دیکھتا ہون صاحب
تمہارے کو یعنے حضرت کو کہ سکھلاتے ہین تمکو ہر چیز یہان تک کہ طرح پاخانہ کے بیٹھنے کی کہا مین نے ہان یعنے یہ جائے ہنسنے کی
نہین ہے حضرت ازبسکہ ہمپر بہت شفیق ہین از راہ عنایت کے ہمین راہ حق بتاتے ہین یہ کہکر سلمان نے احکام پاخانہ جانے کے بیان
کیے کہ حکم کیا ہے ہمکو یہ کہ نہ قبلہ کی طرف منھ کرکے بیٹھین ہم یعنے استنجے کے لیے اور نہ استنجا کرین ہم ساتھ داہنے ہاتھون اپنے کے اور نہ
کفایت کرین ہم تین پتھرون سے کم پر نہو انمین نجاست یعنے جانور کی یا آدمی کی اور نہ ہڈی روایت کی یہ مسلم نے اور احمد نے اور لفظ واسطے
احمد کے ہین (وعن عبد الرحمن بن حسنۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہ الدرقۃ فوضعہا ثم جلس فبال الیہا
فقال بعضہم انظروا الیہ یبول کما تبول المرأۃ فسمعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویحک اما علمت ما اصاب صاحب بنی اسرائیل
کانوا اذا اصابہم البول قرضوہ بالمقاریض فنہاہم فعذب فی قبرہ رواہ ابو داود وابن ماجۃ ورواہ النسائی عنہ عن ابی موسی) اور روایت ہے
عبد الرحمن بن حسنہ صحابی سے کہا نکلنے ہمپر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آنکے ہاتھ مین ڈھال تھی پس رکھا اسکو یعنے سامنے
اپنے پھر بیٹھے پس پیشاب کیا طرف اسکے پس کہا بعضے مشرکین نے دیکھو طرف انکے کہ پیشاب کرتے ہین جیسے پیشاب کرتی ہے عورت پس
سنا حضرت نبی صلعم نے پس فرمایا وائے ہے تجکو کیا نہین جانتا تو اس چیز کو کہ پہونچی بنی اسرائیل کے یار کو یعنے ایک شخص کو انمین سے
عذاب پہونچا بسبب منع کرنے کے اچھی بات سے تھے بنی اسرائیل جسوقت پہونچتا انکو پیشاب کاٹ ڈالتے تھے اسکو قینچی سے پس منع
کیا انکو یار انکے نے پس عذاب کیا گیا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور روایت کی یہ نسائی نے عبد الرحمن سے
انھون نے ابو موسی سے ف بنی اسرائیل کی شریعت مین یہ تھا کہ اگر نجاست بدن کو لگتی تو اتنا گوشت چھیل ڈالتے اور اگر کپڑے کو
لگتی تو اتنا کپڑا کتر ڈالتے پس یہ بات انکی شریعت مین اگرچہ پسندیدہ تھی لیکن ظاہر مین خلاف عقل کے معلوم ہوتی تھی کیونکہ اسمین ضرر
جان ومال کا ہے پس فرمایا کہ جب ایسی بات کے منع کرنے پر وہ عذاب کیا گیا تو یہ جیسا کہ منع کرنے مین بطریق اولی لایق عذاب

ہین کیونکہ پردہ اور چھپا کرنی ازراہ شریعت اور عقل کے دونون کے اچھی ہی ماج (وَعَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلْ اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ
وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہی مروان اصفر سے کہا دیکھا مین نے عبد اللہ بن عمر کو کہ بٹھایا اُنھون نے
اونٹ اپنا سامنے قبلہ کے پھر بیٹھے پیشاب کیا طرف اُسکے پس کہا مین نے ای ابا عبد الرحمن کہ کنیت عبد اللہ بن عمر کی ہی کیا نہین منع
کیا گیا اس سے کہا نہین بلکہ سوا اسکے نہین کہ منع کیا گیا اس سے بیچ جنگل کے پس جسوقت ہو درمیان تیرے اور درمیان قبلہ
کے کوئی چیز پردہ کرے تجکو پس کچھ نہین مضائقہ روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یہ قول عبد اللہ بن عمر کا اس مقدمہ مین دلیل نہین ہوسکتا
کیونکہ پہلے گذر ہی چکا ہی کہ یہ دلیل پکڑتے تھے حضرت کے فعل سے کہ حضرت کو قبلہ کی طرف پشت کیے ہوئے پاخانہ پھرتے دیکھا تھا پس وہ
محتمل ہی احتمالات کو چنانچہ بیان اُسکا اُوپر ہو چکا ہی پس جو فعل محتمل احتمالات کا ہوتا ہی اُسکو دلیل پکڑنا صحیح نہین اور علاوہ اسکے حضرت کی
اکثر حدیثون سے بھی معلوم ہوا کہ یہ حکم عام ہی تخصیص جنگل کی نہین اسلیے امام اعظم صاحب کے نزدیک جنگل اور گھر برابر ہی اس بات مین
ء ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَہ)
اور روایت ہی انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نکلتے پاخانہ سے کہتے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ جسنے دور کی مجھسے ایذا
یعنے پاخانہ اور عافیت دی مجکو روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف اور بعضی روایت مین یہ دعا پڑھنی آئی ہی الحمد للہ الذی اذہب عنی ما یوذینی
وابقی علی ما ینفعنی پس خیال کرے ہر شخص کہ یہ دو نعمتین کیا عجب ہین لیکن اکثر لوگون کے دل مین خیال بھی اُنکا نہین گذرتا ٭ (وَ
عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْهَ اُمَّتَكَ اَنْ يَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا جب آئی جماعت جنون
کی حضرت نبی صلعم کے پاس کہا اُنھون نے ای رسول خدا کے منع کرو اپنی امت کو یہ کہ استنجا کرین ساتھ ہڈی کے یا لید کے یا کوئلے
کے پس تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی واسطے ہمارے بیچ ان چیزون کے رزق پس منع کیا ہمکو رسول خدا صلعم نے اس بات سے
روایت کی یہ ابو داؤد نے ف ہڈی خوراک جنون کی ہی اور لید خوراک اُنکے جانورون کی اور کوئلے سے بھی فائدہ اُٹھاتے ہین
یعنے پکاتے ہین اور سینکتے ہین اور روشنی کرتے ہین اسلیے اسکو بھی رزق انکا کہا ٭ ع ح ٭ باب السواک باب ہی بیچ بیان
مسواک کرنے کے ف مسواک کرنی سنت ہی ساتھ اتفاق علما کے خصوصًا نزدیک وضو کے ہمارے نزدیک اور وقت وضو
اور نماز کے نزدیک شافعی کے اور پہلے نماز فجر اور ظہر کے بہت تاکید ہی اسکی اور لکھا ہی علما نے کہ چالیس حدیثین مسواک کی فضیلت
مین واقع ہوئی ہین اور فائدے مسواک کے بدن کے لیے اور منھ کے لیے بہت ہین اور مسواک کرنی مجلس مین اسطرح کہ رال ٹپکتی
جاوے مکروہ ہی خصوصًا نزدیک علما اور بزرگون کے اور مسواک کرنی ہر حال مین مستحب اور اچھی ہی اور نزدیک وضو اور پڑھنے قرآن
کے اور زردی دانتون کے اور مزہ بگڑنے منھ کے بسبب سونے یا چپ رہنے یا بھوک کے یا بسبب کھانے چیز بدبو کے اور مانند اُنکے
کے زیادہ مستحب ہی اور مسواک چاہیے کہ درخت کڑوے سے ہووے اور پیلو کے درخت کی بہتر ہی چنانچہ حدیث مین بھی آئی ہی اور
پہ کاری مسواک کی مانند چھنگلیا کے چاہیے اور بیچ درازگی کے مقدار ایک بالشت کے ہووے اور چاہیے اوپر چوڑان دانتون کے
مسواک کرے نہ لنبان پر کہ اس سے مسوڑے چھلتے ہین اور چاہیے کہ وقت کلی کے کرے اکثر علما یہی کہتے ہین اور بعضون نے

کہا ہے کہ پہلے وضو سے کرے اور اگر نہ ہووے کسی کے پاس مسواک یا دانت ٹوٹے ہوویں ملے داہنے ہاتھ کی انگلی سے اور کہا امام نووی نے مستحب
ہے یہ کہ مسواک کرے ساتھ پیلو کی لکڑی کے اور اگر مسواک کے نرم کرنے کو پتھر وغیرہ نہ ملے تو صاف کرے دانت ساتھ اس چیز کے کہ دور کرے
بدبو کی منہ کی مثل موٹے کپڑے کے اور انگلی کے اور مستحب ہے یہ کہ شروع کرے داہنے طرف سے ٭ ح ع الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بتاخیر العشاء و بالسواک عند کل صلوٰۃ متفق علیہ) روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر مشکل نہ جانتا میں اپنی امت پر البتہ حکم کرتا انکو ساتھ تاخیر کرنے عشا کے اور ساتھ مسواک کرنے کے
نزدیک ہر نماز کے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی اگر مجھے یہ ڈر نہوتا کہ میری امت پر دشواری پڑیگی تو فرض کرتا میں اوپر تاخیر کرنا عشا کا
یعنے تہائی رات تک یا آدھی رات تک پس اتنی تاخیر مستحب ہے نزدیک جمہور کے سوائے امام شافعی کے اور فرض کرتا میں مسواک کرنی نزدیک ہر نماز کے یعنی نزدیک
وضو ہر نماز کے پس مقصد حضرت کا اس سے یہ ہے کہ یہ دونوں باتیں بہت مستحب ہیں اور بڑی فضیلت رکھتی ہیں ٭ ع (وعن شریح ابن
ہانی قال سألت عائشۃ بای شیء کان یبدأ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک رواہ مسلم) اور روایت ہے شریح
بن ہانی سے کہ کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے کہ ساتھ کس چیز کے تھے شروع کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت داخل ہوتے
اپنے گھر میں کہا حضرت عائشہ نے شروع کرتے مسواک کرنی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے گھر میں جب حضرت تشریف لاتے تو پہلے مسواک
کرتے یہ بات بسبب لطافت مزاج اشرف کے تھی کہ شاید اگر بسبب بہت چپ رہنے کے مجلس میں اور کلام کرنے کے لوگوں سے منہ
میں کچھ تغیر آگیا ہو تو دور ہو جاوے اور یہ حقیقت میں تعلیم ہے امت کے لیے کہ اپنے گھر کے لوگوں سے اچھی طرح صحبت رکھیں ساتھ نہایت
پاکیزگی کے حتی کہ کلام کرنے کے لیے اور خلط ہونے کے لیے مسواک کر ڈالا کریں تاکہ کوئی سبب بدبو منہ کے ایذا نپاوے اور کہا گیا ہے کہ بیچ
مسواک کرنے کے ستر فائدہ ہیں ادنی انکا یہ ہے کہ یاد رکھیگا کلمہ شہادت کو نزدیک موت کے اور افیون کھانے میں ستر طرح کے ضرر ہیں ادنی
انکا یہ ہے کہ بھول جاویگا کلمہ شہادت کو یعنے وقت موت کے یا اللہ بچا ہم کو اس سے اور کہا ابن حجر نے کہ تاکید ہے ہر شخص کو کہ داخل ہووے
گھر اپنے میں یہ کہ ابتدا کرے ساتھ مسواک کے پس اس سے منہ میں خوشبو خوب آتی ہے اور بہت سلوک ہوتا ہے گھر والوں سے ٭ ع (وعن حذیفۃ
قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قام للتہجد من اللیل یشوص فاہ بالسواک متفق علیہ) اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھے نبی صلعم جس وقت
کھڑے ہوتے نماز تہجد کے لیے رات کو ملتے اور دھوتے منہ اپنا ساتھ مسواک کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عائشۃ قالت
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواک واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم
ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء قال الراوی ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ رواہ مسلم وفی روایۃ الختان بدل
اعفاء اللحیۃ لم اجد ہذہ الروایۃ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولکن ذکرہا صاحب الجامع وکذا الخطابی فی معالم السنن عن ابی داؤد بروایۃ
عمار بن یاسر) اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے دس چیزیں ہیں فطرت سے یعنے دین کی باتیں ایک تو کم کرنا لبوں
کا اور بڑھا دینا داڑھی کا اور مسواک کرنی اور ناک میں پانی دینا اور ترشوانا ناخنوں کا اور دھونا جگہ جوڑوں کی کو اور دور کرنے بال بغلوں کے
اور مونڈنے بال زیر ناف کے اور کم کرنا پانی کا یعنے استنجا کرنا ساتھ پانی کے کہا روایت کرنے والے نے یعنے مصعب نے بازکرا نے
اور بھول گیا میں دسویں چیز نہیں گمان کرتا میں مگر یہ کہ ہو کلی کرنی روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے ختنہ کرنا بدلے بڑھانے
داڑھی کے یعنے یہ بات مصابیح والے نے کہی اور مشکوٰۃ والا یہ کہتا ہے کہ نہیں پایا میں نے اس روایت کو صحیحین میں یعنے بخاری و مسلم

مین اور بیچ کتاب حمیدی کے کہ جامع ہی صحیحین کو ولیکن ذکر کیا اسکو صاحب جامع الاصول نے یعنی اپنی کتاب مین اور اسی طرح خطابی نے معالم السنن
مین ابی داؤد سے ساتھ روایت عمار بن یاسر کے ف دس چیزین ہین فطرۃ سے یعنی یہ دس چیزین سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت
مین سنت تھین اکثر علما کے نزدیک معنی فطرۃ کے یہی ہین اور سوا اسکے اور اقوال بھی شرحون مین نقل ہوئے ہین واسطے خوف درازگی کے اسی پر
اکتفا کیا اور کم کرنا لبون کا روایت مختار اسمین یہی ہی کہ لبین کترواتا ہی کرے اسطرح کتروا دے کہ کنارہ اوپر کے ہونٹ کا معلوم ہونے لگے اور
ایک روایت امام اعظم سے آئی ہی کہ لبین بقدر بھوؤن کے چاہیین اور غازیون کو زیادہ بھی رکھنی جائز ہین کہ باعث دہشت کی ہین دشمنون کی
نظرون مین اور اسطرح کتروانا کہ انکا نشان بھی نہ باقی رہے اور مونڈوانا انکا مکروہ ہی اور بعضون نے حرام لکھا ہی اور بعضون نے اسکو بھی سنت
لکھا ہی اور ڈاڑھی بقدر ایک مٹھی کے دراز چاہیے کم اس سے نہو اور اگر اس سے زیادہ بھی رکھے جائز ہی بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ گذر جاوے
اور منڈوانا اور پست کرنا ڈاڑھی کا حرام ہی اور وضع اکثر مشرکون کی ہی مانند انگریز اور ہنود کے اور وضع ہی انکی کہ جنکا دین مین سے حصہ نہین کروہ
گروہ قلندری ہین اور چھوڑنا ڈاڑھی کا بقدر قبضہ کے واجب ہی سنت اسکو اسلیے کہتے ہین کہ ثابت سنت سے ہوا ہی جیسے نماز عید کو سنت کہتے
ہین اور بال ڈاڑھی کے لنبان مین سے یا چوڑان مین سے کتروا کر برابر کرنے جائز ہین لیکن مختار یہ ہی کہ نہ کتروائے اسمین سے کچھ اور عورت
کی اگر ڈاڑھی نکل آوے اسکو منڈوا ڈالنا مستحب ہی اور مسواک کرنی سنت ہی بالاتفاق اور داؤد نے کہا ہی واجب ہی اور اسحاق نے یہ بھی زیادہ
کیا ہی کہ اگر اسکو قصدًا چھوڑیگا تو باطل ہوگی نماز اسکی اور ناک مین پانی دینا وضو مین سنت ہی اور غسل مین فرض اور یہی حکم کلی کا ہی جو آگے مذکور
ہوگی اور ناخن کسی طرح کتروا دے اصل سنت ادا ہو جاویگی لیکن اولی یہ ہی کہ اسطرح کتروا دے اول داہنے ہاتھ کی انگلی شہادۃ کا پھر بیچ کی
انگلی کا پھر اسکے پاس کی انگلی کا پھر چھنگلیا کا پھر انگوٹھے کا پھر بائین ہاتھ کی چھنگلیا کا پھر اسکے پاس کی انگلی کا پھر بیچ کی انگلی کا پھر انگلی
شہادت کا پھر انگوٹھے کا اور بعضون نے لکھا ہی کہ داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کرکے چھنگلیا تک پہونچے پھر بائین ہاتھ کی
چھنگلیا سے شروع کرکے اسکے انگوٹھے تک پہونچکر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے اور پانون کے یون کتروا وے کہ داہنے پانون کی
چھنگلیا سے شروع کرے اور بائین پانون کی چھنگلیا پر ختم کرے اور لکھا ہی علما نے کہ ناخن کتروانے جمعہ کو مستحب ہین اور بعضون نے دفن کرنا
ناخنون کا مستحب لکھا ہی اور اگر پھینک بھی دیوے کچھ مضائقہ نہین اور پھینک دینا انکا پاےخانہ مین اور غسل کی جگہ مکروہ ہی اور براجم کہتے ہین
انگلیون کی گانٹھون کو اور انکے اوپر کے پوست کو جو چنٹ دار ہوتا ہی انمین میل اکثر جمع ہو جاتی ہی خصوصًا جو لوگ کہ کاروبار کرتے ہین انکی انگلیان
سخت ہو کر میل بہت جم جاتی ہی پس انکے دھونے کی تاکید فرمائی اور بدن مین اور اعضا کہ انمین گمان ہی میل جمع ہونے کا انکے دھونے
کا بھی یہی حکم ہی مانند کان اور بغل و ناف اور مانند انکے اور نتف کہتے ہین بال اکھیڑنے کو اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغلون کے بالون
کا منڈانا سنت نہین ہی یعنے ہاتھ ہی سے اکھیڑنے سنت ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ اکھیڑنا انکا افضل ہی اسکے لیے کہ قوی ہو وے اسپر یعنے
متحمل اسکی تکلیف کا ہو سکے اور منڈانا اور نورہ سے دور کرنا انکا بھی جائز ہی لیکن افضل وہی ہی جو بیان ہوا اور بال زیرناف کے مونڈنے
سنت ہین اور اکھیڑنے اور نورے سے دور کرنے بھی حکم رکھتے ہین اور قینچی سے کترنے مین سنت نہین ادا ہوتی اور پاےخانہ کی جگہ کے گرد جو بال
ہوتے ہین انکا دور کرنا بھی مستحب ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ بال زیرناف کے حضرت نورہ سے دور کرتے تھے واللہ اعلم اور عورت کو اکھیڑنا
انکا اولی ہی کیونکہ خاوند کو رغبت زیادہ ہوتی ہی اور شہوت عورت کو ننانوے حصہ ہوتی ہی اور مرد کو ایک حصہ پس اکھیڑنے سے شہوت ضعیف ہو جاتی
ہی اور منڈانے سے قوی پس مناسب حال عورت کے وہ ہی اور مناسب حال مرد کے یہ اور بال زیرناف کے مونڈنے اور بغلون کے بال

اکھیڑنے اور لبین لینے اور ناخن کتروانے چالیس دن کے اندر اندر ہی کر لیا کرے اس سے بڑھاوے نہیں کہ مکروہ ہی اور معنی انتقاص الماء کے دو ہین ایک تو یہی جو راوی نے بیان کیے کہ استنجا کرنا پانی سے کہ اسمین پانی خرچ ہوتا ہی اور کم ہو جاتا ہی اور دوسرے یہ کہ کم کرنا پیشاب کا ساتھ استعمال پانی کے یعنے استنجا کرنے سے قطرہ پیشاب کا رک جاتا ہی اور ایک روایت مین بجاے انتقاص کے انتفاص آیا ہی ساتھ فی کے اور ضاد معجمہ اور صاد مہملہ کے معنی اُسکے یہ ہین کہ چھڑکنا پانی کا ستر پر جیسے کہ اوپر حدیثون مین گذرا پس یہ بھی دونون چیزین سنت ہین اور ختنہ کرنا واجب ہی امام شافعی کے نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک مرد اور عورت پر اور امام اعظم رح کے نزدیک مرد کو ختنہ کرنا سنت ہی اور عورت کو کرنا یعنے اولی اور وہ اسلام کی علامتون سے ہی اگر ایک شہر کے لوگ سب کے سب اسکو چھوڑ دین تو امام لڑے اُنکے ساتھ جیسے کہ حکم ہی اذان وغیرہ مین اور وقت ختنہ کرنے کا بعضے کہتے ہین ساتوان دن ہی جیسے کہ عقیقہ کا اور بعضون کے نزدیک سات برس اور بعضون کے نزدیک نو برس اور بعضون کے نزدیک واجب چاہیے حاصل ہو کہ پہلے بالغ ہونے سے جب چاہیے کرلے خصوصًا ہمارے نزدیک کیونکہ ختنہ کرنا سنت ہی مگر ستر کا ڈھانکنا واجب ہی سنت کے ادا کرنے کے لیے ترک کرنا واجب کا جائز نہین یعنے بعد بالغ ہونے کے ستر کا ڈھانکنا واجب ہو جاتا ہی اب اگر کریگا تو واجب ترک ہو جائیگا ۞ ع ح الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ بِلَا اِسْنَادٍ) روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے مسواک سبب پاکی کی ہی واسطے منھ کے اور سبب رضامندی کی ہی واسطے پروردگار کے روایت کی یہ شافعی اور احمد اور دارمی اور نسائی نے اور روایت کی بخاری نے بیچ صحیح اپنی کے بغیر سند کے (وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَيُرْوٰى اَلْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے چار چیزین ہین طریقہ رسولون کے سے حیا کرنی اور روایت کیا گیا ہی ختنہ کرنا یعنے بعضی روایت مین بدلے الحیاء کے الختان آیا ہی اور خوشبو لگانی اور مسواک کرنی اور نکاح کرنا روایت کی یہ ترمذی نے ف چار چیزین طریقے رسولون کے سے ہین یہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی ہی کیونکہ بعضی چیز انہین سے بعضے نبی نے نہین بھی کی جیسے کہ نکاح حضرت یحیٰی علیہ السلام نے نہین کیا اور مراد حیا سے یہ ہی کہ باز رکھے نفس کو بُری باتون سے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور حضرت لوط اور حضرت شعیب اور حضرت یوسف اور حضرت موسیٰ اور حضرت سلیمان اور حضرت زکریا اور حضرت عیسیٰ اور حضرت حنظلہ بن صفوان جو نبی تھے اصحاب الرس کے اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ختنہ کیے ہوے ہی پیدا ہوئے تھے اور بعضون نے حضرت کے ختنہ مین اختلاف بھی کیا ہی کہ بعد پیدا ہونے کے آپ کا ختنہ ہوا ہی اور حضرت خوشبو لگاتے تھے ساتھ مشک کے اور ابن حجر نے لکھا ہی کہ مین نے جمع کی ہین حدیثین جو فضائل نکاح مین وارد ہوئی ہین پس وہ سو سے زیادہ ہین ۞ ح ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین سوتے رات کو اور نہ دن کو پس جاگتے مگر کہ مسواک کرتے پہلے وضو سے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت دن کو بھی آرام فرماتے تھے وقت قیلولہ کے پس یہ سنت ہی شب بیداری اسکے سبب سے آسان ہوتی ہی جیسے کہ سحر کھانے سے روزہ آسان ہوتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سونے سے اُٹھکر مسواک کرنی سنت موکدہ ہی بسبب سونے کے منھ مین تغیر آجاتا ہی اس سے منھ صاف ہو جاتا ہی پھر احتمال ہی کہ حضرت وضو کے لیے دوبارہ مسواک نہ کرتے ہون اسی پر اکتفا کرتے ہون اور یہ بھی

احتمال ہے کہ وضو کے لیے دوبارہ مسواک کرتے ہوں وقت ارادہ وضو کے باز دیگر کلی کرنے کے واللہ اعلم ٭ ع (وعنہا قالت کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاک فیعطینی السواک لاغسلہ فابدأ بہ فاستاک ثم اغسلہ وادفعہ الیہ رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے
کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے پس دیتے مجھکو مسواک تاکہ دھوؤں میں اسکو پس شروع کرتی میں ساتھ اسکے پس مسواک کرتی میں
پھر دھوتی میں اسکو اور دیتی مسواک حضرت کو روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ بعد مسواک کرنے کے دھولینا اسکا مستحب
ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہے یہ کہ تین بار مسواک کرے اور ہر بار پانی سے دھووے اور مسواک نرم ہو اور حضرت عائشہ مسواک کو دھونے
سے پہلے منھ میں اسلیے پھیر لیتی تھیں کہ لعاب مبارک کی برکت انکو پہونچے اور پھر اسلیے حضرت کو دیتی تھیں کہ مسواک کرلی جو پانی سے ہو سکو
پورا کرلیں اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ کسی کی مسواک کرنی اسکی رضامندی سے مکروہ نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین کے لعاب وغیرہ سے برکت
حاصل کرنی اچھی ہے ٭ ج ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارانی فی المنام اتسوک بسواک
فجاءنی رجلان احدھما اکبر من الآخر فناولت السواک الاصغر منھما فقیل لی کبر فدفعتہ الی الاکبر منھما متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمر سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے اپنے تئیں خواب میں کہ کرتا ہوں مسواک پس آئے میرے پاس دو شخص ایک انمیں بڑا تھا
دوسرے سے پس ارادہ کیا میں نے دینے مسواک کا چھوٹے کو انمیں سے پس کہا گیا واسطے میرے مقدم کر تو بڑے کو پس دیا میں نے مسواک
بڑے کو ان دونوں میں سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے بزرگی مسواک کی معلوم ہوتی کہ ایسی چیز ہے کہ حکم ہوا برکت کے دینے کو کہ افضل ہے
چھوٹے سے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ کھانا اور خوشبو وغیرہ ذالک کے دینے میں بھی پہل بڑے ہی سے کرے ٭ ح (وعن ابی امامۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما جاءنی جبریل علیہ السلام قط الا امرنی بالسواک لقد خشیت ان احفی مقدم فی رواہ احمد) اور روایت ہے ابی امامہ سے
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کبھی مگر حکم کیا مجھکو ساتھ مسواک کے تحقیق ڈرا میں اس سے
کہ چھیل ڈالوں میں اگلی جانب منھ اپنے کی روایت کی یہ احمد نے ف یعنی بسبب تاکید کرنے جبرئیل کے کہ استعمال مسواک کا بہت کرتا ہوں
خوف ہوتا ہے مجھے منھ چھل جانے کا (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثرت علیکم فی السواک رواہ البخاری) اور روایت
ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق بہت بیان کیا میں نے تمہارے بیچ مقدمہ مسواک کے روایت کی یہ بخاری نے ف غرض اس بیان سے
فضیلت بیان کرنی مسواک کی اور تاکید کرنی اسپر معلوم ہوتی ہے ٭ ع (وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستن وعندہ
رجلان احدھما اکبر من الآخر فاوحی الیہ فی فضل السواک ان کبر اعط السواک اکبرھما رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے اور نزدیک انکے دو شخص تھے ایک ان دونوں میں بڑا تھا دوسرے سے پس وحی کی گئی طرف حضرت کے
بیچ بزرگی مسواک کے یہ کہ مقدم کر تو بڑے کو دے تو مسواک بڑے کو ان دونوں میں سے روایت کی یہ ابوداؤد نے (وعنھا قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تفضل الصلوۃ التی یستاک لہا علی الصلوۃ التی لا یستاک لہا سبعین ضعفا رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے
عائشہ رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اس نماز کی کہ مسواک کی گئی واسطے اسکے یعنی نزدیک وضو کے اوپر اس نماز کے
کہ نہیں مسواک کی گئی واسطے اسکے ستر درجے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی فضیلت میں اور زیادتی ثواب میں وہ نماز
ستر حصہ زیادہ ہوتی ہے اس نماز پر ٭ ع (وعن ابی سلمۃ عن زید بن خالد الجھنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان
اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوۃ ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل قال فکان زید بن خالد یشھد الصلوات فی المسجد

وَسِوَاكُهٗ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰى مَوْضِعِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہی ابی سلمہ سے کہ نقل کی زید بن خالد جہنی سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اگر نہ مشکل جانتا مین اوپر امت اپنی کے البتہ حکم کرتا مین انکو ساتھ مسواک کرنے کے نزدیک ہر نماز کے یعنے حکم کرتا کہ مسواک کرنی واجب ہی اور البتہ تاخیر کرتا مین نماز عشا کو تہائی رات تک کہا پس تھے زید بن خالد حاضر ہوتے نمازون کے لیے مسجد مین اور مسواک انکی اوپر کان انکے کے ہوتی جگہ قلم کے کان لکھنے والے کے سے نہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے مگر مسواک کرتے پھر رکھ لیتے اسکو طرف جگہ اسکی کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے مگر تحقیق ابوداؤد نے نہین ذکر کیا ان لفظون کا ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی باب سنن الوضوء یہ باب ہی بیچ بیان سنتون وضو کے ف مراد سنن وضو سے یہان افعال اور اقوال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین جو کہ وضو مین کرتے تھے خواہ فرض ہون خواہ سنت خواہ آداب [illegible] الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاگے ایک تمہارا نیند اپنی سے پس نہ ڈبوے ہاتھ اپنا باسن مین یہان تک کہ دھووے اسکو یعنے پہونچون تک تین بار پس تحقیق وہ نہین جانتا کہ کہان رات گذاری ہی ہاتھ اسکے نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دھونا ہاتھون کا پہلے وضو کے کہ سنت ہی اس حدیث سے ثابت ہوا ہی اور یہ جو قید لگائی اسمین سوتے سے اٹھنے کے وقت کی سبب اسکا یہ ہی کہ اکثر کہ ان شہرون مین پانی کم ہوتا ہی اکثر استنجا پتھر یا ڈھیلے سے کرتے ہین پس جب سوتے ہین تو بسبب گرمی ہوا کے استنجے کی جگہ پسینا آجاتا ہی اور احتمال ہوتا ہی کہ ہاتھ وہان پہونچا ہو اور پلید ہو گیا ہو جیسے کہ فرمایا کہ وہ نہین جانتا کہ کہان رات گذاری ہی ہاتھ اسکے نے یعنے جانتا نہین کہ کہان ہاتھ پڑا ہو پس فرمایا کہ پہلے ہاتھ اپنے تین بار دھو لیوے تا پاک و صاف ہو جاوین بعد اسکے پانی باسن سے لیوے اور وضو کرے پس قید نیند کی اسلیے ہی کہ اسمین احتمال نجاست کا اکثر ہوتا ہی والا ہر ایک وضو کرنے والے کو چاہیے کہ دھووے اسلیے ہمارے علما نے کہا ہی کہ یہ ہاتھ دھونے سنت ہین غیر جاگنے والو کو بھی کیونکہ سبب ہاتھ دھونے کا کہ وہ احتمال ہاتھ پہونچنے کا نجاست اور میل پر ہی وہ جاگنے مین بھی موجود ہی اور حکم مسنون اور مستحب ہی و بطریق احتیاط کے ساتھ اسکے حکم کیا ہی فرض اور واجب نہین اگر نہ دھووے تو بھی ہاتھ پاک ہی اگر پانی مین بغیر دھوئے ہاتھ ڈال دے تو وہ بھی نجس نہین ہوتا کیونکہ پلید ہونا ہاتھ کا نیند کے وقت یقینی نہین ہی فقط احتمال ہی مگر امام احمد ہاتھ دھونے کو سوتے سے اٹھکر واجب جانتے ہین اگر بغیر دھوئے پانی مین ڈال دیگا پانی نجس ہو جاویگا ہی ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاگے ایک تمہارا نیند اپنی سے پس ارادہ وضو کا کرے پس چاہیے کہ ناک جھاڑے یعنے بعد پانی دینے کے تین بار پس تحقیق شیطان رات گذارتا ہی اوپر بانسے ناک اسکی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رات گذارنا شیطان کا اور جگہ پکڑنی اسکے بانسے پر حقیقت اور کیفیت اسکی اللہ اور رسول ہی جانتا ہی عقلین ہماری دریافت کرنے ان اسرار کے سے قاصر ہین سالم تر اور اولی طریقہ بیچ مثال ایسے امور کے کہ شارع نے اسکی خبر دی ہی یہ ہی کہ ایمان اوپر لاوے اور بیان کیفیت انکی سے سکوت کرے اور بعضے اسمین یہ تاویل کرتے ہین کہ آدمی جب سو جاتا ہی تو بخارات اور رینٹھ اور غبار ناک مین کہ قریب دماغ کے ہی جمع ہوتے ہین اس سبب دماغ کہ جگہ حواس وغیرہ کی ہی مکدر ہوتا ہی پس یہ مانع ہوتا ہی واسطے حق تلاوت

کو اور سمجھے معانی اُسکے کو اور باعث ہوتا ہے کسل کا عبادات میں اور یہ سب امور باعث خوشی شیطان کے ہوتے ہیں پس گویا کہ شیطان
وہاں بیٹھا ہے پس یہ احتمالات ہیں اور طریقہ سالم تر اور مضبوط وہی ہے جو اول مذکور ہوا ‎﴿ح﴾‎ (وَقِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ
مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ
ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ نَحْوَهٗ ذَكَرَهٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ) اور کہا گیا واسطے عبداللہ بن زید بن عاصم کے کسطرح تھے رسول خدا
صلعم وضو کرتے پس منگوایا عبداللہ نے پانی وضو کا پس ڈالا اپنے دونوں ہاتھوں پر پس دھوئے دونوں ہاتھ یعنے پہونچوں تک دو دو بار
پھر کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار یعنے بعد پانی دینے کے پھر دھویا اپنا منہ تین بار پھر دھوئے دونوں ہاتھ اپنے دو بار کہنیوں تک پھر مسح کیا سر اپنے
پر دونوں ہاتھوں سے پس آگے سے لیگئے پیچھے تک اور پیچھے سے لائے آگے کو بیان اسکا یوں ہے کہ شروع کیا اگلے جانب سر اپنے کے سے
پھر لیگئے دونوں ہاتھوں کو گدی تک پھر پھیر لائے اُنکو یہاں تک کہ پھر آئے طرف اُس مکان کے کہ شروع کیا تھا اُس سے پھر دھوئے دونوں
پانوں اپنے روایت کی یہ مالک اور نسائی نے اور واسطے ابو داؤد کے مانند اسی کے ذکر کیا اسکو جامع الاصول والے نے ‎﴿ف﴾‎ دو دو
بار ہاتھ دھوئے بیان جواز کے لیے یعنے جائز یوں بھی ہے ورنہ ثابت ہوا ہے حضرت سے اور روایت میں یہ تین بار ہاتھ دھوتے تھے اور
لفظ مرتین دو بار اسلیے لائے کہ ایک بار ذکر کرتے میں وہم جاتا تھا کہ دونوں ہاتھ متفرق دھوئے ہوں یعنے ایک ہاتھ ایک بار دھویا ہو
اور ایک ایک بار پس دو بار ذکر کیا تا سمجھا جاوے کہ دونوں ہاتھ ملا کر دو بار دھوئے اور کیفیت مسح سر کی بطور مستحب کے یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں
کی تین تین انگلیاں سر کے آگے کی جانب رکھے اور دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو اور شہادت کی انگلیوں کو اور ہتھیلیوں کو جدا رکھے
اور ان چھوٹی انگلیوں کو گدی کی طرف لیجاوے پھر دونوں ہتھیلیاں پیچھے سر کے رکھکر آگے کی طرف لے آوے پھر مسح کرے کانوں کے
اوپر کے رخ پر دونوں انگوٹھوں سے اور کانوں کے سوراخوں میں دونوں شہادت کی انگلیوں سے اور اخیر عبارت سے مراد مصنف کی
یہ ہے کہ مصابیح والا اس حدیث کو صحاح میں لایا باوجودیکہ بخاری و مسلم میں یہ حدیث نہیں آئی بلکہ انمیں یوں ہے جیسے کہ میں آگے ذکر کرتا ہوں
‎﴿ح﴾‎ (وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فَاَكْفَأَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا
ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا
فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ
مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ وَفِيْ اُخْرٰى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ
ثَلٰثًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَةٍ
وَّاحِدَةٍ) اور صحیح حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہے کہ کہا گیا واسطے عبداللہ بن زید بن عاصم کے وضو کرو واسطے ہمارے وضو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا سا پس منگوایا باسن پس جھکایا اور ڈالا اُس سے پانی اپنے دونوں ہاتھوں پر پس دھویا اُنکو تین بار پھر داخل کیا ہاتھ اپنا پھر نکالا اُسکو
یعنے پانی نکالا اُس سے پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو سے پس کیا یہ تین بار پھر داخل کیا ہاتھ اپنا پھر نکالا اُسکو پھر دھویا منہ اپنا تین بار
پھر ڈالا ہاتھ اپنا باسن میں پھر نکالا اُسکو پھر دھوئے دونوں ہاتھ اپنے کہنیوں تک دو دو بار پھر ڈالا ہاتھ اپنا پھر نکالا اُسکو پھر مسح کیا سر کو آگے سے

پیچھے لیگئے دونون ہاتھ اور پیچھے سے آگے لے آئے پھر دھوئے دونون پانون ٹخنون تک پھر کہا اسی طرح تھا وضو رسول خدا صلعم کا اور
ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہی آگے سے لیگئے دونون ہاتھ اپنے پیچھے کو اور پیچھے سے لائے آگے کو شروع کیا ساتھ اگلے جانب
سر اپنے کے پھر لیگئے انکو طرف گدی کے پھر پھیرا انکو یہان تک کہ پھیر کر لائے طرف اسی مکان کے کہ شروع کیا تھا اس سے پھر دھوئے
پانون اپنے اور ایک روایت صحیحین کی مین ہی پس کُلّی کی اور ناک مین پانی دیا اور ناک جھاڑی تین بار ساتھ تین چلوون کے پانی سے اور
بیچ روایت اور کے پس کُلّی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سے پس یہ کیا تین بار اور بخاری کی روایت مین ہی پس مسح کیا سر اپنے کا آگے
سے لیگئے دونون ہاتھ پیچھے اور پیچھے سے لائے آگے ایک بار پھر دھوئے دونون پانون ٹخنون تک اور بیچ اور روایت بخاری کے ہی پس
کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار ایک چلو سے ف یعنے ہر ایک کو تینون بار مین سے ایک ایک چلو سے کیا اور یہ معنی نہین ہین کہ تینون ایک ہی
چلو مین کیے جاننا چاہیے کہ حدیثین کلی کرنے کی اور ناک مین پانی دینے کی مختلف آئی ہین بعضی مین ساتھ تین چلو کے اور بعضی مین ایک
چلو سے ساتھ فصل اور وصل کے یعنے ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ چلو لینے بھی آئے ہین اور دونون ایک چلو سے بھی کرنے آئے ہین
پس کئی صورتین اسکی ہوتی ہین مذہب شافعی بقول صحیح کے یہ ہی کہ دونون تین چلو مین کرے اسطرح کہ ایک چلو لیکر اول تھوڑے سے
کلی کرے پھر اسکا بقیہ ناک مین دے لے تینون بار یون ہی کرے اور مذہب حنفی مین یہ ہی کہ ہر ایک تین تین چلو سے کرے انھون نے اس طریق
کو ترجیح اسلیے دی ہی کہ موافق ہی ساتھ قیاس کے کہ منھ اور ناک ہر ایک عضو علیحدہ ہی پس جمع نہ کیا جاوے انہین جیسے کہ سب اعضا مین جمع
نہین کرتے تین بیچ حدیث کہ موافق قیاس کے ہوگی البتہ راجح ہوگی چنانچہ یہی قاعدہ ہی اصول فقہ کا اور شمنی نے فتاوی ظہیریہ مین سے نقل کیا ہی
کہ وصل بھی جائز ہی امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور فصل بھی جائز ہی امام شافعی کے نزدیک اور ترمذی نے شافعی سے روایت کی ہی کہ کہا انھون نے
جمع کرنا کلی اور ناک مین پانی دینے کا جائز ہی اور جدا جدا کرنا ہر ایک کا ساتھ نئے پانی کے دوست زیادہ رکھتا ہون مین پس کچھ خلاف نہ رہا
۴ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن
عباس سے کہا وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار نہین زیادہ کیا اسپر یعنے اس وضو مین روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے وضو کیا دو دو بار روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا
ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عثمان سے تحقیق انھون نے وضو کیا بیچ مقاعد کے کہ نام ایک جگہ کا ہی پس کہا کیا نہ دکھلاؤن مین تم کو وضو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا تین تین بار روایت کی یہ مسلم نے ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کے کبھی ایک ایک بار دھوتے
اور کبھی دو دو بار اور کبھی تین تین بار اور اکثر تین ہی تین بار دھوتے تھے پس ایک ایک بار تو بیان جواز کے لیے دھوتے کہ یہ ادنی درجہ ہی اور فرض
ہی اسقدر اصل وضو اسمین ہو جاتا ہی اور اسی طرح دو دو بار بھی بیان جواز کے لیے دھوتے کہ وضو اسمین بھی ہو جاتا ہی اور تین تین بار نہایت
مرتبہ طہارت کا ہی اب زیادتی اسپر منع ہی اور بعضی حدیثون مین دھونا بعضے اعضا کا تین بار اور بعضے کا دو بار اور بعضے کا ایک بار بھی آیا ہی یہ سب
بیان جواز کے لیے ہی اور بعضون کے نزدیک ایک بار دھونا اعضاء وضو کا گناہ ہی واسطے ترک کرنے سنت مشہورہ کے لیکن صحیح یہ ہی کہ گناہ نہین کیونکہ
یہ بھی حدیث مین آیا ہی اور یہ جو کہا کہ وضو کیا تین تین بار یعنے ہر ایک عضو اعضاء وضو سے تین تین بار دھویا پس ظاہر مین اس سے یہ معلوم ہوا
کہ سر پر مسح بھی تین بار کیا لیکن اور روایتین کہ انمین تفصیل اعضاء وضو کے دھونے نقل کیے ہین چنانچہ روایات صحیحین گذری وہ دلالت

کرتی ہین اسپر کہ مسح سر کا ایک بار ہی کیا ٭ ح ع (وعن عبد اللہ بن عمرو قال رجعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ
حتی اذا کنا بماء بالطریق تعجل قوم عند العصر فتوضؤا وہم عجال فانتہینا الیہم واعقابہم تلوح لم یمسہا الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء رواہ مسلم) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا پھرے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے
طرف مدینہ کے یہان تک کہ جب وقت پہونچے ہم ایک پانی پر کہ تھا راہ مین جلدی کی ایک جماعت نے وضو کرتے ہین نزدیک نماز عصر کے پس وضو
کیا اور وہ لوگ تھے جلدی کرنے والے پھر پہونچے ہم طرف اُنکے اور ایڑیان اُنکی چمکتی تھین نہین پہونچا تھا اُنکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے وای واسطے ایڑیون کے آگ سے پورا کرو وضو روایت کی یہ مسلم نے ف جلدی کے معنی اس جملے کے یہ ہین کہ طلب جلدی کی کی چلنے
مین اور ہم سے آگے بڑھ گئے نزدیک داخل ہونے وقت عصر کے پہلے وضو کرنے کے لیے پس وضو کیا جلدی جلدی بسبب تنگی وقت کے اور معنی
لفظ ویل کے علما نے کتنی طرح پر لکھے ہین کہا ابہری نے صحیح تر قول بیچ معنی اسکے وہ ہی جو روایت کیا ہی ابن حبان نے حدیث ابی سعید
سے کہ ویل ایک نالہ ہی دوزخ مین اور بعضون نے اسکے معنی شدت عذاب کے کہے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک پہاڑ ہی پیپ کا اور لہو کا
دوزخ مین اور بعضون نے کہا کہ یہ ایک کلمہ ہی کہ رنج رسیدہ بولتا ہی اور اصل اسکے معنی ہلاک اور عذاب کے ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ حمل کیجے اسکو اصل
پر یعنی ہلاک عظیم اور عقاب الیم ہی واسطے ایڑیون کے ایڑیون کے لیے خاص عذاب اسلیے فرمایا کہ وہ دھوئی نگئی تھین اور بعضون نے یہ معنی لکھے
ہین کہ ایڑیون سے صاحب ایڑیون کے مراد ہین یعنی جنکی ایڑیان خشک رہ گئی تھین اُنکو یہ فرمایا اور پورا کرو وضو یعنی فرائض اور سنن اسکے
ادا کرو اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ اگر بمقدار ایک ناخن کے خشک رہ جاوے تو وضو درست نہین ہوتا اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دھونا
پانون کا وضو مین فرض ہی کہ اُسکے ترک پر وعید یعنی ڈر کا فرمایا مسح کافی نہین اور یہی مذہب اور عقیدہ ہی تمام فقہا کا ہر وقت مین اور خلاف
اسکا کسی عالم سے کہ لائق اعتبار کے ہو ثابت نہین ہوا اور جتنے کہ بیان کیا ہی وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابۂ کرام مین سے مانند حضرت
علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عثمان اور عبد اللہ بن زید کے کہ انکو حاکی یعنی بیان کرنے والا وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے ہین اور
مانند جابر اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور سوا اُنکے کے رضی اللہ عنہم سب متفق ہین اسپر کہ آنحضرت صلعم دھویا ہی کرتے تھے پاے مبارک
وقت وضو کے اگر موزہ نہ پہنے ہوتے تھے اور حدیثین ان گنت کہ مرتبہ تواتر کو پہونچتی ہین اس باب مین وارد ہوئی ہین اور یہ وعید اوپر ترک اُسکے
کے حدیثون بے شمار مین وارد ہوا ہی اور عبد اللہ بن عمر سے منقول ہی کہ صحابہ یعنی بعضے مسح پانون پر کیا کرتے تھے یہان تک کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ساتھ پورا کرنے وضو کے اور وعید فرمائی اسکے ترک پر پس چھوڑ دیا اُنھون نے مسح کو اور وہ منسوخ ہوا اور طحاوی نے عبد الملک
ابن سلیمان سے روایت کی ہی کہ کہا اُنھون نے کہ کہا مین نے عطار خراسانی کو کہ بڑے تابعین سے ہین آیا خبر پہونچی ہی تجکو کسی اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسح کرتے تھے قدمون اپنے پر کہا اُنھون نے نہ قسم اللہ کی خلاصہ کلام اس باب مین یہ ہی کہ کتاب اللہ مین یہ حکم
مجمل اور مشتبہ واقع ہوا ہی اور سنت رسول اللہ علیہ وسلم کی نے کہ حد شہرت اور تواتر کو پہونچی ہی اُسکو بیان کیا اور واضح کر دیا کہ مراد اللہ کی یہی
پس شیعون کے مذہب مین کہ پانون کو مسح کرتے ہین محض غلطی اور برا کرتے ہین ٭ ع ح ٭ (وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم توضأ فمسح بناصیتہ وعلی العمامۃ وعلی الخفین رواہ مسلم) اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو
کیا پھر مسح کیا اوپر بالون پیشانی اپنی کے اور پگڑی پر اور موزون پر روایت کی یہ مسلم نے ف بیچ مقدار مسح سر کے اختلاف واقع ہوا ہی علما مین
امام مالک کے مذہب مین سارے سر کا مسح فرض ہی اور امام شافعی کے نزدیک مسح بعض سر کا کافی ہی اگرچہ دو تین بال ہون اور امام ابو حنیفہ کے

مذہب ہین مسح چوتھائی حصہ سر کا فرض ہی اور دلیل انکی یہی ناصیہ کی حدیث ہی کہ ناصیہ کہتے ہین چوتھائی حصہ سر کو آگے کی جانب سے اگر مسح تمام سر کا فرض ہوتا تو حضرت صلعم اوپر مسح ناصیہ کے اکتفا نہ کرتے اور اگر اس سے کم کا فرض ہوتا تو کبھی بیان جواز کے لیے وہ بھی کرتے پس معلوم ہوا کہ فرض اسی قدر ہی اور پگڑی پر مسح کرنے کے یہ معنی شارحین نے بیان کیے ہین کہ جب حضرت صلعم چوتھائی سر کا مسح کہ فرض تھا ادا کر چکے تو واسطے کامل کرنے کے اور ادا سے سنت کے کہ وہ مسح سارے سر کا ہی بجاے مسح بقیہ سر کے پگڑی پر مسح کر لیا اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ احتمال رکھتا ہی کہ حضرت صلعم نے مسح ناصیہ پر کر کے پگڑی درست کی ہوگی راوی نے گمان کیا مسح کا واللہ اعلم اور مسح کرنا فقط پگڑی پر بغیر مسح سر کے جیسے کہ موزے پر کرتے ہین درست نہین تینون اماموں کے نزدیک مطلق مگر امام احمد کے نزدیک درست ہی بشرطیکہ پگڑی طہارت پر پہنی ہو اور تمام سر کو پگڑی نے ڈھانک لیا ہو جیسے کہ حکم موزہ کا ہی ؁ ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهِ كُلِّهِ فِيْ طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے شروع کرنا داہنی طرف سے جبتک ہو سکتا بیچ سارے کامون اپنے کے بیچ طہارت اپنی کے اور کنگھی کرنے اپنے کے اور پاپوشون پہننے اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ ما استطاع مین اشارہ ہی اوپر تاکید اور محافظت اس کام کے اور طہارت کرنے مین داہنی طرف سے شروع کرنا دوست رکھتے تھے یعنے وضو مین داہنا ہاتھ اور داہنا پانون پہلے دھوتے اور بایان پیچھے اور نہانے مین داہنی جانب پہلے دھوتے پھر بائین اور یہ تین چیزین بطریق تمثیل کے بیان کین اور جو چیزین کہ قبیلہ بزرگی کرنے اور زینت کی سے ہین اسمین داخل ہین یعنے انکو بھی داہنی طرف سے شروع کرتے جیسے کہ کپڑا پہننا اور ازار پہننی اور موزہ پہننا اور مسجد مین داخل ہونا اور مسواک کرنی اور پاخانہ سے نکلنا اور سرمہ لگانا اور ناخن کتروانے اور بال بغلون اور لبون کے لوانے اور سر منڈوانا اور بال زیر ناف کے لینے اور مصافحہ کرنا اور کھانا اور پینا اور لینا اور دینا کسی چیز کا اور جو چیزین کہ لائق بزرگی کرنے کے نہین ہین انکو بائین طرف سے شروع کرنا مستحب ہی جیسے کہ پاخانہ مین جانا اور بازار مین جانا اور گناہ کی جگہ مین جانا اور نکلنا مسجد سے اور ناک چھنکنی اور تھوکنا اور استنجا کرنا اور کپڑے اتارنے اور جوتی اتارنی اور مانند انکے کے اور حقیقت مین ان چیزون کے بائین طرف سے شروع کرنے مین تکریم داہنے طرف ہی کی لازم آتی ہی مثلاً مسجد سے بایان پانون پہلے نکالا تو تکریم داہنے پانون کی کی کہ اسکو بزرگ جگہ مین باقی رکھا اسپر اور چیزون کو قیاس کر لے پس یہ سب بسبب شرف اور بزرگی داہنی طرف کے ہی اسلیے فرشتہ داہنے ہاتھ کا شرف رکھتا ہی بائین ہاتھ والے پر اور ہمسایہ داہنی طرف کا مقدم ہی بائین طرف کے ہمسایہ پر ؁ ع الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوْا بِاَيَامِنِكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پہنو تم یعنے کوئی چیز اور جب وضو کرو تم پس شروع کرو ساتھ داہنی طرف اپنے کے روایت کی احمد اور ابوداود نے (وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَزَادُوْا فِيْ اَوَّلِهِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ) اور روایت ہی سعید بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین وضو واسطے اس شخص کے کہ نہین یاد کیا نام اللہ کا وضو پر یعنے جسنے ابتداے وضو مین اللہ تعالی کا نام نہ لیا اسکا وضو پورا نہوا کہ جسپر ثواب ملے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد اور ابوداود نے ابی ہریرہؓ سے اور دارمی نے ابی سعید خدری سے اُسنے اپنے باپ سے اور زیادہ کیا احمد وغیرہ نے بیچ اول اس حدیث کے کہ نہین نماز واسطے اس شخص کے کہ نہین وضو واسطے اسکے ف امام احمد کے نزدیک بسم اللہ کہنی ابتداے وضو مین واجب ہی اور جمہور علما کے نزدیک سنت ہی یا مستحب اور سلف سے یہ الفاظ کہنے منقول ہین سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اور بعضون نے کہا ہی کہ افضل ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد اعوذ پڑھنے کے اور مشہور یہ الفاظ ہیں بسم اللہ والحمد للہ علی دین الاسلام اور عن ابی سعید عن ابیہ کہنا سہو ہی صواب یوں ہی عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ٭ ع (وعن لقیط بن صبرۃ قال قلت یا رسول اللہ اخبرنی عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وروی ابن ماجۃ والدارمی الی قولہ بین الاصابع) اور روایت ہی لقیط بن صبرہ سے کہا کہ کہا میں نے اے رسول خدا کے خبر دو مجکو وضو سے فرمایا پورا کر وضو کو اور خلال کر درمیان انگلیوں کے اور خوب پہونچا پانی ناک میں مگر یہ کہ ہو تو روزہ دار روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ اور دارمی نے تا قول اُنکے بین الاصابع ف خبر دو وضو سے یعنے کمال وضو کا تعلیم فرمایئے کہ جس سے مستحق ثواب کے ہوں فرمایا پورا کر وضو یعنے فرائض اور سنتیں اسکی اچھی طرح ادا کر اور خلال کرنا ہاتھ اور پانوں کی انگلیوں کا سنت ہی امام اعظم صاحب اور امام شافعی کے نزدیک اور یہ حکم اس صورت میں ہی کہ انگلیاں بحسب خلقت کے آپس سے جدا اور کشادہ ہوں اور اگر آپس میں ملی ہوں اسطرح کہ پانی بے تکلف اندر نہ پہنچ سکتا تو خلال کرنا واجب ہی اور ہمارے نزدیک خلال اسطرح کرے کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھکر انگلیاں داہنے ہاتھ کی بائیں ہاتھ کے بیچ ڈالے کہ اولی یوں ہی ہی اور پانوں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اسطرح کہ اُسکو داہنے پانوں کی چھنگلیا کے نیچے سے داخل کرکے خلال شروع کرے ہر انگلی میں یوں ہی کرتا جاوے حتی کہ دوسرے پانوں کی چھنگلیا تک پہونچے اور مبالغہ ناک میں پانی دینے کی حد یہ کہ پانی نرمہ ناک تک پہونچے اور مبالغہ اسکا یہ ہی کہ وہاں سے آگے گذر جاوے پس یہ مبالغہ اگر روزہ سے نہ ہووے تو کرے اور روزہ دار کو مکروہ ہی اور کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا امام اعظم کے نزدیک وضو میں سنت ہی اور غسل میں فرض اور امام شافعی کے نزدیک دونوں میں سنت ہی (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فخلل اصابع یدیک ورجلیک رواہ الترمذی وروی ابن ماجۃ نحوہ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو کرے تو پس خلال کر درمیان انگلیوں ہاتھوں اپنی کے اور پانوں اپنی کے روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف خلال ہاتھوں کا بعد دھونے ہاتھوں کے کرے اور خلال پانوں کا بعد دھونے اُنکے کے افضل یوں ہی ہی ٭ ع (وعن المستورد بن شداد قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ یدلک اصابع رجلیہ بخنصرہ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہی مستورد بن شداد سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتے ملتے یعنے خلال کرتے انگلیاں پانوں اپنے کی ساتھ چھنگلیا اپنی کے یعنے بائیں چھنگلیا سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف معنی یدلک کے یہ ہیں کہ خلال کرتے تھے جیسے کہ روایت احمد میں لفظ یخلل کا آیا ہی پس یہ دلیل ہی اسکی کہ بائیں چھنگلیا سے خلال پانوں کا مستحب ہی یا معنی یدلک کے یہ ہیں کہ پھیرتے تھے چھنگلیا انگلیوں پانوں کی پر اس صورت میں یہ دلیل ہووےگی اسکی کہ ملنا تمام اعضا کا مستحب ہی ٭ ع (وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ اخذ کفا من ماء فادخلہ تحت حنکہ فخلل بہ لحیتہ وقال ہکذا امرنی ربی رواہ ابوداؤد) اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلعم جسوقت کہ وضو کرتے لیتے ایک چلو پانی سے پھر داخل کرتے اُسکو نیچے تھوڑی اپنی کے پس خلال کرتے ساتھ اُسکے ڈاڑھی اپنی کو اور فرمایا اسی طرح سے حکم کیا مجکو پروردگار میرے نے یعنے ساتھ وحی خفی کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یہ خلال مستحب ہی بعد دھونے منہ کے کرے اور طور اُسکا یہ ہی کہ انگلیاں ڈاڑھی کے نیچے داخل کرے اور اوپر کو نکالے ٭ ع (وعن عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ رواہ الترمذی والدارمی) اور روایت ہی عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خلال کرتے ڈاڑھی اپنی کی روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے (وعن ابی حیۃ قال رأیت علیا توضأ فغسل

كفيه حتى انقاهما ثم تمضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وذراعيه ثلثا ومسح برأسه مرة ثم غسل قدميه الى الكعبين ثم قام فاخذ فضل طهوره فشربه وهو قائم ثم قال احببت ان اريكم كيف كان طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي والنسائي) اور روایت ہے ابی حیہ سے کہا دیکھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ وضو کیا پس دھوئے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ پاک کیا انکو پھر کلی کی تین بار اور ناک میں پانی دیا تین بار اور دھویا منھ اپنا تین بار اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار اور مسح کیا سر اپنے کو ایک بار پھر دھوئے دونوں پانون اپنے ٹخنے تک پھر کھڑے ہوے پس لیا بچا ہوا پانی وضو اپنے کا اور پیا اسکو کھڑے کھڑے پھر کہا حضرت علیؓ نے دوست رکھا میں نے یہ کہ دکھلاؤن میں تمکو کہ کسطرح تھا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف وضو کے پانی میں برکت آجاتی ہے اسلیے اسکو پیا اور یہ پانی کھڑے ہوکر پینا بھی جائز ہے ۞ ع (وعن عبد خير قال نحن جلوس ننظر الى علي حين توضأ فادخل يده اليمنى فملأ فمه فمضمض واستنشق ونثر بيده اليسرى فعل هذا ثلث مرات ثم قال من سره ان ينظر الى طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم فهذا طهوره رواه الدارمي) اور روایت ہے عبد خیر سے کہا ہم تھے بیٹھے ہوے دیکھتے طرف حضرت علی کے اسوقت کہ وضو کرتے تھے پس داخل کیا ہاتھ اپنا داہنا اسمین پس بھرا منھ اپنا پس کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور جھنکی ناک ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے کیا یہ تین بار پھر کہا جو شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ دیکھے طرف وضو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس یہ ہے وضو حضرت کا یعنے مانند وضو انکے کے روایت کی یہ دارمی نے ف مقصود راوی کو یہان یہ تھا کہ کیفیت کلی اور ناک میں پانی دینے اور ناک جھنکنے کی بیان کرے اور باقی وضو معلوم تھا اسلیے نہ بیان کیا ۞ ح (وعن عبد الله بن زيد قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مضمض واستنشق من كف واحد فعل ذلك ثلثا رواه ابو داود والترمذي) اور روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلعم کو کہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو سے کیا یہ تین بار روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف کیا یہ یعنے مجموع یا ہر ایک تین بار یعنے اسمین دو احتمال ہین یا یہ کہ کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سے تین بار اسی طرح کیا یا یہ کہ تین کلیان تین چلوون سے کین پھر اسی طرح ناک مین پانی دیا تین بار اور اخیر معنی مناسب تر اور مطابق اکثر روایات کے ہین اور ایک احتمال اسمین اور بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دونون چیزین ایک ہی ہاتھ سے کین دوسرا ہاتھ نہ لگایا اور اسی طرح یہ احتمالات اوپر کی حدیث مین بھی ہین ۞ (وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح برأسه واذنيه باطنهما بالسباحتين وظاهرهما بابهاميه رواه النسائي) اور روایت ہے ابن عباس سے تحقیق نبی صلعم نے مسح کیا سر اپنے کا اور دونون کانون اپنے کا اندر انکے ساتھ دونون انگلیون شہادت کے اور اوپر انکے ساتھ انگوٹھون اپنے کے روایت کی یہ نسائی نے (وعن الربيع بنت معوذ انها رأت النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ قالت فمسح رأسه ما اقبل منه وما ادبر وصدغيه واذنيه مرة واحدة وفي رواية انه توضأ فادخل اصبعيه في حجري اذنيه رواه ابو داود وروى الترمذي الرواية الاولى واحمد وابن ماجة الثانية) اور روایت ہے ربیع بنت معوذ سے یہ کہ انسے دیکھا حضرت نبی صلعم کو وضو کرتے کہا پس مسح کیا حضرت صلعم نے سر اپنے کا جو کچھ کہ اگلی جانب ہے اس سے اور جو پچھلی جانب ہے اور کنپٹیون اپنی کو اور کانون اپنے کو ایک بار اور ایک روایت مین ہے کہ تحقیق انھون نے وضو کرنے مین داخل کین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون سوراخون کانون اپنے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے روایت پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری ف لفظ صدغیہ اور اذنیہ عطف کیے گئے ہین لفظ راسہ پر اسکو عطف خاص علی عام کہتے ہین یعنے مسح کیا ساتھ پانی سر کے یعنے جو پانی کہ مسح سر کے لیے لیا تھا اس سے انکو بھی مسح کیا چنانچہ مذہب امام اعظم صاحب کا یہی ہے اور صدغ کہتے ہین اس جگہ کو کہ درمیان کان اور آنکھ کے ہے اور جو بال کہ اس جگہ پر لٹکتے رہتے ہین انکو بھی صدغ کہتے ہین کذا فی القاموس اور ابن ملک نے کہا ہے کہ صدغ ان بالون کو کہتے ہین کہ درمیان کانون اور ناصیہ کے ہین دونون طرف سر کے پس یہ معنی مناسب ہین مذہب حنفی کے اور شرح السنۃ مین لکھا ہے کہ

اختلاف کیا ہی علمانے بیچ تین بار مسح کرنے سر کے کہ آیا سنت ہی یا نہین پس اکثر علما تو یہی کہتے ہین کہ ایکبار ہی مسح کرے چنانچہ تینون اماموں کا مذہب
یہی ہی اور مشہور مذہب شافعی مین یہی ہی کہ مسح تین بار کرنا کہ ہر بار نیا پانی لیتا جاوے سنت ہی اور اکثر علما انکے اسپر ہین مگر شافعی کہ تین بار مسح کرنا مستحب
کہتے ہین اور ابو داؤد نے کہا ہی کہ حدیثین حضرت عثمان سے کہ سب صحیح ہین وہ دلالت رکھتی ہین کہ مسح ایکبار ہی اور شمنی نے کہا ہی کہ تین بار مسح
کرنا ساتھ نئے پانیون کے بدعت ہی لیکن ہدایہ مین کہا ہی کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی سے مشروع ہی اور روایت کیا گیا ہی امام اعظم سے ۞ ع ح ۞
(وعن عبد اللہ بن زید انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وانہ مسح راسہ بماء غیر فضل یدیہ رواہ الترمذی ورواہ مسلم مع زوائد) اور روایت
ہی عبد اللہ بن زید سے تحقیق اُسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور مسح کیا سر اپنے کو ساتھ پانی کے کہ نہ تھا بچا ہوا ہاتھون سے یعنے اور
نیا پانی لیکر مسح کیا روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ مسلم نے لیکن ساتھ زیادتی کے کہ انہین اور اعضاے وضو کے دھونے کا بھی ذکر
ہی ف حنفیہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ اگر کوئی ہاتھ دھو چکا اور تری اسکی جو باقی رہی اُس سے اگر مسح کر لیا تو مسح ہو جاتا ہی اور اگر کسی عضو پر مسح
کیا تھا اور اُسکی تری باقی رہی تو اُس تراوت سے مسح درست نہین اور ایک حدیث بھی اس باب مین نقل کرتے ہین ابن مسعود سے اور اس حدیث
مین بھی ساتھ روایت ابن لہیعہ کے نقل کیا ہی بماء غیر من فضل یدیہ کہ لفظ غیر ساتھ ب کے ہی یعنے مسح کیا ساتھ پانی کے کہ باقی رہا تھا ہاتھ مین بعد دھونے
کے لیکن صحیح روایت یہی ہی جو متن مین مذکور ہوئی پس اولی تو یہی ہوا کہ نیا پانی لے اور جائز یہ بھی ہوا کہ ہاتھ کے باقی رہے ہوے پانی سے مسح کر لیوے
(وعن ابی امامۃ ذکر وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان یمسح الماقین وقال الاذنان من الراس رواہ ابن ماجۃ وابو داؤد والترمذی
وذکرا قال حماد لا ادری الاذنان من الراس من قول ابی امامۃ ام من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ ذکر کیا
وضو حضرت رسول خدا صلعم کا کہا تھے حضرت صلعم ملتے آنکھون کے کویون کو اور کہا کہ کان بھی سر مین سے ہین روایت کی یہ ابن ماجہ اور ابو داؤد
اور ترمذی نے اور ذکر کیا ابو داؤد اور ترمذی نے کہ کہا حماد نے نہین جانتا مین کہ الاذنان من الراس قول ابی امامہ کا ہی یا فرمایا ہوا رسول خدا کا ہی صلی
اللہ علیہ وسلم ف ماق کہتے ہین اُس گوشہ چشم کو کہ ناک کی طرف ہوتا ہی کذا فی القاموس اور جوہری نے لکھا ہی کہ دونون طرف کے گوشہ چشم کو کہتے ہین
پس اولی یہی ہی کہ دونون کویون کو ملے منھ دھوتے وقت انکو ملنا مستحب ہی تا چیپڑ وغیرہ چھوٹ جاوے اور یہ جو کہا کہ کان بھی سر مین سے ہین اس سے
دو حکم نکلتے ہین ایک تو یہ کہ کانون کو سر کے ساتھ مسح کرے اور دوسرے یہ کہ سر کے مسح کے لیے کہ پانی لیا ہی اُس سے کانون کو بھی مسح کرے نیا پانی
نہ لے پس اول حکم مین تو چارون امام متفق ہین اور دوسرا حکم کہ مسح کانون کا سر کے پانی بچے ہوے سے کرے مذہب امام اعظم اور امام مالک اور امام
احمد کا ہی اور یہ حکم اکثر حدیثون سے ثابت ہوتا ہی اور شافعی کے نزدیک نئے پانی سے مسح کرے چنانچہ ایک حدیث بھی اس باب مین وارد ہوئی ہی معلوم
ایسا ہوتا ہی کہ اکثر ایک ہی پانی سے سر اور کانون کو حضرت صلعم مسح کرتے ہونگے اور کبھی کہ ہاتھ مین تری نہ باقی رہتی ہوگی نیا پانی لیتے ہونگے واللہ اعلم
۞ ح ع (وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسألہ عن الوضوء فاراہ ثلثا ثلثا ثم قال
ہکذا الوضوء فمن زاد علی ہذا فقد اساء وتعدی وظلم رواہ النسائی وابن ماجۃ وروی ابو داؤد معناہ) اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ آیا ایک گنوار طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھتا تھا کیفیت وضو سے پس دکھلایا
اُسکو دھونا اعضاے وضو کا تین بار پھر فرمایا اسطرح سے ہی وضو یعنے وضو کامل پھر جو شخص کہ زیادہ کرے اسپر پس تحقیق برا کیا اور تعدی
کی اور ظلم کیا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیے ابو داؤد نے معنی اسکے ف برا کیا کیونکہ سنت کو چھوڑ دیا اور تعدی
کی یعنے سنت کی حد سے بڑھ گیا بسبب زیادتی کے اور ظلم کیا اپنے نفس پر بسبب مخالفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ۞ ع (وعن

عبد اللہ بن المغفل انہ سمع ابنہ یقول اللّٰہم انی اسألک القصر الابیض عن یمین الجنۃ قال ای بنی سل اللہ الجنۃ وتعوذ بہ من النار فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی ہذہ الامۃ قوم یعتدون فی الطہور والدعاء رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے یہ کہ انہوں نے سنا بیٹے اپنے کو کہ کہتا تھا یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے محل سفید داہنی طرف جنت کے کہا اے بیٹے میرے مانگ اللہ سے بہشت اور پناہ پکڑ ساتھ اسکے آگ سے یعنے یہ تحکم اور فضول کلام کیا ہی کہ جانے سبین اور بہ صفت خاص کے بہشت سے مانگتا ہی بلکہ یون مانگ جسطرح کہ بیان کی اسکی تحقیق مین نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے تحقیق ہوگی اس امت مین ایک قوم کہ زیادتی کرینگے طہارت مین اور دعا مین روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف زیادتی طہارت مین یہ ہی کہ تین بار سے زیادہ اعضا دھووے اور پانی زیادہ خرچ کرے اور دھونے مین اتنا مبالغہ کرے کہ حد وسواس کو پہونچے اور زیادتی دعا مین یہ ہی کہ بے ادبی کرے اور قیدین لگاوے مطلب مانگنے مین یا ایک چیز خارج احاطہ امکان اور عادت سے سوال کرے ؛ ع (وعن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للوضوء شیطانا یقال لہ الولہان فاتقوا وسواس الماء رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی عند اہل الحدیث لانا لا نعلم احدا اسندہ غیر خارجۃ وہو لیس بالقوی عند اصحابنا) اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تحقیق واسطے وضو کے ہی شیطان کہا جاتا ہی اسکو ولہان پس بچو وسوسے پانی کے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی قوی نزدیک محدثین کے اسواسطے کہ ہم نہین جانتے کسی کو کہ مسند بیان کیا ہو اسکو سوا خارجہ کے کہ نام ہی ایک عالم کا اور وہ نہین قوی نزدیک یارون ہمارے کے یعنے محدثین کے ف ولہان کے معنی ہین جاتا رہنا عقل کا اور متحیر ہونا یہ نام اس شیطان کا اسلیے ہی کہ لوگون کے دلون مین وسوسے ڈال کر حیرت ناک اور بے عقل کر دیتا ہی اسی وہم مین رہتے ہین کہ اس عضو پر پانی پہونچا ہی یا نہین ایکبار دھویا یا دو بار پس بچو وسواس پانی کے سے یعنے اسطرح کے وسواس پانی کے استعمال کرنے مین آوین تو دفع کرو تا سنت کی حد سے نہ نکلجاؤ ؛ ع (وعن معاذ بن جبل قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ مسح وجہہ بطرف ثوبہ رواہ الترمذی) اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتے پونچھتے منہہ اپنا ساتھ کونے کپڑے اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے ف ساتھ کپڑے اپنے کے یعنے چادر وغیرہ سے اور زیلعی نے شرح کنز مین لکھا ہی کہ جائز ہی رومال سے پونچھنا بعد وضو کے چنانچہ روایت کیا گیا ہی عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم سے اور حدیث مابعد کی بھی دلالت کرتی ہی اسکے جواز پر اور مستحب لکھا ہی پونچھنا اعضا وضو کا منیہ والے نے اور بعضی کتابون حنفیہ مین لکھا ہی اگر بقصد تکبر کے نہو مکروہ نہین اور اگر بقصد تکبر کے ہو مکروہ ہی اور مذہب شافعی مین نہ پونچھنا سنت ہی وضو والے کو بھی اور غسل والے کو بھی دلیل انکی یہ ہی کہ حضرت میمونہ لائین حضرت پاس رومال بعد وضو حضرت کے آپنے اسکو رد کر دیا اور شروع کیا کہ ٹپکاتے تھے پانی ساتھ ہاتھ اپنے کے اسکا جواب ہمارے علما دیتے ہین کہ ممکن ہی کہ یہ بات بسبب کسی عذر کے ہوئی ہو ؛ ع (وعن عائشۃ قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرقۃ ینشف بہا اعضاءہ بعد الوضوء رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث لیس بالقائم وابو معاذ الراوی ضعیف عند اہل الحدیث) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا تھا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کپڑا پونچھتے تھے ساتھ اسکے اعضا اپنے پیچھے وضو کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین قومی اور ابو معاذ راوی ضعیف ہی نزدیک محدثین کے ف اور کہا ترمذی نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مقدمہ مین کوئی حدیث صحیح نہین آئی ہی اور اجازت

دی ہی پونچھنے بعد وضو کے ایک قوم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انھون نے کہ بعد انکے ہین اور یہ بات انھون نے اپنے
دل سے نکالی ہی پس یہ مضمون سید جمال الدین شافعی نے نقل کیا ہی اب ہمارے علما نے اسکا یہ جواب دیا ہی کہ یہ کہنا تمھارا کہ انھون نے اپنے
دل سے یہ بات نکالی ہی صحیح نہین تمنے یہ کہنا اپنے دل سے نکالا ہی کیونکہ نہین ہو سکتا کہ مثل عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے
اپنے دل سے کچھ نکال لین بلکہ فعل انکا دلالت کرتا ہی کہ اس حدیث کی کچھ اصل ہی اور علاوہ اسکے عمل کرنا ساتھ حدیث کے اگرچہ ضعیف ہو
اولی ہی عمل کرنے سے ساتھ رائے کے اگرچہ قوی ہو واللہ اعلم الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِیْ صَفِیَّةَ قَالَ قُلْتُ
لِاَبِیْ جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ حَدَّثَکَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت
ہی ثابت بن ابی صفیہ سے کہا کہ کہا مین نے واسطے باپ جعفر صادق کے کہ وہ محمد باقر ہین کیا حدیث کی تمکو جابر نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
وضو کیا ایک ایکبار یعنی کبھی اور دو دو بار یعنی کبھی اور تین تین بار یعنی کبھی فرمایا ہان روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حضرت امام محمد باقر
بڑے فقہاے مدینہ مطہرہ سے ہین اور بڑے محدث تھے روایت رکھتے ہین اپنے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے اور اور
صحابہ سے اور جابر بن عبد اللہ انصاری پاس آمد و رفت بہت رکھتے اور انسے بہت حدیثین سنتے اور منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جابر کو اشارہ کیا تھا انکی تعلیم کے لیے کہ ایک شخص اولاد میری سے تیرے پاس آکر علم سیکھیگا چنانچہ یہ جابر پاس تشریف لاتے تو جابر
اندھے تھے بسبب کبر سن کے پوچھتے کہ تو کون ہی یہ فرماتے کہ مین ہون محمد بن علی پس جابر کہتے مرحبا یا ابن رسول اللہ وولد سبطہ و ریحانہ
پھر ہاتھ اپنا امام باقر کے گریبان مین ڈالتے اور گردن اور بغل اور سینہ پر پھیرتے اور بوسے اخلاص و عقیدت کی بیچ دماغ انس و محبت کے سونگھتے
اور کہتے کہ پوچھ مجھسے جو چاہتے حدیثون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ ہر باب مین انسے بہت حدیثین یاد رکھتا ہون پس ثابت
نے امام محمد باقر سے پوچھا کہ کیا تمکو حدیث کی ہی جابر نے یہ عادت محدثین کی ہی کہ قاری شیخ کے آگے کہتا ہی حدثک فلان عن فلان اپنی اسناد
کو پہونچاتا ہی حضرت صلعم تک اور شیخ چپکا رہتا ہی اخیر کو اقرار کرتا ہی کہتا ہی نعم پس یہ ایک طرق روایت سے ہی اور یہ بمنزلہ کہنے شیخ کے حدثنی فلان
آخر تک اور شاگرد سنتا رہتا ہی ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَقَالَ هُوَ نُوْرٌ
عَلٰی نُوْرٍ) اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو بار یعنی اعضاء وضو کے دو دو بار دھوئے
اور فرمایا یہ نور ہی اوپر نور کے ف یعنی ایک بار دھونے سے فرض ادا ہوا وہ ایک نور ہوا دوسری بار دھونے سے سنت ادا ہوئی یہ نور پر نور
ہوا ع (وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِیْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِیْمَ رَوَاهُمَا
رَزِیْنٌ وَالنَّوَوِیُّ ضَعَّفَ الثَّانِیْ فِیْ شَرْحِ مُسْلِمٍ) اور روایت ہی عثمان سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار
اور فرمایا یہ ہی وضو میرا اور وضو نبیون کا پہلے مجھسے اور وضو ابراہیم کا روایت کی یہ دونون حدیثین رزین نے اور نووی نے ضعیف
کہا ہی دوسری کو شرح مسلم مین ف حضرت ابراہیم کا ذکر بعد ذکر انبیا کے جو کیا اسکو تخصیص بعد تعمیم کہتے ہین یعنی عام کے بعد
خاص انکا ذکر کیا اسلیے کہ یہ طہارت نظافت بہت کرتے تھے ح ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ
لِکُلِّ صَلٰوةٍ وَکَانَ اَحَدُنَا یَکْفِیْهِ الْوُضُوْءُ مَا لَمْ یُحْدِثْ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے
واسطے ہر نماز کے یعنی فرض کے اور تھا ایک ہم مین سے کفایت کرتا اسکو ایک وضو جبتک کہ ٹوٹتا وضو روایت کی یہ دارمی نے ف حضرت
صلعم کو ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا پہلے واجب تھا پھر منسوخ ہوا جیسے کہ حدیث مابعد سے معلوم ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت صلعم اولی

اور عزیمت سمجھ کر ہر نماز کے لیے نیا وضو کرتے تھے ۔ ع (وعن محمد بن یحیی بن حبان قال قلت لعبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر ارأیت وضوء
عبد اللہ بن عمر لکل صلوۃ طاہرا کان او غیر طاہر عمن اخذہ فقال حدثتہ اسماء بنت زید بن الخطاب ان عبد اللہ بن حنظلۃ بن ابی عامر الغسیل
حدثہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان امر بالوضوء لکل صلوۃ طاہرا کان او غیر طاہر فلما شق ذلک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امر بالسواک عند کل صلوۃ ووضع عنہ الوضوء الا من حدث قال فکان عبد اللہ یری ان بہ قوۃ علی ذلک ففعلہ حتی مات رواہ احمد) اور روایت
ہے محمد بن یحیی بن حبان سے کہا کہ کہا میں نے واسطے عبید اللہ بیٹے عبد اللہ بیٹے عمر کے کہ خبر دے وضو عبد اللہ بیٹے عمر کے سے واسطے ہر نماز کے
باوضو ہوں یا بے وضو کس سے لیا ہے پس کہا عبید اللہ نے کہ حدیث کی عبد اللہ کو اسماء بیٹی زید بیٹے خطاب کے نے یہ کہ عبد اللہ نے کہ بیٹے
حنظلہ ابن ابی عامر غسیل کے ہیں حدیث کی اسکو یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیے گئے ساتھ وضو کے واسطے ہر نماز کے باوضو
ہوں یا بے وضو ہوں پس جبکہ شاق ہوا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم کیے گئے ساتھ مسواک کے نزدیک ہر نماز کے اور موقوف کیا گیا
انسے وضو کرنا یعنی واجب نہ رہا ہر نماز کے لیے مگر وقت بے وضو ہونے کے کہا عبید اللہ نے پس تھے عبد اللہ گمان کرتے یہ کہ مجکو ہے قوت
اسپر پس کیا اسکو یہانتک کہ وفات ہوئی روایت کی یہ احمد نے ف الغسیل کے معنی ہیں نہلایا گیا یہ صفت ہے حنظلہ کی حنظلہ کو غسیل
اسلیے کہتے ہیں کہ ملائکہ نے انکو بعد انتقال کے نہلایا تھا عروہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ کی بیوی سے پوچھا کہ
کیا تھا حال اسکا یعنی جسوقت گھر سے نکلا تو کیا کام کر رہا تھا کہا اسنے کہ وہ جنبی تھا اور ایک جانب سر اپنے کی دھوئی تھی یعنی نہاتے
ہیں پس جب سنی اسنے آواز یعنی جہاد کے لیے بلانے کی نکلا پس مارا گیا یعنی وہاں احد کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے
ملائکہ کو کہ نہلاتے تھے اسکو کذا ذکرہ الطیبی اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث میں تنبیہ ہے اوپر بزرگی مسواک کے کہ یہ ایسی چیز ہے کہ قائم مقام وضو واجب
کے کی گئی اور پس تھے عبد اللہ گمان کرتے یہ کہ مجکو ہے قوت یعنی انہوں نے اجتہاد کیا کہ وجوب اسکا منسوخ ہوا لیکن فضیلت باقی ہے اسکے لیے
کہ قوت اسکی رکھے اور وہ قوت اسکی رکھتے تھے پس اسلیے اس امر کو چھوڑا نہیں تادم مرگ ۔ ع (وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم مر بسعد وہو یتوضأ فقال ما ہذا السرف یا سعد قال افی الوضوء سرف قال نعم وان کنت علی نہر جار رواہ احمد وابن ماجہ)
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلعم گذرے سعد پر اور وہ وضو کرتے تھے یعنی اور اسراف کرتے تھے اسمیں پس فرمایا کہ
کیا ہے یہ اسراف اے سعد کہا سعد نے کیا وضو میں بھی اسراف ہے فرمایا کہ ہاں اگرچہ ہو تو نہر جاری پر روایت کی یہ احمد و ابن ماجہ نے ف نہر جاری
پر اسراف اسلیے ہوتا ہے کہ حد شرعی سے تجاوز کرنے میں وقت اور عمر یونہی ضائع ہوتے ہیں وہ اسراف ہوا اور طیبی نے یہ معنی کہے ہیں کہ ایک
مبالغہ منظور ہے کہ جس چیز میں اسراف نہیں متصور ہے اسمیں اسراف ہوا تو اور جائے اسراف کا کیا حال ہے ۔ ع (وعن ابی ہریرۃ وابن مسعود و
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ وذکر اسم اللہ فانہ یطہر جسدہ کلہ ومن توضأ ولم یذکر اسم اللہ لم یطہر الا موضع الوضوء) اور
روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر سے کہ نقل کیا انہوں نے نبی صلعم سے فرمایا جسنے وضو کیا اور یاد کیا نام اللہ کا پس تحقیق پاک کیا
بدن اپنا تمام یعنی گناہوں سے اور جسنے وضو کیا اور نہ یاد کیا نام اللہ کا نہ پاک کیا مگر اعضائے وضو کو ف یعنی جو اعضا دھوئے اسکے گناہ
صغیرہ دور ہوئے اور باقی اعضا کے یوں ہی رہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں بسم اللہ کہنی مستحب یا سنت ہے نہ واجب ۔ ع
(وعن ابی رافع قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ وضوءہ للصلوۃ حرک خاتمہ فی اصبعہ رواہما الدارقطنی وروی ابن ماجہ الاخیر)
اور روایت ہے ابی رافع سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ وضو کرتے وضو نماز کا ہلاتے انگوٹھی اپنی بیچ انگلی اپنی کے روایت کیں

یہ دونون حدیثین دارقطنی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے فقط دوسری ف جب انگوٹھی ڈھیلی ہو اور گمان ہووے پانی پہونچنے کا نیچے اسکے
تو ہلا لینا اسکا سنت ہی اور اگر جانے کہ انگوٹھی تنگ ہی بغیر ہلانے کے پانی اسکے نیچے نہین پہونچے گا تو واجب ہی ہلا لینا اسکا ہو ع باب الغسل

باب ہی بیچ بیان غسل کے الفصل الاول فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس احدکم بین شعبہا
الاربع ثم جہدہا فقد وجب الغسل وان لم ینزل متفق علیہ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ
بیٹھے ایک تمہارا درمیان عورت کی چار شاخون کے پھر کوشش کرے یعنی صحبت کرے پس تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ منی نہ نکلے روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف مراد چار شاخون سے دو ہاتھ اور دونون پانون عورت کے ہین یا مراد چار شاخون سے ہین دونون پانون اسکے اور دونون
طرفین فرج کی حاصل یہ کہ جماع کے لیے بیٹھا اور جماع کیا تو غسل لازم آتا ہی بمجرد داخل کرنے سر ذکر کے منزل ہووے یا نہ ہووے یہی مذہب ہی
خلفاے راشدین اور اکثر صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کا اور چارون اماموں کا ہو ح ع (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انما الماء من الماء رواہ مسلم قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ ہذا منسوخ وقال ابن عباس انما الماء من الماء فی الاحتلام رواہ الترمذی ولم اجدہ
فی الصحیحین) اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سواے اسکے نہین کہ پانی پانی سے ہی یعنی غسل کرنا لازم آتا ہی
منی کے نکلنے سے روایت کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام محی السنۃ نے رحمت کرے اسکو اللہ یہ منسوخ ہی اور کہا ابن عباس نے سواے اسکے نہین
کہ پانی پانی سے بیچ احتلام کے ہی روایت کی یہ ترمذی نے اور نہین پایا مین نے اسکو صحیحین مین ف بموجب اس حدیث کے بغیر انزال کے غسل
نہین واجب ہوتا ہی پس اوپر کی حدیث مین اور اسمین تعارض لازم آتا اس تعارض کے دفع کے لیے مصنف نے قول محی السنۃ
کا نقل کیا کہ یہ منسوخ ہی یعنی ساتھ حدیث ابی بن کعب کے کہ یہ رخصت اول اسلام مین تھی پھر نہی کی گئی اس سے اور ترمذی نے کہا کہ اسیطرح
بہت صحابہ نے روایت کی ہی کہ یہ ابتداے اسلام مین تھی پھر منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ جب ستر مرد کا عورت کے ستر مین گیا اور دونون ختنے ملے
غسل واجب ہوا اور انزال ہووے یا نہ ہووے اور ابن عباس نے اور توجیہ بیان کی کہ یہ احتلام کے حق مین فرمایا ہی کہ بمجرد خواب دیکھنے کے نہانا
واجب نہین ہوتا جبتلک کہ بعد اٹھنے کے منی نہ دیکھے اس صورت مین اسکو منسوخ کہنے کی حاجت نہین اور حق یہ ہی کہ یہ حدیث مطلق ہی خواہ
احتلام ہو خواہ غیر احتلام لیکن یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا ہو ح (وعن ام سلمۃ قالت قالت ام سلیم یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی
من الحق فہل علی المرأۃ من غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رأت الماء فغطت ام سلمۃ وجہہا وقالت یا رسول اللہ او تحتلم المرأۃ قال نعم تربت
یمینک فبم یشبہہا ولدہا متفق علیہ وزاد مسلم بروایۃ ام سلیم ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأۃ رقیق اصفر فمن ایہما علا او سبق یکون منہ الشبہ)
اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا کہ کہا ام سلیم نے اے رسول خدا کے تحقیق اللہ نہین حیا کرتا حق سے پس آتا ہی عورت پر غسل جبکہ احتلام ہو یعنی خواب
مین دیکھے مجامعت فرمایا کہ ہان جسوقت کہ دیکھے پانی یعنی منی پس ڈھانک لیا ام سلمہ نے منھ اپنا یعنی بسبب شرم کے اور کہا اے رسول خدا کے
کیا محتلم ہوتی ہی عورت یعنی اسکے بھی منی ہوتی ہی اور نکلتی ہی اس سے مانند مرد کے فرمایا کہ ہان خاک آلودہ ہو داہنا ہاتھ تیرا پس ساتھ کس سبب کے
مشابہ ہوتا ہی اسکے بچہ اسکا یعنی جبھی وقت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ روایت ام سلیم کے کہ تحقیق منی مرد کی گاڑھی
ہوتی ہی سفید اور منی عورت کی پتلی ہوتی ہی زرد پس جوان دونون مین غالب ہو یا سبقت کرے ہوتی ہی اس سے مشابہت یعنی بچہ مشابہ اسکے
ہوتا ہی ف اللہ نہین حیا کرتا حق سے یعنی منع فرمایا ہی حیا کرنے سے بیچ پوچھنے حق کے ام سلیم نے اپنے سوال کرنے کی یہ تمہید اور عذر کیا بعد اسکے
سوال کیا اور جبکہ دیکھے منی یعنی اپنے بدن مین یا کپڑے مین بعد جاگنے کے اور یہی حکم مذی کا بھی ہی ہمارے نزدیک یعنی سوتے سے اٹھکر مذی لگی

دیکھے تو بھی غسل آتا ہی اور خاک آلودہ ہو داہنا ہاتھ تیرا یہ کنایہ ہی شدت فقر سے پس یہ بددعا ہی لیکن یہاں معنی حقیقی اسکے مراد نہیں یہ کلمہ زبان زد عرب کے ہی کہ وقت تعجب کے بولتے ہیں حاصل یہ کہ عجب ہی تجھسے ام سلمہ کہ اسطرح کہتی ہی اور یہ نہیں سمجھتی کہ اگر اسکے منی نہیں ہوتی تو بچہ مشابہ اسکے کیونکر ہوتا ہی پس عورت کے منی ہوتی ہی مثل مرد کے اور دونوں کی منی سے بچہ پیدا ہوتا ہی اور رنگ منی کے بیان کیے تو یہ باعتبار اکثر اور سلامت حال کے ہیں کیونکہ کبھی منی مرد کی پتلی بھی ہوتی ہی بسبب مرض کے اور سرخ ہوتی ہی بسبب کثرت جماع کے اور کبھی عورت کی منی سفید ہوتی ہی بسبب قوت اسکی کے اور معنی اخیر جملہ کے یہ ہیں کہ جسکی غالب ہوگی منی یعنے اُس صورت میں کہ مرد اور عورت کی منی ساتھ گرے رحم میں یا جسکی سبقت کریگی یعنے ایک کی دوسرے کی منی سے پہلے گریگی رحم میں تو اُسی کے مشابہ ہوگا بچہ ؁ ح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلٰثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ارادہ کیا کرتے نہانے کا جنابت سے یعنے واسطے دفع جنابت کے شروع کرتے پس دھوتے دونوں ہاتھ اپنے یعنے پہونچوں تک پھر وضو کرتے جیسے کہ وضو کرتے ہیں نماز کے لیے پھر داخل کرتے انگلیاں اپنی پانی میں یعنے تر ہو دیں پھر نکالتے انکو پس خلال کرتے ساتھ انکے یعنے ساتھ تر ہی انگلیوں کے جڑوں بالوں اپنے کی میں پھر ڈالتے سر اپنے پر تین چلو ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے پھر بہاتے پانی تمام بدن اپنے پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت کی میں ہی کہ شروع کرتے پس دھوتے دونوں ہاتھ اپنے پہلے اُس سے کہ داخل کرتے انکو باسن میں پھر ڈالتے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے بائیں ہاتھ اپنے پر پھر دھوتے ستر اپنا پھر وضو کرتے ف جیسے کہ وضو کرتے ہیں نماز کے لیے یعنے اگر ایسی جاے نہاتے کہ پانوں رکھنے کی جگہ پانی نہ جمع ہوتا یعنے پتھر یا تختہ پر نہاتے تو پورا وضو کر لیتے اور اگر وہاں گڑھا ہوتا تو پانوں پیچھے نہانے کے دھوتے جیسے کہ مابعد کی حدیث میں مذکور ہی اور ہدایہ میں بھی لکھا ہی کہ اسی طرح کیا کرے اور طبرانی نے روایت کیا ہی کہ آنحضرتؐ کو احتلام کبھی نہیں ہوا اور نہ اور انبیا علیہم السلام کو ہوتا تھا ؁ ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ کہا میمونہؓ نے کہ بیوی حضرت کی ہیں کہ رکھا میں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی واسطے غسل کے پھر پردہ کیا میں نے انکا ساتھ کپڑے کے اور ڈالا حضرت صلعم نے پانی اوپر دونوں ہاتھوں اپنے کے پس دھویا انکو پھر ڈالا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے بائیں ہاتھ اپنے پر پھر دھویا ستر اپنا پھر مارا ہاتھ اپنا زمین پر یعنے بایاں ہاتھ کہ جس سے ستر دھویا تھا پھر ملا اسکو پھر دھویا اسکو پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور دھویا منھ اپنا اور دونوں ہاتھ اپنے پھر ڈالا سر اپنے پر اور بہایا بدن اپنے پر پھر ایک طرف ہوئے پھر دھوئے دونوں پانوں اپنے پس دیا میں نے انکو کپڑا اپنے بدن پونچھنے کے لیے پس نہ لیا اسکو پس چلے اور وہ جھاڑتے تھے دونوں ہاتھ اپنے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے ہیں ف دھوئے دونوں قدم اسلیے کہ وضو کے وقت نہ دھوئے تھے کیونکہ تختہ پر یا پتھر پر یا بلند جگہ پر نہ نہائے ہونگے بلکہ وہاں پانی ٹھہرتا ہوگا اور کپڑا حضرت میمونہ سے جو نہ لیا تو اسکے کئی احتمال علما نے بیان کیے ہیں یا تو اسلیے نہ لیا کہ بدن کا نہ پونچھنا ہی افضل تھا یا جلدی کے لیے یا وقت گرمی کا تھا تراوت اُسوقت اچھی معلوم ہوتی تھی یا کپڑے میں کچھ شبہہ ہوگا نجاست کا پس گویا عذر کے سبب سے نہ لیا اس سے یہ نکلا

کہ بدن کا نہ پوچھنا سنت ہے یا پوچھنا مکروہ ہے اور مراد ہاتھ جھاڑنے سے یہ ہے کہ چلتے مین ہلاتے جاتے تھے انکو جیساکہ عادت قوت والون کی ہے ۱۲ع (وعن عائشة قالت ان امرأة من الانصار سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن غسلها من المحيض فأمرها كيف تغتسل ثم قال خذي فرصة من مسك فتطهري بها قالت كيف أتطهر بها فقال تطهري بها قالت كيف أتطهر بها قال سبحان الله تطهري بها فاجتبذتها إلي فقلت تتبعي بها أثر الدم متفق عليه) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ تحقیق ایک عورت نے انصار مین سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل اپنا حیض سے پس حکم کیا اسکو کہ کیونکر نہاوے یعنے کیفیت نہانے کی کہ پہلے گذری بیان فرمائی پھر فرمایا لے تو ٹکڑا مشک مین کا پھر پاکی حاصل کر تو ساتھ اسکے کہا اسنے کسطرح پاکی حاصل کرون مین ساتھ اسکے پس فرمایا پاکی حاصل کر تو ساتھ اسکے کہا کسطرح پاکی حاصل کرون مین ساتھ اسکے فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر تو ساتھ اسکے پس کھینچ لیا مین نے اسکو اپنی طرف پس کہا مین نے رکھدے تو اسکو جگہ خون کے یعنے ستر مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لے تو ٹکڑا مشک مین کا لفظ مسک حدیث مین میم کے زیر سے بمعنی مشک کے ہے یعنے ایک ٹکڑا مشک کا یا ایک ٹکڑا کپڑے کا مشک سے رنگ کر لے اور ایک روایت مین زبر میم کے سے آیا ہے بمعنی چمڑے کے لیکن بحسب روایت اور مناسب مقام کے پہلا ہی قوی تر ہے یعنے میم کے زیر سے بمعنی مشک کے اور فقہا نے کہا ہے کہ مستحب ہے عورت کو کہ ایک ٹکڑا مشک کا لیوے ایک کپڑے کے ٹکڑے کو اسمین خوشبودار کرے یعنے رنگے اس سے اور رکھے ستر مین تا بدبو خون کی جاتی رہے اور کلمہ سبحان اللہ کا بطریق تعجب کے پڑھا کہ یہ بات ظاہر ہے اسکے سمجھنے مین حاجت فکر کی نہین ۱۲ع (وعن أم سلمة قالت قلت يا رسول الله إني امرأة أشد ضفر رأسي فأنقضه لغسل الجنابة فقال لا إنما يكفيك أن تحثي على رأسك ثلاث حثيات ثم تفيضين عليك الماء فتطهرين رواه مسلم) اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے تحقیق مین عورت ہون خوب مضبوط گوندھتی ہون بال سر اپنے کے کیا کھولون مین انکو وقت غسل جنابت کے پس فرمایا نہین یعنے نہین لازم آتا تجھے کھولنا انکا سوا اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہے تجھکو یہ کہ ڈالے اپنے سر پر تین لپین پھر بہاوے اوپر اپنے پانی پس پاک ہووے گی تو روایت کی یہ مسلم نے ف صحیح روایت یہ ہے کہ یہ حکم عورتون ہی کے لیے ہے کہ اگر بال گوندھے رہین اور پانی سر پر اسطرح ڈالین کہ بالونکی جڑین تر ہو جاوین تو کافی ہے اور اگر جانین کہ بغیر کھولے کے جڑین تر نہین ہونے کی تو کھولنا انکا ضرور ہے اور مردونکو بہرحال کھولنا ہی چاہیے ۱۲ع (وعن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع إلى خمسة أمداد متفق عليه) اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ساتھ مد کے اور نہاتے ساتھ صاع کے پانچ مد تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مد نام پیمانہ کا ہے کہ اسمین اناج قریب سیر بھر کے آتا ہے اور صاع مین چار مد اناج آتا ہے یعنے قریب چار سیر کے اور مراد ساتھ مد اور صاع کے یہان وزن ہے نہ پیمانہ یعنے قریب سیر بھر پانی سے وضو کرے اور قریب چار سیر کے نہاوے اور یہ وزن وضو اور غسل کے لیے واجب نہین لیکن سنت یہ ہے کہ کم اس سے نہو اور بعضی روایت مین دو تہائی مد کے سے اور بعضی مین آدھے مد سے وضو کرنا حضرت کا ثابت ہوا ہے پس محل اس حدیث متفق علیہ کا یہ ہے کہ اکثر ایک ہی مد سے کرتے تھے اور کبھی کم سے بھی جیسے کہ اُن روایتون مین آیا ۱۲ع (وعن معاذة قالت قالت عائشة كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد بيني وبينه فيبادرني حتى أقول دع لي دع لي قالت وهما جنبان متفق عليه) اور روایت ہے معاذہ سے کہا کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ نہاتی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے کہ ہوتا درمیان میرے اور درمیان اُنکے پس جلدی کرتے تھے لینے پانی لینے مین یہان تک کہ کہتی تھی چھوڑ دو واسطے میرے چھوڑ دو واسطے میرے کہا معاذہ نے اور وہ دونون یعنے حضرت اور حضرت عائشہ ہوتے جنبی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک باسن سے کہ وہ باسن ایک بڑا پیالہ تھا کہ تین صاع اسمین پانی سماوے پس یہ اتفاقین

ڈالتے تھے اور پانی لیتے تھے نہانے کے لیے اور جلدی لیتے تھے پانی اسکے یہ معنی نہین ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے
نہانے سے پہلے تھوڑے پانی سے نہا لیتے تھے اور باقی اُنکے لیے چھوڑ دیتے تھے اُس سے یہ نہا لیتی تھین بلکہ معنی یہ ہین کہ دونون ساتھ اکٹھے اس
سے نہاتے تھے اور وہ دونون ہوتے جنبی کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جس پانی مین جنبی ہاتھ ڈالے وہ طاہر مطہر ہی برابر ہے
کہ جنبی مرد ہو یا عورت اور کہا ابن ہمام نے کہ کہا ہی ہمارے سب علما نے اگر محدث یا جنبی یا حائض ہاتھ پاک رکھتے ہون اور وہ چلو بھرنے کے
لیے باسن مین ڈالے ہاتھ تو پانی مستعمل نہین ہوتا کیونکہ حاجت رکھتے ہین اور دلیل پکڑی ہی اُنھون نے ساتھ اس حدیث کے اور پھر کہا بخلاف
اُسکے کہ ڈالے جنبی پانون یا سر اپنا یعنی اس سے پانی خراب ہو جاتا ہی کیونکہ اس صورت مین کچھ ضرور نہین ۴ ح ع الفصل الثانی فصل دوسری
(عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما قال يغتسل وعن الرجل الذي يرى انه قد احتلم
ولا يجد بللا قال لا غسل عليه قالت ام سليم هل على المرأة ترى ذلك غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال رواه الترمذي وابو داود وروى الدارمي
وابن ماجة الى قوله لا غسل عليه) روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کے سے کہ پاوے تراوت
اور نہ یاد رکھتا ہو خواب فرمایا غسل کرے اور پوچھے گئے حال اُس شخص کے سے کہ گمان رکھتا ہو کہ خواب دیکھا ہی اور نہین پاتا تراوت فرمایا کہ نہین
غسل اُسپر کہا ام سلیم نے کیا ہی عورت پر بھی غسل کہ دیکھے یہ یعنی تراوت کو فرمایا کہ ہان عورتین بھی مانند مردون کے ہین روایت کی یہ ترمذی اور
ابو داود نے اور روایت کی دارمی اور ابن ماجہ نے تا قول اُنکے لا غسل علیہ ف پاوے تراوت یعنی جاگ کر منی دیکھے یا مذی اور خواب نہ
یاد رکھتا ہو کہ کسی سے جماع کیا ہی نیند مین اسکو فرمایا کہ غسل واجب ہی اُسپر یعنی مدار تری پانے پر ہی خواب یاد رکھتا ہو یا نہ اور عورتین مانند مردون
کے ہین پیدایش اور طبایع مین یعنی پس عورتون پر بھی غسل واجب ہوتا ہی ساتھ دیکھنے تری کے بعد جاگنے کے مانند مردون کے اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ بمجرد دیکھنے تری کے غسل واجب ہوتا ہی اگرچہ یہ یقین رکھتا ہو کہ یہ کود کر نکلی ہی یہی کہا ہی ایک جماعت تابعین نے اور امام اعظم نے
بھی اور اکثر علما نے کہا ہی کہ غسل واجب نہین تا یہانتک کہ جانے کہ یہ کود کر نکلی ہی یعنی اگر جانتا ہی کہ کود کر نکلی ہی تو واجب ہوگا اور نہ مستحب واسطے
احتیاط کے اور اگر کوئی پوچھے کہ مرد و عورت اکٹھے ایک بچھونے پر سوئے اور جاگ کر تری بچھونے پر دیکھی اور نجانا کہ کسکی ہی غسل دونون مین سے
کسپر واجب ہوگا جواب یہ کہ اگر منی سفید ہی مرد کی ہی اُسپر غسل واجب ہوگا اور اگر زرد ہی عورت کی ہی اُسپر غسل واجب ہوگا اور احتیاط اسمین ہی کہ دونون
غسل کرین ۴ ع ح (وعنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلته انا ورسول الله صلى الله
عليه وسلم فاغتسلنا رواه الترمذي وابن ماجة) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تجاوز کرے محل
ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت کے سے واجب ہوگا غسل یہ کیا مین نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہائے ہم دونون روایت کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ختان اس جگہ کو کہتے ہین کہ ختنہ کرنے مین اُسکو کاٹتے ہین کہ وہ مرد کے چمڑا ہوتا ہی سر ذکر پر اور عورت کے ایک
گوشت ہوتا ہی بلند مانند تاج مرغ کے پس فرمایا کہ جب یہ دونون ملین اور سر ذکر عورت کے ستر مین داخل ہو غسل واجب ہوتا ہی منزل ہونا شرط نہین
ع ح (وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت كل شعرة جنابة فاغسلوا الشعر وانقوا البشرة رواه ابو داود والترمذي و
ابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب والحارث ابن وجيه الراوي هو شيخ ليس بذلك) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے ہر بال کے جنابت ہی پس دھوؤ بالون کو اور پاک کرو بدنکو روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور حارث بن وجیہ راوی اس حدیث کا وہ ایک بڈھا ہی کہ نہین معتبر یعنی بسبب بڑھاپے اور غلبہ

نسیان کے لائق اعتماد کے نہین یعنے روایت اُسکی قوی نہین ضعیف ہے ف دھوؤ بال یعنے خوب طرح دھوؤ کہ اُنکے نیچے پانی پہونچے اگر ایک
بال کے نیچے بھی پانی نہ پہونچیگا تو پاک نہین ہوئیگا اور پاک کرو بدن کو یعنے خوب طرح میل وغیرہ چھٹاؤ اگر کہین خشک مٹی یا آٹا یا موم لگا رہا اور اُسکے
نیچے پانی نہ پہونچا تو جنابت نہین اوترنے کی ع (وعن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک موضع شعرۃ من جنابۃ لم یغسلہا
فعل بہا کذا وکذا من النار قال علیؓ فمن ثم عادیت رأسی فمن ثم عادیت رأسی ثلثا رواہ ابوداؤد واحمد والدارمی الا انہما لم یکررا فمن ثم عادیت رأسی)
اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ چھوڑ دی جگہ بال کی غسل جنابت سے کہ نہ دھویا اُسکو کیا جاویگا بسبب
اُسکے ایسا اور ایسا عذاب آگ کے سے کہا حضرت علیؓ نے پس اسی سبب سے دشمنی کی مین نے سر اپنے سے تین بار فرمایا روایت کی یہ ابوداؤد
اور احمد اور دارمی نے مگر احمد اور دارمی نے نہین تکرار سے کہا فمن ثم عادیت راسی ف ایسا اور ایسا کنایہ ہے عدد سے یعنے کئی حصہ اور بہت عذاب
ہوگا اور دشمنی کی مین نے سر اپنے سے یعنے جب یہ تہدید اور وعید مین نے سنا تو بسبب ڈر پانی نہ پہونچنے کے بالون کے نیچے سر اپنے سے معاملہ
دشمنون کا سا کیا یعنے دشمن دشمن کو مار ڈالتا ہے ویسے ہی مین نے سر کے بال منڈا ڈالے پس اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ہمیشہ بال منڈانے
سر کے جائز ہین اگرچہ سنت رکھنے ہی ہین ہے کیونکہ آنحضرت صلعم اور اور خلفا رضی اللہ تعالی عنہم منڈاتے نتھے سوا حج کے اور مراد حضرت
علیؓ کے اس کہنے سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ دشمنی سر سے مین نے کسی اور غرض کے لیے یعنے زینت اور تنعم کے لیے نہین کی بلکہ یہ سبب ہے جو مین نے
بیان کیا اسمین گویا ایک طرح کا عذر کیا ترک مداومت کے سے کہ حضرتؐ سے ثابت ہوئی تھی اور اس حدیث سے قوت حاصل ہوگئی اوپر
کی حدیث کو بھی ع (وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوضأ بعد الغسل رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ)
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین وضو کرتے پیچھے غسل کے یعنے غسل کے پہلے جو وضو کرتے اُسی پر اکتفا کرتے پھر بعد
غسل کے وضو نہ کرتے روایت کی ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے (وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغسل رأسہ بالخطمی
وہو جنب یجتزئ بذلک ولا یصب علیہ الماء رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھوتے سر اپنا ساتھ خطمی کے
اور وہ ہوتے جنابت سے کفایت کرتے اُسپر اور نہ ڈالتے سر پر پانی یعنے خالص روایت کی یہ ابوداؤد نے ف جیسے یہان انولون وغیرہ سے
دھوتے ہین اسی طرح عرب مین خطمی سے دھوتے ہین پس حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ حضرت کفایت کرتے تھے ساتھ اُسی پانی کے جو سر پر ڈالتے تھے
خطمی دھونے کے لیے اور اور پانی نہاتے وقت سر پر نہین ڈالتے تھے یعنے جیسے کہ لوگ پہلے سر دھوتے ہین بعد اُسکے غسل کرتے ہین اور اور
پانی سر پر ڈالتے ہین یون نہ کرتے تھے اور معلوم ایسا ہوتا ہے کہ جس پانی سے سر کو دھوتے تھے اُسمین خطمی کم ہوتی ہوگی کہ پانی کی طبیعت متغیر نہ ہوتی
ہوگی یعنے سیلان باقی رہتا ہوگا ع (وعن یعلی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی
علیہ ثم قال ان اللہ حیی ستیر یحب الحیاء والستر فاذا اغتسل احدکم فلیستتر رواہ ابوداؤد والنسائی وفی روایتہ قال ان اللہ ستیر فاذا اراد
احدکم ان یغتسل فلیتوار بشیء) اور روایت ہے یعلی سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہاتا ہے میدان مین
یعنے ننگا پس چڑھے منبر پر یعنے وعظ کے لیے پس حمد کی اللہ کی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ بہت حیا والا ہے یعنے معاملہ کرتا ہے بندون سے حیا مندون کا سا
کہ عفو کرتا ہے بہت پردہ پوش ہے یعنے گناہ اور عیب بندون کے ڈھانکتا ہے دوست رکھتا ہے حیا اور پردہ کرنے کو پس جسوقت کہ نہاوے ایک تمہارا
یعنے میدان مین پس چاہیے کہ پردہ کر لے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور بیچ ایک روایت نسائی کے کہا تحقیق اللہ بہت پردہ پوش ہے پس
جسوقت ارادہ کرے ایک تمہارا یہ کہ نہاوے پس چاہیے کہ پردہ کرے ساتھ کسی چیز کے ف عادت شریف حضرت صلعم کی یہ تھی کہ کسی بڑی

بات کا بیان کرنا منظور ہوتا تو منبر پر چڑھکر حمد کرتے اور اُسکو بیان فرماتے پس یہان جو بیان فرمایا حاصل اسکا یہ ہے کہ حیا اور پردہ کرنا صفات الٰہی سے ہین اپنے بندون کے لیے بھی دوست رکھتا ہے کہ حتی الامکان اُسکی صفات اپنے مین حاصل کرین یعنے حیا اور پردہ کیا کرین ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَۃً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُہِیَ عَنْہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ) روایت ہے ابی بن کعب سے کہا سواے اسکے نہین کہ تھا نہانا منی کے نکلنے سے رخصت ابتدا اسلام مین پھر منع کیا گیا اس سے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے ف یعنے پہلے یہ حکم تھا کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہے کہ منی نکلے اگر جماع کیا اور منی نہ نکلی تو غسل نہین لازم ہوتا تھا اب یہ حکم منسوخ ہوا اور یہ حکم ہوا کہ مجرد جماع کرنیکے غسل لازم ہوجاتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ۱۲ ع (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَصَلَّیْتُ الْفَجْرَ فَرَاَیْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ یُصِبْہُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتَ مَسَحْتَ عَلَیْہِ بِیَدِکَ اَجْزَاَکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق مین نے غسل کیا جنابت سے اور نماز پڑھی فجر کی پس دیکھا مین نے قدر ناخن کے نہین پہونچا اُسکو پانی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا تو کہ مسح کرتا اسپر ساتھ ہاتھ اپنے کے کفایت کرتا تجھکو روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف مسح کرتا یعنے دھو ڈالتا اُسکو دھونا خفیف یا ہاتھ بھیگا ہوا پھیر دیتا وقت غسل کے تو کافی تھا تجھکو کہ غسل پورا ہوجاتا اور بعد مدت کے دیکھا تو دھونا چاہیے تھا اگرچہ دھونا خفیف ہوتا اور نماز کہ پڑھی تھی اسکی قضا کرتا ۱۲ ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَتِ الصَّلٰوۃُ خَمْسِیْنَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُ حَتّٰی جُعِلَتِ الصَّلٰوۃُ خَمْسًا وَغُسْلُ الْجَنَابَۃِ مَرَّۃً وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ مَرَّۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھین نمازین فرض پچاس اور نہانا جنابت سے سات بار اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے سات بار پس ہمیشہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مانگتے یعنے اللہ تعالیٰ سے تخفیف اسمین یہانتک کہ ٹھہرائی گئین نمازین پانچ اور غسل جنابت کا ایکبار اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے ایکبار روایت کی یہ ابو داؤد نے ف جب حضرت صلعم شب معراج مین تشریف لیگئے تو پچاس نمازین فرض ہوئین ازبسکہ حضرت شفیق تھے اُمت کے دیکھا کہ اُنسے ادا نہین ہوسکتی اسمین تخفیف چاہی کئی بار اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی گئین یہانتک کہ پانچ رہ گئین اور غسل جنابت سے سات بار تھا صحیحین مین لفظ ذکر نماز کا ہے غسل اور کپڑے دھونیکا نہین ابو داؤد کی روایت مین ہے اور یہ روایت ضعیف ہے اور غسل جنابت کا ایکبار ٹھہرا یعنے فرض ایکبار مین ادا ہوجاتا ہے اور تین بار سنت ہے اور پیشاب کا دھونا کپڑے سے ایکبار ظاہر اس حدیث کا موافق قول شافعی کے ہے کہ اُنکے نزدیک ایکبار مین پاک ہوجاتا ہے اور علماء حنفیہ نے یہ کہا ہے کہ اتنا دھووے کہ دھونے کو ظن غالب اسکی طہارت کا حاصل ہوجاوے پھر اُسکی حد یہ مقرر کی ہے کہ تین بار دھووے اور ہر بار نچوڑتا جاوے کہ اسمین اکثر ظن غالب طہارت کا حاصل ہوتا ہے ۱۲ ع ح ف فرض ہوتا ہے غسل بسبب نکلنے منی کے کہ جو کود کر نکلے اور شہوت بھی ہو وقت منفصل ہونیکے ربر مقام سے اگرچہ باہر نکلنے وقت شہوت نہو اور فرض ہوتا ہے بسبب اسکے کہ جاگ کر تری پاوے اگرچہ مذی ہو اور اگرچہ خواب نہ یاد رکھتا ہو اور فرض ہوتا ہے بسبب داخل کرنے سر ذکر کے عورت کے ستر مین آگے کی طرف یا پیچھے اور اسیطرح لڑکے کے پیچھے کی جانب داخل کرنے سے اور اگر جیتے آدمی کے داخل کرے غسل لازم ہوتا ہے اگرچہ منزل نہو دونون پر یعنے فاعل اور مفعول پر اور فرض ہے بعد منقطع ہونے حیض اور نفاس کے اور نہین لازم آتا بسبب نکلنے مذی اور ودی کے اور نہ خواب دیکھنے سے بغیر تری پانے کے اور اگر چارپاے اور مردہ کے آگے یا پیچھے داخل کرے تو منزل ہونے سے لازم آتا ہے اور نہین تو نہین اور سنت ہے غسل جمعہ کا اور عیدین کا اور احرام کا اور عرفہ کا اور واجب کفایہ ہے میت کے لیے یعنے اگر بعضے نہلا دیوین تو سب کے ذمہ سے ادا ہوجاتا ہے ورنہ سب گنہگار رہتے ہین اور جنبی مسلمان ہو تو اُسکو نہانا واجب ہے اور اگر جنبی نہین ہے تو مستحب ہے اور نہین جائز ہے محدث کو چھونا قرآن کا مگر

جزدان یا کپڑا اُسپر ہو تو درست ہے اور اگر نری چولی ہی چڑھی ہو تو نہیں درست اور مکروہ ہے چھونا اُسکا ساتھ آستین کے یا ساتھ کپڑے کے کہ اُسکے بدن سے لگا ہے مثلاً چادر اوڑھے ہو تو اُس سے نہ پکڑے اور اگر اُسکو بدن سے الگ کر لی تو درست ہے اور مکروہ ہے بے وضو چھونا تفسیر کو اور کتابوں حدیث اور فقہ کی کو لیکن آستین سے اُنکو چھونا جائز ہے بلا خلاف اور نہیں جائز ہے چھونا اُس درہم کا کہ اسپر سورۃ لکھی ہو مگر ساتھ تھیلی کے جائز ہے اور نہیں جائز ہے جنبی کو داخل ہونا مسجد کا مگر بضرورت اور نہ پڑھنا قرآن کا اگرچہ آیت سے کم ہو مگر بطور دعا اور ثنا کے جائز ہے اور جائز ہے اُسکو ذکر کرنا اور تسبیح پڑھنی اور دعا کرنی اور حائض اور نفاس والی ان سب باتوں میں مثل جنبی کے ہے ۱۲ منہ

**باب مخالطۃ الجنب وما یباح لہ** باب ہے بیچ بیان اختلاط جنبی کے اور اس چیز کے کہ جائز ہے اُسکو ف مراد اختلاط جنبی سے یہاں بیٹھنا اور کلام کرنا اور مصافحہ کرنا اور مانند اُسکے اور معاملات کرنے ساتھ اُسکے ۱۲ ح

**الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هِرٍّ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ فَقُلْتُ لَهُ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ وَكَذَا الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ ملاقات کی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تھا میں جنبی پس پکڑا حضرت صلعم نے ہاتھ میرا پس چلا میں ساتھ اُنکے یہاں تک کہ بیٹھے پس چپکے سے نکل گیا میں پھر آیا میں مکان پر پس نہایا میں پھر آیا میں اور حضرت بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا کہاں تھا تو اے ابو ہریرہ پس ذکر کیا میں نے واسطے اُنکے یعنے حال اپنا پس فرمایا سبحان اللہ تحقیق مسلمان نہیں ناپاک ہوتا یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں معنی اُسکے اور زیادہ کیے بعد قول اُنکے کے یہ لفظ پس کہا میں نے اُنکو ملاقات کی تُنے مجھسے اور میں تھا جنبی پس مکروہ جانا میں نے یہ کہ بیٹھوں میں تمہارے پاس یہانتک کہ غسل کروں اور اسی طرح سے زیادہ کیا بخاری نے بیچ اور روایت کے ف یعنے جنابت نجاست حکمی ہے کہ شارع نے ساتھ اُسکے حکم کیا ہے اور غسل اُسپر واجب کیا ہے اس سے حقیقۃً آدمی نجس نہیں ہوجاتا اسلیے پسینا اور جھوٹا جنبی کا پاک ہے اور مخالطت ساتھ اُسکے یعنے مصافحہ اور بیٹھنا اور اُٹھنا وغیر ذلک ساتھ اُسکے جائز ہے ۱۲ ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا ذکر کیا عمر بن الخطاب نے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق یہ کہ پہنچتی ہے اُنکو جنابت رات کو پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرا اور دھو ڈال ستر اپنا پھر سو رہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جنبی کے لیے یہ طہارت واسطے سونیکے ہے یعنے جب یہ کیا تو پاک سویا اور اس سے معلوم ہوا کہ جنبی کو سنت ہے وضو کر لینا جبکہ ارادہ کرے سونیکا یا تاخیر کرے غسل میں بسبب کسی ضرورت کے یا غیر ضرورت کے اور دھونا ستر کا پہلے ہے اور وضو بعد لیکن بیان کرنے میں وضو پہلے ذکر کیا واسطے تعظیم اُسکی کے ۱۲ ح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتے جنبی پس ارادہ کرتے یہ کہ کھاویں یا سوویں وضو کرتے وضو نماز کا سا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے ایک تمہارا اپنی عورت کے پاس پھر ارادہ کرے یہ کہ پھر جاوے یعنے دوبارہ جماع کا ارادہ کرے پس چاہیے کہ کرلے درمیان دونوں کے وضو روایت کی یہ مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ اس

بات مین بہت پاکیزگی حاصل ہوتی ہی اور نشاط اور لذت خوب آتی ہی اور اس حدیث مین اور حدیث عمرؓ مین اور حدیث عائشہؓ مین اشارہ ہی
اسپر کہ مستحب ہی جنبی کو یہ کہ دھووے ستر اپنا اور وضو کرے نماز کا سا جبکہ ارادہ کرے کھانے کا یا پینے کا یا دوبارہ جماع کرنیکا یا سونے کا اور
بعضون نے کہا ہی کہ مراد وضو سے کھانے پینے کے حق مین یہان دھونا ہاتھون کا ہی اور اسپر جمہور علما ہین کیونکہ حدیث نسائی مین صریح
بیان اسکا آگیا ہی ۱۲ ع لیکن اس حدیث سے صریح یہی معلوم ہوتا ہی کہ وضو نماز کا سا کرے پس تطبیق روایتون مین یہ ہی کہ گاہے اختصار کرتے
اوپر ہاتھ دھونے کے فقط اور اکثر اوقات تمام وضو کرتے ۱۲ تقریر مولانا (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ
بِغُسْلٍ وَاحِدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے اپنی عورتون کے پاس ساتھ ایک غسل کے روایت کی یہ
مسلم نے ف یعنے کبھی حضرت ایک شب مین سب بی بیون سے صحبت کرتے اور غسل اخیر ہی کو کرتے درمیان مین نکرتے اگر کوئی کہے کہ
اقل درجہ قسم کا یعنے باری مقرر کرنیکا واسطے ہر عورت کے ایک رات ہی پس کیونکر دورہ کرتے تھے سب پر جواب یہ کہ واجب ہونا باری
کا حضرت پر مختلف فیہ ہی کہا ابو سعید نے کہ حضرت پر واجب نہین تھی بلکہ ازراہ احسان کے باری باندھ رکھی تھی اور اکثر علما کہتے ہین کہ
حضرت پر بھی مقرر کرنا باری کا واجب تھا اور یہ دورہ کرنا انکی رضا سے تھا اور غسل جو ایک ہی اخیر مین کرتے تھے پس احتمال ہی اسکا کہ درمیان
مین وضو کر لیتے ہونگے یا ترک کیا ہو وضو واسطے بیان جواز کے ۱۲ ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ اللّٰہَ
عَلٰی کُلِّ اَحْیَانِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرتے اللہ کو ہر وقت روایت کی یہ مسلم نے
ف یعنے خواہ حضرت جنبی ہوتے یا بیوضو ہوتے اور سوا اُنکے ہر حال مین اللہ کی یاد سے غافل نہوتے مگر قرآن کہ حالت جنابت
مین نہ پڑھتے اور ذکر پاخانہ اور غسل خانہ مین نہ کرتے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ساتھ ذکر کے یہان ذکر قلبی ہی اور فکر کرنا اسکی قدرتون
مین کہ یہ کسی حالت مین نہ چھوڑتے تھے ۱۲ ح (وَحَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَذْکُرُہٗ فِیْ کِتَابِ الْاَطْعِمَۃِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی) اور حدیث ابن عباس
کی ذکر کرینگے ہم اُسکو کتاب الاطعمہ مین انشاء اللہ تعالی الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَفْنَۃٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَوَضَّاَ مِنْہُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا یُجْنِبُ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ نَحْوَہٗ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا غسل کیا
بعضی بی بیون حضرت نبی کی نے درود ہو بیوا اللہ کا اُنپر اور سلام لگن سے یعنے چلو لیکر نہائین پس ارادہ کیا حضرت رسول خدا صلعم نے یہ کہ وضو
کرین اُس سے یعنے باقی رہے ہوے پانی سے پس کہا اے رسول خدا صلعم تحقیق تھی مین جنبی یعنے مین اس سے نہائی ہون یہ بقیہ اسکا ہی پس
فرمایا تحقیق پانی نہین ہوتا جنبی یعنے نجس نہین ہوتا ساتھ نہانے جنبی کے اور ساتھ پڑنے اعضا اسکے کے روایت کی یہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ
نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے اور شرح السنہ مین ابن عباس نے نقل کی میمونہ سے ساتھ لفظ مصابیح کے ف اگر کوئی کہے کہ یہ
حدیث مخالف ہی اُسکے کہ تیسری فصل مین آویگی کہ منع کیا رسول خدا صلعم نے اس سے کہ وضو کرے مرد بقیہ پانی طہارت عورت کے سے جواب
یہ کہ حدیث دلالت کرتی ہی جواز پر اور وہ ترک اولی پر پس نہی نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی ۱۲ ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ ثُمَّ یَسْتَدْفِئُ بِیْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ) اور روایت ہی حضرت
عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے جنابت سے پھر گرمی طلب کرتے ساتھ میرے پہلے نہانے میرے سے روایت
کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور شرح السنہ مین ساتھ لفظ مصابیح کے ف یعنے اعضاے شریف مجھسے چمٹاتے

ناگرم ہو وین اس سے معلوم ہوا کہ بدن جنبی کا پاک ہے ۞ ح (وعن علیؓ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء فیقرئنا القرآن ویأکل
معنا اللحم ولم یکن یحجبه او یحجزه عن القرآن شیء لیس الجنابة رواه ابو داؤد والنسائی وروی ابن ماجة نحوه) اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا تھے نبی
صلعم نکلتے پاخانہ سے پس پڑھاتے ہمکو قرآن اور کھاتے ساتھ ہمارے گوشت یعنے پہلے وضو سے اور نہ تھی کہ منع کرے انکو یا باز رکھے انکو پڑھنے
قرآن کے سے کوئی چیز سوائے جنابت کے روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے (وعن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقرأ الحائض ولا الجنب شیئا من القرآن رواه الترمذی) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہ پڑھے حائضہ اور نہ جنبی کچھ قرآن سے روایت کی یہ ترمذی نے ف نہ پڑھے کچھ یعنے تھوڑا نہ بہت صحیح روایت امام اعظم اور امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ سے یہی منقول ہوا اور بعضوں کے نزدیک تمام آیۃ پڑھنی حرام ہے اور کم آیۃ سے نہیں حرام ہے اور اگر ساتھ ارادہ شکر کے بغیر قصد تلاوت کے پڑھے تو
جائز ہے مثلاً مقام شکر میں کہے الحمد للہ رب العالمین ۞ ع (وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجهوا هذه البیوت عن المسجد فانی
لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواه ابو داؤد) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دو تم یہ دروازے گھروں
کے مسجد سے پس تحقیق میں نہیں حلال کرتا داخل ہونا مسجد میں واسطے حائض کے اور نہ جنبی کے یعنے خواہ بطریق گذرنے کے ہو خواہ بطریق ٹھہرنے
کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے دروازے گھروں کے کہ مسجد کی طرف بنے ہوئے ہیں رخ انکے اور طرف پھیر لو تا جنبی اور حائض مسجد میں
سے نہ گذریں امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گذر جانا مسجد میں سے جنبی اور حائض کو جائز ہے اور ٹھہرنا نہیں جائز اور امام اعظمؒ کے نزدیک
گذرنا بھی حرام ہے چنانچہ اس حدیث سے بھی مطلق جانا مسجد میں جنبی اور حائض کو منع معلوم ہوتا ہے یہ مؤید ہے مذہب ہمارے کی ۞ ح ع (وعن علیؓ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکة بیتا فیه صورة ولا کلب ولا جنب رواه ابو داؤد والنسائی) اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہیں داخل ہوتے فرشتے گھر میں کہ جسمیں ہو صورت یا کتا یا جنبی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف
مراد فرشتوں سے وہ فرشتے ہیں کہ رحمت اور برکت لاتے ہیں اور ذکر سننے کو اترتے ہیں اور صورت یعنے تصویر جاندار کی بلند جگہ پر ہو مثل دیوار اور
چھت اور پردہ کے اور بچھونے پر اور قدم رکھنے کی جگہ تو جائز ہے اور تصویر درخت وغیرہ کی کہ جسمیں روح نہو جائز ہے اور ایسے ہی تصویر کا سر کٹا ہو تو
جائز ہے اسیطرح جو تصویر روندی جاوے یا تکیہ پر ہو وہ بھی مانع دخول ملائکہ کو نہیں اور جہاں درہم تصویر دار ہوتے ہیں اس سے بھی فرشتے نہیں
آتے اگرچہ رکھنا اسکا حلال ہے بلکہ اگر ساتھ بھی رکھے اسکو اگرچہ دستار میں ہو تو بھی جائز ہے کیونکہ اگلے پچھلے علماء قدیم سے ساتھ رکھتے رہے ہیں
اور لین دین اسکا کرتے تھے اور کسی نے انکار نہیں کیا لیکن الفاظ حدیث سے نہ داخل ہونا فرشتوں کا ثابت ہوا البتہ اور گڑیاں لڑکیوں نابالغ
کے لیے گھر میں رکھنی جائز ہیں اور کتے شکاری کھیتی و مواشی کی محافظت کے لیے پالنے جائز ہیں اور سوائے انکے منع اور مراد جنبی سے وہ ہے
کہ عادت کرے ترک غسل کی از راہ سستی کے یہانتک کہ وقت نماز کا بھی گذر جاوے اور وہ جنبی ہی رہے پس ہر جنبی نہیں مراد ہے یا مراد وہ جنبی
ہے کہ وضو نہ کرلے ۞ ع (وعن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة لا تقربهم الملائکة جیفة الکافر والمتضمخ بالخلوق والجنب
الا ان یتوضأ رواه ابو داؤد) اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں نزدیک ہوتے انکے
فرشتے یعنے فرشتے رحمت کے بدن کافر کا اور وہ کہ آلودہ ہو ساتھ خلوق کے اور جنبی مگر یہ کہ وضو کرے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف مراد
جیفہ سے بدن کافر کا ہے خواہ زندہ ہو خواہ مردہ جیفہ اصل میں مردار کو کہتے ہیں اور کافر بھی بمنزلہ مردار ہی کے ہوتا ہے کیونکہ نجس ہوتا ہے پرہیز نہیں
کرتا نجاست سے مثل شراب اور سور وغیرہ کے اور خلوق ایک خوشبو ہوتی ہے کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور استعمال اسکا منع ہے مردوں کو نہ عورتوں کو

اور فرشتے اسلیے نہین نزدیک ہوتے کہ اسمین رعونت پائی جاتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی عورتون کے ساتھ اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو مخالفت کرے سنت کی اگرچہ ظاہر مین زینت والا اور خوشبو لگاتے ہوئے اور عزت والا لوگون مین ہو لیکن حقیقت مین نجس ہی اور کتے سے زیادہ ہی خسیس اور جنبی کے حق مین جو فرمایا اسمین تہدید اور زجر شدید ہی تاخیر غسل پر تاکہ عادت نہ کرین جنبی رہنے کی ۞ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِی الْکِتَابِ الَّذِیْ کَتَبَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَّا یَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاہِرٌ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالدَّارَ قُطْنِیُّ) اور روایت ہی عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہ تحقیق اُس خط مین کہ لکھا اُسکو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عمرو بن حزم کے یہ تھا کہ نہ ہاتھ لگاوے قرآن کو مگر پاک یعنے باوضو روایت کی یہ مالک اور دار قطنی نے ف آنحضرت صلعم نے اُنکو نواح یمن مین سے کسی شہر کا عامل کر کے بھیجا تھا اور ایک کاغذ لکھکر اُنکے ساتھ کر دیا تھا اسمین بیان فرائض اور سنن اور صدقات اور دیات وغیرہا لکھا تھا ازانجملہ اس کتاب مین یہ بھی لکھا تھا جو مذکور ہوا ۞ ح (وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ حَاجَۃٍ فَقَضٰی ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَہٗ وَکَانَ مِنْ حَدِیْثِہٖ یَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِیْ سِکَّۃٍ مِّنَ السِّکَکِ فَلَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ حَتّٰی اِذَا کَادَ الرَّجُلُ اَنْ یَّتَوَارٰی فِی السِّکَّۃِ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْہِ عَلَی الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِہِمَا وَجْہَہٗ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَۃً اُخْرٰی فَمَسَحَ ذِرَاعَیْہِ ثُمَّ رَدَّ عَلَی الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَرُدَّ عَلَیْکَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ عَلٰی طُہْرٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ) اور روایت ہی نافع سے کہا کہ چلا مین ساتھ ابن عمرؓ کے واسطے استنجا کرنیکے پس فراغت حاصل کی ابن عمر نے استنجے سے اور تھی حدیث اُنکی اُسدن یہ کہ کہا گذرا ایک شخص بیچ کوچے کے کوچون مین سے پس ملاقات کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق فارغ ہوئے تھے وہ پاخانہ سے یا پیشاب سے پس سلام کیا اُسنے اُنپر پس نہ جواب دیا اُسکو حضرت صلعم نے یہانتک کہ جب قریب ہوا وہ شخص یہ کہ چھپ جاوے کوچے مین مارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے دیوار پر اور پھیرا اُن دونون ہاتھون کو منھ اپنے پر پھر مارا مارنا اور پھر پھیرے ہاتھ دونون ہاتھون پر یعنے تیمم کیا پھر جواب دیا اُس شخص کو سلام کا اور فرمایا تحقیق نہین منع کیا مجھکو یہ کہ جواب دون تجھے سلام کا مگر یہ کہ نتھا مین پاکی پر روایت کی یہ ابو داؤد نے ف جواب سلام کا اسلیے نہ دیا کہ سلام نام اللہ تعالی کا ہی اصل مین اگرچہ یہان معنے سلامتی کے ہین لیکن اعتبار اصل کا کیا اور ذکر اللہ بغیر وضو کے مناسب نجانا اور یہ جو آیا ہی کہ صحابہ نے کہا کہ حضرت صلعم پاخانہ سے نکلتے تھے اور ہمین قرآن پڑھاتے تھے اور اور بعضی حدیثون سے ذکر کرنا بغیر وضو کے ثابت ہوا ہی ظاہر مین آپسمین تعارض معلوم ہوتا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ بیوضو جو ذکر کرتے تھے عمل رخصت پر کرتے تھے اور یہان عمل عزیمت پر کیا واسطے تعلیم امت کے یعنے جائز بیوضو بھی ہی لیکن افضل باوضو ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بسبب عذر کے جواب سلام سے قاصر ہو تو مستحب ہی اسکو کہ بعد ازان عذر بیان کرے تا نسبت تکبر کیطرف نہ کیا جاوے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا واجب ہی ۞ ع (وَعَنِ الْمُہَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ یَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ حَتّٰی تَوَضَّاَ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَیْہِ قَالَ اِنِّیْ کَرِہْتُ اَنْ اَذْکُرَ اللّٰہَ اِلَّا عَلٰی طُہْرٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ حَتّٰی تَوَضَّاَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ رَدَّ عَلَیْہِ) اور روایت ہی مہاجرین قنفذ سے یہ کہ وہ آیا حضرت کے پاس اُس حالت مین کہ وہ پیشاب کرتے تھے پس سلام کیا حضرت پر پس نہ جواب دیا حضرت نے اُسپر یہانتلک کہ وضو کیا پھر عذر کیا طرف اُسکے اور کہا تحقیق مین مکروہ رکھتا ہون یہ کہ ذکر کرون اللہ کا مگر پاکی پر روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی نسائی نے قول حتی توضا تک اور کہا جبکہ وضو کیا جواب دیا اسکا

## الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْنُبُ ثُمَّ یَنَامُ ثُمَّ یَنْتَبِہُ ثُمَّ یَنَامُ رَوَاہُ اَحْمَدُ

روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلعم جنبی ہوتے پھر سوتے پھر جاگتے پھر سوتے روایت کی یہ احمد نے **ف** پہلی ایک حدیث میں معلوم ہو چکا کہ حالت جنابت میں حضرت صلعم وضو کر کر آرام فرماتے تھے پس یہان بھی یہی مراد ہے اور یا یہ بات بیان جواز کے لیے کرتے تھے ٭ح ع (وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ اَفْرَغَ فَسَاَلَنِيْ فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ لَا اُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے شعبہ سے کہا تحقیق ابن عباس تھے جب غسل کرتے جنابت سے ڈالتے داہنے ہاتھ اپنے سے اوپر بائین ہاتھ اپنے کے یعنے پانی سات بار پھر دھوتے ستر اپنا پس بھول گئے ایکبار کہ کتنی دفعہ ڈالا پانی پھر پوچھا مجھسے پس کہا مین نے نہین جانتا مین پھر فرمایا نہ ہو جیو مان تیری اور کس چیز نے منع کیا تجھکو یہ کہ جانے پھر وضو کرتے وضو نماز کا سا پھر بہاتے بدن اپنے پر پانی پھر کہا اسیطرح سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طہارت کرتے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** حدیثون مین جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کے دھونیکا پہلے ستر دھونیکے آیا ہے یا تو مطلق دھونا آیا ہے یا دو بار یا تین بار چنانچہ پہلی فصل باب الغسل کے مین ابن عباس ہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ دھوئے اسمین بھی بلا قید گنتی کے ہے پس یہان جو شعبہ نے ابن عباس سے سات بار دھونا ہاتھونکا روایت کیا تو یہ کسی صورت خاص مین ہوگا واسطے بہت طہارت حاصل کرنیکے یا ابن عباس کو منسوخ ہونا دھونے سات بار کا نہ پہونچا ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شاگرد کو شیخ کے آگے ہشیار رہنا چاہیے کہ عمل اُسکے یاد رکھے اور شیخ کو پہونچتا ہے کہ اُسکو غفلت وغیرہ پر تنبیہ کرے ٭ح ع (وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ وَعِنْدَ هٰذِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَجْعَلُهٗ غُسْلًا وَاحِدًا اٰخِرًا قَالَ هٰذَا اَزْكٰى وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے ابی رافع سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلعم پھرے ایک روز اپنی بی بیون پر یعنے جماع کیا سب سے نہاتے نزدیک اسکے اور نزدیک اُسکے کہا ابو رافع نے پس کہا مین نے واسطے حضرت کے اے رسول خدا کے کیون نکیا تمنے غسل ایک آخر کو فرمایا یہ یعنے ہر بار نہانا خوب پاک کرتا ہے اور بہت خوش آیند ہے نفس کو اور بہت ستھرا کرتا ہے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** کہا طیبی نے کہ تطہیر مناسب ہے واسطے ظاہر کے اور تزکیہ اور تطییب واسطے باطن کے پس اول واسطے ازالہ اخلاق بد کے ہے اور دوسرا واسطے حاصل کرنے اچھی خصلتون کے حاصل اسکا یہ کہ اسطرح نہانے سے اخلاق برے مثل غصہ وغیرہ کے دور ہوتے ہین اور اچھے اخلاق یعنے حلم و تقویٰ وغیرہا حاصل ہوتے ہین اور اوپر جو گذرا کہ سب بی بیون سے حضرت صلعم نے صحبت کرکے اخیر کو ایک ہی غسل کیا وہ واسطے بیان جواز اور آسانی کر دینے امت کے تھا اور افضل یہی جواب کیا کہ ہر جماع کے بعد غسل کیا ٭ع ح (وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ وَقَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہے حکم بن عمرو سے کہا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ وضو کرے مرد ساتھ بچے ہوئے پانی وضو یا غسل عورت کے روایت کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ و ترمذی نے اور زیادہ کیا ترمذی نے یا فرمایا ساتھ بقیہ پانی وضو عورت کے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** لفظ سور یہان بمعنے بقیہ پانی طہارت کے ہے راوی کو شک ہوا ہے فقط لفظ مین کہ لفظ فضل کا کہا یا سور کا اور کہا سید جمال الدین نے کہ حمل کیجاوے نہی اس حدیث کی اور نہی اسکے مابعد کی حدیث کی نہی تنزیہی پر تاکہ مخالف نہووے پہلی حدیث کے ساتھ کہ حضرت نے بچے ہوئے پانی بعضی بی بیون اپنی کے سے وضو کیا ٭ح ع (وَعَنْ حُمَيْدِ نِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ اَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَحْمَدُ فِيْ اَوَّلِهٖ نَهٰى اَنْ يَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ اَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهٖ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ) اور روایت ہی حمید حمیری سے کہا ملاقات کی مین نے ایک شخص سے کہ صحبت رکھی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چار برس جیسے صحبت رکھی ابوہریرہ نے کہا اُسنے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہاوے عورت ساتھ بچے ہوئے پانی غسل مرد کے یا نہاوے مرد ساتھ بچے ہوئے پانی غسل عورت کے زیادہ کیا مسدد نے اور چاہیے کہ چلو لین دونون اکٹھی روایت کی ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا احمد نے اول اس حدیث مین منع کیا حضرت نے یہ کہ کنگھی کرے ایک ہمارا ہر روز یا پیشاب کرے غسل کی جگہ مین اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے عبداللہ بن سرجس سے ف ہر روز کنگھی کرنی منع فرمائی اسلیے کہ یہ طریقہ بناؤ سنوار والون کا ہی سنت یہ ہی کہ ایک روز درمیان کنگھی کیا کرے اور غسل کی جگہ پیشاب کرنا منع اسلیے ہی کہ اس سے وسواس پیدا ہوتا ہی ۱۲ ع

## باب احکام المیاہ

باب ہی بیچ احکام پانی کے

## الفصل الاول

فصل پہلی (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوْا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهٗ تَنَاوُلًا) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ پانی ٹھہرے ہوے کے ایسا کہ نہین جاری ہوتا پھر غسل کرے اسمین یعنے دور ہی عاقل سے کہ پیشاب کرے پانی مین اور پھر اُسی سے نہاوے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہی فرمایا کہ نہ نہاوے ایک تمہارا پانی ٹھہرے ہوے مین اس حالت مین کہ وہ جنبی ہو کہا لوگون نے کسطرح کرے ای ابوہریرہ کہا لیوے اسمین سے لینے کر یعنے چلو لیکر باہر پانی کے نہاوے ف مراد پانی سے یہان پانی قلیل ہی اگر کثیر ہو حکم جاری کا رکھتا ہی اور نجس نہین ہوتا پیشاب وغیرہ سے اور نہانا اسمین جائز ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اکثر بھی ہو اگرچہ وہ نجس نہین ہوتا لیکن اسمین پیشاب کرنا خوب نہین شاید کہ اسکے دیکھا دیکھی اور بھی پیشاب کرین اور عادت اسکی پکڑین اور رفتہ رفتہ پانی متغیر ہو جاوے یعنے رنگ اور مزہ اور بو بدل جاوے پس اوپر تقدیر اول کے یعنے جس صورت مین کہ پانی کم ہووے نہی حرمت کے لیے ہی اسلیے کہ پانی نجس ہو جاتا ہی اور اوپر تقدیر ثانی کے یعنے جبکہ پانی بہت ہووے نہی کراہت کے لیے ہی اور حد قلیل اور کثیر کی آگے بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی اور قید نہ جاری ہونیکی اسلیے لگائی کہ جاری نجاست کے پڑنے سے نجس نہین ہوتا اور لکھا ہی علما نے کہ یہ تمام تفصیل دن مین ہی اور رات کو قضاے حاجت پانی مین مطلق مکروہ اور ممنوع ہی واسطے خوف جنات کے کہ کہتے ہین وہ رات کو وہین رہتے ہین جہان پانی ہوتا ہی کذا قال الشیخ ابن حجر المکی اور آخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جنبی پانی مین ہاتھ ڈالے پانی لینے کے لیے مستعمل نہین ہوتا اور اگر ہاتھ ڈالے اسمین تاکہ دھووے اسکو جنابت سے مستعمل ہو جاتا ہی ۱۲ ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیشاب کرے پانی ٹھہرے ہوے مین روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی سائب بن یزید سے کہا لیگئی مجھکو خالا میری طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ای رسول خدا کے تحقیق بھانجا میرا بیمار ہی پس ہاتھ پھیرا میرے سر پر اور دعا کی میرے لیے ساتھ برکت کے پھر وضو کیا پس پیا مین نے پانی وضو حضرت کا پھر کھڑا ہوا مین پیچھے پشت حضرت کے پس دیکھا مین نے طرف مہر نبوت کے درمیان مونڈھون اُنکے کے مانند گھنڈی چھپر کھٹ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پانی وضو کے سے مراد ہی جو وضو کے

بعد برتن میں بچ رہا جو کہ اعضاے وضو سے گرتا جاتا تھا اور مہر نبوت مثل چھپر کھٹ کی گھنڈی کے تھی ہیئت اور مقدار میں اور مہر نبوت اسکو اسلیے
کہتے ہیں کہ پہلی کتابوں میں علامت حضرت صلعم کی مذکور تھی کہ مہر نبوت انکے مونڈھوں میں ہوویگی پس جب حضرت صلعم پیدا ہوئے تو اس سے
پہچانے گئے کہ نبی آخر الزمان یہی ہیں پس علامت ہوئی حضرت کی نبوت کی اور اور بہت وجہ تسمیہ کی لکھی ہیں بخوف درازگی کے نہیں ذکر کین
اور اسکی باطن میں لکھا تھا وحدہ لاشریک لہ اور ظاہر میں لکھا تھا توجہ حیث شئت فانک منصور اور اسکی پیدا ہونیکا وقت بعضوں نے تو یہ کہا ہے
کہ جب سینہ مبارک چاک کر کر سیا گیا تو بعد اسکے یہ نمودار ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت صلعم کے پیدا ہوتے ہی یہ مہر پیدا ہوئی اور بعضوں
نے کہا کہ مہر سمیت حضرت صلعم پیدا ہوئے واللہ اعلم ٭ ح ع الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ یَکُوْنُ فِی الْفَلَاۃِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا یَنُوْبُہٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا کَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاوٗدَ فَاِنَّہٗ لَا یَنْجُسُ) روایت ہے ابن عمر سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم حال پانی کے سے کہ ہوتا ہے بیچ جنگل زمین کے اور حال اس چیز کے سے کہ نوبت بہ نوبت آتے ہیں اسپر قسم چارپایوں اور درندوں سے
یعنے وہ آنکر اسمین سے پیتے ہیں اور پیشاب وغیرہ کرتے ہیں حال اسکا کیا ہے پس فرمایا جسوقت کہ ہووے پانی دو قلہ نہیں اٹھاتا ناپاکی کو یعنے
پلید نہیں ہوتا پلیدی پڑنے سے روایت کی یہ احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و دارمی و ابن ماجہ نے اور بیچ روایت کے ابوداؤد کی یہ ہے کہ تحقیق وہ
نہیں ناپاک ہوتا ف قلہ بڑے مشکے کو کہتے ہیں کہ جسمیں اڑھائی مشک پانی آتا ہے اور قلتین میں یعنے دو مشکوں میں پانچ مشک پانی اور وزن
قلتین کے پانی کا بہانکے حساب سے سوا چھ من علماء نے لکھا ہے مذہب امام شافعی کا یہی ہے کہ جب پانی مقدار قلتین کے ہو نجس نہیں ہوتا نجاست
کے پڑنے سے جب تک کہ رنگ اور مزہ اور بو نہ متغیر ہو لیکن سنا چاہیے کہ اس حدیث کی صحت میں اختلاف ہے درمیان محدثوں کے سفر السعادت
کے مصنف نے کہ بڑے محدث ہیں لکھا ہے کہ ایک جماعت علما کی کہتی ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں اور ایک جماعت کہتی ہے کہ صحیح ہے اور علی بن مدینی
کہ امام ہیں ائمہ حدیث کے اور استاد ہیں بخاری کے انھوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور لکھا ہے علما نے کہ یہ مخالف ہے اجماع صحابہ کے کہ ایک زنگی چاہ زمزم میں گر پڑا تھا پس ابن عباس اور ابن زبیر نے حکم کیا سارے پانی
نکالنے کا اور یہ بات اکثر صحابہ کے سامنے ہوئی اور کسی نے اسکا انکار نہیں کیا واللہ اعلم اور لکھا ہے علما نے کہ دونوں فرقوں کو یعنے حنفی
شافعی کو بیچ اندازہ اور حد ٹھہرا دینے پانی کے کوئی حدیث صحیح آنحضرت سے ثابت نہیں ہوئی ہے کہ اتنا ہووے تو نجس ہوتا ہے اور اتنا ہووے
تو نہیں نجس ہوتا اور طحاوی کہ ائمہ مذہب حنفی سے ہیں انھوں نے کہا ہے کہ حدیث قلتین کی اگرچہ صحیح ہے لیکن ہم جو اسپر عمل نہیں کرتے
سبب اسکا یہ ہے کہ قلہ کے کئی معنی آتے ہیں مٹکے کو بھی کہتے ہیں اور مشک کو بھی اور چوٹی پہاڑ کو بھی پس ساتھ یقین کے نہیں معلوم
ہوتا کہ یہاں مراد اس سے کیا ہے اور تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ جو علما ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہیں مذہب انکا یہ ہے کہ پانی پلید نہیں ہوتا نجاست
کے پڑنے سے کسی حال میں خواہ جاری ہو خواہ ٹھہرا ہو کم ہو یا بہت ہو خواہ رنگ اور مزہ اور بو متغیر ہو یا نہو اور اور تمام علما اور محدثین کا
مذہب یہ ہے کہ اگر بہت ہے تو پلید نہیں ہوتا اور اگر تھوڑا ہے تو پلید ہو جاتا ہے اور یہ جو حدیث میں ابن عباس کی آیا ہے کہ الماء طہور لا ینجسہ شیء یعنے پانی پاک
ہے نہیں نجس کرتی اسکو کوئی چیز اور اسکو دلیل اپنی ٹھہراتے ہیں اصحاب ظواہر مراد ساتھ اسکے پانی کثیر ہے پس آگے اختلاف کیا ہے ائمہ
ان لوگوں نے بیچ مقدار قلیل و کثیر کے امام مالک تو کہتے ہیں کہ جس پانی کا رنگ اور بو متغیر نہو نجاست کے پڑنے سے وہ کثیر ہے اور جو متغیر ہو جاوے
وہ قلیل ہے اور امام شافعی اور احمد کہتے ہیں کہ جو مقدار قلتین کے ہو کثیر ہے اور اگر کم ہو قلیل ہے اور امام اعظم اور انکے مذہب والے کہتے

ہین کہ اگر پانی اسقدر ہو کہ ایکطرف کے ہلانے سے دوسری طرف نہ ہلے وہ کثیر ہے والا قلیل اور بعضے متاخرین نے دہ دردہ کو کثیر کہا ہے ٭ ح (وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ وَہِیَ بِئْرٌ یُلْقٰی فِیْہِ الْحِیَضُ وَلُحُوْمُ الْکِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَہُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ کہا گیا اے رسول خدا کے کیا وضو کیا کرین ہم کوئین بضاعہ کے سے اور وہ کنوان ہے کہ ڈالے جاتے ہین اسمین کپڑے حیض کے اور گوشت کتون کے اور گندگی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پانی یعنے اس کنوئین کا پاک ہے نہین نجس کرتی اُسکو کوئی چیز یعنے جب تلک کہ نہ متغیر ہو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف بیر بضاعہ نام کنوئین کا ہے مدینہ مین وہ ایسی جا پر تھا کہ رونالہ کی اُسپر آتی تھی اس رو مین جو نجاست وغیرہ ہوتی تھی اس کنوئین مین گر پڑتی تھی پس اُسکو کہنے والے نے تعبیر اسطرح کیا ہے کہ وہم جاتا ہے اسکا کہ لوگ اُسمین نجاست ڈالتے تھے عیاذاً باللہ ایسی بات عوام مسلمانون سے نہین ہو سکتی وہ تو افضل مومنین سے تھے کب ایسی بات روا رکھتے پس پانی اسمین بہت تھا اور چشمہ دار تھا بلکہ لکھا ہے علما نے کہ وہ جاری تھا اسوقت بین کہ راہ رکھتا تھا باغ کیطرف مثل نہر جاری کے اسکا حکم حضرت سے پوچھا جواب مین اسی کے پانی کا حکم بیان فرمایا جو کہ مذکور ہوا حاصل یہ کہ اسکی ظاہر عبارت سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ کوئی پانی پلید نہین ہوتا تھوڑا ہو یا بہت بلکہ یہ جانے کہ یہ حکم پانی کثیر کا ہے اور بعضی روایت مین ہمارے علما سے بھی منقول ہے کہ کنوان چشمہ دار حکم پانی جاری کا رکھتا ہے ٭ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَرْکَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِہٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ الطَّہُوْرُ مَاؤُہٗ وَالْحِلُّ مَیْتَتُہٗ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق ہم سوار ہوتے ہین دریاے شور مین یعنے اُسکی کشتی مین اور اُٹھاتے ہین ساتھ اپنے تھوڑا پانی شیرین پس اگر وضو کرین ہم ساتھ اس پانی کے تو پیاسے رہین ہم پس آیا وضو کرین ساتھ پانی دریاے شور کے یعنے یا تیمم کرین ہم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پاک کرنیوالا ہے پانی اُسکا اور حلال ہے مردار اسکا روایت کی یہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف میت اسکو کہتے ہین کہ آپ سے مرجاوے بغیر ذبح کے پس مراد میت سے یہان مچھلی ہے کہ اُسکو ذبح نہین کرتے شکار کرنا اُسکا اور نکالنا اُسکا پانی سے یہی ذبح اُسکا ہے اور جو مچھلی کہ پانی مین مرجاوے ہمارے مذہب مین حلال نہین اور مچھلی دریائی جانورون مین سے بالاتفاق حلال ہے اور جانورون مین اختلاف ہے فقہ مین دیکھنا چاہیے ٭ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ زَیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ لَیْلَۃَ الْجِنِّ مَا فِیْ اِدَاوَتِکَ قَالَ قُلْتُ نَبِیْذٌ قَالَ تَمْرَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَمَاءٌ طَہُوْرٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ فَتَوَضَّأَ مِنْہُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ اَبُوْ زَیْدٍ مَجْہُوْلٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمْ اَکُنْ لَیْلَۃَ الْجِنِّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی زید سے اُنھون نے نقل کی عبد اللہ بن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اُنکے رات جن کی بیچ کیا ہے چھاگل تیری مین کہا مین نے نبیذ ہے یعنے شربت کھجورون کا فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی نے پس وضو کیا اُس سے اور کہا ترمذی نے ابو زید راوی مجہول ہے اور صحیح ہوا ہے علقمہ سے کہ نقل کیا عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا نہ تھا مین رات جنون کی بیچ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ مسلم نے ف رات جن کی اُس رات کو کہتے ہین کہ جنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور آنحضرت صلعم نے اُنکو دعوت اسلام کی کی اور قرآن اُنپر پڑھا اور

انھون نے اپنی قوم مین جاکر حقیقت حال کی بیان کی چنانچہ سورۂ جن مین یہ قصہ مذکور ہی اور حاصل قول ترمذی کا یہ ہی کہ جب ابن مسعود اُس شب مین آنحضرت صلعم کے ساتھ نہ تھے تو حدیث ذکر کی گئی کہ دلالت اُنکی ہمراہی پر رکھتی ہی صحیح نہوئی اور نبیذ تمر اُسکو کہتے ہین کہ خرما پانی مین ڈال رکھتے ہین اور چند روز رہنے دیتے ہین اُسکا شربت سا بن جاتا ہی اور ایک نوع کی تیزی اُسمین آجاتی ہی جب تلک وہ تیز نشہ نہو وے حلال ہی چنانچہ آنحضرت صلعم کے لیے بھی بنتا تھا پس وضو اس سے کرنا مختلف فیہ ہی امام اعظمؒ کے نزدیک یہ ہی کہ اگر پانی خالص نپاوے جائز ہی اُس سے وضو اور اسکے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہین اور یہی حدیث ابو زید کی دلیل اُنکی ہی اور شافعیہ اس حدیث مین اسی سبب سے کہ مذکور ہوا طعن کرتے ہین اور اس حدیث کو ضعیف کہتے ہین اور نزدیک تحقیق کے معلوم ہوا کہ حق ساتھ امام ابو حنیفہ کے ہی اور جہالت ابو زید حدیث کے دفع ہی اور ہونا ابن مسعود کا رات جن کی ثابت ہوا ہی کہ جب آنحضرت صلعم دعوت جنات مین مشغول ہوے ابن مسعود کو ایک جا بٹھا گئے اور دائرہ اُنکے گرد کھینچ دیا تا اُس دائرہ سے نہ باہر نکلین اور یہ جو کہا کہ اس شب مین آنحضرت صلعم کے ساتھ نہ تھا مراد یہ ہی کہ وقت ہمکلام ہونے کے جنات سے حاضر نہ تھا یا وقت باہر نکلنے آنحضرت صلعم کے ہمراہ نہ تھا بین آخر شب کو ملا ۱۲ ح ( وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ ) اور روایت ہی کبشہ بنت کعب بن مالک سے اور تھی وہ نیچے بیٹے ابی قتادہ کے یعنے اُنکی جورو تھی تحقیق آیا قتادہ یعنے سسر اُسکا آیا اُسکے پاس پس ڈالا کبشہ نے واسطے اُنکے پانی وضو کا یعنے باسن مین پس آئی بلی پینے لگی اُس سے پانی پس ٹیڑھا کیا ابو قتادہ نے واسطے اُسکے باسن یعنے تا آسانی پی لیوے یہان تلک کہ پیا اُسنے کہا کبشہ نے پس دیکھا ابو قتادہ نے مجھکو کہ دیکھتی ہون مین طرف اُنکے پس کہا کیا تعجب کرتی ہی تو اے بھتیجی میری کہا کبشہ نے پس کہا مین نے ہان پس کہا ابو قتادہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ پھرنے والی ہی تمپر یا لفظ طوافات کہا روایت کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ابو قتادہ نے کبشہ کو بھتیجی کہا اسلیے کہ عادت بعضے عرب کی ہی کہ بعضے مخاطب کو بھتیجا یا چچا کا بیٹا کہتے ہین اگرچہ حقیقت مین نہو کیونکہ آپسمین بھائی چارہ اسلام کا رکھتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ بلیان طوافین ہین تمپر یا طوافات یعنے اگر نر ہین تو طوافین ہین اور اگر مادہ ہین تو طوافات ہین اور طواف بمعنی خادم کے ہی بلکہ خادم فرمایا اسلیے کہ یہ بھی خدمت کرتی ہین کہ موذی جانورون کو مارتی ہین یا اُنکی خبرگیری مین بھی ثواب ہوتا ہی مانند ثواب خبرگیری خادمون کے یا مانند خادمون کے پھرتی ہین پس حاصل حدیث کا یہ ہی کہ بلیان گرد تمھارے بہت پھرتی رہتی ہین مانند خادمون کے اگر حکم ساتھ نجاست جھوٹے اُنکے کے کرین تو تمپر بہت دشواری پڑے پس اسلیے اجازت دی کہ جھوٹا اُنکا نجس نہین ہی یہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ جھوٹا اُنکا پاک ہی مذہب شافعی بھی یہی ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہی اگر اور پانی سواے اسکے جھوٹے کے نہ ملے اس سے وضو کرے اور تیمم نہ کرے اور اگر پاک پانی موجود ہوا اور اُسکے جھوٹے سے وضو کرے جائز تو ہوگا لیکن مکروہ اور یہ مکروہ اسلیے کہتے ہین کہ اور حدیث مین بلی کو درندہ فرمایا ہی اور درندہ نجس ہوتا ہی لیکن یہ حدیث انہا من الطوافین معارض اسکے پڑی پس بہ نجاست سے کراہت کیطرف اسلیے آئی ۱۲ ح ( وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا

مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی داؤد بن صالح بن دینار سے اُسنے نقل کی اپنی ماں سے کہ تحقیق آزاد کرنیوالے اسکے نے بھیجا اُسکو ساتھ ہریسہ کے طرف حضرت عائشہ کے کہا ماں اُسکی نے پس پایا مین نے عائشہؓ کو نماز پڑھتے پس اشارہ کیا طرف میرے کہ رکھدے اُسکو پس آئی بلّی پس کھایا اُسمین سے پس جبکہ فارغ ہوئین حضرت عائشہ نماز اپنی سے کھایا اُس جگہ سے کہ کھایا تھا بلّی نے پھر فرمایا کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بلّی نہین پلید تحقیق وہ ہی پھرنیوالون مین سے تمپر اور تحقیق دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے تھے ساتھ بچے ہوئے پانی بلّی کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اشارہ کیا حضرت عائشہ نے ساتھ ہاتھ کے یا سر کے اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح کا اشارہ نماز مین جائز ہی کیونکہ یہ عمل کثیر نہین ہی اور مفسد نماز کا یا کلام ہی یا عمل کثیر اور حضرت وضو کرتے تھے ساتھ بچے ہوئے پانی بلّی کے جو اُسکو مکروہ تنزیہی کہتے ہین پس اُنکے نزدیک یہ حدیث محمول اوپر عمل کرنیکے ساتھ رخصت کے ہی اور بیان جواز کے اور جو کہ پاک کہتے ہین اُنکو حاجت تاویل کی کچھ نہین اور کہا ہی علما نے کہ مستحب معلوم ہوتا ہی پالنا بلّی کا حدیثون سے ❊ ع ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) اور روایت ہی جابر سے کہا سوال کئے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا وضو کرین ہم ساتھ اُس پانی کے کہ جھوٹا کیا ہو گدھون نے فرمایا کہ ہان اور ساتھ اُس پانی کے کہ جھوٹا کیا ہو سب درندون نے روایت کی یہ شرح السنہ مین ف اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹا درندون کا پاک ہی جیسا کہ مذہب امام شافعی کا ہی اور ہمارے نزدیک جھوٹا درندون کا نجس ہی کیونکہ لعاب اُنکا اُسمین پڑتا ہی اور وہ اُنکے گوشت سے پیدا ہوتا ہی کہ وہ نجس ہی اور حدیثین کہ اُسکی طہارت مین وارد ہوئی ہین اُنکی صحت مین کلام ہی اور اگر صحت کو بھی پہنچین تو مراد پانی سے پانی بڑے حوضون کا ہی کہ جنگل مین ہوتا ہی چنانچہ حدیث یحیٰی اور ابوسعید سے کہ آگے آویگی یہ بات معلوم ہوتی ہی اور اگر پانی اور درندے علی العموم مراد ہون تو لازم آتا ہی کہ جھوٹا کتے کا بھی پاک ہو باوجودیکہ یہ کسی نے نہین کہا ہی پس معلوم ہوا کہ یہ بڑے ہی حوضون کے حق مین فرمایا ہوگا مسئلہ اگر کتا عضو انسان کا یا کپڑا اسکا پکڑلے اگر غصہ کی حالت مین پکڑے تو پلید نہین ہوتا اور اگر بطریق کھیلنے کے پکڑے پلید ہوتا ہی اسلیے کہ غصہ کی حالت مین فقط دانتون سے پکڑتا ہی اور دانتون مین رطوبت نہین ہوتی اور کھیلنے کی حالت مین ہونٹون سے پکڑتا ہی وہ تر رہتے ہین کذا فی المحیط اور جھوٹا گدھون کا اور خچرون کا مشکوک ہی سبب شک کا یہ ہی کہ تعارض ہی حدیثون مین بعضی سے حرمت معلوم ہوتی ہی اور بعضی سے اباحت چنانچہ مرقاۃ مین دونون روایتین مذکور ہین اور صحابہ مین بھی اختلاف تھا حضرت ابن عمرؓ نجس کہتے تھے اور ابن عباس طاہر کہتے تھے ❊ ح ع (وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اِغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ام ہانی سے کہا نہائے رسول خدا صلعم اور میمونہ ایک کٹھرے مین کہ اُسمین تھا نشان آٹے گندھے ہوئے کا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے ف میمونہ نام حضرت کی ایک بیوی کا تھا اور اثر آٹے کا کٹھرے مین بہت نتھا کہ پانی متغیر ہوجاتا یہ کہا شافعیہ نے اور ہمارے نزدیک اگرچہ پاک چیز سے پانی متغیر بھی ہوجاوے وضو اُس سے جائز ہوتا ہی مگر پانی اُس سے گاڑھا ہوجاوے تو نہین درست ہوتا ❊ ح

**الفصل الثالث** فصل تیسری

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِيْنٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِيْ قَوْلِ عُمَرَ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهَا مَا اَخَذَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُوْرٌ وَشَرَابٌ) روایت ہی یحیٰی بن عبد الرحمٰن سے کہا تحقیق عمرؓ نکلے ایک قافلہ مین کہ اُنمین تھے عمرو بیٹے

عاص کے یہان تک کہ آئے ایک حوض پر پس کہا عمرو نے اے صاحب حوض کے کیا آتے ہین حوض تیرے پر درندے پس کہا حضرت
عمر بن الخطاب نے اے صاحب حوض کے نہ خبر دے ہمکو یعنی خبر دینا تیرا اور نہ دینا برابر ہے ہمارے نزدیک اسلیے کہ تحقیق ہم آتے ہین درندون پر
اور آتے ہین درندے ہمپر یعنی کچھ ضرر نہین پانی بہت ہے کبھی ہم آتے ہین اُسپر کبھی وہ روایت کی یہ مالک نے اور زیادہ کیا رزین نے کہا
زیادہ کیا بعضے راویون نے قول حضرت عمر کے بیچ یہ کہ کہا اور تحقیق سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے واسطے درندون
کے ہے وہ چیز کہ لے لین بیچ پیٹون اپنے کے اور جو باقی رہے پس وہ واسطے ہمارے پاک کرنیوالا ہے اور قابل پینے کے ہے (وَعَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِیَاضِ الَّتِی بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ تَرِدُھَا السِّبَاعُ وَالْکِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّھْرِ مِنْھَا فَقَالَ لَھَا مَا حَمَلَتْ فِی بُطُونِھَا
وَلَنَا مَا غَبَرَ طَھُورٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے حوضون سے کہ درمیان
مکہ اور مدینہ کے ہین کہ وارد ہوتے ہین اُنپر درندے اور کتے اور گدھے طہارت کرنے سے اُنسے یعنی اُنکے پانی کا حال پوچھا آیا طہارت حاصل
ہو جاتی ہے اُس سے یا نہین پس فرمایا واسطے درندون کے ہے وہ چیز کہ اُٹھایا اُنھون پیٹون اپنے مین اور ہمارے لیے ہے وہ چیز کہ چھوڑی پاک کرنیوالی
روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف اوپر کی حدیث اور یہ حدیث بیچ حق حوضون کے فرمائین کہ پانی اُنمین بہت ہوتا تھا اور تھوڑے پانی کا یہ حکم نہین
ع (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ الْبَرَصَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ) اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے فرمایا کہ نہ غسل
کرو ساتھ پانی گرم کیے ہوئے آفتاب کے پس تحقیق وہ موجب ہوتا ہے بیماری برص کی کو یعنی سفیدی کو روایت کی یہ دارقطنی نے ف پانی گرم
کیے ہوئے آفتاب سے بعضون نے تو یہ مراد لی ہے کہ دھوپ مین رکھکر گرم کرین اور ظاہر یہ ہے کہ مطلق مراد ہے یعنی رکھکر گرم کرین خواہ پہلے سے رکھا ہو
اور دھوپ کے آنے سے گرم ہو جاوے اور کہا میرک شاہ نے کہ یہ حدیث یعنی قول حضرت عمرؓ کا ضعیف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس باب مین کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی لیکن شافعی قول حضرت عمرؓ کا اور سند سے لائے ہین کہ راوی اسکے ثقہ ہین پس اوپر تقدیر
صحت اسکی کے مراد یہ ہے کہ عادت اور دوام اسپر نکرے اور تینون امامون کے نزدیک استعمال کرنا اس پانی کا مکروہ نہین لیکن امام شافعی کے
یہان اختلاف ہے صحیح قول تو یہ ہے کہ اُنکے نزدیک مکروہ ہے اور اُنکے علماے متاخرین نے یہ اختیار کیا ہے کہ مکروہ نہین ع ح باب تطہیر
النجاسات باب ہے بیچ بیان پاک کرنے نجاستون کے الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِی اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِی رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طُھُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ اِذَا وَلَغَ فِیْہِ الْکَلْبُ اَنْ یَغْسِلَہٗ سَبْعَ
مَرَّاتٍ اُوْلٰھُنَّ بِالتُّرَابِ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیوے کتا بیچ باسن ایک
تمہارے کے پس چاہیے کہ دھوئے اُسکو سات بار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ کہا پاکی
باسن ایک تمہارے کی جسوقت کہ پیجاوے اُسمین کتا یہ ہے کہ دھووے اُسکو سات بار پہلا اُنکا ساتھ مٹی کے یعنی سات بار مین سے پہلی بار
مٹی سے دھووے ف کتا جس باسن مین کھاوے یا پیوے اُسکو سات بار دھونا مذہب اکثر محدثین کا ہے اور مذہب تینون امامون کا بھی
یہی ہے مگر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حکم اسکا اور نجاستون کا سا ہے کہ تین بار دھووے بغیر مٹی کے وہ کہتے ہین کہ حدیث مین جو سات بار دھونا
آیا ہے بنا بر احتیاط کے ہے نہ وجوب کے یا یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا بعد ازان منسوخ ہوا واللہ اعلم ع ح (وَعَنْہُ قَالَ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ
فِی الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَہُ النَّاسُ فَقَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعُوْہُ وَھَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِہٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا
مُعَسِّرِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے انہین سے کہا کھڑا ہوا ایک گنوار پس پیشاب کیا مسجد مین پس پیچھے پڑے اُسکے لوگ پس کہا واسطے

اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اسکو اور ڈالو اسکے پیشاب پر ڈول پانی کا یا فرمایا ذنوبا من ماء پس سوا اسکے نہین کہ بھیجے گئے ہو تم آسانی کرنیوالے اور نہین بھیجے گئے تم مشکل کرنیوالے روایت کی یہ بخاری نے ف راوی کو شک ہوا ہو کہ حضرت نے لفظ سجلا کا فرمایا یا ذنوبا کا سجل ڈول کو کہتے ہین کہ اسمین پانی ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور ذنوب بھرے ہوے ڈول کو کہتے ہین اور از بسکہ حضرت لوگون پر نہایت شفقت اور محبت فرماتے تھے صحابہ کو منع فرمایا کہ اعرابی کو کچھ کہو نہین اسمین تعلیم ہو امت کو کہ کسی پر دشواری نہ ڈالا کرین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ زمین پاک ہو جاتی ہو ساتھ ڈالنے پانی کے نجاست پر بکثرت اور دلالت کرتی ہو اسپر کہ دھوون نجاست کا اگر متغیر نہو پاک ہو اور اگر اور جاوے کپڑے پر یا بدن پر یا زمین پر یا بوریہ سے زمین پر پڑے نجس نہین ہوتی اور علما کو اسمین اختلاف ہو مختار یہ ہو کہ اگر بعد از پاک ہونے جگہ کے وہان سے جدا ہووے پاک ہو اور اگر پہلے پاک ہونے جگہ کے سے جدا ہووے پلید ہو اور اگر جدا ہووے اور رنگ اور بو اسکی متغیر ہو بالاتفاق پلید ہوتا ہو کذا فی مجمع البحار اور طیبی شافعی نے کہا کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ جو زمین نجس ہو جاوے خشک ہونے سے پاک نہین ہوتی اور کھرچنا زمین کا اور خاک کا اُٹھانا اُس سے واجب نہین اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک زمین خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہی اور پہلے خشک ہونے سے اسے پاک کیا چاہین تو مٹی وہان سے کھرچکر اُٹھا ڈالین تا پاک ہووے ہمارے علما یہ جواب دیتے ہین کہ اس حدیث سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ لوگون نے وہان نماز پڑھی ہو پہلے خشک ہونے سے شاید کہ بالفعل پانی اسلیے ڈالا ہو کہ نجاست سبک ہو جاوے اور بو اور رنگ پیشاب کا بسبب غلبہ پانی کے جاتا رہا ہووے اور پاک ساتھ خشک ہونے کے ہوئی ہو اور حدیث اس سے ساکت ہو اور بہت سی دلیلین مرقاۃ مین ملا علی قاری نے لکھی ہین جسے شبہہ ہو اسمین دیکھ لے ۰ ح

( وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ )

اور روایت ہو انس سے کہا اُسوقت کہ تھے ہم مسجد مین ساتھ رسول خدا صلعم کے کہ ناگاہ آیا ایک گنوار پس کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا مسجد مین پس کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے بازرہ بازرہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بند کرو تم پیشاب اُسکا چھوڑ دو اسکو یعنے بند کرنا اُسکو ضرر کریگا یا نجاست کتنی جگہ پھیلے گی اب تو ایک ہی جگہ ہو پس چھوڑ دیا اُسکو یہانتک کہ پیشاب کیا پھر تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اُسکو پھر فرمایا اُسکو تحقیق یہ مسجدین نہین لایق واسطے کسی چیز کے اس پیشاب سے اور گندگی سے اور سوا اسکے نہین کہ یہ مسجدین واسطے ذکر اللہ کے ہین اور واسطے نماز کے اور پڑھنے قرآن کے یا مانند اسکے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے راوی کو شک ہوا ہو کہ یہی الفاظ فرمائے یا مانند انکے کہا انس نے حکم کیا حضرت نے ایک شخص کو قوم مین سے پس لایا ڈول پانی کا پس ڈالا اُسکو پیشاب پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

( وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ )

اور روایت ہو اسما بنت ابی بکر سے کہا پوچھا ایک عورت نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو کوئی ہم مین سے جسوقت کہ پہونچے کپڑے اُسکے کو خون حیض کا کسطرح کرے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پہونچے کپڑے ایک تمھارے کو خون حیض سے پس چاہیے کہ ملے چٹکیون سے پھر دھووے اُسکو ساتھ پانی کے

پھر نماز پڑھے اسمین یعنے اگرچہ تر ہووے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی سلیمان بن یسار سے کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ رض سے حال منی کے سے کہ پہونچے کپڑے کو پس کہا حضرت عائشہ رض نے کہ تھی مین دھوتی اسکو کپڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پس نکلتے تھے طرف نماز کے اور نشان دھونیکا کپڑے حضرت کے مین ہوتا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر نجاست منی کے مذہب امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا یہی ہی اور امام شافعی کے نزدیک پاک ہی مثل آب بینی کے ج ح (وَعَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَفِيهِ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ) اور روایت ہی اسود اور ہمام سے کہ وہ دونون نقل کرتے ہین حضرت عائشہ رض سے کہ کہا انھون نے کہ تھی مین رگڑتی منی کو یعنے خشک منی کپڑے سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے روایت کی یہ مسلم نے اور ساتھ روایت علقمہ اور اسود کے کہ نقل کیا دونون نے حضرت عائشہ رض سے مانند اسکے ہی اور اسمین یہ بھی ہی کہ پھر نماز پڑھتے اسمین ف یہ حدیث بھی نجاست منی پر دلالت کرتی ہی مذہب امام اعظم کا بھی یہی ہی کہ منی کو دھووے اور گاڑھی کو کہ کپڑے کے اندر سرایت نہ کرے بعد خشک ہونے کے رگڑ کر چھڑا ڈالے ج ح (وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ام قیس بنت محصن سے کہ تحقیق وہ لائی اپنے چھوٹے بیٹے کو کہ نہ کھایا تھا اسنے کھانا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بٹھایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود مین پس پیشاب کر دیا اسنے حضرت کے کپڑے پر پس منگوایا پانی پس بہا دیا اس جگہ اور نہین دھویا خوب ملکر اسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مذہب امام شافعی کے مین یہ ہی کہ اگر بچہ شیر خوارہ کہ ہنوز اناج نہین کھاتا ہی پیشاب کر دے تو پانی اسپر چھڑکنا کفایت کرتا ہی حاجت دھونیکی نہین اور ظاہر اس حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بہر حال دھونا ہی چاہیے اور مراد نضح یعنے چھڑکنے سے کہ اس حدیث مین آیا ہی انکے نزدیک دھونا ہی اور آگے جو کہا کہ نہین دھویا اسکو یعنے مبالغہ دھونے مین نہین کیا یہ معنی اسلیے کہتے ہین کہ بعضی حدیثین مثل استنزہوا من البول اور مانند اسکے کے دلالت کرتی ہین اسپر کہ ہر ایک کے پیشاب کو دھووے اور طحاوی نے کہا کہ مراد نضح سے یہان بہانا پانی کا ہی بغیر ملنے اور نچوڑنے کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی لڑکون کو لیجانا بزرگون کے پاس برکت حاصل کرنے کے لیے اور مستحب ہی تواضع اور نرمی کرنی لڑکون وغیرہ سے ج ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جبوقت کہ دباغت دیا جاوے چمڑا پس تحقیق پاک ہو جاتا ہی روایت کی یہ مسلم نے ف دباغت کہتے ہین چمڑے کے پاک کرنے کو نجاست وغیرہ سے اور دباغت چھال وغیرہ سے ہوتی ہی یا آفتاب مین رکھکر خشک کرتے ہین اور بغیر آفتاب کے خشک ہو تو دباغت نہین ہوتی پس دباغت چار دن اماموں کے نزدیک ثابت ہی امام اعظم کے نزدیک ہر طرحکا چمڑا پاک ہوتا ہی سواے چمڑہ سور اور آدمی کے اور امام شافعی کے نزدیک چمڑہ کتے کا بھی نہین پاک ہوتا اور حدیث سے عام معلوم ہوتا ہی کہ ہر طرحکا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہی لیکن سور اور آدمی کا مستثنیٰ ہی سور کا بسبب نجس عین ہونے کے نہین پاک ہوتا اور آدمی کا بسبب بزرگی اسکی کے ج ع ح (وَعَنْهُ قَالَ تُصُدِّقَ عَلَى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی انھین سے کہا خیرات

دی گئی بکری اوپر ایک لونڈی آزاد کئے کہ میمونہ کی تھی پس مرگئی وہ بکری پس گذرے اُسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیوں
نہ لیا تمنے چمڑا اُسکا پس دباغت دی ہوتی اُسکو پھر منتفع ہوتے ساتھ اُسکے پس عرض کیا لوگون نے تحقیق یہ مردار ہی پس فرمایا سوا
اِسکے نہین کہ حرام کیا گیا ہی کھانا اُسکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مردار کے جو اجزا کہ کھایا کرتے
ہین جیسے چربی وہ تو بیشک حرام ہوئے اور سوا اُنکے اور چیزون سے انتفاع جیسے دباغت کیے ہوئے چمڑے اور دانت اور بال اور
سینگ اور مانند اُنکے فائدہ اُٹھانا یعنے سوداگری کرنی اور کام مین لانا جائز ہی ۞ ع (وَعَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی سودہ بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہا
کہ مرگئی بکری ہماری پس دباغت دی ہمنے چمڑے اُسکے کو پھر ہمیشہ رہے ہم کہ نبیذ بنتے کھجور اور پانی ڈالتے تھے اسمین یہانتک کہ ہوگئی
مشک پرانی روایت کی یہ بخاری نے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتّٰى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ) روایت
ہی لبابہ بنت حارث سے کہا کہ حضرت حسین بن علی بیچ گود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پیشاب کیا اُنکے کپڑے پر پس کہا مین
پہنیے کپڑا اور دیجیے مجھکو تہ بند اپنا تاکہ دھوؤن مین اُسکو فرمایا سوا اسکے نہین کہ دھویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کے سے اور چھینٹا دیا جاتا ہی
پیشاب لڑکے کے سے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد اور نسائی کے ابی سمح سے منقول ہی کہ
کہا دھویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کے سے اور چھینٹا ڈالا جاتا ہی پیشاب لڑکے کے سے ف کہا طیبی نے چھینٹا ڈالنے سے مراد تر کر دینا ہی
اور دھونے سے دھونا ساتھ مبالغہ کے مراد ہی حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ لایا گیا ایک لڑکا حضرت صلعم پاس پس پیشاب کیا حضرت
صلعم پر فرمایا تر کر دو اسپر پانی کا پس معلوم ہوا اس سے کہ حکم پیشاب لڑکے کا دھونا ہی مگر کافی اسمین تر کر دینا بھی ہی یعنے احتیاج نچوڑنے
کی نہین اسلیے کہ لڑکے کا پیشاب بسبب تنگی سوراخ کے بہت پھیلتا نہین اور لڑکی کا بسبب فراخی سوراخ کے بہت پھیلتا ہی اسکو خوب
طرح دھونا چاہیے ۞ ع (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذٰى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ چلے ایک تمہارا ساتھ پاپوش اپنی
کے گندگی پر پس تحقیق مٹی واسطے اُسکے پاک کر دینے والی ہی روایت کی یہ ابو داؤد نے اور واسطے ابن ماجہ کے معنی اسکے ہین ف نزدیک
امام اعظم اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے مراد گندگی سے گندگی تن دار خشک ہی کہ اگر وہ جوتہ کو یا موزہ کو لگ جاوے پس رگڑے زمین سے
تو پاک ہو جاتا ہی اور تر پلیدی رگڑنے سے نہین زائل ہوتی اور ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک بیچ قول قدیم کے مراد عام ہی خشک
ہو یا تر رگڑنے زمین کے سے پاک ہو جاتا ہی اور فتوی مذہب حنفی مین اوپر قول ابی یوسف ہی کے ہی کہ تن دار نجاست جوتہ اور موزہ کی اگرچہ
تر ہو خوب طرح زمین سے رگڑے تو پاک ہو جاتی ہی اور قول جدید امام شافعی کا یہ ہی کہ دھونا ہی چاہیے پانی سے اور یہ اختلاف نجاست
تن دار ہی مین ہی جیسے گوبر وغیرہ اور غیر تن دار کا مثل پیشاب شراب وغیرہ کے دھونا ہی واجب ہی بالاتفاق ۞ ع ح (وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ إِنِّي أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا الْمَرْأَةُ أُمُّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ) اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا واسطے اُسکے ایک عورت نے

تحقیق میں دراز کرتی ہوں دامن اپنا اور چلتی ہوں بیچ مکان ناپاک کے کہا ام سلمہ نے فرمایا رسول خدا صلعم نے یعنے بیچ جواب مثل اس
سوال کے پاک کرتی ہے اسکو وہ چیز کہ بعد اسکے ہے روایت کی یہ احمد اور مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور کہا ابوداؤد اور دارمی
نے وہ عورت پوچھنے والی تھی ام ولد ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ف پاک کرتی ہے وہ چیز کہ بعد اسکے ہے یعنے بعد اسکے کہ جگہ پاک
میں راہ چلے اور خاک دامن کو پہونچے پاک ہو جاتا ہے یہ حکم نجاست خشک کے حق میں ہے کہ خشک نجاست کپڑے کو لگ جاوے اور پاک زمین
میں پھر چلے تو زمین میں لگ کر جھڑ جاتی ہے اور پاک ہو جاتا ہے یہ حکم خشک نجاست کے حق میں اسلیے کہتے ہیں کہ اجماع ہے علما کا اسپر کہ کپڑا پلید
ہو جاوے تو پاک نہیں ہوتا بغیر دھونیکے بخلاف جوتہ موزہ کے کہ ایک جماعت تابعین کی ادھر گئی ہے کہ پاک ہو جاتے ہیں ساتھ رگڑنے کے
اگرچہ نجاست تر ہووے جیسا کہ قول امام شافعی اور ابو یوسف کا معلوم ہوا اور نام عورت پوچھنے والی کا حمیدہ ہے + ح + ع (وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب
سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے چمڑے درندوں کے سے اور سوار ہونے سے انپر روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے
ف درندے مثل شیر اور چیتیہ وغیرہ کے اور سوار ہونے سے انپر مراد ہے بچھا کر بیٹھنا انپر یا زین پر ڈالکر سوار ہونا انپر اور سبب انکے منع کا یہ ہے
کہ یہ عادت متکبروں کی ہے پس یہ نہی تنزیہی ہے اور جو کہتے ہیں کہ بال مردار کے نجس ہیں دباغت سے پاک نہیں ہوتے انکے نزدیک یہ نہی تحریمی
ہے + ح + (وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ اَنْ تُفْتَرَشَ) اور روایت ہے ابی الملیح بن اسامہ سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے نبی صلعم سے کہ منع کیا حضرت صلعم نے استعمال
چمڑے درندوں کے سے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ترمذی اور دارمی نے یہ کہ بچھائے جاویں چمڑے یعنے
انکے بچھانے سے بھی منع کیا (وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّهُ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابی ملیح سے کہ مکروہ رکھا اسنے مول چمڑے درندوں
کا روایت کی یہ ترمذی نے ف مول چمڑے درندوں کا یعنے بیچنا اور مول لینا انکا مکروہ ہے کہا یہ ابن ملک نے اور یہی مذہب ابی ملیح کا ہے اور
فتاوی قاضی خان میں یہ ہے کہ بیچ جلدوں مردار کی باطل ہے پہلے دباغت کے اور بعد لفظ رواہ کے اصل مشکوۃ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے عبارت
مذکورہ پیچھے لاحق کی گئی ہے + ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے عبداللہ بن حکیم سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
کہ نہ نفع لو تم مردار سے ساتھ چمڑے کے اور نہ پٹھے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنے ساتھ چمڑے
اور پٹھے مردار کے پہلے دباغت کرنے سے نفع نہ لو اور بعد دباغت کرنیکے جائز ہے اکثر حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے اور اکثر علما کا یہی مذہب
یہی ہے + ع (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے
حضرت عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ فائدہ اٹھایا جاوے ساتھ چمڑے مردار کے جبکہ دباغت کیا جاوے
روایت کی یہ مالک اور ابوداؤد نے ف چمڑے مردار کے حق میں امام مالک سے دو روایتیں ہیں ظاہر تر روایت یہ ہے کہ بعد دباغت
کے پاک ہو جاتا ہے لیکن استعمال کیا جاوے مگر بیچ چیزوں خشک کے اور پانی کے اور سواے پانی کے اور پتلی چیزوں میں نہ استعمال
کیا جاوے + (وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَّجُرُّوْنَ شَاةً لَّهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے

میمونہ سے کہا کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنے شخص قریش مین سے کھینچتے تھے اپنی بکری موئی ہوئی کو مانند کھینچنے گدھے کے پس فرمایا
واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کاشکے لیا ہوتا تمنے چمڑا اسکا عرض کیا اُنھون نے تحقیق یہ مردار ہی یعنے فوت ہوئی ہی ذبح کی ہوئی نہین ہی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کرتا ہی اُسکو پانی اور پتے کیکر کے یعنے دباغت کرنے سے ہو جاتی ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داود
نے ف یعنے اس سے طہارت کاملہ حاصل ہو جاتی ہی پس طہارت منحصر اسپر نہ ہوئی بلکہ دھوپ وغیرہ سے بھی ہو جاتی ہی لیکن مستحب
یون ہی جیسے کہ بیان فرمائی ٭ ع (وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ
مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُورُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہی سلمہ بن محبق سے کہا کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم آئے غزوہ تبوک مین اوپر گھر ایک شخص کے پس ناگہان مشک تھی لٹکی ہوئی پس مانگا پانی پس کہا لوگون نے واسطے حضرت
صلعم کے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق یہ مردار ہی یعنے چمڑہ دباغت کیا ہوا مردار کا ہی پس فرمایا دباغت اسکی پاک کرنیوالی اسکی ہی روایت
کی یہ احمد اور ابو داود نے

## الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ
مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهَذِهِ بِهَذِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) روایت ہی ایک عورت
کہ اولاد عبد الاشہل کی سے تھی کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے تحقیق واسطے ہمارے ہی راہ طرف مسجد کے گندی پس کسطرح کرین ہم جس وقت
کہ مینہ برسانے جاوین کہا اُس عورت نے پس فرمایا حضرت صلعم نے کیا نہین پیچھے اُسکے کوئی راہ کہ وہ پاک ہو اس سے کہا مین نے ہان فرمایا
کہ پس یہ ہی بدلے اُسکے روایت کی یہ ابو داود نے ف یعنے گندی راہ سے جو نجاست لگتی ہی اور پھر وہ پاک مین آتی ہی اس نجاست سے پاک
ہو جاتی ہی بسبب رگڑے جانے کے زمین پاک پر معنی اس حدیث کے اور حدیث ام سلمہ کے کہ دوسری فصل مین گذری قریب قریب ہین پس
شاید یہ تندار نجاست کے حق مین فرمائی ہو کہ جوتہ اور موزہ کو لگے تو یون پاک ہو جاتے ہین اور پیشاب اور مثل اسکے جوتہ اور کپڑے کو یا بعض بدن وغیرہ
کو لگے تو بغیر دھونے کے نہین پاک ہوتے اور اسیطرح کپڑے مین سے نجاست تندار بھی بغیر دھونے کے نہین پاک ہوتی ٭ ع ح (وَعَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے
کہا نماز پڑھتے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ وضو کرتے تھے ہم یعنے نہ دھوتے تھے پانون زمین پر چلنے سے روایت کی یہ ترمذی
نے ف یعنے پانون اور جوتہ وغیرہ جو نجاست مین بھر جاتا بسبب چلنے راہ کے تو پھر دھوتے نہ اُسکو یہ خشک نجاست کے حق مین کہا کہ وہ اگر
لگ جاتی تو پاک زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتی حاجت دھونے کی نہین تھی اور تر نجاست جو لگ جاوے سب علما کے نزدیک دھونا ہی چاہیے
یا مراد یہ ہی کہ گرد و غبار لگجاتا تو دھوتے نہین ٭ ح ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ تھے کتے آتے جاتے مسجد مین بیچ زمانہ رسول خدا
صلعم کے پس نہ تھے صحابہ کہ دھوتے ہون کچھ بسبب اسکے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے ابتدائے اسلام مین کہ دروازہ مسجد مین نہ تھا کبھی
کتے خشک چلے آتے تھے پس دھونا اسکا ضرور نجانتے تھے جب دروازہ لگا احتیاط ہوئی اسکی ٭ ع ح (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ) اور روایت ہی براء سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مضائقہ ساتھ پیشاب اُس چیز کے کہ کھایا جاوے گوشت اُسکا اور بیچ روایت جابر کے یون ہی کہ کہا
وہ جانور کہ کھایا جاوے گوشت اُسکا پس نہین مضائقہ ساتھ پیشاب اُسکے کے روایت کی یہ احمد اور دارقطنی نے ف ظاہر اس حدیث سے

تمسک کیا ہے امام مالک اور امام احمد اور محمد اور بعضے شافعیہ نے کہ پیشاب اُن جانوروں کا کہ کھائے جاتے ہیں پاک ہے اور امام اعظم اور امام ابو یوسف
اور سب علما کے نزدیک نجاست خفیفہ ہے وہ کہتے ہیں کہ اسکے مقابلہ میں یہ حدیث عام واقع ہوئی ہے اِسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ
مِنْهُ یعنے پاکی حاصل کرو پیشاب سے اسلیے کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے بموجب اسکے ہر پیشاب نجس معلوم ہوتا ہے پس احتیاطاً بھی چاہیے
ہے کہ اُسکو بھی نجس کہیں ✤ ع ✤ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ باب ہے بیچ بیان مسح کرنے کے موزوں پر ف مسح موزوں کا جائز ہے ساتھ سنت
اور آثار مشہورہ کے اور تصریح کی ہے ایک جماعت نے حافظوں حدیث کے سے کہ حدیث مسح موزہ کی متواتر ہے اور جمع کیے ہیں بعضے محدثوں نے
راوی اسکے صحابہ سے اسی سے زیادہ ہوتے ہیں کہ عشرہ مبشرہ بھی ان میں ہیں اور ابن عبد البر نے کہا کہ نہیں جانتا میں علماے سلف سے
کسی کو کہ اُسنے انکار اسکا کیا ہو اور حسن بصری نے کہا کہ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا میں نے کہ سب اعتقاد اسکا رکھتے تھے اور کرخی نے کہا کہ
خوف کفر کا ہے مجھے اُسپر کہ قبول نہ رکھے مسح موزہ کو اسلیے کہ حدیثیں کہ اس باب میں وارد ہوئی ہیں بیچ معنی تواتر کے ہیں اور امام ابو حنیفہ نے کہا
کہ قائل نہوا میں ساتھ مسح موزہ کے یہاں تک کہ پہونچیں حدیثیں مجھے مانند روشنی آفتاب کے بعد اسکے جاننا چاہیے کہ مسح کرنا موزہ پر رخصت
ہے اور دھونا پانوں کا عزیمت یعنے اولی اور راجح یہ ہے کہ جو کوئی اعتقاد نہ رکھے مسح موزہ کا وہ مبتدع ہے لیکن جو کوئی اعتقاد رکھے اور مسح نکرے
بسبب عزیمت کے وہ ثواب دیا جاتا ہے اور مواہب لدنیہ میں ہے کہ علما کو اختلاف ہے اسمیں کہ مسح کرنا موزہ پر افضل ہے یا اُسکو اُتار کر پانوں دھونے
افضل ہیں بعضوں نے تو کہا ہے کہ مسح کرنا افضل ہے کیونکہ اسمیں رد ہے اہل بدعت کا یعنے روافض و خوارج کا کہ وہ طعن کرتے ہیں اسپر چنانچہ
مختار مذہب امام احمد کا یہی ہے اور امام نووی نے کہا کہ مذہب ہمارے علما یعنے شافعیہ کا یہ ہے کہ دھونا پانوں کا افضل ہے اسلیے کہ یہ اصل ہے لیکن
شرط یہ ہے کہ ترک نکرے مسح کو اور صاحب سفر السعادت نے کہا کہ آنحضرت صلعم کو تکلف نتھا دونوں چیزوں میں اگر موزہ پہنے ہوتے نہ اُتارتے
پانوں دھونے کے لیے اور اگر نہ پہنے ہوتے موزہ نہ پہنتے مسح کے لیے اور علما کو اختلاف ہے اسمیں لیکن اچھی بات یہی ہے کہ موافق سنت کے ہو
یعنے بے تکلفی رکھے اس باب میں ✤ ع ✤ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ
عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہے شریح بن ہانی سے
کہا کہ پوچھا میں نے حضرت علی بیٹے ابی طالب کے سے یعنے مدت مسح کرنے کی سے موزوں پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مدت ٹھہرائی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین رات مسافر کے لیے اور ایک دن اور ایک رات مقیم کے لیے روایت کی یہ مسلم نے ف
یعنے مسافر تین دن اور تین رات تک مسح کیا کرے اور مقیم ایک رات دن اور ابتدا اس مدت کی جمہور علما کے نزدیک اُسوقت سے ہے کہ
جب وضو ٹوٹے مثلاً ایک شخص نے دوپہر کو وضو کر کے موزہ پہنا اور وضو ٹوٹا شام کو تو شام سے ایک دن ایک رات گنیگا ✤ ع ✤ (وَعَنِ الْمُغِيرَةِ
بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ
الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ أَخَذْتُ أُهَرِيقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ
مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ
فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَيُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَأَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ
مَعَهُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ تحقیق اُنھوں نے جہاد کیا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے جہاد تبوک کا کہا مغیرہ نے پس نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف پاخانہ کے پہلے فجر کے پس اٹھائی مین نے ساتھ انکے چھاگل پس جب پھرے شروع کیا مین نے پانی ڈالنا ہاتھون انکے پر چھاگل سے پس دھوئے دونون ہاتھ اپنے اور منھ اپنا اور تھا انپر جبہ صوف کا شروع کیا کھولنا ہاتھون اپنے سے پس تنگ ہوئین آستینین جبہ کی پس نکال لیے دونون ہاتھ اپنے نیچے جبہ کے سے اور ڈالدیا جبہ کو اپنے مونڈھون پر اور دھوئے دونون ہاتھ پھر مسح کیا اپنی پیشانی پر یعنے چوتھائی حصہ سر پر اور پگڑی پر پھر قصد کیا مین نے تا نکالون مین دونون موزے انکے پس فرمایا چھوڑ دے انکو پس تحقیق مین نے پہنا تھا انکو اس حالت مین کہ پاک تھے یعنے پانون پس مسح کیا انپر پھر سوار ہوئے اور سوار ہوا مین اپس پہونچے ہم طرف قوم کے اور تحقیق قوم کھڑی ہوئی تھی طرف نماز کے یعنے نماز صبح کے اور نماز پڑھواتے تھے انکو عبدالرحمن بن عوف اور تحقیق پڑھوائی تھی انکو ایک رکعت پھر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا یعنے تا حضرت صلعم امامت کرین پس اشارہ کیا حضرت صلعم نے طرف انکے کہ یونہی کھڑا رہ پس پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دو رکعتون مین سے ساتھ انکے یعنے دوسری رکعت مین اقتدا کیا انکا پس جب سلام پھیرا عبدالرحمن نے کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑا ہوا مین ساتھ انکے پس پڑھی ہمنے وہ رکعت کہ رہ گئی تھی ہمسے روایت کی یہ مسلم نے **ف** حضرت صلعم پہلے فجر کے پاخانہ تشریف لیگئے اسمین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے کہ پہلے داخل ہونے وقت عبادت کے سامان عبادت کا درست کرلے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کروادے تو جائز ہے اور راوی نے بعد ذکر کرنے ہاتھون کے دھونے کے دھونا منھ کا ذکر کیا کلی اور ناک مین پانی دینا نہ ذکر کیا اختصار کے لیے یا از راہ نسیان کے یا اسلیے کہ وہ داخل ہین منھ کی حدین اور پگڑی پر مسح کرنے کے یہ معنی ہین کہ چوتھائی سر پہ مسح کرکے اداے سنت کے لیے بجاے مسح تمام سر کے پگڑی پر کرلیا تحقیق اسکی باب الوضو مین ہوچکی ہے اور دوسری رکعت مین اقتدا کیا اس سے معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنے سے کم درجہ والے کا اقتدا کرے تو جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ معصوم ہونا امام کا شرط نہین اسمین رد ہے امامیہ کا کہ وہ کہتے ہین شرط ہے اور اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جسکی کوئی رکعت امام کے ساتھ پڑھنی رہجاوے تو وہ اسکی ادا کے لیے تب اٹھے کہ امام جب سلام پھیر چکے چنانچہ امام شافعیؒ کے نزدیک تو پہلے سلام امام کے سے اٹھنا جائز ہی نہین اور ہمارے علما کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے مگر جس صورت مین جانتا ہے کہ اگر نہ اٹھونگا تو نماز فاسد ہوجاویگی مثلاً اگر صبح کی نماز مین انتظار امام کے سلام کا کرتا ہے تو خوف ہے طلوع آفتاب کا اس صورت مین جائز ہے کھڑے ہونا پہلے سلام امام کے اور اس مسئلہ کی تفصیل فقہ مین لکھی ہے وہان دیکھنا چاہیے اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام کے آنے کو دیر لگے اور معلوم نہو کہ امام کب آویگا تو مستحب ہے کہ امام کا انتظار نکرین لیکن جس صورت مین جانتے ہون آنا امام کا تو مستحب ہے انتظار کرنا اور اگر امام کا مکان قریب ہو مسجد سے تو مستحب ہے نماز کی خبر کردینی اسکو وقت نماز کے ۔ ع

**الفصل الثانی** فصل دوسری (عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ رخص للمسافر ثلثۃ ایام ولیالیہن وللمقیم یوما ولیلۃ اذا تطہر فلبس خفیہ ان یمسح علیہما رواہ الاثرم فی سننہ وابن خزیمۃ والدارقطنی وقال الخطابی ہو صحیح الاسناد ہکذا فی المنتقی) روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دی انھون نے مسافر کو تین دن اور تین رات اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات جس وقت کہ وضو کیا ہو پس پہنے موزے یہ کہ مسح کرے انپر روایت کی یہ اثرم نے اپنی سنن مین اور ابن خزیمہ نے اور دارقطنی نے اور کہا خطابی نے یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اسی طرح سے ہے منتقی مین کہ کتاب ہے ابن تیمیہ حنبلی کی (وعن صفوان بن عسال قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا کنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلثۃ ایام ولیالیہن الا من جنابۃ ولکن من غائط وبول ونوم رواہ الترمذی والنسائی) اور روایت ہے صفوان ابن عسال سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو جس وقت کہ ہوتے ہم مسافر یہ کہ نکالین ہم موزے اپنے

تین دن اور تین رات مگر جنابت سے ولیکن نہ نکالیں ہم پاخانہ سے یا پیشاب سے یا سونے سے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** یعنے غسل جنابت کے لیے موزے آتارنے کو فرماتے کہ اس حالت میں مسح درست نہیں اور پاخانہ یا پیشاب یا سونے کے بعد جو وضو کرتے تو حکم تھا کہ موزے نہ اتارین نہیں اور مدت مذکورہ تک مسح کیا کرین ۲ ح (وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ فَمَسَحَ اَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَكَذَا ضَعَّفَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ وضو کرایا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک میں پس مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے اُسکے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث معلول ہے اور پوچھا مین نے ابازرعہ اور محمد یعنے بخاری سے حال اس حدیث کا پس کہا دونون نے یہ نہین صحیح اور اسی طرح ضعیف کہا ہے اسکو ابوداؤد نے **ف** امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک پشت قدم پر مسح کرنا واجب ہے اور نیچے یعنے تلوے پر سنت ہے اور امام احمد اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک پشت قدم پر فقط کرے دلیل انکی یہ ہے کہ اس حدیث مین علما نے کلام کیا ہے اور اسکے مقابلہ مین اور حدیثین ہین خلاف اسکے واسطے انکے انہین پر عمل کرنا چاہیے اور حدیث معلول محدثین کے نزدیک وہ ہے کہ اُسمین ایک سبب پوشیدہ ہو کہ اُسکا نقصان کرتا ہو اور اسی کے موافق اس حدیث پر عمل نکرین اور وجہ ضعف اس حدیث کی یہ ہے کہ متصل ہونا اس حدیث کا ساتھ مغیرہ کے ثابت نہین ہوا ہے بلکہ وراد جو مولی اور کاتب مغیرہ کا ہے اُس تک پہونچتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ روایت کیا ہے اُسکو ثور بن یزید نے اُسنے رجا بن حیوہ سے اُسنے کاتب مغیرہ سے اور ثور سماع نہین رکھتا ہے رجا سے اور بیچ اکثر طرق حدیث مغیرہ کے مطلق واقع ہوا ہے کہ مسح کیا موزون پر بلا ذکر اعلی و اسفل کے اور حدیث آیندہ مین آیا ہے کہ مسح کیا اوپر کے رخ پس اس حدیث مین اضطراب ہے اور یہ اسباب عدم صحت اُسکے سے ہین ۲ ح (وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت انہین سے ہے کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے تھے موزون پر اوپر کی جانب روایت کی ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** طور مسح موزہ کا یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی انگلیان داہنے پانون کے پنجہ پر رکھے اور بائین ہاتھ کی بائین پانون کے پنجہ پر پھر کھینچ لاوے انگوٹھون کے اوپر تک اور انگلیان چھدری رکھے یہ مسنون طور ہے اور اگر مسح کیا ساتھ ایک انگلی کے تین بار کہ ہر بار نیا پانی لیتا گیا اور ہر بار نئی جگہ پھیرے تو جائز ہو جائیگا اور نہین تو نہین اور اور بہت سے طور مسح کے فقہ مین لکھے ہین جو چاہے انہین دیکھ لے ۲ ح (وَعَنْهُ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے انہین سے کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا اوپر جوربین کے ساتھ نعلین کے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** قاموس مین لکھا ہے کہ جورب کہتے ہین لفافہ پانون کو یعنے جسکو یہان جراب کہتے ہین اور اُسکی کئی قسمین ہین چلپی مین تفصیل اسکی خوب لکھی ہے بعض احکام اُسکے یہان ذکر ہوتے ہین کہ مذہب حنفی مین مسح درست ہے جوربین پر اگر جوربین مجلد ہون یعنے اوپر تلے اُنکے چمڑا لگا ہو یا منعل ہون یعنے فقط نیچے ہی چمڑا ہو یا ثخینین ہون اور تفسیر ثخینین کی یہ ہے کہ اس سے چل سکے ایک فرسخ اور ٹھہری رہے پنڈلی پر بغیر باندھنے اور نہ دکھلائی دے اندر کا رنگ اُسکا اور پانی اسمین پیٹھے نہین اور چلپی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر جوربین منعلین غیر ثخینین ہون تو اُسپر مسح جائز نہین پس منعلین پر جب درست ہوگا کہ ثخینین بھی ہون اور امام شافعی کے نزدیک جورب پر جائز نہین اگرچہ منعل ہو پس یہ حدیث حجت ہے انپر اور اسپر مسح کرنا روایت کیا گیا ہے حضرت علی اور ابن مسعود اور انس بن مالک اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم سے اور مراد نعلین سے دو احتمال ہین ایک یہ ہے کہ مراد پاپوشین ہین یعنے مسح کیا جوربین پر ساتھ پاپوشون کے کیونکہ بیچ عرب کے پاپوش مین فقط تسمہ ہی لگا ہوتا ہے مانع مسح کا نہین اور دوسری مراد یہ ہے کہ مسح کیا

ان جورہین پر کہ اُسکے نیچے چمڑا لگا تھا ہو ع و درمختار و مولانا الفصل الثالث فصل تیسری (عن المغيرة قال مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم
على الخفين فقلت يا رسول الله نسيت قال بل انت نسيت بهذا امرني ربي عز وجل رواه احمد وابو داود) روایت ہے مغیرہ سے کہا مسح کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے موزون پر پس کہا مین نے ای رسول خدا کے بھول گئے تم یعنے موزے اُتار کر پانون نہ دھوئے فرمایا نہین بلکہ تو بھول گیا
یعنے خطا کی بیچ نسبت کرنے نسیان کے مجھکو ساتھ اسی کے حکم کیا ہے مجھکو رب میرے عزت والے اور بزرگی والے نے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد
نے (وعن علي انه قال لو كان الدين بالرأي لكان اسفل الخف اولى بالمسح من اعلاه وقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على
ظاهر خفيه رواه ابو داود والدارمي معناه) اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہ کہا اگر ہوتا دین ساتھ عقل کے البتہ ہوتی نیچے کی جانب موزے
کی بہتر ساتھ مسح کرنے کے اوپر کی جانب اُسکی سے اور تحقیق دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے اوپر کی جانب موزے
اپنے کے پر روایت کی یہ ابوداؤد نے اور دارمی نے معنی اسکے ف اور ہوتی نیچے کی جانب موزے کی بہتر ساتھ مسح کے اسلیے کہ نیچے کی جانب
نجاست وغیرہ پر پڑتی ہے پس پاکی اور ستھرائی اُسکی اولی اور انسب معلوم ہوتی ہے از راہ عقل کے لیکن شرع مین عقل کو دخل نہ دینا چاہیے بلکہ عقل
کامل تابع ہوتی ہے شرع کی کیونکہ عاجز جاتی ہے اپنے کو دریافت کرنے حکمتون آیہ سے پس عاقل کو چاہیے کہ ہر نوع تابع شریعت کا رہے تابع
عقل کا نہو رہے کہ جو گمراہ ہوئے فرقے قسم کے فلاسفے اور حکماؤں اور اہل اہوا سے سب بسبب متابعت عقل ہی کے گمراہ ہوئے ہین ہو ع
ف موزہ اگر بقدر چھوٹی تین انگلیون پانون کے پھٹ جاوے تو اسپر مسح کرنا درست نہین ہوتا اور اگر ایک موزہ تھوڑا تھوڑا کئی جا سے
پھٹا کہ اگر اُسکو جمع کرین تو تین انگشت کے قدر ہو جاتا ہے اُسپر بھی درست نہین اور اگر دونون تھوڑے تھوڑے پھٹے ہین کہ اگر انکو جمع کرے تو
اُسقدر ہو جاتا ہے تو اسکا اعتبار نہین مسح اسپر درست ہوگا اور توڑتی ہے مسح کو وہ چیز کہ توڑتی ہے وضو کو اور توڑتا ہے اُسکو اُتارنا موزے کا بعد مسح
کے اور توڑتا ہے اُسکو گذرنا مدت مسح کا اگر خوف نہو تلف پانون کا بسبب سردی کے یعنے اگر اُتارنے مین خوف ہے تلف پانون کا تو مسح نہین
ٹوٹنے کا جبتک خوف باقی ہے مسح بھی باقی ہے اور اگر موزہ اُتارا یا مدت مسح کی گذر گئی اور یہ باوضو ہے تو فقط پانون ہی دھو لیوے از سر نو وضو کرنا
ضرور نہین اور اگر آدھے سے زیادہ قدم پنڈلی موزہ مین نکل آوے تو بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے اور اگر مقیم نے مسح کیا اور پہلے گذرنے ایک رات
دن کے یہ مسافر ہوا تو مدت سفر کی پوری کرے یعنے تین رات دن تک کیا کرے اور اسی طرح اگر مسح کیا مسافر نے اور پھر مقیم ہو گیا ایک
رات دن کے بعد تو اُتار ڈالے موزہ کہ مدت اُسکی ہو چکی اور معذور مثلا ظہر کے وقت وضو کرکے موزہ پہنے اور سوا اس عذر کی چیز کے کسی اور چیز
سے وضو ٹوٹ جاوے تو مسح اُسکو جائز ہے جبتک وقت اُسکا ہے اور بعد تمام ہونے وقت کے مسح ٹوٹ جاویگا ملتقی باب التیمم باب ہے
بیچ بیان تیمم کے ف تیمم لغت مین معنی قصد کے ہے اور شرع مین مراد ہے قصد کرنا خاک پاک کا یا اُس چیز کا کہ قائم مقام خاک کے ہے یعنے پتھر چونہ وغیرہ
اور ملنا منھ اور ہاتھ پر اُسکو ساتھ نیت طہارت کے اور علما کو اختلاف ہے اسمین کہ تیمم کی دو ضربے ہین ایک منھ کے لیے اور دوسرا دونون ہاتھون
کے لیے کہنیون تک یا ایک ضربہ ہے واسطے منھ اور ہتیلیون کے پس اول یعنے دو ضربہ تو قول ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور امام مالک کا
ہے اور مختار مذہب شافعی کا بھی یہی ہے اور بعضے حنبلیون کا بھی اور یہی قول حضرت علی اور ابن عمر اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبداللہ
اور سفیان ثوری اور اکثر علما کا ہے اور دوسرا یعنے ایک ضربہ مشہور امام احمد کا اور قول قدیم امام شافعی کا ہے اور یہی منقول ہے عطا اور مکحول اور
اوزاعی وغیرہم سے اور دونون جانب مین حدیثین بھی واقع ہوتی ہین چنانچہ آگے آوینگی ہو ع ح الفصل الاول فصل پہلی (عن
حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلنا على الناس بثلث جعلت صفوفنا كصفوف الملائكة وجعلت لنا الارض كلها مسجدا و

وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہے حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے بزرگی دیے گئے ہم لوگوں پر اپنے
پہلی امتوں پر ساتھ تین چیزوں کے گردانی گئیں صفیں ہماری یعنے نماز میں با جماعت میں مانند صفوں فرشتوں کے یعنے جیسے انکو صف
باندھکر عبادت کرنے میں قرب اور بزرگی حاصل ہوتی ہے ویسے ہی ہمکو اور گردانی گئی واسطے ہمارے زمین تمام نمازگاہ اور گردانی گئی مٹی
اسکی واسطے ہمارے پاک کرنے والی جس وقت کہ نپاویں پانی روایت کی یہ مسلم نے ف اگلی امت میں قید جماعت کی نتھی جسطرح چاہتے
اسطرح نماز پڑھ لیتے اور نماز نہ جائز ہوتی تھی انکی سوا کنائس اور بیع کے کہ یہ نام انکے عبادت خانوں کے ہیں اور تیمم بھی انکو کرنا درست نتھا
پس فرمایا کہ ان تین باتوں میں ہمیں بزرگی ہوئی پھر کہ ہمیں جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور وعدہ ایسے ثواب کا ہوا اور ساری زمین مسجد ہوئی
یعنے جہاں نماز پڑھیں گے جائز ہو جائے گی اور جہاں پانی نملے مٹی سے تیمم کرلیں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص مٹی ہی سے تیمم
کرے اور چیز سے نہ کرے جیسا کہ مذہب شافعی وغیرہ کا ہے اور امام ابو حنیفہ اور مالکؒ اور محمدؒ کے نزدیک درست ہے ہر چیز سے کہ وہ جنس زمین
سے ہو اور جنس زمین سے وہ چیز ہے کہ آگ سے نہ پگھلے اور نہ نرم ہو وے اور جلانے سے راکھ نہ ہو جاوے دلیل انکی حدیث جابر کی ہے کہ صحیح بخاری
میں منقول ہے وہ یہ ہے جعلت لی الارض مسجدا وطهورا یعنے گردانی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی پس لفظ ارض شامل ہے ہر چیز کو کہ
وہ جنس زمین سے ہو ع ح (وَعَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ
مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور
روایت ہے عمران سے کہا تھے ہم سفر میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی لوگوں کو پس جبکہ پھرے نماز اپنی سے ناگہاں دیکھا
ایک شخص کو الگ بیٹھا ہے قوم سے کہ نہ نماز پڑھی تھی اسنے ساتھ قوم کے پس فرمایا حضرت صلعم نے کس چیز نے منع کیا تجھکو اے فلانے یہ کہ نماز پڑھے
تو ساتھ قوم کے کہا پہونچی مجھکو جنابت اور نہیں پانی فرمایا لازم ہے تجھکو مٹی یعنے تیمم اس سے پس تحقیق وہ کافی ہے تجھکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
(وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِيْ سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ
وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ
فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِيْهِ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْاَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ) اور روایت
ہے عمار سے کہا آیا ایک شخص طرف حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے پس کہا تحقیق ہوا میں جنبی اور نہیں پایا میں نے پانی یعنے آیا تیمم کروں یا کیا کروں
پس کہا عمار نے واسطے عمر کے کیا نہیں یاد رکھتے تم تحقیق تھے ہم بیچ سفر کے میں اور تم یعنے اور ہم دونوں جنبی ہوئے پس تمنے نماز نہیں پڑھی
اور میں لوٹا خاک میں اور نماز پڑھی پھر ذکر کیا یہ یعنے سارا حال آگے حضرت نبی صلعم کے فرمایا سوائے اسکے نہیں کفایت کرتا ہے تجھکو اسطرح سے پس
مارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اپنے زمین پر اور پھونک ماری انمیں پھر مسح کیا ساتھ انکے منھ اپنے پر اور ہاتھوں اپنے پر روایت
کی یہ بخاری نے اور مسلم میں مانند اسکے ہے اور بیچ اسکے یہ ہے کہ کہا سوائے اسکے نہیں کفایت کرتا ہے تجھکو یہ کہ مارے تو دونوں ہاتھ اپنے زمین پر پھر پھونکے
پھر مسح کرے ساتھ ان دونوں کے منھ اپنے پر اور ہاتھوں اپنے پر ف اس حدیث میں جواب حضرت عمرؓ کا مذکور نہیں لیکن آیا ہے بیچ بعضے طرق حدیث
کے کہ حضرت عمرؓ نے اس شخص کو جواب دیا لا تصل یعنے نماز نہ پڑھ جب تک کہ نپاوے پانی مذہب عمرؓ کا یہی تھا کہ جنبی کے لیے تیمم نہیں اور ممکن
ہے کہ حضرت عمرؓ نے جو سکوت کیا بھول گئے ہوں حکم تیمم کا جنبی کے لیے پس عمار نے سارا قصہ بیان کیا تا اس سے یاد آجاوے کہ جنابت کے لیے
بھی تیمم جائز ہے اور پس تمنے نماز نہیں پڑھی یعنے اس توقع پر کہ پانی ملجاوے گا پہلے جانے وقت کے یا اس انتظار میں کہ تیمم تو ائد تھا حدث وضو کے ہے

نہ غسل کے اور یہی بات ظاہر تر ہے سبب اس اعتقاد انکے کا یہ تھا کہ انکو یہ مسئلہ اچھی طرح معلوم نتھا اتفاق نہوا تھا حضرت صلعم سے سوال کرنیکا
پس یہ اعتقاد اور ون کا نتھا اسکے نزدیک تیمم قائم مقام غسل کے بھی ہے اور مین لوٹنا خاک مین یعنے انھون نے جانا کہ جیسے پانی غسل مین تمام
اعضا پر پہونچاتے ہین ویسے ہی خاک پہونچانی چاہیے اور ہاتھ اسلیے پھونکے کہ مٹی منھ کو لگ کر منھ نہ بگڑ جاوے کہ وہ حکم مثلہ مین ہے مثلہ کہتے ہین اللہ
کی پیدایش کے بگاڑنے کو پس بعضے فرقہ جو بھبوت وغیرہ منھ کو ملتے ہین منع ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ تیمم مین ایک ضربہ کافی ہے جیساکہ
مذہب بعضون کا ہے اور امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی رح کے نزدیک دو ضربہ چاہیین ایک منھ کے لیے اور ایک ہاتھون کے لیے کہنیون تک
پس توجیہ اس حدیث کی شیخ محی الدین نووی نے یون کی ہے کہ مقصود حضرت صلعم کو فقط بیان تھا کہ صورت ضربہ کی دکھاوین عمار کو کہ اسطرح کرلیا
جنابت کے لیے لوٹنا خاک مین ضرور نہین پس کیفیت سارے تیمم کی بیان کرنی نہ منظور تھی اسی طرح عمار نے تعلیم ضربہ کی روایت کی اسلیے اور روایتین
جو عمار سے بیچ حق تیمم کے آئی ہین اسمین صریح دو ضربین مذکور ہین اور مراد کفین سے یہان ذراعین یعنے ہاتھ کہنیون تک ہین * ع ح (وعن
ابی الجہیم بن الحارث بن الصمۃ قال مررت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یبول فسلمت علیہ فلم یرد علی حتی قام الی جدار فحتہ بعصا
کانت معہ ثم وضع یدیہ علی الجدار فمسح وجہہ وذراعیہ ثم رد علی ولم اجد ہذہ الروایۃ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولکن ذکرہ فی شرح السنۃ
وقال ہذا حدیث حسن) اور روایت ہے ابی الجہیم بن حارث بن صمہ سے کہا گذرا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ پیشاب کرتے تھے
پس سلام کیا مین نے آپپر پس نہ جواب دیا مجھکو سلام کا یہانتک کہ کھڑے ہوئے طرف دیوار کے پس کھرچا اسکو ساتھ لاٹھی کے کہ تھی ساتھ انکے
پھر رکھے دونون ہاتھ اپنے دیوار پر پھر مسح کیا اپنے منھ پر اور ہاتھون پر پھر جواب دیا مجھکو کہا صاحب مشکوۃ نے نہین پائی مین نے یہ روایت صحیحین
مین اور نہ کتاب حمیدی کی مین ولیکن ذکر کیا محی السنہ نے اسکو شرح السنہ مین اور کہا یہ حدیث حسن ہے یعنے پس اسکو اس فصل مین مصابیح والے
کو نہ لانا تھا ف مٹی دیوار کی اسلیے کھرچی کہ اسمین سے غبار اٹھنے لگے کہ اسپر تیمم کرنا افضل ہے اور باعث زیادتی ثواب کا ہے اور یہ حدیث دلالت
کرتی ہے اسپر کہ مستحب ہے طہارت کرنی ذکر اللہ کے لیے اور اسپر دلالت کرتی ہے کہ مستحب ہے ہمیشہ طاہر رہنا * ع **الفصل الثانی** فصل دوسری
عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین فاذا وجد الماء فلیمسہ
بشرہ فان ذلک خیر رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وروی النسائی نحوہ الی قولہ عشر سنین) روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مٹی پاک پاک کرنے والی ہے مسلمان کی اگرچہ نپاوے پانی دس برس پس جبکہ پاوے پانی لگاوے اسکو بدن اپنے پر
پس تحقیق یہ بہتر ہے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے تا قول عشر سنین ف مراد دس برس
سے کثرت ہے نہ یہی مدت اسمین دلالت ہے اسپر کہ جانا وقت نماز کا تیمم کو نہین توڑتا بلکہ حکم اسکا مانند حکم وضو کے ہے کہ ایک تیمم سے جتنے فرض
یا نفل چاہیے پڑھے جیساکہ مذہب ہمارا ہے اور امام شافعی کے نزدیک تیمم مانند وضو معذور کے ہے کہ بعد جانے وقت کے تیمم ٹوٹ جاتا ہے
پس جبکہ پاوے پانی یعنے اتنا کہ کفایت کرے غسل کو یا وضو کو اور زیادہ ہو حاجت پینے کی سے اور قادر بھی ہو اسکے استعمال پر پس لگاوے
اسکو بدن پر یعنے وضو کرے یا غسل کرے پس یہ بہتر ہے یعنے اب وضو واجب ہوا تیمم نہین درست ہوئیگا * ع (وعن جابر قال خرجنا فی
سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجہ فی راسہ فاحتلم فسال اصحابہ ہل تجدون لی رخصۃ فی التیمم قالوا ما نجد لک رخصۃ وانت تقدر علی الماء فاغتسل
فمات فلما قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بذلک قال قتلوہ قتلہم اللہ الا سالوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السوال انما کان یکفیہ ان
یتیمم ویعصب علی جرحہ خرقۃ ثم یمسح علیہا ویغسل سائر جسدہ رواہ ابو داؤد ورواہ ابن ماجہ عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس) اور روایت

ہی جابر سے کہا نکلے ہم سفر مین پس لگا یا ایک شخص کے ہم مین سے پتھر پس زخم ڈالا بیچ سر اُسکے کے پس حاجت نہانے کی ہوئی اُس زخمی کو پس پوچھا اُسنے اپنے یارون سے کیا پاتے ہو واسطے میرے رخصت بیچ تیمم کرنے کے کہا اُنھون نے نہین پاتے ہم واسطے تیرے رخصت اور تو قادر ہی پانی پر پس نہایا وہ پھر مرگیا پس جب پھر آئے ہم حضرت کے پاس خبر دیے گئے ساتھ اس امر کے فرمایا مارا لوگون نے اُسکو مارے انکو اللہ کیون نہ پوچھا اُسوقت کہ نجانا پس سواے اسکے نہین کہ شفا بیماری نادانی کی پوچھنا ہی سواے اسکے نہین ہی کہ کفایت کرتا اُسکو یہ کہ تیمم کرتا اور باندھتا اوپر زخم اپنے کے کپڑا پھر مسح کرتا اُسپر اور دھوتا تمام بدن اپنا روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے عطا ابن ابی رباح سے اسنے ابن عباس سے ف اور تو قادر ہی پانی پر یعنے وہ لوگ اس آیۃ فلم تجدوا ماءً سے یہ سمجھے کہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہین اور یہ نہ سمجھے کہ باوجود ہونے پانی کے قادر بھی ہو اُسپر اور ضرر بھی نکرے جب تیمم جائز نہو گا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جمع کرے درمیان تیمم اور دھونے سارے بدن کے جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور مذہب حنفی مین ایک ہی چیز کرے پس حنفی شافعی کو یہ جواب دیتے ہین کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور مخالف قیاس کے ہی کہ لازم آتا ہی جمع ہونا بدل اور مبدل منہ کا اور خلاصہ اس مسئلہ کا یہ ہی کہ جو کوئی خوف رکھتا ہو تلف کا بسبب استعمال پانی کے تو جائز ہی اُسکو تیمم بلا خلاف اور جو کوئی ڈرے زیادتی مرض سے یا دیر کر اچھے ہونے سے تو جائز ہی نزدیک ابی حنیفہ اور مالک کے یہ کہ تیمم کرے اور نماز پڑھے اور اُسکو پھیرنا نماز کا پھر نہین ضرور اور مذہب شافعی مین بھی یہی بات غالب ہی اور جسکے کسی عضو مین زخم یا پھوڑا ہو اور اسپر پٹی بندھی ہو اور خوف ہو اسکے دور کرنے مین تلف کا پس نزدیک شافعی کے مسح کرے پٹی پر اور تیمم کرے اور ابو حنیفہ اور مالک نے کہا کہ جب ہو بعض بدن اسکا زخمی اور بعض اچھا تو دیکھین گے کہ اکثر بدن اچھا ہی تو اُسکو دھووین گے اور زخم پر مسح کرینگے اور اگر ہو اکثر زخمی تو تیمم کرینگے اور دھونا ساقط ہوگا اور کہا امام احمد نے دھووین اچھے کو اور تیمم کرے زخم کے لیے ع (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى هُوَ وَأَبُو دَاوُدَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا نکلے دو شخص سفر مین پس آیا وقت نماز کا اور نتھا ساتھ اُنکے پانی پھر تیمم کیا دونون نے مٹی پاک سے اور نماز پڑھی پھر پایا پانی بیچ وقت کے پس پھیری ایک نے اُن دونون مین سے نماز ساتھ وضو کے اور نہ پھیری دوسرے نے پھر آئے دونون حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کیا یہ پس فرمایا حضرت نے واسطے اُسکے کہ نہ پھیری تھی نماز پہونچا تو سنت کو اور کافی ہی تجھکو نماز تیری اور کہا واسطے اُس شخص کے کہ وضو کیا تھا اور پھیری نماز واسطے تیرے ہی ثواب دو بار روایت کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے اور تحقیق روایت کی نسائی اور ابو داؤد نے بھی عطا ابن یسار سے بطریق ارسال کے ف پہونچا تو سنت کو یعنے حکم شریعت یون ہی تھا جسطرح تو نے کیا کہ بسبب نہ پانے پانی کے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور پھر اُسکو نہ پھیرا اور دوسرے کو دوہرا ثواب فرمایا اسلیے کہ ایک بسبب اداے فرض کے ہوا اور دوسرا بسبب اداے نفل کے اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ جب پانی دیکھے تیمم کرنیوالا بعد فارغ ہونیکے نماز سے تو اُسپر پھیرنا نماز کا لازم نہین اگرچہ وقت باقی ہو اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ جب پانی پاوے بعد داخل ہونے کے نماز مین پس جمہور یعنے اکثر علما تو کہتے ہین کہ اس نماز کو توڑے نہین اور وہ نماز صحیح ہی اور کہا ہی امام ابو حنیفہ نے اور احمد نے ایک روایت مین کہ باطل ہوجاتا ہی تیمم اسکا اور جب تیمم کرے اور پانی پاوے پہلے داخل ہونے کے نماز مین پس اجماع ہی علما کا اسپر کہ تیمم اُسکا باطل ہوا ع الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابی جہیم بن حارث بن صمہ سے کہا آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کوین جمل کے سے کہ مدینہ مین ہی پس ملا انسے ایک شخص یعنے یہی ابوجہیم پس سلام کیا آنپر پس نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ آئے دیوار پاس پس مسح کیا منھ اپنے کو اور ہاتھون اپنے کو یعنے تیمم کیا پھر جواب دیا اُسکے سلام کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّهُمْ تَمَسَّحُوْا وَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيْدِ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوْا بِاَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْهِهِمْ مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِاَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ مَرَّةً اُخْرٰى فَمَسَحُوْا بِاَيْدِيْهِمْ كُلِّهَا اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ اَيْدِيْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی عمار بن یاسر سے کہ وہ تھے حدیث کرتے یہ کہ صحابہ نے تیمم کیا مٹی سے اس حال مین کہ وہ تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز فجر کے پس مارے ہاتھ اپنے مٹی پر پھر پھیرے مونھون اپنے پر پھیرنا ایکبار پھر عود کیا پس مارے ہاتھ اپنے مٹی پر ایکبار پھر پھیرے ہاتھون اپنون پر سب پر یعنے مونڈھون تلک اور بغلون تلک اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے سے روایت کی یہ ابوداود نے **ف** من بطون ایدیہم مین لفظ من کا ابتدا کے لیے ہی یعنے پہلے ہاتھون کے اندر کے رخ پر ہاتھ پھیرے نہ ہاتھون کے اوپر کے رخ پر جیسے کہ ذکر کیا ہی اُسکو فقہا نے بیچ باب استحباب کے یا یہ معنی ہین کہ شروع کیا تیمم کرنا ہتھیلیون سے یہ معنی مناسب ہین اس مقام کے اور صحابہ نے جو اسطرح تیمم کیا سبب اسکا یہ تھا کہ اُنھون نے دیکھا کہ لفظ ید کا آیۂ تیمم کی بیچ مطلق آیا ہی پس ہاتھ کا اطلاق سب پر ہو سکتا ہی اور جمہور علما نے نظر کی کہ تیمم فرع ہی وضو کا پس جہانتک وضو مین ہاتھ دھوتے ہین وہین تک تیمم مین بھی ہاتھ پھیرا چاہیے اور سواے اسکے حضرت کے تیمم مین جو آیا ہی کہ مسح کیا ذراعین پر اُس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی

ع **ف** تیمم کرے مسافر اور جو کہ دور ہو پانی سے ایک کوس مسافر ہو یا مقیم خواہ شہر مین خواہ باہر شہر کے یا بسبب بیماری کے کہ ڈرتا ہو زیادتی اُسکی سے یا ڈر ہو دیر کر اچھی ہونے بیماری کا یا ڈر ہو دشمن کا یا درندے کا یا پیاس کا یا ڈول وغیرہ نہ بہم پہونچے تو ان سب صورتون مین تیمم کرے اس چیز سے کہ جنس زمین سے ہو مانند مٹی کے اور ریت کے اور چونے کے اور قلعی کے اور سرمہ کے اور ہرتال کے اور پتھر کے اور سب جواہرات کے سواے موتی اور مونگے کے اگرچہ ان چیزون پر غبار نہو اور جو چیز جنس زمین سے نہو اس سے تیمم جب درست ہوگا کہ غبار ہو اُسپر اور شرط تیمم کی یہ ہی کہ عاجز ہو استعمال پانی کے سے حقیقۃً یا حکماً اور طہارت خاک کی بھی شرط ہی اور استیعاب بھی یعنے اعضاے تیمم پر سب پر ہاتھ پھیرے کہین خالی نرہے اور نیت اُسکی بھی ضرور ہی نیت کرے اس عبادت مقصودہ کی کہ جو صحیح نہوتی ہو بدون طہارت کے یعنے نماز پڑھنے کی نیت کرے پس اگر تیمم کرے کافر اسلام کے لیے یا کوئی تیمم کرے مسجد مین جانے کے لیے تو اُس سے نماز جائز نہین ہونے کی اور نہین شرط ہی تعیین حدث کی یا جنابت کی اور طور تیمم کا یہ ہی کہ دونون ہاتھ زمین پر مارے پھر اُنکو جھاڑ کر منھ پر پھیرے پھر دوسری دفعہ اسی طرح مار کر جھاڑے اور پھیرے ہتیلی داہنے ہاتھ کی اوپر کے رخ بائین ہاتھ کے اور اندر کے رخ پر کہنی سمیت پھر اسی طرح داہنے ہاتھ پر بایان ہاتھ پھیرے اور برابر ہی اسمین جنبی اور محدث اور حائض اور نفاس والی اور جائز ہی تیمم پہلے آنے وقت نماز کے اور پڑھے اس سے بھی جو چاہے فرض اور نفل مانند وضو کے اور جائز ہی واسطے خوف فوت ہونے نماز جنازہ کے یا عید کے ابتداءً اور بنا یعنے پہلے سے اور درمیان مین نہ واسطے خوف فوت ہونے جمعہ کے اور نماز وقتیہ کے اور نہین توڑتا ہی اُسکو مرتد ہو جانا بلکہ توڑتی ہی اُسکو وہ چیز کہ وضو کو توڑتی ہی اور توڑتا ہی اُسکو قادر ہونا پانی پر کہ کافی ہو طہارت کے لیے اور توڑتا ہی قادر ہونا پانی کے استعمال پر اور اگر مسافر پانی اپنے اسباب مین رکھکر بھول گیا اور نماز پڑھ لی تیمم سے تو پھر جب پانی یاد آوے تو نماز کو پھیرے نہین اور مستحب ہی اُسکو کہ توقع رکھتا ہی پانی ہاتھ لگنے کی کہ تاخیر کرے نماز کو آخر وقت تک یعنے جب تلک کہ وقت مکروہ نہ آجاوے اور واجب ہی طلب کرنا پانی کا تین سو چار سو ہاتھ تک اگر گمان رکھتا ہی نزدیکی اُسکی کا اور نہین تو نہین اور واجب ہی خریدنا پانی کا اگر اُسکے پاس قیمت ہی اور وہ بیچا جاتا ہی ثمن مثل کو یعنے اپنے بھاؤ اور نہین تو نہین اور اگر اُسکے رفیق کے

پاس پانی ہو تو مانگے اُس سے پس اگر وہ نہ دے تو تیمم کرے اور اگر تیمم کرے مانگنے سے پہلے یا جنبی تیمم کرے شہر مین واسطے خوف جاڑے کے تو جائز ہو ۔ ملتقی

## باب الغسل المسنون

باب ہی بیچ بیان غسل مسنون کے **الفصل الاول** فصل پہلی (عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل متفق علیہ) روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جبکہ آوے ایک تمہارا نماز جمعہ کو پس چاہیے کہ نہاوے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مختار یہ ہی کہ غسل نماز جمعہ کے لیے ہے کہ اسی طہارت سے جمعہ ادا کرے اور بعضے کہتے ہین کہ غسل واسطے تعظیم وتکریم دن جمعہ کے ہی اور غسل جمعہ کا مستحب موکد ہی نزدیک جمہور کے اور امام مالک کے نزدیک واجب ہی بحسب ایک روایت کے ۵ ح ع (وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم متفق علیہ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہی ہر بالغ پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واجب ہی یعنے ثابت ہی کہ نہین لائق ہی چھوڑنا اسکا اور یہ معنی نہین ہین کہ واجب ہی تارک اسکا گنہگار ہوتا ہی کہا ہی علما نے کہ یہ اور مثل اسکے واسطے تاکید استحباب کے ہی جیسے کہ کہتے ہین کہ رعایت فلانے کی تمپر واجب ہی ابتداے اسلام مین مسجد بہت چھوٹی تھی اور لوگ صوف پہنتے تھے اور محنتین بہت کرتے تھے پس جب انکو پسینا آتا تو لوگ ایذا پاتے تھے بسبب بو کے اسلیے لفظ واجب کا فرمایا تاکہ لوگ حکم نہانے کو جلدی سے قبول کرلین ۵ ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعۃ ایام یوما یغسل فیہ راسہ وجسدہ متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے حق ہی یعنے ثابت اور لازم ہی یا لائق ہی ہر مسلمان پر یعنے عاقل بالغ پر یہ کہ نہاوے ہر ہفتہ مین ایک دن یعنے جمعہ کو کہ دھووے اسمین سر اپنا اور بدن اپنا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ یوم الجمعۃ فبہا ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل رواہ احمد وابو داود والترمذی والنسائی والدارمی) روایت ہی سمرۃ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جسنے وضو کیا دن جمعہ کے پس فرض ادا کیا اور خوب فرض ہی وہ اور جسنے کہ غسل کیا یعنے نماز جمعہ کے لیے پس غسل بہتر ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے ف لفظ فبہا ونعمت کے معنی یہ ہین فبالفریضۃ اخذ ونعمت الفریضۃ ہی یعنے فرض ادا کیا اور کیا خوب فرض ہی وہ اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ غسل دن جمعہ کا سنت ہو واجب نہین ۵ ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل میتا فلیغتسل رواہ ابن ماجۃ وزاد احمد والترمذی وابو داود ومن حملہ فلیتوضأ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہلاوے مردے کو پس چاہیے کہ آپ بھی نہاوے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور جو کوئی اٹھاوے مردے کو یعنے ارادہ کرے اٹھانے کا پس چاہیے کہ وضو کرے ف نہاوے ستھرائی کے لیے کہ شاید چھینٹین وغیرہ اسکی پڑی ہون اور یہ امر استحباب کے لیے ہی اکثر علما کے نزدیک کیونکہ حدیث صحیح مین آچکا ہی کہ لازم نہین تمپر بقدر میت مین غسل جب نہلاؤ تم اسکو اور جو کوئی ارادہ مردہ کے اٹھانے کا کرے وہ وضو اسلیے کرلے کہ وقت اٹھانے جنازہ کے باوضو رہیگا جب جنازہ رکھا جاویگا نماز ہاتھ سے نہین جانے کی یہ امر بھی استحباب کے لیے ہی سب کے نزدیک ۵ ع (وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابۃ ویوم الجمعۃ ومن الحجامۃ ومن غسل المیت رواہ ابو داود) اور روایت ہی حضرت عائشہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ نہانے کے چار چیزون سے جنابت سے اور دن جمعہ کے اور سینگی کھچوانے سے اور غسل دینے میت کے سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف ثابت نہین ہوا کہ حضرت نے غسل میت کو دیا ہو کبھی اسلیے معنی یغتسل کے یہ لیتے ہین کہ حکم فرماتے نہانے کا اور ان چار غسلون مین سے جنابت کا فرض ہی باقی

مستحب اور جو پچھنے لگواوے وہ ستھرائی کے لیے نہاوے تا خون وغیرہ سے پاک ہو جاوے ﴿ (وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ تحقیق یہ مسلمان ہوئے پس حکم کیا
انکو نبی صلی اللہ علیہ نے یہ کہ نہاویں ساتھ پانی اور بیری کے پتون کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف کافر جو مسلمان
ہو اگر جنبی ہو تو غسل کرنا اسے واجب ہے ورنہ مستحب اور صحیح تر یہ ہے کہ کلمہ شہادت کا پہلے پڑھے اور نہاوے بعد اور سنت ہے اسکو کہ پہلے نہانے
کے سر بھی منڈواوے اور بیری کے پتون سے نہانے کو فرمایا تا خوب پاکی اور ستھرائی حاصل ہو ﴿ ع الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ
عِكْرِمَةَ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَاؤُا فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ اَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِّمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ
فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَّسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُّقَارِبَ
السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَّعَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ اٰذٰى بِذٰلِكَ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ
دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِّنَ
الْعَرَقِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) روایت ہے عکرمہ سے کہا تحقیق کتنے آدمی اہل عراق سے آئے پس کہا انہوں نے ای ابن عباس کیا اعتقاد رکھتے ہو
تم کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہے کہا کہ نہیں ولیکن بہت پاک کرنے والا ہے اور بہتر ہے واسطے اس شخص کے کہ نہاوے اور جو شخص کہ نہ نہاوے
پس نہیں اسپر واجب اور میں خبر دیتا ہوں تمکو کس طرح تھا شروع غسل کا یعنے سبب اسکے شروع ہونے کا پہلے کیا ہوا ہے لوگ یعنے صحابہ
فقیر پہنتے تھے صوف اور کام کرتے تھے اپنی پیٹھوں پر اور تھی مسجد انکی تنگ نیچی چھت کی اور نہ تھا مگر چھپر یعنے تھنبوں کھجور کا پس نکلے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دن گرمی کے کہ وہ دن جمعہ کا تھا اور تر ہوگئے لوگ پسینے میں بیچ اس صوف کے یہانتک کہ پھیلی انسے بو ایذا
دی بسبب اسکے بعضوں نے بعضوں کو پس جبکہ پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو فرمایا کہ ای لوگو جب ہووے یہ دن پس نہاؤ
اور چاہیے کہ لگاوے ایک تم میں سے بہتر اس چیز کا کہ پاوے تیل اپنے سے اور خوشبو اپنی سے یعنے تیل بالون کو لگاوے اور خوشبو بدن
کو کہا ابن عباس نے پھر دیا اللہ نے مال اور پہنی پوشاک سواے صوف کے اور کفایت کیے گئے محنت سے اور کشادہ کی گئی مسجد انکی
اور جاتی رہی بعض اس چیز کی کہ ایذا دیتے تھے بسبب اسکے بعض انکے بعض کو پسینے سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اور کفایت
کیے گئے محنت سے یعنے کفایت کیا انکو اللہ نے بسبب غنی کر دینے کے کہ فراخ ہوئی وجہ معیشت کی بغیر مشقت کے اور لفظ من العرق
بیان ہے لفظ بعض کا اور بعض سے یہان مراد اکثر پسینے لوگون کے کہ ایذا دیتے تھے بسبب حاصل ہونے فراغت کے دفع ہوگئے پس
حاصل سارے کلام ابن عباس کا یہ ہے کہ غسل تھا واجب ابتداے اسلام میں بسبب کثرت بدبو پسینے کے پھر جب وہ کم ہوا تو منسوخ ہوا
وجوب غسل کا اور سنیت باقی رہی یعنے اب غسل جمعہ کا سنت ہے ﴿ ع باب الحیض باب ہے بیچ بیان حیض کے ف حیض کے
معنے لغت میں ہیں جاری ہونے کے اور شرع میں مراد ہے اس خون سے کہ جاری ہوتا ہے رحم عورت کی سے بغیر بیماری اور جننے کے اور
جو خون کہ بسبب بیماری کے نکلتا ہے اسکو استحاضہ کہتے ہیں اور جو کہ بعد جننے کے جاری ہوتا ہے اسکو نفاس کہتے ہیں اور مدت حیض کی
کم سے کم تین دن ہیں اور زیادہ دس دن پس اس مدت میں جس رنگ کا خون آوے سواے سفیدی خالص کے وہ خون حیض کا ہے
یعنے خون حیض کا سرخ بھی ہوتا ہے اور سیاہ بھی اور سبز اور زرد بھی اور مٹی کے رنگ کا اور مانند اسکے اور حکم اسکا یہ ہے کہ نماز اور روزہ

وغیرہ اُسمین نہ کرے اور بعد منقطع ہونے اُسکے کے روزہ کی قضا ہی اور نماز کی نہین + ع ح الفصل الاول فصل پہلی (عن انس قال

اِنَّ الیَہُودَ کَانُوا اِذَا حَاضَتِ المَرْأَۃُ فِیہِم لَمْ یُؤَاکِلُوہَا وَلَمْ یُجَامِعُوہُنَّ فِی البُیُوتِ فَسَأَلَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّبِیَّ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ الاٰیَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ الیَہُودَ فَقَالُوا مَا یُرِیْدُ ھٰذَا الرَّجُلُ اَنْ یَدَعَ

مِنْ اَمْرِنَا شَیْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِیْہِ فَجَاءَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الیَہُوْدَ تَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا اَفَلَا نُجَامِعُہُنَّ فَتَغَیَّرَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَیْہِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْہُمَا ہَدِیَّۃٌ مِنْ لَبَنٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ فِیْ اٰثَارِہِمَا فَسَقَاہُمَا فَعَرَفَا اَنَّہٗ لَمْ یَجِدْ عَلَیْہِمَا

رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق یہود تھے جسوقت کہ حائض ہوتین ہو تین انمین تو نہ کھاتے ساتھ اُنکے اور نہ جمع رکھتے انکو گھرون

مین پس پوچھا صحابیون حضرت نبی صلعم کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے کہ نہ کھانے کا اُنکے ساتھ حالت حیض مین چاہیے کہ یہود کرتے ہین

پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیۃ اور سوال کرتے ہین تجھسے حیض سے آخر آیۃ تک پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم سب کچھ

سواے جماع کے پس پہونچی یہ خبر یہود کو پس کہا انھون نے نہین ارادہ کرتا یہ شخص یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ چھوڑے کام امور دین ہمارے

سے کچھ مگر کہ مخالفت کرے ہماری اُسمین پس آئے اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر صحابی پس کہا اُن دونون نے اے رسول خدا کے تحقیق یہود کہتے ہین

ایسا اور ایسا یعنے یہی پہلا کلام اُنکا نقل کیا پس کیا نہ ہمنشینی کرین ہم اُنسے پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہانتک کہ گمان کیا

ہمنے کہ خفا ہوئے اُن دونون پر پس نکلے وہ دونون صاحب باہر پس سامنے آیا اُنکے تحفہ دودھ کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے یہ جب نکلے

تو دیکھا کہ کوئی شخص دودھ بطریق تحفہ کے حضرت کے لیے لاتا ہی پس بھیجا حضرت صلعم نے پیچھے اُنکے یعنے بلانے کے لیے ایک شخص کو پس وہ

بلالایا انکو پس پلایا انکو دودھ یعنے تا عنایت حضرت کی معلوم کرین پس جانا اُنھون نے کہ نہین خفا حضرت بہ روایت کی یہ مسلم نے ف ساری

آیۃ یون ہی ویسئلونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن یعنے پوچھتے ہین صحابہ تجھسے حکم حیض کا کہ وہ پلیدی

ہی پس کنارہ ہو عورتون سے حالت حیض مین اور نہ نزدیک ہو اُنکے یہانتک کہ پاک ہووین وہ پس جب یہ آیۃ اتری تو حضرت نے اُسکی تفسیر

مین فرمایا کہ مراد یکسو ہونے اور نہ نزدیک ہونے سے یہ ہی کہ اُن دنون مین اُنسے جماع نہ کرو اور سب کچھ کرو یعنے ساتھ کھانا اور اُٹھنا اور مخالطت

کرنی اور ساتھ سونا اور بدن کو ہاتھ لگانا ازار سے اوپر اور پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ حیض کی حالت مین جو کوئی جماع کریگا تو گنہگار رہیگا کہ حرام

ہی اور جو حلال جانکر کریگا تو کافر ہوگا کیونکہ قرآن سے یہ حرام ہی اور کیا نہ ہمنشینی کرین ہم یعنے کیا عورتون کے ساتھ بیٹھنا اور اُٹھنا اور کھانا پینا نہ

کیا کرین ہم غرض اُنکی اس سوال سے یہ تھی کہ یہود اسپر طعن کرتے ہین اگر فرمائے تو ہم یہ باتین ترک کرین تا اُنہین مین الفت ہے اور کوئی

طعن نہ کرے + ح ع (وعن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اناء واحد وکلانا جنب وکان یامرنی فاتزر

فیباشرنی وانا حائض وکان یخرج راسہ الی وھو معتکف فاغسلہ وانا حائض متفق علیہ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا تھی مین اور نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نہاتے ایک باسن سے اور ہوتے ہم دونون جنبی اور تھے حضرت حکم فرماتے مجھکو پس باندھتی مین تہبند پس لگا ملتے بدن اپنا ساتھ

یعنے ازار کے اوپر اور مین ہوتی حائض اور رہتے نکالتے سر اپنا طرف میرے اور وہ ہوتے اعتکاف مین پس دھوتی مین سر اُنکا اور ہوتی

مین حائض روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بموجب عادت عرب کے بڑا باسن بھرا ہوا درمیان مین رکھا ہوتا تھا اُس سے دونون

صاحب چلو بھر بھر کر نہاتے جاتے تھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہی فائدہ اُٹھانا عورت حائضہ کے زیر ناف سے زانو تک

یعنے وہان ہاتھ نہ لگاوے اور جماع نہ کرے اور یہ مطلب اور حدیثون سے بھی ثابت ہوتا ہی اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور

شافعی اور مالک کا ہی اور امام احمد اور امام محمد اور بعضے شافعیہ کا یہ مذہب ہی کہ عورت حائضہ سے فائدہ اٹھانا سوائے جماع کے جائز ہی اور نکالتے سر اپنا طرف میرے یعنے دروازہ
حجرے کا مسجد کی طرف کھلا ہوا ہوتا تھا اسمین سے سر مبارک حجرے کی طرف نکال دیتے وہان حضرت عائشہ بیٹھکر سر مبارک دھو دیتین اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف والا
اگر بعض اعضا اپنا مسجد سے نکالے تو اعتکاف باطل نہین ہوتا ۰ ع ر (وعنها قالت كنت اشرب وانا حائض ثم اناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع
فاه على موضع فيّ فيشرب واتعرق العرق وانا حائض ثم اناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على موضع فيّ رواه مسلم) اور روایت ہی انھین سے کہا کہ تھی
مین پیتی پانی اور ہوتی مین حائض پھر دیتی مین پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس رکھتے وہ منھ ملنا اس جگہ کہ رکھتی مین منھ اپنا پس پیتے حضرت
صلعم پانی اور چوستی مین ہڈی گوشت کی اور ہوتی مین حائض پھر دیتی مین ہڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس رکھتے منھ اپنا اس جگہ کہ رکھتی
مین منھ اپنا روایت کی یہ مسلم نے ف حضرت صلعم یہ بات بسبب مخالفت یہود کے اور نہایت محبت حضرت عائشہ کے کرتے تھے اور
یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ حائض عورت کے ساتھ کھانا اور بیٹھنا جائز ہی اور اعضا اسکے نجس نہین ۰ ع (وعنها قالت كان النبي
صلى الله عليه وسلم يتكئ في حجري وانا حائض ثم يقرأ القرآن متفق عليه) اور روایت ہی انھین سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ
کرتے میری گود مین اور ہوتی مین حائض پھر پڑھتے قرآن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین دلالت ہی اسپر کہ حائض پاک ہی
ظاہر مین اور نجس ہی حکما ۰ ع (وعنها قالت قال لي النبي صلى الله عليه وسلم ناوليني الخمرة من المسجد فقلت اني حائض فقال ان
حيضتك ليست في يدك رواه مسلم) اور روایت ہی انھین یعنی عائشہ رض سے کہا فرمایا واسطے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دے مجکو چھوٹا بوریا
مسجد مین سے یعنے مسجد کے باہر کھڑی رہ اور ہاتھ بڑھا کر بوریا مسجد مین سے لے پس کہا مین نے تحقیق مین حائض ہون یعنے کیونکر ہاتھ
مسجد مین بڑھاؤن پس فرمایا تحقیق حیض تیرا نہین ہی ہاتھ تیرے مین روایت کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ حائض باہر مسجد
کے کھڑی رہ کر مسجد مین سے کوئی چیز اٹھالے تو جائز ہی ۰ ع (وعن ميمونة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في مرط بعضه
علي وبعضه عليه وانا حائض متفق عليه) اور روایت ہی میمونہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے چادر مین ہوتا بعض اسکا مجھپر اور
بعض اسکا حضرت صلعم پر اور مین ہوتی حائض روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ تمام اعضا حائض کے پاک
ہین سوائے فرج کے ورنہ نماز اس کپڑے مین کہ بعض اسکا نجاست پر پڑا ہوا اور بعض اسکا نمازی پر ہو نہین جائز ہوتی اور کہا سید جمال الدین
نے کہ لکھا ہی صاحب تخریج نے کہ یہ حدیث نہین پائی مین نے صحیحین مین ساتھ ان الفاظ کے لیکن انہین مضمون ہانہ اسکے کے ہی اور ابوداؤد
مین بھی ہی واللہ اعلم ۰ ع الفصل الثاني فصل دوسری ۰ عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى حائضا او امرأة
في دبرها او كاهنا فقد كفر بما انزل على محمد رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي وفي روايتهما فصدقه بما يقول فقد كفر وقال الترمذي لا نعرف هذا الحديث
الا من حكيم الاثرم عن ابي تميمة عن ابي هريرة) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورت
حائضہ سے یا بدفعلی کرے عورت کے پیچھے سے یا آوے کاہن کے پاس پس تحقیق کفر کیا ساتھ اس دین کے کہ نازل کیا گیا محمد پر روایت کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور یہ روایت ابن ماجہ اور دارمی کے یون ہی کہ جو کوئی آوے کاہن کے پاس پس سچا جانے اسکو اس
چیز مین کہ کہتا ہی پس تحقیق کافر ہوا اور کہا ترمذی نے نہین جانتے ہم اس حدیث کو مگر حکیم اثرم سے کہ نقل کیا ابی تمیمہ سے اسنے نقل کیا ابی ہریرہ
سے ف یعنے جو کوئی حلال جانکر کسی حائضہ سے جماع کرے یا کسی عورت سے بدفعلی پیچھے سے کرے یا کاہن کو سچا جانے وہ کافر ہوتا ہی
اور اگر حلال نہ جانے بدفعلی اور دوسری چیز کو اور کاہن کو سچا نہ جانے تو فاسق ہوتا ہی اس صورت مین معنی اسکے یہ ہین کہ اسنے کفران

نعمت اللہ کا کیا اور مراد کاہن سے وہ شخص ہی کہ خبرین بتاوے زمانہ آئندہ کی اور یہی حکم ہی نجومی وغیرہ سے پوچھنے کا اور پیچھے سے بدفعلی کرنے
مین جو قید عورت کی لگائی اُسمین دلالت ہی اسپر کہ مرد سے اغلام کرنا اُس سے بھی زیادہ برا ہی ۞ ع (وعن معاذ بن جبل قال قلت یا
رسول اللہ ما یحل لی من امرأتی وھی حائض قال ما فوق الازار والتعفف عن ذلک افضل رواہ رزین وقال محی السنۃ اسنادہ لیس بالقوی)
اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا کے کیا حلال ہی واسطے میرے عورت میری سے اور وہ ہو حائض فرمایا وہ چیز
کہ ہو اوپر تہ بند کے اور بچنا اُس سے افضل ہی روایت کی یہ رزین نے اور کہا محی السنۃ نے کہ اسناد اسکے نہین قوی ف حلال ہی وہ چیز
کہ ہو اوپر تہ بند کے یعنے تہ بند کے اوپر اوپر ہاتھ لگانا حلال ہی اور بچنا تہ بند کے اوپر سے بھی افضل ہی اسلیئے کہ مبادا وطی کر بیٹھے اور حضرت صلعم
سے جو ثابت ہوا ہی کہ حضرت عائشہؓ کے تہ بند کے اوپر ہاتھ وغیرہ لگاتے تھے تو باعث یہ تھا کہ حضرت قادر تھے اپنے نفس پر اور ویسا نہین
ہو سکتا یہ حدیث بھی موید ہی مذہب حنفی کی ۞ ح ع (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الرجل باھلہ
وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجۃ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے ساتھ عورت اپنی کے حالت حیض مین تو بس چاہیئے کہ صدقہ دے آدھا دینار
روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا ہوتا ہی اگر سونا سولہ روپیہ تولہ
ہو تو ایک دینار چھ روپیے کا ہوا اور آدھا دینار تین روپیہ کا کہا ہی خطابی نے کہ اکثر علما اسپر ہین کہ کفارہ اسکا استغفار ہی اور یہی مذہب شافعی
اور ابو حنیفہ کا بھی یہی ہی لیکن مستحب ہی نزدیک شافعی کے یہ کہ صدقہ دے ایک دینار اگر صحبت کی ہی آمد خون مین اور نصف دینار دے حالت
انقطاع خون کی مین اسیطرح ابن ہمام حنفی نے بھی کہا ہی کہ جو کوئی اپنی بی بی سے حلال جانکر اس حالت مین وطی کرے تو کافر ہوتا ہی اور حرام
جانکر کرے تو کبیرہ گناہ کیا اور واجب ہی اسپر توبہ اور صدقہ دے ایک دینار یا آدھا دینار واسطے استحباب کے اور محدثین نے کہا ہی کہ یہ حدیث
مرسل ہی یا موقوف ہی ابن عباس پر اور نہین صحیح ہوئی مرفوع متصل حضرت تک ۞ ع (وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان
دما احمر فدینار واذا کان دما اصفر فنصف دینار رواہ الترمذی) اور روایت ہی انہین سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ ہو خون
حیض سرخ پس ایک دینار اور جسوقت کہ ہو خون زرد پس آدھا دینار روایت کی یہ ترمذی نے ف جو علما کہتے ہین کہ بسبب صحبت کرنے کے
ابتدائے خون مین ایک دینار اور انقطاع مین نصف دینار دینا مستحب ہی وہ اسی سبب نکالتے ہین کیونکہ ابتدا مین خون سرخ ہوتا ہی اور آخر کو زرد
ہو جاتا ہی ۞ ح الفصل الثالث فصل تیسری (عن زید بن اسلم قال ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما یحل لی من
امرأتی وھی حائض فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشد علیھا ازارھا ثم شانک باعلاھا رواہ مالک والدارمی مرسلا) روایت ہی زید بن اسلم
سے کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا چیز حلال ہی میرے لیے عورت میری سے اس حالت مین کہ
وہ حائض پس فرمایا واسطے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب مضبوط کر تو اسپر تہ بند اُسکا پھر کام تیرا اوپر اسکے ہی یعنے تجکو ناف کے
اوپر سے فائدہ اٹھانا مباح ہی اور نیچے سے حرام روایت کی یہ مالک اور دارمی نے بطریق ارسال کے ۞ (وعن عائشۃ قالت کنت اذا حضت
نزلت عن المثال علی الحصیر فلم نقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم ندن منہ حتی نطھر رواہ ابوداؤد) اور روایت ہی عائشہ سے کہا تھی مین
جسوقت کہ حائض ہوتی اترتی بچھونے سے بوریئے پر پس نہ نزدیک ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کے اور نہ نزدیک ہوتین عائشہ
حضرت صلعم کے یہانتک کہ پاک ہوتین روایت کی یہ ابوداؤد نے ف ظاہر ہین یہ حدیث مخالف ہی اوپر کی حدیثون کے جو کہ دلالت کرتی ہین

اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیبیون کے ساتھ حالت حیض مین ہمنشینی وغیرہ رکھتے تھے جواب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہی ساتھ اُن حدیثون مباشرت کے یا اس حدیث مین نزدیک ہونے سے مراد ہی جماع کرنا یعنے اس حالت مین جماع نہ کرتے تھے جیسے کہ کلام اللہ مین آیا ہی ولا تقربوہن حتی یطہرن یعنے صحبت نہ کرو عورتون سے یہانتک کہ پاک ہووین اور اس حدیث مین لفظ فلم یقرب کا ساتھ زبر حرف ی کے اور پیش حرف ر کے اور لم تدن اور حتی تطہر دونون ساتھ حرف ت کے ہین اکثر صحیح نسخون مشکوۃ کے مین تو یون ہی ہین اور بیچ حاشیہ نسخہ سید جمال الدین کے لکھا ہی کہ صحیح یون ہی کہ فلم نقرب ساتھ زبر نون اور حرف ر کے اور رسول اللہ کے لام کو زیر ہی اور لم ندن ساتھ زبر پہلے نون کے اور پیش دوسرے کے اور لفظ نطہر نون سے اور میرکؒ نے لکھا ہی کہ اسی طرح ہی اصل ابوداؤد مین ع باب المستحاضۃ باب ہی بیچ بیان مستحاضہ کے ف مستحاضہ اُس عورت کو کہتے ہین کہ جسکے رحم مین سے خون جاری ہوتا ہی بغیر ایام حیض اور نفاس کے رحم مین ایک رگ ہی کہ نام اُسکا عاذل ہی اُسمین سے خون جاری رہتا ہی اور حکم اُسکا یہ ہی کہ اُسمین نماز اور روزہ اور اور عبادتین اور صحبت کرنی منع نہین ع ع الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِمْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق مین ایک عورت ہون کہ استحاضہ کیجاتی ہون پس نہین پاک ہوتی پس کیا چھوڑ دون نماز فرمایا نہین سوائے اسکے نہین کہ یہ خون ایک رگ کا ہی اور نہین ہی خون حیض کا پس جسوقت کہ آوے حیض تجھکو پس چھوڑ دے نماز اور جسوقت جاتا رہے وہ پس دھو اپنے سے خون کو یعنے اور پھر نہا پھر نماز پڑھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین امام اعظمؒ کا مذہب یہ ہی کہ اگر ایک عورت معتادہ تھی یعنے اسکو عادت تھی کہ مثلاً چھ روز یا پانچ روز خون آتا تھا اب جب مستحاضہ ہوئی تو دن عادۃ کے کو اسمین ایام حیض کے ٹھہراوے اور اُن دنون مین نماز وغیرہ چھوڑ دے اور جب وہ دن تمام ہووین تو خون دھو کر نہاوے اور نماز وغیرہ شروع کرے اور اگر عورت مبتدیہ تھی یعنے پہلا ہی حیض آیا تھا کہ مستحاضہ ہوگئی یعنے خون جاری رہا ہمیشہ کو تو وہ اُسمین اکثر دن حیض کے کہ دس دن ہین اُنکو ایام حیض کے ٹھہراوے اور اور امامون کے نزدیک عمل تمیز پر کرے یعنے اگر خون سیاہ غلیظ ہی حیض کا ہی اور اگر ایسا نہین ہی تو استحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی اور امام اعظمؒ کہتے ہین کہ حدیث عروہ کی یعنے جو کہ اُسکے آتی ہی روایت کی گئی ہی دو طریق سے ایک تو اُن مین سے ہی مرسل اور دوسری مضطرب اور نہین ذکر کیا گیا ہی رنگ خون کا مگر حدیث عروہ کی مین سو حال اُسکا یہ ہی جو مذکور ہوا اور یہ حدیث کہ جسمین اعتبار دنون کا ہی اور وہ سند ہاری ہی صحیح ہی پس عمل کرنا اُسپر اولی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ عورت معتادہ تھی اور کہا ہی شافعی نے کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کے لیے اپنی شرمگاہ دھو لیا کرے اور امام ابو حنیفہ نے کہا ہی کہ جب وقت آوے جبھی دھو دے پھر نہ دھووے اور لنگوٹہ باندھے اور وضو کرے جلدی جلدی پھر خون جو جاری رہے اُسمین معذور ہی جو چاہے پڑھے آخر وقت تلک ع ع الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ) روایت ہی عروہ بن زبیر سے انھون نے نقل کی فاطمہ بیٹی ابی حبیش سے یہ کہ وہ تھی استحاضہ کیجاتی پس کہا واسطے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہو خون حیض کا پس تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہی پس جسوقت کہ ہو یہ پس بندرہ نماز سے پس جبکہ ہو استحاضہ کا یعنے سوائے سیاہ کے اور رنگ کا ہو پس وضو کر اور نماز پڑھ پس سوائے اسکے نہین کہ وہ خون رگ کا ہی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف یہ رنگ

خون کے باعتبار اکثر کے فرمائے ہین کیونکہ کبھی خون حیض کا سرخ وغیرہ بھی ہوتا ہی اور ہمارے نزدیک بر تقدیر صحت اس حدیث کے یہ محمول ہی اسپر کہ جب تمیز موافق ہو عادت کے یعنے جس عورت کو استحاضہ لاحق ہوا اور ایام حیض کے پہونچین تو مدت حیض کی اُسکے حق مین عادت اُسکی ہی موافق عادت کے دن حیض کے تمام ہوتے اور اُنھین دنون مین رنگ خون کا سیاہ ہی بطرف سرخی وغیرہ کے مائل ہو بعد اسکے یہ خون حیض مین نہین محسوب ہونیکا بسبب اتفاق کے تمیز خون کی موافق عادت اسکی کے ہوئی ۱۲ ع ۱۲ مولانا (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ) اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا تحقیق ایک عورت تھی ڈالتی تھی خون زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین یعنے اسکو خون استحاضہ کا آتا تھا اور تھی وہ معتادہ پس پوچھا فتویٰ واسطے اُس عورت کے ام سلمہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا چاہیے کہ دیکھے گنتی راتون اور دنون کی کہ ہوتی تھی حائض اُن دنون مین مہینے سے پہلے اس سے کہ پہونچے اُسکو بیماری خون کی کہ پہونچی اُسکو پس چاہیے کہ چھوڑ دے نماز موافق ان دنون کے مہینے مین سے پس جس وقت کہ گذرے یہ یعنے وہ دن جب ہو چکین پس چاہیے کہ نہاوے اسکے پھر چاہیے کہ باندھے لنگوٹ ساتھ کپڑے کے پھر نماز پڑھے روایت کی یہ مالک اور ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کی نسائی نے معنے اسکے ف مستحاضہ عورت کو چاہیے کہ حتی المقدور خون کو لنگوٹ سے روکے بعد اسکے اگر خون آویگا تو نماز صحیح ہو جاویگی حاجت پھر پھیرنے کی نہین اور یہی حکم سلس البول کا ہی ۱۲ ع (وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ جَدُّ عَدِيٍّ اِسْمُهٗ دِيْنَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی عدی بن ثابت سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے عدی کے دادا سے کہا یحییٰ بن معین نے دادا عدی کا نام اُسکا دینار ہی اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انھون نے فرمایا مستحاضہ کے حق مین کہ چھوڑ دے نماز دنون حیض اپنے مین کہ ہوتی تھی حائض اُنہین پھر نہاوے یعنے ایکبار اور وضو کرلے نزدیک ہر نماز کے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یہ حدیث ضعیف ہی اور ایک روایت مین آیا ہی تَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ یعنے وضو کرے ہر نماز کے وقت ۱۲ ع (وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَأْمُرُنِيْ فِيْهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِيْ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ قَالَ لَهَا اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِّنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ ثَلٰثًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِيْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيْقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِيْنَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِيْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِيْ وَصُوْمِيْ اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی حمنہ بنت جحش سے کہا تھی مین استحاضہ کیجاتی استحاضہ بہت سخت پس آئی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس کہ پوچھون مین آنسے اور خبر دون مین اُنکو پس پایا مین نے اُنکو بیچ گھر بہن اپنی کے کہ زینب بنت جحش تھی پس کہا مین نے اے رسول
خدا کے تحقیق مین استحاضہ کیجاتی ہون استحاضہ بہت سخت پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو اسمین تحقیق باز رکھا ہی مجھکو نماز اور روزے سے فرمایا حضرت
نے بیان کرتا ہون مین واسطے تیرے روئی پس تحقیق وہ لیجاتی ہی خون کو یعنے خون نکلنے کی جگہ روئی رکھ دے تا وہ باہر نہ نکلے کہا اُسنے کہ وہ زیادہ ہی
اس سے یعنے روئی سے نہین رک سکتا فرمایا مانند لگام کے کپڑا باندھ یعنے لنگوٹ کر لے روئی رکھکر کہا اُسنے وہ زیادہ ہی اس سے فرمایا حضرت صلعم
نے پس رکھ تو کپڑا یعنے نیچے اس لنگوٹ کے کہا اُسنے وہ زیادہ ہی اس سے سوائے اسکے نہین کہ ڈالتی ہون مین خون کو ڈالنا بہت مانند مینہ کے
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کرتا ہون مین تجھکو ساتھ دو حکمون کے ایک جونسا اُنمین کرے تو کفایت کرے تجھکو دوسرے سے اور اگر قوت رکھتی
ہی دونون پر پس تو دانا تر ہی یعنے حال اپنا تو خوب جانتی ہی جو چاہ سو اختیار کر فرمایا واسطے اُسکے کہ نہین یہ استحاضہ مگر ایک لات مارنا ہی لاتون
شیطان کی سے پس حیض ٹھہرا تو چھ دن یا سات دن بیچ علم خدا کے پھر نہا ڈال یعنے بعد گذرنے مدت مذکورہ کے یہانتک کہ جسوقت دیکھے
تو کہ پاک ہوئی اور صاف ہوئی پس نماز پڑھ تیئیس دن رات یعنے جس صورت مین کہ ایام حیض کے سات ٹھہرائے یا چوبیس دن رات یعنی
جس صورت مین کہ حیض کے چھ دن ٹھہرائے اور روزے رکھ یعنے رمضان وغیرہ کے ہر مہینے مین اسی طرح پس تحقیق یہ کفایت کرتا ہی تجھکو
اور اسی طرح سے کرتی جا ہر مہینے مین جیسے کہ حائض ہوتی ہین عورتین اور جیسے کہ پاک ہوتی ہین عورتین وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے
اپنے کے اور اگر قدرت رکھتی ہی اسپر کہ تاخیر کرے نماز ظہر کو اور جلدی کرے نماز عصر کو پس نہا اور جمع کر درمیان ان دو نمازون کے کہ ظہر اور
عصر ہی اور تاخیر کرے تو مغرب کو اور جلدی کرے تو عشا کو پھر نہاوے تو اور جمع کرے تو درمیان دو نمازون کے پس کر تو اور نہا تو ساتھ فجر کے
یعنے فجر کی نماز کے لیے پس کر تو اور روزے رکھ یعنے اُن دنون مین کہ نماز پڑھتی ہی خواہ روزے فرض ہون یا نفل اگر طاقت رکھتی ہی اسپر فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ بہت پسندیدہ ہی دونون حکمون مین طرف میرے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے **ف**
لاتون شیطان کی سے یعنے اسکے سبب سے شیطان تیری طہارت اور نماز وغیرہ مین فساد ڈالتا ہی اور ضرر پہونچاتا ہی اسمین ازبسکہ شیطان
کے لیے راہ بہکانے اور خراب کرنے عبادت کی بہت کھلتی ہی اسلیے اُسکو اُسکی طرف نسبت کیا کہ لات اُسکی ہی پس حضرت نے حقیقت استحاضہ
کی بیان فرماکر بیان دو حکمون کا کرنا شروع کیا ایک اُنمین کا یہ ہی تحیضی یعنے حیض ٹھہرا مراد یہ ہی کہ احکام حیض کے اپنے پر جاری کر چھ دن
یا سات دن موافق عادت کے ظاہر یہ ہی کہ وہ عورت معتادہ تھی عادت اپنے حیض کی بھول گئی تھی کہ چھ دن تھے یا سات دن پس حکم کیا
حضرت نے اُسکو کہ اٹکل کر اور سوچکر یقین پر بنا کر ان دونون عددون مین سے فی علم اللہ یعنے یہ داخل ہی اُس چیز مین کہ جانا اللہ تعالی نے
امر تیرے سے اور اگر او شک کے لیے ہووے تو یہ قول راوی کا ہوگا یعنی واللہ اعلم کہ پیغمبر خدا نے ستۃ ایام فرمایا یا سبعۃ ایام اور اسی
طرح کر ہر مہینے سے یعنے ہر مہینے مین چھ دن یا سات دن حیض کے ٹھہرا باقی طہر کے اور جیسی کہ حائض ہوتی ہین عورتین یعنے جیسے کہ حیض
کے دن ٹھہراتی ہین وہ عورتین کہ مانند تیری عادت کے دن بھول گئی ہین اُسی طرح تو ٹھہرا اور وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنے
کے یعنے اگر وقت حیض اُنکے کا اول مہینے مین ہی پس تو بھی اول مہینے کو وقت حیض کا ٹھہرا اور اگر درمیان مہینے مین اُنکا وقت ہووے
تو بھی یون ہی ٹھہرا اور اگر آخر مہینے مین ہووے آخر مین ٹھہرا پس حاصل اس حکم اول کا یہ ہوا کہ چھ یا سات دن کے بعد نہا ڈالا کر اور پھر ہر
نماز کے لیے غسل کیا کر اب آگے جملہ ان قویت آخر تک سے بیان دوسرے حکم کا شروع ہوا اور تاخیر ظہر اور مغرب کے وقت سے کہ کہے دو
احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ بعد گذرنے وقت کے پڑھے یعنے ظہر کو عصر کے وقت مین پڑھے اور مغرب کو عشا مین جیسا کہ مسافر جمع کرتا ہی جمع

مذہب شافعی کے اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ ظہر اخیر وقت مین پڑھے اور عصر کو اول وقت مین اسیطرح مغرب کو آخر وقت مین اور
عشا کو اول وقت مین جیسے کہ مذہب حنفی مین تاویل کرتے ہین جمع کرنے مسافر کے کو اسکو جمع صوری کہتے ہین چنانچہ حدیث آیندہ
بھی اسپر دلالت کرتی ہی پس حاصل اس حکم دوسرے کا یہ ہوا کہ ہر روز غسل کرے ایک ظہر اور عصر کے لیے اور ایک مغرب اور عشا کے
لیے اور ایک غسل فجر کے لیے اور پہلا حکم یعنے ہر نماز کے لیے غسل کرنا صریح نہین مذکور ہوا لیکن بیچ جملہ ان قویت علی ان تؤخرین آخر
مین اشارہ ہی طرف اسکے کیونکہ اس عبارت سے عاجز ہونا اسکا غسل ہر نماز کے سے سمجھا جاتا ہی یہ مذہب امیر المومنین علیؓ اور عبد اللہ
بن مسعود اور ابن زبیرؓ وغیرہ کا ہی اور مذہب ابن عباس کا جمع کرنا ہی درمیان دو نمازون کے ساتھ ایک غسل کے اور یہ مشابہ تر ہی ساتھ
اس حدیث کے کہ اسمین آسانی ہی بہ نسبت اسکے کہ ہر نماز کے لیے نہاوے چنانچہ اسکی طرف حضرت نے اشارہ فرمایا ہی کہ ہذا اعجب الامرین
الی یعنے غسل کرنا دو نمازون کے لیے بہت خوش آیندہ ہی نزدیک میرے دوسرے امر سے کہ وہ نہانا ہی ہر نماز کے لیے عادت شریف یہ تھی
کہ جو کام امت پر آسان ہوتا تھا اسکو پسند فرماتے تھے اسلیے اسکو پسند فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ منسوخ ہی یا حکم کرنا ساتھ غسل کے
دونون صورتون مین محمول ہی اوپر معالجہ کے واسطے دور کرنے قوت خون کے اور کثرت اسکی کے ۱۲ ع ح الفصل الثالث فصل
تیسری (عن اسماء بنت عمیس قالت قلت یا رسول اللہ ان فاطمۃ بنت ابی حبیش استحیضت منذ کذا وکذا فلم تصل فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ان ہذا من الشیطان لتجلس فی مرکن فاذا رات صفارۃ فوق الماء فلتغتسل للظہر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء
غسلا واحدا وتغتسل للفجر غسلا واحدا وتوضأ فیما بین ذلک رواہ ابو داود وقال روی مجاہد عن ابن عباس لما اشتد علیہا الغسل امرہا ان
تجمع بین الصلوتین) روایت ہی اسماء بنت عمیس سے کہا کہ کہا مین نے ای رسول خدا کے تحقیق فاطمہ بیٹی ابو حبیش کی مستحاضہ ہوئی ہی
ابتدا اتنی اتنی مدت سے پس نہین نماز پڑھتی یعنے اس گمان پر کہ حکم اسکا بھی حیض کا سا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سبحان اللہ تحقیق یہ چھوڑ دینا نماز کا شیطان کی طرف سے ہی چاہیے کہ بیٹھے لگن مین پس جبکہ دیکھے زردی پانی پر پس البتہ نہاوے واسطے ظہر
اور عصر کے ایک نہانا اور نہاوے واسطے مغرب اور عشا کے ایک نہانا اور نہاوے واسطے فجر کے ایک نہانا اور وضو کرے درمیان انکے
یعنے جب احتیاج پڑے وضو کی تو وضو کرے عصر اور عشا کے لیے روایت کی یہ ابو داود نے اور کہا کہ روایت کی مجاہد نے ابن عباس سے جبکہ
دشوار ہوا اسپر نہانا یعنے ہر نماز کے لیے حکم فرمایا اسکو جمع کرنے کا درمیان دو نمازون کے یعنے ساتھ ایک غسل کے ف جب وقت ظہر کا اخیر
کو پہونچتا ہی تو آفتاب پر قدرے زردی آجاتی ہی بلکہ بعد زوال سے تغیر ہونا شروع ہوتا ہی پس لگن مین دیکھنے کے لیے اسواسطے فرمایا کہ پانی پر وہ زردی
معلوم ہوجاتی ہی اور زردی بڑھتی جاتی ہی پوری ہوتی ہی قریب مغرب کے کہ اسوقت نماز پڑھنی مکروہ ہی اور یہ زردی غیر اس زردی کے ہی کہ بعد عصر کے
ہوتی ہی اور وقت کراہت نماز کا ہوتا ہی ۱۲ ع کتاب الصلوٰۃ کتاب ہی بیچ بیان نماز کے ف عوارف مین آیا ہی کہ صلوٰۃ مشتق ہی صلی سے
یعنے اسکے یہ ہین کہ ٹیڑھی لکڑی کو آگ سے سینک کر سیدھا کرنا پس نماز کو صلوٰۃ اسلیے کہا کہ آدمی مین بسبب نفس امارہ کے ٹیڑھا پن ہی اور مصلی
کو ہیبت اور عظمت ربانیہ سے گرمی پہونچتی ہی اور اسکے ٹیڑھے پن کو دفع کر دیتی ہی پس یہ مانند سینکنے والی آگ کے ہوا اور جو کوئی سینکا ساتھ حرارت
نماز کے اور اس سے ٹیڑھا پن اسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا ہی آگ مین مگر واسطے پورا کرنے قسم کے فقط ۱۲ سر من الازہار ۱۲ ع الفصل الاول
فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات لما
بینہن اذا اجتنبت الکبائر رواہ مسلم) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نمازین پانچ اور جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان مٹا دیتے

ہین گناہون کو جو کہ درمیان انکے ہوتے ہین جبکہ گناہ کبیرہ نہ کیے ہون روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے سب گناہ درمیان کے بخشے
جاتے ہین مگر کبیرہ نہین بخشے جاتے بدون فضل الٰہی کے اور اگر کوئی کہے کہ جب سب صغائر کو ہر روز کی نمازون نے مٹا دیا تو جمعہ
وغیرہ کسکو مٹاویگا جواب اسکا یہ ہی کہ یہ ہر ایک صلاحیت مٹانے کی رکھتے ہین پس اگر صغیرہ گناہ ہوتے ہین تو انکو یہ مٹا دیتے ہین
والا لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے بسبب اُنکے نیکیان اور بلند کیے جاتے ہین درجے اُسکے یہ ملا علی قاری نے لکھا ہی اور حضرت شیخ نے
یہ جواب لکھا ہی کہ یہ کفارہ کرنیوالے ہین اور صلاحیت اُسکی رکھتے ہین اگر ایک نہوا دوسرا ہوتا ہی مثلاً اگر ایک نے تقصیر نمازون کی اور وہ
لائق کفارہ کے نہوئی جمعہ اُنکو مٹاتا ہی اور اگر جمعہ مین یا دونون مین تقصیر کی رمضان اُنکو مٹاتا ہی اور اگر جمع ہووین یعنے سب لائق کفارہ
کے ہون تو سب ملکر خوب مٹاوینگے اور باعث زیادتی تکفیر کے ہونگے مانند کئی چراغون کے کہ کافی ایک بھی ہی لیکن کئی ہوتے ہین تو
روشنی اور زیادہ ہوتی ہی (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیتم لو ان نہرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمسا ہل یبقی
من درنہ شیء قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بہن الخطایا متفق علیہ) اور روایت ہی انہین سے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو مجھکو اگر ہووے نہر باہر دروازے ایک تمہارے کے یعنے مثلاً کہ نہاتا ہی اُسمین ہر روز پانچ بار کیا باقی رہتا ہی
میل اُسکی سے کچھ کہا صحابہ نے کہ نہین باقی رہتا میل اُسکے سے کچھ فرمایا پس یہ مثال ہی پانچون نمازون کی معاف کرتا ہی اللہ بسبب انکے گناہ
یعنے صغیرہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابن مسعود قال ان رجلا اصاب من امرأۃ قبلۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ
فانزل اللہ تعالی واقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات فقال الرجل یا رسول اللہ الی ہذا قال لجمیع امتی
کلہم وفی روایۃ لمن عمل بہا من امتی متفق علیہ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا کہ تحقیق ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا پھر آیا وہ
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر کی اُنکو یعنے پس حضرت نے اُنکو کچھ جواب نہ دیا منتظر حکم الٰہی کے رہے بعد ازان اُس شخص نے
نماز پڑھی پس بھیجی اللہ تعالی نے یہ آیت اور قائم رکھ نماز کو بیچ دونون طرفون دن کے اور چند ساعت رات کے تحقیق نیکیان مٹاتی ہین
بُرائیان یعنے گناہ صغیرہ پس کہا اُسنے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ہی یہ بات خاص فرمایا واسطے تمام امت میری کے سب کے اور ایک
روایت مین جواب یون ہی کہ یہ بات واسطے اس شخص کے ہی کہ عمل کیا ساتھ اس آیت کے امت میری سے یعنے جو بعد برائی کے بھلائی
کریگا یہی بات اُسکے لیے حاصل ہوگی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نام اس شخص بوسہ لینے والے کا ابو الیسر تھا ترمذی نے اس
روایت کی ہی کہ اُسنے کہا کہ آئی میرے پاس ایک عورت کھجورین مول لینے کو پس کہا مین نے اُسکو کہ میرے گھر مین کھجورین اس سے زیادہ
اچھی ہین پس وہ میرے ساتھ گھر مین آئی پس بوس وکنار کیا مین نے اُسکو پس کہا اُسنے ڈر اللہ سے پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرت پاس جیسے
کہ یہان مذکور ہی اور دونون طرفون دن سے مراد ہی اول روز اور آخر روز اول روز مین نماز صبح کی ہی اور آخر روز مین ظہر اور عصر اور قائم رکھ نماز
چند ساعات رات مین یعنے نماز مغرب اور عشا کی پڑھ ح ع (وعن انس قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقمہ
علی قال ولم یسألہ عنہ وحضرت الصلوۃ فصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قام الرجل فقال
یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقم فی کتاب اللہ قال الیس قد صلیت معنا قال نعم قال فان اللہ قد غفر لک ذنبک او حدک متفق علیہ)
اور روایت ہی انس سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ تحقیق پہونچا ہون مین حد کو پس قائم کر اُسکو مجھپر کہا راوی نے اور نہ پوچھا
حضرت نے اُس سے حال حد کے سے اور وقت آیا نماز کا پس نماز پڑھی اُسنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پڑھ چکے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کھڑا ہوا وہ شخص پس کہا اُسنے یا رسول اللہ تحقیق پہونچا ہون مین حد کو یعنے کام لائق حد کے کیا ہی مین سنے
پس قائم کر مجھپر حکم اللہ کا فرمایا کیا نہین نماز پڑھی تو نے ساتھ ہمارے کہا اُسنے کہ ہان پڑھی ہی فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ نے بخشے
واسطے تیرے گناہ تیرے یا فرمایا حد تیری روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اگر کوئی کہے کہ لفظ اصبت حدًا سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے
کبیرہ گناہ کیا ہو مثل چوری وغیرہ کے کہ اُسپر حد شرع وارد ہوتی ہوا ور حضرت نے اُسکی بخشش کا حکم فرمایا بسبب نماز کے پس تو معلوم ہوا
کہ کبیرہ گناہ بھی نماز سے بخشے جاتے ہین جواب اسکا یہ ہی کہ اُس شخص نے اپنے گمان کے بموجب کہا تھا کہ مین حد کو پہونچا ہون اور واقع
مین وہ ایسا نہ تھا یعنے حد کو نہ پہونچا تھا بسبب صغیرہ گناہ کرنے کے یا حد سے مراد اُسنے تعزیر رکھی اور حضرت نے جو اُس سے حال گناہ
کا نہ پوچھا اور حکم بخشش کا فرمایا سبب یہ تھا کہ حضرت کو حال اُسکے گناہ کا اور بخشش اُسکی کا وحی سے معلوم ہوگیا تھا ﴿ ع ح (وعن
ابن مسعود قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم اي الاعمال احب الى الله تعالى قال الصلوة لوقتها قلت ثم اي قال بر الوالدين قلت
ثم اي قال الجهاد في سبيل الله قال حدثني بهن ولو استزدته لزادني متفق عليه) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کونسا کام ہی بہت اچھا نزدیک اللہ تعالی کے فرمایا نماز بیچ وقت اُسکے کے یعنے وقت مکروہ مین نہو کہا مین نے پھر کونسا عمل بہتر ہی فرمایا
نیکی کرنی ماں باپ سے کہا مین نے پھر کونسا فرمایا جہاد خدا کی راہ مین کہا عبد اللہ نے بیان کین مجھسے حضرت نے یہ حدیثین اور اگر مین زیادہ پوچھتا
البتہ زیادہ بتلاتے مجھکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ بیان افضل اعمال کے مختلف آئی ہین یہان ان
اعمال کو افضل فرمایا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ بہترین اعمال اسلام کے کھانا کھلانا اور چرچا کرنا سلام کا اور نماز پڑھنی رات مین جسوقت
کہ لوگ سوتے ہووین اور بعضی مین آیا ہی کہ افضل اعمال وہ ہین کہ لوگ ہاتھ اور زبان تیری سے سلامت رہین اور کسی مین آیا ہی کہ افضل اعمال
ذکر خدا کا ہی اسیطرح اور اعمال کو فرمایا ہی پس وجہ تطبیق ان حدیثون کی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہی ہر ایک کو موافق رضا
اور رغبت اُسکی کے یا جواب دیا ہی موافق اس چیز کے کہ پہچانا حال اُسکا اور لائق اُسکے حال کے جانا پس یہ ایسا ہی جیسے کہتے ہین یہ چیز بہترین
چیزون کی ہی اور اپنے دل مین ارادہ اُسکی بزرگی کا سب چیزون پر ہر وقت مین نہین رکھتے بلکہ ارادہ یہ رکھتے ہین کہ یہ بہترین چیزون کی ہی کسی
وقت مین نہ اور وقتون مین یا مثلاً سکوت جہان مناسب ہوتا ہی تو کہتے ہین کہ سکوت کی برابر کوئی چیز افضل نہین غرضکہ ہر ایک چیز کو مناسب
حال ور مقام کے افضل فرمایا ہی مثلاً جہاد کو ابتداے اسلام مین فاضلترین اعمال کا فرمایا کہ اُس وقت کے لوگون کے حال کے مناسب ہی
افضل تھا یا ایک قوم کو محتاج دیکھا اُنکے لیے صدقہ پر رغبت دلائی اور اُسکو افضل فرمایا اسی طرح نماز کو باعتبار قرب باری تعالی کے افضل
فرمایا پس وجوہ اور حیثیات مختلف ہین ہر ایک ساتھ وجہ اور حیثیت کے اپنی جا سے فاضلتر ہی دوسرے سے ﴿ م ت (وعن جابر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بين العبد وبين الكفر ترك الصلوة رواه مسلم) اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ درمیان بندہ کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہی روایت کی یہ مسلم نے **ف** متعلق لفظ بین کا یہان محذوف ہی تقدیر اس عبارت
کی یون ہی کہ ترک الصلوة وصلة بين العبد المسلم وبين الكفر یعنے نماز درمیان مین بندہ کے اور کفر کے بمنزلہ دیوار کے ہی کہ بندہ اُسکے سبب سے
کفر تلک نہین پہونچ سکتا جب نماز چھوڑ دی تو گویا دیوار درمیان مین سے اُٹھ گئی اور یہ ترک نماز وصلہ ہوئی یعنے سبب ملجانے کی ہوئی کہ اُسکے
سبب سے بندہ مسلمان کفر کو پہونچ جاتا ہی یہ تغلیظا و تشدیدا ہی اوپر ترک نماز کے اور اشارہ ہی اسپر کہ تارک نماز کا قریب ہی کہ کافر ہو جاوے
اور نزدیک اصحاب ظواہر کے تارک صلوة کا کافر ہو جاتا ہی اور نزدیک مالک اور شافعی وغیرہما کے واجب ہی قتل تارک صلوة کا اگرچہ

کافر ہووے اور نزدیک ابو حنیفہ کے مارنا اور قید کرنا اُسکا واجب ہی جب تلک کہ نماز نہ پڑھے ٭ ع ح الفصل الثانی فصل دوسری (عن
عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَہُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْئَہُنَّ وَصَلَّاہُنَّ
لِوَقْتِہِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَہُنَّ وَخُشُوْعَہُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَہْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَہْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَی مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ) روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے پانچ نمازین ہین کہ فرض کیا انکو
اللہ تعالیٰ نے جسنے اچھا کیا وضو ان نمازون کا یعنے ساتھہ رعایت فرائض اور سنتون کے کیا اور پڑھا انکو وقت پر اور پورا کیا رکوع انکا
اور خشوع انکا یعنے حضور قلب ہی واسطے اُسکے اللہ پر عہد یعنے وعدہ یہ کہ بخشدے واسطے اُسکے یعنے گناہ صغائر اُسکے اور جو کوئی نہ کرے یعنے
نماز اوپر طرح مذکور کے نہ پڑھے یا مطلق نہ پڑھے پس نہین واسطے اُسکے اللہ پر عہد لازم اگر چاہے بخشے واسطے اُسکے اگر چاہے عذاب
کرے اُسکو روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور روایت کی مالک اور نسائی نے مانند اِسکے ف اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ تارک نماز
کا کافر نہین اور مرتکب کبیرہ کے لیے واجب نہین ہی عذاب دینا اور ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا مذہب سنت جماعت کا یہی ہی ٭ ح (و
عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَہْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ وَاَطِیْعُوْا ذَا اَمْرِکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو اپنی نمازین پانچ اور روزے رکھو مہینے اپنے کے یعنے رمضان
کے اور ادا کرو زکوٰۃ مال اپنے کی اور تابعداری کرو صاحب حکم اپنے کی یعنے اگر خلاف شرع حکم نہ کرے جاؤگے بہشت رب اپنے کی مین یعنے
درجات اُسکے ملینگے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف مراد صاحب حکم سے پادشاہ اور امیر ہین یا مراد ہین علما ریا عام ہین کہ جو کارساز
تمہارے کسی کام کے ہون ٭ ع (وعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ
وَہُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْہُمْ عَلَیْہَا وَہُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَہُمْ فِی الْمَضَاجِعِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَکَذَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنْ
سَبْرَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ) اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر
کرو اپنی اولاد کو ساتھہ نماز کے جب وہ ہون سات برس کے اور مارو انکو نماز چھوڑنے پر جب وہ ہون دس برس کے اور جدا کرو انکو بیچ خوابگاہون
کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور اسی طرح سے روایت کیا اُسکو شرح السنہ مین عمرو سے اور مصابیح مین سبرہ بن معبد سے ف لڑکون کو سات
برس کی عمر سے حکم کرنا شروع کرے تا عادت نماز کی پڑے اور دس برس کی عمر مین قریب بالغ ہونے کے پہونچتے ہین پس تاکیداً مارنا چاہیے اور
حکم نماز کا بھی کرے عمر مذکور مین اور جو کہ متعلق ہین نماز کے شرائط وغیرہ اُسکی وہ بھی سکھلاوے اور جدا کرو خوابگاہون مین یعنے مثلاً بہن بھائی
ایک بستر مین نہ سووین اسی طرح اور ناتے دار یا اجنبی مرد عورت اکٹھے آپس مین نہ سوئین ٭ ع (وعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَہْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَہُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَہَا فَقَدْ کَفَرَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کہ درمیان ہمارے اور درمیان منافقون کے ہی نماز ہی پس جسنے چھوڑ دی وہ پس تحقیق کافر ہوا اور روایت
کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنے ہمنے جو منافقون کو امن دے رکھا ہی کہ قتل نہین کرتے اور احکام اسلام کے اُنپر
جاری کرتے ہین سبب اسکا یہ ہی کہ یہ مشابہت رکھتے ہین ساتھہ مسلمانون کے بسبب نماز پڑھنے کے اور جماعت مین حاضر ہونے کے
اور تابعداری کرنے کے اور احکام ظاہر مین پس جسنے نماز چھوڑی کہ وہ عمدہ سب عبادتون کی ہی پس گویا اور کافر برابر ہوا اور معنی فقد کفر کے یہ
ہین کہ اُسنے کفر کو ظاہر کر دیا ٭ ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

یا رسول اللہ انی عالجت امرأۃ فی اقصی المدینۃ وانی اصبت منہا ما دون ان امسہا فانا ہذا فاقض فی ما شئت فقال لہ عمر لقد سترک اللہ لو سترت
علی نفسک قال ولم یرد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ شیئا وقام الرجل فانطلق فاتبعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا فدعاہ وتلی علیہ ہذہ الآیۃ
واقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین فقال رجل من القوم یا نبی اللہ ہذا لہ خاصۃ فقال
بل للناس کافۃ رواہ مسلم) روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اُسنے ای رسول خدا کے تحقیق
مین نے گلے لگایا ایک عورت کو بیچ کنارے مدینہ کے اور تحقیق مین پہونچا ہون اُس سے اس چیز کو کہ کم ہو صحبت سے یعنے صحبت کا اتفاق نہین
ہوا اور سواے اسکے بوس وکنار سب کچھ ہوا پس حکم فرمایئے بیچ حق میرے کے جو مزاج مین آوے پس کہا واسطے اُسکے حضرت عمر نے تحقیق ڈھانکا
تھا تجھکو اللہ نے اگر پردہ پوشی رکھتا تو اوپر ذات اپنی کے یعنے اچھا ہوتا کہا عبداللہ نے اور نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کچھ یعنے واسطے
انتظار حکم الٰہی کے اور کھڑا ہوا وہ شخص اور چلا پس بھیجا پیچھے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پس بُلایا اُسکو اور پڑھی اُسپر یہ آیۃ اور قائم رکھ
نماز بیچ دونون طرفون دن کے اور چند ساعات رات کے تحقیق نیکیان لیجاتی ہین برائیان یہ ہی نصیحت واسطے نصیحت ماننے والون کے پس کہا ایک
شخص نے قوم مین سے یعنے حضرت عمر نے یا معاذ نے ای نبی اللہ کے یہ ہی واسطے اسی کے خاص یعنے یا سبھون کے لیے فرمایا بلکہ واسطے سب لوگون
کے روایت کی یہ مسلم نے ف بیچ دونون طرفون دن کے یعنے نماز فجر کی اول طرف دن مین ہی اور ظہر اور عصر طرف آخر مین اور چند ساعات رات
کی یعنے مغرب اور عشا لکھا ہی ابن حجر نے کہ پہلی فصل مین جو حدیث اسی طرح کی گذری ہی تو وہ قصہ شاید اور شخص کا ہی اور یہ اور کا اور یہ آیۃ بھی مکرر
اسکے لیے اتری ہو مگر محققین نے لکھا ہی کہ تعدد قصہ سے یہ نہین لازم آتا کہ آیۃ بھی مکرر اتری ہو اور نہ یہ حدیث اُسپر دلالت کرتی ہی بلکہ حضرت صلعم نے وہی
آیۃ کہ پہلے کے حق مین اُتری تھی واسطے سند کے اسکے لیے بھی پڑھ دی ۰ع (وعن ابی ذر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج زمن الشتاء والورق
یتہافت فاخذ بغصنین من شجرۃ قال فجعل ذلک الورق یتہافت قال فقال یا ابا ذر قلت لبیک یا رسول اللہ قال ان العبد المسلم لیصلی الصلوۃ
یرید بہا وجہ اللہ فتہافت عنہ ذنوبہ کما تہافت ہذا الورق عن ہذہ الشجرۃ رواہ احمد) اور روایت ہی ابی ذر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جاڑے
کے موسم مین اُس حال مین کہ پت جھڑ ہوتی تھی پس لین حضرت نے دو شاخین درخت مین سے کہا راوی نے پس پتے اُنمین سے جھڑنے لگے
یعنے زیادہ گرنے لگے جیسے کہ معمول ہوتا ہی کہ ہلانے سے بہت جھڑتے ہین کہا پس فرمایا حضرت صلعم نے ای ابا ذر کہا مین نے حاضر ہون یا رسول اللہ
فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑھتا ہی نماز ارادہ کرتا ہی ساتھ اُسکے خاص اللہ تعالی کو پس گرتے ہین اُس سے گناہ اُسکے جیسے کہ جھڑتے ہین یہ پتے اس
درخت سے روایت کی یہ احمد نے ف ارادہ کرتا ہی خاص اللہ تعالی کو یعنے اُسکے پڑھنے مین خیال کسی کے دکھانے سُنانے کا یا غرض دینی
یا دنیوی کی نہین رکھتا ہی بلکہ محض اُسی کی طلب رضا اور فرمانبرداری کا لحاظ ہی (وعن زید بن خالد الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی سجدتین لا یسہو فیہما غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ احمد) اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے
کہ پڑھین دو رکعت نماز کی نہ سہو کیا اُنمین یعنے غافل نہوا بلکہ حضور دل سے پڑھین بخشیگا اللہ واسطے اُسکے وہ چیز کہ پہلے کی تھی گناہون سے روایت
کی یہ احمد نے (وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الصلوۃ یوما فقال من حافظ علیہا کانت لہ نورا وبرہانا و
نجاۃ یوم القیمۃ ومن لم یحافظ علیہا لم یکن لہ نورا ولا برہانا ولا نجاۃ وکان یوم القیمۃ مع قارون وفرعون وہامان وابی بن خلف رواہ احمد والدارمی
والبیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اُنھون نے ذکر کیا نماز کا ایک
دن یعنے ارادہ کیا اُسکی فضیلت کے ذکر کرنے کا پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہی نماز پر ہوگی واسطے اُسکے سبب نورانیت کی یعنے نور ایمان زیادہ

ہوتا ہے اور دلیل یعنی دلیل واضح ہوتی ہے اوپر کمال ایمان اُسکے کے اور سبب مغفرت کی دن قیامت کے اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اسپر ہوگی وہ واسطے اُسکے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے روایت کی یہ احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** محافظت نماز کی یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھے اُسکو کبھی فاغہ نہ کرے اور فرائض اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اُسکے ادا کرے جب نماز اسطرح پڑھتا ہے تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہے اور ثواب مذکور پاتا ہے اور انکے ترک سے مستحق عذاب مذکور کا ہوتا ہے خیال تو کرو اسے بھائیو کسقدر تاکید ہے محافظت نماز کی اسمین قصور کبھی نکیا کرو اور دیکھا چاہیے کہ جب اُسکی محافظت نہ کرنے پر وعید فرمایا ایسے کافرون کے ساتھ عذاب کیے جانے کا تو جو کوئی بالکل اُسکو چھوڑ دیگا اُسکا کیا حال ہوگا اور قارون اور فرعون کا کفر تو مشہور ہین اور ہامان وزیر تھا فرعون کا اور اُبی بن خلف مشرک تھا دشمن حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اُسکو حضرت نے جنگ احد مین دست مبارک سے قتل کیا تھا اور وہ اشقیاء امت سے کہلاتا ہے اور اس حدیث مین کنایہ ہے اسپر کہ جو کوئی محافظت نماز کی کرتا ہے ہوگا ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہداء اور صالحین کے ۱۲ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا کہ تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین دیکھتے تھے کسی چیز کو اعمال مین سے چھوڑنا اُسکا کفر سواے نماز کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اسمین جو حصر کیا کہ صحابہ سواے نماز کے کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہ جانتے تھے تو یہ حصر اسپر دلالت کرتا ہے کہ چھوڑنا نماز کا اُنکے نزدیک بڑے گناہون سے ہے اور بہت قریب ہے طرف کفر کے ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُکْ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَہَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّہَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا وصیت کی مجکو دوست میرے یعنی آنحضرت صلعم نے یہ کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور مت چھوڑ نماز فرض کو جان بوجھکر پس جو کوئی ترک کرے اُسکو جان بوجھکر پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہے ہر برائی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** حضرت صلعم نے یہ ابو درداء کو افضل بات تعلیم فرمائی کہ اگر جلایا جاوے تو تو بھی شرک نہ کر والا اکراہ یعنے جبر کی حالت مین زبان پر اگر کلمہ کفر کا جاری کرے اور دل مین اُسکو برا جانتا ہو وے تو جائز ہے اور بری ہوا ذمہ یعنے بری ہوا اُس سے عہد اسلام کا اور خارج ہوا دائرہ اسلام سے یہ ازراہ تغلیظ کے فرمایا یا یہ مراد ہے کہ قتل اور تعزیر سے جو امن مین تھا وہ امن اُسکو نرہا اور شراب کنجی ہر برائی کی اسلیے ہے کہ جب عقل جاتی رہتی ہے جہان کی برائیان سرزد ہوتی ہین اسلیے اُسکو ام الخبائث کہا ہے ۱۲ ع **بَابُ الْمَوَاقِیْتِ** باب ہے بیچ بیان کرنے وقتون نماز کے **الْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّہْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ کَطُوْلِہٖ مَا لَمْ یَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ یَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِکْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّہَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ظہر کا جسوقت ڈھلے دوپہر اور ہووے سایہ اُس شخص کا مانند طول اُسکے کے جبتک کہ نہ آوے وقت عصر کا اور وقت عصر کا جبتک کہ نہ زرد ہو سورج اور وقت نماز مغرب کا جبتک کہ نہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشا کا ٹھیک آدھی رات تک اور وقت نماز صبح کا ظاہر ہونے فجر سے جبتک کہ نکلے آفتاب پس جسوقت کہ نکلے پس بندرہ تو نماز سے پس تحقیق وہ نکلتا ہے درمیان دو سینگون شیطان کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** پہلے وقت ظہر کا بیان فرمایا اسلیے کہ پہلے حضرت جبرئیل نے آکر آنحضرت صلعم کو یہی نماز پڑھائی تھی

واسطے تعلیم وقت نماز کے اسلیے اسکو نماز پیشین کہتے ہین پس اول وقت اسکا جب سے شروع ہوتا ہی کہ آفتاب تھوڑا سا میل کرتا ہی بیچ آسمان کے جانب مغرب کے کہ اُسکو زوال کہتے ہین اور آخر وقت اُسکا یہ ہی کہ ہو سایہ ایک شخص کا مقدار درازی قد اُسکے کے سوائے سایہ اصلی کے کہ وہ مراد ہی اس سایہ سے کہ وقت زوال کے ہوتا ہی یعنے اکثر شہرون مین کہ آفتاب سمت الراس کو نہین پہونچتا وہان ہر چیز کا ٹھیک دوپہر کے وقت تھوڑا سا سایہ ہوتا ہی پس سوائے اس سایہ کے جب سایہ برابر اُس چیز کے ہو جب تلک وقت ظہر کا ہی اور جب تلک کہ نہ آوے وقت عصر کا یہ تاکید ہی پہلے جملہ کی کیونکہ جب ایک مثل تک سایہ پہونچا وقت ظہر کا تمام ہوا اور وقت عصر کا شروع ہوا پس اسکا مطلب پہلے جملہ مین آچکا تھا اُسکو تاکید کے لیے پھر فرمایا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ درمیان ظہر اور عصر کے وقت مشترک نہین ہی جیسے کہ امام مالک کہتے ہین پس ابتدا وقت عصر کی تو معلوم ہوئی اور جبتلک کہ آفتاب زرد نہین ہوتا جبتلک وقت عصر کا بلا کراہت باقی رہتا ہی چنانچہ اس حدیث مین اشارہ اسی کی طرف ہی بعد اسکے وقت جواز رہتا ہی غروب آفتاب تلک اور مراد زرد ہونے آفتاب سے بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ ٹکیہ آفتاب کی متغیر ہو جاوے کہ دیکھنا اُسکے مین نظر خیرگی نہ کرے اور بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ شعاع جو دیوار پر پڑتی ہی اسمین تغیر آجاوے اور جاننا چاہیے کہ مذہب تینون امامون کا اور صاحبین کا اور زفر کا اور سوائے انکے کا یہ ہی کہ آخر وقت ظہر کا ایک مثل تک ہی اور بعد اُسکے وقت عصر کا آتا ہی اور یہ حدیث دلیل انکی ہی اور ایک روایت امام اعظم سے بھی اسی طرح آئی ہی بلکہ بعضون نے لکھا ہی کہ فتوی بھی اسی پر ہی چنانچہ درمختار مین کتنی کتابون سے ترجیح اسی روایت کو دی ہی اور مشہور روایت انکے مذہب کی یہ ہی کہ وقت ظہر کا دو مثل تک باقی رہتا ہی دلیلین انکی ہدایہ وغیرہ مین مذکور ہین جو چاہے دیکھ لے پس علما نے لکھا ہی کہ مختار یہ ہی کہ ظہر ایک مثل کے اندر اندر پڑھ لے اور عصر بعد دو مثل کے پڑھے تا بلا اختلاف درست ہون اور وقت نماز مغرب کا بعد غروب ہونے آفتاب کے سے شروع ہوتا ہی اور تمام ہوتا ہی وقت چھپنے شفق کے اور شفق نزدیک اکثر امامون کے نام ہی سرخی کا کہ بعد چھپنے آفتاب کے ظاہر ہوتی ہی اور سب اہل لغت بھی یہی کہتے ہین اور نزدیک ابو حنیفہ اور ایک جماعت علما کے نام سفیدی کا ہی کہ بعد سرخی کے پیدا ہوتی ہی اور ایک روایت ابو حنیفہ سے بھی یہی ہی کہ نام سرخی کا ہی چنانچہ شرح وقایہ مین فتوی اسی پر لکھا ہی پس احتیاط یہ چاہتی ہی کہ مغرب تو سرخی چھپنے کے اندر اندر پڑھ لے اور عشا بعد چھپنے سفیدی کے تا نماز بلا اختلاف ادا ہو اور وقت عشا بعد چھپنے شفق کے سے شروع ہوتا ہی اور ٹھیک آدھی رات تک وقت مختار یعنے بلا کراہت باقی رہتا ہی اور وقت جواز پہلے طلوع فجر تک ہی اور بعد طلوع صبح صادق کے وقت فجر کا شروع ہوتا ہی اور طلوع آفتاب پر تمام ہوتا ہی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ تمام وقت صبح کا مختار ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ وقت مختار اسفار تک ہی اور بعد اُسکے وقت جواز کا بیان اوقات نماز کا تمام ہوا آگے جو فرمایا کہ آفتاب نکلتا ہی درمیان دو شاخون شیطان کے یعنے دو جانب سر اُسکے کے جیسے کہ آیا ہی کہ شیطان سامنے آفتاب کے کھڑا ہوتا ہی وقت طلوع اُسکے کے اور نزدیک کرتا ہی سر اپنا اُس سے اور ایسے ہی وقت غروب کے پس سامنے ہوتا ہی اُنکے کہ آفتاب کو پوجتے ہین اور واقع ہوتا ہی سجدہ کفار کا طرف اسکے پس ڈالتا ہی اپنے خیال مین اور تابعدارون اپنے کے مین کہ یہ عبادت اُسکو کرتے ہین اور اُسکی طرف سجدہ کرتے ہین پس آنحضرت صلعم نے منع فرمایا اپنی امت کو اسوقت کے نماز پڑھنے سے تا عبادت خدا پرستون کی بیچ غیر وقت شیطان کے پوجنے والون کے ہووے ؂ ح (وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهٗ

فَأَبْرِدْ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ
بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ
بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال وقت نماز کا کہ اول
وآخر وقت نماز کا کیا ہے پس فرمایا واسطے اسکے نماز پڑھ تو ساتھ ہمارے ان دونوں میں یعنے تا دکھا دوں تجھے اوقات نماز کے پس جبکہ
ڈھلا آفتاب حکم کیا بلال کو یعنے اذان کا پس اذان دی پھر حکم کیا اسکو یعنے تکبیر کا پس تکبیر کہی نماز ظہر کی پھر حکم کیا اسکو پس قائم کی نماز عصر کی اور
آفتاب تھا بلند سفید صاف یعنے الائش زردی سے پھر حکم کیا اسکو پس قائم کی مغرب جسوقت کہ غائب ہوا سورج یعنے بمجرد غروب ہونے
کے بغیر تاخیر کے پھر حکم کیا اسکو پس قائم کی عشا جسوقت کہ غائب ہوئی شفق پھر حکم کیا اسکو پس قائم کی نماز فجر کی اسوقت کہ نمودار ہوئی فجر
یعنے اسدن میں سب نمازیں اول وقت پڑھکر دکھا دیں کہ اول وقت یہ ہے پس جب ہوا دوسرا دن حکم کیا بلال کو کہ ڈھیل کرے نماز ظہر
کو پس ڈھیل کی ساتھ اسکے پس بہت ڈھیل کی اور نماز پڑھی عصر کی اور آفتاب بلند تھا تاخیر کیا نماز عصر کو زیادہ اس تاخیر سے کہ تھی اور نماز
پڑھی مغرب کی پہلے چھپنے شفق کے یعنے متصل چھپنے شفق کے اور نماز پڑھی عشا کی پیچھے جانے تہائی رات کے اور نماز پڑھی فجر کی وقت
روشن ہونے فجر کے پھر فرمایا کہاں ہے پوچھنے والا وقت نماز سے پس کہا اس شخص نے کہ میں حاضر ہوں اے رسول خدا فرمایا وقت نماز
تمہاری کا درمیان اس چیز کے ہے کہ دیکھا تمنے روایت کی یہ مسلم نے ف پھر حکم کیا اسکو پس قائم کی عصر یہاں ذکر وقت نماز کا نہ کیا اور
ایسے ہی ذکر اذان کا نہ یہاں کیا اور نہ اسکے مابعد میں اسلیے کہ ظاہر تھا اور پس بہت ڈھیل کی یعنے بہ نسبت پہلے دن کے آج اتنی ڈھیل
کی کہ جوش گرمی کا جاتا رہا اور تاخیر کیا عصر کو زیادہ اس تاخیر سے کہ تھی یعنے پہلے دن جو تاخیر کی تھی بہ نسبت اسکے دوسرے روز زیادہ تاخیر کی کہ
بعد مثلین کے نماز پڑھی اور پہلے دن تاخیر کرنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ تاخیر کی گئی تھی ظہر سے نہ یہ کہ تاخیر کی گئی تھی وقت اپنے سے اور عشا کو آخر وقت
تک تاخیر نہ کیا اسلیے کہ لوگوں کو جاگنے میں بے آرامی ہوگی اور اگر پہلے عشا کے سو رہینگے تو سونا مکروہ ہوگا اور اخیر حدیث کے یہ معنے ہیں کہ
اول اور آخر وقت پہچان لیا تمنے پس یہاں سے وہاں تک وقت ہے اول بھی اور اوسط بھی اور آخر بھی اور مراد آخر وقت سے وقت مختار ہے
نہ وقت جواز اسلیے کہ بعد ان وقتوں کے کہ بیان فرمائے اور بھی وقت باقی رہتا ہے ع

## الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ
حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ
عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى
بِيَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ رَوَاهُ
أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل نے نزدیک خانہ کعبہ کے
دو بار یعنے دو دن تا کیفیت اور اوقات نماز کے سکھلا دیں پس نماز پڑھائی مجھکو ظہر کی وقت ڈھلنے آفتاب کے اور تھا سایہ مانند تسمہ کے
اور نماز پڑھائی مجھکو عصر کی اسوقت کہ ہو چکا سایہ ہر چیز کا مانند اسکے یعنے سوائے سایہ اصلی کے اور نماز پڑھائی مجھکو مغرب کی اسوقت کہ افطار
کرتا ہے روزہ دار یعنے بعد چھپنے آفتاب کے اور نماز پڑھائی مجھکو عشا کی اسوقت کہ غائب ہوئی شفق اور نماز پڑھائی مجھکو فجر کی اسوقت کہ حرام
ہوتا ہے کھانا اور پینا روزہ دار پر یعنے جب صبح صادق ہوئی پھر جب ہوا اگلا دن نماز پڑھائی مجھکو ظہر کی اسوقت کہ ہوا سایہ اسکا مانند اسکے

یعنے قریب ایک مثل کے ہوا اور نماز پڑھائی مجھکو عصر کی اُسوقت کہ ہوا سایہ اسکا دو مثل اُسکے اور نماز پڑھائی مجھکو مغرب کی اُسوقت کہ افطار کرتا ہی روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھکو عشا کی وقت تہائی رات کے اور نماز پڑھائی مجھکو فجر کی پس خوب روشنی ہوئی پھر التفات کیا طرف میرے پس کہا ای محمد صلعم وقت یہی ہیں نبیون کا کہ پہلے تجھسے تھے اور وقت درمیان ان دو وقتون کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** اور تھا سایہ مانند تسمہ کے سایہ اصلی مختلف ہوتا ہی باعتبار اختلاف مکانون کے اور اوقات کے اور بعضے شہرون مین بعضی فصلون مین بالکل سایہ اصلی نہین ہوتا چنانچہ مکہ معظمہ مین بھی انیسوین سرطان کو نہین ہوتا پس یہان فرماتے ہین کہ اُن دنون مین سایہ اصلی مکہ معظمہ مین بقدر چوڑان تسمہ جوتے کے تھا ✽ ح ع **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابن شہاب سے کہ تحقیق عمر بن عبد العزیز نے دیر کی عصر کو کچھ یعنے وقت مختار سے ایک ذرہ دیر کرکے پڑھی پس کہا واسطے اسکے عروہ نے خبردار ہو تحقیق جبرئیل اُترے پس نماز پڑھی آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے امامت کی اُنکی پس کہا واسطے عروہ کی عمر نے جان کیا کہتا ہی تو ای عروہ پس کہا عروہ نے سنا مین بشیر بیٹے ابی مسعود کے سے کہ کہتا تھا سنا مین نے ابو مسعود سے کہ کہتے تھے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اُترے جبرئیل پس امامت کی میری پس نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے پھر نماز پڑھی مین نے ساتھ اُسکے حساب کرتے تھے حضرت صلعم ساتھ انگلیون اپنی کے پانچون نمازون کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مطلب عروہ کا یہ تھا کہ عمر بن عبد العزیز کو یاد دلا دین حدیث امامت کرنے جبرئیل کی کہ پہلے دن اول وقت نمازین پڑھائین اس سے معلوم ہوا کہ اول وقت نماز پڑھنی فضیلت رکھتی ہی تمنے کیون تاخیر کرکے ترک فضیلت کا کیا اگرچہ تاخیر تھوڑی ہی کی پھر عمر بن عبد العزیز نے جو کہا جان کیا کہتا ہی مراد اُنکی یہ تھی کہ حدیث روایت کرنی پیغمبر خدا صلعم سے ایک امر عظیم ہی احتیاط اُسمین واجب ہی بلا سند بیان کرنی چاہیے خبردار رہ تا اسمین خطا نہ کرے اگرچہ عروہ جلیل الشان تھے اُنسے ایسی بات کہنی مناسب نتھی لیکن عظمت شان روایت کی اُنکو باعث اس تنبیہ کی ہوئی پھر آگے عروہ نے کہا سمعت بشیر آخر تک واسطے بیان حفظ اور ہوشیاری اپنی کے کہ مین اسبات مین علم یقینی رکھتا ہون اور اس حدیث کو اُس شخص سے سنا ہی کہ اسنے صحابی سے سنا اور اُنھون نے حضرت صلعم سے اور اس حدیث مین بیان اوقات نماز کا نہ کیا اسلیے کہ مخاطب کو معلوم تھے پس اس روایت مین مبہم بیان کیے اور اور روایتون مین ساتھ تفصیل کے ✽ ع ح (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اِنْ كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهٗ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ وَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ وَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ رَوَاهُ مَالِكٌ) اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے یہ کہ اُنھون نے لکھا طرف اپنے عاملون کے تحقیق بہت ضرور کامون تمھارے سے نزدیک میرے نماز ہی جسنے محافظت کی اسکی یعنے ساتھ شرائط اور ارکان کے ادا کیا اُسکو اور نگہبانی کی اُسپر یعنے ہمیشہ پڑھی اور باطل نہ کی بسبب سُنانے اور دکھانے کے اور عجب اور غرور کے

محافظت کی اُسنے دین اپنے کی یعنے بقیہ امور دین اپنے کی اور جسنے ضائع کیا اُسکو پس وہ شخص واسطے اُس چیز کے کہ سوا نماز کے ہی بہت
ضائع کرنیوالا ہی پھر لکھا یہ کہ پڑھو نماز ظہر کی وقت ہونے سایہ زوال کے ایک گز یہانتک کہ ہو سایہ مانند ایک کھارے کے یعنے سوا سایہ
اصلی کے اور پڑھو نماز عصر ایسے وقت کہ آفتاب بلند ہو سفید صاف بقدر اُس چیز کے کہ چلے سوار چھ کوس یا نو کوس پہلے ڈوبنے آفتاب
کے اور پڑھو مغرب جسوقت کہ غائب ہو جاوے سورج اور پڑھو عشا جسوقت کہ غائب ہو شفق تہائی رات تک پس جو سووے یعنے پہلے
عشا کے پس نہ سوئیو آنکھیں اُسکی پس جو سووے پس نہ سوئیو آنکھیں اُسکی پس جو سووے پس نہ سوئیو آنکھیں اُسکی اور پڑھو نماز صبح ایسے وقت
کہ ستارے ظاہر ہوں گھنے یعنے صبح کی تاریکی میں پڑھو روایت کی یہ مالک نے ف جسنے محافظت نماز کی کی محافظت کی امور دین اپنے کی
اسلیے کہ نماز ستون دین کا ہی اور باز رکھتی ہی برائیوں سے اور جسنے اُسکو ضائع کیا یعنے بالکل نہ پڑھی یا واجبات اُسکے ترک کیے تو وہ سوا
نماز کے اور واجبات اور مستحبات کو بہت ضائع کرنیوالا ہی کیونکہ یہ اصل عبادتوں کی تھی جب اُسکا خیال نہ کیا تو غیر اُسکے کا کیا کریگا اور یہ جو فرمایا
کہ پڑھو نماز ظہر کی وقت ہونے سایہ زوال کے ایک گز یعنے بعد اُسکے متصل ساتھ اُسکے کہ اول وقت ظہر کا اور یہ بات باعتبار مکان خاص کے
فرمائی کہ وہاں سایہ اصلی اسی قدر ہوگا جیسے کہ اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ وہ مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف مکانوں اور زمانوں کے اور نہ سوئیو آنکھیں
اُسکی یہ بد دعا ہی ساتھ بے آرامی اور بیقراری کے اُسکے لیے کہ تغافل کرتے نماز عشا کی میں اور سوتے ہیں بغیر پڑھے یہ بد دعا تین بار کی تاکید کے
لیے کہا ہی ابن حجر شافعی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونا پہلے نماز کے حرام ہی اور ہمارے نزدیک محمول ہی تفصیل پر کہ اگر بعد داخل ہونے
وقت کے سووے اور گمان رکھتا ہو کہ تمام وقت نماز کے میں سوتا ہی رہیگا تو نہیں جائز ہی اُسکو سونا اور اگر اعتماد ہی اپنے نفس پر کہ بغیر
جگائے جاگ اُٹھونگا ایسے وقت کہ کامل نماز پڑھونگا وقت میں تو جائز ہی اور اگر پہلے وقت کے سووے تو اسمیں اختلاف کیا ہی علما نے
بعضے تو یہی سی تفصیل اسمیں بھی بیان کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اسمیں مطلق حرام نہیں اسلیے کہ پہلے وقت کے تکلیف ساتھ نماز کے
نہیں اور تفصیل جو پہلی صورت میں بیان کی وہ موافق ہی قواعد ہمارے کے ت ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت
ہی ابن مسعود سے کہا تھا اندازہ نماز ظہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گرمیوں میں تین قدم سے پانچ قدم تک اور جاڑے میں پانچ قدم
سے سات قدم تک روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف زیادتی بیچ سایہ جاڑے کے اسلیے ہوتی ہی کہ سایہ اصلی اس فصل میں زیادہ
ہوتا ہی اور گرمی میں کم خصوصاً حرمین شریفین میں والا یہ دونوں وقت برابر ہیں اور بہر تقدیر یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر تاخیر کرنے
ظہر کے وقت زوال سے اور قدم مراد ہی ساتواں حصہ قد ہر شخص کے سے اور طول ہر چیز کا سات قدم مقرر کیا ہی باعتبار اسکے
کہ قد آدمی کا مقدار سات قدم اُسکے کے ہوتا ہی ت ع یہ جدول لکھی جاتی ہی کہ مناسب اس مقام کے ہی اسمیں مقدار ہر مہینے
کے سایہ اصلی کی اور اوقات نماز کے اور مقدار شفق کی اور صبح صادق کی لکھی ہی اول بعض اصطلاحات اُسکے معلوم کیا چاہیے تا مطلب اُسکا
خوب سمجھا جاوے جاننا چاہیے کہ ایک قدم ساٹھ دقیقہ کا ہوتا ہی اور ایک دقیقہ ساٹھ آن کا ہوتا ہی اور آن یہ ہی کہ اسمیں گیارہ بار لفظ اللہ کا
کہ سکیں اور ایک گھڑی ساٹھ پل کی ہوتی ہی اور ایک پل ساٹھ ریزے کا ہوتا ہی اور ایک ریزہ ساٹھ ذرہ کا ہوتا ہی اور ریزہ بقدر دو حرف کہنے کے ہوتا ہی جیسے کہ
کہیں آن اور ذرہ اسقدر ہوتا ہی کہ اسمیں ایک حرف بھی نہ کہ سکیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ پل آنکو کہتے ہیں کہ اسمیں اٹھارہ بار لفظ اللہ کا کہیں
یہ جدول میرزا خیر اللہ منجم نے بحسب افق دار الخلافہ شاہجہان آباد کے لکھی ہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے پسند کی ہی

| بیان بروج | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حمل چیت ۳۱ | ۳ گھڑی ۲۶ پل | ۳ قدم ۴۹ دقیقہ | ۱۵ گھڑی | ۱۰ قدم ۴۹ دقیقہ | ۶ گھڑی ۲۳ پل | ۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ | ۴ گھڑی ۶ پل |
| ثور بیساکھ | ۳ گھڑی ۳۶ پل | ۲ قدم ۱۰ دقیقہ | ۱۶ گھڑی ۴ پل | ۹ قدم ۱۰ دقیقہ | ۷ گھڑی ۹ پل | ۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ | ۴ گھڑی ۲۹ پل |
| جوزا جیٹھ | ۳ گھڑی ۵۵ پل | ۱ قدم ۲ دقیقہ | ۱۶ گھڑی ۵۶ پل | ۸ قدم ۲ دقیقہ | ۸ گھڑی ۲ پل | ۱۵ قدم ۲ دقیقہ | ۴ گھڑی ۵۷ پل |
| سرطان اساڑھ ۳۲ | ۴ گھڑی ۶ پل | ۳۸ دقیقہ | ۱۷ گھڑی ۱۶ پل | ۷ قدم ۳۸ دقیقہ | ۸ گھڑی ۲۸ پل | ۱۴ قدم ۳۸ دقیقہ | ۵ گھڑی ۱۱ پل |
| اسد ساون ۳۲ | ۳ گھڑی ۵۵ پل | ۱ قدم ۲ دقیقہ | ۱۶ گھڑی ۵۱ پل | ۸ قدم ۲ دقیقہ | ۸ گھڑی ۲ پل | ۱۵ قدم ۲ دقیقہ | ۴ گھڑی ۵۷ پل |
| سنبلہ بھادوں ۳۱ | ۳ گھڑی ۳۶ پل | ۲ قدم ۱۰ دقیقہ | ۱۶ گھڑی ۴ پل | ۹ قدم ۱۰ دقیقہ | ۷ گھڑی ۹ پل | ۱۶ قدم ۱۰ دقیقہ | ۴ گھڑی ۲۹ پل |
| میزان آسوج ۳۰ | ۳ گھڑی ۲۶ پل | ۳ قدم ۴۹ دقیقہ | ۱۵ گھڑی | ۱۰ قدم ۵۹ دقیقہ | ۶ گھڑی ۱۳ پل | ۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ | ۴ گھڑی ۶ پل |
| عقرب کاتک | ۳ گھڑی ۲۷ پل | ۵ قدم ۴۵ دقیقہ | ۱۳ گھڑی ۱۹ پل | ۱۲ قدم ۴۵ دقیقہ | ۵ گھڑی ۴۵ پل | ۹ قدم ۴۵ دقیقہ | ۳ گھڑی ۴۵ پل |
| قوس منگسر ۲۹ | ۳ گھڑی ۳۶ پل | ۵ قدم ۱ دقیقہ | ۱۳ گھڑی ۴ پل | ۱۶ قدم ۱ دقیقہ | ۵ گھڑی ۴۰ پل | ۲۲ قدم ۱ دقیقہ | ۳ گھڑی ۱۵ پل |
| جدی پوس ۳۰ | ۳ گھڑی ۴۰ پل | ۶ قدم ۱ دقیقہ | ۱۲ گھڑی ۳ پل | ۱۷ قدم ۱ دقیقہ | ۵ گھڑی ۳۶ پل | ۱۳ قدم ۱ دقیقہ | ۳ گھڑی ۱۵ پل |
| دلو ماگھ ۳۰ | ۳ گھڑی ۳۶ پل | ۵ قدم ۱ دقیقہ | ۱۳ گھڑی ۴ پل | ۱۵ قدم ۱ دقیقہ | ۵ گھڑی ۴ پل | ۲۰ قدم ۱ دقیقہ | ۳ گھڑی ۱۵ پل |
| حوت پھاگن | ۳ گھڑی ۲۷ پل | ۵ قدم ۴۵ دقیقہ | ۱۳ گھڑی [illegible] پل | ۱۲ قدم ۴۵ دقیقہ | ۵ گھڑی ۴۵ پل | ۱۹ قدم ۴۵ دقیقہ | ۳ گھڑی ۴۵ پل |

**باب تعجیل الصلوٰۃ** باب ہے بیچ بیان جلدی نماز پڑھنے کے ف یعنے نماز میں اصل یہ ہے کہ جلدی کرے اسمیں بموجب قول اللہ تعالیٰ کے فاستبقوا الخیرات یعنے پس جلدی کرو بھلائیوں میں مگر کہ جہاں شارع نے تاخیر کو فرمایا ہے وہاں تاخیر کرے اور امام شافعی کے نزدیک اول وقت نماز پڑھنی مستحب ہے مطلق اور امام اعظمؒ کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ گرمی میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھے اور فجر کو روشنی میں سب دنوں میں اور عشا کو دیر کرکے پڑھے اور عصر کو بھی تاخیر کرے یہانتک کہ آفتاب متغیر نہووے اور جلدی پڑھنے کی حد یہ ہے کہ نصف اول وقت کے میں پڑھے ؂ **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ سَیَّارِ بْنِ سَلَامَۃَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِیْ عَلٰی اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ فَقَالَ لَہٗ اَبِیْ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَۃَ فَقَالَ کَانَ یُصَلِّی الْہَجِیْرَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَہَا الْاُوْلٰی حِیْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَیُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰی رَحْلِہٖ فِیْ اَقْصَی الْمَدِیْنَۃِ وَالشَّمْسُ حَیَّۃٌ وَنَسِیْتُ مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ وَکَانَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُّؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَہَا الْعَتَمَۃَ وَکَانَ یَکْرَہُ النَّوْمَ قَبْلَہَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَہَا وَکَانَ یَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ حِیْنَ یَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِیْسَہٗ وَیَقْرَاُ بِالسِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا یُبَالِیْ بِتَاْخِیْرِ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَلَا یُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَہَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے سیار بن سلامہ سے کہا کہ داخل ہوا میں اور باپ میرا اوپر ابی برزہ اسلمی کے پس کہا اسکو باپ میرے نے کس طرح تھے حضرت

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے فرض پس کہا تھے پڑھتے نماز ظہر کی کہ جسکو کہتے ہو پہلی نماز جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر اور پڑھتے نماز
عصر پھر پھرتا یعنی بعد عصر کے ایک ہم مین سے طرف مکان اپنے کے بیچ کنارہ مدینہ کے اور آفتاب زندہ ہوتا یعنی صاف ہوتا تغیر سے کہا
سیار نے اور بھولا مین اُس چیز کو کہ کہا ابو برزہ نے بیچ حق نماز مغرب کے اور تھے حضرت صلعم کہ مستحب رکھتے تھے یہ کہ دیر کرین بیچ نماز عشا
وہ نماز کہ کہتے ہو اُسکو عتمہ اور تھے حضرت مکروہ رکھتے تھے سونے کو پہلے عشا کے اور بات کرنے کو پیچھے اُسکے اور تھے پڑھتے نماز صبح کو
اُسوقت کہ پہچانتا آدمی ہمنشین اپنے کو اور پڑھتے ساٹھ آیتون سے سو آیتون تک اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ نہین پروا کرتے ساتھ دیر
لگانے عشا کے تہائی رات تک اور نہین دوست رکھتے سونا پہلے عشا کے اور بات کرنی پیچھے عشا سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ظہر کا وقت جو اسمین مذکور ہوا ظاہر یہ ہے کہ اُسوقت جاڑے کے دنون مین پڑھتے ہونگے گرمی مین ٹھنڈے وقت یہ نماز پڑھنی حضرت
صلعم سے ثابت ہوئی ہے قولاً اور فعلاً اور عتمہ کہتے ہین تاریکی کو کہ بعد غائب ہونے شفق کے پیدا ہوتی ہے اعراب عشا کو عتمہ کہتے تھے آخر کو حضرت
نے اس نام سے منع فرمایا اور مراد تاخیر سے تاخیر تہائی رات تک کی ہے اور مکروہ رکھتے تھے سونے کو پہلے عشا کے اور بات کرنے کو پیچھے اُسکے یعنے
دنیا کا کلام کرنا مکروہ رکھتے تھے اسلیے کہ ختم عمل عبادت اور ذکر اللہ پر ہووے کہ نیند بہن موت کی ہے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اکثر علما مکروہ
کہتے ہین سونے کو پہلے عشا سے اور بعضون نے اجازت دی ہے اور تھے ابن عمر سوتے پہلے اُسکے اور بعضون نے اجازت دی ہے رمضان
مین اور کہا نووی نے جب غالب ہووے نیند اور نہ خوف ہو فوت ہونے وقت کا تو سونا مکروہ نہین اور کلام کرنے کو بعد عشا کے ایک
جماعت علما کی نے مکروہ رکھا ہے از انجملہ ایک سعید بن مسیب تھے کہ کہتے تھے سو رہنا میرا عشا سے یعنے بغیر عشا پڑھے محبوب ہے زیادہ طرف
میرے لغو کلام کرنے سے بعد اُسکے اور اجازت دی ہے بعضون نے کلام کرنے کی علم مین اور بیچ اُس چیز کے کہ ضرور ہو حاجتون سے اور اجازت
دی ہے کلام کرنے کی ساتھ گھر والون کے اور مہمان کے یہ ملّا علی قاری نے لکھا ہے اور شیخ عبد الحق نے لکھا ہے کہ دونون چیزون مین اجازت ہے
سونا اگر ہووے ساتھ قصد دفع کسل اور حاصل کرنے نشاط کے نماز مین جائز ہے خصوصاً رمضان مین اور کلام اگر ضروری ہے اور بے معنی ہو تو
وہ بھی جائز ہے (وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ
وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے محمد بن عمرو بن حسن
بن علی سے کہا پوچھا ہمنے جابر بن عبد اللہ سے حال نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا تھے نماز پڑھتے ظہر کی دوپہر ڈھلے اور پڑھتے
عصر اس حال مین کہ آفتاب ہوتا زندہ یعنے روشن اور مغرب جسوقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا جسوقت کہ ہوتے بہت لوگ جلدی
پڑھتے اور جب ہوتے کم دیر کر کر پڑھتے اور پڑھتے صبح اندھیرے مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عشا کے حق مین جو
کہا اُس سے معلوم ہوا کہ اگر ساتھ قصد کثرت جماعت کے نماز کو اول وقت سے تاخیر کرین جائز ہے بلکہ مستحب اور لکھا ہے علما نے کہ امام ابو حنیفہ
نے اور اُنکے توابع نے جو التزام اول وقت کا نہین کیا ہے اسی سبب سے نہین کیا ہے نہ یہ کہ اول وقت افضل نہین ہے اول وقت بذاتہ
افضل ہے لیکن بسبب بعضے عوارض خارجی کے تاخیر اولی ہوتی ہے اور صبح جو تاریکی مین پڑھتے تھے ظاہر اسبب اُسکا یہ معلوم ہوتا ہے کہ بسبب
حاضر ہونے جماعت کثیر کے تھا کہ صحابہ شب بیدار تھے رات کے سونے سے ملول ہوتے تھے پس صبح کو سویرے ہی موجود ہوتے تھے
اور اس حدیث سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت ہمیشہ تاریکی ہی مین پڑھتے تھے اور اگر ہووے بھی تو روشنی کے وقت پڑھنے مین امر
واقع ہوا ہے اور امر ہمارے نزدیک راجح تر ہوتا ہے فعل سے + ح (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالظَّہَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰی ثِیَابِنَا اِتِّقَاءَ الْحَرِّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ) اور روایت ہی انس سے کہا تھے ہم جسوقت نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی سجدہ کرتے ہم اپنے کپڑون پر واسطے بچاؤ گرمی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ہین ف اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا مصلی کو پہنے ہوے کپڑے پر درست ہی اور شافعیہ تاویل کرتے ہین کہ وہ کپڑے پہنے ہوے نہ ہوتے تھے بلکہ گرمی کے لیے جدا کپڑا بچھا لیا کرتے تھے اُنکے نزدیک جائز نہین ہی سجدہ کرنا اُس کپڑے پر کہ ہلے بسبب حرکت کرنے مصلی کے اور مصنف اس حدیث کو باب تعجیل الصلوۃ مین اس خیال سے لایا ہی کہ اول وقت مین زمین زیادہ گرم ہوتی ہی پس گرمی مین بھی ظہر اول وقت پڑھتے تھے باوجودیکہ یہ بات اس سے نہین معلوم ہوتی کیونکہ بعضے وقت بیچ غیر اول وقت کے بھی زمین گرم ہوتی ہی بلکہ زیادہ تر ۔ ح (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ بِالظُّہْرِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ وَاشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّہَا فَقَالَتْ رَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَہَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ اَشَدَّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدَّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْہَرِیْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ فَاَشَدَّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِہَا وَاَشَدَّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْہَرِیْرِہَا) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہو شدت گرمی کی پس ٹھنڈے وقت پڑھو تم نماز کو اور بیچ ایک روایت بخاری کے ابوسعید سے لفظ بالظہر کا بجاے بالصلوۃ کے آیا ہی یعنے ٹھنڈے وقت پڑھو نماز ظہر کی اور اس روایت مین یہ بھی زیادہ آیا ہی پس تحقیق شدت گرمی کی بھاپ ہی دوزخ کی اور شکایت کی آگ نے طرف رب اپنے کے پس کہا اے رب میرے کھایا بعضے میرے نے بعض کو پس اذن دیا واسطے اُسکے ساتھ دو دم لینے کے ایک دم جاڑے مین اور ایک دم گرمی مین سخت اُس چیز کی کہ پاتے ہو تم گرمی سے اور شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو سردی سے انھین دو دمون کے سبب سے ہی کہ گرمی اور جاڑے مین یعنی ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت کے واسطے بخاری کے پس شدت اُس چیز کی کہ پاتے ہو تم گرمی سے بسبب گرم دوزخ کے سے ہی اور شدت اس چیز کی کہ پاتے ہو تم سردی سے پس بسبب دم سرد اُسکے سے ہی ف کھایا بعضے میرے کو بعض نے یہ کنایہ ہی اختلاط اور اژدحام اجزا سے گویا ہر ایک چاہتا ہی کہ فنا کر دے دوسرے کو اور بیٹھے بجاے اُسکے پس حکم کیا ساتھ دو دم لینے کے مراد ساتھ اسکے شعلہ مارنا اور باہر نکلنا اُسکا ہی دوزخ سے جیسے کہ حیوان دم لیتا ہی اور ہوا باہر نکلتی ہی اور ایسے وقت مین نماز کو منع فرمایا باوجودیکہ مشقت بہت ہوتی ہی اسلیے کہ اسوقت خشوع حاصل نہین ہوتا اور اسمین تین شبہہ وارد ہوتے ہین اول تو یہ کہ شکایت کی آگ نے اور اس سے دم سرد نکلتا ہی اسکے کیا معنی جواب یہ کہ مراد آگ سے جگہ اُسکی ہی یعنے دوزخ اور اسمین طبقہ زمہریر بھی ہی دوسرا یہ کہ یقیناً معلوم ہوا ہی کہ گرمی اور سردی آثار آفتاب اور اوضاع اُسکے سے ہی پس اُسکو آثار دم لینے دوزخ کے سے کہنا اسکی کیا وجہ جواب اسکا یہ کہ سختی گرمی اور سردی کی کو فرمایا ہی آثار دم لینے دوزخ کے سے نہ اصل گرمی کو اور سردی کو اگر کوئی فلسفی کہے کہ سختی گرمی اور سردی کی بھی بسبب قرب اور بعد آفتاب کے ہی جواب اسکا یہ کہ باوجود اسکے ہو سکتا ہی کہ دوزخ کے دم نے سخت تر کیا ہو انکار اُسکا باوجود خبر مخبر صادق کے بعید ہی طریقہ اسلام سے تیسرا یہ کہ بموجب اس حدیث کے چاہیے کہ بیچ وقت سختی سردی کے نماز فجر کو بھی تاخیر کرے جواب اسکا یہ ہی کہ سردی صبح کو آفتاب نکلنے تک رہتی ہی اگر جبتک تاخیر کرین تو وقت جاتا رہتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی مین ظہر کو تاخیر کرنا مستحب ہی اور اسی طرح صحابہ سے بھی منقول ہی بیچ حدیث بخاری کے آیا ہی کہ صحابہ نماز ٹھنڈے وقت پڑھتے تھے یہانتک کہ ٹیلون کے سایے زمین پر پڑنے لگتے تھے اور ٹیلے پھیلے ہوے ہوتے ہین سایے اُنکے دیر مین زمین پر پڑتے ہین بخلاف چیزون دراز کے مانند مناردن وغیرہ کے کہ اُنکے سایے جلدی معلوم ہونے لگتے ہین اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ صحابہ دیوار کے

کے سایے مین سے نماز کو جاتے تھے اور دیوارین اُسوقت مین سات گز کی تھین اور بعضون نے آدھے وقت تلک تاخیر کو کہا ہی اور لعیبہ ہی حمل
کرنا ابراد کو اوپر وقت زوال کے واسطے ٹھنڈک اسکی کے بہ نسبت گرمی وقت استواکے کے جیسے کہ بعضے شافعی کہتے ہین کیونکہ ہونا اُسکا سرو تر
بہ نسبت استوا کے خلاف تجربہ کے ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ سخت تر گرمی ان شہرون مین بیچ وقت پہونچنے آفتاب کے ہی ایک مثل کو پس ابراد جب
ہو کہ اُس سے بھی تاخیر کرے حاصل یہ کہ حدیثین بیچ مبالغہ ابراد کے بہت سی وارد ہوئی ہین اور وہ جو بیچ حدیث خباب کے آیا ہی کہ ہمنے شکایت
کی آنحضرت سے گرمی دوپہر کی پس قبول نہ کی عرض ہماری وہ محمول ہی اسپر کہ اُنھون نے التماس تاخیر کی تمام وقت سے کی تھی واللہ اعلم اور یہ جو
امام شافعی کہتے ہین کہ ابراد رخصت ہی اور وہ بھی انکے لیے ہی کہ بیچ طلب جماعت کے مسجدون مین جاتے ہین اور مشقت کھینچتے ہین اور جو
کہ تنہا ادا کرے یا مسجد قوم کی مین پڑھے دوست رکھتا ہون مین کہ تاخیر نہ کرے اول وقت سے یہ مخالف ظاہر حدیث کے ہی اور ترمذی ایک حدیث
لایا ہی کہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ آنحضرت صلعم سفر مین بھی حکم کرتے تھے ساتھ ابراد کے باوجودیکہ سب ایک ہی جا سے جمع تھے اور کہا ترمذی نے
کہ قول اس شخص کا کہ گیا ہی طرف تاخیر ظہر کے بیچ شدت گرمی کے اولی اور اشبہ ہی ساتھ اتباع کے ❊ ع ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِىْ فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِىْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ
اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے عصر کی اور آفتاب بلند ہوتا اور زندہ یعنی
روشن ہس جاتا جانیوالا طرف عوالی مدینہ کے پس پہونچتا اُنکے پاس اور آفتاب بلند ہوتا اور بعضے عوالی مدینہ کے چار کوس پر تھے یا مانند اسکے
یعنے قریب چار کوس کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عوالی جمع عالیہ کی ہی وہ مکان ہین مشہور باہر شہر مدینہ کے بلندی پر ❊ ع (وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ
اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انھین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ یعنے نماز عصر کی کہ اخیر وقت مین
پڑھی جاتی ہی نماز منافق کی ہی بیٹھا رہتا ہی انتظار کرتا ہی آفتاب کا یہانتک کہ جب ہوتا ہی زرد اور ہوتا ہی درمیان دو سینگون شیطان کے یعنی
قریب غروب کے ہوتا ہی کھڑا ہوتا ہی یعنے نماز کے لیے پس ٹھونگین مارتا ہی چار نہین یاد کرتا اللہ کو اُسمین مگر تھوڑا روایت کی یہ مسلم نے ف
ٹھونگین مارتا ہی چار یعنے جلدی جلدی سجدے کرتا ہی بغیر طمانیت کے جیسے کہ جانور دانہ چنتا ہی اور سجدے عصر مین ہوتے ہین آٹھ اور یہان چار فرمائے
اسلیے کہ پہلے سجدے کے بعد جب سر اچھی طرح نہ اُٹھایا تو دونون سجدون نے حکم ایک سجدے کا پکڑا پا اعتبار اسکے فرمایا کہ دونون سجدون کو
ایک رکن اعتبار کیا اور خاص عصر ہی کا ذکر کیا اور نمازون کا نہ کیا اسلیے کہ یہ نماز وسطےٰ ہی اسکی رعایت نہ کرنی بہت بری بات ہی بہ نسبت
اورون کے اور کہا ہی مظہر نے کہ جسنے تاخیر کیا نماز عصر کو آفتاب کے زرد ہونے تک پس تحقیق مشابہ کیا اپنے کو ساتھ منافق کے کیونکہ منافق نہین
آرزو رکھتا ہی صحت نماز کی بلکہ پڑھتا ہی واسطے بچنے کے تلوار سے اور نہین پروا کرتا ہی تاخیر کی اسلیے کہ نہین چاہتا ہی ثواب پس واجب ہی مسلمان
کو کہ مخالفت کرے منافق کی ❊ ح ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِىْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ فوت ہو جاوے اُس سے نماز عصر کی پس گویا کہ لوٹے
گئے اہل اُسکے اور مال اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جسکی نماز عصر کی فوت ہوئی گویا کہ فنا ہوے اسکے گھر کے لوگ اور
مال بالکل یا ناقص ہوے پس چاہیے کہ ڈرے اُسکے فوت ہونے سے مانند ڈرنے کے جاتے رہنے اہل و مال کی سے بلکہ زیادہ اُس سے
اور وجہ خاص اسی کے ذکر کرنے کی یہ ہی کہ نماز وسطےٰ ہی پس ترک اسکا بدتر ہی ترک کرنے غیر اسکی سے ❊ ع ح (وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک صلوۃ العصر فقد حبط عملہ رواہ البخاری) اور روایت ہی بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس شخص نے چھوڑی نماز عصر کی پس تحقیق باطل ہوئے عمل اُسکے روایت کی یہ بخاری نے ف بسبب ترک کرنے اس نماز کے
بہت ثواب ہاتھ سے گیا اسکو باطل ہونا عملوں کا فرمایا تہدید کے لیے مراد یہ ہی کہ اُسدن کے عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آگیا عملوں مین
اور یہ مراد نہین ہی کہ حقیقۃً سب عمل باطل ہوئے کیونکہ یہ بات اسی کے لیے ہوتی ہی کہ مرتد مرتا ہی کذا قالہ الطیبی اور حنفیہ کے نزدیک فقط مرتد
ہونے سے عمل باطل ہو جاتے ہین حتی کہ حج پھر کر کرے اُنکے نزدیک قید مرتے دم کی نہین اور معتزلہ کے نزدیک کبائر سے بھی عمل حبط ہو جاتے
ہین ۱۲ ع (وعن رافع ابن خدیج قال کنا نصلی المغرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینصرف احدنا وانہ لیبصر مواقع نبلہ متفق علیہ)
اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہا تھے ہم نماز پڑھتے مغرب کی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پھرتا ایک ہم مین سے ایسے وقت
کہ البتہ دیکھتا جگہ گرنے تیر اپنے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے مغرب اول وقت پڑھتے ایسے وقت کہ اگر بعد اُسکے کوئی تیر
پھینکتا تو دیکھتا کہ کہان گرا ہی اول وقت نماز مغرب کی پڑھنی مستحب ہی بالاتفاق ۱۲ ع (وعن عائشۃ قالت کانوا یصلون العتمۃ فیما بین
ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول متفق علیہ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا تھے حضرتؐ اور اصحابہ نماز پڑھتے عشا کی درمیان اسکے
کہ غائب ہو شفق تہائی رات پہلی تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرتؐ عشا کو عتمہ کہنے سے منع فرمایا تھا اور حضرت عائشہ
نے پھر اسکو عتمہ کہا شاید کہ جبتک حدیث منع کی اُنکو نہ پہونچی ہوگی اور تہائی رات تک وقت مختار ہی عشا کا اور وقت جواز صبح کے پہلے پہلے تک ۱۲ ع
(وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی الصبح فتنصرف النساء متلفعات بمروطہن ما یعرفن من الغلس متفق علیہ) اور
روایت ہی انھین سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے صبح کی پس پھرتین عورتین لپٹی ہوئین بیچ چادرون اپنی کے نہ پہچانی
جاتی تھین بسبب اندھیری کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پھرتین عورتین یعنے جنھون نے نماز حضرتؐ کے ساتھ پڑھی تھی ۱۲ ع
(وعن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورہما قام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوۃ
فصلی قلنا لانس کم کان بین فراغہما من سحورہما ودخولہما فی الصلوۃ قال قدر ما یقرأ الرجل خمسین اٰیۃ رواہ البخاری) اور روایت ہی قتادہ سے
کہ نقل کی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت ان دونون نے سحر کھائی پس جب فارغ ہوئے سحر اپنی سے دونون کھڑے
ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف نماز کے پس نماز پڑھی کہا ہمنے انس کو کتنا تھا فرق درمیان فارغ ہونے اُنکے سحر اپنی سے اور درمیان داخل
ہونے اُنکے کے نماز مین کہا فرق تھا مقدار اُس چیز کے کہ پڑھے آدمی پچاس آیتین یعنے متوسط روایت کی یہ بخاری نے ف کہا ہی تورپشتی
نے کہ یہ اندازہ ایسا ہی کہ نہین جائز ہی عوام مومنین کو عمل کرنا اسپر کیونکہ حضرتؐ جو یہ کرتے تھے بسبب مطلع کردینے اللہ تعالی کے کرتے تھے اور
حضرتؐ معصوم تھے خطا کرنے سے دین مین اور کو کہان یہ رتبہ ۱۲ ع (وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت
اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوۃ او یؤخرون عن وقتہا قلت فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ
رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی ذر سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہونگے تجھپر مسلط سردار
کہ تاخیر کرینگے نماز کو یا تاخیر کرینگے وقت مختار اسکے سے کہا مین نے پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو فرمایا نماز پڑھ تو وقت اُسکے پر پس اگر پاوے تو اس
نماز کو ساتھ اُنکے پس پڑھ تو نماز پس تحقیق یہ واسطے تیرے نفل ہوگی روایت کی یہ مسلم نے ف لفظ او کا او یؤخرون عن وقتہا مین شک راوی
کا ہے یعنے کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ اوپر کے راوی نے لفظ یمیتون کا کہا یا یؤخرون کا معنی دونون کے ایک ہی ہین حاصل حدیث کا یہ ہی کہ کیا

حال ہوگا تیرا جب دیکھیگا اس شخص کو کہ حاکم ہوگا تجھ پر سستی کرنیوالا نماز میں کہ تاخیر کریگا اسکو اول وقت اسکے سے اور تو قادر نہیں ہونیکا
اسکی مخالفت پر اور ڈرے ہوگا کہ اگر اسکے ساتھ پڑھتا ہے تو فوت ہوتی ہے فضیلت اول وقت کی اور اگر مخالفت کرتا ہے اسکی تو ڈر ہے اسکی ایذا کا
اور فوت ہوتی ہے فضیلت جماعت کی پس آگے ایسکے ابو ذر نے تدبیر اسکی پوچھی فرمایا نماز پڑھ تو مستحب وقت پر پس اگر پاوے تو نماز کو یعنے حاضر
ہووے تو اسوقت ساتھ انکے پھر پڑھ نماز کہ یہ جو انکے ساتھ پڑھیگا نفل ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ اگر امام تاخیر کرے نماز کو وقت مستحب سے تو
مقتدیوں کو چاہیے کہ نماز اپنی پڑھ لیں اول وقت میں پھر امام کے ساتھ پڑھیں تا فضیلت وقت کی اور جماعت کی پاویں اور یہ حکم عشا اور
ظہر میں ہے اسلیے کہ صبح اور عصر کے بعد نفل پڑھنی مکروہ ہیں اور مغرب کی تین رکعت ہوتی ہیں اور نفل تین رکعت شرع سے ثابت نہیں ہوئی
اور اس حدیث میں یہ حکم جو مطلق ہے بسبب ضرورت کے تھا کہ نماز امرا کے ساتھ نہ پڑھنے میں فتنہ اٹھتا اور مرتکب مکروہ کا ہونا آسان ہے
فتنہ اٹھانے سے یعنے ایسی ضرورت میں مباح ہو جاتی ہیں مکروہات اور اس حدیث میں حضرت نے خبر غیب کی دی تھی از راہ معجزہ کے
سو وہ واقع ہوئی بنی امیہ کے زمانہ میں ا ع ح (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ
اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پائی ایک رکعت صبح کی پہلے نکلنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اسنے نماز صبح کی اور جسنے پائی ایک
رکعت نماز عصر کی پہلے ڈوبنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اسنے عصر یعنے نماز اسکی باطل نہیں ہونے کی پس چاہیے کہ باقی رکعتیں پڑھ کر نماز
پوری کرلے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قول اکثر اہل علم کا یہی ہے کہ بسبب طلوع اور غروب ہونے آفتاب کے نماز فجر اور عصر کی باطل
نہیں ہوتی اور امام ابو حنیفہ اور توابع انکے کے نزدیک یہ ہے کہ نماز فجر کی بسبب طلوع ہونے آفتاب کے باطل ہو جاتی ہے اور نماز عصر کی بسبب
غروب کے باطل نہیں ہوتی لیکن یہ حدیث حجت ہے انپر جواب انکا یہ ہے کہ تعارض واقع ہوا درمیان اس حدیث کے اور ان حدیثوں کے کہ
وارد ہوئی ہیں نماز کی نہی میں وقت طلوع کے اور غروب کے نماز خواہ فرض ہو خواہ نفل پس عمل کیا انہنے قیاس پر بسبب قاعدہ اصول
فقہ کے کہ جب تعارض ہووے دو آیتوں میں تو رجوع کرے حدیث میں اور اگر دو حدیثوں میں تعارض ہووے تو رجوع کرے قیاس میں
پس قیاس نے ترجیح دی حکم اس حدیث کو نماز عصر میں اور ترجیح دی حکم حدیثوں نہی کے کو نماز فجر میں اسلیے کہ وقت نماز فجر کا تمام کامل ہے
پس واجب ہوتی ہے نماز ساتھ صفت کمال کے اور جب بسبب طلوع ہونے آفتاب کے نقصان اسمیں آگیا تو ادا نہوئی جیسی کہ واجب ہوئی
تھی یعنے کامل اور آخر وقت عصر کا کہ آفتاب اسمیں زرد ہوتا ہے ناقص ہے پس وجوب اسکا بھی ساتھ صفت نقصان کے ہے پس ساتھ
طاری ہونے نقصان کے بسبب غروب کے فاسد نہیں ہونیکی اور ادا ہونگی جیسی کہ واجب ہوئی تھی یعنے ناقص اور شافعیہ احادیث
نہی کو مخصوص ساتھ نوافل کے رکھتے ہیں اور فرائض کو تینوں اوقات میں جائز رکھتے ہیں لیکن ظاہر حدیثوں سے نہی عام معلوم ہوتی ہے اور
ابن ملک نے پہلے جملہ حدیث کے یہ معنی کہے ہیں کہ جسنے پائی ایک رکعت نماز صبح کی پہلے طلوع ہونے آفتاب کے پس تحقیق پایا وقت اسکا پس اگر نہیں تھا اہل واسطے
نماز کے پھر ہوا اہل اس حال میں کہ تحقیق باقی رہا تھا وقت سے بقدر ایک رکعت کے تو لازم ہوتی ہے وہ نماز اسکو م ح (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَکَ اَحَدُکُمْ سَجْدَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَہٗ وَاِذَا اَدْرَکَ سَجْدَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَہٗ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے انہیں سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پاوے ایک تمہارا ایک رکعت نماز عصر سے پہلے غائب ہونے آفتاب کے
پس چاہیے کہ تمام کرے نماز اپنی اور جسوقت کہ پاوے ایک رکعت نماز صبح سے پہلے نکلنے آفتاب کے پس چاہیے کہ پوری پڑھے نماز اپنی روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی چاہیے کہ

کہ پوری پڑھے نماز اپنی حنفیہ اسکے یہ معنی کہتے ہین کہ اعادہ کرے اُسکو یعنے قضا پڑھے اُسکی اور شافعیہ وہی معنی کہتے ہین جو کہ پہلی حدیث
مین مذکور ہوئے ۞ ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْھَا فَکَفَّارَتُھَا اَنْ یُّصَلِّیَھَا اِذَا
ذَکَرَھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا کَفَّارَۃَ لَھَا اِلَّا ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے
نماز کو یا سو جاوے غافل ہو کر اس سے پس بدلا اُسکا یہ ہی کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد آوے وہ اور بیچ ایک روایت کے نہین بدلا واسطے
اُسکے مگر یہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جسوقت کہ یاد آوے وہ یعنے بعد بھولنے کے یاد آوے یا بعد سونے کے یاد آوے
اور نہین بدلا واسطے اُسکے مگر یہ یعنے کفارہ اسکا سوائے قضا کے اور کچھ نہین یعنے کئی نمازین پڑھنی یا صدقہ دینا لازم نہین آتا ہی جیسے
کہ ترک کرنے روزے رمضان کے سے بغیر عذر کے صدقہ وغیرہ لازم آتا ہی اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ نماز گئی
ہوئی کہ یاد ہووے تاخیر نہ کیجاوے ۞ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ
فِی الْیَقْظَۃِ فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْھَا فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی قتادہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہین بیچ سو جانے کے قصور سوا اسکے نہین کہ قصور جاگنے مین ہی پس جسوقت کہ بھول جاوے ایک تمہارا نماز
یا سو جاوے غافل ہو کر اس سے پس چاہیے کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد کرے اُسکو پس تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے
میرے کے روایت کی یہ مسلم نے ف نہین بیچ سو جانے کے قصور یعنے سونے کی حالت مین تقصیر نہین نسبت کیجاتی ہی طرف سونے والے
کے بیچ تاخیر کرنے نماز کے کیونکہ اس حالت مین مکلف نہین سوائے اسکے نہین کہ تقصیر جاگنے مین ہی کہ کسواسطے پہلے غلبہ نیند کے سو گیا اور کیون
لیسے کام کیے کہ سبب نیند اور نسیان کے ہوئے مثل لیٹ جانے کے اور شطرنج کھیلنے کے اور مشغول ہونے کے لیسے کامون مین کہ نسیان پیدا کرتے ہین
اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے یعنے وقت یاد کرنے نماز کے کہ سبب یاد کرنے میرے کے ہی ۞ ع ح الفصل الثانی فصل دوسری
(عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْھَا الصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَھَا کُفْوًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)
روایت ہی علیؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ تین چیزین ہین کہ نہ دیر کر انکو نماز جسوقت کہ آوے وقت اُسکا اور جنازہ جسوقت
کہ طیار ہو اور عورت بن خاوند کی جسوقت کہ پاوے تو واسطے اسکے ہمقوم روایت کی یہ ترمذی نے ف جنازہ جسوقت طیار ہو کہا اشرف نے
کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ نماز جنازے کی نہین مکروہ ہی اوقات مکروہہ مین یہ نقل کیا طیبی شافعی نے اور اسی طرح ہمارے نزدیک بھی ہی کہ جسوقت
جنازہ آوے اوقات مکروہہ مین یعنے وقت طلوع اور غروب ہونے آفتاب کے اور ٹھیک دوپہر کو تو نہین مکروہ ہی نماز اُسپر لیکن جب پہلے
ان وقتون کے آویگا اور نماز ان وقتون مین پڑھینگے تو مکروہ ہی اور یہی حکم سجدہ تلاوت کا ہی اور بعد نماز صبح کے اور پہلے اسکے اور بعد عصر کے
سوائے اوقات مکروہہ کے دونون چیزین نہین مکروہ ہین مطلق اور ایم کہتے ہین عورت بن خاوند کو یعنے خواہ بن بیاہی ہو خواہ رانڈ ہو خواہ
خاوند نے طلاق دیدی ہو اور طیبی نے کہا ہی کہ ایم اُسکو کہتے ہین کہ جسکے زوج نہو مرد ہو یا عورت ہو ثیب ہو یا باکرہ ہو اور کفو یہ ہی کہ مرد ہم برابر ہو
عورت کے اسلام ہین اور حریت مین اور صلاح مین اور نسب مین اور کسب مین اور عمل مین ۞ ع ف اے بھائیو ایک عرض اس کتاب کے
مولف کی دل کے کانون سے سنو کہ عقیدہ ہی سب اہل سنت وجماعت کا کہ ادنے سنت کے انکار کرنے سے یا اُسکے حقیر جاننے سے آدمی
کافر ہو جاتا ہی اور نکاح کر دینا عورت کا ایسی سنت ہی کہ اکثر حدیثون مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تاکید فرمائی ہی پس عجب ہی
کہ جو کوئی دعوی اسلام کا کرے وہ ایسی سنت کو ترک کرے پیغمبر صاحب کی سنت کا لحاظ نہ ہووے اور لوگون کے طعنہ کا خیال ہووے

لوگون کے طعنہ سے کبھی نہین بچا جاتا ہی بلکہ دانشمند کو چاہیے کہ اسکو بھی فخر اپنا جانے کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم پر اور اپنے پیچھے لوگون پر عوام طعن ہی کرتے رہے ہین اور وہ بجا آوری احکام الٰہی مین ہرگز قصور نہ کرتے تھے چنانچہ ایک بزرگ کا حال سُنا ہی کہ انھون نے اپنی بیٹی کا نکاح ایک مرید سے چپکے سے کر دیا یہانتک کہ بیوی سے بھی اطلاع نہ کی جب انکی بیوی نے سُنا تو کہا بڑی تمھاری ناک کٹ گئی ہوئی اور بہت سی باتین بنا ئین جیسے کہ معمول ہی ان عورتون ناقص العقل والدین کا وہ بزرگ باہر تشریف لائے اور مریدون سے پوچھا کہ بھائیو میرے منھ پر ناک بھی ہی یا نہین وہ متعجب ہوئے اور کہا ہان ہی فرمایا کہ بیوی میری کہتی ہی کہ تمھاری ناک کٹ گئی غرض انکی یہ تھی کہ لوگون کے کہنے سے جو بات کہ حقیقت مین بُری نہین ہوتی ہی وہ بُری نہین ہو جاتی اور اُسکے کرنیوالے کی شخصیت مین بٹا نہین لگتا اور حضرت مولانا عبد القادر رحمہ اللہ نے والنحو الایامی کے فائدے مین ترجمہ اس حدیث کا لکھا ہی وہ یہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تین کام مین دیر نہ کر نماز فرض جب وقت آوے جنازہ جب موجود ہو رانڈ عورت جب مرد ملے اُسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنے کو عیب دے اسکا ایمان سلامت نہین اور جو نیک ہون لونڈی غلام یعنے بیاہ دینے سے مغرور نہ ہو جاوین اور تمھارا کام نہ چھوڑ دین یعنے اگر انپر اعتماد ہو کہ یہ نیک بخت ہین بیاہ دینے سے کام نہ چھوڑ دینگے تو انکا بھی نکاح کر دو (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز کا سبب خوشنودی اللہ کا ہی اور آخر وقت سبب معاف کرنے اللہ کا ہی روایت کی یہ ترمذی نے ف مراد اول وقت سے اول وقت مختار ہی یہ اسلیے کہا کہ حنفیہ کے نزدیک جو بعضی نمازون کو تاخیر کرتے ہین یعنے صبح کو اور ظہر کو گرمی مین پس وہ مستثنی ہی اسلیے کہ انکا اول وقت مختار نہین انہین تاخیر ہی مختار ہی اور وقت آخر سبب عفو کا ہی وقت آخر سے مراد وقت کراہت کا ہی مثل متغیر ہونے آفتاب کے عصر مین اور عشا پڑھنی بعد آدھی رات کے پس یہ سبب عفو کا ہی یعنے جیر مواخذہ اسپر نہین ہونیکا کہ نماز ذمہ سے ادا ہو گئی (وَعَنْ اُمِّ فَرْوَۃَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوۃُ لِاَوَّلِ وَقْتِہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَا یُرْوٰی الْحَدِیْثُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِیِّ وَہُوَ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ عِنْدَ اَہْلِ الْحَدِیْثِ) اور روایت ہی ام فروہ سے کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہی یعنے بہت ثواب رکھتا ہی فرمایا نماز اول وقت پڑھنی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے نہین روایت کیجاتی یہ حدیث مگر حدیث عبد اللہ بن عمر عمری سے اور وہ نہین قوی نزدیک محدثون کے ف نماز اول وقت یعنے بعد ایمان کے افضل یہی ہی اگر ساتھ جماعت کے میسر ہو اور بعضی حدیثون مین اور عملون کو بھی افضل فرمایا ہی وہان افضلیت اضافی مراد ہی یعنے بعضا عمل بعضے حیثیت اور جہت کر فضیلت رکھتا ہی اور عملون پر اور بعضا عمل اور حیثیت اور جہت سے فضیلت رکھتا ہی اور نماز افضل ہی علی الاطلاق یعنے بہمہ وجوہ یہ افضل ہی بعد ایمان کے سب اعمال پر اور نسب عبد اللہ کا یون ہی عبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر الخطاب پس عبد اللہ حضرت عمر کی اولاد مین سے ہی اسلیے اُسکو عمری کہا اور ترمذی نے تو لیس بالقوی کہا اور راویون نے کہا ہی بلکہ یہ حدیث صحیح ہی نقلہ ابن الملک ﷺ ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً لِوَقْتِہَا الْاٰخِرِ مَرَّتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا نہین نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت دوبار یہانتک کہ وفات دی انکو اللہ تعالیٰ نے روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے جب حضرت نماز پڑھتے وقت مختار ہی مین پڑھتے تھے مگر ایک بار آخر وقت مین پڑھی ہی بیان جواز کے لیے شاید کہ حضرت عائشہؓ نے اس نماز کو اسمین نہین گنا ہی کہ جو حضرت صلعم نے جبرئیلؑ کے ساتھ آخر وقت

پڑھی تھی کیونکہ وہ وقت معلوم کرنے کے لیے اتفاق ہوا تھا اور ایکبار ایک سائل کو اول وقت اور آخر وقت پڑھا کر دکھائی وہ بھی اسمین
محسوب نہین کہ وہ تعلیم کے لیے تھی سوائے ان دوبار کے ایک دفعہ پڑھی آخر وقت تا لوگ معلوم کرلین کہ یہانتک جائز ہو جاتی ہی ۱۲ ع (وَعَنْ
اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ اَوْ قَالَ عَلَی الْفِطْرَۃِ مَا لَمْ یُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰی اَنْ تَشْتَبِکَ النُّجُوْمُ رَوَاہُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنِ الْعَبَّاسِ) اور روایت ہی ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی امت میری
ساتھ بھلائی کے یا فرمایا فطرہ پر یعنے طریقہ اسلام پر جب تک کہ نہ دیر کرینگے مغرب کو یہانتک کہ بہت ہون ستارے روایت کی یہ ابوداود
نے اور روایت کی یہ دارمی نے عباس سے ف اس سے معلوم ہوا کہ بمجرد ستارہ نکلنے کے کراہت نہین ہوتی جب گھنگے ہوتے ہین
کراہت آجاتی ہی اور حضرت نے جو ایکبار تاخیر کی تھی بیان جواز کے لیے کی تھی والا اول ہی وقت پڑھتے تھے ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُہُمْ اَنْ یُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ
ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ مشکل جانتا مین امت اپنی پر البتہ حکم کرتا انکو یعنے وجوبا یہ کہ تاخیر
کرین نماز عشا کو تہائی رات تک یا آدہی رات تک روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتِمُوْا بِہٰذِہِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّکُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِہَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّہَا اُمَّۃٌ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تاخیر کرو تم اس نماز کو یعنے عشا کو پس تحقیق تم بزرگی دیے گئے ہو ساتھ اس نماز کے تمام امتون پر اور نہین پڑھی
یہ نماز کسی امت نے پہلے تمہارے روایت کی یہ ابوداود نے ف پہلے جبرئیل کی حدیث مین گذرا ہی کہ انھون نے حضرت صلعم کو پانچون
نمازین پڑھا کر کہا ہذا وقت الانبیاء من قبلک اس سے معلوم ہوتا ہی کہ عشا اگلے انبیا کے وقت مین بھی پڑھتے تھے اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ
خاص اسی امت پر فرض ہوئی تطبیق ان دونون حدیثون مین محدثین نے یون دی ہی کہ عشا خاص اگلے رسول ہی پڑھتے تھے کہ یہ امت
سے زیادہ انپر واجب تھی انکی امت پر واجب نہ تھی جیسے کہ نماز تہجد کی واجب تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نزدیک بعضون کے اور نہین
واجب ہی پس اس حدیث مین جو فرمایا کہ ہذا وقت الانبیاء من قبلک اس سے عشا کا واجب ہونا امتون پر نہ نکلا بلکہ یہ نکلا کہ انبیا پڑھتے تھے
اور اسمین جو فرمایا کہ یہ نماز نہین پڑہی کسی امت نے پہلے تمہارے اس سے انکار اگلے انبیا کے پڑھنے کا نہ نکلا بلکہ یہ نکلا کہ اور امتین نہ پڑھتی تھین
خاص یہی امت پڑھتی ہی پس دونون حدیثون مین تعارض نہ باقی رہا یا اس حدیث مین ساتھ لفظ ہذا کے اشارہ ہی طرف وقت اسفار کے کہ
اسمین شریک ہین تمام انبیا اور امتین انکی بخلاف اور وقتون کے کذا قال الطیبی ۱۲ ع (وَعَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِوَقْتِ ہٰذِہِ
الصَّلٰوۃِ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْہَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی نعمان بن
بشیر سے کہا مین خوب جانتا ہون وقت اس نماز کا یعنے عشا پچھلی کا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے اس نماز کو وقت ڈوبتے
چاند تیسری تاریخ کے روایت کی یہ ابوداود اور دارمی نے ف تیسری شب کو چاند قریب پانچوین حصہ رات کے غروب ہوتا ہی پس یہ حدیث
بھی دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور اسکو عشا پچھلی اسلیے کہا کہ کبھی مغرب کو بھی عشا کہتے ہین پس بہ نسبت اسکے یہ عشا پچھلی ہی ۱۲ ح (وَعَنْ
رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَیْسَ عِنْدَ النَّسَائِیِّ
فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ) اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی مین پڑھو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی مین پڑھنا
نماز کا بہت بڑا ہی واسطے ثواب کے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے اور نہین نزدیک نسائی کے یہ لفظ فانہ اعظم للاجر ف

ظاہر عبارت اس حدیث کے سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ نماز فجر شروع اسفار یعنے روشنی مین کرے ظاہر مذہب حنفی یہی ہی کہ شروع اور ختم دونون اسفار مین ہون اور امام طحاوی کہ ایمہ مذہب ہمارے سے ہین وہ کہتے ہین کہ ابتدا غلس یعنے تاریکی مین کرے اور ختم اسفار مین یعنے قرأت طویل پڑھے تا پڑھتے پڑھتے صبح روشن ہو جاوے کہا ہی علما نے کہ یہ تاویل اولی اور احسن ہی کہ اس سے تطبیق حدیثون مین ہو جاتی ہی اور ایک اور وجہ تطبیق کی حدیث سے کہ بیچ شرح السنۃ کے واقع ہی معلوم ہوتی ہی کہ باعتبار دو زمانہ کے ہی یعنے زمانہ جاڑے کے بیچ غلس مین نماز فجر کا پڑھنا بہتر ہی اور زمانہ گرمی کے بیچ اسفار کرنا بہتر ہی چنانچہ حدیث شرح السنۃ کی یہ ہی قال معاذ بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فقال اذا کان فی الشتاء فغلس بالفجر واطل القراۃ قدر ما یطیق الناس ولا تملہم واذا کان فی الصیف فاسفر بالفجر فان اللیل قصیر والناس نیام فامہلہم حتی ادرکوا یعنے الصلوٰۃ اور حد اسفار کی ہمارے علما سے یہ منقول ہی کہ اتنا وقت ہو کہ قرأۃ مسنون کہ چالیس سے ساٹھ یا سو آیتون تک ہی اسمین ساتھ ترتیل کے پڑھ لے اور بعد فراغ نماز کے اگر طہارت مین خلل معلوم ہو تو ممکن ہو اعادہ وضو کا اور نماز کا اوپر طرح مذکور کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے ۔ ع ح الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہا تھے ہم نماز پڑھتے عصر کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر ذبح کیا جاتا اونٹ پس تقسیم کیا جاتا دس حصے پھر پکایا جاتا پھر کھاتے ہم گوشت پکا ہوا پہلے چھپنے آفتاب کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ عصر جلدی پڑھتے ہونگے یعنی وقت پہونچنے سایہ کے ایک مثل کو یا تھوڑی دیر کے بعد جیسا کہ مذہب ائمہ ثلثہ اور صاحبین کا ہی اور ایک روایت امام اعظم صاحب سے بھی یہی ہی اور فتوی بھی بعضون نے اسپر دیا ہی اور روایت مشہور امام اعظم صاحب سے یہ ہی کہ بعد دو مثل کے وقت ہوتا ہی انکی طرف سے تاویل اسکی یہ ہو سکتی ہی کہ شاید یہ گرمیون کے موسم مین کرتے ہونگے کہ دن بڑا ہوتا ہی اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ مین لکھا ہی کہ جب عصر پڑھے پہلے متغیر ہونے آفتاب کے تو باقی وقت مین غروب تک مثل اس عمل کے ہونا ممکن ہی جسنے باہر پکانیوالون کو کہ ایرون کے ساتھ مفردون مین اسطرح عمل کرتے ہین دیکھا ہوگا وہ اسکو بعید نہین جاننے کا ۔ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ فَلَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہا تھے ہم ایک رات انتظار کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت نماز عشا پچھلی کے پس نکلے حضرت طرف ہمارے اسوقت کہ گئی تہائی رات بلکہ بعد اسکے پس نہ جانا ہمنے کہ کچھ چیز تھی کہ مشغول کیا تھا اسنے انکو بیچ اہل انکے کے یعنے باز رکھا تھا موافق عادت کے سویرے نماز پڑھنے سے یا سوا اسکے یعنے یا ذات شریف کو کچھ عذر پیش آیا تھا کہ اسنے باز رکھا پس فرمایا جسوقت کہ نکلے تحقیق تم منتظر ہو نماز کے نہین انتظار کرتا اسکا کوئی اہل دین مین سے سوائے تمہارے اور اگر نہو تا گران اوپر میری امت کے البتہ نماز پڑھتا مین ساتھ انکے اسوقت یعنے لازم کرتا کہ اسی وقت پڑھا کرین پھر حکم کیا موذن کو پس تکبیر کہی نماز کی اور نماز پڑھی روایت کی یہ مسلم نے ف نہین انتظار کرتا اسکا کوئی اہل دین مین سے سوائے تمہارے یعنے یہود و نصاری وغیرہا سوائے تمہارے کوئی انتظار اسکا نہین کرتے ہین اسلیے کہ نماز عشا مخصوص اسی امت مرحومہ کی ہی پس جتنا انتظار زیادہ کروگے ثواب زیادہ پاوگے کہ وقت آرام کا ہی مشقت اسمین زیادہ ہوتی ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ پڑھنا نماز عشا کا تہائی رات مین افضل ہی جیسے کہ مذہب امام اعظم

کاہی اور کبھی حضرت اول وقت مین پڑھتے تھے جب کہ حاضر ہوتے تھے اکثر صحابہ جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو صحابہ اول جمع ہوتے تھے اول نماز پڑھتے تھے اور جو دیر کر کر جمع ہوتے تھے دیر کر پڑھتے تھے امام احمد کا مذہب یہی ہی ۞ ح ع (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نمازین مانند یعنے قریب نمازون تمھاری کے یعنے رعایت اوقات مین نہ باقی صفات مین اور تھے تاخیر کرتے عشا کو بعد نماز تمھاری کے کچھ اور تھے سبک پڑھتے نمازین روایت کی یہ مسلم نے **ف** جابر نے عشا کو عتمہ کہا باوجودیکہ منع آیا ہی اس سے شاید کہ یہ پہلے پہونچنے نہی کے انکو کہا ہو یا اسلیے کہ یہ نام مشہور تھا لوگون مین اس سے اچھی طرح پہچان لینگے اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور تھے سبک پڑھتے نماز کو یعنے چھوٹی سورتین پڑھتے کہا ابن حجر نے کہ یہ اس صورت مین تھا کہ امام ہوتے واسطے رعایت ضعیفون کے قراۃ سبک پڑھتے اور یہ بات باعتبار اکثر کے کہی ہی اسلیے کہ سورہ اعراف بھی مغرب کی دو رکعتون مین حضرت سے پڑھنی آئی ہی کہتا ہون مین کہ یہ بھی لوگون پر سبک ہی تھی یعنے حضرت کے ساتھ نماز مین ایسی کیفیت آتی تھی کہ طویل قراۃ مین لوگون کو رنج نہین معلوم ہوتا تھا بلکہ مارے شوق کے طالب زیادتی کے رہتے تھے بخلاف اورون کی نماز کے کہ اسمین یہ بات ہونی مشکل ہی ۞ ع (وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا نماز پڑھی ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عشا کی یعنے ارادہ کیا ہمنے کہ جماعت سے نماز عشا کی پڑھین ہم حضرت کے ساتھ پس نہ تشریف لائے یہانتک کہ گذری قریب آدھی رات کے فرمایا لازم پکڑے رہو جگہ بیٹھنے اپنے کی پس لازم پکڑے رہے ہم جگہ بیٹھنے اپنے کی یعنے اپنی جگہون سے متفرق نہوئے ہم پس فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑھ چکے ہین اور پکڑی انھون نے جگہ سونے اپنے کی اور تحقیق تم ہمیشہ ہو نماز مین جبتک کہ ہو منتظر نماز کے یعنے حکم اور ثواب نماز ہی کا سا حاصل ہی اور اگر نہوتا ضعف ضعیف کا اور بیماری بیمار کی البتہ دیر کرتا مین اس نماز کو آدھی رات تک روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** لوگ نماز پڑھ چکے ہین یعنے نماز شام کی پڑھکر سو رہے جیسے کہ گذر چکا ہی کہ کوئی اہل دین مین سے انتظار نہین کرتے ہین نماز عشا کا اور ممکن ہی کہ کہا جاوے یہ معنی ہین کہ اور محلون کے لوگ کہ اس مسجد مین حاضر نہین ہین نماز عشا کی پڑھکر سو رہے یہ معنی مناسب تر ہین ساتھ قول مابعد کے وانکم لن تزالوا آخر تک اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ تاخیر عشا کی آدھی رات تک روا ہی بلکہ مستحب ہی واسطے حاصل ہونے مشقت کے بیچ عبادت حق کے ۞ ح (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلدی کرتے واسطے ظہر کے تم سے یعنے سوائے گرمی کے اور تم بہت جلدی کرتے ہو واسطے نماز عصر کے آنحضرت سے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** مقصود رغبت دلانا ہی اوپر التزام اتباع کے ہر جا اور یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہی اوپر مستحب ہونے تاخیر عصر کے جیسے کہ مذہب ہمارا ہی ۞ ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ہوتی گرمی ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے اور جسوقت کہ ہوتی سردی جلدی کرتے نماز کو روایت کی یہ نسائی نے **ف** حدیثین جو ظہر کے جلدی پڑھنے مین اور دیر کر پڑھنے مین وارد ہوئی ہین اس حدیث سے تعارض انکا دفع ہو جاتا ہی کہ سردی مین جلدی پڑھتے اور

گرمی مین دیر کر ۔ ع (وعن عبادة بن الصامت قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم انها ستكون عليكم بعدي امراء يشغلهم اشياء عن
الصلوٰة لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوٰة لوقتها فقال رجل يا رسول الله اصلي معهم قال نعم رواه ابوداود) اور روایت ہی عبادہ بن الصامت
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہونگے تمپر پیچھے میرے سردار باز رکھینگی انکو چیزین یعنے خواہش نفسانیان وقت پر یعنے مستحب
وقت پر نماز پڑھنے سے یہانتک کہ جاتا رہیگا وقت اُسکا یعنے وقت کراہت کا آجاویگا پس پڑھو نماز اپنے وقت پر یعنے اگرچہ تنہا ہو لیکن اسطرح
کہ فساد نہ برپا ہو پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ نماز پڑھوں مین ساتھ اُنکے فرمایا کہ ہان یعنے تا زیادہ ثواب ملے اور فتنہ نہ اُٹھے روایت کی
یہ ابوداؤد نے (وعن قبيصة بن وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون عليكم امراء من بعدي يؤخرون الصلوٰة فهي لكم وهي
عليهم فصلوا معهم ما صلوا القبلة رواه ابوداود) اور روایت ہی قبیصہ بن وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے تمپر سردار پیچھے
میرے تاخیر کرینگے نماز کو یعنے وقت مستحب سے پس وہ فائدہ ہی واسطے تمہارے اور وہ وبال ہی اُنپر پس نماز پڑھو ساتھ اُنکے جب تک کہ نماز پڑھین
وہ طرف قبلہ کے یعنے کعبہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** پس وہ فائدہ ہی یعنے اگر پہلے اُنکے وقت پر تمنے نماز پڑھ لی اور پھر اُنکے ساتھ پڑھی
تو یہ تمہارے لیے نفل ہوئی ثواب زیادہ پاؤگے اور اگر پہلے نہ پڑھی اُنکے ساتھ ہی پڑھی تو بھی تمھین مضر نہین کیونکہ تمنے واسطے خوف فتنہ اور دفع مفسدہ
کے پڑھی اور وہ وبال ہی یعنے مضر ہی انکو کیونکہ قادر تھے اسپر کہ تاخیر نہ کرتے اور پھر باز رکھا انکو امور دنیا نے امر عقبیٰ سے ۔ ع ج (وعن عبيد الله
بن عدي بن الخيار انه دخل على عثمان وهو محصور فقال انك امام عامة ونزل بك ما ترى ويصلي لنا امام فتنة ونتحرج فقال الصلوٰة احسن
ما يعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم واذا اساؤا فاجتنب اساءتهم رواه البخاري) اور روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سے
یہ کہ وہ داخل ہوا حضرت عثمان رض پر اور وہ تھے گھرے ہوے یعنے اپنے مکان مین جن ایام مین کہ شہید ہوئے پس کہا تحقیق تم امام ہو سب کے
اور پہونچی ہی تمکو وہ چیز کہ دیکھتے ہو یعنے بلا اور حادثہ اور نماز پڑھاتا ہی ہمین امام فتنہ کا اور گناہ جانتے ہین ہم یعنے اُسکے ساتھ نماز پڑھنی پس فرمایا
نماز بہتر ہی اُس چیز کی کہ عمل کرتے ہین لوگ پس جسوقت کہ نیکی کرین لوگ پس نیکی کر ساتھ اُنکے اور جب برائی کرین پس بچ برائی اُنکی سے روایت کی
یہ بخاری نے **ف** امام فتنہ کا یعنے سردار باغیون اور فتنہ کا کہ نام اُسکا کنانہ بن بشر تھا اور حاصل اخیر حدیث کا یہ ہی کہ لوگون کے ساتھ نیکی
مین شریک رہ نہ بدی مین اور یہ بات حضرت عثمان رض سے بسبب نہایت دینداری اور انصاف کے صادر ہوئی کہ ایسی حالت مین بھی اُنکی بھلائی
کو اچھا کہا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ نماز پڑھنی پیچھے ہر نیک و بد کے جائز ہی جیسے کہ مذہب ہی اہل سنت اور جماعت کا **باب تتمة فضائل الصلوٰة
واوقاتها** یہ باب ہی بیچ تتمہ فضائل نماز کے اور اوقات اُسکی کے **الفصل الاول** فصل پہلی (عن عمارة بن رويبة قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول لن يلج النار احد صلى قبل طلوع الشمس وقبل غروبها يعني الفجر والعصر رواه مسلم) اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سے کہا
سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہرگز نہ داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ نماز پڑھے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے چھپنے
آفتاب کے یعنے نماز فجر اور عصر روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے جو کوئی ہمیشہ پڑھے یہ دونون نمازین وہ جزائے مذکور پاوے ظاہر اس حدیث
کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ جو کوئی ان دونون نمازون پر مداومت کرے ہرگز دوزخ مین نہین داخل ہوگا نہ بسبب ترک اور نمازون کے اور نہ
بسبب کرنے اور گناہون کے ولیکن جمہور علما کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ نمازین صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین نہ کبیرہ کو پس طیبی نے
اسکی یہ توجیہ بیان کی ہی کہ صبح کو آدمی آرام مین ہوتا ہی اور عصر کے وقت تجارت مین مشغول ہوتا ہی پس جو کوئی باوجود ان موانع کے محافظت
کرتا ہی ان دونون نمازون کی تو ظاہر حال اُسکا مقتضی اسکا ہوتا ہی کہ اور عملون مین بھی کمی زیادتی نہین کرینگا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ یعنے اور نماز باز رکھتی ہی بیحیائی اور بری باتون سے پس بخشش کیجاتی ہی اسکی اور آگ مین نہین داخل ہوگا اور ظاہر یہ ہی کہ مراد مبالغہ ہی بیچ بیان کرنے فضیلت ان دو نمازون کے کہ فضیلت انکی جگہ اس بات کی رکھتی ہی کہ محافظت کرنیوالا انکا ہرگز دوزخ مین نہ جاوے ولیکن اللہ تعالی جزا دیتا ہی بندون کو ہر عمل پر باوجود اسکے بھی اگر چاہے تو بخشدے ان دونون نمازون کے پڑھنے والے کے جو گناہ کہ کیے ہون ؛ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ پڑھین دو نمازین ٹھنڈے وقت کی داخل ہوگا بہشت مین یعنے صبح اور عصر یا صبح اور عشا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلٰٓئِکَۃٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَۃٌ بِالنَّھَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْئَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنٰھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنٰھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آتے ہین بیچ تمہارے فرشتے رات کو اور فرشتے دنکو یعنے واسطے لیجانے اور لکھنے اعمال بندون کے اور جمع ہوتے ہین نماز فجر مین اور نماز عصر مین پھر چڑھتے ہین وہ فرشتے کہ رہتے تھے بیچ تمہارے پس پوچھتا ہی ان سے رب انکا یعنے احوال اور اعمال بندون کے اور حال یہ کہ وہ خوب جانتا ہی احوال بندون کا کسطرح چھوڑا تمنے میرے بندون کو پس کہتے ہین وہ چھوڑا ہمنے انکو اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے اور گئے ہم انکے پاس اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جمع ہوتے ہین فرشتے یعنے صبح کی نماز مین دونون جماعتین فرشتون کی جمع ہوتی ہین ایک تو وہ کہ رات کو رہے تھے تم مین اور ایک وہ کہ دن کے اعمال لکھنے کے لیے آتے ہین اسی طرح عصر مین جمع ہوتے ہین وہ کہ دن کو رہتے تھے اور وہ کہ رات کے عمل لکھنے کے لیے آتے ہین پھر رات کے رہے ہوئے صبح کی نماز کے بعد جاتے ہین اور دن کے عصر کے بعد پس جب جاتے ہین تو اللہ تعالی پوچھتا ہی باوجودیکہ اسکو سب کام کا علم خوب ہی لیکن پوچھتا ہی واسطے ظاہر کرنے فضیلت کے اور فخر کے آگے ملائکہ کے کہ انھون نے طعن کیا تھا جب اللہ تعالی نے حضرت آدم کو پیدا کرنا چاہا کہ ایسون کو تو پیدا کرتا ہی کہ خونریزیان کرینگے اور فساد کرینگے زمین مین اور اپنی تعریف کی تھی کہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرینگے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی لوگون کو کہ ان وقتون مین ہمیشہ عبادت کیا کرین تا عمل انکے ساتھ بھلائی کے عرض ہوتے رہین ؛ ح ع (وَعَنْ جُنْدُبٍ الْقَسْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَھُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ وَلَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّطْلُبْہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ یُّدْرِکْہُ ثُمَّ یَکُبُّہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ الْقُشَیْرِیِّ بَدَلَ الْقَسْرِیِّ) اور روایت ہی جندب قسری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ کے ہی یعنی عہد اور امان اسکی کے ہی دنیا اور آخرت مین پس نہ طلب کرے یعنے مواخذہ کرے تمسے اللہ واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پس وہ جسکو کہ طلب کرے واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پاویگا اسکو پھر ڈالیگا اسکو اوپر منہہ اسکے کے دوزخ کی آگ مین روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ بعضے نسخہ مصابیح کے قشیری ہی بدلے قسری کے ف یعنی جسنے پڑھی نماز صبح کی پس وہ اللہ تعالی کے عہد و امان مین ہی پس مسلمانون کو چاہیے کہ اس سے بدسلوکی نہ کرین نہ اسکو قتل کرین نہ اسکا مال چھینین نہ اسکی غیبت کرین نہ اسکی بے آبروئی کرین اگر اس سے کسی نے بدسلوکی کی پس اسنے اللہ تعالی کے عہد مین خلل کیا پس اللہ تعالی اس سے مواخذہ کریگا اور جس سے اللہ تعالی نے مواخذہ کیا اسکو کچھ نجات نہین یا مراد ذمہ سے نماز ہی کہ وہ موجب امان کی ہی یعنے نہ چھوڑو نماز صبح کی پس ٹوٹ جاویگا بسبب اسکے عہد وہ جو درمیان تمہارے اور درمیان رب تمہارے کے ہی پس مواخذہ کریگا بسبب

اُسکے تسمے ؁ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَہِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَہَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّہْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْہُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانین آدمی کہ کیا کچھ ثواب ہے اذان دینے مین اور کھڑے ہونے صف پہلی مین پھر نہ پاوین کوئی وجہ ترجیح اور زیادتی کی مگر یہ کہ قرعہ ڈالین اُسپر البتہ قرعہ ڈالین یعنے فضیلت اذان اور صف اول کی ایسی ہے کہ اگر نزاع کرین آپسمین اذان دینے پر اور صف اول کے کھڑے ہونے پر اور قرعہ ڈالین تا کسکے نام پر پڑے تو بجا ہے اور اگر جانین کہ کیا کچھ ثواب ہے بیچ سویرے جانے کے واسطے نماز ظہر کے البتہ جلدین کرین طرف اُسکے اور اگر جانین کہ کیا کچھ ثواب ہے بیچ نماز عشا کے اور صبح کے البتہ آوین اُن نمازون مین اگرچہ چلین اپنے سُرین پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی تہجیر کے اگر یہی ہین گے جو کہ مذکور ہوے تو یہ فضیلت سوائے گرمی کے ہونگی کیونکہ اسمین ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنی مستحب ہے یا معنی تہجیر کے ہین جلدی کرنا طرف طاعت کے اور بعضون نے تہجیر کے یہ معنی کیے ہین کہ جمعہ کے لیے دوپہر کو جانا اور اگرچہ چلین سُرین پر یعنے اگر قوت پانون کے چلنے کی نہ رکھین اسطرح آوین کہ جسطرح ضعیف چلتے ہین ؁ ح ع (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ صَلٰوۃٌ اَثْقَلَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْہِمَا لَاَتَوْہُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے انہین ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی نماز زیادہ بھاری منافقون پر فجر اور عشا سے اور اگر جانین اس چیز کو کہ بیچ اُنکے ہے ثواب البتہ آوین اُن نمازون مین اگرچہ چلین سُرین پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** منافقون کے مزاج مین کسل عبادت سے بہت ہوتا ہے اور نماز جو پڑھتے ہین دکھانے سنانے کے لیے پڑھتے ہین اور یہ دونون وقت جو ہین استراحت اور لذت نیند اور سردی کے ہین اور اندھیرا بھی ہوتا ہے کہ کوئی کسی کو کم پہچانتا ہے پس اسلیے اُن پر یہ نمازین بہت بھاری ہین اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ مومن مخلص کو بچنا چاہیے اس خصلت سے تا مشابہت اُنکے ساتھ نہووے ؁ ع (وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حضرت عثمانؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے نماز عشا کی جماعت مین پس گویا کہ قیام کیا آدھی رات اور جسنے نماز پڑھی صبح کی جماعت مین پس گویا کہ نماز پڑھی تمام رات روایت کی یہ مسلم نے **ف** پس ثواب نماز صبح کا زیادہ ہے ثواب عشا سے کہ بیچ حکم نماز پڑھنے تمام رات کے ہے یا مراد یہ ہے کہ نماز عشا کی ادا کرنے سے ثواب قیام آدھی رات کا پایا اور نماز فجر کی کہ ادا کی باقی آدھی کا ثواب پایا دونون کے پڑھنے سے ثواب تمام رات کا ملا ؁ ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اِسْمِ صَلٰوتِکُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَیَقُوْلُ الْاَعْرَابُ ہِیَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا یَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اِسْمِ صَلٰوتِکُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّہَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ الْعِشَاءُ فَاِنَّہَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ غالب آوین تمپر گنوار اوپر نام لینے نماز تمھاری کے مغرب کہا راوی نے کہتے تھے گنوار کہ یہ عشا ہے اور فرمایا حضرت نے کہ نہ غالب آوین تمپر گنوار اوپر نام رکھنے نماز تمھاری کے عشا پس تحقیق وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہے یعنے اس آیۃ مین ومن بعد صلوۃ العشاء نام اسکا عشا فرمایا ہے پس تحقیق وہ گنوار تاخیر کرتے تھے بسبب دودھ دوہنے اونٹون کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** مراد گنوارون سے گنوار جاہلیت کے ہین کہ وہ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کو عتمہ پس حضرت نے منع فرمایا کہ تم یہ نام نہ لیا کرو کہ اسمین غلبہ اُنکا لازم آتا ہے کیونکہ جب اُنکا نام رکھا ہوا لینے لگے تو گویا وہ غالب ہین کہ تمنے اُنکی بولی اپنے مین جاری کی وہ نام لو کہ کتاب وسنت مین واقع ہوئے ہین یعنے مغرب اور عشا پس ظاہر نہی اعراب کو ہے ساتھ غلبہ نہ کرنے کے ولیکن حقیقت مین نہی مسلمانون کو ہے موافقت اُنکی

سے تا غلبہ اُنکا لازم نہ آوے اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ زبان موافق اصطلاح شرع کے درست کرنی چاہیے اور جو باتین کہ کفار اور فجار کی زبان پر جاری ہون اُنسے پرہیز کرنا چاہیے اور نہی اور علت نہی کی حضرت نے بیان فرما کر اشارہ فرمایا اوپر وجہ نام رکھنے عشا کے عتمہ ساتھ قول اپنے کے فانہا تعتم بحلاب الابل لفظ تعتم صحیح تر روایت مین ساتھ صیغہ معروف کے ہی اور عتمہ کہتے ہین تاریکی کو یعنے وہ اعراب تاریکی مین پڑھتے تھے عشا کو بسبب دودھ دوہنے اونٹون کے کہ بعد چھپنے شفق کے دوہنا شروع کرتے تھے بعد اُسکے پڑھتے تھے اور ایک روایت مین لفظ تعتم ساتھ صیغہ مجہول کے ہی یعنے نماز عشا کی تاریکی مین پڑھی جاتی تھی بسبب دودھ دوہنے اونٹون کے پس عتمہ نام اُسوقت تاریک کا مشہور تھا عرب مین جب نوبت اسلام کی پہونچی اور نماز اسوقت مین شروع ہوئی اعراب نماز عشا کو صلوٰۃ العتمہ کہنے لگے پس نہی کی گئی اُس سے اور مکروہ ہوا یہ نام واسطے مشابہت کے ساتھ اہل جاہلیت کے اور بعضی حدیثون مین جو لفظ عتمہ کا آیا ہی وہ پہلے نہی کے کہا ہوگا ❊ ح ع (وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی علی سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن خندق کے کہ باز رکھا کافرون نے ہمکو نماز بیچ کی سے کہ نماز عصر کی ہی بھرے اللہ تعالیٰ اُنکے گھرون کو اور قبرون کو آگ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دن خندق کے کہ اُسکو یوم الاحزاب بھی کہتے ہین اس غزوہ کو خندق اس لیے کہتے ہین کہ گرد مدینہ کے خندق کھودی تھی سلمان فارسی کے مشورے سے اور حضرت خود بھی اُسکے کھودنے مین شریک ہوئے تھے اور بڑے بڑے رنج اُسمین اُٹھائے شدت بھوک کی اور سردی اور محنت کھودنے کی اور یہ غزوہ سنہ چار یا سنہ پانچ مین ہوا ہی اُسمین بسبب تردد اور تیر اندازی کے چار نمازین حضرت کی فوت ہوئین کہ ایک اُنمین کی عصر بھی تھی حضرت نے واسطے اظہار زیادتی فضیلت اُسکی کے فرمایا حبسونا آخر تک مطلب اس بددعا کا یہ ہی کہ عذاب دنیا اور آخرت کے مین وہ گرفتار رہین اور حضرت کو جنگ احد مین کفار سے کتنے ہی رنج پہونچے اور بددعا نہ کی اور یہان کی سبب اسکا یہ ہی کہ یہان حق اللہ کا فوت ہوا کہ نماز ہی اور وہان حضرت کے نفس پاک کا حق تھا نہ چاہا کہ اپنی نفس کے لیے بددعا کرین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطے نماز عصر کی ہی اور قول اکثر علما کا صحابہ اور تابعین سے اور قول ابو حنیفہ کا اور احمد کا اور سوائے انکے کا یہی ہی پس قرآن شریف مین جو آیا ہی حافظوا على الصلوات والصلوٰة الوسطى فقط وسطے کے معنی عصر ہی کے لینگے اور اکثر اختلاف صحابہ اور تابعین کا بیچ تعین اس آیتہ کے کہ واقع ہوا ہی جیسا کہ فصل آیندہ مین آوے گا پہلے سننے اس حدیث کے ہوئیگا کہ اپنے اجتہاد سے کرتے ہوونگے بعد صحت حدیث کے متعین ہوا کہ مراد نماز عصر کی ہی واللہ اعلم ❊ ع ح

## الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہی ابن مسعود اور سمرہ بن جندب سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطے یعنے جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی نماز عصر کی ہی روایت کی یہ ترمذی نے ف کیونکہ درمیان مین پڑی ہی دو نمازون دن کی کے اور دو نمازون رات کی کے ❊ ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ تَشْهَدُهٗ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے تحقیق قرآن فجر کا ہی حاضر کیا گیا فرمایا حاضر ہوتے ہین اُسمین فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے روایت کی یہ ترمذی نے ف قرآن یعنے قراءۃ قرآن فجر سے مراد نماز فجر کی ہی اُسکو قرآن اس لیے کہا کہ قراۃ ایک رکن اُسکا ہی جیسے کہ رکوع یا سجدہ بعضے جا نماز کو کہا ہی پس فرمایا کہ اُسمین مشہود سے یہ مراد ہی کہ فرشتے اعمال لکھنے والے دن کے اور رات کے اُسمین جمع ہوتے ہین چنانچہ اسی باب مین تفصیل سے بیان اسکا ہو چکا ہی ❊

ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن زید بن ثابت و عائشۃ قالا الصلوۃ الوسطی صلوۃ الظہر رواہ مالک عن زید والترمذی عنہما
تعلیقًا) روایت ہی زید بن ثابت اور عایشہ سے کہا ان دونون نے نماز وسطی یعنے نماز بیچ کی نماز ظہر کی ہی روایت کی یہ مالک نے زید سے اور ترمذی
نے دونون سے یعنے زید اور عائشہ سے بطریق تعلیق کے یعنے ساتھ حذف سند کے ف اسلیے کہ بیچ مین واقع ہوئی ہی دونوں طرفوں دن کے
ع (وعن زید بن ثابت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر بالہاجرۃ ولم یکن یصلی صلوۃ اشد علی اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم منہا فنزلت حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وقال ان قبلہا صلوتین وبعدہا صلوتین رواہ احمد وابوداود) اور
روایت ہی زید بن ثابت سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز ظہر کی سویرے اور نہ تھے کہ پڑھین کوئی نماز کہ بہت سخت ہو ظہر سے
اوپر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اتری یہ آیت محافظت کرو سب نمازون پر اور نماز بیچ والی پر اور کہا زید بن ثابت نے تحقیق
پہلے اس سے دو نمازین ہین اور پیچھے اس سے دو نمازین ہین روایت کی یہ احمد اور ابوداود نے ف غرض راوی کی اس قول سے یہ ہی کہ
صلوۃ وسطی سے مراد ظہر ہی پس ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ بات زید بن ثابت نے اپنے اجتہاد سے نکالی پس معارض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی نص کے نہین ہو سکتی کہ حضرت نے فرمایا صلوۃ وسطی عصر ہی ع (وعن مالک بلغہ ان علی بن ابی طالب وعبد اللہ بن عباس کانا
یقولان الصلوۃ الوسطی صلوۃ الصبح رواہ فی الموطا ورواہ الترمذی عن ابن عباس وابن عمر تعلیقًا) اور روایت ہی مالک سے پہونچی انکو یہ کہ
حضرت علی بیٹے ابوطالب کے اور عبد اللہ بن عباس تھے دونون فرماتے کہ نماز وسطی نماز صبح کی ہی روایت کی یہ موطا مین اور روایت کی ترمذی
نے ابن عباس اور ابن عمرؓ سے بطریق تعلیق کے ف یہ بھی اجتہاد ہی ان دونون صاحبون کا نص مذکور حضرت کی انکو نہ پہونچی ہوگی بطریق احتمال
کے یہ کہا ہی اور مذہب امام مالک اور امام شافعی کا بھی یہی ہی اور نووی شافعی نے کہا کہ حدیثین صحیح وارد ہین اسمین کہ صلوۃ وسطی نماز عصر کی ہی
اور ماوردی نے کہ آئمہ شافعیہ کے سے ہی کہا کہ شافعی نے تصریح کی ہی کہ وہ نماز صبح کی ہی ولیکن ازبسکہ حدیثون صحیحہ سے ثابت ہوا ہی کہ وہ نماز عصر کی
ہی مذہب شافعی بھی یہی ہوگا بموجب اس وصیت کے کہ اگر ایک حدیث صحیح پاؤ کہ مین نے برخلاف اسکے حکم کیا ہو جانو کہ مذہب میرا وہی ہی کہ حدیث
ساتھ اسکے وارد ہوئی اور مارو مذہب میرا دیوار پر ع ح (وعن سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من غدا الی صلوۃ الصبح
غدا برایۃ الایمان ومن غدا الی السوق غدا برایۃ ابلیس رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہی سلمان سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے کہ جو شخص کہ جاوے صبح کو طرف نماز صبح کے لیجاتا ہی نشان ایمان کا اور جو شخص کہ جاوے طرف بازار کے صبح کو لیجاتا ہی نشان شیطان کا
روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف کہا طیبی نے یہ تمثیل ہی واسطے بیان کرنے لشکر اللہ تعالی کے اور لشکر شیطان کے کہ جو کوئی صبح کو طرف مسجد کے
جاتا ہی گویا کہ اسنے نشان ایمان کا اٹھایا واسطے جنگ شیطان کے اور لشکر اسکے کے جیسے کہ غازی نشان لیکر چلتے ہین پس یہ اللہ کے لشکر سے ہی
اور جو کوئی صبح کو بازار مین جاتا ہی وہ لشکر شیطان کے سے ہی اسکا نیزہ اٹھایا اور شوکت اسکی بڑھائی اور وہ پست کرنے دین اپنے کے ہی پس
یہ اسکے حق مین ہی کہ جو کوئی صبح کو بغیر نماز اور وظایف پڑھے بازار مین چلا جاوے اور اگر بعد نماز و وظائف کے جاوے ساتھ قصد طلب کرنے
رزق حلال کے اور وجہ معیشت عیال کے وہ اسمین نہین داخل ہی بلکہ اللہ ہی کے لشکر مین سے ہی ع باب الاذان باب ہی بیچ بیان
اذان کے ف اذان لغت مین بمعنی خبر کرنے کے ہی اور شرع مین کہتے ہین خبر کرنے کو ساتھ آنے وقت نماز کے ساتھ الفاظ مخصوصہ کے
اوقات مخصوصہ مین پس نکل گئی اس سے وہ اذان کہ سنت کی گئی ہی واسطے غیر نماز کے جیسے کہ اذان جو لڑکے کے داہنے کان مین دیجاتی ہی
اور تکبیر بائین کان مین اور ایسی ہی جو اذان کہ سنت ہی نزدیک غم پہونچنے کے اور بدخلقی کے چنانچہ دیلمی نے روایت کی ہی حضرت علیؓ سے

کہ کہا انھون نے دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غمگین پس فرمایا اے ابن ابی طالب مین تجھے دیکھتا ہون غمگین پس حکم کر بعض اہل اپنے کو کہ اذان دیوے تیرے کان مین پس تحقیق وہ دفع کریگی غم کو فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پس آزمایا مین نے اسکو پس پایا مین نے اسکو ایسا ہی اور کہا ہر راوی اسکے نے حضرت علی تک کہ تحقیق مین نے آزمایا اسکو پس پایا اسکو ایسا ہی اور روایت کی دیلمی نے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا برا ہووے خلق خواہ وہ انسان ہووے یا جانور ہووے پس اذان دو اسکے کان مین انتہی اور اذان دینی سنت ہے واسطے فرائض کے اور روایت ہے حضرت علی سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے اور سراپردہ عزت تک پہونچے کہ محل خاص کبریائی حق کا تھا ایک فرشتہ وہان سے نکلا آنحضرت نے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ یہ فرشتہ کون ہے جبرئیل نے کہا سوگند ہے اس خدا کی کہ تجکو ساتھ حق کے بھیجا نزدیک تر ہون خلق کا ساتھ درگاہ عزت کے مین ہون اور مین نے نہین دیکھا اس فرشتہ کو جیسے پیدا کیا گیا ہون مین سوا اس ساعت کے پس کہا اس فرشتہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر پردے کے پیچھے سے آواز آئی کہ راست کہا بندے میرے نے انا اکبر انا اکبر یعنے مین بہت بڑا ہون بعد اسکے ذکر کیے اسنے باقی کلمات اذان کے غرض اس روایت کے نقل کرنے سے یہ ہے کہ اذان حضرت نے شب معراج مین سنی چنانچہ علما نے لکھا ہے کہ تحقیق اسکی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمات اذان کے شب معراج مین سنے لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کے لیے کہین چنانچہ آنحضرت صلعم مکہ مین بغیر اذان کے نماز ادا کرتے رہے یہانتک کہ مدینہ مین تشریف لائے اور اس بات مین صحابہ سے مشورہ کیا اور بعضے صحابیون نے اذان خواب مین سنی یہ وحی آئی کہ وہ کلمات کہ آسمان پر سنے تھے زمین پر سنت اذان کی ہووین واللہ اعلم ۞ ع ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَذَكَرْتُهُ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے انس سے کہا ذکر کیا صحابہ نے واسطے معلوم کروانے وقت نماز کے آگ کا اور ناقوس کا پس ذکر کیا یہود اور نصاری کا پس حکم کیے گئے بلال یعنے حضرت نے انکو حکم کیا یہ کہ جفت کہین کلمہ اذان کے یعنے اول اذان مین چار دفعہ اللہ اکبر کہین اور باقی کلمات دو دو بار سوائے کلمہ آخر کے یعنے لا الٰہ الا اللہ کہ وہ ایک بار ہے اور ایک بار کہین کلمہ تکبیر کے یعنے سوائے اللہ اکبر کے اول مین اور آخر مین کہ وہ دو دو بار ہین کہا اسمعیل نے کہ راوی ہین اس حدیث کے بیٹے ہیں اور شیخ ہے بخاری اور مسلم کا پس ذکر کیا مین نے اسکا واسطے ایوب کے کہ وہ بھی راوی اس حدیث کا ہے دیکھا تھا انسنے انس کو پس کہا مگر لفظ قد قامت الصلوٰۃ کا یعنے سوائے اول اور آخر کے تکبیرون کے اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار کہتے مگر قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہتے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور مسجد بنائی تو مشورہ کیا صحابہ سے کہ کوئی چیز نشانی وقت نماز کے لیے مقرر کرنی چاہیے تا اس سے لوگ خبردار ہوکر نماز کے لیے حاضر ہووین پس بعضون نے کہا کہ آگ روشن کرنی چاہیے ایک جگہ بلند مین تا اسکو لوگ دیکھکر جمع ہووین یا ناقوس بجانا چاہیے تا اسکی آواز سنکر مسجد مین حاضر ہووین پھر اورون نے کہا کہ آگ جلانی واسطے اعلام وقت نماز کے عادت یہود کی ہے اور ناقوس عادت نصاری کی اور انکے ساتھ مشابہت کرنی خوب نہین پس متفرق ہوئے لوگ بغیر اتفاق کے اوپر کسی چیز کے پس فکرمند ہوئے عبداللہ بن زید بسبب فکرمند ہونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر سورہے پس دیکھا ایک شخص کو خواب مین کہ اذان دیتا ہے نماز کے لیے اللہ اکبر اللہ اکبر آخر تک پس انھون نے یہ حضرت سے عرض کیا فرمایا کہ یہ خواب حق ہے اٹھ ساتھ بلال کے پس اذان دو دونون اس لیے کہ آواز بلال کی بلند ہے تجھسے پس جب ان دونون نے اذان دی اور سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہوئے حضرت کے پاس اور عرض کیا کہ

قسم ہی اُس ذات کی کہ بھیجا انکو ساتھ حق کے نبی کر کر البتہ تحقیق دیکھا مین نے مثل اُس چیز کے کہ عرض کیا عبداللہ نے پس فرمایا حضرت نے
فللّٰہ الحمد منقول ہی کہ اُس رات مین گیارہ صحابیون نے اذان کو خواب مین دیکھا اور ناقوس کہتے ہین اُسکو کہ ایک بڑی لکڑی کو چھوٹی لکڑی پر
مارتے ہین تاکہ آواز کرے اور مشہور یہ ہی کہ یہود سینگ بجایا کرتے تھے اور آگ جلانی نہین ذکر کی گئی ہی مگر بیچ حدیث انس کے پس شاید وہ دو فریق
ہووینگے ایک فریق آگ جلاتے ہونگے اور ایک فریق سینگ بجاتے ہونگے اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ کلمات اذان کے جفت کہے جاوین اور
کلمات تکبیر کے طاق اور یہی مذہب ہی اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور مذہب زہری اور مالک اور شافعی اور اوزاعی اور اسحق اور احمد رحمہم
اللہ کا اور مذہب امام اعظم اور توابع انکے کا یہ ہی کہ کلمات اذان اور تکبیر کے دونون کے جفت ہین دلیل انکی آگے مذکور ہوویگی ع ح (وعن
ابی محذورۃ قال القی علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاذین ہو بنفسہ فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد
ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم تعود فتقول اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول
اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ رواہ مسلم) اور روایت
ہی ابی محذورہ سے کہا سکھلائی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہنی ساتھ ذات اپنی کے یعنے بغیر واسطے کسی کے پس فرمایا کہ اللہ بہت بڑا ہی
اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی گواہ ہون مین یعنے جانتا ہون اور بیان کرتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہون مین اسکا کہ نہین
کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہون مین اسکا کہ محمد رسول اللہ کے ہین گواہ ہون مین اسکا کہ محمد رسول اللہ کے ہین پھر دوبارہ کہہ گواہ ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود
مگر اللہ گواہ ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہون مین اسکا کہ محمد رسول خدا کے ہین گواہ ہون مین اسکا کہ محمد رسول خدا کے ہین آؤ تم نماز پر
آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد ملنے پر آؤ تم مراد ملنے پر اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ روایت کی یہ مسلم نے ف معنی اللہ اکبر کے
یہ ہین کہ وہ بڑا ہی اس سے کہ پہچانے کوئی کنہ کبریا اور عظمت اسکے کی یا بڑا ہی اس سے کہ نسبت کیجاوین طرف اسکے وہ چیزین کہ نہین لائق ہین بزرگی اسکی
کے یا بڑا ہی ہر چیز سے اور رے اللہ اکبر کی ساکن ہی اذان اور نماز مین اور یہ کلمہ پہلے بار چار دفعہ کہا جاتا ہی اذان مین نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور
علما کے اور امام مالک کے نزدیک دوبار اور اس کلمہ کو چار بار جو کہتے ہین اشارہ ہی اسپر کہ یہ حکم جاری ہی چارون طرف اور سرایت کرنے والا ہی بیچ پاک کرنے
خواہشون نفس کے جو کہ مرکب ہی اربع عناصر سے اور معنی حی علی الفلاح کے یہ ہین آؤ تم طرف خلاصی کے ہر مکروہ سے اور آؤ طرف ملنے ہر مراد کے اور
بعضون نے کہا ہی کہ فلاح کے معنی بقا کے ہین یعنے دوڑو طرف اُس چیز کے کہ سبب خلاصی کی ہی عذاب سے اور سبب ہی ثواب ملنے کی اور سبب ہی
بقا کی آخرت مین کہ وہ چیز نماز ہی اور شہادتین کے دوبار کہنے کو ترجیع کہتے ہین یہ سنت ہی اذان مین نزدیک شافعی کے اور مالک کے اور ترجیع مین
دوبار شہادتین کو پست آواز سے کہتے ہین اور پھر دو دوبار بلند آواز سے سند انکی یہی حدیث ہی اور علما حنفیہ کہتے ہین کہ یہ تکرار واسطے تعلیم ابی محذورہ
کے تھی نہ واسطے تشریع کے پہلی بار انھون نے پست کہی حضرت صلعم نے فرمایا کہ پھر کہو اور بلند آواز سے کہو اور ایک اور حدیث جو ابو محذورہ نے
روایت کی ہی اسمین ترجیع نہین ہی اور حدیث عبداللہ بن زید کی کہ اصل ہی اس باب مین اسمین بھی ترجیع نہین اور بیچ اذان بلال کے کہ سردار
موذنون کے ہین اسمین بھی ترجیع نہین اور اذان ابن ام مکتوم مین کہ وہ مسجد شریف مین اذان کہتے تھے اور اذان سعد قرظ کی مین کہ مسجد
قبا کے موذن تھے انکی بھی ترجیع نہین مذکور اور اذان ابی محذورہ کا ایک قصہ ہی کہ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہی کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کے لیے
تھی وہ قصہ شرح عربی شیخ عبدالحق کی مین مذکور ہی ع ح الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابن عمر قال کان الاذان علی عہد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین مرتین والاقامۃ مرۃ مرۃ غیر انہ کان یقول قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ رواہ ابو داؤد والنسائی والدارمی) روایت ہی

ابن عمرؓ سے کہا تھے کلمات اذان کے بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دو بار اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار سوائے اسکے
کہ کہتا تھا موذن قد قامت الصلوٰۃ دو بار یعنے کھڑی ہوئی نماز روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے ف یہ جو کہا کہ کلمات اذان
کے حضرت کے زمانے میں دو دو بار تھے تو مراد یہ ہے کہ اللہ اکبر اول میں چار بار اور لا الہ الا اللہ اخیر میں ایک بار اور باقی کلمات دو دو بار اور
سوائے اسکے کہ کہتا موذن قد قامت الصلوٰۃ دو بار لائق تھا کہ تکبیر کو بھی مستثنی کرتے کہ وہ بھی اول اور اخیر میں مکرر ہے بلا خلاف ط ع (وعن
اَبِی مَحْذُورَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَہُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً وَالْاِقَامَۃَ سَبْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَ
الدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی محذورہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائی انکو اذان انیس کلمے اور تکبیر سترہ کلمے روایت کی
یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف اذان کے پندرہ کلمے ہوتے ہیں بموجب مذہب حنفی کے اور اسمیں
انیس مذکور ہوئے تو یہ ترجیع سمیت ہوتے ہیں جیسے کہ مذہب شافعی میں ہے اور ہمارے نزدیک محمول تعلیم پر ہے جیسے کہ اوپر ہو چکا ہے بیان اسکا
اور تکبیر کے سترہ کلمے کہے کیونکہ انیس میں سے چار کلمے ترجیع کے دور ہوئے اور دو کلمے قد قامت الصلوٰۃ کے زیادہ ہوئے تو سترہ ہوئے پس
اذان اس حدیث کے موافق مذہب شافعی کے ہے اور تکبیر بموجب مذہب حنفی کے دلیل حنفیوں کی تکبیر کہنے میں یہی حدیث ہے اور پہلی حدیث
کہ اسمیں کلمے تکبیر کے گیارہ مذکور ہوئے ہیں جیسے کہ مذہب شافعی میں ہے اگر صحیح ہے تو منسوخ ہے ساتھ اسکے واللہ اعلم ط ح (وَعَنْہُ قَالَ قُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ سُنَّۃَ الْاَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِہٖ قَالَ تَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ تَرْفَعُ بِہَا صَوْتَکَ ثُمَّ تَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تَخْفِضُ بِہَا صَوْتَکَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَکَ بِالشَّہَادَۃِ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی
الْفَلَاحِ فَاِنْ کَانَ صَلٰوۃُ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہے اسی
ابی محذورہ سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ سکھلاؤ مجکو طریقہ اذان کا کہا راوی نے پس ہاتھ پھیرا اگلے جانب سر انکے پر فرمایا کہ کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر بلند کر تو ساتھ انکے آواز اپنی پھر کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ
پست کر تو ساتھ انکے آواز اپنی کو پھر بلند کر آواز اپنی کو ساتھ کلمات شہادت کے کہ وہ یہ ہیں اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ آؤ نماز پڑھنے پر آؤ نماز پڑھنے پر آؤ رستگاری پر آؤ رستگاری پر پس اگر ہو وقت نماز صبح کا کہ نماز بہتر ہے نیند سے نماز بہتر ہے
نیند سے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف سر انکے پر یعنے حضرت صلعم نے ابو محذورہ کے
سر پہ ہاتھ پھیرا تا دست مبارک کی برکت اسکے دماغ کو پہونچے اور یاد رکھے دین کی باتیں چنانچہ ایک نسخہ صحیح میں ہے فمسح راسی پس وہ موید
ہے اس تقریر کی یا حضرت نے اتفاقاً اپنے سر مبارک پر ہاتھ پھیرا راوی نے تمام قصہ بیان کرنے میں وہ بھی بیان کر دیا اور پہلے جو ترجیع کے مقدمہ
میں تاویل کی گئی ہے کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کے لیے تھی وہ ظاہر میں منافی اس حدیث کے معلوم ہوتی ہے پس اولی یہ ہے کہ یوں کہا جاوے کہ ہمنے
ترجیح دی ہے اکثر روایتوں کو کہ انمیں ترجیع نہیں اور حدیث ابو محذورہ کی اول واقع ہوئی ہے اور اور حدیثیں بعد حدیث اسکے منسوخ ہے واللہ اعلم
اور معنی الصلوٰۃ خیر من النوم کے یہ ہیں کہ لذت نماز کی بہتر ہے لذت نیند کی سے نزدیک ارباب ذوق و شوق کے ط ع (وَعَنْ بِلَالٍ قَالَ
قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ اَبُوْ اِسْرَائِیْلَ الرَّاوِیْ
لَیْسَ ہُوَ بِذَاکَ الْقَوِیِّ عِنْدَ اَہْلِ الْحَدِیْثِ) اور روایت ہے بلال سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کر کسی نماز

ہین مگر بیچ نماز فجر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے ابو اسرائیل راوی نہین وہ ایسا قوی یعنے قابل اعتبار کے نزدیک
اہل حدیث کے ف تثویب کہتے ہین اسکو کہ آگاہ کرنے نماز کے لیے بعد آگاہ کرنے کے پس تثویب کی کتنی قسمین ہین ایک تو یہ کہ الصلوۃ خیر من
النوم کہنا اذان فجر مین یہ تثویب اس لیے ہی کہ ایکبار حی علی الصلوۃ کہکر آگاہ کیا اور بلایا دوبارہ الصلوۃ خیر من النوم کہکر آگاہ کیا پس یہ تثویب تو
حضرت صلعم کے زمانہ مین تھی اور سنت یہی ہی بعد اسکے علماے کوفہ کے نے حی علی الفلاح حی علی الفلاح کہنا احداث کیا درمیان اذان اور تکبیر
کے بعد انکے ہر ایک قوم نے کچھ کچھ موافق عرف کے نکالا لیکن صبح ہی کی نماز مین کہ وقت غفلت اور نیند کا ہی بعد اسکے متاخرین نے سب نمازون
مین پیدا کیا اور مستحسن رکھا اور متقدمین کے نزدیک یہ مکروہ ہی کہ احداث بعد احداث کے ہی اور بدعت ہی حضرت علیؓ سے انکار اسکا منقول ہی
کہ فرمایا کہ اخرجوا ہذا المبتدع من المسجد یعنے نکالو اس بدعتی کو مسجد سے یعنے یہ ایک شخص کو کہا کہ تثویب کہتا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ انھون نے سنا ایک موذن کو کہ تثویب کرتا تھا غیر فجر مین اور یہ مسجد مین تھے پس مسجد سے نکلے اور فرمایا باہر نکلو اس مرد کے آگے سے
کہ یہ بدعتی ہی ۲ ع ح (وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال اذا اذنت فترسل فاذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانک
واقامتک قدر ما یفرغ الاکل من اکلہ والشارب من شربہ والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجتہ ولا تقوموا حتی ترونی رواہ الترمذی وقال لا نعرفہ
الا من حدیث عبد المنعم واسنادہ مجہول) اور روایت ہی جابر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے بلال کے جسوقت کہ اذان
کہے تو پس ٹھہر ٹھہر کر کہا اور جسوقت کہ تکبیر کہے تو جلد کہا اور ٹھہر تو درمیان اذان اپنی کے اور تکبیر اپنی کے اسقدر کہ فارغ ہو کھانے والا کھانے اپنے
سے اور پینے والا پینے اپنے سے اور استنجے والا استنجے اپنے سے جسوقت کہ داخل ہو واسطے قضاے حاجت اپنی کے اور نہ کھڑے ہو تم واسطے
نماز کے یہانتک کہ دیکھو مجکو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد المنعم کی سے اور اسناد اسکی مجہول ہی ف ٹھہر ٹھہر کر
کہا اور جدا جدا کہہ کلمات کو بعض اسکے کو بعض سے ساتھ سکتہ خفیفہ کے اور کہا ابن حجر نے کہ ڈھیل کر آسمین کہ کہے تو کلمات واضح واضح بغیر کھینچنے
کے کہ تجاوز کرے حد سے اور اسی سبب سے تاکید ہی موذنون پر کہ احتراز کرین غلطیون سے کہ بعضی انکی کفر ہین اسکے لیے کہ قصداً کرے انکو جیسے کہ
مد کرنا ہمزہ اشہد کے کو اسے استفہام ہو جاتا ہی یعنے یہ معنی ہوتے ہین کہ کیا گواہی دون مین اور مد کرنا ب اکبر کو کہ جمع کبر بالفتح کی ہو جاتی ہی اسکے
معنی ہین طبل کہ اسکا ایک منھ ہوتا ہی یعنے مثل دائرہ کے اور وقف کرنا لفظ اللہ پر اور ابتدا کرنا ساتھ اللہ کے اور نہ کھڑے ہو یعنے نماز کے لیے
جسوقت کہ کھڑا ہووے موذن یہانتک کہ دیکھو مجکو مسجد مین کیونکہ پہلے امام کے کھڑے ہونا بیچ بیفائدہ اٹھانا ہی اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نکلتے ہونگے حجرہ سے بعد شروع کرنے موذن کے تکبیر کو اور داخل ہوتے ہونگے محراب مسجد مین نزدیک کہنے موذن کے حی علی الصلوۃ
اور اسی لیے کہا ہی اماموں ہمارے نے کہ کھڑے ہووین امام اور قوم نزدیک حی علی الصلوۃ کے اور شروع کرین نماز نزدیک قد قامت
الصلوۃ کے ۳ ع (وعن زیاد بن الحارث الصدائی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اذن فی صلوۃ الفجر فاذنت فاراد بلال
ان یقیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن اذن فہو یقیم رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہی
زیاد بن حارث صدائی سے کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اذان کہو بیچ وقت نماز فجر کے پس اذان کہی مین نے پھر
ارادہ کیا بلال نے یہ کہ تکبیر کہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بھائی صدائی کے نے اذان کہی ہی اور جو اذان کہے پس وہی
تکبیر کہے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف بھائی صدائی مراد ہی زیاد بن حارث صدائی سے جو کوئی جس قبیلہ کا ہوتا ہی
اسکو عرب مین بھائی اس قبیلہ کا کہتے ہین اور امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہی تکبیر کہنی غیر موذن کو بموجب اس حدیث کے اور امام ابو حنیفہ

کے نزدیک مکروہ نہین ہی کیونکہ اکثر ہوتا تھا کہ ابن ام مکتوم اذان کہتے تھے اور بلال تکبیر کہتے اور یہ حدیث اُنکے نزدیک محمول ہی اسپر کہ ناگوار ہو موذن
کو تکبیر کہنی غیر کی یعنے اگر موذن برا مانے تو نہ کہے اور برا نہ مانے تو کہے ٭ ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن ابن عمر قال كان
المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون للصلوة وليس ينادي بها احد فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا مثل ناقوس النصارى
وقال بعضهم قرنا مثل قرن اليهود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ينادي بالصلوة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلوة
متفق عليه) روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا تھے مسلمان جسوقت کہ آئے مدینہ مین جمع ہوتے پس اندازہ کرتے اور معین کرتے ایک وقت کہ آوینگے
اسمین نماز کے لیے اور نہ تھا کوئی کہ پکارے واسطے نماز کے پس گفتگو کی مسلمانون نے ایکدن اس امر مین پس کہا بعضون نے بناؤ مانند ناقوس
نصاری کے اور کہا بعضون نے بناؤ سینگ مانند سینگ یہودیون کے پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا نہین بھیجتے تم ایک شخص کو کہ آواز کرے
ساتھ نماز کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بلال کھڑا ہو پس آواز کر ساتھ نماز کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس
آواز کر ساتھ نماز کے یعنے کہہ الصلوۃ جامعۃ پس ندا کرنے سے مراد نری خبر کرنی ہی ساتھ آنے وقت کے نہ ندا و شرعی یعنے اذان اس توجیہ سے
توفیق حاصل ہو جاتی ہی پہلی حدیثون مین کہ ایک مجلس مین پہلے مشورہ کرکر اسطرح آگاہ کرنا ٹھہرا پھر اور مجلس مین عبد اللہ بن زید نے خواب
دیکھا پس حضرت صلعم نے اذان کو شروع کیا یا تو ساتھ آنے وحی کے یا ساتھ اجتہاد کے ع (وعن عبد الله بن زيد بن عبد ربه قال لما
امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناقوس يعمل ليضرب به للناس لجمع الصلوة طاف بي وانا نائم رجل يحمل ناقوسا في يده فقلت يا عبد الله
اتبيع الناقوس قال وما تصنع به فقلت ندعو به الى الصلوة قال افلا ادلك على ما هو خير من ذلك فقلت له بلى قال فقال تقول الله اكبر
الى آخره وكذا الاقامة فلما اصبحت اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته بما رايت فقال انها لرؤيا حق ان شاء الله فقم مع بلال فالق
عليه ما رايت فليؤذن به فانه اندى صوتا منك فقمت مع بلال فجعلت القيه عليه ويؤذن به قال فسمع بذلك عمر ابن الخطاب وهو في بيته
فخرج يجر رداءه يقول يا رسول الله والذي بعثك بالحق لقد رايت مثل ما ارى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلله الحمد رواه ابو داود
والدارمي وابن ماجة الا انه لم يذكر الاقامة وقال الترمذي هذا حديث صحيح لكنه لم يصرح قصة الناقوس) اور روایت ہی عبد اللہ بن زید بن عبدربہ
سے کہا جبکہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ناقوس کے کہ تیار کیا جاوے تاکہ بجاوین اُسکو واسطے حاضر ہونے لوگون کے
جماعت نماز کے لیے خواب مین دکھائی دیا مجکو ایک شخص کہ اُٹھا رہا ہی ناقوس کو بیچ ہاتھ اپنے پس کہا مین نے ای بندے اللہ کے بیچتا ہی تو
ناقوس کو کہا اُسنے کیا کریگا تو اسکو کہا مین نے بلاوینگے ہم بسبب اسکے طرف نماز کے یعنے نماز با جماعت کے کہا اُس شخص نے کیا نہ بتلاؤن
مین تجکو وہ چیز کہ بہتر ہی اس سے پس کہا مین نے واسطے اسکے کہ ہان بتلائیے کہا عبد اللہ نے پس کہا اُسنے کہ اللہ اکبر آخر اذان تک اور اسی
طرح تکبیر کہی پس جبکہ صبح کی ہمنے آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی مین نے اُنکو اُس چیز کی کہ دیکھی تھی مین نے
پس فرمایا تحقیق یہ خواب البتہ حق ہی جو چاہے خدا پس کھڑا ہو تو ساتھ بلال کے اور بتلا اُسکو وہ چیز کہ دیکھی ہی تو نے پس چاہیے کہ اذان دے
ساتھ اُسکے پس تحقیق بلال بلند آواز ہی تجھسے پس کھڑا ہوا مین ساتھ بلال کے پس شروع کیا مین نے بتلاتا تھا اُنکو اذان اور وہ اذان دیتے تھے
کہا روایت کرنے والے نے پس سنا اُسکو یعنے آواز اذان کو حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے نے اور وہ تھے بیچ گھر اپنے کے پس نکلے کھینچتے ہوئے
چادر اپنی یعنے بسبب جلدی کے کہتے تھے ای رسول خدا کے قسم ہی اُس ذات کی کہ بھیجا ہی تمکو ساتھ حق کے البتہ دیکھا مین مانند اُس چیز کے
کہ دکھایا گیا عبد اللہ فرمایا رسول خدا صلعم نے پس واسطے خدا کے ہی تعریف روایت کی یہ ابو داود اور دارمی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ نہین ذکر کیا

ابن ماجہ نے تکبیر کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہی لیکن ترمذی نے نہین بیان کیا قصہ ناقوس کا **ف** شاید کہ معنی حکم کرنے کے یہان
یہ ہین کہ ارادہ کیا حضرت نے حکم کرنے کا اور اسی طرح تکبیر کہ یہ موئد ہی ہمارے مذہب کا کہ تکبیر بھی مثل اذان کے ہی اور یہ خواب حق ہی یعنے
سچا ہی مطابق ہی وحی کے یا موافق ہی اجتہاد کے اور انشاء اللہ اسمین تبرک کے لیے ہی شک کے لیے نہین اور حضرت عمرؓ نے جو کہا کہ دیکھا
مین نے مثل اُس چیز کے کہ دیکھا عبد اللہ نے شاید کہ یہ بات اُنھون نے بعد سننے خواب انکے کے کہی ہو یا مکاشفہ سے خواب اُنکا معلوم کیا ہو
اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ مستحب ہی ہونا موذن کا بلند آواز و خوش آواز اور مشروعیت اذان کی دوسرے سال ہجرت کی مین
ہوئی اور بعضون نے کہا اول مین ﴿ع﴾ (وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاهُ
بِالصَّلٰوةِ اَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا نکلا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز صبح کے پس نہ گذرتے
تھے ساتھ کسی شخص کے مگر کہ پکارتے اُسکو واسطے نماز کے یا ہلاتے اُسکو ساتھ پانون اپنے کے روایت کی یہ ابو داود نے **ف** اس سے معلوم
ہوا کہ جگانا کسی کو نماز کے لیے جائز ہی خواہ پکار کر جگا دے خواہ ہلا کر ﴿ح﴾ (وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ يُؤْذِنُهٗ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهٗ نَائِمًا
فَقَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا) اور روایت ہی مالک سے پہونچا اُسکو یہ کہ موذن آیا حضرت عمر کے
پاس خبردار کرتا اُنکو واسطے نماز صبح کے پس پایا اُنکو سوتا ہوا پس کہا اُسنے نماز بہتر ہی نیند سے پس حکم کیا اُسکو حضرت عمرؓ نے یہ کہ مقرر کر اُسکو بیچ
اذان صبح کے روایت کی یہ موطا مین **ف** الصلوٰة خیر من النوم پہلے سے صبح کی اذان مین کہنا مسنون تھا اب جو موذن نے حضرت عمر کو یہ
کلمہ کہکر جگایا اُنکو ناگوار معلوم ہوا فرمایا کہ یہ کلمہ جہان کہنا سنت ہی وہین اسکو کہا کر سوتے کے جگانے کے لیے سوا اذان کے نہ کہا کر پس یہ مراد
ہی اجعلها فی اذان الصبح سے اور اور بھی احتمالات لوگون نے لکھے ہین مگر یہ توجیہ خوب ہی ﴿ف﴾ (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ
اِنَّهٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹے سعد بیٹے عمار بیٹے سعد کے سے کہ موذن تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہا عبد الرحمن نے حدیث کی مجھکو باپ میرے نے یعنے سعد نے اپنے باپ سے یعنے عمار سے نقل کی عمار نے دادا سعد کے سے کہ اُنکا نام
بھی سعد ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو یہ کہ کردانے دونون انگلیان اپنی بیچ کانون اپنے کے یعنے اذان مین
اور کہا تحقیق یہ بہت بلند کرنیوالا ہی آواز تیری کو روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** سعد کے دادا کا بھی نام سعد ہی وہ موذن تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد قبا مین جب تک حضرت صلعم زندہ رہے یہ وہین موذن رہے پھر بعد وفات حضرت صلعم کے حضرت ابو بکر رضی
اللہ عنہ نے سعد کو مسجد قبا سے بلا کر حضرت صلعم کی مسجد کا موذن کیا اسواسطے کہ بلال بعد حضرت صلعم کے اذان کہنی چھوڑ کر شام کے ملک
کو چلے گئے تھے پس سعد ہمیشہ موذن رہے حضرت صلعم کی مسجد کے مرتے دم تک پس یہ سعد موذن صحابی ہین اور عمار انکا بیٹا تابعی مقبول
ہی اُنکا بیٹا سعد ہی اُنکا بیٹا عبد الرحمن مسطور ہی پس عبد الرحمن روایت کرتا ہی اپنے باپ سے کہ سعد ہی اور وہ اپنے باپ سے کہ عمار بن سعد ہی
اور وہ اپنے باپ سے کہ سعد صحابی ہی باپ عمار کا دادا سعد کا لگا اور ضمیر ابیہ اور جدہ کی دونون کی لفظ ابی کی طرف پھرتی ہی اور یہ بلند کرنیوالا
ہی آواز تیری کو یعنے کانون مین انگلیان رکھکر اذان دینے سے آواز بلند ہوتی ہی شاید اسمین حکمت یہ ہی کہ جب انگلیان رکھ لیتا ہی تو نہین
سنتا مگر بلند آواز پس قصد کرتا ہی زیادہ چلانے کا ﴿ح ع﴾ باب فضل الاذان واجابة المؤذن باب ہی بیچ بیان فضیلت اذان کے
اور جواب دینے موذن کے **ف** فضیلت اذان کی بہت آئی ہی حدیثون مین چنانچہ مذکور آگے ہو وینگی اب کلام اسمین ہی کہ اذان

کبھی افضل ہے یا امامت کرنی مختار یہ ہے کہ اگر جانے کہ حقوق امامت کے تمام بجا لاویگا تو امامت افضل ہے ورنہ اذان اور علماء نے کلام کیا ہے اسمین کہ حضرت صلعم نے بھی اذان کہی ہے یا نہین ایک حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے اذان کہی ہے اور بعضون نے معنی یہ کہے ہین کہ حکم فرما کر کہوائی ہے اسکو تعبیر یون کیا کہ حضرت صلعم نے کہی جیسے کہ کہتے ہین بادشاہ نے قلعہ بنایا یعنی حکم کیا بنانے کا اور دار قطنی کی روایت مین تصریح بھی آئی ہے کہ حکم کیا ساتھ اذان کے واللہ اعلم اور جواب دینا موذن کا واجب ہے اگر کتنے آدمی اذان کہین حرمت واسطے اول ہی کے ہے یعنے جواب اُسکا دینا آتا ہے اور اگر کئی طرف سے اذان سنے واجب ہے جواب دینا موذن مسجد اپنی کا اور اگر مسجد مین ہو جواب دینا اذان کا واجب نہین کیونکہ اجابت فعلی حاصل ہے اور قاری قرآن کا جواب اذان کا دے یا نہ دے اسمین دو قول ہین مختار یہ ہے کہ نہ دے ٭ ح الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہے معاویہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اذان دینے والے لمبے ہونگے لوگون سے از روی گردنون کے دن قیامت کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے بہت ثواب والے ہونگے اور بعضون نے اسکے یہ معنی کہے ہین کہ سردار ہونگے موذن اسدن اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ بہت امیدوار ثواب کے ہونگے کیونکہ جو کوئی امید رکھتا ہے کسی چیز کی اونچی گردن کرکر اُسکو دیکھتا ہے پس لوگ اُسروز رنج مین ہونگے اور یہ راحت مین منتظر ہونگے اسکے کہ حکم کیا جاوے انکو جنت مین داخل ہونیکا اور بعضون نے کہا ہے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ قرب اور عزت ہوگی انکو جناب باری مین ٭ ع ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قَضَى النِّدَاءَ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قَضَى التَّثْوِيْبَ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اذان دیجاتی ہے واسطے نماز کے پیٹھ دیکر بھاگتا ہے شیطان واسطے اُسکے ہوتی ہے آواز باد کی تاکہ نہ سنے اذان کو پس جبکہ ہو چکتی ہے اذان آتا ہے یہانتک کہ جب تکبیر کہی جاتی ہے واسطے نماز کے پیٹھ دیکر بھاگتا ہے یہانتک کہ جب ہو چکتی ہے تکبیر آتا ہے تاکہ خطرے ڈالے درمیان آدمی کے اور دل اُسکے کے کہتا ہے یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یاد دلاتا ہے اُس چیز کو کہ نہ تھا یاد کرتا یعنے پہلے شروع نماز سے قسم یاد کرنے مال کے سے اور حساب اُسکے سے اور بیع اور شرا سے یہانتک کہ ہوتا ہے آدمی نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعضے کہتے ہین کہ گوز مارنا شیطان کا حقیقۃً ہوتا ہے اس لیے کہ وہ بھی جسم رکھتا ہے ہونا اُسکا کچھ عجب نہین اور یہ بسبب بھاری ہونے اذان کے ہے اُسپر جیسے کہ گدھے کو بعضے وقت بسبب بوجھ کے یہ حالت ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان ایک آواز کرتا ہے کہ وہ کان مین بھر جاتی ہے تا آواز اذان کی نہ سنے اُسکو تشابہت دی ہے گوز سے ساتھ اُسکی برائی بیان کرنیکے لیے اور خطرے ڈالتا ہے درمیان آدمی کے اور دل اُسکے کے یعنے حائل کرتا ہے اُسمین اور اُسکے دل مین وسوسے اور دل کی باتین پس حضور نماز مین نہین حاصل ہوتا اگر کوئی کہے کہ سبب اسکا کیا ہے کہ شیطان قرآن سے اور نماز سے نہین بھاگتا اور اذان سے بھاگتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے کلمات اذان مین ایک ہیبت اور عظمت رکھدی ہے کہ اُسکو خوف مین ڈالتی ہے ٭ ع ح (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سنتے انتہا آواز موذن کی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی چیز مگر کہ گواہی دینگے واسطے اُسکے دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری نے ف مدی کے معنی نہایت یعنے انتہا کے ہین اور نہایت آواز کی وہ ہے کہ آواز کی بھنک کان مین آوے اور یہ نہ معلوم ہو کہ آواز کرنے والا کیا کہتا ہے اور اگرچہ کافی

یہ بھی تھا کہ کتنے نہین سنتے آواز موذن کی آخر تک مگر ذکر کرنے مدی یعنی نہایت کے سے یہ فائدہ ہے کہ جو جن اور انس کہ جنکے کان مین بھنک آواز اذان
کی بھی پہونچے گی وہ بھی گواہی دینگے پس جو کہ آواز اذان کے پاس سے سنین گے بطریق اولی گواہی دینگے اور اسمین رغبت دلائی ہے موذنون کو
آواز بلند کرنے پر تاکہ گواہ اُنکے بہت سے ہون م ع ح (وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا
لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ہو فمن سال لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سنو تم موذن کو یعنے آواز اُسکی پس کہو مانند اُس چیز کے کہ کہتا ہے موذن پھر درود بھیجو مجھپر
یعنے بعد فراغت کے جواب سے پس تحقیق جس شخص نے درود بھیجا مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہے اللہ اُسپر بسبب اُسکے دس بار پھر مانگو اللہ سے میرے
لیے وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ ہے یعنے اعلی درجہ ہے بہشت مین نہین لائق مگر واسطے ایک بندے کے بندون اللہ کے سے اور امید
رکھتا ہون مین یہ کہ ہون مین وہ بندہ پس جس شخص نے کہ مانگا واسطے میرے وسیلہ کہ کیفیت اُس مانگنے کی آگے مذکور ہے واجب ہوئی اُسکے
لیے شفاعت میری روایت کی یہ مسلم نے ف مانند اُس چیز کے کہ کہتا ہے موذن یعنے جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو مگر حی علی الصلوۃ اور
حی علی الفلاح کا جواب اُس طرح دو کہ جو آگے مذکور ہوئیگا اس لیے کہ وہ حدیث گویا مفسر اِسکی ہے اور اسیطرح الصلوۃ خیر من النوم کا
جواب بھی بعینہ نہ دو بلکہ کہو صدقت وبررت وبالحق نطقت یعنے سچ کہا تو نے اور صاحب خیر کثیر کا ہوا اور سچ بات بولا تو اور وسیلہ اصل
کہتے ہین اُس چیز کو کہ وسیلہ پکڑے بسبب اُسکے طرف ایک چیز کے اور نزدیکی حاصل کرے بسبب اُسکے طرف اُس چیز کے اور جنت
کے اُس درجہ کا نام وسیلہ اس لیے کہا گیا کہ جو کوئی اُسمین پہونچتا ہے ہوتا ہے قریب اللہ سبحانہ کے اور پہونچتا ہے دیدار اُسکے کو اور اور درجہ والون
کو وہ بزرگیان نہین ملتین کہ جو اُسکو ملتی ہین اور لفظ ارجو ازراہ تواضع کے فرمایا کیونکہ حضرت افضل خلائق کے ہین اور اُس درجہ کو کون پہونچ
سکتا ہے سوائے حضرت کے پس حقیقت مین یہ کنایہ ہے یقین سے یعنے یقین ہے کہ وہ مجھے ہی ملیگا (وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم
قال اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ
الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے
حضرت عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر پس کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے
موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر جب کہے موذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان محمدا
رسول اللہ پھر جب کہے موذن حی علی الصلوۃ کہے ایک تمہارا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب کہے موذن حی علی الفلاح کہے ایک تمہارا لا حول
ولا قوۃ الا باللہ پھر جب کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے موذن لا الہ الا اللہ کہے ایک تمہارا لا الہ الا اللہ
صدق دل اپنے سے داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ مسلم نے ف یہان اللہ اکبر شروع اذان مین دو ہی بار ذکر کیا اختصار کے لیے
کہ سمجھانے مین یہ بھی کافی ہے اور اسی لیے اشہد ان لا الہ الا اللہ کو بھی ایکبار ذکر کیا اور معنی لا حول کے یہ ہین کہ نہین ہو سکتا بچنا گناہ سے
مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے یہ کلمہ یہان اس لیے پڑھتے ہین کہ موذن نے جب نماز اور فلاح
پر بلایا تو گویا یہ جواب اُسکا دیتا ہے کہ یہ بڑا ایک امر ہے مین ضعیف ہون متحمل اِسکا کب ہو سکتا ہون بغیر مدد مولی کے کہا ہے نووی نے کہ مستحب

ہے جواب دینا مؤذن کو مانند کہنے اسکے کے مگر حیعلتین میں یعنے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح میں کہ اسکے جواب میں لاحول پڑھے اور یہ
جو اسکے جواب میں ماشاء اللہ کان و مالم یشأ لم یکن کہتے ہیں اسکی کچھ اصل نہیں پائی جاتی اور اذان کا جواب ہر سننے والے پر ہے خواہ
طاہر ہو خواہ محدث خواہ جنبی خواہ حائض وغیرہم بشرطیکہ کوئی مانع نہو جواب دینے سے اور مانع یہ ہے کہ پائخانہ میں ہو یا جماع کرتا ہو اور
مانند انکے کے اور مانع یہ بھی ہے کہ نماز میں ہو پس جب فارغ ہو کلمات جواب اذان کے کہہ لے اور کہے صدق دل سے یعنے یہ کلمہ صدق سے
کہے یا سبب اذان کے کہے صدق سے ظاہر تر یہی ہے اور داخل ہوگا بہشت میں بشتابیت تو ہر مومن داخل ہوگا خواہ بلا عذاب خواہ بعد عذاب کے
یہاں مراد یہ ہے کہ داخل ہوگا نجات پانے والوں کے ساتھ مگر شرط اسمیں یہی ہے کہ زبان سے یہ کہے اور اعتقاد اسکا دل میں رکھے م ع ح (وعن جابر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ
وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیمۃ رواہ البخاری) اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہ
کہے اسوقت کہ سنے اذان یعنے بعد تمام ہونے اذان کے اور جواب دینے اسکے کے یہ دعا اے اللہ پروردگار اس پکار پوری کے یعنے
اذان کے اور نماز قائمہ کے دے محمدؐ کو وسیلہ یعنے درجہ بلند جنت میں اور بزرگی اور پہونچا اسکو مقام محمود میں کہ وعدہ کیا ہے تو نے اسکا واجب
ہوتی ہے اسکے لیے شفاعت میری دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری نے ف اذان کو دعا اس لیے فرمایا کہ وہ بلاتی ہے طرف نماز اور
ذکر کے اور نماز قائمہ کے یعنے ہمیشہ کے کہ قیامت تک قائم رہیگی اور بعد لفظ والفضیلۃ کے کہ یہ جملہ پڑھتے ہیں والدرجۃ الرفیعۃ یہ کسی روایت
میں آیا نہیں اور پہونچا اسکو مقام محمود میں یعنے اس مقام میں کہ تعریف کیا جاوے صاحب اسکا سبکی زبان پر اور رشک لیجاویں اسپر تمام
خلائق کہ وہ مقام شفاعت ہے تمام عالم حیران و سرگردان ہونگے اور کوئی انبیا اور رسولوں میں سے ہیبت اور دہشت سے دم نہیں مار سکیگا
اسوقت آنحضرت جناب باریتعالی میں حاضر ہو کر دروازہ شفاعت کا کھلوا دینگے اور وعدہ کیا ہے تو نے یعنے اس آیت میں عسی ان یبعثک
ربک مقاما محمودا اور بیہقی کی روایت میں بعد وعدتہ کے انک لا تخلف المیعاد بھی ہے اور اسکے آگے یا ارحم الراحمین جو زیادہ کرتے ہیں حدیث
کی کتابوں میں نہیں ہے ع ح (وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغیر اذا طلع الفجر وکان یستمع الاذان فان سمع اذانا
امسک والا اغار فسمع رجلا یقول اللہ اکبر اللہ اکبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الفطرۃ ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من النار فنظروا الیہ فاذا ہو راعی معزی رواہ مسلم) اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم لوٹتے تھے جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر اور تھے قصد کرتے سننا اذان کا پس اگر سنتے اذان باز رہتے لوٹنے سے اور اگر نہ سنتے اذان تو
لوٹتے پس سنا ایک شخص کو یعنے اس حالت میں کہ لوٹ کے لیے گئے تھے کہ کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ اوپر اسلام کے ہے یعنے اسلیے کہ اذان نہیں کہتے ہیں مگر مسلمان پھر کہا اسنے گواہ ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ پس فرمایا حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلا تو آگ سے یعنے بسبب چھوڑنے شرک کے پھر دیکھا صحابہ نے طرف اس شخص کے پس ناگہاں وہ
چرانیوالا تھا بکریوں کا روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے عادت شریف یہ تھی کہ کفار کے لوٹنے کو جاتے تو نماز صبح کے وقت تشریف لیجاتے
تا امتحان کریں کفر اور اسلام انکے کا جیسے کہ کہا انس نے کہ تھے حضرت قصد کرتے سننے اذان کا پس اگر سنتے اذان تو ٹھہر جاتے لوٹنے
سے جانتے کہ مسلمان ہیں اور اگر اذان نہ سنتے تو لوٹتے پس انتظار اسی لیے تھا کہ مبادا اسمیں مسلمان ہوں اور انجانی سے انکو لوٹیں اس سے
یہ معلوم ہوا کہ ہونے نہونے اذان کو حضرت صلعم نے علامت ایمان اور کفر کی فرمائی چنانچہ روایت فقیہ میں آیا ہے کہ اگر ایک قوم اذان کو

ترک کرے تو مستحق قتال کی ہوتی ہے اگرچہ سنت ہے لیکن شعار اسلام سے ہے ۞ ع (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے اسوقت کہ سنے موذن کو گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندے اسکے ہین اور رسول اسکے راضی ہون مین ساتھ اللہ کے از روی رب ہونے کے اور ساتھ محمد کے از روے رسول ہونے کے اور ساتھ اسلام کے از روے دین ہونیکے بخشے جاتے ہین واسطے اسکے گناہ اسکے یعنے چھوٹے گناہ روایت کی یہ مسلم نے ف جسوقت موذن اشہدان لاالہ الا اللہ کہے اسوقت اس کلمہ کو پڑھے یا بعد تمام ہونے اذان کے مناسب تر اخیر ہی کی بات ہے تاکہ جواب اور کلمات اذان کا فوت نہو اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ ثواب جب ملیگا کہ جواب اذان کا دیکر بعد اسکے اسکو پڑھے ۞ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہے درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہے پھر فرمایا تیسری بار مین واسطے اس شخص کے کہ چاہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دو اذانون سے مراد اذان اور تکبیر ہے مکرر فرمایا حضرت نے اس جملہ کو تاکیدًا واسطے رغبت دلانے کے نوافل پڑھنے پر درمیان اذان اور تکبیر کے اس لیے کہ دعا نہین رد کیجاتی ہے درمیان ان دونون کے واسطے بزرگی اسوقت کے اور جب وقت بزرگ ہوتا ہے تو ثواب عبادت کا بھی بہت ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ سنت ہے یہ کہ نماز پڑھے درمیان اذان اور تکبیر کے اور مکروہ رکھی ہین امام ابو حنیفہ نے نفل پڑھنی پہلے مغرب کے بموجب حدیث بریدہ اسلمی کے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ درمیان دو اذانون کے دو رکعتین ہین سواے مغرب کے اور جو شخص کہ چاہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ نماز مستحب ہے واجب نہین ۞ ع

ح الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰہُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّۃَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے اور موذن امانت دار ہے یا الٰہی ہدایت کر تو اماموں کو یعنے توفیق دے انکو علم اور عمل کی اور اصلاح کی اور بخش موذنون کو یعنے کمی زیادتی جو انسے ہوجاوے اسکو بخش روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور شافعی نے اور بیچ دوسری روایت شافعی کے ساتھ لفظ مصابیح کے ہے ف امام ضامن ہے یعنے اٹھا لیتا ہے اپنے پر کاروبار مقتدیون کے یعنے اٹھا لیتا ہے قرأت انسے اور قیام کو بھی اگر رکوع مین امام کے ساتھ ملین اور نگاہ رکھتا ہے افعال نماز کے اور گنتی رکعتون ہین اور موذن امانت دار ہے کہ اعتماد کرتے ہین انکی آوازون پر لوگ نمازون کے پڑھنے مین اور روزون کے افطار کرنے مین ۞ ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اذان دے سات برس واسطے طلب ثواب کے یعنے نہ واسطے چاہنے مزدوری کے لکھی جاتی ہے واسطے اسکے خلاصی آگ سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْجَبُ رَبُّکَ مِنْ رَّاعِیْ غَنَمٍ فِیْ رَأْسِ شَظِیَّۃِ الْجَبَلِ یُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوۃِ وَیُصَلِّیْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ہٰذَا یُؤَذِّنُ وَیُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ یَخَافُ مِنِّیْ فَقَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ وَاَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے راضی ہوتا ہے رب تیرا چرواہے بکریون کے سے بیچ سر ٹکڑے پہاڑ کے اذان دیتا ہے واسطے نماز کے اور نماز پڑھتا ہے پس فرماتا ہے اللہ عزت والا بزرگی والا یعنے ملائکہ کو اور ارواح مقربین کو دیکھو طرف اس بندے میرے کے اذان دیتا ہے

اور ہر پار رکھتا ہی نماز کو یعنے محافظت کرتا ہی اور مداومت کرتا ہی اُسپر ڈرتا ہی مجھسے تحقیق بخشا مین نے بندے اپنے کو اور داخل کرونگا مین اُسکو بہشت مین روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف چرواہے بکریون کے سے کہ اختیار کی ہی اُسنے کنارہ کشی لوگون سے چوٹی پہاڑ مین اور کہا ابن مالک نے کہ فائدہ اذان دینے اُسکی کا یہ ہی کہ خبردار کرتا ہی فرشتون اور جنات کو ساتھ داخل ہونے وقت کے اور گواہی دیگی ہر چیز کہ سنیگی اذان اُسکی اور متابعت سنت کی ہوتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی ساتھ مسلمانون کے بیچ جماعت اُنکی کے اور مراد اذان سے اعلام عام ہی یعنے اذان اور تکبیر اور بعضون نے کہا ہی کہ جب اذان اور تکبیر کہتا ہی آدمی تو نماز پڑھتے ہین ملائکہ ساتھ اُسکے اور حاصل ہوتا ہی اُسکو ثواب جماعت کا واللہ اعلم اور ڈرتا ہی مجھسے یعنے کرتا ہی یہ واسطے ڈرنے کے عذاب میرے سے نہ کسی کے دکھانے کے لیے اور اُسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی اذان اور تکبیر کہنی اکیلے کو ہ ع ح ( وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْکِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ تَعَالٰی وَحَقَّ مَوْلَاہُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّھُمْ بِہٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ یُّنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ الْخَمْسِ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہونگے اوپر ٹیلے مشک کے دن قیامت کے ایک غلام کہ ادا کیا حق اللہ تعالی کا اور حق مالک اپنے کا اور دوسرا وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اُس سے راضی ہین اور تیسرا وہ شخص کہ اذان دیتا ہی واسطے پانچون نمازون کے ہر دن اور رات یعنے ہمیشہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف مراد عبد سے مملوک ہی خواہ غلام ہو خواہ لونڈی اور وہ ساتھ اُسکے راضی ہین یعنے بسبب اُسکے کہ رعایت احکام اور ارکان اور سنتون اور آداب نماز کی اور صحت قرات کی اچھی طرح کرتا ہی اور اعتبار رضا مین اکثرون کا ہی کہ جو علم رکھتے ہون اور یہ ٹیلے اُنکو اسلیے ملینگے کہ اُنھون نے روکا تھا نفسون اپنون کو سختیون طاعات پر اُسکے بدلے مین اللہ تعالی یہ خوشبو کی چیز اُنکو عطا فرماویگا تا لوگون مین اُنکی بزرگی معلوم ہو ع ( وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَہٗ مَدٰی صَوْتِہٖ وَیَشْھَدُ لَہٗ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَّشَاھِدُ الصَّلٰوۃِ یُکْتَبُ لَہٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوۃً وَّیُکَفَّرُ عَنْہُ مَا بَیْنَھُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَّقَالَ وَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اذان دینے والا بخشش کیجاتی ہی واسطے اُسکے موافق نہایت آواز اُسکی کے اور گواہی دیتے ہین واسطے اُسکے ہر تر اور خشک اور حاضر ہونے والے نماز کے لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے پچیس نمازین اور دور ہوتے ہین اُس سے جو گناہ کہ کیے ہین درمیان دو نمازون کے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی نسائی نے قول کل رطب ویابس تک اور کہا نسائی نے یہ بھی اور واسطے اُسکے ہی مانند ثواب اُس شخص کے کہ نماز پڑھی ف موافق نہایت آواز اُسکی کے یعنے جسقدر آواز بلند کرتا ہی مغفرت بھی اسیقدر ہوتی ہی اور اگر آواز نہایت کو پہونچاتا ہی یعنے جتنی طاقت تھی اُتنی آواز بلند کی تو مغفرت بھی پوری پاتا ہی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ اگر گناہ کا جسم فرض کیا جاوے اور راستے ہون کہ جہانتک آواز اذان کی پہونچے اُسمین بھر جاوین تو سب بخشے جاتے ہین اور مراد رطب سے نامی ہی یعنے جو چیز بڑھتی ہی مثل آدمی اور نباتات وغیرہ کے اور یابس سے جمادات مراد ہی یعنے پتھر مٹی وغیرہ اور طیبی نے لکھا ہی کہ لفظ وشاہد الصلوۃ عطف کیا گیا ہی لفظ المؤذن پر یعنے مغفرت کی جاتی ہی موذن کی اور اُسکی کہ حاضر ہوتا ہی جماعت مین اور ظاہر نزدیک میرے یعنے ملا علی قاری کے یہ ہی کہ عطف اُسکا کل رطب پر ہی اُسکو عطف خاص علی عام کہتے ہین اور ضمیر یکتب لہ کی اور عنہ کی شاہد کی طرف پھرتی ہی یا موذن کیطرف اور معنی اخیر جملہ حدیث کے یہ ہین کہ موذن نمازیون کا سا ثواب پاتا ہی کیونکہ یہ نماز کی طرف بلاتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو بھلی بات کا باعث ہوتا ہی اُسکو ثواب ہوتا ہی مانند کرنے والے بھلائی کے ع ح ( وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْنِیْ

اِمَامَ قَوْمِيْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِهٖ اَجْرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا کہا مین نے ای رسول خدا کے مقرر کرو مجکو امام قوم میری کا فرمایا کہ تو امام انکا ہی یعنے کیا مین نے تجکو امام انکا اور اقتدا کر تو ساتھ بہت ضعیف انکے کے اور مقرر کر موذن کہ نہ لیوے اوپر اذان اپنی کے مزدوری روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے ف اقتدا کر ساتھ بہت ضعیف انکے کے یعنے امامت مین رعایت حال ضعیفون کی کر قرارت اور ارکان ایسے مت ادا کر کہ ضعیف تنگ ہون اور جماعت چھوڑ دین اور نہین حلال ہی امام کو اور موذن کو مزدوری لینی اور علما نے لکھا ہی کہ اگر مزدوری یہ ٹھہرا نہ لین اور لوگ آپ سے بقدر حاجت انکی کے بھیج دیا کرین حلال ہوگی پس لائق ہی لوگون کو کہ خبرگیران انکے رہین اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ موذن جو عالم نہو ساتھ اوقات نماز کے تو مستحق ثواب کا نہین ہوتا پس بیچ مزدوری لینے کے بطریق اولی نہین مستحق ہونے کا ؀ ح ع (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا سکھایا مجھکو پیغمبر خدا صلعم نے یہ کہ کہون مین نزدیک اذان مغرب کے یا الٰہی یہ ہی وقت آنے رات تیری کا اور پیٹھ پھیرنے دن تیرے کا اور آوازین تیرے پکارنے والون کی یعنے موذنون کی پس بخش مجکو روایت کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف ظاہر یہ ہی کہ پڑھی جاوے یہ دعا بعد جواب دینے اذان کے یا اثنائے جواب مین پڑھے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہی ؀ ع (وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِي الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِيْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ فِي الْاَذَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہی ابی امامہ سے یا بعضے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا تحقیق بلال نے شروع کی تکبیر کہنی پس جب کہا انھون نے قد قامت الصلوٰۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم رکھے نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکھے اسکو اور فرمایا بیچ باقی تکبیر کے مانند حدیث عمر کے بیچ اذان کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مانند حدیث عمر کے یعنے جو کہ اسی باب مین پانچوین حدیث گذر چکی ہی حاصل یہ کہ تکبیر کے کلمات کا جواب اسیطرح دیا کہ جو موذن کہتا گیا مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہنے کے وقت لاحول پڑھی اور قد قامت الصلوٰۃ کہنے کے وقت اقامہا اللہ وادامہا کہا ؀ ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پھیری جاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یعنے ضرور قبول ہوتی ہی دعا اسوقت پس دعا کیا کرو اسوقت مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ صحابہ نے پوچھا کہ کیا دعا کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا مانگو اللہ سے عافیت دنیا مین اور آخرت مین اور ظاہر اس عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ دعا خواہ متصل اذان کے کرے یا فاصلہ سے لیکن بہتر یہ ہی کہ متصل اذان کے مانگے ؀ ع ح ؀ (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَتَحْتَ الْمَطَرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ) اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائین ہین کہ نہین رد کیجاتین یا فرمایا کہ کم رد کیجاتی ہین یعنے نہین رد ہوتین ایک دعا نزدیک اذان کے یعنے وقت شروع ہونے اذان کے یا بعد اسکے اور دوسری وقت لڑائی کے یعنے ساتھ کفار کے جسوقت کہ ملین بعضے انکے ساتھ بعضے کے یعنے جب آپسین قتل و قتال شروع ہو جاوے اور ایک روایت مین ہی بجائے وقت لڑائی آخر تک کے یہ الفاظ اور نیچے مینھ کے یعنے مینھ مین کھڑا ہو کر دعا کرے روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے مگر دارمی نے

نہین ذکر کیا لفظ وتحت الطرکا (وعن عبد اللہ بن عمرو قال رجل یا رسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قل کما یقولون فاذا انتہیت فسل تعطہ رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق اذان دینے والے
بزرگی رکھتے ہین ہم پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جیسا کہ کہتے ہین موذن پس جبکہ فارغ ہو یعنے جواب اذان کے سے پس سوال
کر یعنے جو چاہے دیا جاویگا روایت کی یہ ابوداؤد نے ف بزرگی رکھتے ہین ہم پر یعنے بہ نسبت ہمارے اُنکو بسبب اذان کے ثواب زیادہ حاصل
ہوتا ہی پس کیا فرماتے ہو ہمکو کہ بسبب اُسکے لاحق ہون ساتھ اُنکے یہ عرض اُنھون نے کی آگے حضرت نے جواب فرمایا کہ جسطرح موذن کہے
تو بھی اُسیطرح کہ یعنے مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے وقت لاحول پڑھ جیسے کہ اوپر ذکر ہوا پس حاصل ہوگا تجھے مثل اصل ثواب اُنکے
کے پھر دعا کرنے کو زیادہ جواب سے جو فرمایا اُسمین اشارہ ہی اسپر کہ اگر جواب موذن کا دیگا بعد اسکے دعا کریگا زیادہ ہوگا فضیلت مین اور
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد مین بھی جواب اذان کا کہے تا ثواب اذان کا پاوے بخلاف اسکے کہ مشہور ہی لوگون مین کہ وقت حاصل
ہونے اجابت فعلی کے اجابت قولی درکار نہین ح الفصل الثالث فصل تیسری (عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ان الشیطان اذا سمع النداء بالصلوٰۃ ذہب حتی یکون مکان الروحاء قال الراوی والروحاء من المدینۃ علی ستۃ وثلاثین
میلا رواہ مسلم) روایت ہی جابر سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق شیطان جسوقت کہ سنتا ہی اذان
نماز کو بھاگ جاتا ہی یہانتک کہ پہونچتا ہی مکان روحا تک کہا راوی نے اور روحا مدینہ سے چھتیس کوس ہی روایت کی یہ مسلم نے ف مراد شیطان
سے جنس شیطان ہی یعنے سب یا سردار اُنکا ظاہر یہی ہی اور حاصل اُسکے مابعد کا یہ ہی کہ شیطان مصلی سے اسقدر دور ہو جاتا ہی کہ جتنا روحا
مدینہ سے دور ہی اور مراد راوی سے ابو سفیان طلحہ بن نافع ہی کہ راوی ہی جابر سے ع (وعن علقمۃ بن وقاص قال انی لعند معاویۃ اذ
اذن مؤذنہ فقال معاویۃ کما قال مؤذنہ حتی اذا قال حی علی الصلوٰۃ قال لاحول ولاقوۃ الا باللہ فلما قال حی علی الفلاح قال لاحول ولاقوۃ
الا باللہ العلی العظیم وقال بعد ذلک ما قال المؤذن ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذلک رواہ احمد) اور روایت ہی علقمہ بن وقاص
سے کہا تحقیق تھا مین نزدیک معاویہ کے ناگاہ اذان دی موذن اُنکے نے پس کہا معاویہ نے جیسا کہ کہا اُنکے موذن نے یہان تک کہ جسوقت
کہا موذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ جب کہا موذن نے حی علی الفلاح کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اور کہا پیچھے
اسکے جو کچھ کہا موذن نے پھر کہا معاویہ نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسیطرح ف کہا طیبی نے کہ لفظ
العلی العظیم زیادتی نادر ہی روایات مین ع (وعن ابی ہریرۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بلال ینادی فلما سکت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال مثل ہذا یقینا دخل الجنۃ رواہ النسائی) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کھڑے ہوے بلال اذان کہنے لگے پس جب چپکے رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے
مانند اسکے یقین سے داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ نسائی نے ف جو شخص کہ کہے مانند اسکے یعنے خواہ جواب دینے اذان کے مین
کہے یا اذان دینے مین یا مطلق خلوص دل سے مستحق ہوگا داخل ہونے جنت کا یا داخل ہوگا ساتھ نجات پانے والون کے ع (وعن
عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع المؤذن یتشہد قال وانا وانا رواہ ابوداؤد) اور روایت ہی عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جبکہ سنتے موذن کو کہ شہادتین پڑھتا ہی فرماتے اور مین بھی اور مین بھی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ
اور اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا حضرت فرماتے وانا وانا یعنے جیسی تو گواہی دیتا ہی مین بھی گواہی دیتا ہون اور دوبار لفظ انا کا کہنا واسطے

جواب شہادتین کے ہی اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت بھی مکلف تھے گواہی دینے کے اپنی رسالت پر مانند تمام امت کے پھر اختلاف ہی
اسمین کہ حضرت گواہی مانند ہماری گواہی کے دیتے تھے یا فرماتے تھے واشہد انی رسول اللہ صحیح یہی ہی کہ حضرت مثل گواہی ہماری کے گواہی
دیتے تھے جیسے کہ اوپر حدیث مین حضرت معاویہ سے گذرا کہ انھون نے موذن کو جواب دینے مین واشہد ان محمداً رسول اللہ کہا اور کہا کہ مین نے
حضرت سے یون ہی سنا ہی اور تطبیق دونون حدیثون مین یہ ہی کہ کبھی اس طرح فرماتے ہونگے کبھی اس طرح ہو ع (وعن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من اذن ثنتی عشرۃ سنۃ وجبت لہ الجنۃ وکتب لہ بتاذینہ فی کل یوم ستون حسنۃ ولکل اقامۃ ثلثون حسنۃ رواہ ابن ماجہ)
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اذان دے بارہ برس واجب ہوتی ہی واسطے اسکے بہشت
اور لکھی جاتی ہین واسطے اسکے بسبب اذان دینے اسکے کے ہر روز مین یعنے بدلے ہر اذان کے ساٹھ نیکیان اور بدلے ہر تکبیر کے تیس نیکیان
روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف تکبیر کا ثواب بہ نسبت اذان کے آدھا شاید اس لیے فرمایا کہ تکبیر خاص آگاہ کرنے حاضرین ہی کے لیے
ہوتی ہی اور اذان غائبین اور حاضرین دونون کے لیے یا اذان مین محنت زیادہ ہوتی ہی اور تکبیر مین کم ٭ ع (وعنہ قال کنا نؤمر بالدعاء
عند اذان المغرب رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہی انھین ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم حکم کیے گئے ساتھ دعا مانگنے کے وقت اذان
مغرب کے روایت کی یہ بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کے ف شاید کہ دعا وہ ہی جو حدیث ام سلمہ کی مین اوپر گذری یعنے اللھم ہذا اقبال لیلک آخر تک

باب باب ہی بیچ بیان کرنے بعضے احکام اذان کے الفصل الاول فصل پہلی (عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان بلالا ینادی بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم قال وکان ابن ام مکتوم رجلا اعمی لا ینادی حتی یقال لہ اصبحت اصبحت متفق علیہ) روایت
ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق بلال اذان دیتا ہی رات سے پس کھاؤ اور پیو یہانتک کہ اذان دے ابن ام مکتوم کہا ابن
عمر نے اور تھا ابن ام مکتوم آدمی اندھا نہین اذان دیتا تھا یہان تک کہ کہا جاتا تھا اسکو صبح کی تو نے صبح کی تو نے روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم کے دو موذن تھے ایک پہلے فجر کے رات سے اذان دیتا اور دوسرا بعد فجر کے پس شافعیہ کے
نزدیک دو موذن مقرر کرنے سنت ہین کہ ایک پہلے فجر کے آدھی رات اخیر مین اذان دے اور دوسرا بعد فجر کے اول وقت مین اور حنفی کہتے
ہین کہ پہلا موذن سحر کے لیے یا تہجد کے لیے تھا کیونکہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے منع فرمایا اذان سے پہلے فجر کے پس اسی لیے انکے یہان
رات سے اذان دینی جائز نہین اور صبح کی تو نے یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہی کہ جب ابن ام مکتوم بعد ہونے صبح کے اذان دیتے تھے تو اسوقت
تک کھانا پینا کیونکر جائز ہوا جواب یہ کہ معنی اصبحت کے یہان یہ ہین کہ صبح نزدیک پہونچی اسکو مبالغۃً اصبحت کہا ٭ ح (وعن سمرۃ بن جندب
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعنکم من سحورکم اذان بلال ولا الفجر المستطیل ولکن الفجر المستطیر فی الافق رواہ مسلم ولفظہ للترمذی)
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے تمکو سحر کھانے تمھارے سے اذان بلال کی یعنے اس لیے
کہ وہ رات سے اذان کہتا ہی اور نہ فجر دراز یعنے صبح کاذب ولیکن فجر پھیلی ہوئی بیچ کنارے کے یعنے صبح صادق روایت کی یہ مسلم نے اور لفظ اسکے
واسطے ترمذی کے ہین (وعن مالک بن الحویرث قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وابن عم لی فقال اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما
اکبرکما رواہ البخاری) اور روایت ہی مالک بن حویرث سے کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مین اور بیٹا چچا میرے کا پس فرمایا حضرت
نے جسوقت کہ سفر کرو پس اذان کہو اور تکبیر کہو اور چاہیے کہ امام ہو تم مین سے بڑا تمھارا روایت کی یہ بخاری نے ف شاید کہ یہ دونون علم و ورع
مین برابر تھے انمین سے بڑے کو امامت کے لیے فرمایا اور مراد اکبر سے افضل ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت اذان مین شرط نہین ہی لیکن

باب فی بیان بعض احکام الاذان

چاہیے یون کہ موذن عالم ہو ساتھ اوقات نماز کے اور نیک ور دیندار اور بلند آواز اور خوش آواز ہو اور کلمات اذان کے صحیح کہے ہو (وعنہ قال قال
لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا کما رأیتمونی اصلی واذا حضرت الصلوۃ فلیؤذن لکم احدکم ثم لیؤمکم اکبرکم متفق علیہ) اور روایت ہے انہین
مالک سے کہا فرمایا واسطے ہمارے رسولخدا صلعم نے نماز پڑھو جسطرح دیکھتے ہو تم مجکو نماز پڑھتے اور جب وقت ہو نماز کا پس چاہیے کہ اذان کہے
تم مین سے ایک تمھارا پھر امام ہو تم مین سے بڑا تمھارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بڑا تمھارا یعنے بڑا علم مین ہو یا سن مین اور مراد علم سے
علم احکام نماز کا ہے اور مراد سن سے وہ سن ہے کہ اسلام مین بسر ہوا ہو یعنے جسکو اسلام لائے بہت دن ہوے وہ حکما بڑا ہے اس سے کہ پیچھے اسکے
اسلام لایا واقع مین اگرچہ چھوٹا ہو کیونکہ اکثر ایسے کو علم دین کا زیادہ ہوتا ہے ۱۲ ع (وعن ابی ہریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین
قفل من غزوۃ خیبر سار لیلۃ حتی اذا ادرکہ الکری عرس وقال لبلال اکلأ لنا اللیل فصلی بلال ما قدر لہ ونام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واصحابہ فلما تقارب الفجر استند بلال الی راحلتہ موجہ الفجر فغلبت بلالا عیناہ وھو مستند الی راحلتہ فلم یستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولا بلال ولا احد من اصحابہ حتی ضربتھم الشمس فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولھم استیقاظا ففزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای بلال
فقال بلال اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک قال اقتادوا فاقتادوا رواحلھم شیئا ثم توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بلالا فاقام الصلوۃ فصلی بھم الصبح
فلما قضی الصلوۃ قال من نسی الصلوۃ فلیصلھا اذا ذکرھا فان اللہ تعالی قال واقم الصلوۃ لذکری رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پھرے جہاد خیبر کے سے چلے رات کو یہان تک کہ جسوقت پہونچی حضرت کو اونگھ اترے آخر رات کو آرام کے
لیے اور فرمایا بلال کو حفاظت کر واسطے ہمارے رات کی یعنے صبح ہووے تو جگا دینا ہمین پس نماز پڑھی بلال نے اسقدر کہ مقدر کی گئی تھی واسطے اسکے
یعنے تہجد کی نماز جتنی ہو سکی پڑھی اور سو رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار انکے پس جب نزدیک ہوئی فجر تکیہ لگایا بلال نے اونٹ اپنے سے
منھ کرکر طرف فجر کے یعنے جگہ فجر کے کہ مشرق ہے تا صبح ہووے تو جگا دین پس غالب ہوئین بلال پر آنکھین انکی یعنے سو گئے اور وہ تھے تکیہ لگائے
ہوے اپنے اونٹ کا پس نہ جاگے رسولخدا صلعم اور نہ بلال اور نہ کوئی اصحابون سے یہان تک کہ پہونچی انکو گرمی دھوپ کی پس ہوے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جاگنے والے پس گھبرائے رسول خدا صلعم پس فرمایا اے بلال کیا ہوا تجھے یعنے کیون سو گیا پس کہا بلال نے غالب
ہوئی نفس میرے پر وہ چیز کہ غالب ہوئی نفس تمھارے پر یعنے نیند فرمایا کھینچ لے چلو یعنے اونٹ اپنے یہان سے پس کھینچے انھون نے اونٹ اپنے
تھوڑی دور پھر وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی نماز کی پس نماز پڑھائی حضرت نے انکو صبح کی پس جب
پڑھ چکے نماز فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز یعنے بسبب نیند وغیرہ کے پس چاہیے کہ پڑھے نماز جسوقت یاد کرے اسکو پس تحقیق اللہ تعالی نے
فرمایا ہے کہ قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے یعنے یاد کرنے نماز میری کے روایت کی یہ مسلم نے ف خیبر مدینے سے تین منزل ہے سنہ
سات مین حضرت صلعم نے انکو گھیرا اور کچھ اوپر دس روز مین فتحیاب ہوے اور حضرت صلعم نے وہان جو قضا نہ پڑھی اور سواریون کے کھینچنے
کا حکم فرمایا سبب اسکا کیا تھا بیچ بیان کرنے سبب اسکے کے اختلاف کیا ہے علمائے حنفی کہ وقت طلوع کے قضا پڑھنے کو منع کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ سبب
اسکا یہ تھا کہ آفتاب بلند ہو جاوے اور وقت کراہت نماز کا نکل جاوے اور شافعی کہ قضا اسوقت مین جائز رکھتے ہین کہ سبب اسکا یہ تھا کہ
وہ جگہ شیطان کی تھی جیسا کہ دوسری روایت مین مذکور ہے اور حکم کیا بلال کو کہ تکبیر کہے ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان نماز قضا مین نہین
مذہب شافعی بموجب قول جدید کے یہی ہے لیکن معتمد انکے علما کے نزدیک بموجب مذہب قدیم کے یہ ہے کہ اذان کہے نماز قضا کے لیے اور ہدایہ
مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے قضا پڑھی نماز فجر کی بیچ صبح لیلۃ التعریس کے یعنے اسی شب کی صبح مین ساتھ اذان اور تکبیر کے اور شیخ ابن الہمام

اس باب میں حدیثیں مسلم اور ابو داؤد وغیرہ سے لائے ہیں اور کہا کہ جو کچھ مسلم سے اس قصہ میں آیا ہو کہ حضرت صلعم نے امر کیا بلال کو پس تکبیر کہی منافات نہیں رکھتا کیونکہ صحیح ہوا ہو حضرت صلعم سے کہ ساتھ اذان اور تکبیر کے نماز ادا کی پس معنی فاقام الصلوٰۃ کے اس حدیث میں یہ ہیں کہ پس تکبیر کہی بعد اذان کے اور یہاں ایک اور اشکال وارد ہوتا ہو کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہو کہ آنکھیں میری سوتی ہیں لیکن دل بیدار رہتا ہو پس باوجود دل بیدار رہنے کے کیا سبب تھا کہ آپ طلوع فجر سے آگاہ نہ ہوئے جواب اسکا یہ ہو کہ دریافت کرنا طلوع اور غروب کا کام آنکھوں کا ہو پس آنکھیں سوتی تھیں طلوع ہونا نہ معلوم ہوا اگرچہ دل بیدار تھا پھر اگر کوئی کہے کہ ساتھ کشف یا وحی یا الہام کے کیوں نہ معلوم ہوا جواب اسکا یہ ہو کہ یہ فعل باریتعالی کا ہو اسمیں بھی حکمت تھی کہ احکام قضا کے معلوم ہونے ۱۲ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ کھڑے ہو تم یہانتک کہ دیکھو تم مجھکو کہ نکلا حجرے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فقہا نے لکھا ہو کہ جب تکبیر کہنے والا حی علی الصلوٰۃ کہے اسوقت مقتدی کھڑے ہووین شاید کہ باہر تشریف لانا حضرت صلعم کا اسیوقت ہوتا ہوگا ۱۲ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ) اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ آؤ تم نماز کو دوڑتے اور آؤ تم چلتے اور لازم ہو تمھیں آنا وقار سے پس جو پاؤ ساتھ امام کے پس ادا کرو اور جو نہ پاؤ ساتھ امام کے پس پورا کرو یعنے بعد فراغ امام کے اٹھکر ادا کرو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ بھی آیا ہو پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ قصد کرتا ہو طرف نماز کے پس وہ نماز میں ہو یعنے حکماً اور ثواباً ف لکھا ہو علما نے کہ علامت سبکی عقل اور غفلت کی ہو دوڑنا واسطے نماز کے اگر جلدی کرتا ہو اور چاہتا ہو کہ تکبیر اولی پاوے تو پہلے سے مستعد ہونا چاہیے تھا شتابی کہ محمود ہو یہ ہو یہ حضرت شیخ نے لکھا ہو اور ملا علی نے لکھا کہ اختلاف کیا ہو علما نے کہ جو کوئی ڈرتا ہو فوت ہونے تکبیر اولی کے سے وہ جلدی کرے یا نہیں پس کہا ہو بعضوں نے کہ جلدی کرے کیونکہ حضرت عمر نے سنی تکبیر بقیع میں پس جلدی کی طرف مسجد کے اور بعضوں نے اختیار کیا ہو یہ کہ چلے وقار سے بموجب اس حدیث کے کیونکہ جو شخص قصد کرتا ہو نماز کا پس وہ نماز ہی میں ہو اور یہ بات جب ہو کہ نہ واقع ہو اس سے تقصیر یعنے اگر دانستہ دیر کریگا یہ بات نہیں حاصل ہونے کی انتہی اور ظاہر تر یہ ہو کہ جلدی کرے ساتھ وقار کے نہ ساتھ دوڑنے کے تا عمل حدیث پر بھی ہوا اور ثواب تکبیر اولی کا بھی ہاتھ سے نجاوے اور اسیطرح حکم جمعہ کا ہو اگر جانتا ہو کہ اگر جلدی نہ کرونگا تو امام سلام پھیر دیگا اس صورت میں بھی جلدی کر کر شریک ہووے امام کے ساتھ (وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ) اور یہ باب خالی ہو فصل دوسری سے

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ وَوَکَّلَ بِلَالًا اَنْ یُّوْقِظَھُمْ لِلصَّلٰوۃِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوْا حَتَّی اسْتَیْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَیْھِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَیْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوْا فَاَمَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْکَبُوْا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْوَادِیْ وَقَالَ اِنَّ ھٰذَا وَادٍ بِہٖ شَیْطَانٌ فَرَکِبُوْا حَتّٰی خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْوَادِیْ ثُمَّ اَمَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْزِلُوْا وَاَنْ یَّتَوَضَّئُوْا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ یُّنَادِیَ لِلصَّلٰوۃِ اَوْ یُقِیْمَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰی مِنْ فَزَعِھِمْ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّھَا اِلَیْنَا فِیْ حِیْنٍ غَیْرِ ھٰذَا فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُکُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوْ نَسِیَھَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَیْھَا فَلْیُصَلِّھَا کَمَا کَانَ یُصَلِّیْھَا فِیْ وَقْتِھَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ فَقَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ اَتٰی بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ لَمْ یَزَلْ یُهَدِّئُهٗ کَمَا یُهَدَّأُ الصَّبِیُّ حَتّٰی نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِیْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِکٌ مُرْسَلًا) روایت ہی زید بن اسلم سے کہا کہ اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ آخر رات کے راہ مکہ کی مین اور حکم کیا بلال کو یہ کہ جگاوے انکو واسطے نماز کے پس سوگیا بلال یعنے تھوڑی دیر کے بعد بسبب غلبہ نیند کے اور سوگئے لوگ یہان تک کہ جاگے اس حال مین کہ تحقیق طلوع ہوا انپر آفتاب پس جاگے لوگ یعنے پہلے حضرت جاگے پھر اور اصحاب پس تحقیق گھبرائے یعنے بسبب فوت ہونے نماز کے پس حکم کیا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سوار ہووین یہان تک کہ نکلین اس جنگل سے اور فرمایا تحقیق یہ جنگل ہی کہ مسلط ہی اسمین شیطان پس سوار ہوئے یہان تک کہ نکلے اس جنگل سے پھر حکم کیا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اترین اور وضو کرین اور حکم کیا بلال کو کہ اذان کہے واسطے نماز کے اور تکبیر کہے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ لوگون کے یعنے قضاء صبح کی جماعت سے ادا کی پھر پھرے یعنے نماز سے اور دیکھی گھبراہٹ انکی پس فرمایا یعنے تسلی کے لیے ای لوگو تحقیق اللہ نے قبض کی تھین ارواحین ہماری اور اگر چاہتا البتہ پھیرتا انکو طرف ہمارے بیچ غیر اسوقت کے یعنے پہلے اسوقت سے کہ آفتاب نہ نکلا ہوتا پس جسوقت کہ سووے ایک تمہارا غافل ہوکر نماز سے یا بھول جاوے نماز پھر گھبراوے طرف اسکے پس چاہیے کہ پڑھے اسکو جیسا کہ تھا پڑھتا اسکو وقت اسکے مین یعنے ساتھ اذان اور تکبیر اور جماعت اور تمام شرائط اور آداب کے ادا کرے پھر التفات کی رسول خدا صلعم نے طرف ابی بکر صدیق کے پس فرمایا تحقیق شیطان آیا بلال کے پاس اور وہ کھڑا نماز پڑھتا تھا پس تکیہ لگوایا اسکو پھر بڑی دیر تک تھپکتا رہا اسکو جیسے تھپکا جاتا ہی لڑکا یہان تک کہ سویا پھر پکارا رسولخدا صلعم نے بلال کو پس خبر دی بلال نے پیغمبر خدا صلعم کو مانند اس چیز کے کہ خبر دی تھی رسول خدا صلعم نے ابو بکر کو پس کہا ابو بکر نے گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق تم رسول خدا کے ہو روایت کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے **ف** بیچ راہ مکہ کے اس سے معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اور ہی اور پہلا واقعہ اور کیونکہ وہ درمیان خیبر اور مدینہ کے ہوا تھا اور یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ہین اور لفظ او کان ینادی للصلوۃ او یقیم مین بمعنی جمع کے ہی مانند واو کے یعنے اذان اور تکبیر دونون کا حکم کیا یا او شک کے لیے ہی مگر افضل اور اکمل پہلی ہی بات ہی کیونکہ مؤید ہی اسکی روایت ابو داؤد کی انہ صلعم امر بلالا بالاذان والاقامۃ اور جیسا کہ تھا پڑھتا وقت اسکے مین ظاہر اسکا دلالت کرتا ہی اسپر کہ جہر کرے نماز جہریہ مین اور سر کرے نماز سریہ مین لیکن اسمین بعضے علماے حنفیہ نے اختلاف کیا ہی کہ قضا مین چپکے ہی پڑھنا واجب ہی اور معنی اضجعہ کے اسندہ ہین یعنے تکیہ لگوایا بلال کو جیسے پہلے حدیث مین گذرا ہی کہ بلال اونٹ سے تکیہ لگاکر سو رہے اور اگر کوئی کہے کہ اس حدیث مین پہلے تو غفلت کو نسبت کیا طرف اللہ تعالی کے اس جملہ مین ان اللہ قبض ارواحنا اور پھر نسبت کیا اس غفلت کو طرف شیطان کے جواب اسکا یہ دیا گیا ہی کہ یہ مسئلہ خلق افعال کا ہی یعنے ارادہ کیا اللہ تعالی نے پیدا کرنے نیند اور نسیان کا انمین پس قادر کیا شیطان کو اس چیز کے کرنے پر کہ غفلت اور نیند پیدا کرے قسم تھپکنے وغیرہ سے اور اس حدیث مین اظہار معجزے کا ہی کہ حضرت صلعم نے حال بلال کا بیان فرمادیا اس لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق اسکی کی کہ اشہد آخر تک کہا ۱۲ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِیْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِیْنَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صِیَامُهُمْ وَصَلٰوتُهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنوں موذنون کے واسطے مسلمانون کے روزے انکے اور نماز انکی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** لٹکی ہوئی ہین بیچ گردنون موذنون کے یعنے ثابت ہین موذنون کے ذمہ دو چیزین مسلمانون کی تا احتیاط کرین انکی وہ دو چیزین یہ ہین روزے انکے اور نماز انکی کہ انکی اذان پر روزہ افطار کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین حاصل یہ کہ موذنون کو چاہیے کہ رعایت وقت کا لحاظ رکھین تا لوگون

کی ان دو چیزون مین خلل نہ آوے ۞ ع ح **باب المساجد ومواضع الصلوۃ** باب ہی بیچ بیان مسجدون کے اور جگہون نماز کے **ف** مراد جگہون نماز سے یہان وہ جگہہ ہین کہ نماز اُنمین مکروہ ہووے یا نہ مکروہ ہووے چنانچہ بیان اُنکا حدیثون مین آویگا اور بیچ فضایل مسجد کے حدیثین بہت آئی ہین کچھ اُنمین سے تو مشکوۃ مین مذکور ہوئی ہین اور کچھ اور کتابون مین ہین چنانچہ ترجمہ بعض اُنکی کا بھی لکھا جاتا ہی تا مسلمان اُسکی بزرگی معلوم کرکر عبادت کرنی اُسمین غنیمت جانین آیا ہی کہ ابوذر نے اپنے بیٹے سے کہا ای بیٹے میرے چاہیے کہ ہووے مسجد گھر تیرا اسلیے کہ تحقیق مین نے سنا ہی رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے مسجدین گھر متقیون کے ہین پس جسکا ہووے مسجد گھر ضامن ہوتا ہی اللہ واسطے اُسکے راحت اور رحمت کا اور گذرنیکا پل صراط پر سے طرف جنت کے اور عبدالرحمن بن مغفل سے روایت ہی کہ ہم حدیث کیے جاتے تھے کہ مسجد قلعہ محکم ہی شیطان سے بچنے کے لیے اور حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ مسجدین گھر اللہ کے ہین زمین مین اور حق ہی زیارت کیے گئے پر یہ کہ اکرام کرتا ہی زیارت کرنیوالے اپنے کا یعنے اللہ زیارت کیا گیا ہی اور جانیوالا اُسمین زیارت کرنیوالا ہوتا ہی پس وہ اکرام کرتا ہی مسجد مین آنیوالونکا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ نہین جگہہ پکڑتا ہی آدمی مسجد مین واسطے نماز کے یا واسطے ذکر اللہ کے مگر کہ اللہ تعالی نظر کرتا ہی طرف اُسکے ساتھ مہربانی اور رحمت کے جیسے کہ نظر مہربانی اور رحمت کی کرتے ہین اہل غایب کے جبکہ آتا ہی اُنپر غایب اُنکا اور بعضی حدیثون مین جو جگہہ پکڑنی مسجد مین منع آئی ہی وہ اس صورت مین ہی کہ ایک جگہہ خاص مسجد مین مقرر کرے اسطرح کہ نہ بیٹھے اور جگہہ سوا اُسکے پس یہ منع ہی اگرچہ واسطے ذکر اللہ کے یا نماز کے ہو کیونکہ اسمین خوف ریا کا ہوتا ہی اور یہ جو حدیثین جگہہ جگہہ پکڑنے کے فضائل مین آئی ہین محمول ہین اسپر کہ مسجد کو جگہہ سکونت کی ٹھہراوے نماز کے لیے اور ذکر کے لیے نہ واسطے اور غرض کے اغراض دنیویہ سے اور حظوظ نفسیہ سے ۞ ح ع **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ) روایت ہی ابن عباس سے کہا جب داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین یعنے دن فتح مکہ کے دعا کی بیچ کونون اُسکے کے سب کونون مین یعنے چارون کونون مین اور نہین پڑھی نماز یہانتک کہ نکلے اُسمین سے پس جبکہ نکلے پڑھین دو رکعتین سامنے کعبے کے اور فرمایا یہ ہی قبلہ. روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے اُنھین ابن عباس سے کہ نقل کی اُنھون نے اسامہ بن زید سے **ف** یہ ہی قبلہ اشارہ کعبہ کی جانب کیا اور بیان فرمایا کہ امر قبلہ کا اوپر متوجہ ہونے کے جانب اُسکے قرار پایا اور ہرگز منسوخ نہین ہونے کا اور یہ معنی نہین ہین کہ قبلہ یہی آگے کی جانب ہی اور متوجہ ہونا اور طرف درست نہین اور نہ یہ معنی ہین کہ متوجہ ہونا کعبہ کی طرف باہر سے معتبر ہی اور اندر نماز درست نہین جیسے کہ امام مالک کہتے ہین بیچ نماز فرض کے اور سب اہل علم کے نزدیک جائز ہین نفل پڑھنی کعبہ کے اندر بموجب حدیث ابن عمرؓ کے اور اختلاف کیا ہی بیچ فرض کے پس گئے ہین جمہور طرف جواز کے اور منع کیا ہی اُس سے مالک اور احمد نے ۞ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ مین اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا بلال نے یا عثمان نے کعبہ حضرت صلعم پر یعنے تا لوگ ہجوم نکرین اور ٹھہرے حضرت صلعم اُسمین یعنے اور دعا مین مشغول رہے عبداللہ بن عمر کہتے ہین کہ مین نے پوچھا بلال سے جس وقت کہ نکلے بلال یا حضرت کعبہ سے باہر کہ کیا کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے کعبہ مین پس کہا بلال نے کیا ایک ستون بائین اپنے اور کیے دو ستون

واسطے اپنے اور تین ستون پیچھے اپنے اور تھا خانہ کعبہ اسدن چھ ستونون پر یعنے اب تین ستون ہین پھر نماز پڑھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی اور پہلی حدیث سے کہ ابن عباس نے اسامہ
سے روایت کی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم نے نماز نہین پڑھی وجہ تطبیق ان دونون حدیثون کی یہ ہی کہ جب کعبہ مین داخل ہوئے اور دروازہ
بند کیا اور دعا مین مشغول ہوئے پس دیکھا اسامہ نے دعا مانگتے پھر وہ بھی دعا مین مشغول ہوگئے کسی کعبہ کے کونے مین اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور کونے مین تھے اور بلال قریب تھے آنحضرت صلعم کے آنحضرت صلعم نے جو نماز بعد دعا کے پڑھی انھون نے نماز مین دیکھا اور اسامہ نے
نہ دیکھا اسلیے کہ دور تھے اور دعا مین مشغول تھے اور نماز بھی شتاب تھی اور دروازہ بند تھا اور یہ بھی آیا ہی کہ حضرت صلعم نے اسامہ کو باہر
بھیجا تھا تا پانی لاوین دیوار کی تصویرون کے مٹانے کے لیے پس ہوسکتا ہی کہ آنحضرت صلعم نے نماز اس عرصہ مین پڑھی ہو پس مختار
ثابت کرنا اوسے نماز کا ہی نہ نفی اسکی ۱۲ ح ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ فی مسجدی ہذا خیر
من الف صلوٰۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسجد میری مین
کہ یہی ہے یعنے مسجد نبوی مین بہتر ہی ہزار نمازون سے اور مسجدون مین سوا مسجد حرام کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سوا
مسجد حرام کے کہ اسمین بہ نسبت اور مسجدون کے لاکھ نماز کا ثواب ہوتا ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے اسجگہ مین کہ اتنا ثواب کس جگہ ہوتا ہی
اسمین چار قول ہین اول یہ کہ وہ سارا حرم ہی اور دوسرا یہ کہ وہ مسجد جماعت ہی اور یہی ظاہر ہوتا ہی کلام اصحاب ہمارے سے اور اسی کو اختیار
کیا ہی بعض شافعیہ نے بھی اسلیے کہ اصحاب ہمارے نے کہا ہی کہ فضیلت خاص کی گئی ہی ساتھ فرائض کے نہ نوافل کے اور تیسرا یہ ہی کہ وہ مکہ ہی
اور اختیار کیا ہی اسکو بعض علما نے بسبب اس حدیث ابن ماجہ کے وصلوٰۃ بمکۃ بمائۃ الف یعنے نماز مکہ مین مضاعف ہی لاکھ درجہ چوتھا یہ کہ وہ
کعبہ ہی یہ بعید ہی سب قولون مین ۱۲ ح ع (وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد المسجد الحرام
والمسجد الاقصی ومسجدی ہذا متفق علیہ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ باندھو تم کجاوون کو مگر طرف
تین مسجدون کے یعنے سفر نہ کرو مگر طرف تین مسجدون کے مسجد الحرام اور مسجد اقصی یعنے بیت المقدس اور مسجد میری یہ روایت کی بخاری اور مسلم نے ف
ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ منع کیا حضرت صلعم نے اختیار کرنے سفر ہر جگہ کے سے کہ سوائے ان تین جگہون کے ہی کہ پروردگار تعالی نے بسبب زیادتی
بزرگی کے انکو ممتاز اور مخصوص کیا ہی لیکن مقصود یہ ہی کہ بطور تقرب اور عبادت کے سوائے ان مواضع کے قصد نہ کرین اور سفر نہ کرین اور اگر کچھ
حاجت پڑے مثل تحصیل علم اور تجارت اور ادائے حقوق وغیرہ کے یہ بات اور ہی اور سفر ساتھ اس قصد کے جائز ہی لیکن سفر کرنے مین واسطے زیارت
قبور صالحین کے اور واسطے پہونچنے کے مواضع متبرکہ مین اختلاف ہی بعضے مباح کہتے ہین اور بعضے حرام کذا فی مجمع البحار واللہ اعلم اور بعضون نے
یہ معنی کہے ہین کہ قصد کرنا بطریق نذر کے سوائے ان تین جگہون کے درست نہین اور اگر نذر کرین بیچ غیر ان تین مسجدون کے واجب نہین ہوتا
وفا اسکا اور بعضون نے کہا ہی کہ کلام مساجد مین ہی یعنے کسی مسجد کے لیے سوائے ان تین مسجدون کے سفر جائز نہین اور اور مواضع سوائے مسجدون
کے خارج ہین مفہوم اس کلام کے سے اور کہتا ہی بندہ مسکین عبد الحق کہ مقصود بیان کرنا اہتمام شان ان تین جگہون کا اور سفر انکے کا ہی کہ متبرک
ترین مقامات کے ہین یعنے اگر سفر کرین تو طرف ان تین مسجدون کے اور بغیر انکے مشقت کھینچنی بیفائدہ ہی نہ یہ کہ سفر سوائے ان تین جگہون کے
درست نہین ۱۲ ح اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بیچ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے بیچ بیان معنون اس حدیث کے لکھا ہی ترجمہ انکے
کلام کا بعینہ کیا جاتا ہی کہتا ہون مین تھے اہل جاہلیت قصد کرتے تھے مکانات معظمہ کا کہ اپنے گمان مین ان مکانات کو بزرگ جانتے تھے

اور زیارت کرتے تھے اور برکت حاصل کرتے تھے اور اسطرح کے قصد کرنے مین اور بزرگی جاننے مین تحریف اور فساد اعتقاد ہے کہ نہین پوشیدہ وپس بند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فساد انہ ملجا وین غیر شعائر ساتھ شعائر کے اور نہو جاوے وسیلہ واسطے عبادت غیر اللہ کے اور حق نزدیک میرے یہ ہے کہ قبر اور جگہ بندگی کرنے کسی ولی کی اولیا مین سے اور کوہ طور سب یہ برابر ہین نہی مین یعنے ان سب چیزون کی طرف سفر نہ کرے انتہی ٭ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ومنبری علی حوضی متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان گھر میرے کے اور منبر میرے کے ایک باغ ہے باغون بہشت کے سے اور منبر میرا اوپر حوض میرے کے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جو کوئی عبادت کریگا اس جگہ مین کہ درمیان گھر میرے کے اور منبر میرے کے ہے پہونچیگا طرف باغ کے باغون بہشت کے سے اور جو کوئی لازم کریگا عبادت نزدیک منبر کے پہونچیگا دن قیامت کے حوض کوثر میرے سے اور کہا امام مالک نے کہ حدیث باقی ہے ظاہر اپنے پر اور روضہ بمعنی ٹکڑے کے ہے یعنے یہ جگہ ایک ٹکڑا ہے کہ نقل کیا گیا ہے جنت سے اور پھر وہین عود کریگا اور نہین فنا ہوگا مانند اور زمین کے اور کہا توربشتی نے کہ نام رکھا گیا ہے اس جگہ کا روضہ اسلیے کہ زیارت کرنے والے حضرت کی قبر کے اور وہان کے رہنے والے ملائکہ اور جن وانس ہمیشہ مشغول رہتے ہین اسمین عبادت اور ذکر اللہ مین جب جاتی ہے ایک جماعت آتی ہے دوسری پس اسلیے روضہ کہا جیسا کہ حلقون ذکر کے کو ریاض جنت فرمایا ٭ ع س (وعن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی مسجد قباء کل سبت ماشیا وراکبا فیصلی فیہ رکعتین متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے مسجد قبا مین ہر ہفتہ مین پیادے بھی اور سوار بھی پس نماز پڑھتے اسمین دو رکعتین ف قبا نام ایک جگہ کا ہے تین کوس پر مدینہ منورہ سے حضرت جبکہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ مین تشریف لائے مدینہ کے داخل ہونے سے پہلے ایک مسجد اسمین بنائی اسکو مسجد قبا کہتے ہین پس اسمین حضرت ہفتہ کو تشریف لیجا کر دو رکعت تحیۃ المسجد یا اور کوئی نماز کہ قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہو پڑھتے تھے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ ملاقات کرنی صلحا کی دن ہفتہ کے سنت ہے اور اس مسجد کی بہت بزرگی آئی ہے کہا ابن حجر نے کہ صحیح ہوا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھنی قبا مین مانند عمرہ کے ہے اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ دو رکعتین پڑھنی مسجد قبا مین محبوب ہین طرف میرے اس سے کہ جاؤن مین بیت المقدس دو بار اگر جانین لوگ اس ثواب کو کہ قبا مین ہے البتہ مارین طرف اسکے جگر اونٹون کے یعنے دور دور سے مشقت سفر کی اٹھا کر آوین ٭ ح ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب البلاد الی اللہ مساجدھا وابغض البلاد الی اللہ اسواقھا رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محبوب زیادہ مکانون کے شہرون مین طرف اللہ کے مسجدین انکی اور بہت مبغوض مکانون شہرون کے طرف اللہ کے بازار ہین انکی روایت کی یہ مسلم نے ف مسجدین جگہ عبادت کی ہین اسلیے اللہ تعالی دوست رکھتا ہے انکو یعنے مسجد والون کو خیر پہونچاتا ہے اور بازار جگہ افعال شیاطین کی ہے یعنے حرص اور طمع اور خیانت اور غفلت اور جھوٹھ کی اسلیے انکو مبغوض رکھتا ہے یعنے انکے رہنے والون کو برائی پہونچاتا ہے یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہے کہ بتخانے اور شراب خانے اور چکلے بدتر ہین بازار سے انکو کیون نہ مبغوض ترین کہا جواب یہ کہ بازارون کے رکھنے کے لیے شارع کی طرف سے حکم ہے اور ان چیزون کے رکھنے کا حکم ہی نہین پس جو چیزین کہ رکھنی جائز ہین انمین بازار مبغوض تر ہے ٭ ع (وعن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ متفق علیہ) اور روایت ہے عثمان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بنا دے واسطے خدا کے مسجد بناتا ہے اللہ واسطے اسکے گھر بہشت مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے خدا کے یعنے خالص اسی کے رضامندی کے لیے بنا دے نہ واسطے دکھلانے سنانے لوگون کے اسی لیے کہا گیا ہے کہ جب لکھے نام اپنا مسجد پر

یہ دلیل ہی اوپر عدم اخلاص اسکے کے اور کہا طیبی نے کہ تنکیر مسجدا مین تقلیل کے لیے ہی یعنے اگرچہ چھوٹی مسجد بناوے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اگرچہ مسجد ہو مانند گھونسلے بٹیر کے یہ مبالغہ ہی خردی اور تنگی مین ﴿ع (وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غدا الی المسجد اوراح اعد اللہ لہ نزلہ من الجنۃ کلما غدا اوراح متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاوے اول روز مین طرف مسجد کے یا آخر روز مین تیار کرتا ہی اللہ واسطے اسکے مہمانی اسکی بہشت مین سے جب جاوے اول روز کو یا آخر روز کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ اشارہ ہی اسپر کہ گویا مسجد خانۂ خدا ہی ضیافت کرتا ہی وہ زیارت کرنے والون اپنے کی اور محروم نہین چھوڑتا مسجد مین جانے کے وقت جو کتنی نیتین کرنی چاہیین انمین سے ایک یہ بھی ہی چنانچہ بیان اسکا اول کتاب مین بیچ شرح حدیث انما الاعمال بالنیات کے تفصیل سے ہو چکا ہی ﴿ح (وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم الناس اجرا فی الصلوۃ ابعدھم فابعدھم ممشی والذی ینتظر الصلوۃ حتی یصلیھا مع الامام اعظم اجرا من الذی یصلی ثم ینام متفق علیہ) اور روایت ہی ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا لوگون مین سے از روے ثواب کے بیچ نماز کے جو دور انکا ہی پس دور انکا از روے چلنے کے یعنے جتنا گھر دور ہوگا مسجد سے اتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص کہ منتظر ہو نماز کا یہان تک کہ نماز پڑھے ساتھ امام کے بڑا ہی از روے ثواب کے اس شخص سے کہ نماز پڑھے پھر سو رہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جو کوئی تاخیر کرے نماز کو تاکہ پڑھے اسکو ساتھ امام کے ثواب بہت پاتا ہی اس سے کہ پڑھ کر سو رہے اور انتظار امام کا نہ کرے اگرچہ وقت مختار ہی مین پڑھے اور اگر کوئی چھوٹی جماعت کے ساتھ پڑھ لے یا اسکے ساتھ پڑھ لے کہ حق امامت کا نہین رکھتا ہی اور دوسرا انتظار جماعت کثیر کا کرے اور ساتھ اسکے ادا کرے کہ حق امامت کا اسکا ہی اسی قیاس پر بہت ثواب پاتا ہی پہلی سے خصوصا کہ یہ بسبب کسل کے کرے ﴿ح (وعن جابر قال خلت البقاع حول المسجد فاراد بنو سلمۃ ان ینتقلوا قرب المسجد فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھم بلغنی انکم تریدون ان تنتقلوا قرب المسجد قالوا نعم یا رسول اللہ قد اردنا ذلک فقال یا بنی سلمۃ دیارکم تکتب آثارکم دیارکم تکتب آثارکم رواہ مسلم) اور روایت ہی جابر سے کہا کہ خالی ہوتے گھر گرد مسجد کے پس ارادہ کیا بنو سلمہ نے یہ کہ اٹھ آوین نزدیک مسجد کے پس پہونچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا انکو حضرت صلعم نے کہ پہونچا ہی مجکو یہ کہ تم ارادہ رکھتے ہو کہ نقل کر و یعنے اٹھ آؤ نزدیک مسجد کے کہا انھون نے کہ ہان اے رسول خدا کے تحقیق ارادہ کیا ہم نے یہ پس کہا اے بنی سلمہ ٹھہرے رہو اپنے گھرون مین لکھے جاوینگے نقش قدم تمھارے کے ٹھہرے رہو اپنے گھرون مین لکھے جاوینگے نقش قدم تمھارے کے روایت کی یہ مسلم نے ف بنو سلمہ قبیلہ ہی انصار مین سے وہ حضرت صلعم کی مسجد سے دور رہتے تھے جب گرد مسجد کے کچھ گھر خالی ہوئے بسبب مرجانے رہنے والون انکے کے یا اور جاے جا رہنے کے تو انھون نے آرزو کی مسجد کے پاس آ رہنے کی حضرت نے اسپر فرمایا کہ وہین رہو جتنا دور ہوگے وہان سے آنے مین قدم بہت رکھوگے وہ نامۂ اعمال مین لکھے جاوینگے اور باعث زیادتی ثواب کے ہونگے ﴿ح (وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشا فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق بالمسجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ ورجل دعتہ امراۃ ذات حسب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات شخص ہین کہ سایہ مین رکھیگا انکو اللہ بیچ سایہ اپنے کے اس دن کہ نہین سایہ مگر سایہ اسکا ایک سردار عادل اور دوسرا جوان کہ جوانی خرچ کرے اللہ کی بندگی مین اور تیسرا وہ شخص کہ دل اسکا لگا ہوا ہی مسجد مین جس وقت کہ

نکلتا ہی اُس سے یہان تک کہ پھر جاوے طرف اُسکے اور چوتھے دو شخص کہ محبت رکھتے ہین آپسمین واسطے اللہ کے اکٹھے ہوتے ہین اُسی کی
محبت مین اور جدا ہوتے ہین اُسی کی محبت مین یعنے حاضر و غائب خالص محبت رکھتے ہین اور پانچوان وہ شخص کہ یاد کرتا ہی اللہ کو تنہا پس
بہتی ہین آنکھین اُسکی اور چھٹا شخص وہ ہی کہ بلایا اُسکو ایک عورت نے کہ صاحب حسب و جمال کی ہو یعنے بارادہ بد بلایا پس کہا تحقیق مین ڈرتا ہون
اللہ سے اور ساتوان وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس چھپایا اُسکو یہانتک کہ نہ جانا بائین ہاتھ اُسکے نے کہ کیا خرچ کیا داہنے ہاتھ اُسکے نے روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف سایہ مین رکھیگا یعنے داخل کریگا رحمت اپنی مین اور محفوظ رکھیگا سختیون آخرت کی سے اور بعضون نے کہا ہی کہ
مراد سایہ سے سایہ عرش کا ہی اور آخر جملہ کے یہ معنی ہین کہ اس طرح پوشیدہ دیتا ہی کہ نہین جانتا ہی وہ شخص کہ بائین طرف اُسکے ہوتا ہی اُس چیز کو
کہ خرچ کرتا ہی داہنے طرف اپنے اور بعضون نے معنی اسکے یہی لکھے ہین جو کہ صاحب ترجمہ نے لکھے اس صورت مین یہ کنایہ ہی کمال پوشیدگی سے
ص س ح (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الرجل فی الجماعۃ تضعف علی صلوتہ فی بیتہ وفی سوقہ خمسا وعشرین ضعفا
وذلک انہ اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد لا یخرجہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفعت لہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ فاذا صلی لم تزل
الملائکۃ تصلی علیہ ما دام فی مصلاہ اللہم صل علیہ اللہم ارحمہ ولا یزال احدکم فی صلوۃ ما انتظر الصلوۃ وفی روایۃ قال اذا دخل المسجد کانت
الصلوۃ تحبسہ وزاد فی دعاء الملائکۃ اللہم اغفر لہ اللہم تب علیہ ما لم یؤذ فیہ ما لم یحدث فیہ متفق علیہ) اور روایت ہی انھین ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ جماعت کے پچیس درجے زیادہ ہوتی ہی اوپر نماز اُسکی کے کہ گھر مین پڑھے اور بازار مین یعنے
دوکان وغیرہ مین کہ جہان تجارت کے لیے بیٹھتا ہی اور یہ اسواسطے کہ جسوقت وضو کیا پس اچھا وضو کیا یعنے ساتھ رعایت شرائط اور آداب کے
نکلا طرف مسجد کے نہ نکالا اُسکو مگر نماز نے یعنے خاص نماز ہی کے لیے نکلا تھا اور غرض نہین ہی نہین رکھتا کوئی قدم مگر بلند کیا جاتا ہی واسطے اُسکے
ساتھ اُس قدم کے درجہ ثواب مین اور دور کیا جاتا ہی اُس سے بسبب اُسکے گناہ پس جسوقت کہ نماز پڑھتا ہی ہمیشہ رہتے ہین فرشتے دعا کرتے
اُسکو جب تک کہ بیچ نماز کی جگہ اپنی کی ہی یا الٰہی بخشش کر اُسپر یا الٰہی رحم کر اُسپر اور ہمیشہ رہتا ہی ایک تمہارا نماز مین جب تک کہ منتظر ہی نماز کا اور بیچ
ایک روایت کے فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہی مسجد مین اُس حالت مین کہ ہوتی ہی نماز روکنے والی اُسکی اور زیادہ کیا بیچ دعاے فرشتون
کے یا الٰہی بخشش واسطے اُسکے یا الٰہی قبول توبہ کر اُسپر جب تک کہ نہ ایذا دے اُسمین یعنے کسی مسلمان کو زبان سے یا ہاتھ سے جب تک نہ وضو جاوے
بیچ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ پچیس حصہ ثواب نماز کا جب ہوگا کہ جماعت سے پڑھے اور مسجد مین پڑھے
اور معنے اخیر حدیث کے یہ ہین کہ ملائکہ دعا کرتے ہین جب تک کہ کسی کو ایذا نہ دے گویا کہ یہ حدث معنوی ہی اسلیے اسکے بعد حدث ظاہری
کو بیان کیا کہ جب تلک کہ نہ وضو ٹوٹے یعنے اگر کسی کو ایذا دیگا یا وضو ٹوٹیگا تو فرشتے دعا نہین کرنے کے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ فضیلت
مترتب ہی اسپر کہ مصلی نماز پڑھکر وہین بیٹھا رہے اور اگر نماز پڑھکر اور جاے جا بیٹھے یہ فضیلت فوت ہوتی ہی اور بعضے مشائخ کہ نماز پڑھکر گوشہ مین جا بیٹھتے
ہین واسطے خوف تشویش وقت کے اور ریا کے اگرچہ یہ نیت صحیح ہی اور اُسمین فضیلت ذکر اور تسبیح کی حاصل ہی لیکن فضیلت بیٹھے رہنے کی بیچ جگہ
نماز کے نہین حاصل ہوتی ہی ح (وعن ابی اسید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللہم افتح لی ابواب
رحمتک واذا خرج فلیقل اللہم انی اسألک من فضلک رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی اسید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت
داخل ہوا ایک تمھارا مسجد مین پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی کھول واسطے میرے دروازے رحمت اپنی کے اور جب نکلے پس چاہیے کہ کہے
یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے فضل تیرا روایت کی یہ مسلم نے ف دروازے رحمت کے کھول بسبب برکت اس مکان شریف کے

یا بسبب توفیق دینے نماز کے اسمیں یا بسبب کھولنے حقائق نماز کے اور مراد فضل سے رزق حلال ہے کہ بعد نکلنے کے نماز سے اسکی طلب کو جاتا ہے
ح * (وعن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس متفق علیہ) اور روایت
ہے ابی قتادہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ داخل ہو ایک تمھارا مسجد میں پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتیں پہلے
بیٹھنے سے روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث سند شافعی کی ہے بیچ واجب ہونے تحیۃ المسجد کے اسلیے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ امر وجوب
کے لیے ہے اور ہمارے نزدیک مستحب ہے اور امر استحباب کے لیے ہے * ح (وعن کعب بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم
من سفر الا نہارا فی الضحی فاذا قدم بدا بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ متفق علیہ) اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو چاشت کے وقت پس جسوقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد میں پس نماز پڑھتے اسمیں دو رکعتیں پھر بیٹھتے اسمیں
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیٹھتے مسجد میں تا لوگ سعادت ملازمت حاصل کریں اور اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو مستحب ہے مسجد
میں بیٹھنا وقت آنے کے سفر سے گھر میں جانے سے پہلے * ح * (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رجلا
ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردہا اللہ علیک فان المساجد لم تبن لہذا رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ سنے کسی کو کہ ڈھونڈھتا ہے کوئی چیز گم ہوئی مسجد میں پس چاہیے کہ کہے نہ پھیرے اسکو اللہ تجھ پر یعنی نہ پاوے تو پس تحقیق
مسجدیں نہیں بنائی گئیں واسطے اسکے روایت کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ یہ زبان سے کہے واسطے زجر اور منع کے نہ دل سے یہ بد دعا نہ کرے
اور نہ چاہیے کہ مسلمان گم ہوتی چیز اپنی نہ پاوے اور اگر دل سے بھی چاہے تا وہ سزا اپنے فعل کی پاوے اور پھر ایسی حرکت نہ کرے بعید نہیں
اور داخل ہے اسمیں ہر امر کہ مسجد نہیں بنائی گئی ہے اسکے لیے مانند خرید فروخت وغیرہ کے اور تھے بعض سلف کہ روا نہیں رکھتے تھے تصدق
کرنا مسجد میں سوال کرنے والے پر * ح سید * (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من ہذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا
یقربن مسجدنا فان الملائکۃ تتاذی مما یتاذی منہ الانس متفق علیہ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ کھاوے اس درخت بدبودار میں سے یعنی لہسن یا پیاز پس نہ نزدیک ہو مسجد ہماری کے پس تحقیق فرشتے ایذا پاتے ہیں اس چیز
کہ ایذا پاتے ہیں اس سے آدمی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسے بدبودار چیز سے آدمیوں کو ایذا ہوتی ہے ویسی ہی فرشتوں کو
بھی ایذا ہوتی ہے پس لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں نہ آیا کرو کہ وہ جگہ حضور ملائکہ کی ہے اور وہ ایذا پاوینگے اور اسمیں داخل ہے ہر چیز کہ بدبو رکھے خواہ
کھانے سے ہو یا غیر اسکے سے یعنی گندہ دہنی اور گندہ بغلی اور مانند انکے کے اور مسجد کا حکم اور عبادت کی مجلسوں کا ہے یعنی مجلس وعظ اور
پڑھنے پڑھانے اور حلقے ذکر کے اور مانند انکے کے کہ انمیں بھی بدبودار ہو کر نہ جاوے * ح * (وعن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتہا دفنہا متفق علیہ) اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تھوکنا مسجد میں گناہ ہے اور کفارہ اسکا دفن کر دینا اسکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مسجد میں تھوکے نہیں اگر اتفاقا ایسی
حرکت ہو بھی جاوے تو دفیہ اسکے گناہ کا یہ ہے کہ اسکو دفن کر دے * ح * (وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت
علی اعمال امتی حسنہا وسیئہا فوجدت فی محاسن اعمالہا الاذی یماط عن الطریق ووجدت فی مساوی اعمالہا النخاعۃ تکون فی المسجد لا تدفن
رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو لائے گئے مجھ پر عمل امت میری کے نیک اسکے
اور برے اسکے پس پائی میں نے بیچ نیک عملوں اسکی کے موذی چیز کہ دور کیجاوے راہ سے اور پایا میں نے بیچ برے عملوں اسکے کے

تھوک کہ ہووے مسجد مین کہ نہ دفن کیا جاوے روایت کی یہ مسلم نے (وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم الی الصلوٰۃ فلا یبصق امامہ فانما یناجی اللہ ما دام فی مصلاہ ولا عن یمینہ فان عن یمینہ ملکا ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ فیدفنہا وفی روایۃ ابی سعید تحت قدمہ الیسری متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھڑا ہو ایک تمہارا طرف نماز کے پس نہ تھوک ڈالے آگے اپنے پس سوائے اسکے نہین کہ سرگوشی کرتا ہے اللہ سے جبتک کہ نماز کی جگہ اپنی مین ہے اور نہ تھوک ڈالے داہنے اپنے اسواسطے کہ داہنے اسکے فرشتے ہین اور چاہیے کہ تھوک ڈالے بائین اپنے یا نیچے پانون اپنے کے پھر دفن کرے اسکو اور روایت ابو سعید کی مین یون ہے کہ نیچے قدم اپنے کے کہ بایان ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تشبیہ دی مصلی کو ساتھ اس شخص کے کہ سرگوشی کرتا ہے ایک اپنے سے پس واجب ہے اسپر رعایت ادب کی کہ ادھر تھوکے نہین اگرچہ اللہ تعالی پاک ہے جہت سے اور مراد فرشتے سے یا تو فرشتہ ہے سوائے کرام کاتبین کے کہ حاضر ہوتا ہے وقت نماز کے واسطے تائید اور الہام مصلی کے اور واسطے آمین کہنے کے دعا اسکی پر پس واجب ہوا اسپر کہ اکرام کرے مہمان اپنے کا زیادہ کرام کاتبین سے کہ ہر وقت ساتھ رہتے ہین یا احتمال ہے کہ مراد اس سے کرام کاتبین ہین خاص کیا داہنی طرف والے کو واسطے آگاہ کرنے کے اسپر کہ وہ افضل ہے بائین طرف والے رتبہ مین جیسے کہ داہنی طرف افضل ہے بائین طرف سے اور فرشتہ رحمت کا افضل ہے فرشتہ عذاب کے سے ۱۲ س ح (وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم مساجد متفق علیہ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ بیماری اپنی کے کہ نہین اٹھے اس سے یعنے تندرست نہین ہوئے اس سے انتقال ہوا اسی مین لعنت کرے اللہ یہود اور نصاری کو کہ پکڑین انہون نے قبرین انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جب جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اجل نزدیک پہونچی اور ڈرے امت سے کہ مبادا قبر شریف کو سجدہ کرین جیسے کہ یہود اور نصاری انبیا کی قبرون کو سجدہ کرتے ہین آگاہ کیا اسکے منع ہونے پر ساتھ لعن کرنے یہود اور نصاری کے کہ قبرون انبیا کو سجدہ گاہ کیا تھا اور یہ سجدہ گاہ کرنا دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ سجدہ قبرون کو کرین اور مقصود عبادت انکی رکھین جیسے کہ بت پرست بت پوجتے ہین دوسرے یہ کہ مقصود اور منظور عبادت مولی کی رکھین لیکن اعتقاد یہ کرین کہ متوجہ ہونا انکی قبرون کی طرف نماز مین عبادت حق کی ہے اور موجب قرب اور رضا اسکی کا ہے یہ دونون طریق غیر مشروع اور ناپسند ہین اول تو شرک اور کفر صریح ہے اور دوسرا حرام ہے اسلیے کہ اسمین شریک کرنا ساتھ خدا کے ہوتا ہے اگرچہ شرک خفی ہے اور لعنت دونون پر ہوتی ہے اور نماز پڑھنی طرف قبر نبی کے یا مرد صالح کے واسطے تبرک اور تعظیم کے حرام ہے اور کسی کو اسمین خلاف نہین ۱۲ ح یہ مضمون مختصر لکھا گیا ہے جو تفصیل دیکھا چاہے اور شروح مین دیکھے (وعن جندب قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائہم وصالحیہم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہاکم عن ذلک رواہ مسلم) اور روایت ہے جندب سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تم سے پکڑتے تھے قبرون انبیا اپنے کی کو اور نیکبختون اپنے کی کو سجدہ گاہ خبردار ہو پس نہ پکڑو قبرون کو سجدہ گاہ تحقیق مین منع کرتا ہون تمکو اس سے روایت کی یہ مسلم نے ۱۲ س (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلوتکم ولا تتخذوہا قبورا متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو گھرون اپنے مین اپنی نمازون سے اور نہ پکڑو گھرون کو قبرین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے گھرون مین قبرین نہ بناؤ یا مراد یہ ہے کہ قبرون کو مانند گھرون کے نہ کرو یعنے جیسے کہ کسی کو کچھ حاجت ہوتی ہے تو چلا جاتا ہے گھر مین

واسطے حاجت کے اسی طرح کسی کو کچھ حاجت درپیش ہو تو قبرون پر دوڑا نہ چلا جاوے بلکہ اللہ ہی سے اپنی حاجت مانگے یا مراد یہ ہے کہ جیسے مقبرہ
مین نماز نہین پڑھتے اسطرح سے گھر کو نہ کرو کہ گھر مین کچھ نماز نہ پڑھو بلکہ گھرون مین بھی نماز پڑھا کرو اسی واسطے گھرون مین نماز پڑھنی بہتر ہے سوا
فرض کے ۱۲ مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین المشرق والمغرب قبلۃ رواہ
الترمذی) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف یہ
حدیث ہے مدینہ والون کے حق مین اور اُنکے کہ جنکا قبلہ مدینے کے موافق ہے کہ وہان قبلہ جانب جنوب کے ہے پس مشرق اور مغرب کے درمیان مین
پڑتا ہے ۱۲ ح (وعن طلق بن علی قال خرجنا وفدا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعناہ وصلینا معہ واخبرناہ ان بارضنا بیعۃ لنا فاستوھبناہ
من فضل طھورہ فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبہ لنا فی اداوۃ وامرنا فقال اخرجوا فاذا اتیتم ارضکم فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانھا بھذا الماء واتخذوھا
مسجدا قلنا ان البلد بعید والحر شدید والماء ینشف فقال مدوہ من الماء فانہ لا یزیدہ الا طیبا رواہ النسائی) اور روایت ہے طلق بن علی سے
کہا نکلے ہم جماعت قصد کرنے والی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بیعت کی ہمنے آپسے یعنے بیعت اسلام کی اور نماز پڑھی ہم نے
ساتھ اُنکے اور خبر دی ہم نے اُنکو کہ بیچ زمین ہماری کے بیعہ ہے واسطے ہمارے پس مانگا ہم نے حضرت سے بچا ہوا پانی وضو حضرت کا پس منگوایا
حضرت نے پانی پس وضو کیا اور کلی کی یعنے بقیہ پانی وضو کے سے بعد وضو کے کلی کی پھر ڈالا اُسکو واسطے ہمارے چھاگل مین اور حکم کیا ہمکو یعنے
ارادہ حکم کا کیا پس فرمایا جاؤ جسوقت پہونچو زمین اپنی مین پس توڑ ڈالو بیعہ اپنا اور چھڑکو اس جگہ اس پانی کو یعنے تا انوار اور برکات دین کے
وہان پھیل جاوین اور بناؤ اسکو مسجد یعنے اسکی جگہ مسجد بناؤ کہا ہم نے تحقیق شہر ہے دور اور گرمی سخت ہے اور پانی خشک ہو جاویگا پس فرمایا بڑھاؤ
اُسکو اور پانی سے پس تحقیق نہین زیادہ کریگا اُسکو مگر پاکی اور برکت روایت کی یہ نسائی نے ف بیعہ کہتے ہین نصاریٰ کے عبادت خانہ کو یہ قوم
نصاریٰ تھی جب ایمان لائی تو چاہا کہ اُسکو توڑ ڈالین اور اُسپر پانی تبرکا چھڑکین چنانچہ جملہ فاستوھبناہ مین بیان اسکا ہے اور نہین زیادہ کریگا اُسکو یعنے
بقیہ پانی وضو کا کہ چھاگل مین ہے زیادہ نہین کرنے کا اس پانی مین کہ اب ڈالا ہے مگر برکت گویا یہ پانی جواب ڈالا ہے اس پہلے پانی مین برکت زیادہ
کریگا حاصل یہ کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خوف خشک ہونے کا ہے اسمین اور پانی ملا لینا برکت زیادہ ہو ویگی اور اس حدیث مین دلیل ہے
اسکی کہ جائز ہے تبرک کرنا پانی زمزم کو اور لیجانا اُسکو اور شہرون مین بطور تبرک کے اور اسپر قیاس کیا جاتا ہے تبرک کرنا جھوٹے علما اور مشائخ
کے کو قسم کھانے اور پینے سے اور اُنکے کپڑے کو پہننا یہ بھی جائز ہے بشرطیکہ حد شرع سے تجاوز نہ کرے یعنے اسکو تبرک سمجھکر پوجنے نہ لگے اور
تعظیم زیادہ از حد کرے ۱۲ ح س (وعن عائشۃ قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المسجد فی الدور وان ینظف ویطیب
رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنانے مسجدون کے
محلون مین اور یہ کہ پاک کی جاوین اور خوشبو لگائی جاوین روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ان چیزون کے کرنے مین نیت
تعظیم اُس جگہ کی کرے اور یہ نیت کرے کہ ملائکہ اور ہر مومن خوش ہونگے اسکی پاکی اور خوشبو سے ۱۲ ح (وعن ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنھا کما زخرفت الیھود والنصاری رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حکم کیا گیا مین ساتھ بلند کرنے اور زینت کرنے مسجدون کے کہا ابن عباس نے البتہ
زینت کروگے انکی جیسی کہ زینت کی یہود اور نصاریٰ نے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف زخرف اصل مین کہتے ہین طلا کو اور کمال خوبی
ایسی چیز کو یعنے نقش کروگے اور سونا چڑھاوینگے مسجدون پر یہ بات کہی ابن عباس نے واسطے خبر دینے کے فعل آدمیون کے سے بعد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بسبب عادت نقشون کے۔ اور بعضے متاخرین نے اسکو جائز رکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگ گھرون کو بلند اور مزین اور مطلا
کرتے ہین اور ہم اگر مسجدین ساتھ لکڑی اور مٹی کے بناوین تو شاید عوام کی نظر مین حقیر اور ذلیل معلوم ہوں اور حضرت کی مسجد حضرت کے زمانہ
مین اینٹون کی اور کھجور کی ٹہنیون کی تھی اور ستون کھجور کی لکڑی کے تھے پھر حضرت عمرؓ نے اسی طرح بنائی پھر حضرت عثمانؓ نے تغیر کیا اسکو
پس بہت بڑھائی اور دیوار اور ستون اسکے ساتھ پتھر نقشدار کے بنائے اور چھت ساگ کی ۔ح س ۔ ( وعن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعۃ ان یتباھی الناس فی المساجد رواہ ابو داؤد والنسائی والدارمی وابن ماجۃ) اور روایت ہے انس
سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق علامتون قیامت کی سے ہے یہ کہ فخر کرینگے لوگ مسجدون مین روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی
اور ابن ماجہ نے ف یعنے بڑی بڑی مسجدین بناوینگے اور آراستہ کرینگے انکو بطریق فخر وریا کے تا لوگ انکی تعریف کرین ۔ح ج ( وعنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی اجور امتی حتی القذاۃ یخرجھا الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم
من سورۃ من القرآن او آیۃ اوتیھا رجل ثم نسیھا رواہ الترمذی وابو داؤد) اور روایت ہے انھین انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے روبرو کیے گئے مجھپر ثواب میری امت کے یہان تک کہ ثواب کوڑے اور خاک کا کہ نکالے اسکو آدمی مسجد سے اور روبرو کیے گئے
مجھپر گناہ امت میری کے پس نہین دیکھا مین نے کوئی گناہ بہت بڑا سورہ قرآن کی سے یا آیت کہ دیا گیا ہو اسکو ایک شخص پھر بھلا دیا اسکو روایت
کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنے سورہ یا آیت قرآن کی ایک شخص نے سیکھی تو بڑی نعمت اسکو ملی تھی پھر اسنے جو بھلا دی ناشکری کی اس
نعمت کی کہ قدر اسکی نہ جانی اور بھلا دی پس بڑا گناہگار ہوا ۔ح س ( وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر المشائین فی
الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیمۃ رواہ الترمذی وابو داؤد ورواہ ابن ماجۃ عن سھل بن سعد وانس) اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دے چلنے والون کو بیچ اندھیرون کے طرف مسجدون کے ساتھ پورے نور کے دن قیامت کے روایت
کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے اور انس سے ف یہ اشارہ ہے اس آیت پر نورہم یسعی بین ایدیہم و
بایمانہم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنے دوڑتا ہوگا نور آگے مومنون کے اور داہنے انکے کہینگے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا ۔ح س
( وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الرجل یتعاھد المسجد فاشھدوا لہ بالایمان فان اللہ یقول انما یعمر
مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب دیکھو تم ایک شخص کو کہ خبرگیری کرتا ہے مسجد کی پس گواہی دو واسطے اسکے ساتھ ایمان کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے کہ نہین آباد کرتا
مسجدون اللہ کی کو مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف خبرگیری کرتا ہے
یعنے محافظت کرتا ہے اور مرمت کرتا ہے اور جھاڑو دیتا ہے اور نماز اسمین پڑھتا ہے اور عبادت اور درس علوم دینے مین مشغول رہتا ہے اسکے لیے
گواہی دو کہ وہ مومن ہے ۔ح ( وعن عثمان بن مظعون قال یا رسول اللہ ائذن لنا فی الاختصاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا
من خصی ولا اختصی ان خصاء امتی الصیام فقال ائذن لنا فی السیاحۃ قال ان سیاحۃ امتی الجھاد فی سبیل اللہ فقال ائذن لنا فی الترھب فقال ان
ترھب امتی الجلوس فی المساجد انتظارا للصلوۃ رواہ فی شرح السنۃ) اور روایت ہے عثمان بن مظعون سے کہا اے رسول خدا کے اذن دو واسطے
ہمارے بیچ خوجہ ہونے کے یعنے تا خطرہ زنا سے بچون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہم مین سے یعنے طریقہ سنت ہمارے پر جو شخص
کہ خوجا کرے کسی کو یا خوجہ کرے اپنے تئین تحقیق خوجہ ہونا امت میری کا روزہ رکھنا ہے یعنے اس سے شہوت جاتی رہتی ہے پھر عرض کیا عثمان نے اذن

وہ واسطے میرے بیچ سیر کرنے کے فرمایا تحقیق سیر امت میری کی جہاد کرنا ہی بیچ راہ اللہ کے پھر عرض کیا کہ حکم دیجئے مجھکو بیچ ترہب کے پس
فرمایا حضرت نے تحقیق رہبانیت امت میری کی بیٹھنا مسجدون مین واسطے انتظار نماز کے ہی روایت کی یہ شرح السنہ مین ف سیر امت میری
کی جہاد ہی یعنے چلنا اور پھرنا زمین مین کہ محمود ہی واسطے جہاد کے چلنا پھرنا ہی اور یون ہی پھرنا زمین مین بیہودہ جیسے کہ بعضے فقیر پھرتے ہین بے فائدہ کہ
پھراون چاہا ترہب مین یعنے جیسے کہ بعضے اہل کتاب کرتے ہین کہ گوشہ نشینی اختیار کرتے ہین اور شغل دنیا کے اور لذتین اسکی بالکل چھوڑ دیتے
ہین اور عورتون کے پاس نہین جاتے اور سب لوگون سے اور سب چیزون سے یکسو ہوتے ہین کہ یہ کام کرنے ترہب ہین اور یہ کام کرنے والون
کو راہب کہتے ہین پس حضرت نے فرمایا کہ ترہب میری امت کا مسجد مین بیٹھنا ہی واسطے انتظار نماز کے کہ سب لوگون سے اور سب چیزون سے منھ پھیر کر
متوجہ طرف پروردگار کے ہو کر بیٹھا رہی اور وہ ترہب کہ راہب کرتے ہین کچھ نہین ہی اور انجام اسکا اچھا نہین ؂ ج (وعن عبد الرحمن ابن عائش قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ربی عزوجل فی احسن صورۃ فقال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت
بردہا بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض وتلا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین رواہ الدارمی مرسلا
وللترمذی نحوہ عنہ وعن ابن عباس ومعاذ بن جبل وزاد فیہ قال یا محمد ہل تدری فیم یختصم الملأ الاعلی قلت نعم فی الکفارات والکفارات المکث
فی المساجد بعد الصلوۃ والمشی علی الاقدام الی الجماعات وابلاغ الوضوء فی المکارہ ومن فعل ذلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئتہ کیوم
ولدتہ امہ وقال یا محمد اذا صلیت فقل اللہم انی اسألک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین فاذا اردت بعبادک فتنۃ فاقبضنی الیک غیر
مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلوۃ باللیل والناس نیام ولفظ ہذا الحدیث کما فی المصابیح لم اجدہ عن عبد الرحمن الا
فی شرح السنۃ) اور روایت ہی عبد الرحمن بن عائش سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا مین نے پروردگار اپنے کو بیچ
بہترین صورت کے فرمایا اللہ تعالی نے کس چیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے مقرب کہا مین نے کہ تو دانا تر ہی کہ وہ کون سے عمل ہین فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے
پس رکھا اللہ تعالی نے ہاتھ درمیان دونون مونڈھون میرے کے پس پائی مین نے سردی اسکی درمیان سینے اپنے کے پس جان لی مین نے وہ چیز کہ تھی
بیچ آسمانون اور زمین کے اور پڑھی حضرت صلعم نے یہ آیت اور اسی طرح سے دکھلایا ہم نے ابراہیم کو تصرف آسمانون کا اور زمین کا اور تاکہ ہووے یقین
کرنے والون مین سے روایت کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے اور ترمذی نے اور مانند اسی حدیث کے ساتھ اختلاف بعضی لفظون کے انھین
عبد الرحمن سے اور ابن عباس اور معاذ بن جبل سے اور زیادہ کیا ترمذی نے اسمین یہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنے بعد دینے علم کے پھر سوال کیا اے محمد
صلعم کیا جانتا ہی تو کہ بیچ کس چیز کے گفتگو کرتے ہین فرشتے مقرب کہا مین نے کہ ہان مین جانتا ہون گفتگو کرتے ہین کفارات مین یعنے ان اعمال مین
کہ گناہ انسے جھڑتے ہین اور گناہ جھڑتے ہین ٹھیر رہنے سے مسجدون مین بعد نمازون کے یعنے واسطے ذکر اور دعا کے یا واسطے انتظار نماز دوسری
کے اور جھڑتے ہین پیادہ چلنے سے طرف جماعتون کے اور پورا پہونچانے پانی وضو کے سے اوقات ناخوش مین یعنے حالت بیماری یا سردی مین اور
جسنے کیا یہ زندہ رہیگا ساتھ بھلائی کے اور مریگا ساتھ بھلائی کے اور ہوگا پاک گناہون اپنے سے مانند اس دن کے کہ جنا اسکو مان اسکی نے اور فرمایا اللہ
تعالی نے اے محمد صلعم جسوقت نماز پڑھ چکے تو پس کہہ یا الہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے کرنا نیکیون کا اور چھوڑنا برائیون کا اور دوستی مسکینون کی یعنے
مین انکو دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھین اور جسوقت ارادہ کیا ساتھ بندون اپنے کے فتنہ کا یعنے گمراہی کا یا سزا پہونچانے کا پس اٹھا مجھکو
طرف اپنے بغیر فتنہ کے یعنے غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنے واسطے زیادتی تعلیم پیغمبر اپنے کے بیدا سکے کہ بیان کیے انھون نے کفارات پاکہا حضرت
نے واسطے زیادتی بیان کے امت کو بسبب حاصل ہونے علم کے جانب حق سے اور درجات یعنے وہ عمل کہ جنسے مرتبہ بندے کا درگاہ حق مین بلند

ہوتا ہی یہ ہین پراگندہ کرنا سلام کا یعنے ہر مسلمان سے سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو اسوقت کہ لوگ سوتے ہون اور لفظ اس حدیث کے جیسے کہ مصابیح مین ہین نہین پایا مین نے انکو عبد الرحمن سے مگر شرح السنۃ مین ● ف اگر یہ دیکھنا اللہ تعالی کو خواب مین تھا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی تو کچھ اشکال نہین کیونکہ آدمی خواب مین کبھی غیر شکل دار کو شکل دار دیکھتا ہی اور شکل دار کو غیر شکل دار اور اگر یہ دیکھنا بیداری مین تھا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی تو پس ضرور ہوگی اسمین تاویل کرنی کہ مراد ساتھ صورت کے صفت ہی کہ تجلی کی ساتھ صفت جمال اور لطف و کرم کے اور اطلاق صورت کا صفت پر اکثر آتا ہی جیسے کہ کہتے ہین صورت حال کی ایسی ہی اور صورت مسئلہ کی ایسی ہی اور جائز ہی یہ کہ پھیرین معنی طرف نبی صلعم کے یعنے دیکھا مین نے رب اپنے کو اور مین اچھی صورت مین تھا اور کس چیز مین بحث کرتے ہین یعنے کون سے عمل ہین کہ فرشتے انکی فضیلت مین بحث ● گفتگو کرتے ہین یا انکے لیجانے مین بیچ جگہ قبولیت کے جھگڑتے ہین آپس مین وہ کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن پس رکھا ہاتھ اپنا یہ کنایہ ہی اس سے کہ خاص کیا انکو ساتھ زیادتی فضل اور کرم اور انعام کے جیسے بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتے ہین تو ہاتھ اسکی پیٹھ پر رکھتے ہین اور گردن مین ہاتھ ڈالتے ہین پس پائی مین نے سردی اسکی یہ کنایہ ہی پہونچنے اثر اس فیض کے سے قلب شریف مین پس جب فیض قلب شریف مین پہونچا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جان لی مین نے ہر چیز کہ آسمان اور زمین مین ہی اور پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسب اس حال کے اور ساتھ قصد گواہی کے اور پر ممکن ہونے اسکے کے یہ آیت وکذلک آخر تک یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کہ ہم نے تجھکو آسمان اور زمین کی چیزون کا علم دیا اسی طرح دکھاتے ہم نے ابراہیم کو عالم ربوبیت کے اور الوہیت کے اور ولیکون من الموقنین عطف کیا گیا ہی محذوف پر یعنے دکھلائے ہم نے ابراہیم کو عالم ربوبیت اور الوہیت کے تاکہ دلیل پکڑے ساتھ اسکے اوپر ہمارے اور تاکہ ہووے یقین کرنے والون مین سے اور آخر حدیث مین اشارہ اسپر ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ جمع کرے اپنے مین صفت تواضع اور بخشش اور عبادت کی بیت شرف مرد بجود ست و کرامت بسجود ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود ۱۲ ط ح ۱۲ (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ کُلُّھُمْ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ حَتّٰی یَتَوَفَّاہُ فَیُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ اَوْ یَرُدَّہٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَیْتَہٗ بِسَلَامٍ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہی ابو امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ سب کا ذمہ لیا ہی اللہ نے یعنے واجب کیا ہی اپنے پر یہ کہ محفوظ رکھیگا انکو ضررون دنیا اور آخرت کے سے ایک وہ شخص کہ نکلا جہاد کے لیے اللہ کی راہ مین پس وہ ذمہ پر ہی اللہ کے یہان تک کہ وفات دے اسکو اللہ پس داخل کرے اسکو بہشت مین یا پھیرے اسکو ساتھ اس چیز کے کہ پہونچی اسکو ثواب یا غنیمت یعنے پہلی اور دوسری صورت مین سعادت دین کی حاصل ہوئی اور تیسری صورت مین سعادت دنیا کی غرضکہ ہر طرح فائدہ دین کا ہو یا دنیا کا اور دوسرا شخص وہ ہی کہ گیا طرف مسجد کے پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہی یعنے واجب ہی اسپر کہ کوشش اور ثواب اسکا ضائع نہین کرنے کا اور تیسرا وہ شخص ہی کہ داخل ہوا گھر اپنے مین ساتھ سلام کے پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف داخل ہوا گھر مین ساتھ سلام کے اسکے دو معنے ہین ایک یہ کہ وقت داخل ہونے کے گھر مین گھر والون پر سلام کہے پس اس صورت مین اللہ کے ذمہ پر اسکے لیے یہ ہی کہ خیر و برکت اسکو اور اسکے گھر والون کو دیگا اور دوسرے معنے یہ ہین کہ لازم پکڑے گھر مین رہنا اور گھر سے باہر نہ نکلے واسطے طلب امن اور سلامتی کے صحبت خلق کی سے اس صورت مین اللہ کے ذمہ پر یہ ہی کہ سلامت رکھیگا اسکو آفات سے اور پہلے شخص کے لیے جو اللہ کے ذمہ پر تھا بیان کیا اور دوسرے اور تیسرے کا نہ بیان کیا اسلیے کہ ظاہر ہی ۱۲ ش (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ مُتَطَہِّرًا اِلٰی صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰی تَسْبِیْحِ الضُّحٰی لَا یُنْصِبُہٗ اِلَّا اِیَّاہُ فَاَجْرُہٗ

کاجر المعتمر وصلوٰۃ علی اثر صلوٰۃ لا لغو بینہما کتاب فی علیین رواہ احمد وابو داؤد اور روایت ہی انہین ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص کہ نکلتا ہی گھر اپنے سے باوضو قصد کرنے والا طرف مسجد کے واسطے ادائے فرض کے ثواب اُسکا مانند ثواب حج کرنے والے احرام باندھنے والے
کے ہی اور جو شخص کہ نکلا طرف نفل پڑھنے چاشت کے نہ مشقت مین ڈالا اُسکو مگر نفلون نے یعنے خالص ساتھ قصد نماز کے نکلا بغیر آمیزش ریا اور غرض
کے پس ثواب اُسکا مانند ثواب عمرہ کرنے والے کے ہی اور نماز پڑھنی پیچھے نماز کے کہ نہ بیہودہ کلام ہو درمیان اُن دونون کے ایسا عمل ہی کہ لکھا جاتا ہی
علیین مین روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف اس حالت مین وضو مشابہ احرام کے ہی اور نماز مشابہ حج کے اور وجہ تشبیہ کی یہ ہی کہ نمازی کو ثواب حاصل ہوتا ہی
جسوقت کہ گھر سے نکلتا ہی تا وقت آنے گھر کے مثل حاجی کے اور برابری ثواب مین جمیع وجوہ کر نہین مقصود ہی و الا حج کرنا عبث ہوا اور عمرہ بہ نسبت حج کے مانند نماز
نفل کے ہی بہ نسبت نماز فرض کے اور نماز پیچھے نماز کے آخر تک یعنی اسکے یہ ہین کہ مداومت کرنی نماز پر اور محافظت کرنی اسپر بغیر آمیزش اُس چیز کے کہ خلاف اُسکے ہی
ایسی چیز ہی کہ کوئی عمل اعلی اس سے نہین یہ مطلب کنایۃً سمجھا گیا جملہ کتاب فی علیین سے اور علیین نام ہی فرشتون عمل لکھنے والون کے دیوان کا
کہ پہونچائے جاتے ہین طرف اُسکے اعمال صالحین کے ۱۲ س (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم برياض الجنۃ
فارتعوا قیل یا رسول اللہ وما ریاض الجنۃ قال المساجد قیل وما الرتع یا رسول اللہ قال سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر رواہ الترمذی) اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم بیچ باغون بہشت کے پس میوہ کھاؤ کہا گیا ای رسول خدا کے کیا ہین باغ بہشت
کے فرمایا کہ مسجدین کہا گیا اور کیا ہی میوہ کھانا یعنے میوہ خوری اسمین کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر روایت کی
یہ ترمذی نے ف مسجد کو باغ جنت کا اسلیے فرمایا کہ عبادت کرنی اُسمین سبب ہی حاصل ہونے باغ بہشت کا اور معنی رتع کے اصل مین یہ ہین کہ
باغ مین جا کر خوب طرح میوے اور لذت کی چیزین کھاوے اور نکلے طرف نہرون وغیرہ کے سیر کے لیے جیسے کہ عادت ہی لوگون کی وقت جانے کے
باغ مین پھر استعمال کیا گیا ہی بیچ پہونچنے کے ثواب عظیم کو خلاصہ حدیث کا یہ ہی کہ جب گذرو تم مسجدون مین تو تسبیحات مذکورہ پڑھو کہ اُس سے ثواب
بہت حاصل ہوتا ہی ۱۲ س (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی المسجد لشیء فہو حظہ رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی انہین سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آتا ہی مسجد مین واسطے کسی چیز کے یعنے کسی کام دینی یا دنیاوی کے لیے پس وہ ہی نصیبہ اُسکا
روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے اگر عبادت کے لیے آیا ثواب پاویگا اور دنیا کے کام کے لیے گیا گرفتار وبال ہوگا مضمون اس حدیث کا ایک
جز ہی انما الاعمال بالنیات کا (وعن فاطمۃ بنت الحسین عن جدتہا فاطمۃ الکبری قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد و
سلم وقال رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک واذا خرج صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک رواہ الترمذی واحمد
وابن ماجۃ وفی روایتہما قالت اذا دخل المسجد وکذا اذا خرج قال بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ بدل صلی علی محمد وسلم وقال الترمذی لیس اسنادہ
بمتصل وفاطمۃ بنت الحسین لم تدرک فاطمۃ الکبری) اور روایت ہی فاطمہ صغری بیٹی حضرت امام حسین علیہ السلام کی سے انھون نے نقل کی اپنی
دادی فاطمہ بڑی سے یعنے حضرت فاطمہ زہرا سے کہ کہا حضرت فاطمہ نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے مسجد مین درود بھیجتے اوپر محمد کے اور سلام یعنے
کہتے صلی اللہ علی محمد وسلم یا کہتے اللہم صل علی محمد وسلم اور کہتے ای رب بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول میرے لیے دروازے اپنے رحمت کے اور
جسوقت کہ نکلتے مسجد سے درود بھیجتے اوپر محمد کے اور سلام اور کہتے ای رب بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول واسطے میرے دروازے اپنے فضل
کے روایت کی یہ ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت احمد اور ابن ماجہ کے یہ ہی کہ کہا حضرت فاطمہ نے جسوقت کہ داخل ہوتے حضرت
صلعم مسجد مین اور اسی طرح جسوقت نکلتے کہتے ساتھ نام اللہ کے داخل ہوتا ہون مین اور نکلتا ہون مین اور سلام اوپر رسول اللہ کے بجائے

صل علی محمد وسلم کہے اور کہا ترمذی نے نہین اسناد اسکی متصل اور فاطمہ بیٹی حسین کی نے نہین پایا فاطمہ کبریٰ کو یعنے فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو **ف** درود اور سلام وغیرہ کے الفاظ یون فرمائے اور یون نفرمائے اللھم صل علی اور اللھم اغفر لمحمد اسلیے کہ درود اور سلام کے ساتھ
مناسبت ہے اس اسم شریف کو اور رب اغفر لی کہنے مین انکسار نکلتا ہے یا تعلیم امت کے لیے فرمایا کہ یون کہا کرین اور فاطمہ صغریٰ نے نہین پایا فاطمہ
کبریٰ کو اسلیے کہ حضرت امام حسین کی عمر اُنکے وقت مین آٹھ برس کی تھی پس سند اسکی متصل نہوئی راوی درمیان مین کا متروک ہے ۱۲ ح (وَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ
النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کیا
اپنے دادا سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے شعرون کے سے مسجد مین اور بیچنے اور خریدنے سے مسجد مین اور یہ کہ حلقہ باندھکر
بیٹھین لوگ دن جمعہ کے پہلے نماز سے مسجد مین یعنے اگرچہ مذاکرہ علم کے لیے بیٹھین اور مشغول ساتھ ذکر کے ہون روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی
نے **ف** مراد شعرون سے شعر برے اور جھوٹے ہین کہ پڑھنا اُنکا مشروع ہے اسلیے کہ مکان عبادت کا ہے وہان خلاف شرع بات نکرے اور شعر کہ
اُنمین توحید اللہ تعالیٰ کی اور نعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُنکے تابعدارون کی ہووے یا نصیحت کی باتین اُنمین ہون بہرحال سب
جا پڑھنے مستحسن ہین چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حسان شاعر کے کہ وہ حضرت کی تعریف کرتا تھا اور اُنکے دشمنون کی ہجو کہتا تھا
مسجد مین منبر بچھاتے اور فرماتے کہ جبرئیل تائید کرتے ہین حسان کی کہ وہ مقابلہ کرتا ہے پیغمبر خدا کی طرف سے اور خرید و فروخت جیسے مسجد مین
منع ہے اسی طرح اور معاملات دنیا کے بھی منع ہین اور حلقہ کرکے بیٹھنا مسجد مین دن جمعہ کے پہلے نماز کے جو منع فرمایا سبب اسکا کیا ہے علما نے
اسکی کئی وجہین بیان کی ہین اول یہ کہ حلقہ کرکے بیٹھنا مخالف ہے ہیئت اجتماعی نمازیون کے دوسرے یہ کہ جمع ہونا واسطے نماز جمعہ کے بڑا کام ہے
جبتک اس سے فارغ نہووین مشغول ہونا اور کام مین نچاہیے اور حلقہ کرکے بیٹھنا باعث غفلت کا ہوتا ہے ان صورتون مین نہی مخصوص ساتھ
حلقہ کرنیکے وقت خطبہ کے نہین تیسرے یہ کہ وہ وقت چپ رہنے کا اور مشغول ہونیکا ہے ساتھ سننے خطبہ کے اور متوجہ ہونے کا طرف اُسکے ہے
اس صورت مین مراد نہی ہے حلقہ کرنے سے وقت خطبہ کے اور دو صورتون پہلی مین نہی تنزیہی ہے اور تیسری صورت مین نہی تحریمی ہے ۱۲ ح (وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً
فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دیکھو تم کسی شخص
کو کہ بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد مین کچھ پس کہو نہ نفع دے اللہ سوداگری تیری مین اور جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈھونڈھتا ہے ساتھ بلند آواز کے مسجد
مین گم ہوئی چیز کو پس کہو یعنے سب مسلمان نہ پھیرے اللہ تجھپر یعنے نپاوے تیری چیز روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے (وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ
نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْ يُّنْشَدَ فِيْهِ الْاَشْعَارُ وَاَنْ تُقَامَ فِيْهِ الْحُدُوْدُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ
فِيْهِ عَنْ حَكِيْمٍ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرٍ) اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قصاص لیا جاوے
یعنے بدلے خون کے خون کیا جاوے مسجد مین اور یہ کہ پڑھے جاوین مسجد مین شعر اور یہ کہ قائم کیجاوین اسمین حدین یعنے مثل حد زنا اور حد شراب
پینے اور مانند اُنکے کی روایت کی یہ ابوداؤد نے بیچ سنن اپنے کے اور صاحب جامع الاصول نے جامع الاصول مین حکیم سے یعنے بغیر لفظ ابن حزام
کے اور مصابیح مین جابر سے اور یہ اصول مین نہین پایا گیا (وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ
الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِيْ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ اٰكِلِيْهِمَا فَاَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے معاویہ

بن قرہ سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان درختون سے یعنے پیاز اور لہسن سے اور فرمایا جو کوئی کھاوے
ان دونون کو پس نزدیک نہووے ہماری مسجد کے یعنے مسجد مسلمانون کی کے اور فرمایا اگر ہو تم خواہ مخواہ کھانے والے انکے پس مار و انکو پکا کر یعنے
بو انکی دور کر دو بسبب پکانے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف جملہ من اکلہما بیان ہی پہلے جملہ کا اور پس نزدیک نہووے یہ مبالغہ ہی یعنے نہ آسکے
مسجد مین یعنے نزدیک بھی نہ آوے مسجد کے چہ جاے اندر آنا اور یا نہ نزدیک ہونا کنایہ ہی نہ داخل ہونے سے ✽ س ح ( وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْضُ کُلُّہَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَۃَ وَالْحَمَّامَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین مسجد ہی یعنے نماز اسمین بے کراہت جائز ہی سواے مقبرہ کے اور حمام کے روایت کی یہ ابوداؤد
اور ترمذی اور دارمی نے ( وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَلّٰی فِیْ سَبْعَۃِ مَوَاطِنَ فِی الْمَزْبَلَۃِ وَالْمَجْزَرَۃِ وَالْمَقْبَرَۃِ وَقَارِعَۃِ
الطَّرِیْقِ وَفِی الْحَمَّامِ وَفِیْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَہْرِ بَیْتِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑھی جاوے سات جگہ مین بیچ جگہ نجاست پڑنے کے اور جگہ ذبح ہونے جانورون کے اور مقبرہ کے اور بیچون بیچ راہ کے
اور بیچ حمام کے اور بیچ جگہ بندھنے اونٹون کے اور اوپر پشت خانہ کعبہ کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف بعض سلف کا یعنے اگلے
علمار کا مذہب یہ ہی کہ نماز مقبرہ مین مکروہ ہی واسطے ظاہر حدیث کے اور بعضے کہتے ہین کہ جائز ہی لیکن نماز پڑھنی جانب قبر کے حرام ہی بالاتفاق
یہ مسئلہ مفصل شروح مین اور فقہ مین مذکور ہی جو چاہے وہان دیکھے اور مزبلہ اور مجزرہ مین نماز پڑھنی منع ہی بسبب نزدیکی ہونے نجاست کے یعنے ان
مکانون مین اگر صاف جاے مین نماز پڑھے کہ نجاست قریب ہو یا نجاست پر مصلے بچھا کر پڑھے تو بھی مکروہ ہی کہ اسمین حقارت دین کی لازم
آتی ہی نماز پاکیزہ اور اچھی جگہہ مین پڑھنی چاہیے نہ کہ ایسی جاے اور راہ مین اسلیے منع ہی کہ بسبب گذرنے لوگون کے نماز مین دھیان بٹتا ہی اور
لوگون کو تنگ کرنا ہوتا ہی اور اگر لوگ نمازی کے آگے سے بے ضرورت گذر ینگے وہ گنہگار ہونگے اور اگر لوگون کو ضرورت ہوگی نمازی گنہگار ہوگا
آنکے گذرنے سے اور حمام مین نماز مکروہ ہی اسلیے کہ وہ جگہہ ہی ستر کھلنے اور رہنے شیطانون کی اور پشت کعبہ پر بھی نماز مکروہ ہی اسلیے کہ بے ادبی
ہوتی ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ ساتون جگہون مذکور مین جو نماز پڑھنی منع کی ہی نہی اسمین تحریمی ہی یا تنزیہی ✽ س ح ✽ ( وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے پڑھو نماز بیچ جگہ بندھنے بکریون کے اور نہ نماز پڑھو بیچ جگہ بندھنے اونٹون کے روایت کی یہ ترمذی نے ف اونٹون کی جگہ نماز اسلیے
منع ہی کہ خوف ہوتا ہی انکے کھلجانے اور ضرر پہونچانے کا پس نماز خاطر جمعی سے نہین ہوتی اور بکریون کی جاے یہ ڈر نہین ہوتا ✽ س ح ( وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْہَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ) اور روایت ہی
ابن عباس سے کہا کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون زیارت کرنے والیون قبرون کی کو اور لعنت کی انکو کہ جو پکڑین قبرون پر
مسجدین یعنے قبرون کی طرف سجدہ کرین اور روشن کرین چراغ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف حضرت نے ابتداے اسلام
مین منع فرمایا تھا زیارت قبور سے بعد اسکے اجازت فرمائی پس بعضے تو کہتے ہین کہ یہ اجازت عام ہوئی مردون کو بھی اور عورتون کو بھی پس یہ نہی پہلے
تھی اب رخصت ہی عورتون کو زیارت قبور کی اور بعضے کہتے ہین کہ اجازت مردون ہی کو ہوئی عورتون کے حق مین نہی باقی ہی بسبب قلت صبر
اور جزع اور فزع انکے کے ظاہر حدیث کا موید اسی قول کا ہی اور مستثنیٰ ہی زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عموم سے نزدیک جمہور کے
یعنے حضرت کی زیارت سبکو جائز ہی خواہ مرد ہو خواہ عورت اور چراغ قبر پر جلانا حرام ہی واسطے اسراف اور ضائع کرنے مال کے اور بعضے

کہتے ہیں کہ اگر قبر کے پاس سے رستہ چلتا ہوا اور راہ گیرون کے لیے چراغ رکھے یا چراغ کی روشنی میں کچھ کام کرنا منظور ہو تو جائز ہے چراغ جلانا پس اس
صورت میں چراغ جلانا قبر کے لیے نہوا بلکہ اور کام کے لیے ہوا ۱۲ ح ع ۱۲ اور تحقیق میرے استاد و مکرم مولانا اسحق زاد اللہ شرفا کی یہ ہے کہ عورتون
کو زیارت قبور کی ساتھ قول صحیح تر کے مکروہ تحریمی ہے چنانچہ مستملی میں لکھا ہے کہ مستحب ہے زیارت قبور کی مردون کو اور مکروہ ہے عورتون کو انتہی اور
کتاب مجالس واعظیہ میں لکھا کہ ایسی عورتین پس نہین حلال ہے انکو یہ کہ نکلین طرف مقابر کے اسلیے کہ روایت کی گئی ہے ابو ہریرہ سے انہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام لعن زوارات القبور انتہی اور نصاب الاحتساب میں آیا ہے کہ پوچھے گئے قاضی جواز نکلنے عورتون کے سے طرف مقابر کے اور خرابی و
قباحت سے بیچ نکلنے کے پس کہا نت پوچھ جواز اور فساد سے بیچ اسکے بلکہ پوچھ مقدار اس چیز کی سے کہ لاحق ہوتی ہے اسکو لعنت سے اور جان کہ عورت
جب ارادہ کرتی ہے نکلنے کا ہوتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالیٰ کے اور ملائکہ کے اور جب نکلتی ہے گھیر لیتے ہین اسکو شیاطین ہر طرف سے اور جب آتی ہے قبر
پر لعنت کرتی ہے اسپر روح میت کی اور جب پھرتی ہے ہوتی ہے اللہ کی لعنت مین اسی طرح یہان تک کہ پھرتی ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو عورت
نکلتی ہے طرف مقبرہ کے لعنت کرتے ہین اسکو فرشتے ساتون آسمانون کے اور ساتون زمینون کے پس چلتی ہے بیچ لعنت اللہ کے اور جو عورت
دعا کرتی ہے میت کے لیے ساتھ خیر کے اپنے گھر مین دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو ثواب حج اور عمرے کا اور روایت ہے سلمان اور ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نکلے مسجد سے پس کھڑے ہوتے اپنے گھر کے دروازے پر پس آئین بیٹی آپکی حضرت فاطمہؓ پس کہا حضرت نے انکو
کہان سے آئی تو کہا انھون نے نکلی تھی مین طرف مکان فلانی عورت کے کہ مری تھی پس کہا حضرت نے کیا گئی تھی تو اسکی قبر پر پس کہا
حضرت فاطمہ نے معاذ اللہ یہ کہ کرون مین ایک چیز بعد اس چیز کے کہ سنی مین نے تمسے وہ چیز کہ سنی مین نے پس فرمایا حضرت نے اگر جاتی تو
اسکی قبر پر نہ پاتی بو جنت کی انتہی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے رسالہ ما لا بد مین لکھا ہے کہ زیارت قبور کی مردون کو جائز ہے نہ عورتون کو انتہی
(وعن ابی امامۃ قال ان حبرًا من الیھود سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای البقاع خیر فسکت عنہ وقال اسکت حتی یجیئ جبرئیل فسکت
وجاء جبرئیل علیہ السلام فسال فقال ما المسئول عنھا باعلم من السائل ولکن اسال ربی تبارک وتعالی ثم قال جبرئیل یا محمد انی دنوت
من اللہ دنوا ما دنوت منہ قط قال وکیف کان یا جبرئیل قال کان بینی وبینہ سبعون الف حجاب من نور فقال شر البقاع اسواقھا وخیر
البقاع مساجدھا رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمرؓ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا تحقیق ایک عالم نے یہودیون مین سے پوچھا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی جگہ بہتر ہے پس چپ رہے حضرت جواب دینے سے اور کہا اپنے دل مین کہ چپکا رہونگا یہان تک کہ
آوے جبرئیل پس چپکے رہے اور آئے جبرئیل علیہ السلام پس پوچھا حضرتؐ نے پس کہا جبرئیل نے نہین وہ شخص کہ پوچھا گیا اس سے
دانا تر پوچھنے والے سے یعنے اس بات کو جیسا تم نہین جانتے ویسا ہی مین بھی نہین جانتا ولیکن پوچھونگا مین رب اپنے سے کہ بابرکت ہے
اور بلند قدر ہے پھر کہا جبرئیل نے ای محمد تحقیق مین نزدیک ہوا اللہ سے نزدیک ہونے کر کہ نہین نزدیک ہوا مین اللہ سے کبھی فرمایا حضرت نے
کس طرح اور کسقدر نزدیک ہوا تو ای جبرئیلؑ کہا جبرئیل نے تھے درمیان میرے اور درمیان اسکے ستر ہزار پردے نور کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ
نے بدترین مکانون کے بازار انکے اور بہترین مکانون کی مسجدین آنکی روایت کی یہ ابن حبان نے اپنی صحیح مین ابن عمر سے **ف** یہ پردے
بہ نسبت مخلوقات کے ہین نہ بہ نسبت خالق کے حق سبحانہ تعالیٰ پردے مین نہین ہے بلکہ لوگ پردے مین ہین یعنے پردہ نفسانی اور جسمانی
وغیرہ مین مانند حجاب آفتاب کے بہ نسبت اندھے کے کہ وہ پردے مین ہے یعنے نہین دیکھ سکتا نہ آفتاب اور سائل نے پوچھا بہتر مکان
اور جواب مین پہلے برے دونو بیان کیے مقابلہ کے لیے کہ گھر رحمن اور شیطان کے دونون کے معلوم ہو جاوین اور اس حدیث سے

یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک مسئلہ پوچھا جاوے اور وہ جانتا نہو تو لازم ہی اُسکو کہ جلدی نہ کرے جواب دینے مین اور غیرت نکرے پوچھنے مین اپنے سے زیادہ علم والے سے پس یہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کی ہی اور اصل مشکوٰۃ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہی نام کتاب کا نہین لکھا پیچھے سے بعضے عالمون نے نام کتاب کا لکھدیا ہی ٭ ح س الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِیْ ہٰذَا لَمْ یَاْتِ اِلَّا لِخَیْرٍ یَتَعَلَّمُہٗ اَوْ یُعَلِّمُہٗ فَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الْمُجَاہِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَنْ جَاءَ لِغَیْرِ ذٰلِکَ فَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الرَّجُلِ یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ غَیْرِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ آوے اس مسجد میری مین نہ آوے مگر واسطے نیک کام کے سیکھے اُسکو یا سکھلاوے اُسکو پس وہ ثواب مین مانند جہاد کرنے والے کے ہی خدا کی راہ مین اور جو شخص کہ آوے واسطے غیر کام نیک کے مانند لہو ولعب وغیرہ کے پس وہ مانند اس شخص کے ہی کہ دیکھتا ہی طرف اسباب غیر اپنے کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف اس مسجد میری مین یعنے مسجد نبوی مین کہ وہ عظیم الشان ہی اور اور مسجدین تابع اور فرع اُسکی ہین اس حکم مین یعنے اور مسجدون کا بھی یہی حکم ہی اور نہ آوے مگر واسطے نیک کام کے کہ سیکھے اسکو یا سکھلاوے اُسکو سیکھنے اور سکھانے کو خاص کر ذکر کیا واسطے اظہار فضیلت اُنکی کے والا نماز اور اعتکاف اور تلاوت اور ذکر بھی یہی حکم رکھتے ہین اور دیکھتا ہی طرف اسباب غیر اپنے کے یعنے یہ مثل اس شخص کے ہی کہ آپ ایک چیز نہین رکھتا اور غیر کی چیز دیکھکر حسرت لیجاتا ہی یعنے ایسے ہی یہ شخص بھی جب آخرت مین ثواب اُسکا دیکھیگا کہ مسجد مین خیر کی تھی حسرت کریگا اور رنج اُٹھاویگا کہ مین کیون ایسی دولت سے محروم رہا یا یہ معنی ہین کہ جیسے غیر کی چیز دیکھنا یعنے ارادہ اُچکنے کا رکھنا منع ہی ویسے ہی مسجد مین غیر نیک کام کے لیے آنا منع ہی ٭ ح س (وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَکُوْنُ حَدِیْثُھُمْ فِیْ مَسَاجِدِھِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْیَاھُمْ فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ فَلَیْسَ لِلّٰہِ فِیْھِمْ حَاجَۃٌ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہی حسن سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا لوگون پر زمانہ کہ ہونگی باتین اُنکی مسجدون اُنکی مین بیچ مقدمہ دنیا اُنکی کے پس نہ بیٹھنا تم اُنکے ساتھ یعنے اگرچہ ہم کلام نہو اُنسے تا شریک نہو آپ اُنکے پس نہین واسطے اللہ کے بیچ اُنکے کچھ حاجت روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یہ کنایہ ہی اس سے کہ اللہ تعالی بیزار ہی اُنسے اور وہ خارج ہین اللہ تعالی کے عہد اور پناہ سے اور کنایہ ہی نہ قبول ہونے طاعت اُنکی سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مسجد مین کلام دنیا کا کرنا مکروہ ہی اور بہت سی حدیثین آئی ہین بیچ منع ہونے کلام دنیا کے مسجد مین اور شاید کلام سے وہ مراد ہی کہ عبث اور بیفائدہ اور بہت ہوا اور اگر ایک دو کلمہ ہو کہ اس مرتبہ کو نہ پہونچے داخل اسمین نہوگا ٭ ح (وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کُنْتُ نَائِمًا فِی الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِیْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا ھُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْھَبْ فَاْتِنِیْ بِھٰذَیْنِ فَجِئْتُہٗ بِھِمَا فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا اَوْ مِنْ اَیْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَھْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ کُنْتُمَا مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ لَاَوْجَعْتُکُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَکُمَا فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی سائب بن یزید سے کہ کہا تھا مین سوتا مسجد مین پس کنکری ماری مجکو ایک شخص نے پس دیکھا مین نے پس ناگہان وہ حضرت عمر بن الخطاب تھے پس کہا جا لے آ میرے پاس ان دونون شخصون کو کہ مسجد مین پکار کر باتین کر رہے تھے پس لایا مین ان دونون کو اُنکے پاس پس فرمایا حضرت عمر نے کن لوگون مین سے ہو تم یا فرمایا کہان کے ہو کہا اُن دونون نے ہم ہین اہل طائف سے فرمایا حضرت عمر نے اگر ہوتے تم اہل مدینہ سے البتہ ایذا دیتا مین تمکو یعنے مارتا ازبسکہ یہان کے رہنے والے نہین ہو ادب مسجد شریف کے سے واقف نہین معذور ہو یا مسافر ہو مستحق عفو اور شفقت کے ہو بلند کرتے ہو آوازین اپنی مسجد رسول خدا کی بیچ درود ہو بھیجو اللہ کا اُنپر اور سلام روایت کی یہ بخاری نے ف لفظ او کا او من این انتما مین شک راوی کا ہی اور مکروہ ہی آواز بلند کرنی مسجد مین اگرچہ ساتھ علم کے ہو طیبی (وعن

مَالِكٍ قَالَ بَنیٰ عُمَرُ رَحْبَۃً فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ تُسَمّٰی الْبُطَیْحَاءَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّلْغَطَ اَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا اَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهٗ فَلْيَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَۃِ رَوَاهُ فِی الْمُوَطَّا اور روایت ہی مالک سے کہا بنایا تھا حضرت عمر نے ایک چبوترہ ایکجانب مسجد کے نام تھا اسکا بطیحا اور فرمایا جو شخص ارادہ کرے یہ کہ غل کرے یعنی کرے یا پڑہے شعر یا بلند کرے آواز اپنی پس چاہیے کہ نکلے طرف اس چبوترے کے روایت کی یہ موطا مین (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَۃً فِی الْقِبْلَۃِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِیَ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا يُنَاجِیْ رَبَّهٗ وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَۃِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہا کہ دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رینٹھ کو بیچ جانب قبلہ کے پس ناخوش معلوم ہوا یہ حضرت پر یہان تک کہ دیکھا گیا اثر اسکا بیچ چہرہ مبارک آنکے کے پس کھڑے ہوئے اور کھرچا اسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا تحقیق ایک تمہارا جسوقت کھڑا ہوتا ہی نماز مین پس سوائے اسکے نہین کہ سرگوشی کرتا ہی پروردگار اپنے سے اور تحقیق پروردگار اسکا درمیان اسکے اور درمیان قبلہ کے ہی پس نہ تھوکے کوئی تمہارا جانب قبلہ کے ولیکن بائین اپنے یا نیچے پانون اپنے کے پھر لیا حضرت نے کونہ چادر اپنی کا پس تھوکا اسمین پھر ملا بعض اسکے کو اوپر بعض کے پھر فرمایا کرے اسطرح سے روایت کی یہ بخاری نے ف پروردگار اسکا درمیان اسکے اور درمیان قبلہ اسکے کے معنی اسکے یہ ہین کہ وہ قصد کرتا ہی رب اپنے کا ساتھ متوجہ ہونے کے طرف قبلہ کے پس تقدیر اس کلام کی یہ ہی کہ مقصود اسکا درمیان اسکے اور درمیان قبلہ کے ہی پس حکم کیا یہ کہ بچاوے اسطرف کو تھوک سے اور حکم تھوکنے کا بائین طرف اور نیچے قدم کے اس صورت مین ہی کہ نماز مسجد مین نہ پڑھتا ہو اور مسجد مین اگر پڑھتا ہو تو نہ تھوکے مگر کپڑے اپنے مین طیبی (وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِی الْقِبْلَۃِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّیْ لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّصَلِّیَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكَ قَدْ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی سائب بن خلاد سے اور وہ ایک شخص ہی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہا اسنے تحقیق ایک شخص امام ہوا ایک قوم کا پس تھوکا اسنے طرف قبلہ کے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے قوم اسکی کے جسوقت فارغ ہوا وہ نماز سے کہ نہ نماز پڑھواوے واسطے تمہارے یہ بعد اسکے پس ارادہ کیا اسنے پیچھے اسکے نماز پڑھوانے کا واسطے انکے پس منع کیا قوم نے اسکو اور خبر دی اسکو ساتھ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا اسنے یعنے منع کرنا قوم کا امامت کو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ ہان اور کہتا ہی راوی کہ گمان کرتا ہون مین یہ کہ فرمایا اسکو حضرت نے یعنے بیچ بیان کرنے سبب منع کے امامت سے یہ کہ تحقیق ایذا دی تونے اللہ کو اور رسول اسکے کو یعنے بسبب کرنے اس فعل ممنوع کے روایت کی یہ ابوداود نے (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاۃٍ عَنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِیْ عَنْكُمُ الْغَدَاۃَ اِنِّیْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِیْ فَنَعَسْتُ فِیْ صَلٰوتِیْ حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّیْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِیْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَیَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَیَّ فَتَجَلّٰى لِیْ كُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِی الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَشْیُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ قُلْتُ فِی الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ اِطْعَامُ

اَلطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ فَقَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِىْ وَتَرْحَمَنِىْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِىْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِىْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِىْ اِلٰى حُبِّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا کہ دیر کی ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز سے اپنے وقت عادت کے نہ آئے یہانتک کہ نزدیک تھے ہم کہ دیکھیں قرص آفتاب کو پس نکلے جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتھ نماز کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تخفیف کی نماز اپنی میں پس جب سلام پھیرا پکارا ساتھ آواز اپنی کے پس فرمایا واسطے ہمارے کہ بیٹھے رہو اوپر صفوں اپنی کے جیسے کہ ہو تم بیٹھے پھر مڑے طرف ہمارے پھر فرمایا آگاہ ہو تحقیق میں خبر دونگا تمکو اس چیز سے کہ روکا مجھکو تمسے آج کی صبح وہ یہ ہی کہ تحقیق میں اٹھا رات کو یعنی تہجد کے لیے پس وضو کیا میں نے اور نماز پڑھی میں نے جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگھا میں بیچ نماز اپنی کے یہانتک کہ بھاری ہوا میں یعنے نیند غالب ہوئی پس ناگہان دیکھا میں نے پروردگار اپنے بابرکت اور بلند قدر کو بیچ اچھی صورت کے یعنے اچھی صفت کے پس کہا اے محمد کہا میں نے حاضر ہوں اے رب میرے فرمایا پروردگار نے بیچ کس چیز کے گفتگو کرتے ہیں فرشتے مقربین کہا میں نے نہیں جانتا میں فرمایا اللہ تعالی نے یہ کلمہ تین بار یعنے تین بار یہی بات پوچھی اور میں نے یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرتؐ نے پس دیکھا میں نے اللہ کو کہ رکھا ہاتھ اپنا درمیان مونڈھوں میری کے یہانتک کہ پائی میں نے سردی انگلیوں اللہ تعالی کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی واسطے میرے ہر چیز اور پہچان لیا میں نے سبکو پس فرمایا یا محمد کہا میں نے حاضر ہوں میں اے رب میرے فرمایا کس چیز میں جھگڑتے ہیں فرشتے مقربین کہا میں نے کفارات میں فرمایا اللہ تعالی نے کیا ہیں وہ کہا میں نے چلنا ساتھ قدموں کے طرف جماعتوں کے اور بیٹھنا مسجدوں میں پیچھے نمازوں کے اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کے یعنے جب ناخوش لگے طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی اور بیماری کے فرمایا پھر کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں کہا میں نے بیچ درجوں کے فرمایا اللہ تعالی نے اور کیا ہیں وہ کہا حضرتؐ نے کہا میں نے کھلانا کھانے کا اور نرمی کرنی بات میں اور نماز پڑھنی رات میں اس حال میں کہ لوگ سوتے ہوں کہا اللہ تعالی نے دعا کر جو چاہے اسکے لیے کہا حضرتؐ نے دعا کی میں نے یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھسے کرنے نیکیوں کا اور چھوڑنے برائیوں کا اور دوستی مسکینوں کی اور یہ کہ بخشے واسطے میرے اور رحم کرے مجھپر اور جسوقت ارادہ کرے تو فتنہ کا ایک قوم میں پس مار مجھکو غیر فتنہ میں اور مانگتا ہوں میں تجھسے محبت تیری یعنے تجھے دوست رکھوں یا تو مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہوں محبت اس شخص کی کہ محبت رکھے تجھسے یعنے میں اسے دوست رکھوں یا وہ مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہوں محبت اس عمل کی کہ نزدیک کرے مجھکو طرف محبت تیری کے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق یہ خواب حق ہی پس یاد رکھو اسکو پھر سکھلاؤ اسکو لوگوں کو روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا پس کہا یہ حدیث صحیح ہی ف شرح اس حدیث کی دوسری فصل میں مفصل بیان ہو چکی ہی اسلیے یہاں نہ بیان کی اور اس حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ حضرتؐ نے خواب میں اللہ تعالی کو دیکھا اور اسی حالت میں یہ سوال جواب ہوئے تھے ۞ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّىْ سَائِرَ الْيَوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جسوقت داخل ہوتے مسجد میں پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ بڑا ہی اور ساتھ ذات اسکی کے کہ بزرگ ہی اور ساتھ سلطنت اسکی کے کہ قدیم ہی شیطان راندے ہوئے سے

فرمایا حضرت ﷺ نے پس جس وقت کہ کہتا ہے کوئی یہ کلمات وقت داخل ہونے کے مسجد میں کہتا ہے شیطان محفوظ رہا میری شر سے یہ بندہ تمام دن روایت کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا يُّعْبَدُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا) اور روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی نہ کر تو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے سخت ہوا غضب اللہ کا اس قوم پر کہ ٹھہرائیں قبریں اپنے انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہ مالک نے مرسل ف یعنے نہ کر میری قبر کو مانند بت کے بیچ تعظیم کرنے لوگوں کے اور بار بار آنے انکے کے واسطے زیارت کے یعنے بطور میلے کے اور متوجہ ہونے کے اسکی طرف واسطے سجدہ کے جیسے کہ سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں ہم اب بعضے مزارات اور مقامات کو یعنے مثل استہان وغیرہ کے اور جملہ اشتد غضب اللہ آخر تک جملہ مستانفہ یعنے جملہ علاحدہ ہے گویا کہا گیا کہ کیوں آپ یہ دعا کرتے ہیں اسکا جواب دیا اشتد آخر تک یعنے از راہ مہربانی اور شفقت کے اوپر امت کے یہ دعا کرتا ہوں کہ مبادا یہ بھی اسمیں گرفتار نہ ہوں جیسے یہود گرفتار ہو کر غضب کیے گئے طیبی (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيْطَانِ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهٖ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهٗ) اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے نماز پڑھنی باغوں میں کہا بعض راویوں اس حدیث کے نے کہ مراد حیطان سے باغ ہیں روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر کے سے کہ تحقیق ضعیف کہا ہے اسکو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے (وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ گھر اسکے کے برابر ایک نماز کے اور نماز اسکی محلہ کی مسجد میں برابر پچیس نمازوں کے اور نماز اسکی بیچ مسجد کے کہ جمعہ پڑھا جاوے اسمیں یعنے جامع مسجد میں برابر پانسو نمازوں کے اور نماز اسکی بیچ مسجد اقصیٰ کے یعنے بیت المقدس کے برابر پچاس ہزار نمازوں کے اور نماز اسکی بیچ مسجد میری کے برابر پچاس ہزار نمازوں کے اور نماز اسکی بیچ مسجد حرام کے یعنے مکہ کے برابر لاکھ نمازوں کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے (وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ کہا میں نے اے رسول خدا کے کونسی مسجد بنائی گئی زمین میں پہلے فرمایا مسجد حرام کہا میں نے پھر کونسی فرمایا کہ مسجد اقصیٰ یعنے بیت المقدس کہا میں نے کتنی مدت تھی درمیان ان دونوں کے فرمایا چالیس برس پھر فرمایا کہ ساری زمین واسطے تیرے مسجد ہے یعنے حکم مسجد کا رکھتی ہے کہ جائز ہے اسمیں نماز جہاں پاوے تجھکو نماز پس نماز پڑھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ بانی کعبہ کے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور بانی بیت المقدس کے حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان دونوں میں فرق زیادہ ہزار برس سے ہے پس فرق چالیس برس کا کیوں کہا جواب اسکا یہ ہے کہ ابن جوزی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے اوپر اول بنا رکھنے ان دونوں مسجدوں کے اور پہلے کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہیں بنایا اور نہ پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس بنایا کیونکہ منقول ہے کہ اول بنا کعبہ کی رکھی حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی بعد اسکے آنکی اولاد پھیلی زمین میں پس ہو سکتا ہے کہ کسی نے آنکی اولاد میں سے بنا بیت المقدس کی رکھی ہو اور اسمیں چالیس برس کا فرق ہو بعد اسکے دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا اور حضرت سلیمان نے بیت المقدس

اور ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ پایا مین نے شاہد واسطے اس کلام کے اس قصہ کو کہ ابن ہشام نے کتاب التسبیحات مین لکھا ہی کہ جب بنایا آدم
علیہ السلام نے کعبہ کو حکم کیا انکو پروردگار تعالیٰ نے واسطے سیر کرنے بیت المقدس کے اور بنانے اُسکے کے پس بنا کیا اُسکو اور عبادت کی اُسمین
پس اس تقدیر مین فاصلہ چالیس برس کا بعید نہین کذا فی بعض الشروح ۱۲ ح ۱۲ اور توجیہ اسکی ہمارے استادون سے اللہ رحمت کرے اُنپر
یہ منقول ہی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا تو حد مسجد کی مقرر کردی ہوگی اسی طرح بیت المقدس کی بھی حد مقرر کردی ہوگی پس ہو سکتا ہی
کہ اس حد ٹھہرا دینے مین فرق چالیس برس کا ہو باب الستر یہ باب ہی بیچ بیان ڈھانکنے شرمگاہ کے ف اس باب مین مؤلف حدیثین
ستر ڈھکنے کی کہ شرائط نماز سے ہی لایا ہی اور سوائے اُسکے اور حدیثین بھی بیچ بیان لباس کے کہ حضرت نے اور صحابہ نے اسمین نماز پڑھی ہی لایا ہی ۱۲ ح
الفصل الاول فصل پہلی عن عمر بن ابی سلمۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا بہ فی بیت ام سلمۃ واضعا
طرفیہ علی عاتقیہ متفق علیہ) روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سے کہا کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے
مین اشتمال کیے ہوئے اُسکو بیچ گھر ام سلمہ کے رکھے ہوئے دونون طرفین اُسکی اوپر مونڈھون اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف اشتمال کہتے ہین اُسکو کہ لیوے کنارہ کپڑے کا کہ ہی داہنے مونڈھے پر نیچے بائین ہاتھ اپنے کے سے اور لیوے اُس کنارے کو کہ ڈالا ہی بائین
ہاتھ پر نیچے داہنے ہاتھ کے سے پھر گرہ لگا دے سینہ پر اور اکثر احتیاج گرہ دینے کی سینہ پر اس صورت مین ہوتی ہی کہ گوشے کپڑے کے دراز ہون
اور خوف کھل جانے کا ہو اور اگر دراز ہون حاجت باندھنے کی نہین جیسا کہ لباس فقیرون ہند کے سے ظاہر ہوتا ہی اسلیے بیچ عبارت بعض شارحین
کے قید گرہ لگانے کی نہین واقع ہوئی اور ان حدیثون مین جو لفظ مشتمل اور متوشح اور مخالف بین طرفیہ کی آئی ہین معنے انکے ایک ہی ہین
۱۲ ح س (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شیء متفق علیہ)
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نماز پڑھے ایک تمہارا ایک کپڑے مین کہ نہو اوپر مونڈھون اُسکے کے
اس کپڑے مین سے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جیسے کہ اشتمال کی صورت مذکور ہوئی اور کہا ہی اکثر علما نے کہ حکمت اسمین
یہ ہی کہ جب ایک کپڑے کا تہبند کیا اور کندھون پر اُسمین سے نہ ڈالا تو خوف ہوگا ستر کھل جانے کا اور صورت بے ادبی کی بھی ہی اور کہا ہی امام مالک اور
ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما نے کہ یہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی یعنی اگر نماز پڑھے گا ایک کپڑے مین کہ کندھون پر نہو اور ستر ڈھکا ہو تو نماز اُسکی ہو جاویگی
لیکن ساتھ کراہت کے اور امام احمد اور بعضے اگلے علما نے کہا ہی کہ نہین صحیح ہونے کی نماز اُسکی اُنھون نے عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ۱۲ ح س
(وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی فی ثوب واحد فلیخالف بین طرفیہ رواہ البخاری) اور روایت ہی اُنھین سے
کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص نماز پڑھے ایک کپڑے مین پس چاہیے کہ مخالفت کرے درمیان
دونون طرفون اسکی کے یعنے جیسے کہ طور اشتمال کا مذکور ہوا روایت کی یہ بخاری نے (وعن عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فی خمیصۃ لہا اعلام فنظر الی اعلامہا نظرۃ فلما انصرف قال اذہبوا بخمیصتی ہذہ الی ابی جہم واتونی بانبجانیۃ ابی جہم فانہا الہتنی آنفا عن صلوتی
متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال کنت انظر الی علمہا وانا فی الصلوۃ فاخاف ان تفتننی) اور روایت ہی عائشہ سے کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ چادر کے کہ اُسمین کنارے اور رنگ کے تھے یا اُسمین کچھ کام کیا ہوا تھا پس دیکھا طرف کام اُسکے کے دیکھنا پس جب فارغ ہوئے
نماز سے فرمایا لیجاؤ اس چادر کو طرف ابوجہم کے اور لے آؤ میرے پاس انبجانی ابی جہم کی بیشک اس چادر نے باز رکھا مجھکو اب نماز میری سے
یعنے حضور نماز سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری کے کہا تھا مین دیکھتا طرف نشان اُسکے کے اور مین تھا نماز مین

پس خوف کیا مین نے یہ کہ خلل مین ڈالے مجھکو ف خمیصہ کہتے ہین ایک چادر کو کہ خز کی ہوتی ہی یا صوف کی سیاہ رنگ ہوتا ہی اُسکا اور اُسمین خط
ہوتے ہین پس جملہ لہا اعلام تاکید یا بیان ہی اُسکا وہ ایک صحابی ابوجہم نامی حضرت کے لیے تحفہ لائے تھے اُسکو حضرت نے اوڑھکر نماز پڑھی اُسکے
خطون پر جو نظر مبارک پڑی حضور قلب مین کچھ فرق آیا جب نماز سے فارغ ہوئے صحابہ کو فرمایا کہ اسکو ابوجہم کو پھیر دو اور اُسکے پھیرنے سے خیال ہوا کہ
وہ شکستہ دل ہوگا اسلیے فرمایا کہ اُسکے بدلے انبجانیہ اُس سے لے آؤ کہ انبجان نام شہر کا ہی اُسمین کملی سادی بنی جاتی ہی اُسکو انبجانیہ کہتے ہین
اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نقش ظاہر کے بیچ پاک نفسون کے اور صاف دلون کے بھی تاثیر کرتے ہین اور یہ تاثیر کرنا بسبب صفائی اور
نہایت لطافت کے ہوتا ہی جیسے کہ سفید کپڑے مین اگر ایک نقطہ سیاہ پڑ جاتا ہی ظاہر ہوتا ہی اور جتنا زیادہ سفید ہوگا ظاہر بھی زیادہ ہوگا اور آلودگان
تیرہ باطن کو اس بات کی آگاہی بھی نہین ہوتی اور نزدیک [illegible] نے یہ تعلیم اور تنبیہ ہی امت کو تا احتیاط کرین ایسی چیزون سے کہ جو نماز مین دھیان
بٹاوین ؛ ح (وعن انس قال کان قرام لعائشة سترت به جانب بيتها فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم اميطي عنا قرامك هذا فانه لا تزال
تصاويره تعرض لي في صلوتي رواه البخاري) اور روایت ہی انس سے کہا تھا پردہ واسطے حضرت عائشہؓ کے ڈھانکا تھا ساتھ اسکے اپنے گھر
کی ایک جانب کو پس کہا واسطے عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر ہمسے اس پردے اپنے کو پس تحقیق ہمیشہ رہتی ہین تصویرین اسکے
ظاہر واسطے میرے بیچ نماز میری کے روایت کی یہ بخاری نے ف ظاہر یہ ہی کہ وہ پردہ حضرت عائشہؓ نے بطور دیوار گیری کے دیوار مین لگایا
ہوگا اور بعضے کہتے ہین مثل چھپر کھٹ کے تھا اور حضرت عائشہؓ کو جب تک حدیث نہی کی نہ پہونچی ہوگی جب منع فرمایا اُتار ڈالا ؛ ح ؛ (وعن
عقبة بن عامر قال اهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فروج حرير فلبسه ثم صلى فيه ثم انصرف فنزعه نزعا شديدا كالكاره له ثم قال لا ينبغي
هذا للمتقين متفق عليه) اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا تحفہ بھیجی گئی واسطے رسول خدا صلی اللہ وسلم کی قباے ریشمی پس پہنا اُسکو پھر نماز
پڑھی اُسمین پھر پھرے پس اُتارا اُسکو سخت مانند مکروہ رکھنے والے کے اُسکو پھر فرمایا نہین لائق یہ واسطے بچنے والون کے یعنے شرک اور کفر سے
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فروج اُس قبا کو کہتے ہین کہ اسمین پیچھے چاک ہوتا ہی وہ فروج اکیدر بادشاہ دومہ کے نے یا بادشاہ اسکندریہ
نے حضرتؐ کو بطور تحفہ کے بھیجی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہنی جب تک پہننا ریشم کا حرام نہوا تھا اور مکروہ جانکر جو اُتاری سبب یہ تھا کہ
اُسمین رعونت پائی جاتی تھی پس گویا فرمایا کہ اگرچہ مباح ہی لیکن متقیون کو کہ عمل عزیمت پر کرتے ہین افضل یہ ہی کہ نہ پہنین پھر جب حریر پہننا حرام
ہوا اسکو حرام ہو متقی ہو یا غیر متقی اور ہو سکتا ہی کہ نہی اسی حالت مین ہوئی ہو تو اس صورت مین متقی عن الشرک مراد ہوگا یعنے مسلمان کو پہننا اسکا
نچاہیے ؛ طیبی ؛ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری (عن سلمة بن الاكوع قال قلت يا رسول الله اني رجل اصيد افاصلي في القميص الواحد
قال نعم وازرره ولو بشوكة رواه ابوداؤد وروى النسائي نحوه) روایت ہی سلمہ بن اکوع سے کہا کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین ایک شخص ہون
کہ شکار کرتا ہون کیا پس نماز پڑھون بیچ ایک کرتے کے فرمایا کہ ہان اور گھنڈی لگالے اسمین اگرچہ ساتھ کانٹے کے ہو روایت کی یہ ابوداؤد نے
اور روایت کی نسائی نے مانند اُسکے ف یعنے مین شکار کیا کرتا ہون اور اُسوقت فقط کرتا ہی پہنتا ہون لنگی اُسکے نیچے نہین ہوتی اسلیے کہ شکار
کے پیچھے دوڑنا آسان ہو پس اُسی ایک کرتے مین نماز پڑھ لیا کرون فرمایا ہان لیکن گھنڈی لگا لیا کر یعنے گریبان اُسکا اگر فراخ ہو کہ ستر اُسمین
سے وقت رکوع اور سجود کے معلوم ہوتا ہو تو بند کر لیا کر اگرچہ کانٹے ہی سے ہو تا ستر نہ معلوم ہو ؛ ح (وعن ابي هريرة قال بينما رجل يصلي مسبل
ازاره قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ فذهب وتوضأ ثم جاء فقال رجل يا رسول الله ما لك امرته ان يتوضأ قال انه كان
يصلي وهو مسبل ازاره وان الله لا يقبل صلوة رجل مسبل ازاره رواه ابوداؤد) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسوقت کہ ایک شخص نماز

پڑھتا تھا لٹکائے ہوئے ازار اپنی فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جا پس وضو کر پس گیا اور وضو کیا پھر آیا پس کہا ایک شخص
نے اے رسول خدا کے کیا ہی واسطے تمہارے کہ حکم کیا تمنے اسکو یہ کہ وضو کرے فرمایا تحقیق وہ نماز پڑھتا تھا اور وہ لٹکائے ہوئے تھا ازار اپنی اور تحقیق
اللہ نہین قبول کرتا نماز اُس شخص کی کہ لٹکائے ہوئے ہو ازار اپنی روایت کی یہ ابوداود نے ف اسبل کہتے ہین اصل مین اسکو کہ کپڑا دراز پہنے
کہ زمین تک لٹکتا ہو بطریق ناز و تکبر کے اور یہ مخصوص ساتھ ازار ہی کے نہین لیکن اکثر استعمال اسکا ازار مین ہوتا ہی پس ٹخنون سے نیچا کرنا دامن کا
اور ازار کا مکروہ ہی اسلیے فرمایا کہ نہین قبول کرتا اللہ نماز اسکی یعنے کمال نماز کا نہین قبول کرتا اور ثواب نہین دیتا اسکو اگرچہ اصل نماز ہو جاتی ہی اور
وہ شخص باوجودیکہ باوضو تھا اور پھر اسکو وضو کرنے کو فرمایا بھید اسمین یہ تھا کہ تا فکر کرے وہ شخص بیچ سبب امر کرنیکے کے پس معلوم کرے برائی
اس فعل کی اور اللہ تعالی بسبب برکت حکم رسول خدا صلعم کے ساتھ طہارت ظاہر کے پاک کردے باطن اسکا تکبر و ناز سے اسلیے کہ طہارت ظاہر کی
تاثیر رکھتی ہی بیچ طہارت باطن کے ✣ ح س (وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ حائض الا بخمار رواہ
ابوداود والترمذی) اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کیجاتی نماز عورت بالغہ کی مگر ساتھ اوڑھنی
کے یعنے بغیر سر ڈھانکنے کے نماز نہین ہوتی روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے ف مراد یہان حائض سے عورت بالغہ ہی کہ پہونچے سن حیض کو
خواہ حیض آوے یا نہ آوے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ سر اور بال عورت کے ستر ہین پس اگر ننگے سر نماز پڑھے نہین ہوتی نماز اسکی اور اسی طرح اگر باریک
کپڑا اوڑھے ہو کہ رنگ بال یا بدن کا معلوم ہوتا ہو اسمین بھی نماز نہین ہوتی اور یہ حکم آزاد عورت کا ہی اور لونڈی کی نماز ننگے سر ہو جاتی ہی اسلیے کہ اسکا
سر ستر نہین ہی ستر اسکا نیچے ناف سے زانو کے نیچے تک ہی مانند مرد کے اور پیٹ اور پیٹھ اور پہلو بھی ✣ سید ✣ عالمگیری (وعن ام سلمۃ انہا سألت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتصلی المرأۃ فی درع وخمار لیس علیہا ازار قال اذا کان الدرع سابغا یغطی ظہور قدمیہا رواہ ابوداود وذکر جماعۃ
وقفوہ علی ام سلمۃ) اور روایت ہی ام سلمہ سے یہ کہ انہون نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نماز پڑھے عورت بیچ کرتے کے اور اوڑھنی
کے کہ نہ ہو اسپر تہبند فرمایا جسوقت کہ ہو کرتا پورا کہ ڈھانکے پشت قدم اسکی کو یعنے تب نماز بغیر لنگی کے ہو جائیگی روایت کی یہ ابوداود نے اور ذکر کیا ابوداود
نے ایک جماعت محدثین کی کو کہ موقوف کیا انہون نے اسکو ام سلمہ پر یعنے کہا ہی کہ قول ام سلمہ کا ہی حضرت کی حدیث نہین ف اسمین دلیل ہی
اسپر کہ پشت قدم عورت کی بھی ستر ہی واجب ہی ڈھانکنا اسکا نماز مین ✣ س (وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن السدل
فی الصلوۃ وان یغطی الرجل فاہ رواہ ابوداود والترمذی) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سدل سے
نماز مین اور منع کیا اس سے کہ ڈھانکے آدمی منھ اپنا روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے ف معنی سدل کے یہ ہین کہ اوڑھے کپڑا سرپر یا مونڈھون پر
اور دونون طرفین اسکی لٹکتی رہین یعنے لنگی نہ مارے پس یہ منع ہی مطلق اسلیے کہ شعار اہل تکبر کی ہی اور نماز مین بہت برا ہی نماز اس سے مکروہ ہوتی ہی اور
عرب پگڑی کے کونے سے ڈھاٹا باندھتے تھے کہ دہانہ چھپ جاتا تھا اُس سے بھی منع فرمایا اسلیے کہ قرأت اچھی طرح اس سے نہین ادا ہوتی اور سجدہ
پورا نہین ہوتا اور جو کوئی جمائی لے یا ڈکار لے اور اسکے منھ سے بدبو آتی ہو اسکو نماز مین ڈھانکنا منھ کا ہاتھ سے مستحب ہی ✣ س ح ✣ (وعن شداد
بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا الیہود فانہم لا یصلون فی نعالہم ولا خفافہم رواہ ابوداود) اور روایت ہی شداد بن اوس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خلاف کرو یہودیون کا یعنے ساتھ ادا کرنے نماز کے جوتون مین اور موزون مین پس تحقیق وہ نماز نہین
پڑھتے اپنے جوتون مین اور نہ موزون مین روایت کی یہ ابوداود نے ف اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنا ایک چیز مباح پر واسطے ظاہر کرنے خلاف
کافرون کے اچھا ہی اگرچہ وہ چیز مباح ہو لیکن ازبسکہ اسکے کرنے مین خلاف انکا لازم آتا ہی حکم [illegible] اولویت کا پیدا کرتی ہی ✣ ح ✣ (وعن

اَبِی سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِہٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَیْہِ فَوَضَعَھُمَا عَنْ یَّسَارِہٖ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا نِعَالَھُمْ فَلَمَّا
قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَہٗ قَالَ مَا حَمَلَکُمْ عَلٰی اِلْقَائِکُمْ نِعَالَکُمْ قَالُوْا رَاَیْنَاکَ اَلْقَیْتَ نَعْلَیْکَ فَاَلْقَیْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ فِیْھِمَا قَذَرًا اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰی فِیْ نَعْلَیْہِ قَذَرًا فَلْیَمْسَحْہُ وَلْیُصَلِّ فِیْھِمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ)
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اُسوقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے اپنے یارون کو ناگاہ اوتارین دونون پاپوشین
اپنی پس رکھا اُنکو بائین طرف اپنے یعنے دور ہٹا کر بائین طرف رکھین پس جبکہ دیکھا یہ قوم نے نکال ڈالین اُنھون نے پاپوشین اپنی پس جبکہ پڑھ چکے
حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی فرمایا کیا باعث ہوا تمکو اوپر نکالدینے تمھارے کے پاپوشون کو کہا اُنھون نے دیکھا ہمنے آپکو کہ نکال ڈالین
آپ نے پاپوشین اپنی پس نکال ڈالین ہمنے بھی پاپوشین اپنی پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جبرئیل آئے میرے پاس پس خبر دی
مجھکو یہ کہ تحقیق بیچ دونون پاپوشون کے نجاست ہو جسوقت کہ آوے ایک تمھارا مسجد مین پس چاہیے کہ دیکھ لے پس اگر دیکھے پاپوشون مین نجاست
پس چاہیے کہ پوچھ ڈالے اُسکو اور نماز پڑھے اُنھین یعنے پاپوشین پہنے ہوئے روایت کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے **ف** قذر ساتھ زبر قاف اور ذال
معجمہ کے اصل مین کہتے ہین اُسکو کہ طبیعت مکروہ رکھے اُسکو پس ظاہر یہ ہے کہ جوتے مین نجاست ایسی نہ لگی ہوگی کہ نماز اُس سے درست نہو بلکہ کچھ
گھناونی چیز لگی ہوگی مانند رینٹ وغیرہ کے والا نماز از سرنو پڑھتے کیونکہ بعض نماز اُس سے پڑھی تھی حضرت جبرئیل نے جو خبر دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اُسکو اُتار ڈالا سبب یہ تھا کہ حضرت کے مزاج مین ستھرائی بہت تھی لگا رہنا اُسکا مناسب مزاج شریف کے نہ تھا اور بعض شافعیہ کہتے ہین کہ اگر نجاست
کپڑے وغیرہ کو لگی رہے اور مصلی کو علم اُسکا نہو تو نماز ہوجاتی ہے یہ قول قدیم شافعی کا ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ متابعت حضرت کی واجب ہے اسلیے
کہ صحابہ نے بمجرد اسکے کہ حضرت کو جوتا اُتارتے دیکھا آپ بھی اُتار ڈالے موقوف پوچھنے سبب پر نرکھا اور حضرت نے اُسکو جائز رکھا ۱۲ س ح (وَعَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَضَعْ نَعْلَیْہِ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَلَا عَنْ یَّسَارِہٖ فَتَکُوْنَ عَنْ یَّمِیْنِ غَیْرِہٖ اِلَّا اَنْ لَّا یَکُوْنَ عَلٰی یَسَارِہٖ
اَحَدٌ وَلْیَضَعْھُمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلْیُصَلِّ فِیْھِمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوٰی اِبْنُ مَاجَۃَ مَعْنَاہُ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جبکہ نماز پڑھے ایک تمھارا پس نرکھے اپنی پاپوشون کو داہنے اپنے اور نہ بائین اپنے پس ہونگی داہنے غیر اسکے کے مگر یہ کہ نہو بائین اسکے کوئی
اور چاہیے کہ رکھے اُنکو درمیان دونون پانون اپنے کے یعنے آگے اپنے قریب پانون کے اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ یا نماز پڑھے اُنھین یعنے اگر پاک
ہون تو اُتارے نہین روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کیے ابن ماجہ نے معنی اسکے **ف** یعنے جس صورت مین کہ نمازی کے بائین طرف کوئی
کھڑا ہوگا اور یہ بائین طرف جوتہ رکھے گا تو اُسکے داہنی طرف پڑیگا پس جب اپنے داہنی طرف رکھنا خوش نرکھا تو اُسکے واسطے کیون روا رکھتا ہے
لازم ہے مومن کو کہ دوست رکھے اپنے یار کے لیے جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اپنے لیے اور مکروہ رکھے اسکے لیے جو کہ مکروہ رکھتا ہے اپنے لیے ۱۲ س **الفصل
الثالث** فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حَصِیْرٍ یَسْجُدُ عَلَیْہِ قَالَ وَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ فِیْ
ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ داخل ہوا مین اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا مین نے اُنکو کہ نماز پڑھتے
تھے بوریہ پر کہ سجدہ کرتے تھے اُسپر کہا راوی نے اور دیکھا مین نے اُنکو کہ نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے مین بطور بدھنے کے یعنے جیسے کہ پہلی حدیث باب کی
مین صورت اُسکی مذکور ہوئی روایت کی یہ مسلم نے **ف** اسمین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے نماز اُس چیز پر کہ حائل ہو درمیان مصلی اور زمین کے خواہ قسم
نباتات یعنے زمین کی اُگی ہوئی چیزون سے ہو مثل بوریا وغیرہ کے یا قسم نباتات سے نہو مثل کپڑے اور صوف وغیرہ کے اگرچہ اسمین ذکر بوریہ
ہی کا ہے لیکن علماء دلیلین اور رکھتے ہین کہ سواے بوریہ کے صوف وغیرہ پر بھی جائز ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ نماز پڑھنی زمین پر بغیر بچھائے

کسی چیز کے افضل ہی اسلیے کہ تواضع اور خشوع شرط ہی نماز مین وہ زمین پر پڑھنے مین حاصل ہی مگر کچھ حاجت ہو مانند سردی اور گرمی کے یا نجاست زمین کے تو بچا لینا ہی بہتر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ جو چیز زمین کی اگی ہوئی نہو اُسپر نماز پڑھنی خوب نہین یعنے بوریا اور مانند اسکے پر خوب ہی اور کپڑے اور مانند اسکے پر خوب نہین ہے س ح (وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حافیا ومنتعلا رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے کبھی ننگے پانون اور کبھی پاپوشون سے روایت کی یہ ابو داؤد نے (وعن محمد بن المنکدر قال صلی بنا جابر فی ازار قد عقدہ من قبل قفاہ وثیابہ موضوعۃ علی المشجب فقال لہ قائل تصلی فی ازار واحد فقال انما صنعت ذلک لیرانی احمق مثلک وایّنا کان لہ ثوبان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری) اور روایت ہی محمد بن منکدر سے کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے جابر رضی نے بیچ ایک تہبند کے کہ تحقیق باندھا تھا اُسکو جانب گدی اپنی کے اور کپڑے اُسکے رکھے ہوئے تھے سہ پایہ پر پس کہا جابر کو کہنے والے نے کہ نماز پڑھتے ہو ایک تہبند مین پس کہا اُنھون نے کہ سوائے اسکے نہین کہ کیا مین نے یہ تاکہ دیکھے مجھکو احمق مانند تیرے اور کونسا تھا ہم مین کہ ہون واسطے اُسکے دو کپڑے بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ بخاری نے **ف** مشجب اُسکو کہتے ہین کہ اُسپر کپڑے رکھا کرتے ہین اور کبھی مشک پانی کی پانی ٹھنڈا ہونے کے لیے لٹکا دیتے ہین کہ اُسکو سہ پایہ کہتے ہین مانند سہ پایہ گھڑیال کے ہوتا ہی پس جابر نے اُسپر کپڑے رکھدیے تھے اور نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے مین کہ اُسکا تہبند کیا تھا اور اُسکو بلند کرکے گردن پر گرہ لگا دی تھی پس ایک دیکھنے والے نے اُسکو بُرا اور خلاف سنت کے جان کر جابر سے پوچھا کہ کپڑون کے ہوتے ہوئے ایک کپڑے مین تم نماز پڑھتے ہو اُنھون نے کہا کہ یہ مین نے اسلیے کیا ہی تا مجھکو کوئی جاہل مانند تیرے دیکھے اور جانے کہ نماز ایک کپڑے مین جائز ہی اور خلاف سنت کے نہین چنانچہ اسلیے ڈانٹا اُسکو اور احمق کہا کہ اُسکو کیون تو بُرا جانتا ہی حضرت کے زمانے مین کونسا ہم مین کا تھا کہ اُسکے پاس دو کپڑے تھے اور اجماع ہی علمار کا کہ نماز دو کپڑون مین پڑھنی افضل ہی واجب نہین اسلیے کہ اسمین حرج ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہؓ نے جو ایک کپڑے مین نماز پڑھی ہی کبھی تو بسبب نہونے دوسرے کپڑے کے پڑھی ہی اور کبھی بیان جواز کے لیے پس حاصل یہ کہ اگر ایک کپڑے مین بسبب نہونے دوسرے کپڑے کے یا واسطے غرض تعلیم جواز کے پڑھے تو جائز ہی اور اگر بطریق کاہلی اور حقارت کے پڑھے تو اچھا نہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ صحابہ کرام پر طعن اور اعتراض نہ کرے ترک سنت پر اور گمان نیک رکھے اُنکے ساتھ یعنے یہ جانے کہ یہ امر بیان جواز کے لیے کیا ہو گا یا کچھ اور عذر ہو گا ۵ س ح (وعن اُبی بن کعب قال الصلوۃ فی الثوب الواحد سنۃ کنا نفعلہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعاب علینا فقال ابن مسعود انما کان ذاک اذا کان فی الثیاب قلۃ فاما اذا وسع اللہ فالصلوۃ فی الثوبین ازکی رواہ احمد) اور روایت ہی اُبی بن کعب سے کہ کہا نماز ایک کپڑے مین سنت ہی تھے ہم کرتے یہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ عیب کیا جاتا تھا ہمپر پس کہا ابن مسعود نے سوائے اسکے نہین کہ تھی یہ بات جسوقت کہ تھی بیچ کپڑون کے قلت پس جسوقت کہ کشادگی کی اللہ نے پس نماز دو کپڑون مین بہتر ہی روایت کی یہ احمد نے **باب السترۃ** باب ہی بیچ بیان سترہ کے **ف** مراد سترہ سے یہان وہ چیز ہی کہ نمازی کے آگے کھڑی کیجاوے مانند دیوار یا ستون یا لکڑی وغیرہ کے تا جگہ سجود کی بسبب اُسکے متمیز ہو اور گذرنیوالا آگے اُسکے سے گنہگار نہووے اور درازی اسکی کم ایک ہاتھ سے نہو اور موٹا کاری کم ایک انگشت سے نہو اور سترہ امام کا سترہ مقتدیون کا ہی یعنے اگر امام کے آگے سترہ ہو تو مقتدیون کے آگے سے گذرنا جائز ہی اگرچہ اُنکے آگے کوئی چیز حائل نہو اور سترہ کے ورے سے گذرنا جائز نہین مگر یہ کہ پاوے آنے والا فرجہ یعنے خالی جگہ صف پہلی مین تو جائز ہی اُسکو یہ کہ گذرے آگے صف دوسری کے سے کیونکہ دوسری صف والون کا قصور ہی کہ آگے نہ بڑھے اور اور احکام اُسکے آگے حدیثون مین مذکور ہین ۵ ح س **الفصل الاول** فصل پہلی (عن ابن عمر قال کان

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْدُوْ اِلَی الْمُصَلّٰی وَالْعَنَزَۃُ بَیْنَ یَدَیْہِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰی بَیْنَ یَدَیْہِ فَیُصَلِّیْ اِلَیْہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتے اول روز مین طرف عیدگاہ کے اور برچھی اُنکے آگے اُٹھائی جاتی اور کھڑی کیجاتی عیدگاہ مین آگے اُنکے پس نماز
پڑھتے طرف اُسکے روایت کی یہ بخاری نے ف معمول یہ تھا کہ خادم اکثر اوقات برچھی حضرتؐ کے ساتھ رکھتے تھے واسطے سترہ کرنیکے اور ڈھیلے
توڑنے اور مانند اُنکے کے ح (وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ وَہُوَ بِالْاَبْطَحِ فِیْ قُبَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَیْتُ بِلَالًا
اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَاَیْتُ النَّاسَ یَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِکَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْہُ شَیْئًا تَمَسَّحَ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یُصِبْ مِنْہُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ یَدِ
صَاحِبِہٖ ثُمَّ رَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَۃً فَرَکَزَہَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰی اِلَی الْعَنَزَۃِ بِالنَّاسِ رَکْعَتَیْنِ وَرَاَیْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ
یَمُرُّوْنَ بَیْنَ یَدَیِ الْعَنَزَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ مکہ کے اور وہ تھے ابطح مین بیچ
خیمہ سرخ کے کہ چمڑے کا تھا اور دیکھا مین نے بلال کو کہ لیا پانی بچا ہوا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دیکھا مین نے لوگون کو کہ جلدی سے
لیتے تھے اُس پانی کو پس جسکو کہ پہونچ گیا اسمین سے کچھ پانی مل لیا اُسکو منھ اور بدن اپنے پر اور جسکو نہ پہونچا اُس سے لی اُسنے تراوت ہاتھ یار اپنے کے سے
پھر دیکھا مین نے بلال کو کہ لی برچھی پس گاڑ دیا اُسکو اور نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جوڑے سرخ کے کہ تھا خط دار دامن اُٹھائے ہوئے
نماز پڑھی طرف برچھی کے ساتھ لوگون کے دو رکعت اور دیکھا مین نے لوگون کو اور چارپایون کو کہ گذرتے تھے پرے برچھی کے روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف ابطح نام ایک نالہ کا ہے نزدیک مکہ کے بیچ راہ منا کے اُسکو محصب اور بطحا بھی کہتے ہین اس نالہ کو ابطح اسلیے کہتے ہین کہ اسمین سنگریزے
ہین اور حلہ کہتے ہین دو کپڑون کو ایک لنگی اور ایک چادر اسمین سرخ خط تھے جیسے کہ یہان بھاگلپور کی لنگیان ہوتی ہین پس نرا سرخ مراد نہین
ہے کہ اسکا پہننا مکروہ تحریمی ہے مردون کو اور اس سے معلوم ہوا کہ سترہ کے پرے سے گذرنا آدمیون اور جانورون کا درست ہے ح (وَعَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَرِّضُ رَاحِلَتَہٗ فَیُصَلِّیْ اِلَیْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ قُلْتُ اَفَرَاَیْتَ اِذَا ہَبَّتِ الرِّکَابُ قَالَ کَانَ
یَاْخُذُ الرَّحْلَ فَیُعَدِّلُہٗ فَیُصَلِّیْ اِلٰی اٰخِرَتِہٖ) اور روایت ہے نافع سے کہ نقل کی ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سامنے بٹھاتے اونٹ اپنی سواری
کا پس نماز پڑھتے طرف اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے کہا نافع نے کہ کہا مین نے ابن عمر سے کہ خبر دو مجھکو کہ جب
جاتے اونٹ چرنے اور پانی پینے کو تو کیا کرتے تھے حضرتؐ یعنے پھر کس چیز کو سترہ کرتے تھے کہا ابن عمر نے تھے لیتے کجاوہ پس درست کرکے
آگے رکھ لیتے اُسکو پھر نماز پڑھتے طرف پچھلی لکڑی اُسکی کے یعنے وہ بلند ہوتی ہے اُسکو سترہ کرتے تھے (وَعَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلَ مُؤْخِرَۃِ الرَّحْلِ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُبَالِ مَنْ مَّرَّ وَرَاءَ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے طلحہ بن عبیداللہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکھے ایک تمہارا آگے اپنے سترہ مانند پچھلی لکڑی کجاوے کی کے پس نماز پڑھے اور
نہ پروا کرے جو کوئی گذرے پرے اُسکے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے پروا نکرے نمازی گذرنا کسی کا اسکے نماز کے خشوع کو قطع نہین کرنے کا یا معنی
یہ ہین کہ پروا نکرے گذرنے والا گنہگار نہین ہونے کا گذرنے سے ح (وَعَنْ اَبِیْ جُہَیْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ
یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَہْرًا اَوْ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور
روایت ہے ابو جہیم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے گذرنے والا آگے مصلی کے سے کہ کیا گناہ ہے اسپر البتہ ہووے ٹھہرا
رہنا اور نہ گذرنا آگے مصلی کے سے چالیس تک بہتر اسکے لیے گذرنے سے آگے مصلی کے کہا ابو نضر نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہے کہ نہین
جانتا مین کہ کہا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا امام طحاوی نے مشکل الآثار مین کہ مراد

چالیس برس ہیں نہ چالیس مہینے اور نہ چالیس دن اور یہ بات ثابت کی ہے انھون نے حدیث ابی ہریرہ کی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانے وہ شخص کہ گذرتا ہے آگے بھائی اپنے کے عرض میں اُس حال میں کہ وہ سرگوشی کرتا ہے رب اپنے سے یعنے اگر گناہ اُسکا جانے تو البتہ ہووے ٹھہرے رہنا جگہ اپنی پر سو برس بہتر واسطے اُسکے قدم سے کہ رکھے اُسکو ٭ س (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی شیء یسترہ من الناس فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفعہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ہو شیطان ہذا لفظ البخاری ولمسلم معناہ) اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا طرف ایک چیز کے کہ ڈھانکے اسکو لوگون سے یعنے سترہ کھڑا کرے کہ حائل ہو درمیان اُسکے اور درمیان لوگون کے پس ارادہ کرے کوئی یہ کہ گذرے آگے اُسکے یعنے سترہ کے دریے پس چاہیے کہ باز رکھے اُسکو پھر اگر نہ مانے پس قتل کرے اُسکو پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ شیطان ہے یہ لفظ بخاری کے ہیں اور واسطے مسلم کے معنے اسکے ف قتل کرے اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ جائز ہے قتل اُسکا بلکہ مراد یہ ہے کہ بہت بُرا ہے اُسکے آگے سے گذرنا بزور اُسکو ہٹادے اور کہا قاضی عیاض نے کہ پس اگر دفع کرے اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ جائز ہے دفع کرنا ساتھ اُسکے اور وہ مرجاوے پس نہیں قصاص اُسپر ساتھ اتفاق علما کے اور دیت واجب ہونے میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں واجب ہوتی ہے بعضے کہتے ہیں نہیں پس وہ شیطان ہے یعنے شیطان نے یہ کام اس سے کروایا یا مراد یہ ہے کہ وہ شیطان آدمیون کا ہے اسلیے کہ شیطان کے معنی سرکش کے ہیں خواہ جنون میں ہو خواہ آدمیون میں سے اسلیے شریر آدمی کو شیطان انس کہتے ہیں ط طیبی ٭ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقطع الصلوۃ المرأۃ والحمار والکلب ویقی ذلک مثل مؤخرۃ الرحل رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑتے ہیں نماز کو عورت اور گدہا اور کتا اور بچاتا ہے اُس توڑنے کو رکھنا اُس چیز کا کہ مانند لکڑی پچھلی کجاوے کے ہو روایت کی یہ مسلم نے ف جمہور علما صحابہ وغیرہم کا یہ مذہب ہے کہ کوئی چیز یا کوئی شخص اگر مصلی کے آگے سے گذرے نماز ٹوٹتی نہیں خواہ یہ تینون چیزین ہون یا غیر اُنکے اور حدیثین جو اس باب میں آئی ہیں محمول ہیں اوپر مبالغہ اور تاکید کے بیچ کھڑا کرنے سترہ کے یا مراد یہ ہے کہ یہ چیزین خشوع اور حضور نماز کو کہ سر اور روح نماز کے ہیں کھو دیتی ہیں یا مراد یہ ہے کہ قریب ہے کہ ٹوٹ جاوے بسبب مشغول ہونے دل مصلی کے ساتھ اُنکے اور خاص ان تینون چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ ان میں دل بہت مشغول ہو جاتا ہے عورت کا حال تو ظاہر ہے اور گدھے کے ساتھ شیاطین اکثر ہوتے ہیں اسلیے مستحب ہے اعوذ پڑھنی وقت رینکنے اُسکے کے اور کتا نجس نہایت ہوتا ہے ٭ حق (وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل وانا معترضۃ بینہ وبین القبلۃ کاعتراض الجنازۃ متفق علیہ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات کو اور میں عرض میں ہوتی درمیان حضرت کے اور درمیان قبلہ کے یعنے سامنے مانند عرض میں ہونے جنازے کے آگے نمازیون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ اشارہ ہے طرف اسکے کہ تمام سامنے ہوتی نہ ایک گوشہ میں اور باوجود اسکے حضرت نماز ادا کرتے پس معلوم ہوا کہ آگے آنا عورت کا نماز میں نماز کو نہیں توڑتا ٭ ح ٭ (وعن ابن عباس قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناہزت الاحتلام ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس بمنی الی غیر جدار فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت وارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک علی احد متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا میں سوار گدھے پر اور میں تھا اُسدن قریب بلوغ کے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ساتھ لوگون کے منیٰ میں بدون دیوار کے یعنے بدون سترہ کے پس گذرا میں آگے بعض صف کے پس اترا میں اور چھوڑ دی میں نے گدھی کہ چرتی تھی داخل ہوا صف میں پس نہ انکار کیا اسکا مجھپر کسی نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غرض ابن عباس کی یہ ہے کہ گدھی کے آگے گذرنے سے نماز نہ ٹوٹی اور یہ ہنوز بالغ نہوئے تھے اسلیے کسی نے

اُنکے آگے گذرنے پر بھی انکار نکیا ﴿ح﴾ الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی
اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْھِہٖ شَیْئًا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَنْصِبْ عَصَاہُ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَہٗ عَصًا فَلْیَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا یَضُرُّہٗ مَا مَرَّ اَمَامَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تم مین سے پس چاہیے کہ رکھے سامنے مُنھہ اپنے کے ایک
ایک چیز یعنے ستون یا دیوار یا مانند اُنکے اور کچھہ پس اگر نپاوے کچھہ پس چاہیے کہ کھڑا کرے عصا اپنا پس اگر نہو ساتھہ اُسکے عصا پس چاہیے کہ
کھینچے خط پھر نہ ضرر کرے گا اُسکو وہ کہ گذرے گا آگے اُسکے یعنے خشوع نماز مین خلل نہین ڈالنے کا روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے
ف اگر زمین نرم ہووے عصا گاڑ دے اور اگر زمین سخت ہو عصا لنبا سامنے رکھدے تا کہ مشابہ گاڑ دینے کے ہو شرح منیہ مین لکھا ہے کہ اگر رکھدے
عصا اپنا آگے اپنے اور نہ گاڑے بعضون نے کہا ہے کہ کفایت کرتا ہے اُسکو سترہ سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نہین کفایت کرتا اور کفایہ مین کہا ہے کہ طول
مین رکھدے نہ عرض مین اور خط کھینچنا قول قدیم امام شافعی کا ہے اور قول امام احمد کا ہے اور بعضے متاخرین ہمارے مشائخ کے بھی ساتھہ اسکے
قائل ہوئے ہین اور نزدیک اکثر مشائخ ہمارے کے اور نزدیک مالک کے خط معتبر نہین اور شافعی نے بھی قول جدید مین انکار اسکا کیا ہے اور کہا ہے
کہ حدیث جو اس باب مین وارد ہوئی ہے ضعیف اور مضطرب ہے اور خط حائل ہونے مین اعتبار نہین رکھتا اور دور سے معلوم اور متمیز نہین ہوتا
اور مختار صاحب ہدایہ کا بھی یہی ہے اور شیخ ابن ہمام نے کہا ہے کہ اولی ہے اتباع سنت کا کرنا اور فی الجملہ ظہور اور امتیاز بھی رکھتا ہے اور موجب جمعیت
خاطر کا ہوتا ہے اور بعد اُسکے اختلاف کیا ہے وصف خط مین کہ کسطرح کا خط کھینچے بعضون نے لکھا ہے کہ بشکل ہلال کے اور بعضون نے لنبا جانب
قبلہ کے لکھا ہے اور بعضون نے عرض مین کہ داہنی طرف سے بائین طرف کو لیجاوے اور مختار لنبا ہی خط ہے کذا فی بعض الشروح ﴿ح﴾
(وَعَنْ سَھْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی سُتْرَۃٍ فَلْیَدْنُ مِنْھَا لَا یَقْطَعُ الشَّیْطٰنُ عَلَیْہِ صَلٰوتَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)
اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا طرف سترہ کے پس چاہیے کہ نزدیک
ہو اس سے تا نہ توڑے شیطان اُسپر نماز اُسکی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف نزدیک سترہ کے اتنا ہووے کہ سجدہ قریب اُسکے کر سکے تا نہ توڑے
شیطان نماز اُسکی یعنے اگر دور ہوگا تو احتمال ہوگا کسی کے گذرنے کا آگے سے پس شیطان وسوسہ اسکا دل مین ڈالے گا اور حضور قلب مین فرق
آویگا جب حضور نماز مین نہوا تو گویا ٹوٹ گئی نماز اُسکی کیونکہ ثواب بدون حضور قلب کے نہین ہوتا اور نزدیک ہونے مین اس آفت سے بچتا ہے ﴿ح﴾
(وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِلٰی عُوْدٍ وَّلَا عَمُوْدٍ وَّلَا شَجَرَۃٍ اِلَّا جَعَلَہٗ عَلٰی حَاجِبِہِ الْاَیْمَنِ اَوِ الْاَیْسَرِ
وَلَا یَصْمُدُ لَہٗ صَمْدًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے طرف لکڑی
کے اور نہ ستون کے اور نہ درخت کے مگر کہ کرتے اُسکو اپنی داہنی بھون پر یا بائین بھون پر اور نہ قصد کرتے واسطے اُسکے قصد کرنا سیدھہ کا روایت
کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے سترہ کو بیچون بیچ پیشانی کے سامنے نکرتے بلکہ داہنی یا بائین بھون کے سامنے کرتے تا مشابہت بت پرستی کے
ساتھہ نہو ﴿ح﴾ (وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِیْ بَادِیَۃٍ لَّنَا وَمَعَہٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰی فِیْ صَحْرَاءَ لَیْسَ بَیْنَ
یَدَیْہِ سُتْرَۃٌ وَّحِمَارَۃٌ لَّنَا وَکَلْبَۃٌ تَعْبَثَانِ بَیْنَ یَدَیْہِ فَمَا بَالٰی بِذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِلنَّسَائِیِّ نَحْوُہٗ) اور روایت ہے فضل بن عباس سے کہ کہا آئے ہمارے
پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیچ جنگل اپنے کے اور ساتھہ اُنکے تھے عباس پس نماز پڑھی جنگل مین کہ نہ تھا آگے حضرتؐ کے سترہ
اور ہماری گدھی اور کتیا کھیلتی تھین آگے حضرتؐ کے پس نہ پروا کی اسکی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور واسطے نسائی کے ہے مانند اُسکے ف
عرب مین رسم تھی کہ چند روز جنگل مین جا کر خیمے کھڑے کرتے تھے اور وہان رہتے تھے اور ہر ایک جماعت کا ایک جنگل معین ہوتا تھا پس جن

دونون مین کہ عباس جنگل مین گئے ہوئے تھے حضرتؐ وہان رونق افزا ہوئے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ سترہ کھڑا کرنا نماز کے آگے واجب
نہین بلکہ مستحب ہے اگر لوگون کی گذرگاہ مین نماز پڑھتا ہو ٭ (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ شَیْءٌ
وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا ہُوَ شَیْطَانٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین توڑتے نماز کو کوئی
چیز کہ گذرے آگے نمازی کے اور دور کرو جب تک کہ ہوسکے یعنے اس چیز کو کہ آگے گذری نماز کے یعنے تا خضوع وخشوع نماز کے مین خلل نہ آوے
پس سوا اسکے نہین کہ وہ گذرنیوالا شیطان ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ عورت اور کتا اور گدھا نماز کو نہین توڑتے
٭ الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَنَامُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَایَ فِیْ قِبْلَتِہٖ فَاِذَا سَجَدَ
غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُہُمَا قَالَتْ وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَیْسَ فِیْہَا مَصَابِیْحُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی مین سوتی آگے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پانون میرے طرف قبلہ انکے کے یعنے جگہ سجدہ انکے کے ہوتے پس جب سجدہ کرتے ٹھوکتے مجھکو پس سمیٹ لیتی مین
پانون اپنے اور جسوقت کہ کھڑے ہوتے کھولدیتی مین پانون اپنے کہا حضرت عائشہ نے اور گھر ان دنون مین نہ تھے انمین چراغ روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف گویا یہ عذر بیان کیا حضرت عائشہ نے حضرتؐ کے سجدہ گاہ مین پانون پھیلانے کا کہ بسبب نہونے چراغ کے سجدہ کی
جگہ حضرتؐ کی مین پانون پھیلے رکھتی تھی اور بعد ٹھوکنے کے دوبارہ پھیلا دیتی تھین پس تھا یہ واسطے تقریر حضرت کے یعنے جائز رکھنے حضرتؐ کے
انکو اوپر اس حالت کے ٭ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُکُمْ مَا لَہٗ فِیْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْ اَخِیْہِ مُعْتَرِضًا
فِی الصَّلٰوۃِ کَانَ لَاَنْ یُّقِیْمَ مِائَۃَ عَامٍ خَیْرٌ لَّہٗ مِنَ الْخُطْوَۃِ الَّتِیْ خَطَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ اگر جانے ایک تمہارا کہ کیا گناہ ہے واسطے اسکے بیچ گذرنے کے آگے بھائی اپنے کے عرض مین بیچ حالت نماز کے ہووے البتہ کھڑا رہنا
سو برس بہتر واسطے اسکے اس قدم سے کہ رکھے روایت کی یہ ابن ماجہ نے (وَعَنْ کَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ
لَکَانَ اَنْ یُّخْسَفَ بِہٖ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَہْوَنَ عَلَیْہِ رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہے کعب احبار سے کہا کہ اگر جانے گذرنیوالا آگے
نماز پڑھنے والے کے کہ کیا گناہ ہے اسپر البتہ ہووے دھسایا جانا اسکو بہتر واسطے اسکے گذرنے سے آگے اسکے اور بیچ ایک روایت کے بجاے بہتر
کے یہ ہے کہ آسان ہے اسپر روایت کی یہ مالک نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی غَیْرِ السُّتْرَۃِ
فَاِنَّہٗ یَقْطَعُ صَلٰوتَہُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِیْرُ وَالْیَہُوْدِیُّ وَالْمَجُوْسِیُّ وَالْمَرْاَۃُ وَیُجْزِیْ عَنْہُ اِذَا مَرُّوْا بَیْنَ یَدَیْہِ عَلٰی قَذْفَۃٍ بِحَجَرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا بدون سترہ کے پس تحقیق توڑتا ہے نماز اسکی کو گدھا اور سور اور
یہودی اور مجوسی اور عورت اور کفایت کرتی ہین یہ چیزین اس سے کہ گذرین آگے اسکے اوپر قدر پھینکنے پتھر کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف
یعنے جتنی دور پتھر جا کر پڑتا ہے اتنی دور پرے نماز پڑھنے والے کے آگے سے یہ چیزین کہ مذکور ہوئین اگر گذر جاوین تو کفایت کرتی ہین نہ ٹوٹنے نماز
سے یعنے قصور نماز مین نہین آتا اور لکھا ہے علما نے کہ مراد پتھر پھینکنے سے رمی جمار ہے بیچ حج کے یعنے وہ کنکر کہ حج مین منارون پر مارتے ہین مقدار
اسکی تین ہاتھ کی لکھی ہے اور تاویل اس حدیث کی پہلی فصل مین گذر چکی ہے کہ مراد نماز کے ٹوٹنے سے کیا ہے ٭ باب صفۃ الصلوٰۃ یہ باب
ہے بیچ بیان صفت نماز کے ف یعنے اسمین اوصاف نماز کے لکھے ہین کہ کیونکر پڑھے اور ارکان اور اجزا اسکے کیا ہین ٭ الفصل الاول
فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ

ثُمَّ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کونے مسجد کے مین پس نماز پڑھی اُس شخص نے یعنے اور رعایت تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ کی خوب نکی پھر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تجھپر ہو سلام پھر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نہین نماز پڑھی پھر گیا وہ پس نماز پڑھی یعنے جسطرح کہ پہلے پڑھی تھی پھر آیا پس سلام کیا پھر فرمایا حضرت نے اور تجھپر ہو سلام پھر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نماز نہین پڑھی پس کہا اُس شخص نے بیچ تیسری بار کے یا اُس بار مین کہ بعد تیسری کے تھی یعنے چوتھی بار مین سکھلاؤ مجھکو اے رسول خدا کے پس فرمایا جسوقت کہ کھڑا ہو تو طرف نماز کے یعنے ارادہ کرے تو نماز کا پس پورا کر وضو پھر سامنے کھڑا ہو قبلہ کے پھر تکبیر کہہ پھر پڑھ جو آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پھر رکوع کر یہان تک کہ ٹھہرے تو رکوع مین پھر اُٹھا یعنے سر رکوع سے یہانتک کہ سیدھا ہو تو کھڑا پھر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اُٹھا سر اپنا یہان تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو پھر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اُٹھا سر اپنا یہان تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ پھر اُٹھا تو سر یہان تک کہ سیدھا کھڑا ہو تو یعنے دوسری رکعت کے لیے اس روایت مین جلسہ استراحت کا ذکر نہین پھر کر یہ اپنی ساری نماز مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے امام شافعی اور احمد اور ابو یوسف رحم نے اوپر فرض ہونے طمانینت کے رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ مین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے نہونے سے نفی کی نماز کی اور یہ نشان فرضیت کا ہے کہ ایک فعل بسبب نہونے اُسکے کے منتفی اور باطل ہو جاوے اور طمانینت اُسکو کہتے ہین کہ خاطر جمع سے رکوع وغیرہ مین ٹھہرے کہ جوڑ بدن کے اپنی اپنی جا قرار پکڑ جاوین اور طمانینت رکوع اور سجود مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کے واجب ہے نہ فرض اور قومہ اور جلسہ مین سنت ہے اور یہ توجیہ اس حدیث کی یون کرتے ہین کہ مراد نہونے نماز سے نہونا کمال اُسکے کا ہے کیونکہ بیچ آخر اس حدیث کے ساتھ روایت ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی کے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تمام کیا تو نے اُسکو تمام ہوئی نماز تیری اور جو کچھ کہ ناقص کیا تو نے اس سے ناقص کیا تو نے نماز اپنی سے اور یہ نشان وجوب اور سنت کا ہے کہ فعل بغیر اُسکے ناقص اور ناتمام ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ نماز پھیر کو اُس شخص کو اسلیے فرمایا تا نماز بے کراہیت اور نقصان کے ہووے نہ اسلیے کہ باطل اور معدوم تھی اور اگر فرض ہوتی تو اول سے منع کرتے اور اُس سے باز رکھتے اور نچھوڑتے اُسکو کہ بغیر فرائض کے نماز ادا کرے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ نرمی کرے جاہل پر مسائل سکھانے مین اور دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے سلام کرنا وقت ملنے کے اگرچہ مکرر ہو اور تھوڑی دیر کے بعد ہو اور دلیل ہے اسپر کہ جو کوئی خلل لاوے بعضے واجبات نماز مین تو نہین صحیح ہوتی نماز اُسکی اور وہ مصلی نہین کہلاتا بلکہ کہینگے کہ نہین نماز پڑھی اور پہلی روایت مین جلسہ استراحت کا مذکور ہوا یعنے پہلی اور تیسری رکعت مین دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر اُٹھتے ہین یہ سنت ہے امام شافعی کے نزدیک اور امام اعظم کے نزدیک سنت نہین تحقیق اسکی آگے ہوگی ص ح س (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم شروع کرتے نماز ساتھ تکبیر کے اور شروع کرتے قراءۃ ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے اور تھے جب رکوع کرتے نہ بلند کرتے سر اپنا اور نہ پست
کرتے سر کو ولیکن درمیان اسکے یعنے نہ بہت بلند نہ بہت پست بلکہ گردن اور پیٹھ برابر رکھتے اور تھے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا رکوع سے نہ سجدہ
کرتے یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہوتے اور تھے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا سجدے سے نہ سجدہ کرتے یعنے دوسرا یہانتک کہ سیدھے بیٹھتے اور تھے
پڑھتے بعد ہر دو رکعتوں کے التحیات اور تھے بچھاتے بایاں پانوں اپنا یعنے اور بیٹھتے اسپر اور کھڑا رکھتے داہنا پانوں اپنا اور تھے منع کرتے
عقبہ شیطان سے اور منع کرتے یہ کہ بچھاوے آدمی دونوں ہاتھ اپنے بچھانا درندہ کا سا اور تھے ختم کرتے نماز ساتھ سلام کے روایت کی یہ مسلم نے
ف شروع کرتے قراءۃ ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے یعنے ساری سورۂ فاتحہ پڑھتے اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ چپکے پڑھتے ہوں گے جیسے
کہ مذہب حنفی ہے اور تھے بچھاتے بایاں پانوں اور کھڑا رکھتے داہنا پانوں اپنا ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ دونوں قعدوں میں
یوں ہی بیٹھتے تھے اور یہی ہے قول امام اعظم کا اور بیچ حدیث ابی حمید کے افتراش یعنے پانوں بچھانا پہلے قعدہ میں اور تورک یعنے کولے پر بیٹھنا دوسرے
قاعدہ میں بھی آیا ہے اور قول امام شافعی کا بھی یہی ہے اور امام مالک کے نزدیک دونوں قاعدوں میں تورک ہی ہے اور امام احمد کے نزدیک جس
نماز میں کہ دو تشہد ہیں بیچ تشہد اخیر اسکے کے تورک ہے اور جسمیں ایک ہی تشہد ہے افتراش ہے اور وجہ قول امام ابو حنیفہ کے یہ ہے کہ بہت حدیثوں میں
مطلق بچھانا پانوں کا واقع ہوا ہے اور آیا ہے کہ سنت تشہد میں یہ ہے اور بیٹھنا حضرتؐ کا تشہدوں میں اسی طرح تھا بلا قید قاعدہ پہلے اور دوسرے کے اور جسطرح کا
بیٹھنا کہ ہمنے اختیار کیا ہے دشوار ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ افضل اعمال کے دشوار تر ہیں اور بعضی حدیثوں میں قاعدہ اخیرہ میں کہ کولے پر بیٹھنا
آیا ہے جیسے کہ مذہب شافعی ہے محمول اسپر ہے کہ حضرتؐ حالت ضعف اور کبر سن میں اسطرح بیٹھتے تھے اسلیے کہ قاعدہ اخیر میں بیٹھنا زیادہ ہوتا ہے آسانی کے
لیے اسطرح بیٹھتے تھے اور عقبہ شیطان یہ ہے کہ دونوں کولے زمین کو لگا دے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کرے اور رکھے دونوں ہاتھ زمین پر جیسے
کہ کتا بیٹھتا ہے پس اسطرح التحیات میں بیٹھنا ساتھ اتفاق علماء کے مکروہ ہے اور طیبی نے کہا ہے کہ عقبہ شیطان یہ ہے کہ دونوں کولے دونوں پاپوشوں
پر رکھے یہ معنی ساتھ لفظ عقبہ کے بہت مناسب ہیں اور منع کیا یہ کہ بچھاوے مرد دونوں پہونچے ہاتھوں کے زمین پر یعنے وقت سجدہ کے مانند
بچھانے درندوں کے یعنے کتے وغیرہ کے اور قید مرد کی اسمیں اسلیے ہے کہ عورت کو پہونچے بچھانے ہی چاہییں کہ اسمیں ستر خوب ہوتا ہے اور ختم
کرنے نماز کو ساتھ سلام کے یہ سلام امام شافعی کے نزدیک فرض ہے اور ہمارے نزدیک واجب ہے ع (وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ
اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَحْفَظُکُمْ لِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُہٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْہِ حِذَاءَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ یَدَیْہِ مِنْ رُکْبَتَیْہِ
ثُمَّ ہَصَرَ ظَہْرَہٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ اسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَّکَانَہٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْہِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِہِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْہِ الْقِبْلَۃَ فَاِذَا
جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ قَدَّمَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْاُخْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِہٖ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا بیچ ایک جماعت کے اصحابؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے میں خوب یاد رکھتا ہوں
تم میں سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو دیکھا میں نے انکو جسوقت کہ تکبیر کہتے کرتے دونوں ہاتھ اپنے مقابل دونوں مونڈھوں اپنے
کے اور جسوقت کہ رکوع کرتے محکم پکڑتے دونوں زانو ساتھ دونوں ہاتھوں کے پھر جھکاتے پیٹھ اپنی یعنے برابر گردن کے ہووے پس جسوقت
کہ اٹھاتے سر اپنا کھڑے ہوتے سیدھے یہاں تک کہ پھر آتا ہر جوڑ ٹھکانے اپنے پس جسوقت کہ سجدہ کرتے رکھتے دونوں ہاتھ اپنے زمین پر یعنی
مقابل منہ کے نہ بچھاتے اور نہ سمیٹتے انکو طرف پہلو کے اور سامنے رکھتے انگلیاں پانوں اپنے کی طرف قبلہ کے پس جسوقت کہ بیٹھتے بعد دو رکعت
کے بیٹھتے اوپر بائیں پانوں اپنے کے اور کھڑا کرتے داہنا پس جسوقت کہ بیٹھتے بیچ رکعت اخیر کے آگے نکالتے بایاں پانوں اپنا اور کھڑا کرتے

دوسرا یعنے داہنا اور بیٹھے کو سے اسپنے پر روایت کی یہ بخاری نے ف جب تکبیر کہتے کرتے ہاتھ اپنے مقابل دونون مونڈھون اپنے کے مذہب شافعی مین یون ہی کرتے ہین اور ہمارے نزدیک مقابل لو کانون کے رکھے کہ یہ بھی آیا ہی حدیثون مین اور بعضی روایتون مین اوپر کی جانب کانون تک بھی آیا ہی پس امام ابوحنیفہ نے توسط کو اختیار کیا اور امام شافعی نے بیچ تطبیق ان روایات کے کہا ہی کہ ہتھیلیان ہاتھ کی مقابل کاندھے کے رہین اور انگوٹھے برابر لو کے اور سر انگلیون کے مقابل اوپر کی جانب کان کے رکھے کہ اسطرح مین عمل سب روایتون پر ہو جاتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ یہ اوقات مختلفہ مین ہون یعنے کبھی کسی طرح اٹھاتے ہون کبھی کسی طرح اور محکم پکڑتے دونون زانو ساتھ دونون ہاتھون کے اور کشادہ رکھتے تھے انگلیان اور کہا ہی علما نے کہ انگلیان رکوع مین کشادہ رکھے اور سجود مین بند ہی ملی اور بیچ تکبیر تحریمہ اور تشہد کے بطور خود چھوڑے اور نہ سمیٹے انگلو یعنے انگلیان اور ہتھیلیان زمین پر رکھے اور بہو نیچے اور بازو اٹھائے ہوئے الگ پہلو سے رکھے کہ اگر بکری کا بچہ چاہے تو نیچے سے نکل جائے اور اس حدیث مین یہ نہ مذکور ہوا کہ تو منہ سے کہ سجدہ مین جاوے پہلے زانو زمین پر رکھے یا ہاتھ دونون طرح درست ہی مگر پہلے زانو رکھنا افضل اور مختار اکثر ائمہ کے ہین ف رح ۱۰ (عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَھُمَا کَذٰلِکَ وَ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اٹھاتے ہاتھ اپنے برابر مونڈھون کے جبکہ شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جسوقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اٹھاتے دونون ہاتھ اسی طرح سے اور کہتے سمع اللہ نے واسطے اسکے کہ حمد کی اسکی یعنے قبول کی تعریف اسکی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی حمد اور تھے حضرت نہین کرتے تھے بیچ سجدون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے تیرے ہی حمد یعنے جو کوئی کسی کی تعریف کرتا ہی تیری ہی تعریف کرتا ہی کیونکہ پیدا کرنے والا سب کا تو ہی ہی پس تعریف مصنوع کی حقیقت مین صانع ہی کی ہوتی ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ ہر نماز پڑھنے والا سمع اللہ اور ربنا دونون کہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ تنہا پڑھنے والے کے حق مین ہی اور جماعت مین پڑھتا ہو تو امام سمع اللہ کہے اور مقتدی ربنا اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونون چیزین کہے اور اسی کو اختیار کیا ہی امام طحاوی نے اور ایک روایت امام ابوحنیفہ سے اسی طرح منقول ہی اور مقتدی فقط ربنا ہی کہے اسکے نزدیک بھی اور نہین کرتے تھے سجدون مین یعنے جب سجدون مین جاتے اور سر اٹھاتے سجدون سے تو ہاتھ نہ اٹھاتے مختار شافعیہ کا یہی ہی کہ ان وقتون مین ہاتھ نہ اٹھاوے شافعیہ کے نزدیک جو رفع یدین صحت کو پہونچا ہی انھین جگہون مین وقت تکبیر تحریمہ کے اور رکوع مین جانے کے وقت اور سر اٹھانے مین رکوع سے سوائے ان تین جگہون کے ثابت نہین ہوا ہی کذا فی سفر السعادۃ ۱۰ ح ۱۰ (وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَفَعَ ذٰلِکَ ابْنُ عُمَرَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی نافع سے کہ تحقیق ابن عمرؓ تھے جسوقت کہ داخل ہوتے نماز مین تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور جسوقت رکوع کرتے اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور جسوقت کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور جب اٹھتے دو رکعتون سے اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور مرفوع کیا اسکو ابن عمرؓ نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنے روایت کیا کہ حضرت نے اسطرح کیا روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا اُذُنَیْہِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی مالک بن حویرثؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تکبیر کہتے اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے یہان تک کہ برابر کرتے انکو اپنے کانون کے اور جسوقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کرتے مانند اسکے یعنے دونون ہاتھ برابر کانون کے اٹھاتے اور بیچ ایک روایت کے یون آیا

یہان تک کہ برابر کرتے دونون ہاتھون کو اوپر کی جانب کانون اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ اٹھانا ہاتھون کا
سوائے تکبیر تحریمہ کے مختلف فیہ ہی درمیان ہمارے اور شافعیہ کے اور حق یہ ہی کہ حدیثین اور آثار دونون جانب مین موجود ہین پس یا تو یہ ہی کہ کبھی اٹھاتے
ہون اور کبھی نہین یا یہ کہ اول اٹھاتے ہون آخر مین منسوخ ہوا دلیلین اب ہاتھ نہ اٹھانے کی ذکر کیجاتی ہین تا حق ظاہر ہو جاننا چاہیے کہ ترمذی نے جامع
ترمذی مین دو باب لکھے ہین اول باب رفع یدین کا ہی نزدیک رکوع کے اسمین حدیث ابن عمر کی لایا ہی جو کہ اوپر گذری اور دوسرا باب لکھا ہی کہ نہین
دیکھا گیا ہاتھ اٹھانا مگر نزدیک شروع نماز کے اس باب مین حدیث علقمہ کی عبداللہ بن مسعودؓ سے لایا ہی کہ ابن مسعود نے اپنے یارون سے فرمایا کہ ادا
کی مین نے ساتھ تمھارے نماز رسول خدا صلعم کی پس ادا کی ابن مسعود نے نماز اور نہ اٹھائے دونون ہاتھ اپنے مگر اول بار اور اسی باب مین کہا کہ براء ابن عازب
سے بھی یون ہی آیا ہی اور کہا ترمذی نے کہ حدیث ابن مسعود کی حسن ہی اور ساتھ اسکے قائل ہین اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور قول سفیان ثوری
اور اہل کوفہ کا بھی یہی ہی اور جامع الاصول مین حدیث ابن مسعود کی کو ابی داؤد اور نسائی سے اور حدیث براء ابن عازب کو بھی ابی داؤد سے لایا ہی کہا
ابن مسعود نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلعم کو کہ جب نماز شروع کرتے اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے دونون کندھون کے نزدیک تک پھر نہ عود کرتے اور
ایک روایت مین ہی کہ پھر نہ اٹھاتے ان دونون کو یہان تک کہ فارغ ہوتے نماز سے اور ابوداؤد نے جو کہا ہی کہ یہ حدیث صحیح نہین ہی احتمال رکھتا ہی کہ
مراد نہ صحیح ہونا ساتھ اس طریق خاص کے ہووے پس ضرر نہین کرتا بیچ صحت اصل حدیث کے اور احتمال رکھتا ہی کہ ثابت کرنا حدیث حسن کا ہووے
موافق اسکے کہ ترمذی نے کہا ہی اور حدیث حسن بلا خلاف لائق دلیل کے ہی جیسے کہ مقدمہ مین معلوم ہوا اور امام محمد نے بیچ موطا اپنے کے بعد از روایت
کرنے حدیث ابن عمر کے کہ بیچ رفع یدین کے نزدیک رکوع کے اور نزدیک سر اٹھانے کے رکوع سے آئی ہی کہا ہی کہ سنت یہ ہی کہ تکبیر کہے ہر جھکنے اور
اٹھنے مین لیکن رفع یدین سوائے ابتدائے نماز کے ایکبار سے زیادہ نہوا اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہی اور بیچ اسکے آثار بہت آئے ہین بعد اسکے عاصم بن
کلیب جرمی سے کہ اسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ وہ تابعین حضرت علیؓ کے سے ہی ساتھ تعدد روایات کے لایا ہی کہ حضرت علیؓ رفع یدین سوائے
تکبیر اولی کے نکرتے تھے اور عبدالعزیز بن حکیم سے لایا ہی کہ کہا دیکھا مین نے ابن عمرؓ کو کہ اٹھاتے تھے ہاتھ بیچ اول تکبیر افتتاح کے اور نہین اٹھاتے تھے
سوائے اسکے اور مجاہد سے روایت کی ہی کہ کہا انھون نے پڑھی مین نے نماز پیچھے ابن عمر کے پس نہ ہاتھ اٹھاتے تھے مگر تکبیر اولی مین اور اسود نے
روایت کی ہی کہ دیکھا مین نے عمر بن الخطاب کو کہ نہین اٹھاتے تھے ہاتھ اپنے مگر تکبیر اولی مین پس حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود اور ابن عمرؓ کہ
نہایت قرب حضرت سے رکھتے تھے جب انکا عمل عدم رفع پر ہو تو پس جو کچھ کہ خلاف اسکے نقل کرین اولی اور لائق ساتھ قبول کے نہوا در شرح ابن الہمام
مین لایا ہی حدیث دارقطنی سے اور ابن عدی سے کہ نقل کی محمد بن جابر سے اسنے حماد بن ابی سلیمان سے اسنے ابراہیم سے اسنے علقمہ سے اسنے عبداللہ
سے کہ کہا ادا کی ہین سنے نماز ساتھ رسول خدا صلعم کے اور ابی بکر اور عمرؓ کے پس نہ اٹھائے انھون نے ہاتھ اپنے مگر نزدیک شروع نماز کے اور منقول ہی
کہ جمع ہوئے امام ابو حنیفہ ساتھ اوزاعی کے مکہ مین بیچ دار الحناطین کے پس کہا اوزاعی نے کیون نہین ہاتھ اٹھاتے ہو تم نزدیک رکوع کے اور سر اٹھانے
کے رکوع سے امام ابو حنیفہ نے کہا اس سبب سے کہ صحت کو نہین پہونچا رسول خدا صلعم سے اس باب مین کچھ پس کہا اوزاعی نے کہ حدیث کی مجکو
زہری نے سالم سے اسنے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلعم اٹھاتے تھے ہاتھ جسوقت کہ شروع کرتے نماز اور نزدیک رکوع کے اور پھر اٹھانے کے
اس سے پس کہا ابو حنیفہ نے حدیث کی مجھکو حماد نے ابراہیم سے اسنے علقمہ اور اسود سے کہ دونون نے نقل کی عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نہ اٹھاتے تھے ہاتھ اپنے مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے پھر نہ عود کرتے تھے ساتھ کسی چیز کے اس سے اوزاعی نے کہا مین روایت کرتا ہون
زہری سے کہ اسنے نقل کی سالم سے اسنے ابن عمر سے اور تو اسکے مقابلہ مین روایت کرتا ہی حماد سے کہ اسنے نقل کی ابراہیم سے اسنے علقمہ سے پس نے یہ

اسناد تیری ساتھ اس اسناد میری کے کہ عالی ہی کہان پہونچتی ہی پس ابو حنیفہ نے کہا حماد فقیہ تر ہی زہری سے اور ابراہیم فقیہ تر ہی سالم سے اور علقمہ کم
ابن عمر سے نہین فقہ مین اگرچہ ابن عمر ساتھ فضیلت صحبت حضرت صلعم کے مخصوص ہی اور اسود کو بھی بہت فضیلت ہی اور عبد اللہ خود عبد اللہ ہی ہین
یعنے اُسکی کیا تعریف کیجاوے کہ درجہ اُنکا بیچ فقہ کے اور قرب کے ساتھ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور ہی پس اوزاعی نے ترجیح دی حدیث
کو بسبب عالی ہونے اسناد کے اور ابو حنیفہ نے بسبب فقیہ ہونے راویون کے اور مذہب اُنکا یہی ہی کہ راویون فقیہ کو ترجیح دیتے ہین غیر فقیہون
پر جیسے کہ اصول فقہ مین لکھا گیا ہی اور بیچ نہایہ شرح ہدایہ کے کہا ہی کہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہی کہ دیکھا اُنھون نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا
مسجد حرام مین اور اُٹھاتا تھا دونون ہاتھ اپنے نزدیک رکوع کے اور نزدیک سر اُٹھانے کے رکوع سے پس کہا ابن زبیر نے کہ ایسا مت کر یہ ایک
چیز ہی کہ کیا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اُسکے ترک کیا یعنے یہ حکم اوائل مین تھا پھر منسوخ ہوا اور کہا ابن مسعودؓ نے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھائے تو ہمنے بھی اُٹھائے اور حضرت صلعم نے ترک کیے ہمنے بھی ترک کیے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا عشرہ
مبشرہ نہین اُٹھاتے تھے ہاتھ مگر نزدیک شروع کرنے نماز کے اور مجاہد نے ابن عمرؓ سے کہ حدیث رفع یدین کی نزدیک شافعی کے اُس سے
روایت کیگئی ہی عمل برخلاف اُسکے روایت کیا کہ کہا سا اما پیچھے ابن عمرؓ کے نماز ادا کی مین نے اور ہرگز نہ دیکھا مین نے کہ رفع یدین کیا ہو سواے نزدیک
شروع کرنے نماز کے عمل ساتھ اس حدیث کے ساقط ہوگا اس لیے کہ مقرر ہوا ہی اصول حدیث مین کہ جو راوی برخلاف روایت کے عمل
کرے عمل ساتھ اس روایت کے ساقط ہوگا انتہی اب معلوم ہوا کہ اخبار اور آثار بیچ جانب ہاتھ اُٹھانے اور نہ اُٹھانے کے دونون کے ثابت ہین
اور ایک جماعت صحابہ وغیرہم کی خصوصاً ابن مسعود اور تابعین اُنکے بیچ جانب نہ ہاتھ اُٹھانے کے ہین محل اُنکا سواے اُسکے نہوے کہ یہین
ہم اوقات مختلفہ مین دونون فعل آنحضرت صلعم سے وجود مین آئے اور چو علم فقہ ابو حنیفہ کا اور اسناد اُنکی منتہی طرف ابن مسعود اور تابعین اُنکے
کے ہی اور طریقہ اُنکا عدم رفع کا ہی پس ابو حنیفہ نے بھی یہی اختیار کیا ہم آپ اس عقیدہ پر ہین اور علماے مذہب ہمارے کے ساتھ اسقدر کے
اکتفا نہین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ حکم ہاتھ اُٹھانے کا منسوخ ہی اس لیے کہ جب ابن عمر کو کہ راوی حدیث رفع یدین کے ہین دیکھا کہ بعد
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل خلاف اُسکے کیا ظاہر ہوا کہ عمل رفع یدین کا منسوخ ہی باوجود کثرت روایات اور احادیث کے اس
اس باب مین واللہ اعلم انتہی یہ خلاصہ شرح سفر السعادت کا ہی جو کہ حضرت شیخ عبد الحقؒ نے تصنیف کی ہی جسکو بتفصیل اس مقام کو
دیکھنا منظور ہو اُسمین دیکھے اور حاصل اُنکی تحقیق کا یہ ہی کہ اُنکے نزدیک ہاتھ اُٹھانے اور نہ اُٹھانے دونون سنت ہین لیکن نہ اُٹھانا
ہاتھون کا اولی اور ارجح ہی اور علماے حنفیہ نے کہا ہی کہ ہاتھ اُٹھانے منسوخ ہوگئے واللہ اعلم (وَعَنْهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی اُنھین مالک سے کہ تحقیق اُنھون نے دیکھا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے پس جسوقت ہوتے بیچ طاق رکعت کے نماز اپنی سے نہ کھڑے ہوتے یہانتک کہ سیدھے بیٹھتے روایت کی یہ بخاری
نے ف یعنے پہلی رکعت مین اور تیسری رکعت مین بعد سر اُٹھانے کے سجدے دوسرے سے بیٹھتے تھے بعد اُسکے اُٹھتے تھے اسکو جلسہ استراحت
کا کہتے ہین کہ شافعیہ کے نزدیک سنت ہی اور کیفیت اُسکی مثل کیفیت بیٹھنے کے ہی پہلے قعدہ مین اور بعد بیٹھنے کے ساتھ دونون ہاتھون کے
تکیہ زمین پر کرکے اُٹھتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے ساتھ روایت مختار کے یہ بسبب عذر کبر سن وغیرہ کے تھا پس جسکو حاجت
اُسکی نہو اُسکے حق مین سنت نہین اور سند امام شافعی کی یہی حدیث ہی اور دلیل ہماری حدیث ابی ہریرہ کی ہی کہ ترمذی بھی لایا ہی کہ کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھتے اوپر پشت قدمون کے یعنے بغیر اسکے کہ بیٹھین اور اگرچہ بعضے طرق اس حدیث کے ضعیف ہین ولیکن

صحیح الاصل ہین کذا قال الشیخ ابن الہمام اور ابن ابی شیبہ ابن مسعود سے لایا ہی کہ وہ اُٹھتے تھے نماز مین اوپر پشت قدمون اپنے کے بغیر اسکے کہ بیٹھین اور
حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن زبیر سے بھی اسی طرح لایا ہی اور نعمان بن ابی عیاش سے لایا ہی کہ پایا مین نے بہت صحابہ کو کہ جب سر اُٹھاتے تھے
دوسرے سجدہ رکعت پہلی اور تیسری کے سے اُٹھتے تھے جیسے کہ ہوتے تھے بغیر اسکے کہ بیٹھین اور اور اخبار اور آثار اس باب مین بہت ہین اور بعضی حدیثین
کہ خلاف اُنکے آئی ہین محمول اوپر کبرسن اور ضرورت کے ہین ۱۲ ح ٭ ( وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ
فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ اَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی وائل بن حجر سے کہ تحقیق اُسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے اُسوقت
کہ داخل ہوئے نماز مین تکبیر کہی پھر ڈھانک لیے ہاتھ کپڑے اپنے مین پھر رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائین ہاتھ پر پھر جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کرین نکالے
دونون ہاتھ اپنے کپڑے سے پھر اُٹھایا اُنکو اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر جبکہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ اُٹھائے اپنے دونون ہاتھ پھر جب سجدہ کیا سجدہ کیا درمیان
دونون ہاتھون اپنے کے روایت کی یہ مسلم نے ف ڈھانک لیے ہاتھ کپڑے مین ظاہر یہ ہی کہ چادر مین ڈھانک لیے اور بعضون نے کہا مراد یہ ہی کہ
آستین مین ہاتھ چھپائے لکھا ہی علما نے کہ یہ شاید بسبب شدت جاڑے کے تھا اور رکھنا داہنے ہاتھ کا بائین پر متفق علیہ ہی درمیان امامون کے
مگر امام مالک کے نزدیک چھوڑے رکھنا ہاتھون کا ہی اور جائز ہی باندھنا بھی لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ رکھے اور امام شافعی
کے نزدیک برابر سینہ کے نیچے ناف سے اوپر اور حدیثین دونون جانب مین آئی ہین اور لکھا ہی علما نے کہ امر اس باب مین واسع ہی جو کچھ کرے درست
ہی اور ناف کے نیچے رکھنا ہاتھون کا یا سینہ پر خاص کر ثابت نہین ہوا ہی اور متعین نہین یعنے خاص ایک ہی چیز ثابت نہین بلکہ دونون طرح آیا ہی
پس جبکہ ایسا تھا امام ابو حنیفہ نے جو کچھ کہ مقرر اور معتاد بیچ صورت ادب کے ہی اختیار کیا کہ وہ ناف کے نیچے رکھنا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ ہاتھون کو وقت تکبیر کہنے کے اور اُٹھانے کے کپڑے سے نکال لیوے ۱۲ ح ٭ ( وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ
الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا تھے لوگ حکم کیے جاتے یہ کہ رکھے آدمی ہاتھ داہنا
اوپر بائین ہاتھ پہنچے کے نماز مین روایت کی یہ بخاری نے ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ لائق ہی کھڑے ہونے والے کو آگے جناب کے کہ ادب کو ہاتھ
سے نہ دے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر رکھے اور سر جھکا رکھے جیسے کہ بادشاہون کے آگے کھڑے ہوتے ہین ۱۲ س ٭ ( وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا
لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ
يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتے کھڑے ہونیکا
طرف نماز کے تکبیر کہتے یعنے تکبیر تحریمہ جسوقت کہ کھڑے ہوتے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ رکوع کرتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جسوقت اُٹھاتے پیٹھ
اپنی رکوع سے پھر کہتے کھڑے ہوئے اے رب میرے واسطے تیرے ہی سب تعریف پھر تکبیر کہتے جسوقت جھکتے یعنے سجدہ کے لیے پھر تکبیر کہتے جسوقت
کہ اُٹھاتے سر اپنا یعنے سجدہ سے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ دوسرا سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ اُٹھاتے سر اپنا پھر کرتے یہ بیچ تمام نماز اپنی کے یہانتک
کہ پورا کرتے اُسکو اور تکبیر کہتے اُسوقت کہ کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھکر پیچھے بیٹھنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین فقط
ذکر تکبیرات کا ہی اور ہاتھ اُٹھانے کا ذکر نہین ۱۲ ح ٭ ( وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر نمازون مین وہ نماز ہی کہ اُسمین دراز ہو قیام روایت کی

یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں قیام طویل افضل ہے اس لیے کہ اسمیں مشقت اور خدمت اور طاعت زیادہ ہے اور علما نے اختلاف کیا ہے کہ قیام نماز میں افضل ہے یا سجود اور یہ حدیث سند اس جماعت کی ہے کہ کہتے ہیں قیام افضل ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ قیام میں قرآن پڑھا جاتا ہے اور قرآن افضل ہے تسبیح سے مذہب حنفیہ بھی یہی ہے ح ۔

**الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی حمید الساعدی قال فی عشرۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فاعرض قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یکبر ثم یقرأ ثم یکبر ویرفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یرکع ویضع راحتیہ علی رکبتیہ ثم یعتدل فلا یصبی راسہ ولا یقنع ثم یرفع راسہ فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ معتدلا ثم یقول اللہ اکبر ثم یہوی الی الارض ساجدا فیجافی یدیہ عن جنبیہ ویفتح اصابع رجلیہ ثم یرفع راسہ ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا ثم یعتدل حتی یرجع کل عظم الی موضعہ معتدلا ثم یسجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا ثم یعتدل حتی یرجع کل عظم الی موضعہ ثم ینہض ثم یصنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک ثم اذا قام من الرکعتین کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلوۃ ثم یصنع ذلک فی بقیۃ صلوتہ حتی اذا کانت السجدۃ التی فیہا التسلیم اخرج رجلہ الیسری وقعد متورکا علی شقہ الایسر ثم سلم قالوا صدقت ہکذا کان یصلی رواہ ابوداود والدارمی وروی الترمذی وابن ماجۃ معناہ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح وفی روایۃ لابی داود من حدیث ابی حمید ثم رکع فوضع یدیہ علی رکبتیہ کانہ قابض علیہما ووتر یدیہ فنحاہما عن جنبیہ وقال ثم سجد فامکن انفہ وجبہتہ الارض ونحی یدیہ عن جنبیہ ووضع کفیہ حذو منکبیہ وفرج بین فخذیہ غیر حامل بطنہ علی شیء من فخذیہ حتی فرغ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری واقبل بصدر الیمنی علی قبلتہ ووضع کفہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی وکفہ الیسری علی رکبتہ الیسری واشار باصبعہ یعنی السبابۃ وفی اخری لہ واذا قعد فی الرکعتین قعد علی بطن قدمہ الیسری ونصب الیمنی واذا کان فی الرابعۃ افضی بورکہ الیسری الی الارض واخرج قدمیہ من ناحیۃ واحدۃ) روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا بیچ دس شخصوں کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ میں خوب جانتا ہوں تم سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو کہا صحابیوں نے پس بیان کرو کہا ابی حمید نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے انکو مونڈھوں اپنے کے پھر تکبیر کہتے پھر قرآن پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ برابر اٹھاتے ان دونوں کو مونڈھوں اپنے کے پھر رکوع کرتے اور رکھتے دونوں ہتیلیاں اپنی اپنے گھٹنوں پر پھر سیدھی کرتے کمر پس نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنی پیٹھ اور سر ہموار رکھتے اور پھر اٹھاتے سر اپنا پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے دونوں مونڈھوں اپنے کے درحالیکہ سیدھے کھڑے ہوتے پھر کہتے اللہ اکبر پھر جھکتے طرف زمین کے سجدے کے لیے پس دور رکھتے دونوں ہاتھ اپنے دونوں پہلوؤں اپنے سے اور موڑتے انگلیاں پانوں اپنے کی یعنی اسطرح کہ سر انگلیوں کے قبلہ کی طرف ہوتے پھر اٹھاتے سر اپنا سجدے سے اور موڑتے بایاں پانوں اپنا یعنی بچھاتے پس بیٹھتے اسپر پھر سیدھے ہوتے یہانتک کہ پھرتی یعنی ہو جاتی ہر ہڈی طرف ٹھکانے اپنے کے درحالیکہ برابر ہوتی یعنی یہ تاکید ہے لفظ یعتدل کی پھر سجدہ کرتے یعنی تکبیر کہتے ہوئے پھر کہتے اللہ اکبر اور اٹھتے اور موڑتے بایاں پانوں اپنا پھر بیٹھتے اسپر یعنی جلسہ استراحت کرتے پھر اعتدال کرتے یعنی ٹھہرتے خاطر جمع سے یہانتک کہ پھر آتی ہر ہڈی ٹھکانے اپنے پر پھر کھڑے ہوتے پھر کرتے دوسری رکعت میں مانند اسکے یعنی سوائے سبحانک اللہم اور اعوذ کے شروع رکعت میں پھر جسوقت کہ کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھکر یعنی بعد تشہد کے اللہ اکبر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک جیسے کہ تکبیر کہتے تھے نزدیک شروع کرنے نماز کے پھر کرتے اسی طرح بیچ باقی نماز اپنی کے یہانتک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچھے اسکے ہے سلام یعنی اخیر رکعت کا دوسرا سجدہ ہوتا کہ اسکے

بعد تشہد کے اور سلام ہی نکالتے بایان پانون اپنا اور بیٹھتے کولے پر اوپر بائین جانب اپنی کے پھر سلام پھیرتے کہا اُن دس صحابیون نے کہ سچ کہا تو نے اسی طرح تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے روایت کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کیے ترمذی اور ابن ماجہ نے معنے اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ ایک روایت ابو داؤد کے حدیث ابو حمید کی سے یہ آیا ہی کہ پھر رکوع کیا پھر رکھے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون زانوون اپنے کے گویا کہ پکڑے ہوے ہین اُنکو اور مانند چلے کے کیا دونون ہاتھون اپنے کو یعنے دور کیا کہنیون کو پہلوون سے گویا کہ بنیان مشابہ چلے کے ہوئین اور پہلو مشابہ کمان کے جیسے کہ آگے کہا پس دور رکھا کہنیون کو دونون پہلوون اپنے سے اور کہا راوی نے پھر سجدہ کیا پس ٹھہرایا ناک اپنی کو اور پیشانی اپنی کو زمین پر اور ایک سو کیا دونون ہاتھون اپنے کو یعنے کہنیون کو پہلوون اپنے سے اور رکھے دونون ہاتھ اپنے برابر مونڈھون اپنے کے اور کشادگی کی درمیان دونون زانو اپنے کے نہ لگانے والے تھے پیٹ اپنے کو کسی چیز پر رانون اپنی سے یہانتک کہ فارغ ہوے سجدون سے پھر بیٹھے پھر بچھایا بایان پانون اپنا اور متوجہ کی پشت داہنے پانون اپنے کو قبلہ کی طرف اور رکھا داہنا ہاتھ اوپر گھٹنے داہنے کے اور بایان ہاتھ اپنا اوپر بائین گھٹنے کے اور اشارت کی ساتھ انگلی اپنی کے یعنے سبابہ کے اور بیچ اور روایت ابی داؤد کے یون ہی اور جسوقت کہ بیٹھتے بیچ دو رکعتون کے بیٹھتے اوپر تلوے پانون بائین اپنے کے اور کھڑا کرتے داہنا پانون اپنا اور جسوقت کہ ہوتے بیچ چوتھی رکعت کے لگاتے بایان کولا طرف زمین کے اور نکالتے دونون پانون اپنے ایک طرف **ف** مین خوب جانتا ہون تم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی دعوی زیادتی علم کا موافق واقع کے واسطے ایک مصلحت کے کرے بغیر نفسانیت کے تو درست ہی اور پھر تکبیر کہتے اس سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ تکبیر تحریمہ پیچھے ہاتھ اُٹھانے کے کہتے تھے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور پس ٹھہرایا ناک اور پیشانی کو زمین پر اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ ساتھ ناک اور پیشانی کے دونون کے کرنا چاہیے کہ آنحضرت اسپر مواظبت کرتے تھے اور اور محدثین بھی موافق اسی کے ہین پس پورا سجدہ ہوتا ہی ساتھ رکھنے پیشانی اور ناک کے اگر ایک کو ان دونون مین سے رکھا بسبب عذر کے مکروہ نہین اور اگر بغیر عذر کے ایک کو رکھا پس اگر پیشانی رکھی زمین پر اور ناک نہ رکھی تو جائز ہو جاےگا لیکن مکروہ ہی اور اگر اسکے بالعکس کیا یعنے ناک رکھی اور پیشانی نہ رکھی پس جائز ہی بکراہت نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے نہین جائز وَعَلَیۡہِ الۡفَتۡوٰی اور اشارہ کیا ساتھ انگلی کے یعنے سبابہ کے سبابہ کہتے ہین شہادت کی انگلی کو یہ نام ایام جاہلیت کا ہی کہ عرب وقت گالی دینے کے اُس انگلی کو اُٹھاتے تھے اس لیے اسکو سبابہ کہتے تھے کہ سب کے معنی گالی کے ہین اسلام مین اسکا نام مسبحہ اور سباحہ ہوا کہ وقت تسبیح اور توحید کے اسکو اُٹھاتے ہین پس اُس سے حضرت نے اشارہ کیا وقت پڑھنے کلمۂ شہادت کے التحیات مین کہ وقت کہنے نفی کے یعنے اشہد ان لا الہ کے انگلی اُٹھائی اور وقت اثبات کے یعنے الا اللہ کہنے پر رکھ دے ۴ ح س فتاوی عالمگیری ۴ (وَعَنۡ وَائِلِ بۡنِ حُجۡرٍ اَنَّہٗ اَبۡصَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ حِیۡنَ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیۡہِ حَتّٰی کَانَتَا بِحِیَالِ مَنۡکِبَیۡہِ وَحَاذٰی اِبۡہَامَیۡہِ اُذُنَیۡہِ ثُمَّ کَبَّرَ رَوَاہُ اَبُوۡدَاوٗدَ وَفِیۡ رِوَایَۃٍ لَہٗ یَرۡفَعُ اِبۡہَامَیۡہِ اِلٰی شَحۡمَۃِ اُذُنَیۡہِ) اور روایت ہی وائل بن حجر سے یہ کہ دیکھا اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسوقت کہ کھڑے ہوے طرف نماز کے اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ ہوے مقابل دونون مونڈھون اُنکے کے اور اُٹھائے انگوٹھے اپنے برابر کانون اپنے کے پھر تکبیر کہی روایت کی یہ ابو داؤد نے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کے یہ ہی کہ اُٹھاتے تھے انگوٹھے اپنے کانون کی لوون تک **ف** یہ حدیث بھی موافق مذہب ابی حنیفہ کے ہی کہ تکبیر کہتے تھے پیچھے ہاتھ اُٹھانے کے اور انگوٹھے کانون کی لوون تک اُٹھاتے تھے ۴ ح ۴ (وَعَنۡ قَبِیۡصَۃَ بۡنِ ہُلۡبٍ عَنۡ اَبِیۡہِ قَالَ کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّنَا فَیَاۡخُذُ شِمَالَہٗ بِیَمِیۡنِہٖ رَوَاہُ التِّرۡمِذِیُّ وَابۡنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سے کہ وہ روایت کرتے ہین باپ اپنے سے کہ کہا تھے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے ہماری پس پکڑتے بایان ہاتھ اپنا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنے قیام مین روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے (وَ
عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ
لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُصَلِّيْ قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَأَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى
رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ
عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ) اور روایت
ہی رفاعہ بن رافع سے کہ کہا آیا ایک شخص پس نماز پڑھی مسجد مین پھر آیا پس سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پڑھ
نماز اپنی اسواسطے کہ تو نے نماز نہین پڑھی پس کہا اسنے سکھلا و مجھکو [illegible] رسول اللہ کے کہ کسطرح پڑھون مین نماز فرمایا جسوقت متوجہ ہو تو طرف قبلہ
کے پس اللہ اکبر کہہ پھر پڑھ سورہ فاتحہ اور جو کچھ چاہا اللہ نے یہ کہ پڑھے تو یعنے سورہ فاتحہ کے ساتھ اور سورۃ جو چاہ پڑھ پس جسوقت کہ رکوع کرے پس رکھ
اپنے ہاتھون کو اپنے زانوون پر اور ٹھہر تو رکوع اپنے مین اور پھیلا اور برابر رکھ پیٹھ اپنی کو پس جسوقت اٹھاوے تو سر اپنا پس سیدھی کر پیٹھ اپنی اور اٹھا
سر اپنا یعنے سیدھا کھڑا ہو یہانتک کہ پھر آوین ہڈیان طرف اپنے جوڑون کے پس جسوقت کہ سجدہ کرے تو پس ٹھہر واسطے سجدے کے پس جسوقت اٹھاوے
تو سر اپنا پس بیٹھ اوپر بائین ران اپنی کے پھر کر یہ بیچ ہر رکوع اور سجدے کے یہانتک کہ اطمینان کرے تو یعنے رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ مین یہ
لفظ ہین مصابیح کے اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ساتھ تھوڑے تغیر کے اور روایت کئے ترمذی اور نسائی نے معنے اسکے اور ایک روایت ترمذی
کی مین یون آیا ہی کہ کہا جسوقت چاہے تو کہ کھڑا ہو تو طرف نماز کے پس وضو کر جیسا حکم کیا تجکو اللہ نے ساتھ اسکے پھر کلمہ شہادت پڑھ یعنے جیسا کہ وضو
کے بعد پڑھنا آیا ہی کہ بڑی فضیلت رکھتا ہی یا معنی تشہد کے یہ ہین کہ اذان کہہ پھر اچھی طرح نماز ادا کر یا اقم کے یہ معنی ہین کہ تکبیر کہہ پس اگر ہو ساتھ تیرے
قرآن یعنے یاد ہو پس پڑھ قرآن اور اگر نہ یاد ہو قرآن پس الحمد للہ کہہ اور اللہ اکبر کہہ اور لا الہ الا اللہ کہہ پھر رکوع کر ف اس سے معلوم ہوا کہ جسکو
قرآن یاد نہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بجا لاوے قرآن کے پڑھنے جیسے کہ کوئی مسلمان ہوا تو نماز کے آنے کے وقت تک فرض ہی یاد کرنا
قرآن کا یعنے اسقدر کہ نماز مین پڑھنا فرض ہی اور اس عرصہ مین اگر یاد نہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل کرے ح (وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا
وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی فضل بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز دو دو رکعت ہی التحیات ہی بیچ ہر دو رکعت کے اور خشوع ہی اور عاجزی ہی اور ظاہر کرنا غریبی کا ہی پھر اٹھا تو دونون ہاتھ
اپنے کہا فضل نے بیچ تفسیر لفظ ثم تقنع یدیک کے یہ کہتے تھے حضرت اور مراد رکھتے تھے اس قول سے یہ کہ بلند کر تو انکو طرف پروردگار اپنے کے
سامنے کرنے والا ہو ہتھیلیان دونون ہاتھون کی منھ اپنے کے یعنے جیسے کہ ادب دعا کا ہی اور کہہ تو اے رب میرے اے رب میرے اور جس شخص
نے نہ کیا یہ یعنے جو کہ ذکر کیا گیا یا دعا نہ کی پس وہ شخص یا نماز اسکی ایسی اور ایسی ہی یعنے ناقص ہی اور ایک روایت مین یون ہی پس وہ ناقص
ہی روایت کی یہ ترمذی نے ف نماز دو دو رکعت ہی یعنے نماز نفل مین افضل یہ ہی کہ دو دو رکعت پڑھے خواہ دن ہو خواہ رات امام شافعی
نے اسی پر عمل کیا ہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک چار چار رکعت افضل ہین رات مین بھی اور دن مین بھی اور صاحبین کے نزدیک رات مین
دو دو اور دن مین چار چار رکعت افضل ہین دلیل امام شافعی کی تو یہی حدیث ہی اور صاحبین نے قیاس کیا ہی تراویح پر اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین

سر صحت کو پہونچا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد عشا کے چار رکعت پڑھتے تھے اور نماز چاشت مین بھی چار رکعت پڑھنی آئی ہین اور یہ بھی ہی کہ چار رکعت مین مشقت زیادہ ہوتی ہی بسبب دیر تک رہنے تحریمہ کے اور جن عبادت مین مشقت زیادہ ہوتی ہی افضل ہوتی ہی اور یہ جو فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہی مراد اس سے یہ ہی کہ نماز نفل طاق نہین بلکہ ادنی درجہ دو رکعتین ہین اور خشوع ہی یعنے عاجزی کرنی ہی باطن مین اور تضرع عاجزی کرنی ظاہر مین ؛ ح ؛ الفصل الثالث فصل تیسری (عن سعید بن الحارث بن المعلی قال صلی لنا ابو سعید الخدری فجہر بالتکبیر حین رفع راسہ من السجود وحین سجد وحین رفع من الرکعتین وقال ہکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری) روایت ہی سعید بن حارث بن معلی سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو ابو سعید خدری نے پس پکار کر کہی تکبیر اسوقت کہ اٹھایا سر اپنا سجدے سے اور جسوقت کہ سجدہ کیا اور اسوقت کہ اٹھے دو رکعت پڑھکر اور کہا اسی طرح دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کی یہ بخاری نے ف مقصود یہ ہی کہ امام سب تکبیرین پکار کر کہے اور خاص یہی چند تکبیرین اتفاقا بیان کین شاید کہ مذکور انکا ہوا ہوگا اس لیے یہی بیان کین اور بیچ روایت اسمعیل کے ذکر تکبیرات کا بھی آیا ہی کہ کہا بیمار ہوئے یا غائب ہوئے ابو ہریرہ پس ادا کی نماز ابو سعید نے پس پکار کر کہین تکبیرات وقت شروع نماز کے اور رکوع کے بیان کی ساری حدیث ؛ ح ؛ (وعن عکرمۃ قال صلیت خلف شیخ بمکۃ فکبر ثنتین وعشرین تکبیرۃ فقلت لابن عباس انہ احمق فقال ثکلتک امک سنۃ ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری) اور روایت ہی عکرمہ سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے ایک بوڑھے کے یعنے ابو ہریرہ کے مکہ مین پس کہین بائیس تکبیرین پس کہا مین نے واسطے ابن عباس کے کہ تحقیق یہ شخص احمق ہی پس کہا ابن عباس نے گم کرے تجکو ماں تیری یہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی روایت کی یہ بخاری نے ف یہ بائیس تکبیرین چار رکعتون مین ہوتی ہین مع تکبیر تحریمہ کے اور مروان اور بنی امیہ نے یہ تکبیر پکار کر کہنی چھوڑ دی تھین اس لیے عکرمہ نے ابو ہریرہ کے پکار کر تکبیرین کہنے پر تعجب کیا ؛ ح ؛ (وعن علی بن الحسین مرسلا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الصلوۃ کلما خفض ورفع فلم تزل تلک صلوتہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی لقی اللہ رواہ مالک) اور روایت ہی علی بن حسین سے بطریق ارسال کے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز مین جب جھکتے یعنے رکوع سجدے مین اور اٹھتے یعنے وقت قومہ اور جلسہ اور قیام کے پس ہمیشہ رہی یہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سے یعنے وفات پائی روایت کی یہ مالک نے (وعن علقمۃ قال قال لنا ابن مسعود الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ولم یرفع یدیہ الا مرۃ واحدۃ مع تکبیر الافتتاح رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وقال ابو داؤد لیس ہو بصحیح علی ہذا المعنی) اور روایت ہی علقمہ سے کہا کہ کہا واسطے ہمارے ابن مسعود نے کیا نہ پڑھاؤن مین تمکو نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑھائی اور نہ اٹھائے دونون ہاتھ اپنے مگر ایکبار ساتھ تکبیر شروع کرنے نماز کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور کہا ابو داؤد نے یہ صحیح نہین اوپر اس معنون کے ف ترمذی نے دو باب لکھے ہین اول تو رفع یدین مین اور دوسرا باب عدم رفع یدین مین اور اس دوسرے باب مین یہ حدیث لایا ہی اور کہا کہ اس مقدمہ مین براء بن عازب سے بھی حدیث آئی ہی اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہی اور ساتھ اسکے قائل ہین بہت صحابہ اور تابعین اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی ہی لیکن ہاں عبد اللہ بن مبارک سے پہلے باب مین نقل کیا ہی کہ حدیث رفع یدین کی ثابت ہی اور ابن مسعود کی حدیث بیچ عدم رفع یدین کے ثابت نہین اور سوائے اس حدیث کے بیچ مقدمہ عدم رفع کے اخبار اور آثار بہت ہین چنانچہ پہلے مذکور ہوئین ؛ ح ؛ (وعن ابی حمید الساعدی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ استقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللہ اکبر رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے سامنے ہوتے قبلہ کے اور اٹھاتے ہاتھ اپنے اور کہتے اللہ اکبر روایت کی یہ

ابن ماجہ نے (وعن اَبِی ہُرَیرَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ الظُّہرَ وَفِی مُؤَخَّرِ الصُّفُوفِ رَجُلٌ فَاَسَاءَ الصَّلٰوۃَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاہُ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَا فُلَانُ اَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ اَلَا تَرٰی کَیفَ تُصَلِّی اِنَّکُم تَرَونَ اَنَّہُ یَخفٰی عَلَیَّ شَیءٌ مِمَّا تَصنَعُونَ وَاللّٰہِ اِنِّی لَاَرٰی مِن خَلفِی کَمَا اَرٰی مِن بَینَ یَدَیَّ رَوَاہُ اَحمَدُ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی اور بیچ اخیر صف کے ایک شخص تھا پس بُری طرح پڑھتا تھا نماز پس جب سلام پھیرا اُسنے پکارا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای فلانے کیا نہین ڈرتا تو اللہ سے کیا نہین دیکھتا تو کسطرح پڑھتا ہی تو نماز تحقیق تم گمان کرتے ہو یہ کہ پوشیدہ رہتی ہی مجھپر کوئی چیز اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون پیچھے اپنے سے جیسا کہ دیکھتا ہون آگے اپنے سے روایت کی یہ احمد نے **ف** یہ دیکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آگے اور پیچھے سے بطریق خرق عادت یعنے معجزے کے تھا ساتھ وحی یا الہام کے اور کبھی کبھی تھا نہ ہمیشہ اور موید اُسکی یہ حدیث ہی کہ جب اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گم ہوئی اور معلوم نہوا کہ کہان گئی منافقون نے کہا کہ محمدؐ کہتا ہی مین خبر آسمان کی پہونچاتا ہون اور یہ نہین جانتا کہ اونٹنی اُسکی کہان ہی پس فرمایا حضرت صلعم نے واللہ نہین جانتا مین مگر جو کچھ کہ معلوم کروا دے مجکو پروردگار میرا اب دکھا دیا مجھکو پروردگار میرے نے کہ وہ ایسی ایسی جاے ہی اور مہار اُسکی ایک درخت کی شاخ مین اٹکی ہوئی ہی اور یہ بھی فرمایا ہی کہ مین بشر ہون نہین جانتا مین بغیر معلوم کروائے حق کے اس دیوار کے پیچھے کیا ہی پس حالت نماز افضل اور اعلی حالتون حضرتؐ کی تھے ظاہر ہونا حقائق اشیا کا اور مطلع ہونا اُنپر اس حالت مین بہت کامل تھا اور شہود حضرتؐ کا موجب غیبت کا کائنات سے نہ تھا یعنے حالت حضور مین اور چیزین حضرتؐ سے پوشیدہ نہوتی تھین حضور کاملین کا ایسا ہی ہوتا ہی اور مشائخ نے کہا ہی کہ نماز مقام کشف اور حضور کا ہی نہ محل غیبت اور استغراق کا اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرتؐ کے دونون مونڈھون کے درمیان مین دو سوراخ تھے اُنسے بھی دیکھتے تھے یہ بات غریب ہی اور روایت صحیح سے ثابت نہین ✽ح✽ باب مَا یقرأُ بعدَ التکبیرِ باب ہی بیچ بیان اُس چیز کے کہ پڑھی جاوے بعد تکبیر تحریمہ کے **ف** صحیح حدیثون مین دعائین اور اذکار کہ بیچ وقت شروع کرنے نماز کے وارد ہوئی ہین مثل وجہت آخر تک کے اور سبحانک اللہم اور سوائے اُنکے کے مستحب ہی پڑھنا اُنکا نزدیک شافعیہ کے بیچ فرائض اور نوافل کے سب پڑھے یا بعض اور نزدیک ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے فقط سبحانک اللہم آخر تک ہی پڑھے اور جو کچھ کہ سوائے اسکے روایت کیا گیا ہی محمول اوپر نوافل کے ہی یعنے نفلون مین حضرتؐ پڑھتے تھے کذا فی الہدایہ اور نزدیک ابو یوسف کے سبحانک اللہم اور انی وجہت دونون پڑھے اور مختار طحاوی کا بھی یہی ہی اب نمازی اختیار رکھتا ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کے پڑھے یا پہلے اُسکے اور مشہور یہی ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کے پڑھے ✽ح✽ **الفصل الاول** فصل پہلی (عن اَبِی ہُرَیرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَسکُتُ بَینَ التَّکبِیرِ وَبَینَ القِرَاءَۃِ اِسکَاتَۃً فَقُلتُ بِاَبِی اَنتَ وَاُمِّی یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِسکَاتُکَ بَینَ التَّکبِیرِ وَبَینَ القِرَاءَۃِ مَا تَقُولُ قَالَ اَقُولُ اَللّٰہُمَّ بَاعِد بَینِی وَبَینَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدتَّ بَینَ المَشرِقِ وَالمَغرِبِ اَللّٰہُمَّ نَقِّنِی مِنَ الخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوبُ الاَبیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰہُمَّ اغسِل خَطَایَایَ بِالمَاءِ وَالثَّلجِ وَالبَرَدِ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہتے یعنے پکار کر نہ پڑھتے درمیان تکبیر اور درمیان قرأۃ کے چپ رہنا پس کہا مین نے قربان ہو باپ میرا تمھارے اور ماں میری ای رسول خدا کے پوچھتا ہون مین تم سے چپ رہنے تمھارے کو درمیان تکبیر اور درمیان قرأۃ کے کہ کیا کہتے ہو تم اُسمین فرمایا کہتا ہون مین یا الٰہی دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میرے کے جیسے کہ دوری رکھی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے یعنے بہت بخش گناہ میرے یا الٰہی پاک کر مجھکو گناہون سے جیسا پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سے یعنے خوب پاک کر گناہون سے یا الٰہی دھو ڈال گناہ میرے ساتھ پانی اور برف اور اولون کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اخیر کے جملہ سے مراد یہ ہی کہ پاک کر مجھکو گناہون سے ساتھ طرح طرح کی بخششون کے پس یہان مبالغہ منظور ہی بخشش مین اُن چیزون سے دھونا حقیقۃً نہین مراد ہی ✽ (وعن

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ کَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَاِذَا رَکَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ وَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَکُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَھُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلشَّافِعِیِّ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَھْدِیُّ مَنْ ھَدَیْتَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ لَا مَنْجَا مِنْکَ وَلَا مَلْجَا اِلَّا اِلَیْکَ تَبَارَکْتَ

اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے اور ایک روایت مین یہ ہی کہ تھے جسوقت کہ شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہتے پھر کہتے متوجہ کیا مین نے منھ اپنا واسطے اسکے کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو درحالیکہ متوجہ ہونے والا ہون طرف حق کے اور بیزار ہون دین باطل سے اور نہین ہین شریک کرنے والون سے تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ ہی کے ہی کہ پروردگار ہی عالمون کا نہین کوئی شریک اسکا اور ساتھ اسی کے حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون مسلمانون سے یا الٰہی تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو ہی پروردگار میرا اور مین بندہ تیرا ہون ظلم کیا مین نے نفس اپنے پر اور اقرار کیا مین نے ساتھ گناہ اپنے کے یعنے اور تو نے فرمایا ہی کہ جو بندہ اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہوا آوے میری درگاہ مین بخشون مین اسکو پس بخش واسطے میرے گناہ میرے سارے اس لیے کہ نہین بخشتا گناہون کو مگر تو اور راہ دکھا مجھکو واسطے بہترین اخلاق کے راہ نہین دکھاتا واسطے بہترین خلقون کے کوئی مگر تو اور پھیر مجھسے اخلاق بد نہین پھیرتا مجھسے اخلاق بد مگر تو حاضر ہون خدمت تیری مین اور حکم بجالانے تیرے مین اور خیر تمام بیچ ہاتھ تیرے کے ہی اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف تیرے مین قائم ہون ساتھ قوت تیری کے اور رجوع تیری طرف رکھتا ہون بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو یعنے عقل کسی کی کنہ ذات اور صفات تیری کو نہین پہونچتی بخشش مانگتا ہون تجھ سے اور توبہ کرتا ہون طرف تیرے اور جسوقت کہ رکوع کرتے حضرتؐ کہتے یا الٰہی واسطے تیرے رکوع کیا مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا مین اور واسطے تیرے اسلام لایا مین عاجزی کی واسطے تیرے شنوائی میری نے اور بینائی میری نے اور گودے میرے نے اور ہڈی میری نے اور پٹھے میرے نے پس جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا کہتے یا الٰہی اے رب ہمارے تیرے ہی لیے حمد ہی آسمانون بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرائی اُس چیز کے کہ درمیان اُنکے ہی اور بھرائی اُس چیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیدا کرنا بعد اسکے یعنے بعد آسمان اور زمین وغیرہ کے اور معدوم چیزین جو پیدا کرنی چاہے اور جس وقت کہ سجدہ کرتے کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے سجدہ کیا مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا مین اور تیرے ہی لیے اسلام لایا مین سجدہ کیا منھ میرے نے واسطے اُسکے کہ پیدا کیا اُسکو اور صورت دی اُسکو اور کھولے کان اُسکے اور آنکھین اُسکی بہت بابرکت ہی اللہ نیک ترین پیدا کرنے والا پھر ہوتی آخر اُس چیز کی کہ کہتے درمیان التحیات اور سلام کے یہ دعا یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ آگے کیے مین نے اور جو پیچھے کیے مین نے اور

جو پوشیدہ کیے مین نے اور جو ظاہر کیے مین نے اور جو کہ زیادتی کی مین نے یعنے اعمال مین اور خرچ کرنے مال مین اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی
اُنکو مجھ سے تو ہی آگے کرنے والا جسکو چاہے بندون اپنے سے قدر اور عزت مین اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا جسکو چاہے نہین کوئی معبود مگر تو روایت
کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت شافعی کے بعد لفظ فی یدیک کے یون آیا ہی اور شر منسوب نہین طرف تیرے اور ہدایت کیا گیا وہ ہی کہ جسکو ہدایت
کیا تو نے مین قائم ہون ساتھ قوت تیری کے اور رجوع طرف تیرے رکھتا ہون نہین نجات تجھ سے اور نہین پناہ مگر طرف تیرے بابرکت ہی تو
ف اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف تیرے یعنے ازراہ ادب اور تعظیم کے اگرچہ سب تیرے ہی پیدائش سے ہی اور حقیقت مین بیچ پیدا کرنے کے
برائی نہین ہی کہ حق سبحانہ کو ہر چیز کے پیدا کرنے مین حکمتین ہین برائی اگر ہی تو مخلوقات مین ہی جیسے کہ فرمایا من شر ما خلق یعنے پناہ مانگتا ہون برائی
مخلوق کی سے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے والشر لیس الیک کے یہ ہین کہ شر نہین نزدیک کرنے والی طرف تیرے کہ اُس سے تیری درگاہ مین نزدیکی
حاصل کیجاوے یا شر نہین چڑھتی طرف تیرے یعنے مقبول نہین ہوتی جیسے کہ فرمایا الیہ یصعد الکلم الطیب یعنے اُسکی طرف چڑھتی ہین باتین پاکیزہ
ح + (وعن انس ان رجلا جاء فدخل الصف وقد حفزہ النفس فقال اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلوتہ قال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بہا فانہ لم یقل باسا فقال رجل جئت
وقد حفزنی النفس فقلتہا فقال لقد رایت اثنی عشر ملکا یبتدرونہا ایہم یرفعہا رواہ مسلم) اور روایت ہی انس سے یہ کہ آیا ایک شخص پس داخل ہوا صف
مین اور تحقیق چڑھا تھا اُسکا دم پس کہا اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف واسطے اللہ کے تعریف بہت پاکیزہ برکت کیگئی اُسمین پس جب ادا کر چکے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی کہا کون تم مین سے کہنے والا تھا ان کلمون کو پس چپ رہی قوم یعنے جو کہ حاضر تھے بلحاظ اسکے کہ شاید ہمسے
خطا ہوئی کہ اسکے سبب سے خطاب وعتاب کئے گئے پھر فرمایا حضرت صلعم نے کون تھا تم مین سے کہنے والا ان کلمون کو پس چپ رہی قوم پھر فرمایا
حضرت صلعم نے کون تھا تم مین سے کہنے والا ان کلمون کو پس تحقیق اُسنے نہین کہی قباحت کی بات پس کہا ایک شخص نے کہ آیا تھا مین اور تحقیق
چڑھ گیا تھا دم میرا پس کہے مین نے یہ کلمات پس فرمایا حضرت نے تحقیق دیکھے مین نے بارہ فرشتے جلدی کرتے تھے ان کلمون کو کہ کونسا اُنہین
سے اُٹھا کر لیجاوے اُنکو یعنے جناب الٰہی مین روایت کی یہ مسلم نے ف اُس شخص نے جو ذکر دم چڑھنے کا کیا بیان واقع تھا الا بیچ کہنے ان
کلمات کے اور عذر کرنے کے اُس سے دخل نہین رکھتا ح الفصل الاول فصل پہلی (عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ قال سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک رواہ الترمذی وابو داود ورواہ ابن ماجۃ عن ابی سعید
وقال الترمذی ہذا حدیث لا نعرفہ الا من حارثۃ وقد تکلم فیہ من قبل حفظہ) روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
کہ شروع کرتے نماز کہتے پاک ہی تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہین ہم ساتھ تعریف تیری کے اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین
کوئی معبود سوا تیرے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابی سعید سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث نہین جانتے
ہم اسکو مگر بروایت حارثہ کی سے اور تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اُسکے بسبب حفظ اُسکے کے ف طیبی شافعی نے لکھا ہی کہ یہ حدیث حسن مشہور ہی
عمل کیا ہی اسپر خلفاے راشدین سے عمر بن الخطاب نے اور یہ حدیث مسلم مین بھی ہی انتہی اور بہت سی تقریر اس حدیث کی تقویت مین
کی ہی جو چاہے اُسمین دیکھ لے + (وعن جبیر بن مطعم انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوۃ قال اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر
کبیرا والحمد للہ کثیرا والحمد للہ کثیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا ثلثا اعوذ باللہ من الشیطان من نفخہ ونفثہ وہمزہ رواہ ابو داود وابن ماجۃ
الا انہ لم یذکر والحمد للہ کثیرا وذکر فی اخرہ من الشیطان الرجیم وقال عمر نفخہ الکبر ونفثہ الشعر وہمزہ الموتۃ) اور روایت جبیر بن مطعم سے کہ

تحقیق انھون نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے نماز کہتے تھے یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اور تعریف ہی واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہی واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہی واسطے اللہ کے بہت اور پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام یعنی ہمیشہ تین بار یعنی سبحان اللہ بکرۃ واصیلا کو بھی تین بار پڑھتے مثل پہلے کلمات کے پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے شیطان سے تکبر اُسکے سے اور شعرون اُسکے سے اور وسوسہ اُسکے سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے مگر ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا لفظ والحمد للہ کثیرا کا اور ذکر کیا بیچ آخر اُسکے کے من الشیطان الرجیم اور کہا حضرت عمرؓ نے نفخ شیطان کا کبر ہی اور نفث اُسکا بیتین ہین اور ہمز اُسکا جنون ف مراد نفخ شیطان سے تکبر اور خودپسندی ہی کہ اُسمین آدمی کو ڈالتا ہی یعنے تکبر کرواتا ہی اور اُسکو اُسکی نظر مین اچھا کر کر دکھاتا ہی گویا کہ تکبر اُسمین پھونکتا ہی اور مراد نفث سے کہ بمعنی دم کرنے کے ہی سحر لکھا ہی کہ شیطان آدمی پر کرتا ہی یا اُس سے کرواتا ہی اور یہ معنی مناسب تر ہین ساتھ قول اللہ تعالی کے ومن شر النفاثات فی العقد کہ مراد نفاثات سے عورتین سحر کرنیوالیان ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد نفث سے شعر بد مضمون ہین کہ آدمی کے جی مین ڈالتا ہی اور اُسکے منہ سے نکلواتا ہی مانند بُرے شعرون کے اور اُن شعرون کے کہ جنمین ہجو مسلمانون کی اور الفاظ کفر اور فسق کے ہون اور مراد ہمز سے غیبت اور طعن کرنا اور بعضون نے کہا کہ مراد ہمز شیطان سے وسوسہ اُسکا مراد ہی جیسے کہ ہمزات سے اس آیۃ مین اعوذبک من ہمزات الشیاطین وسوسے اُسکے مراد رکھے ہین پس یہ معنی جب مراد ہونگے کہ معنے ذکر کیے گئے متن حدیث مین حضرت عمرؓ سے ثابت نہوں اور قول کسی راوی کا ہو اور اگر تفسیر اسکی حضرت عمرؓ سے صحت کو پہونچیگی تو مراد وہی معنے ہونگے نہ اور کچھ ف س ح

(وعن سمرۃ بن جندب انہ حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکتتین سکتۃ اذا کبر وسکتۃ اذا فرغ من قراءۃ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فصدقہ ابی بن کعب رواہ ابوداود وروی الترمذی وابن ماجۃ والدارمی نحوہ) اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سے کہ تحقیق اُسنے یاد رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یعنے چپ رہنا ایک چپ رہنا جسوقت کہ تکبیر تحریمہ کہہ چکتے اور دوسرا چپ رہنا جسوقت کہ فارغ ہوتے پڑھنے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے سے پس سچا کیا اُسکو ابی بن کعب نے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے مانند اسکے ف پہلے سکتے سے مراد نہ پکار کر پڑھنا ہی پس وہ متفق علیہ ہی درمیان سب علماء کے واسطے پڑھنے دعاء استفتاح کے اور سکتہ دوسرا سنت ہی نزدیک شافعی کے تا مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھین اور منازعت امام کے ساتھ لازم نہ آوے کہ وہ ممنوع ہی اور مذہب حنفیہ اور مالکیہ مین یہ سکتہ مکروہ ہی ف ح (وعن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نہض من الرکعۃ الثانیۃ استفتح القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین ولم یسکت ہکذا فی صحیح مسلم وذکر الحمیدی فی افرادہ وکذا صاحب الجامع عن مسلم وحدہ) اور روایت ہی ابی ہریرۃؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے دوسری رکعت پڑھ کر شروع کرتے پڑھنا الحمد للہ رب العالمین کا اور نہ چپ رہتے اسی طرح سے صحیح مسلم مین ہی اور ذکر کیا اُسکو حمیدی نے بیچ کتاب افراد اپنی کے اور اسی طرح ذکر کیا جامع الاصول والے نے فقط مسلم سے ف یعنے جب دو رکعت کے بعد دوسرا شفعہ شروع ہوا تو جگہ تو ہم پڑھنے استفتاح کی تھی اسلیے بیان کیا کہ جب دوسرا شفعہ شروع کرتے تو سکتہ واسطے پڑھنے دعاء استفتاح کے نہ کرتے بلکہ الحمد للہ ہی شروع کردیتے اور یہ بھی احتمال ہی کہ معنی یہ ہون کہ جب کھڑے ہوتے واسطے رکعت دوسری کے شروع کرتے پڑھنا الحمد کا ف ح

الفصل الثالث فصل تیسری (عن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوۃ کبر ثم قال ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللہم اہدنی لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لا یہدی لاحسنہا الا انت وقنی سیئ الاعمال وسیئ الاخلاق لا یقی سیئہا الا انت رواہ النسائی)

روایت ہی جابر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہتے پھر کہتے تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا
میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہی نہین کوئی شریک اُسکا اور ساتھ اسی کے حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون اول مسلمانون کا
یا الٰہی راہ دکھا مجھکو واسطے بہترین اعمال کے اور بہترین خلقون کے نہین راہ دکھاتا واسطے بہترین اعمال و اخلاق کے مگر تو بچا مجھکو بُرے عملون
سے اور بُرے خلقون سے نہین بچاتا بُرے عملون اور بُرے خلقون سے مگر تو روایت کی یہ نسائی نے ف مین ہون اول مسلمانون کا لکھا ہی علما
نے کہ یہ بات خاص حضرت صلعم ہی کے لیے ہی کہ اول سب سے اسلام اُنھین کا ہی کیونکہ ہر پیغمبر سابق ہوتا ہی اسلام مین اپنی اُمت پر اور قرآن
مین حضرت صلعم کو حکم ہوا ہی کہ یون کہین اور سواے حضرت صلعم کے اور پر یہ بات درست نہین آتی جھوٹ لازم آتا ہی پس بعضون نے کہا ہی
کہ نماز اس سے فاسد ہوتی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ اگر قصد تلاوت آیۃ قرآنی کا کرے نہ خبر دینا حالت اپنی سے تو نماز فاسد نہین ہوتی اور کہتا ہی بندۂ ضعیف
کہ اگر اس جملہ کو خبر پر مراد رکھین اور مقصود انشا ہو تجدید ایمان اور اسلام سے اور ظاہر کرنا اطاعت کا ہو ایک وجہ رکھتا ہی جیسے کہ تابعدار بادشاہون
کے وقت اُترنے حکم کے کہتے ہین جو حکم ہوا ور پہلے جو فرمانبرداری کرے اُنکا مین ہوا گا مقصود ظاہر کرنا اور انشا رغبت اور اطاعت کا ہی واللہ اعلم ؂ ح
( وعن محمد بن مسلمۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام یصلی تطوعا قال اللہ اکبر وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا
وما انا من المشرکین وذکر الحدیث مثل حدیث جابر الا انہ قال وانا من المسلمین ثم قال اللہم انت الملک لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک ثم یقرأ
رواہ النسائی ) اور روایت ہی محمد بن مسلمہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے پڑھنے نفل کہتے اللہ بہت بڑا ہی
متوجہ کیا مین نے منھ اپنا واسطے اُسکے کہ پیدا کیے آسمان اور زمین درحالیکہ مین توحید کرنیوالا ہون اور نہین ہون مشرکون سے اور ذکر کی حدیث
مانند حدیث جابر کے مگر یہ کہ کہا محمد نے وانا من المسلمین یعنے اور جابر نے وانا اول المسلمین کہا تھا پھر کہا یا الٰہی تو ہی پادشاہ ہی نہین کوئی معبود
مگر تو پاک ہی تو اور تعریف ہی تجھکو پھر پڑھتے قراءۃ یعنے بعد اعوذ و بسم اللہ کے روایت کی یہ نسائی نے۔ **باب القراءۃ فی الصلوۃ** باب
قراءۃ کا بیچ نماز کے ف قراءۃ نماز مین نزدیک سب علما کے فرض ہی نزدیک شافعی کے ساری نمازمین اور نزدیک مالک کے تین رکعت مین
باعتبار للاکثر حکم الکل کے اور ہمارے نزدیک دو رکعت مین اور مذہب امام احمد کا بیچ قول مشہور کے موافق شافعی کے ہی اور ایک روایت مین
موافق ہمارے اور نزدیک حسن بصری اور زفر کے ایک رکعت مین فرض ہی ؂ ح **الفصل الاول** فصل پہلی ( عن عبادۃ بن الصامت
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم لمن لم یقرأ بام القرآن فصاعدا ) روایت
ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتی نماز پوری اُس شخص کی کہ نہ پڑھے الحمد روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ نہین ہی نماز اُسکی کہ نہ پڑھی الحمد اور زیادہ اور ف یعنے الحمد اور ساتھ اُسکے کچھ اور بھی پڑھنا
ضرور ہی سند پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے امام شافعی نے اور احمد نے بیچ ایک روایت کے اوپر فرضیت پڑھنے فاتحہ کے نماز مین اسلیے کہ نفی
کی نماز کی اس سے کہ فاتحہ نہ پڑھے اور نزدیک ہمارے نفی کمال کی ہی یعنے بغیر اسکے نماز پوری نہین ہوتی دلیل ہماری قول اللہ تعالی کا ہی فاقرؤا
ما تیسر من القرآن یعنے پڑھو جو کہ آسان ہو قرآن سے اور حضرت نے بھی ایک اعرابی کو فرمایا واقرأ ما تیسر معک من القرآن یعنے پڑھ جو کہ
آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پس فرض کہ نماز بغیر اسکے روا نہو پڑھنا ایک آیۃ یا تین آیت کا ہی قرآن سے خواہ فاتحہ ہو یا سوا اسکے اور کچھ اور پڑھنا
فاتحہ کا واجب ہی کہ نماز بغیر اسکے ناقص ہوتی ہی ؂ ح ( وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوۃ لم یقرأ
فیہا بام القرآن فہی خداج ثلثا غیر تمام فقیل لابی ہریرۃ انا نکون وراء الامام قال اقرأ بہا فی نفسک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ قَالَ ہٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ فَاِذَا قَالَ اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ ہٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے اور نہ پڑھے اسمین الحمد پس وہ نماز ناقص ہی کہا اسکو تین بار نہین پوری ہوتی پس کہا گیا واسطے ابوہریرہ کے تحقیق ہوتے ہین ہم پیچھے امام کے یعنے جب بھی پڑھین کہا انھون نے پڑھ تو اسکو آہستہ اسطرح کہ آپ سُنے اسلیے کہ سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تقسیم کی مین نے نماز درمیان اپنے اور درمیان بندے اپنے کے آدھون آدھ یعنے حمد ثنا میرے لیے ہی اور دعا بندے کے لیے اور واسطے بندے میرے کے ہی جو مانگے پس جب کہتا ہی بندہ الحمد للہ رب العالمین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تعریف کی میری بندے میرے نے اور جسوقت کہتا ہی بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ثنا کی مجھپر بندے میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ مالک یوم الدین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تعظیم کی میری بندے میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ ایاک نعبد وایاک نستعین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ یہ درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے ہی یعنے عبادت اللہ کے لیے ہی اور مدد مانگنی بندے کے لیے ہی اور واسطے بندے میرے کے ہی جو مانگے یعنے مدد اُسکی کرتا ہون اور جسوقت کہتا ہی بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فرماتا ہی اللہ یہ واسطے بندے میرے کے اور واسطے بندے میرے کے جو مانگے روایت کی یہ مسلم نے ف تقسیم کی مین نے نماز مراد نماز سے یہان سورۂ فاتحہ ہی اور یہی وجہ ہی دلیل پکڑنے ابوہریرہ کی ساتھ اس حدیث کے واسطے پڑھنے فاتحہ کے مقتدی کو یعنے جب فضیلت فاتحہ کی ایسی ہی تو ضرور ہوا پڑھنا اُسکا نماز مین اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ سورۂ فاتحہ کی سات آیتین ہین تین خالص اللہ کی ثنا مین یعنے مالک یوم الدین تک اور ایک آیہ یعنے ایاک نعبد وایاک نستعین مشترک ہی درمیان بندے اور خدا کے کہ آدھی آیہ مین یعنے ایاک نعبد مین اقرار اُسکی عبادت کا ہی اور آدھی آیہ مین یعنے ایاک نستعین مین طلب حاجت ہی بندے کی اور تین جو اُسکے بعد ہین اُنمین خاص دعا بندے کی ہی اللہ تعالیٰ سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسم اللہ داخل فاتحہ کی اور جزو اُسکا نہین جیسے کہ مذہب ہمارا ہی کیونکہ اگر داخل اُسکی گنین تو آٹھ آیتین ہوتی ہین پس یہ تقسیم صحیح نہین ہونے کی ایک طرف ساڑھے چار ہونگے ایک طرف ساڑھے تین پس آدھون آدھ کہان رہا اور اسپر بھی دلالت کرتی ہی کہ ایک سات آیتون مین سے صراط الذین انعمت علیہم ہی ﴿وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوۃَ بِاَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلعم اور ابوبکر اور عمر تھے شروع کرتے نماز ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت صلعم الحمد کے پہلے بسم اللہ نہ پڑھتے تھے ولیکن پڑھنا اُسکا متفق علیہ ہی کہ کسی کو خلاف اسمین نہین اور اور حدیثون سے پڑھنا اُسکا ثابت ہوا ہی خواہ بسم اللہ کو جزو فاتحہ کا رکھین جیسا کہ شافعی کہتے ہین یا جزو نہ رکھین جیسے کہ حنفیہ کہتے ہین پس شافعیہ تاویل کرتے ہین اس حدیث کی کہ مراد الحمد للہ رب العالمین سے سورۂ فاتحہ ہی جیسے کہ کہتے ہین کہ الم پڑھی اور سورۂ بقر مراد ہوتی ہی پس یہ اس سے نہ نکلا کہ بسم اللہ نہ پڑھتے تھے اور ہم کہتے ہین کہ مراد نفی جہر کی ہی کہ بسم اللہ پکار کر نہ پڑھتے تھے نفی مطلق پڑھنے کی نہین کیونکہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلعم سے اور خلفاے راشدین سے اور اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کہ پکار کر نہین پڑھتے تھے بسم اللہ کو اگرچہ نماز جہریہ ہوتی اور شیخ ابن ہمام نے بعضے حفاظ سے یعنے جنکو بہت سی حدیثین یاد ہوتی ہین نقل کیا ہی کہ کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی ہی کہ صریح ہو بیچ جہر کرنے بسم اللہ کے مگر کہ اُسکی اسناد مین کلام ہی انتہی اور کتنے ہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہم سے ان گنت منقول ہی

کہ جہر نہین کرتے تھے اور احیانا اگر بعضون سے جہر روایت کیا گیا ہی تو واسطے تعلیم کے تھا یا بسبب کمال قرب کے مقتدیون نے سنا اور ترمذی نے دو باب لکھے ہین ایک مین حدیثین جہر کرنے بسم اللہ کی لکھی ہین اور دوسرے مین ترک جہر کی اور ترجیح دی ہی حدیثون ترک جہر کی کو اور کہا ہی کہ بیچ اس جانب کے ہین اکثر اہل علم کے اصحاب سے مثل ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کے اور تابعین وغیرہم سے ● ح ۵ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِیْ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آمین کہے امام پس آمین کہو یعنے جب امام بعد قراءۃ فاتحہ کے آمین کہتا ہی اُسوقت فرشتے بھی آمین کہتے ہین پس تم بھی اس ● آمین کہو اسلیے کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہو جاوے آمین اُسکی اور آمین فرشتون کی بخشتا ہی اللہ واسطے اُسکے جو آگے گذرے گناہ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نے جسوقت کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین پس تحقیق جو شخص کہ مطابق ہو کہنا اُسکا کہنے فرشتون کے بخشے جاوینگے واسطے اُسکے جو آگے کیے گناہ یہ لفظ بخاری کے ہین اور مسلم مین مانند اسکے اور بیچ اور روایت کے بخاری مین کہا جسوقت آمین کہے پڑھنے والا قرآن کا یعنے امام مطلق پڑھنے والا پس آمین کہو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہین پس جو شخص کہ موافق ہو آمین اُسکی آمین فرشتون کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ کہ اگلے ہین گناہ اُسکے **ف** معنی آمین کے یہ ہین کہ یا اللہ قبول کر دعا میری اور مراد فرشتون سے حفظہ یعنے فرشتے عمل لکھنے والے ہین اور بعضون نے کہا کہ اور فرشتے ہین سوا اُسکے ۵ ح س (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لْیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ یُجِبْکُمُ اللّٰهُ فَاِذَا کَبَّرَ وَرَکَعَ فَکَبِّرُوْا وَارْکَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ یَرْکَعُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ قَالَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعِ اللّٰهُ لَکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَتَادَةَ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا) اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھو تم نماز پس سیدھی کرو اپنی صفون کو پھر امام ہو ایک تمھارا پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے امام پس اللہ اکبر کہو اور جسوقت کہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین مقبول کریگا دعا تمھاری اللہ پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے امام اور رکوع کرے پس اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پس تحقیق امام رکوع کرتا ہی پہلے تمھارے اور اوٹھتا ہی پہلے تمسے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس یہ بدلے اُسکے فرمایا حضرت نے اور جسوقت کہ کہے امام سنا اللہ نے واسطے اُسکے کہ حمد کرتا ہی اُسکو پس کہو یا الٰہی ای رب ہمارے واسطے تیرے حمد ہی سنتا ہی اللہ حمد تمھاری روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ابی ہریرہ اور قتادہ سے یہ لفظ زیادہ ہی اور جسوقت پڑھے پس چپ رہو **ف** پس یہ بدلے اُسکے یعنے چاہیے کہ مقدار رکوع مقتدی اور امام کی برابر ہو پس فرمایا کہ وہ لحظہ کہ سبقت کی ہی امام نے ساتھ اُسکے تمپر بیچ پہلے رکوع کرنے کے پورا ہو جاتا ہی ساتھ اُس لحظہ کے کہ تاخیر کی اُس سے تمنے بعد سر اٹھانے اُسکے کے رکوع سے یعنے جیسے امام کے بعد رکوع مین گئے تھے ویسے ہی اُٹھے بھی بعد اُسکے پس مقدار رکوع امام کی اور مقتدی کی برابر ہوئی اور پس کہو اللہم ربنا لک الحمد اور ایک روایت مین ربنا ولک الحمد ساتھ واو کے بھی آیا ہی اور ایک روایت مین اللہم ربنا ولک الحمد بھی آیا ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی ابو حنیفہ کے لیے کہ وہ کہتے ہین امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا اور امام شافعی کے نزدیک دونون کلمے کہے امام بھی اور مقتدی بھی اور منفرد بھی اور نزدیک صاحبین کے امام بھی دونون کہے مثل منفرد کے اور امام ابو حنیفہ سے بھی ایک روایت

مین اسی طرح ہی لیکن ربنا چپکے کہے اور اکیلا نمازی دونون کلمے کہے بالاتفاق اور اکتفا کرنا ایک پربھی جائز ہی اور ظاہر یہ ہی کہ اکتفا ربنا پر کرے اور
سمع اللہ اُٹھتے ہوے کہے اور ربنا حالت قیام مین اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی امام ابوحنیفہ کے لیے کہ مقتدی امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھے چپکا کھڑا رہے
نماز جہری ہو یا سری + ح (وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت
ابی قتادہ سے ہے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ظہر مین بیچ پہلی دو رکعتون کے سورۂ فاتحہ اور دو سورتین یعنے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور سورۃ
پڑھتے اور دو رکعتون پچھلی مین سورۂ فاتحہ فقط اور سناتے ہمکو آیۃ کبھی اور دراز کرتے قراءۃ پہلی رکعت مین اسقدر کہ نہ دراز کرتے دوسری رکعت مین اور
اسی طرح عصر مین کرتے اور اسی طرح سے صبح مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ یہ سنانا آیۃ کا قصداً تھا تا لوگ جانین کہ بعد فاتحہ کے
سورہ پڑھتے ہین یا فلانی سورۃ پڑھتے ہین اور تخصیص ظہر کی اتفاقی ہی اور پہلی رکعت [illegible] دراز پڑھنی تینون امامون کے مذہب مین ہی سب نمازون مین
اور مذہب امام محمد کا بھی یہی ہی ظہر اور عصر اور صبح مین حدیث سے ثابت کیا ہی اور مغرب اور عشا کو قیاس اُنپر کیا ہی اور عبد الرزاق بیچ آخر اس
حدیث کے لایا ہی کہ ہم گمان کرتے ہین کہ مقصود آنحضرت کا اس دراز پڑھنے سے یہ تھا کہ لوگ پہلی رکعت پاوین اور ابو داود اور ابن خزیمہ نے بھی
ایسا ہی روایت کیا ہی اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے مخصوص ساتھ نماز فجر کے ہی کہ وقت نیند اور غفلت کا ہی والا دونون رکعتین
بیچ استحقاق قراءۃ کے برابر ہین پس مقدار مین بھی برابر ہون چنانچہ ایک حدیث مین بیان اسکا آیا ہی کہ حضرت ہر رکعت مین بقدر تیس آیۃ کے پڑھتے
اور دراز پڑھنا جو اس حدیث مین آیا ہی محمول ہی اسپر کہ دعای استفتاح اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھتے تھے اور تین آیتون سے کم زیادتی ہوتی تھی
اور خلاصہ مین کہا ہی کہ قول امام محمد کا احب ہی یعنے اچھا ہی کذا فی شرح ابن الہمام + ح (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً
وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهٖ فِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ
الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے ہم اندازہ کرتے کھڑے ہونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا ظہر مین اور عصر مین پس اندازہ کرتے ہم کھڑے ہونے حضرت کا بیچ دو رکعتون پہلی کے ظہر سے مقدار پڑھنے الم تنزیل السجدہ کے اور ایک روایت
مین یون ہی کہ پڑھتے تھے ہر رکعت مین بقدر تیس آیتون کے اور اندازہ کیا ہمنے کھڑے رہنے آنحضرت کا پچھلی دو رکعتون مین مقدار آدھی کے اس سے
اور اندازہ کیا ہمنے کھڑے رہنے آنحضرت کا بیچ پہلی دو رکعتون کے نماز عصر سے اوپر مقدار کھڑے ہونے اُنکے کے پچھلی دو رکعتون مین ظہر سے اور
بیچ پچھلی دو رکعتون کے عصر سے اوپر مقدار آدھی اُسکی کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** مقدار پڑھنے الم تنزیل السجدہ کے یعنے دونون رکعتون
مین اسقدر پڑھتے تھے یا ہر رکعت مین اور اخیر معنون کے موافق ہی روایت آیندہ کہ بقدر تیس آیتون کے پڑھتے تھے اسلیے کہ سورہ مذکورہ مین
تیس آیتین ہین اور بر تقدیر معنون اول کے روایت آیندہ مخالف ہوتی ہی اس روایت کے اور پچھلی دو رکعتون مین مقدار آدھی کے اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ ظہر کے اخیر کی دو رکعتون مین بھی سورہ پڑھتے تھے مختصر پہلے سے قول جدید امام شافعی کا موافق اسکے ہی لیکن قوی قول قدیم ہی
کہ وہ موافق مذہب ابوحنیفہ کے ہی پس حمل کیا جائیگا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان جواز پر نہ سنت پر یعنے کبھی اسطرح پڑھتے تھے
تا لوگ اسکا جائز ہونا معلوم کرین جاننا چاہیے کہ سب امام قائل ہین کہ اخیر کی دو رکعتون مین اختصار کرنا سورۂ فاتحہ پر سنت ہی اور ہمارے نزدیک
اگر تسبیح کہے یا سکوت کرے تو بھی جائز ہی لیکن قراءۃ افضل ہی اور نخعی اور ثوری اور تمام علمار کوفہ کے اسپر ہین اور محیط مین کہا ہی کہ اگر قصداً

سکوت کرے بُرا ہے واسطے مخالفت سنت کے اور بیچ روایت حسن بن زیاد کے ابو حنیفہ سے آیا ہے کہ قراءۃ اخیر کی رکعتوں میں واجب ہے اور ابن ابی شیبہ
نے حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ قراءۃ پڑھ پہلی دونوں رکعتوں میں اور تسبیح کر اخیر کی دونوں میں کذا ذکر الشمنی اور یہ بھی کہا ہے کہ
اگر اخیر کی دونوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھے سجدہ سہو کا واجب نہیں ہوتا صحیح تر یہی ہے اسلیے کہ پڑھنا زمی سورۃ فاتحہ کا اخیر کی
رکعتوں میں سنت ہے اور ترک کرنا سورہ کا واجب نہیں اور صحیح تر نزدیک احمد کے یہ ہے کہ پڑھنا سورہ کا اخیر میں مکروہ نہیں کیونکہ حضرت صلعم سے آیا ہے کہ
کبھی کبھی زیادہ کرتے تھے سورۃ فاتحہ پر بیچ دو رکعتوں اخیر کے ولیکن مستحب ہے ترک کرنا سورہ کا ٭ ح (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِوَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي رِوَايَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے
جابر بن سمرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ظہر میں واللیل اذا یغشی اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھتے سبح اسم ربک الاعلی اور عصر میں مانند اسکے اور
صبح میں دراز اس سے روایت کی یہ مسلم نے ف بعضی حدیثوں میں جو واقع ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فلانی نماز میں
فلانی سورۃ اور بیان نہیں کیا کہ پہلی میں پڑھتے تھے یا دونوں میں یا ایک رکعت میں بلا تعیین پہلی یا دوسری کے پس یہ عبارت ان سب احتمالات
کو شامل ہے لیکن بیچ عمل کرنے کے اوپر پڑھنے ایک سورۃ کے دونوں رکعت میں تکرار لازم آویگی یا تبعیض سورۃ کی یعنے تھوڑی ایک میں پڑھی
تھوڑی ایک میں اور یہ دونوں بعید ہیں اگرچہ جائز ہیں اسلیے کہ وقوع انکا آنحضرت صلعم سے نادر ہے اور فقہا نے لکھا ہے کہ پڑھنا تمام سورۃ کا
اگرچہ تھوڑی ہو افضل ہے پڑھنے بعض سورۃ کے سے اگرچہ طویل ہو یہ حکم سواے تراویح کے ہے کہ اسمیں ختم کرنا سارے مہینے میں افضل ہے چھوٹی
سورۃ پڑھنے سے اور حمل کرنا اوپر پڑھنے کے بیچ ایک رکعت کے خواہ اول ہو خواہ دوسری ظاہر ترین احتمالات کا ہے بسبب عبارت کے اور بنا ہیں لیے
بعضے اوقات فقہا رکھ کے سے کہ پیشوا انھیوں کے تھے کہ یہ جو فقہا نے تعیین کی ہے طوال مفصل اور اوساط مفصل اور قصار مفصل کی یہ معتبر ہے پہلی
رکعت میں ٭ ح ع (وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے جبیر بن مطعم
سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے مغرب میں سورۃ طور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ
بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ام فضل بیٹی حارث کی
سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلعم کو کہ پڑھتے تھے مغرب میں سورہ مرسلات عرفا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیثیں اور وہ
حدیث کہ اسمیں آیا ہے کہ حضرت صلعم نماز مغرب میں سورۃ اعراف اور انفال اور دخان پڑھتے تھے اور ایسے ہی اور حدیثیں کہ مثل انکے واقع
ہوئی ہیں دلالت کرتی ہیں اوپر نہ مقرر ہونے قراءۃ کے جیسے کہ فقہا نے لکھا ہے کہ طوال مفصل فجر میں اور ظہر میں اور اوساط عصر اور عشا میں
اور قصار مغرب میں پڑھے پس اصل دلیل فقہا کی بیچ تعیین قراءۃ کے یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر رض نے نامہ ابو موسی اشعری کو کہ حاکم کوفہ
تھے لکھا اسمیں تفصیل لکھی تھی اسپر امر قراءۃ کا قرار پایا حاصل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں امر قراءۃ کا بیچ طول اور قصر
کے مختلف تھا سا قدر اختلاف احوال واوقات اور مصلحت جواز کے بعد اسکے مقرر ہوا امر اوپر نامہ حضرت عمر رض کے اور ضرور ہے کہ انکو کچھ دلیل اور
سماع حضرت کا سے اس باب میں ہوگا اور شاید کہ اکثر اوقات حضرت اسطرح پڑھتے ہونگے جیسے کہ حضرت عمر رض نے لکھا اور کبھی کبھی خلاف اسکے
ہوگا غرضکہ یہی کافی ہے قول حضرت عمر رض کا دلیل ہونے میں ٭ ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي
فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ
أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا

اَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى قَوْمَهٗ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ وَ
قَالَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اِقْرَاْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا
تھے معاذ بن جبل نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آتے پس امام ہوتے اپنی قوم کے پس نماز پڑھی معاذ نے ایک رات ساتھ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے عشا کی پھر آئے اپنی قوم مین پس امام ہوئے اُنکے پس شروع کی سورہ بقرہ پس پھرا ایک شخص نماز سے پس سلام پھیرا پھر نماز
پڑھی اکیلے اور چلا گیا پس کہا لوگون نے اُسکو کیا منافق ہوگیا تو ای فلانے یعنے فعل منافقون کا سا کیا تو نے ای فلانے کہ جماعت سے نکلا اور
کاہل وجودی کی نماز سے کہا اُسنے نہین منافق ہوا مین قسم ہی اللہ کی اور البتہ آؤنگا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دونگا اُنکو پس
آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا ای رسول خدا کے ہم اونٹ والے ہین کہ پانی کھینچتے ہین ساتھ اُنکے یعنے درختون اور کھیتون مین
دیتے ہین محنت کرتے ہین ہم دن کو اور تحقیق معاذ نے نماز پڑھی ساتھ آپ کے عشا کی پھر آئے اپنی قوم کے پاس پس شروع کی سورہ بقرہ یعنی
مجھے اسمین رنج ہوا کہ دن کا تھکا ہوا تھا پس متوجہ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف معاذ کے پس فرمایا ای معاذ کیا فتنہ مین ڈالنے والا ہی
تو یعنے لوگون سے جماعت چھڑا کر دین مین خلل ڈلواتا ہی پڑھ والشمس وضحیٰها اور والضحیٰ اور واللیل اذا یغشیٰ اور سبح اسم ربک الاعلیٰ روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف پس سلام پھیرا یعنے اگرچہ محل سلام کا نہ تھا لیکن اُسنے چاہا کہ نماز سے ساتھ سلام کے نکلے تا مشابہت ہو ساتھ تمام ہونے
نماز کے اور ایک روایت مین بعد سبح اسم ربک الاعلیٰ کی یہ سورتین بھی روایت کی گئی ہین اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت اور بروج
اور طارق اور شافعیہ نے ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہی اسپر کہ فرض پڑھنے والے کو اقتدا کرنا نفل پڑھنے والے کا جائز ہی اسلیے کہ معاذ
جو حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے فرض ادا ہو جاتا تھا پس نماز جو قوم کے ساتھ پڑھتے تھے نفل ہوتی تھی اور قوم کی نماز فرض تھی پس معاذ کے
اس فعل کی آنحضرت نے تقریر کی یعنے روا رکھا منع نفرمایا اور حنفیہ کے نزدیک یہ جائز نہین پس جواب شافعیہ کو حنفیہ یہ دیتے ہین کہ نیت ایک
امر ہی کہ نہین مطلع ہوتا اسپر کوئی مگر ساتھ خبر دینے نیت کرنے والے کے پس جائز ہی کہ معاذ حضرت کے ساتھ نماز بہ نیت نفل پڑھتے ہون تا سیکھین
حضرتؐ سے طریقہ نماز کا اور برکت اور فضیلت حضرتؐ کی نماز کی حاصل کرین اور دفع کرین اپنے نفس سے تہمت نفاق کی پھر آتے ہون قوم
کے پاس اور پڑھاتے ہون اُنکو نماز فرض واسطے حاصل کرنے دونون فضیلتون کے پس حمل کرنا اسپر اولی ہی اس لیے کہ یہ سب کے نزدیک
جائز ہی بخلاف پہلی بات کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ امام کو سنت ہی تخفیف کرنی نماز مین اور رعایت کرنی ضعیفون کی ۱۲ ح ع
(وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت
ہی براء سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے عشا مین والتین والزیتون اور نہین سنا مین نے کسی کو زیادہ خوش آواز
حضرتؐ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے دونون رکعتون مین سے ایک رکعت مین والتین پڑھتے اور دوسری مین اور کچھ ۱۲
ح ۱۲ (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ بَعْدُ تَخْفِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتے فجر مین سورہ قاف والقرآن المجید اور مانند اُسکے اور تھی نماز حضرت
کی پیچھے نماز فجر کے ہلکی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے فجر کی نماز مین قراءۃ دراز پڑھتے اور اوروں مین اُس سے کم اس لیے کہ وہ وقت
قبولیت دعا اور برکت کا ہوتا ہی ۱۲ ح (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
اور روایت ہی عمرو بن حریث سے کہ تحقیق اُنھون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے نماز فجر مین واللیل اذا عسعس یعنے اذا الشمس کورت

روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَکَّۃَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَۃَ الْمُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی جَاءَ ذِکْرُ مُوْسٰی وَهَارُوْنَ اَوْ ذِکْرُ عِیْسٰی اَخَذَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَۃٌ فَرَکَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا نماز پڑھائی ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت فجر کے مکہ میں یعنے بعد فتح مکہ کے پس شروع کی سورۂ مومنین یعنے قد افلح المومنون یہانتک کہ آیا ذکر حضرت موسیٰ اور ہارون کا یا ذکر حضرت عیسیٰ کا درپیش آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی پس رکوع کیا روایت کی یہ مسلم نے **ف** ذکر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا اس آیت میں ہے ثم ارسلنا موسیٰ واخاہ ہارون اور ذکر حضرت عیسیٰ کا اس آیت میں ہے وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ اور پیش آئی کھانسی یعنے اُنکے ذکر سے روتے یہانتک کہ غالب ہوئی اُنپر کھانسی پس سورہ تمام نکر سکے رکوع کر دیا ۱۲ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِالٓمّٓ تَنْزِیْلُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے فجر کی نماز میں دن جمعہ کے الم تنزیل پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں ہل اتی علی الانسان روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** شافعیہ کا عمل اسی پر ہے اور حنفیہ نے جو قراءۃ مقرر کرنے کو منع کیا ہے تو اس صورت میں کیا ہے کہ لوگ اُسکو لازم اور واجب جانکر پڑھیں اور اُسکے سوائے اور کچھ پڑھنے کو مکروہ جانیں اور اگر واسطے برکت حاصل کرنے کے ساتھ قراءۃ حضرتؐ کے اور اتباع سنت کے پڑھیں مضائقہ نہیں بشرطیکہ سوائے اُسکے اور بھی کچھ کبھی کبھی پڑھیں تا جاہل گمان نہ لیجاویں کہ سوائے اسکے جائز نہیں اور دلیل حنفیہ کی یہ بھی ہے کہ دوام اس عمل کا پیغمبر خدا صلعم سے ثابت نہیں ہوا ہے بلکہ کبھی کبھی پڑھتے ہونگے پس کبھی کبھی پڑھنا ہر کسی کو افضل ہے اور صبح کی نماز میں سورۂ سجدہ پڑھے تو سجدہ تلاوت کا بھی کرے اگرچہ بعضے شافعیہ نے بعض ایام میں امام کے لیے ترک اُسکا اولیٰ لکھا ہے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے ۱۲ ح (وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَیْرَۃَ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ وَخَرَجَ اِلٰی مَکَّۃَ فَصَلّٰی لَنَا اَبُوْ هُرَیْرَۃَ الْجُمُعَۃَ فَقَرَأَ سُوْرَۃَ الْجُمُعَۃِ فِی السَّجْدَۃِ الْاُوْلٰی وَفِی الْاٰخِرَۃِ اِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ بِهِمَا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عبید اللہ ابن ابی رافع سے کہا خلیفہ کیا مروان نے ابوہریرہ کو مدینہ پر اور نکلا مروان طرف مکہ کے پس نماز پڑھائی ہمکو ابوہریرہ نے جمعہ کی پس پڑھی سورۂ جمعہ پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں سورۂ اذا جاءک المنافقون پس کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یہ دونوں سورتیں دن جمعہ کے یعنے نماز جمعہ میں روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْعِیْدَیْنِ وَفِی الْجُمُعَۃِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَهَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِیْدُ وَالْجُمُعَۃُ فِیْ یَوْمٍ وَاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِی الصَّلٰوتَیْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے دونوں عیدوں میں اور جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نے اور جب جمع ہوتی عید اور جمعہ ایک دن میں پڑھتے یہ دونوں سورتیں دونوں نمازوں میں یعنے عید میں اور جمعہ میں روایت کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنا ان دونوں سورتوں کا ان نمازوں میں مستحب موکد ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سورۂ جمعہ اور منافقون نماز جمعہ میں ہمیشہ نہ پڑھتے تھے ۱۲ ح (وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّیْثِیَّ مَا کَانَ یَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ کَانَ یَقْرَأُ فِیْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عبید اللہ سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ کیا پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان میں اور عید فطر میں پس کہا تھے پڑھتے ان دونوں میں سورۂ قاف والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ روایت کی یہ مسلم نے **ف** مقصود حضرت عمرؓ کو اس پوچھنے سے یہ تھا کہ حاضرین اُسکو سنیں اور اُنکے ذہن میں قرار پکڑلے والا باوجود اس قرب کے کہ حضرتؐ سے رکھتے تھے اور حضرتؐ کے احوال و اقوال سے

واقف تھے نہ جانا انکا بعید تھا ۞ ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِیْ رَکْعَتَی الْفَجْرِ قُلْ یَاۤ اَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بیچ دو رکعتوں سنت فجر کے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَالَّتِیْ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ یَاۤ اَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے بیچ دونوں رکعتوں سنت فجر کے قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا کہ سورہ بقر میں ہے اور وہ آیت کہ سورہ آل عمران میں ہے قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم روایت کی یہ مسلم نے ف پہلی آیۃ ساری یوں ہے قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون اور دوسری آیۃ آل عمران کی یوں ہے قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ظاہر یہ ہے کہ کبھی کبھی دو آیتیں پڑھتے ہونگے اور قل یا اور قل ہو اللہ اکثر پڑھتے ہونگے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پڑھنا بعض سورۃ کا خصوصا سورۃ کے درمیان میں سے مکروہ نہیں ۞ ح الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاکَ) روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز اپنی ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں اسناد اسکی اچھی یعنے قوی ف شروع کرتے نماز اپنی ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یعنے بسم اللہ چپکے سے پڑھتے پھر قراءۃ شروع کرتے قید چپکے کی اسلیے لگائی تا یہ حدیث مخالف اوپر کی حدیثوں کے نہو کہ شروع کرتے نماز ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے اور میرک شاہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو جو ضعیف کہا اسمیں نظر ہے بلکہ یہ حدیث حسن ہے اور اسناد اسکی صحیح ہے ۞ ع (وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلعم کو کہ پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین دراز کی ساتھ اسکے آواز اپنی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف دراز کی ساتھ اسکے آواز دراز کی آواز سے پکار کر کہنا مراد ہے یا مد کرنا الف آمین کو جاننا چاہیے کہ آمین کہنی بعد پڑھنے فاتحہ کے سنت ہے بالاتفاق خواہ منفرد ہو یا امام یا مقتدی اگرچہ امام آمین نہ کہے اور پکار کر کہنا اسکا سنت ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک پکار کر نہ کہے وہ کہتے ہیں کہ حدیثیں پکار کر کہنے کی محمول ہیں اسپر کہ یہ ابتدا میں تھا واسطے تعلیم کے پھر جبکہ صحابہ سیکھ لیے چپکے کہنے لگے چنانچہ کہا ابن ہمام نے کہ روایت کی احمد اور ابو یعلی اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے حدیث شعبہ کی سے کہ اسنے نقل کی علقمہ بن وائل سے اسنے اپنے باپ سے کہ اسنے نماز پڑھی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پہونچے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر کہی آمین اور چپکے کہی اور پیروی کی ہے انھوں نے ابن مسعود کی کہ وہ چپکے کہتے تھے اور حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ کہا انھوں نے چار چیزیں ہیں کہ امام اسمیں اخفا کرے اعوذ اور بسم اللہ اور سبحانک اللہم اور آمین اور اصل دعا میں چپکے پڑھنا ہے واسطے قول اللہ تعالی کے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ یعنے دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے اور شک نہیں ہے اسمیں کہ آمین دعا ہے پس نزدیک تعارض کے راجح ہوا چپکے کہنا اسکا اور آمین قرآن سے نہیں ہے اجماعا پس نہیں لائق ہے یہ کہ ہو ساتھ آواز قرآن کے جیسے کہ نہیں جائز ہے لکھنا اسکا مصحف میں واللہ اعلم ۞ ح ع (وَعَنْ اَبِیْ زُهَیْرٍ النُّمَیْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ قَالَ بِآمِيْنَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے ابی زہیر نمیری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے ایک رات پس آئے ہم ایک شخص پر کہ تحقیق بہت مبالغہ کرتا تھا سوال کرنے میں پس فرمایا نبی صلعم نے واجب کیا اگر ختم کیا پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے ساتھ کس چیز کے ختم کرے فرمایا حضرت نے ختم کرے ساتھ آمین کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف واجب کیا یعنی جنت کو اپنے لیے یا مغفرت کو یا قبولیت دعا کو اگر ٹھہری یا تمام کیا دعا کو اور معنے اول مناسب تر ہیں بسبب اس حدیث کے آمین خاتم رب العالمین یعنے آمین مہر ہے رب العالمین کی کہ آفات و بلیات دفع ہوتی ہیں بسبب اسکے جیسے کہ مہر سے محفوظ رہتا ہے خط اور ہر چیز کو اسپر مہر کرتے ہیں پس فرمایا ساتھ آمین کے ختم کرے کہ بمنزلہ مہر کے ہے اور تمام و کامل ہوتی ہے دعا ساتھ اسکے ✤ ح ح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ [illegible] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْأَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی مغرب کی ساتھ سورہ اعراف کے متفرق پڑھا اس سورہ کو دونوں رکعتوں میں روایت کی یہ نسائی نے ف حضرت صلعم مغرب میں قراءۃ مختصر پڑھتے تھے اور بیان جواز کے لیے دراز قراءۃ بھی پڑھی کہ جائز یوں بھی ہے اور اسمیں شک نہیں کہ وقت مغرب کا گنجایش اسکی رکھتا ہے خصوصاً جبکہ شفق تمام سفیدی کا ہو ✤ ح (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِيْ يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِيْ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِيْ سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا تھا میں کھینچتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی انکی سفر میں پس کہا واسطے میرے اے عقبہ نہ سکھاؤں تجھکو بہتر دو سورتیں کہ پڑھی گئی ہیں پس سکھلائی مجھکو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہا عقبہ نے پس نہیں دیکھا حضرت نے مجھکو کہ خوش کیا گیا میں ساتھ ان دونوں کے بہت پس جب اترے واسطے نماز صبح کے نماز پڑھی ساتھ ان دونوں کے نماز صبح کی واسطے لوگوں کے پس جب فارغ ہوئے پھیرے طرف میری پس فرمایا اے عقبہ کیا دیکھا تو نے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے ف بہتر سورتیں کہ پڑھی گئی ہیں یعنے مقدار تعوذ یعنے پناہ مانگنے میں بہتر ہیں حضرت نے عقبہ سے سوال کرکے جب یہ سورتیں سکھائیں تو دیکھا انکو کچھ بہت خوش نہوئے اسلیے کہ اسمیں بیان اللہ تعالی کی وحدانیت اور پاکی وغیرہ کا مانند اور سورتوں کے نہیں پس حضرت نے صبح کی نماز میں انکو پڑھکر فرمایا اے عقبہ کیسی دیکھی تو نے فضیلت انکی کہ صبح کی نماز میں کہ افضل نمازوں کی ہے اور قراءۃ دراز اسمیں مستحب ہے انکو پڑھا میں نے ✤ ح ✤ (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز مغرب میں جمعہ کی رات قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے مگر تحقیق اسنے نہیں ذکر کیا شب جمعہ کا ف نماز مغرب سے مراد فرض اسکا ہے اور احتمال ہے کہ سنت مراد ہو اور ابن حبان نے بعد لفظ قل ہو اللہ کے باقی حدیث یوں نقل کی ہے وفی العشاء سورة الجمعة والمنافقون یعنے شب جمعہ کی عشا میں یہ دونوں سورتیں پڑھتے تھے اور کہا ہے ابن مالک نے یہ اور مثل اسکے محمول دوام پر نہیں ہے بلکہ کبھی کچھ پڑھتے کبھی کچھ تا لوگ جواز اسکا معلوم کرلیں ✤ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا أُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا نہیں گن سکتا میں کہ کس قدر

سنا ہین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد بیچ دو رکعتون سنت کے کہ پیچھے مغرب کے ہین اور دو
رکعتون مین کہ پہلے نماز فجر کے ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے مگر اسنے نہین ذکر کیا پیچھے مغرب کے
ف نہین گن سکتا ہین یعنی اکثر بار حضرت صلعم کو یہ پڑھتے دیکھا کہ بسبب کثرت کے گن نہین سکتا ہون ح (وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهٗ فَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ
الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ
النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ) اور روایت ہی سلیمان بن یسار سے اسنے نقل کی ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے نہین نماز پڑھی مین نے
پیچھے کسی کے کہ بہت مشابہ ہو نماز کے پڑھنے مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فلانے شخص سے کہا سلیمان نے نماز پڑھی مین نے پیچھے
اسکے یعنی فلانے کے پس تھے دراز کرتے پہلی دو رکعتین ظہر کی اور ہلکی کرتے تھے دو پچھلی اور ہلکی کرتے تھے نماز عصر کو اور پڑھتے تھے مغرب مین
سورتین چھوٹی مفصل کی اور پڑھتے تھے عشا مین بیچ کی سورتین مفصل کی اور پڑھتے تھے صبح مین لمبی سورتین مفصل کی روایت کی یہ نسائی نے
اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ ویخفف العصر تک ف مراد فلانے شخص سے بعضون نے کہا ہی حضرت علی ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ کوئی
اور شخص حاکم تھا مدینہ کا مروان کی طرف سے وہ مراد ہی اور نماز ظہر مین طوال مفصل پڑھنی نہ بیان کین بلکہ مجمل کہا کہ دراز کرتے تھے اور عصر مین
بھی تخفیف ذکر کی اور یہ نہ کہا کہ قصار پڑھتے تھے یا اوساط اور اب فقہا کا عمل اسپر ہی کہ صبح اور ظہر مین طوال مفصل یعنی دراز سورتین مفصل کی پڑھتے
ہین اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل یعنی بیچ کی سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور مغرب مین قصار مفصل یعنی چھوٹی سورتین مفصل کی پڑھتے ہین اور
مراد مفصل سے اوپر قول مشہور کے سورتین اخیر قرآن کی ہین سورہ حجرات سے آخر تک مفصل انکو اسلیے کہتے ہین کہ معنی فصل کے ہین جدا ہونا پس یہان
یہ سورتین چھوٹی چھوٹی ہین کہ ایک دوسری سے جدا ہین بسبب درمیان مین ہونے بسم اللہ کے اور سورتین اسمین تین قسم کی ہین دراز اور بیچ کے
درجہ کی اور چھوٹی پس حجرات سے بروج تک جو سورتین ہین انکو طوال مفصل کہتے ہین یعنی دراز مفصل کی اور بروج سے لم یکن تک کو اوساط
مفصل یعنی بیچ کے درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل ح (وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ
الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ
يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ إِذَا جَهَرْتُ
إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ) اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا تھے ہم پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز فجر مین پس پڑھا حضرت نے قرآن پس
بھاری ہوا آپپر پڑھنا پس جب پڑھ چکے نماز فرمایا شاید کہ تم پڑھا کرتے ہو پیچھے امام اپنے کے کہا ہمنے البتہ ای رسول خدا کے فرمایا نہ کیا کرو تم یعنی
نہ پڑھا کرو کچھ مگر سورہ فاتحہ پس تحقیق نہین نماز اس شخص کی کہ نہ پڑھے یہ سورہ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور واسطے نسائی کے معنے اسکے
اور بیچ روایت ابی داؤد کے کہا اور مین کہتا تھا یعنی اپنے دل مین جب کہ قراءۃ مجھپر بھاری ہوئی کیا ہی واسطے میرے کہ نزاع کرتا ہی مجھسے قرآن
یعنی دشوار ہوتا ہی پڑھنا اسکا مجھپر پس جانا مین نے کہ یہ تمہارے پڑھنے کے سبب سے تھا پس نہ پڑھو کچھ قرآن سے جسوقت کہ مین پکار کر پڑھون
مگر سورہ فاتحہ ف بھاری ہوا پڑھنا سبب بھاری ہونے کا یہ تھا کہ لوگون نے حضرت صلعم کے پیچھے قراءۃ پڑھی اور چپکے ہو کر حضرت صلعم کی
قراءۃ نہ سنی اس سے انکی نماز مین نقصان آیا اسنے تاثیر کی حضرت صلعم کی قراءۃ مین کہ کامل ہین بھی کبھی تاثیر ناقص کی ہو جاتی ہی جیسے کہ کتاب الطہارۃ
مین گذرا کہ ایک روز آنحضرت صلعم نے صبح کی نماز مین قراءۃ شروع کی اور رکے پھر بیان سبب رکنے کا کیا کہ ایک قوم میرے پیچھے کھڑی ہوتی ہی

کہ وضو خوب نہین کرتی یعنے اُسنے مجھ مین تاثیر کی اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ فرض ہی پڑھنا سورۂ فاتحہ کا نماز مین اور علما نے اسمین اختلاف کیا ہی امام اعظم صاحب کے مذہب مین امام اور اکیلے نمازی کو پڑھنا اُسکا واجب ہی اور امام کے پیچھے نہ پڑھے نماز سری ہو یا جہری دلیل اُنکی آیۃ کلام اللہ کی ہی واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا یعنے جب قرآن پڑھا جاوے پس سنو اور چپکے رہو اور اس حدیث کو محمول کرتے ہین ابتدا پر یعنے یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا اور باقی ائمہ کا اختلاف آگے مذکور ہی ۰ ح ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مَعِيَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوٰتِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوٰى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلعم پھرے اُس نماز سے کہ پکار کر پڑھی اُسمین قراءۃ پس فرمایا کیا پڑھا ہی ساتھ میرے کسی نے تم مین سے اب پس عرض کیا ایک شخص نے کہ ہان ای رسول خدا کے فرمایا تحقیق مین کہتا تھا کیا ہی واسطے میرے کہ چھینا جھپٹی کرتا ہون قرآن سے کہا ابو ہریرہ نے پس باز رہے لوگ پڑھنے سے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اُس نماز کے کہ پکار کر پڑھتے تھے اُسمین قراءۃ نمازون مین سے اُسوقت کہ سنا یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت جہر مین امام کے پیچھے مطلق نہ پڑھتے تھے نہ الحمد نہ اور کچھ شاید کہ یہ حدیث ناسخ پہلی حدیث کی ہو کیونکہ ابو ہریرہ متاخر الاسلام تھے ۰ ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَيَاضِيِّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُصَلِّيْ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيْهِ بِهٖ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابن عمر اور بیاضی سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھنے والا سرگوشی کرتا ہی پروردگار اپنے سے پس چاہیے کہ فکر کرے اُس چیز کو کہ سرگوشی کرتا ہی اللہ تعالی سے ساتھ اُسکے یعنے خواہ نماز مین ہو یا خارج نماز اور خضوع اور خشوع سے پڑھے اور نہ بلند کرے آواز بعضا تمھارا بعض پر ساتھ پڑھنے قرآن کے یعنے خواہ نماز مین ہو یا خارج نماز سے روایت کی یہ احمد نے ۰ ح ۵ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سواے اسکے نہین کہ ٹھہرایا گیا ہی امام تو کہ پیروی کیجاوے ساتھ اُسکے پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہے پس تم بھی اللہ اکبر کہو اور جسوقت پڑھے قراءۃ پس چپ رہو روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف جب تکبیر کہے تکبیر کہو کہا ابن حجر نے کہ تکبیر امام کے بعد کہے نہ ساتھ اُسکے اور نہ پہلے اسکے یہ بات تکبیر احرام مین واجب ہی اور اور تکبیرون مین مستحب اور جسوقت پڑھے ظاہر یہ ہی کہ پڑھنا مطلق مراد ہی یعنے پکار کر پڑھنا ہو یا چپکے اسی لیے فانصتوا فرمایا یعنے چپکے رہو اور فاستمعوا نہ فرمایا فرمایا اللہ تعالی نے اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ یعنے جب قرآن پڑھا جاوے پس سنو یعنے حالت جہر مین وانصتوا اور چپکے رہو یعنے حالت سر مین جاننا چاہیے کہ مذہب شافعی مین واجب ہی قراءۃ فاتحہ کی مقتدی پر نماز سریہ اور جہریہ مین اور جائز ہی پڑھنا سواے فاتحہ کا اور مذہب امام احمد اور مالک اور شافعی کا بھی بیچ ایک قول کے وجوب قراءۃ فاتحہ کا بیچ نماز سریہ کے ہی فقط اور بیچ جہریہ کے سننا قراءۃ امام کا کافی ہی اور مذہب امام ابو حنیفہ کا یہ ہی کہ نہ پڑھے نہ جہریہ مین اور نہ سریہ مین اور صاحبین کے نزدیک بھی پڑھنا مکروہ ہی اور کہا امام محمد نے کہ فاسد ہوتی ہی نماز بیچ قول ایک جماعت کے صحابہ سے پس احتیاط بیچ عمل کرنے کے ہی ساتھ قوی تر دلیل کے اور دلیل ہماری یہی حدیث ہی اور یہ حدیث من کان لہ امام فقراءۃ الامام قراءۃ لہ اور یہ حدیث صحیح ہی سواے بخاری اور مسلم کے سب نے اسکو روایت کیا ہی اور ہدایہ مین کہا ہی علیہ اجماع الصحابۃ

ع (وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا استطیع ان اٰخذ من القراٰن شیئا فعلمنی ما یجزئنی
قال قل سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال یا رسول اللہ ہذا للہ فما لی قال قل اللہم ارحمنی وعافنی و
اہدنی وارزقنی فقال ہکذا بیدیہ وقبضہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ہذا فقد ملأ یدیہ من الخیر رواہ ابو داؤد وانتہت روایۃ النسائی عند
قولہ الا باللہ) اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق میں نہیں طاقت رکھتا
یہ کہ سیکھوں میں قرآن میں سے کچھ یعنے اسی وقت پس سکھلا دو مجکو وہ چیز کہ کفایت کرے مجکو فرمایا کہہ پاک ہے اللہ اور سب تعریف واسطے
اللہ کے ہے اور نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں پھرنا گناہوں سے اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے کہا اے
رسول خدا کے یہ تو واسطے اللہ کے ہے پس کیا ہے میرے لیے فرمایا کہہ یا الٰہی رحم کر مجکو اور عافیت سے رکھ مجکو اور ہدایت کر مجکو اور روزی دے
مجکو پس اشارہ کیا اُسنے اس طرح سے ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے اور بند کیا انکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پس
شخص نے پس بھرے ہاتھ اپنے نیکی سے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور تمام ہوئی روایت نسائی کی قول اُنکے الا باللہ تک ف مصنف
یہ حدیث جو باب القراءۃ میں لایا اس قرینہ سے یہ معلوم ہوا کہ مراد یہ ہے کہ وہ شخص قرآن میں سے اس قدر نہ یاد کر سکتا تھا کہ جس سے نماز درست
ہوتی لیکن یہ تعجب ہے کہ ایک شخص عربی زبان ہو کر اس قدر نہ یاد کر سکے اگر بقدر ان کلمات کے آیۃ قرآن کی یاد کرتا تو کافی تھے جواب اس شبہ
کا یہ ہے کہ وہ شخص ابھی مسلمان ہوا تھا اور وقت نماز کا آگیا تھا اور قرآن اتنا یاد نہیں کر سکتا تھا آسانی کے لیے یہ سکھا دیا یا حمل کیا جاویگی یہ
حدیث ابتدائے اسلام پر کہ ان دنوں میں بنا امر کی آسانی پر تھی اول یہی توجیہ ہے اور بند کیا ہاتھوں کو یعنے اشارہ کیا اُسنے یاد رکھا میں
نے اور نگاہ رکھا جو کہ آپ نے فرمایا جیسے کہ کسی کو کوئی چیز نفیس ہاتھ لگتی ہے تو اُسکو مٹھی میں بند کر لیتا ہے ط ع ح (وعن ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال سبحان ربی الاعلی رواہ احمد وابو داؤد) اور روایت ہے ابن عباس سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ پڑھتے سبح اسم ربک الاعلی فرماتے سبحان ربی الاعلی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف
یعنے سورہ کے سرے کے یہ کہتے کہ پاکی بیان کرتا ہوں پروردگار اپنے کی جو کہ بلند مرتبہ ہے پس اس حکم بجا لانے کے لیے فرماتے تھے کہ پاکی بیان
کرتا ہوں اپنے رب کی جو کہ بلند مرتبہ ہے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ منکم بالتین والزیتون فانتہی
الی الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاہدین ومن قرأ لا اقسم بیوم القیمۃ فانتہی الی الیس ذلک بقادر علی ان
یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبای حدیث بعدہ یؤمنون فلیقل اٰمنا باللہ رواہ ابو داؤد والترمذی الی قولہ وانا علی ذلک
من الشاہدین) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تم میں سے سورۃ والتین والزیتون
پس پہونچے تا الیس اللہ باحکم الحاکمین یعنے کیا نہیں ہے اللہ بڑا حاکم سب حاکموں کا پس چاہیے کہ کہے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یعنے
ہاں اور میں اسپر شاہدوں میں سے ہوں اور جو شخص پڑھے لا اقسم بیوم القیمۃ پس پہونچے اس آیۃ تک الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی
یعنے کیا نہیں یہ خدا قادر اسپر کہ زندہ کرے مردوں کو پس چاہیے کہ کہے بلی یعنے ہاں قادر ہے اور جو کوئی پڑھے والمرسلات پس پہونچے اس آیۃ
تک فبای حدیث بعدہ یؤمنون یعنے پس ساتھ کس بات کے پیچھے اسکے ایمان لاوینگے پس چاہیے کہ کہے اٰمنا باللہ یعنے ایمان لایا میں ساتھ
اللہ کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ترمذی نے روایت کی اس قول تک وانا علی ذلک من الشاہدین یعنے والتین کی آیۃ کے جواب تک
ف بیچ جواب دینے ان آیتوں کے اور مانند انکے کے اختلاف ہے علماء کا نزدیک امام شافعی کے نماز میں بھی کہے خواہ فرض ہو یا نفل

اور باہر نماز کے بھی کہے اور نزدیک امام مالک کے باہر نماز کے کہے اور نماز نفل مین بھی اور فرضون مین نہ کہے اور امام اعظم کے نزدیک باہر نماز کے کہے اور نماز مین نہ کہے نہ نفلون مین نہ فرضون مین تاتو ہم نہووے کہ یہ الفاظ قرآن کے ہین اور تورپشتی نے کہا کہ اگر کوئی گمان کرے کہ یہ نماز مین تھا بنظر ظاہر اطلاق حدیث کے تو کہینگے ہم کہ یہ نماز نفل مین ہوگا نہ فرض مین جیسا کہ بیچ حدیث حذیفہ کے آیا ہو کہ جب آنحضرتؐ نماز شب کی ادا کرتے تھے نہ پہونچتے تھے آیت رحمت پر مگر کہ ٹھہرتے تھے اور طلب رحمت کی کرتے تھے اور نہ پہونچتے تھے آیۃ عذاب پر مگر کہ ٹھہرتے تھے اور پناہ مانگتے تھے عذاب سے اور کسی نے اُن نمازون مین کہ جہر کرتے تھے فرائض سے روایت نہین کی ہو ح (وعن جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیہم سورۃ الرحمن من اولہا الی اخرہا فسکتوا فقال لقد قرأتہا علی الجن لیلۃ الجن فکانوا احسن مردودا منکم کنت کلما اتیت علی قولہ فبای الاء ربکما تکذبن قالوا لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہو جابر سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب پر پس پڑھی اُنپر سورۃ الرحمن اول سے آخر تک پس صحابہ سب چپکے رہے پھر فرمایا حضرتؐ نے تحقیق پڑھی تھی مین نے یہ سورۃ جنون پر اُس رات کہ جمع ہوئے تھے جن یعنے ایمان لانے کے لیے اور قرآن سننے کے لیے پس تھے وہ اچھے جواب دینے مین تمسے تھا مین جبکہ پہونچتا تھا اوپر کہنے اس آیت کے فبای الاء ربکما تکذبان یعنے پس کون سی نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کی سے جھٹلاتے ہو تم اے جن وانس تو کہتے جواب مین لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنے نہین کوئی چیز نعمتون تیری سے اے رب ہمارے جھٹلاتے ہین پس تیرے ہی لیے سب تعریف ہو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہو

الفصل الثالث فصل تیسری (عن معاذ بن عبد اللہ الجہنی قال ان رجلا من جہینۃ اخبرہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی الصبح اذا زلزلت فی الرکعتین کلتیہما فلا ادری انسی ام قرأ ذلک عمدا رواہ ابو داود) روایت ہو معاذ بن عبد اللہ جہنی سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا جہینہ مین کا کہ خبر دی اُسنے معاذ کو یہ کہ سُنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی نماز صبح مین سورۃ اذا زلزلت دونون رکعتون مین پس نہین جانا مین نے کہ بھول گئے یا پڑھی یہ قصداً روایت کی یہ ابو داود نے ف یعنے ساری سورۃ پہلی رکعت مین پڑھی پھر ساری دوسری مین ظاہر یہ ہو کہ اس طرح قصداً حضرت صلعم نے پڑھا بیان جواز کے لیے کہ اصل سنت اسمین ادا ہو جاتی ہو اور افضل عدم تکرار ہو یعنے ایک سورۃ دو رکعتون مین مکرر نہ پڑھے خصوصًا فرائض مین ۰ ع (وعن عروۃ قال ان ابا بکر الصدیق صلی الصبح فقرأ فیہما بسورۃ البقرۃ فی الرکعتین کلتیہما رواہ مالک) اور روایت ہو عروہ سے کہ کہا تحقیق ابوبکر صدیقؓ نے نماز پڑھی صبح کی پس پڑھی دونون رکعتون مین سورۃ بقرہ روایت کی یہ مالک نے ف یعنے متفرق ایک سورۃ دونون مین پڑھی کہ کچھ ایک مین پڑھی کچھ ایک مین یہ بھی بیان جواز کے لیے کیا مداومت اسپر حضرتؐ سے ثابت نہین ہوتی اکثر پوری ہی سورۃ پڑھتے تھے اور یہ تفریق پڑھنا نادر تھا ۰ ع (وعن الفرافصۃ بن عمیر الحنفی قال ما اخذت سورۃ یوسف الا من قراءۃ عثمان ابن عفان ایاہا فی الصبح من کثرۃ ما کان یرددہا رواہ مالک) اور روایت ہو فرافصہ بن عمیر حنفی سے کہ کہا نہین سیکھی مین نے سورۃ یوسف مگر پڑھنے عثمان بن عفان کے سے اُسکو نماز صبح مین بسبب بہت پڑھنے اُنکے کے اُسکو روایت کی یہ مالک نے ف اگر کوئی کہے کہ علما مکروہ کہتے ہین مداومت کرنے کو سورۃ معینہ پر اسلیے کہ اسمین ترک کرنا باقی قرآن کا لازم آتا ہو پس منافی اس حدیث کے معلوم ہوتا ہو جواب اُسکا یہ ہو کہ علما جو مکروہ کہتے ہین مراد اُنکی مداومت کی تمام نمازون مین ہو اور حضرت عثمانؓ سے جو ثابت ہوا ہو یہ نہین ہو بلکہ کثرت خاص صبح ہی کی نماز مین تھی اور بعضے علما نے لکھا ہو کہ مداومت کرنی سورۃ یوسف کے پڑھنے پر باعث ہو حاصل ہونے سعادۃ شہادۃ کا (وعن عامر بن ربیعۃ قال صلینا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرأ فیہما بسورۃ یوسف وسورۃ الحج قراءۃ بطیئۃ قیل لہ اذا

لَقَدْ کَانَ یَقُوْمُ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ اَجَلْ رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے عمر بن الخطاب کے صبح کی
پس پڑھی اُسمین سورۂ یوسف اور سورۂ حج پڑھنا ٹھہر ٹھہر کر کہا گیا واسطے عامر کے اُسوقت البتہ کھڑے ہوتے ہونگے حضرت عمر وقت طلوع فجر
کے یعنے اول ہی وقت کھڑے ہوتے ہونگے کہ اس قدر پڑھتے تھے کہا کہ ہان روایت کی یہ مالک نے ف اول وقت صبح کی نماز پڑھنی جائز ہی
اسمین کچھ خلاف نہین پس یہ حدیث محمول ہی جواز پر نہ مختار یعنے اولویت پر اسلیے کہ حدیث مین نہین ہی دلالت اوپر ہمیشگی اُسکی کے ۞ ع
(وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَۃٌ صَغِیْرَۃٌ وَّلَا کَبِیْرَۃٌ اِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ بِہَا النَّاسَ
فِی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے دادا عبداللہ سے
کہ کہا اُسنے نہین مفصل سے کوئی سورۃ چھوٹی اور نہ بڑی مگر کہ مین نے سنی اوس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ امامت کرتے تھے ساتھ اُسکے
لوگون کی نماز فرض مین روایت کی یہ مالک نے ف یہ بیان جواز کے لیے تھا کہ لوگ معلوم کرین کہ ہر سورۃ پڑھنی نماز مین جائز ہی ۞ ع (وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ مُرْسَلًا) اور روایت ہی عبداللہ
بن عتبہ سے بن مسعود سے کہ کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب مین حٰم دخان روایت کی یہ نسائی نے بطریق ارسال کے ف
حٰم دونون رکعتون مین پڑھی ساری حٰم یا بعض ۞ ع ۞ باب الرکوع باب ہی بیچ بیان رکوع کے ف معنی رکوع کے لغت مین ہی جھکنا اور
یہ رکن ہی نماز کا ساتھ کتاب اللہ اور سنت کے اور خاص ہماری ہی نماز مین ہی اور اُمتون کی نماز مین نہین ۞ ع ۞ الفصل الاوّل فصل پہلی
(عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی انس سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کرو رکوع اور سجود کو پس قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون تمکو پیچھے اپنے سے روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد سیدھا کرنے سے ٹھہر ٹھہر کر کرنا ہی یعنے سجدہ اور رکوع کے ادا کرنے مین جلدی نکرے اور دیکھتا ہون پیچھے
اپنے سے یہ دیکھنا از راہ معجزے کے تھا تحقیق اسکی باب صفۃ الصلوٰۃ کی تیسری فصل مین گذر چکی ہی ۞ ع ۞ (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ رُکُوْعُ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُہٗ وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّکُوْعِ مَا خَلَا الْقِیَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی براء سے
کہ کہا تھا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ اُنکا اور بیٹھنا اُنکا درمیان دو سجدون کے اور جسوقت کہ اُٹھتے رکوع سے سوا کھڑے
رہنے اور بیٹھنے کے یہ چارون چیزین ہوتی تھین قریب برابر کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے قیام کہ اُسمین قراءۃ پڑھتے تھے
البتہ دراز ہوتا تھا اور قعود کہ جسمین التحیات پڑھتے تھے وہ بھی دراز ہوتا تھا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب آپسمین قریب
برابر کے ہوتے تھے مقدار مین (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ قَامَ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْہَمَ ثُمَّ یَسْجُدُ
وَیَقْعُدُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْہَمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ
کھڑے رہتے یہانتک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پھر سجدہ کرتے اور بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے یہانتک کہ کہتے ہم تحقیق ترک
کیا سجدہ روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے بعد رکوع کے دیر تک کھڑے رہتے حتی کہ ہم گمان کرتے کہ یہ رکعت کہ جسکا رکوع کیا ہی ترک کردی
اور قیام از سر نو شروع کیا اسی طرح بعد سجدے کے اتنی دیر ٹھہرتے کہ ہم جانتے کہ سجدہ کیا ہوا ترک کردیا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ درازی نوافل مین
ہوتی ہوگی یا فرضون مین ہوتی ہو کبھی کبھی واسطے بیان جواز کے ۞ ح ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ
اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم بہت کہتے رکوع اپنے مین اور سجدہ اپنے مین پاک ہی تو یا الٰہی ای پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہین ہم ساتھ تعریف تیری
کے یا الٰہی بخشش مجکو عمل کرتے تھے موافق قرآن کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے قرآن مین جو اللہ تعالی نے فرمایا ہی فسبح بحمد ربک
واستغفرہ یعنے پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اُس سے اس امر کو بجا لاتے تھے کہ رکوع اور سجود مین تسبیح اور تعریف
کرتے اور بخشش مانگتے اسلیے کہ رکوع اور سجود افضل احوال خضوع وخشوع کے ہین اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ سوا رکوع وسجود
کے بھی اسکو پڑھتے تھے آیا ہی کہ اکثر ذکر انحضرت صلعم کا آخر عمر مین بعد اُترنے سورۂ اذا جاء کے یہی تھا ٭ ح وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انھین سے یہ کہ نبی صلعم تھے کہتے رکوع اپنے
مین اور سجدہ اپنے مین بہت پاک ہی نہایت پاک ہی پروردگار [illegible] کا اور روح کا یعنے جبرئیل کا روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِى الدُّعَاءِ
فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق مین منع کیا گیا
ہون یہ کہ پڑھون مین قرآن رکوع کی حالت مین یا سجدے کی حالت مین پس ای پر رکوع جو ہی پس بڑائی بیان کرو اسمین رب کی اور
سجدہ جو ہی پس کوشش کرو دعا مانگنے مین پس لائق ہی یہ کہ قبول کیجاوے تمھارے لیے روایت کی یہ مسلم نے ف نہی قران پڑھنے کی
رکوع وسجود مین تنزیہی ہی اور بعضون نے کہا تحریمی اور موافق قیاس کے بھی ہی اللہ تعالی نے ہر ہیئت کو ہیئتون نماز سے مقرر کیا ہی واسطے
ایک نوع کے انواع ذکر سے پس قیام کو کہ اول ہیئت اور اعظم اُسکی ہی مقرر کیا واسطے قرآن کے کہ افضل ذکرون کا ہی اور بعد مقرر کرنے
اللہ تعالی کے گنجایش اسکی نہین رکھتا کہ خلاف اُسکا کرین اور اگر کرینگے تو حرام ہوگا یا مکروہ اور یہ امر تعبدی ہی کہ عقل ہماری کنہ اُسکی نہین
معلوم کر سکتی اور بڑائی بیان کرو رب اپنے کی رکوع مین یعنے سبحان ربی العظیم پڑھو اور سجدے مین جو دعا کرنے کو فرمایا تو دعا دو قسم کی ہوتی
ہی ایک تو یہ کہ اللہ تعالی سے مطلب اپنا مانگے اور دوسرے یہ کہ ثنا اور حمد اور تکبیر اُسکی کرے کریمون کی تعریف وغیرہ کرنی بھی حقیقۃ مین دعا ہی ہوتی
ہی پس سجدے مین جو بہت دعا کرنے کو فرمایا دونون قسمون کو شامل ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ نے کہ اقتصار ذکر ہی پر کیا اور صریح
دعا سے منع کرتے ہین وہ بھی بجا لانے امر دعا کے سے خالی نہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی من شغله ذكري عن مسئلتي اعطيته افضل ما اعطي السائلين
یعنے جسکو باز رکھا میرے ذکر نے سوال کرنے میرے سے دیتا ہون اُسکو افضل اُس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والون کو لیکن چاہیے یون کہ
اسوقت مین ذکر خلوص دل سے کرے اور بعضے محققین حنفیہ نے تطبیق اسمین یون بیان کی ہی کہ نوافل مین دعا صریح کرے اور فرائض
مین اقتصار تسبیحات پر کرے ٭ ع ح ٭ (وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہتا ہی امام سُنا اللہ نے واسطے اُسکے کہ تعریف کی اُسکی پس کہو یا الٰہی ای رب ہمارے واسطے تیرے ہی حمد ہی پس تحقیق
جو شخص کہ موافق ہو کہنا اُسکا کہنے فرشتون کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے گناہ اُسکے جو کہ پہلے کیے ہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
کلام متعلق اس مقام کا باب القراءۃ کی پہلی فصل مین گذر چکا اور گناہ صغیرہ موافق وعدے کے بخشے جاتے ہین اور کبائر بھی از راہ فضل کے
چاہے تو بخشدے ٭ ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا تھے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اُٹھاتے پیٹھ اپنی رکوع سے کہتے سُنا اللہ نے واسطے اُسکے کہ تعریف کی اُسکی یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے
تیرے ہی تعریف آسمانوں بھرا اور زمینوں بھرا اور بقدر بھرنے اُس چیز کے کہ چاہے تو بعد اسکے یعنے بعد آسمان و زمین کے اور چیزیں کہ ہنوز نہیں پیدا
کی ہیں پیدا کرے روایت کی یہ مسلم نے ف کلمات جو بعد ربنا لک الحمد کے ہیں نماز نفل میں پڑھتے ہیں حنفیہ کے نزدیک ۱۲ ع (وَعَنْ
اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا
شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اُٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے یا الٰہی اے پروردگار ہمارے واسطے
تیرے ہی تعریف آسمانوں بھرا اور زمین بھرا اور بقدر بھرنے اُس چیز کے کہ چاہے تو [illegible] چیز سے پیچھے آسمانوں و زمین کے اے لائق تعریف اور بزرگی
کے لائق تر ہے اُس چیز سے کہ کہا بندے نے یعنے حضرتؐ نے یا سب بندوں نے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں یا الٰہی نہیں کوئی روکنے والا
اُس چیز کو کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اُس چیز کو کہ منع کیا تو نے اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی روایت کی
یہ مسلم نے (وَعَنْ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ وَرَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقَالَ رَجُلٌ
وَرَاءَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ اٰنِفًا قَالَ اَنَا قَالَ رَاَیْتُ بِضْعَۃً وَّثَلٰثِیْنَ مَلَکًا یَّبْتَدِرُوْنَھَا اَیُّھُمْ یَکْتُبُھَا اَوَّلُ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ کہا تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اُٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سنا
اللہ نے واسطے اُسکے کہ تعریف کی اُسکی پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے حضرتؐ کے اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے تعریف بہت
پاک یعنے آمیزش شرک و ریا سے برکت کی گئی اُسمیں یعنے ساتھ کثرت اور اخلاص اور حضور کے پس جب پھرے حضرتؐ نماز سے فرمایا کون تھا
بولنے والا اب یعنے ان کلموں کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ میں تھا فرمایا کہ دیکھا میں نے کتنے اوپر تیس فرشتے ہیں کہ جلدی کرتے ہیں کہ کون اُنمیں سے لکھے ثواب اُن کلموں کا پہلے روایت کی یہ بخاری نے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِیْ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیْمَ ظَھْرَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَ
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ) روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کفایت کرتی اور
قبول نہیں ہوتی نماز آدمی کی یہانتک کہ سیدھی کرے پیٹھ اپنی رکوع میں اور سجدے میں روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور
ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف شرح منیۃ المصلی میں لکھا ہے کہ تعدیل ارکان کی یعنے رکوع سجود میں اتنا
ٹھہرنا کہ سب اعضا اپنے ٹھکانے پر آ جاویں فرض ہے نزدیک ابو یوسف کے اور تینوں اماموں کے بموجب اس حدیث کے اور ادنی مقدار اُسکی
بقدر ایک تسبیح کے ہے اور واجب ہے نزدیک ابو حنیفہ اور محمدؒ کے پھر کہا شرح منیہ میں کہ اسی طرح قومہ رکوع سے اور جلسہ دونوں سجدوں میں
اور طمانینت سب یہ فرض ہیں نزدیک ابو یوسف کے اور نزدیک امام اعظم اور امام محمدؒ کے سنت ہیں اور ابن ہمام نے کہا ہے لائق ہے کہ ہووے
قومہ اور جلسہ واجب ۱۲ ع (وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْھَا فِیْ
رُکُوْعِکُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ اجْعَلُوْھَا فِیْ سُجُوْدِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا جب
اُتری یہ آیۃ پس پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے بڑے کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم مضمون اس آیۃ کا رکوع اپنے میں یعنی
کہو سبحان ربی العظیم پھر جب اُتری یہ آیۃ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے بلند کی فرمایا کرو تم مضمون اسکا سجدے اپنے میں یعنے پڑھو سبحان

ربی الاعلی روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے (وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ) اور
روایت ہے عون بن عبداللہ سے اُسنے نقل کی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکوع کرے ایک
تمہارا پس کہے رکوع اپنے مین سبحان ربی العظیم تین بار پس تحقیق پورا ہوا رکوع اُسکا اور یہ ہے ادنی درجہ اُسکا اور جسوقت کہ سجدہ کرے پس کہے
سجدے اپنے مین پاک ہے پروردگار میرا بلند تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اُسکا اور یہ ادنی درجہ اُسکا ہے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور
ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے نہین سند اسکی متصل اسواسطے کہ تحقیق عون نے نہین ملاقات کی ابن مسعود سے ف یعنے ادنی درجہ
کمال سنت کا تین بار ہے والا اصل سنت ایکبار مین بھی ادا ہو جاتی ہے اور اوسط درجہ کمال کا پانچ بار ہے اور اعلی درجہ سات بار اور نہایت
کمال کی کچھ حد نہین اور بعضون نے دس تک کہا ہے اور بعضون نے قریب مقدار قیام کے لیکن امام کو رعایت مقتدیون کی لازم ہے اور
ساتھ حدیث منقطع کے دلیل پکڑنا ضرر نہین رکھتا اسلیے کہ اسپر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہے اجماعاً ۱۲ ح ع (وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ
وَتَعَوَّذَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهِ الْاَعْلٰى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہے حذیفہ
سے کہ اُنھون نے نماز پڑھی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے حضرت صلعم کہتے رکوع اپنے مین سبحان ربی العظیم اور سجدہ اپنے مین
سبحان ربی الاعلی اور نہین آتے تھے کسی آیہ رحمت پر مگر کہ ٹھہرتے اور مانگتے دعا اور نہین آتے کسی آیہ عذاب کی پر مگر کہ ٹھہرتے اور پناہ
مانگتے عذاب سے روایت کی یہ ترمذی اور ابی داؤد اور دارمی نے اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ نے قول اُنکے الاعلی تک اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث حسن صحیح ہے ف حمل کیا ہے اس حدیث کو علما ہمارے نے اور مالکیہ نے اسپر کہ یہ نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل تھی اسلیے
کہ وہ جائز نہین رکھتے ہین پناہ مانگنی اور دعا مانگنی درمیان قراءۃ کے نماز فرض مین اور ممکن ہے حمل اسکا جواز پر کہ کبھی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیان جواز کے لیے یون بھی کیا ہو فرضون مین اور لکھا ہے شیخ جزری نے کہ یہ حدیث مسلم نے بھی روایت کی ہے پس اسکو حسان
مین نہ لانا تھا بلکہ صحاح مین لانا مولف ۱۲ ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) روایت ہے عوف
بن مالک سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ رکوع کیا ٹھہرے بقدر سورۃ البقرہ کے اور کہتے تھے
رکوع اپنے مین پاک ہے صاحب قہر اور بادشاہت کا اور بڑائی اور بزرگی کا روایت کی یہ نسائی نے ف یہ نماز تہجد کی تھی اور بعضون نے
کہا ہے کہ نماز کسوف کی تھی ۱۲ ح (وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَسُجُوْدَهٗ
عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہے ابن جبیر سے کہ کہا سنا مین انس بن مالک سے کہ کہتے تھے نہین پڑھی مین نے
نماز پیچھے کسی کے بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بہت مشابہ ہو نماز مین ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جوان
سے یعنی عمر بن عبدالعزیز سے کہا ابن جبیر نے کہ کہا انس نے پس اندازہ کیا ہمنے حضرت صلعم کے رکوع کا یا عمر کے رکوع کا دس تسبیحیں اور

سجود انکے کا دس تسبیحین روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنی جتنی دیر میں کہ وہ رکوع کرتے یا سجدہ کرتے اتنی دیر میں ہم دس تسبیحیں پڑھتے
پس وہ بھی دس تسبیحین پڑھتے ہونگے یا کم یا زیادہ ح (وَعَنْ شَقِیْقٍ قَالَ اِنَّ حُذَیْفَةَ رَأٰی رَجُلًا لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰی
صَلٰوتَهٗ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ حُذَیْفَةُ مَا صَلَّیْتَ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِیْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی شقیق سے کہ کہا تحقیق حذیفہ نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہیں پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑھ چکا وہ نماز اپنی بلایا اسکو
اور کہا اسکو حذیفہ نے نہیں نماز پڑھی تو نے یعنے پوری کہا شقیق نے اور گمان کرتا ہون حذیفہ کو کہ اس شخص کو یہ بھی کہا اور اگر مرے یعنے بغیر
توبہ کے ایسی نماز سے تو مریگا اوپر غیر فطرت کے یعنے غیر طریقہ اسلام کے وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے کافر
مریگا روایت کی یہ بخاری نے ف وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تھا اسپر مبالغۃً اور تشدیدًا فرمایا کہ جب نماز پوری نہووے
تو گویا بالکل ہی نہوئی پس جو کوئی ترک کرتا ہی نماز قصدًا وہ کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر صحابہ اور تابعین کے اور نزدیک اکثرون کے جب کافر ہوتا ہی
کہ حلال جانکر ترک کرے غرض کہ ہر نوع اسکی وعید مین تامل کرے اور رکوع اور سجود اچھی طرح کیا کرے اسکے ترک کو سہل نجانے ع ح
(وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ یَسْرِقُ
مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بڑا لوگون
مین باعتبار چرانے کے وہ شخص ہی کہ چوری کرے نماز اپنی مین عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیونکر چراتا ہی نماز اپنی سے فرمایا نہ پورا کرے
رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اسکا روایت کی یہ احمد نے ف چور نماز کا مال کے چور سے بڑا اسلیے ہی کہ مال کا چرانے والا دنیا مین اس سے فائدہ
اٹھاتا ہی اور بخشوا لیتا ہی اسکے مالک سے یا کاٹے جاتے ہین ہاتھ اسکے پس نجات پاتا ہی عذاب سے آخرت مین بخلاف اس چور کے کہ وہ
چراتا ہی حق نفس اپنے کا ثواب سے اور بدل کرتا ہی اس سے عذاب کو اور ہاتھ کچھ لگتا نہین سوائے ضرر کے ع (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِی الشَّارِبِ وَالزَّانِیْ وَالسَّارِقِ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُنْزَلَ فِیْهِمُ الْحُدُوْدُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِیْهِنَّ عُقُوْبَةٌ وَاَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا
رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ نَحْوَهٗ) اور روایت ہی نعمان بن مرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا گمان کرتے ہو بیچ حق شراب
پینے والے کے اور زنا کرنے والے کے اور چوری کرنے والے کے یعنے گناہ انکا کس قدر ہی اور یہ پوچھنا پہلے نازل ہونے حدون کے تھا
کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی کہا کہ یہ ہین گناہ کبیرہ اور انمین ہی سزا اور بہت بری چوری چوری اسکی ہی کہ چراوے نماز اپنی
مین سے کہا صحابہ نے اور کس طرح چراوے نماز اپنی مین سے ای رسول خدا کے فرمایا نہ پورا کرے رکوع اسکا اور نہ سجدہ اسکا روایت کی یہ مالک
نے اور روایت کی دارمی نے مانند اسکے ف لفظ ترون ت کی زبر سے ہی معنی اسکے یہ ہین کہ کیا اعتقاد کرتے ہو اور ایک نسخہ مین ت کے
پیش سے ہی یعنے اسکے یہ ہین کہ کیا گمان کرتے ہو اور یہ پہلے نازل ہونے حدون کے تھا یہ راوی نے بیان کیا وجہ سوال کو کہ حضرت صلعم
نے یہ سوال پہلے اترنے حدون کے کیا تھا کہ جب تک برائی ان افعال کی اچھی طرح نہ معلوم تھی اور بعد اترنے حدون کے شک نرہا انکی برائی
مین ح باب السجود وفضلہ باب ہی بیچ بیان کیفیت سجدہ کرنے کے اور بزرگی اسکی کے ف معنے سجدے کی لغت مین ہین سر زمین پر
رکھنا اور عاجزی کرنی اور شرع مین معنے اسکے یہ ہین کہ سر زمین پر رکھنا اوپر وجہ مخصوص کے ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ

وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالْاَشْعَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر پیشانی پر اور دونون ہاتھون پر اور گھٹنون پر اور پنجون پر دونون قدمون کے اور نہ اکٹھا کرین ہم کپڑون کو اور نہ بالون کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر یعنے سجدے کے وقت یہ سب زمین پر رکھون اور اکثر امامون کا مذہب یہ ہی کہ سجدہ پیشانی اور ناک سے دونون سے کرے بغیر اسکے سجدہ روا نہین ہوتا اور امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے نزدیک اگر پیشانی سے فقط کرے جائز ہی لیکن مکروہ ہی بغیر عذر کے اور اگر ناک سے فقط کرے تو صاحبین اور شافعی کے نزدیک جائز نہین مگر جبکہ پیشانی مین عذر ہو تو ناک سے جائز ہی اور امام ابو حنیفہ سے دو روایتین ہین ایک روایت مین جائز نہین اور ایک روایت مین جائز ہی لیکن مکروہ اور رکھنا قدمون کا سجدے مین ضرور ہی اگر دونون پانون سجدے مین اُٹھالے نماز فاسد ہوتی ہی اور اگر ایک اُٹھالے تو مکروہ ہی اور سجدے مین فرض ہی رکھنا اُنگلی قدم کا طرف قبلہ کے اگرچہ ایک ہو اور اگر نہ رکھے تو نہین جائز اور لوگ اس سے ہین غافل کذا فی الدر المختار اور دوسری جگہ درمختار مین ذکر کیا ہی کہ فرض ہی سجدہ کرنا ساتھ پیشانی کے اور دونون قدمون کے اور رکھنا ایک اُنگلی کا دونون قدمون مین سے شرط ہی اور رکھنا ہاتھون کا اور زانو کا سنت ہی نزدیک حنفیہ اور شافعیہ کے اور نہ اکٹھا کرین کپڑون کو یعنے سجدے مین جاتے وقت کپڑے سمیٹین تا خاک آلودہ نہون اس سے بھی منع فرمایا بغیر اس غرض کے یون ہین سمیٹین یا دامن باندھ لین یہ بھی منع ہی اور اکٹھا کرنا بالون کا یہ ہی کہ جمع کرکے دستار وغیرہ مین رکھ لے یہ بھی مکروہ ہی چاہیے یون کہ چھوڑے رکھے تا وہ بھی سجدہ کرین ؁ ع ح ( وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہرو تم سجدے مین اور نہ بچھاوے ایک تمہارا دونون ہاتھ اپنے مانند بچھانے کتے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہی کہ مراد اعتدال سے طمانینت ہی یعنے خاطر جمعی سے سجدے مین ٹھہرنا اور طیبی نے کہا ہی کہ مراد اعتدال سے سجدے مین یہ ہی کہ ہموارہ رکھے منھ اور زمین پر رکھے دونون ہاتھ اور اُٹھائے رکھے زمین سے دونون کہنیان اپنی اور الگ رکھے پیٹ کو رانون سے ؁ ح ( وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سجدہ کرے تو پس رکھ زمین پر دونون ہاتھ اپنے اور بلند کر دونون کہنیان اپنی روایت کی یہ مسلم نے ف سجدے مین ہاتھ زمین پر کانون کے سامنے رکھے اور انگلیان ملی رکھے اور ہاتھ کھلے رکھے کہ کپڑے سے ڈھکنے مکروہ ہین اور بلند کر کہنیان یعنے زمین سے یا دونون پہلوون سے یہ حکم خاص مردون ہی کے لیے ہی عورتون کو چاہیے کہ کہنیان زمین پر رکھین اور پہلوون سے ملی رکھین کہ ستر اسمین خوب ہوتا ہی ؁ ع ح ( وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ هٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوُدَ كَمَا صَرَّحَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِاِسْنَادِهِ وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ) اور روایت ہی میمونہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سجدہ کرتے فرق سے رکھتے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ اگر بچہ بکری کا چاہتا گذرنا نیچے ہاتھون اُنکے کے تو گذر جاتا یہ لفظ ابو داؤد کے ہین جیسا کہ خود بیان کیا بغوی نے شرح السنہ مین ساتھ اسناد اپنی کے اور مسلم مین معنے اسکے ہین یعنے لفظ اَسکے اور ہین کہ وہ یہ ہین کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت سجدہ کرتے اگر چاہتا بچہ بکری کا گذرنا آگے ہاتھون اُنکے کے البتہ گذر جاتا ف فرق سے رکھتے دونون ہاتھ اپنے یعنے دونون بازو پہلو سے اور پیٹ ران سے الگ رکھتے اور بکری کا بچہ جب پیدا ہوتا ہی تو اُسکو سخلہ کہتے ہین اور جب ذرا بڑا ہوتا ہی اور راہ چلنے لگتا ہی تو اُسکو بہمہ

کہتے ہیں اور یہ لفظ ابو داؤد کے ہیں مقصود مؤلف کا اعتراض کرنا ہے صاحب مصابیح پر کہ الفاظ ابو داود کو پہلی فصل میں لانا مناسب نہ تھا کیونکہ اسمین شیخین ہی کی روایتین ہوتی ہیں * ح * (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَالِکٍ ابْنِ بُحَیْنَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سجدہ کرتے کھولتے ہاتھ اپنے یہانتک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلون انکی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بحینہ نام عبد اللہ کی ماں کا ہے اور مالک باپ عبد اللہ کا ہے اسلیے مالک کو ساتھ تنوین کے پڑھتے ہیں اور الف درمیان مالک اور ابن کے ثابت رکھتے ہیں تا نجانین لوگ کہ مالک بیٹا بحینہ کا ہے بلکہ عبد اللہ ہی کی دونون صفتین ہین ابن مالک بھی اور ابن بحینہ بھی اور ظاہر یہ ہے کہ جس نماز مین کہ عبد اللہ نے حضرت کو دیکھا اسمین بدن مبارک پر کپڑا نہ تھا یا مراد یہ ہے کہ جگہ بغل کی معلوم ہوتی تھی اور سفیدی بغلون کی اسلیے تھی کہ بغلین حضرت کی سفید تھین جیسا کہ تمام بدن تھا کہ مکدر اور سیاہ نہ تھین جیسی کہ اور لوگون کی ہوتی ہین * ح * (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے سجدے اپنے مین یا الٰہی بخش میرے لیے گناہ میرے سب چھوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور چھپے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے کبھی یہ دعا پڑھتے تھے پھر احتمال ہے کہ تسبیح کے ساتھ پڑھتے ہون یا بدون اسکے اور چھپے گناہون سے وہ مراد ہین کہ لوگون سے چھپے ہوئے ہین والا اللہ تعالی کے آگے دونون برابر ہین یعلم السر واخفی یعنے جانتا ہے وہ پوشیدہ اور بہت پوشیدہ کو * ع * (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُہٗ فَوَقَعَتْ یَدِیْ عَلٰی بَطْنِ قَدَمَیْہِ وَہُوَ فِی الْمَسْجِدِ وَہُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَہُوَ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہ پایا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونے پر پس ڈھونڈھا مین نے انکو پس جا پہونچے ہاتھ میرے حضرت کے قدمون پر اس حال مین کہ وہ سجدے مین تھے اور دونون قدم کھڑے تھے اور وہ کہتے تھے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ رضامندی تیری کے غضب تیرے سے یعنے ان افعال سے کہ لازم کرے غصہ کو مجھپر یا میری امت پر اور ساتھ عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے تجھسے یعنے ساتھ رحمت تیری کے قہر تیرے سے نہین گن سکتا مین تعریف تجھپر تو ویسا ہی ہے کہ جیسی تعریف کی تو نے اوپر ذات اپنی کے روایت کی یہ مسلم نے ف اعوذ بک منک حاصل پہلے فقرون کا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چھونے سے وضو مرد کا نہین ٹوٹتا جیسے کہ مذہب ہمارا ہے اور نہین گن سکتا مین تعریف تجھپر یعنے مین طاقت نہین رکھتا کہ تیری تعریف کر سکون جیسا کہ تو مستحق ہے اسکا تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تعریف کی تو نے اپنی ذات پر یعنے اس آیت مین فللہ الحمد رب السموٰت ورب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم یعنے اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے کہ وہ پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا ہے پروردگار عالمون کا اور اسی کے لیے ہے بزرگی آسمانون مین اور زمین مین اور وہ غالب دانا ہے * ع * (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَہُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک ہونا بندے کا اپنے رب سے متحقق ہے اس حال مین کہ وہ سجدے مین ہوتا ہے پس بہت کرو دعا روایت کی یہ مسلم نے ف اللہ تعالی ہر حال بندے سے نزدیک ہے اور سجدے مین سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے یعنے راضی ہوتا ہے بندے سے اور دعا قبول کرتا ہے اسلیے حکم دعا کا فرمایا * ع * (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَاَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَۃَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلَتَاہُ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ

فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت
کہ پڑھتا ہے بیٹا آدم کا آیت سجدے کی پھر سجدہ کرتا ہے یعنے پڑھنے والا یا سننے والا ایک طرف ہوجاتا ہے شیطان روتا ہوا کہتا ہے ای مصیبت مجھے حکم کیا گیا
بیٹا آدم کا ساتھ سجدے کے پس سجدہ کیا پس اُسکو بہشت ہے اور حکم کیا گیا میں ساتھ سجدے کے پس نافرمانی کی میں نے پس میرے لیے آگ ہے
روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِيْ سَلْ فَقُلْتُ
أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ربیعہ بن کعب سے
کہا تھا میں کہ رات گذارتا تھا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا میں حضرت کے پاس پانی وضو کا اور حاجت آنکی یعنے مسواک
اور مصلی وغیرہ پس کہا مجکو مانگ یعنے جو چاہ خیر دنیا و آخرت کا پس کہا میں نے مانگتا ہوں آپ سے رفاقت بہشت میں کہا یا سوائے اسکے
یعنے سوال تیرا یہی ہے یا سوائے اسکے اور یعنے یہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہے بہت بڑا ہے کچھ اور چاہ کہا میں نے مطلب میرا وہی ہے کہ عرض کیا میں نے فرمایا
پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے روایت کی یہ مسلم نے ف پس فرمایا مانگ یہ بسبب خوش ہونے کے فرمایا
بیچ مقام مکافات کے یعنے بدلے میں خدمت کے اور پس مدد کر میری یعنے اگر مصر ہے تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول
مطلب اپنے کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے یعنے بسبب نماز پڑھنے اور دعا کرنے کے سجدون میں قابل اس مرتبہ کا ہوگا یعنے میں دعا کرتا ہوں
اور حاصل ہونے شفاعت میں کوشش کرتا ہوں بشرطیکہ جو کچھ فرماؤں تو بھی اسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفاعت اور تدبیر کار کی یہی ہے بیت
فتح قفل ارچہ کلید است ای عزیز ✦ جنبش از دست تو میخواہند نیز ✦ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگون کی اور راضی کرنا آنکو موجب
سعادت اور حصول کرامت کا ہے خصوصاً رضاے سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات کے ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور اس
مین تنبیہ ہے اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ مطلوب سوائے نعمتون آخرت کے کہ باقی اور دائم ہے نرکھے اور طرف لذتون دنیاے فانی کے
التفات نہ کرے لیکن شرط یہ ہے کہ بندگی میں اپنی طرف سے قصور نکرے نری ہوس اور آرزو اکتفا نہین کرتی کہ بیکار بیٹھنا اور آرزو رکھنی لغو اسرد
کونہ ہے بیت کار کن کار بگذر از گفتار ✦ کاندرین راہ کار دارد کار ✦ ح ع (وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ
فَقَالَ لِيْ مِثْلَ مَا قَالَ لِيْ ثَوْبَانُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے معدان بن طلحہ سے کہ کہا ملاقات کی میں نے ثوبان سے کہ چیلہ آزاد تھا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا پس کہا میں نے خبر دو مجھکو ساتھ ایک عمل کے کہ کرون میں اسکو تا داخل کرے مجھکو اللہ بسبب اسکے بہشت میں پس چپ رہا
پھر پوچھا میں نے اُسکو پس چپ رہا پھر پوچھا میں نے اُس سے تیسری بار پس کہا پوچھا تھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا
لازم کر اپنے پر بہت سجدے کرنے واسطے خدا کے پس تحقیق تو نہین سجدہ کریگا واسطے اللہ کے کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا تجھکو اللہ بسبب اُسکے
باعتبار درجہ کے اور دور کریگا تجھسے بسبب اُسکے گناہ کہا معدان نے پھر ملاقات کی میں نے ابو درداء سے پس پوچھا میں نے اُنسے پس کہا
واسطے میرے مانند اُس چیز کے کہ کہا مجھسے ثوبان نے روایت کی یہ مسلم نے ف ثوبان نے دو بار میں جواب نہ دیا تا رغبت اور شوق سائل
کو زیادہ ہوا اور مراد سجدون سے سجدے نماز کے ہین یا تلاوت کے یا شکر کے ✦ ح ع

## الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) روایت ہی وائل بن حجر سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ ارادہ کرتے سجدہ کرنے کا
رکھتے دونوں گھٹنے اپنے پہلے ہاتھوں اپنے سے اور جس وقت کہ ارادہ اُٹھنے کا کرتے اُٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے پہلے گھٹنوں اپنے سے روایت
کی ہی ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہی قول ہی ابو حنیفہ اور شافعی کا اور ایک روایت ابو داؤد کی میں آیا ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں اپنے پر اور ٹیکتے تھے ہاتھ اپنے ران اپنی پر اور لکھا ہی علما نے کہ رکھنا اعضاے سجدے کا زمین پر باعتبار قرب
کے ہی کہ جو عضو زمین سے نزدیک تر ہی رکھنا اُسکا پہلے ہی اور اُٹھانے میں برخلاف اسکے اور بیچ رکھنے پیشانی اور ناک کے ترتیب نہیں کہ دونوں
بیچ حکم ایک عضو کے ہین اور نزدیک بعضوں کے ناک پہلے رکھے کہ نزدیک تر ہی ساتھ زمین کے اور شمنی نے کہا ہی کہ اگر دشوار ہو رکھنا زانوؤں
کا پہلے ہاتھ کے سبب کسی عذر کے مانند موزہ وغیرہ کے تو رکھے ہاتھ پہلے گھٹنوں کے ع ح (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْرُکْ کَمَا یَبْرُکُ الْبَعِیْرُ وَلْیَضَعْ یَدَیْہِ قَبْلَ رُکْبَتَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ قَالَ اَبُوْسُلَیْمَانَ الْخَطَّابِیُّ حَدِیْثُ
وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَثْبَتُ مِنْ ہٰذَا وَقِیْلَ ہٰذَا مَنْسُوْخٌ) اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سجدہ کرے
ایک تمھارا پس نہ بیٹھے جیسا بیٹھتا ہی اونٹ اور چاہیے کہ رکھے دونوں ہاتھ اپنے پہلے زانوؤں اپنے سے روایت کی ہی ابو داؤد اور نسائی اور
دارمی نے کہا ابو سلیمان خطابی نے کہ حدیث وائل بن حجر کی بہت ثابت ہی اس حدیث سے اور کہا گیا یہ حدیث منسوخ ہی ف نہ بیٹھے
مانند بیٹھنے اونٹ کے یعنی گھٹنے نہ رکھے پہلے ہاتھوں کے جیسے کہ اونٹ بیٹھتا ہی شابہت دی اُسکو ساتھ بیٹھنے اونٹ کے باوجودیکہ اونٹ
رکھتا ہی ہاتھ پہلے پانوں کے اسلیے کہ گھٹنا آدمی کا پانوں میں ہوتا ہی اور گھٹنا جانور کا ہاتھ میں پس جب گھٹنے پہلے رکھے تو مشابہ ہوا اونٹ کے
بیٹھنے کے پس یہ حدیث مخالف ہوئی حدیث اول کے کہ وہ دلالت کرتی ہی اوپر رکھنے زانوؤں کے پہلے ہاتھوں کے اور درمیان اماموں
کے بھی اختلاف ہی جمہور ائمہ اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل عمل حدیث وائل بن حجر پر کہ پہلے گذری کرتے ہین کہ زانو پہلے ہاتھوں کے
رکھتے ہین اور مالک اور اوزاعی اور ایک جماعت علما کی عمل اس حدیث ابو ہریرہ پر کرتے ہین کہ ہاتھ پہلے زانوؤں کے رکھتے ہین پس
لکھا ہی علما نے کہ حدیث وائل کی صحیح تر اور مشہور تر ہی حدیث ابو ہریرہ کی سے اور ایک جماعت نے حفاظ سے اُسکو تصحیح کیا ہی اور ترجیح دیا ہی
اور جب دو حدیثین مخالف آتی ہین تو عمل حدیث قوی تر اور صحیح تر پر کرتے ہین اور بعضوں نے کہا ہی کہ حدیث وائل کی ناسخ ہی حدیث
ابی ہریرہ کی اور بیچ صحیح ابن خزیمہ کے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو ابتدا کرتے تھے ساتھ گھٹنوں کے پس
انھین دونوں وجہوں پر اشارہ کیا مولف نے ساتھ قول اپنے کے قال ابو سلیمان آخر تک ع ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاہْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابن عباس
سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان دونوں سجدوں کے یا الٰہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ہدایت کر مجھکو اور عافیت سے
رکھ مجھکو یعنی بلیات دارین اور امراض ظاہر اور باطن سے اور روزی دے مجھکو روایت کی ہی ابو داؤد اور ترمذی نے (وَعَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے کہتے درمیان دونوں سجدوں کے یا الٰہی میرے بخش مجھکو روایت کی ہی نسائی اور دارمی نے ف ابن ماجہ کی روایت مین
اس کلمہ کو تین بار کہنا آیا ہی ع ح (اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ) فصل تیسری (عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ
نَقْرَۃِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ یُّوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَکَانَ فِی الْمَسْجِدِ کَمَا یُوْطِنُ الْبَعِیْرُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) روایت ہی عبد الرحمن

بن شبل سے کہ کوا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھونگ مارنے کوے کی سے اور بچھانے درندے کے سے اور یہ کہ جگہ مقرر کر رکھے آدمی مسجدون
مین جیسا کہ مقرر کرتا ہے اونٹ روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف یعنے سجدے سے سر جلدی نہ اٹھا لیا کرے جیسے کہ کوا دانہ اٹھانے کے
وقت جلدی سے چونچ زمین پر مار کر دانہ اٹھا لیتا ہے اور سجدے کے وقت پہونچے زمین پر نہ بچھا وے جیسے کہ درندے جانور ہاتھ بچھا کر بیٹھتے ہین مثل
کتے بھیڑیے وغیرہ کے اور مسجد مین نماز کے لیے ایک جا نہ مقرر کرے کہ اپنے سوا کسی کو وہان نہ بیٹھنے دے جیسے اونٹ ایک جا مقرر کر لیتا ہے
کہ اور اونٹ وہان نہین بیٹھتا مسجد جگہ سب مسلمانون کی ہے اپنے لیے ایک مکان خاص مقرر کرنا اور اور کو اس سے منع کرنا مکروہ اور ممنوع ہے اور حلوانی
سے منقول ہے کہ ہمارے علما کے نزدیک مکروہ ہے یہ کہ پکڑے مسجد مین مکان معین کہ اسمین نماز پڑھے اسلیے کہ عبادت عادت ہو جاتی ہے اسمین اور بخاری
ہوتی ہے اسکے غیر مین اور عبادت جب عادت ہو تو ترک کرے اسکو خانہ اسی لیے مکروہ ہے روزہ ہمیشہ کا انتہی پس کیا حال ہے اسکا کہ مسجد مین جگہ مقرر
کرے واسطے غرض فاسد کے ۱۲ ح ع (وعن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انی احب لک ما احب لنفسی واکرہ لک ما اکرہ
لنفسی لا تقع بین السجدتین رواہ الترمذی) اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ تحقیق مین دوست رکھتا ہون تیرے
لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہون واسطے نفس اپنے کے اور مکروہ رکھتا ہون تیرے لیے وہ چیز کہ مکروہ رکھتا ہون واسطے نفس اپنے کے نہ اقعا کر
درمیان دو سجدون کے روایت کی یہ ترمذی نے ف معنی اقعا کے یہ ہین کہ لگاوے آدمی سرین اپنے زمین سے اور کھڑا رکھے ران اور پنڈلیون
کو اور رکھے ہاتھ اپنے زمین پر مانند کتے کے قول صحیح تر معنے اقعا کے یہی ہے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ پنجے کھڑے کرکے ایڑیون پر درمیان
مین سجدون کے بیٹھے اور اور بھی معنے اقعا کے علما نے لکھے ہین غرضکہ یہ مکروہ ہے سب علما کے نزدیک ۱۲ ح ع (وعن طلق بن علی الحنفی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ عز وجل الی صلوۃ عبد لا یقیم فیہا صلبہ بین خشوعہا وسجودہا رواہ احمد) اور روایت ہے طلق
بن علی حنفی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اس بندے کے کہ نہین سیدھی کرتا بیچ
پیٹھ اپنی وقت رکوع کے اور سجدے کے روایت کی یہ احمد نے ف یعنے نماز قبول نہین کرتا ہے اللہ اسکی کہ رکوع اور سجدے مین پیٹھ اپنی سیدھی اور
درست نہین رکھتا ۱۲ ح (وعن نافع ان ابن عمر کان یقول من وضع جبہتہ بالارض فلیضع کفیہ علی الذی وضع علیہ جبہتہ ثم اذا رفع
فلیرفعہما فان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ رواہ مالک) اور روایت ہے نافع سے یہ کہ ابن عمر تھے کہتے جو شخص کہ رکھے پیشانی اپنی زمین پر
یعنے سجدہ کرے پس چاہیے کہ رکھے دونون ہاتھ اپنے اس جگہ پر کہ رکھی ہے اسپر پیشانی اپنی پھر جس وقت اٹھے پس اٹھا وے دونون ہاتھون
کو اسلیے کہ دونون ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہین جیسا کہ سجدہ کرتا ہے منہ روایت کی یہ مالک نے ف رکھے دونون ہاتھ اس جگہ پر کہ رکھی ہے اسپر
پیشانی اپنی یعنے ہاتھ برابر پیشانی کی جگہ کے رکھے جیسے کہ مختار ہمارے نزدیک ہے نہ برابر مونڈھون کے جیسے کہ مختار شافعی کا ہے یا معنی یہ ہین
کہ ہاتھ بھی زمین پر اسطرح رکھے کہ جسطرح پیشانی رکھی ہے یعنے قبلہ رخ ۱۲ ع ح باب التشہد باب ہے بیچ بیان تشہد کے ف معنی
شہادۃ کے ہین خبر سچ دینی کہ اسمین دل ساتھ زبان کے موافق ہوا اور گواہی دینی اور تشہد گواہ ہونا اور اظہار کرنا اس علم کا کہ دل مین ہے
اور شرع مین تشہد کہتے ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ کو اور ذکر کو کہ قعدہ نماز مین پڑھتے ہین یعنے التحیات کو
تشہد اسلیے کہا کہ اسمین کلمہ شہادتین کا بھی ہوتا ہے ۱۲ ح الفصل الاول فصل پہلی (عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی وعقد ثلثۃ وخمسین واشار بالسبابۃ
وفی روایۃ کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع یدیہ علی رکبتیہ ورفع اصبعہ الیمنی التی تلی الابہام یدعو بہا ویدہ الیسری علی رکبتہ

بَاسِطُهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹھتے بیچ تشہد کے رکھتے بایان ہاتھ اپنا
بائین گھٹنے اپنے پر اور رکھتے داہنا ہاتھ اپنا داہنے گھٹنے اپنے پر اور بند کرتے ہاتھ ساتھ گنتی ترپن کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی شہادت
کے اور ایک روایت مین یون ہی کہ تھے جسوقت کہ بیٹھتے نماز مین رکھتے دونون ہاتھ اپنے اوپر گھٹنون اپنے کے اور اٹھاتے انگلی اپنی
داہنی وہ جو نزدیک انگوٹھے کے ہی دعا مانگتے ساتھ اسکے یعنے اشارہ وحدانیت کا کرتے ساتھ اسکے اور رکھتے بایان ہاتھ اپنا اوپر زانو اپنے
کے کھلا ہوا اسپر روایت کی یہ مسلم نے ف ہاتھ کھلا ہوا قبلہ رخ قریب زانو کے یعنے ران پر رکھتے اور بند کرتے ہاتھ ساتھ گنتی ترپن کے
یعنے اہل حساب گنتی کے وقت انگلیان بند کرتے جاتے ہین اور ہر ایک کو واسطے عدد معین کے مقرر کیا ہی کہ اکائیون کے لیے یہان
رکھے اور دہائیون کے لیے یہان اور سیکڑون کے لیے یہان اور ہزارون کے لیے یہان پس کہا راوی نے کہ حضرت نے اشارہ کے
لیے اسطرح انگلی بند کی جسطرح ترپن کے لیے بند کرتے ہین صورت اسکی یہ ہی کہ بند کرلے چھنگلیا اور اسکے پاس کی انگلی اور بیچ کی انگلی
اور انگلی شہادت کی کھلی رکھے اور رکھے انگوٹھے کے سر کو انگلی شہادت کی جڑ مین امام شافعی نے اور امام احمد نے ایک روایت مین اسی
حدیث پر عمل کیا ہی اور ایک عقد تسعین ہی یعنے نوے کی اسکی صورت یہ ہی کہ بند کرے چھنگلیا اور اسکے پاس کی انگلی اور رکھ دے انگلی شہادت
کی اور رکھے سر انگوٹھے کا اوپر بیچ کی انگلی کے اور حلقہ کرے نزدیک حنفیہ کے اور مختار مذہب امام احمد مین یہی ہی اور شافعی کا بھی ایک قول
قدیم کے ساتھ اسکے قایل ہین اور یہی حدیث مسلم کے عبد اللہ بن زبیر سے کہ آگے مذکور ہی آویگا اور یہی حدیث احمد اور ابو داود کے بھی
وائل بن حجر سے آیا ہی اور نزدیک مالک کے بند کرے سب انگلیان داہنے ہاتھ کی اور کھلی رکھے انگلی شہادت کی اور بیچ بعضی حدیثون کے
اشارہ بغیر عقد کے بھی آیا ہی اور مختار بعضے حنفیہ کا بھی یہی ہی غالبًا عمل آنحضرت کا بھی مختلف تھا کبھی اسطرح اور کبھی اسطرح اور وجہ تطبیق
کی بیچ اکثر جگہون کے کہ روایت مختلف آئی ہین یہی ہی اور جاننا چاہیے کہ حنفیہ ماوراء النہر اور ہندوستان کے نے اس عمل عقد اور اشارت
کو ترک کیا ہی اور متقدمین کرتے تھے اور انکے متاخرین مین اختلاف ظاہر ہوا ہی لیکن مختار نزدیک علماے حرمین کے اور اور شہرون عرب کے
کرنا اسکا ہی اور شیخ ابن الہمام محقق حنفیہ کے نے کہا ہی کہ بیچ اول تشہد کے شہادتین تک ہاتھ کھلا رکھے اور بیچ وقت تہلیل کے انگلیان بند
کرے اور اشارہ کرے اور کہا ہی کہ منع کرنا اشارہ کو خلاف روایت اور درایت کے ہی اور محیط مین لکھا ہی کہ اٹھانا داہنے سبابہ کا نزدیک
ابی حنیفہ اور محمد کے سنت ہی اور اسیطرح ابو یوسف سے روایت کیا گیا ہی اور علامہ نجم الدین زاہدی نے کہا کہ متفق ہین روایات اصحاب
ہمارے کی کہ یہ سنت ہی پس جب مذہب ائمہ کا محدثین اور فقہا اور بہت صحابہ اور تابعین اور علما کوفہ اور مدینہ کا کرنا اشارہ کا ہوا اور بہت
حدیثین اور اقوال صحابہ کے اسمین وارد ہوے ہون تو عمل کرنا اسپر اولے اور ارجح ہی اور صورت اشارہ کی یہ ہی کہ اٹھاوے انگلی وقت کہنے
الا اللہ کے نزدیک شافعیہ کے اور ہمارے نزدیک اٹھاوے وقت کہنے لا الہ کے اور رکھ دے نزدیک کہنے الا اللہ کے اور چاہیے کہ اشارہ اوپر کی جانب نہ کرے
تا وہم نہ دلاوے جہت کا اور دعا مانگتے یعنے اشارہ ساتھ وحدانیت حق کے کرے نزدیک کہنے لا الہ الا اللہ کے جیسا کہ مذکور ہوا اور ذکر کو دعا بھی کہتے ہین اسلیے
کہ اس سے بھی لایق انعام اور اکرام کے ہوتا ہی * ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى
عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹھتے یعنے نماز مین تشہد پڑھنے کو رکھتے داہنا ہاتھ اپنا اوپر داہنی ران اپنی کے
اور بایان ہاتھ اپنا اوپر بائین ران اپنی کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی شہادت اپنی کے اور رکھتے انگوٹھا اپنا اوپر بیچ کی انگلی اپنی کے اور پکڑتے بائین

ہاتھ اپنے سے گھٹنا اپنا یعنے کبھی یون بھی کرتے روایت کی یہ مسلم نے ف ہمارے مذہب مین اشارہ کے وقت اسی طرح حلقہ کرتے ہین اور
شافعی کے یہان جب سے التحیات کے لیے بیٹھے اسوقت سے حلقہ کرے اور ہمارے نزدیک اشارہ کے وقت حلقہ کرے ﴿ع ح﴾ (وعن
عبد اللہ بن مسعود قال کنا اذا صلینا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلنا السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی جبرئیل السلام علی میکائیل
السلام علی فلان فلما انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبل علینا بوجہہ قال لا تقولوا السلام علی اللہ فان اللہ ہو السلام فاذا جلس احدکم
فی الصلوٰۃ فلیقل التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین فانہ اذا
قال ذلک اصاب کل عبد صالح فی السماء والارض اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ثم لیتخیر من الدعاء اعجبہ الیہ فیدعوہ
متفق علیہ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے ہم جس وقت کہ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتے ہم یعنے بیچ بیٹھنے تشہد کے
پہلے شروع ہونے اسکے کے سلام ہے اللہ پر پہلے سلام بھیجنے کے اوپر بندون اسکے کے سلام ہے جبرئیل پر سلام ہے میکائیل پر سلام ہے اوپر فلانے کے یعنے
اور فرشتے پر فرشتون مین سے یا نبی پر انبیا مین سے پس یہ کلمات عوض التحیات کے پڑھا کرتے تھے پس جبکہ پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنے فارغ ہوئے نماز سے متوجہ ہوئے پھر ساتھ منھ اپنے کے یعنے نہ ساتھ تر سے کلام کے فرمایا نہ کہو سلام اللہ پر اسلیے کہ اللہ خود سلام ہے یعنے سالم ہے
سب نقصانون سے اور آفتون سے اور دیتا ہے سلامتی بندون کو آفات ظاہر اور باطن کی سے پس سلامتی اسکے لیے ثابت ہے اور اسی سے ہے
اور دعا کرنی ساتھ سلامتی کے اسکے لیے چاہیے کہ جسکو احتیاج ہو اور خوف ہو نقصان کا پس جب بیٹھے ایک تمھارا نماز بیچ پس چاہیے کہ کہے
بندگی منھ سے کہنے کی یعنے جو کچھ کہ منھ سے پڑھتے ہین اور اچھی بات منھ سے نکالتے ہین واسطے اللہ کے ہے اور بندگی بدن کی یعنے نماز روزہ اور
بندگی مال کی یعنے زکوٰۃ وغیرہ یہ بھی اللہ ہی کے لیے ہے سلامتی ہو تجھ پر سب آفتون سے اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی سلام ہے ہم پر یعنے
جو کہ حاضر ہین قسم انسان اور ملائکہ اور جنات سے اور اوپر بندون نیکبخت اللہ کے پس تحقیق جب کہتا ہے یہ دعا نمازی پہونچتی ہے برکت اسکی ہر
بندے نیک کو کہ آسمان مین ہے اور زمین مین ہے بعد اسکے ختم شہادتین پر کیا کہ خلاصہ کار اور اصل تمام اعمال کا ہے فرمایا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین
کوئی معبود قابل بندگی کے سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد بندے اسکے ہین اور رسول اسکے پھر چاہیے کہ اختیار کرے دعا
مین سے جو کہ خوش آوے اسکو پس دعا مانگے اللہ سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن مالک نے کہ روایت کی گئی ہے کہ جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو ثنا کی اللہ تعالیٰ کی ساتھ ان کلمات کے التحیات للہ والصلوٰت والطیبات پس فرمایا اللہ تعالیٰ
نے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس فرمایا حضرت صلعم نے علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پس کہا جبرئیل نے اشہد ان لا الہ
الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ انتہی اور قید صالح کی اسلیے لگائی کہ سلام کرنا نہین لائق ہے مفسد کو اور بندہ صالح وہ ہے کہ قائم ہو ساتھ حقوق
اللہ تعالیٰ کے اور بندون کے اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ صلاح ایک حالت ہے کہ زوال ہو ارادہ اپنے کا اور
قائم ہو مراد حق پر چاہیے کہ ایسا راضی برضا اور سونپنے والا امور اپنے کا طرف اللہ تعالیٰ کے ہو جیسے لڑکا بیچ ہاتھ دایہ کے اور میت بیچ ہاتھ نہلانے والے
کے انتہی جب بندہ اس حال کو پہونچتا ہے تو ضرور سب آفات نفسانی اور زمانہ کی سے امن مین ہوتا ہے اور التحیات پڑھنی دونون قعدون مین
اور قعدہ بیچ کا واجب ہے اور قعدہ اخیر کا فرض ﴿ع ح﴾ (وعن عبد اللہ بن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا
التشہد کما یعلمنا السورۃ من القرآن فکان یقول التحیات المبارکات الصلوٰت الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ رواہ مسلم ولم اجد فی الصحیحین ولا فی الجمع بین

الصَّحِيحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ اَلِفٍ وَلَامٍ وَلٰكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ) اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا
تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو تشہد جیسے کہ سکھاتے ہمکو سورۃ قرآن سے پس تھے کہتے یہ کہ عبادتین منہ سے کہنے کی بابرکت
اور بندگیان بدن کی اور بندگیان مال کی اللہ ہی کے لیے ہین سلام ہے تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون
اللہ کے کہ نیک بخت ہین گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد رسول خدا کے ہین روایت کی یہ
مسلم نے اور نہین پائی مین نے صحیحین مین اور جمع بین الصحیحین مین لفظ سلام علیک اور سلام علینا کی بغیر الف ولام کے ولیکن
روایت کیا ہے اسکو جامع الاصول والے نے ترمذی سے **ف** اس تشہد ابن عباس کے پر عمل اکثر شافعیہ کا ہے اور ہمارے مذہب مین عمل
ہے ابن مسعود کے تشہد پر جو کہ پہلے مذکور ہوا لکھا ہے محدثین نے کہ تشہد ابن مسعود کا صحیح تر ہے اور شیخ ابن حجر شافعی نے کہا کہ صحیح ترین حدیث
کہ روایت کی گئی ہے تشہد مین حدیث ابن مسعود کی ہے اور مذہب امام احمد کے یہی ہے اور اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین سے اسی پر ہین اور
امر فرمایا ہے حضرت نے اسکے سیکھنے اور سکھانے کے لیے امام احمد کے مسند مین آیا ہے کہ حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعود کو کہ تعلیم
کرین اسکو لوگون کو اور ایک روایت مین آیا ہے کہ کہا ابن مسعود نے کہ پکڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اپنے ہاتھ مین اور تعلیم کیا
مجھکو تشہد جیسے کہ تعلیم کرتے تھے مجھکو قرآن اور حدیث ابن مسعود کی بخاری اور مسلم مین ہے اور حدیث ابن عباس کی افراد مسلم سے اور تشہد
امام مالک کا تشہد عمر کا ہے التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات للہ الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی آخر تک اور لکھا ہے علما نے کہ جائز ہے
جسطرح کہ پڑھے کلام اولی اور افضل مین ہے اور بیچ تشہد ابن عباس کے مصابیح والے نے سلام علیک اور سلام علینا بغیر الف اور لام
کے ذکر کیے ہین اسپر مؤلف مشکوۃ کے نے اعتراض کیا ساتھ اس قول اپنے کے ولم اجد آخر تک حاصل اسکا یہ کہ لانا صاحب مصابیح کا اسکو
پہلی فصل مین صحیح نہوا واللہ اعلم بالصواب ح الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً
ثُمَّ رَفَعَ اُصْبُعَهُ فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ) روایت ہے وائل بن حجر سے اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
پھر بیٹھے حضرت یعنی بعد اٹھانے سر کے سجدے سے پس بچھایا بایان پاؤن اپنا اور رکھا بایان ہاتھ اپنا اوپر بائین ران اپنی کے اور الگ
رکھی کہنی داہنی اوپر داہنی ران اپنی کے یعنی کہنی پہلو سے ملائی نہین وقت رکھنے اسکے کے ران پر اور بند رکھین دونون انگلیان یعنی چھنگلیا اور
اسکے پاس کی انگلی اور حلقہ کیا حلقہ کرنا یعنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے جیسے کہ حلقہ کرتے ہین پھر اٹھائی انگلی اپنی یعنی شہادت کی پس دیکھا
مین نے انکو کہ ہلاتے تھے اسکو دعا مانگتے یعنی اشارہ توحید کرتے تھے ساتھ اسکے **ف** لفظ ثم جلس سے ٹکڑا حدیث کا ہے کہ باقی یہان نہین مذکور
ہوئی اسمین حضرت کی ساری نماز کا طور ذکر کیا ہے یہان فقط کیفیت جلسہ کی ذکر کی ہے اور امام مالک کے یہان وقت اشارہ کے انگلی ہلاتے جاتے
ہین اور امام اعظم کے یہان نہین ہلاتے کیونکہ حدیث مابعد کی مخالف اسکے ہے کہ اسمین ہے لا یحرکہا اور ممکن ہے کہ مراد حرکت دینے سے اس حدیث
مین اٹھانا انگلی کا مراد ہو کیونکہ اٹھانے مین ہلنا لازم ہے پس اس توجیہ سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہے اس حدیث مین اور حدیث آگے کی مین ۱۲
(وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاُصْبُعِهِ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَلَا يُجَاوِزُ
بَصَرُهُ اِشَارَتَهُ) اور روایت ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے ساتھ انگلی اپنی کے جسوقت کہ دعا کرتے یعنی
کلمہ شہادت پڑھتے قعدے مین اور نہ ہلاتے تھے اسکو روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے اور نہین تجاوز کرتی تھی

نظر انکی اشارہ سے آنکھے سے ف یعنے جس انگلی سے کہ اشارہ کرتے نظر اوس سے تجاوز کرتی یعنے وقت انگلی اٹھانے کے نظر انگلی ہی پر رکھتے اور طرف نہ دیکھتے تا مضمون توحید کا دل مین حاضر رہے اور خضوع اور خشوع حاصل رہے (وعن ابی ہریرۃ قال ان رجلا کان یدعو باصبعیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد احد رواہ الترمذی والنسائی والبیہقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا اشارہ کرتا ساتھ دو انگلیون کے یعنے دونون شہادت کی انگلیون سے وقت پڑھنے تشہد کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کر ساتھ ایک انگلی کے اشارہ کر ساتھ ایک انگلی کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف مراد شخص سے سعد بن ابی وقاص صحابی ہین جیسا کہ ابو داؤد [illegible] نسائی کی روایت مین آیا ہے ع (وعن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یجلس الرجل فی الصلوۃ وہو معتمد علے یدہ رواہ احمد وابو داؤد وفی روایۃ لہ نہی ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نہض فی الصلوۃ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیٹھے آدمی نماز مین اور وہ تکیہ کرنے والا ہو اپنے ہاتھ پر یعنے منع فرمایا اس سے کہ تشہد کے وقت زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے یا اٹھتے وقت ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور ایک روایت ابو داؤد کی مین ہے کہ منع فرمایا حضرت نے یہ کہ ٹیکے آدمی اپنے ہاتھون پر جسوقت کہ اٹھے نماز مین ف یعنے سجدہ وغیرہ سے جو اٹھے تو ہاتھ ٹیک کر نہ اٹھے یونہی اٹھ کھڑا ہو امام اعظم کا عمل اسی پر ہے اور امام شافعی کے یہان ہاتھ ٹیک کر اٹھتے ہین سند انکی یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتماد کیا یعنے ہاتھ ٹیکا زمین پر اور ہمارے نزدیک یہ حدیث محمول ہے بڑھاپے کی حالت پر کہ حضرت صلعم بسبب کبر سن کے اسطرح سے اٹھتے تھے نہ کہ بلا عذر ع (وعن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکعتین الاولیین کانہ علی الرضف حتی یقوم رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دو رکعتون پہلی کے یعنے پہلے قعدے مین کہ تشہد کے لیے بیٹھتے گویا کہ اوپر پتھر گرم کے بیٹھنے والے تھے یہان تلک کہ کھڑے ہوتے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف مراد یہ ہے کہ پہلے قعدے مین کم بیٹھتے تھے درود دعا نہ پڑھتے تھے التحیات پڑھتے ہی اٹھ کھڑے ہوتے جیسے کوئی گرم پتھر پر بیٹھ نہین سکتا جلد اٹھ کھڑا ہوتا ہے ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا السورۃ من القرآن بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اسأل اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار رواہ النسائی) روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو تشہد جیسے سکھاتے ہمکو سورہ قرآن سے یعنے اسکے بھی الفاظ مختلف ہین جیسے کہ الفاظ قرآن کے مختلف ہین باعتبار قرأت کے چنانچہ اس روایت مین یون ہے شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ توفیق اللہ کے بندگی منھ سے کہنے کی واسطے خدا کے ہے اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی بھی اللہ ہی کے لیے ہے سلام ہے تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندے اسکے اور بھیجے ہوے اسکے ہین مانگتا ہون مین اللہ سے بہشت اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے دوزخ سے روایت کی یہ نسائی نے (وعن نافع قال کان عبد اللہ بن عمر اذا جلس فی الصلوۃ وضع یدیہ علی رکبتیہ واشار باصبعہ واتبعہا بصرہ ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہی اشد علی الشیطان من الحدید یعنی السبابۃ رواہ احمد) اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھے عبد اللہ بن عمر جسوقت بیٹھتے نماز مین رکھتے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون گھٹنون اپنے کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی اپنی کے اور دیکھتے رہتے انگلی کو پھر کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ بہت سخت ہی شیطان پر لوہے سے کہا راوی نے مراد رکھتے تھے حضرت صلعم ساتھ ضمیر لہی کے انگلی شہادت کی یعنے اشارہ کرنا شہادت
کی انگلی سے سخت تر ہی شیطان پر نیزہ وغیرہ مارنے سے روایت کی یہ احمد نے ف کیونکہ بسبب اشارہ کرنے توحید کے طمع شیطان کی منقطع
ہوجاتی ہی واقع ہونے مصلی کے سے شرک اور کفر مین ع ح (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُقَالُ مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا سنت سے ہی آہستہ پڑھنا تشہد کا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف جب ایک صحابی ایک فعل کو کہے کہ سنت یون ہی تو وہ بیچ حکم اس قول اُسکے کے ہی قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یعنے حدیث مرفوع کے حکم مین ہی یہی مذہب ہی جمہور محدثین اور فقہا کا ع ح ﴿ بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا باب ہی بیچ بیان درود اوپر نبی صلعم کے اور فضیلت اُسکی کے ف صلوۃ کے معنے ہین دعا اور رحمت اور استغفار
اور درود حضرت صلعم پر بندون کی طرف سے طلب کرنا ہی رحمت کا جناب باری تعالی سے اُنکے لیے کہ وہ رحمت شامل ہو بھلائی دنیا اور
آخرت کی کو اور اللہ تعالی نے امر کیا ہی بندون کو ساتھ صلوۃ وسلام بھیجنے کے حضرت صلعم پر اس آیۃ مین یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما اور اجماع کیا ہی علمار نے اسپر کہ یہ امر وجوب کے لیے ہی پس بعضون نے کہا ہی کہ واجب ہی درود بھیجنا ہر بار کہ نام مبارک
سنے اور بعضون نے کہا ہی ایکبار فرض ہی ساری عمر مین جیسے گواہی دینی ساتھ نبوت اُنکی کے اور زیادہ اسپر مستحب اور مسنون سنتون اور
شعار اسلام سے ہی اور قاضی ابوبکر نے کہا کہ فرض کیا اللہ تعالی نے مومنون پر کہ صلوۃ وسلام بھیجین اُسکے پیغمبر پر اور نہین کیا اسکے لیے
وقت معین پس واجب ہی کہ بہت کہا جاوے درود اور غفلت نکیجاوے اسمین بعضے علمار نے قول اول کو صحیح تر کہا ہی اور شافعی نے
فرض کہا ہی اسکو تشہد مین اور کہا ہی علمار نے کہ یہ قول شافعی سے شاذ ہی موافقت نہین کی ہی انکی بیچ اسکے کسی نے اور معتمد نزدیک ابوحنیفہ
کے یہ ہی کہ کئی بار ایک مجلس مین نام مبارک حضرت کا سنے تو ایکبار واجب ہوتا ہی درود بھیجنا اور ہر بار مستحب اور التحیات مین درود پڑھنا سنت
ہی اور اختلاف کیا ہی علمار نے کہ آیا صلوۃ وسلام جائز ہی غیر انبیا پر بالاستقلال یا نہین مختار نزدیک جمہور کے یہ ہی کہ مخصوص ہی ساتھ انبیار کے
اور شریک نہین ساتھ اُنکے سوائے اُنکے اسمین بلکہ اورون کے نام پر غفرہ اللہ اور رحمہ اللہ اور رضی اللہ عنہ کہے اور نقل کیا ہی طیبی نے کہ
سوائے انبیار کے اورون پر درود بھیجنا خلاف اولی کا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حرام ہی یا مکروہ کراہت تحریمی یا تنزیہی کر انتہی اور صحیح یہ ہی کہ غیر
انبیا اور ملائکہ پر صلوۃ وسلام بھیجنا ابتداءً مکروہ تنزیہی ہی اسلیے کہ شعار اہل بدعت کا ہی اور اُنکے ساتھ اور پر بھیجنا جائز ہی جیسے کہین صلی اللہ
علی محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم واللہ اعلم ع ح ﴿ الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ
اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَاَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ
يَذْكُرْ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ) روایت ہی عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا ملاقات کی مجھسے کعب بن عجرہ نے پس کہا کیا نہ بھیجون مین واسطے
تیرے ایک تحفہ اور کلام کہ سنا مین نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا مین نے ہان پس بھیجو اُس تحفہ کو میرے لیے پس کہا کعب
نے پوچھا ہمنے یعنے اصحاب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ہمنے ای رسول خدا کے کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر اور
اہل بیت نبوت کے پس تحقیق اللہ تعالی نے سکھلائی ہمکو کیفیت سلام بھیجنے کی آپ پر فرمایا کہو یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمد صلعم کے اور اوپر

آل محمد صلعم کے جیسے کہ رحمت بھیجی تونے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ یا الٰہی برکت بھیج محمد صلعم پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجی
تونے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر مسلم نے نہین ذکر کیا علی ابراہیم کو دونون جگہ ف
کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر حاصل اُسکا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمکو فرمایا ہی آپ پر درود اور سلام بھیجنے کو تو کیفیت سلام بھیجنے کی ہمنے معلوم کی
کہ آپ نے التحیات مین سکھائی السلام علیک ایہا النبی پس درود کیونکر بھیجین اور جو یہ کہا کہ اللہ نے سکھائی کیفیت سلام بھیجنے کی تو مراد یہ ہی کہ
حضرتؐ کی زبانی تعلیم کروائی اُسکو تعلیم اللہ تعالیٰ کی اسلیے کہی کہ حضرتؐ کی تعلیم اللہ تعالیٰ ہی کی تعلیم ہی کیونکہ وہ احکام نہین بیان کرتے تھے مگر ساتھ
وحی کے اور آل محمد پر آل بمعنی اہل و عیال کے ہی اور اُسکے معنی تابعدار کے بھی آتے ہین اور بعضون نے کہا کہ ہر مومن آل ہی اور بعضون نے کہا کہ
ہر مومن متقی آل ہی اور ظاہر یہ ہی کہ حدیث مین مراد آل سے تا[illegible]ین اور بعضون نے آل کو تفسیر کیا ہی ساتھ اہل بیت کے یعنے وہ کہ جن پر صدقہ
حرام ہی یعنے بنی ہاشم اور امام فخر رازی نے کہا کہ اولی یہ ہی کہ اہل بیت ازواج اور اولاد حضرت صلعم کی ہین اور حضرت علی بھی داخل اُنہین ہین بسبب
اختلاط اُنکے کے ساتھ حضرت فاطمہؓ کے اور اسمین ذکر حضرت ابراہیم ہی کا کیا اور نبی کا نہ کیا اسلیے کہ جد امجد حضرتؐ کے ہین اور حکم کیا گیا ہی ساتھ متابعت
اُنکی کے اصول دین مین اور برکت بھیج یعنے ہمیشہ رکھ اور ثابت رکھ اُنکے لیے جو بزرگی کہ دی ہی تونے اُنکو اور مگر مسلم نے نہین ذکر کیا علی ابراہیم کو
دونون جگہ یعنے نہ پہلی درود مین نہ دوسری مین الفاظ اُسکے یون ہین کما صلیت علی ابراہیم اور کما بارکت علی ابراہیم ؁ ح ع (وعن ابی حمید
الساعدی قال قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی
ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید متفق علیہ) اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سے کہ کہا صحابہ نے اے
رسول اللہ کے کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو یا الٰہی رحمت بھیج محمد پر اور اُنکی بیبیون پر اور اُنکی اولاد
پر جیسے رحمت بھیجی تونے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور اُنکی بیبیون پر اور اُنکی اولاد پر جیسے برکت بھیجی تونے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ
ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف الفاظ صلوۃ کے مختلف آتے ہین اور پڑھنا ان درودون کا کہ اول حدیث مین مذکور ہوئے کافی ہی
کذا سمعنا من المشائخ اور بعضی روایتون مین جو وارحم کما رحمت و ترحمت واقع ہوا ہی صحت کو نہین پہونچا کذا قالوا اور بعضے محدثین نے کہا ہی
کہ روایت زیادتی وترحم علی محمد وآل محمد کما ترحمت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم کی حدیث حسن ہی واللہ تعالیٰ اعلم ؁ ح ع (وعن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجیگا مجھپر ایکبار رحمت بھیجیگا اللہ اُسپر دس بار روایت کی یہ مسلم نے ف دس رحمتین بحکم اس آیۃ کے ہوتی ہین من جاء
بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا یعنے جو کوئی کرتا ہی ایک نیکی پس اُسکے لیے دس برابر اُسکے ہی ۱۲ ع الفصل الثانی فصل دوسری (عن انس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلوۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات
رواہ النسائی) روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بھیجے مجھپر درود ایکبار رحمت بھیجیگا اللہ اُسپر دس رحمتین
اور بخشے جاوینگے اُس سے دس گناہ اور بلند کیے جاوینگے اُسکے لیے دس درجے یعنے بیچ قرب حق کے روایت کی یہ نسائی نے (وعن ابن مسعود
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس بی یوم القیمۃ اکثرہم علی صلوۃ رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک لوگون کے ساتھ میرے دن قیامت کے اکثر اُنکے ہین مجھپر درود پڑھنے والے روایت کی یہ ترمذی نے ف
کہا ابن حبان نے بیچ اس حدیث کے کہ اس خبر مین بیان صحیح ہی اسپر کہ قریب تر لوگون کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت مین

ہونگے اصحاب حدیث کے اس لیے کہ نہین ہے اس امت مین کوئی قوم محدثین سے زیادہ درود بھیجنے والی حضرت پر ۔ ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِيَ السَّلَامَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے کتنے فرشتے ہین پھرنے والے زمین مین پہونچاتے ہین مجکو میری امت کی طرف سے سلام روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے ف امت کی طرف سے سلام جبکہ سلام بھیجتے ہین مجھپر قلیل ہو یا کثیر اور یہ مخصوص ہے اُسکے لیے کہ دور ہے مزار شریف سے یعنے جو وہان جاکر بھیجتا ہے تو بلا واسطہ حضرت سنتے ہین احتیاج فرشتون کے پہونچانے کی نہین اور اسمین اشارہ ہے طرف حیات دائمی حضرت کے اور خوش ہونے اُنکے کے بسبب بھیجنے سلام امت کے اور اشارہ ہے طرف قبول سلام کے کہ قبول کرتے ہین اُسکو فرشتے اور اُٹھا لیجاتے ہین طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آگے آویگا کہ حضرت جواب بھی (سلام) کا دیتے ہین اُسکو کہ سلام بھیجتا ہے آپ پر اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرشتے نام لیتے ہین اُسکا مثلاً کہتے ہین یا رسول اللہ بیچارہ مسکین محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین ایکر کہ السلام یعنے وہ سلام عرض کرتا ہے خدمت بابرکت مین بیت جان سیہ ہم در آرزوای قاصد آخر باز گو ٭ در مجلس آن نازنین حرفیکہ از ما میرود ٭ ح ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُّسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ سلام بھیجے مجھپر مگر کہ بھیجتا ہے اللہ تعالی مجھپر روح میری یہان تک کہ جواب دیتا ہون اُسپر سلام کا روایت کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف عقیدہ ہے اہل سنت جماعت کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین عالم برزخ مین اسی لیے حیات النبی کہتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہین ہین وقت سلام کرنے کسی کے روح بدن مبارک مین لے آتے ہین جواب اس اشکال کا یہ ہے کہ مراد روح بھیجنے سے یہ نہین ہے کہ روح بدن مبارک مین نہین ہے اب بھیجتے ہین بلکہ مراد یہ ہے کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزت مین مستغرق ہے اُسکو اس حالت سے افاقت دیکر اس عالم کیطرف متوجہ کرتے ہین تا صلوٰۃ و سلام سُنے پس اس توجہ اور آگاہ کرنے روح کو یون کہا کہ بھیجتا ہے اللہ روح مجھپر والا انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین قبرون مین اب آگے کام اسمین رہا کہ یہ فضیلت خاص زیارت کرنیوالون ہی کے لیے ہے یا عام ظاہر یہ ہے کہ عام ہے یعنے خواہ دور سے سلام بھیجے یا مزار مبارک پر جا کر مگر یہ کہ سلام زیارت کرنیوالون کا بے واسطہ ملائکہ کے سنتے ہین اور اورون کا بواسطہ ملائکہ کے جیسا کہ حدیث ابوہریرہ سے کہ تیسری فصل مین آتی ظاہر ہوتا ہے ٭ ح (وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ ٹھہراؤ گھرون کو مانند قبرون کے اور مت ٹھہراؤ قبر میری کو عید اور درود بھیجو مجھپر پس تحقیق درود تمھارا پہونچتا ہے مجھکو جہان ہو تم روایت کی یہ نسائی نے ف نہ ٹھہراؤ گھرون کو مانند قبرون کے کہ مثل مردون کے اُنمین پڑے اور سوتے رہو اور کچھ عبادت اور نماز نہین نہ کرو بلکہ جیسے مسجدون مین عبادت کرکے انوار حاصل کرتے ہو اُنمین سے گھرون مین بھی کچھ کرتے رہو تا انوار اور برکات اُسکے گھر اور گھر والون کو پہونچین اور فرائض مسجدون مین ادا کرو اور نوافل گھرون مین کہ نوافل گھر مین ادا کرنے افضل ہین ادا کرنے سے مساجد مین یا مراد یہ ہے کہ گھرون مین مردے دفن نہ کرو اور دفن ہونا حضرت کا گھر مین خصائص حضرت کے سے ہے اور کو نہ چاہیے اور ممکن ہے کہ معنی یہ ہون کہ قبرون کو جگہ سکونت کی نہ ٹھہراؤ یعنے جیسے اسوقت مین خادمون نے اختیار کیا ہے تا کہ نرمی دل کی اور رحمت نہ جاتی رہے بلکہ زیارت کرکے اپنے گھر مین پھر آیا کرو اور مت ٹھہراؤ قبر میری کو عید یعنے میری قبر کو مثل عیدگاہ کے نہ کرو کہ جمع ہو اسپر ساتھ زینت اور سرور اور لہو و لعب کے کہ موجب غفلت کا ہے جیسے کہ یہود اور نصاریٰ

انبیا کی قبرون پر کرتے ہین پس جیسے یہان قبرون پر عرسون مین جاکر خرافات کرتے ہین بہت برا ہی کرنا انکا اور بعضون نے کہا ہی مراد یہ ہی کہ میری زیارت کو مثل عید کے نہ کرو کہ برس مین ایک دو بار ہی حاضر ہوا کرو بلکہ اکثر حاضر ہوا کرو پس اس صورت مین رغبت دلائی اور کثرت زیارت اپنی کے اور حاضر ہونے کے اس درگاہ بہشت پناہ مین رزقنا اللہ آگے اسکے فرمایا کہ درود بھیجو مجھپر اور اندیشہ بعد مسافت کا نہ کرو اسلیے کہ درود تمھارا پہونچتا ہی مجھکو جہان کہ پڑھو تم اسمین تسلی فرمائی بعضے مشتاقون کو پس اگرچہ بسبب ضرورت کے دور ہون لیکن چاہیے کہ توجہ اور حضور قلبی سے غافل نہون مصرعہ قرب جانی چو بود بعد مکانی سہلست ٭ ح ع (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی ورغم انف رجل دخل علیہ رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر لہ ورغم انف رجل ادرک عندہ ابواہ الکبر او احدھما فلم یدخلاہ الجنۃ رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہوناک اس شخص کی کہ ذکر کیا گیا مین نزدیک اس کے پس نہ بھیجا درود مجھپر اور خاک آلودہ ہوناک اس شخص کی کہ آیا اسپر رمضان پھر گذر گیا پہلے اس سے کہ بخشش کیجاوے واسطے اسکے یعنے عبادت اور حق اسکے نہ ادا کیے کہ سبب بخشش اسکی کے ہوتے اور خاک آلودہ ہوناک اس شخص کی کہ پایا نزدیک اسکے ماں باپ اسکے نے بڑھاپے کو یا ایک نے انمین سے پس نہ داخل کیا انھون نے اسکو بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے ف خاک آلودہ ہو یعنے خوار اور ہلاک ہو وہ شخص کہ ذکر کیا جاؤن مین یعنے لیا جاوے نام میرا اسکے سامنے اور درود نہ بھیجے مجھپر ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ ہر بار کہ مجلس مین نام حضرت کا لیا جاوے درود بھیجنا واجب ہوتا ہی اسلیے کہ اسکے ترک پر وعید آیا ہی مگر یہ کہ کہین کہ دلیل وجوب کی وعید آخرت کا ہوتا ہی اور یہ وعید اس قبیلہ کا نہین ہی نہایت یہ ہی کہ دلالت کرتا ہی استحباب اور افضلیت پر اور اخیر جملہ کا حاصل یہ ہی کہ نیکی ماں باپ کے ساتھ نہ کی اور انکے حق نہ ادا کیے اور رضامندی انکی نہ حاصل کی کہ سبب داخل ہونے بہشت کی ہوتی ٭ ح ٭ (وعن ابی طلحۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجہہ فقال انہ جاءنی جبرئیل فقال ان ربک یقول اما یرضیک یا محمد ان لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت علیہ عشرا رواہ النسائی والدارمی) اور روایت ہی ابی طلحہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یعنی یارون کے پاس اور خوشی معلوم ہوتی تھی بیچ چہرہ مبارک انکے کے پس فرمایا یعنے پہلے سوال کرنے انکے کے یا بعد سوال کے کہ تحقیق آیا میرے پاس جبرئیلؑ اور کہا کہ تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہی کیا نہین راضی کرتا تجھکو ای محمدؐ یہ کہ نہ بھیجے درود تجھپر کوئی امت تیری سے مگر کہ رحمت بھیجون مین اسپر دس بار اور نہین سلام بھیجتا تجھپر کوئی امت تیری سے مگر سلام بھیجتا ہون اسپر دس بار روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے ف خوش ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بشارت سے واسطے حاصل ہونے ثواب کے امت کے لیے تھا کہ نہایت غرض اور خواہش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب خیر کی تھی واسطے امت کے ٭ ح ٭ (وعن ابی بن کعب قال قلت یا رسول اللہ انی اکثر الصلوۃ علیک فکم اجعل لک من صلاتی قال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فھو خیر لک قلت النصف قال ما شئت فان زدت فھو خیر لک قلت فالثلثین قال ما شئت فان زدت فھو خیر لک قلت اجعل لک صلاتی کلھا قال اذا تکفی ھمک ویکفر لک ذنبک رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین بہت بھیجتا ہون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطے درود آپ کی کے اس وقت مین سے کہ اپنی دعا کے لیے مقرر کیا ہی پس فرمایا جسقدر چاہے تو کہا مین نے چوتھائی فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہی تیرے لیے کہا مین نے آدھا مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہی واسطے تیرے کہا مین نے پس دو تہائی فرمایا جسقدر چاہے تو پس اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہی تیرے لیے کہا مین نے مقرر کیا مین نے واسطے درود آپ کی کے سارا وقت دعا اپنی کا فرمایا

اب کفایت کیا جاویگا تو اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت کے اور جھاڑے جاوینگے تیرے لیے گناہ تیرے روایت کی یہ ترمذی نے ف بہت
بھیجتا ہون درود آپ پر یعنے چاہتا ہون کہ بہت بھیجون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطے آپکے صلوۃ اپنی سے مراد صلوۃ سے یہان دعا
ہو یعنے ایک وقت معین رکھتا ہون کہ اسمین اپنے نفس کے لیے دعا کرتا ہون چاہتا ہون کہ درود بھیجون آپ پر اور بہت بھیجون پس کسقدر اسوقت
مین سے درود بھیجنے مین صرف کرون پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے اختیار پر چھوڑا فرمایا جسقدر چاہ وقت دعا اپنے مین سے درود مین
صرف کر اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت کے سبب اسکا یہ ہو کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا ہو اور
اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکھتا ہو اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہو اسکی سب مہمات کو من کان للہ کان اللہ لہ یعنے جو اللہ کا ہو رہتا ہو وہ کفایت
کرتا ہو اسکو جب شیخ بزرگوار عبدالوہاب متقی رحمہ اللہ نے اس مسکین کو یعنے شیخ [illegible] کو واسطے زیارت مدینہ منورہ کے رخصت کیا فرمایا کہ جانو
اور آگاہ ہو کہ نہین ہو اس راہ مین کوئی عبادت بعد ادائے فرائض کے مانند درود کے اوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہیے کہ تمام اوقات
اپنے کو اسمین صرف کرنا اور چیز مین نہ مشغول ہونا عرض کیا گیا کہ اسکے لیے کچھ عدد معین ہو فرمایا یہان معین کرنا عدد کا شرط نہین اتنا پڑھو کہ ساتھ
اسکے رطب اللسان ہو اور اسکے رنگ مین رنگین ہو اور مستغرق ہو اسمین کذا ذکرہ الشیخ اور حصن حصین کے مصنف نے مفتاح مین لکھا ہو کہ فوائد
درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور ثمرات اسکے ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصاً تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضائے
حاجات مین اور مین نے بارہا تجربہ کیا ہو اسکا پس اکثر خوف اور ہلاکتون کی جگہ مین پڑا مین نہ نجات دی مجھکو مگر درود بھیجنے نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پر ( وعن فضالۃ بن عبید قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلی فقال اللہم اغفرلی وارحمنی فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجلت ایہا المصلی اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما ہو اہلہ وصل علی ثم ادعہ قال ثم صلی رجل اخر بعد ذلک فحمد اللہ
وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایہا المصلی ادع تجب رواہ الترمذی وروی ابو داود والنسائی نحوہ ) اور
روایت ہو فضالہ بن عبید سے کہ کہا اسوقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس نماز پڑھی پھر کہا یعنی
بعد نماز کے یا الہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے اے نماز پڑھنے والے یعنے اسلیے کہ ترک کی تو نے
ترکیب دعا کی جسوقت پڑھے تو نماز پس بیٹھے یعنے بعد فراغ نماز کے دعا کے لیے پس تعریف کر اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ وہ لائق اسکے ہو اور
درود بھیج مجھپر پھر مانگ اللہ سے جو چاہ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ادب دعا کا سکھایا اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہو کہ دعا کے بعد
بھی حمد و صلوۃ پڑھے کہا راوی نے پھر نماز پڑھی ایک اور شخص نے بعد اسکے پس تعریف کی اللہ کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنے اور
دعا نہ کی پس فرمایا اسکے لیے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اے نماز پڑھنے والے دعا کر قبول کیجاویگی روایت کی یہ ترمذی
نے اور روایت کی ابو داود اور نسائی نے مانند اسکے ( وعن عبد اللہ بن مسعود قال کنت اصلی والنبی صلی اللہ علیہ
وسلم حاضر وابوبکر وعمر معہ فلما جلست بدأت بالثناء علی اللہ ثم الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سل تعطہ سل تعطہ رواہ الترمذی ) اور روایت ہو عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور ابوبکر
اور عمر ساتھ انکے حاضر تھے پس جب بیٹھا مین یعنے بعد اداکرنے نماز کے شروع کی مین نے تعریف اللہ پر پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
پھر دعا کی مین نے واسطے اپنے پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ دیا جاویگا مانگ دیا جاویگا روایت کی یہ ترمذی نے الفصل
الثالث فصل تیسری ( عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی اذا صلی علینا اہل

فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)
روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ خوش لگے اُسکو یہ کہ دیا جاوے ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے یعنے
جسکو خواہش ہو کہ ثواب پورا اور بہت سا ملے جسوقت کہ بھیجے درود ہمپر کہ اہل بیت نبوت کے ہین پس چاہیے کہ کہے یا الٓہی رحمت بھیج محمد صلی
اللہ علیہ وسلم پر کہ نبی امی ہین اور انکی بیبیون پر کہ مائین مسلمانون کی ہین اور اولاد انکی پر اور اہل بیت اُنکے پر جیسی کہ رحمت بھیجی تونے اوپر اولاد
ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہو روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اُمی لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ مذکور ہی توریت
اور انجیل مین اور تمام کتابون مین جو کہ آسمان سے اُتری ہین امی لغت مین اُسکو کہتے ہین کہ نہ لکھ جانے اور نہ لکھے کو پڑھ سکے اور مکتب مین
نہ گیا ہو اور کسی سے سیکھا نہ ہو یہ منسوب ہی طرف ام کے یعنے ماں کی طرف یعنے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے نکلا ہی ویسا ہی ہی کہ کسی سے لکھنا
پڑھنا پایا نہین اشعار نگار من کہ بہ مکتب نرفت وخط ننوشت بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد بے شبہ کہ ناکردہ قرآن درست بہ کتب خانہ چند
ملت بشست + بہ تعلیم وادب اوراچہ نسبت + کہ خود آغاز او آمد مؤدب + اور بعضون نے کہا ہی کہ اُمی منسوب طرف ام القری کے یعنے مکہ کے
کہ وہ اصل ہی ساری زمین کی (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سخت بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا گیا مین یعنے نام لیا گیا میرا نزدیک اُسکے پس نہ درود بھیجا مجھپر روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی
یہ احمد نے حسین بن علی سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی ف یعنے مال کی خواہش کے سبب بحکم جبلت طبعی کے
آدمی بخل کرتا ہی کہ کسی کو مال نہین دیتا پس اُسکا بخل تو بھی ہی پر بخیل وہ ہی کہ ساتھ حکم کسل اور غفلت کے ایک کلمہ بنام آنسرور کے نفس اپنے
نہین نکال سکتا اور ادا ے حق اور شکر نعمت کا نہین کرتا احسان اور انعام اُنکے ایسے ہین کہ اگر جانین اُنکے نام پر فدا کرین بجا ہی چہ جاے ایک
کلمہ بیت مرحبا ہی پیک مشتاقان بدہ پیغام دوست + تا کنم جان از سر رغبت فداے نام دوست + ح + (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا اُبْلِغْتُهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھپر نزدیک قبر میری کے سنتا ہون مین اُسکو اور جو دور سے بھیجے مجھپر دور سے پہونچایا
جاتا ہون اُسکو روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنے پاس والے کا درود خود سنتا ہون بلا واسطہ اور دور والے کا درود ملائکہ
سیاحین پہونچاتے ہین اور جواب سلام کا ہر صورت دیتا ہون اس سے معلوم کیا چاہیے کہ حضرت پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہی اور حضرت صلعم
پر سلام بھیجنے والے کو خصوصا بہت سلام بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہی اگر تمام عمر کے سلامون کا ایک جواب آوے سعادت ہی چہ
جائے کہ ہر سلام کا جواب آوے بیت ہر سلامی کن رنجہ در جواب آن لب + کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو + ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلٰئِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا
جسنے درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اللہ اسپر اور فرشتے اُسکے ستر رحمتین روایت کی یہ احمد نے ف شاید کہ یہ ثواب
مخصوص ساتھ دن جمعہ کے ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ ثواب اعمال کا جمعہ مین ستر حصہ ہوتا ہی اسلیے حج اکبر ستر حج کی برابر ہوتا ہی اور یہ حدیث اگرچہ
موقوف ہی یعنے قول ابن عمرو کا ہی لیکن حکم مرفوع مین ہی اسلیے کہ ثواب اعمال کا بغیر سنے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین کہہ سکتے +
ع ح (وَعَنْ رُوَيْفِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ

شفاعتی (رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے رویفع سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی درود بھیجے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہے
یعنے بعد درود بھیجنے کے یا اللہ اتار اسکو بیچ جگہہ کے کہ مقرب ہے نزدیک تیرے دن قیامت کے واجب ہوتی ہے اسکے لیے شفاعت میری روایت
کی یہ احمد نے ف مراد جگہ سے مقام محمود ہے اور شفاعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہے سب مسلمانوں کے لیے لیکن اسکو درجہ خاص حاصل
ہوتا ہے کہ شفاعت واجب ہوتی ہے اسکے لیے اور اسمین اشارت ہے طرف بشارت کے ساتھ حسن خاتمہ کے ع ج ( وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ
قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْ تَوَفَّاہُ قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ
فَقَالَ مَا لَکَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ قَالَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لِیْ اَلَا اُبَشِّرُکَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ لَکَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلٰوۃً صَلَّیْتُ
عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ
داخل ہوئے باغ کھجوروں کے مین پھر سجدہ کیا پس دراز سجدہ کیا یہانتک کہ ڈرا مین یہ کہ اللہ تعالیٰ نے وفات دی انکو کہا عبد الرحمن نے
پس آیا مین دیکھتا تھا مین کہ آیا وہ زندہ ہین یا مردہ پس اٹھایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا پس فرمایا کیا ہے واسطے تیرے یعنے کونسی چیز
پیش آئی تجھکو کہ تجھپر علامت غم اور گھبراہٹ کی پائی جاتی ہے پس ذکر کیا مین نے یہ یعنے ڈرنا اپنا واسطے انکے کہا راوی نے پس فرمایا حضرت
صلعم نے کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے کہا مجکو کیا نہ خوشخبری دون مین تجھکو یہ کہ اللہ عزت والا بزرگی والا فرماتا ہے تیرے لیے کہ جو شخص درود بھیجے
تجھپر رحمت بھیجون گا مین اسپر اور جو سلام بھیجے تجھپر سلام بھیجون گا مین اسپر روایت کی یہ احمد نے ف اور زیادہ کیا احمد نے بیچ بعضی روایات اپنی
کے کہا پس حضرت صلعم نے پس سجدہ کیا مین نے واسطے اللہ کے انتہی کہا سخاوی نے کہ نقل کی یہ بیہقی نے بیچ خلافیات کے حاکم سے اور کہا یہ حدیث
صحیح ہے اور نہین جانتا مین بیچ سجدہ شکر کے کوئی حدیث صحیح تر اس سے اور اسکے لیے طرق متعددہ ہین ع ( وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ
اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا تحقیق
دعا ٹھہری رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے نہین چڑھتی اسمین سے کچھ یہانتک کہ درود بھیجے تو اوپر نبی اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے
ف یعنے قبولیت دعا کی موقوف ہے درود بھیجنے پر اور درود خود مقبول ہے بطفیل اور توسل اسکے کے دعا بھی مقبول ہوتی ہے بسبب اسکے بیت ہے
داشت کہ در کعبہ رسد ٭ دست در پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید ٭ اور حصن حصین مین ہے کہ کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے کہ جب مانگے تو اللہ
تعالیٰ سے حاجت اپنی پس ابتدا کر ساتھ درود کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو چاہ پھر ختم کر ساتھ درود کے اوپر اسلیے کہ اللہ سبحانہ اپنے کرم سے
قبول کرتا ہے دونون درودون کو اور وہ بزرگ تر ہے اس سے کہ چھوڑ دے اس دعا کو کہ درمیان ان دونون کے ہے یعنے اسکے کرم سے بعید ہے
کہ انکے درمیان مین دعا نہ قبول کرے اور کہا طیبی نے کہ احتمال ہے کہ یہ کلام حضرت عمر رضی کا ہو پس حدیث موقوف ہوگی یا یہ کہ کلام رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے لیکن کہا ہے محققین نے علماے حدیث سے کہ مثل اسکے راوی اپنی طرف سے نہین کہہ سکتا ہے
پس یہ مرفوع ہے حکماً اور یہ مرفوع بھی روایت کی گئی ہے ع ج باب الدعاء فی التشہد باب ہے بیچ دعا کرنے بیچ تشہد کے یعنے بعد التحیات
اور درود کے کہ سنت ہے اسوقت دعا کا کرنا اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہے کہ بعد پڑھنے التحیات اور درود کے دعا کرے جو کہ خوش آوے اسکو
لیکن مشابہ کلام لوگون کے نہو مثلاً یون نہ کہے کہ یا اللہ روٹی دے مجھکو وغیر ذلک اور بیچ باب التشہد کے حدیث ابن مسعود کی مین بھی گذرا کہ پھر
اختیار کرے دعا سے جو کہ خوش آوے اسکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائین خاص بھی وارد ہوئی ہین تشہد مین پڑھنے کے لیے پس
زیادہ دعاؤن خوش آیندہ سے یہی دعائین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوئی ہین ہونگی حاصل یہ کہ چنگل مارنا ساتھ ان دعاؤن کے

اولیٰ اور افضل ہے کیونکہ جامع ہیں مقاصد دنیا اور آخرت کو ۵ ح الفصل الاول فصل پہلی (عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو فی الصلوٰۃ یقول اللّٰھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللّٰھم انی اعوذ بک من المأثم ومن المغرم فقال لہ قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف متفق علیہ) روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے نماز میں یعنے بعد تشہد کے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ زندگی کے سے اور فتنہ موت کے سے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے گناہ سے اور قرض سے پس کہا واسطے اُنکے ایک کہنے والے نے بہت تعجب ہے پناہ مانگنا تمھارا قرض سے پس فرمایا تحقیق جسوقت آدمی قرضدار ہوتا ہے بات کرتا ہے پس جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے پس خلاف کرتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دجال اخیر زمانہ میں پیدا ہوگا اور دعوی خدائی کا کریگا اور لوگوں کو گمراہ کریگا اخیر کتاب میں ذکر اُسکا آویگا اور مسیح دجال کو اسلیے کہتے ہیں کہ ایک آنکھ اُسکی ملی ہوئی ہوگی یعنے کانا ہوگا یا ممسوح ہوگا یعنے بعید ہوگا تمام بھلائیوں سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح اسلیے ہے کہ اصل اُسکی مسیحا ہے بمعنی مبارک کے زبان عبرانی میں مسیح کے معنی ہیں بہت سیر کرنیوالا پس لفظ مسیح دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہے لیکن جب نرا مسیح بولتے ہیں تو حضرت عیسے علیہ السلام مراد ہوتے ہیں اور جب وہ ملعون مراد ہوتا ہے تو مقید کرتے ہیں ساتھ دجال کے یعنے مسیح دجال کہتے ہیں اور فتنہ زندگانی کا یہ ہے کہ گرفتار ہو بلا میں ساتھ نہونے صبر اور رضا کے اور امور کہ باعث پھرنے کے راہ راست سے ہوں اور فتنہ موت کا یہ ہے کہ شیطان وسوسے ڈالے حالت نزع میں اور سوال منکر نکیر کا اور عذاب قبر اور عذاب جہنم کے اور لفظ ماثم یا تو مصدر ہے یعنے گناہ کرنا یا وہ امر کہ باعث گناہ کا ہو اور آدمی جب قرضدار ہوتا ہے بات کرتا ہے یعنے تقصیر ہو سکے ادا میں ہوتی ہے زمانہ گذشتہ میں اسکے عذر کی تمہید میں جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے اسکے ادا کا زمانہ آیندہ میں پس خلاف کرتا ہے ۵ ع ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ احدکم من التشہد الاخر فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب جہنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ فارغ ہو ایک تمھارا التحیات پچھلی سے پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے چار چیزوں سے عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کے سے اور فتنہ زندگانی اور مرنے کے سے اور برائی مسیح دجال کی سے روایت کی یہ مسلم نے ف پناہ پکڑے یعنے یوں پڑھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب جہنم آخر تک (وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمہم ہذا الدعاء کما یعلمہم السورۃ من القراٰن یقول قولوا اللّٰھم انی اعوذ بک من عذاب جہنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات رواہ مسلم) اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھاتے صحابہ اور اہل بیت کو یہ دعا جیسے سکھاتے سورۃ قرآن کی فرماتے کہو یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ زندگانی اور مرنے کے سے روایت کی یہ مسلم نے (وعن ابی بکر الصدیق قال قلت یا رسول اللہ علمنی دعاء ادعو بہ فی صلاتی قال قل اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم متفق علیہ) روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ سکھلاؤ مجھکو دعا کہ دعا مانگوں ساتھ اُسکے اپنی نماز میں یعنے بعد تشہد اور درود

سے فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق ظلم کیا میں نے نفس اپنے پر ظلم بہت اور نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو پس بخش مجھکو بخشنا خاص نزدیک اپنے سے اور
رحم کر مجھپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ کثیرا اس روایت میں ساتھ ث مثلثہ کے ہی اور بعضی روایت
مسلم کی میں کبیرا ساتھ ب موحدہ کے آیا ہی پس کبھی پڑھے کثیرا اور کبھی پڑھے کبیرا ع (وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عامر بن سعد سے نقل کی اُسنے اپنے باپ سے
کہ کہا تھا میں دیکھتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سلام پھیرتے داہنے اور بائیں اپنے یہانتک کہ دیکھتا میں سفیدی رخسارہ اُنکے کی روایت
کی یہ مسلم نے ف یعنے چہرہ مبارک اتنا پھیرتے کہ رخسارہ منورہ معلوم ہوتا ہے سعادت اُنکی کہ پہلو اُنکے میں ہوتے ق بیت کاشکی اندر نماز
جا شود پہلوے تو تا بتقریب سلام افتد نظر بر روے تو ح (وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى
صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا انہنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نماز پڑھ چکتے
متوجہ ہوتے ہمپر ساتھ منہہ اپنے کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے جب نماز پڑھ چکتے تو مقتدیوں کی طرف منہہ کرکے بیٹھتے ع (وَ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرتے
یعنے کبھی مصلی سے داہنے اپنے سے روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ يَرٰى اَنَّ حَقًّا
عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے
کہ کہا نہ مقرر کرے ایک تمہارا واسطے شیطان کے حصہ نماز اپنی میں سے اعتقاد کرے یہ کہ لازم ہی اُسپر یہ کہ نہ پھرے مگر داہنے اپنے سے تحقیق دیکھا
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کثر بار کہ پھرتے تھے بائیں طرف اپنے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہ کہ بعد سلام
پھیرنے کے کبھی تو پھرتے داہنی طرف سے اور بیٹھتے تھے بائیں طرف اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سلام پھیرتے اور دعا مانگتے اور جانب
حجرہ شریف کے کہ بائیں طرف ہی تشریف لیجاتے اور کبھی برعکس اسکے کرتے کہ بائیں طرف سے پھرتے اور داہنی طرف بیٹھتے اول کو عزیمت
یعنے اولویت پر حمل کیا ہی کہ اسمیں داہنی طرف سے شروع کرنا ہوتا ہی اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر اسی طرح تھا لیکن ابن مسعود
کہتے ہیں کہ دوسری صورت یعنے بائیں طرف سے پھرنا اگرچہ رخصت یعنے جائز ہی اور کم تھی لیکن سنت میں اعتقاد واجب ہونے کا نہ کرے
یعنے پہلی صورت کو واجب نہ جانے اور رخصت شارع کی سے کہ دوسری صورت ہی اعراض نہ کرے کہ حدیث میں آیا ہی کہ حق تعالی دوست
رکھتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوے رخصتوں اسکی پر جیسا کہ دوست رکھتا ہی کہ عمل کیا جاوے عزیمتوں اسکی پر اور شافعیہ نے ان دونوں حدیثوں سے
نکالا ہی کہ مصلی کو چاہیے کہ پھرے طرف حاجت اپنی کے اگر حاجت داہنی طرف ہو یعنے مثلا مکان اُسکا اُدہر ہی یا کچھ اور کام رکھتا ہی اُدہر طرف
تو داہنی طرف پھرے اور اگر بائیں طرف ہو بائیں طرف پھرے اور حضرت علی سے بھی اسی طرح منقول ہی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقتدیوں
کی طرف بھی منہہ کرکے بیٹھتے اور پشت قبلہ کی طرف جیسے کہ اوپر حدیث میں گذرا اور حصہ شیطان کا اسمیں اسلیے کہا کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنے
پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا پس جاتا رہا کمال نماز اسکی کا کہا طیبی نے کہ اسمیں دلیل ہی اسپر کہ جسنے اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور
کیا اسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر پس تحقیق پہونچا اسپر شیطان گمراہ کرنے کو پس کیا حال ہی اسکا کہ اصرار کرے بدعت اور خلاف شرع پر اور
یہ چاروں حدیثیں یعنے حدیث عامر کی اور سمرہ کی اور انس کی اور عبداللہ کی متعلقات میں باب کے سے ہیں ح ع (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ

اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا تھے ہم جب نماز پڑھتے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست رکھتے تھے
ہم یہ کہ ہوں داہنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو متوجہ ہوں ہم پر ساتھ منہ اپنے کے یعنے وقت سلام کے اول ہماری ہی طرف متوجہ ہوں کہا
براء نے پس سنا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے بعد سلام کے ای رب میرے بچا مجھکو عذاب اپنے سے اسدن کہ اٹھا دیگا
تو یا جمع کریگا اپنے بندوں کو روایت کی یہ مسلم نے ف اور تجمع شک راوی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم تجمع فرمایا یا تبعث عبادک
اور یہ دعا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لیے کی یا از راہ تواضع کے ۱۲ ع (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ اِنَّ النِّسَاءَ فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَکْتُوْبَۃِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰی مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰہُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہی ام سلمہ سے کہا تحقیق عورتیں بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھیں جسوقت
کہ سلام پھیرتیں نماز فرض سے کھڑی ہوتیں یعنے اپنے گھر جانے کے لیے اور بیٹھے رہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جو شخص کہ نماز پڑھتے مردوں
میں سے جسقدر کہ چاہتا اللہ تعالی پس جب کھڑے ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے مرد روایت کی یہ بخاری نے ف بیٹھے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہتے اور عورتیں اٹھ جاتیں تا مرد و عورت راستے میں مل نہ جاویں پس کبھی اسقدر بیٹھتے کہ اللہم انت السلام آخر تک
پڑھتے اور کبھی اتنا بیٹھتے کہ دعا کرتے اور قرآن پڑھتے اور احکام الٰہی بیان کرتے اور کبھی مصلی میں بیٹھتے آفتاب نکلنے تک بیٹھنا مختلف تھا بسبب
اختلاف اوقات کے اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی امام کو بیٹھے رہنا اس غرض کے لیے اور مستحب ہی مقتدیوں کو نہ اٹھیں پہلے امام کے ۱۲ ع ح
وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ فِیْ بَابِ الضِّحْکِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر بن سمرہ کی بیچ باب الضحک کے انشاء اللہ تعالی یعنے
مصابیح والے نے وہ یہاں ذکر کی ہی کہ اسمیں ذکر ہی بیٹھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد نماز سے آفتاب نکلنے تک اور ہم اسکو باب الضحک
میں درج کرینگے

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَخَذَ بِیَدِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ یَا مُعَاذُ فَقُلْتُ
وَاَنَا اُحِبُّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّ
اَبَا دَاوٗدَ لَمْ یَذْکُرْ قَالَ مُعَاذٌ وَاَنَا اُحِبُّکَ) روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا پکڑا ہاتھ میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تحقیق میں دوست
رکھتا ہوں تجھکو ای معاذ پس کہا میں نے اور میں بھی دوست رکھتا ہوں آپکو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جب دوست رکھتا ہی تو مجھکو تو
پس نہ چھوڑ اسکو کہ کہے تو بعد ہر نماز کے ای رب میرے مدد کر میری اوپر ذکر کرنے اپنے کے اور شکر کرنے اپنے کے اور اچھی کرنے عبادت اپنی کے
روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے مگر یہ کہ ابوداؤد نے نہیں ذکر کیے یہ الفاظ کہ کہا معاذ نے وانا احبک ف اچھی عبادت یہ ہی کہ عبادت
کمال حضور قلب سے کرے گویا کہ دیکھتا ہی تو اللہ کو جیسے کہ اول کتاب میں بیچ ایک حدیث کے معنی حسن عبادت کے فرمائے ہیں اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو دوست رکھے تو مستحب ہی کہ اس سے اظہار اپنی محبت کا کر دے اور یہ حدیث مسلسل ہی ساتھ اس فعل اور قول کے
اخذ بیدی ولیقول انا احبک محدثین اس اصطلاح کو سمجھ لینگے عوام درپے اسکے سمجھنے کے نہوں ۱۲ ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہِ الْاَیْمَنِ وَعَنْ یَّسَارِہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ حَتّٰی یُرٰی
بَیَاضُ خَدِّہِ الْاَیْسَرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلَمْ یَذْکُرِ التِّرْمِذِیُّ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہِ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ) اور روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے سلام پھیرتے داہنے اپنے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنے سلام تمپر اور مہربانی اللہ
کی یہاں تلک کہ دکھلائی دیتی سفیدی داہنے رخسارہ انکے کی اور سلام پھیرتے بائیں اپنے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ دکھلائی دیتی

سفیدی بائین رخسارے کی روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور نہین ذکر کیا ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ اور روایت کی ابن ماجہ
نے عمار بن یاسر سے **ف** یعنے ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ نہین نقل کیا ہے دونون جانب اسی قدر کہا کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم و
رحمۃ اللہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ظاہر یہ ہے کہ ابن ماجہ نے بھی ساری حدیث روایت کی ہے نہ بعض اسکی مانند ترمذی کے **ع**
(**وعن** عبد اللہ بن مسعود قال کان اکثر انصراف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ الی شقہ الایسر الی حجرتہ رواہ فی شرح السنۃ) اور
روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھا بہت پھرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز اپنی سے جانب بائین کے طرف حجرہ اپنے کے روایت کی
یہ شرح السنہ مین **ف** دروازہ حجرہ مبارک کا تھا طرف مسجد کے بائین طرف محراب کے پس وہ پھرتے تھے بائین جانب اپنے اور داخل
ہوتے تھے حجرہ اپنے مین **ع** (**وعن** عطاء الخراسانی عن المغیرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی الامام فی الموضع الذی
صلی فیہ حتی یتحول رواہ ابو داؤد وقال عطاء الخراسانی لم یدرک المغیرۃ) اور روایت ہے عطاء خراسانی سے اسنے نقل کی مغیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نماز پڑھے امام اس جگہ کہ نماز پڑھ چکا ہے اسمین یہانتک کہ سرک جاوے روایت کی یہ ابو داؤد نے کہ عطاء خراسانی
نے نہین ملاقات کی مغیرہ سے یعنے پس یہ حدیث منقطع ہے **ف** یعنے جہان فرض پڑھے وہان سنت نہ پڑھے بلکہ جگہ بدل کر ادا کرے پڑھے اور
یہ حکم خاص امام ہی کے لیے نہین ہے بلکہ سب مقتدیون کے لیے ہے اور منع اس سے اسلیے کیا کہ تا آنے والا گمان نہ کرے کہ مصلی ہنوز نماز فرض ہی
مین ہے یا اسلیے کہ دونون جگہین گواہی دین قیامت کو اسکی طاعت کی کذا ذکر الشیخ رحمہ اللہ اور ملا علی نے لکھا ہے کہ کہا ہے بعضون نے کہ یہ حکم ان نمازون مین ہے کہ بعد انکے سنتین
راتبہ ہین اور جنکے بعد سنت نہین ہے مانند صبح اور عصر کے یہ حکم نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ حکم سب نمازون مین ہے (**وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضہم
علی الصلوۃ ونہاہم ان ینصرفوا قبل انصرافہ من الصلوۃ رواہ ابو داؤد) اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے
صحابہ کو نماز پڑھنے پر اور منع کیا انکو یہ کہ پھرین وہ پہلے پھرنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز سے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** رغبت دلانے
نماز پر یعنے تاکید کرتے اور رغبت دلاتے ملازمت نماز جماعت کی پر یا مطلق نماز پر اور منع فرمایا کہ پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز سے نہ پھرین
تا مرد اور عورت راستہ مین نہ ملجاوین چاہیے کہ اوپر حدیث مین گذرا کہ حضرت صلعم اور لوگ بیٹھے رہتے تھے یہانتک کہ عورتین چلی جاتی تھین پھر اٹھتے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ اس صورت مین نہی تنزیہی ہوگی اور احتمال ہے کہ مراد پھرنے سے اٹھ کھڑے رہنا مسبوق کا ہے پہلے سلام امام کے
پس یہ حرام ہے ہمارے نزدیک **ع** **الفصل الثالث** فصل تیسری (**عن** شداد بن اوس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی
صلوتہ اللہم انی اسئلک الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسئلک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسئلک قلبا سلیما ولسانا صادقا واسئلک من
خیر ما تعلم واعوذ بک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم رواہ النسائی وروی احمد نحوہ) روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہتے نماز اپنی مین یعنے بعد تشہد کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے ثابت رہنا دین کے مقدمہ مین اور قصد کرنا ہدایت پر اور مانگتا ہون
تجھسے شکر نعمت تیری کا اور خوبی بندگی تیری کی اور مانگتا ہون تجھسے دل سالم اور زبان سچی اور مانگتا ہون تجھسے بھلائی جو کہ جانتا ہے تو اور پناہ مانگتا ہون
ساتھ تیرے برائی اس چیز کی سے کہ جانتا ہے تو اور بخشش مانگتا ہون تجھسے واسطے ان گناہون کے کہ جانتا ہے تو روایت کی یہ نسائی نے اور روایت کی یہ
احمد نے مانند اسکے **ف** قصد کرنا ہدایت پر یعنے لازم کرون ہدایت کو اور ہمیشہ ہدایت پر رہون اور مانگتا ہون شکر نعمت تیری کا یعنے توفیق ہو کہ
صرف کرون نعمت کو تیری طاعت مین یعنے قائم رہون تیرے حکمون پر اور بچون ممنوع چیزون سے اور خوبی عبادت تیری کی یعنے ادا کرون اسکو
ساتھ شرائط اور ارکان اسکے کے اور قلب سلیم یعنے پاک برے عقیدون سے اور میل کرنے سے خواہشون نفسانی پر اور خالی ہو ماسوی اللہ سے

واسالک من خیر ما تعلم لفظ ما کا اس جملہ مین موصولہ ہی یا موصوفہ اور عائد محذوف ہی اور من زائدہ ہی یا بیانیہ اور مبین محذوف ہی تقدیر اسکی یون ہی اسالک شیئا ہو خیر ما تعلم یعنے مانگتا ہون مین تجھسے ایک چیز کہ وہ اچھی ہو جو کہ جانتا ہی تو کہ وہ اچھی ہی نہ جو کہ مین اچھی جانتا ہون اسلئے کہ بندہ ایک چیز کو اچھا جانتا ہی اور نفس الامر مین وہ بری ہوتی ہی یہ دعا حضرت صلعم نے تعلیم امت کے لیے کی ہی کہ یون کیا کرین ورنہ آنحضرت صلعم کو سب بھلائیان حاصل تھین اور برائیون سے محفوظ تھے اور گناہ اگلے پچھلے بخشے گئے تھے ۱۲ ع ح (وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلوتہ بعد التشہد احسن الکلام کلام اللہ واحسن الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رواہ النسائی) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے اپنی نماز مین بعد التحیات کے بہترین کلامون کا کلام اللہ کا ہی اور بہترین طریقون کا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی روایت کی یہ نسائی نے (وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم فی الصلوٰۃ تسلیمۃ تلقاء وجہہ ثم یمیل الی الشق الایمن شیئا رواہ الترمذی) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے نماز مین ایک سلام سامنے منہ اپنے کے پھر جھکتے طرف داہنی جانب کے تھوڑا سا روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے ابتدا سے سلام کی قبلہ رخ کرتے پھر درمیان سلام مین کچھ داہنی طرف مائل ہوتے ایسا کہ سفیدی رخسارہ مبارک کی معلوم ہوتی جیسے کہ پہلی روایتون مین گذرا اور تمام کرتے سلام کو امام مالک کے مذہب مین ایک ہی سلام ہو بظاہر اس حدیث کے اور تینون امام اور علما قائل دو سلامون کے ہین واسطے وارد ہونے بہت حدیثون کے اس باب مین اور تاویل اس حدیث کی یہ ہی کہ پکار کر کہتے تھے ایک سلام اور دوسرا چپکے سے ۱۲ ع ح (وعن سمرۃ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نرد علی الامام وتحابب وان یسلم بعضنا علی بعض رواہ ابوداؤد) اور روایت ہی سمرہ سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نیت کرین ہم وقت سلام پھیرنے کے جواب سلام امام کے کی اور یہ کہ محبت کرین ہم آپس مین اور یہ کہ سلام کرے بعض ہم مین کا بعض کو روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے نیت کرین ہم یعنے مقتدی جو سلام پھیرین نیت کرین کہ امام کے سلام کا جواب دیتے ہین جو کہ امام کے داہنی طرف ہون دوسرے سلام مین نیت جواب کی کرین اور جو کہ بائین طرف ہون پہلے سلام مین نیت کرین اور جو کہ مقابل امام کے ہون دونون سلامون مین نیت کرین اور اس سے معلوم ہوا کہ امام کو بھی سلام پھیرتے ہوئے نیت کرنی چاہیے کہ مقتدیون پر سلام کرتا ہون اور محبت کرین ہم آپس مین یعنے نمازیون اور تمام مومنون سے محبت کرین اور خوش خلقی سے پیش آوین آگے اسکے فرمایا کہ سلام پھیرنے مین بیچ نماز کے آپس مین ایک دوسرے کی بھی نیت کرین یعنے داہنی طرف مین داہنی طرف والون کی اور بائین طرف مین بائین طرف والون کی نیت کرے اور ہر نمازی کو دونون سلامون مین نیت ملائکہ کی بھی کرنی چاہیے کہ یہ بھی حدیثون مین آیا ہی کہا ہی بعضے علما نے ہمارے نے کہ یہ سنت ہی اور لوگون نے اسکو ترک کر دیا ہی ۱۲ ع ح

باب الذکر بعد الصلوٰۃ باب ہی بیچ بیان ذکر کے پیچھے نماز کے ف مراد ذکر سے عام دعا ہو یا غیر اسکی اور اختلاف ہی اسمین کہ پہلی بعد ان نمازون کے کہ سنتین ہین کسقدر بیٹھے درمختار مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی تاخیر کرنی سنتون کی یعنے بعد فرضون کے مگر بقدر اللہم انت السلام آخر تک کے اور کہا حلوائی نے نہین مضائقہ ساتھ فصل کے ساتھ اوراد کے اور اختیار کیا اسکو کمال نے کہا حلبی نے اگر ارادہ کی جاوے ساتھ کراہت کے کراہت تنزیہی تو اٹھ جاتا ہی خلاف کتابون مین اور بیچ یاد میری کے ہی حمل کرنا پڑھنے کا قلیل پر اور مستحب ہی یہ کہ استغفار کرے تین بار اور پڑھے آیۃ الکرسی اور معوذات اور کہے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور پڑھے تہلیل پورے سو کر نیکو اور دعا مانگے اور ختم کرے سبحان ربک رب العزۃ آخر تک یہ ترجمہ ہی بعینہ عبارت درمختار کا اور مستحب ہی کہ قوم توڑ ڈالین صفون کو اور امام آگے یا پیچھے سرک کر بیٹھے تا مشتبہ نہووے آنیوالون پر کہ ہنوز جماعت مین ہین اور کوئی آنے والا اسی توہم پر اگر اقتدا کرے تو فاسد ہووے اقتدا اسکا اور اختلاف ہی

اسمین کہ افضل پھرنا داہنی طرف ہی یا بائین طرف اور صحیح یہ ہی کہ اختیار رکھتا ہی جسطرف چاہے پھرے اور اکثر اسپر ہین کہ بائین طرف پھرے تا بایان
اسکا داہنا ہووے اور بیچ مسجد شریف نبوی کے بائین طرف کہ حجرہ شریف اُدھر ہی ہی پھرنا افضل ہی بالاتفاق اور پہلے پڑھ لینا سنتون معمولی
کا منافی نہین ہی اس بعدیت کے کہ بیچ باب بعضی دعاؤن اور اذکار کے حدیثون مین واقع ہوئی ہی اور تعجیل قیام کے واسطے سنتون مغرب کے
منافی نہین ہی پڑھنے آیۃ الکرسی اور مانند اسکے کے جیسے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ پڑھے بعد فجر اور مغرب کے دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر اور بعضے آدمی جو جلدی کرتے ہین کہ آیۃ الکرسی مغرب کی سنتون مین پڑھتے ہین کچھ نہین اور
مخالف سنت کے ہی کہ پڑھنا قل یا اور قل ہو اللہ احد کا بیچ سنت مغرب کے وارد ہوا ہی ۱۲ ح

**الفصل الاول فصل پہلی**

(عن ابن عباس قال کنت اعرف انقضاء صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر متفق علیہ) روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھا مین
پہچانتا تمام ہونا نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کا ساتھ کہنے اللہ اکبر کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اختلاف کیا ہی شارحین نے
بیچ بیان کرنے مراد کے ساتھ تکبیر کے بعضون نے کہا ہی کہ مراد تکبیر سے یہان ذکر ہی جیسا کہ صحیحین مین ابن عباس سے آیا ہی کہ آواز بلند کرنی
ساتھ ذکر کے وقت فارغ ہونے لوگون کے نماز فرض سے بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر تھی کہا ابن عباس نے کہ پہچانتا تھا مین
تمام ہونے نماز کو ساتھ اسکے پھر لایا ہی بخاری اس حدیث کو پس معلوم ہوا کہ مراد تکبیر سے مطلق ذکر ہی اور نقل کیا ہی شافعی نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس جہر کو اسپر کہ تھا واسطے تعلیم مقتدیون کے چنانچہ بیہقی وغیرہ نے دلیل پکڑی ہی جیسا کہ ذکر کرنے پر ساتھ خبر صحیحین کے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صحابہ کو ساتھ ترک کرنے چلانے کے کہ تکبیر تہلیل پکار کے کرتے تھے اور فرمایا کہ تم نہین پکارتے ہو بہرے کو اور
نہ غائب کو تحقیق وہ ساتھ تمہارے ہی سنتا ہی قریب ہی انتہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد تکبیر سے وہ تکبیر ہی کہ بعد نماز کے تسبیح تحمید کے ساتھ دس بار
یا تینتیس بار پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بعد نماز کے تکبیر کہتے تھے ایک بار یا تین بار اور بعضون
نے کہا کہ یہ ایام منیٰ مین تھا کہ تکبیرات تشریق کی کہتے تھے اور ہر تقدیر مشکل یہ ہی کہ یہ قول ابن عباس کا کیا معنی رکھتا ہی کہ سلام سے تمام ہونا نماز کا
نہ جانتے تھے اور تکبیر سے جانتے تھے جواب اسکا یہ ہی کہ وہ چھوٹے تھے شاید کہ ہمیشہ جماعت مین نہ حاضر ہوتے ہونگے اور احتمال یہ بھی ہی کہ جماعت
مین ہوتے ہون لیکن پچھلی صف مین کھڑے ہوتے ہون پس نہ پہچانتے تھے تمام ہونے نماز کو ساتھ سلام کے ۱۲ ح ع (وعن عائشۃ قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام رواہ مسلم)
اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر مقدار اس چیز کے کہ کہتے یا الٰہی تو ہی سالم یعنے سب
عیبون سے اور تجہی سے ہی سلامتی یعنے بندون کی سب آفتون سے بابرکت ہی تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہ مسلم نے **ف**
یعنے جن نمازون کے بعد سنتین ہین انکے سلام کے بعد نہین بیٹھتے مگر اسقدر کہ جسمین یہ دعا پڑھ لین اور جن نمازون کے بعد سنتین نہین ہین
مثل صبح کے اور عصر کے ثابت ہوا ہی بیٹھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ اس سے اور مستحب ہی ذکر طلوع اور غروب آفتاب تک اور اس
دعا مین جو والیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام زیادہ کیا ہی پس نہین اصل اسکی یعنے حدیث سے ثابت نہین اور ایک
توجیہ نہ بیٹھنے کی یہ ہی کہ بہیئت نماز نہ بیٹھتے تھے مگر اسقدر کہ جسمین یہ دعا پڑھین یا نہ بیٹھتے تھے یعنے اچانا مگر اسقدر ۱۲ مولانا اسحٰق ۱۲ ع (وعن
ثوبان قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلوتہ استغفر ثلثا وقال اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال
والاکرام رواہ مسلم) اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پھرتے نماز اپنی سے استغفار کرتے تین بار اور کہتے

یا الٰہی تو ہی سلام اور تجھی سے ہی سلامتی با برکت ہی تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت کی یہ مسلم نے ف استغفار کرتے تین بار یعنے کہتے استغفر اللہ تین بار اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ کہتے تین بار استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ ۱۲ ح (وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے پیچھے ہر نماز فرض کے نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الٰہی نہین کوئی چیز مانع واسطے اُس چیز کے کہ دی تونے اور نہین کوئی دینے والا اُس چیز کو کہ منع کی تونے اور نہین فائدہ دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات اور اذکار کہ حدیثون مین آئے ہین پڑھتے تھے اور لکھا ہی علما نے کہ بعضے اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے اور اُٹھ کھڑے ہوتے بغیر اسکے کہ کچھ پڑھین اور بعضے اوقات یہ اذکار کل یا بعض انین سے پڑھتے اور بعضون نے بیچ ترتیب پڑھنے کے کہا ہی کہ اول استغفار کرے بعد اسکے اللھم انت السلام بعد اسکے لا الٰہ الا اللہ وحدہ آخر تک پڑھے اور اور اذکار اور دعائین بہت ہین کہ حدیث کی کتابون مین مذکور ہین روایت مین آیا ہی کہ انکو بعد نماز کے پڑھتے تھے اور بعد سے یہی مراد نہین ہی کہ متصل فرضون کے پڑھے بلکہ اگر بعد سنتون کے پڑھے تو بھی بعد ہی پڑھنا کہلاویگا ۱۲ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِہٖ یَقُوْلُ بِصَوْتِہِ الْاَعْلٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سلام پھیرتے نماز اپنی سے کہتے ساتھ آواز بلند کے نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین بازگشت گناہون سے اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتھ اللہ کے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین عبادت کرتے ہم مگر اُسی کو اُسی کے لیے ہی نعمت یعنے سب نعمتین اُسی کی طرف سے ہین اور اُسی کے لیے ہی بزرگی اور اُسی کے لیے ہی تعریف نیک نہین کوئی معبود مگر اللہ خالص کرنیوالے ہین ہم واسطے اُسکے بندگی کو اگرچہ مکروہ رکھین کافر روایت کی یہ مسلم نے ف یہ کلمے بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پکار کر پڑھتے تھے واسطے تعلیم امت کے اور نووی نے کتاب مہذب مین لکھا ہی کہ افضل چپکے پڑھنا ہی بیچ اس دعا کے اور سوا اسکی کے خواہ امام ہووے یا منفرد مگر یہ کہ حاجت ہووے ساتھ تعلیم اُسکی کے تو پکار کر پڑھے اور اسی پر حمل کیا گیا ہی پکار کر پڑھنا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسکو اور بعد اسکے کہ یاد ہوا لوگون کو چپکے پڑھنا افضل ہی ۱۲ ع ح (وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّہٗ کَانَ یُعَلِّمُ بَنِیْہِ ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ وَیَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَعَوَّذُ بِھِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی سعد سے یہ کہ سعد تھے تعلیم کرتے اپنی اولاد کو یہ الفاظ اور کہتے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پناہ پکڑتے ساتھ ان لفظون کے پیچھے نماز کے یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے نامردی سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے بخیلی سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے ناکارہ عمر سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے فتنہ دنیا کے سے اور عذاب قبر کے سے یعنے جو چیزین کہ سبب عذاب قبر کی ہین روایت کی یہ بخاری نے ف مراد جبن سے بیان نہ جرأت کرنا طاعت پر ہی اور مراد بخل سے یہ ہی کہ نہ نفع پہونچاوے غیر کو ساتھ مال کے یا علم کے یا خیر خواہی کے و غیر ذلک اور ناکارہ عمر یہ ہی کہ عقل مین خلل آجاوے اور اعضا ضعیف ہو جاوین ایسی عمر سے

پناہ مانگی اسلیے کہ مقصود عمر سے یہ ہے کہ شکر اللہ تعالی کی نعمتوں کا اچھی طرح ادا کرے اور ایسی عمر میں یہ غرض فوت ہوتی ہے * ع * (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُہَاجِرِیْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا قَدْ ذَہَبَ اَہْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاکَ قَالُوْا یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَیُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُکُمْ شَیْئًا تُدْرِکُوْنَ بِہٖ مَنْ سَبَقَکُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِہٖ مَنْ بَعْدَکُمْ وَلَا یَکُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْکُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُکَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ مَرَّۃً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُہَاجِرِیْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَہْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَیْسَ قَوْلُ اَبِیْ صَالِحٍ اِلٰی اٰخِرِہٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ تُسَبِّحُوْنَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَّتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَّتُکَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تحقیق فقیر مہاجرین کے آئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا انھوں نے تحقیق لے گئے دولت والے درجے بلند یعنے ثواب اور قرب اور رضای حق اور نعمت ہمیشگی کی کہ نعمت بہشت کی ہے یعنے انھوں نے بڑا ثواب حاصل کیا اور لائق بہشت کی نعمتوں کے ہوئے پس ہمارا کیا حال ہے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب عرض کیا فقرا نے نماز پڑھتے ہیں وہ جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں وہ جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اور نقد دیتے ہیں وہ اور ہم نہیں نقد دے سکتے اور وہ آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں آزاد کر سکتے یعنے بسبب افلاس کے پس انکا ثواب انھین کو حاصل ہے اور ہم محروم ہیں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤں میں تمکو ایسی چیز کہ پہونچ جاؤ بسبب اسکے درجے ان شخصوں کے کو کہ بڑھ گئے ہیں تمسے یعنے پہلے تمہارے اسلام لائے ہیں اور بڑھ جاؤ تم بسبب اسکے اُن لوگوں پر کہ پیچھے تمہارے ہیں یعنے ایمان میں یا پیدا ہوتے ہیں اور نہ ہوگا کوئی یعنے اغنیا میں سے بہتر تمسے مگر وہ شخص کہ کرے مانند اس چیز کے کہ کرو تم یعنے مگر جو غنی کہ تسبیح پڑھیگا اس سے تم بہتر نہیں ہونے کے بلکہ وہ تمسے بہتر ہوگا یا مانند تمہارے ہوگا کہا انھوں نے بہتر فرمایئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سبحان اللہ پڑھو اور اللہ اکبر پڑھو اور الحمد للہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار کہا ابو صالح نے پس پھر آئے فقرا مہاجرین کے طرف رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا انھوں نے کہ سنا بھائیوں ہمارے نے کہ مالدار ہیں اس چیز کو کہ کی ہمنے پس کیا انھوں نے مانند اسکے یعنے پھر افضل ہی ہوسے وہ ہمپر پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے وہ جسکو چاہتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور نہیں قول ابی صالح کا آخر تک مگر نزدیک مسلم کے اور بیچ ایک روایت بخاری کے یہ ہے کہ سبحان اللہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے دس بار اور الحمد للہ پڑھو دس بار اور اللہ اکبر پڑھو دس بار بدلے تینتیس بار کے * ف * پہلی روایت میں جو آیا ہے کہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اس عبارت میں تین احتمال ہیں یا تو یہ کہ تینوں ملکر تینتیس بار ہوں یعنے سبحان اللہ گیارہ بار اور الحمد للہ گیارہ بار اور اللہ اکبر گیارہ بار یا یہ کہ ہر ایک تینتیس تینتیس بار ہو چنانچہ عمل مشائخ کا اسی پر ہے اور یہ افضل ہے اور بعضی روایت میں صریح بھی آیا ہے یا یہ کہ تینوں ملا کر تینتیس بار پڑھے کہ اسمین بھی ہر ایک تینتیس بار ہو جا ہوئیگا اور یہ فضل اللہ کا ہے یعنے فضیلت دینا اغنیا کو تمپر فضل اللہ کا ہے کہ دیتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے صبر کرو اور قضاے الہی پر راضی رہو کہ اُسنے بزرگی دی ہے بعضے بندوں کو بعضوں پر اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن خالی نہیں ہے غنی طرح طرح کے خوف گناہ کے سے اور فقیر امن میں ہے اس سے کہا ہے امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں کہ لوگوں نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ میں پس گئے ہیں جنید اور خواص اور اکثر لوگ طرف فضیلت فقر کے اور کہا ہے ابن عطا نے کہ غنی شاکر کہ حق غنا کا ادا کرتا ہو افضل ہے فقیر صابر سے * ح ع * (وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیْبُ قَائِلُہُنَّ اَوْ فَاعِلُہُنَّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِیْدَۃً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَکْبِیْرَۃً رَوَاہُ

مُسْلِمٌ) اور روایت ہے کعب بن عجرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے الفاظ ہیں نماز کے پیچھے کے کہنے کے نا امید نہیں ہوتا ثواب
سے کہنے والا انکا یا فرمایا کرنے والا انکا پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ کہنا اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ کہنا اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہنا روایت کی
یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا
وَّثَلٰثِیْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ
زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور
اللہ اکبر کہے تینتیس بار پس ننانوے ہوئے اور کہے واسطے پورا کرنے سیکڑے کے یہ کلمہ نہیں کوئی شریک اسکا اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے
سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے بخشے جاوینگے گناہ اسکے اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے یعنے بہت روایت کی یہ مسلم نے ف بعضی روایتوں میں
بعد والحمد کے یحیی و یمیت اور بعضی میں بیدہ الخیر بھی زیادہ آیا ہے اور یہ کلمات کہ نماز کے پیچھے پڑھے جاتے ہیں عدد انکے مختلف آئے ہیں کبھی
حضرت صلعم کسیطرح پڑھتے تھے کبھی کسیطرح انہیں سے جسطرح پڑھیگا سنت ادا ہو جاویگی اور کہا ہے حافظ زین عراقی نے کہ یہ سب اچھے
ہیں اور جو زیادہ ہیں پس وہ پسندیدہ تر ہیں طرف اللہ تعالیٰ کے اور ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گنتے تھے تسبیح کو ساتھ داہنے ہاتھ
کے اور آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار کرو ساتھ انگلیوں کے اسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی اور طلب گویائی کیجاویگی اور صحابہ سے کھجور کی گٹھلیوں پر بھی
پڑھنا ثابت ہوا ہے پس افضل انگلیوں پر ہی پڑھنا ہے اور جائز گٹھلیوں وغیرہ پر بھی ٭ ع ح ٭ الفصل الثانی فصل دوسری (عن
اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہے ابی امامہ سے
کہ کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون سے وقت دعا بہت قبول ہوتی ہے فرمایا درمیان رات میں کہ جانب اخیر میں ہے یعنے سحر کے وقت اور
فرض نمازوں کے پیچھے روایت کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ كُلِّ
صَلٰوةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ) اور روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ کہ پڑھوں میں معوذات پیچھے ہر نماز کے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ف معوذات وہ سورتیں ہیں
کہ جنکے سرے پر لفظ اعوذ کا ہے یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور لفظ معوذات کا جمع اسلیے لائے کہ اقل جمع دو ہیں اور بعضوں
نے کہا ہے کہ قل ہو اللہ اور قل یا بھی معوذات میں داخل ہیں تغلیباً یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو غلبہ دیکر کل کو تعبیر
معوذات کر لیا اگرچہ ان دو میں لفظ اعوذ کا نہیں ہے پس بموجب اس قول کے چار سورتیں پڑھنے کو فرمایا قل یا اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس ٭ ع ٭ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ
حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ
اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بیٹھنا میرا ساتھ ایک قوم کے کہ یاد
کریں اللہ کو وقت صبح کے آفتاب نکلنے تک بہت بہتر ہے نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کروں میں چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کی سے اور
البتہ بیٹھنا میرا ساتھ اس قوم کے کہ یاد کریں اللہ کو وقت نماز عصر کے سے آفتاب غروب ہونے تک بہت بہتر ہے نزدیک میرے اس سے
کہ آزاد کروں چار غلام روایت کی یہ ابو داؤد نے ف ظاہر یہ ہے کہ اخیر میں بھی چار غلام اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام کی سے مراد ہوں
اور احتمال یہ ہے کہ مطلق ہوں اور تخصیص اولاد حضرت اسمعیل کی اسلیے ہے کہ افضل عرب کے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی اولاد

مین ہین ٭ ح ع (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَۃٍ ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُ اللّٰہَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ
کَانَتْ لَہٗ کَاَجْرِ حَجَّۃٍ وَّعُمْرَۃٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَامَّۃٍ تَامَّۃٍ تَامَّۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے فجر کی جماعت مین پھر بیٹھے یاد کرے اللہ کو آفتاب نکلنے تک پھر پڑھے دو رکعت نماز ہو گا ثواب اسکے لیے
مانند ثواب حج کے اور عمرے کے کہا راوی نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے حج اور عمرے کا پورے حج اور عمرے کا پورے
حج اور عمرے کا روایت کی یہ ترمذی نے ف پھر بیٹھے یاد کرے اللہ کو یعنے ہمیشہ ذکر مین رہے بیچ جگہ نماز اپنی کے اور مسجد اپنی کے کہ جسمین نماز
پڑھی ہے پس نہین منافی ہے اٹھنا واسطے طواف کے یا طلب علم کے یا مجالس وعظ کے مسجد مین اور اسی طرح اگر گھر مین چلا آوے اور ذکر کرتا رہے
اسکا بھی یہی ثواب ہو گا اور آفتاب نکلنے تک پھر نماز پڑھے یعنے بعد بلند ہونے آفتاب کے بقدر نیزے کے نماز پڑھے کہ وقت کراہت کا جاتا
رہے اور اس نماز کو نماز اشراق کہتے ہین اور اکثر حدیثون مین اسکا نام صلوۃ ضحی بھی آیا ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ دونون نمازین ایک ہین اول وقت
اسکا نزدیک بلند ہونے آفتاب کے ہے اور آخر وقت پہلے زوال کے اول کو اشراق کہتے ہین اور دوسری کو چاشت اور ثواب حج کا
بسبب ادا کرنے فرائض کے ساتھ جماعت کے ہوتا ہے اور ثواب عمرہ کا بسبب ادا کرنے نفل کے ٭ ع ح الفصل الثالث فصل
تیسری (عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا اِمَامٌ لَّنَا یُکْنٰی اَبَا رِمْثَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ ہٰذِہِ الصَّلٰوۃَ اَوْ مِثْلَ ہٰذِہِ الصَّلٰوۃِ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ قَالَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ یَقُوْمَانِ فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَکَانَ رَجُلٌ قَدْ شَہِدَ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ حَتّٰی رَاَیْنَا بَیَاضَ خَدَّیْہِ ثُمَّ انْفَتَلَ کَانْفِتَالِ اَبِیْ رِمْثَۃَ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِیْ اَدْرَکَ مَعَہُ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی
مِنَ الصَّلٰوۃِ یَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْکِبَیْہِ فَہَزَّہٗ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّہْلِکَ اَہْلُ الْکِتٰبِ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بَیْنَ صَلٰوتِہِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَصَرَہٗ فَقَالَ اَصَابَ اللّٰہُ بِکَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) روایت ہے ازرق بن قیس سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو امام ہمارے نے
کہ کنیت تھی اسکی ابو رمثہ کہا ابو رمثہ نے کہ پڑھی مین نے یہ نماز یا مانند اس نماز کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو رمثہ نے اور تھے ابوبکر
اور عمر کھڑے ہوتے پہلی صف مین داہنی طرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور تھا ایک شخص کہ تحقیق وہ حاضر ہوا تھا تکبیر پہلی مین نماز سے
پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سلام پھیرا داہنے اپنے اور بائین اپنے یہانتک کہ دیکھی ہمنے سفیدی رخسارہ ان حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی پھر پھرے نماز اپنی سے مانند پھرنے ابی رمثہ کے مراد رکھتا تھا نفس اپنے کو پس کھڑا ہوا وہ شخص کہ جسنے پائی تھی ساتھ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے تکبیر اولی نماز سے شروع کین دو رکعتین پس جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے عمر پس پکڑے دونون مونڈھے اسکے پس ہلایا اسکو پھر کہا
بیٹھ اسلیے کہ نہین ہلاک ہوئے اہل کتاب مگر کہ نہ تھا درمیان نماز انکی کے فرق پس اٹھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اپنی پس فرمایا پہونچایا اللہ
نے تجھکو راہ حق پر اے بیٹے خطاب کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف پڑھی مین نے یہ نماز یہ اشارہ کیا ابو رمثہ نے اس نماز کی طرف کہ پڑھی تھی
ظہر یا عصر مثلاً اور یا مانند اس نماز کے یہ شک راوی ہے کہ ابو رمثہ نے ہذہ الصلوۃ کہا یا مثل ہذہ الصلوۃ اور یہ جو کہا کہ پائی تھی ساتھ حضرت صلعم کے
تکبیر اولی فائدہ اس قید کا یہ ہے کہ وہ شخص مسبوق نہ تھا کہ واسطے تمام کرنے نماز کے اٹھا ہو بلکہ پہلی ہی رکعت مین ملا تھا اور واسطے ادا کرنے سنت
کے اٹھا تھا اور مراد فرق سے یا تو فرق کرنا ہے ساتھ سلام پھیرنے کے یا جگہ بدلنی ہے جیسے کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین آیا ہے کہ کیا عاجز کرتا ہے ایک تمہارے کو
جو نماز ادا کرے کہ آگے بڑھ جاوے یا پیچھے ہٹ جاوے یا داہنے یا بائین ہٹ کھڑا ہو یا مراد کلام کرنا ہے یا نکلنا ہے مسجد سے جیسا کہ مسلم کی روایت مین
آیا ہے سائب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وصل نہ کرین ہم نماز کو یہانتک کہ کلام کرین یا باہر نکلین ہم اور لانا اس حدیث

کا باب الذکر بعد الصلوۃ مین دلالت کرتا ہو اسپر کہ مراد تفرق کرنے سے ترک کرنا ذکر کا بعد نماز کے ہو یعنے بعد نماز فرض کے چاہیے کہ ذکر کرے جو کہ وارد ہوا
حدیثون مین بعد اسکے اُٹھے پس یہ حدیث دلالت کرتی ہو اوپر نہ وصل کرنے نفل کے ساتھ فرضون کے ۞ ح ع (وعن زید بن ثابت قال اُمِرنا
اَن نُسَبِّحَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَنَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَنُکَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ فَاُتِیَ رَجُلٌ فِی الْمَنَامِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِیْلَ لَہٗ اَمَرَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ کَذَا وَکَذَا قَالَ الْاَنْصَارِیُّ فِیْ مَنَامِہٖ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْھَا خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ وَاجْعَلُوْا فِیْھَا التَّھْلِیْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوْا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہو زید بن ثابتؓ سے کہ کہا حکم
کیے گئے ہم یہ کہ تسبیح کرین پیچھے ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہین تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہین چونتیس ۳۴ بار پس دیکھا ایک شخص نے انصار مین سے
خواب مین ایک فرشتے کو پس کہا اس فرشتے نے اسکو کہ کیا حکم کیا تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تسبیح کرو پیچھے ہر نماز کے اتنی اور اتنی
کہا انصاری نے اپنے خواب مین کہ ہان کہا اس فرشتے نے کہ مقرر کرو ان تینون کلمات کو پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ بار اور داخل کرو انمین لا الہ الا اللہ پچیس بار
یعنے تاگنتی سو کی پوری ہو جاوے پس جب صبح ہوئی آیا وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس عمل کرو اسی طرح روایت کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے ف پس کرو تم اسی طرح شاید مراد یہ ہو کہ اسطرح
بھی پڑھو اور یہ بسبب تقریر آنحضرتؐ کے ایک وجہ ذکر سے ہوا اور اگر آنحضرتؐ تقریر نہ کرتے تو خواب حجت نہوتا ۞ ع ۞ (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَعْوَادِ ھٰذَا الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ لَمْ یَمْنَعْہُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَاَھَا
حِیْنَ یَاْخُذُ مَضْجَعَہٗ اٰمَنَہُ اللّٰہُ عَلٰی دَارِہٖ وَدَارِ جَارِہٖ وَاَھْلِ دُوَیْرَاتٍ حَوْلَہٗ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ) اور روایت ہو
حضرت علیؓ سے کہ کہا سنا مین نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر لکڑیون اس منبر کے یعنے منبر پر فرماتے تھے جو کہ پڑھے آیۃ الکرسی پیچھے ہر نماز
کے نہین منع کرتی اسکو داخل ہونے بہشت کے سے مگر موت اور جو پڑھے اسکو اسوقت کہ جاوے خوابگاہ اپنی مین امن دیتا ہو اسکو اللہ اسکے
گھر پر اور اسکے ہمسایہ کو یعنے جو گھر کہ اسکے گھر سے ملے ہوتے ہین اور کتنے گھر گرد اسکے یعنے اگرچہ اسکے گھر سے نہ ملے ہوتے ہون روایت کی بیہقی
نے شعب الایمان مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہو ف اول مضمون حدیث کے بظاہر مین ایک اشکال وارد ہوتا ہو کہ موت مانع دخول
جنت کی نہین ہو بلکہ پہونچانے والی ہو جنت مین ظاہر یہ معلوم ہوتا ہو کہ یون کہتے الا الحیوۃ اسلیے کہ حیات مانع دخول جنت کی ہو کہ اس عالم مین آدمی
پابند اسکا ہو جواب اسکا یہ ہو کہ موت پردہ ہو درمیان اسکے اور درمیان دخول جنت کے پس جب آئی موت اور ہو چکی حاصل ہوتا ہو دخول جنت کا
کذا ذکرہ الطیبی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد موت سے ہونا بندہ کا قبر مین ہو پہلے اٹھنے کے جب اٹھیگا قبر سے جاویگا بہشت مین بلا توقف اور یہ حدیث
اگرچہ ضعیف ہو لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہو اور اول جملہ حدیث کا نسائی اور ابن حبان اور طبرانی نے بھی روایت
کیا ہو اور ایک روایت مین قل ہو اللہ بھی اسکے ساتھ پڑھنی آئی ہو ۞ ح ع ۞ (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
قَالَ قَبْلَ اَنْ یَّنْصَرِفَ وَیَثْنِیَ رِجْلَیْہِ مِنْ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کُتِبَ لَہٗ بِکُلِّ وَاحِدَۃٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِیَتْ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّاٰتٍ وَّرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِّنْ کُلِّ مَکْرُوْہٍ وَّحِرْزًا مِّنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ وَلَمْ یَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَہٗ اِلَّا الشِّرْکُ وَکَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا یَّفْضُلُہٗ یَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ
اِلٰی قَوْلِہٖ اِلَّا الشِّرْکُ وَلَمْ یَذْکُرْ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہو عبد الرحمن بن غنم سے اُنہنے نقل کی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے پہلے پھرنے کے جگہ نماز سے اور پہلے موڑنے پانون اپنے کے نماز مغرب اور صبح

سے یعنے جسطرح تشہد کے لیے بیٹھتا ہی اسی ہیئت پر پڑھے بعد مغرب اور صبح کے یہ کلمہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی تعریف اُسی کے ہاتھ مین ہی بھلائی وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی دس بار لکھی جاتی ہی واسطے اُسکے ساتھ ہر ایک کے دس نیکیان اور دور کیجاتی ہین اس سے دس برائیان اور بلند کیے جاتے ہین واسطے اُسکے دس درجے اور ہوتے ہین یہ کلمات واسطے اُسکے امان ہر بُری چیز سے اور پناہ شیطان رانده ہوئے سے اور نہین پہونچتا واسطے کسی گناہ کے یہ کہ ہلاک کرے اُسکو یعنے بسبب توفیق استغفار یا مغفرت کردگار کے مگر شرک یعنے اگر شرک کریگا نہین بخشا جائیگا اور ہوگا بہترین لوگون کا ازروے عمل کے مگر وہ شخص کہ زیادہ ہووے اُس سے یعنے زیادہ کہے اُس چیز سے کہ کہا اُسنے روایت کی ہی احمد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اُسکے ابوذر سے تا قول اُنکے الا الشرک اور نہین ذکر کیا نماز مغرب کا اور نہ لفظ بیدہ الخیر کا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی ؁ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا لَمْ نَخْرُجْ مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَاَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰٓئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَاَفْضَلُ غَنِيْمَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ الرَّاوِيْ هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ) اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجی فوج طرف ملک نجد کے پس غنیمت لائے غنیمت بہت اور جلدی کی اُنھون نے پھرنے مین یعنے طرف مدینہ کے پس کہا ایک شخص نے ہم مین سے کہ نہ نکلا تھا نہین دیکھی ہمنے کوئی فوج کہ جلد ہو پھرنے مین اور زیادہ ہو غنیمت مین اس فوج سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤن مین تمکو ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت مین اور زیادہ ہو پھرنے مین مراد رکھتا ہون مین وہ قوم کہ حاضر ہوئے نماز صبح مین پھر بیٹھے یاد کرتے رہے اللہ کو یہان تلک کہ نکلا آفتاب پس یہ لوگ ہین بہت جلدی پھرنے مین اور زیادہ غنیمت مین روایت کی ہی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور حماد بن ابی حمید راوی وہ ضعیف ہی حدیث کے نقل کرنے مین ف یعنے اُن لوگون کو متاع دنیا ہاتھ لگی اور وہ فانی ہی اور اُنکو ملا تھوڑی سی دیر مین بہت سا ثواب عقبیٰ کا اور وہ باقی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنے جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو اللہ کے پاس ہی باقی ہی پس یہ ہوئے افضل اُن سے غنیمت مین اور پھرے جلدی اُن سے ؀ ع ؁ باب

## مالایجوز من العمل فی الصلوٰۃ ومایباح منہ

باب ہی بیچ بیان اُس چیز کے کہ نہین جائز کرنا اُسکا نماز مین اور اُس چیز کے کہ جائز ہی نماز مین ف یعنے اس باب مین مکروہات اور محرمات اور مفسدات اور مباحات نماز کے مذکور ہین ؀ ع ؁ **الفصل الاول** فصل پہلی ؁ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهْ مَا شَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ هٰكَذَا وَجَدْتُ فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَصُحِّحَ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ بِلَفْظَةِ كَذَا فَوْقَ لٰكِنِّيْ) روایت ہی معاویہ بن الحکم سے کہا اُسوقت کہ مین نماز پڑھتا تھا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان چھینکا ایک شخص نے قوم مین سے پس کہا مین نے یرحمک اللہ پس گھورنا شروع کیا قوم نے ساتھ آنکھون اپنی کے یعنے اسلیے کہ نماز مین ہو کر جواب چھینک کا دینا ہی پس کہا

ہین نے بیچ اپنے دل مین گم کیجیو مجھکو مان تیری کیا ہو حال تمہارا کہ دیکھتے ہو طرف میرے پس شروع کیا قوم نے کہ مارتے تھے ہاتھ اپنے رانون اپنی پر یعنے
واسطے چپ کرنے اور تعجب کرنے کے پس جب دیکھا مین نے اُنکو کہ چپ کرتے ہین مجھکو غصہ ہوا مین یعنے بسبب نہ جاننے برائی اُس فعل کے لیکن چپ
رہا مین پس جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس قربان ہو باپ میرا اُنکے اور مان میری نہین دیکھا مین نے کسی سکھلانے والے کو
پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ پیچھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بہت اچھا ہو سکھلانے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس قسم ہو
اللہ کی نہ ڈانٹا مجھکو اور نہ مارا مجھکو اور نہ بُرا کہا مجھکو فرمایا تحقیق یہ نماز نہین لائق ہو اسمین کوئی چیز باتون آدمیون کی سے سوائے اسکے نہین کہ نماز تسبیح
اور تکبیر ہو اور پڑھنا قرآن کا ہو یا مانند اسکے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے راوی کو شک ہوا ہو کہ الفاظ حدیث کے حضرت صلعم نے یون ہی
فرمائے یا اور طرح مانند اسکے اور کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین نو مسلم ہون یعنے نہین جانتا مین اب تک سب احکام دین کے اور تحقیق دیا اللہ نے
ہمکو اسلام اور تحقیق ہم مین سے کتنے شخص ہین کہ آتے ہین کاہنون پاس فرمایا حضرت صلعم نے پس مت جا تو اُنکے پاس کہا مین نے اور ہم مین سے
کتنے شخص لیتے ہین شگون بد فرمایا یہ ایک چیز ہو کہ پاتے ہین اُسکو اپنے دلون مین یعنے یہ وہم ہو کہ پیدا ہوا ہو نفسون اُنکی سے نہین تاثیر اُسکو نفع اور ضرر
مین پس باز نہ رکھے اُنکو یعنے کام کرنے سے باز نہ رہین اس وہم سے کہا معاویہ نے کہ کہا مین نے اور ہم مین سے کتنے شخص ہین کہ خط کھینچتے ہین یعنے
جیسے رمال خط کھینچکر احکام اور احوال غیب کے بتاتے ہین فرمایا تھے ایک نبی انبیا مین سے خط کھینچتے تھے پس جو شخص کہ موافق ہو خط اُسکا اُسی پیغمبر
کے پس وہ پہونچتا ہو اُس بات کو روایت کی یہ مسلم نے کہا مؤلف نے کہ قول اُسکا لکنی سکت اسی طرح پایا مین نے صحیح مسلم مین اور کتاب حمیدی
مین اور صحیح کیا گیا ہو یہ لفظ لکنی سکت کا جامع الاصول مین ساتھ لکھنے لفظ کذا کے اوپر لکنی کے ف گم کیجیو مجھکو مان تیری یہ لفظ عرب مین وقت
تعجب کے اور بعید جاننے ایک امر کے استعمال کرتے ہین اور ظاہر یہ ہو کہ چھینکنے والے نے الحمد للہ کہا ہو گا معاویہ نے اُسکے جواب مین یرحمک اللہ
کہا اور اس سے معلوم ہوا کہ چھینک کے جواب مین یرحمک اللہ کہنا حرام ہو نماز مین اور مفسد نماز کا ہو اور حضرت صلعم نے اُس شخص کو نماز کے
پھیرنے کا حکم اسلیے نہ کیا کہ وہ جاہل تھا اور نہ سنا تھا کہ کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوا اور کہا نووی نے کہ جب کہے نمازی یرحمک اللہ باطل ہوتی ہو نماز
اُسکی اسلیے کہ خطاب کیا اُسکو اور اگر کہے یرحمہ اللہ نہین باطل ہوتی اور کہا ابن ہمام نے اگر کہے اپنے نفس کے لیے یرحمک اللہ نہین فاسد ہوتی ہو
جیسے یرحمنی اللہ کہنے مین نہین فاسد ہوتی اور نہین لائق ہو اسمین باتون آدمی کی سے یہ اسلیے فرمایا کہ نکل جاوے اس سے تسبیح اور ذکر کہ
یہ اگرچہ کلام ہین لیکن نہین ارادہ کیا جاتا ساتھ اُنکے خطاب کرنا لوگون کو اور سمجھانا اُنکو اور مراد باتون آدمیون کی سے وہ کلام ہو کہ خطاب کرین
ساتھ اُسکے لوگون کو اور مانگ سکین اُسکو لوگون سے لکھا ہو فقہا نے کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے سے کوئی پوچھے کہ کس جنس کا ہو مال تیرا اور وہ
کہے الخیل والبغال والحمیر یا ایک نماز پڑھنے والے کے آگے کتاب دھری ہو اور ایک شخص یحیی نام کھڑا ہو اور اُسنے یا یحیی خذ الکتاب یعنے اے
یحیی لے کتاب پس دونون اگرچہ آیتین قرآن کی ہین لیکن ازبسکہ بقصد خطاب کے پڑھین فاسد ہوگئی نماز اور اگر ارادہ قرأت کا ہو فاسد نہین
ہوتی اور کاہن عرب مین اُنکو کہتے تھے کہ وہ ساتھ جنات اور شیاطین اور ارواح خبیثہ کے مناسبت رکھتے تھے اور شیاطین خبرین سچ اور جھوٹ
اُنکو کہجاتے تھے اور وہ دعوی علم غیب کا کرکے لوگون کو خبرین دیتے تھے پس اُنکے پاس جانے سے منع فرمایا چنانچہ اور روایت مین بھی آیا ہو
فرمایا آنحضرت نے کہ جو کوئی جاوے اپنے عراف کے پاس یا کاہن کے پاس پس سچ ماننے اُنکے کہنے کو پس تحقیق وہ کافر ہوا ساتھ اُس چیز کے
کہ اُتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنے قرآن یہ امام احمد نے روایت کی ہو ساتھ سند صحیح کے ابوہریرہ سے اور معنی کاہن کے تو معلوم ہوئے
اور عراف اُسکو کہتے ہین کہ بیان کرتا ہو معرفت چیزون کی اور چوری کی چیزون کا اور مکان گم ہوئی چیز کا اور ایک نبی خط کھینچتے تھے یعنے

حضرت ادریس یا دانیال علیہما السلام اور اس عبارت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ علم رمل جائز ہے بلکہ یہ تعلیق بالمحال ہے کہا خطابی نے کہ حضرت صلعم نے فمن وافق خطہ از راہ زجر کے فرمایا ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں موافق ہو سکتا خط کسی کا ساتھ خط اس نبی کے اسلیے کہ خط انکا معجزہ تھا انتہی اور موافقت خط کی غیر معلوم ہے اسلیے کہ نہیں معلوم ہوتی موافقت مگر تواتر سے یا نص سے کہ منقول ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے رمال جیسے خط کھینچتے ہیں کیونکر معلوم ہو کہ وہ نبی بھی اسی طرح کھینچتے تھے اسکو ثابت کرنا نص سے یا تواتر سے چاہیے اور یہ محال ہے پس جب اتفاق اسکے نہوا تو کرنا بھی اسکو درست نہوا اور انکال تکسیر کی اور اوراعمال کہ اس قبیل کے ہیں نزدیک علماے متقدمین اور مشائخ محققین کے یہی حکم رکھتے ہیں اور اخیر عبارت کا مطلب یہ ہے کہ لفظ کذا علامت تصحیح کی ہے جو چاہتے ہیں کہ اوپر ایک لفظ کے بمظنہ عدم صحت کا رکھتا ہے نشان صحت کا رکھیں تو لفظ کذا کا اسپر لکھتے ہیں جیسے کہ صا دیا صح لکھتے ہیں حاصل یہ کہ لفظ لکنی کا ثابت ہے اصول [illegible] اور ساقط ہے مصابیح میں پس بمظنہ عدم صحت کا اسپر نکرنا چاہیے کہ جامع الاصول میں لفظ کذا لکھکر تصحیح اسکی کردی ہے کہ اصول میں یوں ہی ہے ۱۲ ح ع ✤ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فِی الصَّلٰوۃِ فَتَرُدُّ عَلَیْنَا فَقَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تھے ہم سلام کرتے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے نماز میں پس جواب دیتے ہمکو پس جبکہ پھر کر آئے ہم نجاشی کے پاس سے سلام کیا ہمنے انپر پس نہ جواب دیا ہمکو پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے تھے ہم سلام کرتے آپ پر نماز میں پس جواب دیتے تھے آپ ہمکو یعنے اب آپ نے جواب کیوں نہ دیا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نماز میں البتہ شغل ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نجاشی بادشاہ حبشہ کا اور پیرو دین نصاریٰ کے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا حق ہونا توریت اور انجیل اور غیرہا سے معلوم کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام لایا تھا اور ۹ھ ہجری میں انتقال اسکا ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ کھڑے ہو کر غائبانہ اسکے جنازے کی نماز پڑھی ہے وہ از بسکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت نہایت رکھتا تھا صحابہ نے جب کفار کے ہاتھ سے ایذا مکہ میں پائی تو اسکے ملک میں اکثر صحابہ گئے اسنے صحابہ کے آنے کو غنیمت جانکر خوب خدمت گزاری کی جب صحابہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنی کہ ہجرت کر کے مدینہ میں رونق افزا ہوئے ہیں وہ بھی حاضر ہوئے ہیں اسوقت کا حال ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں بھی اسی قافلہ میں تھا موافق پہلی عادت کے میں نے سلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا اور نماز کے بعد فرمایا کہ نماز میں شغل ہے یعنے شغل پڑھنے قرآن کا اور تسبیح کا اور دعا کا اور ثنا جاننے کا ہے وہ مانع ہے کلام کرنے سے ساتھ آدمیوں کے پس اس سے معلوم ہوا کہ جواب سلام کا دینا یا اور کلام کرنا نماز میں حرام ہے اور شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر جواب سلام کا ہاتھ سے یا سر سے دے یا کوئی اس سے کچھ طلب کرے پس وہ اشارہ کرے سر سے یا آنکھوں سے ہاں کا یا نا کا نہیں فاسد ہوتی نماز اسکی لیکن مکروہ ہوتی ہے ۱۲ ع ح (وَعَنْ مُعَیْقِیْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ یُسَوِّی التُّرَابَ حَیْثُ یَسْجُدُ قَالَ اِنْ کُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے معیقیب سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے کہ پوچھا اسنے حال نفس اپنے کا کہ میں برابر کرتا ہوں بیچ نماز میں مٹی کو سجدہ کی جگہ میں فرمایا یعنے اسکے جواب میں اگر ہو تو کرنیوالا ضرور میں کر ایکبار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شرح منیہ میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے کنکر سجدے کے آگے سے ہٹانے مگر جو سجدہ نہ کر سکے بسبب نشیب و فراز کے تو برابر کر لے ایکبار یا دو بار زیادہ اس سے نہ کرے ۱۲ ع ✤ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِی الصَّلٰوۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھنے سے پہلو پر نماز میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَاَلْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ ہُوَ اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُہُ الشَّیْطٰنُ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَبْدِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہؓ سے
کہ کہا پوچھا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اِدھر اُدھر دیکھنے سے نماز مین پس فرمایا کہ وہ اُچک لینا ہی کہ اُچک لیتا ہی اسکو شیطان نماز بندے
کی سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے اِدھر اُدھر دیکھنے سے شیطان اُچک لیتا ہی نماز بندے کی سے کمال اُسکا اور مراد اِدھر اُدھر
دیکھنے سے یہ ہی کہ گردن پھیر کے اِدھر اُدھر دیکھے اسطرح کہ منھ قبلہ کی طرف سے پھر جاوے پس یہ مکروہ ہی اور اگر اسطرح دیکھے کہ سینہ بھی بالکل قبلہ
سے پھر جاوے نماز فاسد ہوتی ہی اور کنکھیون سے اِدھر اُدھر دیکھے تو نہین فاسد ہوتی اور نہ مکروہ ہوتی ہی لیکن خلاف اولیٰ ہی ✽ ح ع ✽ (وَعَنْ
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَنْتَہِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِہِمْ اَبْصَارَہُمْ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِی الصَّلٰوۃِ اِلَی السَّمَآءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُہُمْ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ باز رہین لوگ اُٹھانے نگاہ اپنی کے سے وقت دعا کے
نماز مین طرف آسمان کے یا اُچکی جاوینگی آنکھین اُنکی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے چاہیے کہ باز آوین اُٹھانے نگاہ کے سے والا اُچکی جاوینگی
آنکھین اُنکی اور نماز مین مطلق نظر اوپر اُٹھانی مکروہ ہی خصوصًا وقت دعا کے اسلیے کہ وہم جاتا ہی اسکا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان معین ہی اور وہ پاک
ہی مکانیت سے اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھاتے تھے نماز مین نظر اپنی جب نازل ہوئی یہ آیت وَالَّذِیْنَ ہُمْ فِیْ صَلٰوتِہِمْ
خاشعون پست کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا اور خارج نماز سے وقت دعا کے نگاہ اوپر اُٹھانے مین اختلاف ہی بعضے مکروہ کہتے
ہین بعضے جائز صحیح یہ ہی کہ نہ اُٹھاوے ✽ ح ع (وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَۃُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ
عَلٰی عَاتِقِہٖ فَاِذَا رَکَعَ وَضَعَہَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ امامت
کرتے تھے لوگون کی اور امامہ بیٹی ابو العاص کی ہوتی اوپر مونڈھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جسوقت کہ رکوع کرتے بٹھا دیتے یعنے ساتھ
اشارے کے اور جسوقت کہ اُٹھتے سجدے سے اُٹھا لیتے اُسکو اپنے پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابو العاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے تھے خاوند حضرت زینب بیٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کے اُنکی بیٹی تھین امامہ اور اسپر ایک شبہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اُٹھانا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو اور رکھنا زمین پر اور پھر اُٹھانا فعل کثیر ہوا اور اگر قلیل بھی ہو مکروہ تو ضرور ہوگا پس خطابی کہتا ہی کہ اُٹھانا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا امامہ کو قصدًا نہ تھا بلکہ وہ بسبب نہایت الفت کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتی تھین نماز مین بھی آنکر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے چمٹ جاتی تھین اور کندھے پر چڑھ بیٹھتین اور وقت رکوع کے کندھے شریف سے گرپڑتین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو ایسے اُتارتے
تھے پس اُٹھانا اور اُتارنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہوا اور نسبت کرنا ان فعلون کا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجازًا ہی پس حاجت
نہین ہی اسکی کہ کہین کہ یہ فعل کثیر تھا فعل کثیر وہ ہوتا ہی کہ پے در پے ہوا اور یہ ایسا نہ تھا یا توجیہ اسکی یہ ہی کہ یہ حالت پہلے حرام ہونے فعل کثیر سے تھی
یا یہ مخصوص ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی واللہ اعلم ✽ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ
اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ
مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُلْ ہَا فَاِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطٰنِ یَضْحَکُ مِنْہُ) اور روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جمائی لیوے
ایک تمہارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کرے جبتک کہ ہو سکے پس تحقیق شیطان گھس جاتا ہی یعنے منھ مین روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت بخاری
کے ابی ہریرہ سے ہی کہ کہا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کرے جبتک کہ ہو سکے اور نہ کہے لفظ ہا کا یعنے جیسے جمائی کے
وقت بے اختیار یہ لفظ کبھی منھ سے نکل جاتا ہی سوا اسکے نہین کہ یہ شیطان سے ہی ہنستا ہی وہ اس سے ف جمائی بسبب پیٹ بھرنے

اور کدورت حواس اور ثقل بدن کے ہوتی ہے اور باعث کسل کی ہے عبادت میں اسلیے اسکو نسبت شیطان کی طرف کیا جاتی لینے میں منہ میں گھس
جاتا ہے یعنے ایسی حالت میں بہکانا اور باز رکھنا عبادت سے خوب اسکو میسر ہوتا ہے اور ہنسنے سے اسکے یہ مراد ہے کہ خوش ہوتا ہے ایسی حالت دیکھکر
کہ یہ باعث کسل کی ہے عبادت میں پس فرمایا کہ جہانتک ہوسکے روکے اسکو اور منہ بند کرے اور طور منہ بند کرنے کا یہ ہے کہ ہونٹ نیچے اور نیچے کا
ہونٹ دانتوں میں پکڑے یا پشت بائیں ہاتھ کی منہ پر رکھے ٭ ج ٭ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا
من الجن تفلت البارحۃ لیقطع علی صلوتی فامکننی اللہ منہ فاخذتہ فاردت ان اربطہ علی ساریۃ من سواری المسجد حتی تنظروا الیہ کلکم فذکرت
دعوۃ اخی سلیمن رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فرددتہ خاسئا متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق ایک دیو جنوں میں سے یعنے شیطان سرکش چھٹ آیا آجکی رات تاکہ توڑے مجھپر نماز میری پس قدرت دی مجھکو اللہ نے اسپر پس
پکڑا میں نے اسکو پس ارادہ کیا میں نے یہ کہ باندھ رکھوں اسکو ایک ستون سے ستونوں مسجد کے سے یعنے مسجد نبوی کے سے تاکہ دیکھو طرف
اسکے سب پس یاد کی میں نے دعا بھائی اپنے سلیمان کی اے رب بخش میرے لیے ملک کہ نہ لائق ہو واسطے کسی کے پیچھے میرے پس ہانکا میں نے
اسکو خوار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چھٹ آیا یعنے جنوں میں سے کہ بند کیا ہے انکو حضرت سلیمانؑ نے یعنے جزائر وغیرہ میں اور تاکہ توڑے
مجھپر نماز میری یعنے وسوسے ڈالکر کمال نماز میری کا کھودے اور مراد ملک سے مسخر کرنا جن اور شیاطین کا اور تصرف کرنا انمیں ہے ازبسکہ حضرت
سلیمان علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی اور یہ ملک خاص اپنے ہی لیے چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ اظہار اپنے تصرف کا انمین
کریں اور کارخانہ ملک سلیمان کا توڑیں والا بالقوۃ تصرف اور قدرت اور سلطنت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ اس سے تھی اور اس حدیث
سے یہ معلوم ہوا کہ چھونا شیطان کا نماز کو توڑتا نہیں ٭ ج ع ٭ (وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نابہ شئی فی
صلوتہ فلیسبح فانما التصفیق للنساء وفی روایۃ قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء متفق علیہ) اور روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ درپیش آوے اسکو کچھ نماز میں پس چاہیے کہ سبحان اللہ کہے پس سوائے اسکے نہیں کہ دستک مارنی واسطے عورتوں
کے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطے مردوں کے اور دستک مارنی واسطے عورتوں کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف درپیش آوے کچھ یعنے جیسے کہ نماز گذار میں پڑھتا ہے اور اسکو کسی نے پکارا یا اذن مانگی گھر میں آنے کے لیے اور وہ جتاتا نہیں کہ یہ نماز میں ہے
تو اس صورت میں مرد کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہکر آگاہ کردے اور عورت دستک بجاوے اسلیے کہ اسکی آواز بھی عورت ہے اور دستک یوں بجاوے
کہ ہتھیلی داہنے ہاتھ کی بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے اور ہتھیلی ہتھیلی پر نہ مارے جیسے کہ گانے والی مارتی ہیں اگر اسطرح مارے گی تو نماز فاسد ہو جاوے گی
٭ ج ٭ الفصل الثانی فصل دوسری (عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی الصلوۃ قبل ان ناتی ارض
الحبشۃ فیرد علینا فلما رجعنا من ارض الحبشۃ اتیتہ فوجدتہ یصلی فسلمت علیہ فلم یرد علی حتی اذا قضی صلوتہ قال ان اللہ یحدث من امرہ ما یشاء
وان مما احدث ان لا تتکلموا فی الصلوۃ فرد علی السلام وقال انما الصلوۃ لقراءۃ القران وذکر اللہ فاذا کنت فیہا فلیکن ذلک شانک رواہ
ابوداؤد) روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا تھے ہم سلام کرتے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے نماز میں پہلے اس سے کہ آویں
ہم زمین حبشہ کی میں پس جواب سلام کا دیتے ہمکو پھر جب کہ پھر آئے ہم زمین حبشہ کی سے آیا میں ان پاس پس پایا میں نے حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے پس سلام کیا میں نے اوپر پس نہ جواب دیا مجھکو یہانتک کہ جسوقت پڑھ چکے نماز اپنی فرمایا تحقیق اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے
حکم اپنے سے جو چاہتا ہے اور تحقیق اس چیز سے کہ ظاہر کیا ہے یہ ہے کہ نہ بولا کرو نماز میں پھر جواب دیا مجھے سلام کا اور فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ نماز

واسطے پڑھنے قرآن کے اور ذکر خدا کے ہے پس جس وقت کہ ہووے تو نماز میں لیکن چاہیے کہ ہووے یہ حال تیرا اپنے پڑھنا قرآن کا اور ذکر کرنا روایت
کی یہ ابوداؤد نے ف کہا ابن ملک نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے جواب دینا سلام کا بعد فراغ کے نماز سے اور اسی طرح اگر پاخانہ
پھرتا ہو یا قرآن پڑھتا ہو اور کوئی سلام کرے تو مستحب ہے بعد فارغ ہونے کے جواب دینا اسکے سلام کا ع ح ٭ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ
كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ
نَحْوَهٗ وَعِوَضَ بِلَالٍ صُهَيْبٌ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا کہا میں نے واسطے بلالؓ کے کسطرح تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے صحابیوں
کو جسوقت کہ سلام کرتے آپپر اور وہ ہوتے نماز میں کہا تھے اشارہ کرتے ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت نسائی کے
مانند اسکے اور بدلے بلال کے صہیب ہے یعنے ترمذی کی روایت میں ہے کہ ابن عمر نے بلال سے پوچھا اور نسائی کی روایت میں ہے کہ صہیب سے
پوچھا ف اشارہ اسطرح کرتے تھے کہ پنجہ ہاتھ کا کھول کر ہتھیلی زمین کی طرف کرتے جیسا کہ حدیث ابوداؤد وغیرہ کی میں آیا ہے اور کبھی اکتفا کرتے
ساتھ اشارہ انگلی کے فتاوی ظہیریہ میں ہے کہ اگر اشارہ کرے سلام کے جواب میں ساتھ سر کے یا ہاتھ کے یا انگلی کے نہیں فاسد ہوتی نماز اور خلاصہ
میں ہے کہ سر یا ہاتھ سے اگر جواب سلام کا دیوے فاسد ہوتی ہے نماز اور شرح منیہ میں ہے کہ مکروہ ہے یہ کہ جواب سلام کا دے مصلی ساتھ اشارے ہاتھ کے
یا سر کے پس اس حدیث کو حمل اسپر کرینگے کہ یہ اشارے سے جواب دینا پہلے نسخ ہونے کلام کے سے نماز میں تھا جب کلام کرنا نماز میں منسوخ ہوا
جواب دینا زبان سے اور اشارے سے بھی منع ہوا اسلیے کہ اشارہ بھی بیچ معنی کلام کے ہے ش ح ع ٭ (وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہے رفاعہ بن رافعؓ سے
کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس چھینکا میں نے پھر کہا میں نے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے تعریف بہت پاکیزہ
یعنے خالص بابرکت اور برکت کی گئی اسپر جیسے کہ دوست رکھتا ہے رب ہمارا اور پسند کرتا ہے یعنے تعریف پس جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پھرے پس فرمایا کون ہے کلام کرنیوالا نماز میں پس نہ بولا کوئی یعنے اس ڈر سے کہ غصہ نہ کریں پھر فرمائی یہ بات دوسری بار پس نہ بولا کوئی پھر فرمائی یہ
تیسری بار پس کہا رفاعہ نے میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری ہاتھ
اسکے میں ہے البتہ تحقیق جلدی کرتے تھے اس کلمہ کے لیجانے کے لیے تیس اور کئی فرشتے کہ کونسا انمیں سے لیجاوے اسکو روایت کی یہ ترمذی اور
ابوداؤد اور نسائی نے ف کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہے حمد کرنی نماز میں واسطے چھینکنے والے کے لیکن اولی یہ ہے
کہ حمد دل میں کرے یا سکوت کرے واسطے نکلنے کے خلاف سے جیسے کہ شرح منیہ میں ہے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَلِابْنِ مَاجَةَ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ) اور روایت
ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی لینی یعنے نماز میں شیطان سے ہے پس جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ روکے
اسکو جتنا کہ ہو سکے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابن ماجہ کے ہے پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا منھ اپنے پر ف شیطان
سے ہے اسلیے کہ باعث کسل اور غنودگی اور سستی کی ہے اور شیطان ان چیزوں سے خوش ہوتا ہے ٭ ع ح ٭ (وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ

وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی کعب بن عجرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو کرے ایک تم مین سے پس اچھا کرے وضو اپنا پھر نکلے قصد کرکے طرف مسجد کے پس نہ تشبیک کرے درمیان انگلیون اپنی کے اسلیے کہ تحقیق وہ نماز مین ہی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** اچھا وضو کرے یعنی ساتھ آداب اور شرائط ضروریہ کے کرے اور لکھا ہی علما نے کہ جسقدر توجہ اور حضور وضو مین حاصل ہوگا اسی قدر نماز مین بھی ہوگا اور تشبیک نہ کرے یعنی انگلیان ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین نہ ڈالے اسلیے کہ جب بہ نیت نماز کے جاتا ہی تو گویا نماز ہی مین ہوتا ہی اور تشبیک نماز مین ممنوع ہی اسلیے کہ منافی ہی خشوع اور خضوع کے پس راہ مین بھی ممنوع ہوئی اور اسی قیاس پر جو چیز کہ حالت نماز مین ممنوع ہی راہ مین بھی نہ کرنی چاہیے اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ بندے کو چاہیے کہ نماز کی راہ مین ساتھ حضور اور خشوع اور ادب اور وقار کے جاوے اور بخاری نے صحیح بخاری مین ایک باب منعقد کیا ہی واسطے تشبیک کے مسجد مین اور اسمین دو حدیثین لایا ہی کہ دلالت کرتی ہین اسکے جواز پر پس علما نے لکھا ہی کہ نہی اُس صورت مین ہی کہ بطریق کھیلنے کے ہو اور جائز ہی بطریق تمثیل کے یا ممکن ہی کہ حمل کرین اسکو کہ پہلے نہی سے تھی ٭ ح ٭ (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ وَھُوَ فِیْ صَلٰوتِہٖ مَا لَمْ یَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی اللہ عزوجل بزرگی والا متوجہ بندہ پر اُس حالت مین کہ وہ نماز مین ہوتا ہی جب تک کہ اِدھر اُدھر نہین دیکھتا یعنے گردن پھیر کر پس جبکہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہی تو اللہ بھی اُس سے منھ پھیر لیتا ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ مراد منھ پھیرنے سے کم دینا ثواب کا ہی اور ترمذی حدیث انس سے لایا ہی اور تصحیح کی ہی کہ جب کھڑا ہوتا ہی بندہ نماز مین متوجہ ہوتا ہی اُسپر پروردگار تعالی ساتھ ذات بزرگ اپنی کے اور جب اِدھر اُدھر دیکھتا ہی اور غیر کی طرف دیکھتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالی کہ ای ابن آدم کسکی طرف دیکھتا ہی تیرے لیے کوئی ہی بہتر مجھسے کہ اسکی طرف دیکھتا ہی منھ اپنا میری طرف لا اور جب دوبارہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہی تو پھر حق جل وعلی اسی طرح فرماتا ہی اور جب تیسری بار دیکھتا ہی تو پھیر لیتا ہی حق تعالی اپنا روے مبارک اُس سے ٭ ح ع ٭ (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَکَ حَیْثُ تَسْجُدُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی السُّنَنِ الْکَبِیْرِ مِنْ طَرِیْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ یَرْفَعُہُ) اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای انس لگا تو نگاہ اپنی جس جگہ سجدہ کرتا ہی روایت کی یہ بیہقی نے سنن کبیر مین طریق حسن سے انس سے کہ مرفوع کیا ہی اُسکو **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مستحب ہی نظر رکھنی سجدہ کی جگہ ساری نماز مین اور یہی ہی عمل شافعیہ کا و لیکن طیبی نے کہا ہی کہ مستحب ہی کہ قیام مین نظر سجدے کی جگہ رکھے اور رکوع مین پشت قدم پر اور سجدے مین ناک کی طرف اور التحیات مین گود کی طرف اور یہی مذہب ہی حنفیہ کا ساتھ زیادتی اسکے کہ سلام مین کندھون پر نظر رکھے اور بعضے علما نے کہا ہی کہ حرم شریف مین نظر کعبہ پر رکھے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آنکھ بند کرنی نماز مین مکروہ ہی اور اصل مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہی کسی شارح نے یہ عبارت ملادی ہی البیہقی آخر تک ٭ ح ع ٭ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِیَّاکَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوۃِ ھَلَکَۃٌ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِیْضَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بیٹے میرے بچ تو اِدھر اُدھر دیکھنے سے نماز مین اسلیے کہ اِدھر اُدھر دیکھنا نماز مین یعنے گردن پھیر کر سبب ہی ہلاکی کا پس اگر ہو ضرور تو نفلون مین نہ فرضون مین روایت کی یہ ترمذی نے **ف** سبب ہلاکی کا ہی یعنے آخرت مین اسلیے کہ اطاعت شیطان کی ہی پس اگر ہو ضرور یعنے اگر واقع ہوتا ہی ساتھ نقصان نماز کے اور فوت ہونے کمال کے پس نماز نفل مین کر کہ کار اسکا بہ نسبت فرض کے سہل ہی نہ نماز فرض مین کہ اہتمام کامل کرنے اسکے کا ضرور ہی اور حقیقت مین نقصان نفلون کا باعث نقصان فرضون کا ہی اسلیے کہ نوافل مکملات فرائض کی ہین پس غرض اس کا

یہ نہیں ہی کہ نفلوں میں ادھر اُدھر دیکھنا مکروہ نہیں ہی بلکہ رغبت دلائی اسپر کہ فرضوں میں یہ فعل نہ کرے خوب احتیاط کرے اسمیں اور ظاہر تر یہ ہی کہ حاصل حدیث کا یہ ہی کہ کراہت اس فعل کی نفلوں میں کم ہی بہ نسبت فرضوں کے ❊ ح ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَلْحَظُ فِی الصَّلٰوۃِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا وَّلَا یَلْوِیْ عُنُقَہٗ خَلْفَ ظَہْرِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کنکھیوں سے دیکھتے نماز میں داہنے اور بائیں اور نہ پھیرتے تھے گردن اپنی پیچھے پیٹھ اپنی کے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف اس طرح دیکھنا اسلیے تھا کہ تا لوگ معلوم کریں کہ یہ نماز کو باطل نہیں کرتا یا واسطے دیکھنے احوال مقتدیوں کے تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ کرو پھیرنا گردن کا ہی نہ کنکھیوں سے دیکھنا اگرچہ ترک اولیٰ ہی ❊ ح ❊ (وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَفَعَہٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِی الصَّلٰوۃِ وَالْحَیْضُ وَالْقَیْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عدی بن ثابت سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی عدی کے دادا سے کہ اُسنے پہونچائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھینکنا اور اونگھنا اور جمائی لینی نماز میں اور حیض آنا اور قی اور نکسیر پھوٹنی شیطان سے ہی روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے یہ سب چیزیں کہ نماز میں واقع ہوں شیطان سے ہیں یعنے خوش ہوتا ہی اُن چیزوں سے اور مراد چھینکنے سے چھینکنا بکثرت ہی پس یہ نہیں منافی ہی اُس حدیث کے کہ اللہ دوست رکھتا ہی چھینکنے کو اسلیے کہ مراد اس سے چھینکنا معتدل ہی اور چھینکنا معتدل یہ ہی کہ تین سے کم ہو اور ظاہر وجہ تطبیق دونوں حدیثوں کی یہ ہی کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ چھینکنے کو خارج نماز کے اور چھینکنا کہ مکروہ ہی اندر نماز کے ہی اور ان چیزوں سے شیطان خوش اسلیے ہوتا ہی کہ چھینکنا مانع قرأت اور حضور کا ہی اور اونگھ اور جمائی باعث کسل اور سستی کی ہیں عبادت میں اور حیض اور قی اور نکسیر مفسد نماز کی ہیں اور پہلی تین چیزوں کے بعد لفظ فی الصلوٰۃ کا ذکر کرکے جدا کر دیا انکو تین چیزوں اخیر سے اسلیے کہ تین چیزیں اخیر کی مفسد نماز کی ہیں بخلاف تین چیزوں پہلی کے کہ وہ مفسد نہیں ❊ ح ❊ (وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ وَلِجَوْفِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ یَعْنِیْ یَبْکِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَفِیْ صَدْرِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الرَّحٰی مِنَ الْبُکَاءِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی النَّسَائِیُّ الرِّوَایَۃَ الْاُوْلٰی وَاَبُوْدَاؤُدَ الثَّانِیَۃَ) اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس حالت میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے اور اُنکے اندر سے آواز آتی تھی مانند آواز جوش کرنے دیگ کے یعنے روتے تھے اور ایک روایت میں ہی کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے اور سینہ اُنکے میں آواز تھی مانند آواز چکی کے رونے سے روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی نسائی نے روایت پہلی اور ابو داؤد نے دوسری ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور ہدایہ میں لکھا ہی کہ اگر آہ کرے یا آہ کھینچے یا آواز سے روے اگر یاد کرنے بہشت اور دوزخ سے ہی نہیں ٹوٹتی نماز اور اگر درد اور مصیبت سے ہی ٹوٹ جاتی ہی ❊ ح (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَۃَ تُوَاجِھُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھڑا ہووے ایک تمہارا طرف نماز کے پس نہ دور کرے ہاتھ سے کنکری کو پس تحقیق رحمت سامنے ہوتی ہی اُسکے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف رحمت سامنے ہوتی ہی پس نہیں لائق ہی کہ اس مقام میں بے ادبی کرے اور کھیلے ساتھ کنکری کے تا پاسنے انوار فضل و رحمت کے سے محروم نہووے ❊ ح (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَّنَا یُقَالُ لَہٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْھَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ام سلمہ

سے کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ ہمارا تھا کہا جاتا تھا اُسکو افلح جسوقت کہ سجدہ کرتا پھونک مارتا یعنے زمین پر تا منھ گرد مین
نہ بھرے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے افلح خاک آلودہ کر منھ اپنے کو روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے پھونک نہ مارتا منھ
خاک آلودہ ہووے کہ یہ قریب تر ہی طرف عاجزی کے اور بہت ثواب حاصل ہوتا ہی اسمین ع (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الاختصار فی الصلوۃ راحۃ اہل النار رواہ فی شرح السنۃ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پہلو پر ہاتھ رکھنے نماز مین یہ صورت ہی راحت دوزخیون کی روایت کی یہ شرح السنہ مین ف یعنے دوزخی رنج اُٹھاوینگے بسبب بہت کھڑے
رہنے کے محشر مین پس آرام طلب کرینگے ساتھ ہاتھ رکھنے کے پہلو پر پس حالت نماز مین اسطرح کھڑے ہونے کو منع فرمایا تا مشابہت ساتھ دوزخیون
کے نہو ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلوۃ الحیۃ والعقرب رواہ احمد وابوداؤد والترمذی
والنسائی معناہ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مارو دو کالون کو نماز مین مراد دو کالون سے سانپ اور بچھو
ہین روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور نسائی نے معنی اسکے ف کہا ابن ملک نے کہ جائز ہی مارنا انکا ساتھ ایک چوٹ یا دو چوٹ
کے نہ زیادہ اس سے اسلیے کہ عمل کثیر توڑ دیتا ہی نماز کو اور شرح منیہ مین لکھا ہی کہ کہا بعض مشائخ نے کہ یہ اُس صورت مین ہی کہ نہ محتاج ہو طرف
بہت چلنے کے یعنے تین قدم پے در پے رکھنے کے اور نہ طرف کام بہت کے یعنے تین چوٹون پے در پے کے پس جب محتاج ہوا انکا اور چلا اور کام کیا بہت
فاسد ہو جائیگی نماز اسلیے کہ یہ عمل کثیر ہی ذکر کیا یہ سروجی نے مبسوط مین پھر کہا اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہ فرق کیا جاوے اسمین اسلیے کہ یہ رخصت ہی مانند
چلنے کے بیچ پیش آنے حدث کے اور صحیح تر یہ ہی کہ نماز اسمین فاسد ہو جاتی ہی لیکن مباح ہی فاسد کرنا اُسکا بسبب عذر کے جیسے کہ مباح ہی واسطے
فریادرسی کسی مظلوم کے یا واسطے بچانے کسی کے ہلاک سے جیسے کہ کوئی گرا پڑتا ہی چھت سے یا جلا جاتا ہی یا ڈوبا جاتا ہی تو توڑے نماز اور بچاوے
انکو اور اسی طرح جب خوف ہو ضائع ہونے ایک چیز کا کہ اُسکی ہو یا غیر کی اور قیمت اُسکی ایک درہم ہو تو جائز ہی کہ نماز توڑ ڈالے اور لے لے وہ چیز
اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جائز ہی ہر طرح کے سانپ کو مارنا تخصیص کالے ہی کی نہین اور حدیث مین قید کالے کی تغلیباً ہی ع (وعن عائشۃ
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی تطوعا والباب علیہ مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح لی ثم رجع الی مصلاہ وذکرت ان الباب
کان فی القبلۃ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وروی النسائی نحوہ) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز
پڑھتے نفل اور دروازہ ہوتا اُنپر بند پس مین آتی اور کھلواتی پس چلتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کھول دیتے میرے لیے پھر پھرتے طرف نماز کی
جگہ اپنی کے اور ذکر کیا حضرت عائشہؓ نے یہ کہ دروازہ تھا جانب قبلہ کے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت کی نسائی نے
مانند اسکے ف دروازہ تھا جانب قبلہ کے یعنے دروازہ کھولنے کے لیے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے تو قبلہ سے منھ نہ پھرتا تھا
اسلیے کہ سامنے تھا قبلہ اور مصلے پر پھر جو آتے تو پچھلے پانون ہٹ کر آتے تا پشت بہ قبلہ نہون اور لکھا ہی علما نے کہ گھر تنگ تھا ایک دو قدم سے
زیادہ چلنا نہ پڑتا تھا کہ فعل کثیر ہوتا لیکن اشکال پھر بھی باقی رہتا ہی کہ دو قدم چلنا اور دروازہ کھولنا اور پھر آنا یہ سب ملکر فعل کثیر ہین جواب یہ ہی کہ
یہ افعال پے در پے نہوتے تھے کہ فعل کثیر ہوتا ع (وعن طلق بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلوۃ
فلینصرف ولیتوضأ ولیعد الصلوۃ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی مع زیادۃ ونقصان) اور روایت ہی طلق بن علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکلے بائی بلا آواز کسی کی تم مین سے نماز مین پس چاہیے کہ پھرے اور وضو کرے اور پھر پڑھے نماز روایت کی یہ
ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے ساتھ زیادتی اور نقصان کے ف جب بائی آپ سے نکلے تو وضو کرکے از سر نو نماز پڑھنی افضل ہی

چاہیے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور بنا کرنی ساتھ شرائط کے کہ فقہ مین مذکور ہین جائز ہو امام اعظمؒ کے نزدیک کہ اور حدیث سے اُنھون نے ثابت کیا ہے اور تینون امامون کے نزدیک نہین جائز اور اگر قصداً پانی نکالے تو واجب ہو از سر نو پڑھنا نماز کا ۞ ح ع ۞ (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَاخُذْ بِاَنْفِهٖ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہو حضرت عائشہؓ سے کہ اُنھون نے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ٹوٹے ایک تمھارے کا وضو نماز اُسکی مین پس چاہیے کہ پکڑے ناک اپنی پھر پھرے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے ایسی صورت مین ناک پکڑ کے وضو کے لیے جاوے تا لوگ گمان کرین کہ نکسیر پھوٹی ہو یہ اسلیے فرمایا کہ اسمین عیب چھپتا ہو اور یون کھلا جاویگا تو اسمین بے حیائی لازم آئیگی اسلیے کہ عادۃً اس فعل کو لوگ داخل نقصان کے رکھتے ہین اور لوگ غیبت مین پڑینگے اسلیے لکھا ہو علمائے کہ جو کوئی نفس الامر مین محق ایک بات کا ہو اور ظاہر مین محل اعتراض کا اُسکو چاہیے کہ اپنے دل مین اُسکو پوشیدہ رکھے تا لوگ بے آبروئی نہ کرین اور ساتھ اُس عیب کے کہ نہ رکھتا ہو منسوب نہ کرین اور یہ جھوٹ کے قبیل سے نہین ہو بلکہ قبیل معاریض سے ہو ۞ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِي اٰخِرِ صَلٰوتِهِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِي اِسْنَادِهٖ) اور روایت ہو عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو ٹوٹے ایک تمھارے کا اُس حالت مین کہ تحقیق بیٹھ چکا ہو بیچ آخر نماز اپنی کے یعنے بقدار تشہد کے پہلے اس سے کہ سلام پھیرے پس تحقیق جائز ہوئی نماز اُسکی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہو کہ اسناد اُسکی نہین قوی اور تحقیق اضطراب کیا ہو بیچ اسناد اُسکی کے ف اس صورت مین امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قصداً وضو توڑیگا تو نماز ہو ویگی اسلیے کہ خروج بفعل مصلی فرض ہو اُنکے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک آپ سے وضو ٹوٹ جاویگا تو بھی نماز تمام ہو جاویگی پس امام اعظمؒ کے نزدیک یہ حدیث محمول ہو قصداً وضو توڑنے پر اور صاحبین کے نزدیک مطلق پھر پس یہ حدیث موئد ہو مذہب ہمارے کی خصوصاً مذہب صاحبین کی بخلاف شافعی کے کہ اُنکے نزدیک لفظ سلام سے نکلنا فرض ہو اور امام اعظمؒ کے نزدیک واجب اور حدیث مضطرب وہ ہو کہ روایت کی گئی ہو وجوہ مختلفہ پر اور یہ علامت ضعف کی ہو اسلیے کہ دلالت کرتی ہو اسپر کہ راویون کو ضبط نہین ہوئی کہتا ہون مین یعنے ملا علی قاری کہتے ہین کہ اس حدیث کے لیے طرق ہین کہ ذکر کیا ہو اُنکو طحاوی نے اور تعدد طرق کا پہونچاتا ہو حدیث ضعیف کو طرف حد حسن کے ۞ ح ع ۞ الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمَأَ اِلَيْهِمْ اَنْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِيْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا) روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے طرف نماز کے پس جب ارادہ تکبیر کہنے کا کیا پھرے اور اشارہ کیا طرف صحابہ کے یہ کہ ٹھیرے رہو جسطرح سے کہ ہو تم پھر نکلے مسجد سے پس نہائے پھر آئے اور سر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹپکتا تھا پس نماز پڑھائی اُنکو پس جب نماز پڑھا چکے فرمایا تحقیق تھا مین جنبی پس بھول گیا مین یہ کہ نہاؤن روایت کی یہ احمد نے اور روایت کی مالک نے عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰخُذُ قَبْضَةً مِّنَ الْحَصٰى لِتَبْرُدَ فِيْ كَفِّيْ اَضَعُهَا لِجَبْهَتِيْ اَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ) اور روایت ہو جابرؓ سے کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا ظہر کی ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لیتا مین مٹھی کنکریون سے تا کہ ٹھنڈی ہو جاوین بیچ ہاتھ مین رکھتا تھا مین کنکریون کو واسطے پیشانی اپنی کے کہ سجدہ کرون مین اُنپر واسطے شدت گرمی کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے ف اس سے معلوم ہوا کہ اتنا کام کرنا نماز مین معاف ہو اور فعل کثیر بھی نہین ۞ ح ۞ (وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَسَمِعْنَاہُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَّبَسَطَ یَدَہٗ کَاَنَّہٗ یَتَنَاوَلُ شَیْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْئًا لَمْ نَسْمَعْکَ تَقُوْلُہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ وَرَاَیْنَاکَ بَسَطْتَ یَدَکَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِھَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِّیَجْعَلَہٗ فِیْ وَجْھِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اٰخُذَہٗ وَاللّٰہِ لَوْلَا دَعْوَۃُ اَخِیْنَا سُلَیْمٰنَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَّلْعَبُ بِہٖ وِلْدَانُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی درداءؓ سے کہ کہا کھڑے ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتے تھے پس سنا ہمنے انکو کہتے تھے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے تجھسے پھر فرمایا لعنت کرتا ہوں میں تجھکو ساتھ لعنت خدا کے تین بار اور پھیلایا ہاتھ اپنے گویا کہ پکڑتے ہیں کسی چیز کو پس جب فارغ ہوئے نماز سے کہا ہمنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق سنا ہمنے آپ کو کہ کہتے تھے نماز میں ایک چیز کہ نہیں سنا ہمنے آپ کو کہتے پہلے اس سے اور دیکھا ہمنے آپ کو کہ کھولتے تھے ہاتھ اپنا فرمایا تحقیق دشمن خدا کا ابلیس لایا شعلہ آگ کا تاکہ ڈالے اسکو منھ میرے پر پس کہا میں نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے تجھسے تین بار پھر کہا میں نے لعنت کرتا ہوں میں تجھکو ساتھ لعنت خدا کے ایسی کہ پوری ہے پس نہ ہٹا کہا میں نے یہ یعنے جو کہ مذکور ہوا تین بار پھر ارادہ کیا میں نے یہ کہ پکڑوں میں اسکو قسم ہے اللہ کی اگر نہوتی دعا بھائی ہمارے سلیمان کی البتہ صبح کرتا شیطان بندھا ہوا یعنے ستون سے کھیلتے ساتھ اسکے لڑکے اہل مدینہ کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا جنات کے مسخر ہونے کی اور تصرف کی انپر کی تھی چنانچہ شرح اسکی بیچ آخر فصل اول کے حدیث ابو سعید کی میں گذر چکی اور اسمیں دلیل قوی ہے اسپر کہ ابلیس جنوں میں سے ہے ۔ ح ع ۔ (وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ وَّھُوَ یُصَلِّیْ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَرَدَّ الرَّجُلُ کَلَامًا فَرَجَعَ اِلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَہٗ اِذَا سُلِّمَ عَلٰی اَحَدِکُمْ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلَا یَتَکَلَّمْ وَلْیُشِرْ بِیَدِہٖ رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمرؓ گذرے ایک شخص پر اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتا تھا پس سلام کیا اسپر پس جواب دیا سلام کا اس شخص نے ابن عمرؓ کو بولکر پس پھرے طرف اسکے عبد اللہ بن عمرؓ پھر کہا واسطے اسکے جسوقت کہ سلام کیا جاوے اوپر ایک تمہارے کے اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو پس نہ بولے اور چاہیے کہ اشارہ کرے ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ مالک نے **ف** بیان اس اشارے کا دوسری فصل میں بیچ حدیث ابن عمرؓ کے گذر چکا کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا

## باب السہو

باب ہے بیچ بیان سجدہ سہو کے **ف** جاننا چاہیے کہ سہو و نسیان رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اقوال کے جو کہ متعلق ساتھ خبر دینے کے اور پہونچانے حکموں کے ہیں جائز نہیں اور افعال میں ہوتا تھا تاکہ لوگ مسائل اسکے سیکھیں ۔ ح

## الفصل الاول

فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَاءَہُ الشَّیْطٰنُ فَلَبَسَ عَلَیْہِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِکَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے آتا ہے اسکو شیطان پس شبہ ڈالتا ہے اسپر یہانتک کہ نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی پس جسوقت کہ پاوے یہ ایک تمہارا پس چاہیے کہ کرے دو سجدے اس حالت میں کہ وہ بیٹھا ہو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ صورت شک کی ہے اور فرق درمیان شک اور سہو کے یہ ہے کہ سہو میں یقین ہوتا ہے ایک جانب کا اور شک میں تردد ہوتا ہے کہ یہ ہے یا وہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک میں ہرگز نہیں پڑے بسبب اسکے کہ شیطان سے ہوتا ہے لیکن سہو و نسیان البتہ ہوا ہے بسبب غلبہ استغراق اور توجہ کے طرف اس عالم کے اور حکم شک کا بھی مثل حکم سہو کے ہے بیچ واجب ہونے سجدہ سہو کے اور حکم اسکا بتفصیل حدیث آئندہ میں مذکور ہوگا ۔ ح (وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَہٗ صَلٰوتَہٗ وَاِنْ کَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِّاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِّلشَّیْطٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ مَالِکٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِیْ رِوَایَتِہٖ

شَفَعْنَا بِهِمَا بِهِنَّ السَّجْدَتَيْنِ) اور روایت ہے عطا ابن یسار سے اُسنے نقل کی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ شک کرے
ایک تمہارا نماز اپنی مین پس نہ جانے کہ کتنی نماز پڑھی ہے تین رکعت یا چار رکعت پس چاہیے کہ دور کرے شک اور بنا کرے اُس چیز پر کہ یقین رکھتا ہے پھر
کرے دو سجدے پہلے اس سے کہ سلام پھیرے پس اگر نماز پڑھی اُسنے پانچ رکعت جفت کردینگی یہ پانچ رکعتین بسبب دونون سجدون کے واسطے
اُسکے نماز اُسکی کو اور اگر نماز پڑھی اُسنے پوری چار ہونگے یہ سجدے سبب ذلت کے واسطے شیطان کے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی مالک
نے عطا سے بطریق ارسال کے اور بیچ ایک روایت مالک کے یون ہے کہ جفت کردیگا نمازی اُن پانچ رکعتون کو بسبب اِن دو سجدون کے ف
پس چاہیے کہ دور کرے شک کو یعنے اُس رکعت کو کہ اُسمین شک ہے اور بنا کرے اُس چیز پر کہ یقین ہے ہونا اُسکا یعنے کمتر پر مثلاً شک ہو کہ تین پڑھی
ہین یا چار تو تین ٹھہرا دے اور اُسپر بنا رکھے پھر دو سجدے کرے [illegible] کہ سہو کے کرتے ہین پہلے اِس سے کہ سلام پھیرے بخاری کی روایت مین
یہ قید نہین ہے اس سبب سے اختلاف کیا ہے اماموں نے بیچ ہونے سجدہ سہو کے پہلے سلام کے یا بعد اُسکے چنانچہ تفصیل اُسکی بیچ شرح اور حدیث
کے مذکور ہوگی بعد اُسکے فائدہ دونون سجدونکا بیان فرمایا کہ اگر نماز پڑھی اسنے پانچ رکعت یعنے شک ہوا کہ تین پڑھی ہین یا چار اور بنا رکھی تین پر
اور واقع مین چار پڑھی تھین جبکہ ایک رکعت اور پڑھی تو پانچ رکعتین ہوئین شفع کردینگی یہ پانچ رکعتین بسبب ان دونون سجدون کے کہ بیچ حکم ایک
رکعت کے ہین مصلی کے لیے نماز اُسکی کو یعنے یہ پانچ رکعتین ساتھ ان دو سجدون سہو کے بیچ حکم چھ رکعتون کے ہوتی ہین اور اگر نماز پڑھی اُسنے پوری
چار رکعت جیسے کہ واقع مین بھی تین تھین ساتھ اس رکعت کے بنا تین پر رکھکر ایک رکعت اور پڑھے چار رکعت تمام ہوئین تو ہونگے یہ دو سجدے
سبب ذلت کے شیطان کے لیے یعنے اگرچہ اس صورت مین احتیاج سجدتین کی نہین ہے کہ جفت کرین نماز کو جیسے کہ پہلی صورت مین تھی لیکن فایدہ
سجدتین کا ذلیل کرنا شیطان کا ہے کہ وہ چاہتا تھا کہ شک مین ڈالے اور عبادت سے باز رکھے اور مصلی نے برعکس اُسکے سجدہ کیا اور عبادت مین زیادتی
کی جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہے کہ بیچ صورت شک کے بنا اقل پر کرے کہ یقینی ہے اور عمل ساتھ تحری کے یعنے غالب ظن کے
نہ کرے اور مذہب جمہور ائمہ کا بھی یہی ہے اور ترمذی کہتا ہے کہ نزدیک بعضون کے اہل علم سے بیچ صورت شک کے اعادہ کرے نماز کو اور امام ابو حنیفہ
کہتے ہین کہ اگر شک اول بار ہو وسے یعنے شک کرنا عادت اُسکی نہین ہوا ہے تو از سرنو نماز پڑھے والا تحری یعنے اٹکل کرے اور بعد تحری کے اگر غلبہ
ظن کا ایک جانب پر ہو اُسپر عمل کرے اور اگر غلبہ ظن کا حاصل نہو بنا اقل پر رکھے اور سجدہ سہو کا کرے اسلیے کہ بنا رکھنی ظن غالب پر ایک اصل
مقرر ہے شرع مین جیسے قبلہ اور مانند اسکے مین ہے اور صحیحین مین ابن مسعودؓ سے آیا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت شک کرے ایک تمہارا
پس چاہیے کہ تحری کرے صواب کی اور تمام کرے اُسپر لایا ہے اس حدیث کو شمنی بیچ شرح نقایہ کے اور جامع الاصول مین حدیث نسائی کی بھی بیچ
تحری صواب کے لایا ہے اور امام محمد نے مؤطا مین کہا ہے کہ آثار بیچ باب تحری غالب ظن کے بہت آئے ہین اور کہا اگر ایسا نہ کیا جاوے پس نجات
سہو اور شک سے مشکل ہو اور اعادہ مین بیچ صورت کثرت شک کے حرج عظیم ہے انتہے کہتا ہے بندہ ضعیف یعنے شیخ عبدالحقؒ کہ حاصل مقام کا یہ ہے
کہ اس باب مین تین حدیثین آئی ہین اول تو یہ کہ جب شک کرے پس از سرنو پڑھے دوسری یہ کہ جو کوئی شک کرے اپنی نماز مین پس تحری کرے
صواب کی تیسری یہ حدیث کہ اس باب مین مذکور ہے کہ متضمن ہے اوپر بنا رکھنے کے یقین پر پس جمع کیا ابو حنیفہؒ نے درمیان تینون حدیثون کے
اسطرح کہ حمل کیا اول کو اوپر پیش آنے شک کے اول بار مین اور دوسری کو اوپر صورت واقع ہونے تحری کے ایک جانب پر اور تیسری کو اوپر نہ
واقع ہونے تحری کے اور یہ کمال جامعیت اور نہایت تحقیق ہے بیچ مذہب امام اعظمؒ کے واللہ اعلم ع ح (وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِى الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا

بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ وَاِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْیُتِمَّ عَلَیْہِ ثُمَّ لِیُسَلِّمْ ثُمَّ یَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطے انکے کیا زیادتی کی گئی نماز میں پس کہا کیا سبب عرض کیا صحابہ نے پڑھی آپ نے نماز پانچ رکعت پس سجدے کیے حضرت صلعم نے بعد سلام کے دو سجدے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا سوا اسکے نہیں کہ میں ہون آدمی مانند تمہارے بھولتا ہون جیسے تم بھولتے ہو پس جسوقت بھولون میں پس یاد دلاؤ مجکو اور جسوقت کہ شک کرے ایک تمہارا نماز اپنی میں پس چاہیے کہ قصد کرے صواب کا پس چاہیے کہ پورا کرے اسپر پھر سلام پھیرے پھر سجدے کرے دو سجدے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث میں ذکر بنا کا اوپر اقل کے نہیں ہے اور مراد وہی ہے یعنے اگر تحری فائدہ نہ کرے بنا اقل پر رکھے اور تمام کرے اور شافعیہ جو قائل نہیں ہیں ساتھ تحری کے مراد تحری صواب سے اقل ٹھہراتے ہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک بیچ صورت ادا کرنے پانچ رکعت کے تفصیل ہے کہ اگر سہو کیا قعدہ اخیرہ سے اور اٹھ کھڑا ہوا واسطے پانچوین رکعت کے پھر آوے طرف قعدہ کے جب تک کہ سجدہ نہیں کیا ہے پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا باطل ہوتے فرض اور بیفائدہ گئی پانچوین رکعت اور اگر قعدہ اخیرہ کر کے اٹھا پہلے سلام سے رجوع کرے طرف قعدہ کے جب تک کہ سجدہ نہیں کیا ہے پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا تمام ہوتے فرض اسکے اور ملاوے ساتھ اسکے چھٹی رکعت اور سجدہ کرے واسطے سہو کے سلام سے اور یہ حدیث محمول ہے اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد چار رکعت کے بیٹھکر پانچوین کے لیے اٹھے تھے اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملائی نہیں چھٹی رکعت اور اکتفا کیا ساتھ سجدہ سہو کے جیسے کہ مذہب شافعی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ احتمال ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان جواز کے لیے کیا ہو ح ۵ (وَعَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ سَمَّاہَا اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ وَلٰکِنْ نَسِیْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰی خَشَبَۃٍ مَعْرُوْضَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَاتَّکَاَ عَلَیْہَا کَاَنَّہٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ وَوَضَعَ خَدَّہُ الْاَیْمَنَ عَلٰی ظَہْرِ کَفِّہِ الْیُسْرٰی وَخَرَجَتْ سَرْعَانُ الْقَوْمِ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ فَہَابَاہُ اَنْ یُّکَلِّمَاہُ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ فِیْ یَدَیْہِ طُوْلٌ یُّقَالُ لَہٗ ذُو الْیَدَیْنِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَسِیْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَکَمَا یَقُوْلُ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی مَا تَرَکَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَکَبَّرَ ثُمَّ کَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَکَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْہُ ثُمَّ سَلَّمَ فَیَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ اُخْرٰی لَہُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدَلَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ کُلُّ ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ فَقَالَ قَدْ کَانَ بَعْضُ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ) اور روایت ہے ابن سیرین سے اسنے نقل کی ابی ہریرہؓ سے کہا ابو ہریرہ نے نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دو نمازون میں سے کہ بعد زوال کے ہیں یعنے ظہر یا عصر کہا ابن سیرین نے کہ تحقیق نام لیا اس نماز کو ابو ہریرہ نے ولیکن بھول گیا میں کہا ابو ہریرہ نے پس نماز پڑھی ساتھ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پھر سلام پھیرا یعنے تیسری رکعت کے لیے نہ اٹھے پھر کھڑے ہوئے طرف لکڑی کے کہ عرض میں تھی بیچ مسجد کے پس تکیہ کیا اسپر گویا کہ غصہ میں تھے اور رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائین پر اور انگلیان انگلیون میں ڈالین اور رکھا رخسارہ اپنا داہنا اوپر پشت بائین ہاتھ اپنے کے اور نکلے جلد باز لوگون میں سے دروازون مسجد کے سے یعنے جو لوگ کہ بعد ادا کرنے نماز کے ذکر اور دعا کے لیے نہین ٹھہرتے تھے وہ چلے گئے پس کہا صحابہؓ نے کیا کم ہو گئی نماز یعنے چار سے دو ہی ہو گئین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پڑھین اور صحابہؓ میں یعنے جو کہ مسجد میں باقی رہے ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی تھے پس ڈرے دونون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کلام کرین انسے اور صحابہ میں تھا ایک شخص بیچ ہاتھ اسکے کے تھی درازی کہا جاتا تھا اسکو ذو الیدین یعنے صاحب دو ہاتھون کے بسبب درازی ہاتھون کے یہ لقب اسکا

ہوا تھا کہا اُسنے اے رسولخدا کے کیا بھول گئے آپ یا کم ہوئی نماز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بھولا میں اور نہ کم ہوئی نماز پھر فرمایا یعنے
صحابہ سے کیا تم بھی کہتے ہو جیسا کہتا ہو ذوالیدین پس کہا صحابہ نے کہ ہاں یوں ہی ہو جیسے کہتا ہو وہ پس آگے بڑھے حضرت پھر نماز پڑھی وہ کہ چھوڑ دی
تھی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدہ اپنے کے کہ نماز میں کیا تھا یا دراز تر پھر اُٹھایا سر اپنا اور تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدہ معمولی اپنے
کے یا دراز تر پھر اٹھایا سر اپنا اور تکبیر کہی پس اکثر سوال کیا لوگوں نے ابن سیرین سے پھر سلام پھیرا پس کہتے تھے ابن سیرین خبر دیا گیا ہوں یہ کہ عمران بن حصین
نے کہا پھر سلام پھیرا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے اور بیچ اور روایت ان دونوں کے یہ ہو کہ پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بدلے لم انس ولم تقصر کے سب یہ نہ تھا پس کہا ذوالیدین نے تھا کچھ اسمیں سے اے رسولخدا کے ف پس اکثر سوال کیا ابن سیرین سے
یعنے جو حدیث مذکور ہوئی اُسکو ابن سیرین جب روایت کرچکے بطریق استفہام کے اکثر لوگوں نے پوچھا ثم سلم یعنے آیا کہا ابوہریرہ نے ثم
سلم یعنے سجدے سہو کے بعد سلام کے کیے یا پہلے پس اسکے جواب میں ابن سیرین نے کہا کہ خبر دیا گیا ہوں میں کہ عمران بن حصین نے اپنی حدیث
میں کہا ثم سلم یعنے یہ لفظ حدیث ابی ہریرہ کی سے نہیں یاد رکھتا ہوں ولیکن مجھکو خبر پہونچی ہو کہ عمران بن حصین نے کہ اُسنے بھی یہ حدیث روایت کی
ہو اسمیں ثم سلم کہا اور میں نے جو حدیث ابوہریرہ کی میں ثم سلم ذکر کیا ہو عمران کی روایت سے ہو کہیں جگہ لایا ہوں اور شرح اس حدیث کی فتح الباری
نے بہت دراز لکھی ہو اگر سب لکھی جاوے کلام طویل ہوتا ہو ولیکن اسپر دو شبہہ وارد ہوتے ہیں بیان کرنا اُنکا ضرور پڑا اول تو یہ کہ علماء کے نزدیک
یہ بات ٹھہری ہوئی ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہونا اخبار میں جائز نہیں اور افعال میں خلاف ہو اور یہاں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ نہ قصر ہوا نہ نسیان پس یہ اخبار ہو خلاف واقع کے اور دوسرا یہ کہ کلام اور افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے درمیان واقع
ہوئے اور باوجود اسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی نماز پوری کی از سر نو نہ پڑھی جواب اول شبہہ کا یہ ہو کہ نہ جائز ہونا نسیان کا بیچ اُن اقوال اور
اخبار کے ہو کہ متعلق ہیں ساتھ تبلیغ شرائع اور احکام اور وحی کے نہ سب خبروں میں اور دوسرے اشکال کا جواب علماء نے یہ کہا ہو کہ کلام اور فعل
کہ مفسد نماز کے ہیں اُس صورت میں ہیں کہ قصدًا ہوں نہ ساتھ سہو کے جیسا کہ مذہب شافعی ہو لیکن یہ جواب خالی ضعف سے نہیں اور موافق مذہب
حنفی کے بھی نہیں کیونکہ اُنکے نزدیک کلام عمدًا اور سہوًا مطلق مفسد نماز کا ہو پس وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ واقع ہونا اس قضیہ کا پہلے نسخ ہونے جواز
کلام اور افعال کے سے ہو نماز میں اور مذہب امام احمد کا یہ ہو کہ کلام نماز میں قصدًا اور سہوًا مفسد نماز کا ہو مگر یہ کہ واسطے مصلحت نماز کے ہو امام سے
یا مقتدی سے تو مفسد نہیں جیسا کہ یہاں ہوا ۱۲ ح ع * (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور
روایت ہو عبداللہ بن بحینہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی صحابہ کو ظہر کی پس کھڑے ہوئے پہلی دو رکعتوں میں نہیں بیٹھے یعنے
قعدہ اولے کے لیے پس کھڑے ہوئے لوگ ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں تک کہ جب پڑھ چکے نماز اور منتظر ہوے لوگ سلام پھیرنے کے تکبیر
کہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حالت میں کہ وہ بیٹھے تھے پس کیے دو سجدے پہلے سلام پھیرنے سے پھر سلام پھیرا روایت کی یہ مسلم اور
بخاری نے ف مذہب شافعی میں سجدے سہو کے سلام سے پہلے ہی کرتے ہیں بموجب اس حدیث کے لیکن اور روایتوں میں آیا ہو کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ بعد سلام کے کیا اور ثابت ہوا ہو سجدہ کرنا حضرت عمر کا بھی بعد سلام کے پس وہ دلالت کرتا ہو اسپر کہ یہ حدیث منسوخ
ہو ۱۲ ع * الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) روایت ہو عمران بن حصین سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی لوگوں کو پھر بھول گئے

پھر سجدے کیے دو سجدے پھر التحیات پڑھی پھر سلام پھیرا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف پھر سجدے کیے دو سجدے یعنے بعد سلام پھیرنے کے جیسے کہ تیسری فصل کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہی اور اس حدیث مین جگہ سہو کی نہین بیان کی اور ذکر تشہد کا کیا اور حدیثون مین ذکر تشہد کا نہین ہی اور یہ حدیث موافق مذہب ہمارے کے ہی اور مذہب امام احمد کا بھی یہی ہی اور بعضے مالکیہ اور شافعیہ بھی اسی پر ہین اور اختلاف ہی اسمین کہ درود اور دعا کہ التحیات مین آتے ہین اس تشہد مین پڑھے کہ پہلے سجدے سے ہی یا اسمین پڑھے کہ بعد سجدے کے ہی کرخی نے تو یہ اختیار کیا ہی کہ دوسرے تشہد مین پڑھے اور ہدایہ مین کہا ہی صحیح یہی ہی اور بعض شروح ہدایہ کی مین لکھا ہی کہ صواب یہ ہی کہ اول مین پڑھے اور طحاوی نے کہا کہ دونون مین پڑھے اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ قول طحاوی کے مین خوب احتیاط ہی کذا فی فتاوی قاضیخان

و ع ح (وعن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الامام في الركعتين فان ذكر قبل ان يستوي قائما فليجلس وان استوى قائما فلا يجلس وليسجد سجدتي السهو رواه ابو داود وابن ماجة) اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھڑا ہو امام دو رکعت پڑھکر بیٹھے اور قعدہ بھلا گیا پس اگر یاد آوے پہلے اس سے کہ سیدھا کھڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے اور اگر سیدھا کھڑا ہو چکا پس نہ بیٹھے اور سجدے کرے دو سجدے سہو کے روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ معتبر پورا کھڑا ہونا اور نہ ہونا ہی اور ظاہر مذہب ہمارا یہ ہی کہ اگر قریب تر بیٹھنے کے ہو بیٹھ جاوے اور تشہد پڑھے اور اگر قریب تر ہو قیام کے نہ بیٹھے اور قریب تر بیٹھنے کے اسکو کہتے ہین کہ نیچے کا بدن سیدھا نہ ہو جاوے اور اگر سیدھا ہو جاوے تو قریب قیام کے ہی اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اعتبار اقربیت مین ایک روایت ابو یوسف کی ہی کہ اختیار کیا ہی اسکو مشایخ بخارا نے اسپر ظاہر مذہب یہ ہی کہ جب تک پورا نہ کھڑا ہو جاوے بیٹھ جاوے اور صحیح تر روایت یہی ہی اور تائید کرتی ہی اسکی یہ حدیث بھی پس اگر پہلے کھڑے ہونے کے بیٹھ جاویگا تو سجدہ نہین آویگا اور کھڑا ہو جاویگا تو آویگا اور بعد کھڑے ہونیکے بیٹھے نہین اگر بیٹھ جاویگا تو نماز ٹوٹ جاویگی م ع

الفصل الثالث فصل تیسری (عن عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى العصر وسلم في ثلث ركعات ثم دخل منزله فقام اليه رجل يقال له الخرباق وكان في يديه طول فقال يا رسول الله فذكر له صنيعه فخرج غضبان يجر رداءه حتى انتهى الى الناس فقال اصدق هذا قالوا نعم فصلى ركعة ثم سلم ثم سجد سجدتين ثم سلم رواه مسلم) روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی عصر کی اور سلام پھیرا تین رکعتون مین پھر داخل ہوے اپنے گھر مین پس کھڑا ہوا طرف انکے ایک شخص کہ کہا جاتا تھا واسطے اسکے خرباق اور تھی اسکے ہاتھون مین درازی پس کہا اسنے اے رسول خدا کے پس ذکر کیا واسطے انکے کام انکا یعنے سلام پھیرنا تین رکعت مین پس نکلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم غصے مین کھینچتے ہوے چادر اپنی یہان تلک کہ پہونچے طرف لوگون کے پس فرمایا کیا سچ کہتا ہی یہ عرض کیا صحابہ نے کہ ہان پس پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پھر سلام پھیرا پھر سجدے کئے دو سجدے پھر سلام پھیرا روایت کی یہ مسلم نے ف پھر داخل ہوے گھر مین اسمین منہ قبلے سے پھرا اور چلنا بہت واقع ہوا یہ افعال از راہ سہو کے بھی ہمارے نزدیک نماز توڑ دیتے ہین پس یہ محمول ہی ہمارے نزدیک اسپر کہ منسوخ ہی مانند کلام کے نماز مین یعنے یہ افعال اور کلام کرنا نماز مین پہلے جائز تھے پھر منسوخ ہوگئے اور خرباق نام اسی ذوالیدین کا ہی جو پہلے مذکور ہوا اور یہ حدیث اوپر کی حدیث سے دو ایک باتون مین مخالف ہی اس سبب سے علما نے لکھا ہی کہ واقعے متعدد ہین اور دونون واقعون مین کلام کرنے والا ذوالیدین ہی اور پھر سجدے کئے دو سجدے پھر سلام پھیرا کہا طیبی نے کہ یہی مذہب ابو حنیفہ کا ہی کہ وہ سجدے کرتے ہین واسطے زیادتی اور نقصان کے بعد سلام کے پھر تشہد پڑھتے ہین اور سلام پھیرتے ہین م ع

(وعن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى صلوة يشك في النقصان فليصل حتى يشك في

الثلث

الزِّيَادَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنا مین نے رسو لخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے نماز کو شک
کرتا ہو کمی مین پس چاہیے کہ نماز پڑھے یہانتک کہ شک کرے زیادتی مین روایت کی یہ احمد نے ف یعنے جسکو ظن غالب ایک جانب نہ حاصل ہو
اور شک ہو کمی مین جیسے کہ چار رکعت کی نماز مین شک ہووے کہ تین پڑھی ہین یا چار پس چاہیے کہ نماز پڑھے یہان تک کہ شک کرے زیادتی
مین یعنے بنا کم پر کرے کہ صورت مذکورہ مین تین رکعت ٹھہرا دے اور ایک رکعت اور پڑھے تا شک کرے کہ چار ہوئین یا پانچ اور جاننا چاہیے کہ
سہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چند جگہون مین واقع ہوا ایک تو قعدہ اول سے جیسا کہ حدیث عبد اللہ بن بحینہ کی مین وارد ہوا دوسرے
دو رکعت اخیر سے جیسے کہ حدیث ذوالیدین مین واقع ہوا تیسرے ایک رکعت اخیر سے جیسے کہ حدیث خرباق مین آیا ہی چوتھے بیچ زیادہ ہونے
پانچوین رکعت کے جیسے کہ بیچ حدیث عبد اللہ بن مسعود کے ہی پس مجتہدون نے اسپر قیاس کر کے کہا کہ جو کوئی بھول جاوے ایک واجب واجبات
نماز کے سے اسپر سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی اور حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین انسے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی جگہ سجدہ
سہو کا پہلے سلام کے کیا اور بعضی جگہ بعد سلام کے ظاہر یہ ہی کہ فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی اسطرح ہو کبھی اسطرح اور دونون جائز ہون ولیکن
مذاہب ائمہ مین یعین ہی امام شافعی سب جگہ پہلے سلام کے کہتے ہین اور حدیثین کہ وارد ہوئی ہین اس مین انکو ترجیح دیتے ہین اور امام اعظم سب جاے
بعد سلام کے کہتے ہین اسلیے کہ بہت حدیثین اس مین آئی ہین اور قوی ہین اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور احمد اور عبد الرزاق ثوبان سے لائے ہین کہ
رسو لخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ہر سہو کے دو سجدے ہین بعد سلام پھیرنے کے پس جب افعال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف آئے
تمسک ساتھ قول کے کیا ہمنے اور قول قوی ہی فعل سے نزدیک ابو حنیفہ کے جیسے کہ اصول فقہ مین مذکور ہی اور مذہب امام احمد کا یہ ہی کہ جس جگہ
رسو لخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ پہلے سلام کے کیا ہی پہلے سلام کے کرے اور جس جگہ بعد سلام کے کیا ہی بعد سلام کے کرے اور لکھا ہی علما نے کہ
یہ قول قوی تر اور قریب تر ساتھ صواب کے ہی اور جاننا چاہیے کہ اختلاف مذکور سجدے مین کہ بعد سلام کے کرے یا پہلے بیچ افضلیت کے ہی اور
بیچ اصل جواز کے اختلاف نہین مذکور ہی یہ کتابون ائمہ اربعہ کی مین اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ دونون طرف سلام پھیر کے سجدہ سہو کا کرے
ح باب سجود القرآن باب ہی بیچ بیان سجدون قرآن کے ف سجدۂ تلاوت کا واجب ہی نزدیک امام اعظم کے پڑھنے والے اور سننے والے
پر اگرچہ قصدا نہ سنے اور اور امامون کے نزدیک سنت ہی وہ ایک سجدہ ہی درمیان دو تکبیرون کے شرط ہی اس مین وہ چیز کہ شرط ہی نماز مین یعنے طہارت
وغیرہ بدون رفع یدین کے اور تشہد اور سلام کے ع ح الفصل الاول فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ
وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم
مین اور سجدہ کیا ساتھ انکے مسلمانون نے اور مشرکون نے اور جنون نے اور آدمیون نے روایت کی یہ بخاری نے ف سورۂ والنجم مین جب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم آیۂ سجدہ کو پہونچے سجدہ کیا واسطے فرمان برداری امر الٰہی کے اور مسلمانون نے بھی سجدہ کیا واسطے متابعت حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور مشرکون نے اسلیے سجدہ کیا کہ اپنے بتون کے یعنے لات اور عزیٰ اور منات کے نام سے یا سبب اسکا یہ تھا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ان آیتون کو پڑھنے لگے افرایتم اللات والعزی آخر تین آیتون تک تو شیطان نے اپنی آواز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے مشابہ کر کے پڑھا تلک
الغرانیق العلی ، وان شفاعتھن لترتجی ، یعنے یہ بت مرغابیان بلند ہین اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید کی گئی ہی پس مشرکون نے گمان کیا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے بتون کی تعریف کی پس خوش ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کیا انھون نے بھی کیا اور یہ جو بعض
مفسرون نے نقل کیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیاذا باللہ بھولے سے یہ الفاظ پڑھے یہ غیر صحیح اور محض باطل ہی اور مراد مسلمانون و مشرکون اور

جن وانس سے وہ ہین کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر تھے اور یہ قصہ مکہ کا ہی مسجد الحرام مین اور لفظ انس تعمیم بعد تخصیص ہی ؛ ح ع ؛
(وعن ابی ہریرۃ قال سجدنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربک رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا
سجدہ کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سورہ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک مین روایت کی یہ مسلم نے ف اسمین رد ہی امام مالک کا
کہ وہ کہتے ہین مفصل مین سجدہ نہین ؛ ع (وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السجدۃ ونحن عندہ فیسجد ونسجد معہ فنزدحم حتی
ما یجد احدنا لجبہتہ موضعا یسجد علیہ متفق علیہ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے سجدہ یعنے آیت سجدہ کی اور
ہم ہوتے نزدیک انکے پس سجدہ کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بھی سجدہ کرتے ساتھ انکے پس اژدحام کرتے ہم یہان تک کہ نہ پاتا بعض ہمارا
واسطے پیشانی اپنی کے جگہ کہ سجدہ کرے اسپر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے اتنے لوگ کثرت سے سجدے کے لیے جمع ہوتے کہ بسبب تنگی
جگہ کے بعض کو انکے ساتھ سجدہ کرنا نہ میسر ہوتا پس تاخیر کرتا سجدے کو انسے یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہی سجدہ تلاوت کا اگر واجب
نہوتا تو کاہیکو لوگ اتنا اہتمام اور اژدحام کرتے اور سجدے کے ادا کرنے مین سنت یہ ہی کہ آگے بڑھے پڑھنے والا اور صف باندھین پیچھے اسکے سننے
والے پس یہ اقتدا صورۃً ہی نہ حقیقۃً ؛ ع (وعن زید بن ثابت قال قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنجم فلم یسجد فیہا متفق علیہ)
اور روایت ہی زید بن ثابت رض سے کہ کہا پڑھی مین نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سورہ والنجم پس نہ سجدہ کیا اسمین روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف کہا امام شافعی نے کہ سجدہ اسمین بیان جواز کے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا اور کہا امام مالک نے کہ مفصل مین سجدہ نہین
ہی اسلیے نکیا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین اسلیے نکیا کہ باوضو نتھے یا وقت کراہت کا تھا یا ترک کیا اسوقت تا معلوم ہو جاوے کہ فرض نہین ہی اور یہ
بھی تو ہی کہ سجدہ کرنا فی الفور ہی واجب نہین کسی اور وقت کیا ہو پس اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ سجدہ اسکا واجب نہین کیونکہ اوپر کی حدیث مین
گذر ہی چکا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانون وغیرہ نے اسمین سجدہ کیا ؛ ع ؛ (وعن ابن عباس قال سجدۃ ص لیس من عزائم
السجود وقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فیہا وفی روایۃ قال مجاہد قلت لابن عباس أأسجد فی ص فقرأ ومن ذریتہ داؤد وسلیمن حتی اتی
فبہداہم اقتدہ فقال نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ممن امر ان یقتدی بہم رواہ البخاری) اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا سجدہ سورہ ص کا نہین
ہی بہت تاکیدی سجدون مین سے اور تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سجدہ کرتے تھے اسمین اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مجاہد نے
کہا مین نے واسطے ابن عباس کے کیا سجدہ کرون مین ص مین پس پڑھی یہ آیت اور اولاد نوح کی سے داؤد اور سلیمان یہانتک کہ آئے اس قول
اللہ تعالی تک پس ساتھ طریقے انکے کے پیروی کر پس کہا ابن عباس نے نبی تمہارے صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون مین سے ہین کہ حکم کیے گئے ہین
کہ پیروی کرین ان انبیا کی روایت کی یہ بخاری نے ف نہین ہی بہت تاکیدی سجدون مین سے معنی اسکے بموجب مذہب حنفی کے یہ ہین کہ یہ
سجدہ فرائض سے نہین ہی بلکہ واجبات تلاوت سے ہی لکھا ہی علما نے کہ سجدہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمین واسطے موافقت داؤد علیہ
السلام کے اور شکر کرنے قبول توبہ انکی کے تھا چنانچہ حدیث مین بھی آیا ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سجدہ کیا بھائی میرے داؤد نے
واسطے قبول توبہ کے اور ہم سجدہ کرتے ہین واسطے ادائے شکر کے اور پس کہا ابن عباس نے بعد پڑھنے آیت کے واسطے دلیل پکڑنے کے سجدہ
کرنے پر کہ نبی تمہارے صلی اللہ علیہ وسلم انہین سے ہین کہ حکم کیے گئے ہین کہ پیروی کرین ان انبیا کی یعنے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی پیروی
کا حکم ہوا تو تمھے بطریق اولی انکی پیروی کرنی چاہیے یعنے جب داؤد علیہ السلام نے سجدہ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی پیروی کے
لیے سجدہ کیا ہمکو بھی کرنا چاہیے ؛ ح ع ؛ الفصل الثانی فصل دوسری (وعن عمرو بن العاص قال اقرأہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) روایت ہی عمرو بن العاص سے کہا پڑھایا
اُسکو یعنے عمرو کو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سجدے قرآن مین انہین سے تین مفصل مین ہین اور سورہ حج مین ہین دو سجدے روایت
کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف بعضے نسخون مین بجای اقرأہ کے اقرأنی ہی یعنے حکم کیا مجھکو یہ کہ پڑھون مین انپر اور تین مفصل مین یعنے
سورہ نجم اور انشقت اور اقرأ مین اور سورہ حج مین دو سجدے ہین ایک بعد یشاء کے اور دوسرا بعد تفلحون کے اور باقی دس سجدے یہ ہین کہ
سورہ اعراف مین اخیر سورہ پر اور رعد مین بعد آصال کے اور نحل مین بعد یؤمرون کے اور بعضون نے کہا بعد یستکبرون کے لیکن یہ قول رد کیا
ہی کہ یہ بعید ہی اور سبحان الذی مین بعد خشوعا کے اور مریم مین بعد بکیا کے اور فرقان مین بعد نفورا کے اور نمل مین بعد العظیم کے اور بعضون نے
کہا ہی بعد یعلنون کے اور الم تنزیل السجدہ مین بعد یستکبرون کے اور ص مین بعد مآب کے اور فصلت مین بعد یسامون کے اور بعضون نے
کہا ہی تعبدون پر اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ گنتی سجدون قرآن کے کہا امام احمد نے کہ پندرہ ہین جیسے کہ مذکور ہوے عمل کیا ہی انھون نے
ظاہر اس حدیث پر اور امام شافعی نے کہا چودہ ہین اسطرح کہ حج مین دو ہین اور ص مین نہین اور باقی بدستور اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ چودہ
اسطرح ہین کہ دوسرا سجدہ حج مین نہین اور ثابت کیا ہی سجدہ ص کا اور باقی بدستور اور کہا مالک نے گیارہ ہین ساقط کیا ہی انھون نے سجدہ
ص کو اور تینون سجدون مفصل کے کو اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہی اور لکھا ہی اور علما نے کہ یہ حدیث عمرو بن العاص کی ضعیف ہی اور لائق
دلیل پکڑنے کے نہین اور بعضے راوی اسکے مجہول ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ سجدہ قرأت کا کیا جاوے نماز فرض اور نفل مین اور گئے ہین
بعضے علما اسپر کہ جو سجدہ آخر سورۃ مین ہو پس رکوع کفایت کرتا ہی سجدے سے یعنے رکوع کرنے مین ادا ہو جاتا ہی یہ قول ابن مسعود کا ہی اور یہی
مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور تفصیل اسکی شرح منیہ مین اسطرح مذکور ہی کہ جو سجدہ واجب ہوا نماز مین پس رکوع کیا اور نیت سجدے کی اسمین کی
ادا ہو جاتا ہی یا نیت نہ کی پھر سجدہ نماز کا کیا ساقط ہو جاتا ہی سجدہ قرأۃ کا جبکہ نہ پڑھی ہون بعد اسکے تین آیتین اور تین آیتین پڑھنے مین اختلاف
ہی پس اگر پڑھین بعد اسکے تین سے زیادہ پس ضرور ہی سجدہ کرنا واسطے اسکے قصداً اور نہین ادا ہوتا ساتھ رکوع کے اور نہ ساتھ سجود نماز کے اور
سجدہ جو نماز مین لازم آوے خارج نماز کے نہ کیا جاوے ؛ ع ح (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ
قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَأْهَا كَمَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی عقبہ بن عامر رض سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بزرگی دی گئی ہی سورہ حج بسبب اسکے کہ اسمین ہین دو سجدے
فرمایا کہ ہان اور جو سجدے نکرے وہ دونون پس نہ پڑھے اُن دونون آیتون سجدے کی کو روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی
نے یہ حدیث نہین اسناد اسکی قوی اور مصابیح مین یہ الفاظ ہین پس نہ پڑھے اس سورت کو جیسے کہ کتاب شرح السنۃ مین ہی ف پس نہ پڑھے
اُن دونون آیتون سجدہ کی کو تاکہ نہ گنہگار ہو بسبب ترک سجدے کے یعنے سجدہ مشروع ہوا ہی بیچ حق پڑھنے والے کے بسبب تلاوت اسکی
کے اور کرنا سجدے کا حق تلاوت سے ہی پس جبکہ ہو درپے ضائع کرنے کے پس اولی ہی ترک تلاوت کا اسلیے کہ سجدہ واجب ہی پس گنہگار
ہوگا بسبب ترک اسکے کے اور ایک نسخہ صحیح مین بجاے فلا یقرأہما کے فلم یقرأہما ہی یعنے جسنے اسکے سجدے نہ کئے گویا دونون آیتین ہی نہ پڑھین
اسلیے کہ عمل نکیا ان پر اور دوسرا سجدہ حج کا امام اعظم کے نزدیک واجب نہین وہ کہتے ہین کہ وہ سجدہ نماز کا ہی اسلیے کہ قرینہ موجود ہی کہ
لفظ ارکعوا اسکے ساتھ مذکور ہی اور یہ حدیث ضعیف ہی جیسے کہ ترمذی نے کہا ہذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی ؛ ح ؛ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَوْا أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے یہ کہ نبی صلی

اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا نماز ظہر میں پھر کھڑے ہوئے پس رکوع کیا پس گمان کیا لوگوں نے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی الم تنزیل السجدہ روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** صحابہ نے فقط سجدہ کرنے سے پڑھنا اس سورہ کا نہیں معلوم کیا بلکہ ایک آیہ سجدہ کی سنی اس سے جانا کہ یہ سورہ پڑھی چنانچہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک آیہ سورہ سے سنا دیتے تھے تا معلوم کریں کہ فلانی سورہ پڑھتی یا بسبب انتہائے سبب نہایت شوق اور حضور کے جہر ظاہر ہو جاتا تھا اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ بعد سجدہ کرنے اور اٹھنے کے باقی سورہ نہ پڑھی اور رکوع میں گئے اور یہ جائز ہے اگرچہ افضل یہ ہے کہ باقی سورہ پڑھے بعد اسکے رکوع میں جاوے پس شاید کہ یہ بیان جواز کے لیے کیا یا وجوہ نص نہیں ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ نہ پڑھنے باقی سورہ کے مگر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکتفا ساتھ رکوع کے نہ کیا جیسے کہ ہمارے مذہب میں رکوع میں سجدہ ادا ہو جاتا ہے اسلیے کہ یہ افضل ہے [illegible] ع (وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے انہیں ابن عمرؓ سے یہ کہ انہوں نے کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہم پر قرآن پس جس وقت کہ گذرتے آیت سجدے کی پر تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور سجدہ کرتے ہم ساتھ انکے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** پس معلوم ہوا کہ سجدہ قاری اور سامع دونوں پر ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ تکبیر کہے مگر سجدے کے لیے اسی پر عمل ہے ابوحنیفہ کا اور شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ ہاتھ اٹھاوے اور تکبیر کہے احرام کے لیے پھر تکبیر کہے سجدے کے لیے اور مستحب ہے یہ کہ کھڑا ہو وے پھر سجدہ کرے یہ حضرت عائشہؓ سے روایت کیا گیا ہے ع (وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى إِنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلَى يَدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے انہیں سے یہ کہ انہوں نے کہا تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی سال فتح مکہ کے آیہ سجدے کی پس سجدہ کیا سب لوگوں نے بعضے سجدہ کرنے والے سوار تھے اور بعضے سجدہ کرنے والے زمین پر یہانتک کہ سوار سجدہ کرتا تھا اوپر ہاتھ اپنے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** پڑھی آیہ سجدے کی یعنے ایک آیہ اول یا آخر اسکے ساتھ ملا کر پڑھی یا نری آیہ پڑھی بیان جواز کے لیے اسلیے کہ نری آیت پڑھنی خلاف استحباب کے ہے ہمارے نزدیک اور سوار سجدہ کرتا تھا اوپر ہاتھ اپنے کے یعنے ہاتھ زین وغیرہ پر رکھکر سجدہ کرتا تھا کہ پاوے سختی زمین کی سی حالت سجدے میں کہا ابن ملک نے کہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی سجدہ کرے ہاتھ پر صحیح ہے جبکہ جھکاوے گردن اپنی نزدیک ابوحنیفہ کے نہ نزدیک شافعی کے انتہی اور یہ غیر مشہور ہے انکے مذہب میں پس شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر سجدہ کرے بسبب ازدحام کے اپنی ران پر جائز ہے اور اسی طرح سوائے ران کے اور غیر پر جائز ہے اگر ہو اسکو عذر کہ منع کرے سجود سے اور نہیں جائز ہے بلا عذر بموجب روایت مختار کے کذا فی الخلاصہ اور اگر رکھے ہاتھ زمین پر اور سجدہ کرے اسپر جائز ہے بموجب روایت صحیح کے اگرچہ بلا عذر ہو مگر کہ یہ مکروہ ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ جس وقت پڑھے آیت سجدے کی سوار یا بیمار کہ نہ قادر ہو سجود پر کفایت کرتا ہے اسکو اشارہ ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سجدہ کیا بیچ کسی سورہ کے مفصل میں سے جب سے کہ پھرے طرف مدینہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** جب سے کہ پھرے طرف مدینہ کے یعنے اگرچہ پہلے اس سے مکہ میں سجدہ کیا اور تمام آدمیوں وغیرہ نے انکے ساتھ سجدہ کیا یہ حدیث مخالف ہے حدیث ابوہریرہ کے کہ کہا سجدہ کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے بیچ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک الذی خلق کے اور اسلام ابوہریرہ کا بعد آنے مدینہ کے ہے ساتوین سال ہجری میں اور حدیث ابوہریرہ کی صحیح تر ہے اور راجح ہے اور بہت صحابہ نے روایت کیا ہے سجدہ مفصل میں اور مثبت مقدم ہے نافی پر حاصل یہ کہ سجدہ مفصل میں ثابت ہے حضرتؐ سے کرنا چاہیے اور مفصل کہتے ہیں چھوٹی سورتوں کو کہ وہ سورہ حجرات سے آخر تک ہیں ع

(وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في سجود القرآن بالليل سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته رواه
أبو داود والترمذي والنسائي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے
بیچ سجود قرآن کے رات کو سجدہ کیا منھ میرے نے واسطے اُسکے کہ پیدا کیا اُسکو اور بنائے کان اُسکے اور آنکھیں اُسکی ساتھ قدرت اور قوت
اپنی کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف قید رات کی اتفاقی ہے کہ حضرت عائشہ
نے یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو سنی تھی وہی بیان کیا اور پڑھنا اس دعا کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلق سجدہ
تلاوت میں بلا قید رات یا دن کے بھی آیا ہے اور یہ دعا بھی روایت کی گئی ہے رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی اور ظاہر مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ سبحان
ربی الاعلی پڑھنا سجدہ تلاوت میں کفایت کرتا ہے لیکن اسمیں شبہ نہیں کہ جو دعائیں حدیث سے ثابت ہوئی ہیں پڑھنا انکا اولی ہے ع ح (و
عن ابن عباس قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله رأيتني الليلة وانا نائم كأني أصلي خلف شجرة فسجدت
فسجدت الشجرة لسجودي فسمعتها تقول اللهم اكتب لي بها عندك اجرا وضع عني بها وزرا واجعلها لي عندك ذخرا وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود
قال ابن عباس فقرأ النبي صلى الله عليه وسلم سجدة ثم سجد فسمعته وهو يقول مثل ما اخبره الرجل عن قول الشجرة رواه الترمذي وابن ماجه الا انه
لم يذكر وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود وقال الترمذي هذا حديث غريب) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک شخص یعنے ابو سعید
خدری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یا رسول اللہ دیکھا میں نے اپنے تئیں آج کی رات اُس حال میں کہ سوتا تھا گویا کہ میں نماز
پڑھتا ہوں پیچھے ایک درخت کے پس سجدہ کیا میں نے یعنے سجدہ تلاوت کا پھر سجدہ کیا درخت نے وقت سجدے میرے کے پس سنا میں نے اُس
درخت کو کہ کہتا تھا یا اللہ لکھ میرے لیے بسبب اس سجدے کے نزدیک اپنے ثواب اور دور کر مجھسے بسبب اسکے گناہ اور کر اسکو واسطے میرے نزدیک اپنے
ذخیرہ اور قبول کر اسکو مجھسے جیسا قبول کیا تو نے اسکو اپنے بندے سے کہ داؤد ہے کہا ابن عباس نے پس پڑھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت
سجدے کی یعنے اُسی مجلس میں بقصد پڑھنے اس دعا کے یا اور وقت اور پھر سجدہ کیا پس سنا میں نے انکو کہ وہ کہتے تھے مانند اُس چیز کے کہ خبر دی
تھی انکو اُس شخص نے کہنے درخت کے سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیے یہ الفاظ وتقبلها مني كما تقبلتها
من عبدك داود اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف ظاہر تر یہ ہے کہ اُسنے آیت سجدے کی جو سورہ ص میں ہے پڑھی ہوگی اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی آیت پڑھی یا سورہ سجدہ پڑھی ع ع

## الفصل الثالث فصل تیسری

(عن ابن مسعود ان النبي صلى الله
عليه وسلم قرأ والنجم فسجد فيها وسجد من كان معه غير ان شيخا من قريش اخذ كفا من حصى او تراب فرفعه الى جبهته وقال يكفيني هذا قال عبد الله
فلقد رأيته بعد قتل كافرا متفق عليه وزاد البخاري في رواية وهو امية بن خلف) روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑھی سورہ نجم پھر سجدہ کیا اسمیں اور سجدہ کیا اُن لوگوں نے کہ تھے ساتھ آپکے مگر ایک بوڑھا تھا قریش میں سے لی اُسنے مٹھی کنکریوں سے یا مٹی
سے پس اٹھایا اسکو طرف پیشانی اپنی کے اور کہا کافی ہے مجکو یہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے پس تحقیق دیکھا میں نے اُسکو بعد اس قصہ کے کہ مارا گیا
کافر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت میں کہ وہ بڈھا امیہ بن خلف تھا ف اُسنے ازراہ تکبر کے یہ حرکت کی
اور یہ قصہ فتح مکہ کے پہلے کا ہے ع ح (وعن ابن عباس قال ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد في ص وقال سجدها داود توبة ونسجدها شكرا رواه
النسائي) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ص میں اور فرمایا کہ کیا سجدہ ص کا داؤد نے یعنے بیچ
قصہ کے کہ سورہ ص میں اُنسے مذکور ہے واسطے توبہ کے اور کرتے ہیں ہم وہ سجدہ واسطے شکر گذاری قبول توبہ اُنکے کے روایت کی یہ نسائی نے

باب اوقات النہی یہ باب ہے بیچ بیان اُن وقتون کے کہ منع کی گئی ہے نماز اُنمین ف یہ شامل ہے تینون وقتون کو کہ حرام ہے نماز اُنمین کہ وہ وقت طلوع اور غروب اور استوا ہے یعنے ٹھیک دوپہر کا ہے اور شامل ہے اُن وقتون کو کہ نماز نفل اُن مین مکروہ ہے کہ وہ مابعد فجر اور عصر کا ہے اور ہمارے مذہب مین بھی شامل ہے فرض اور نفل کو پس پہلے تین وقتون مین جائز نہین ادا اور نہ قضا مگر عصر اُسی دن کی اور نہین جائز ہے نماز جنازے کی اور نہ سجدہ تلاوت کا اور جائز ہے نماز جنازے کی جب کہ حاضر ہووے اُنھین وقتون مین اور جائز ہے سجدہ تلاوت کا جو پڑھی جاوے آیت سجدہ کی اُنھین وقتون مین لیکن اولی تاخیر ہے اُنکی ان وقتون سے اور جائز ہین یہ دونون یعنے نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت کا اور قضا بعد نماز فجر اور عصر کے اور نفل ان وقتون مین بھی مکروہ ہین لیکن شروع کریگا تو لازم ہونگے چاہیے کہ توڑ ڈالے اور قضا کرے وقت غیر مکروہ مین اور اگر تمام کرے عہدہ اُسکے سے بر آتا ہے لیکن توڑنا افضل ہے کذا فی شرح ابن الہمام عن المبسوط اور نزدیک شافعی اور احمد کے جائز ہے قضا اور نماز جنازے کی جو ظاہر ہووے اور تحیۃ المسجد اگر اتفاق ہووے داخل ہونیکا مسجد مین ولیکن اگر ساتھ قصد تحیہ کے اُن وقتون مین آوے اور یا تاخیر کرے قضا کو تاکہ ان وقتون مین ادا کرے جائز نہین اسلیے کہ قصد کرکے اِن وقتون مین پڑھنا بموجب حدیث کے ممنوع ہے اور اسی طرح جائز ہے اُنکے نزدیک نماز کسوف کی اور دو رکعتین بعد وضو کی اور دو رکعتین احرام کی اور طواف کی اور سجدہ تلاوت کا جو پڑھا جاوے ان وقتون مین اور کراہت ہمارے نزدیک ہر زمانہ اور ہر مکان مین ہے اور نزدیک شافعی کے اور اور علما کے کہ موافق اُنکے ہین دن جمعہ کے وقت استوا کے جائز ہے اور مکہ معظمہ مین بھی جائز ہے سب اوقات مین اور مذہب حنفیہ کا احوط ہے اسلیے کہ جب مبیح اور محرم جمع ہون ترجیح محرم کو ہے واللہ اعلم

ع الفصل الاول فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِہَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ وَلَا تَحَیَّنُوْا بِصَلٰوتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَہَا فَاِنَّہَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قصد کرے ایک تمہارا پس نماز پڑھے نزدیک نکلنے آفتاب کے اور نہ نزدیک ڈوبنے آفتاب کے اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکلے کنارہ آفتاب کا پس چھوڑ دو نماز کو یہانتک کہ خوب ظاہر ہو یعنے بلند ہو بقدر نیزہ کے اور جس وقت کہ غائب ہو کنارہ آفتاب کا پس چھوڑ دو نماز کو یعنے مطلق نماز نہ پڑھو نہ فرض اور نہ نفل یہانتک کہ خوب غائب ہو آفتاب اور نہ قصد کرو اپنی نمازون کا وقت نکلنے آفتاب کے اور نہ غائب ہونے آفتاب کے اس واسطے کہ آفتاب نکلتا ہے درمیان دونون سینگون شیطان کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ قصد کرے اس سے امام شافعی کہتے ہین کہ تحیۃ المسجد اور قضا ے نماز قصد کرکے ان وقتون مین پڑھنی جائز نہین اور اگر اتفاقا پڑھ لے جائز ہے اور ہم کہتے ہین کہ مقصود حدیث سے منع کرنا ہے نماز سے ان وقتون مین مطلق اور درمیان سینگون شیطان کے یعنے دونون جانبون سر اُسکے کے کہ کھڑا رہتا ہے سامنے آفتاب کے تاکہ نکلے درمیان دونون جانبون سر اُسکے کے پس ہووے قبلہ آفتاب پرستون کا اُس وقت مین نماز کو منع فرمایا تا مشابہت اُنکے ساتھ نہووے ع (وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْہَانَا اَنْ نُصَلِّیَ فِیْہِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِیْہِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَۃً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّہِیْرَۃِ حَتّٰی تَمِیْلَ الشَّمْسُ وَحِیْنَ تَضَیَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰی تَغْرُبَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا تین وقت تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہمکو کہ نماز پڑھین ہم اُنمین یا دفن کرین ہم اُنمین مردون اپنے کو یعنے نماز جنازہ کی پڑھین والا وقت دفن ہر وقت جائز ہے وقت نکلنے آفتاب کے ظاہر یہانتک کہ بلند ہو اور اُس وقت کہ کھڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنے ٹھیک دوپہر کو یہانتک کہ ڈھلے آفتاب اور اُس وقت کہ میل کرے آفتاب

واسطے ڈوبنے کے یہانتک کہ ڈوب جاوے آفتاب روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نماز پیچھے صبح کے یہانتک کہ بلند ہو آفتاب یعنے بقدر نیزہ کے اور نہین نماز پیچھے نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد نفی کامل نماز کی ہے اسلیے کہ ان دو وقتون مین نماز مکروہ ہے نہ حرام ہے ع (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهِ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهِ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین پس آیا مین بھی مدینہ مین پس داخل ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مین نے خبر دو مجکو وقت نمازون کے سے پس فرمایا پڑھ نماز صبح کی پھر بندرہ نماز سے جس وقت کہ نکلے آفتاب یہانتک کہ بلند ہو اسلیے کہ تحقیق آفتاب نکلتا ہے جس وقت کہ نکلتا ہے درمیان دونون سینگون شیطان کے اور اُس وقت سجدہ کرتے ہین اُسکو کافر یعنے آفتاب پرست پھر نماز پڑھ یعنے اشراق اسلیے کہ نماز اُس وقت کی مشہودہ ہے یعنے گواہی دیتے ہین فرشتے مصلّی کے لیے اور حاضر ہوتے ہین اُسمین فرشتے یہانتک کہ چڑھ جاوے سایہ نیزہ پر اور نہ پڑے زمین پر یعنے ٹھیک دوپہر ہو جاوے پھر بندرہ نماز سے اسلیے کہ تحقیق اُس وقت جھونکی جاتی ہے دوزخ پس جس وقت کہ پھرے سایہ پس نماز پڑھ یعنے ظہر اور جو چاہ قسم نوافل سے اسلیے کہ نماز حاضر کی گئی ہے حاضر ہوتے ہین فرشتے یہانتک کہ پڑھے تو نماز عصر کی پھر بندرہ نماز سے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب پس تحقیق آفتاب غروب ہوتا ہے درمیان دونون سینگون شیطان کے اور اُس وقت سجدہ کرتے ہین طرف اُسکے کفار کہا عمرو بن عبسہ نے کہ کہا مین نے اے نبی اللہ کے پس وضو خبر دو مجکو فضیلت اُسکی سے فرمایا نہین تم سے کوئی شخص کہ نزدیک کرے پانی وضو اپنے کا پس کلی کرے یعنے بعد دھونے ہاتھون کے اور بسم اللہ کہنے اور نیت کرنے کے اور ناک مین پانی دے پھر جھاڑے ناک کو مگر کہ گرتے ہین گناہ چہرہ یعنے صغیرہ چہرہ اُسکے کے یعنے چہرہ کے اندر کے اور منھ اُسکے کے اور نتھنون اُسکے کے پھر جبکہ دھوتا ہے چہرہ اپنا جیسا کہ حکم کیا اُسکو اللہ تعالی نے مگر کہ گرتے ہین گناہ اُسکے کنارون داڑھی اُسکی سے ساتھ پانی کے پھر دھوتا ہے دونون ہاتھ اپنے کہنیون تک مگر کہ گرتے ہین گناہ دونون ہاتھون اُسکے کے سرانگلیون اُسکے سے ساتھ پانی کے پھر مسح کرتا ہے سر اپنے کو مگر کہ گرتے ہین گناہ سر اُسکے کے طرفون بالون اُسکے سے ساتھ پانی کے پھر دھوتا ہے دونون پانون اپنے ٹخنون تک مگر کہ گرتے ہین گناہ دونون پانون اُسکے کے سرانگلیون اُسکے سے ساتھ پانی کے پس اگر وہ کھڑا ہوا پھر نماز پڑھی پس تعریف کی اللہ کی یعنے بعد نماز کے اور ثنا کی اللہ پر یعنے ذکر اللہ کیا بہت اور ساتھ بزرگی کے یاد کیا اُسکو ساتھ اُس بزرگی کے کہ وہ لائق اُسکے ہے اور فارغ یعنے متوجہ کیا دل اپنا واسطے اللہ کے مگر کہ پھرتا ہے نماز سے پاک ہو کر گناہ اپنے سے مانند ہیئت اُس دن کے کہ جنا اُسکو ماں اُسکی نے روایت کی یہ مسلم نے ف چڑھ جاوے سایہ نیزہ پر یہ بات مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اُسکے کے ہوتی ہے کہ بڑے دنون مین سایہ زمین پر بالکل

نہین پڑتا اور ظاہر عبارت سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونون بخشے جاتے ہین مگر صغیرہ بالضرور بخشے جاتے ہین اور کبیرہ موقوف ہین خواہش ایزدی پر ۰ ع ۰ (وَعَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَزْهَرِ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِیْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِیْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْلِیْ لَهٗ تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ يَا ابْنَةَ اَبِیْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِیْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِیْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس رضی سے کہ تحقیق ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن ازہر نے بھیجا اُسکو یعنی کریب کو طرف حضرت عائشہ رضی کے پس کہا ان تینون نے کہ اُنسے سلام اور پوچھ اُنسے حال دو رکعتون کا کہ بعد عصر کے ہین کہا کریب نے پس گیا مین حضرت عائشہ رضی کے پاس پس پہونچایا مین نے اُنکو وہ پیغام کہ بھیجا تھا اُنھون نے مجکو اُسکے لیے پس کہا حضرت عائشہ رضی نے کہ پوچھ ام سلمہ رضی سے پس نکلا مین طرف اُن تینون صحابیون کے پس پھر بھیجا اُنھون نے مجکو طرف ام سلمہ کے پس کہا ام سلمہ نے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے ان دونون رکعتون سے پھر دیکھا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے ہین دو رکعتین پھر داخل ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنے گھر مین مسجد سے پڑھکر یا صحن مین سے پڑھکر اندر مکان کے آئے پس بھیجا مین نے طرف اُنکے لونڈی کو پس کہا مین نے کہ تو واسطے اُنکے کہتی ہی ام سلمہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سُنا مین نے آپ کو کہ منع کرتے تھے ان دو رکعتون کو اور دیکھا مین نے آپ کو کہ پڑھتے تھے یعنے کیا ہی بھید اسمین کہا اے بیٹی ابی امیہ کی پوچھا تو نے دو رکعتون مین سے پیچھے عصر کے اور تحقیق شان یہ ہی کہ آئے میرے پاس کتنے شخص عبدالقیس مین کے یعنے واسطے سیکھنے احکام دین کے پس باز رکھا مجکو دو رکعتون سے جو کہ بعد ظہر کے ہین پس یہ تھین وہ دونون روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حال دو رکعتون کا کہ بعد عصر کے یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے باوجودیکہ منع بھی فرمایا تھا نماز سے بعد عصر کے سبب اسکا کیا تھا پس کریب نے یہ بات حضرت عائشہ رضی سے پوچھی اُنھون نے حوالہ حضرت ام سلمہ کا اسلیے کیا کہ وہ خوب جانتی ہین کہ اُنھون نے تحقیق اُسکو کیا تھا پھر کریب پاس ادب کے تینون صحابیون پاس آئے جب اُنھون نے یہ احوال سنکر حضرت ام سلمہ پاس بھیجا کریب نے جاکر وہ پیام اُنکو پہونچایا اور منع کرتے تھے ان دونون رکعتون سے یعنے عصر کے بعد کی دو رکعتون سے مراد اُنکی یہ تھی کہ مطلق نماز نفل سے منع کرتے تھے اُسی کے ضمن مین نہی اُنکی بھی تھی یا بالخصوص اُنسے منع کیا ہو اور کہا اے بیٹی ابو امیہ کی یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی سے فرمایا کہ ام سلمہ سے اُسکے سوال کا یہ جواب کہ یا ام سلمہ ہی کو خطاب کرکے فرمایا اور ابو امیہ نام ام سلمہ کے باپ کا ہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تعلیم علم دین کی اور احکام شریعت کے اور ہدایت کرنا خلق کو مقدم ہی نماز نفل پڑھنے پر اگرچہ سنتین معمولی ہون اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ اگر نوافل وقتیہ فوت ہون قضا کیجاوے اُنکی بعد وقت کے جیسا کہ مذہب شافعیہ مین ہی اور حنفیہ کے نزدیک اُنکے وقت مین پڑھے نہ غیر وقت مین اور تاویل اسمین وہ یہ کرتے ہین کہ شاید آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کی ہون اور بسبب ضرورت تعلیم کے توڑ دی ہون اس سبب سے قضا اُنکی کی واللہ اعلم اور اگر کوئی کہے کہ اس حدیث سے تو اتنا معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کے سنتین ظہر کی پڑھین بسبب شغل جماعت عبدالقیس کے لیکن اور حدیثون سے ثابت ہوتا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ دو رکعتین پڑھا کرتے تھے چنانچہ حضرت عائشہ رضی سے صحیح بخاری مین آیا ہی کہ قسم ہی اُس خدا کی کہ لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عالم سے ترک نہ کین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین بعد عصر کے یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار اپنے سے اور اسی طرح کئی روایتین آئی ہین پس

سبب اسکا کیا تھا جواب اسکا یہ ہے کہ حدیثون صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ نماز بعد عصر کے مکروہ ہے اور جمہور علما بھی اسی پر ہین اور حضرت عمرؓ منع کرتے تھے
اس سے اور مارتے تھے اسپر پس یہ خصائص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے تھا امت کو درست نہین جیسے کہ آپ روزے وصال کے رکھتے تھے
اور لوگون کو منع فرماتے تھے ۃ ع ح ۃ الفصل الثانی فصل دوسری (عن محمد بن ابراہیم عن قیس بن عمرو قال رای النبی صلی اللہ علیہ
وسلم رجلا یصلی بعد صلوۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح رکعتین رکعتین فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین
اللتین قبلھما فصلیتھما الان فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداؤد وروی الترمذی نحوہ وقال اسناد ھذا الحدیث لیس بمتصل لان
محمد بن ابراہیم لم یسمع من قیس بن عمرو وفی شرح السنۃ ونسخ المصابیح عن قیس بن قہد نحوہ) روایت ہے محمد بن ابراہیم سے اُسنے نقل کی قیس
بن عمروؓ سے کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا بعد نماز فرض صبح کے دو رکعتین پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پڑھو نماز صبح کی دو ہی رکعت دو ہی رکعت پس کہا اُس شخص نے تحقیق مین نے نہ پڑھی تھین دو رکعتین یعنے سنت کہ پہلے دو رکعتین صبح کی ہین
پس پڑھتا ہون مین انکو اب پس چپ رہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور کہا اسناد
اس حدیث کی نہین متصل اس واسطے کہ محمد بن ابراہیم نے نہین سُنا قیس بن عمرو سے اور بیچ شرح السنہ کے اور نسخون مصابیح کے قیس بن قہد سے
مانند اسکے ف تقدیر جملہ صلوۃ الصبح رکعتین کی یہ ہے اجعلوا صلوۃ الصبح رکعتین اور لفظ رکعتین جو مکرر ہے واسطے تاکید نفی زیادتی کے ہے یعنے فرض
صبح کے دو ہی رکعت پڑھو بعد اسکے اور نماز نہ پڑھو اور چپ رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو تقریر کہتے ہین محدثین کی اصطلاح مین کہ ایک
کام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر سکوت فرمایا گویا راضی ہوتے پس معلوم ہوا کہ اگر سنتین
فجر کی پہلے فرض سے نہ پڑھی جاوین بعد اسکے قضا کرے چنانچہ مذہب امام شافعی کا یہی ہے اور نزدیک ابی حنیفہؒ اور ابی یوسفؒ کے قضا نہین
ہے سنتون فجر کی نہ پہلے طلوع کے اور نہ بعد اسکے لیکن اگر فرضون کے ساتھ فوت ہون تو قضا کیجاوین ساتھ فرض کے پہلے زوال کے اور امام محمدؒ
نے کہا کہ قضا کی جاوین نری سنتین بھی بعد طلوع آفتاب کے وقت زوال تک اور دلیل امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کی یہ ہے کہ اصل سنتون
مین عدم قضا ہے اور قضا مخصوص ساتھ واجب کے ہے اور حدیث وارد نہین ہوئی ہے مگر بیچ قضا انکی کے ساتھ تبعیۃ فرض کے پس باقی رہے
سوا اسکے اصل پر کہ عدم قضا ہے اور یہ حدیث محمد بن ابراہیم کی ضعیف ہے قابل سند پکڑنے کے نہین اور اسی طرح اور سنتین بھی قضا نہ کیجاوین
بعد وقت کے تنہا اور بیچ قضا انکے کے ساتھ تبعیۃ فرض کے اختلاف ہے کذا فی الہدایۃ ۃ ع ح (وعن جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال یا بنی عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بھذا البیت وصلی ایۃ ساعۃ شاء من لیل او نھار رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی) اور روایت
ہے جبیر بن مطعمؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اولاد عبد مناف کی نہ منع کرو کسی کو کہ طواف کرے اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑھے جس وقت
کہ چاہے رات کو یا دن کو روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف عبد مناف کے بیٹون کو خانہ کعبہ کے کاروبار کی خدمت تھی انکو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ احکام فرماتے اور طواف کرنے مین ہر ساعت خواہ وقت طلوع کا ہو خواہ استوار کا خواہ غروب کا اور سوا
اُنکے کسی کو خلاف نہین خلاف وہان نماز پڑھنے مین ہے کہ امام شافعی کے نزدیک بظاہر اس حدیث کے ہر وقت جائز ہے جو نماز کہ ہو خواہ
دو رکعتین طواف کی ہون یا سوا اسکے اور نزدیک امام احمد کے جائز ہین دو رکعتین طواف کی فقط اور ہمارے نزدیک جائز نہین کوئی نماز اور
حکم مکہ کا تمام شہرون کا سا ہے بیچ حرمت اور کراہیت کے اسلیے کہ حدیثین نہی کی عام ہین اور مراد اس قول سے کہ نماز پڑھے جس وقت چاہے
یہ ہے کہ سوا اوقات مکروہ کے جب چاہے پڑھے اس سے موافقت حاصل ہو جاتی ہے سب حدیثون مین واللہ اعلم ۃ ع ح (وعن

اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ نِصْفَ النَّھَارِ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے وقت دوپہر کے یہاں تک کہ ڈھلے آفتاب مگر دن جمعہ کے روایت کی یہ شافعی نے
ف مذہب امام شافعی کا یہی ہے کہ اُنکے نزدیک دوپہر کو دن جمعہ کے نماز پڑھنی درست ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں درست اسلیے کہ حدیثیں مطلق نہی کی مشہور ہیں اور یہ حدیث ضعیف ہے اُنکا مقابلہ نہیں کر سکتی یا یہ کہ محرم راجح ہے مبیح پر ۱۲ ح (وعن اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ اَبِی قَتَادَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَرِہَ الصَّلٰوۃَ نِصْفَ النَّھَارِ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَقَالَ اِنَّ جَھَنَّمَ تُسْجَرُ اِلَّا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ اَبُو الْخَلِیْلِ لَمْ یَلْقَ اَبَا قَتَادَۃَ) اور روایت ہے ابو الخلیل سے اُسنے نقل کی ابی قتادہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے نماز دوپہر کو یہاں تلک کہ ڈھلے آفتاب مگر دن جمعہ کے اور فرمایا کہ تحقیق دوزخ جھونکی جاتی ہے ہر روز دوپہر کو سوا دن جمعہ کے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور کہا کہ ابو الخلیل نہیں ملا ابا قتادہ سے یعنی پس اِسنادِ اسکے متصل نہیں

الفصل الثالث فصل تیسری

(عن عَبْدِ اللّٰہِ الصُّنَابِحِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَھَا قَرْنُ الشَّیْطٰنِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَھَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَھَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَھَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَھَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَھَا وَنَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ تِلْکَ السَّاعَاتِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ) روایت ہے عبد اللہ صنابحیؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آفتاب نکلتا ہے اور ساتھ اسکے ہوتا ہے سینگ شیطان کا پس جس وقت بلند ہوتا ہے جدا ہو جاتا ہے اُس سے پھر جس وقت دوپہر ہوتی ہے نزدیک ہوتا ہے آفتاب کے شیطان پھر جب ڈھلتا ہے آفتاب جدا ہوتا ہے اُس سے پھر جب قریب ہوتا ہے غروب کے نزدیک ہوتا ہے اُس سے شیطان پس جب غائب ہو چکتا ہے جدا ہوتا ہے اُس سے اور منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے نماز کے سے ان وقتوں میں یعنے آفتاب نکلتے اور ڈوبتے اور ٹھیک دوپہر کو روایت کی یہ مالک اور احمد اور نسائی نے ف منع کیا نماز سے نماز خواہ حقیقۃً ہو خواہ حکماً مانند نماز جنازے اور سجدہ تلاوت کے اور امام مالک نے باوجودیکہ یہ حدیث روایت کی ہے اور پھر قائل نہیں ساتھ حرام ہونے نماز کے وقت دوپہر کے اور کہا کہ نہیں پایا ہم نے اہل فضل کو مگر کوشش کرتے تھے اور ادا کرتے تھے نماز دوپہر میں ۱۲ ح (وعن اَبِیْ بَصْرَۃَ الْغِفَارِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمُخَمَّصِ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ صَلٰوۃٌ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْھَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَ لَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَھَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاھِدُ وَالشَّاھِدُ النَّجْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی بصرہ غفاریؓ سے کہ کہا پڑھائی ہم کو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کی مخمص میں کہ نام ایک جگہ کا ہے پھر فرمایا تحقیق یہ نماز لازم کی گئی تھی اُن لوگوں پر کہ تھے پہلے تم سے پس ضائع کیا اُنھوں نے اُسکو یعنے حق اُسکا ادا نہ کیا اور مداومت نہ کی اُسپر پس جو شخص محافظت کرے اُسپر ہوگا واسطے اُسکے ثواب اُسکا دوہرا اور نہیں نماز پیچھے اُسکے یہاں تک کہ نکلے شاہد اور شاہد ستارہ ہے روایت کی یہ مسلم نے
ف دوہرا ثواب ایک تو اس سبب سے کہ یہ عمل نیک ہے اور ہر عمل نیک پر ثواب ملتا ہے اور دوسرا ثواب بسبب محافظت اُسکی کے برخلاف اگلوں کے اور شاہد ستارے کو اسلیے کہا کہ حاضر ہوتا ہے رات کو اور مقصود اس سے یہ ہے کہ آفتاب غروب ہو ۱۲ ح (وعن مُعَاوِیَۃَ قَالَ اِنَّکُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوۃً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْنَاہُ یُصَلِّیْھِمَا وَلَقَدْ نَھٰی عَنْھُمَا یَعْنِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے معاویہؓ سے کہ کہا تحقیق تم البتہ پڑھتے ہو نماز البتہ تحقیق صحبت میں رہے ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہیں دیکھا ہم نے اُنکو کہ نماز پڑھتے ہوں یہ دو رکعتیں اور تحقیق منع کیا اُن دونوں سے یعنے پڑھنے اُن دو رکعت کے سے پیچھے عصر کے روایت کی یہ بخاری نے
ف اور جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور یہاں نفی کی تو مراد یہاں یہ ہے کہ بانہ پڑھتے

ہونگے گھر مین پڑھتے ہون گے تا کہ لوگ اُنمین اُنکی پیروی نہ کرین اسلیے کہ یہ خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو پڑھنی درست ہین اورون کو نہین اور کہا طحاوی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین متواتر آئی ہین کہ آپ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہی پھر صحابہ کا عمل بھی اسی پر رہا پس نہین لائق کسی کو کہ مخالفت کرے اسکی ؁ ع ؁ (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلٰی دَرَجَۃِ الْکَعْبَۃِ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَکَّۃَ اِلَّا بِمَکَّۃَ اِلَّا بِمَکَّۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَزِیْنٌ) اور روایت ہی ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اُنھون نے اسحالت مین کہ چڑھے اوپر زینہ کعبہ کے جس شخص نے کہ پہچانا مجکو یعنے نام میرا پس تحقیق پہچانا مجکو یعنے سچاپن میرا اور جسنے کہ نہین پہچانا مجکو پس مین ہون جندب سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین نماز بعد نماز صبح کے یہانتک کہ نکلے آفتاب اور نہین نماز بعد نماز عصر کے یہان تک کہ غائب ہو آفتاب مگر مکہ مین مگر مکہ مین مگر مکہ مین روایت کی یہ احمد اور رزین نے ف کعبہ کا دروازہ بلند ہی اُسپر چڑھنے کے لیے زینہ تھا چنانچہ اب بھی چوبی زینہ ہی بہ شکل منبر کے نزدیک زمزم کے سامنے کعبہ کے رکھا رہتا ہی جب داخلی ہوتی ہی تو اُسکو لگا دیتے ہین آگے دروازے کعبہ کے اور بعد داخلی کے پھر وہین رکھ دیتے ہین پس احتمال ہی کہ اسوقت مین بھی اسی طرح کا ہو یا اور طرح کا اور ابوذر نے کہ نام اُنکا جندب تھا زینہ پر چڑھ کر یہ بات کہی تا لوگ بسبب سچاپن اُنکے کے یقین کرین حدیث کا گویا اشارہ کیا اسپر کہ حضرت نے اُنکے حق مین فرمایا تھا کہ نہ سایہ ڈالا آسمان نے اور نہ اُٹھایا زمین نے کوئی راست گو زیادہ ابوذر سے اور یہ حدیث ضعیف ہی ؁ ع ح ؁ باب الجماعۃ وفضلہا باب ہی بیچ بیان جماعت کے اور بزرگی اُسکی کے ف اختلاف کیا ہی علما نے کہ جماعت سنت ہی یا واجب یا فرض عین یا فرض کفایہ بعضون نے کہا کہ فرض عین ہی مگر بعذر یہ قول امام احمد اور داؤد اور عطا اور ابو ثور کا ہی اور یہ کہتے ہین کہ جو کوئی سنے بانگ نماز کی اور نہ حاضر ہو مسجد مین درست نہین نماز اُسکی اور امام شافعی نے کہا کہ فرض کفایہ ہی اور ابو حنیفہ اور یارون اُنکے کے نزدیک سنت موکدہ ہی قریب واجب کے اور شیخ ابن الہمام نے نقل کیا کہ اکثر مشائخ ہمارے اسپر ہین کہ جماعت واجب ہی اور سنت اُسکو اسلیے کہتے ہین کہ ثبوت اُسکا سنت سے ہی جیسے نماز عید کی اور بدائع مین لکھا ہی کہ واجب ہی اوپر ہر عاقل بالغ غیر معذور کے حاضر ہونا مسجد مین جماعت کے لیے اور اگر نہ پاوے ایک مسجد مین واجب نہین پھرنا اور مسجدون مین اور اگر جاوے اچھا ہی اور قدوری نے لکھا ہی کہ اس صورت مین جمع کرے اہل وعیال کو اور گھر مین جماعت سے پڑھے اور اختلاف کیا ہی کہ جماعت مسجد محلہ مین افضل ہی یا مسجد جامع مین اور اگر دو مسجدین ہون محلہ مین اختیار کرے قدیمی کو اور اگر دونون برابر ہون اختیار کرے قریب تر کو اور اتفاق رکھتے ہین کہ جماعت بسبب عذر کے ساقط ہو جاتی ہی اور عذر بیماری ہی اور دونون طرف سے ہاتھ پانون کٹے ہونے اور فالج اور چھپنا بادشاہ سے اور ضعف کہ اُس سے راہ نہ چل سکے اور اندھاپن اور بعضون نے کہا کہ مینھ اور کیچڑ اور بہت جاڑا اور بہت اندھیری بھی باتفاق عذر ہی قول صحیح مین ؁ ح ع الفصل الاوّل فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی زیادہ ہوتی ہی یعنے ثواب مین نماز اکیلے کی سے ستائیس درجے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضی روایت مین پچیس درجے آیا ہی اور لکھا ہی علما نے کہ اکثر روایتون مین پچیس ہی درجے آیا ہی سوا حدیث ابن عمر کے کہ اسمین ستائیس درجے آیا ہی پس تطبیق اسمین یہ ہی کہ پہلے پچیس درجے کی وحی ہوئی ہوگی بعد اُسکے زیادتی کی گئی ازراہ فضل اور انعام کے اور یہ بھی ہی کہ اختلاف بسبب تفاوت احوال مصلی کے ہی اور اختلاف ہی اس مین کہ یہ فضیلت مخصوص ساتھ جماعت کے مسجد مین ہی یا عام ہی بعضون نے کہا کہ مخصوص ساتھ جماعت کے مسجد مین ہی اور بعضون نے کہا عام ہی ؁ ح ؁ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ہَمَمْتُ

ان آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوۃ فیؤذن لہا ثم آمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال وفی روایۃ لا یشہدون الصلوۃ فاحرق علیہم بیوتہم
والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدہم انہ یجد عرقا سمینا او مرماتین حسنتین لشہد العشاء رواہ البخاری ولمسلم نحوہ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے البتہ قصد کیا میں نے یہ کہ حکم کروں میں یعنے کسی خادم کو ساتھ
جمع کرنے لکڑیوں کے پس جمع کی جاویں لکڑیاں پھر حکم کروں میں ساتھ اذان کہنے کے نماز کے لیے یعنے نماز عشا کے لیے پس اذان دی جاوے
اُسکے لیے پھر حکم کروں میں ایک شخص کو پس امامت کرے لوگوں کی پھر جاؤں میں طرف اُن لوگوں کے کہ حاضر نہیں ہوتے ہیں نماز کے لیے
یعنے بغیر عذر کے تا پکڑوں میں اُنکو اچانک اور ایک روایت میں ہے کہ جاؤں میں طرف اُن لوگوں کے کہ نہیں حاضر ہوتے نماز میں پس جلا دوں
میں اُنپر گھر اُنکے اور قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے اگر جانے ایک اُنکا یعنے جو کہ نہیں حاضر ہوتے جماعت میں یہ کہ پاوے
یعنے مسجد میں ہڈی گوشت کی فربہ بلکہ دو کھر گاے یا بکری کے اچھے البتہ حاضر ہو[illegible] نماز عشا میں روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے مانند اسکے
ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے امام کو بسبب عذر کے یہ کہ خلیفہ پکڑے کسی اور کو اور آپ جاوے ضرورت کے لیے اور اسمیں مبالغہ ہے بیچ اہتمام
کرنے عذاب دینے اُن لوگوں کے کہ جماعت میں نہیں حاضر ہوتے کہ حضرتؐ نے بذاتہ ارادہ فرمایا کہ امامت ترک کروں اور اُنکو عذاب دوں
اور اخیر حدیث میں بیان دون ہمتی اُنکی کا کیا کہ ایسے امر خسیس دنیاوی میں حاضر ہوتے ہیں اور واسطے ثواب آخرت کے اور حاصل کرنے قرب
حق کے نہیں آتے ﴿ح ع﴾ (وعنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل اعمی فقال یا رسول اللہ انہ لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرخص لہ فیصلی فی بیتہ فرخص لہ فلما ولی دعاہ فقال ہل تسمع النداء بالصلوۃ قال نعم قال فاجب رواہ مسلم)
اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اندھا یعنے عبد اللہ بن ام مکتوم پس کہا اُسنے اے رسولخدا کے تحقیق نہیں ہے
میرے لیے کوئی کھینچنے والا کہ کھینچکر لے جاوے مجکو طرف مسجد کے پس پوچھا اُسنے حضرتؐ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دیں واسطے
اُسکے پس نماز پڑھے اپنے گھر میں پس رخصت دی حضرتؐ نے واسطے اُسکے پس جب کہ پیٹھ پھیر کر چلا بلایا اُسکو اور فرمایا کہ سنتا ہے تو اذان نماز کی کہا
اُسنے ہاں فرمایا کہ پس حاضر ہو نماز میں روایت کی یہ مسلم نے ف حدیث صحیحین میں آیا ہے کہ جب عتبان بن مالک نے شکوہ کیا بینائی اپنی کا حضرتؐ
نے رخصت دی یہ کہ نماز اپنے گھر میں پڑھ لیا کرے اس سے معلوم ہوا کہ اندھے کو اجازت ہے ترک جماعت کی اور ابن ام مکتوم کو اجازت نہ دی اسلیے
کہ وہ فضلاے مہاجرین سے تھے لائق تر حال اُنکے کے یہی تھا کہ عمل اولی پر کریں پس پہلے اجازت دی پھر رد کی بسبب وحی کے یا بسبب متغیر
ہونے اجتہاد کے اور اسمیں کمال مبالغہ ہے بیچ حاضر ہونے مسجد کے ساتھ سننے اذان کے ﴿ع﴾ (وعن ابن عمر انہ اذن بالصلوۃ فی لیلۃ ذات
برد وریح ثم قال الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلۃ ذات برد ومطر یقول الا صلوا
فی الرحال متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ اُنھوں نے اذان دی نماز کی بیچ ایک رات کے کہ سردی تھی اور باد تھی پھر کہا یعنے بعد
فراغ اذان کے کہ خبردار ہو نماز پڑھو گھروں اپنے میں پھر کہا کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے موذن کو جس وقت کہ ہوتی
رات سردی کی اور مینھ کی کہے خبردار ہو نماز پڑھو اپنے گھروں میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ ہوا اور جاڑا
سخت اور مینھ بھی عذر ہے ترک جماعت کے لیے اور کہا ابن ہمام نے کہ کہا ابو یوسف نے کہ پوچھا میں نے ابو حنیفہ سے حال جماعت کا
کیچڑ میں پس کہا نہیں درست رکھتا میں ترک اُسکا ﴿ح ع﴾ (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع عشاء احدکم و
اقیمت الصلوۃ فابدءوا بالعشاء ولا یعجل حتی یفرغ منہ وکان ابن عمر یوضع لہ الطعام وتقام الصلوۃ فلا یاتیہا حتی یفرغ منہ وانہ لیسمع

قِرَاءَۃَ الْاِمَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انھین ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلّی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ رکھا جاوے کھانا عشا کے
وقت کا ایک تمھارے کا اور قائم کیجاوے نماز تو شروع کرو کھانا اور نہ جلدی کرو یہانتک کہ فارغ ہو اُس سے اور تھے ابن عمرؓ کھا جاتا واسطے
اُنکے کھانا اور قائم ہوتی نماز پس نہ آتے نماز کو یہانتک کہ فارغ ہوتے اُس سے اور تحقیق وہ سنتے قراءۃ امام کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف ظاہر یہ ہی کہ یہ حکم اُس صورت مین ہی کہ نماز پڑھنے والا بھوکا ہو جانتا ہو کہ نماز پڑھونگا تو دھیان کھانے ہی مین رہیگا تو وہان اولیٰ
یہی ہی کہ پہلے کھانے کو کھالے بشرطیکہ وقت بھی وسیع ہو ۲ ح ع (وعن عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلَا ہُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق اُنھون نے کہا سُنا مین نے رسولخدا صلی
اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین پوری نماز ہوتی روبرو کھانے کے اور نہ اُس حالت مین کہ دفع کرین اُسکو یعنے حضور نماز سے دونون
خبیث یعنے حاجت بول و براز کی روایت کی یہ مسلم نے ف کہا نووی نے کہ مکروہ ہی نماز جبکہ کھانا سامنے آوے اور خواہش رکھتا ہو
اُسکی اور اسی طرح جب تقاضا ہو بول و براز کا اور اسی کے حکم مین ہی باقی اور قے یعنے اُنکو بھی روک کر نماز نہ پڑھے اسلیے کہ حضور نماز مین فرق
آتا ہی مگر ان سب مین فراخ ہونا وقت کا شرط ہی اور اگر وقت تنگ ہو تو بہرحال پڑھ لے ۲ ع (وعن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس وقت کہ کھڑی کی جاوے نماز یعنے تکبیر ہو فرضون کی پس نچاہیے کوئی نماز سواے نماز فرض کے روایت کی یہ مسلم نے ف اس سے
معلوم ہوا کہ بعد تکبیر کہنے موذن کے سنت فجر کی بھی نہ پڑھے بلکہ شریک ہووے امام کے ساتھ فرضون مین جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام
ابو حنیفہؒ کہتے ہین کہ اگر فجر کی سنت پڑھنے مین ایک رکعت بھی فرض کی ہاتھ لگے تو سنت پڑھ لے بعد اُسکے شریک جماعت مین ہو تا ثواب
سنتون کا بھی ہاتھ سے نہ جاوے اور ثواب جماعت کا بھی لیکن صف سے الگ ہو کر اوپر دروازے مسجد کے پڑھے صف مین نہ پڑھے
اور اگر ڈر ہو فوت ہونے دونون رکعت کا تو جماعت ہی مین مل جاوے سنتین ترک کرے کہ ثواب جماعت کا بہت بڑا ہی اور کہا ابن ملک
نے سنتین فجر کی مستثنیٰ ہین اس سے بسبب قول صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوہا وان طردتکم الخیل یعنے پڑھو سنتین فجر کی اگرچہ ہانکے تم کو لشکر
پس اس سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنتون کی بڑی تاکید ہی انکو چھوڑے نہین اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت فجر کی قوی تر سنتون کی ہی یہانتک
کہ روایت کیا ہی حسن نے امام ابی حنیفہؒ سے کہ اگر پڑھے انکو بیٹھ کر بغیر عذر کے نہین جائز ہی ۲ ح ع (وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاذَنَتِ امْرَاَۃُ اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس وقت کہ پروانگی مانگے عورت ایک تمھارے کی طرف مسجد کے پس نہ منع کرے اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
کہا نووی نے کہ یہ نہی محمول ہی کراہت تنزیہی پر اور کہا مظہر نے کہ اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونے نکلنے عورتون کے طرف مسجد کے نماز
کے لیے لیکن ہمارے زمانہ مین مکروہ ہی خوف فتنہ کے لیے چنانچہ موید ہی اسکی حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہؓ سے کہ اگر رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے اُس چیز کو کہ پیدا کی ہی عورتون نے البتہ منع کرتے انکو جیسے کہ منع کی گئین عورتین بنی اسرائیل کی اور ابن مسعودؓ
سے منقول ہی کہ منع کیا عورتون کو نکلنے سے مگر بڑھیون کو بیچ کپڑون کاروبار کے یعنے میلے پرانے کپڑون مین حاصل یہ کہ عورتین بڑھیان
بغیر بناؤ سنگار اور خوشبو کے مسجد مین جاوین تو جائز ہی اور جوانون کو نہین جائز اور اُس وقت مین عورتین واسطے تعلیم احکام دین کے
مسجد مین جاتی تھین اور اب چندان احتیاج نہین کیونکہ احکام دین کے مشہور و معلوم ہین ۲ ع ح (وعن زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ)

مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَھِدَتْ اِحْدٰکُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زینب بیوی عبداللہ بن مسعود کی سے کہ کہا فرمایا واسطے ہمارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ حاضر ہو ایک تم میں سے مسجد میں پس نہ لگاوے خوشبو روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْھَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت لگاوے بخور یعنے خوشبو پس نہ حاضر ہو ساتھ ہمارے وقت عشا کے روایت کی یہ مسلم نے ف بخور کہتے ہیں خوشبودار چیز کے دھوان لینے کو مثل اگر وغیرہ کے اور خاص وقت عشا ہی کا ذکر کیا اسلیے کہ وقت اندھیرے کا ہوتا ہے خوف فتنہ کا اسمین زیادہ ہے اور اوپر گذر ہی چکا ہے کہ مطلق خوشبو لگا کر مسجد میں آنے سے بھی منع فرمایا ٭ ع الفصل الثانی فصل دوسری (عن) ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَکُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُیُوْتُھُنَّ خَیْرٌ لَّھُنَّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو تم اپنی عورتون کو مسجدون سے اور گھر انکے بہتر ہین واسطے انکے یعنے نماز کے لیے روایت کی یہ ابوداود نے (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْمَرْاَۃِ فِیْ بَیْتِھَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِھَا فِیْ حُجْرَتِھَا وَصَلٰوتُھَا فِیْ مَخْدَعِھَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِھَا فِیْ بَیْتِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عورت کی اپنے گھر میں یعنے دالان میں بہتر ہے نماز اسکی سے بیچ صحن گھر کے اور نماز اسکی کوٹھری میں بہتر ہے نماز اسکی سے بیچ مکان کھلے ہوئے کے روایت کی یہ ابوداود نے ف یعنے عورت جتنا پوشیدہ اور اندر نماز پڑھے بہتر اور انسب ہے اسلیے کہ بناے کار اسکے کی پردہ پر ہے اسی لیے کہا گیا ہے نعم الصھر القبر یعنے اچھی سسرال قبر ہے ٭ ع (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ حِبِّیْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ امْرَاَۃٍ تَطَیَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰی تَغْتَسِلَ غُسْلَھَا مِنَ الْجَنَابَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوٰی اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق سنا میں نے محبوب اپنے سے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں فرماتے تھے نہین قبول کی جاتی نماز اس عورت کی کہ خوشبو لگاوے واسطے جانے مسجد کے یہانتک کہ غسل کرے مانند غسل جنابت کے روایت کی یہ ابوداود نے اور روایت کی احمد اور نسائی نے مانند اسکے ف یعنے سارا بدن پانی سے دھووے اگر خوشبو لگائی ہے سارے بدن کو تاکہ جاتی رہے خوشبو اور اگر خاص ایک ہی جگہہ لگائی ہے اسی جگہہ کو دھووے اور اگر کپڑون کو لگائی ہے بدل ڈالے کپڑے یا دور کرے خوشبو اور یہ حکم جب ہے کہ ارادہ کرے مسجد میں جانیکا اور نہین تو نہین کہا ابن ملک نے کہ یہ مبالغہ ہے زجر میں اسلیے کہ اس سے فتنہ اٹھتا ہے اور رغبت زیادہ ہوتی ہے اسکی طرف لوگون کی ٭ ع ٭ (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ وَاِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَھِیَ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیِّ نَحْوُہٗ) اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آنکھ ہے زنا کرنے والی ہے یعنے جو آنکھ کہ نظر کرے شہوت سے طرف عورت بیگانہ کے وہ زنا کرنے والی ہے اسلیے کہ زنا اسکا دیکھنا ہے اجنبیہ کو اور تحقیق عورت جس وقت کہ خوشبو لگاتی ہے پھر گذرتی ہے کسی مجلس میں یعنے مردون کی مجلس میں اور چاہتی ہے کہ اپنے تئین انکو دکھاوے پس وہ ایسی اور ایسی ہے یعنے زنا کرنے والی ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابوداود اور نسائی نے مانند اسکے ف یعنے اپنی خوشبو سے لوگون کو رغبت دلائی کہ اسکو دیکھا پس انکو زنا آنکھون کا حاصل ہوا اور یہ جو باعث اسکی ہوئی گویا اسی نے زنا کیا ٭ ع (وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا الصُّبْحَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَشَاھِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَشَاھِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ ھَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ اَثْقَلُ الصَّلٰوتِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِیْھِمَا لَاَتَیْتُمُوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الرُّکَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰی

مِثْلُ صَفِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِیْلَتُہٗ لَابْتَدَرْتُمُوْہُ وَاِنَّ صَلٰوۃَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ وَحْدَہٗ وَصَلٰوتُہٗ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا کَثُرَ فَھُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی پس جب سلام پھیرا فرمایا کیا حاضر ہے فلانا یعنے نام اُسکا لیا عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا کیا حاضر ہے فلانا یعنے کسی اور کا نام لیا عرض کی صحابہ نے کہ نہین فرمایا تحقیق یہ دونون نمازین یعنے فجر اور عشا کی بہت گران ہوتی ہین نمازون مین منافقون پر اور اگر جانتے تم کہ کیا کچھ ثواب ہے ان دونون مین البتہ آتے تم ان دونون نمازون کو اگرچہ چلتے گھٹنون پر یعنے افتان اور خیزان اور تحقیق صف پہلی مانند صف فرشتون کی ہے یعنے ثواب اور بزرگی مین اور قرب مین ساتھ اللہ کے اور اگر جانتے تم کہ کیا ثواب ہے اُسکا البتہ جلدی کرتے تم اُسمین پہونچنے کے لیے اور تحقیق نماز آدمی کی ساتھ ایک شخص کے ثواب زیادہ رکھتی ہے نماز اُسکی سے اکیلے اور نماز اُسکی ساتھ دو شخصون کے زیادہ ثواب رکھتی ہے نماز اُسکی سے ساتھ ایک شخص کے اور جسقدر زیادہ ہون پس وہ زیادہ تر محبوب ہے طرف اللہ کے روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** یہ دو نمازین منافقون پر اسلیے بھاری ہوتی ہین کہ کسل انہین بہت ہوتا ہے اور ریا کو دخل کم ہے ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْھِمُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطٰنُ فَعَلَیْکَ بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تین شخص بستی مین اور نہ بادیہ مین کہ نہ جماعت کیجاوے اُنمین نماز کی مگر تحقیق غالب ہوتا ہے اُنپر شیطان پس لازم کر اپنے پر جماعت پس سواے اسکے نہین کہ کھاتا ہے بھیڑیا اُس بکری کو کہ دور ہو ریوڑ سے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** یعنے اگر تین شخص بستی مین یا بادیہ مین یعنے جنگل مین رہتے ہون اور جماعت نکرین تو شیطان اُنپر غالب ہوتا ہے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ یَمْنَعْہُ مِنِ اتِّبَاعِہٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ صَلّٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سُنے اذان اذان کہنے والے کی پس نہ باز رکھے اُسکو موذن کی تابعداری سے کوئی عذر کہا صحابہ نے اور کیا ہے عذر کہا ڈرنا یعنے دشمن سے یا بیماری نہین قبول کیجاتی اُس سے نماز جو کہ بغیر جماعت کے پڑھے یعنے اگر مسجد مین پڑھے روایت کی یہ ابو داؤد اور دار قطنی نے **ف** کہا صحابہ نے کیا ہے عذر یعنے جب ابن عباس نے یہ حدیث بیان کی تو لوگون نے پوچھا کہ عذر کیا ہے انھون نے کہا ڈر یعنے ڈر جان کا ہو یا آبرو کا یا مال کا اور کہا ابن ملک نے کہ ڈر ظلم کا ہو یا قرضدار کا اور ہو یہ مفلس اور اور عذر اوپر بیان ہی ہو چکے ہین کہ مینھ ہوا اور بہت جاڑا ہو یا کھانا موجود ہو یا حاجت استنجے کی ہو پس یہ سب چیزین عذر ہین اور اور عذر بیماری ہے یعنے ایسی بیماری کہ پہونچ نہ سکے مسجد مین کذا فی شرح المنیۃ پس حاصل یہ ہے جو کوئی اذان سُنے اور پھر موذن کی تابعداری نکرے یعنے جماعت مین بلا عذر نہ حاضر ہو تو نماز اُسکی نہین قبول ہوگی اور اگر عذر سے نہ حاضر ہوا تو مقبول ہے اور معنے قبول ہونے نماز کے یہ ہین کہ ثواب نہین پاتا وہ اُس نماز کا اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہے جیسے کہ نماز زمین غصب کی گئی مین پڑھنے اور اسی طرح حج کرنا ساتھ مال حرام کے اور اتفاق ہے علماء کا اسپر کہ نہین رخصت ہے بیچ ترک جماعت کے کسی کے لیے مگر عذر سے بسبب اس حدیث کے اور اُسکے کہ پہلے گذری ۱۲ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَوَجَدَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ) اور روایت ہے عبد اللہ بن ارقم سے کہ کہا سُنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تھے جسوقت کہ قائم کیجاوے نماز اور پاوے ایک تمہارا حاجت پائخانہ کی پس چاہیے کہ ابتدا کرے ساتھ پائخانہ کے یعنے اگرچہ جماعت فوت ہو روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے مانند اسکے (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ثَلٰثٌ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّفْعَلَهُنَّ لَا یَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَیَخُصَّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا یَنْظُرُ فِیْ قَعْرِ بَیْتٍ قَبْلَ اَنْ یَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ
فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا یُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰی یَتَخَفَّفَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلتِّرْمِذِیِّ نَحْوُهٗ) اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین چیزین ہین کہ نہین حلال واسطے کسی کے یہ کہ کرے اُنکو نہ امام ہوآدمی کسی قوم کا پس خاص کرے ذات اپنی کو ساتھ دعا کے بدون اُنکے یعنے
بدون شریک کرنے اُنکے کے پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی اُسنے اُنکی اور نہ نظر کرے اندر گھر کسی کے پہلے اس سے کہ اذن مانگے پس اگر کیا
یہ پس تحقیق خیانت کی اُنکی اور نہ نماز پڑھے اُس حالت مین کہ بند کیے ہو پیشاب یا پائخانہ کو یہانتک کہ ہلکا ہو یعنے استنجے سے فارغ ہو روایت کی
یہ ابوداود نے اور ترمذی نے مانند اسکے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَیْرِهٖ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ
السُّنَّةِ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تاخیر کرو نماز کو یعنے اُسکے وقت سے واسطے کھانے کے اور نہ واسطے غیر اسکے
کے روایت کی یہ شرح السنہ مین ف اوپر جو گذرا ہی کہ کھانا پہلے کھا لیا کرے اور نماز بعد پڑھے اور یہان فرمایا کہ نماز کو تاخیر نکر طعام وغیرہ کے لیے
تو یہ محمول ہی اسپر کہ تاخیر کرنے مین وقت جاتا ہو تو جب یہی حکم ہی کہ تاخیر نکرے اور وہ حکم اس صورت مین ہی کہ وقت فراخ ہو اور کھانا حاضر ہو
اور خواہش ہو اُسکی تو جب یہی چاہیے کہ پہلے کھالے پس تعارض نہ باقی رہا دونون حدیثون مین ہ ح الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِیْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِیْضُ لَیَمْشِیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ حَتّٰی یَاْتِیَ الصَّلٰوةَ وَ
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰی وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی الصَّلٰوةَ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُؤَذَّنُ فِیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ
یَّلْقَی اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ حَیْثُ یُنَادٰی بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِیِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰی وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّیْتُمْ
فِیْ بُیُوْتِكُمْ كَمَا یُصَلِّیْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ یَّتَطَهَّرُ فَیُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ یَعْمِدُ اِلٰی مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ
اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ یَّخْطُوْهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَیِّئَةً وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ یُؤْتٰی بِهٖ یُهَادٰی
بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین اور اور صحابہ کو اُس حالت مین
کہ نہین پیچھے رہتا تھا نماز یا جماعت سے مگر منافق کہ معلوم اور ظاہر تھا نفاق اُسکا یعنے جو کہ نفاق پوشیدہ رکھتا تھا وہ بھی نہین باز رہتا تھا جماعت سے
یا بیمار یعنے جو کہ اصلا طاقت مسجد مین آنے کی نرکھتا ہو وہ بھی باز رہتا تحقیق تھا بیمار کہ البتہ چلتا درمیان دو شخصون کے یہانتک کہ آتا نماز مین اور کہا
ابن مسعود نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہمکو طریقے ہدایت کے اور تحقیق طریقون ہدایت کے سے ہی نماز پڑھنی یعنے جماعت سے
اُس مسجد مین کہ اذان دیجاتی ہو اُسمین اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا ابن مسعود نے جس شخص کو خوش آوے یہ کہ ملاقات کرے اللہ تعالی
سے کل کو پورا مسلمان ہیں چاہیے کہ محافظت کرے ان پانچون نمازون پر اُس جگہ کہ اذان دیجاوے واسطے اُنکے یعنے جماعت سے ادا کرے مسجد
مین پس تحقیق اللہ تعالی نے مقرر کیے واسطے نبی تمھارے کے طریقے ہدایت کے اور تحقیق یہ نمازین پانچون جماعت سے پڑھنی طریقون ہدایت کے
سے ہین اور اگر تحقیق تم نماز پڑھو اپنے گھرون مین یعنے اگرچہ جماعت سے پڑھو جیسا کہ نماز پڑھتا ہی یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر مین البتہ چھوڑ دوگے
سنت نبی اپنے کی اور اگر چھوڑ دوگے تم سنت نبی اپنے کی البتہ گمراہ ہوگے اور نہین کوئی شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنے واجبات اور آداب
اُسکے بجا لاوے پھر قصد کرے طرف مسجد کے ان مساجد مین سے مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اُسکے بدلے ہر قدم کے کہ قدم رکھتا ہی ایک نیکی اور بلند
کرتا ہی اُسکو بسبب اُس قدم کے ایک درجہ اور دور کرتا ہی اُس سے بسبب اُسکے ایک برائی اور البتہ تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین اور صحابہ کو اُس
حالت مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا جماعت سے مگر منافق ایسا کہ معلوم تھا نفاق اُسکا اور تحقیق تھا آدمی بیمار کہ لایا جاتا نماز مین اُس حالت مین کہ تکیہ کرتا

درمیان دو آدمیوں کے یعنے بسبب نہایت ضعف کے یہانتک کہ کھڑا کیا جاتا صف میں روایت کی یہ مسلم نے ف سنن ہدی یعنے وہ طریقے
کہ عمل کرنا اُنپر موجب ہدایت اور پہونچنے کا درگاہ قرب اور رضا باری تعالیٰ کا ہو افعال حضرتؐ کے دو طرح کے تھے ایک وہ کہ حضرتؐ بطریق عبادت
کے کرتے تھے اور ایک وہ کہ بطریق عادت کے کرتے جو بطریق عادت کے کرتے اُنکو سنن زوائد کہتے ہیں اور جو بطریق عبادت کے کرتے تھے اُنکو سنن ہدی
کہتے ہیں پھر آگے سنن ہدی کی دو قسمیں ہیں سنن موکدہ اور سنن غیر موکدہ سنن موکدہ وہ ہیں کہ حضرتؐ نے بطریق مواظبت کے کیں یا تاکید فرمائی اور
غیر موکدہ وہ کہ جنپر مواظبت اور تاکید نہ کی اور یہاں سنن ہدی سے سنن موکدہ مراد ہیں اور جو کہ جماعت کو واجب کہتے ہیں اُنکے بھی یہ منافی نہیں اسلیے
کہ واجب بھی سنن ہدی میں داخل ہے لغۃً اور روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق مرفوع کہ فرمایا ظلم ہے پورا ظلم اور کفر اور نفاق وہ ہے کہ سنا اللہ کے
پکارنے والے کو کہ پکارتا ہے طرف نماز کے پس نہ جواب دیا اُسکو روایت کی یہ احمد اور طبرانی نے پس معلوم ہوا کہ یہ وعید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
اوپر ترک کرنے جماعت کے مسجد میں اور یہ جو کہا کہ جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ پیچھے رہنے والا ظاہرا یہ ایک شخص تھا کہ جماعت میں نہیں حاضر ہوتا تھا ۱۲ ع ح
مولانا (وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ما فی البیوت من النساء والذریۃ اقمت صلوۃ العشاء وامرت فتیانی یحرقون ما فی
البیوت بالنار رواہ احمد) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر نہوتیں گھروں میں عورتیں اور اولاد حکم کرتا میں برپا کرنے
نماز عشا کا اور حکم کرتا میں خادموں اپنے کو کہ جلاتے اُس چیز کو کہ گھروں میں ہے ساتھ آگ کے روایت کی یہ احمد نے ف یعنے عورتیں اور بچے گھروں میں ہوتے
ہیں اور اُنپر جماعت واجب نہیں اگر یہ گھروں میں نہوتے تو حکم کرتا نماز عشا کے برپا کرنے کا اور صحابہ کو کہتا کہ جو لوگ جماعت میں حاضر نہیں ہوئے اُنکو
اور اُنکے اسباب کو جلا دیں اس سے معلوم ہوا کہ تارک جماعت بڑا گنہگار ہوتا ہے کہ جسکی سزا یہ ہوئی کہ حضرتؐ نے ارادہ اُسکے جلانے کا کیا ۱۲ ع ح (وعنہ
قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوۃ فلا یخرج احدکم حتی یصلی رواہ احمد) اور روایت ہے اُنھیں سے کہا حکم کیا
ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت ہو تم مسجد میں پس اذان دیجاوے نماز کی پس نہ نکلے ایک تمھارا یہانتک کہ نماز پڑھے روایت کی یہ احمد
نے ف یہ نہی ہمارے مذہب میں اُسکے لیے ہے کہ وہ شخص منتظم نہو کہیں کی جماعت کا یعنے اگر امام اور مسجد کا چلا جاوے بعد اذان کے مکروہ نہیں اور
اگر نماز پڑھ چکا ہو تو نکلنا مکروہ نہیں مگر جس صورت میں کہ موذن تکبیر شروع کر دے تو ظہر اور عشا میں چاہیے کہ شریک ہو جاوے تا متہم نہووے ساتھ
ترک جماعت کے اور اوروں اماموں کے نزدیک ہر نماز میں شریک ہو جاتے ۱۲ ع ح (وعن ابی الشعثاء قال خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیہ فقال
ابو ھریرۃ اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی شعثا سے کہ کہا نکلا ایک شخص مسجد سے بعد اسکے کہ اذان کہی گئی
اُسمیں پس کہا ابو ہریرہ نے اس شخص نے تحقیق نافرمانی کی ابو القاسم کی درود اللہ کا آپپر اور سلام روایت کی یہ مسلم نے (وعن عثمان بن عفان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرکہ الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجۃ وھو لا یرید الرجعۃ فھو منافق رواہ ابن ماجۃ) اور روایت
ہے عثمان بن عفانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پایا اُسکو اذان نے مسجد میں پھر نکلا نہ نکلا واسطے کسی حاجت کے
اور وہ نہیں ارادہ رکھتا پھر آنے کا پس وہ منافق ہے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنے گنہگار ہے بسبب ترک کرنے جماعت کے مانند منافق کے
ہوا ۱۲ ع (وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سمع النداء فلم یجبہ فلا صلوۃ لہ الا من عذر رواہ الدار قطنی) اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسنے سنی اذان پس نہ جواب دیا اُسکو پس نہیں نماز یعنے کامل یا مقبول واسطے اُسکے
مگر عذر سے یعنے جو عذر کہ اوپر مذکور ہوئے اگر اُنکے سبب سے مسجد میں نہ آیا خیر کچھ مضائقہ نہیں روایت کی یہ دار قطنی نے ف پس نہ جواب دیا یعنے
زبان سے جواب نہ دیا اور مسجد میں نہ آیا اور اصل جواب یہی ہے کہ مسجد میں آوے ۱۲ ع ح (وعن عبد اللہ بن ام مکتوم قال یا رسول اللہ ان المدینۃ

كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِيْ مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَلَمْ يُرَخِّصْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی عبداللہ بن ام مکتوم سے کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق مدینہ مین بہت موذی جانور ہین اور درندے ہین اور مین ہون اندھا پس آیا پاسکتے ہو میرے لیے رخصت کہ جماعت مین نہ آؤن فرمایا کیا سنتا ہی تو حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہا کہ ہان فرمایا پس حاضر ہوا اور نہ رخصت دی حضور نے جماعت کی روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف سنتا ہی تو آخر تک یعنے اذان تو سنتا ہی ان کلمون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ انہین معنی طلب کی ہین ٭ع (وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ام درداء سے کہ کہا آئے مجھپر ابی درداء یعنے خاوند انکے اور وہ غصے تھے پس کہا مین نے کس چیز نے غصے مین ڈالا تجھکو کہا قسم اللہ کی نہین جانتا مین امر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کچھ مگر تحقیق وہ نماز پڑھتے ہین جماعت سے یعنے اور اب اسکو بھی ترک کرتے ہین روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمٰنَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ وَمَسْكَنُ سُلَيْمٰنَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَيْمٰنَ فَقَالَ لَهَا لَمْ اَرَ سُلَيْمٰنَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَاتَ يُصَلِّيْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً رَوَاهُ مَالِكٌ) اور روایت ہی ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے کہ کہا تحقیق عمر بن خطاب نے نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز صبح مین اور تحقیق حضرت عمر صبح کو گئے طرف بازار کے اور مکان سلیمان کا تھا درمیان مسجد اور بازار کے پس گذرے اوپر شفاء کے کہ نام سلیمان کی مان کا ہی پس کہا عمر نے واسطے اسکے نہین دیکھا مین نے سلیمان کو نماز صبح مین پس کہا مان سلیمان کی نے تحقیق سلیمان نے رات گذاری تھی نماز پڑھتے پس غلبہ کیا آنکھون اسکی نے یعنے نیند اسکی نے پس کہا حضرت عمرؓ نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت مین بہتر ہی طرف میرے قیام کرنے میرے سے رات کو روایت کی یہ مالک نے ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز صبح کی جماعت سے پڑھنی افضل ہی نماز رات اور تہجد کی سے ٭ح ٭(وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص اور زیادہ ان سے جماعت ہی روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنے اگر دو آدمی ہووین ایک امام اور دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہی ٭ح (وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ وَفِيْ رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهٗ سَبًّا مَا سَمِعْتُهٗ سَبَّهٗ مِثْلَهٗ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی بلال بن عبداللہ بن عمر سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو عورتون کو انکے حصے مسجدون سے جب کہ پروانگی مانگین تم سے مسجد کے جانے کی یعنے بسبب حاضر ہونے مسجدون کے جو ثواب انھین ملتا ہی اسکے حاصل کرنے سے روکو نہین یعنے نماز کے لیے مسجد مین جانے دو پس کہا بلال نے قسم ہی اللہ کی البتہ منع کرینگے ہم انکو پس کہا بلال کو عبداللہ نے کہتا ہون مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہی البتہ منع کرینگے ہم انکو اور بیچ روایت سالم کے روایت کیا اسنے اپنے باپ سے کہا پھر متوجہ ہوئے بلال پر عبداللہ پس برا کہا اسکو برا کہنا نہین سنا مین نے انکو کہ برا کہا ہو اسکو مانند اسکے کبھی اور کہا کہ خبر دیتا ہون مین تجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہی قسم ہی اللہ کی البتہ منع کر دینگے ہم انکو روایت کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہی کہ عبداللہ غصے اسلیے ہوئے کہ اس طرح جواب دینے مین مقابلہ معلوم ہوتا تھا حدیث کا ساتھ رائے کے اگر عذر فساد وقت کا بیان کرتے اور کہتے کہ اس وقت مین مناسب نہین ہی عورتون کو نکلنا تو وہ خفا نہ ہوتے اور اسیلیے اتباع کیا ہی انکا علما نے بیچ منع کرنے

نکلنے عورتوں کے پس ہدایہ میں لکھا ہی کہ نیت کرے امام عورتوں کی ہمارے زمانہ میں کہا ابن ہمام نے اسلیے کہ وہ منع کی گئیں ہیں حضور جماعات سے اور پہلے گذر ہی چکا ہی شطر سے کہ یہ نکلنا انکا طرف مسجد کے نماز کے لیے ہمارے زمانہ میں مکروہ ہی ۔ ح ع ۔ (وعن مجاهد عن عبد الله بن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یمنعن رجل اهله ان یاتوا المساجد فقال ابن لعبد الله بن عمر فانا نمنعهن فقال عبد الله احدثک عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وتقول هذا قال فما کلمه عبد الله حتی مات رواه احمد) اور روایت ہی مجاہد سے اسنے نقل کی عبداللہ بن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ منع کرے کوئی شخص اہل اپنے کو اس سے کہ آدین مسجدوں میں پس کہا ایک بیٹے عبداللہ بن عمر کے نے یعنی بلال نے ہم منع کرینگے انکو پس کہا عبداللہ نے میں حدیث بیان کرتا ہوں تجکو حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہی یہ کہا مجاہد نے پس نہ بولے اس سے عبداللہ یہانتک کہ وفات ہوئے روایت کی یہ احمد نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا ترک کرنا ملاقات کا اولاد سے واسطے ترک کرنے سنت کے ۔ ح ۔

باب تسویۃ الصف باب ہی بیچ بیان برابر کرنے صف کے ف یعنے آپس میں مل کر کھڑے رہیں درمیان میں چھدرا یں نہ رکھیں اور آگے پیچھے ہٹ کر نہ کھڑے ہوں برابر کھڑے رہیں اور اگر صفیں کئی ہوں اسطرح کھڑے ہوں کہ فرق درمیان میں برابر رہے ۔ ح ۔ الفصل الاول فصل پہلی (عن النعمان بن بشیر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بها القداح حتی رای انا قد عقلنا عنه ثم خرج یوما فقام حتی کاد ان یکبر فرای رجلا بادیا صدره من الصف فقال عباد الله لتسون صفوفکم او لیخالفن الله بین وجوهکم رواه مسلم) روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے صفیں ہماری یہانتک کہ گویا برابر کرتے ساتھ انکے تیروں کو یہانتک کہ دیکھا تحقیق سمجھے ہم ان سے یعنے برابر کرنا صفوں کا پھر نکلے ایک دن پس کھڑے ہوئے یہانتک کہ قریب تھے کہ تکبیر کہیں پس دیکھا ایک شخص کو کہ باہر نکلا ہوا ہی سینہ اسکا صف سے پس کہا اے بندو اللہ کے برابر کرو اپنی صفوں کو یا خلاف ڈالیگا اللہ درمیان ذاتوں تمھاری کے روایت کی یہ مسلم نے ف گویا برابر کرتے ساتھ ان کے تیروں کو یہ مثل ہی بیچ راستی اور ہمواری کے کہ تیروں سے چہروں کو ہموار اور سیدھا کرتے ہیں یہاں مطلب یہ ہی کہ صفوں کو ایسا سیدھا اور برابر کرتے کہ تیروں کو ان سے سیدھا کر سکیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہ عبارت محمول قلب پر ہی پس معنے یہ ہونگے کہ گویا برابر کرتے انکو ساتھ تیروں کے اور حاصل اخیر جملہ کا مظہر نے یہ بیان کیا ہی کہ ادب ظاہر کا علامت ہی ادب باطن کا پس اگر نہ اطاعت کروگے اللہ اور رسول کے حکم کی ظاہر میں تو یہ پہونچاویگا طرف اختلاف قلوب کے پس باعث ہوگا کدورت کا پھر سرایت کریگی یہ طرف ظاہر تمھارے کے پس واقع ہوگی درمیان تمھارے عداوت اسطرح کی کہ اعراض کریگا بعض تمھارا بعض سے ۔ ح ع ۔ (وعن انس قال اقیمت الصلوۃ فاقبل علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم بوجهه فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظهری رواه البخاری وفی المتفق علیه قال اتموا الصفوف فانی اراکم من وراء ظهری) اور روایت ہی انس سے کہ کہا قائم کی گئی نماز پس متوجہ ہوئے ہم پر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ منہ اپنے کے پس فرمایا سیدھی کرو اپنی صفوں کو اور آپس میں نزدیک کھڑے رہو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تم کو پیچھے پیٹھ اپنی کے سے یعنے نماز کی حالت میں مکاشفہ سے مصلیوں کا حال معلوم کرتا ہوں روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ بخاری اور مسلم کے یہ ہی کہ پورا کرو صفوں کو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تم کو پیچھے پیٹھ اپنی کے سے ف پورا کرو صفوں کو یعنے جب تلک پہلی صف بھر نہ لے دوسری صف نہ قائم کرو ۔ ع ۔ (وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سووا صفوفکم فان تسویة الصفوف من اقامة الصلوۃ متفق علیه الا ان عند مسلم من تمام الصلوۃ) اور روایت ہی انہیں سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفوں اپنی کو پس تحقیق برابر کرنا صفوں کا تمام کرنے نماز میں سے ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر یہ کہ نزدیک مسلم کے لفظ من تمام الصلوۃ کا ہی ف یعنے کلام اللہ میں جو آیا ہی اقیموا الصلوۃ یعنے پڑھو نماز ساتھ تعدیل ارکان اور رعایت سنن اور آداب کے پس فرمایا کہ

برابر کرنا صفون کا بھی اسمین سے ہی ۔ع ( وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا فِی الصَّلٰوۃِ وَ یَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ لِیَلِنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّہٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ قَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ ) اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے ہاتھ اپنے ہمارے مونڈھون پر نمازمین یعنے جس وقت ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا اور فرماتے برابر ہوجاؤ اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہونگے دل تمھارے چاہیے کہ متصل ہون میرے تم مین سے صاحبان بلوغ کے اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہین انکے کہا ابومسعود نے پس تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو روایت کی یہ مسلم نے ف اور نہ اختلاف کرو یعنے بدن برابر رکھو ورنہ دلون مین اختلاف پڑیگا تحقیق اس مقام کی یہ ہی کہ درمیان قلب اور اعضا کے تعلق عجیب اور تاثیر غریب ہی کہ سرایت کرتی ہی مخالفت ہر ایک کی طرف دوسرے کے کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ ٹھنڈک ظاہر کی تاثیر کرتی ہی باطن مین اور اسی طرح باطن کی ظاہر مین اب آگے ترتیب جماعتون کی بیان کی کہ متصل ہون میرے یعنے پہلی صف مین کھڑے ہون صاحبان بلوغ کے اور عقل کے تا یاد کرین کیفیت نماز کی اور احکام اسکے اور پہونچاوین امت کو پھر دوسری صف مین وہ کہ قریب انکے ہین یعنے لڑکے اور جو کہ قریب بلوغ کے ہین کہ انکو مراہق کہتے ہین پھر تیسری صف مین کہ قریب انکے ہین یعنے خنثی کہ علامت مردی اور زنی دونون کی رکھتے ہین اور بعد انکے صف عورتون کی کھڑی رہے وہ نہین ذکر کی اسلیے کہ متعین ہین کہ بعد انکے وہی ہین اور پس تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو یعنے سبب اس اختلاف اور فتنون کا یہی ہی کہ صفین اپنی برابر نہین کرتے ہو ۔ع ( وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَلِنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّہٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثَلٰثًا وَاِیَّاکُمْ وَ ہَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ) اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ نزدیک ہون میرے تم مین سے صاحب بلوغ کے اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہین انکے تین بار فرمایا اور بچو تم شور کرنے بازارون کے سے یعنے مسجدون مین شور مانند شور بازارون کے نہ کرو روایت کی یہ مسلم نے ف تین بار فرمایا یعنے اس حدیث مین ثم الذین یلونہم کو تین بار فرمایا پس مراتب صفون کے چار ہوے پہلی حدیث مین جماعت عورتون کی نہین مذکور ہوئی اور یہان مذکور ہوئی ۔ح ( وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَصْحَابِہٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَہُمْ تَقَدَّمُوْا وَاْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَہُمُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا دیکھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یارون اپنے مین تاخیر پس فرمایا واسطے انکے آگے بڑھو اور اقتدا کرو میرا اور چاہیے کہ اقتدا کرین ساتھ تمھارے وہ کہ ہون پیچھے تمھارے ہمیشہ رہیگی ایک قوم تاخیر کرتی یہانتک کہ پیچھے ڈالیگا انکو اللہ یعنے رحمت و فضل اپنے سے روایت کی یہ مسلم نے ف یارون اپنے مین تاخیر یعنے دیکھا کہ پہلی صف سے پیچھے رہے جاتے ہین انکو فرمایا کہ آگے بڑھو اور پہلی صف مین کھڑے رہو اور اقتدا کرو میرا یعنے پیچھے میرے متصل کھڑے رہو تا افعال میرے دیکھو اور تمھاری متابعت وہ کرین کہ تمھارے پیچھے کھڑے ہون اسلیے کہ صف پیچھے کی متابعت اگلون کی کرتی ہی یعنے افعال انکے دیکھتی ہین اور اسی طرح وہ بھی کرتے ہین پس یہ متابعت باعتبار ظاہر کے ہی اور حقیقت مین سب تابع امام ہی کے ہین ۔ع ( وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِیْ اَرٰکُمْ عِزِیْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّہَا فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّہَا قَالَ یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلٰی وَیَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھا ہمکو کہ بیٹھے ہین حلقے حلقے بنائے ہوے پس فرمایا کیا ہی واسطے میرے دیکھتا ہون مین تمکو جماعتین الگ الگ یعنے یون نہ بیٹھنا چاہیے کہ علامت [illegible] کی ہی پھر نکلے ہم پر [illegible] اور دفعہ بعد اسکے پس فرمایا کیا نہین صف باندھتے تم یعنے نماز مین مانند صف فرشتون کے نزدیک

پروردگار اپنے کے یعنے جب کہ بندگی کے لیے کھڑے ہوتے ہین پس کہا ہم نے اے رسولخدا کے اور کس طرح صف باندھتے ہین فرشتے نزدیک پروردگار اپنے کے فرمایا پورا کرتے ہین پہلی صفون کو اور ملکر کھڑے ہوتے ہین صف مین روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صف مردون کی پہلی صف اور بدترین صف مردون کی پچھلی اور بہترین صف عورتون کی پچھلی صف اور بدترین صف عورتون کی پہلی صف روایت کی یہ مسلم نے ف مُراد بہتر سے کثرت ثواب کی ہے یعنے پہلی صف والے بہت ثواب پاتے ہین اور مردون کی پہلی صف بہتر اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے قریب ہوتے ہین اور عورتون سے دور اور اخیر کی بُری اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے دور ہوتے ہین اور عورتون سے نزدیک اور عورتون کی اول صف بُری اسلیے ہوتی ہے کہ مردون سے نزدیک ہوتی ہین اور اخیر کی بہتر ہوتی ہے اسلیے کہ مردون سے دور ہوتی ہین پس مردون کو اول صف کی رغبت کرنی چاہیے اور عورتون کو پچھلی صف کی ۔ع

## الفصل الثانی

فصل دوسری (عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملی ہوئی رکھو صفین اپنی یعنے آپس مین خوب بھڑ کر کھڑے رہو اور نزدیکی کرو درمیان صفون کے یعنے دو صفون مین اتنا فرق نرہے کہ ایک صف بیچ مین اور کھڑی ہوسکے اور برابر رکھو گردنین یعنے کوئی تم مین سے بلند جگہ پر نہ کھڑا رہے بلکہ برابر جگہ پر کھڑے رہو تا گردنین برابر رہین پس قسم ہے اس ذات کی جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے تحقیق مین دیکھتا ہون شیطان کو داخل ہوتا ہے بیچ شگافون صف کے گویا کہ وہ سیاہ بچہ ہے بکری کا روایت کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْیَكُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے انھین سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرو صف پہلی کو پھر اُسکو کہ نزدیک ہے اُسکے پھر جو کچھ کہ ہو نقصان پس ہو پچھلی صف مین روایت کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ یَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ خُطْوَةٍ یَمْشِیْهَا یَصِلُ بِهَا صَفًّا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے برا بن عازب سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تحقیق اللہ اور فرشتے اُسکے رحمت بھیجتے ہین اُن لوگون پر کہ قریب ہوتے ہین پہلی صفون کے اور نہین کوئی قدم بہت محبوب طرف اللہ کے اُس قدم سے کہ چلے اور ملاوے ساتھ اُسکے صف کو یعنے اگر صف مین جگہ خالی رہ گئی ہو وہان جا کھڑا رہے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف قریب ہوتے ہین پہلی صفون کے جب حضرت نے فضیلت پہلی صف کی بہت بیان فرمائی تو اشارہ کے ساتھ فضیلت دوسری صف کی بھی کہ بعد صف اول کے اُسکو بھی فضیلت ہے اور صفون پر کہ بعد اُسکے ہین ذکر کی (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مَیَامِنِ الصُّفُوْفِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ اور فرشتے اُسکے رحمت بھیجتے ہین اوپر داہنی طرف والی صفون کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف لکھا ہے علماء نے کہ کھڑے رہنا داہنی طرف امام کے اگرچہ دور رہو امام سے افضل ہے کھڑے ہونے سے بائین طرف اگرچہ نزدیک ہو اور اگر بائین طرف خالی ہو نمازیون سے تو افضل ہے بائین طرف کھڑے رہنا واسطے رعایت دونون طرفون کے ۔ح ع (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوةِ فَاِذَا اسْتَوَیْنَا كَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے یعنے ہاتھ یا زبان سے ہماری صفون کو جس وقت کہ کھڑے ہوتے ہم طرف نماز کے

پس جب برابر ہو چکتے تکبیر تحریمہ کہتے روایت کی یہ ابوداؤد نے (وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عن یمینہ اعتدلوا سووا صفوفکم وعن یسارہ اعتدلوا سووا صفوفکم رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے داہنی طرف اپنے سیدھے کھڑے رہو اور برابر رکھو صفیں اپنی اور بائیں طرف فرماتے سیدھے کھڑے رہو اور برابر رکھو صفیں اپنی روایت کی یہ ابوداؤد نے (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین تمہارے وہ ہیں کہ بہت نرم ہوں مونڈھے انکے نماز میں روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسکے معنے علماء نے کتنی طرح پر لکھے ہیں ایک تو یہ کہ اگر صف میں کھڑا ہو اور حکم کرے اسکو کوئی مونڈھے پر ہاتھ رکھکر برابر کھڑے ہونے کے لیے تو تکبر نہ کرے اور کہنا مانے اسکا اور دوسرے یہ کہ اگر کوئی چاہے کہ صف میں درآوے تو منع نہ کرے اسکو خصوصاً کہ جگہ خالی ہو اور صف بھرنے کے لیے آوے اور تیسرے یہ کہ نرم کرنا مونڈھوں کا کنایہ ہے سکون اور خشوع و وقار سے یعنے نماز ساتھ خاطر جمعی کے اور حضور دل اور وقار کے پڑھے ع ❊ **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول استووا استووا استووا فوالذی نفسی بیدہ انی لاراکم من خلفی کما اراکم من بین یدی رواہ ابوداؤد) روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے برابر ہو برابر ہو برابر ہو پس قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں تم کو پیچھے اپنے سے جیسے کہ دیکھتا ہوں تم کو آگے اپنے سے یعنے ساتھ مشاہدہ اور مکاشفہ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے (وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال ان اللہ وملئکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال ان اللہ وملئکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال وعلی الثانی وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم وحاذوا بین مناکبکم ولینوا فی ایدی اخوانکم وسدوا الخلل فان الشیطن یدخل فیما بینکم بمنزلۃ الحذف یعنی اولاد الضان الصغار رواہ احمد) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دوسرے پر بھی بھیجے فرماؤ کہ پہلی اور دوسری پر رحمت بھیجتے ہیں فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر یعنے اس بار بھی دوسری صف کو نہ ذکر کیا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور دوسری پر بھی فرماؤ فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتے اسکے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دوسرے پر بھی فرماؤ فرمایا اور دوسری پر بھی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو اپنی صفوں کو اور برابری کرو درمیان مونڈھوں اپنے کے یعنے برابر جگہ میں کھڑے رہو ایک دوسرے سے اونچا ہو کر نہ کھڑا رہے اور نرم ہو آگے ہاتھوں بھائیوں اپنے کے یعنے اگر کوئی مونڈھے پر ہاتھ رکھکر صف میں برابر کرے کہنا مانو اور بند کرو صف کے شگافوں کو اسلیے کہ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہے درمیان تمہارے مانند حذف کے یعنے چھوٹے بچے بھیڑ کے روایت کی یہ احمد نے **ف** لفظ وعلی الثانی میں جو عطف ہے اسکو عطف تلقین کہتے ہیں یعنے پہلی صف کے لیے تو فرمایا دوسری کے لیے بھی یہی فرماتے اور حضرتؐ نے جو چوتھی بار میں دوسری صف کو فضیلت مذکورہ پہلی صف کی میں شریک کیا اس سے معلوم ہوا کہ درجہ دوسری صف کا کم ہے اول سے ۱۲ ح (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات الشیطن ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطعہ قطعہ اللہ رواہ ابوداؤد وروی النسائی منہ قولہ ومن وصل صفا الی اخرہ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کرو صفوں کو اور برابری کرو درمیان مونڈھوں کے اور بند کرو فرجوں کو اور نرم ہو بیچ ہاتھوں بھائیوں اپنے کے اور نہ چھوڑو تم فرجیں شیطان کے اور جسنے کہ ملائی صف یعنے خالی جگہ میں جا کھڑا رہا

ملاویگا اُسکو اللہ یعنے ساتھ فضل اور رحمت اپنی کے اور جسنے توڑی صف توڑیگا اُسکو اللہ یعنے دور ڈالیگا مقام قرب سے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کیا نسائی نے اس حدیث مین سے قول اُنکا من وصل صفا آخر تک یعنے اُنکی روایت مین ومن وصل سے اوپر کی عبارت نہین ہی ف نرم ہو بیچ ہاتھون بھائیون اپنے کے یعنے ہاتھون سے پکڑکر برابر کرین صف مین تو کہنا مانو اُنکا ۱۲ ع ﴿ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توسطوا الامام وسدوا الخلل رواہ ابوداود) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مین رکھو امام کو یعنے داہنے و بائین طرف امام کے آدمی برابر ہون اور بند کرو شگافون کو روایت کی یہ ابو داود نے (وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال قوم یتاخرون عن الصف الاول حتی یؤخرہم اللہ فی النار رواہ ابوداود) اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی قوم کہ پیچھے پیچھے رہیگی پہلی صف سے یہانتک کہ پیچھے ڈالے رکھیگا اُنکو اللہ تعالی دوزخ مین روایت کی یہ ابو داؤد نے ف حتے یؤخرہم اللہ فی النار یعنے کریگا آخر الامر اُنکو دوزخ مین یا کریگا اُنکو پیچھے رہنے والا دوزخ مین حاصل یہ کہ سبقت کرنی چاہیے تھی پہلی جماعت کی طرف اسنے جو اپنے کو ایسے ثواب سے محروم رکھا کہ پیچھے کھڑا رہا اُسکے بدلے مین یہ سزا پاویگا ۱۲ ع ﴿ (وعن وابصۃ بن معبد قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی خلف الصف وحدہ فامرہ ان یعید الصلوۃ رواہ احمد والترمذی وابوداود وقال الترمذی ہذا حدیث حسن) اور روایت ہی وابصہ بن معبد سے کہ کہا دیکھا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا پیچھے صف کے اکیلا پس حکم کیا اُسکو یہ کہ پھر پڑھے نماز روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی ف پہلی صف مین جگہ خالی تھی اور پھر وہ شخص پیچھے کھڑا ہوا تھا اُسکو نماز پھیرنے کو فرمایا از راہ استحباب کے اسلیے کہ مرتکب امر مکروہ کا ہوا امام احمد کے نزدیک نماز نہین ہوتی اکیلے پڑھنے والے کی پیچھے صف کے اور اور تینون امامون کے نزدیک نماز ہو جاتی ہی لیکن اکیلے پڑھنی چاہیے نہین کہ مکروہ ہی ۱۲ ع ﴿

باب الموقف باب ہی بیچ بیان جگہ کھڑے رہنے امام کے اور مقتدی کے

الفصل الاول فصل پہلی

(عن عبد اللہ بن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فقمت عن یسارہ فاخذ بیدی من وراء ظہرہ فعدلنی کذلک من وراء ظہرہ الی الشق الایمن متفق علیہ) روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا رات گذاری مین نے بیچ گھر اپنی خالہ میمونہ کے پس کھڑے ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے یعنے تہجد کی پس کھڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کے پس پکڑا ہاتھ میرا پیچھے پیٹھ اپنی سے پس پھیرا مجکو اسطرح یعنے ہاتھ پکڑکر پیچھے پیٹھ اپنی سے طرف پہلو داہنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اس حدیث سے کئی مسائل نکلے ایک تو یہ کہ جائز ہی نماز نفل جماعت سے اور دوسرا یہ کہ مقتدی ایک ہو تو امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور تیسرا یہ کہ جائز ہی تھوڑا سا عمل نماز مین اور چوتھا یہ کہ مقتدی کو جائز نہین کہ آگے ہو امام کے اسلیے کہ آنحضرت نے ابن عباس کو پیچھے سے پھیرا اور پانچوان یہ کہ جائز ہی امامت پیچھے اسکے کہ نیت کرے امامت کی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر اکیلا نمازی امام کے پیچھے یا بائین طرف نماز پڑھے تو جائز ہی لیکن برا ہی ۱۲ ع ﴿ (وعن جابر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی فجئت حتی قمت عن یسارہ فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینہ ثم جاء جبار بن صخر فقام عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ بیدینا جمیعا فدفعنا حتی اقامنا خلفہ رواہ مسلم) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا کھڑے ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ نماز پڑھین پس آیا مین یہانتک کہ کھڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کے پس پکڑا ہاتھ میرا پھر پھیرا مجکو یہانتک کہ کھڑا کیا مجکو داہنی طرف اپنے یعنے داہنا ہاتھ پکڑکر پیٹھ کے پیچھے سے کھینچکر داہنی طرف کھڑا کیا پھر آیا جبار بن صخر پس کھڑا ہوا بائین طرف رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پکڑے حضرت نے دونون ہاتھ ہمارے اکٹھے یعنے اپنے داہنے ہاتھ سے بایان ہاتھ ایک کا پکڑا اور بائین ہاتھ سے داہنا ہاتھ دوسرا کا پھر ہٹایا ہم کو یہان تک کہ کھڑا کیا

ہم کو پیچھے اپنے روایت کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مقتدی اگر ایک ہو تو داہنی طرف کھڑا رہے اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو پیچھے
کھڑے رہیں اور کہا قاضی نے کہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہاتھ سے ایکبار حرکت کرنی یا دو بار متصل نہیں باطل کرتی نماز کو اور اسی طرح زیادہ بھی
اگر فرق سے ہو ٭ ع ٭ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے
انس سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے اور یتیم نے بیچ گھر اپنے کے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام سلیم پیچھے ہمارے تھی روایت کی یہ مسلم نے **ف**
ام سلیم نام ہے انس کی ماں کا اور یتیم انکے بھائی تھے بعضے کہتے ہیں کہ نام انکا یہی تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ نام انکا ضمیرہ تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ
مردوں کی صف آگے ہو عورتوں کی صف سے ٭ ح ٭ (وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهٖ وَبِاُمِّهٖ اَوْ خَالَتِهٖ قَالَ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاَقَامَ
الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انھیں سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ساتھ انس کے اور ماں اسکی کے یعنے ام سلیم کے یا کہا
خالہ اسکی کے کہا انس نے پس کھڑا کیا مجکو داہنے اپنے اور کھڑا کیا عورت کو یعنے انکی ماں یا خالہ کو پیچھے ہمارے روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنْ
اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابی بکرہ سے یہ کہ وہ پہونچے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حالت میں کہ وہ رکوع
میں تھے پس رکوع کیا پہلے اس سے کہ پہونچیں طرف صف کے یعنے ہنوز صف میں نہ پہونچے تھے کہ نیت اور تحریمہ کر کر رکوع میں شریک ہوگئے
تا رکعت ہاتھ سے نہ جاوے پھر چلے طرف صف کے پس ذکر کیا گیا یہ واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا زیادہ کرے تجکو اللہ حرص یعنے
طاعت پر اور پھر نہ کرنا اسطرح روایت کی یہ بخاری نے **ف** چلے طرف صف کے یعنے ساتھ دو قدموں کے یا زیادہ غیر متوالیہ کے یعنے پے در پے
قدم نہ رکھے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پس ایک دو قدم چلنے میں نماز پھیرنی نہیں آتی لیکن اولی یہ ہے کہ اس سے بھی احتراز کرے اور لفظ لا تعد میں کئی قول
آئے ہیں ایک تو ساتھ زبر تے کے اور پیش عین کے عود سے یعنے اس طرح پھر نہ کرنا اور دوسرا ساتھ سکون عین کے اور پیش دال کے
عدو سے یعنے جلدی نہ کرنا چلنے میں طرف نماز کے بلکہ صبر کر یہاں تک کہ صف میں پہونچے پھر شروع کر نماز اور تیسرا ساتھ پیش تے کے اور زیر
عین کے اعادہ سے یعنے نہ پھیر نماز جو پڑھ چکا ہے اور قول اول صحیح تر ہے از راہ عقل و نقل کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ اکیلے کھڑے ہونا
پیچھے صف کے باطل نہیں کرتا نماز کو اسلیے کہ حضرتؐ نے نماز پھیرنے کو نہ فرمایا لیکن کراہیت بلا شبہ ہے ٭ ع ح ٭ **الفصل الثانی** فصل دوسری
(عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے
کہ کہا حکم کیا ہم کو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہوں ہم تین آدمی یہ کہ آگے ہووے ہمارے یعنے امام ہو ایک ہمارا روایت کی یہ
ترمذی نے **ف** دو آدمیوں کا بھی یہی حکم ہے ایک امام ہو اور ایک مقتدی ٭ ع ٭ (وَعَنْ عَمَّارٍ اَنَّهٗ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ
يُّصَلِّيْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهٗ عَمَّارٌ حَتّٰى اَنْزَلَهٗ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَّقَامِهِمْ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ اَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے عمار سے یہ کہ وہ امام ہوئے لوگوں کے شہر مداین میں کہ قریب کوفہ کے ہے اور کھڑے ہوئے چبوترے پر نماز پڑھتے
اور مقتدی نیچے تھے انسے پس آگے بڑھے حذیفہ یعنے صف سے پس پکڑے دونوں ہاتھ عمار کے یعنے اور کھینچا انکو پیچھے تا کہ اتر کر برابر مقتدیوں
کے کھڑے ہوں پس متابعت کی حذیفہ کی عمار نے یہاں تک کہ اتارا انکو حذیفہ نے چبوترے سے پس جبکہ فارغ ہوئے عمار نماز اپنی سے کہا واسطے انکے
حذیفہ نے کیا نہیں سنا تو نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ امام ہو آدمی ایک قوم کا پس نہ کھڑا ہو اس جگہ کہ بلند ہو جسگہ

مقتدیون کی سے یا فرمایا مانند اسکے پس کہا عمار نے اسی لیے اتباع کیا مین نے تمھارا جس وقت کہ پکڑے تم نے ہاتھ میرے روایت کی یہ ابوداود نے
ف کھڑے ہوئے چبوترے پر یعنے اکیلے کھڑے ہوتے پس اگر کھڑا ہووے امام ساتھ بعضے مقتدیون کے بلند جگہ پر تو نہین مکروہ اور اگر مقتدی
اونچے پر ہون اور امام اکیلا نیچے کھڑا ہو تو اختلاف کیا ہو مشائخ نے کہا طحاوی نے کہ یہ نہین مکروہ اسلیے کہ نہین مشابہت ہوتی ہو ساتھ اہل کتاب
کے کیونکہ وہ کھڑا کرتے تھے امام اپنے کو خاص کر بلند جگہ پر پس وہ منع ہو انکی مشابہت سے نہ یہ اور ظاہر روایت مین یہ بھی مکروہ ہو اسلیے کہ اس
مین حقارت امام کی لازم آتی ہو اور بلندی کہ جس پر اکیلے کھڑے رہنا امام کو مکروہ ہو مقدار اسکی کیا ہو بعضون نے کہا ہو کہ بقدر قد آدم کے اور
بعضون نے کہا ہو کہ بقدر ہاتھ کے ہوا ور فتوی اسی پر ہو کذا فی شرح المنیہ اور نماز پڑھتے یعنے عمار نماز پڑھتے کھڑے رہے حقیقۃً یا ارادہ نماز کا کیا
چنانچہ ظاہر تر یہی ہو اور یا مانند اسکے یعنے حذیفہ کو لفظ حضرت کے یاد نہ تھے اسیلیے یہ کہا کہ یہی لفظ فرماتے تھے یا مانند انکے اور اخیر حدیث سے
یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ مسئلہ عمار جانتے تھے اور حضرت سے سنا تھا پس یہان اعتراض وارد ہوتا ہو کہ دیدہ و دانستہ کیون ایسی حرکت کی جواب اسکا
یہ ہو کہ شاید عمار یہ بھول گئے ہونگے جب تعرض کیا حذیفہ نے یاد آیا انکو بع ح (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ سُئِلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ
فَقَالَ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ
رَاْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا
صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ) اور روایت ہو سہل بن ساعدی سے کہ تحقیق وہ پوچھے گئے کس چیز سے یعنے کس لکڑی کا تھا منبر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا سہل نے وہ تھا جھاؤ بیشہ کے سے بنایا تھا اسکو فلانے شخص نے کہ غلام آزاد کیا ہوا فلانی عورت کا تھا واسطے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کھڑے ہوئے اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ طیار کیا گیا اور رکھا گیا یعنے مسجد مین پس منہ کیا حضرت نے طرف
قبلہ کے اور تکبیر تحریمہ کہی نماز کے لیے اور کھڑے ہوئے لوگ پیچھے حضرت کے پس پڑھا حضرت صلعم نے قرآن اور رکوع کیا اور رکوع کیا لوگون نے پیچھے
حضرت کے پھر اٹھایا سر مبارک اپنا رکوع سے پھر ہٹے پچھلے پانون پھر سجدہ کیا زمین پر پھر تشریف لے گئے منبر پر پھر پڑھا قرآن پھر رکوع کیا پھر اٹھایا
سر اپنا پھر ہٹے پچھلے پانون یہان تک کہ سجدہ کیا زمین پر یہ لفظ بخاری کے ہین اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے ہو مانند اسکے اور کہا راوی نے بیچ
آخر اس حدیث کے پس جب فارغ ہوتے حضرت متوجہ ہوتے لوگون پر پس فرمایا اے لوگو نہین کیا مین نے یہ مگر تاکہ پیروی کرو میری اور تاکہ جانو نماز میری
ف جھاؤ بیشہ کے سے یعنے ایک جنگل تھا نو کوس پر مدینہ سے وہان درخت بہت سے تھے وہان کے جھاؤ کا منبر بنایا تھا اور فلانے کا نام یاقوم
رومی تھا اور فلانی کا نام عائشہ انصاریہ اور لکھا ہو مظہر نے کہ اس منبر کے تین زینہ تھے پاس پاس پس اترنا اسپر سے آسان ہوتا تھا ساتھ ایک
یا دو قدم کے پس فعل کثیر نہین لازم آتا تھا کہ اس سے نماز باطل ہوتی اور اسمین دلالت ہو اسپر کہ امام جب ارادہ کرے تعلیم قوم کا کہ قریب اور دور والے
دیکھ سکیں تو جائز ہو اسے اونچی جگہ پر کھڑے ہونا اور یہ لفظ بخاری کے ہین اشارہ کیا مؤلف نے ساتھ اس عبارت کے اور عبارت مابعد کے
اسپر کہ یہ حدیث پہلی فصل مین لانی چاہیے تھی لیکن یہان جو ذکر کی واسطے تابعداری صاحب مصابیح کے کہ ذکر کیا انھون نے اسکو حسان مین
بع ح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہو
حضرت عائشہ سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حجرہ اپنے کے اور لوگون نے اقتدا کیا حضرت کا باہر حجرہ کے روایت
کی یہ ابوداود نے ف حضرت نے رمضان شریف مین اعتکاف کے لیے بوریہ کا حجرہ بنالیا تھا اسمین چند شب نماز تراویح کی پڑھی اور لوگون نے

اقتدا کیا ہو ع ❊ **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن ابی مالک الاشعری قال الا احدثکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقام الصلوٰۃ وصف الرجال وصف خلفھم الغلمان ثم صلی بھم فذکر صلوٰتہ ثم قال ھکذا الصلوٰۃ قال عبد الاعلی لا احسبہ الا قال امتی رواہ ابو داؤد) روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو مالک نے کہ قائم کی حضرت نے نماز اور صف باندھی مردوں کی اور کھڑا کیا پیچھے انکے لڑکوں کو پھر نماز پڑھائی انکو پس ذکر کی ابو مالک نے کیفیت نماز آنحضرت کی پھر فرمایا آنحضرت نے اسی طرح سے ہے نماز کہا عبد الاعلی نے کہ راوی حدیث کا ہے ابو مالک سے نہیں گمان کرتا میں ابو مالک کو مگر کہا امت میری کی یعنی روایت کیا ابو مالک نے آنحضرت سے کہ فرمایا اسی طرح ہے نماز امت میری کی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف معنے یہ ہیں کہ لائق ہے انکو یہ کہ نماز پڑھیں اسطرح اور اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ جو کوئی نہ نماز پڑھے اس طرح نہیں ہے حضرت کی امت [illegible] سے ہو ع ❊ (وعن قیس بن عباد قال بینا انا فی المسجد فی الصف المقدم فجبذنی رجل من خلفی جبذۃ فنحانی وقام مقامی فواللہ ما عقلت صلوٰتی فلما انصرف اذا ھو ابی بن کعب فقال یا فتی لا یسوءک اللہ ان ھذا عھد من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ان نلیہ ثم استقبل القبلۃ فقال ھلک اھل العقد ورب الکعبۃ ثلاثا ثم قال واللہ ما علیھم آسی ولکن آسی علی من اضلوا قلت یا ابا یعقوب ما تعنی باھل العقد قال الامراء رواہ النسائی) اور روایت ہے قیس بن عباد سے کہ کہا اسوقت کہ میں بیچ مسجد کے تھا پہلی صف میں پس کھینچا مجھکو ایک شخص نے پیچھے میرے سے کھینچنا پھر ایک طرف کیا مجھکو اور کھڑا ہوا میری جگہ پس قسم ہے اللہ کی نہیں سمجھا میں نماز اپنی کو یعنی نہ جانا میں نے کہ کسطرح پڑھتا ہوں اور کتنی رکعتیں پڑھیں ہیں بسبب غصہ کے کہ آیا مجھکو کھینچنے سے مکان افضل سے باوجود پہلے کھڑے ہونے میرے کے وہاں پس جبکہ پھرا وہ شخص کھینچنے والا نماز سے اور تمام کی نماز ناگہاں وہ ابی بن کعب تھے پس کہا انھوں نے اے جوان نہ غم میں ڈالے تجھکو اللہ یعنی بسبب اس چیز کے کہ کی میں نے ساتھ تیرے تحقیق یہ وصیت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہمارے یہ کہ نزدیک کھڑے ہوویں ہم انکے یعنی پس اسی طرح بعد انکے اماموں کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں پھر سامنے ہوئے قبلہ کے پس کہا ہلاک ہوئے سردار قسم ہے پروردگار کعبہ کی تین بار کہا یہ پھر کہا قسم ہے اللہ کی نہیں سرداروں پر غم کرتا ہوں ولیکن غم کرتا ہوں میں ان شخصوں پر کہ گمراہ کرتے ہیں سردار انکو یعنی رعایا کہ متابعت کرتے ہیں سرداروں کی کہتا ہے قیس بن عباد کہ کہا میں نے ابی بن کعب کو اے ابا یعقوب کیا مراد رکھتے ہو تم ساتھ اہل عقد کے کہا امرا اور روایت کی یہ نسائی نے ف یہ کہ نزدیک کھڑے ہوویں ہم یہ اشارہ ہے اس حدیث پر لیلنی منکم اولوا الاحلام والنہی یعنی قریب کھڑے ہوویں میرے تم میں سے صاحب بلوغ اور عقل کے پس قیس کو ایسا نہ پایا اسلیے انکو وہاں سے ہٹا دیا اور ہلاک ہوئے اہل عقد یعنی امرا کہ رعایت لوگوں کے کاموں کی اور اہتمام تمام احکام دنیا اور دین کا ساتھ کہ رعایت صفوف کی نماز میں اور کھڑے رہنا اسمیں انھیں کے ہاتھ میں ہے شاید کہ یہ ابی بن کعب نے طعن کیا اپنے زمانے کے امیروں پر کہ انتظام جماعت کا اچھی طرح نہیں کرتے تھے لیکن موت انکی بیچ خلافت حضرت عثمان کے ہوئی ہے پس شاید شکایت بعضے حاکموں انکے کی ہو واللہ اعلم ❊ ع ح ❊ **باب الامامۃ** باب ہے بیچ بیان امامت کے یعنی اولی امامت کے لیے کون ہے **الفصل الاول** فصل پہلی (عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرأھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ہجرۃ فان کانوا فی الہجرۃ سواء فاقدمھم سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ رواہ مسلم وفی روایۃ لہ ولا یؤمن الرجل الرجل فی اھلہ) روایت ہے ابی مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ہو قوم کا جو انمیں اچھا پڑھتا ہو کتاب اللہ کو یعنی خوب تجوید جانتا ہو بعد اسکے کہ عالم ہو ساتھ احکام اور ارکان نماز کے اگرچہ تفصیل سے مسائل نہ جانتا ہو پس اگر ہوں پڑھنے میں برابر پس امامت کرے زیادہ جاننے والا انکا سنت کو یعنی احکام نماز اور مسائل اسکے کو بعد اسکے کہ خوب پڑھ سکے

قرأت مسنونہ پس اگر ہون سنت کے جاننے مین اور قرأت مین برابر پس امامت کرے وہ کہ پہلا ہوا اُنکا ہجرت مین یعنے جو کہ پہلے ہجرت کر کے مدینہ مین آیا پس اگر ہون علم اور قرأت اور ہجرت مین برابر پس امامت کرے بڑا اُنکا عمر مین اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اُسکی کے اور نہ بیٹھے بیچ گھر اُسکے کے مسند اُسکی پر مگر ساتھ حکم اُسکے کے روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ گھر اُسکے کے یعنے اگرچہ یہ افضل ہو اس سے مگر ساتھ اذن اُسکے کے ف کہا طیبی نے کہ مراد سنت سے حدیثین ہین پس جو خوب حدیثین جانتا تھا وہ بڑا فقیہ ہوتا تھا عہد صحابہ مین اور عمل امام احمد کا اور ابو یوسف کا اسی حدیث پر ہے کہ اُنکے نزدیک امامت مین قاری مقدم ہے عالم پر اور مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد اور مالک اور شافعی کا یہ ہے کہ بہت علم والا اور فقیہ مقدم ہے بڑے قاری پر اسلیے کہ احتیاج قرأت کی ایک رکن مین ہے اور علم کی سب ارکان مین اور حدیثین کہ دلالت کرتی ہین تقدیم اقرأ پر اُنکا جواب وہ یہ دیتے ہین کہ اس زمانہ مین اقرأ اعلم تھے اسلیے کہ وہ سیکھتے تھے قرآن ساتھ احکام کے اسی سبب سے مقدم کیا ہے اقرأ کو حدیث مین اور ہمارے زمانہ مین ایسا نہین ہوتا پس مقدم کیا ہمنے اعلم کو اور بڑی دلیل ہماری یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین حضرت ابو بکر سے نماز پڑھوائی کہ وہ اعلم تھے باوجودیکہ قاری اُن سے زیادہ زیادہ موجود تھے اور کہا ابن الملک نے کہ ہجرت منقطع ہے آج کے دن پس معتبر اسکی جاے ہجرت معنوی ہے یعنے ہجرت معاصی سے اسی لیے فقہا نے بعد مساوات کے علم اور قرأت مین پرہیزگار کو مقدم رکھا ہے اور اس حدیث مین اتنے ہی مراتب مذکور ہوے لیکن علما نے لکھا ہے کہ اگر سن مین بھی برابر ہون پس امامت کرے خوش خلق اُنکا پس اگر اسمین بھی برابر ہون اچھے چہرے والا امامت کرے پس اگر اسمین بھی برابر ہون شریف تر نسب کا امامت کرے پھر اگر سب باتون مین برابر ہون قرعہ ڈالین آپس مین یا اختیار قوم کو ہے کذا ذکرہ الشیخ ابن الہمام اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اُسکی کے اور نہ اُس جگہ مین کہ وہ مالک ہو اُسکا جیسے کہ دوسری روایت مین آیا ہے فے اہلہ یعنی پہل نہ کرے امامت مین حاکم پر یا اُسکے نائب پر کہ ولایت مین بھی مثل امام اور خلفا کے اور حاکمون اُسکے کے خصوصًا عیدون اور جمعون مین اور پہل نہ کرے امام حی پر اور صاحب خانہ پر مگر ساتھ اذن اُنکے کے اسلیے کہ یہ باعث ہوتا ہے پست کرنے امر سلطنت کا اور آپس کے بغض اور ترک ملاقات اور ظہور خلاف کا باوجودیکہ مشروع ہونا جماعت کا ہے واسطے دفع ان چیزون کے منقول ہے کہ حضرت ابن عمر باوجود اس شرف وفضل کے حجاج کے پیچھے نماز پڑھتے تھے کہ بے شبہ ظالم اور فاسق تھا ۔ ع ح ۔ (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَؤُھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہون تین آدمی پس امام ہو اُنکا ایک اُنہین کا اور بہت حقدار ہے اُنکا ساتھ امامت کے اچھا پڑھا ہوا اُنکا روایت کی یہ مسلم نے ف قید تین آدمیون کی اسمین اتفاقی ہے اس سے کم و زیادہ کا بھی یہی حکم ہے کہ ایک امام ہو باقی مقتدی اور کہا طیبی نے کہ اکثر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان ہوئے بڑی عمر مین پس سیکھتے تھے علم دین پہلے پڑھنے قرآن کے اور جو کہ بعد اُنکے ہوے سیکھنے لگے قرآن چھوٹی عمر مین پہلے سیکھنے علم دین کے پس نہین تھا صحابہ مین قاری مگر وہ کہ فقیہ ہوتا تھا انتہی پس اعتبار اُس فقہ کا ہے کہ جو متعلق ہو ساتھ امر صلوۃ کے پس بڑا علم رکھنے والا معاملات کا نہین ہے اولی ساتھ امامت کے اچھے قاری سے ۔ ع ۔ وَذُکِرَ حَدِیْثُ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ فِیْ بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْاَذَانِ اور ذکر کی گئی حدیث مالک بن حویرث کی بیچ باب کے کہ پیچھے باب فضیلت اذان کے ہے یعنے مصابیح مین یہان مذکور تھی اور ہم نے وہان ذکر کی الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُؤَذِّنْ لَکُمْ خِیَارُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ قُرَّاؤُکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم

چاہیے کہ اذان دین تمھارے لیے اچھے تمھارے اور امامت کرین تم مین سے جو خوب پڑھے ہون تم مین سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف محافظت
اوقات نماز روزے کی مؤذن کے ہاتھ ہوتی ہی اور اذان بلند جگہ پر کہتا ہی لوگون کے گھرون پر نظر پڑتی ہی پس اگر وہ دیندار ہوگا تو رعایت اوقات نماز
اور روزہ کی بھی کریگا اور نظر نامحرم سے بھی بچا دیگا ۱۲ ع ❊ (وعن ابی عطیۃ العقیلی قال کان مالک بن الحویرث یاتینا الی مصلانا یتحدث فحضرت
الصلوۃ یوما قال ابو عطیۃ فقلنا لہ تقدم فصلہ قال لنا قدموا رجلا منکم یصلی بکم وسأحدثکم لم لا اصلی بکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من زار قوما
فلا یؤمھم ولیؤمھم رجل منھم رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی الا انہ اقتصر علی لفظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم) اور روایت ہی ابی عطیہ عقیلی تابعی سے
کہ کہا تھا مالک بن حویرث صحابی آتا ہماری ملاقات کے لیے طرف مسجد ہماری کے حدیث کرتا یعنے حدیثین حضرت کی بیان کرتا اور باتین کرتا پس آیا وقت
نماز کا ایک دن کہا ابو عطیہ نے پس کہا ہم نے واسطے مالک کے آگے ہو اور نماز پڑھا کہا مالک نے واسطے ہمارے آگے کرو کسی شخص کو اپنے مین سے
کہ نماز پڑھاوے تمکو اور خبر دونگا مین تمکو کہ کیون نہین نماز پڑھاتا مین تمکو سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کرے
کسی قوم کی پس نہ امامت کرے انکی اور چاہیے کہ امامت کرے انکی کوئی شخص انھین مین سے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے مگر کہ
نسائی نے اقتصار کیا اوپر لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ف یعنے اسنے فقط حضرت ہی کی حدیث نقل کی ہی من زار آخر تک اور قصہ مالک کے
آنے کا مسجد مین اور انکار کرنا امامت سے نہین ذکر کیا اور مالک نے باوجود اذن کے انکار کیا امامت سے واسطے عمل کرنے کے ظاہر حدیث
پر ۱۲ ع ❊ (وعن انس قال استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن ام مکتوم یؤم الناس وھو اعمی رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی انس سے
کہا کہ خلیفہ کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت کرین لوگون کی اور تھے وہ اندھے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اس
حدیث مین دلیل ہی اسکی کہ جائز ہی امامت اندھے کی بلاکراہت اور روایتین فقہیہ بھی ہمارے مذہب مین آئی ہین کہ اگر اندھا پیشوا قوم کا ہو جائز ہی
امامت اسکی اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر وہ علم خوب رکھتا ہو پس وہ اولی ہی کذا فی شرح الکنز نقلا من المبسوط اور اسی طرح ہی کتاب اشباہ والنظائر
مین ۱۲ ح (وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا تجاوز صلوتھم اذانھم العبد الآبق حتی یرجع وامرأۃ باتت وزوجھا
علیھا ساخط وامام قوم وھم لہ کارھون رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب) اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی نماز انکی کانون انکے سے یعنے قبول نہین ہوتی ایک تو غلام کہ بھاگا ہو مالک اپنے سے یہانتک کہ پھر آوے
یعنے طرف مالک اپنے کے اور دوسرے وہ عورت کہ رات گذاری ہو اس حالت مین کہ خاوند اسکا ہو اس سے خفا اور تیسرا وہ کہ امام ہو قوم کا
اور وہ اسکو مکروہ رکھتے ہون روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف غلام کے حکم مین داخل ہی لونڈی بھی یعنے اگر وہ بھاگے گی
اسکا بھی یہی حال ہوگا اور عورت کے حق مین جو فرمایا یہ جب ہوگا کہ خاوند خفا ہوا ہوگا بسبب بدخلقی اسکی کے یا بے ادبی اسکی کے یا کم اطاعت کرنے
اسکے کے اور اگر خاوند ناحق خفا ہوا ہوگا تو عورت پر نہین ہی گناہ بلکہ خاوند گناہگار ہوگا اور امام کے حق مین ابن ملک نے کہا ہی کہ یہ گناہ جب ہی کا
کہ لوگ اس سے ناراض ہون بسبب بدعت اسکی کے یا فسق اسکے کے یا جہل اسکے کے اور اگر آپس مین کراہت اور عداوت ہو بسبب امر دنیوی
کے پس نہین ہی اسکے لیے یہ حکم بلکہ اس سے ناحق ناراض ہونگے تو وہی گنہگار ہونگے اور مراد امام سے عام ہی یعنے خواہ حاکم ہو یا امام نماز کا ۱۲ ع
(وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا تقبل منھم صلوتھم من تقدم قوما وھم لہ کارھون ورجل اتی الصلوۃ دبارا و
الدبار ان یاتیھا بعد ان تفوتہ ورجل اعتبد محررۃ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی نماز انکی یعنے ثواب نہین پاتے نماز کا ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اس سے ناخوش ہون اور دوسرا

وہ کہ آوے نماز کو پیچھے اور معنے پیچھے کے یہ ہین کہ آوے نماز کو بعد جاتے رہنے وقت اُسکے کے یعنے وقت مستحب کے اور تیسرا وہ شخص کہ غلام سمجھے آزاد کو روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے ف یعنے غلام کو آزاد کرکے بجبر خدمت لینے لگا یا آزاد کیا لیکن آزاد کرنے کو اُس سے چھپایا یا دعوی کیا ایک آزاد پر کہ یہ میرا غلام ہی اور تصرف مالکون کا سا اُسپر کرنے لگا یا بردہ مول لیا اور شرعًا بیع اُسکی نہوئی جیسے اِسوقت مین لوگ لونڈی غلام مول لیتے ہین اور پھر اُسپر تصرف مالکانہ کیا تفصیل اسکی یہ ہی کہ فقہا نے لکھا ہی کہ اگر جماعت مسلمانون کی دار الاسلام سے دار الحرب مین جاکر بقہر و غلبہ کفار حربیون کو خواہ مرد ہون خواہ عورت خواہ چھوٹے خواہ بڑے بندی کرکے دار الاسلام مین لاوین یا کفار حربی ایک ملک کے کفار حربی اور ملک کے کو اسی طرح غلبہ کرکے لاوین ان دونون قسمون مین بندی کرنے والے خواہ مسلمان ہون خواہ کافر مالک اس بندی کے ہوتے ہین چنانچہ بیچنا اور رہن کرنا اور ہبہ اور صحبت کرنی بغیر نکاح کے اور سب تصرف مالکانہ ساتھ انکے جائز ہین اور لونڈی کی اولاد بھی اُنھین کا سا حکم رکھتی ہی بشرطیکہ مالک سے یا ذی رحم مالک سے نہ پیدا ہون اُنسے پیدا ہونگے تو آزاد ہین پس سواے ان اقسام کے اور قسمین بردے کی لکھکر بعضی قسمون مین اختلاف کیا ہی اور بعضے کو لکھا ہی کہ شرعی بردے نہین ہوتے لیکن صحیح یہ ہی کہ سواے دونون قسمون مذکورین کے شرعی بردے نہین ہوتے پس اے بھائیو اسمین خوب احتیاط کرنی چاہیے اگر شرعی لونڈی ہو تو خدمت مین ہووے ورنہ یہ نہ کرے کہ جسپر نام لونڈی کرنے کا آوے اگرچہ شرعی لونڈی نہ ہووے اندھا دھند مثل جانورون کے اُس سے صحبت کرنے لگے کہ حرام کاری ہی ہوگی اسی طرح اور تصرف مالکانہ بھی نہ کرے اسکے ساتھ ۱۲ ح ومولانا (وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّتَدَافَعَ اَھْلُ الْمَسْجِدِ لَا یَجِدُوْنَ اِمَامًا یُّصَلِّیْ بِھِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی سلامہ بیٹی حر کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامتون قیامت کی سے ہی یہ کہ دفع کرینگے اہل مسجد کے امامت کو نہین پاوینگے امام کو کہ نماز پڑھاوے اُنکو روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے ف یہ کنایہ ہی ظہور جہل اور فسق سے آخر زمانہ مین کہ ایسے جاہل اور نااہل پیدا ہونگے کہ کوئی لائق امامت کے نہین ہونے کا ہر کوئی اپنے نفس سے امامت کو دفع کریگا یعنے اُنمین ایک دوسرے کو کہیگا کہ تو پڑھا مین لائق امامت کے نہین وہ کہیگا تو پڑھا مین لائق اسکے نہین پس اگر اپنے سے افضل کو امام کرے اور اپنے سے امامت دفع کرے اسلیے وہ اسمین داخل نہین کیونکہ دوسرے کو افضل جانکر دفع کرتا ہی ۱۲ ع ۱۲ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجِھَادُ وَاجِبٌ عَلَیْکُمْ مَعَ کُلِّ اَمِیْرٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَّاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلَیْکُمْ خَلْفَ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَّاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلٰى کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَّاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد واجب ہی تمپر ہمراہ ہر سردار کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز واجب ہی تمپر پیچھے ہر مسلمان کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز جنازہ واجب ہی ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ روایت کی یہ ابو داؤد نے ف جہاد واجب ہی یعنی فرض عین ہی بعضی صورت مین اور فرض کفایہ ہی بعضی صورت مین اور امامت فاسق کی جائز ہی اگر فسق اسکا حد کفر کو نہ پہونچے لیکن کروہ ہی اور نیک بخت کے ہوتے ہوئے فاسق کو امامت نہ کرنی چاہیے اور نماز جنازہ واجب ہی یعنے فرض کفایہ ہی ۱۲ ع ح ۱۲ الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَۃَ قَالَ کُنَّا بِمَاءٍ مَّمَرَّ النَّاسِ یَمُرُّ بِنَا الرُّکْبَانُ نَسْأَلُھُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ مَا ھٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُوْنَ یَزْعَمُ اَنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَہٗ اَوْحٰى اِلَیْہِ اَوْحٰى اِلَیْہِ کَذَا فَکُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِکَ الْکَلَامَ فَکَاَنَّمَا یُغْرٰى فِیْ صَدْرِیْ وَکَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِھِمُ الْفَتْحَ فَیَقُوْلُوْنَ اُتْرُکُوْہُ وَقَوْمَہٗ فَاِنَّہٗ اِنْ ظَھَرَ عَلَیْھِمْ فَھُوَ نَبِیٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا کَانَتْ وَقْعَۃُ الْفَتْحِ بَادَرَ کُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِھِمْ وَبَدَرَ اَبِیْ قَوْمِیْ بِاِسْلَامِھِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُکُمْ وَاللّٰہِ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوۃَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا وَصَلٰوۃَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَکْثَرَ قُرْاٰنًا مِّنِّیْ لِمَا کُنْتُ

اَلْقَوْمِ بِنَ الرُّکْبَانِ فَقَدَّمُوْنِیْ بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِیْنَ وَکَانَتْ عَلَیَّ بُرْدَۃٌ کُنْتُ اِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّیْ فَقَالَتِ امْرَأَۃٌ مِّنَ الْحَیِّ اَلَا
تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِکُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِیْ قَمِیْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَیْءٍ فَرَحِیْ بِذٰلِکَ الْقَمِیْصِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے عمرو بن سلمہ سے کہا تھے ہم
رہتے کنارے ایک پانی کے کہ تھا وہ گذر گاہ لوگوں کا گذر کرتے ہمپر قافلے پوچھتے ہم کیا ہے واسطے لوگوں کے کیا ہے واسطے لوگوں کے یعنے دین اسلام
کیا نکالا ہے کیا صفت ہے اس شخص کی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتے لوگ دعوی کرتا ہے وہ یہ کہ اللہ نے بھیجا ہے اسکو وحی کی ہے
طرف اسکے وحی کی ہے طرف اسکے اسطرح یعنے قرآن عظیم کہ پڑھتے تھے اسکو قافلے والے پس تھا میں یاد رکھتا تھا اس کلام کو یعنے قرآن
کو کہ پڑھتے تھے اور حضرت کے اوصاف کو کہ بیان کرتے پس گویا چمٹ جاتا وہ کلام میرے سینہ میں یعنے خوب یاد رہتا اور تھے عرب یعنے
سوائے حضرت کی قوم کے اکثر عرب انتظار کرتے بیچ اسلام اپنے کے فتح ہونے مکے کا یعنے کہتے تھے کہ اگر مکہ فتح ہوا ہم سب مسلمان ہو جاوینگے
پس کہتے چھوڑ دو اسکو ساتھ قوم اسکی کے کہ قریش ہیں پس تحقیق وہ اگر غالب ہوں اپنی قوم پر اور فتح کریں مکہ کو پس وہ نبی سچے ہیں یعنے اسلیے
کہ باوجود اس ضعف کے غلبہ انپر بغیر معجزہ کے متصور نہیں پس جب کہ ہوئی فتح جلدی کی ہر قوم نے ساتھ اسلام اپنے کے اور جلدی کی اسلام لانے
میں باپ میرے نے قوم میری پر پس جب کہ سفر سے پھر کر آیا باپ میرا کہا یعنے اپنی قوم سے آیا ہوں میں تمہارے پاس قسم اللہ کی نزدیک نبی
برحق کے سے صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا فرمایا نبی نے پڑھو نماز ایسی فلانے وقت میں اور نماز ایسی فلانے وقت میں یعنے کیفیت نمازوں
کی اور اوقات انکے بیان فرمائے پس جب کہ آوے وقت نماز کا پس چاہیے کہ اذان دے ایک تمہارا اور امام ہو تم میں سے زیادہ جاننے
والا تمہارا قرآن کو پس دیکھا قوم نے یعنے تامل کیا بیچ مقرر کرنے امام کے پس نہ تھا کوئی زیادہ جاننے والا قرآن کو مجھسے اسلیے کہ تھا میں سیکھتا
قرآن قافلہ والوں سے پس امام کیا انھوں نے مجھکو آگے اپنے اور میں تھا چھ برس کا یا سات برس کا اور تھی مجھپر ایک چادر تھا میں جسوقت
سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر میرے بدن سے یعنے اور کھل جاتے چوتڑ پس کہا ایک عورت نے قوم میں سے کیا نہیں ڈھانکتے تم ہمسے شرمگاہ امام
اپنے کی پس خرید کیا قوم نے کپڑا پس بنایا میرے لیے کرتا پس نہ خوش ہوا میں ساتھ کسی چیز کے مانند خوشی اپنی کے ساتھ اس کرتے کے روایت
کی یہ بخاری نے **ف** سلمہ ساتھ زبر لام کے ہیں مگر یہ عمرو بن سلمہ امام قوم کا ساتھ زیر لام کے ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ عمرو بن سلمہ
بھی اپنے باپ کے ساتھ حضرت کے پاس حاضر ہوا تھا یا نہیں اور اسی سبب سے اختلاف ہے بیچ صحبت اسکی کے کہ صحابی ہے یا نہیں ظاہر یہ معلوم
ہوتا ہے کہ نہیں گیا اپنے باپ کے ساتھ اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے شافعی نے اوپر جائز ہونے امامت لڑکے کے اور ان سے بیچ امامت
لڑکے کے جمعہ میں دو قول ہیں یعنے جواز اور عدم جواز اور کہا مالک اور احمد اور ابو حنیفہ نے کہ نہیں جائز ہے اور اختلاف کیا ہے علماء حنفیہ نے نفل
میں پس جائز رکھی ہے مشائخ بلخ نے اور اسی پر عمل انکا ہے اور مصر میں اور شام میں بھی عمل اسی پر ہے اور منع کیا ہے اسکو غیر انکے نے اور اسی پر عمل ہے
علماء ماوراء النہر کا انتہی کہا زیلعی نے شرح کنز میں کہ دلیل پکڑی ہے شافعی نے اسپر کہ اقتدا لڑکے کا جائز ہے ساتھ قول عمرو بن سلمہ کے فَقَدَّمُوْنِیْ اٰخِرَتک
اور ہمارے نزدیک نہیں جائز ہے بسبب قول ابن مسعود کے کہ نہ امامت کرے وہ لڑکا کہ نہیں واجب ہوئیں اسپر حدود اور اسی طرح قول ابن عباس
کا ہے کہ نہ امامت کرے لڑکا یہانتک کہ محتلم ہو اور دلیل ہماری یہ ہے کہ لڑکا نفل پڑھتا ہے پس نہیں جائز ہے کہ اقتدا کرے اسکا فرض پڑھنے والا اور
امامت عمرو کی نہیں تھی ساتھ فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلکہ لوگوں نے اپنے اجتہاد سے اسکو امام کیا تھا اسلیے کہ اسنے قرآن سیکھا تھا
قافلہ سے اور عجب ہے شافعیہ سے یہ کہ نہیں پکڑتے ہیں دلیل ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور اور بڑے بڑے صحابیؓ کے قول کو اور دلیل
پکڑتے ہیں لڑکے کے فعل کو ۱۲ ع ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِیْنَةَ کَانَ یَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَّوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ وَفِیْهِمْ

عُمَرُ وَاَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا جب آئے مہاجرین پہلے مدینہ مین تھے امام اُنکے سالم مولی ابی حذیفہ کے اور اُنہین تھے حضرت عمرؓ اور ابو سلمہ بن عبد الاسد روایت کی یہ بخاری نے ف سالم غلام آزاد ابو حذیفہ کے قاری تھے نہایت بزرگ اور صحابی تھے قاریون مین گنے جاتے تھے چنانچہ حضرتؐ نے حکم فرمایا تھا کہ لو قرآن کو چار سے اُنہین ایک اُنکو بھی گنا اور وجہ اُنکے امام ہونیکی باوجود موجود ہونے ایسے صحابہ کبار کے یہ تھی کہ یہ قاری خوب تھے یا کچھ اور مصلحت ہو ۱۲ ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا تُرْفَعُ لَھُمْ صَلٰوتُھُمْ فَوْقَ رُؤُسِھِمْ شِبْرًا رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ وَامْرَاَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ وَاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی واسطے اُنکے نماز اُنکی اوپر سر اُنکے کے بالشت بھر یعنے قبول نہین ہوتی ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اُس سے ناخوش ہون یعنے امور دین مین اور دوسرے وہ عورت کہ رات گذارے اور خاوند اسکا اُسپر خفا ہو یعنے بسبب نہ ادا کرنے حق اُسکے کے اور تیسرے وہ کہ دو بھائی ہون آپسمین ناخوش روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف ہون آپسمین ناخوش کہ قطع کیا ہو حق اسلام کو یعنے سلام وغیرہ ترک کر ڈالا ہو زیادہ تین روز سے ۱۲ ح

**باب ما علی الامام** باب ہی اس چیز کا کہ لازم ہی امام پر یعنے رعایت کرنی مقتدیون کی

**الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوۃً وَلَا اَتَمَّ صَلٰوۃً مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کَانَ لَیَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَیُخَفِّفُ مَخَافَۃَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی انس سے کہا نہین نماز پڑھی مین نے پیچھے کسی امام کے کبھی بہت ہلکی نماز اور نہ بہت پوری نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور تحقیق تھے حضرتؐ البتہ سنتے رونا لڑکے کا پس ہلکی کرتے نماز ڈر اسکے سے کہ تشویش مین پڑے مان اُسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنے اول جملہ اس حدیث کے یہ ہین کہ نماز آنحضرتؐ کی سبک ہوتی تھی باوجود تمام و کمال کے اور مراد سبک سے یہ ہی کہ قرأت اور تسبیحات حد سے زیادہ نہ پڑھتے تھے اور قرأت مین مد و شد بے محل نہ کرتے بلکہ قرأت اُنکی بے تکلف ترتیل کے ساتھ ہوتی تھی اور خاصیت تھی حضرتؐ کی قرأت مین کہ اگرچہ طویل ہوتی لیکن لوگون کو سبک معلوم ہوتی پس حاصل یہ کہ قرأت سبک ہوتی اور رکوع اور سجود اور تعدیل ارکان وغیرہ مین نقصان نہ آتا اور ہمارے مذہب مین یہ ہی کہ نہین لائق ہی امام کو یہ کہ طویل کرے تسبیح وغیرہ اسطرح کہ ملول ہون لوگ اسلیئے کہ طویل کرنا نماز کو سبب نفرت دلانے کا ہی لوگون کو اور یہ مکروہ ہی اور اگر راضی ہون لوگ ساتھ زیادتی کے تو مضائقہ نہین کہ زیادہ کرے اور یہ بھی نہ چاہیے امام کو کہ کمی کرے قدر اقل سنت سے قرأت مین اور تسبیح مین واسطے ملال اُنکے کے اور معنی اخیر جملہ کے یہ ہین کہ تشویش مین پڑے مان اُسکی اور جاتا رہے ذوق اور حضور نماز کا بسبب رونے بچے کے کہا خطابی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ امام جب آہٹ پاوے کسی شخص کی کہ وہ ارادہ رکھتا ہو نماز مین شریک ہونے کا اور وہ رکوع مین ہو تو جائز ہی اسکو یہ کہ انتظار کرے اسکا رکوع مین تاکہ وہ پالیوے رکعت اور بعضون نے مکروہ کہا ہی اُسکو اور کہا کہ خوف رکھتا ہون مین یہ کہ ہووے یہ شرک اور یہی مذہب امام مالک کا ہی انتہی اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ امام اگر طویل کرے رکوع کو واسطے شریک ہونے آنے والے کے نہ واسطے نزدیکی ڈھونڈھنے اللہ تعالی کے ساتھ رکوع کے تو یہ مکروہ تحریمی ہی اور خوف ہی اس سے بڑے گناہ کا و لیکن کافر نہین ہوتا بسبب اسکے اسلیئے کہ نہین نیت کی ہی اسنے ساتھ اسکے عبادت غیر خدا کی اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر نہین پہچانتا ہی امام آنے والے کو تو نہین مضائقہ یہ کہ طویل کرے رکوع کو اور صحیح تر یہ ہی کہ ترک اسکا اولی ہی اور جو طویل کرے رکوع کو واسطے قرب اللہ تعالی کے اور نہ خلجان ہو اسکے دل مین کسی چیز کا سواے قرب اللہ تعالی کے پس نہین مضائقہ ہی اور اسمین شک نہین ہی کہ اس حالت کا ہونا نادر ہی اور اس مسئلہ کا لقب رکھا گیا ہی مسئلۃ الریا پس احتیاط اسمین اولی ہی کذا فی شرح المنیۃ ۱۲ ح

(وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ اِطَالَتَھَا فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ

نِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابی قتادہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین البتہ داخل ہوتا ہون نماز مین اور مین ارادہ کیا کرتا ہون دراز کرنے نماز کا پھر سنتا ہون رونا لڑکے کا پس کم کرتا ہون بیچ نماز اپنی کے بسبب اُس چیز کے کہ جانتا ہون مین سختی فکر ماں اُسکے کی بسبب رونے لڑکے کے روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھاوے ایک تمہارا لوگون کو پس چاہیے کہ ہلکی کرے نماز اسلیے کہ انمین بیمار بھی ہوتا ہی اور ضعیف یعنی اصل خلقت مین اور بوڑھا اور جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا واسطے اپنے یعنی اکیلا پس چاہیے کہ دراز کرے جسقدر چاہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور اکیلا طویل کرے جسقدر چاہے اور اسی طرح جب لوگ حضور قلب رکھنے والے ہون کہ درازگی سے گھبراتے نہون اور نہوان مین کوئی ذکر کیے گیون مین سے تو بھی جسقدر چاہے دراز کرے ۱۲ع (وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سے کہ کہا خبر دی مجھکو ابو مسعود نے یہ کہ ایک شخص نے کہا قسم ہی اللہ کی یارسول اللہ تحقیق مین پیچھے رہ جاتا ہون نماز صبح کی سے بسبب فلانے شخص کے کہ لنبی پڑھاتا ہی نماز ہمکو پس نہین دیکھا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ کسی وعظ کہنے کے کہ سخت غصّے مین ہون اُنسے اُس دن پھر فرمایا تحقیق تم مین سے بعضے نفرت دلانے والے ہین یعنے لوگون کو جماعت سے بسبب طویل کرنے نماز کے پس جو تم مین سے نماز پڑھائے لوگون کو پس چاہیے کہ ہلکی پڑھے اسواسطے کہ انمین ضعیف اور بوڑھا اور حاجتمند ہوتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھاوینگے امام واسطے تمہارے پس اگر اچھی طرح نماز پڑھائی پس واسطے فائدے تمہارے کے ہی یعنے اور اُنکے لیے بھی فائدہ ہی اور اگر خطا کی یعنے بے طرح پڑھائی پس تمہارے لیے ثواب ہی اور انپر وبال ہی روایت کی یہ بخاری نے اور یہ باب خالی ہی فصل دوسری سے ف تمہارے لیے ثواب ہی اسلیے کہ تمنے اچھی طرح پڑھی اور نیت جماعت کی کی اور انپر وبال ہی بسبب تقصیر کے یہ وصیت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ برے حاکم جب پیدا ہونگے اور امامت کرینگے اور اُسکے ادا کرنے مین رعایت احکام اور آداب کی نہین کرینگے پس اسوقت مین تم نماز اپنی درست ادا کرنا اگر وہ بھی اچھی طرح پڑھینگے دونون کو مفید ہی والا تمھین اُس سے ضرر نہین وبال انھین پر ہوگا ۱۲ح ❊ الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا قَالَ اُدْنُهْ فَاَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ فِيْ صَدْرِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِيْ ظَهْرِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَاِنَّ فِيْهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ) روایت ہی عثمان بن ابی العاصؓ سے کہ کہا آخر کہ وصیت کی مجھکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تھی کہ جب امامت کرے تو ایک قوم کی پس ہلکی پڑھو اُنکو نماز روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین اسطرح آیا ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمانؓ کو امام ہو تو قوم اپنی کا کہا عثمان نے کہ کہا مین نے اے رسولخدا کے تحقیق مین پاتا ہون بیچ نفس اپنے کے ایک چیز فرمایا نزدیک ہو پس بٹھایا مجھکو آگے اپنے پھر رکھا ہاتھ اپنا بیچ سینے میرے کے درمیان دونون چھاتیون میری کے پھر کہا

پیٹھ پھیر کر پھر رکھا ہاتھ پیٹھ میری پر درمیان دونون مونڈھون میرے کے پھر فرمایا امام ہو قوم اپنی کا پس جو شخص کہ امام ہو قوم کا پس چاہیے کہ ہلکی پڑھاوے نماز اسلیے کہ اُنمین بوڑھا بھی ہوتا ہی اور تحقیق اُنمین بیمار بھی ہوتا ہی اور تحقیق اُنمین ضعیف بھی ہوتا ہی اور تحقیق اُنمین حاجت والا بھی ہوتا ہی پس جب نماز پڑھے ایک تمہارا اکیلا پس چاہیے کہ نماز پڑھے جسطرح چاہے ف پاتا ہون نفس اپنے مین ایک چیز یعنی عاجزی اداے حقوق امامت کے سے یا کچھ وسوسے یا وقت امامت کے عجب و کبر پاتا ہون اسکے دفع کے لیے حضرتؐ نے ہاتھ پھیرا اور دست مبارک کی برکت سے وہ علت دفع ہوئی اور اکیلا جس طرح چاہے پڑھے لیکن دراز پڑھنا افضل ہی اور اسوقت کے اکثر اماموں کا حال برخلاف اسکے ہی کہ لوگون کو نماز پڑھاتے ہین تو نہایت دراز پڑھاتے ہین اور جب اکیلے پڑھتے ہین تو کفایت اُسپر کرتے ہین کہ جسمین نماز درست ہو جاوے ٭ ح ع ٭ (وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا بالتخفيف ويؤمنا بالصافات رواه النسائي) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتے ہمکو ساتھ ہلکی نماز کے اور امامت کرتے ہماری ساتھ صافات کے روایت کی یہ نسائی نے ف ان دونون باتون مین ظاہر مین منافات ہی جواب اسکا یہ دیا گیا ہی کہ حضرتؐ کی قرات مین یہ خصوصیت تھی کہ بہت سی آیتین تھوڑے سے زمانے مین پڑھ لیتے تھے اور کو یہ بات نہین حاصل ہو سکتی پس کچھ منافات نہی ٭ ع ٭

**باب ما على الماموم من المتابعة وحكم المسبوق** باب ہی بیچ بیان اُس چیز کے کہ لازم ہی مقتدی پر متابعت امام سے اور بیچ بیان حکم مسبوق کے یعنی جو ابتداے نماز سے شریک امام کے ساتھ نہین ہوا پیچھے آکر ملا ہی

**الفصل الاول** فصل پہلی (عن البراء بن عازب قال كنا نصلي خلف النبي صلى الله عليه وسلم فاذا قال سمع الله لمن حمده لم يحن احد منا ظهره حتى يضع النبي صلى الله عليه وسلم جبهته على الارض متفق عليه) روایت ہی براء بن عازبؓ سے کہا تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہتے سنا اللہ نے واسطے اُس شخص کے کہ حمد کرتا ہی اُسکو نہ جھکاتا کوئی ہم مین سے پیٹھ اپنی یہانتک کہ رکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشانی اپنی زمین پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل حدیث کا یہ ہی کہ ہم رکوع سے اُٹھکر حضرتؐ کے ساتھ ہی سجدہ مین نہین چلے جاتے تھے بلکہ کھڑے رہتے جب حضرتؐ سر رکھ لیتے زمین پر تو ہم بھی سجدے مین جاتے کہا مظہر نے کہ اسمین دلالت ہی اسپر کہ سنت ہی مقتدی کو کہ افعال صلوۃ کے اسقدر بعد افعال امام کے ادا کرے اور اگر اتنی ڈھیل نہ کرے تو بھی جائز ہی مگر بیچ تکبیر احرام کے ضرور ہی کہ تکبیر کرے یہانتک کہ فارغ ہوا امام تکبیر سے انتہی اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ متابعت کرنی بطریق مواصلت کے واجب ہی یعنی جو فعل امام کرے مقتدی بھی ساتھ اسکے کرتا جاوے یہانتک کہ اگر اُٹھاوے امام سر اپنا رکوع و سجود سے پہلے تسبیح پڑھنے مقتدی کے تین بار تو صحیح یہ ہی کہ موافقت کرے امام کی اور اگر اُٹھاوے سر اپنا رکوع سے یا سجود سے پہلے امام کے تو لائق ہی یہ کہ عود کرے اور یہ دو رکوع اور دو سجدے نہین ہونے کے ٭ ح ع ٭ (وعن انس قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فلما قضى صلوته اقبل علينا بوجهه فقال ايها الناس اني امامكم فلا تسبقوني بالركوع ولا بالسجود ولا بالقيام ولا بالانصراف فاني اراكم امامي ومن خلفي رواه مسلم) اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پس جب کہ پڑھ چکے نماز اپنی متوجہ ہوئے ہم پر ساتھ منہہ اپنے کے پس فرمایا ای لوگو تحقیق مین امام تمہارا ہون پس نہ سبقت کرو مجھسے ساتھ رکوع کے اور نہ سجدے کے اور نہ ساتھ کھڑے ہونے کے اور نہ ساتھ پھرنے کے یعنی فارغ ہونے کے نماز سے پس تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو آگے اپنے سے اور پیچھے اپنے سے یعنی ساتھ مکاشفہ کے یا مشاہدہ کے بطریق خرق عادت کے روایت کی یہ مسلم نے (وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبادروا الامام اذا كبر فكبروا واذا قال ولا الضالين فقولوا آمين واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد متفق عليه الا ان البخاري لم يذكر واذا قال ولا الضالين) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہل کرو امام پر جب کہے تکبیر کہو متصل اور جب کہے ولا الضالین پس کہو آمین متصل اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ

پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی تعریف روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر یہ کہ بخاری نے نہین ذکر کیا واذا قال ولا الضالین فقولوا
آمین ف پس کہو آمین اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ امام الحمد پڑھے اور مقتدی سنین اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ امام سمع اللہ کہے اور مقتدی
ربنا جیسے کہ مذہب امام اعظم کا ہی ؛ ع ح ؛ (وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنہ فجحش شقہ الایمن فصلی
صلوۃ من الصلوات وھو قاعد فصلینا وراءہ قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا
رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون قال الحمیدی قولہ اذا صلی جالسا فصلوا جلوسا
ھو فی مرضہ القدیم ثم صلی بعد ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا والناس خلفہ قیام لم یامرھم بالقعود وانما یؤخذ بالآخر فالآخر من فعل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا لفظ البخاری واتفق مسلم الی اجمعون وزاد فی روایۃ فلا تختلفوا علیہ واذا سجد فاسجدوا) اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر پس گرا دئے گئے اُس سے پس چھل گئی داہنی کروٹ حضرتؐ کی یعنی البتی چھلی کہ قوت کھڑے
ہونے کی نماز مین نہ رہی پھر نماز پڑھی ایک نماز نمازون مین سے یعنی فرض اور تھے بیٹھے پس نماز پڑھی ہم نے پیچھے اُنکے بیٹھے ہوئے پس جب فارغ
ہوئے نماز سے فرمایا سوا اسکے نہین کہ مقرر کیا گیا ہی امام تاکہ اقتدا کیا جاوے اُسکا پس جب نماز پڑھے کھڑے ہوکر پس تم بھی نماز پڑھو کھڑے ہوکر
اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب اُٹھے رکوع سے پس اُٹھو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو ربنا لک الحمد اور جب نماز پڑھے امام
بیٹھکر پس نماز پڑھو بیٹھکر سب مقتدی کہا حمیدی نے فرمانا رسولخدا کا جسوقت کہ نماز پڑھے بیٹھکر پس پڑھو نماز بیٹھکر یہ تھا حضرتؐ کے پہلے مرض مین
پھر نماز پڑھی پیچھے اسکے یعنی مرض الموت مین ایک دن پہلے انتقال کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھکر اور نماز پڑھی لوگون نے پیچھے اُنکے کھڑے
ہوکر نہین حکم کیا اُنکو ساتھ بیٹھنے کے اور سوا اسکے نہین کہ عمل کیا جاتا ہی ساتھ فعل آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جو آخر ہو یعنی پچھلا فعل ناسخ ہوتا ہی
پہلے فعل کا یہ لفظ بخاری کے ہین اور اتفاق کیا ہی مسلم نے ساتھ بخاری کے لفظ اجمعون تک اور زیادہ کیا مسلم نے بیچ ایک روایت کے پس نہ اختلاف
کرو امام پر اور جب سجدہ کرے پس سجدہ کرو ف حمیدی جو مذکور ہوا یہ شیخ ہی بخاری کا نہ مصنف جمع بین الصحیحین کا اور عمل اکثر امامون کا اسی
پر ہی کہ امام اگر بسبب عذر کے بیٹھکر پڑھے تو مقتدی کھڑے ہوکر پڑھین اُنکو بیٹھے پڑھنا درست نہین + ع ؛ (وعن عائشۃ قالت لما ثقل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء بلال یؤذنہ بالصلوۃ فقال مروا ابا بکر ان یصلی بالناس فصلی ابو بکر تلک الایام ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجد
فی نفسہ خفۃ فقام یہادی بین رجلین ورجلاہ تخطان فی الارض حتی دخل المسجد فلما سمع ابو بکر حسہ ذھب یتاخر فاومی الیہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان لا یتاخر فجاء حتی جلس عن یسار ابی بکر فکان ابو بکر یصلی قائما وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قاعدا یقتدی
ابو بکر بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس یقتدون بصلوۃ ابی بکر متفق علیہ وفی روایۃ لھما یسمع ابو بکر الناس التکبیر) اور روایت ہی
حضرت عائشہؓ سے کہ کہا جب کہ بہت بیمار ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے بلال خبردار کرنے کو ساتھ نماز کے پس فرمایا حکم کرو ابوبکر کو یہ کہ
نماز پڑھاوے لوگون کو پس نماز پڑھائی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دنون مین یعنی سترہ نمازین پھر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائی بیچ
طبیعت اپنی کے کچھ تخفیف پس کھڑے ہوئے چلائے جاتے تھے دو شخصون کے کندھون پر ہاتھ ٹیکے ہوئے اور پانون حضرت کے کھنچتے تھے
زمین مین یعنی بسبب ناطاقتی کے یہان تک کہ داخل ہوئے مسجد مین پس جب سنی ابوبکرؓ نے آہٹ حضرتؐ کے آنے کی شروع کیا ہٹنا یعنی تاکہ
حضرتؐ انکی جگہ کھڑے ہووین پس اشارت کی طرف ابوبکرؓ کے حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ ہٹین پس آئے حضرت یہانتک
کہ بیٹھے بائین طرف ابوبکر صدیق کے پس تھے ابوبکرؓ نماز پڑھتے کھڑے ہوئے اور تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے یعنی

بسبب ناطاقتی کے اقتدا کرتے ابوبکرؓ ساتھ نماز رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور لوگ اقتدا کرتے تھے ساتھ نماز ابوبکرؓ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت ان دونون کے یہ ہو کہ سناتے تھے ابوبکر لوگون کو تکبیر ف حکم کرو ابوبکرؓ کو آخر تک شرح السنۃ مین لکھا ہو کہ اسمین دلیل ہو اسپر کہ ابوبکرؓ افضل ہین لوگون مین بعد رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اولی اُنکے ہین ساتھ خلافت حضرتؐ کے جیسا کہ کہا صحابہ نے کہ پسند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو واسطے دین ہمارے کے پس کیا نہ پسند کرین ہم اُنکو واسطے دنیا اپنی کے اور مراد دو شخصون سے حضرت علیؓ اور عباسؓ ہین اور اقتدا کرتے تھے ابوبکرؓ آخر تک یعنے جو کہ حضرتؐ کرتے تھے ابوبکرؓ بھی اُسی طرح کرتے تھے اور جو فعل ابوبکرؓ کرتے تھے اُنکو دیکھکر اور لوگ بھی اسی طرح کرتے تھے اسلیے کہ حضرتؐ بیٹھے تھے اور ابوبکرؓ اُنکے پہلو مین کھڑے تھے پس معنے اقتدا کے یہ ہین نہ یہ کہ ابوبکر امام قوم کے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام اُنکے اسلیے کہ اقتدا کرنا ساتھ مقتدی کے نہین جائز ہو بلکہ امام حضرتؐ تھے اور ابوبکر اور لوگ اقتدا اُنکا کرتے تھے اور کہا ہو ابن عبد البر نے کہ اجماع ہو اسپر کہ حضرت جو ابوبکرؓ کی نماز پڑھانے مین امام ہوگئے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے تھا یعنے اور کو اسطرح درست نہین ہو لیکن امام شافعیؒ نے اسمین خلاف کیا ہو اور اس طرح کی صورت مین اقتدا جائز کہی ہو مرقات مین مذکور ہو جو چاہے سو دیکھ لے اور بعضون نے کہا ہو کہ اس حدیث سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ حضرتؐ ابوبکرؓ نماز شروع کر چکے تھے یعنے ہنوز ابوبکرؓ نے نماز نہ شروع کی تھی کہ حضرتؐ تشریف لائے واللہ اعلم اور ہدایہ مین لکھا ہو کہ نماز پڑھے کھڑا ہوا پیچھے بیٹھے ہوئے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہو موذنون کو بلند کرنا آواز کا جمعہ مین اور عیدین وغیرہ مین یعنے تکبیرین انتقالات کی پکار کر کہین اسلیے کہ جو دور ہون امام سے وہ بھی سنین ۱۲ع

(وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما یخشی الذی یرفع راسہ قبل الامام ان یحول اللہ راسہ راس حمار متفق علیہ) اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین ڈرتا وہ شخص کہ اٹھاتا ہو سر اپنا پہلے امام سے یہ کہ بدل ڈالے اللہ تعالی سر اُسکا سر گدھے کا سا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے کر دے اُسکو اللہ کم فہم مانند گدھے کے کہ وہ بہت کم فہم ہو سب حیوانون مین پس ہوگا یہ مسخ معنوی مجازا اور جائز ہو حمل کرنا اسکا حقیقت پر اسلیے کہ مسخ ہونا اس امت مین جائز ہو جیسے کہ ذکر کیا گیا ہو بیچ باب اشراط الساعۃ کے کذا ذکرہ بعض علمائنا اور موید ہو اسکا وہ جو ایک روایت مین آیا ہو ان یحول اللہ صورتہ صورۃ حمار یعنے نہین ڈرتا اس سے کہ کرے اللہ صورت اُسکی گدھے کی سی اور کہا خطابی نے جائز ہو مسخ اس امت مین پس جائز ہو حمل کرنا اُسکا حقیقت پر اور کہا ابن حجر نے کہ یہ مسخ خاص ہو اور ممتنع مسخ عام ہو چنانچہ حدیثون صحیحہ سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہو اور موید اُسکی ہو نقل ایک محدث کی کہ اُنھون نے سفر کیا طرف دمشق کے واسطے طلب حدیث کے ایک شیخ سے کہ مشہور تھا اُسمین پس پڑھا اُس سے سب کچھ لیکن وہ شیخ ڈالے رکھتا تھا درمیان اپنے اور درمیان اُسکے پردہ کہ نہین معلوم ہوتا تھا منہ اُسکا پس جب وہ بہت ملازمت مین رہا اُسکی اور دیکھی اُسنے حرص اُسکی حدیث پر کھول دیا واسطے اُسکے پردہ پس دیکھا منہ اُسکا گدھے کا سا پھر کہا اُس شیخ نے بچ اے بیٹے میرے اس سے کہ سبقت کرے تو امام سے جبکہ مجھی مین سنے یہ حدیث بعید جانا مین نے وقوع اُسکا پس سبقت کی مین نے امام سے پس ہوگیا منہ میرا جیسا کہ دیکھتا ہو تو انتہی اور کہتا ہون مین یعنے ملا علی قاری کہ ظاہر تر یہ ہو کہ یہ تہدید شدید اور وعید سو کہ ہو یا یہ ہوگا برزخ مین یا دوزخ مین ۱۲ع

## الفصل الثانی فصل دوسری

(عن علی و معاذ بن جبل قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث غریب) روایت ہو حضرت علیؓ اور معاذ بن جبلؓ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے ایک تمہارا نماز کو اور امام ایک حال پر ہو پس چاہیے کہ کرے جیسا کہ کرتا ہو امام روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو ف یعنے

اقتدا کرے امام کا اسکے افعال مین اور تقدیم اور تاخیر اسپر نہ کرے اور کہا ابن ملک نے مراد یہ ہی کہ موافقت کرے امام کی بیچ اُس چیز کے کہ وہ اسمین ہی قیام مین ہو یا رکوع مین یا غیر اُنکے مین یعنے پس انتظار نہ کرے رجوع کرنے امام کا طرف قیام کے جیسے کہ کرتے ہین عوام اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی لیکن عمل ہی اسپر اہل علم کا اور نووی نے کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی پس تھا ترمذی کہ ارادہ کرتا تھا تقویت حدیث کا ساتھ عمل اہل علم کے جیسے کہ کہا شیخ محی الدین ابن عربی نے یہ کہ پہونچا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی کہے لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار مغفرت کیجاتی ہی واسطے اُسکے اور جسکے لیے پڑھا جاوے یہ اُسکی بھی مغفرت کیجاتی ہو پس تھا مین پڑھتا اس کلمہ کو بقدر عدد روایت کیے گئے کے بغیر اسکے کہ نیت کرون مین واسطے کسی کے بالخصوص پس حاضر ہوا مین ایک کھانے پر ساتھ یارون کے اُن مین ایک جوان تھا مشہور ساتھ کشف کے پس ناگہان وہ کھانے مین رونے لگا پس پوچھا مین نے اُس سے سبب اُسکا پس کہا دیکھتا ہون مین ماں اپنی کو عذاب مین پس بخشا مین نے اپنے دل مین ثواب کلمہ مذکور کا اسکی ماں کو پس ہنسا وہ اور کہا دیکھتا ہون مین اُسکو جنت مین کہا شیخ نے پس پہچانی مین نے صحت اس حدیث کی ساتھ صحت کشف اُسکی کے اور صحت کشف اُسکی کی ساتھ صحت حدیث کے ۱۲ ح ‌‌‌+ ( وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهُ شَیْئًا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آؤ تم طرف نماز کے اور ہم سجدے مین ہون پس سجدہ کرو اور نہ حساب مین رکھو اُسکو کچھ اور جسنے پایا رکوع ساتھ امام کے پس تحقیق پائی اُسنے رکعت نماز کی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے سجدہ مین امام کے ساتھ ملو تو اُسکو اس رکعت سے کہ جسمین شریک ہوے ہو نہ گنو کچھ یعنے جیسے رکوع مین شریک ہونے سے وہ رکعت ہاتھ لگ جاتی ہی ویسے سجدے مین شریک ہونے سے رکعت ہاتھ نہین لگتی اور اُسکے مابعد کی عبارت کے علما نے دو معنے کہے ہین ایک تو یہ کہ رکعت سے مراد رکوع ہی اور صلوٰۃ سے رکعت یعنے جسنے امام کو رکوع مین پایا تو اُس رکعت کو پایا اور رکعت مین محسوب ہوا دوسرے یہ کہ جسنے پائی ایک رکعت نماز کی پایا اُسنے نماز کو ساتھ امام کے اور حاصل ہوا اُسکو ثواب نماز با جماعت کا اور فضیلت اُسکی ۱۲ ح ‌‌+ ( وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لِلّٰهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ یُدْرِكُ التَّكْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے نماز پڑھی خدا کے لیے چالیس دن جماعت مین اسطرح سے کہ پاوے تکبیر اولی لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے دو خلاصیان ایک خلاصی آگ دوزخ سے اور دوسری خلاصی نفاق سے روایت کی یہ ترمذی نے ف پاوے تکبیر اولی یعنے وقت تکبیر تحریمہ کہنے امام کے یہ بھی تکبیر تحریمہ کہے اور علما نے لکھا ہی کہ امام کی دعاے استفتاح تک شریک ہو جاوے تو بھی اسی حکم مین ہی اور دوسری خلاصی نفاق سے یعنے امن مین رکھتا ہی اُسکو اللہ دنیا مین اس سے کہ عمل کرے منافقون کے سے یعنے ریا اور کسل نماز مین اور جھوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنی وغیر ذلک اور توفیق دیتا ہی اہل اخلاص کے عملون کی اور آخرت مین امن دیگا اس عذاب سے کہ عذاب دیا جاویگا ساتھ اُسکے منافق اور گواہی دیجاویگی اُسکے لیے کہ یہ منافق نہین ہی یعنے اس سبب سے کہ منافق جب کھڑے ہوتے ہین نماز مین کھڑے ہوتے ہین کسلمند اور حال اُسکا برخلاف اُنکے ہوا کہ نماز مین پہلے سے آموجود ہوا اور تکبیر اولی مین شریک ہوا ۱۲ ع ‌‌+ ( وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا پس اچھا وضو کیا اپنا یعنے ساتھ رعایت شرائط اور آداب اور حضور دل کے پھر گیا یعنے مسجد مین پس پایا لوگون کو کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہین دیتا ہی اُسکو اللہ تعالی مانند ثواب اُس شخص کے کہ نماز پڑھی اور حاضر ہوا جماعت

مین کم نہین کرتا یہ ثواب دینا اسکو ثوابون اُنکے سے کچھ روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنے اُسکو جو ثواب ملا تو اور نمازیون کے ثواب مین سے
کم ہوکر نہین ملا کہ اُنکے ثواب مین کمی ہو جاوے بلکہ اُنھون نے اجر اپنے فعل کا پایا اور اُسنے ثواب بسبب نیت کے اور حسرت کرنے کے اور یہ ثواب جب
پاویگا کہ قصداً حاضر ہونے مین قصور نکیا ہوگا بلکہ اتفاقاً کسی عذر سے رہ گیا اور اگر قصداً نہ آیا اور پھر جماعت کے بعد آیا تو یہ ثواب نہین پاویگا ۱۲ ع
(وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ یَتَصَدَّقُ عَلٰی ہٰذَا فَیُصَلِّیَ مَعَہٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰی مَعَہٗ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑھ چکے تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نہین
کوئی شخص کہ صدقہ دے اسکو پس نماز پڑھے ساتھ اُسکے پس کھڑا ہوا ایک شخص پس نماز پڑھی ساتھ اُسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے **ف** یعنے
صدقہ دے یعنے احسان کرے اسپر کہ اُسکے ساتھ نماز پڑھے تا حاصل ہو اسکو ثواب جماعت کا پس ہوگا گویا کہ اُسکو صدقہ دیا اسمین دلیل ہے اسپر کہ کسیکو اچھی راہ بتانے
سے اور باعث ہونے سے اسپر ثواب صدقہ دینے کا حاصل ہوتا ہے اور کہا مظہر نے کہ اُسکا نام صدقہ اسلیے رکھا کہ تصدق کرتا ہے اسپر چھبیس حصے ثواب
اسلیے کہ اگر اکیلے نماز پڑھتا نہ حاصل ہوتا ثواب مگر ایک نماز کا اور بسبب جماعت کے ستائیس نمازون کا ثواب ملتا ہے ۱۲ ع **الفصل الثالث** فصل
تیسری (عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِیْنِیْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰی ثَقُلَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ فَقُلْنَا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَہُمْ یَنْتَظِرُوْنَکَ فَقَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَہَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ
عَلَیْہِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا ہُمْ یَنْتَظِرُوْنَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَہَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْہِ ثُمَّ
اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا ہُمْ یَنْتَظِرُوْنَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَہَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّی
النَّاسُ قُلْنَا لَا ہُمْ یَنْتَظِرُوْنَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالنَّاسُ عُکُوْفٌ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ بِاَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَتَاہُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُکَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَکَانَ رَجُلًا رَقِیْقًا یَا عُمَرُ
صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِکَ فَصَلّٰی اَبُوْ بَکْرٍ تِلْکَ الْاَیَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً وَخَرَجَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اَحَدُہُمَا
الْعَبَّاسُ لِصَلٰوۃِ الظُّہْرِ وَاَبُوْ بَکْرٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰہُ اَبُوْ بَکْرٍ ذَہَبَ لِیَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا یَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِیْ اِلٰی جَنْبِہٖ فَاَجْلَسَاہُ اِلٰی
جَنْبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَہٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَیْکَ مَا حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَۃُ عَنْ مَرَضِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ہَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَدِیْثَہَا فَمَا اَنْکَرَ مِنْہُ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَکَ الرَّجُلَ الَّذِیْ کَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ
لَا قَالَ ہُوَ عَلِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہا گیا مین حضرت عائشہؓ کے یہان پس کہا مین نے کیا نہین حدیث کرتین
تم مجکو حال بیماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نماز کو تشریف لائے تھے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ ہان بہت بیمار ہوے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پس فرمایا کیا نماز پڑھ لی لوگون نے پس کہا ہمنے کہ نہین یا رسول اللہ اور نمازی انتظار کرتے ہین تمھارا پس فرمایا کہ رکھو میرے لیے پانی لگن مین کہا
حضرت عائشہؓ نے پس رکھا ہمنے پھر نہائے حضرت پس ارادہ کیا کہ کھڑے ہون پس بے ہوش ہوے حضرت پھر ہشیار ہوے پس فرمایا کیا نماز
پڑھی لوگون نے کہا ہمنے نہین نمازی منتظر ہین آپکے اے رسولخدا کے پس فرمایا رکھو میرے لیے پانی لگن مین کہا حضرت عائشہؓ نے پس بیٹھے پھر نہائے
پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہون پس بے ہوش ہوے حضرت پھر ہشیار ہوے پس فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ کہا ہمنے نہین وہ منتظر ہین آپکے یا رسول اللہ
فرمایا رکھو میرے لیے پانی لگن مین پس بیٹھے پھر نہائے پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہون پس بے ہوش ہوے حضرتؐ پھر ہشیار ہوے پس فرمایا کیا نماز
پڑھ چکے لوگ کہا ہمنے نہین وہ منتظر ہین آپکے یا رسول اللہ اور لوگ ٹھہرے ہوئے تھے مسجد مین منتظر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عشا

کے لیے پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو طرف ابوبکر صدیق کے ساتھ اس مضمون کے کہ نماز پڑھا دین لوگون کو پس آیا اُنکے پاس پیغام پہونچانے والا یعنے بلالؓ پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین تمکو یہ کہ نماز پڑھاؤ لوگون کو پس کہا ابوبکرؓ نے اور تھے وہ مرد نرم دل اے عمرؓ نماز پڑھاؤ تم لوگون کو یعنے مین تحمل حضرت کی جگہ کھڑے رہنے کا نہین ہون تم پڑھاؤ پس کہا واسطے انکے عمرؓ نے تمھین لائق تر ہو ساتھ اسکے پس نماز پڑھائی ابوبکرؓ اُن دنون مین یعنے ایام مرض مین کہ سترہ نمازین پڑھائین پھر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائی مزاج اپنے مین تخفیف اور نکلے حضرت نماز ظہر کے لیے تکیہ کیے ہوے درمیان دو شخصون کے کہ ایک اُن دونون مین سے تھے عباسؓ اور ابوبکر نماز پڑھاتے تھے لوگون کو پس جبکہ دیکھا حضرت کو ابوبکرؓ نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹین پس اشارت کی طرف انکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیچھے نہ ہٹین پس فرمایا اُن دونون شخصون کو کہ بٹھا دو مجکو طرف پہلو اُنکے کے پس بٹھا دیا اُنکو طرف پہلو ابوبکرؓ کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوتے تھے اور کہا عبید اللہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے پس گیا مین عبداللہ ابن عباس کے پاس پس کہا مین نے واسطے اُنکے کیا نہ بیان کرون مین روبرو تمھارے وہ حدیث کہ بیان کی مجھسے عائشہؓ نے بیماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہا ابن عباسؓ نے کہ ہان بیان کر پس بیان کی مین نے روبرو اُنکے حدیث عائشہؓ کی پس نہ انکار کیا ابن عباسؓ نے اسمین سے کچھ سوا اسکے کہ انھون نے کہا کیا نام بیان کیا ہے عائشہؓ نے واسطے تیرے اُس شخص کا کہ تھے ساتھ عباسؓ کے کہا مین نے نہین کہا ابن عباسؓ نے کہ وہ علیؓ تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عائشہؓ نے دوسرے طرف کے آدمی کا نام جو نہ لیا تو سبب یہ تھا کہ ایک ہی شخص مقرر نہ تھا مثل عباسؓ کے ایکطرف بلکہ نوبت بنوبت بدلتے جاتے تھے کبھی حضرت علیؓ کبھی اُسامہؓ یا فضل بن عباسؓ اسی لیے اور روایت مین آیا ہے کہ کہا عائشہؓ نے کہ دوسری طرف ایک آدمی تھا اہل بیت سے تا شامل ہو سبھون کو بطریق احتمال کے واللہ اعلم ۰ ح ۰ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَيْرٌ كَثِيْرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق وہ تھے کہتے کہ جس شخص نے پایا رکوع پس تحقیق پائی رکعت اور جسکی نہ پڑھی سورہ فاتحہ پس تحقیق رہ گیا اس سے ثواب بہت روایت کی یہ مالک نے **ف** یعنے جسنے سورہ فاتحہ نماز مین نہ پڑھی اور اور سورہ پڑھی تو بہت ثواب اس سے رہگیا پس ثواب اسکی نماز کا ناقص ہوا اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنا سورہ فاتحہ کا نماز مین فرض نہین ۰ ع ۰ (وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ الَّذِیْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَخْفِضُهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِيَتُهٗ بِيَدِ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مَالِكٌ) اور روایت ہے انھین سے یہ کہ کہا جو شخص کہ اٹھا دے سر اپنے کو اور جھکا دے اسکو یعنے رکوع اور سجود مین پہلے امام کے پس سوا اسکے نہین کہ پیشانی اسکی بیچ ہاتھ شیطان کے ہے روایت کی یہ مالک نے

باب من صلی صلوٰۃ مرتین باب ہے بیچ بیان حال اُس شخص کے کہ نماز پڑھی دو بار یعنے حقیقۃً یا صورۃً الفصل الاول

فصل پہلی (عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِیْ قَوْمَهٗ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے معاذ بن جبلؓ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر آتے اپنی قوم پاس پس نماز پڑھاتے انکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے سنت عشاء کی یا نفل حضرت کے ساتھ پڑھ آتے تا فضیلت حاصل کرین آپکے ساتھ کے نماز کی اور انکی مسجد مین پڑھنے کی اور سیکھین ادب اُنسے پھر اپنی قوم مین آکر فرض اپنی پڑھتے ۰ ع ۰ (وَعَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِیَ لَهٗ نَافِلَةٌ رَوَاهُ ( )) اور روایت ہے انھین سے کہ کہا تھے معاذ نماز پڑھتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاء کی پھر پھرتے طرف قوم اپنی کے پھر نماز پڑھاتے انکو عشاء کی اور وہ واسطے اُنکے نفل ہوتی روایت کی یہ **ف** نماز پڑھتے تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاء کی یعنے وہ عشاء کہ پڑھتے اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم برابر ہے کہ نیت کرتے تھے معاذ اسمین سنت عشاء کی یا نفل کی

پھر پھرتے اپنی قوم کی طرف پس پڑھتے ساتھ اُنکے فرض عشا کی اور وہ یعنے نماز دو بار پڑھتے ساتھ جماعت کے نفل اور فرض یا پہلی نماز اُسکے
لیے نافلہ ہوتی یعنے باعث زیادتی خیر اور ثواب کی ہوتی اور بعضوں نے کہ معنی یہ کہے ہیں کہ وہ یعنے عشا دوسرے بار کی اُسکے لیے نافلہ ہوتی تھی اور اُسکی
قوم کے لیے فرض عشا کی ہوتی تھی اُنکو سند لانی چاہیے معاذ سے کہ اُنسے یہ بات ہمنے سنی اسلیے کہ نہیں معلوم ہوسکتا یہ بغیر کہنے اُنکے کے کیونکہ نیت دل
سے ہوتی ہے چنانچہ ابن ہمام نے ذکر کیا ہے کہ نیت کرنی زبان سے بدعت ہے نہیں وارد ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ صحابہ سے اور باوجود اسکے
یہ زیادتی یعنے وہی لہ نافلۃ نہیں ہے روایت صحیحہ میں چنانچہ بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ زیادتی کلام شافعی سے ہے بنا پر اجتہاد اُنکے کے اور کتاب مشکوٰۃ میں یہاں
سفیدی چھوٹی ہوئی ہے پس معلوم ہوا کہ مولف نے بیچ کسی طریق کے سنن سے یہ لفظ نہیں پایا اور تورپشتی نے کہا کہ علما حدیث نے کہا ہے کہ قول
وہی لہ نافلۃ غیر محفوظ ہے حدیث جابر میں ۱۲ ش ح ۱۲ یہ خلاصہ اُنکی شرحون میں سے لکھا ہے جو مفصل دیکھا چاہیے وہاں دیکھے اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے
فرض پڑھنی درست ہیں یا نہیں اسمیں جو اختلاف کیا ہے اماموں نے باب القراۃ فی الصلوٰۃ کی پہلی فصل میں بیچ حدیث جابر کے مفصل مذکور ہوچکا
ہے الفصل الثانی فصل دوسری (عن یزید بن الاسود قال شهدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجته فصلیت معه صلوٰۃ الصبح فی مسجد الخیف
فلما قضى صلاته وانحرف فاذا هو برجلين في اخر القوم لم يصليا معه قال علي بهما فجئ بهما ترعد فرائصهما فقال ما منعكما ان تصليا معنا فقالا يا رسول الله
انا كنا قد صلينا في رحالنا قال فلا تفعلا اذا صليتما في رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم فانها لكما نافلة رواه الترمذي وابو داؤد والنسائي) اور روایت
ہے یزید بن اسود سے کہا کہ حاضر ہوا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج اُنکے کے یعنے حجۃ الوداع میں پس نماز پڑھی میں نے ساتھ اُنکے نماز صبح کی بیچ مسجد
خیف میں پس جب پڑھ چکے نماز اپنی اور پھرے نماز سے پس ناگہاں آنحضرت نے دیکھا دو شخصوں کو بیٹھے ہوئے آخر قوم میں کہ نماز نہ پڑھی تھی اُنھوں نے
ساتھ حضرت کے فرمایا کہ لے آؤ اُن دونوں کو میرے پاس پس لائے گئے وہ دونوں کہ کانپتا تھا گوشت مونڈھوں اُنکے کا یعنے حضرت کی ہیبت سے پس
فرمایا کس چیز نے باز رکھا تمکو نماز پڑھنے سے ہمارے ساتھ پس کہا اُنھوں نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم نماز پڑھ چکے بیچ مکانوں اپنے کے فرمایا پس نکرو تم
ایسا جسوقت کہ پڑھ چکو تم نماز اپنے مکانوں میں پھر آؤ تم مسجد میں کہ اُسمیں جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑھو ساتھ نمازیوں کے پس تحقیق یہ نماز تمھارے
لیے نفل ہے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنے یہ جو نماز جماعت سے پڑھی نفل ہوگی خواہ پہلی نماز جماعت سے پڑھی ہو یا بغیر جماعت
کے ۱۲ ح ۱۲ الفصل الثالث فصل تیسری (عن بسر بن محجن عن ابيه انه كان في مجلس مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فاذن بالصلوٰۃ فقام
رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ورجع ومحجن في مجلسه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منعك ان تصلي مع الناس الست برجل مسلم فقال
بلى يا رسول الله ولكني كنت قد صليت في اهلي فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جئت المسجد وكنت قد صليت فاقيمت الصلوٰۃ فصل
مع الناس وان كنت قد صليت رواه مالك والنسائي) روایت ہے بسر بن محجن سے اُنسے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ تھے ایک مجلس میں
ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اذان دی گئی نماز کے لیے پس کھڑے ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر نماز پڑھی اور پھرے اور محجن بیٹھے
ہوئے تھے جگہ اپنی میں پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز نے منع کیا تجکو یہ کہ نماز پڑھے تو ساتھ لوگوں کے کیا نہیں تو مرد
مسلمان پس کہا کہ ہان ہون میں مسلمان یا رسول اللہ ولیکن تھا میں کہ تحقیق نماز پڑھی تھی میں نے بیچ اہل اپنے کے پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت آوے تو مسجد میں اور نماز پڑھ چکا ہو یعنے اپنے گھر میں پھر قائم کیجاوے نماز پس نماز پڑھ ساتھ لوگوں کے اگرچہ تو نماز پڑھ چکا
ہو روایت کی یہ مالک اور نسائی نے (وعن رجل من اسد بن خزيمة انه سأل ابا ايوب الانصاري قال يصلي احدنا في منزله الصلوٰۃ ثم ياتي المسجد
وتقام الصلوٰۃ فاصلي معهم فاجد في نفسي شيئا من ذلك فقال ابو ايوب سألنا عن ذلك النبي صلى الله عليه وسلم قال فذلك له سهم جمع رواه

مالک وابوداود) اور روایت ہو ایک شخص سے کہ وہ قبیلہ اسد بن خزیمہ مین سے تھا یہ کہ اُسنے پوچھا ابو ایوب انصاری سے کہا کہ پڑھتا ہو ایک ہمارا یعنے
مین بیچ گھر اپنے کے نماز پھر آتا ہو مسجد مین اور پڑھی جاتی ہو نماز پس کیا پڑھون مین نماز ساتھ اُنکے پس پاتا ہون مین دل اپنے مین ایک چیز اس سے یعنے
خدشہ اور شبہہ دل مین پاتا ہون دوبارہ نماز پڑھنے سے کہ آیا بہتر ہو میرے لیے یا بُرا پس کہا ابو ایوب نے پوچھا مین نے یہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا پس یہ واسطے اسکے نصیبہ ہو جماعت کا روایت کی یہ مالک اور ابوداود نے ف یعنے دوبارہ پڑھنے سے ثواب اور فضیلت جماعت کی ہاتھ لگتی
ہو اس سے دل مین شبہہ نہ لاوے ح (وعن یزید بن عامر قال جئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی الصلوۃ فجلست ولم ادخل معھم فی الصلوۃ
فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رانی جالسا فقال الم تسلم یا یزید قلت بلی یا رسول اللہ قد اسلمت قال وما منعک ان تدخل مع الناس فی
صلاتہم قال انی کنت قد صلیت فی منزلی احسب ان قد صلیتم فقال اذا جئت الصلوۃ فوجدت الناس فصل معھم وان کنت قد صلیت تکن لک
نافلۃ وہذہ مکتوبۃ رواہ ابوداود) اور روایت ہو یزید بن عامر سے کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ نماز مین تھے پس بیٹھا مین اور نہ داخل
ہوا مین ساتھ اُنکے نماز مین پس جب کہ پھرے نماز پڑھکر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم دیکھا مجکو بیٹھے ہوئے فرمایا کیا نہین تو مسلمان ہوا ای یزید کہ نماز نہ پڑھی تو نے
کہا مین نے ہان یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہون فرمایا اور کس چیز نے منع کیا تجکو یہ کہ داخل ہو تو ساتھ لوگون کے نماز انکی مین کہا تحقیق تھا مین نماز
پڑھ چکا گھر اپنے مین اور گمان کیا مین نے یہ کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہو تم پس فرمایا جسوقت کہ آوے تو نماز کو پس پاوے تو لوگون کو یعنے نماز پڑھتے پس نماز پڑھ
ساتھ اُنکے اگرچہ تحقیق پڑھ چکا ہو ہوگی یہ نماز یعنے دوبارہ کی واسطے تیرے نفل اور وہ پہلی فرض روایت کی یہ ابوداود نے (وعن ابن عمر ان رجلا
سالہ فقال انی اصلی فی بیتی ثم ادرک الصلوۃ فی المسجد مع الامام افاصلی معہ قال لہ نعم قال الرجل ایتہما اجعل صلاتی قال ابن عمر وذلک الیک
انما ذلک الی اللہ عز وجل یجعل ایتہما شاء رواہ مالک) اور روایت ہو ابن عمر سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا اُنسے پس کہا تحقیق مین نماز پڑھتا ہون بیچ
گھر اپنے کے پھر پاتا ہون مین نماز کو مسجد مین ساتھ امام کے پس کیا نماز پڑھون مین ساتھ اسکے کہا اسکو ہان کہا اس شخص نے کون سی ٹھہراؤن مین نماز اپنی
یعنے فرض نماز کونسی ٹھہراؤن اول کی یا آخر کی کہا ابن عمر نے اور یہ طرف تیرے ہو یعنے یہ مقرر کرنا تیرے سپرد نہین ہو سوائے اسکے نہین کہ یہ سپرد طرف
اللہ کے ہو کہ عزت والا اور بزرگی والا ہو ٹھہراوے اُن دونون مین سے جسکو چاہے نماز تیری روایت کی یہ مالک نے ف اسمین تائید ہو اُسکی جو بعضے شافعیہ
نے اختیار کیا ہو اور جو اختیار کیا ہو غزالی نے کہ فرض ایک ہو اُن دونون مین سے غیر مقرر لیکن اکثر حدیثون سے صریح معلوم ہوتا ہو کہ اول فرض ہوتی
ہو اور دوسری نفل اور موافق قیاس کے بھی ہو اسلیے کہ بری الذمہ ہوتا ہو ساتھ ادا ے اول کے پس فرض وہی ہوئی واللہ اعلم ح (وعن سلیمان
مولی میمونۃ قال اتینا ابن عمر علی البلاط وہم یصلون فقلت الا تصلی معھم قال قد صلیت وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصلوا
صلوۃ فی یوم مرتین رواہ احمد وابوداود والنسائی) اور روایت ہو سلیمان مولی میمونہ کے سے کہ کہا آئے ہم ابن عمر کے پاس بلاط مین اور لوگ نماز پڑھتے
پس کہا مین نے ابن عمر سے کیا نہین نماز پڑھتے تم ساتھ اُنکے کہا ابن عمر نے کہ تحقیق نماز پڑھ چکا ہون مین اور تحقیق مین نے سنا ہو رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ پڑھو تم نماز ایک دن مین یعنے ایک وقت مین دوبار روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی نے ف بلاط نام ایک جگہ کا
ہو مدینہ منورہ مین کہ امیر المومنین حضرت عمر نے مسجد سے باہر بنائی تھی لوگون کے لیے کہ اگر باتین واہین کرنی منظور ہون وہان بیٹھ کر کرین تا مسجد مین
کلام دنیا نہ کیا جائے اور نماز پڑھ چکا ہون مین شاید ابن عمر نماز جماعت سے پڑھ چکے ہونگے یا وقت صبح کا ہوگا یا عصر یا مغرب کا کہ انمین نماز دوبارہ
نہین پڑھنی چاہیے اسلیے یہ فرمایا اور یہ حدیث ظاہر مین مخالف ہو پہلی حدیثون سے کہ دلالت کرتی ہین دوبارہ نماز پڑھنے پر تطبیق ان حدیثون مین
یہ ہو کہ یہ حدیث اس شخص کے حق مین ہو کہ پہلے جماعت سے پڑھ چکا ہو اور پہلی حدیثین اُسکے حق مین ہین کہ تنہا پڑھی ہو جیسا کہ مذہب حنفیہ ہو

یا اُس سے یہ مراد ہو کہ بطریق فرضیت کے دوبارہ نہ پڑھو یعنے اگر دوسری اُنکو نفل جان کر پڑھو مضائقہ نہیں تنبیہ اکثر حدیثین عام ہین سب نمازون مین یعنے ہر نماز کا یہی حکم معلوم ہوتا ہے کہ اگر نماز پڑھ آیا ہو اور جماعت دیکھے تو شریک ہو جاوے لیکن مجتہدون نے نظر کی ہے اور حدیثون پر کہ جنمین بعضے اوقات نماز پڑھنی مکروہ فرمائی ہے بنظر اُنکے اُنھون نے بعضی نمازون کو خاص کر لیا ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے اور اُسکو نہ پڑھے چنانچہ حدیث آیندہ مین بھی تخصیص ہے ؕ ع ح ؕ (وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ صَلَّی الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَکَھُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا یُعِدْ لَھُمَا رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر تھے کہتے کہ جسنے نماز پڑھی مغرب کی یا صبح کی پھر پایا اُن دونون کو ساتھ امام کے پس پھر نہ پڑھے اُن دونون کو روایت کی یہ مالک نے ف یہ موید ہے مذہب امام مالک رح کی کہ اُنکے یہان اُن دونون نمازون کا اعادہ نہین اور ہمارے نزدیک عصر کا بھی یہی حکم ہے اور شافعی کے نزدیک اعادہ سب نمازون کا ہے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ پہلی نماز جماعت سے نہ پڑھی ہو یعنے اُسکا یہ حکم ہے اور اگر جماعت سے پڑھ چکا ہوگا بطریق اولی اعادہ نکرنا چاہیے ؕ ح ؕ

## باب السنن وفضائلہا

باب ہے بیچ بیان سنتون کے اور فضیلتون یعنے بزرگیون اُنکی کے ف یعنے وہ نمازین کہ فرضون کے ساتھ پڑھی جاتی ہین دن رات مین اور وہ دو قسم پر ہین ایک تو رواتب یعنے جسپر حضرتؐ نے مداومت کی اور دوسری غیر رواتب یعنے جسپر مداومت نکی مثل سنتون عصر کے اور جاننا چاہیے کہ سنت اور نفل اور تطوع اور مندوب اور مستحب اور مرغب فیہ اور حسن یہ سب الفاظ مترادف ہین معنے انکے ایک ہی ہین معنے اُنکے یہ ہین کہ شرع نے ترغیب دی ہے اُنکے کرنے کو نہ کرنے پر اگرچہ ہے بعض سنتون مؤکد تر بعض سے ؕ ح ع ؕ

## الفصل الاول

فصل پہلی (عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَھَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یُّصَلِّیْ لِلّٰہِ کُلَّ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً تَطَوُّعًا غَیْرَ فَرِیْضَۃٍ اِلَّا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ اَوْ اِلَّا بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ) روایت ہے ام حبیبہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے دن اور رات مین بارہ رکعتین بنایا جاتا ہے واسطے اُسکے گھر بہشت مین چار رکعت پہلے ظہر کے اور دو رکعت پیچھے اُسکے اور دو رکعت پیچھے مغرب کے اور دو رکعت پیچھے عشا کے اور دو رکعت پہلے نماز فجر کے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہے کہ ام حبیبہ نے کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہو واسطے اللہ کے ہر دن مین بارہ رکعت نفل سواے فرض کے مگر کہ بناتا ہے اللہ اُسکے لیے گھر بہشت مین یا فرمایا مگر بنایا جاتا ہے اُسکے لیے گھر بہشت مین ف یہ سب سنتین موکدہ ہین اور سنتین فجر کی سب سے زیادہ موکد ہین حتے کہ حسن بصری اور بعض حنفیہ نے اُنکو واجب کہا ہے اور حسن نے مغرب کی بھی دو رکعتون کو واجب کہا ہے لیکن اس حدیث سے رد کیا ہے اُنکے قول کو کہ واجب نہین بلکہ سنت ہین ؕ ع ؕ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَھَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِیْ بَیْتِہٖ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَ وَحَدَّثَتْنِیْ حَفْصَۃُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین پہلے ظہر کے اور دو رکعتین پیچھے اُسکے اور دو رکعتین پیچھے مغرب کے بیچ گھر حضرتؐ کے یعنے حضرت حفصہ کے حجرہ مین کہ بہن ابن عمر کی تھین اور دو رکعتین پیچھے عشا کے بیچ گھر اُنکے کہا ابن عمر نے اور حدیث کی مجکو حفصہ نے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے دو رکعتین ہلکی جس وقت کہ نکلتی فجر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تنبیہ نہین منافی ہے جمع کے ساتھ اس توجیہ کے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق اس حدیث مین اور اس حدیث مین کہ روایت کی گئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین چھوڑتے تھے چار رکعتین ظہر کے پہلے یہ لکھا ہے ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رح نے

کہا ہے کہ یہ حدیث سند شافعی کی ہے کہ انکے نزدیک سنت ظہر کی دو رکعتیں ہیں اور ہمارے نزدیک چار رکعتیں ہیں اور اسمیں بھی ناشیں آئی ہیں حضرت عائشہ
اور ام سلمہ اور ام حبیبہ سے اور ترمذی نے کہا کہ اسپر عمل ہے اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن المبارک
اور اسحق کا اور شافعیؒ اور احمدؒ سے بھی چار رکعتیں آئی ہیں ولیکن ساتھ دو سلام کے اور شاید کہ حضرت گھر میں چار رکعتیں پڑھتے ہوں گے ازواج مطہرات
نے دیکھ کر وہ روایت کیں اور جب مسجد میں آتے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے انکو ابن عمرؓ نے سنت ظہر کی گمان کی اور اسلئے کہ ابن عمرؓ گھر میں حاضر ہوتے
تھے اسوقت کی سنتیں پڑھلی حضرت حفصہؓ سے سنکر روایت کیں (وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی بعد الجمعۃ حتی ینصرف فیصلی
رکعتین فی بیتہ متفق علیہ) اور روایت ہے انہیں سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نماز پڑھتے پیچھے جمعہ کے یعنی کچھ یہانتک کہ پھر جاتے یعنی طرف
گھر اپنے کے پس پڑھتے دو رکعتیں گھر اپنے میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے مراد ہے اس سے سنت جمعہ کی عمل شافعیہ کا
اسی پر ہے بسبب ایک قول کے سنت جمعہ کی مانند ظہر کے ہے اور گھر میں پڑھتے تھے اسلئے کہ نوافل گھر میں پڑھنی افضل ہیں اور اور حدیثوں میں آیا ہے کہ
حضرتؐ پڑھتے تھے پہلے جمعہ کے چار رکعت اور بعد اسکے چار اور ایک روایت میں بعد جمعہ کے چھ بھی آئی ہیں چنانچہ ابو یوسف کے نزدیک یہی ہے (وعن
عبد اللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تطوعہ فقالت کان یصلی فی بیتی قبل الظہر اربعا ثم یخرج فیصلی
بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین وکان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل فیصلی رکعتین ثم یصلی بالناس العشاء ویدخل بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی من
اللیل تسع رکعات فیہن الوتر وکان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا وکان اذا قرأ وہو قائم رکع وسجد وہو قائم وکان اذا قرأ قاعدا رکع وسجد
وہو قاعد وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین رواہ مسلم وزاد ابو داؤد ثم یخرج فیصلی بالناس صلوۃ الفجر) اور روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا پوچھا
میں نے حضرت عائشہؓ سے احوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نفلوں انکے کا پس کہا حضرت عائشہؓ نے تھے حضرت نماز پڑھتے میرے گھر میں پہلے
ظہر کے چار رکعتیں پھر نکلتے پس نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کے یعنی فرض ظہر کے پھر داخل ہوتے یعنی گھر میں پس نماز پڑھتے دو رکعتیں اور تھے نماز پڑھتے
ساتھ لوگوں کے نماز مغرب کی پھر داخل ہوتے یعنی اپنے گھر میں پھر نماز پڑھتے دو رکعتیں پھر نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کے عشاء کی اور داخل ہوتے گھر میرے
میں پس نماز پڑھتے دو رکعتیں اور تھے نماز پڑھتے رات کو یعنی کبھی نو رکعت انہیں وتر بھی ہوتی اور تھے نماز پڑھتے رات کو دیر تک کھڑے اور رات کو
دیر تک بیٹھے اور تھے جسوقت کہ پڑھتے کھڑے ہوکر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اس حالت سے کہ کھڑے ہوتے اور تھے جسوقت کہ پڑھتے بیٹھکر رکوع کرتے
اور سجدہ کرتے بیٹھے اور جسوقت ظاہر ہوتی فجر پڑھتے تھے دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے پھر نکلتے پس پڑھتے ساتھ لوگوں کے
نماز فجر کی ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ سنتیں گھر میں پڑھنی مستحب ہیں اور انہیں وتر بھی ہوتی یعنی ایک رکعت یا تین رکعت اور حضرتؐ کی نماز شب میں
روایتیں مختلف آئی ہیں چھ بھی اور آٹھ بھی اور نو بھی اور دس بھی اور گیارہ بھی اور تیرہ بھی کہ کبھی کتنی پڑھتے کبھی کتنی اور رکوع کرتے
اور سجدہ کرتے اسی حالت سے کہ کھڑے ہوتے یعنی انتقال کرتے تھے رکوع اور سجود میں حالت قیام سے نہ یہ کہ رکوع اور سجود بیٹھ کر کرتے تھے اور جب بیٹھکر
پڑھتے رکوع و سجود بھی اسی حالت میں کرتے اور اس صورت میں رکوع اور سجود کھڑے ہوکر بھی کرنا آیا ہے یعنی قراۃ پڑھتے بیٹھکر پھر کھڑے ہوتے اور تھوڑی
سی قراۃ پڑھتے پھر رکوع اور سجود کرتے پس تین طرح پڑھی نماز حضرت کی یا تمام کھڑے یا تمام بیٹھے یا قراۃ بیٹھکر پڑھتے بعد ازاں کھڑے ہوتے اور رکوع و
سجود کرتے اور اسطرح نہ تھے کہ قراۃ کھڑے ہوکر پڑھیں اور پھر بیٹھکر رکوع و سجود کریں ع ج (وعن عائشۃ قالت لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی شیء من النوافل اشد تعاہدا منہ علی رکعتی الفجر متفق علیہ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر نفلوں
سے بہت محافظت اور مداومت کرتے جیسے کہ محافظت کرتے دو رکعتوں سنت فجر پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سنتیں فجر کی سب

زیادہ موکد تھین کہ سفر اور حضر مین انکو حضرت نہ چھوڑتے تے اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہی کہ بغیر عذر کے انکو بیٹھ کر پڑھنا درست نہین م ح ﴿ (وعنها قالت
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها رواه مسلم) اور روایت ہی انھین سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دو رکعتین سنت فجر کی بہتر ہین دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے دنیا اور دنیا کی چیزین اگر اللہ کی راہ مین خرچ
کرے اُسپر یہ افضل ہین اور جو چیز دنیا کی کہ اُسمین بخل کرے اور راہ دین مین خرچ نہ کرے اُسمین اچھا پن کہان ہی کہ اُسپر انکو فضیلت دین اور لکھا ہی علما نے
کہ سب سے زیادہ موکد سنتین فجر کی ہین اور بعد انکے سنتین مغرب کی اور بعد انکے سنتین ظہر کے بعد کی اور بعد انکے سنتین عشا کی اور بعد ان سبھون
کے سنتین ظہر کے پہلے کی م ح (وعن عبد الله بن مغفل قال قال النبي صلى الله عليه وسلم صلوا قبل صلوة المغرب قال في الثالثة لمن شاء كراهية
ان يتخذها الناس سنة متفق عليه) اور روایت ہی عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کے یعنے
دو رکعتین فرمایا تیسری بار مین جو شخص کہ چاہے واسطے مکروہ جاننے اس بات کے کہ ٹھہراوین انکو لوگ سنت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
یعنے تین بار حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کے دو رکعتین اور تیسری بار مین یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے پڑھے یہ اسلیے فرمایا کہ لوگ انکو سنت موکدہ
نہ ٹھہرالین نہایت یہ کہ مستحب ہین اور اکثر فقہا منع کرتے ہین انکو چنانچہ تحقیق اسکی بیچ باب فصل اذان کے گذر چکی ہی اور فصل تیسری اس باب
کے مین بھی مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی م ح (وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل
اربعا رواه مسلم وفي اخرى له قال اذا صلى احدكم الجمعة فليصل بعدها اربعا) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ ہو تم مین سے نماز پڑھنے والا بعد جمعہ کے پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ اور روایت مسلم کے یون ہی کہ فرمایا جس وقت
کہ نماز پڑھے ایک تمہارا جمعہ کی پس چاہیے کہ پڑھے بعد اسکے چار رکعت **الفصل الثاني** فصل دوسری (عن ام حبيبة قالت سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول من حافظ على اربع ركعات قبل الظهر واربع بعدها حرمه الله على النار رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة) روایت
ہی ام حبیبہ سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ محافظت کرے یعنے مداومت کرے اوپر چار رکعتون کے پہلے
ظہر کے اور چار پیچھے ظہر کے حرام کرتا ہی اُسکو اللہ آگ پر یعنے مطلق یا ہمیشہ نہین آگ مین رہنے کا روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی
اور ابن ماجہ نے ف اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ ادا کرے چار رکعت ظہر کے بعد کی کو ساتھ دو سلام کے اور کلام اسمین ہی کہ یہ چار رکعتین سنتون
کی دو رکعتون سمیت ہین یا سوائے انکے ظاہر یہ ہی کہ یہ چار سوائے اُن دو کے ہین کذا ذکر الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ دو رکعت ان مین سے موکد ہین
اور دو مستحب اولی یہ ہی کہ پڑھی جاوین ساتھ دو سلامون کے م ح (وعن ابي ايوب الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع
قبل الظهر ليس فيهن تسليم تفتح لهن ابواب السماء رواه ابو داود وابن ماجة) اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے چار رکعتین پہلے ظہر کی کہ نہین اُنمین سلام پھیرنا یعنے افضل یہ ہی کہ اخیر ہی کو سلام پھیرے درمیان مین نہ پھیرے کھولے جاتے ہین انکے لیے
دروازے آسمان کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنے قبول ہوتی ہین جناب باری مین اور نازل ہوتے ہین بسبب انکے انوار رحمت
کے اور اسمین بھی اختلاف ہی کہ یہ چار رکعتین سنتین راتبہ ظہر کی ہین یا سوا انکے کہ پہلے انکے پڑھی جاتی ہین جنکو نماز فی الزوال کہتے ہین اور مختار
یہ ہی کہ یہ غیر رواتب کی ہین یعنے فی الزوال م ح (وعن عبد الله بن سائب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي اربعا بعد ان
تزول الشمس قبل الظهر وقال انها ساعة تفتح فيها ابواب السماء فاحب ان يصعد لي فيها عمل صالح رواه الترمذي) اور روایت ہی عبداللہ بن
سائب سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے چار رکعت پیچھے ڈھلنے آفتاب کے پہلے ظہر سے یعنے نماز فی الزوال اور فرماتے تھے

یہ وقت ہی کہ کھولے جاتے ہین اُسمین دروازے آسمان کے یعنے واسطے چڑھنے اعمال صالحہ کے پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ چڑھے واسطے
میرے اُسمین عمل نیک روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ ساعت قبولیت کی ہی جو عمل نیک کہ اسوقت مین کرے
مقبول ہی اور نماز افضل ہی اعمال مین پس پڑھنا اُسکا افضل ہوگا ٭ ح ٭ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ
امْرَأً صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اُس
شخص کو کہ پڑھے پہلے عصر کے چار رکعت روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** لفظ رحم اللہ مین اشارہ ہی اوپر مستحب ہونے اس نماز
کے ٭ ح ٭ (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ یَفْصِلُ بَیْنَہُنَّ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَمَنْ
تَبِعَہُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پہلے عصر
کے چار رکعتین فرق کرتے درمیان اُنکے ساتھ سلام کرنے کے اوپر فرشتون مقربین کے اور اُنکے کہ تابع اُنکے ہین یعنے وجود مین مسلمانون اور ایمان والون
مین سے **ف** مراد تسلیم سے یہان التحیات پڑھنی ہی کہ دو رکعتون کے بعد التحیات پڑھتے اور چار رکعت کے بعد سلام پھیرتے ٭ ح ٭ (وَعَنْہُ
قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی انہین سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم
نماز پڑھتے پہلے نماز عصر کے دو رکعتین روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** عصر کی سنتون مین دو روایتین آئی ہین دو کی بھی اور چار کی بھی پس مصلی
کو اختیار ہی چاہے دو پڑھے چاہے چار لیکن چار افضل ہین ٭ ح ٭ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ
الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکَعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَہُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَہٗ بِعِبَادَۃِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَنَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ
وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ ہُوَ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ وَضَعَّفَہٗ جِدًّا) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے پیچھے مغرب
کے چھ رکعتین کہ نہ بولے درمیان اُنکے ساتھ کلام بد کے برابر کیجاتی ہین واسطے اُسکے یہ رکعتین ساتھ عبادت بارہ برس کے روایت کی یہ ترمذی
نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عمر بن ابی خثعم کی سے اور سنا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری کو کہ کہتے تھے کہ عمر بن ابی خثعم
منکر الحدیث ہی اور ضعیف کیا بخاری نے اُسکو بہت **ف** اسکو لوگ صلوۃ الاوابین کہتے ہین یہ نام اُنکا ابن عباس سے منقول ہی اور حدیث
سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ دو رکعتین سنت معمولی کی بھی داخل چھ مین ہین اور اسی طرح جو بیس رکعتین حدیث آئندہ مین منقول ہین اُنمین بھی دو داخل
ہین کہا یہ طیبی نے پس پڑھے دونون سنتین علیحدہ اور باقی مین اختیار ہی چاہے چار اکٹھے پڑھے چاہے دو دو اور اس حدیث کو اگرچہ ترمذی وغیرہ نے
ضعیف کہا ہی لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اُسکو ابن خزیمہ نے بھی اپنی صحیح مین روایت کیا ہی اور ابن ماجہ نے بھی
اور کہا میرک نے کہ منقول ہی عمار بن یاسر سے کہ وہ بعد مغرب کے چھ رکعتین پڑھتے تھے اور کہا اُنھون نے کہ دیکھا مین نے اپنے پیارے رسولخدا صلی
اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ پڑھتے تھے بعد مغرب کے چھ رکعتین اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعتین بخشے جاتے ہین گناہ اُسکے اگرچہ ہون مانند
جھاگ دریا کے روایت کی یہ طبرانی نے ھوع اور حضرت مولانا اسحق زاد اللہ شرفا نے فرمایا کہ تحقیق ہماری یہ ہی کہ چھ اور بیس سوا سنتون موکدہ کے
ہین واللہ اعلم (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)
اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے بعد مغرب کے بیس رکعتین بناتا ہی اللہ اُسکے لیے گھر بہشت مین روایت
کی یہ ترمذی نے **ف** محدثین نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہی اور کہا ابن حجر نے کہ اسمین ایک حدیث اور آئی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے
پڑھتے اس نماز کی بیس رکعت اور فرماتے کہ یہ نماز اوابین کی ہی پس جسنے پڑھی یہ مغفرت کی گئی اُسکی اور تھے سلف صالح پڑھتے اُسکو کہا ایک

جماعت علما کی ہے ذکر کہ روایت کی گئیں ہیں اس نماز کی چار رکعتیں بھی اور دو بھی پس اقل اسکی دو رکعت ہیں اور اکثر میں اور روایت کی گئیں ہیں اسمیں حدیثیں بہت ۔ح ع ﴿ وعنها قالت ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء قط فدخل علي الا صلى اربع ركعات او ست ركعات رواه ابو داود ﴾ اور روایت ہے انہیں عائشہؓ سے کہ کہا نہیں نماز پڑھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کی کبھی پھر آئے ہوں نزدیک میرے مگر نماز پڑھتے چار رکعتیں یا چھ رکعتیں روایت کی یہ ابو داؤد نے ف چار رکعتیں یعنے دو رکعتیں سنت موکدہ اور دو مستحب اور او ست رکعات میں لفظ او کا احتمال رکھتا ہے کہ شک کے لیے ہو یا تنویع کے لیے ہو اور مشہور روایتوں میں بعد عشاء کے دو رکعتیں آئی ہیں اور بعضی روایتوں میں چار بھی آئی ہیں اور چھ رکعتیں سوائے اس حدیث کے نہیں آئی ہیں واللہ اعلم اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے پہلے عشاء کے چار رکعتیں ہوتا ہے گویا کہ تہجد پڑھی اس رات اور جو کوئی پڑھتا ہے چار رکعت بعد عشاء کے ہوتا ہے گویا کہ پڑھیں چار رکعتیں لیلۃ القدر میں رواہ سعید بن منصور موقوفاً ح ع ح ﴿ وبرہان شرح مواہب الرحمن ﴿ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادبار النجوم الركعتان قبل الفجر وادبار السجود الركعتان بعد المغرب رواه الترمذي ﴾ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد ساتھ تسبیح ادبار النجوم کے دو رکعتیں فجر کے پہلے کی ہیں یعنے سنتیں فجر کی اور مراد ساتھ تسبیح ادبار السجود کے دو رکعتیں مغرب کے بعد کی ہیں روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے سورہ طور کے اخیر میں جو آیا ہے وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن اللیل فسبحه وادبار النجوم یعنے اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف رب اپنے کے جبکہ کھڑا ہو تو اور کچھ رات کو پس تعریف کر اسکی اور وقت پیٹھ پھیرنے ستاروں کے پس فرمایا کہ مراد ادبار النجوم سے یعنے تسبیح کرنے سے وقت پیٹھ پھیرنے ستاروں کے مراد سنتیں فجر کی ہیں اور یہ جو آیا ہے وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن اللیل فسبحه وادبار السجود یعنے اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے ڈوبنے کے اور کچھ رات کو پس پاکی بیان کر اسکی اور پیچھے سجود کے پس سجود سے مراد اس آیت میں فرض مغرب کی ہیں اور ادبار السجود سے یعنے تسبیح کرنے سے پیچھے سجود کے سنتیں مغرب کی ہیں ح

## الفصل الثالث فصل سیوم

﴿ عن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اربع قبل الظهر بعد الزوال تحسب بمثلهن في صلوة السحر وما من شيء الا وهو يسبح الله تلك الساعة ثم قرأ يتفيؤ ظلاله عن اليمين والشمائل سجدا لله وهم داخرون رواه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان ﴾ روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا سنا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے چار رکعتیں پہلے ظہر کے پیچھے دوپہر کے یعنے نماز فی الزوال یا سنتیں ظہر کی حساب کی جاتی ہیں اور برابر رکھی جاتی ہیں یعنے فضیلت اور ثواب میں ساتھ چار رکعت کے کہ نماز تہجد میں پڑھی جاویں یعنے تہجد کی چار رکعت کا سا ثواب ہوتا ہے انکا اور نہیں کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہے اللہ کو اس وقت پھر پڑھی یہ آیت پھرتے ہیں سائے ہر چیز کے داہنے طرف سے اور بائیں طرف سے اور سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور وہ ذلیل ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف حضرت نے واسطے رغبت دلانے کے اس نماز پر اور بطور دلیل کے دعوی پر آیۃ مذکورہ پڑھی اور مراد سجدہ سے تابعداری ہے خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سب تابعدار اسکے جھکتے ہیں اس بات میں کہ پیدا کیا جسکے لیے ح ع ح ﴿ وعن عائشة قالت ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد العصر عندي قط متفق عليه وفي رواية للبخاري قالت والذي ذهب به ما تركهما حتى لقي الله ﴾ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا نہیں چھوڑیں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پیچھے عصر کے نزدیک میرے یعنے میرے گھر میں کبھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں یہ ہے کہ کہا عائشہؓ نے کہ قسم ہے اس ذات کی کہ روح قبض کی حضرت کی نہیں چھوڑیں حضرت نے یہ دونوں رکعتیں یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سے ف یہ دو رکعتیں پڑھنی حضرت کی خصوصیات سے تھیں کہ حضرت ہی کو پڑھنی جائز تھیں اور کو عصر کے بعد نفل پڑھنی درست

نہین کہ بہت حدیثین اسکی منع مین بھی وارد ہوئی ہین ع * (وعن المختار بن فلفل قال سألت انس بن مالک عن التطوع بعد العصر
فقال کان عمر یضرب الایدی علی صلوٰۃ بعد العصر وکنا نصلی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد غروب الشمس قبل صلوٰۃ
المغرب فقلت له اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہما قال کان یرانا نصلیہما فلم یأمرنا ولم ینہنا رواہ مسلم) اور روایت ہی مختار بن فلفل
سے کہا پوچھا مین نے انس بن مالک سے حال نفل کا پیچھے عصر کے پس کہا تھے حضرت عمرؓ مارتے تھے اُسکے ہاتھون کو کہ نیت باندھتا نماز کی
پیچھے نماز عصر کے یعنے منع کرتے تھے لوگون کو بعد عصر کے نماز پڑھنے سے اور تھے ہم پڑھتے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اور رکعتین پیچھے
غروب ہونے آفتاب کے پہلے نماز مغرب کے پس کہا مین نے انس کو کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ان دونون رکعتون کو کہا کہ تھے
دیکھتے ہمکو نماز پڑھتے پس نہ حکم فرماتے ہمکو اور نہ منع کرتے ہمکو روایت کی یہ مسلم نے ف نہ حکم فرماتے نہ منع فرماتے اس سے تقریر حضرتؐ کی ثابت
ہی یعنے حضرتؐ نے روا رکھی اور خلفاے راشدین ان دونون رکعتون کے قائل نہین تھے پس اقتدا انکا کافی ہی اور اکثر فقہا بھی منع کرتے ہین
اسلیے کہ لازم آتی ہی اسکے پڑھنے مین تاخیر مغرب کی ع * (وعن انس قال کنا بالمدینۃ فاذا اذن المؤذن لصلوٰۃ المغرب ابتدروا السواری
فرکعوا رکعتین حتی ان الرجل الغریب لیدخل المسجد فیحسب ان الصلوٰۃ قد صلیت من کثرۃ من یصلیہما رواہ مسلم) اور روایت ہی انس سے کہا
تھے ہم مدینہ مین پس جسوقت اذان دیتا اذان دینے والا واسطے نماز مغرب کے دوڑتے یعنے بعض صحابہ یا تابعین طرف ستونون کے پس پڑھتے دو رکعت
یہانتک کہ آدمی مسافر آتا مسجد مین پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑھ چکے بسبب کثرت اُن لوگون کے کہ پڑھتے نماز دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے ف
یعنے گمان کرتے کہ فرض مغرب کی لوگ پڑھ چکے ہین اور اسکی سنتین پڑھ رہے ہین اور کہا طیبی شافعی نے کہ اس حدیث مین دلیل ظاہر ہی اوپر
اثبات ان دونون رکعتون کے انتہی اور کہا ملا علی قاری حنفی نے کہ نہین شک ہی کہ یہ تھا نادر اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجیل کرتے تھے
واسطے نماز مغرب کے اجماعًا اور لازم آتی ہی اس سے تاخیر مغرب کی بلکہ خروج اسکا وقت سے نزدیک بعضے علما کے پس شاید کہ واقع ہوا ہو بعض
سے ایک وقت مین یا تھی یہ نماز پہلے پھر چھوڑ دیا اسکو جیسے کہ کہا بعضون نے (وعن مرثد بن عبد اللہ قال اتیت عقبۃ الجہنی فقلت الا اعجبک
من ابی تمیم یرکع رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب فقال عقبۃ انا کنا نفعلہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت فما یمنعک الآن قال الشغل
رواہ البخاری) اور روایت ہی مرثد بن عبد اللہ تابعی سے کہا آیا مین عقبہ جہنی صحابی کے پاس پس کہا مین نے کیا نہ تعجب مین ڈالون مین تجکو
فعل ابی تمیم تابعی کے سے کہ پڑھتا ہی دو رکعتین پہلے نماز مغرب کے پس کہا عقبہ نے تحقیق تھے ہم یعنے گروہ صحابہ یعنے ہم انکے پڑھتے یہ نماز بیچ
زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے کبھی کبھی کہا مین نے کس چیز نے منع کیا تجکو اب کہا شغل دنیا نے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی
اشارہ ہی طرف مباح ہونے اس نماز کے ورنہ شغل نہ مانع ہوتا صحابی کو سنت سے ع * (وعن کعب بن عجرۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشہل فصلی فیہ المغرب فلما قضوا صلاتہم راٰہم یسبحون بعدہا فقال ہذہ صلوٰۃ البیوت رواہ ابو داود وفی روایۃ الترمذی
والنسائی قام ناس یتنفلون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بہذہ الصلوٰۃ فی البیوت) اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے کہا کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم آئے مسجد بنی عبد الاشہل کی مین کہ ایک قبیلہ تھا انصار مین سے پس پڑھی انہین نماز مغرب یعنے فرض و سنت پس جب پڑھ چکی
یعنے بعض قوم اپنی نماز فرض دیکھا انکو حضرتؐ نے کہ پڑھتے ہین نفل یعنے سنتین مغرب کی بعد نماز مغرب کے پس فرمایا کہ یہ یعنے سنت مغرب کی
یا مطلق نوافل نماز گھر مین پڑھنے کی ہی روایت کی یہ ابو داود نے اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کے یون ہی کہ کھڑے ہوے لوگ نفل پڑھنے
لگے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم پکڑو پڑھنا اس نماز کا گھرون مین ف یہ نوافل نماز گھرون کی ہی یعنے افضل ہی پڑھنا

انکا گھرون مین اسلیے کہ دور تر ہی ریا سے اور قریب تر ہی طرف اخلاص کے اور گھرون مین برکت ہوتی ہی اور ظاہر اسی ہی کہ یہ حکم اسکے لیے ہی کہ اراد
کرتا ہی پھرنے کا طرف گھر اپنے کے بخلاف اعتکاف کرنے والے کے مسجد مین کہ وہ پڑھے مسجد ہی مین اور نہین کراہت ہی بالاتفاق جاننا چاہیے
کہ افضل یہ ہی کہ نماز نفل سوائے فرضون کے گھر مین ادا کرے اور اسی طرح تھا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر کسی سبب یا عذر سے ہوا ہو تو خیر
خصوصًا سنت مغرب کی کہ اکثر گھر ہی مین پڑھتے اور بعضے علما نے کہا ہی کہ اگر سنتین مغرب کی مسجد مین ادا کرے سنت سے واقع نہین ہوتین اور
بعضون نے کہا ہی گنہگار ہوتا ہی اور جمہور اسپر ہین کہ گنہگار نہین ہوتا اور امر استحباب کے لیے ہی اور حاشیہ ہدایہ کے بیچ جامع صغیر سے لکھا ہی کہ اگر نماز
مغرب کی مسجد مین ادا کرے اگر ڈرتا ہی کہ بعد پھرنے کے گھر مین شغل پیش آویگا کہ مانع ہوگا سنت پڑھنے سے پس صحن مسجد مین ادا کرے اور اگر
یہ ڈر نہین ہی افضل یہ ہی کہ گھر مین جا کر پڑھے ع ح * (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دراز کرتے قراۃ کو بیچ
کبھی دونون رکعتون مین پیچھے مغرب کے یہانتک کہ متفرق ہوتے اہل مسجد روایت کی یہ ابو داود نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنتین
مغرب کی حضرت مسجد مین پڑھتے تھے پس محمول کسی سبب اور عذر پر ہی کہ گھر مین جانے سے مانع آیا مسجد مین پڑھین اور ظاہر تر یہ ہی کہ حمل
کیا جاوے بیان جواز پر یعنے اسلیے پڑھین کہ لوگ معلوم کرلین کہ جائز یون بھی ہی یا اعتکاف مین پڑھی ہون اور احتمال ہی کہ گھر مین پڑھی ہون
اور گھر متصل مسجد کے تھا کہ دروازہ طرف مسجد کے تھا ابن عباس نے حضرت کو سامنے سے پڑھتے دیکھا ہو اور بیان اسکا کیا ہو اور ظاہر یہ ہی
کہ درازگی قراۃ کی بھی کبھی ہوتی ہو اسلیے کہ ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونون رکعتون مین قل یا اور قل ہو اللہ پڑھتے تھے
ح ع * (وَعَنْ مَكْحُولٍ يَبْلُغُ بِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ
صَلٰوتُهُ فِي عِلِّيِّينَ مُرْسَلًا) اور روایت ہی مکحول تابعی سے کہ پہونچاتا ہی اس حدیث کو حضرت تک یعنے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو شخص کہ نماز پڑھے پیچھے مغرب کے پہلے بولنے کے یعنے پہلے بولنے کلام دنیا کے دو رکعتین اور ایک روایت مین چار رکعتین بلند
کیجاتی ہی نماز اسکی علیین مین روایت کی یہ مکحول نے بطریق ارسال کے ف بعد مغرب کے یعنے مغرب کے فرضون کے بعد یا سنتون کے
بعد اور دو رکعتین یعنے سنتین مغرب کی یا سوائے انکے اور چار رکعتین دو ان مین سے سنت مغرب کی اور دو سوائے انکے یا چارون سوائے سنتون
کے پس یہ دو یا چار کہ سوائے سنتون کے ہون انکو صلوۃ الاوابین کہتے ہین اور بلند کیجاتی ہی نماز اسکی یعنے نفل اسکی یا فرائض سمیت علیین مین
یہ کنایہ ہی کمال قبول ہونے اس نماز کے سے اور بہت ثواب اسکے سے اور علیین نام ایک مقام کا ہی ساتوین آسمان پر کہ اسمین ارواحین مومنون
کی جاتی ہین اور عمل انکے لکھے جاتے ہین ع * (وَعَنْ حُذَيْفَةَ نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَقُولُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوبَةِ
رَوَاهُمَا رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہی حذیفہ سے مانند اسکے اور زیادہ کیا پس تھے حضرت فرماتے
جلدی پڑھو دو رکعتین پیچھے مغرب کے یعنے سنتین اسکی اسلیے کہ تحقیق وہ دونون اٹھائی جاتی ہین ساتھ فرضون کے روایت کیا ان دونون
کو رزین نے اور روایت کی بیہقی نے یہ زیادتی حذیفہ سے مانند اسکے شعب الایمان مین ف اسلیے کہ دونون رکعتین اٹھائی جاتی ہین
علیین مین پس جلدی پڑھو بغیر فاصلے کے فرضون سے تا ملائکہ عمل لیجانے والے منتظر نہون اور ظاہر یہ ہی کہ بعد اسکے پڑھنا دعا کا یا ذکر کا کہ
صحیح ہوا ہی پڑھنا اسکا بعد فرضون کے منافی تعجیل کے نہین یا یون کہنا چاہیے کہ پڑھنا اسکا بعد دونون رکعتون کے منافی تعجیل کے نہین
لیکن یہان ایک اور شبہ آتا ہی کہ فضیلت ان دونون رکعتون کے پڑھنے کی گھر مین ثابت ہوئی ہی پس اگر گھر دور ہو تو جلدی نہین ہو سکتی

پس اس صورت میں کیا کرے جواب یہ ہو کہ ظاہر یہ ہو کہ گھر اختیار کرے گا کیونکہ اُسکی نسبت ہو زیادہ اولیٰ ہے ۔ (وعن عمر بن عطاء
قال ان نافع بن جبیر ارسلہ الی السائب یسألہ عن شیء راٰہ منہ معاویۃ فی الصلوۃ فقال نعم صلیت معہ الجمعۃ فی المقصورۃ فلما سلم
الامام قمت فی مقامی فصلیت فلما دخل ارسل الی فقال لا تعد لما فعلت اذا صلیت الجمعۃ فلا تصلہا بصلوۃ حتی تکلم او تخرج
فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا بذلک ان لا توصل بصلوۃ حتی نتکلم او نخرج رواہ مسلم) اور روایت
ہو عمر بن عطا تابعی سے کہ کہا تحقیق نافع بن جبیر تابعی نے بھیجا اسکو یعنے عمر کو طرف سائب صحابی کے کہ پوچھے اُن سے اس چیز کو جو
کہ دیکھا اسکو اُنسے معاویہ نے نماز میں پس کہا سائب نے کہ ہان نماز پڑھی میں نے ساتھ معاویہ کے جمعہ کی بیچ مقصورہ کے پس جبکہ سلام پھیرا امام نے
کھڑا ہوا میں بیچ مقام اپنے کے یعنے جہان جمعہ پڑھا تھا پس نماز پڑھی میں نے یعنے سنتیں جمعہ کی بغیر اسکے کہ فرق کرون بیچ فرض اور سنت میں کچھ
پس جبکہ داخل ہوئے معاویہ گھر میں بھیجا ایک شخص کو طرف میرے پس کہا پھر نکرنا یہ کام کہ کیا تو نے یعنے نماز نفل فرضوں کی جگہ بغیر فرق کے یعنے
جسوقت کہ پڑھے تو نماز جمعہ کی پس نہ ملا اُسکو ساتھ اور نماز کے یعنے نماز نفل ہو یا قضا یہانتک کہ بولے تو یا نکلے تو یعنے مسجد سے اسلیے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہمکو ساتھ اسکے یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوا بیان اُسکا یہ ہو کہ نہ ملاوین ہم نماز کو ساتھ نماز دوسری کے یہانتک کہ بولین ہم روایت
کی یہ مسلم نے ف جسوقت کہ پڑھے تو نماز جمعہ کی یہ بطور مثال کے فرمایا اسلیے کہ سوائے جمعہ کے اور نماز کا بھی یہی حکم ہو کہ فرض کے ساتھ نفلوں کو
ملا کر نہ پڑھے چنانچہ مؤید ہو اسکی حدیث جو معاویہ نے ذکر کی اور مقصورہ نام ہو ایک جگہ کا کہ مسجد میں بنا دیتے تھے واسطے نماز پڑھنے بادشاہ کے
اور یہانتک کہ بولے تو یعنے کسی آدمی سے کلام کرے تو پس اس سے حاصل ہو جاتا ہو فرق اور ذکر اللہ کرنے سے فرق نہیں حاصل ہوتا یا نکلے
تو یعنے مطلقا نکلے کہ سرک جاوے فرضوں کی جگہ سے ۔ ع ۔ (وعن عطاء قال کان ابن عمر اذا صلی الجمعۃ بمکۃ تقدم فصلی رکعتین ثم یتقدم فیصلی
اربعا واذا کان بالمدینۃ صلی الجمعۃ ثم رجع الی بیتہ فصلی رکعتین ولم یصل فی المسجد فقیل لہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ رواہ
ابو داود وفی روایۃ الترمذی قال رأیت ابن عمر صلی بعد الجمعۃ رکعتین ثم صلی بعد ذلک اربعا) اور روایت ہو عطا سے کہ کہا تھے ابن عمر
جسوقت کہ پڑھ چکتے نماز جمعہ مکہ میں آگے بڑھتے پھر پڑھتے دو رکعتین پھر آگے بڑھتے پھر پڑھتے چار رکعتین اور جسوقت کہ ہوتے مدینہ میں پڑھتے نماز جمعہ پھر پھرتے
طرف گھر اپنے کے پھر پڑھتے دو رکعتین اور نہ پڑھتے مسجد میں پس کہا گیا واسطے اُنکے کہ کیون گھر میں پڑھتے ہیں نہ مسجد میں پس کہا تھے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کرتے یہ روایت کی یہ ابو داود نے اور ترمذی کی روایت میں ہو کہ کہا عطا نے دیکھا میں نے ابن عمر کو پڑھتے پیچھے جمعہ کے دو رکعتین
پھر پڑھتے پیچھے اُسکے چار رکعتین ف آگے بڑھ جانا بمنزلہ نکلنے کے تھا جیسے کہ قول معاویہ میں مذکور ہوا اور لکھا ہو علما نے کہ شاید فرق درمیان مکہ
اور مدینہ کے اسلیے تھا کہ گھر ابن عمر کا مدینہ میں نزدیک مسجد کے تھا وہان بحسب سنت کے گھر میں پڑھتے اور مکہ میں مسافر تھے اور مکان حرم میں
تھا نہیں آگے بڑھنے کو قائم مقام گھر کے کیا اور زیادتی نماز کی مکہ میں یعنے چھ رکعت اسلیے تھی کہ وہان زیادہ ثواب ہوتا ہو اور سنت نزدیک ابو حنیفہ
کے بعد جمعہ کے چار ہیں چنانچہ ملا علی قاری نے بیچ اس جملہ کے کہ پڑھتے پیچھے جمعہ کے دو رکعتین پھر پڑھتے پیچھے اُسکے چار رکعتین لکھا ہو کہ
پہلے دو پڑھا کرتے تھے بعد اسکے چار پڑھنے لگے یعنے دو اور زیادہ کر لیں انہیں دو رکعتوں میں اسلیے کہ ثابت ہوئی انہیں نزدیک انکے حدیث
انتہی اور صاحبین کے نزدیک سنت بعد جمعہ کے چھ رکعتیں ہیں اول چار پھر دو ۔ باب صلوۃ اللیل ۔ باب ہو بیچ بیان نماز رات کے
یعنے تہجد وغیرہ نماز رات کی میں حضرت سے روایتیں مختلفہ آئی ہیں جو قسم انہیں سے اختیار کرے بزرگی اتباع کی پاویگا اور اگر کبھی کسی طرح
پڑھے کبھی کسی طرح بہت مناسب ہو اور موافق تر ہو ساتھ سنت کے ۔ اور رکعتیں اُسکی تیرہ بھی اور گیارہ بھی اور نو بھی اور سات بھی آئی ہیں اور یعنے

علما نے پانچ بھی کہی ہیں اور تیرہ سے زیادہ ثابت نہیں پس بعضوں نے فجر کی سنت سمیت کہی ہیں اور بعضوں نے بغیر اسکے بہت صحیح قول یہی ہے اور کبھی وتر ساتھ ایک رکعت کے اور کبھی ساتھ تین رکعتوں کے اور بعضی روایتوں میں عدد وتر کو داخل اسکے گنا ہے اور بعضی میں خارج اور بعضی میں اطلاق کیا ہے وتر کو ایک رکعت پر اور بعضی میں تین پر تا پانچ اور سات اور بعضی میں تمام نمازات کو وتر کہا ہے ۵ ع

الفصل الاول

فصل پہلی (عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلوٰۃ العشاء الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یسلم من کل رکعتین ویوتر بواحدۃ فیسجد السجدۃ من ذلک قدر ما یقرأ احدکم خمسین آیۃ قبل ان یرفع رأسہ فاذا سکت المؤذن من صلوٰۃ الفجر وتبین له الفجر قام فرکع رکعتین خفیفتین ثم اضطجع علی شقہ الایمن حتی یأتیہ المؤذن للاقامۃ فیخرج متفق علیہ) روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یعنے اکثر درمیان اسکے کہ فارغ ہوں نماز عشا سے فجر تک گیارہ رکعتیں سلام پھیرتے ہر دو رکعت پر اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے پھر کرتے سجدہ اس رکعت میں قدر اس چیز کے کہ پڑھے ایک شخص پچاس آیتیں پہلے اس سے کہ اٹھاتے سر اپنا پس جسوقت کہ چپ ہوتا مؤذن اذان دینے نماز فجر کی سے اور ظاہر ہوتی واسطے انکے فجر یعنے روشنی ہوتی کھڑے ہوتے پس پڑھتے دو رکعتیں ہلکی یعنے سنتیں فجر کی پھر لیٹتے اپنی داہنی کروٹ پر یہانتک کہ آتا آنحضرتؐ کے پاس اذان دینے والا واسطے تکبیر کے یعنے اذن چاہتا واسطے تکبیر کے پس نکلتے نماز کے لیے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے یعنے وہ رکعت ملی ہوئی ہوتی تھی پہلے اور پرکے دوگانہ سے یہ کہا ابن ملک نے اور ابن حجر شافعی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اقل وتر کی ایک رکعت ہے علٰحدہ اور سلام پھیرنا ہے ہر دوگانہ پر اور یہی مذہب ہے تینوں اماموں کا اور پھر سجدہ کرتے الخ ظاہر مراد یہ ہے کہ ہر ایک سجدہ ان رکعتوں کا بقدر مذکور کے کرتے یا یہ مراد ہے کہ ایک سجدہ وتر کے سجدوں میں سے یا سب سجدے اسکے اسقدر کرتے تھے اور یہ جو بعضے شہروں میں بعد وتر کے دو سجدے کرتے ہیں ساتھ کیفیت معروف کے اور بعضی روایات ضعیفہ فقہ کی میں بھی فضیلت انکی واقع ہوئی ہے کچھ اصل انکی حدیثوں سے ثابت نہیں اور نہیں وارد ہوئیں انہیں روایات فقہیہ مختار اور عمل نہیں ہے اوپر حرمین شریفین میں بھی بلکہ تمام شہروں عرب کے میں اور ایک حدیث اس باب میں روایت کی گئی ہے کہ حکم کیا ہے ساتھ وضعی ہونے اسکے کے اور نہیں گیا ہے کوئی امام مذاہب اربعہ سے نہ ساتھ سنت ہونے انکے کے نہ ساتھ مستحب ہونے انکے کے اور اکثر حنفیہ دیار عرب کے جانتے ہی نہیں انکو اور بعضوں نے نقل کی ہے کراہت انکی اور سنتیں فجر کی ہلکی پڑھتے کہ انمیں قل یا اور قل ہو اللہ پڑھتے اور لیٹتے سنتوں کے بعد اسلیے کہ بسبب قیام رات کے رنج اٹھاتے تھے اس سے استراحت ہووے اور فرض بہ نشاط ادا ہوں پس مختار یہ ہے کہ لیٹنا مستحب ہے ۵ ح ع ۵ (وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کنت مستیقظۃ حدثنی والا اضطجع رواہ مسلم) اور روایت کی ہے انہیں سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پڑھ چکتے دو رکعتیں سنتیں فجر کی پس اگر ہوتی میں جاگتی بات کرتے مجھ سے اور اگر میں سوتی ہوتی لیٹ رہتے روایت کی یہ مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ فرق کرنا درمیان سنتوں صبح کے اور فرضوں کے جائز ہے اور دلیل ہے اسپر کہ باتیں کرنی ساتھ اہل کے مستحب ہیں انتہی یعنے جو کہتا ہے کہ کلام کرنا درمیان سنت اور فرض کے باطل کر دیتا ہے نماز کو یا اسکے ثواب کو پس قول اسکا باطل ہے لیکن ہاں اسمیں شبہہ نہیں کہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام آخرت کا ہوتا تھا اور کلام دنیا کا بلاشبہہ خلاف اولی ہے ہمیشہ خصوصاً دو نمازوں میں اسلیے کہ حکمت بیچ مقرر ہونے سنت کے یہ ہے کہ مستعد ہووے بسبب اسکے واسطے کمال حالت کے اور دور ہووے غفلت سے پھر داخل ہووے فرضوں میں ساتھ کمال حضور کے اور لذت کے کذا ذکر علی اور حضرت شیخؒ نے لکھا ہے کہ مکروہ رکھا ہے بعضے علما نے اصحاب وغیرہ میں سے کلام کرنا بعد طلوع فجر کے تا ادا کرنے

نماز فجر کے مگر جو کہ ذکر اللہ تعالیٰ کا ہو یا کلام ضروری ہو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے اسحٰق اور احمد کا اور کلام کرنا حضرتؐ کا اسی قبیلہ کا تھا چنانچہ قول حضرت عائشہؓ کا کہ اِنْ کَانَتْ لَہٗ اِلیٰ حَاجَۃٌ کَلَّمَنِیْ مشعر ہے ساتھ اسکے (وَعَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھ چکتے دو رکعتیں سنتیں فجر کی لیٹتے داہنی کروٹ اپنی پر یعنے رو بقبلہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً مِنْہَا الْوِتْرُ وَرَکْعَتَا الْفَجْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انھیں عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات کو تیرہ رکعتیں انھین در بھی ہوتے اور دو رکعتیں سنتیں فجر کی روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے تین رکعتیں اُن میں سے وتر کی ہوتی تھیں یہ اسلیے کہا کہ افضل سب ہون کے نزدیک یہی ہے اور ترمذی نے بھی شمائل میں ایک روایت حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے ثم یصلی ثلثا یعنے پھر پڑھتے تین رکعتیں اور مسلم میں ثم اوتر بثلاث آیا ہے یعنے پھر وتر پڑھتے تین رکعتیں اور تیرہ رکعتیں جو رات کی نماز کی کہیں اور دو رکعتیں سنتیں فجر کی بھی انھیں میں گنی گئیں تو واسطے قریب ہونے تہجد کے ساتھ اُنکے اور اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی گیارہ رکعتیں تھیں مع وتر کے جیسا کہ اور روایتوں میں آیا ہے ع ح (وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً سِوٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے احوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو پس کہا کبھی سات رکعتیں تھیں اور کبھی نو اور کبھی گیارہ سوائے دو رکعت فجر کے روایت کی یہ بخاری نے ف سوائے دو رکعت فجر کے ظاہر یہ ہے کہ یہ متعلق ساتھ احدی عشرۃ کے ہے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ تیرہ رکعتیں مع دو رکعتوں سنت فجر کے ہوتی تھیں کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے ایک روایت میں جو آیا ہے کہ پندرہ رکعتیں بھی پڑھی ہیں وہ محمول ہے اسپر کہ دو رکعتیں سنت فجر کو بھی اسی میں گنا ہے یعنے تیرہ تہجد کی تھیں اور دو سنت فجر کی باوجود اسکے مانع نہیں ہے اس سے کہ ہوں رکعتیں حضرت کے تہجد کی بارہ اور تین وتر کی چنانچہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث کہ جب غالب ہوتیں آنکھیں حضرت کی اور سو جاتے تہجد اپنے سے پڑھتے دن کو بارہ رکعتیں (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ لِیُصَلِّیَ افْتَتَحَ صَلٰوتَہٗ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے رات کو تاکہ نماز پڑھیں یعنے تہجد کی شروع کرتے نماز اپنی ساتھ دو رکعتوں ہلکی کے روایت کی یہ مسلم نے ف کتاب ازہار میں لکھا ہے کہ مراد ساتھ دو رکعتوں کے دو رکعتیں وضو کی ہیں مستحب ہے انمیں تخفیف اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں تہجد ہی میں کی ہوتی تھیں کہ قائم مقام تحیۃ الوضو کی تھیں اسلیے کہ وضو کے پیچھے نماز علیحدہ نہیں ہے ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلْیَفْتَتِحِ الصَّلٰوۃَ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اٹھے ایک تمہارا یعنے نیند سے رات کو پس چاہیے کہ شروع کرے نماز ساتھ دو رکعتوں ہلکی کے روایت کی یہ مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ لَیْلَۃً وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَہَا فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَہْلِہٖ سَاعَۃً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُہٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَرَأَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَۃَ ثُمَّ قَامَ اِلَی الْقِرْبَۃِ فَاَطْلَقَ شِنَاقَہَا ثُمَّ صَبَّ فِی الْجَفْنَۃِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَیْنَ الْوُضُوْئَیْنِ لَمْ یُکْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰی فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِیْ فَاَدَارَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُہٗ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ وَکَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاٰذَنَہٗ بِلَالٌ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ وَکَانَ فِیْ دُعَآئِہٖ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَزَادَ بَعْضُہُمْ فِیْ

لِسَانِيْ نُوْرًا وَ ذَكَرَ وَ عَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا رات گذری مین نے یعنے رات کو رہا مین خردسالی مین نزدیک خالہ اپنی کے کہ میمونہ تھین ایک رات اور
نبی صلعم نزدیک اُنکے تھے یعنے اُنکی نوبت مین پس باتین کین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اہل اپنی کے یعنے میمونہؓ سے تھوڑی سی دیر
پھر سو رہے پس جب باقی رہی تہائی رات پچھلی یا کچھ اُسمین سے یعنے کم تہائی سے اُٹھ بیٹھے پس دیکھا طرف آسمان کے پس پڑھی یہ آیت تحقیق
بیچ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے اور اختلاف رات اور دن کے یعنے کبھی اندھیرا اور کبھی اُجالا کبھی گرمی کبھی جاڑا کبھی درازی کبھی کوتاہی البتہ
نشانیان ہین واسطے عقلمندون کے یہانتک کہ تمام کی سورت پھر کھڑے ہوئے طرف مشک کے پس کھولا بند اُسکا پھر ڈالا پانی پیالہ مین پھر کیا
وضو اچھا درمیان دو وضوؤن کے یعنے نہ بہت پانی بہایا کہ حد اسراف کو پہونچے اور نہ کم ڈالا کہ اعضا تر نہ ہووین بلکہ بیچ کے درجے کا اچھا
وضو کیا جیسے کہ راوی کہتا ہے نہ بہتایت کی پانی کی اور تحقیق پہونچایا پانی یعنے جہان فرض تھا پہونچانا پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی اور کھڑا ہوا
مین یعنے سوتے سے یا طرف مشک کے اور وضو کیا مین نے یعنے مانند وضو حضرت کے پھر کھڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا
کان میرا پھر پھیرا مجکو بائین طرف سے داہنی طرف اپنے پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت پھر لیٹ رہے اور سوئے یہانتک کہ خراٹے
لیے اور تھے حضرت جس وقت کہ سوتے خراٹے لیتے پس آگاہ کیا حضرت کو بلال نے ساتھ نماز کے یعنے ساتھ پہونچنے وقت معمولی نماز کے
اور تیار ہونے جماعت کے پس نماز پڑھی یعنے سنت اور نہ وضو کیا اور تھے بیچ دعا مانگی کے کہ درمیان سنت اور فرض کے پڑھتے یہ الفاظ
یا الٰہی گردان میرے دل مین نور یعنی نور ایمان اور یقین اور میری آنکھون مین نور اور میرے کانون مین نور اور داہنے میرے نور اور بائین میرے نور
اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور آگے میرے نور اور پیچھے میرے نور اور گردان اور پیدا کر واسطے میرے نور اور زیادہ کیا بعضے راویون
نے اور پیدا کر میری زبان مین نور اور ذکر کیا بعضے نے اور گردان پٹھے میرے مین نور اور گوشت میرے مین نور اور خون میرے مین نور اور
بالون میرے مین نور اور جلد میری مین نور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے اور گردان میری جان مین
نور اور بڑا کر واسطے میرے نور اور بیچ اور روایت مسلم کے یا الٰہی دے مجکو نور ف حضرت میمونہؓ بیوی تھین حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور
اس مین دلیل ہے اسپر کہ کلام کرنا بعد عشا کے مکروہ نہین جس وقت کہ ہو کلام آخرت سے یا قبیل نصیحت سے یا بطریق اختلاط کے گھر کے لوگون سے
اور پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت یہ تیرہ وتر سمیت ہونگی ولیکن سنتین فجر کی الگ ہین ان سے پس یہ مخالف ہے ساتھ حدیث عائشہؓ
کے کہ کہا دو رکعتین فجر کی داخل تیرہ مین تھین پس نماز حضرت کی مختلف تھی کبھی اسطرح کبھی اسطرح اور خراٹے لینے علامت ہین کشادگی دم آنے
کی جگہ کی اور صفائی قواے جسمانی کی اور دعاے مذکور اکثر مشایخ کے عمل مین ہے اور پڑھنا اسکا بعد تہجد کے بھی آیا ہے اور اسکو دعاے طویل کہتے ہین
شیخ امام شہاب الدین سہروردی نے عوارف مین لکھا ہے کہ نہ دیکھا مین نے کسی کو کہ مواظبت کی ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک اُسکے ایک برکت
ہوتی ہے اور یہ دعا دراز ہے اُسکے آخر مین یہ کلمات ہین جو کہ اس روایت مین مذکور ہوئے م ح ع (وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّاَ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ
ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيَقْرَاُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيٰتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور
روایت ہے انہین سے کہ تحقیق وہ سوئے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جاگے اور مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑھتے تھے یہ آیت
تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانون کے اور زمین کے یہان تک کہ ختم کی سورت پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی دو رکعت دراز کیا بیچ اُسکے کھڑے

رہنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پھر پھرے اور سوئے یہانتک کہ خراٹے لیئے پھر کیا یہ یعنے جو مذکور ہوا تین بار پھر رکعتون مین ہر بار ان تین
بارون سے مسواک بھی کرتے اور وضو بھی کرتے اور پڑھتے یہ آیتین پھر وتر پڑھے تین رکعتین روایت کی یہ مسلم نے **ف** یہ حدیث دلیل ہی
اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ مذہب ابو حنیفہ کا یہی ہی اور نہین مخالف ہین اسمین شافعی بھی اسلیئے کہ مکروہ ہی انکے نزدیک اقتصار
کرنا ایک رکعت پر ﴿ع﴾ (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ
صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ
اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا
أَرْبَعَ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَأَفْرَادِهِ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّأِ مَالِكٍ وَسُنَنِ أَبِي دَاوُدَ وَجَامِعِ الْأُصُولِ) اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سے
کہ انھون نے کہا البتہ دیکھتا ہونگا نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کو آجکی رات پس پڑھین دو رکعتین ہلکی پھر پڑھین دو رکعتین لمبی لمبی لمبی
پھر پڑھین دو رکعتین اور یہ دو کم تھین اُن دو رکعتون سے کہ پہلے اُن سے تھین پھر پڑھین دو رکعتین اور یہ دو کم تھین اُن دو سے کہ پہلے
اُن سے تھین پھر پڑھین دو رکعتین اور یہ دونون کم تھین اُن دونون سے کہ پہلے اُن سے تھین پھر پڑھین دو رکعتین اور یہ دونون کم تھین
اُن دونون سے کہ پہلے اُن سے تھین پھر وتر پڑھی پس یہ تیرہ رکعتین ہوئین روایت کی یہ مسلم نے قول زید کا پھر پڑھین دو رکعتین اور وہ
دونون کم تھین اُن سے کہ پہلے پڑھین چار بار ہی اسی طرح سے صحیح مسلم مین ہی اور افراد مسلم مین کتاب حمیدی سے اور کتاب موطا امام مالک
کی مین اور سنن ابو داؤد مین اور جامع الاصول مین **ف** پس یہ تیرہ رکعتین ہوئین اگر دو رکعتین خفیف داخل اس نماز مین نہ رکھین وتر
تین رکعت کا ہوگا اور اگر داخل رکھین ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر تر اول ہی ہی اور کتاب حمیدی کہ جمع بین الصحیحین ہی اسمین تین قسم کی حدیثین
ہین ایک تو متفق علیہ کہ بخاری اور مسلم دونون نے روایت کی ہین دوسری افراد بخاری کہ فقط بخاری نے روایت کی ہین اور تیسری افراد مسلم کہ
فقط مسلم ہی نے روایت کی ہین پس یہ عبارت یعنے ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما متن صحیح مسلم مین چار بار ہی اور کتاب حمیدی مین بھی
اسی طرح اور موطا اور سنن ابی داؤد اور جامع الاصول مین بھی اسی طرح مؤلف نے جو اس مبالغہ سے بیان کیا یہ رد ہی صاحب مصابیح پر کہ
انھنے اسکو تین بار ذکر کیا ہی کہ سب گیارہ رکعتین ہوتی ہین ﴿ع﴾ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ
صَلَاتِهِ جَالِسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا جب بڑی ہوئی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بھاری ہوا بدن مبارک
بسبب بڑھاپے کے تھی اکثر نماز نفل حضرت کی بیٹھے ہوئے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ
النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ آخِرُهُنَّ
حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تحقیق جانتا ہون مین اُن سورتون کو کہ آپس مین ایک مانند
دوسری کے ہین کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان اُنکے پھر ذکر کین بیس سورتین اول مفصل مین سے موافق جمع کرنے ابن مسعود
کے اور جمع کرتے حضرت اس طرح کہ پڑھتے دو سورتین ایک رکعت مین آخر اُنھین سورتون کی یعنے دو اخیر کی بیس مین سے حم الدخان اور عم
یتساءلون تھین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آپس مین مانند دوسری کے ہین یعنے درازگی اور کوتاہی مین آپس مین برابر ہین اور یعنے
مفصل کے باب القراۃ مین معلوم ہوئے کہ بموجب قول مشہور کے ابتدا اسکی سورۂ حجرات سے ہی تا آخر اور یہ سورتین کہ ایک مانند دوسری کے
ہین بموجب تالیف ابن مسعود کے کہ کلام اللہ جمع کیا تھا اُنکی تھین اور تفصیل ان بیس سورتون کی بیچ کتاب ابو داؤد کے مذکور ہی وہ اس

طرح سے ہی کہ پڑھتے پیغمبر خدا دو سورتین ایک رکعت مین سورۃ الرحمن اور نجم ایک رکعت مین اور اقتربت الساعۃ اور الحاقۃ ایک رکعت مین اور طور اور ذاریات ایک رکعت مین اور اذا وقعت الواقعۃ اور سورۂ نون ایک رکعت مین اور سأل سائل اور والنازعات ایک رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس ایک رکعت مین اور مدثر اور مزمل ایک رکعت مین اور ہل اتی اور لا اقسم بیوم القیمۃ ایک رکعت مین اور عم یتساءلون اور مرسلات ایک رکعت مین اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت مین کہا ابو داؤد نے یہ ہی موافق جمع کرنے ابن مسعود کے انتہی اور آخر اس حدیث کا منافی ہی بظاہر حدیث متفق علیہ کے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ تقدیر یون ہی کہ آخر مین سورتون کی حم الدخان اور ہم شکل اسکے جو اذا الشمس کورت ہی اور عم یتساءلون اور ہم شکل اسکے جو والمرسلات ہی واللہ اعلم اور اجماع ہی علما کا اوپر کہ نہ پڑھا جاوے کلام اللہ مگر جس طرح کہ مرتب ہی اب اور چھوٹون کو درست ہی کہ پڑھین اخیر کی طرف سے واسطے ضرورت تعلیم کے اور اگر نماز مین پڑھے غیر مرتب تو خلاف اولی ہی اور بعضون نے کہا مکروہ ہی یہی مذہب امام احمد کا ہی اور اگر پہلی رکعت مین سورۂ ناس پڑھے تو دوسرے مین کیا پڑھے کہا ابو حنیفہ نے کہ وہی پھر پڑھے اور کہا شافعی نے کہ شروع کرے اول بقرہ سے مفلحون تک یہ امام ابو حنیفہؒ سے بھی منقول ہی اور اظہر یہی ہی ط ع ت + الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ وَکَانَ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثَلٰثًا ذُوالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَاَ الْبَقَرَۃَ ثُمَّ رَکَعَ فَکَانَ رُکُوْعُہٗ نَحْوًا مِّنْ قِیَامِہٖ فَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَکَانَ قِیَامُہٗ نَحْوًا مِّنْ رُکُوْعِہٖ یَقُوْلُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَکَانَ سُجُوْدُہٗ نَحْوًا مِّنْ قِیَامِہٖ فَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَکَانَ یَقْعُدُ فِیْمَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِہٖ وَکَانَ یَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ قَرَاَ فِیْہِنَّ الْبَقَرَۃَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَۃَ اَوِ الْاَنْعَامَ شَکَّ شُعْبَۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہی حذیفہ سے یہ کہ اُسنے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے رات کو پس تھے کہتے یعنے بعد نیت قلبی کے اللہ بڑا ہی تین بار اور کہتے صاحب ملک کا اور غلبہ کا اور بڑائی کا اور بزرگی کا پھر سبحانک اللہم پڑھتے پھر پڑھتے سورۂ بقرہ پھر رکوع کیا پس تھا اندازہ رکوع اُنکے کا مانند یعنے قریب قیام اُنکے کے پس تھے کہتے اپنے رکوع مین پاک ہی رب میرا بڑا پھر اُٹھایا سر اپنا رکوع سے پھر تھا کھڑا رہنا اُنکا یعنے قومہ قریب رکوع اُنکے کے کہتے یعنے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کے میرے رب ہی کے لیے سب تعریف ہی پھر سجدہ کیا پس تھی مقدار سجدے اُنکے کی قریب قومہ اُنکی کے پس تھے کہتے سجدے اپنے مین پاک ہی رب میرا بلند پھر اُٹھایا سر اپنا سجدے سے اور تھے بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے قریب سجدے اپنے کے اور تھے کہتے یعنے جلسے مین اے رب میرے بخش واسطے میرے اے رب میرے بخش واسطے میرے پس پڑھین چار رکعتین پڑھین اُن مین بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا انعام شک کیا شعبہ نے کہ راوی حدیث کا ہی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف تھا رکوع قریب قیام کے یعنے جیسے قیام کو قدر معمولی سے دراز کیا ایسے ہی رکوع کو بھی مقدار معمولی سے دراز کیا نہ یہ کہ حقیقۃً مقدار رکوع کی قریب قیام کے تھی اور کبھی دونون برابر بھی ہوتے تھے جیسے کہ نسائی نے حدیث عوف بن مالک کی سے روایت کیا ہی اور لفظ رب اغفرلی جو دو بار کہا احتمال ہی کہ دو بار کہتے ہون اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد بہت کہنا اُسکا ہو ط ح ع (وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰیَاتٍ لَّمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَۃِ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کرے ساتھ دس آیتون کے نہین لکھا جاتا غافلین سے یعنے نہین لکھا جاتا نام اُسکا صحیفہ غافلین مین اور جو کوئی قیام کرے ساتھ سو آیتون کے لکھا جاتا ہی فرمان برداری کرنے والون سے اور جو کوئی قیام کرے ساتھ ہزار

آیتون کے لکھا جاتا ہی بہت ثواب لینے والون سے روایت کی یہ ابو داود نے ف قیام کرے ساتھ دس آیتون کے یعنے پڑھے دس آیتین اپنی نماز مین سو چکر اور ٹھہر ٹھہر کر اور کہا ابن حجر نے کہ پڑھے انکو دو رکعتون مین یا زیادہ مین اور ظاہر سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مراد یہ ہی کہ سواے سورۂ فاتحہ کے دس آیتین ہون انتہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ ثواب حاصل ہوتا ہی ساتھ پڑھنے فاتحہ کے کہ سات آیتین ہین اور تین آیتین اور کہ ادنی درجہ قراءۃ نماز کی ہین اور سنے قانتین کے ہین مواظبت کرنے والے طاعت پر یا دراز کرنے والے قیام کو عبادت مین اور طیبی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ حدیث مطلق ہی مقید نہین نہ ساتھ نماز کے نہ ساتھ رات کے یعنے جب پڑھیگا یہی ثواب پاویگا اور ذکر کیا بغوی نے اس حدیث کو بیچ محل کامل تر کے یعنے باب صلوۃ اللیل مین یعنے رات کو پڑھیگا تہجد وغیرہ مین تو بہت سا ثواب پاویگا اور سید نے لکھا ہی کہ قیام کرا گیا ہی اس سے کہ یاد کرے ان آیتون کو اور ہمیشگی کرے اوپر پڑھنے انکے کے اور تفکر کرے انکے معنون مین اور عمل کرے موافق انکے واللہ اعلم ۔ ع (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھا پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کبھی بلند اور کبھی پست روایت کی یہ ابو داود نے ف یعنے جیسا مناسب حال اور وقت کے جانتے ویسا پڑھتے لکھا ہی علما نے کہ اگر تنہا ہوتے بلند آواز سے پڑھتے اور اگر کوئی وہان سوتا ہوتا پست آواز سے پڑھتے ۔م (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تھا پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدار اس چیز کے کہ سنتا اسکو وہ شخص کہ ہوتا صحن مین اور حضرت ہوتے حجرے مین روایت کی یہ ابو داود نے ف یعنے نہ بہت بلند آواز سے پڑھتے اور نہ چپکے پڑھتے کہ کوئی سنے نہین بلکہ اسطرح پڑھتے جو کہ مذکور ہوا اور یہ بیان رات کی قراءت کا ہی اور جب مسجد مین پڑھتے یہ نسبت اسکے زیادہ پکار کر پڑھتے ۔ع ۔ (وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أُوقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ) اور روایت ہی ابی قتادہؓ سے کہا اُنے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ایک رات پس ناگہان گذرے ابو بکرؓ پر کہ نماز پڑھتے تھے اس حال مین کہ وہ پست کرتے تھے آواز اپنی اور گذرے عمرؓ پر اور وہ پڑھتے تھے نماز در حالیکہ بلند کرنے والے تھے آواز اپنی کہا ابو قتادہ نے پس جبکہ جمع ہوئے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا حضرت نے ای ابو بکرؓ گذرا تھا مین تجھپر اور تو نماز پڑھتا تھا پست کیے آواز اپنی کہا ابو بکرؓ نے تحقیق سناتا تھا مین اسکو کہ مناجات کرتا تھا مین اس سے یا رسول اللہ یعنے مناجات کرتا تھا رب اپنے سے وہ سنتا ہی نہین محتاج طرف بلند کرنے آواز کے اور فرمایا حضرت نے واسطے عمرؓ کے گذرا تھا مین تجھپر اور تو نماز پڑھتا تھا بلند کیے ہوئے آواز اپنی پس کہا عمرؓ نے ای رسول خدا کے جگاتا تھا مین سوتے ہوؤن کو کہ وقت عبادت کے بسبب گرانی نیند کے جاگتے نہین اور چاہتے ہین کہ جاگین اور ہانکتا تھا مین شیطان کو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ابو بکرؓ بلند کر آواز اپنی کچھ اور فرمایا حضرت عمرؓ کو پست کر آواز اپنی کو کچھ یعنے دونون کو رہنمائی کی طرف اعتدال کے روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے (وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ) اور روایت ہی ابی ذرؓ سے

کو کہا قیام کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح تک ساتھ ایک آیت کے اور آیت یہ تھی اگر عذاب کرے تو انکو پس تحقیق وہ بندے تیرے
ہیں اور اگر بخشے واسطے اُنکے پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہے روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے ف یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام
روز قیامت کے اپنی امت کے حق میں جناب باری تعالیٰ میں عرض کرینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت تہجد کے گویا
بسبب حال اپنی امت کے یہ آیت پڑھی یعنے حال اپنی امت کا عرض کیا اور بخشش چاہی وقت قیام سے صبح تک بار بار یہی پڑھتے رہے
صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوٰۃ + ح + (وعن اَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ
عَلٰی یَمِیْنِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پڑھ چکے ایک تمہارا دو رکعتیں
سنت فجر کی پس چاہیے کہ لیٹ رہے داہنی کروٹ اپنی پر روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنے تا راحت پاوے بیچ شب بیداری
سے اور نماز پڑھے ساتھ خوشی خاطر کے یہ کہا ہے بعض علماء ہمارے نے اور کہا ابن الملک نے کہ یہ امر استحباب کے لیے ہے اُس شخص کے حق میں
کہ تہجد پڑھے رات کو اتھی پس لائق ہے کہ پوشیدہ کرے یہ فعل یعنے گھر میں کرے نہ مسجد میں روبرو لوگوں کے اور بچاوے اپنے کو نیند سے ایسا
ہو کہ سو جاوے اور فرض بغیر طہارت کے پڑھے یہ کہا ہے سید زکریا نے کہ مشائخ ہمارے سے ہیں علم حدیث میں + ع + الفصل الثالث
فصل تیسری (عن مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَاَیَّ حِیْنٍ
کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ قَالَتْ کَانَ یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے مسروقؓ سے کہ کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کونسا
عمل تھا بہت محبوب طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عمل کرنا ہمیشہ کہا میں نے پس کس وقت کھڑے ہوتے تھے رات کو نماز تہجد
کے لیے فرمایا حضرت عائشہؓ نے تھے کھڑے ہوتے جب سنتے آواز مرغ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عمل کرنا ہمیشہ یعنے وہ عمل
کہ ہمیشگی کرے اُس پر کرنے والا اُسکا اور بعضی روایت میں آیا ہے اگرچہ وہ عمل قلیل ہو اور ملک عرب میں عادت بولنے مرغ کی بعد آدھی رات کے
ہے + (وعن اَنَسٍ قَالَ مَا کُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْنَاہُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاہُ نَائِمًا اِلَّا رَاَیْنَاہُ رَوَاہُ
النَّسَائِیُّ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا نہ تھے ہم کہ چاہیں یہ کہ دیکھیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتے مگر کہ دیکھتے انکو
اور نہ چاہیں ہم یہ کہ دیکھیں اُنکو سوتے مگر کہ دیکھتے اُنکو سوتے روایت کی یہ نسائی نے ف یعنے ہر رات میں حضرت سوتے بھی تھے اور
نماز تہجد کی بھی پڑھتے تھے نہ تمام رات بیدار رہتے اور نہ تمام رات [illegible] رہتے پس سوتے بھی تھے دیکھتے ہم اور جاگتے بھی + ح + (وعن
حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِیْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاللّٰہِ لَاَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوۃِ حَتّٰی اَرٰی فِعْلَہٗ فَلَمَّا صَلّٰی صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ وَہِیَ الْعَتَمَۃُ اضْطَجَعَ ہَوِیًّا مِنَ اللَّیْلِ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ فَنَظَرَ فِی
الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ہٰذَا بَاطِلًا حَتّٰی بَلَغَ اِلٰی اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ثُمَّ اَہْوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاسْتَلَّ مِنْہُ سِوَاکًا ثُمَّ اَفْرَغَ
فِیْ قَدَحٍ مِنْ اِدَاوَۃٍ عِنْدَہٗ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی حَتّٰی قُلْتُ قَدْ صَلّٰی قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰی ثُمَّ اسْتَیْقَظَ فَفَعَلَ کَمَا فَعَلَ
اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہے حمید بن عبد الرحمن بن
عوفؓ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے اصحاب آنحضرت کے سے کہا کہ کہا میں نے یعنے اپنے دل میں یا یعنے یاروں اپنے سے اُس حال میں کہ
میں تھا سفر میں ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قسم ہے خدا کی البتہ دیکھونگا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز کے یعنے جب
تہجد کے لیے اٹھیں تا دیکھوں فعل حضرت کا یعنے اور پھر میں بھی اسی طرح کیا کروں پس جب پڑھی حضرت نے نماز عشا کی اور اسکو عتمہ بھی

ستے تھے یعنی لیٹ رہے یعنی آرام کیا دیر تک رات میں سے پھر جاگے پس نگاہ کی آسمان میں پھر پڑھی یہ آیت ای رب میرے نہیں پیدا کیا تو نے یہ سب یعنی آسمان یا آسمان وزمین بیفائدہ یہانتک کہ پہنچے آخر آیت تک کہ وہ یہ ہی تحقیق تو نہیں خلاف کرتا وعدہ پھر قصد کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف بچھونے اپنے کے پس نکالی اسمین سے مسواک پھر ڈالا پانی پیالہ مین پھاگل میں سے کہ نزدیک آنکے تھی یعنی مسواک تر کرنے کے لیے یا وضو کے لیے پس مسواک کی پھر کھڑے ہوے پس نماز پڑھی یعنی ساتھ نئے وضو کے یا پہلے وضو کے یہانتک کہ کہا مین نے یعنی اپنے گمان مین تحقیق نماز پڑھی موافق اندازہ اس چیز کے کہ سوئے پھر لیٹ رہے یعنی سوئے یہانتک کہ کہا مین نے تحقیق سوئے موافق اندازے اس چیز کے کہ نماز پڑھی پھر جاگے پھر کیا جیسے کیا پہلی بار یعنی مسواک وغیرہ اور کہا مانند اس چیز کے کہ کہا یعنی آیتین مذکورہ پڑھی پس کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار پہلے فجر کے روایت کی یہ نسائی نے ف احتمال ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں آیۃ مذکورہ آخر تک لاتخلف المیعاد تک پڑھی ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ سننے والے نے اسکے مابعد کی آیتین نہ سنی ہون پس اس سے تطبیق ہو جاویگی اس حدیث میں اور اسمین جو کہ ابن عباس سے پہلے منقول ہوئی کہ حضرت نے آخر سورہ تک پڑھا ۞ ع ۞ (وعن یعلی بن مملک انہ سأل ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصلوتہ فقالت ومالکم وصلوتہ کان یصلی ثم ینام قدر ما صلی ثم یصلی قدر ما نام ثم ینام قدر ما صلی حتی یصبح ثم نعتت قراءتہ فاذا ہی تنعت قراءۃ مفسرۃ حرفا حرفا رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی) اور روایت ہی یعلی بن مملک سے یہ کہ اسنے پوچھا ام سلمہ سے کہ بی بی ہین حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پڑھنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے اور نماز انکی سے یعنی تہجد سے پس کہا ام سلمہ نے اور کیا ہی واسطے تمہارے ساتھ نماز انکی کے یعنی کیا حاصل ہوگا تمہین ساتھ بیان کرنے قراءت اور نماز انکی کے تم کہان طاقت رکھتے ہو کہ انکے مثل کر سکو تھے نماز پڑھتے پھر سو رہتے موافق اندازے اس چیز کے کہ نماز پڑھ چکے پھر نماز پڑھتے بقدر اسکے کہ سوتے پھر سوتے بقدر اس چیز کے کہ نماز پڑھی یہانتک کہ صبح ہوتی پھر بیان کی ام سلمہ نے قراءت حضرت کی پس ناگہان وہ بیان کرتی تھین قراءت کو خوب واضح حرف حرف جدا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے باب ما یقول اذا قام من اللیل باب ہی بیچ بیان اس چیز کے کہ پڑھتے حضرت جب کھڑے ہوتے رات کو نماز پڑھنے الفصل الاول فصل پہلی (عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یتہجد قال اللہم لک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقاءک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق اللہم لک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت ولا الہ غیرک متفق علیہ) روایت ہی ابن عباس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کھڑے ہوتے رات کو کہ تہجد پڑھین کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے سب تعریف ہی تو ہی قائم رکھنے والا آسمانون اور زمین کا اور انکا کہ بیچ انکے ہین یعنی تو ہی محافظت اور تدبیر کرنے والا امور انکے کا ہی ہمیشہ کہ اگر ایک دم یہ فیض تیرا منقطع ہو تمام عالم برباد ہو جاوے اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہی تو ہی روشن کرنے والا آسمانون اور زمین کا ہی اور انکا کہ بیچ انکے ہین اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہی تو ہی ہی بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور انکا کہ بیچ انکے ہین اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہی تو ہی ہی حق یعنی ثابت اور موجود کہ کبھی معدوم نہیں ہونے کا اور سواے تیرے سب معدوم ہین اور وعدہ تیرا کہ بندگان خاص سے ساتھ مدد کرنے کے

دنیا مین اور ثواب دینے کے آخرت مین کیا ہی حق ہی اور ملاقات تیری یعنی رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور دیدار ہونا تیرا حق ہی اور کلام تیرا حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور سب نبی حق ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہی یا الٰہی واسطے تیرے تابعدار ہوا مین اور سب احکام تیرے قبول کیے مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا ہون اور تجھپر بھروسا کیا مین نے سب امور اپنے مین اور تیری ہی طرف رجوع کی مین نے سب احوال اپنے مین اور سونپے مین نے سب امور اپنے تجکو اور ساتھ مدد تیری کے جھگڑا مین نے دشمنان دین سے اور طرف تیرے فریاد لایا ہون یعنے پیش کیا مین نے امر اپنا طرف تیرے تا فیصلہ کرے درمیان میرے اور منکرون حق کے پس بخش میرے لیے وہ گناہ کہ آگے کیے ہین اور وہ گناہ کہ پیچھے کرونگا مین اور وہ گناہ کہ پوشیدہ کیے ہین نے اور وہ گناہ کہ ظاہر کیے مین نے اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی انکو مجھسے تو ہی ہی آگے کرنے والا اور پیچھے ڈالنے والا جسکو چاہے نہین کوئی معبود مگر تو اور نہین کوئی معبود سواے تیرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہی کہ یہ دعا حضرت بعد افتتاح یعنے تکبیر تحریمہ کے یا بعد رکوع کے قومہ مین پڑھتے تھے جیسے کہ بعض روایات مین آیا ہی ۲ ( وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کھڑے ہوتے رات کو شروع کرتے نماز رات کی یعنے تہجد پس کہتے یا الٰہی ای پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے ای پیدا کرنے والے آسمانون کے اور زمین کے ای جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کریگا درمیان بندون اپنے کے اس چیز مین کہ اختلاف کرتے ہین یعنے امر دین مین جو امام دنیا مین اختلاف کرتے ہین فیصلہ انکا روز قیامت کے کریگا کہ اہل حق کو حکم ثواب کا کریگا اور اہل باطل کو حکم عذاب کا ہدایت کر تو مجکو طرف اس چیز کے کہ اختلاف کیا گیا اسمین حق سے یعنے دین حق مین جو لوگ اختلاف کرتے ہین مجھے اسکی طرف ہدایت کر یعنے ثابت رکھ اسپر اور زیادہ کر ہدایت ساتھ توفیق اپنی کے تحقیق تو ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدھی کے روایت کی یہ مسلم نے ( وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ) اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاگے نیند سے رات کو پھر کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک واسطے اسکے اسی کے لیے بادشاہی ہی اور اسی کے لیے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ ہی کے لیے اور نہین کوئی معبود سواے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے پھر کہے ای رب میرے بخش میرے لیے یا فرمایا پھر دعا کرے یعنے راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص دعا رب اغفر لی پڑھنے کو فرمایا یا یہ فرمایا کہ جو دعا چاہے سو کرے قبول کیجاوے دعا واسطے اسکے پھر اگر وضو کرے اور نماز پڑھے قبول کیجاویگی نماز اسکی روایت کی یہ بخاری نے ف تعار کے معنے بیدار ہونے کے ہین جاگنے نیند سے اور بعضون نے کہا کہ کروٹ لے اور ابن الملک نے کہا کہ جاگے ساتھ آواز کے جیسے کہ عادت ہوتی ہی کہ وقت جاگنے کے آواز نکلتی ہی پس دوست رکھا حضرت نے یہ کہ وہ آواز ساتھ تسبیح وغیرہ کے ہو اور بعضے علما نے لکھا ہی کہ اس دعا کو اس وقت مین کہتے ہین درہم الکیس کہتے ہین یعنے جیسے کوئی اپنے کیسہ مین درہم رکھتا ہی اور جب چاہتا ہی لے لیتا ہی ایسے ہی یہ دعا جب وقت مذکور مین کرتا ہی قبول

ہوتی ہو ۱۲ع ح ۔ الفصل الثانی فصل دوسری (عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ من اللیل
قال لا الہ الا انت سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک لذنبی واسألک رحمتک اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک
رحمۃ انک انت الوھاب رواہ ابو داؤد) روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتے رات کو کہتے
نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو یا الٰہی تسبیح کرتا ہون مین ساتھ تعریف تیری کے بخشش چاہتا ہون مین تجھ سے واسطے گناہون اپنے کے اور مانگتا ہون
مین تجھ سے رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجھکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنے حق سے طرف باطل کے بعد اسکے کہ راہ دکھائی تو نے مجھکو اور بخش
میرے لیے نزدیک اپنے سے رحمت یعنے توفیق اور ثابتی ایمان اور ہدایت پر تحقیق تو بہت بخشنے والا ہی روایت کی یہ ابو داؤد نے (وعن
معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یبیت علی ذکر طاہرا فیتعار من اللیل فیسأل اللہ خیرا الا اعطاہ اللہ ایاہ
رواہ احمد وابو داؤد) اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ سووے رات کو اوپر ذکر
اللہ کے اس حال مین کہ پاک ہو یعنے باوضو ہو یا تیمم کیے ہو پھر جاگے رات کو اور مانگے اللہ سے بھلائی مگر کہ دیتا ہی اسکو اللہ بھلائی یعنے دنیا
مین یا آخرت مین روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے (وعن شریق الھوزنی قال دخلت علی عائشۃ فسألتھا بم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یفتتح اذا ھب من اللیل فقالت سألتنی عن شیء ما سألنی عنہ احد قبلک کان اذا ھب من اللیل کبر عشرا وحمد اللہ عشرا وقال سبحان اللہ
وبحمدہ عشرا وقال سبحان الملک القدوس عشرا واستغفر عشرا وھلل اللہ عشرا ثم قال اللھم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیمۃ عشرا
ثم یفتتح الصلوۃ رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی شریق ہوزنی سے کہ کہا گیا مین حضرت عائشہؓ کے پاس پس پوچھا مین نے انسے کہ ساتھ کس چیز
کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تھے جبکہ اٹھتے تھے رات کو پس کہا حضرت عائشہؓ نے پوچھی تو نے مجھسے ایک چیز کہ نہین پوچھی
مجھسے وہ چیز کسی نے پہلے تیرے سے تھے رسول خدا جب اٹھتے رات کو کہتے اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور کہتے سبحان اللہ وبحمدہ دس
بار اور کہتے سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار کرتے دس بار اور لا الہ الا اللہ کہتے دس بار پھر کہتے دس بار یا الٰہی تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتھ تیرے تنگی سے یعنے سختیون دنیا کی سے اور تنگی دن قیامت کے سے پھر شروع کرتے نماز تہجد روایت کی یہ ابو داؤد نے ف
محدثین کے نزدیک اسکو معشرات سبعہ کہتے ہین مقابل مسبعات عشر کے یعنے جیسے مشہور صوفیہ رحمہم اللہ کے یہان ہی کہ دس چیزین سات
سات بار پڑھتے ہین اس حدیث مین سات چیزین دس دس بار پڑھنی فرمائین ۱۲ ح بعبارت مولانا الفصل الثالث فصل تیسری
(عن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل کبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی
جدک ولا الہ غیرک ثم یقول اللہ اکبر کبیرا ثم یقول اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ رواہ الترمذی وابو داؤد و
النسائی وزاد ابو داؤد بعد قولہ غیرک ثم یقول لا الہ الا اللہ ثلثا وفی اخر الحدیث ثم یقرأ) روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کے لیے رات کو اللہ اکبر کہتے پھر کہتے پاک ہی تو یا الٰہی اور حمد کرتے ہین ہم تیری اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی
تیری اور نہین کوئی معبود سواے تیرے پھر کہتے اللہ بہت بڑا ہی بڑا پھر کہتے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ سننے والے جاننے والے کے شیطان
راندے ہوئے سے وسوسے اسکے سے اور تکبر اسکے سے کہ آدمی کو تکبر مین گرفتار کرتا ہی اور شعر سکھانے اسکے سے یعنے برے شعر سکھانے سے
روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے بعد قول اسکے کے غیرک پھر کہتے لا الہ الا اللہ تین بار اور آخر حدیث
مین یعنے بعد اعوذ کے یہ ہی کہ پھر پڑھتے (وعن ربیعۃ بن کعب الاسلمی قال کنت ابیت عند حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمعہ

اذا قام من الليل يقول سبحان رب العالمين الهوي ثم يقول سبحان الله وبحمده الهوي رواه النسائي والترمذي نحوه وقال هذا حديث حسن صحيح
اور روایت ہی ربیعہ بن کعب اسلمی سے کہ کہا تھا مین رات گذارتا نزدیک حجرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھا مین سنتا آواز حضرت کی
جب کھڑے ہوتے رات کو یعنے نماز تہجد کے لیے کہتے دیر تک پاک ہی پروردگار عالمون کا پھر کہتے دیر تک پاک ہی اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون
ساتھ تعریف اسکی کے روایت کی یہ نسائی نے اور ترمذی نے مانند اسکے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب التحریض علی قیام اللیل**
باب ہی بیچ بیان رغبت دلانے کے قیام رات پر ف قیام رات سے مراد ہی قائم ہونا ساتھ عبادت کے رات کو یعنے تہجد وغیرہ پڑھنے کو
**الفصل الاول** فصل پہلی (عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقد الشيطان على قافية رأس احدكم اذا هو نام ثلث
عقد يضرب على كل عقدة عليك ليل طويل فارقد فان استيقظ فذكر الله انحلت عقدة فان توضأ انحلت عقدة فان صلى انحلت عقده
فاصبح نشيطا طيب النفس والا اصبح خبيث النفس كسلان متفق عليه) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
گرہ لگاتا ہی شیطان اوپر گدی سر ایک تمہارے کے جس وقت کہ وہ سوتا ہی تین گرہ مارتا ہی ہر گرہ پر یعنے ڈالتا ہی بیچ دل سونے والے کے
اور تیرے رات دراز باقی ہی پس سو رہ پس اگر جاگا وہ شخص پھر یاد کیا اللہ کو یعنے دل سے یا زبان سے کھل جاتی ہی ایک گرہ یعنے گرہ غفلت
کی پس اگر وضو کیا کھلتی ہی دوسری گرہ یعنے گرہ نجاست کی پس اگر نماز پڑھی کھلتی ہی تیسری گرہ یعنے گرہ کسالت اور بطالت کی پس صبح
کرتا شادمان پاک نفس اور اگر نہ جاگا اور ذکر نہ کیا اور وضو نہ کیا اور نماز نہ پڑھی صبح کرتا ہی پلید نفس کاہل روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف کہا ہی ابن ملک نے کہ مراد ساتھ گرہ کے گرہ کسل کی ہی یعنے باعث ہوتا ہی اسکو کسل پر اور کہا میرک نے کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ اس گرہ
کے بعضون نے کہا ہی کہ یہ محمول ہی حقیقت پر کہ حقیقۃً گرہ لگاتا ہی جیسے کہ ساحر وقت سحر کے کسی پر گرہ لگاتے ہین اور مؤید ہی اسکی ایک روایت
کہ مرقات مین مذکور ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ محمول مجاز پر ہی گویا مشابہت دی شیطان کے منع کرنے کو ذکر وصلوۃ سے سونے والے کے
تئین ساتھ فعل ساحر کے سحر کو کہ منع کرتا ہی مراد اسکی سے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ساتھ اسکے گرہ دل کی اور مصمم کرنا اسکا ایک چیز پر ہی
یعنے وہ یہ وسوسہ ڈالتا ہی کہ رات بہت پڑی ہی سو تا رہ پس باز رہتا ہی قیام سے اور پلید نفس یعنے غمگین دل اور متفکر اور متحیر امر اپنے مین اور
کسلان یعنے نہین کر سکتا امور اپنے جو ارادہ کرتا ہی اسلیے کہ مقید ہوتا ہی ساتھ قید شیطان کے اور بعید ہوتا ہی قرب رحمن سے ع (وعن
المغيرة قال قام النبي صلى الله عليه وسلم حتى تورمت قدماه فقيل له لم تصنع هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال افلا اكون
عبدا شكورا متفق عليه) اور روایت ہی مغیرہ سے کہ کہا قیام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے رات کو یہانتک کہ سوج گئے قدم انکے پس کہا گیا
واسطے انکے کسواسطے کرتے ہین یہ آپ حال آنکہ بخشے گئے واسطے تمہارے وہ گناہ تمہارے کہ پہلے ہوئے اور وہ کہ پیچھے ہوئے فرمایا کیا نہ ہوؤن
مین بندہ شکر کرنے والا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے اللہ تعالی نے جو میرے سب گناہ بخش دیے ہین تو پس مین کیا مشقت عبادت
کی چھوڑ دون پس بندہ شکر گزار نہ ہوؤن بلکہ یہ نعمت مغفرت کی اور اور نعمتین کہ مجھے عطا ہوئی ہین انکے شکرانہ مین مجھے بہت سی عبادت کرنی چاہیے
تا مین بندہ شکر گزار ہوؤن حضرت علیؓ سے منقول ہی کہ فرمایا ایک قوم نے عبادت کے واسطے رغبت کی یعنے واسطے رغبت اور آرزوی جنت
اور ثواب کے پس یہ عبادت سوداگرون کی ہی اور ایک قوم نے عبادت کی واسطے ڈر کے یعنے ڈر دوزخ اور عذاب کے پس یہ عبادت
غلامون کی ہی اور ایک قوم نے عبادت کی واسطے شکر کے پس یہ عبادت احرار یعنے آزادون کی ہی ع (وعن ابن مسعود قال
ذكر عند النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقيل له ما زال نائما حتى اصبح ما قام الى الصلوة قال ذلك رجل بال الشيطان في اذنه او قال

فِي أُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حال ایک شخص کا پس کہا گیا واسطے حضرت کے
کہ ہمیشہ وہ شخص سوتا ہی صبح تک نہین اُٹھتا طرف نماز کے فرمایا یہ شخص ہی کہ پیشاب کرتا ہی شیطان بیچ کان اُسکے کے یا فرمایا بیچ دونون کانون اُسکے
کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہین اُٹھتا طرف نماز کے یعنے نماز تہجد کے لیے یا نماز صبح کے لیے نہین اُٹھتا اور شیطان کا پیشاب
کرنا بعضون نے تو کہا ہی کہ حقیقۃ ہوتا ہی چنانچہ بعض صالحین سے منقول ہی کہ وہ سو رہے نماز نہین پڑھی یعنے تہجد یا فرض اُنھون نے خواب مین
دیکھا کہ گویا ایک شخص آیا ہی سیاہ رنگ پس اُٹھایا اُسنے پاؤن اپنا پھر پیشاب کیا اُنکے کان مین اور حسن بصری رح سے منقول ہی کہ اگر وہ لگاتا ہاتھ
اپنا کان کو تو پاتا اُسکو تر اور بعضے کہتے ہین کہ یہ کنایہ ہی اس سے کہ شیطان اُسکو حقیر جانتا ہی اسلیے کہ عادت ہی کہ جو کوئی نہایت حقیر جانتا ہی کسی شخص
کو تو پیشاب کر دیتا ہی اسپر ح ع ۵ د وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا أُنْزِلَ
اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا جاگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو گھبرائے ہوئے فرماتے تھے سبحان اللہ کس قدر اُتارے
گئے ہین آج کی رات مین خزانے اور کس قدر اُتارے گئے ہین فتنے کون شخص ہی کہ جگا دے حجرے والیون کو ارادہ رکھتے تھے اس سے بیبیان اپنی کو
نماز پڑھین یعنے تاکہ نماز پڑھکر پاوین رحمت اور خلاص ہون عذاب اور فتنہ سے اکثر پہننے والیان کپڑے دنیا مین ننگی ہونگی آخرت مین روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جو خزانے مال کے امت آنحضرت کو پہونچنے مقدر تھے اُس رات اُترنا اُنکا حضرت کو معلوم ہوا اسی طرح
جو فتنہ مقدر تھے ہونے امت مین وہ حضرت کو پہلے سے معلوم ہوتے اور اخیر حدیث کے یہ معنے ہین کہ اکثر عورتین طرح طرح کے کپڑے پہنین گی
اور آخرت مین عملون سے خالی ہونگی یا یہ کہ پہنے ہوئے ہونگی کپڑے نیند کے یعنے بسبب نیند کے یا دخل سے غافل ہونگی اور آخرت مین جون
اور بزرگیون سے خالی ہونگی یا یہ کہ بنا بر ظاہر کے اور گہنے کے کپڑے پہنے ہوئے ہونگی دنیا مین اور حقیقت مین اور حکم آخرت مین ننگی ہونگی
جیسا کہ پہننا بہت مہین کپڑے کا یا جالیدار کا ۱۲ مولانا رح اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ مراد خزانون سے رحمت ہی اور فتنون سے عذاب (وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ
يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ يَقُولُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ
حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول فرماتا ہی رب ہمارا کہ بابرکت ہی اور بلند ہی ہر رات
مین طرف آسمان دنیا یعنے نیچے کے اُس وقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات پچھلی فرماتا ہی کون ہی کہ پکارے مجکو پس قبول کرون مین واسطے
اُسکے کون ہی کہ مانگے مجسے پس دون مین اُسکو کون ہی کہ بخشش چاہے مجھسے پس بخشون مین اُسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک
روایت مین یہ ہی کہ پھر کھولتا ہی دونون ہاتھ اپنے یعنے لطف اور رحمت اپنی ظاہر کرتا ہی فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دے ایسے کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ ظلم
کرنے والا ہی صبح تک یہی فرماتا رہتا ہی ف نزول فرماتا ہی رب ہمارا تاویل اسکی ابن حجر اور امام مالک رح وغیرہ نے یہ لکھی ہی کہ حکم اُسکا اور رحمت
اُسکی یا ملائکہ اُسکے اُترتے ہین اور مؤید ہی اسکی ایک حدیث صحیح کہ مرقات مین مذکور ہی یا یہ متشابہات سے ہی کہ علم اُسکا اللہ ہی کو ہی اور معنے دعا کے
ہین پکارنا جیسا کہ کہے بندہ یا رب اسکے مقابلہ مین اجابت اور قبول ہی جیسا کہ کہے پروردگار تعالی لبیک عبدی اور سوال کے معنے ہین طلب
کرنا اور اُسکے مقابلہ مین دینا مطلوب کا ہی اور کبھی دعا اور سوال ہر ایک بجاے دوسرے کے بھی واقع ہوتے ہین اور یہ روایت منافی نہین ہی
اُس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی کہ نزول فرماتا ہی اللہ تعالی جب گزرتی ہی تہائی رات اول اور ایک روایت مین ہی کہ جب گزرتی ہی آدھی رات

یا دو تہائی رات اسلیے کہ احتمال ہی یہ کہ ہو نزول بعضی راتون مین اُسطرح اور بعضی مین اسطرح کذا قالہ ابن حبان اور قرض دے یعنے دیوے
عبادت بدنیہ یا مالیہ بطریق قرض کے اور لینے عوض کے رب غنی کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ عاجز ہی عطا سے اور نہ ظلم کرنے والا ہی کہ وفا عہد نہ کرے
یا ناقص دے ثواب یعنے کون ہی کہ عمل کرے دنیا مین منتظر امید ثواب کے آخرت مین واسطے غنی کے کہ نہین عاجز ہی ادا سے حق اُسکے سے اور واسطے
عادل کے کہ نہین ظلم کرتا قرض دینے والے پر ساتھ ناقص کرنے اس چیز کے کہ لی ہی بلکہ کئی حصہ اور بہت ثواب دیتا ہی اُسکو اور وصف کیا
ذات پاک اُسکی کو ساتھ نفی اُن دو وصفون کے اسلیے کہ مانع قرض دینے سے اکثر یہی دو صفتین ہوتی ہین فقیر ہونا یا ظالم ہونا اور وہ ان دونون
سے پاک ہی پس معنے یہ ہوئے کہ جو کوئی کرے بھلائی دنیا مین پاویگا جزا کامل میرے پاس عقبے مین ٭ ع ٭ (وعن جابرٍ قال سمعت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقول ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقہا رجل مسلم یسأل اللہ فیہا خیرا من امر الدنیا والاخرۃ الا اعطاہ ایاہ وذلک کل لیلۃ رواہ مسلم)
اور روایت ہی جابر سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق رات مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اُسکو مرد مسلمان اُس حال مین
کہ مانگے اُسمین اللہ سے بھلائی امر دنیا کی سے اور آخرت کی سے مگر کہ دیتا ہی اُسکو وہ اور یہ ہر شب مین ہی روایت کی یہ مسلم نے ف دیتا ہی حقیقۃً
یا حکماً اور یہ ساعت معین ہی یا مبہم بعضے کہتے ہین کہ مبہم ہی مثل لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ساعت آدھی رات کی ہی ٭ ع ٭
(وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصلوۃ الی اللہ صلوۃ داؤد واحب الصیام الی اللہ صیام داؤد کان
ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ ویصوم یوما ویفطر یوما متفق علیہ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بہترین نمازون مین طرف اللہ کے نماز داؤد کی اور بہترین روزون مین طرف اللہ کے روزے داؤد کے تھے وہ سوتے آدھی رات اور قیام
کرتے تہائی رات اور سوتے چھٹے حصے رات کے مین اور روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
اسطرح کی نماز محبوب اسلیے ہی کہ جب نفس دو ثلث مین رات کو سوویگا تو نشاط عبادت مین خوب ہو ویگی اور روزے اسطرح کے محبوب
اسلیے ہین کہ نفس پر اسمین مشقت بہت پڑتی ہی ٭ ع ٭ (وعن عائشۃ قالت کان تعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام اول اللیل ویحیی اخرہ
ثم ان کانت لہ حاجۃ الی اہلہ قضی حاجتہ ثم ینام فان کان عند النداء الاول جنبا وثب فافاض علیہ الماء وان لم یکن جنبا توضأ للصلوۃ ثم
صلی رکعتین متفق علیہ) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے یعنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتے اول شب اور زندہ رکھتے آخر شب کو یعنے
بیدار رہتے پھر اگر ہوتی حضرتؐ کو حاجت طرف اہل اپنے کے یعنے صحبت کی ادا کرتے حاجت اپنی پھر سوتے پس اگر ہوتے وقت پہلی اذان
کے جنبی تو اُٹھتے اور ڈالتے اپنے پر پانی اور اگر نہوتے جنبی وضو کرتے نماز کے لیے پھر پڑھتے دو رکعتین سنت فجر کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف یہ حدیث حضرت عائشہ رضہ سے مفصل روایت کی گئی ہی شمائل ترمذی مین کہ کہا حضرت عائشہ رضہ نے تھے حضرتؐ سوتے اول رات
یعنے بعد نماز عشا کے آدھی رات تک پھر اُٹھتے سدس رابع اور خامس مین یعنے چوتھے حصے چوتھے اور پانچوین مین تہجد کے لیے پس جب ہوتا
وقت سحر کا وتر پڑھتے پھر بچھونے پر آتے یعنے سونے کے لیے اسلیے کہ وہ مستحب ہی سدس سادس مین تا کہ قوت حاصل ہو بسبب اُسکے نماز
صبح پر اور اُسکے مابعد کے وظائف طاعات پر پس جب ہوتی اُنکو حاجت صحبت کرنیکی اہل اپنے سے پس جب سنتے اذان اُٹھتے پس اگر ہوتے
جنبی ڈالتے اپنے پہ پانی یعنے نہاتے اور اگر نہوتے جنبی تو وضو کرتے اور نکلتے طرف نماز کے یعنے بعد سنتین پڑھنے کے گھر مین انتہی اس حدیث
سے واضح ہو گئے معنے حدیث اول کے اور ظاہر یہ ہی کہ حضرت بعد صحبت کرنے کے وضو کرکے آرام کرتے ہونگے اور مراد پہلی اذان سے اذان
متعارف ہی اور دوسری اذان تکبیر ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت آدھی رات آرام فرماتے اور آدھی رات بیدار کیونکہ اول

سدس یعنی چھٹے حصے شب مین عشا تک جاگتے رہتے پھر دوسرے اور تیسرے سدس مین آرام فرماتے پھر چوتھے اور پانچوین سدس مین جاگتے رہتے پھر چھٹے سدس مین سوتے پس تین سدس سوتے اور تین سدس جاگتے ع *

## الفصل الثانی فصل دوسری

(عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم وھو قربۃ لکم الی ربکم ومکفرۃ للسیئات ومنھاۃ عن الاثم رواہ الترمذی) روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو قیام رات کا یعنے نماز تہجد کی پڑھنی اسلیے کہ وہ طریقہ اچھے لوگون کا ہے کہ پہلے تمھارے تھے اور قیام رات کا سبب نزدیکی تمھارے کا ہے طرف پروردگار تمھارے کے اور سبب دور ہونے گناہون کا ہے اور باز رکھنے والا ہے گناہون سے روایت کی یہ ترمذی نے ف مراد اچھے لوگون سے انبیا اور اولیا ہین اور اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ تمھین یہ نماز بطریق اولی پڑھنی چاہیے اسلیے کہ تم بہتر سب امتون مین اور اشارہ ہے اسپر کہ جو قیام رات کا نہین کرتا وہ صالحین کاملین سے نہین بلکہ بمنزلہ ظاہر زکوۃ دینے والے کے ہے نہ پوشیدہ ۴ ع * (وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یضحک اللہ الیھم الرجل اذا قام باللیل یصلی والقوم اذا صفوا فی الصلوۃ والقوم اذا صفوا فی قتال العدو رواہ فی شرح السنۃ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین یعنے تین طرح کے لوگ ہین کہ ہنستا ہے اللہ تعالی طرف انکے یعنے راضی ہوتا ہے انسے اور دیکھتا ہے طرف انکے نہایت نظر عنایت اور رحمت سے ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو کر رات کو نماز پڑھے یعنے تہجد کی اور دوسری وہ قوم کہ صف درست کرین واسطے پڑھنے نماز کے اور تیسری وہ قوم کہ صف درست کرین بیچ لڑنے دشمن کے یعنے وقت جہاد کے روایت کی یہ شرح السنہ مین (وعن عمرو بن عبسۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب ما یکون الرب من العبد فی جوف اللیل الاخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر اللہ فی تلک الساعۃ فکن رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا) اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت نزدیک ہونا پروردگار کا بندے سے درمیان رات پچھلی کے ہے پس اگر ہوسکے تجھسے یہ کہ ہو تو ان شخصون مین سے کہ یاد کرتے ہین اللہ کو اس وقت مین پس ہو یعنے کوشش کر اسکی کہ ہو وے تو انھین سے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے ف نزدیک ہونا رب کا یعنے رضا اسکی کا اور درمیان رات پچھلی کے کہ ابتدا اسکی ثلث اخیر سے ہوتی ہے اور وہ وقت اٹھنے کا ہوتا ہے تہجد کے لیے اور عمرو بن عبسہ مقرب حضرت کے اور مجذوب درگاہ کبریائی کے ہین ابتدا ظہور نبوت مین کہ آنحضرت مکہ مین تھے وہ اپنے وطن مین تھے انکے دل مین یکایک نور توحید کا اور کراہیت بت پرستی اور شرک کی پڑی پس سنا کہ مکہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہے کہ لوگون کو توحید کی طرف بلاتا ہے اور بتون کی عبادت سے منع کرتا ہے وہ مکہ مین آئے اور خبر ان حضرت کی پوچھی آنحضرت ان دنون مین ساتھ حکم اللہ تعالی کے نظر اعدا دین کی سے پوشیدہ تھے انھون نے پوچھا کہ تم مین کوئی شخص پیدا ہوا ہے کہ راہ روش تمھاری سے نکل کر اور دین کی طرف بلاتا ہے لوگون نے کہا ہان ایک دیوانہ ہے کہ طریقہ باپ دادے کا چھوڑ دیا ہے اور رسم نئی نکالی ہے بیت

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی * دیوانہ تو ہر دو جہان را چہ کند *

انھون نے کہا کہ پھر وہ کہان ملینگے کہا لوگون نے آدھی رات کو نکلتا ہے اور گرد خانہ کعبہ کے پھرتا ہے عمرو بن عبسہ آدھی رات کو نکلے اور کعبہ کے پردے مین چھپ رہے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ پیدا ہوا اور کہا شخص ہے وہ کہ سب آدمی خاک آستانہ اسکی کے ہین پس وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور گرد کعبہ کے پھرتا ہے عمرو بن عبسہ نکلے اور سلام کیا اور پوچھا کہ کون شخص ہے تو اور دین تیرا کیا ہے حضرت نے فرمایا مین رسول خدا کا ہون اور دین میرا لا الہ الا اللہ ہے عمرو بن عبسہ نے کہا مین بھی اس دین کو دوست رکھتا ہون پس وہ ایمان لائے وہ تیسرے یا چوتھے ہین دین مین پس حضرت نے انکو رخصت کیا اور فرمایا کہ پروردگار میرے نے مجھسے ایک

وعدہ کیا ہی جب وہ پورا ہوگا میرے پاس آنا پس بعد اُسکے عمرو بن عبسہ مدینہ مین آئے اور حضرت کی صحبت مین حاضر رہے اور کمال کو پہونچے
م ع ح ( وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلاً قام من اللیل فصلی وایقظ امرأتہ فصلت فان ابت نضح
فی وجہہا الماء رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت وایقظت زوجہا فصلی فان ابی نضحت فی وجہہ الماء رواہ ابوداؤد والنسائی ) اور
روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالی اُس شخص کو کہ اٹھا رات سے پھر نماز پڑھی اور جگایا
اپنی عورت کو پس نماز پڑھی اُس عورت نے بھی پھر اگر عورت نہ جاگے یعنے بسبب غلبۂ نیند کے اور کثرت کسل کے چھینٹے دیے اُسکے منھ
اُسکے پر پانی کے رحمت کرے اللہ اُس عورت کو کہ اٹھی رات سے پس نماز پڑھی اور جگایا خاوند اپنے کو پس پڑھی نماز خاوند اسکے نے بھی پھر اگر
نہ جاگا خاوند چھینٹے دیے منھ اُسکے پر پانی کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور نسائی نے ف پس نماز پڑھی یعنے تہجد کی اور اگر قضا اسکے ذمہ ہو
اولی ہی اُسکا پڑھنا اور چھینٹے دینے سے مراد یہ ہی کہ سعی کرے اُسکے اٹھانے مین واسطے طاعت رب اُسکے کے جس طرح کہ ممکن ہو پس حاصل
یہ کہ مرد و عورت کو چاہیے کہ آپس مین مددگار رہے ایک دوسرے کا طاعت پر اور اسی طرح رفیقون کو بھی آپس مین یہی چاہیے اور یہ حدیث
دلالت کرتی ہی اسپر کہ جبر کرنا کسی کو خیر پر جائز ہی بلکہ مستحب ہی ؛ ع ؛ ( وعن ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف
اللیل الآخر ودبر الصلوات المکتوبات رواہ الترمذی ) اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا گیا اے رسول خدا کے کون سے وقت بہت قبول
ہوتی ہی دعا فرمایا درمیان رات پچھلی کے یعنے تہائی رات پچھلی رہے اور پیچھے فرض نمازون کے روایت کی یہ ترمذی نے ( وعن ابی مالک
الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ غرفاً یری ظاہرہا من باطنہا وباطنہا من ظاہرہا اعدہا اللہ لمن الان الکلام واطعم
الطعام وتابع الصیام وصلی باللیل والناس نیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی الترمذی عن علی نحوہ وفی روایتہ لمن اطاب الکلام
اور روایت ہی ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت مین بالاخانے ہین ایسے کہ معلوم ہوتی ہین باہر کی
چیزین انکی اندر اُنکے سے اور اندر کی چیزین انکی باہر اُنکے سے یعنے بسبب نہایت صفائی کے تیار کیا ہی اُنکو اللہ تعالی نے واسطے اُس شخص
کے کہ نرمی سے کرے بات اور کھلاوے کھانا اور پے در پے روزے رکھے یعنے اکثر روزے نفل رکھتا رہے اور پڑھے نماز رات کو یعنے تہجد جیسے
وقت کہ آدمی سوتے ہون یعنے اکثر آدمی سوتے ہون نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور نقل کی ترمذی نے حضرت علیؓ سے مانند اسکے
اور اُنسے کے روایت مین بجاے لمن الان الکلام کے لمن اطاب الکلام ہی معنے دونون کے ایک ہی ہین ف کہا ہی بعضون نے کہ ادنی
درجہ پے در پے روزے رکھنے کا یہ ہی کہ تین روزے ہر مہینے مین رکھے م ع ؛ الفصل الثالث فصل تیسری ( عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل متفق علیہ ) روایت ہی عبد اللہ بن عمرو
بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجھکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد اللہ مت ہو مانند فلانے کے کہ تھا قیام کرتا رات کو پس چھوڑ دیا قیام رات
کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے چھوڑ دیا قیام رات کا بغیر عذر کے واسطے رفاہیت نفس کے پس داخل ہوا گویا بیچ سلک اُنکے کہ
جنکے حق مین کہا گیا ہی تارک الورد ملعون اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اُسکے کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طرف عادت کے نقصان ہی
بعد زیادتی کے اور اُس سے حضرت نے پناہ مانگی ہی نعوذ باللہ من الحور بعد الکور یعنے پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے نقصان سے بعد زیادتی کے
پس لائق ہی سالک کو کہ طالب زیادتی کا رہے اور اسی لیے کہا گیا ہی کہ جو کوئی نہووے زیادتی مین پس وہ نقصان مین ہی ؛ ع ؛ ( وعن
عثمان بن ابی العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کان لداؤد علیہ السلام من اللیل ساعۃ یوقظ فیہا اہلہ یقول یا آل

وَاَوْدَ فَوْمُوْا فَصَلُّوْا فَاِنَّ ہٰذِہٖ سَاعَۃٌ یَسْتَجِیْبُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْہَا الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھا واسطے داؤد علیہ السلام کے ایک وقت رات مین یعنے نصف اخیر مین کہ جگاتے اپنے اہل اپنے کو کہتے اے آل داؤد کے کھڑے ہو پھر نماز پڑھو پس تحقیق یہ وقت ہے کہ قبول فرماتا ہے اللہ عزت والا بزرگ اسمین دعا کو مگر واسطے جادوگر یا عشار کے روایت کی یہ احمد نے **ف** عشار یعنے چوکیدار وغیرہ کہ ناکون وغیرہ پر بیٹھے ہین اور لوگون سے مال اُنکے ازراہ ظلم کے لیتے ہین جیسے یہان محصول لینے پر لوگ مقرر ہین پس فرمایا کہ ساحر کی اور عشار کی دعا نہین قبول ہوتی اسلیے کہ اُنسے ضرر پہونچتا ہے خلق کو اسلیے کہا ہے بعض عارفین نے کہ عبودیت یہ ہے کہ تعظیم کرے امر الٰہی کی اور شفقت کرے خلق اللہ پر ۳ ع ٭ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃٌ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بہترین نماز بعد فرضون کے یعنے اور بعد سنتون معمولی اُنکے کے نماز درمیان رات کے ہے روایت کی یہ احمد نے **ف** کہا میرک نے کہ اس مین حجت ہے واسطے ابی اسحق مروزی شافعی کے اسپر کہ نماز رات کی افضل ہے سنن رواتب سے اور کہا ہے اکثر علما نے کہ سنن رواتب افضل ہین لیکن قول اول قوی تر ہے واسطے صریح دلالت کرنے اس حدیث کے انتہی اور تحقیق اسمین یون ہے کہ تہجد افضل ہے اس جہت سے کہ اسمین مشقت زیادہ ہوتی ہے نفس پر اور بعید ہے ریا سے اور سنن رواتب اس جہت سے افضل ہین کہ بہت تاکید ہے اُنکے پڑھنے کے ساتھ فرضون کے اور تتمہ ہین فرضون کے پس کچھ منافات نہین یا یون کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہے اسلیے کہ مشتمل ہے او پہ وتر کے کہ واجب ہے حضرت جنید بغدادی کو بعد انتقال کے کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ تمھارے رب نے کیا معاملہ کیا تمھارے ساتھ اُنھون نے کہ جاتی رہین وہ باتین کہ معارف وحقائق مین کہتا تھا مین اور فنا ہو گئے اشارے کہ بیان کرتا تھا مین اور فائدہ ندیا مجکو مگر چند رکعتون نے کہ درمیان شب کے پڑھتا تھا مین رغبت دلائی طالبون کو اُسکی کہ اہتمام وکوشش عبادت وریاضت مین خوب کرے اور نہ اعتماد کرے کلام تصوف پر بیت کارکن کار بگذر از گفتار + کاندرین راہ کار دارد کار ۴ ع ح + ومولانا (وَعَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ اِنَّہٗ سَیَنْہَاہُ مَا تَقُوْلُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے اُنھین سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق فلانا شخص نماز پڑھتا ہے رات کو پس جب صبح کرتا ہے چوری کرتا ہے فرمایا شتاب ہے کہ باز رکھیگی نماز اُسکی اُس چیز سے کہ تو کہتا ہے روایت کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنے اُسکی مداولت سے اللہ تعالی توفیق توبہ کی نصیب کریگا اور بسبب سرایت کرنے نورانیت اور برکت اُسکی کے باز رہیگا اس فعل بد سے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہے ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر یعنے نماز باز رکھتی ہے بیحیائی اور بری بات سے ۵ ع (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اَہْلَہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا اَوْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جَمِیْعًا کُتِبَا فِی الذَّاکِرِیْنَ وَالذَّاکِرَاتِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جگا دے آدمی بی بی اپنی کو رات کو پس نماز پڑھی دونون نے یا فرمایا نماز پڑھی ہر ایک نے دو رکعتین اکٹھی لکھی جاتی ہین بیچ مردون ذکر کرنے والون اور عورتون ذکر کرنے والیون کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اہل سے مراد بی بی ہے یا بی بی اور اولاد اور اقارب اور غلام اور لونڈیان اُسکی اور راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے لفظ فصلیا کا فرمایا یعنے مرد نے اور اُسکی اہل نے دو رکعتین نماز کی پڑھین اکٹھی یا لفظ فصلی کا فرمایا یعنے ہر ایک نے دو رکعتین نماز کی پڑھین اکٹھی مطلب دونون لفظون کا ایک ہی ہے پس لکھے جاتے ہین دونون ذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات مین کہ جنکی فضیلت کلام اللہ مین مذکور ہے والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لھم

مغفرۃ واجرا عظیما یعنے اور بہت یاد کرنے والے اللہ کے مرد اور عورتین تیار کر رکھی ہو اسنے اُنکے لیے مغفرت اور ثواب بڑا ع ح (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشراف امتی حملۃ القرآن واصحاب اللیل رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراف یعنے بزرگ قدر امت میری کے اٹھانے والے قرآن کے اور صاحب رات کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف اٹھانے والے قرآن کے یعنے جو قرآن یاد کرین اور عمل کرین امر و نواہی اسکے پر وہ میری امت مین بزرگ قدر ہین جیسے کہ اور روایت مین آیا ہو کہ جسنے حفظ کیا قرآن پس تحقیق داخل کی گئی نبوت درمیان دونون پہلوؤن اُسکے کے مگر یہ کہ نہین وحی کی جاتی طرف اُسکے یعنے وحی جلی پس تحقیق وحی کیجاتی ہو طرف اُسکے وحی خفی یعنے مطالب وحی جلی کا اور کہا طیبی نے کہ مراد حفظ سے یہ ہو کہ یاد کرے اُسکو اور عمل کرے موافق اُسکے والا ہوگا بیچ زمرۂ اُن لوگون کے کہ جنکے حق مین فرمایا ہو اللہ تعالی نے کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنے جنکو کتاب اللہ یاد ہووے اور پھر اُسپر عمل نہ کیا تو وہ ایسے ہین جیسے گدہے پر کتابین لادین یعنے کچھ فائدہ نہین اُنکو اُس سے اور صاحب رات کے یعنے جو مداومت کرتے ہین شب بیداری پر اور نماز اور قرآن پڑھنے پر امین ع ح (وعن ابن عمر ان اباہ عمر ابن الخطاب کان یصلی من اللیل ما شاء اللہ حتی اذا کان من اخر اللیل ایقظ اھلہ للصلوٰۃ یقول لہم الصلوٰۃ ثم یتلو ھذہ الایۃ وامر اھلک بالصلوٰۃ واصطبر علیہا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی رواہ مالک) اور روایت ہو ابن عمر سے یہ کہ باپ اُنکے حضرت عمر بن الخطاب تھے نماز پڑھتے رات کو جسقدر چاہتا اللہ یہانتک کہ جب ہوتی پچھلی رات جگاتے اپنے اہل کو یعنے بی بی وغیرہ کو نماز کے لیے فرماتے اُنکو پڑھو نماز پھر پڑھتے یہ آیت اور حکم کر اہل یعنے لوگون اپنے کو ساتھ نماز کے اور صبر کر اُسپر نہین مانگتے ہم تجھسے روزی ہم روزی دیتے ہین تجکو اور آخرت واسطے پرہیزگارون کے ہو روایت کی یہ مالک نے ف اور صبر کر اُسپر یعنے بہت صبر کر اوپر اُٹھانے مشقتون نماز کے اور مشقتون امر اہل اپنے کے بسبب نماز کے پس متوجہ ہو تو ساتھ اُسکے عبادت اللہ تعالی کی پر اور بڑھ ڈھونڈ ساتھ اُسکے اوپر غنا اور باطن اپنی کے اور مت فکر کر امر رزق اپنے کی اور فارغ رکھ دل اپنا واسطے امر آخرت کے اسلیے کہ ہم تا در ہین بندون کے رزق دینے پر تجھسے رزق نہین مانگتے ہین اور ہم کہ بیچ حاصل کرنے رزق اور وجہ معیشت اپنی کے اور اورون کی سعی کرے اور مشقت اٹھاوے ایسی کہ باز رکھے نماز سے ہم رزق دیتے ہین تجکو جیسے کہ رزق دیتے ہین غیر تیرے کو اور عاقبت محمودہ یعنے انجام کار بخیر ہونا دنیا اور آخرت مین واسطے متقیون کے ہو ع ح باب القصد فی العمل باب بیچ بیان میانہ روی کرنے کے عمل مین ف یعنے عمل نفل مین چاہیے کہ میانہ روی کرے یعنے کمی زیادتی نہ کرے الفصل الاول فصل پہلی (عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر من الشہر حتی نظن ان لا یصوم منہ شیئا ویصوم حتی نظن ان لا یفطر منہ شیئا وکان لا تشاء ان تراہ من اللیل مصلیا الا رایتہ ولا نائما الا رایتہ رواہ البخاری) روایت ہو انس سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے ایک مہینے مین سے یعنے اکثر ایام یہانتک کہ گمان کرتے ہم یہ کہ نہین روزہ رکھنے کے اسمین سے کچھ اور روزے رکھتے یعنے اکثر ایام کسی مہینے مین سے یا اور مہینے مین سے یہانتک کہ گمان کرتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اسمین سے کچھ اور تھے کہ نہ چاہے تو یہ کہ دیکھے اُنکو رات مین نماز پڑھتے ہوئے مگر کہ دیکھے تو اُنکو اور نہ چاہے تو کہ دیکھے تو اُنکو سوتے ہوئے مگر کہ دیکھے تو اُنکو روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے نہ تھے حضرت کہ ہمیشہ روزہ دار ہوویں تا افراط یعنے زیادتی لازم آوے اور نہ ہمیشہ افطار کرتے تھے تا تفریط یعنے کمی لازم آوے بلکہ ہر مہینے مین کبھی روزے رکھتے اور کبھی افطار کرتے اور اسی طرح رات کو نماز بھی پڑھتے اور سوتے بھی نہ تمام شب نماز پڑھتے اور نہ تمام شب سوتے پس تھا عمل حضرت کا متوسط نہ زیادہ نہ کم ع ح (وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الاعمال الی اللہ ادومہا وان قل متفق علیہ)

اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت محبوب عملون کا نزدیک اللہ کے ہمیشہ کرنا عملون کا ہی اگرچہ کم ہون روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا مظہر نے کہ بسبب اس حدیث کے برا جانتے ہین اہل تصوف ترک اوراد کو جیسے کہ برا جانتے ہین ترک فرائض کو انتہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ ترک اولی ہی اور وجہ اسکی یہ ہی کہ جب بندے نے ترک کی طاعت بغیر ضرورت کے پس اس نے گویا کہ اعراض کیا عبادت مولی سے پس مستحق ہوا عتاب کا بخلاف مداومت کرنے والے کے کہ وہ مستحق ہوتا ہی اسکا کہ محبوب ہو اور اگرچہ کم ہون حاصل یہ کہ عمل قلیل ساتھ مداومت اور مواظبت کے بہتر ہی عمل کثیر سے ساتھ ترک رعایت اور محافظت کے ٭ ع ٭ (وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا متفق علیہ) اور روایت ہی انھین عائشہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو عملون سے اسقدر کہ طاقت رکھو یعنی ہمیشہ کرنیکی اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین تنگ ہوتا یہانتک کہ تنگ ہو و تم روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے نہ لازم کرو نفسون اپنے پر بہت عبادت کہ نہ قدرت رکھو ہمیشہ کرنے اسکے کی بلکہ اسیقدر اختیار کرو کہ ہمیشہ کر سکو اسلیے کہ اللہ ملول نہین ہوتا یعنے ترک نہین کرتا دینا ثواب کا یہانتک کہ ملول ہو تم یعنے چھوڑ دو عبادت حاصل یہ کہ اللہ تعالی ثواب عبادت پر دیے جاتا ہی ترک نہین کرتا مگر جبکہ تھک کر چھوڑ دوگے اللہ تعالی ثواب بھی دینا چھوڑ دیگا پس عبادت متوسط کرو تا ہمیشہ بہے ٭ ع ٭ (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصل احدکم نشاطہ واذا فتر فلیقعد متفق علیہ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے چاہیے کہ پڑھے نماز ایک تمہارا وقت خوشی تک اور جسوقت کہ سست ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہ کہ چلنے والے راہ آخرت کو چاہیے کہ کوشش کرے عبادت مین بقدر طاقت کے اور اختیار کرے میانہ روی طاعت مین اور احتراز کرے ملول ہو کر عبادت کرنے سے اور جب سست ہوا اور بیٹھ رہا عبادت سے اور مشغول ہوا کسی مباح چیز مین قسم کلام اور نیند وغیرہ سے اور پر قصد حاصل ہونے خوشی کے عبادت مین تو وہ گنا جاتا ہی طاعت اسی لیے کہا گیا ہی کہ نیند عالم کی عبادت ہی اور جاننا چاہیے کہ بیچ ترک کرنے عمل کے وقت کسالت اور ملالت کے حدیثین بہت واقع ہوئی ہین اسلیے کہ گران ہونا عمل کا نفس پر آخر کو سبب ترک عمل اور نقصان اسکے کا ہوتا ہی لیکن چاہیے کہ کوشش کرے اور نفس کو بہت عمل کرنے کی عادت ڈالے اور ساتھ مشقت اور ریاضت کے خوگر ہووے مانند کاہل وجودون اور آرام طلبون کے نہ ہو جاوے کہ تھوڑے سے عمل مین فی الحال تھک جاتے ہین اور چھوڑ دیتے ہین اکثر ہوتا ہی کہ جنکو پہلے دو رکعت نماز کی اور ایک سیپارہ قرآن کا پڑھنا گران معلوم ہوتا تھا اور ملول ہوتے تھے اس سے انکو بہت عمل کی عادت ڈالنے سے سو رکعت نماز کی اور دس سیپارہ قرآن کے پڑھنے آسان معلوم ہوتے ہین ٭ ع ح ٭ (وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم وھو یصلی فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لا یدری لعلہ یستغفر فیسب نفسہ متفق علیہ) اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اونگھے ایک تمہارا اس حال مین کہ نماز پڑھتا ہو پس چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ جاتی رہے اس سے نیند پس تحقیق ایک تمہارا جب نماز پڑھتا ہی اونگھتے ہوئے نہین جانتا وہ چیز کہ کہتا ہی غلبہ نیند کے سے شاید کہ ارادہ کرے طلب مغفرت کا پس بد دعا کرے نفس اپنے کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے مثلاً ارادہ کرے کہ کہے اللہم اغفرلی بجائے اسکے بسبب غلبہ نیند کے کہ بیٹھے اللہم اعفرلی ساتھ عین مہملہ اور فے کے کہ معنی اسکے ہین یا اللہ خاک آلودہ کر مجھکو پس یہ بد دعا ہوئی نفس پر اسلیے کہ وہ کنایہ ہی ذلت اور خواری سے ٭ ع ٭ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الا غلبہ فسددوا وقاربوا وابشروا واستعینوا بالغدوۃ والروحۃ

وَشَیْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین آسان ہی اور نہین سختی کرتا دین
مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہی دین اوسپر پس میانہ روی کرو اور قریب طاقت کے لو عمل اور خوش ہو یعنے ساتھ جنت اور سلامتی کے اور ہر نعمت اور
کرامت کے اسلیے کہ دیتا ہی اللہ تعالی بہت سا ثواب تھوڑے عمل پر اور مدد چاہو ساتھ وقت صبح اور وقت شام کے اور کچھ اخیر رات کے روایت
کی یہ بخاری نے ف دین آسان ہی یعنے احکام دین کے اللہ تعالی نے آسان مقرر کیے ہین پس سخت نہ پکڑو انکو اپنے نفسون پر بطور رہبانیت
کے اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہی دین اسپر یعنے جو کوئی اپنے نفس پر غیر واجب باتون کو واجب کرتا ہی اور مشکل طرح عبادت
کرنی اختیار کرتا ہی تو دین اسپر غالب آتا ہی یعنے ادائے حق اسکے سے وہ عاجز ہوتا ہی پس دین غالب ہوا اور وہ مغلوب اور قاربوا کے معنے
یہ ہین کہ قریب ہو امر دین کے ساتھ سہولت کے اور نہ دور ہو اس سے ساتھ سختی کے اور طیبی نے کہا ہی کہ قاربوا تاکید ہی سددوا کی پس جو معنے
سددوا کے ہین سو ہی قاربوا کے اور بعضون نے یہ معنے کہے ہین کہ نزدیکی اللہ کی ڈھونڈھو اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ بہت زیادہ نہ کرو عبادت
کہ ہر وقت عبادت کرتے رہو بلکہ غنیمت گنو عبادت ان تین وقتون مین اول روز مین اور آخر روز مین اور کچھ اخیر رات مین یہ اشارہ ہی
تہجد کی نماز کا ٭ ع ح ٭ (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ
الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَأَهٗ مِنَ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی حضرت عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو رہا بغیر
پڑھے تمام وظیفہ اپنے کے یا بعض وظیفہ کے پھر پڑھا اسکو درمیان نماز فجر کے اور نماز ظہر کے لکھا جاتا ہی واسطے اسکے گویا کہ پڑھا اسکو رات کو روایت
کی یہ مسلم نے ف یعنے ایک شخص نے کچھ وظیفہ مقرر کیا تھا قسم کلام اللہ اور اوراد اور نماز سے کہ شب کو پڑھتا تھا اور وہ فوت ہو گیا پھر اسنے
مابین نماز فجر اور ظہر کے یعنے پہلے پہلے زوال کے پڑھ لیا تو اسکے لیے ثواب رات کے پڑھنے کا سا لکھا جاتا ہی اور ایسے ہی حکم دن کے وظیفہ کا ہی
کہ دن کو فوت ہو گیا رات کو پڑھ لیا تو دن کے پڑھنے کا سا ثواب لکھا جاتا ہی روز و شب آپس مین خلیفہ ایک دوسرے کے ہین اور اسمین جو خاص
رات کے وظیفہ کا ذکر کیا اسلیے کہ اکثر واقع ہو جاتا ہی یعنے نماز تہجد کی اور اوراد بسبب غلبہ نیند کے رہ جاتے ہین اسی سبب اس حدیث
کو اس باب مین لائے ٭ ج ٭ (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ
تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کھڑے ہو کر پس اگر
نہو سکے پس پڑھ بیٹھ کر پس اگر یہ بھی نہو سکے پس پڑھ کروٹ پر روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے کروٹ سے پڑھے قبلہ کی طرف منہ کرکے
اور اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے اور نہ کوئی قبلہ کی طرف منہ پھیرنے والا بہم پہونچے تو ہر طرف جائز ہی اور ہمارے نزدیک افضل یہ ہی کہ چت
لیٹے روبقبلہ ہو کر اور تکیہ مونڈھون کے نیچے رکھکر سر اونچا کر لے اور اشارون سے نماز پڑھے چنانچہ دارقطنی نے ایک حدیث روایت کی ہی
کہ اس سے چت ہی نماز پڑھنی ثابت ہوتی ہی اور یہ حدیث حضرت نے عمران سے فرمائی تھی انکو بواسیر تھی وہ چت نہ لیٹ سکتے تھے
پس اورون کے لیے حجت نہین ہو سکتی اسلیے کہ وہ معذور تھے اور یہ حکم حضرت نے فرض نماز کا فرمایا ہی پس نفلون مین یہ بطریق
اولے جائز ہو گا ٭ ع ٭ (وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ اِنْ صَلّٰى
قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور
روایت ہی انھین عمران سے کہ انھون نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حال نماز آدمی کا بیٹھے ہوئے یعنے نماز
نفل کا باوجود قدرت کے قیام پر فرمایا اگر پڑھے کھڑے ہو کر پس وہ بہتر ہی اور جو کوئی پڑھے یعنے نفل بغیر عذر کے

بیٹھے ہوئے پس واسطے اُسکے آدھا ثواب کھڑے کا اور جو کوئی پڑھے لیٹے ہوئے یعنے بغیر عذر کے پس واسطے اُسکے آدھا ثواب بیٹھے
کا روایت کی یہ بخاری نے **ف** یہ حدیث محمول ہی نماز نفل پر اسلیے کہ نماز فرض بیٹھکر پڑھنی اگر بے عذر ہو درست نہین اور اگر بعذر
ہو قیام ساقط ہی پس کھڑے ہوکر پڑھنی افضل بیٹھکر پڑھنے سے نہوگی اور بیٹھکر پڑھنے والے کو آدھا ثواب کھڑے کا نہوگا بلکہ پورا ثواب
پاویگا اور کہا طیبی نے حکم کہ آیا جائز ہی یہ کہ نماز نفل لیٹ کر پڑھے باوجود قدرت قیام یا قعود کے یا نہین پس گئے ہین بعضے طرف اُسکے کہ
نہین جائز اور گئی ہی ایک قوم طرف جواز اُسکے کے اور طرف اسکے کہ ثواب اُسکو برابر آدھے ثواب بیٹھکر پڑھنے والے کے ہوتا ہی چنانچہ قول
حسن بصری کا بھی یہی ہی اور یہی صحیح تر اور اولیٰ ہی واسطے ثابت ہونے اُسکے کے حدیث سے انتہی اور مذہب ابو حنیفہ کا یہ ہی کہ یہ جائز
نہین پس کہا گیا ہی کہ یہ حدیث بیچ حق فرض پڑھنے والے بیمار کے ہی ایسا بیمار کہ ممکن ہو اُسکو کھڑے ہوکر پڑھنا یا بیٹھکر پڑھنا ساتھ شدت
اور زیادتی کے مرض مین ❊ع❊ **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ
اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ طَاہِرًا وَّذَکَرَ اللّٰہَ حَتّٰی یُدْرِکَہُ النُّعَاسُ لَمْ یَنْقَلِبْ سَاعَۃً مِّنَ اللَّیْلِ یَسْأَلُ اللّٰہَ فِیْہَا خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ
ذَکَرَہُ النَّوَوِیُّ فِیْ کِتَابِ الْاَذْکَارِ بِرِوَایَۃِ ابْنِ السُّنِّیِّ) روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
جو شخص جگہ پکڑے طرف بچھونے اپنے کے پاک ہوکر یعنے باوضو ہوکر یا تیمم کر کے اور نجاستون سے پاک ہوکر یا پاک گناہون سے ہوکر اور یاد
کرے اللہ کو یعنے زبان سے یا دل سے یہان تک کہ غلبہ کرے اُسکو نیند نہین کروٹ لیتا کسی وقت رات مین اس حال مین کہ مانگے اللہ
تعالیٰ سے اُسمین کوئی بھلائی بھلائیون دنیا اور آخرت کی سے مگر کہ دیتا ہی اُسکو اللہ تعالیٰ وہ بھلائی ذکر کی یہ نووی نے کتاب الاذکار مین
ساتھ روایت ابن سنی کے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَّجُلَیْنِ رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِہٖ
وَلِحَافِہٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّہٖ وَاَہْلِہٖ اِلٰی صَلٰوتِہٖ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِہٖ وَوِطَائِہٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّہٖ وَاَہْلِہٖ اِلٰی صَلٰوتِہٖ رَغْبَۃً فِیْمَا عِنْدِیْ
وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ وَرَجُلٍ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَانْہَزَمَ مَعَ اَصْحَابِہٖ فَعَلِمَ مَا عَلَیْہِ فِی الْاِنْہِزَامِ وَمَا لَہٗ فِی الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰی ہُرِیْقَ دَمُہٗ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ
اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ رَجَعَ رَغْبَۃً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ حَتّٰی ہُرِیْقَ دَمُہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوتا ہی رب ہمارا دو شخصون سے ایک وہ شخص کہ اُٹھا رات کو نرم بچھونون اپنے سے اور بالاپوش
اپنے سے محبوب اور اہل اپنے کے پاس سے طرف نماز اپنی کے پس فرماتا ہی اللہ واسطے فرشتون اپنے کے دیکھو طرف بندے میرے کے
کہ اُٹھا فرش اپنے سے اور نرم بچھونے اپنے سے محبوب اور اہل اپنے کے پاس سے طرف نماز اپنی کے واسطے رغبت کرنے کے بیچ اس
چیز کے کہ نزدیک میرے ہی یعنے جنت اور ثواب اور واسطے ڈرنے کے اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہی یعنے دوزخ اور عذاب اور دوسرا
وہ شخص کہ جہاد کیا خدا کی راہ مین پس بھاگا ساتھ یارون اپنے کے پھر جانا اُس گناہ کو کہ اُسپر ہی بھاگنے مین یعنے بلا عذر بھاگنے مین اور
جانا اُس ثواب کو کہ واسطے اُسکے ہی پھر آنے مین پس پھرا اور لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتون کو دیکھو طرف
بندے میرے کے یعنے نظر تعجب سے کہ پھرا واسطے رغبت کرنے کے اُس چیز مین کہ نزدیک میرے ہی یعنے ثواب اور واسطے ڈرنے کے
اُس چیز سے کہ نزدیک میرے ہی یعنے عذاب یہانتک کہ بہا خون اُسکا یعنے شہید ہوا روایت کی یہ شرح السنہ مین **ف** لحاف یعنے جو کپڑا
کہ اوڑھا جاتا ہی اور محبوب اور اہل اپنے کے پاس سے یعنے یہ چیزین بہت پیاری ہوتی ہین باوجود اسکے اُنکے پاس سے اُٹھکر رغبت
کی طرف عبادت رب اپنے کے جانا کہ یہ کچھ نفع نہین دینے کی اُسکو نہ قبر مین اور نہ حشر مین بلکہ نفع دیگی طاعت رب کی دنیا مین اور

اس حدیث میں اشارہ ہی طرف اسکے کہ عمل کرنا واسطے اللہ کے ساتھ امید ثواب کے کہ اس عمل پر ملتا ہی منافی اخلاص اور کمال کے نہیں
اگرچہ منافی اکمل کے ہی کہ اکمل یہی ہی کہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے عمل کرے کچھ غرض اور نہو لیکن ہان اگر محض واسطے ثواب
کے یا خوف عذاب کے کرے کہ اگر خالی ہو ثواب و عذاب سے تو عبادت (اسکی چھوڑ دے) نہیں صحیح ہوتی عبادت اسکی بلکہ کہا ہی بعضون
نے کہ یہ کفر ہی + ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن عبد اللہ بن عمرو قال حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ
الرجل قاعدا نصف الصلوٰۃ قال فاتیتہ فوجدتہ یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسہ فقال مالک یا عبد اللہ بن عمرو قلت حدثت یا رسول
اللہ انک قلت صلوٰۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلوٰۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم رواہ مسلم) روایت ہی عبد اللہ
ابن عمرو سے کہا حدیث کیا گیا میں یعنے پہونچی مجھے یہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آدمی کی یعنے نفل بیٹھے
ہوے یعنے بغیر عذر کے آدھی نماز ہوتی ہی یعنے بہ نسبت کھڑے کے کہا راوی نے پس آیا میں حضرت کے پاس پس پایا میں نے انکو نماز پڑھتے
بیٹھے ہوے پس رکھا میں نے ہاتھ اپنا حضرت کے سر مبارک پر پس فرمایا حضرت نے کیا ہی واسطے تیرے ای عبد اللہ بن عمرو کہا میں نے
خبر دیا گیا تھا میں ای سو خدا کے کہ تحقیق فرمایا تمنے نماز آدمی کی بیٹھے ہوے برابر آدھی نماز کے ہی اور تم پڑھتے ہو بیٹھے ہوے فرمایا کہ ہان اسی
طرح سے ہی ولیکن میں نہیں مانند ایک کے تم میں سے روایت کی مسلم نے ف عادت عرب کی ہی کہ جب کسی سے کوئی بات تعجب کی دیکھتے
ہیں تو اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں پس انکے نزدیک یہ بات خلاف ادب کے نہیں بلکہ از راہ بے تکلفی اور کمال الفت کے ہوتی ہی پس جب
حضرت نماز سے فارغ ہوے تو عبد اللہ نے ہاتھ سر مبارک پر از راہ تعجب کے رکھا تعجب اسلیے کیا کہ حضرت افضل بات پر عمل کرتے ہیں
پھر بیٹھکر کیوں نماز پڑھتے ہیں پھر حضرت کے جواب کا حاصل یہ ہی کہ یہ میری خصوصیات سے ہی کہ میری نماز کا ثواب ناقص نہیں ہوتا کسی
طرح پڑھوں مجھکو اوروں پر قیاس نہ کرو اور نہ اوروں کو مجھ پر + ع (وعن سالم بن ابی الجعد قال قال رجل من خزاعۃ لیتنی صلیت
فاسترحت فکانھم عابوا ذلک علیہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقم الصلوٰۃ یا بلال ارحنا بہا رواہ ابوداود) اور
روایت ہی سالم ابن ابی الجعد سے کہ کہا ایک شخص نے قوم خزاعہ میں سے کاش کہ میں نماز پڑھوں اور آرام پکڑوں پس گویا کہ لوگوں نے
عیب پکڑا اسپر پس کہا اسنے سنا ہی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تکبیر کہہ نماز کی ای بلال راحت دے ہمکو ساتھ
اسکے روایت کی یہ ابوداود نے ف پس آرام پکڑوں میں یعنے ساتھ عبادت رب اپنے کے اور مناجات اسکی کے اور لذت پڑھنے
کلام اسکے کے اور بعض حاضرین نے عیب اس لیے پکڑا کہ یہ عبارت محتمل تھی دو معنوں کی ایک یہ کہ آرام پکڑوں میں ساتھ نماز کے اور دوسرے
یہ کہ نماز سے آرام پکڑوں یعنے نماز پڑھکر آرام سے ہو بیٹھوں پس مراد اسکی معنے اول تھے اور لوگ سمجھے کہ دوسرے معنی مراد ہیں اور وہ
خلاف ادب کے ہیں پس انھوں نے مراد اپنی بیان کی حدیث حضرت کی سنا کر کہ حضرت نے بھی فرمایا ہی ای بلال راحت دے ہمکو ساتھ
نماز کے یعنے مشغول ہونا انکا نماز میں راحت تھا انکے لیے اسلیے کہ وہ گنتے تھے سواے نماز کے اور اعمال دنیویہ کو رنج اور آرام پکڑتے تھے
ساتھ نماز کے اسلیے کہ اسمین مناجات ہی اور اسی لیے فرمایا ہی قرۃ عینی فی الصلوٰۃ یعنے آرام مجھے نماز میں آتا ہی + ع باب الوتر باب
بیچ بیان نماز وتر کے ف اختلاف وتر میں درمیان علماء کے دو باتوں میں ہی اول یہ کہ سنت ہی یا واجب امام ابوحنیفہ کہتے ہیں واجب
ہی اور باقی امام کہتے ہیں سنت ہی اور دوسرا اختلاف یہ ہی کہ وتر ایک رکعت ہی یا تین رکعت اکثر اماموں کے نزدیک ایک رکعت ہی اور ہمارے
نزدیک تین رکعت اور حدیثیں جانبین میں وارد ہیں اور جو کہ ایک رکعت کہتے ہیں وہ دو رکعت پہلے اسکے پڑھکر سلام پھیرتے ہیں اور

اگر نہ پڑھین مکروہ ہی ✽ح✽ **الفصل الاول فصل پہلی** (عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا
خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ توتر لہ ما قد صلی متفق علیہ) روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو
دو رکعت ہی پس جب ڈرے ایک تمہارا نمودار ہونے صبح کے سے پڑھے ایک رکعت طاق کردیگی اُسکے لیے اُسکو کہ نماز پڑھی ہی روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نماز رات کی دو دو رکعت ہی دلیل پکڑی ہی ساتھ اسکے شافعی اور ابو یوسف اور محمد رحمہ نے کہ رات کو نفل پڑھے
تو افضل یہی ہی کہ دو دو رکعتین پڑھے اور پڑھے ایک رکعت طاق کردیگی اُسکو کہ نماز پڑھی ہی کہا ابن ملک نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ رات
کی نماز مین پہلے جو دو دو رکعتین پڑھین تھین وہ نماز جفت تھی یہ ایک رکعت اُسکو طاق کردیگی اور یہ حدیث حجت ہی واسطے شافعی کے
کہ اُنکے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہوتی ہے اور کہا طحاوی حنفی نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ پڑھے ایک رکعت ساتھ دو رکعتون کے پہلے اُسکے
پس یہ رکعت طاق کردیگی پہلے شفع کو اور کہا ابن ہمام نے کہ نہین ہی حدیث مین دلالت اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہی ساتھ تحریمہ علٰحدہ
کے اور دلیل حنفیہ کی یہ بھی ہی کہ نہی وارد ہوئی ہی بتیرا سے یعنے تنہا رکعت سے ملا علی قاری نے مرقاۃ مین یہ مضمون مفصل لکھا ہی یہان اختصار
کے لیے اسی پر اکتفا کیا جو چاہے اُسمین دیکھ لے (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر رکعۃ من اٰخر اللیل رواہ مسلم) اور
روایت ہی انہین سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر ایک رکعت ہی آخر رات کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنے وتر ایک
رکعت ہی ملی ہوئی ساتھ دوگانہ کے پہلے اُسکے یہ معنی اسلیے کہے کہ تطبیق حاصل ہو جاوے سب حدیثون مین اور وقت مختار وتر کا اخیر رات
مین ہوتا ہی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحمہ نے لکھا ہی کہ یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہی اور اور حدیثین کہ دلالت رکھتی ہین اوپر ہونے
وتر کے تین رکعت آگے آوینگے (وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ یوتر من ذلک
بخمس لا یجلس فی شیء الا فی اٰخرھا متفق علیہ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات مین تیرہ رکعت
وتر پڑھتے اُنہین سے ساتھ پانچ رکعت کے نہ بیٹھتے کسی رکعت مین یعنے تشہد کے لیے مگر بیچ آخر اسکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
نماز آنحضرت کی رات مین کئی طرح پر آئی ہی ایک اُنہین سے یہ بھی ہی کہ آٹھ رکعتین پڑھتے تھے ساتھ چار سلامون کے اور پانچ رکعتین پڑھتے
متصل ساتھ نیت وتر کے ساتھ ایک تشہد کے اور ایک سلام کے اور یہ حدیث صریح ہی بیچ وصل پانچ رکعتون کے ساتھ ایک جلوس کے اور
یہ مختلف فیہ ہی درمیان فقہا کے اور جو کہ قائل نہین ہین اسکے تاویل عدم جلوس کی ساتھ عدم سلام کے کرتے ہین یعنے سلام نہین پھیرتے تھے
مگر آخر مین چنانچہ بعضی روایت مین آیا ہی لم یسلم الا فی الآخرین اور بعضے یہ تاویل کرتے ہین کہ جلوس دراز نہین کرتے تھے مگر آخر مین اور وصل چار
رکعت سے زیادہ ساتھ ایک سلام کے جائز ہی باتفاق اور ہمارے نزدیک جائز ہی آٹھ رکعت تک بلا کراہت اور زیادہ اس سے جائز ہی ساتھ کراہت
کے ✽ح✽ ومولانا (وعن سعد بن ہشام قال انطلقت الی عائشۃ فقلت یا ام المؤمنین انبئینی عن خلق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قالت الست تقرأ القراٰن قلت بلی قالت فان خلق نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان القراٰن
قلت یا ام المؤمنین انبئینی عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کنا نعد لہ سواکہ وطہورہ فیبعثہ اللہ ما شاء ان یبعثہ
من اللیل فیتسوک ویتوضأ ویصلی تسع رکعات لا یجلس فیہا الا فی الثامنۃ فیذکر اللہ ویحمدہ ویدعوہ ثم ینہض ولا یسلم
فیصلی التاسعۃ ثم یقعد فیذکر اللہ ویحمدہ ویدعوہ ثم یسلم تسلیما یسمعنا ثم یصلی رکعتین بعد ما یسلم وہو قاعد فتلک احدی
عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اسن صلی اللہ علیہ وسلم واخذ اللحم اوتر بسبع وصنع فی الرکعتین مثل صنیعہ فی الاولی فتلک

تِسْعَ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ہشام سے کہ کہا گیا مین طرف حضرت عائشہ رض کے پس کہا مین نے ای مان مسلمانون کی خبر دو مجھکو خلق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہا حضرت عائشہ نے کیا نہین پڑھا تونے قرآن کہا مین نے کہ ہان پڑھا ہی کہا حضرت عائشہ نے پس تحقیق خلق نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا قرآن یعنے جو کچھ کہ قرآن مین اچھے اخلاق وصفات مذکور ہین حضرت نے وہ اپنے مین حاصل کیے تھے کہا مین نے ای مان مومنون کی خبر دو مجھکو وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنے وقت اور کیفیت اور عدد رکعات اُسکے سے پس کہا تھی مین تیار کرتی واسطے حضرت کے مسواک اُنکی اور پانی وضو اُنکے کا پس اُٹھاتا اُنکو اللہ جب چاہتا تھا کہ اُٹھاوے اُنکو رات کو پس مسواک کرتے یعنے پہلے وضو کے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے نو رکعتین نہ بیٹھتے اُنمین مگر آٹھوین رکعت مین پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اللہ کی اور دعا مانگتے یعنے التحیات پڑھتے کہ التحیات مین ذکر اور حمد اور دعا ہی پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ پھیرتے پس پڑھتے نوین رکعت پھر بیٹھتے پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اُسکی اور دعا مانگتے اُس سے یعنے دعای متعارف پڑھتے پھر پھیرتے سلام کہ سناتے ہمکو یعنے پکار کر سلام پھیرتے کہ ہم سنتے پھر پڑھتے دو رکعت بعد سلام کے بیٹھے ہوے پس ہوئین یہ گیارہ رکعتین ای بیٹے میرے پس جبکہ بڑی عمر کو پہونچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پھیل گیا گوشت پڑھتے تھے وتر سات رکعتین اور کرتے دو رکعتون مین مانند کرنے انکے کے پہلی صورت مین یعنے اسی طرح بیٹھکر پڑھتے پس یہ ہوئین نو رکعتین ای بیٹے میرے اور تھے نبی اللہ کے صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے کوئی نماز دوست رکھتے یہ کہ ہمیشگی کرین اُسپر اور تھے جبکہ غالب ہوتی اُنکو نیند یا بیماری یعنے مانع ہوتی کھڑے ہونے رات کے سے پڑھتے اول روز مین بارہ رکعتین اور نہین جانتی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھا ہو قرآن سارا ایک رات مین اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑھی ہو کسی رات مین صبح تک یعنے اول سے آخر تک اور نہین جانتی مین کہ روزے رکھے ہون سارے مہینے سوا رمضان کے روایت کی یہ مسلم نے ف جب نماز پڑھتے حضرت اور اسی طرح اور عبادت کرتے تو ہمیشگی کرتے اُسپر اور ترک کرنا اُسکا ہوتا بسبب عذر کے یا بیان جواز کے اور روزے رکھے ہون سارے مہینے اور حضرت عائشہ ہی سے جو روایت ہی کہ حضرت سارے شعبان مین روزے رکھتے تھے تو اُسکو واضح کر دیا ہی ایک اور روایت نے کہ اُن سے ہی کہ اکثر شعبان مین روزے رکھتے پس دفع ہوا تعارض اور پڑھنا دو رکعتون کا بعد وتر کے اکثر حدیثون مین آیا ہی لیکن ظاہر مین یہ حدیثین معارض معلوم ہوتی ہین اس حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا پس دفع اس تعارض کا مشکل پڑا ہی بہت علما پر پس امام مالک منکر ہوے ہین حدیث دو رکعتون بعد وتر کی کے اور کہا ہی کہ صحیح نہین ہی یہ حدیث اور امام احمد نے کہا ہی کہ مین نہ پڑھتا ہون ان دو رکعتون کو اور نہ منع کرتا ہون کسی کو اُن سے اور جمہور علما قائل ہین اُنکے بسبب وارد ہونے حدیثون صحیح کے اُنمین پس تطبیق اُنمین دو طرح سے دی ہی ایک تو یہ کہ اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا مین صلوۃ سے مراد اور نوافل ہین سوا ان دو رکعتون کے یعنے سوا ان دو رکعتون کے اور نوافل بعد وترون کے نہ پڑھا کرو اور دوسرے یہ کہ کبھی یہ دو رکعت پڑھا کرے اور کبھی فقط وتر ہی پڑھا کرے تاکہ عمل دونون پر ہو پس حدیث اجعلوا آخر صلوتکم وترا محمول ہی استحباب پر نہ وجوب پر پھر اختلاف ہی اسمین کہ آیا ادا کرنا دو رکعتون کا بعد وتر کے اول شب مین تھا یا آخر شب مین پس حدیث ابو امامہ کی مطلق واقع ہوتی ہی کہ اسمین اسی قدر آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتین بعد وتر کے بیٹھکر پڑھتے تھے اور یہ نہین کہا کہ اول شب پڑھتے تھے

یا آخر شب اور حدیث ثوبان کی دلالت کرتی ہے کہ یہ برتقدیر ادا کرنے وتر کے ہے اول شب مین اور یہ دونون حدیثین آخر باب مین آوینگی اور
حدیثین بخاری اور مسلم اور موطا کی دلالت کرتی ہین کہ برتقدیر قیام کے تھا یعنے تہجد پڑھتے تو بعد وترون کے یہ بھی پڑھتے صحیح یہی ہے اور بعضون
نے کہا ہے کہ یہ دو رکعتین ملحق وتر کی ہین اور قائم مقام سنتون وتر کی ہین ٭ ح ع ٭ مولانا (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کرو تم آخر نماز اپنی بیچ رات کے وتر
کو روایت کی یہ مسلم نے ف امر اسمین استحباب کے لیے ہے اور شرح اسکی اوپر مذکور ہو چکی ہے ٭ ع ٭ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انھین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلدی کرو صبح سے ساتھ وتر کے روایت کی
یہ مسلم نے ف یعنے وتر صبح سے پہلے پہلے پڑھ لیا کرو ہمارے نزدیک یہ امر وجوب کے لیے ہے اور اگر رات کو وتر رہ جائین تو قضا انکی واجب ہے
کہ دن کو پڑھ لے ٭ ع ٭ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ
اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَّذٰلِكَ اَفْضَلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ ڈرے اس سے کہ نہ اٹھو نگا آخر رات مین پس چاہیے کہ وتر پڑھ لے اول شب اور جو امید رکھے اٹھنے کی آخر رات مین پس چاہیے
کہ وتر پڑھے پچھلی رات کو اسلیے کہ نماز پچھلی رات کی حاضر کی گئی ہے یعنے حاضر ہوتے ہین فرشتے رحمت کے اور انوار و برکات اور یہ یعنے وتر آخر
رات کے بہتر ہین روایت کی یہ مسلم نے ف وتر اخیر رات کے بہتر ہین اسلیے کہ ثواب اسوقت بہت ہوتا ہے بسبب حاضر ہونے ملائکہ رحمت
اور برکت کے اور واقع ہونے انکے کے افضل وقت مین ٭ ع ٭ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا ہر جزو رات کے مین پڑھی وتر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات مین بھی اور بیچ رات مین بھی اور آخر رات مین بھی اور آخر عمر مین ٹھہر او تر پڑھنا حضرت کا سحر کے وقت مین
کہ وہ چھٹا حصہ رات کا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلٰثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى
وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا وصیت کی مجھکو دوست میرے نے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ساتھ تین باتون کے روزہ رکھنے تین دن کے ہر مہینے مین اور پڑھنے دو رکعتین ضحیٰ کی اور یہ کہ پڑھون مین وتر پہلے اس سے کہ سوؤن مین
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف روزے تین دن کے یعنے ایام بیض کے تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین تاریخ اور بعضون نے
کہا ہے کہ ایک روزہ اول مہینے مین اور ایک درمیان مہینے مین اور ایک آخر مہینے مین اور بعضون نے کہا ہر روزہ ہر عشرہ کے اول مین اور بعضون
نے کہا مطلق یعنے سارے مہینے مین جب چاہے رکھ لے اور دو رکعتین ضحیٰ کی یعنے جو کہ بعد آفتاب بلند ہونے کے پڑھی جاتی ہین یعنے نماز اشراق
یا نماز چاشت پس دو رکعت ادنی درجہ انکا ہے اور اکثر اشراق کی چھ رکعتین ہین اور چاشت کی بارہ اور وتر ابو ہریرہ کو اول شب مین پڑھنی اسلیے
فرمائی کہ وہ اول شب مین مشغول رہتے تھے حضرت کی حدیثون کے یاد کرنے مین اور تکرار کرنے اُنکے مین پس اسمین رات بہت جاتی تھی
اخیر رات مین اُٹھنا مشکل تھا اور بسبب اسی مشغولی علم کے ضحیٰ کی بھی دو رکعتین پڑھنے کو فرمایا پس اس سے معلوم ہوا کہ مشغول رہنا علم دین
مین افضل ہے اور عبادت سے ٭ ع ح ٭ الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَرَاَيْتِ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَمْ فِيْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ
اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ اَمْ فِيْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا اَوْتَرَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَخْفِتُ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْأَخِيرَ) روایت ہو غضیف بن حارث سے کہ کہا کہا مین نے واسطے عائشہؓ کے کیا دیکھا تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تھے غسل کرتے جنابت سے اول رات یا آخر رات یعنے جماع کرتے ہی نہا ڈالتے تھے یا سو رہتے تھے اور جب اٹھتے تھے کے لیے اُٹھتے نہاتے تھے کہا حضرت عائشہؓ نے اکثر اوقات نہاتے اول شب اور اکثر اوقات نہاتے آخر شب کہا مین نے اللہ اکبر سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہو کہ جسنے کی امر دین مین وسعت کہا مین نے تھے وتر پڑھتے اول شب یا آخر شب کہا حضرت عائشہؓ نے اکثر پڑھتے وتر اول شب اور اکثر پڑھتے وتر آخر شب کہا مین نے اللہ بہت بڑا ہو سب تعریف ہو اللہ کے لیے کہ جسنے گردانی امر دین مین وسعت کہا مین نے پکار کر پڑھتے تھے قرأۃ یا آہستہ تہجد مین یا مطلق کہا حضرت عائشہ نے اکثر پکار کر پڑھتے تھے اور اکثر آہستہ کہا مین نے اللہ بہت بڑا ہو سب تعریف ہو واسطے اللہ کے کہ جسنے گردانی امر دین مین وسعت روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے فقرۂ اخیر یعنے جسمین ذکر قرأۃ کا ہو ف لفظ اللہ اکبر غضیف نے از راہ تعجب اور خوشی کے کہا (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہو عبد اللہ بن ابی قیس سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہؓ سے کہ ساتھ کتنی رکعتون کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے کہا حضرت عائشہؓ نے تھے وتر پڑھتے حضرت ساتھ چار رکعت کے اور تین رکعت کے اور چھ اور تین اور آٹھ اور تین اور دس اور تین کے اور نہین وتر پڑھی کم سات سے اور نہ زیادہ تیرہ سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف ساتھ چار رکعت کے اور تین کے یعنے چار رکعت تہجد کی ہوتی تھین اور تین وتر کی سب سات ہوئین تین کے اوپر کی رکعتون کو مجازاً وتر کہا اسی طرح چھ تہجد کی اور تین وتر کی سب نو ہوئین اور آٹھ تہجد کی اور تین وتر کی سب گیارہ ہوئین اور دس تہجد کی اور تین وتر کی سب تیرہ ہوئین اس حدیث مین دلالت ہو اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہوتی تھین اور نہین وتر پڑھتے تھے کم سات سے یعنے غالبًا الا پانچ رکعتین بھی ثابت ہوئی ہین اور نہ تیرہ سے زیادہ یعنے غالبًا والا پندرہ رکعتین بھی ثابت ہوئی ہین ع (وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہو ابی ایوب سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر حق ہو یعنے لازم ہو ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑھے وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے تین رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کی یہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف حق کے معنے ہین ثابت اور واجب پس ابو حنیفہ حق کے معنے لیتے ہین واجب اور امام شافعی لیتے ہین ثابت یعنے ثابت ہو سنت سے اور پانچ رکعت وتر کی اختیار کی ہین سفیان ثوری اور اماموں نے اور تین رکعت اختیار کی ہین امام ابو حنیفہؒ نے اور ایک رکعت امام شافعی اور اور اماموں نے ع ح (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہو حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ وتر ہو دوست رکھتا ہو وتر کو پس وتر پڑھو اے اہل قرآن کے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف اللہ وتر ہو یعنے یکتا ہو ذات و صفات مین پس نہین کوئی مثل اسکے اور یکتا ہو اپنے افعال مین پس نہین کوئی شریک اسکا اور نہ مددگار دوست رکھتا ہو وتر کو یعنے ثواب دیتا ہو اسپر اور قبول کرتا ہو اسکو حاصل یہ کہ اللہ یکتا ہو اس مناسبت سے دوست رکھتا ہو عدد طاق کو پس وتر بھی طاق ہو اُسکو دوست رکھتا ہو اور ثواب دیتا ہو اسپر اور

آنحضرت رعایت انس عدد کی اکثر افعال مین کرتے تھے اور اسمین اشارہ اسپر بھی ہی کہ دوست رکھتا ہی انقطاع کرنے والے کو ماسواے اللہ سے
اور اہل قرآن یعنے جو کہ ایمان لائے قرآن پر اور حفظ اور تلاوت کرنے والے ہوئے اسمین تنبیہ ہی اوپر لازم کرنے قیام رات کے اور پڑھنے قرآن
کے اسمین ﴿ ع ح ﴾ (وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمُرِ النَّعَمِ
اَلْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی خارجہ بن حذافہ سے کہ کہا نکلے ہمپر رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے امداد کی تمکو یعنے زیادہ کی ہی نماز پنجگانہ پر ایک نماز کہ وہ بہتر ہی واسطے تمھارے سرخ اونٹون سے وہ وتر ہی مقرر
کیا اسکو اللہ تعالی نے واسطے تمھارے درمیان نماز عشاء کے نکلنے فجر تک یعنے وقت اسکا اسکے مابین مین ہی جب چاہے پڑھ لے روایت کی یہ
ترمذی اور ابوداؤد نے ف سرخ اونٹون کو اہل عرب بہت عزیز رکھتے ہین اور بہت عمدہ جانتے ہین تمام اموال مین اسکے رغبت دلانے کے
لیے حضرت نے یہ بات فرمائی پس مراد یہ ہی کہ یہ نماز بہتر ہی تمام متاع دنیا سے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر واجب ہین اور پہلے عشاء سے
پڑھنا اسکا جائز نہین ﴿ ع ﴾ (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)
اور روایت ہی زید بن اسلم سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو جاوے غافل ہوکر وتر اپنی سے پس چاہیے کہ پڑھے جس وقت کہ صبح
ہو روایت کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف جب صبح ہو تو پہلے فرض فجر کے قضاء وتر کی پڑھے اگر صاحب ترتیب ہی اور ممکن ہی پڑھنا اسکا یعنے
اتنا وقت ہی کہ وتر پڑھ سکتا ہی اور اگر ممکن نہو پڑھنا اسکا تو بعد نماز فجر کے پڑھے اور اگر صاحب ترتیب نہو تو اختیار رکھتا ہی چاہے اول پڑھے چاہے
بعد ﴿ ع ﴾ (وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْنَا عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ اَبْزٰى وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرَا الْمُعَوِّذَتَيْنِ) اور روایت ہی عبد العزیز بن جریج سے کہ کہا پوچھا ہمنے
حضرت عائشہؓ سے کہ کون سی سورت پڑھتے تھے وتر مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت عائشہؓ نے کہ پڑھتے تھے پہلی رکعت مین سبح اسم
ربک الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس روایت کی یہ ترمذی
اور ابوداؤد نے اور روایت کی یہ نسائی نے عبد الرحمن بن ابزی سے اور روایت کی یہ احمد نے ابی ابن کعب سے اور دارمی نے نقل کی ابن عباسؓ سے اور نہین ذکر کیا احمد اور
دارمی نے اعوذ معوذتین کو یعنے فقط قل ہو اللہ ہی تیسری رکعت مین پڑھنی روایت کی ہی ف کہا ابن ہمام نے کہ حنفیون نے اخیر ہی روایت
پر عمل کیا ہی کہ تیسری رکعت مین فقط قل ہو اللہ ہی پڑھتے ہین چنانچہ حضرت عائشہؓ سے بھی ایک روایت آئی ہی کہ حضرت تیسری رکعت مین قل ہو اللہ
ہی پڑھتے تھے اور یہان جو حضرت عائشہؓ سے روایت منقول ہوئی اسپر عمل اسلیے نہین کرتے ہین کہ اسکی سند مین کچھ خلل ہی اور دوسرے یہ
کہ جو ذکر کیا خلاف عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی کہ اخیر کی رکعت کو اوپر کی رکعتون سے دراز نہ کرتے تھے اور بہت سی دلیلین ملا علی
قاری نے لکھی ہین جو چاہے مرقاۃ مین دیکھ لے اور یہ حدیث صحیح دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر کی تینون رکعتین ایک ہی سلام سے پڑھتے تھے ﴿ ع ح ﴾
(وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ
وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی حضرت حسن بن علیؓ سے کہ کہا سکھلائے مجھکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کئی کلمے کہ کہون مین انکو بیچ قنوت وتر کے یا الہی ہدایت کر مجھکو بیچ زمرہ ان لوگون کے کہ ہدایت کیا تو نے انکو یعنے انبیا اور اولیا اور عافیت دے

رکھ مجھکو آفتون دنیاوی اور آخرت کی سے بیچ ضمن ان لوگون کے کہ عافیت مین رکھا تو نے اُنکو اور کارسازی کر میری بیچ جملہ ان لوگون کے
کہ کارسازی کی تو نے اُنکی اور برکت دے میرے لیے اُس چیز مین کہ دی ہے تو نے یعنے عمر اور مال اور علوم اور اعمال اور بچا مجھکو بُرائی اُس چیز کی
سے کہ مقدر کی تو نے پس تحقیق تو حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور نہین حکم کیا جاتا تجھپر تحقیق نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکھا تو نے اُسکو بابرکت ہے
تو اے رب ہمارے یعنے کثرت سے ہے خیر تیری دارین مین اور بلند ہے تو روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف
کہون مین قنوت وتر مین یہان مطلق جو قنوت الوتر کہا تو ظاہر یہ ہے کہ تمام سال مین پڑھنا مراد ہے جیسے کہ مذہب ہمارا ہے اور شافعی مقید کرتے ہین قنوت
کو بیچ وتر نصف اخیر رمضان کے اور ہدایت کر یعنے ثابت رکھ ہدایت پر یا زیادہ کر مجھکو اسباب ہدایت کے یعنے پہونچنے کے اعلیٰ مراتب کو اور نہین
ذلیل ہوتا یعنے آخرت مین یا مطلق اگرچہ باعتبار ظاہر کے مبتلا کسی بلا مین ہو یا کوئی اُسکو ذلیل کرے اور خوار جانے لیکن حقیقت مین اللہ کے نزدیک
ذی عزت ہوتا ہے جیسے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو آرہ سے چیرا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ذبح کیا پس یہ سب امتحانات اللہ تعالیٰ کے ہین غرض
کہ لوگون کے ذلیل کرنے سے اولیاء اللہ ذلیل نہین ہوتے اللہ کے نزدیک وہ عزت والے ہی ہین اور بعضی روایتون مین اس جملہ کے بعد ولا یعز
من عادیت بھی آیا ہے اور بعضی روایت مین بعد وتعالیت کے نستغفرک ونتوب الیک اور بعضی مین بعد اسکے وصلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہے اور قنوت
شافعیہ یہی ہے کہ وتر مین اور نماز فجر مین پڑھتے ہین اور ہمارے نزدیک اللھم انا نستعینک آخر تک ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ افضل یہ ہے کہ دونون پڑھے اور
کہا ابن ہمام نے کہ یہان مختلف فیہ تین باتین ہین ایک تو یہ کہ قنوت وتر مین پہلے رکوع کے پڑھے یا بعد اُسکے اور دوسرے یہ کہ قنوت وترون مین تمام
سال پڑھے یا نصف اخیر رمضان مین اور تیسرے یہ کہ قنوت سواے وتر کے اور نماز مین پڑھے یا نہین پس امام شافعی تو کہتے ہین کہ قنوت بعد رکوع
کے پڑھے اور ابوحنیفہ کہتے ہین کہ پہلے رکوع کے اور دونون سند پکڑتے ہین حدیثون سے لیکن دلیل ابوحنیفہ کی قوی ہے جو چاہے مرقاۃ مین دیکھ
لے اور بیان باقی دو باتون مختلف فیہ کا باب القنوت مین ہوویگا انشاء اللہ تعالیٰ ع ۴ (وعن اُبیّ بن کعب قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا سلم فی الوتر قال سبحان الملک القدوس رواہ ابوداؤد والنسائی وزاد ثلث مرات یطیل وفی روایۃ النسائی عن عبد الرحمن
ابن ابزیٰ عن ابیہ قال کان یقول اذا سلم سبحان الملک القدوس ثلثا ویرفع صوتہ بالثالثۃ) اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہا تھے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے وتر مین کہتے پاک ہے بادشاہ نہایت پاک روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے کہ کہتے تھے
حضرت یہ تین بار بلند کرتے تھے آواز تیسری بار مین اور بیچ ایک روایت نسائی کے عبد الرحمن بن ابزیٰ سے اُسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا تھے
کہتے حضرت جب سلام پھیرتے سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتے تھے آواز اپنی تیسری بار مین ف دارقطنی کی روایت مین رب الملائکۃ
والروح بھی آیا ہے یعنے یون ہے سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح ع ۴ (وعن علی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول
فی آخر وترہ اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک رواہ
ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ) اور روایت ہے حضرت علی سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بیچ آخر وتر اپنی کے یا الٰہی تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون ساتھ رضا تیری کے غضب تیرے سے اور ساتھ عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ ذات
تیری کے آثار صفات تیرے سے یعنے غضب وغیرہ سے نہین گن سکتا مین تعریف تیری یعنے مجھمین طاقت نہین کہ تیری تعریف کر سکون
تو ویسا ہی ہے جیسے تعریف کی تو نے ذات اپنی کی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یہ دعا حضرت پڑھتے تھے
وتر کی تیسری رکعت مین بعد رکوع کے قومہ مین امام مالک اسی کے قائل ہین اور بعضون نے کہا بعد سلام کے پڑھتے تھے اور بعضون نے کہا ہے

پہلے سلام کے التحیات مین پڑھتے اور بعضون نے کہا ہو دین اور نسائی کی ایک روایت مین آیا ہو کہ پڑھتے تھے حضرت اسکو جب نماز سے
اپنی فارغ ہوتے اور جگہ پکڑتے بستر اپنے پر اور کہا ابن ہمام نے کہ منقول ہو ایک جماعت علما کی سے کہ توقیت نہ کرے دعاے قنوت مین یعنے ایک
ہی دعا پڑھنی نہ مقرر کرے اسلیے کہ مقرر کرنے مین دعا زبان پر جاری ہوتی ہو بغیر صدق اور رغبت کے پس نہین حاصل ہوتا اس سے مقصود اور
اور اور علما نے کہا ہو کہ یہ حکم بیچ غیر اللھم انا نستعینک کے ہو یعنے اسکا مقرر کرنا منع نہین اسکے سوا اور دعاؤن کو مقرر نہ کرے کبھی کوئی پڑھے کبھی کوئی
اسلیے کہ صحابہ نے اتفاق کیا ہو اللھم انا نستعینک کے پڑھنے پر اور اگر سوا اسکے اور قنوت پڑھے تو بھی جائز ہو اور اسی طرح محیط مین اللھم اہدنا کو بھی مستثنیٰ
کیا ہو یعنے توقیت اسکی بھی منع نہین اور جو کوئی قنوت نہ یاد رکھتا ہو پڑھے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور کہا ابو لیث
نے کہ تین بار پڑھے اللھم اغفر لی ۞ ع ح

## الفصل الثالث فصل تیسری

(عن ابن عباس قیل لہ ہل لک فی امیر المؤمنین معاویۃ ما اوتر الا بواحدۃ
قال اصاب انہ فقیہ وفی روایۃ قال ابن ابی ملیکۃ اوتر معاویۃ بعد العشاء برکعۃ وعندہ مولی لابن عباس فاتی ابن عباس فاخبرہ فقال دعہ فانہ قد
صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری) روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا گیا واسطے انکے کیا ہو واسطے تمھارے بیچ امیر المومنین معاویہ کے یعنے
کیا فتوی دیتے ہو انکے فعل مین کہ نہین وتر پڑھتے مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نے اچھا کیا انھون نے تحقیق وہ فقیہ ہین اور ایک روایت
مین ہو کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے کہ وتر پڑھے معاویہ نے پیچھے عشا کے ایک رکعت اور نزدیک انکے تھا مولی ابن عباس کا پس آیا وہ ابن عباس کے
پاس اپس خبر دی انکو کہا ابن عباس نے چھوڑ دے انکو اسلیے کہ انھون نے صحبت رکھی ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے شاید انھون نے دیکھی
ہو حضرت سے وہ چیز کہ نہین دیکھی اور نے روایت کی یہ بخاری نے **ف** ظاہر یہ ہو کہ حضرت معاویہ نے ایک ہی رکعت پڑھی ہوگی اسلیے انکار کیا
دیکھنے والے نے کہ اور صحابہ تو تین رکعت پڑھتے ہین یہ ایک رکعت کیون پڑھتے ہین اور احتمال یہ بھی ہو کہ انھون نے وتر کی ایک رکعت پڑھی
ہوگی ملی ہوئی ساتھ دوگانہ کے پہلے اسکے پس اس صورت مین انکار انپر اسلیے کیا کہ اکتفا کیا ہوگا انھون نے وتر پر اور ترک کیا ہوگا تہجد کو یا سنت
عشا کو ۞ ع ۞ (وعن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر
حق فمن لم یوتر فلیس منا رواہ ابو داؤد) اور روایت ہو بریدہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے وتر حق
ہو یعنے واجب ہو پس جو نہ پڑھے وتر پس نہین ہم مین سے یعنے ہمارے تابعین سے وتر حق ہو پس جو نہ پڑھے وتر پس نہین ہم مین سے
وتر حق ہو پس جو نہ پڑھے وتر پس نہین ہم مین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ وتر واجب ہو جیسے کہ حنفی
کہتے ہین ۞ ع ۞ (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن الوتر او نسیہ فلیصل اذا ذکر او اذا استیقظ رواہ
الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہو ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو رہے وتر سے یا بھول جاوے
اسکو پس چاہیے کہ پڑھے یعنے قضا اسکی جس وقت کہ یاد آوے یا جس وقت کہ جاگے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف**
یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہو وجوب پر ۞ ع ۞ (وعن مالک بلغہ ان رجلا سال ابن عمر عن الوتر اواجب ہو فقال عبد اللہ قد اوتر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون فجعل الرجل یردد علیہ وعبد اللہ یقول اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون
رواہ فی الموطا) اور روایت ہو مالک سے پہونچی انکو یہ بات کہ ایک شخص نے پوچھا ابن عمر سے حال وتر کا کہ کیا واجب ہو وہ یعنے سنت
ہو کہا عبد اللہ نے تحقیق وتر پڑھے ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے ہین مسلمانون نے یعنے صحابہ نے پس شروع کیا اس
شخص نے کہ تکرار کرتا تھا ان سے اور عبد اللہ کہتے تھے وتر پڑھے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑھے ہین مسلمانون

نے روایت کی یہ موطا مین ف اکتفا کیا ابن عمرؓ نے ساتھ دلیل کے مدلول سے گویا کہ کہا کہ وہ واجب ہے ساتھ دلیل مواظبت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور اجماع اہل اسلام کے اور صریح واجب نہ کہا احتیاطاً اسلیے کہ سُنا نہ تھا حضرت سے اسمین کچھ اور وہ شخص تکرار کرتا تھا واسطے
طلب کرنے جواب صریح کے ٭ ع ٭ (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلٰثٍ یَقْرَأُ فِیْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ یَقْرَأُ
فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے
تین رکعت پڑھتے انمین نو سورتین مفصل سے پڑھتے ہر رکعت مین تین تین سورتین آخر انکی ہوتی قل ہو اللہ احد روایت کی یہ ترمذی نے
ف بعضی روایتون مین تفصیل اس مجمل کی اسطرح آئی ہے کہ پڑھتے تھے حضرت پہلی رکعت مین الہٰکم التکاثر اور انا انزلنا اور اذا زلزلت
الارض اور دوسری رکعت مین والعصر اور اذا جاء اور انا اعطینا اور تیسری رکعت مین قل یا اور تبت اور قل ہو اللہ ٭ ح ٭ (وَعَنْ نَافِعٍ
قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَکَّۃَ وَالسَّمَاءُ مُغِیْمَۃٌ فَخَشِیَ الصُّبْحَ فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَۃٍ ثُمَّ انْکَشَفَ فَرَاٰی اَنَّ عَلَیْہِ لَیْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَۃٍ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فَلَمَّا
خَشِیَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَۃٍ رَوَاہُ مَالِکٌ) اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھا مین ساتھ ابن عمر کے مکہ مین اور آسمان پر تھا ابر پس ڈرے صبح ہو جانے سے
پس وتر پڑھا ایک رکعت پھر کھل گیا ابر پس دیکھا یہ کہ ہے رات پس دوگانہ کیا اس رکعت کو ساتھ ایک اور رکعت کے پھر پڑھتے گئے دو دو رکعتین
پھر جب کہ خوف کیا صبح ہو جانے کا وتر پڑھا ایک رکعت نقل کی یہ مالک نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ
جَالِسًا فَیَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلٰثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ یَفْعَلُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے اخیر عمر مین نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے یعنے رات مین یا دن مین
پس پڑھتے قرآن بیٹھے ہوئے یعنے بسبب قرأت طویل کے پس جسوقت کہ باقی رہتا قرآن سے قدر تیس آیت کے یا چالیس آیت کے کھڑے
ہوتے اور پڑھتے کھڑے کھڑے پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر کرتے دوسری رکعت مین مانند اسکے روایت کی یہ مسلم نے ف اسطرح نماز
پڑھنی جائز ہے بالاتفاق اور عکس اسکا نہین جائز بیان اسکا باب السنن مین ہو چکا اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتھ باب کے نہین ظاہر ہوتی
مگر یہ کہا جاوے کہ اسمین ذکر کیا شفع کا کہ وہ مقدمہ وتر کا ہے ٭ ع ٭ (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَۃَ خَفِیْفَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ) اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے پیچھے وتر کے دو رکعتین روایت
کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے پڑھتے دو رکعتین ہلکی بیٹھے ہوئے ف شرح اسکی اوپر بیان ہو چکی (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ ثُمَّ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِیْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَرْکَعَ قَامَ فَرَکَعَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے حضرت عائشہؓ
سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے وتر ایک رکعت پھر پڑھتے دو رکعتین پڑھتے انمین قرآن بیٹھے ہوئے پس جسوقت کہ ارادہ کرتے
کہ رکوع کرین کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف کہا ابن حجر نے کہ نہین منافی ہے یہ پہلی حدیث کے اسلیے کہ کبھی پڑھتے
تھے انکو بیٹھے ہوئے بغیر کھڑے ہونے کے اور کبھی کھڑے ہو جاتے وقت ارادہ رکوع کے ٭ ع ٭ (وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَثِقْلٌ فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ فَاِنْ قَامَ مِنَ اللَّیْلِ وَاِلَّا کَانَتَا لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ثوبان سے
کہ انہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ بیداری رات کی مشکل اور بھاری ہے پس جب وتر پڑھے ایک تمہارا یعنے پہلے سونے
کے یا تو بر خلاف افضل کے یا واسطے نہ اعتماد ہونے کے ساتھ جاگنے کے آخر رات کو پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین پس اگر اٹھا رات کو نماز تہجد کے
لیے تو بہتر ہے اور اگر نہ اٹھا ہوگی یہ دو رکعتین کافی اُسکے لیے یعنے اصل ثواب نماز تہجد کا اسکے لیے حاصل ہو جاتا ہے اس سے روایت کی یہ ترمذی

اور دارمی نے (وعن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیھما بعد الوتر وھو جالس یقرأ فیھما اذا زلزلت وقل یا ایھا الکافرون رواہ احمد) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے یہ دو رکعت پیچھے وتر کے بیٹھے ہوئے پڑھتے انہیں اذا زلزلت اور قل یا ایہا الکافرون روایت کی یہ احمد نے **باب القنوت** باب ہے بیچ بیان قنوت کے ف قنوت کے کتنے معنے آئے ہیں طاعت کو بھی کہتے ہیں اور خشوع کو بھی اور قیام نماز کو بھی اور دعا کو بھی اور اس جگہ مراد دعا مخصوص ہے پس شافعیہ کے نزدیک دعای قنوت اللہم اہدنی آخر تک ہے جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور ہمارے نزدیک اللہم انا نستعینک ہے کہ ثابت کیا ہے اسکو ہمارے علما نے ساتھ طریق صحیح کے طبرانی وغیرہ سے اور شیخ ابن ہمام ابو داؤد سے لائے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بددعا کرتے تھے مضر پر آئے انکے پاس جبرئیل اور اشارہ ساتھ سکوت کے کیا اور کہا اے محمد خدا تعالی نے تجھکو برا کہنے والا اور لعنت کرنے والا نہیں پیدا کیا ہے تجھکو واسطے رحمت عالمین کے بھیجا ہے پھر پڑھی یہ آیت لیس لک من الامر شیء یعنے نہیں تجھکو کچھ دخل اس چیز میں بعد از ان جبرئیل نے سکھائی یہ دعا اللہم انا نستعینک آخر تک اور شیخ جلال الدین سیوطی بھی اسکو کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں لائے ہیں ساتھ اختلاف بعضے لفظوں کے ع

**الفصل الاول** فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یدعو علی احد او یدعو لاحد قنت بعد الرکوع فربما قال اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اللہم انج الولید بن الولید وسلمۃ بن ہشام وعیاش بن ابی ربیعۃ اللہم اشدد وطاتک علی مضر واجعلہا سنین کسنی یوسف یجہر بذلک وکان یقول فی بعض صلوتہ اللہم العن فلانا وفلانا لاحیاء من العرب حتی انزل اللہ لیس لک من الامر شیء الآیۃ متفق علیہ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت ارادہ کرتے یہ کہ بددعا کریں کسی کو یا دعا دیں کسی کو تو قنوت پڑھتے پیچھے رکوع کے پس بعضے وقت کہتے جس وقت کہ کہہ چکتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد یا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو یا الٰہی سخت کر عذاب اپنا قوم مضر پر اور کر تو اس عذاب کو قحط مانند قحط یوسف کے یعنے کر عذاب اپنا انپر اسطرح کہ مسلط کر انپر قحط سات برس کا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت میں بیچ مصر کے ہوا تھا پکار کر کہتے یہ اور تھے کہتے بیچ بعضی نماز اپنی کے یا الٰہی لعنت کر تو فلانے کو اور فلانے کو کہتے تھے یہ واسطے قبائل عرب کے کہ کافر تھے یہانتک کہ اتاری اللہ نے یہ آیت نہیں واسطے تیرے امر سے کچھ آخر تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعضے اصحاب کہ گرفتار عذاب کے تھے کفار کی قید میں انکی نجات کے لیے حضرت دعا کرتے تھے اور بعضے کفار قبائل عرب کے لیے بددعا کرتے چنانچہ ولید بن ولید قریشی مخزومی بھائی خالد بن ولید کے کہ روز بدر کے کافر تھے انکو عبد اللہ بن جحش نے قید کیا پس آئے بھائی انکے خالد اور ہشام اور فدیہ دیا چار ہزار درہم اور چھڑا کرکے کو لے گئے وہاں جا کر ولید مسلمان ہوئے لوگوں نے کہا کہ مسلمان تو ان میں تھا تو پہلے فدیہ کے کیوں نہ مسلمان ہوا تا مال بھی ہاتھ لگتا اور اسلام بھی کہا خوش نہ آیا مجھے کہ لوگ کہیں قید پر صبر نہ کیا اور اسلام بے صبری سے لایا پس بھائیوں نے انکو قید کیا اور ایذا دیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے انکی نجات کے لیے پس وہ بھاگے انکے ہاتھ سے اور حضرت پاس حاضر ہوئے اور سلمہ بن ہشام بھائی ابو جہل کے قدیم الاسلام تھے انکو بھی کافروں نے مکہ میں قید کیا تھا اور عذاب دیتے تھے وہ بھی انکے ہاتھ سے بھاگ کر حضرت پاس حاضر ہوئے اور عیاش بن ابی ربیعہ بھی بھائی تھے ابو جہل کے اخیافی یعنے ماں کی طرف سے اور قدیم الاسلام تھے پہلے ہجرت سے مسلمان ہو کر حبشہ میں ہجرت کر گئے پھر مدینہ میں آئے بعد ہجرت کے پس ابو جہل مدینہ میں آیا اور کہا کہ تیری ماں نے قسم کھائی ہے کہ سایہ میں نہیں بیٹھنے کی جب تک تجھے دیکھیگی نہیں پس عیاش ماں کی محبت سے اسکے ساتھ مکے میں آئے ابو جہل نے اسکو باندھا اور بند کیا پس بھاگے اور مدینے میں آئے آخر کو تبوک میں شہید ہوگئے یہ مثال اسکی تھی کہ حضرت قنوت میں مومنوں کے لیے دعا کرتے تھے

اور بددعا کی مثال یہ ہی اللّٰہم اشدد آخر تک اور حضرت کی بددعا سے اہل مکہ سات برس تک گرفتار قحط مین رہے کہ ہڈیان مردار کی کھاتے تھے اور حاصل آیت کا یہ ہی کہ حضرت کو بددعا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا چنانچہ تفصیل اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی اور کہا طیبی نے کہ جب اترے کوئی حادثہ مانند آنے دشمن کے یا قحط کے یا وبا کے یا پیاس کے یا ضرر ظاہر کے مسلمانون مین اور مانند انکے کے قنوت پڑھین لوگ تمام نمازون فرض مین انتہی اور یہ حنفیون کے نزدیک بھی جائز ہی وقت اترنے حادثہ کے ؀ ح م ع ؛ (وَعَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا إِنَّهُ كَانَ بَعَثَ أُنَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ سَبْعُونَ رَجُلًا فَأُصِيبُوا فَقَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عاصم احول سے کہ کہا پوچھا مین انس بن مالک سے حال قنوت کا نماز مین کہ پہلے رکوع کے تھی یا بعد رکوع کے کہا پہلے رکوع کے نہین قنوت پڑھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رکوع کے یعنے صبح مین یا سب نمازون مین مگر مہینا بھر تحقیق بھیجے تھے حضرت نے کتنے لوگ کہا جاتا تھا انکو قرار کہ ستر شخص تھے پس شہید کیے گئے سب پس قنوت پڑھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رکوع کے مہینا بھر بددعا کرتے تھے اوپر قتل کرنے والون قرار کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حال قنوت کا نماز مین یعنے صبح کی نماز مین یا وتر مین یا سب نمازون مین وقت ہونے حادثہ کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ پڑھنا قنوت کا بعد رکوع کے منسوخ ہوا یہی مذہب ہی ابوحنیفہ رح کا اور بھیجے تھے بیچ طرف بعضے قبیلون کے واسطے تعلیم قرآن کے اور احکام ایمان کے کتنے آدمی کہ کہا جاتا تھا انکو قرار بسبب بہت پڑھنے اور یاد کرنے قرآن کے کہ ستر شخص تھے اہل صفہ سے غریب زاہد کہ رہتے تھے صفہ مسجد مین اور سیکھتے تھے قرآن اور علم اور باوجود اسکے تھے وہ مددگار مسلمانون کے بسبب کمال شجاعت کے جب اترتا اپر حادثہ اور بعضی لکڑیان لا کر بیچتے تھے انکو اور خریدتے ساتھ اسکے طعام واسطے اہل صفہ کے اور شب کو دور کرتے قرآن کا پس انکو بھیجا تھا حضرت نے طرف اہل نجد کے تاکہ دعوت کرین انکو طرف اسلام کے اور پڑھین اپر قرآن پس جب اترے وہ بیر معونہ پر کہ وہ ایک موضع ہی درمیان مکہ اور عسفان کے قتل کیا انکو عامر بن طفیل اور علی اور ذکوان اور قارہ نے کہ نہ نجات پائی انمین سے مگر کعب بن زید انصاری نے سو بھی اسطرح کہ ایک رمق انمین باقی تھی اور انھون نے گمان کیا کہ مر گئے پس وہ جیتے رہے یہانتک کہ دن خندق کے شہید ہوئے اور انہین سے ایک عامر بن فہیرہ تھے کہ نہ پایا گیا بدن انکا انکو ملائکہ نے دفن کر دیا پس اپر حضرت نے بہت غم کیا کہا انس کہتے تھے کہ ہم نے نہین دیکھا حضرت کو کہ غمگین ہوئے ہون کسی کے پیچھے مانند غمگین ہونے کے اپر اور حضرت انکے قاتلون پر قنوت مین بددعا کرتے رہے مہینے بھر تک اور یہ واقعہ سنہ ہجری مین درپیش ہوا ؀ ح ؛ الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابن عباس قال قنت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم شهرًا متتابعًا في الظهر والعصر والمغرب والعشاء وصلاة الصبح اذا قال سمع اللّٰه لمن حمده من الركعة الآخرة يدعو على احياء من بني سليم على رعل وذكوان وعصية ويؤمن من خلفه رواه ابوداؤد) روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا قنوت پڑھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینا بھر متصل یعنے ہر روز بیچ ظہر کے اور عصر کے اور مغرب کے اور عشاء کے اور نماز صبح کے جس وقت کہ کہچکتے لفظ سمع اللہ لمن حمدہ کا آخر کی رکعت مین بددعا کرتے تھے اوپر کتنے قبیلون کے بنی سلیم سے رعل پر اور ذکوان پر اور عصیہ پر اور آمین کہتے جو پیچھے ہوتے یعنے مقتدی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قنوت فرضون مین نہین ہی ہر اوقات مین بلکہ جب اترے مسلمانون پر حادثہ قسم قحط یا غلبہ دشمن وغیرہ کا اسوقت پڑھتے ؀ ع ؛ (وعن انس ان النبي صلی اللّٰه علیه وسلم قنت شهرًا ثم تركه رواه ابوداؤد والنسائي) اور روایت ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی مہینا بھر یعنے بعد رکوع کے پھر چھوڑ دیا اسکو یعنے فرضون مین بالکل پڑھنی چھوڑ دی

یا بعد رکوع کے پڑھنی چھوڑ دی روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف اکثر اہل علم اسی پر ہین کہ نہین ہے قنوت نماز صبح مین اور نہ اور نمازون مین سوا سے وتر کے سند انکی یہ حدیث ہے اور اور حدیثین بہت ہین کہ دلالت کرتی ہین ترک قنوت پر چنانچہ مرقاۃ مین تفصیل مذکور ہین جو چاہے دیکھ لے اور مالک اور شافعیہ کہتے ہین کہ قنوت پڑھے نماز صبح مین ہمیشہ اور سب نمازون مین پڑھے اگر واقع ہو کوئی حادثہ ہم ؛ (وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّیْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِیْنَ اَكَانُوْا یَقْنُتُوْنَ قَالَ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابی مالک اشجعی سے کہ کہا مین نے واسطے باپ اپنے کے اے باپ میرے تحقیق پڑھی تو نے نماز پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے اور علیؓ کے پیچھے اس جگہ یعنے کوفہ مین قریب پانچ برس کے کیا تھے وہ قنوت پڑھتے کہا اے بیٹے میرے قنوت بدعت ہے روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنے ابو مالک نے اپنے باپ سے پوچھا کہ کیا حضرت اور خلفاے اربعہ قنوت پڑھتے تھے صبح کی نماز مین اور اور نمازون مین جیسے کہ اب بعضے آدمی پڑھتے ہین انھون نے کہا اے بیٹے میرے یہ جو لوگ پڑھتے ہین اور مواظبت اسپر کرتے ہین بدعت ہے اور حضرت نے اسکو پڑھا نہ تھا سوا سے ایک مہینے کے بعد ازان ترک کیا جیسے کہا اوپر گذرا یہ حدیث دلیل ہے امام ابوحنیفہ کی اور شافعیہ کہتے ہین کہ روایتین قنوت نہ پڑھنے کی سب ضعیف ہین لیکن ملا علی قاری نے خوب خوب جواب دیے ہین اور خلفاے اربعہ سے اکثر روایتین اسی طرح کی نقل کی ہین جو چاہے انکی شرح مین اس مقام کو دیکھ لے ؛ ح ؛ الفصل الثالث فصل تیسری (عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ یُصَلِّیْ لَهُمْ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً وَلَا یَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ فَاِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰی فِیْ بَیْتِهٖ فَكَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَبَقَ اُبَیٌّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَسُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) روایت ہے حسن بصری سے یہ کہ عمرؓ بن الخطاب نے جمع کیا لوگون کو ابی بن کعب پر پس تھے ابی نماز پڑھاتے انکو بیس راتون کو اور نہ قنوت پڑھتے وتر مین ساتھ انکے مگر بیچ آدھے اخیر رمضان کے پس جبکہ ہوتا دہا آخر کا پیچھے رہتے ابی یعنی پڑھتے نماز یعنے تراویح اپنے گھر مین پس کہتے لوگ بھاگ گئے ابی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور پوچھے گئے انس بن مالک پڑھنے قنوت کے سے پس کہا قنوت پڑھتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رکوع کے اور ایک روایت مین ہے کہ قنوت پڑھی پہلے رکوع کے اور پیچھے اسکے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف جمع کیا لوگون کو ابی پر کہ حفظ کیا تھا انھون نے تمام قرآن حضرت کے زمانہ مین اور بڑے قاری تھے اور سید القراء کہلاتے تھے یعنے رمضان مین انکو فرمایا کہ تراویح مین امام ہو دین لوگون کے اور لوگ انکا اقتدا کرین اور یہ دونون حدیثین حسن بصری سے دلیل ہین شافعیہ کے یہ پہلی دلیل ہے اسپر کہ قنوت نصف اخیر رمضان مین پڑھے اور مشایخ ہمارے کہتے ہین کہ حدیثین قنوت پڑھنے کی وتر مین مطلق یعنے بغیر تخصیص رمضان کے بہت آئی ہین پس عمل ان پر اولی اور ارجح ہوگا اور وتر ہمیشہ پڑھی جاتی ہے خصوص ساتھ رمضان کے نہین پس قنوت بھی ہمیشہ پڑھنی چاہیے اور دوسری حدیث دلیل ہے اوپر ہونے قنوت کے بعد رکوع کے پس اسکا جواب ہمارے علما یہ دیتے ہین کہ حدیثین بیچ قنوت پڑھنے کے پہلے رکوع کے بہت آئی ہین اور عمل صحابہ کا بھی سوافق اسکے نقل کیا گیا ہے اور جو کہ بعد رکوع کے آئی ہین ہے قنوت ایک مہینے کے ہین نہ ہمیشہ کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ قنوت پڑھنا ابی کا شاید یہ تھا ساتھ بد دعا کرنے کے کفار پر اسلیے کہ ساتھ سند صحیح کے حضرت عمرؓ سے آیا ہے کہ سنت ہے جبکہ آدھا رمضان گذر چکے یہ کہ لعنت کرے کافرون پر وتر مین اور لوگون نے مشابہت دی ابی کو ساتھ غلام بھاگ گئے والے کے واسطے گروہ جانتے اس فعل کے انکے اور شاید کہ ابی بسبب عذر کے گھر مین نماز پڑھتے تھے اور عذر تھا

کہ اخیر دہے میں وہ خلوت اختیار کرتے تھے تاکہ حاصل ہووے کمال خلوت میں جو کہ نہ حاصل ہوتا تھا جلوت میں اور قنوت پڑھی حضرت نے بعد رکوع
کے کہا ابن ہمام نے کہ مراد اس سے یہ ہو کہ تھا یہ ایک مہینہ فقط یعنے صبح میں ساتھ دلیل اس حدیث کے کہ صحیحین میں ہو عاصم احول سے چنانچہ
اوپر گذر چکی اور ایک روایت میں پہلے رکوع کے یعنے وتر میں اور بعد اسکے یعنے صبح میں وقت وقوع حادثہ کے اس سے حاصل ہو جاتی ہو تطبیق
حدیثوں میں واللہ اعلم **باب قیام شہر رمضان** باب ہو بیچ بیان قیام کرنے کے مہینے رمضان میں ف قیام سے مراد ہو جاگتے رہنا راتوں
کو عبادت کے لیے یعنے نماز تراویح اور تلاوت قرآن وغیرہا کے لیے ۱۲ ع ہ **الفصل الاول** فصل پہلی (عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اتخذ حجرۃ فی المسجد من حصیر فصلی فیہا لیالی حتی اجتمع علیہ ناس ثم فقدوا صوتہ لیلۃ وظنوا انہ قد نام فجعل بعضہم یتنحنح لیخرج الیہم فقال
ما زال بکم الذی رأیت من صنیعکم حتی خشیت ان یکتب علیکم ولو کتب علیکم ما قمتم بہ فصلوا ایہا الناس فی بیوتکم فان افضل صلوۃ المرء صلوتہ فی بیتہ
الا الصلوۃ المکتوبۃ متفق علیہ) روایت ہو زید بن ثابتؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا حجرہ مسجد میں بوریے کا پس نماز پڑھی اسمین
یعنے نوافل سوائے تراویح کے کئی راتیں یعنے رمضان میں یہانتک کہ جمع ہوئے حضرت کے پاس لوگ یعنے پس تھے حضرت نکلتے حجرے سے اور
نماز پڑھتے جماعت سے فرائض اور تراویح یہانتک کہ جمع ہوئے یعنے بہت ہوئے لوگ پھر پائی آواز یعنے آہٹ حضرت کی ایک رات یعنے بسبب
اسکے کہ داخل ہوئے حجرے میں بعد پڑھنے فرضوں کے اور نہ نکلے طرف انکے بعد تھوڑی دیر کے جیسے کہ عادت آپکی تھی اور گمان کیا لوگوں نے
کہ تحقیق حضرت سو رہے ہیں پھر شروع کیا بعض انکے نے کھنکارنا تاکہ نکلیں حضرت طرف انکے یعنے نماز تراویح کے لیے جیسے کہ نکلتے تھے راتوں گذشتہ
میں پس فرمایا حضرت نے یعنے حجرے میں سے یا نکلے اور فرمایا کہ ہمیشہ رہی ساتھ تمہارے وہ چیز کہ دیکھی میں نے کار تمہارے سے یعنے شدت
حرص کی اوپر پڑھنے نماز تراویح کے جماعت سے یہانتک کہ خوف کیا میں نے یہ کہ فرض کی جاوے تم پر یعنے میں اگر ہمیشہ پڑھتا تراویح کو جماعت سے
تو فرض کی جاتی تم پر اور اگر فرض کی جاتی تم پر تو نہ پڑھ سکتے اسکو پس پڑھو نماز اے آدمیو اپنے گھروں میں اسلیے کہ تحقیق بہترین نماز آدمی کی نماز اسکی
ہو گھر اسکے میں سوائے فرض کے کہ وہ مسجد ہی میں افضل ہو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے مسجد نبوی میں حجرہ بوریے کا
اعتکاف کے لیے بنایا تھا اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہو بنانا حجرے کا مسجد میں بوریے کا یا مانند اسکے کا لیکن شرط یہ ہو کہ نہ روکے جگہ زیادہ حاجت
اپنی سے والا حرام ہو اسلیے کہ زیادہ روکنے میں تنگی ہوگی مصلیوں پر لیکن وہ جگہ ایسی ہو کہ احتیاج رکھتے ہوں اسکی لوگ اگرچہ کبھی کبھی ہوا اور
جو جانتا ہو قرینے سے کہ اگر لوگ بہت بھی ہونگے مسجد میں تو نہیں محتاج ہونے کے اس جگہ کے کہ گھیری ہو اسنے پس نہیں حرام اور یہ تفصیل خوب
ہی دلالت کرتی ہو اسپر کہ حرام ہو تنگی کرنی لوگوں پر بیچ مسجد حرام کے ایام حج میں اور اسمین بیان ہو مہربانی حضرتؐ کا امت پر اور دلیل ہو
اس پر کہ تراویح جماعت سے سنت ہو اور پس نماز پڑھو گھروں میں کہ یہ ابعد ہو ریا سے یہ امر استحباب کے لیے ہو اور اسلیے کہ بہترین نماز آدمی کی
نماز اسکی ہو گھر اسکے میں یہ حکم عام ہو سب نوافل اور سنتوں کے لیے مگر وہ نوافل کہ شعار اسلام سے ہیں مانند کسوف اور استسقا اور عیدین کے
کہ وہ مسجد ہی میں افضل ہیں اور ظاہر یہ ہو کہ کعبہ اور مسجد نبوی مستثنیٰ ہیں واسطے مسافروں کے اسلیے کہ انکو یہ کہاں میسر ہیں پس غنیمت جانیں
نماز انمین قیاس کیا میں نے اسکو اسپر کہ کہا ہو ائمہ ہمارے نے کہ طواف مسافروں کو افضل ہو نماز نفل سے واللہ اعلم ۱۲ ع (وعن ابی ہریرۃ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یأمرہم فیہ بعزیمۃ فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم
من ذنبہ فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک ثم کان الامر علی ذلک فی خلافۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر علی ذلک رواہ
مسلم) اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے بیچ قیام رمضان کے یعنے تراویح کی بدون اسکے کہ

حکم کرین صحابہ کو قیام رمضان مین ساتھ تاکید کے پس فرماتے جو شخص کہ قیام کرے رمضان کا ساتھ اعتقاد صحیح کے اور واسطے طلب ثواب کے یعنے نہ واسطے دکھانے سنانے کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ گناہ صغیرہ کہ پہلے کیے ہین پس وفات کیے گئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اور امر اسی طرح پر تھا یعنے جو کوئی چاہتا واسطے ثواب کے بطور خود پڑھتا جماعت مقرر نہ تھی پھر امر اسی طرح پر تھا بیچ خلافت ابی بکر کے اور تھا امر ابتدائے خلافت حضرت عمر رضی کی مین اسی طرح یعنے پھر انھون نے حکم جماعت کا کیا روایت کی یہ مسلم نے **ف** جو شخص کہ قیام کرے یعنے شب بیداری کرے رمضان مین ساتھ عبادت کے یا مراد یہ ہے کہ تراویح پڑھے ساتھ اعتقاد صحیح کے یعنے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوا ور سچ جانتا ہو کہ قیام رمضان باعث نزدیکی اللہ تعالیٰ کا ہے ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ فِیْ مَسْجِدِہٖ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نَصِیْبًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ خَیْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھے ایک تمھارا نماز اپنی مسجد مین پس چاہیے کہ ٹھہراوے گھر اپنے کے لیے حصہ نماز اپنی سے یعنے نفل اور سنتین بلکہ قضا بھی گھر مین پڑھے پس تحقیق اللہ تعالیٰ گردانتا ہے بیچ گھر اُسکے کے بسبب نماز اُسکی کے بھلائی روایت کی یہ مسلم نے **ف** بھلائی یعنے توفیق نیک دیتا ہے گھر والون کو اور برکت اُتارتا ہے اُسکے رزق مین اور عمر مین اور تراویح اس سے مستثنیٰ ہے بالاتفاق اسلیے کہ ثابت ہوا ہے پڑھنا اُسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد مین اور اجماع ہوا ہے صحابہ کا اُس پر اور اس حدیث کو اس باب مین جو لائے گویا اشارہ ہے اس پر کہ رمضان مین بھی کچھ نماز گھر مین پڑھنی چاہیے ع ح

**الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقُمْ بِنَا شَیْئًا مِّنَ الشَّہْرِ حَتّٰی بَقِیَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی ذَہَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ فَلَمَّا کَانَتِ السَّادِسَۃُ لَمْ یَقُمْ بِنَا فَلَمَّا کَانَتِ الْخَامِسَۃُ قَامَ بِنَا حَتّٰی ذَہَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِیَامَ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ حُسِبَ لَہٗ قِیَامُ لَیْلَۃٍ فَلَمَّا کَانَتِ الرَّابِعَۃُ لَمْ یَقُمْ بِنَا حَتّٰی بَقِیَ ثُلُثُ اللَّیْلِ فَلَمَّا کَانَتِ الثَّالِثَۃُ جَمَعَ اَہْلَہٗ وَنِسَاءَہٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی خَشِیْنَا اَنْ یَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ یَقُمْ بِنَا بَقِیَّۃَ الشَّہْرِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِیَّ لَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ لَمْ یَقُمْ بِنَا بَقِیَّۃَ الشَّہْرِ) روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا روزے رکھے ہمنے ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے رمضان مین پس نہ قیام کیا ساتھ ہمارے کچھ مہینے سے یعنے راتون کو ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی سوائے فرض کے یہانتک کہ باقی رہین سات راتین پس قیام کیا ساتھ ہمارے یعنے تیئیسوین ۲۳ رات مین یہانتک کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چھ راتین یعنے چوبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے پس جبکہ رہین پانچ راتین یعنے پچیسوین ۲۵ رات ہوئی قیام کیا ساتھ ہمارے یہانتک کہ گئی آدھی رات پس کہا مین نے یا رسول اللہ کاش کہ زیادہ کرتے ہمارے لیے قیام اس رات کا یعنے اگر قیام آدھی رات سے زیادہ کرتے تو بہتر تھا پس فرمایا تحقیق آدمی جسوقت کہ پڑھتا ہے نماز یعنے فرض ساتھ امام کے یہانتک کہ فارغ ہوتا ہے امام گنا جاتا ہے اُسکے لیے قیام رات کا یعنے حاصل ہوتا ہے اُسکے لیے ثواب قیام رات کا بسبب پڑھنے عشا اور فجر کے جماعت سے پس پڑھنا نوافل کا جبھی تک خوب ہے کہ جب تک دل چاہے پس جبکہ رہین چار راتین یعنے چھبیسوین ۲۶ رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے یہانتک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین یعنے ستائیسوین رات ہوئی جمع کیا حضرت نے اہل اپنے کو اور عورتون اپنی کو اور لوگون کو پس قیام کیا ساتھ ہمارے یہانتک کہ ڈرے ہم کہ فوت ہو ہمسے فلاح کہا راوی نے کہ کہا مین نے کیا ہے فلاح کہا ابوذر نے کھانا سحر کا پھر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے باقی مہینے مین یعنے اٹھائیسوین اور انتیسوین شب روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے مگر یہ کہ ترمذی نے نہین ذکر کیا پھر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے باقی مہینے مین **ف** یہانتک کہ باقی رہین سات راتین اور گذر گئین بائیس راتین کہا طیبی نے کہ اسمین حساب باعتبار تیقن کے ہے یعنے انتیس دن کا مہینا یقینی

ہو اُسی پر حساب لگایا ہو جیسا کہ اثناے ترجمہ مین لفظ یعنے کر اشارہ کیا گیا اور سحر کو فلاح اسلیے کہا کہ اُس سے قوت ہوتی ہو روزہ رکھنے کی کہ وہ
سبب فلاح کا ہو اور تفاوت قیام کا ان راتون مین باعتبار تفاوت فضیلت کے ہوا یعنے بعضی راتون کی فضیلت کم تھی کم قیام کیا اور
بعضی کی فضیلت زیادہ تھی انہین قیام موافق اُسکے زیادہ کیا ہے کہ ستائیسوین شب تمام رات قیام کیا کہ اکثرون کے نزدیک لیلۃ القدر وہی ہو
اسی لیے لوگون کو بھی جمع کیا + ع ح + (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ
اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ
اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ رَزِيْنٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ
يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ) اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا نہ پایا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونے پر یعنے اپنی نوبت کے دن
پس ناگہان دیکھا مین نے کہ وہ بقیع مین تھے پس فرمایا حضرت نے کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھپر اور رسول اُسکا کہا مین نے یا رسول اللہ
تحقیق گمان کیا تھا مین نے یہ کہ تم گئے ہو بعضی عورتون اپنی کے پاس پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہو رات ادھوار شعبان
کی مین یعنے پندرھوین شب شعبان کی بیچ طرف آسمان دنیا کے یعنے اول آسمان پر پس بخشتا ہو گناہ زیادہ گنتی بالون ریوڑ بنی کلب سے
روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ بخشتا ہو اُن لوگون کو کہ مستحق ہو چکے ہین آگ کے یعنے مومنون مین سے اور کہا ترمذی
نے کہ سنا مین نے محمد یعنے بخاری کو کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو ف بقیع نام مقبرہ کا ہو مدینہ منورہ مین اور مفصل اس حدیث مین نہین
مذکور ہوا ایک اور روایت مین آیا ہو کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ جب نہ پایا مین نے حضرت کو تو پس باندھے مین نے اپنے پر کپڑے اپنے اور
نکلی مین ڈھونڈھتی ہوئی نقش قدم حضرت کے پس ناگہان وہ سجدہ کرنے والے تھے بقیع مین پس دراز کیا سجدہ یہانتک کہ گمان کیا مین نے
کہ حضرت نے وفات پائی پس جب سلام پھیرا التفات کیا طرف میرے پس فرمایا کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھپر اور رسول اُسکا یعنے تو نے
یہ جانا کہ مین تیری باری مین کسی اور پاس گیا اور اس جملہ مین ذکر اللہ کا زینت اور حسن کلام کے لیے ہو اب آگے اسکے حاصل حضرت عائشہ
کے جواب کا یہ ہو کہ نہین گمان کیا مین نے یہ کہ ظلم کیا ہو اللہ اور رسول اُسکے نے مجھپر بلکہ گمان کیا مین نے یہ کہ تم ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے یا ساتھ
اجتہاد اپنے کے نکلے میرے پاس سے واسطے کسی بیوی اپنی کے کہا ابن حجر نے کہ حضرت عائشہؓ اگر جواب مین نعم کہتین تو ہوتا کفر اسلیے اس طرح
جواب دیا اور عذر بیان کیا پھر حضرت نے اُنکی تسلی کے لیے عذر اپنے نکلنے کا بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہو یعنے متوجہ ہوتا ہو ساتھ رحمت
عام کے طرف آسمان دنیا کے شب برات مین اسلیے کہ وہ رات مبارک ہو اور بنی کلب ایک قبیلہ ہو عرب مین کہ اُنکے یہان بکریان بہت ہوتی
تھین پس فرمایا کہ جتنے اُنکے بال ہین اُنسے بھی زیادہ گناہ لوگون کے بخشے جاتے ہین پس حاصل یہ کہ وقت اترنے برکات اور تجلیات رحمانیہ
کا تھا مین نے چاہا کہ اپنی امت کے لیے دعا بخشش کی کرون اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہو لیکن عمل کرنا حدیث ضعیف پر فضائل اعمال
مین بالاتفاق جائز ہو اور اس حدیث کو اس باب مین اسلیے مؤلف لایا کہ یہ رات بسبب زیادتی فضیلت کے مانند مقدمہ قیام رمضان کے
ہو + ع + (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو زید بن ثابت سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ گھر اُسکے کے بہتر ہو نماز اُسکی
سے اس مسجد میری مین یعنے مسجد نبوی مین مگر فرض کہ وہ مسجد ہی مین پڑھنی بہتر ہین روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف مسجد نبوی
مین ایک نماز کا ثواب برابر ثواب ہزار نماز کے ہوتا ہو پس گھر مین نوافل پڑھنے وہان کے نماز پڑھنے سے بھی بہتر ہین اسلیے کہ بعید ہو ریا سے

یہ حضرت نے اسوقت فرمایا کہ چند شب قیام رمضان میں کرکے ترک کیا اور عذر بیان کیا اور پھر فرمایا کہ جاؤ اور اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور
سند پکڑتی ہے حدیث اسکے امام مالک اور ابو یوسف اور بعض شافعیہ وغیرہ نے کہ افضل نماز تراویح میں یہ ہے کہ اپنے گھروں میں تنہا پڑھے اور حضرت
نے جو پڑھی مسجد میں بیان جواز کے لیے پڑھی اور معتکف تھے اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء انکے اور بعضے مالکیہ وغیرہ اسپر ہیں کہ افضل
ہے پڑھنا اسکا مسجد میں جیسا کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے اور اور صحابہ نے بعد آنکے مقرر کیا اور ہمیشہ رہا اسپر عمل مسلمانوں کا اسلیے کہ وہ شعار دین
سے اور مشابہ نماز عید کے ہے اور مختار یہ ہے کہ اگر ایک آدمی پیشوا ہو کہ اسکے سبب سے کثرت جماعت میں ہوتی ہے اسکو چاہیے کہ مسجد میں پڑھے
اور اگر ایسا نہیں ہے روا ہے کہ گھر میں ادا کرے کذا فی کتب الفقہ ہ ح + الفصل الثالث فصل تیسری (عن عبد الرحمن بن عبد القاری
قال خرجت مع عمر بن الخطاب لیلۃ الی المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون یصلی الرجل لنفسہ ویصلی الرجل فیصلی بصلوتہ الرھط فقال عمر انی
لو جمعت ھؤلاء علی قاری واحد لکان امثل ثم عزم فجمعھم علی ابی بن کعب قال ثم خرجت معہ لیلۃ اخری والناس یصلون بصلوۃ قارئھم
قال عمر نعمت البدعۃ ھذہ والتی تنامون عنھا افضل من التی تقومون یرید اخر اللیل وکان الناس یقومون اولہ رواہ البخاری) روایت
ہے عبد الرحمن بن عبد القاری سے کہ کہا نکلا میں ساتھ عمر بن الخطاب کے ایک رات یعنے رمضان میں طرف مسجد کے پس ناگہاں لوگ
متفرق اور جدا جدا تھے یعنے وہ نفل پڑھتے تھے اسمیں بعد عشا کے متفرق جیسا کہ بیان اس اجمال کا کیا کہ پڑھتا تھا ایک آدمی اکیلا اور نماز
پڑھتا تھا ایک آدمی پس نماز پڑھتی تھی ساتھ نماز اسکی کے ایک قوم یعنے اکیلے پڑھتے تھے اور بعضے جماعت سے پس کہا حضرت عمرؓ نے تحقیق
میں اگر جمع کروں لوگوں کو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر پھر قصد کیا اور جمع کیا لوگوں کو ابی بن کعب پر یعنے انکو امام سب کا کیا کہا عبد الرحمن
نے کہ پھر نکلا میں حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک رات اور لوگ نماز پڑھتے تھے ساتھ نماز امام اپنے کے یعنے ابی بن کعب کے کہا عمرؓ نے اچھی بدعت
ہے یہ اور وہ نماز کہ سو رہتے ہو اور غفلت کرتے ہو اس سے کہ قیام کرتے ہو ارادہ کرتے تھے آخر رات کا یعنے اس قول سے مراد
انکی یہ تھی کہ نماز تراویح کی آخر شب میں پڑھنی افضل ہے اول وقت پڑھنے سے اور تھے لوگ قیام کرتے اول رات روایت کی یہ بخاری نے
ف اچھی بدعت ہے یہ یعنے تقرر جماعت کا اچھی بدعت ہے نہ کہ اصل جماعت اسلیے کہ وہ حضرت سے ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت نے ساتھ
جماعت کے کئی بار ادا کی جیسا کہ گذرا اور حق یہ ہے جو کچھ کہ خلفاء راشدین نے کیا سنت ہے پس معنی بدعت کے یہاں باعتبار لغت کے ہیں نہ
اصطلاح فقہا کے ہ ع ح + (وعن السائب بن یزید قال امر عمر ابی بن کعب وتمیما الداری ان یقوما للناس فی رمضان باحدی عشرۃ
رکعۃ وکان القاری یقرا بالمئین حتی کنا نعتمد علی العصا من طول القیام فما کنا ننصرف الا فی فروع الفجر رواہ مالک) اور روایت ہے
سائب بن یزید سے کہ کہا حکم کیا حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو کہ نماز پڑھاویں لوگوں کو رمضان میں یعنے رات کو گیارہ رکعتین
اور تھا امام پڑھتا وہ سورتیں کہ ہر ایک زیادہ سو آیتوں سے ہیں یہاں تک کہ تھے ہم سہارا دیتے عصا پر بسبب دراز ہونے قیام کے پس نہ تھے
ہم پھرتے مگر بیچ قریب فجر کے روایت کی یہ مالک نے ف ابی اور تمیم کو حکم کیا یعنے کبھی وہ امام ہو کبھی وہ امام ہو پس احتمال ہے یہ کہ باری
باری سے پڑھانے کا حکم کیا ہو رکعات میں یا راتوں میں اور ساتھ گیارہ رکعت کے لکھا ہے علما نے کہ صحت کو پہونچا ہے کہ قیام کرتے تھے حضرت
عمرؓ کے عہد میں ساتھ بیس رکعتوں کے پس شاید کبھی بیس رکعت پڑھتے ہونگے اور کبھی گیارہ یا بعضی راتوں میں قصد تشبہ کا ساتھ حضرت
کے کیا ہو کہ حضرت سے گیارہ پڑھنی ثابت ہوئی ہیں انھوں نے بھی گیارہ کا حکم دیا اور بعد اسکے بیس قرار پائی ہوں جیسے کہ حضرت سے بھی
ایک روایت میں بیس آئی ہیں کہ تین رکعتیں انمیں وتر کی ہیں اور سہارا دینا عصا پر نفلوں میں تکیہ کرنا جائز ہے خصوصاً وقت ضعف

سکے + ع ح + (وعن الاعرج قال ما ادركنا الناس الا وهم يلعنون الكفرة في رمضان قال وكان القارئ يقرأ سورة البقرة في ثماني ركعات فاذا قام بها في ثنتي عشرة ركعة رأى الناس انه قد خفف رواه مالك) اور روایت ہے اعرج سے کہ کہا نہین پایا ہمنے لوگون کو کہ وہ لعنت کرتے تھے کافرون کو رمضان مین یعنے وترون مین رمضان کی کہا اور تھا پڑھنے والا پڑھتا سورۂ بقر آٹھ رکعتون مین پس جسوقت کہ پڑھتا سورۂ بقر کو بارہ رکعتون مین جانتے لوگ کہ ہلکی پڑھی روایت کی یہ مالک نے ف شاید کہ یہ لعنت کرنا خاص نصف اخیر رمضان مین تھا اس تقریر سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق حدیثون مین پس نہین منافی ہوتی اس حدیث کی کہ ثابت ہوتی ہے حضرت عمرؓ سے کہ سنت ہے جب آدھا رمضان گذرے یہ کہ لعنت کرے کافرون کو وترین اور شاید سبب لعنت کا یہ تھا کہ جب کافرون نے تعظیم نہ کی اس چیز کی کہ بزرگی بیان کی اسکی اللہ تعالیٰ نے یعنے اس مہینے کی اور ہدایت نہ پائی کلام اللہ سے کہ اسمین اترا ہے مستحق ہوئے اسکے کہ بددعا کی جاوے ان پر اور نصف اخیر کے بددعا کرنے مین اشارہ ہے انکے زوال پر اور انتقال کرنے انکے پر اچھے حال سے طرف برے حال کے اور جاننا چاہیے کہ نہین ٹھہرایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح مین عدد مین بلکہ گیارہ بھی ثابت ہوئی ہین اور تیرہ بھی اور بیس بھی لیکن اجماع ہوا صحابہ کا اسپر کہ تراویح کی بیس رکعتین ہین +ع+ (وعن عبد الله بن ابي بكر قال سمعت ابي يقول كنا ننصرف في رمضان من القيام فنستعجل الخدم بالطعام مخافة فوت السحور وفي اخرى مخافة الفجر رواه مالك) اور روایت ہے عبداللہ بن ابی بکر سے کہ کہا سنا مین نے ابی کو کہ کہتے تھے ہم پھرتے رمضان مین قیام سے یعنے نماز تراویح کے سے پس جلدی کراتے ہم خادمون کو کھانے کی واسطے خوف جاتے رہنے وقت سحر کے اور بیچ اور روایت کے واسطے خوف ہو جانے فجر کے روایت کی یہ مالک نے (وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال هل تدرين ما في هذه الليلة يعني ليلة النصف من شعبان قالت ما فيها يا رسول الله فقال فيها ان يكتب كل مولود من بني ادم في هذه السنة وفيها ان يكتب كل هالك من بني ادم في هذه السنة وفيها ترفع اعمالهم وفيها تنزل ارزاقهم فقالت يا رسول الله ما من احد يدخل الجنة الا برحمة الله تعالى فقال ما من احد يدخل الجنة الا برحمة الله تعالى ثلثا قلت ولا انت يا رسول الله فوضع يده على هامته فقال ولا انا الا ان يتغمدني الله منه برحمته يقولها ثلث مرات رواه البيهقي في الدعوات الكبير) اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جانتی ہے تو کہ کیا واقع ہوتا ہے اس رات مین یعنے رات ادھوا شعبان کی مین یعنے شب برات مین کہا عائشہؓ نے کیا واقع ہوتا ہے اسمین یا رسول اللہ فرمایا اس رات مین یہ ہوتا ہے کہ لکھا جاتا ہے ہر پیدا ہونے والا بنی آدم مین سے اس برس مین اور اس رات مین لکھا جاتا ہے ہر مرنے والا بنی آدم سے اس برس مین اور اس رات مین اٹھائے جاتے ہین عمل آدمیون کے اور اس رات مین اترتے ہین رزق انکے پس کہا حضرت عائشہؓ نے یا رسول اللہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتھ رحمت خدا تعالیٰ کے پس فرمایا کہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتھ رحمت اللہ تعالیٰ کے تین بار فرمایا کہا مین نے اور نہ تم اے رسول خدا کے یعنے تم بھی بغیر اسکی رحمت کے بہشت مین نہین داخل ہونے کے پس رکھا ہاتھ اپنا حضرتؐ نے اپنے سر پر پھر فرمایا اور نہ مین یعنے مین بھی جنت مین نہین داخل ہونگا مگر یہ کہ ڈھانکے مجھکو اپنے فضل و کرم سے اللہ ساتھ رحمت اپنی کے کہا اس کلمہ کو تین بار روایت کی بیہقی نے دعوات کبیر مین ف لکھا جاتا ہے یعنے دوبارہ لکھے کے لوح محفوظ مین اور اٹھائے جاتے ہین عمل یعنے لکھے جاتے ہین اعمال صالحہ کہ اٹھائے جاوینگے اس سال مین یعنے سال آیندہ مین ہر روز اور مراد رزق کے نازل ہونے سے لکھنا رزق کا ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ لکھی جاتی ہین اسمین اجلین اور رزق اور لکھے جاتے ہین حاجی کہ اس سال مین حج کرینگے اور جب حضرت عائشہؓ نے سنا کہ اعمال [illegible] لکھے جاتے ہین پہلے سے [illegible] کہ داخل ہونا جنت مین ساتھ تقدیر الٰہی اور فضل اسکے کے ہوتا ہے نہ

بسبب عمل کے پس کہا یا رسول اللہ آخر تک اُنکے سوال کا حضرت نے جواب دیا کہ سب اللہ ہی کی رحمت سے داخل ہوتے ہین جنت مین اور نہین معارض ہی اسکے قول اللہ تعالی کا وتلک الجنة التی اورثتموها بما کنتم تعملون یعنے یہ جنت وہ ہی کہ دیے گئے ہو اسکو بسبب اس چیز کے کہ تھے تم کرتے اسلیے کہ عمل سبب ظاہر ہی دخول جنت کا اور سبب حقیقی رحمت اللہ تعالی کی ہی نہ اور کچھ اور علاوہ اسکے یہ کہ عمل بھی جملہ رحمت سے ہی بندے پر پس بہر تقدیر نہین داخل ہوتا مگر ساتھ رحمت محض کے اور بعضون نے کہا ہی کہ داخل ہونا جنت کا بسبب رحمت کے ہی اور تفاوت درجات مین بسبب تفاوت اعمال کے ہی + ع ح + (وعن ابی موسی الاشعری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالی لیطلع فی لیلة النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقه الا لمشرک او مشاحن رواہ ابن ماجة ورواہ احمد عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص وفی روایة الا اثنین مشاحن وقاتل نفس) اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی البتہ متوجہ ہوتا ہی بیچ رات ادھواڑ کے شعبان سے یعنے شب برات مین پس بخشتا ہی ساری مخلوقات اپنی مگر مشرک کو یا کینہ رکھنے والے کو روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے اور اُسکی روایت مین یہ ہی مگر دو شخص کینہ رکھنے والا اور جان کو مار ڈالنے والا ف حاصل یہ کہ اللہ تعالی درگذر کرتا ہی بندون سے حقوق اپنے مگر کفر اور حق بندون کے کہ انکو تاخیر دیتا ہی یہانتک کہ توبہ قبول کرے اُنکی یا عذاب کرے انکو اور کینہ رکھنے والے کو یعنے بے جہت شرعی بسبب نفس امارہ کے اور بعضی روایتون مین یہ بھی زیادہ آیا ہی کہ نہین بخشتا ناتا کاٹنے والے کو اور بعضی مین ازار لٹکانے والے کو یعنے ٹخنون سے نیچے اور نافرمان ماں باپ کے کو اور ہمیشہ شراب پینے والے کو اور بعضی مین زانی کو اور بعضی مین عشار کو یعنے محصول ظلم سے لینے والے کو اور ساحر اور کاہن اور عریف کو یعنے جو خبرین غیب کی بتاوے اور صاحب عرطبہ کو یعنے باجا بجانے والے کو + ع ح + (وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها وصوموا یومها فان اللہ تعالی ینزل فیها لغروب الشمس الی السماء الدنیا فیقول الا من مستغفر فاغفر له الا مسترزق فارزقه الا مبتلی فاعافیه الا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر رواہ ابن ماجة) اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہو رات ادھواڑ شعبان کی پس پڑھو نماز اس رات مین اور روزہ رکھو دن اُسکے کا یعنے پندرھوین کا اسواسطے کہ اللہ تعالی نزول فرماتا ہی اس رات مین وقت چھپنے آفتاب کے طرف آسمان نیچے کے پس فرماتا ہی خبردار ہو کوئی بخشش مانگنے والا ہی پس بخشون مین اُسکو خبردار ہو کوئی رزق مانگنے والا ہی پس رزق دون مین اُسکو خبردار ہو کوئی گرفتار بلا ہی پس عافیت دون مین اُسکو آگاہ ہو ہی ایسا اور ایسا فرماتا رہتا ہی اللہ تعالی اُسکو یہانتک کہ نمودار ہو فجر ف اللہ تعالی نزول فرماتا ہی یعنے متوجہ ہوتا ہی ساتھ رحمت عام کے اور ایسا اور ایسا کنایہ ہی طرح طرح کے حاجتمندون سے چنانچہ ہی کوئی کچھ مانگنے والا پس دون مین اُسکو اور ہی کوئی غمگین پس شاد کرون مین اُسکو اسی طرح اور سمجھ لے اور اکثر سلف سے مانند عمر بن الخطاب اور ابن مسعود وغیرہما کے منقول ہی کہ وہ پڑھتے یہ دعا اللهم ان کنت کتبتنا اشقیاء فامحه واکتبنا سعداء وان کنت کتبتنا سعداء فاثبتنا فانک تمحو من تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب اور پڑھنا اس دعا کا پندرھوین شعبان کی مین حدیث مین بھی آیا ہی لیکن حدیث قوی نہین کذا فی تفسیر السید معین الدین الصفوی اور اس دعا مین پہلی کتابت سے مراد کتابت معلقہ ہی اسلیے کہ محکم بدلی نہین جاتی اور کتاب اللآلی مین مذکور ہی کہ اس رات مین سو رکعتین ساتھ دس دس قل کے کہ دیلمی وغیرہ نے روایت کی ہین وہ روایت موضوع ہی اور بعضے رسالون مین لکھا ہی کہ کہا علی بن ابراہیم نے کہ یہ جو احداث کی گئی ہی پندرھوین شعبان کی مین نماز الفیہ کہ سو رکعتین ہین اور ہر رکعت مین پڑھتے ہین دس دس قل اور اسکو جماعت سے پڑھتے ہین اور اہتمام اُسکا جمعون اور عیدون سے بھی زیادہ کرتے ہین نہین آئی اُسمین کوئی خبر اور نہ اثر مگر ضعیف یا موضوع اور نہ فریب کہا وسے کوئی ساتھ ذکر کرنے صاحب قوت القلوب اور احیاء وغیرہما کے

اور عوام بسبب اس نماز کے بڑے فتنون مین پڑے ہین یہانتک کہ لازم کی ہی بسبب اُسکے کثرت چراغان کی اور مترتب ہوتے ہین اُسپر بہت سے فسق یہانتک کہ ڈرتے ہین اولیا خسف سے اور بھاگے ہین اُس سے طرف جنگلون کے اور اول حدوث اس نماز کا بیت المقدس مین سنہ چار سو اڑتالیس مین ہوا ہی اور کہا کہ ٹھہرایا ہی اُسکو اور صلوۃ الرغائب اور مانند اسکے کو جاہل اامون مساجد کے نے جال واسطے جمع کرنے عوام کے اور طلب کرنے ریاست و نفود کے اور ماحصل کرنے فائدہ کے پھر قائم کیئے اللہ تعالیٰ نے ائمہ ہدی کہ کوشش کی اُنھون نے اُسکے باطل کرنے مین پس یہانتک امر اُسکا اور بالکل باطل ہوئی بیچ شہرون مصر اور شام کے بیچ اوائل سنہ آٹھ سو کے انتہی کہتا ہون مین یعنے ملا علی قاری کہتے ہین کہ جائز ہی عمل کرنا حدیث ضعیف پر اور علما نے جو انکار کیا ہی اسکا بسبب لاحق ہونے منکرات کے انکار کیا ہی حاصل یہ کہ اگر تنہا بغیر خرابیون کو پڑھے کے پڑھے جائز ہی اور کہا ہی بعضون نے کہ اول حدوث چراغان کا قوم برامکہ سے ہوا کہ وہ پہلے آتش پرست تھے پس جبکہ مسلمان ہوے داخل کیا اُنھون نے اسلام مین ایسی چیز کو کہ وہم مین ڈالے کہ یہ سنت اور شعار دین سے ہی یعنے چراغان جلانے لگے اُس نماز کے وقت اور مقصود اُنکا عبادت کرنا آگ کا تھا سو واسطے کہ رکوع کرتے اور سجدہ کرتے ساتھ مسلمانون کے طرف اُس آگ کے اور نہین آیا شرع مین مستحب ہونا زیادتی چراغان کا حاجت سے بیچ کسی جگہ اور یہ جو کرتے ہین عوام حاجی کہ چراغان وغیرہ جلاتے ہین جبل عرفات اور مشعر حرام پر اور منا مین پس وہ بھی اسی قبیلہ سے ہی اور برا جانا ہی طرطوسی نے جمع ہونا شب ختم مین بیچ تراویح کے اور نصب کرنا منبرون کا اور بیان کیا ہی کہ یہ بدعت بد ہی کہتا ہون مین یعنے ملا علی کہتے ہین کہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ طرطوسی کو کہ کیا دریافت کیا اُسنے حالانکہ تحقیق مبتلا ہوئے ہین ساتھ اسکے اہل حرمین شریفین کہ بیچ یہانتک کہ راتون ختم کی مین حاصل ہوتا ہی اجتماع مردونکا اور عورتونکا اور لڑکونکا اور غلامونکا اسقدر کہ نہین ہوتا جمعہ مین اور کسوف مین اور عید مین اور مترتب ہوتے ہین اسپر فساد بہت اور منکرات شنیع اور تشبہ کرتے ہین چراغان کی طرف اور پیٹھ کرتے ہین بیت اللہ کی طرف اور کھڑے ہوتے ہین اور پیچھے آتش پرستون کے بیچ عین مطاف کے یہانتک کہ تنگ ہوتا ہی طواف کرنے والون پر مکان اور تشویش مین ڈالتے ہین اُنکو اور ذکر کرنے والون کو اور مصلیون کو اور قاریون قرآن کے کو اسوقت پس سوال اللہ العفو والعافیۃ والغفران والرضوان واللہ المستعان

ع باب صلوۃ الضحیٰ باب ہی بیچ بیان نماز ضحی کے ف ضحی اور ضحوہ کے معنی ہین چڑھنا دن کا پس اُسوقت کی نماز کو نماز ضحی کہتے ہین اور ضحی کی دو نمازین ہین ایک کو نماز اشراق کہتے ہین اور دوسری کو نماز چاشت یعنے بعد بلند ہونے آفتاب کے ایک دو نیزہ کے وقت نماز کا ہی اُسوقت نماز پڑھے تا قریب پہر کے ایک تو یہ وقت ضحی کا ہی اُسکو عرف مین اشراق کہتے ہین اور دوسرا وقت یہ ہی کہ خوب گرمی ہوا اور دھوپ زمین پر پھیل جاوے ایسا کہ دوسرا پہر شروع ہو دوپہر تک اسوقت کو بھی ضحی کہتے ہین اور عرف مین اسکو نماز چاشت کہتے ہین اور عربی مین ضحوۃ صغری اور ضحوۃ کبری کہتے ہین چنانچہ نسائی مین ایک حدیث آئی ہی حاصل اسکا یہ ہی کہ جب آفتاب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا عصر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے تھے اور جب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا ظہر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہی تو چار رکعت پڑھتے پس اس سے معلوم ہوا کہ ضحی کی دو نمازین ہین اور ادنی درجہ اشراق کی دو رکعتین ہین اور اکثر چھ اور چاشت کی ادنی دو ہین اور اکثر بارہ اور مختار نزدیک اکثر علما کے چار رکعت ہین اسلیے کہ حدیثین اُسکی صحیح تر اور اخبار و آثار اُسکے اکثر ہین اور حدیثین اور آثار بیچ فضیلت ضحی کے بہت آئے ہین اور اکثر علماء اوپر استحباب اُسکے کے ہین مختار قول یہی ہی اور شیخ ولی الدین بن عراقی نے کہا ہی کہ صحیح حدیثین مشہور ہین بیچ باب صلوۃ ضحی کے بہت آئی ہین یہانتک کہ کہا ہی محمد بن جریر طبرانی نے کہ اخبار اس باب مین درجہ تواتر معنوی کو پہونچتے ہین اور قاضی ابوبکر نے کہا ہی کہ یہ نماز اگلے انبیا اور رسولون کی ہی اور سیوطی لایا ہی دیلمی سے کہ اُسنے نقل کی حدیث

ابوہریرہؓ کی کہ صلوۃ ضحی اکثر صلوۃ داؤد کی ہی اور ابن نجار حدیث ثوبان سے لایا ہی کہ نماز ضحی ایسی نماز ہی کہ محافظت کرتے تھے اُسپر آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام صلوات اللہ علیہم اجمعین ۰ مولانا ۰ ح ۰ الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَتْ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ام ہانی سے کہ کہا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم آتے اُنکے گھر مین دن فتح مکہ کے پس نہائے اور نماز پڑھی آٹھ رکعتین پس نہین دیکھی مین نے کوئی نماز کبھی کہ بہت سبک ہو اُس نماز سے لیکن پورا کرتے تھے رکوع اور سجدہ اور کہا ام ہانی نے اور روایت مین اور یہ نماز چاشت کی تھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ام ہانی بہن ہین حضرت علیؓ کی اور نام اُنکا فاختہ ہی اور آٹھ رکعتین ساتھ دو سلامون کے یا چار سلامون کے پڑھین اور ہلکی پڑھین یعنے سورت دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہین پڑھین ۰ ع ۰ (وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی معاذہ سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہؓ سے کہ کتنی رکعتین پڑھتے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز ضحی کی کہا چار رکعتین اور زیادہ پڑھتے جسقدر چاہتا اللہ تعالی روایت کی یہ مسلم نے ف جسقدر چاہتا اللہ زیادہ رکعت سے زیادہ یہ نماز کسی روایت مین نہین آئی اور یہ حدیث دونون وقت کی نماز کو محتمل ہی ضحوہ صغری کو بھی اور ضحوۃ کبری کو بھی یعنے اشراق اور چاشت کو اور احیاء مین لکھا ہی کہ لائق ہی یہ کہ پڑھے آئین والشمس اور واللیل اور والضحی اور الم نشرح ۰ ع ۰ و مولانا (وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صبح ہوتی ہی لازم ہوتا ہی اوپر ہر ہڈی ایک تمھارے کے صدقہ پھر ہر تسبیح یعنے سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تحمید یعنے الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنے لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنے اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور امر کرنا ساتھ نیکی کے صدقہ ہی اور منع کرنا برائی سے صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہین ان سب سے دو رکعتین کہ پڑھے اُنکو وقت ضحی کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے صبح کو جو ہر ہڈی سالم ہوتی ہی آفات سے اور لائق ہوتی ہی کار و بار کے تو اُسپر از راہ شکرانہ کے صدقہ دینا عوض ہر ایک کے لازم ہوتا ہی پس یہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتے ہین اور شکرانہ اُنکا ادا ہو جاتا ہی اور کافی ہوتی ہین ان سب سے دو رکعتین ضحی کی یعنے اُنسے شکرانہ ادا ہو جاتا ہی حاجت اُنکی نہین رہتی اس لیے کہ نماز عمل ہی تمام اعضا سے بدن کا پس قائم ہوتا ہی ہر عضو ساتھ شکرانہ اپنی کے پس لائق ہی کہ مداومت کرے اسپر اور یہ حدیث بھی محتمل ہی دونون نمازون پر یعنے اشراق اور چاشت پر لیکن ظاہر اراد اس سے اشراق ہی ۰ ع ۰ و مولانا (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهُ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ تحقیق دیکھا انھون نے ایک قوم کو کہ نماز پڑھتے ہین وقت ضحی کے پس کہا تحقیق جانتے ہین یہ لوگ یعنے احادیث و اخبار سے کہ تحقیق نماز غیر اُس وقت مین بہتر ہی یعنے ثواب اُسکا بہت ہوتا ہی تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز بہت رجوع رکھنے والون کی طرف اللہ کے اُس وقت ہی کہ گرم ہون بچے اونٹون کے یعنے پاؤن اُنکے روایت کی یہ مسلم نے ف جانتے ہین لوگ یعنے زید نے انکار کیا اُنپر کہ اول وقت نماز چاشت پڑھتے تھے اور صبر کیا وقت مختار تک یعنے کیونکر نماز پڑھتے ہین باوجود علم اپنے کے ساتھ اسکے کہ نماز غیر اس وقت مین افضل ہی اور گرم ہون

نیچے اونٹوں کے یعنے جس وقت کہ شدت گرمی سے زمین گرم ہو جاوے کہ اونٹوں کے بچوں کے پانون جلنے لگین اسوقت نماز چاشت کی پڑھنی بہتر ہو اور ایسی گرمی قریب ڈیڑھ پہر دن آنے کے ہوتی ہو اور اسوقت مین افضل اس لیے ہو کہ اسوقت دل چاہتا ہو آرام کرنے کو پس اسوقت مین نماز نہین پڑھتے مگر جو کہ رجوع رکھتے ہین درگاہ حق مین اور نام اس نماز کا صلوۃ الاوابین معلوم ہوا اور اس حدیث سے صریح معلوم ہوا وقت چاشت کا ؁ع و مولانا؁

## الفصل الثانی فصل دوسری

(عن ابی الدرداء وابی ذر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اللہ تبارک وتعالی انہ قال یا ابن آدم ارکع لی اربع رکعات من اول النہار اکفک آخرہ رواہ الترمذی ورواہ ابو داؤد والدارمی عن نعیم بن ہمار الغطفانی واحمد عنہم) روایت ہو ابی درداء اور ابی ذر سے کہا دونون نے فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درحالیکہ نقل کرنے والے تھے جناب باری تعالی سے کہ وہ فرماتا ہو اے بیٹے آدم کے پڑھ خالص میرے لیے چار رکعتین اول دن مین کفایت کرونگا تجکو اسدن کی شام تک روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابو داؤد اور دارمی نے نعیم بن ہمار غطفانی سے اور احمد نے ان سب سے **ف** کفایت کرونگا تیری حاجتوں اور دفع کرونگا اس چیز کو کہ برا جانتا ہو تو یعنے دل اپنا فارغ رکھ میری عبادت کے لیے اول روز مین فارغ رکھونگا دل تیرا آخر روز تک بسبب حاجت روائی تیری کے من کان للہ کان اللہ لہ اور یہ چار رکعتین اشراق کی ہین یا چاشت کی ؁ع؁

(وعن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الانسان ثلثمائۃ وستون مفصلا فعلیہ ان یتصدق عن کل مفصل منہ بصدقۃ قالوا ومن یطیق ذلک یا نبی اللہ قال النخاعۃ فی المسجد تدفنہا والشیء تنحیہ عن الطریق فان لم تجد فرکعتا الضحی تجزئک رواہ ابو داؤد) اور روایت ہو بریدہ سے کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ آدمی مین تین سو ساٹھ بند ہین پس آدمی پر لازم ہو یہ کہ تصدق کرے بدلے ہر بند اپنے کے صدقہ کہا صحابہ نے کون ہو کہ طاقت رکھے اسکی اے نبی اللہ کے فرمایا تھوک کہ مسجد مین پڑا ہو دفن کر دینا اسکا یعنے یہ بھی ایک صدقہ ہو اور دور کر دینا ایک چیز کا راہ سے یعنے موذی چیز کا مانند نجاست اور پتھر اور کانٹے کے یہ بھی ایک صدقہ ہو پس اگر نہ پاوے تو یعنے کوئی چیز صدقون مین سے بقدر تین سو ساٹھ کے پس دو رکعتین ضحی کی پڑھنی کفایت کرتی ہین تجکو یعنے پھر احتیاج اور صدقہ کی نہین ہو روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** لازم سے مراد تاکید ہو نہ وجوب شرعی اس لیے کہ کسی نے واجب نہین کہا ہو دو رکعتون ضحی کی کو اور صدقات مذکورہ کو اگرچہ واجب ہو شرعًا اور عقلًا شکر اللہ کی نعمتون پر اجمالًا اور تفصیلًا اور اس حدیث مین اشارہ ہو طرف نماز اشراق کے ؁ع؁ و مولانا؁

(وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الضحی ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ لہ قصرا من ذہب فی الجنۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ) اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے وقت ضحی کے بارہ رکعتین بناتا ہو اللہ اسکے لیے محل سونے کا بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہو نہین پہچانتے ہم اسکو یعنے اسکی اسناد کو مگر اسی وجہ سے یعنے جو کہ ذکر کی ترمذی نے اپنی کتاب مین؁

(وعن معاذ بن انس الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوۃ الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لا یقول الا خیرا غفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر رواہ ابو داؤد) اور روایت ہو معاذ بن انس جہنی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیٹھا رہے یعنے ہمیشہ رہے اپنے نماز کی جگہ مین اسوقت سے کہ پھرے نماز صبح کی سے یہانتک کہ پڑھے دو رکعتین ضحی کی یعنے بعد طلوع اور بلند ہونے آفتاب کے نہ کہتا ہو یعنے مابین اسکے مگر نیک بات تو بخشے جاتے ہین اسکے لیے گناہ اسکے اگرچہ بہت ہون جھاگ دریا کے سے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** جو شخص بیٹھا رہے الخ ملا علی قاری کی شرح سے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ مراد

ہو کہ ہمیشہ مشغول رہے ذکر و فکر میں اور اور نیک کاموں میں مثل سیکھنے سکھلانے علم کے اور وعظ اور نصیحت کے اور طواف کرنے بیت اللہ
کے بعد فارغ ہونے کے نماز صبح سے یہانتک کہ پڑھے دو رکعت ضحیٰ کی خواہ مسجد میں ہو خواہ گھر میں اور اسکے مابین میں سوا کلام نیک
کے نکرے تو بخشے جاتے ہیں صغیرہ گناہ اور احتمال ہے کہ کبیرہ بھی بخشے جاویں انتہی پس آنکی تقریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو فرمایا کہ بیٹھا رہے
نماز کی جگہ یہ بطور تمثیل کے فرمایا ہے اور مراد مشغول رہنا ذکر اللہ اور اچھے کاموں میں ہے اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ مراد ضحیٰ سے نماز اشراق
کی ہے اور اور حدیثوں میں ضحیٰ سے احتمال اشراق اور چاشت دونوں کا ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ثواب جب ہوتا ہے کہ
نماز ہی کی جگہ بیٹھا رہے اور اگر اٹھکر خلوت میں جاکر مشغول عبادت میں ہو یہ ثواب نہیں پاسکے گا اور بیچ بعضوں مشائخ کے مذکور ہے کہ
اگر ڈر پریشانی کا ہو یا ریا کا ہووے خلوت میں جاوے اور مشغول ہووے اور لکھا ہے علما نے کہ اس وقت میں قبلہ رخ بیٹھے کو با توجہ
نہ دیوے اور اگر نیند آوے دفع کرے شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی نے کہا ہے کہ عمل کہ جزا اسکی دنیا میں فی الحال ہو نورانیت
باطن کی ہوتی ہے یہ عمل ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ
علی شفعۃ الضحیٰ غفرت لہ ذنوبہ وان کان مثل زبد البحر رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ محافظت کرے اوپر دوگانہ ضحیٰ کے تو بخشے جاتے ہیں اسکے لیے گناہ اسکے اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے روایت
کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے (وعن عائشۃ انہا کانت تصلی الضحیٰ ثمانی رکعات ثم تقول لو نشر لی ابوای ما ترکتہا رواہ مالک)
اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ وہ تھیں پڑھتیں نماز ضحیٰ کی آٹھ رکعتیں پھر کہتیں کہ اگر زندہ کیے جاویں میرے لیے ماں باپ میرے تو نہ چھوڑوں
میں اس نماز کو روایت کی یہ مالک نے ف یہ تعلیق بالمحال ہے ساتھ قصد مبالغہ کے کہ اس نماز کی لذت مجھے ایسی حاصل ہے کہ اگر میرے
ماں باپ بھی زندہ ہوں باوجودیکہ انکا زندہ ہونا محال ہے اور نہایت خوشی ہوتی ہے انکی ملاقات کی تو بھی میں اس نماز کو نہ چھوڑوں اسمیں
رغبت دلاتی اس نماز کی محافظت اور مداومت پر ؏ (وعن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحیٰ حتی
نقول لا یدعہا ویدعہا حتی نقول لا یصلیہا رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز ضحیٰ
کی یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ چھوڑینگے اسکو یعنی کبھی اور چھوڑتے اسکو یعنی کبھی یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ پڑھینگے اس نماز کو روایت کی یہ ترمذی نے
ف یعنی جیسی کہ عادت شریف تھی ادا کرنے نوافل میں کہ ہمیشہ نکرتے تھے واسطے شفقت کے امت پر تا انپر لازم نہو جاوے اور حکم اسکی
فرضیت کا نہ نازل ہو اور یہ حکم فعل آنحضرت ہی کا تھا کہ ایک فعل حضرت کے التزام سے فرض ہو جاتا تھا اور سوا امت اپنے التزام کریں تو مستحب
ہے ؏ (وعن مورق العجلی قال قلت لابن عمر تصلی الضحیٰ قال لا قلت فعمر قال لا قلت فابو بکر قال لا قلت فالنبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا اخالہ رواہ البخاری) اور روایت ہے مورق عجلی سے کہ کہا میں نے واسطے ابن عمرؓ کے کہ نماز پڑھتے ہو تم ضحیٰ کی کہا نہیں کہا
میں نے پس عمرؓ یعنی وہ بھی پڑھتے تھے کہا نہیں کہا میں نے پس ابو بکرؓ یعنی وہ بھی پڑھتے تھے کہا نہیں کہا میں نے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہا کہ نہیں گمان کرتا میں حضرت کو بھی روایت کی بخاری نے ف ابن عمرؓ نے جو اس نماز کی نفی کی تو تاویل اسکی یہ ہے کہ مراد انکی یہ تھی کہ مسجد
میں نہ پڑھتے تھے یا یہ کہ ابن عمرؓ کو فعل آنحضرت کا اور امر انکا نہ پہونچا ہوگا یا ہمیشہ پڑھنے کا انکار کیا کہ حضرت نے ہمیشگی نہیں کی اسپر واسطے خوف
فرض ہو جانے کے اور اصل نماز ثابت ہے حضرت سے بہت روایتوں سے کہا ملا علی حنفی نے کہ شک نہیں اسمیں کہ اٹھ گیا بعد حضرت کے
خوف فرض ہو جانے کا پس صواب یہ ہے کہ کہا جاوے کہ مواظبت کرنی اسپر مستحب ہے اور یہی مذہب ہے اکثر علما اور مشائخ کا ؏ باب

التطوع باب ہی بیچ بیان نماز نفل کے ف اطلاق تطوع کا اکثر غیر رواتب پر یعنے غیر سنتون موکدہ پر آتا ہی ۱۲ ح اسکی وجہ تسمیہ کی حضرت شیخ
نے ترجمہ مین لکھی ہی جو چاہئے دیکھ لے **الفصل الاول فصل پہلی** (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال
عند صلوۃ الفجر یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال ما عملت عملا ارجی عندی من انی لم اتطہر
طہورا فی ساعۃ من لیل او نہار الا صلیت بذلک الطہور ما کتب لی ان اصلی متفق علیہ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے بلال کو وقت نماز فجر کے ای بلال بیان کر مجھ سے بہت امید رکھا گیا عمل کہ کیا تو نے اسلام مین یعنے کونسا عمل ہی تیرے
پاس کہ امید اسکے ثواب کی بہت رکھتا ہی اس لیے کہ تحقیق سنی مین نے آواز پاپوشون تیری کی آگے اپنے بہشت مین عرض کیا بلال نے کہ نہین
کیا مین نے کوئی عمل کہ بہت امید رکھا گیا ہو نزدیک میرے اس عمل سے کہ تحقیق مین نے نہین طہارت کی کوئی طہارت کسی وقت مین رات کو
یا دن کو مگر نماز پڑھی مین نے ساتھ اس طہارت کے اسقدر کہ مقدر کیگئی میرے لیے یہ کہ نماز پڑھون مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
سنی مین نے آواز یہ ایک امر تھا کہ کشف کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم غیب سے نیند مین یا جاگتے مین یا دیکھا شب معراج مین اور
آگے چلنا بلال کا ایسا تھا جیسے خادم چلتے ہین مخدومون کے آگے اور طہارت شامل ہی وضو اور غسل اور تیمم کو اور اس حدیث مین بیان
ہی اس نماز کی فضیلت کا کہ بعد وضو کے پڑھتے ہین کہ اسکو شکر الوضو کہتے ہین ۱۲ ح ع (وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلہا کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول اذا ہم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللہم انی
استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان
ہذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ہذا الامر شر لی
فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ قال ویسمی حاجتہ رواہ
البخاری) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو دعا استخارہ کی بیچ سب کامون کے جیسے سکھاتے تھے ہمکو سورت
قرآن کی یعنے بہت اہتمام تھا اسکے سکھانے کا فرماتے جب قصد کرے ایک تمھارا کسی کام کا پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین سوائے فرض
کے پھر چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین طلب خیر کی کرتا ہون تجھ سے ساتھ استعانت علم تیرے کے اور طلب قدرت کی کرتا ہون یعنے اوپر پانے
خیر کے اور حاصل کرنے اسکے کے بواسطۂ قدرت تیری کے اور مانگتا ہون تجھ سے فضل تیرے سے کرتا ہی پس تحقیق تو قادر ہی یعنے ہر چیز پر
اور نہین مین قادر یعنے کسی چیز پر مگر ساتھ قدرت تیری کے اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو جاننے والا غیبون کا ہی یا الٰہی اگر تو جانتا ہی
کہ یہ کام کہ مین قصد اسکا رکھتا ہون بہتر ہی میرے لیے دین میرے مین اور دنیا میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میرے مین یا
فرمایا بیچ اس جہان کے اور اس جہان کے پس مہیا کر اسکو میرے لیے اور آسان کر اسکو میرے لیے پھر برکت دے اسمین میرے لیے اور
اگر جانتا ہی تو کہ یہ کام برا ہی میرے لیے دین میرے مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میرے مین یا فرمایا اس جہان مین اور اس جہان
مین پس پھیر اسکو مجھ سے اور پھیر مجھکو اس سے اور مہیا کر میرے لیے بھلائی جہان ہو پھر راضی کر مجھکو ساتھ اسکے کہا راوی نے اور نام لیوے
حاجت اپنی کا یعنے نزدیک لفظ ہذا الامر کے روایت کی یہ بخاری نے ف قصد کرے کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکھتا ہو اسکے بھلائی مین
مانند سفر اور تجارت کے اور نکاح اور مانند انکی کے نہ مانند کھانے اور پینے مقرری کے کہ اسمین استخارہ نہین چاہیے اور اگر وہ کام خیر محض ہی
استخارہ اسمین باعتبار تعین وقت کے یا حالت مخصوص کے ہوگا اور استخارہ نکیا جاوے بیچ کرنے واجب اور مستحب کے اور چھوڑنے

حرام اور مکروہ کے پس استخارہ کی برکت سے جو بات کہ اُسکے حق مین مناسب ہوتی ہو اُسپر دل قرار پکڑ جاتا ہو اور پڑھے دو رکعت اگر
دو رکعت سنتون معمولی اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو مین سے بھی پڑھکر یہ دعا پڑھے جائز ہو لیکن اولی یہی ہو کہ دو رکعت جدی پڑھے ساتھ نیت
استخارہ کے اور جسوقت چاہے پڑھے سوائے اوقات مکروہہ کے اور سورت جونسی چاہے پڑھے اور بعضی روایت مین ہو کہ قل یا او ر
قل ہو اللہ پڑھے اور او عاجل امری مین لفظ او کا شک راوی کے لیے ہو یعنے راوی کو شک ہوا ہو کہ حضرت نے فی دینی و معاشی و عاقبۃ
امری فرمایا یا ان تینون لفظون کی جگہ عاجل امری و آجلہ فرمایا اور افضل یہ ہو کہ دونون جملہ پڑھے اور نام لیوے حاجت اپنی کا یعنے لفظ ہذا
الامر کہ حدیث مین واقع ہو بطریق عموم کے استخارہ کرنے والے کی عبارت مین وہی امر خاص مذکور ہو مثل ہذا الامر و ہذا الاقامۃ اور مانند انکی کے
اور جائز ہو کہ ہذا الامر کہے اور پھر نام حاجت کا لیوے اور ایک روایت مین استخارہ مختصر یہ منقول ہو اگر جلدی ہو یہ پڑھے اللھم خرلی واختر لی
ولا تکلنی الی اختیاری یعنے ای اللہ پسند کر میرے لیے اور اختیار کر میرے لیے یعنے جو مناسب جانے تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میری کے
اور حضرت انس سے روایت ہو کہ فرمایا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای انس جو قصد کرے تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالے
سے اُسکے لیے سات بار پھر دیکھ کہ جو کچھ کہ تیرے دل مین القا ہوا اُسمین جرات کر کہ وہی بہتر ہو ع ح ٭ فخر ٭ الفصل الثانی فصل دوسری

(عن علی قال حدثنی ابو بکر وصدق ابو بکر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطھر ثم
یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر لہ ثم قرأ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا ان ابن
ماجۃ لم یذکر الآیۃ) روایت ہو حضرت علی سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابو بکر نے اور سچ کہا ابو بکر نے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص کہ گناہ کرے گناہ کرنا پھر کھڑا ہو پس وضو کرے پھر نماز پڑھے پھر بخشش چاہے گناہون کی اللہ سے مگر کہ بخشتا ہو
اللہ اُسکو پھر پڑھی یہ آیت اور وہ لوگ کہ جسوقت کرتے ہین گناہ بیحیائی کے یعنے کبیرہ گناہ مانند زنا اور کہنے کلمہ کفر وغیرہ کے یا ظلم کرتے ہین اپنی
جانون پر یعنے صغیرہ گناہ کرتے ہین مانند بوسہ لینے اجنبی عورت یا لڑکے کے یعنے مساس کرنے کے اور نظر حرام کرنے کے اور مانند انکی کے یاد
کرتے ہین اللہ کو یعنے عذاب اُسکے کو پس طلب بخشش کی کرتے ہین واسطے گناہون اپنے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ
ابن ماجہ نے نہین ذکر کی آیت ف سچ کہا ابو بکر نے یہ جملہ معترضہ ہو بیان کیا ہو اُسکو حضرت علی نے واسطے اظہار بزرگی اور نہایت سچے ہونے
ابو بکر کے اور وہ ایسے سچے تھے جنکا نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق رکھا تھا اور آیا ہو کہ عادت حضرت علی کی یہ تھی کہ قبول نکرتے
تھے حدیث یہان تک کہ قسم دے لیتے راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہو مین نے یون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا و لیکن جب حضرت ابو بکر
سے کوئی حدیث سنتے قبول کر لیتے بغیر قسم کے اور پس وضو کرے اور غسل افضل ہو اور ساتھ ٹھنڈے پانی کے اکمل ہو اور پھر نماز پڑھے یعنی
دو رکعت پہلی رکعت مین قل یا پڑھے اور دوسری مین قل ہو اللہ اس نماز کو نماز توبہ کہتے ہین اور پھر بخشش چاہی مراد بخشش چاہنے سے یہ کہ
توبہ کرے ساتھ ندامت کے اور اُس گناہ کو چھوڑ دے اور قصد کرے کہ آئندہ کبھی نہ کرونگا اور تدارک کرے حقوق کا اگر اُسکے ذمہ پر کسی کے
حق ہون اور پڑھی حضرت نے آیت بطور سند کے کہ اللہ تعالی بھی اسی طرح فرماتا ہو اور بعد لفظ لذنوبھم کے یون ہو ومن یغفر الذنوب الا اللہ
ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون اولئک جزاؤھم مغفرۃ من ربھم وجنت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ونعم اجر العاملین یعنے اور کون ہو کہ
کہ بخشے گناہون کو بغیر خدا کے اور ہمیشہ نہین رہتے اُس چیز پر کہ کیا یعنے گناہ اور وہ جانتے ہین یعنے ہمیشگی نہین کرتے برے فعل اپنے پر
جان بوجھکر بلکہ بعد صادر ہونے گناہ کے توبہ کر ڈالتے ہین یہ گروہ ہو کہ جزا انکی بخشش ہو پروردگار انکے کی طرف سے اور باغ ہین کہ چلتی ہین

اُنکے نیچے نہرین ہمیشہ رہینگے اُنمین ✽ لفظ والذین کہ پہلی آیت مین ہے مبتدا ہے اور لفظ اولئک کہ دوسری آیت مین ہے خبر اُسکی ہے سمجھنے والا مطلب
اسکا سمجھ لیگا اور جو تفصیل سے اس مقام کو دیکھا چاہے کسی تفسیر مین دیکھے ✽ ع ✽ (وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ پہونچتی اُنکو کوئی مصیبت نماز پڑھتے روایت کی یہ ابوداؤد
نے ف یعنے جب حضرت کو کوئی مصیبت درپیش آتی تو نماز پڑھتے واسطے خلاصی غم کے اور واسطے بجا لانے حکم الٰہی کے کہ فرمایا ہے یا ایہا الذین
اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ یعنی اے ایمان والو مدد چاہو ساتھ صبر اور نماز کے اور لکھا ہے علما نے کہ حکمت اسمین یہ ہے کہ جب مشغول ہوتا ہے آدمی عبادت
مین تو کھلجاتا ہے اُسپر عالم ربوبیت کا اور جب کھل گیا عالم ربوبیت کا تو دنیا از خود بالکل حقیر ہو جاتی ہے پس آسان ہوتا ہے دلپر نہ ہونا دنیا کا اور ہونا
اُسکا پس متوحش نہین ہوتا نہ ہونے سے اُسکی اور نہ خوش ہوتا ہے ہونے سے جیسے کہ کہا گیا ہے کہ اگر ہے تو غم نہین اور اگر نہین تو غم نہین ✽ ح ✽ (وَ
عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ بِمَ سَبَقْتَنِيْ اِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا اَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهٗ وَرَاَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بلایا بلال کو یعنے بعد نماز صبح کے پس فرمایا ساتھ کس چیز کے
پہل کی تو نے مجھ سے طرف بہشت کے نہین داخل ہوا مین بہشت مین کبھی مگر سنی مین نے آواز پاپوش تیرے کی آگے اپنے کہا بلال نے یا رسول
اللہ نہین اذان دی مین نے کبھی مگر کہ پڑھی مین نے دو رکعتین اور نہین پہونچا مجکو بے وضو ہونا کبھی مگر کہ وضو کیا مین نے اُسی وقت اور اختیار
کیا مین نے یہ کہ اللہ کے لیے مجھپر ہین دو رکعتین یعنے لازم کین مین نے اپنے پر دو رکعتین اور مواظبت کی اُنپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بسبب انھین دو چیزون کے تو اس درجہ کو پہونچا روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنے حضرت نے بلال کو آگے اپنے دیکھا مانند خادمون کے
سبب اسکا پوچھا کہ کونسا عمل تو نے کیا ہے کہ اُسکے سبب سے ساتھ اس خدمت خاص کے مشرف ہوا پس آگے چلنے سے مراد یہ ہے اور ظاہر معنے اسکے
یعنے درست نہین اس لیے کہ کسی نبی کو بھی یہ رتبہ نہین ہونے کا کہ حضرت پر سبقت لیجاوے چہ جایکہ کوئی امتی اور بسبب انھین دونون چیزون کے
یعنے ہمیشہ باوضو رہنے کے اور نماز پڑھنے کے کہ جسکو شکر الوضو کہتے ہین ✽ ع ✽ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ
وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
ابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو اُسکو
کوئی حاجت طرف اللہ کے یا طرف کسی بنی آدم کے یعنے حاجت دینی یا دنیوی پس چاہیے کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنے ساتھ رعایت
آداب کے پھر پڑھے دو رکعتین پھر تعریف کرے اللہ تعالی پر اور درود بھیجے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بخشش
کرنے والا پاک ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ پروردگار عالمون کا ہے سوال کرتا ہون مین تجھسے عمل کہ سبب
اُنکے رحمت تیری کے ہون اور مانگتا ہون اعمال کہ باعث اور لازم ہو بسبب اُنکے بخشش تیری اور فائدہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ
میرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخش تو اُسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ کھول دے اُسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت کہ ہو وہ تیرے پسند مگر روا کر تو اُسکو اے بہت
رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف افضل یہ ہے کہ آپ

درود و التحیات کا پڑھے اور اس نماز کو صلوٰۃ الحاجت کہتے ہین اور کہا ابن حجر نے کہ مستحب ہو قصد کرنا ہفتہ کی صبح کو حاجت اپنی کے لیے بموجب ارشاد آنحضرت کے کہ جو کوئی صبح کو چاوے ہفتہ کے دن بیچ طلب حاجت کے کہ حلال ہو طلب اُسکی پس مین ضامن ہون واسطے روا ہونے اُسکی کے ۞ ع ۞ حاجت اگر حافظہ درست ہونے کی ہو تو اُسکے لیے صلوٰۃ الحافظہ پڑھے جو کہ حصن حصین مین مذکور ہوا اور اس عاجز نے اُسکی شرح ہندی مین ساری روایت بتفصیل لکھی ہو جو چاہے اسمین دیکھ لے باب صلوٰۃ التسبیح یہ باب ہو بیچ بیان صلوٰۃ التسبیح کے ۞ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للعباس بن عبد المطلب یا عباس یا عماہ الا اعطیک الا امنحک الا اخبرک الا افعل بک عشر خصال اذا انت فعلت ذلک غفر اللہ لک ذنبک اولہ واخرہ قدیمہ وحدیثہ خطأہ وعمدہ صغیرہ وکبیرہ سرہ وعلانیتہ ان تصلی اربع رکعات تقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب وسورۃ فاذا فرغت من القراءۃ فی اول رکعۃ وانت قائم قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خمس عشرۃ مرۃ ثم ترکع فتقولہا وانت راکع عشرا ثم ترفع راسک من الرکوع فتقولہا عشرا ثم تہوی ساجدا فتقولہا وانت ساجد عشرا ثم ترفع راسک من السجود فتقولہا عشرا ثم تسجد فتقولہا عشرا ثم ترفع راسک فتقولہا عشرا فذلک خمس وسبعون فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی اربع رکعات ان استطعت ان تصلیہا فی کل یوم مرۃ فافعل فان لم تفعل ففی کل جمعۃ مرۃ فان لم تفعل ففی کل شہر مرۃ فان لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ فان لم تفعل ففی عمرک مرۃ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر وروی الترمذی عن ابی رافع نحوہ ۞ روایت ہو ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے عباس بن عبد المطلب کے کہ اے عباس چچا میرے کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ خبر دون مین تجکو کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتون کا جس وقت کرے تو یہ بخشے اللہ تیرے لیے گناہ تیرے پہلا اور پچھلے اور پرانے اور نئے چوک کرا اور جانکر چھوٹے اور بڑے چھپے اور ظاہر یہ کہ نماز پڑھ تو چار رکعتین پڑھ ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پس جبکہ پڑھ چکے تو قرأت پہلی رکعت مین اور تو کھڑا ہو کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر رکوع کر پس کہہ ان کلمون کو رکوع مین دس بار یعنے بعد پڑھنے سبحان ربی العظیم کے پھر اُٹھا تو سر اپنا رکوع سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کے پھر جھک تو سجدے مین پس کہہ تو ان کلمون کو دس بار یعنے بعد سبحان ربی الاعلیٰ کے پھر اُٹھا سر سجدے سے کہہ ان کلمون کو دس بار پھر سجدہ کر پھر کہہ ان کلمون کو دس بار پھر اُٹھا تو سر اپنا سجدے سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار پس یہ تسبیحات پچہتر بار ہوئین ہر رکعت مین کر تو یہ چارون رکعت مین اگر طاقت رکھے تو پڑھنے اس نماز کی ہر دن مین ایکبار پس پڑھ پس اگر نہ پڑھ سکے ہر روز پس ہر ہفتہ مین ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر ہفتہ مین پس ہر مہینے مین ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر مہینے مین پس ہر برس مین ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے ہر برس مین پس تمام عمر مین ایک بار روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین اور روایت کی ترمذی نے ابی رافع سے مانند اسکے ف کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتون کا یعنی ایسی چیز بتاتا ہون کہ اُس سے دس طرح کے گناہ تیرے جو کہ حدیث مین مذکور ہوئے بخشے جاوین اور بعضون نے کہا ہو کہ مراد دس خصلتون سے دس دس بار تسبیح کہنی ہو سوا سے قیام کے اور ساقط ہوا ہو مشکوٰۃ مین سے لفظ عشر خصال کا بعد لفظ و علانیہ کے اور اصول مین وہ موجود ہو چنانچہ حصن حصین مین بھی ہو اسی لیے طیبی نے لکھا ہو کہ بہت مناسب بنظر سیاق حدیث کے یہ ہو کہ مراد دس خصلتون سے یہ ہون اول چار رکعت پڑھنی اور دوسرے فاتحہ پڑھنی اور تیسرے ضم سورۃ کرنی اور چوتھے پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام مین پانچوین دس بار کہنا اُنکا رکوع مین چھٹے دس بار کہنا اُنکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اُنکا پہلے سجدے مین آٹھوین دس بار کہنا اُنکا جلسہ مین نوین دس بار کہنا اُنکا دوسرے سجدے مین دسوین دس بار کہنا اُنکا جلسۂ استراحت مین انتہی اور ابن عباس سے منقول ہو کہ اس نماز مین یہ سورتین پڑھے الہٰکم التکاثر اور والعصر اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ

اور بعضے روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور سورۂ اخلاص پڑھنی آئی ہی اور یہ تسبیحات قعدون مین التحیات سے پہلے پڑھے بخلاف اور ارکان کے اور جلال الدین سیوطی نے لکھا ہی امام احمد سے کہ پڑھے صلوٰۃ تسبیح مین پہلے سلام کے یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَۃِ وَطَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مَخَافَۃً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ بِالتَّوْبَۃِ خَوْفًا مِّنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَۃَ حَیَاءً مِّنْکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَحُسْنَ ظَنٍّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اور عبد العزیز بن داؤد نے لکھا ہی کہ جو کوئی ارادہ کرے جنت کا لازم کرے اپنے پر صلوٰۃ تسبیح اور ابو عثمان زاہد نے کہا ہی کہ نہ دیکھی مین نے کوئی چیز دفع سختی اور غم کے لیے مثل صلوٰۃ تسبیح کے اور اکثر اماموں اور بزرگون کا اسپر عمل رہا ہی اور مستحب ہی پڑھنا اسکا جمعہ کو دو پہر ڈھلے اور اگر اسمین احتیاج سجدۂ سہو کی پڑے تو اُن سجدون مین تسبیحات نہ پڑھے کہ تین سو سے زیادہ ہو جاوینگی اور درجہ اعتدال کا مومن کے لیے یہ ہی کہ پڑھا کرے اس نماز کو ہر جمعہ مین چنانچہ عمل عبد اللہ بن عباس کا اسی پر تھا کہ پڑھتے تھے اس نماز کو جمعہ کے دن بعد زوال کے اور پڑھتے تھے اسمین سورتین جو مذکور ہوئین

ح ع فحہ ✦ ( وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلٰوتُہٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِہٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اُنْظُرُوْا ھَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِھَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِہٖ عَلٰی ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ الزَّکٰوۃُ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی حَسَبِ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جاویگا ساتھ اُسکے بندہ دن قیامت کے اعمال اُسکی سے نماز اُسکی ہی پس اگر درست ہوئی نماز یعنے صحیح ادا ہوئی یا مقبول ہوئی تو مخلصی ہوئی اور نجات ہوئی اور اگر فاسد ہوئی نماز یعنے نہ ادا کیگئی یا ادا کیگئی غیر صحیح یا غیر مقبول پس تحقیق ناامید ہوا یعنے ثواب سے اور زیان کار ہوا یعنے بسبب واقع ہونے عذاب کے پس اگر ناقص ہوئی نماز فرض مین سے کچھ چیز یعنے کوئی فرض نماز کا یا واجب یا سنت موکدہ فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنے فرشتون کو دیکھو کیا ہی واسطے بندے میرے کے کچھ سنت یا نفل یعنے صحیفۂ اعمال مین پس پوری کیجاویگی ساتھ اُسکے وہ چیز کہ ناقص ہوئی فرضون مین سے یعنے بقدر اسکی پھر ہونگے باقی عمل اُسکے اسی طور پر اور ایک روایت مین پھر زکوٰۃ مانند اسی کے پھر لیے جاوینگے اعمال اسی طور پر روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی یہ احمد نے ایک شخص سے ف اور روایت مین آیا ہی کہ اول جو قیامت مین حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے خون ہوگا وجہ تطبیق کی ان دونون حدیثون مین یہ ہی کہ اللہ کے حقوق مین سے پہلے مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندون کے حقوق مین سے پہلے خون کا اور باقی عمل اس طور پر یعنے مثلاً اگر روزے فرض مین کچھ نقصان ہوا ہوگا تو روزے نفل سے اُسے پورا کر دینگے اور اگر زکوٰۃ مین نقصان ہوا ہوگا تو صدقہ نفل سے پورا کر دینگے اور حج مین نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل یا عمرے سے پورا کرینگے اور اگر کسیکا حق اُسپر ہوگا تو اُسکے اعمال صالحہ سے بقدر اُسکے لیکر حق والے کو دینگے اسی طرح حالی اور اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت مین ذکر زکوٰۃ کا بعد نماز کے صریح آیا ہی بعد اُسکے ذکر باقی اعمال کا علی العموم کیا ✦ ع ح ✦ ( وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْھِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْہُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ ) اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین متوجہ ہوتا ساتھ رحمت کے اللہ تعالیٰ واسطے بندے کے بیچ کسی عمل کے بہتر دو رکعتون سے کہ پڑھے اُنکو یعنے نماز افضل سب اعمال سے ہی اور

عنایت اللہ تعالی کی بندے پر اُنہیں زیادہ ہی اور عملوں سے اور تحقیق نیکی البتہ چھڑکی جاتی ہی اوپر سر بندے کے یعنی نازل ہوتی ہی رحمت اور ثواب
کہ اثر نیکی کا ہی جب تک کہ ہوتا ہی نماز اپنی میں اور نہیں نزدیکی حاصل کی بندوں نے طرف اللہ کے ساتھ مانند اس چیز کے کہ نکلی اس سے یعنی
قرآن یعنی جیسے قرآن پڑھنے سے قرب الٰہی ہوتا ہی ایسا اور کسی چیز سے نہیں ہوتا روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **باب صلوٰۃ السفر** باب
ہی بیچ نماز سفر کے ف کسی امام اور عالم کو خلاف نہیں ہی بیچ جائز ہونے قصر کے مسافر کو ولیکن ہمارے نزدیک قصر واجب ہی اور فرض وقت
مسافر پر دو رکعتیں ہیں چار کی اور امام شافعی کے نزدیک قصر اولی ہی ع+ **الفصل الاول** فصل پہلی (عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلی الظہر بالمدینۃ اربعا وصلی العصر بذی الحلیفۃ رکعتین متفق علیہ) روایت ہی انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑھی ظہر کی مدینہ میں چار رکعتیں اور پڑھی نماز عصر کی ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث میں بیان
ہی حضرت کے سفر کا کہ جب حضرت نے ارادہ سفر مکہ کا کیا حج کے لیے تو ظہر مدینہ میں پوری پڑھی پھر جب نکلے اور ذی الحلیفہ میں پہونچے کہ نام ایک
جگہ کا ہی کہ تین کوس پر مدینہ سے ہی نماز عصر کی قصر کی کہ دو رکعتیں پڑھیں مذہب امام اعظم اور شافعی کا بھی یہی ہی کہ مسافر شرعی جب نکلے شہر کے
مکانات سے قصر کرے انتہی ع+ (وعن حارثۃ بن وہب الخزاعی قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن اکثر ما کنا قط وآمنہ بمنی
رکعتین متفق علیہ) اور روایت ہی حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتیں اس حال
میں کہ ہم تھے بہت ایسے کہ نہ تھے کبھی اور بہت امن میں تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہی کہ اُن دنوں میں
صحابہ بیشمار تھے اور امن تھے کفار سے یہ اس لیے کہا کہ شروع ہونا قصر کا موقوف اوپر خوف فتنہ کے کفار سے نہیں جیسا کہ ظاہر قرآن
کا دلالت کرتا ہی بلکہ بہرحال سفر میں قصر کرنا چاہیے چنانچہ حدیث آئندہ میں ذکر اُسکا صریح واقع ہوا ہی ع+ (وعن یعلی بن امیۃ قال قلت
لعمر بن الخطاب انما قال اللہ تعالی ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا فقد امن الناس قال عمر عجبت مما عجبت منہ
فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقۃ تصدق اللہ بہا علیکم فاقبلوا صدقتہ رواہ مسلم) اور روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہ کہا میں نے
واسطے عمرؓ بن الخطاب کے سوا اسکے نہیں کہ فرمایا اللہ تعالی نے یہ کہ کم پڑھو نماز اگر ڈرو تم یہ کہ فتنہ میں ڈالیں تمکو وہ لوگ کہ کافر ہوئے پس تحقیق
کہ امن میں ہیں اب لوگ یعنی خوف جاتا رہا پس کیا وجہ ہی قصر کی کہا عمرؓ نے تعجب کیا میں نے اس چیز سے کہ تعجب کیا تو نے اس سے پس پوچھا
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہ احسان ہی کہ احسان کیا اللہ تعالی نے ساتھ اسکے تمپر پس قبول کرو صدقہ اُسکا روایت کی یہ مسلم
نے ف الفاظ آیۃ کے جو ذکر ہوئے اوپر سے یوں ہی واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ آخر تک اور پس قبول کرو
صدقہ اُسکا یعنی خواہ خوف ہو یا نہو اور آیۃ میں قید خوف کی باعتبار عادت اور اغلب کے لگائی ہی کہ اکثر مسافروں کو خوف ہوتا ہی خصوصاً
اُس زمانے میں کہ کافر درپے ایذا مسلمانوں کے تھے اور یہ امر یعنی فاقبلوا وجوب کے لیے ہی پس موید ہی قول ابی حنیفہ کا کہ قصر واجب ہی اور اتمام
اساءۃ یعنی پورا پڑھنا اُسکا برا ہی ع (وعن انس قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجعنا
الی المدینۃ قیل لہ اقمتم بمکۃ شیئا قال اقمنا بہا عشرا متفق علیہ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے
طرف مکہ کے یعنی حجۃ الوداع میں پس تھے نماز پڑھتے دو دو رکعتیں یعنی چار کی دو پڑھتے یہانتک کہ پھر آئے ہم طرف مدینہ کے کہا گیا واسطے
انس کے کیا ٹھہرے تھے تم مکہ میں کچھ یعنی ایک مدت کہا ٹھہرے تھے ہم مکہ میں دس دن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دس دن
یوں ہوئے کہ چوتھی ذالحجہ کو وہاں پہونچے تھے اور چودھویں کی صبح کو روانہ طرف مدینہ کے ہوئے پس معلوم ہوا کہ دس روز کی اقامت سے

آدمی مقیم نہین ہوتا یہ حدیث ظاہر مین منافی ہے مذہب شافعی کے کہ اُنکے یہان اگر اقامت کرے چار دن تو واجب ہوتا ہے پورا پڑھنا نماز کا تفصیل اسکی آگے مذکور ہووےگی ۔ ۶۰ + ( وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَاَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا سفر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر پس ٹھہرے انیس ۱۹ دن نماز پڑھتے تھے دو دو رکعتین کہا ابن عباسؓ نے پس ہم نماز پڑھتے ہین دو دو رکعت بیچ اُس منزل کے کہ درمیان ہمارے اور درمیان مکہ کے ہے انیس دن یعنی جب اقامت کرتے ہین ایک منزل مین درمیان مکہ اور مدینہ کے انیس دن تو دو دو رکعت پڑھتے ہین پس جسوقت کہ ٹھہرتے ہین زیادہ اس سے تو پڑھتے ہین چار رکعت روایت کی یہ بخاری نے **ف** پس ٹھہرے انیس دن یعنی ٹھہرے انیس ۱۹ دن بغیر نیت اقامت کے کہ ارادہ کوچ کا رکھتے تھے آج کل مین اور ابن عباسؓ نے یہ نکالا اس سے کہ اگر اقامت کرے انیس ۱۹ دن تو قصر کرے اور زیادہ رہے تو پوری پڑھے اس بات مین منفرد ہین ابن عباس اور ون کا یہ مذہب نہین جاننا چاہیے کہ ہمارے مذہب مین یہ ہے کہ اگر پندرہ دن کی یا زیادہ اس سے نیت اقامت کی کرے تو نماز پوری پڑھے اور اگر پندرہ دن سے کم نیت اقامت کی کرے تو قصر ہی کرے اور اگر بغیر نیت اقامت کے برسون رہے تو بھی قصر کرے اور یہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس اور ابن عمرؓ سے کہا یہ طحاوی نے اور امام محمد کتاب الآثار مین ابن عمر سے لاتے ہین کہ وہ آذربیجان مین چھ مہینے رہے کہ ارادہ آج کل چلنے کا کرتے تھے اور نماز مسافرانہ پڑھتے تھے اور اور صحابہ بھی اُنکے ساتھ تھے اور انس بھی ساتھ عبد الملک بیٹے مروان کے دو مہینے شام مین رہے دو دو ہی رکعت پڑھتے رہے اور مذہب شافعی مین یہ ہے کہ اگر نیت چار روز کے اقامت کی کرے سوائے دو دن آنے اور کوچ کرنیکے یا زیادہ کے تو مقیم ہو جاتا ہے اور چار رکعت پڑھے اور اگر بغیر نیت اقامت کے ساتھ قصد چلنے آجکل کے زیادہ اٹھارہ دن سے ٹھہرے تو پوری پڑھے نماز قول معتمد اُنکے یہان یہی ہے ع ح + ( وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ فَرَاٰى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِي صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ) اور روایت ہے حفص بن عاصم سے کہ کہا رفاقت کی مین نے ابن عمرؓ کی مکہ کی راہ مین پس نماز پڑھائی ہمکو ظہر کی دو رکعتین پھر آئے ڈیرے اپنے مین اور بیٹھے پس دیکھا لوگون کو کھڑے ہوئے پس کہا کیا کرتے ہین یہ کہا مین نے نفلین پڑھتے ہین کہا اگر ہوتا مین نفلین پڑھنے والا پوری پڑھتا مین نماز فرض اپنی یعنی اگر یہ محل ادا کرنے نوافل کا ہو تو پورا پڑھنا فرضون کا اہم اور اولیٰ تھا پس جب فرض قصر کیے گئے تو ترک نفل اولیٰ ہوگا کیونکہ کامل کرنا فرض کا اولیٰ ہے نفل سے صحبت رکھی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس تھے نہ زیادہ کرتے سفر مین دو رکعتون پر اور صحبت رکھی مین ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سے اسی طرح یعنی وہ بھی سفر مین زیادہ دو رکعت سے نہ پڑھتے تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن الملک نے کہ اسمین دلیل ہے اُسکے لیے کہ اختیار کیا ہے یہ کہ نفل نہ پڑھے سفر مین اور حکم سنن رواتب یعنی معمولی کا فصل دوسری مین مذکور ہوگا ع + ( وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان ظہر کے اور عصر کے جسوقت کہ ہوتے سفر مین اور جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ظاہر اس حدیث پر عمل ہے شافعیون کا کہ اُنکے نزدیک سفر مین جمع کرنا درمیان ظہر اور عصر کے درست ہے خواہ ظہر کے وقت مین عصر کو پڑھ لے یا عصر کے وقت مین ظہر کو اسی طرح مغرب اور عشا مین یعنی مغرب کے وقت مین عشا پڑھ لے یا عشا کے وقت مین مغرب اور حنفیون کے نزدیک یہ حدیث محمول ہے جمع صوری پر یعنے ظہر آخر وقت مین پڑھتے اور عصر اول

وقت مین پس صورت مین جمع ہوتین اور حقیقت مین دونون نمازین اپنے وقت مین اسی طرح مغرب اور عشا مین کہ تاخیر کرتے مغرب کو
اور اول وقت پڑھتے عشا کو ۱۲ع + (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ
يُوْمِيْ اِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے سفر
مین اپنی سواری پر جس طرف متوجہ کرتی سواری انکو اشارہ کرتے اشارہ کرنا پڑھتے سفر مین سواری پر نماز شب کی سوائے فرض کے اور وتر بھی پڑھتے
اپنی سواری پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نماز پڑھتے سفر مین جسطرف متوجہ کرتی سواری ولیکن وقت تحریمہ کے منہ قبلہ کی طرف کرتے
جیسے کہ انس کی حدیث مین آیا ہی اور اشارہ کرتے تھے یعنے رکوع اور سجود اشارہ سے کرتے اور اشارہ سجود کا پست تر اشارۂ رکوع سے کرتے اور اس
حدیث مین دو حکم مذکور ہوئے ایک تو یہ کہ سواری پر نفل پڑھنے جائز ہین اور فرض نہین اگرچہ اس حدیث مین ذکر رات کی نماز کا واقع ہوا ہی
لیکن اور حدیثون مین نفل عام آئے ہین پس شامل ہین سنتون موکدہ کو اور سوائے انکے کو اور امام ابو حنیفہؒ سے روایت ہی کہ مستحب ہی اترنا سنت
فجر کے لیے اور ایک روایت مین واجب ہی اور اسی لیے جائز نہین ہی ادا کرنا انکا بیٹھے ہوئے بغیر عذر کے اور فرض سواری پر درست نہین مگر بعذر
کہ جنگل مین ہو اور غالب اسمین خوف ہلاک کا نفس پر یا مال پر ہو یعنے خوف ہو چور کا یا درندہ کا یا قافلہ سے دور پڑنے کا یا راہ بھول جانیکا یا جانور
سرکش ہو کہ اسپر سوار نہو سکے بعد اترنے کے یا مصلی بڈھا اور ضعیف ہو کہ سوار آپ نہو سکے اور نہ کسی کو پاوے کہ سوار کردے اسکو یا کیچڑ ایسی ہو
کہ نماز اسپر ممکن نہو یا عذر مینھ کا ہو تو ان صورتون مین فرض سواری پر جائز ہی اور ضرورتین مستثنے ہین قواعد شرع سے کذا فی شروح الہدایۃ اور کہا طیبی
نے کہ وجہ پڑھنے وترون کی سواری پر ہمارے نزدیک یہ ہی کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر سواری پر پہلے حکم کرنے اور تاکید
کرنے وترون کے پھر جب تاکید کی بعد اسکے اور نہ رخصت دی بیچ ترک اسکے کے اتر کر پڑھتے ہون چنانچہ ثابت ہوا ہی ابن عمرؓ سے کہ وہ نماز پڑھتے
تھے یعنے نفل سواری اپنی پر اور وتر پڑھتے تھے زمین پر اور کہتے تھے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے تھے اور امام محمد اپنی موطا
مین بہت آثار صحابہ اور تابعین سے لائے ہین کہ وہ اترتے تھے وترون کے لیے اور شمنی نے کہا ہی کہ نماز جنازہ اور نماز نذر مانی ہوئی اور سجدہ
تلاوت کا کہ زمین پر پڑھا ہو سواری پر جائز نہین اور دوسرا یہ حکم ہی کہ جائز ہونا نماز کا سواری پر ساتھ شرط سفر کے ہی چنانچہ جمہور ائمہ اسی پر ہین
اور ایک روایت ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے بھی اسی طرح ہی اور صحیح روایت مذہب ابی حنیفہ مین یہ ہی کہ شرط کیا گیا ہی ہونا مصلی کا باہر شہر
سے مسافر ہو یا نہو اور مسافر اگر اندر شہر کے ہو جائز نہین اسکو نفل پڑھنے سواری پر نزدیک ابو حنیفہ کے اور نزدیک محمد کے جائز ہین لیکن مکروہ
اور ابو یوسف نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہین اسکا بعد ازان اختلاف کیا ہی اسمین کہ کتنی دور شہر سے پہونچ لے تو نماز سواری پر جائز ہی بعضون نے
دو فرسخ کہے ہین بعضون نے تین فرسخ بعضون نے کہا ایک کوس اور صحیح یہ ہی کہ جائز ہی بعد جدا ہونے کے گھرون شہر کے سے جیسا کہ جواز قصر مین
آیا ہی + ع ح + اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلَّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَاَتَمَّ رَوَاهُ
فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا سب یہ تحقیق کیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کم یعنے کبھی پڑھین اور پوری بھی پڑھین روایت کی
یہ شرح السنۃ مین **ف** یعنے چار کی دو بھی پڑھین ہین اور پوری چار بھی عمل شافعی کا اسی پر ہی کہ جائز ہی قصر بھی اور پورا پڑھنا بھی سفر مین اور
ابو حنیفہ کے نزدیک نہین جائز ہی پورا پڑھنا بلکہ گنہگار ہوتا ہی اور اسکی سند مین ابراہیم بن یحییٰ ہی پس حدیث ضعیف ہی دلیل کامل نہین ہو سکتی
اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہی کہ یہ حدیث صحت کو نہین پہونچتی ہی اور حضرت سے اتمام وجود مین نہین آیا اور دارقطنی اور بیہقی اور غیر جانے
جو جائز ہونے قصر اور اتمام کی حدیث روایت کی ہی اور دارقطنی نے کہا ہی کہ اسناد اسکی صحیح ہی پس بر تقدیر صحت اسکی کے حل کیجاویگی اول امر پر

یعنے یہ بات ابتدا مین تھی پھر قصر ہی مقرر ہوا واللہ اعلم * ع ح * ایک معنی اس حدیث کے یہ بھی ہو سکتے ہین کہ قصر کیا حضرت نے یعنے اُن نمازون مین کہ چار رکعت کی ہین اور پوری پڑھی یعنے وہ نمازین کہ تین رکعت اور دو رکعت کی ہین پس قصر بھی ہوا اور اتمام بھی یہ توجیہ خوب ہی کہ اور تکلف نہین کرنا پڑتا * مولانا * (وعن عمران بن حصین قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشہدت معہ الفتح فاقام بمکۃ ثمانی عشرۃ لیلۃ لا یصلی الا رکعتین یقول یا اہل البلد صلوا اربعا فانا سفر رواہ ابوداود) اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا جہاد کیا مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حاضر ہوا مین ساتھ اُنکے فتح مکہ مین پس رہے وہ مکہ مین اٹھارہ شب نماز نہین پڑھتے تھے مگر دو رکعتین فرماتے اے اہل شہر کے پڑھو تم چار رکعتین اسلیے کہ تحقیق ہم سفر مین ہین روایت کی یہ ابوداود نے ف اٹھارہ شب رہے اور قصد سفر کا رکھتے تھے کہ آج چلین کل چلین اسی لیے اتنے دنون قصر پڑھتے رہے اور فرماتے یعنے بعد سلام پھیرنے کے مقیم مقتدیون کو خطاب کرکے کہ تم چار پوری پڑھو اسطرح کہدینا مستحب ہی امام کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر مقیم اقتدا کرے مسافر کا تو چار رکعتین پڑھے اور متابعت امام کی نکرے باقی نمازمین اور مسافر جو اقتدا کرے مقیم کا تو متابعت اُسکی کرے کہ چار رکعتین پڑھے ع ح * وعن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر فی السفر رکعتین وبعدہا رکعتین وفی روایۃ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر والسفر فصلیت معہ فی الحضر الظہر اربعا وبعدہا رکعتین وصلیت معہ فی السفر الظہر رکعتین وبعدہا رکعتین والعصر رکعتین ولم یصل بعدہا شیئا والمغرب فی الحضر والسفر سواء ثلث رکعات ولا ینقص فی حضر ولا سفر وہی وتر النہار وبعدہا رکعتین رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی سفر مین دو رکعتین اور بعد اُسکے دو رکعتین یعنے سنت اور ایک روایت مین ہی کہ کہا ابن عمرؓ نے نماز پڑھی مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مین اور سفر مین پس پڑھی مین ساتھ حضرت کے شہر مین ظہر کی چار رکعتین اور بعد اُسکے دو رکعتین یعنے سنت اور پڑھی مین نے نماز ساتھ اُنکے سفر مین ظہر کی دو رکعتین اور پیچھے اُسکے دو رکعتین یعنے سنت اور عصر کی دو رکعتین اور نہ پڑھی پیچھے اُسکے کچھ یعنے سنت اور نماز مغرب کی شہر مین اور سفر مین برابر تین رکعتین اور نہ کم کرتے تھے شہر مین اور سفر مین اور نماز مغرب کی وتر ہی دن کی اور پڑھتے پیچھے اُسکے دو رکعتین یعنے سنت روایت کی یہ ترمذی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ قصر چار ہی رکعت مین ہی تین مین نہین اور وتر دن کی ہی یعنے جیسے نماز وتر رات کی ہی یہ نماز وتر دن کی ہی اور اسمین تقویت ہی قول ابی حنیفہ کی کہ نماز وتر کی تین رکعتین ہین ساتھ ایک سلام کے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سنتین معمولی سفر مین بھی پڑھی مانند حضر کے انتہی اور معتمد ہمارے مذہب مین یہ ہی کہ پڑھے اُنکو منزل مین اور چھوڑ دے اُنکو راہ مین * ع * (وعن معاذ بن جبل قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک اذا زاغت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین الظہر والعصر وان ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر حتی ینزل للعصر وفی المغرب مثل ذلک اذا غابت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین المغرب والعشاء وان ارتحل قبل ان تغیب الشمس اخر المغرب حتی ینزل للعشاء ثم جمع بینہما رواہ ابوداود والترمذی) اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک مین جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر پہلے اس سے کہ کوچ کرین جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے اور اگر کوچ کرتے پہلے ڈھلنے دوپہر کے دیر کرتے ظہر کو یہانتک کہ اُترتے واسطے نماز عصر کے یعنے ظہر ساتھ عصر کے پڑھتے اور مغرب مین کرتے مانند اسی کے جب ڈوبتا آفتاب پہلے کوچ کرنے کے جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے اور اگر کوچ کرتے پہلے غائب ہونے آفتاب کے دیر کرتے مغرب کو یہانتک کہ اُترتے عشا کے لیے پھر جمع کرتے درمیان دونون نمازون کے روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے ف اس حدیث سے شافعیہ نے جمع تقدیم اور جمع تاخیر ثابت کی ہی بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی کہ اُنکے نزدیک سفر مین جمع کرنا دو نمازون کا جائز ہی اور حنفیہ کہتے ہین کہ

کہا ابو داؤد نے کہ نہیں ہے بیچ تقدیم وقت کے کوئی حدیث قوی پس کہنا ابو داؤد کا دلیل ہے اس حدیث کے ضعیف ہونے پر اور ہماری دلیل حدیث صحیحین کی ہے ابن مسعود سے کہ نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی ہو کوئی نماز غیر وقت مقرر میں پس بر تقدیر تعارض کے راجح ہے حدیث ابن مسعود کی بسبب زیادتی فقہ راوی کے اور بسبب اسکے کہ وہ بڑے احتیاط والے تھے + ع + (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ وَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهِ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سفر کرتے یعنے نکلتے شہر سے مسافر ہوتے یا مقیم ہوتے اور ارادہ کرتے یہ کہ نفل پڑھیں سامنے کرتے قبلہ کے اونٹنی اپنی پھر تکبیر کہتے پھر پڑھتے نماز جس طرف متوجہ کرتی انکو سواری انکی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف امام شافعی کے نزدیک اس صورت میں منہ قبلہ کی طرف کرنا شرط ہے اور ہمارے نزدیک نفلوں میں شرط نہیں اور فرضوں میں شرط ہے یعنے اگر بسبب عذر کے جو کہ اوپر مذکور ہوے فرض سواری پر پڑھے تو روبقبلہ ہو کر تکبیر تحریمہ کہنی ضرور ہے + ع + (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا بھیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کسی کام کے پس آیا میں اور حضرت نماز پڑھتے تھے اپنی سواری پر طرف مشرق کے اور کرتے تھے سجدہ پست تر رکوع سے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے رکوع اور سجدہ دونوں اشارہ سے کرتے تھے پس سجدہ کے لیے زیادہ جھکتے اور رکوع کے لیے کم + ع +

الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدُ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتین اور ابو بکر نے بھی بعد حضرت کے اور حضرت عمر نے بھی بعد ابی بکر کے دو رکعتین اور حضرت عثمان نے بھی پڑھیں ابتدا اپنی خلافت میں پھر پڑھیں حضرت عثمان نے پیچھے چار رکعتین پس تھے ابن عمر جب پڑھتے نماز ساتھ امام کے یعنے ساتھ حضرت عثمان کے پڑھتے چار رکعتین اور جب پڑھتے اکیلے یعنے بحالت سفر میں پڑھتے دو رکعتین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر حج کو آتے اور منا میں پہونچتے تو وہاں بھی نماز مسافرانہ پڑھتے اور حضرت عثمان بھی اوائل خلافت میں قریب چھ برس کے مسافرانہ نماز پڑھتے رہے اور بعد اسکے چار پڑھنے لگے وجہیں اسکی کئی لکھی ہیں علما نے یا تو یہ وجہ تھی کہ وہ متاہل ہو گئے تھے مکہ میں چنانچہ احمد نے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان نے منا میں چار رکعتین پڑھیں پس لوگوں نے انپر انکار کیا پس کہا انھوں نے اے لوگو میں متاہل یعنے قبیلہ دار ہوں مکہ میں اور میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی متاہل ہووے ایک شہر میں پس پڑھے نماز مقیم کی سی اور لوگوں کے انکار کرنے میں انپر دلیل ہے اسکی کہ حضرت پوری نماز نہیں پڑھتے تھے سفر میں اور قصر لازم ہے والا لوگ انکار کاہیکو کرتے یا وجہ یہ تھی کہ موسم حج میں لوگ بہت آتے تھے اور انمیں سے بعضے احکام دین کے مفصل نہیں جانتے تھے انکے دکھلانے کے لیے پڑھتے تھے تا وہ جانیں کہ نماز کی چار رکعتین ہیں اگر دو پڑھتے تو شاید وہ جانتے کہ نماز کی دو ہی رکعتین ہیں یا آخر کو حضرت عثمان موافق حضرت عائشہ کے ہوے تھے کہ انکے نزدیک قصر اور اتمام دونوں جائز تھے + ع ح + (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولٰى قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرض کی گئی نماز دو رکعتین یعنے اول دو رکعتین فرض ہوئیں سفر اور حضر میں پھر ہجرت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس فرض کی گئیں چار شہر میں اور چھوڑی گئی

نماز سفر مین پہلے فرض پر کہا زہری نے کہا مین نے واسطے عروہ کے کیا حال ہی عائشہ کا کہ پوری پڑھتی ہین نماز سفر مین کہا دلیل پکڑتی ہین جیسے دلیل پکڑی عثمان نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور چھوڑی گئی نماز سفر مین پہلے فرض پر اس سے معلوم ہوا کہ دو رکعت سفر مین رخصت نہین بعد از مشروع ہونے چار رکعت کے بلکہ اصل مشروع دو ہی رکعتین ہین پس عزیمت یعنے لازم ہین نہ رخصت اور یہ مذہب ہی مذہب حنفی کی ہین اگر پوری چار پڑھیگا اور پہلے قعدہ مین بیٹھیگا تو مسئی ہوگا یعنے برا کریگا اور ہوونگی دو رکعتین نفل اور اگر نہ بیٹھیگا پہلے قعدے پر تو کہ حکما وہ قعدہ اخیرہ ہی ہی باطل ہوگا فرض اسکا اور دلیل پکڑتی ہین جیسے دلیل پکڑی حضرت عثمان نے صحیح قول بیچ دلیل پکڑنے عائشہ اور حضرت عثمان کی یہ ہی کہ یہ قصر اور اتمام دونون جائز رکھتے تھے جیسا کہ کہا گیا ع ح + (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰہُ الصَّلٰوۃَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَفِی الْخَوْفِ رَکْعَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرض کی اللہ نے نماز اوپر زبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے کے گھر مین چار اور سفر مین دو رکعتین اور ڈر کی حالت مین ایک رکعت روایت یہ مسلم نے ف اور سفر مین دو رکعتین یہ دلیل صریح ہی ہمارے مذہب کی کہ سفر مین دو ہی پڑھنی چاہیین اور خوف مین ایک رکعت عمل کیا ہی ظاہر اسکے پر ایک جماعت نے سلف مین سے کہ ان مین سے حسن بصری اور اسحق بھی ہین اور کہا جمہور علما نے کہ نماز خوف کی مانند نماز امن کی ہی بیچ عدد رکعات کے اور تاویل کی انھون نے اس حدیث کی یہ کہ مراد یہ ہی کہ بیچ دوگانہ حقیقی یا حکمی کے ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھے اور دوسری رکعت تنہا جیسے کہ آتی ہی حدیثون مین یہ ہین نماز حضرت کی اور صحابہ کی حالت خوف مین انتہی اور چار رکعتین بیچ شہر کے اور تین رکعتین مطلق حالت خوف مین یون پڑھے کہ امام کے ساتھ دو رکعتین پڑھے اور باقی اکیلے تفصیل اسکی صلوۃ الخوف مین آویگی انشاء اللہ تعالی + ع (وَعَنْہُ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا تَمَامٌ غَیْرُ قَصْرٍ وَالْوِتْرُ فِی السَّفَرِ سُنَّۃٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابن عباس سے اور ابن عمر سے کہا دونون نے مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتین اور وہ پوری ہین نہین ناقص اور وتر سفر مین سنت ہی روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف مقرر کین حضرت نے قصر ثابت ہی کتاب اللہ سے پس مراد یہ ہی کہ حضرت نے واضح کیا ساتھ قول اور فعل کے قصر کو جو کتاب اللہ مین تھا اور نہین ناقص یعنے سفر مین شروع ہی دو رکعتین ہین نہ یہ کہ پہلے چار تھین اب دو رکعتین کم کر دین اور وتر سفر مین سنت ہی یعنے ثابت ہی ساتھ سنت کے یا سنت ہی سنتون اسلام سے پس یہ منافی وجوب کے نہین + ع ح + (وَعَنْ مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ کَانَ یَقْصُرُ الصَّلٰوۃَ فِیْ مِثْلِ مَا یَکُوْنُ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالطَّائِفِ وَفِیْ مِثْلِ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَعُسْفَانَ وَفِیْ مِثْلِ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَجُدَّۃَ قَالَ مَالِکٌ وَذٰلِکَ اَرْبَعَۃُ بُرُدٍ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا) اور روایت ہی مالک سے پہونچی انکو یہ بات کہ ابن عباس تھے قصر کرتے نماز بیچ مانند اس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور طائف کے ہی اور بیچ مانند اس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور عسفان کے ہی اور بیچ مانند اس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور جدہ کے ہی کہا مالک نے اور یہ مسافت ہی چار برید کی روایت کی یہ موطا مین ف چار برید سولہ فرسخ کے ہوتے ہین اور فرسخ تین کوس کا اور کوس چار ہزار گز کا اور گز چوبیس انگشت کا پس چار برید اڑتالیس کوس کے ہوئے اگر منزل بارہ کوس کی ہو تو چار برید کی چار منزلین ہوتین اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ تین مسافتین کہ حدیث مین مذکور ہین برابر ہون لیکن واقع مین برابر نہین پس اگر اشارہ اخیر کی طرف ہو یعنے مسافت مابین مکہ اور جدہ کی طرف تو مناسب ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ حد ابن عباس نے اپنے اجتہاد سے مقرر کی تھی بعد ازین جاننا چاہیے کہ بعضے علما نے کہا ہی کہ ثابت نہین ہوئی کتاب مین اور نہ سنت مین مسافت حد سفر کی بلکہ ثابت جو ہوا ہی مطلق سفر ثابت ہوا ہی اور سفر کہ جنمین قصر واقع ہوا ہی متفاوت ہین بعضے قریب اور بعضے بعید جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حدیثون باب کی سے صحابہ اور تابعین اور انکے بعد کے علما اسکے تعین مین اجتہاد اور استنباط کر کے مختلف ہوئے ہین امام شافعی نے حد سفر کی ایک رات دن اور ایک روایت مین دو روز کہے کذا ذکر فی الہدایہ

جاوے کہ انکے مذہب مین ہر دسمین تعین سولہ فرسخ کی کی ہر اور مذہب امام مالک اور امام احمد کا بھی یہی ہر اور امام ابو حنیفہ نے تین منزلین کہی ہین کہ
ہر منزل ایسی ہو کہ چھوٹے دنون مین قافلہ صبح کو چلے تو بعد دوپہر کے منزل پر پہونچ جاوے اور امام ابو یوسف نے دو روز اور اکثر تیسرے دن
کا کہا ہر اور اصحاب ظواہر نے مطلق سفر اعتبار کیا ہر دراز ہو یا کوتاہ اور دلیلین ہر ایک کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ح ع + (وعن البراء
قال صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية عشر سفرا فما رايته ترك ركعتين اذا زاغت الشمس قبل الظهر رواه ابو داود والترمذي وقال هذا
حديث غريب) اور روایت ہر براء سے کہ کہا رفاقت کی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ دن سفر مین پس نہین دیکھا مین نے
حضرت کو کہ چھوڑی ہون دو رکعتین جس وقت کہ ڈھلے آفتاب پہلے ظہر کے روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب
ہر ف شاید کہ دو رکعتین شکر الوضو تھین یا سنتین ظہر کی کہ اقتصار دو ہی پر کرتے تھے ع + (وعن نافع قال ان عبد الله بن عمر كان يرى
ابنه عبيد الله يتنفل في السفر ولا ينكر عليه رواه مالك) اور روایت ہر نافع سے کہ کہا تحقیق تھے ابن عمر دیکھتے بیٹے اپنے عبید اللہ کو نفلین پڑھتے
سفر مین پس نہ انکار کرتے اسپر روایت کی یہ مالک نے ف شاید کہ یہ بعض رواتب یعنے معمول پڑھتے ہونگے یا اور نفل پڑھتے ہونگے بیچ وقت
وسیع کے باوجود اعتقاد اسکے کہ جائز ہر ترک انکا پس حل کیا جاویگا ابن عمر کا انکار سابق اوپر نرے نفلون کے بیچ تنگ وقت کے یا بیچ فراخ وقت
کے اوپر گمان التزام کرنیکے وظایف مین حتے کہ حالت سفر مین بھی باوجودیکہ امر ایسا نہین ہر اسلیے کہ اللہ تعالی لکھتا ہر مسافر کے لیے ثواب اس
عمل کا کہ کرتا تھا حضر یعنے گھر مین قسم عبادات سے اور اسی طرح مریض اور شیخ ضعیف کے لیے والا نماز بہتر چیز ہر اور منع اسکا غیر مشروع ہر فرمایا ہر
اللہ تعالی نے ارایت الذی ینہی عبدا اذا صلی یعنے کیا دیکھا تو نے اسکو کہ منع کرتا ہر بندے کو جب نماز پڑھتا ہر + ع **باب الجمعۃ** باب ہر بیچ بیان
جمعہ کے ف جمعہ لغت فصیح مین ساتھ پیش جیم کے اور میم کے ہر اور ساتھ سکون میم کے بھی آیا ہر اور اسکا نام جمعہ اسلیے ہوا کہ پیدایش حضرت
آدم کی جمع اور پوری کی گئی ہر اسمین اور بعضون نے کہا ہر کہ جمعہ اسلیے کہتے ہین کہ اس دن مین حضرت آدم جمع ہوے ساتھ حوا کے زمین مین
اور اسکو زمانہ جاہلیت مین عروبہ ساتھ زبر عین کے کہتے تھے + ح ع **الفصل الاول** فصل پہلی (عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم نحن الآخرون السابقون يوم القيمة بيد انهم اوتوا الكتب من قبلنا واوتيناه من بعدهم ثم هذا يومهم الذي فرض عليهم يعني
يوم الجمعة فاختلفوا فيه فهدانا الله له والناس لنا فيه تبع اليهود غدا والنصارى بعد غد متفق عليه وفي رواية لمسلم قال نحن الآخرون الاولون يوم
القيمة ونحن اول من يدخل الجنة بيد انهم وذكر نحوه الى آخره وفي اخرى له عنه وعن حذيفة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في آخر الحديث
نحن الآخرون من اهل الدنيا والاولون يوم القيمة المقضي لهم قبل الخلائق) روایت ہر ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہم پیچھے آنے والے ہین یعنے دنیا مین اور پہلے ہونیوالے ہین دن قیامت کے یعنے شرف و رتبہ مین سواے اسکے کہ اہل کتاب
دیے گئے ہین کتاب پہلے ہمسے اور دیے گئے ہم کتاب پیچھے انکے پھر یہ وہ دن ہر کہ فرض کیا گیا انپر مراد رکھتے تھے حضرت ساتھ اس دن
کے دن جمعہ کا پس اختلاف کیا انھون نے اسمین پس راہ دکھائی ہمکو اللہ تعالی نے واسطے اس دن کے یعنے جمعہ کے اور لوگ یعنے یہود اور
نصاری واسطے ہمارے اسمین یعنے بیچ اختیار کرنے اس دن کے واسطے عبادت کے تابع ہین یہود نے اختیار کیا کل کو یعنے جمعہ کی کل کو
کہ ہفتہ ہر اور نصاری نے کل کے بعد کو یعنے اتوار کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہر کہ کہا ہم پیچھے آنے
والے ہین پہلے ہونگے دن قیامت کے اور ہم ہون گے اول ان لوگون کے کہ داخل ہونگے بہشت مین سواے اسکے کہ وہ اور ذکر کیا
مانند اسکے آخر تک اور اور روایت مسلم کی مین ابوہریرہ اور حذیفہ سے ہر کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخر

حدیث کے ہم پیچھے آنے والے ہین اہل دنیا مین سے اور پہلے ہونے والے ہین دن قیامت کے ایسے پیچھے آنے والے ہین کہ حکم کیا جاویگا واسطے اُنکے پہلے اور مخلوقات کے یعنے حساب کے لیے اور جنت مین داخل ہونیکے لیے ف دیئے گئے ہم کتاب بعد اُنکے حقیقت مین یہ بھی موجب فضل ہمارے کا ہی اسلیئے کہ کتاب متاخر ناسخ پہلی کی ہی پس اس سے ظاہر ہوا کہ قول حضرت کا نحن الآخرون ﷺ بھی واسطے بیان فضل کے ہی اور پس اختلاف کیا جان کہ شارحین نے اختلاف کیا ہی کہ مراد ساتھ فرض کرنے اللہ تعالی کے روز جمعہ کو یہود اور نصاری پر اور اختلاف کرنے اُنکے کے اُسمین کیا ہی بعضون نے تو کہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ اللہ تعالی نے فرض کیا اُنپر عبادت کو روز جمعہ مین بعینہ اور حکم کیا اُنکو ساتھ جمع ہونے کے اُسمین عبادت کے لیے جیسا کہ ظاہر الفاظ حدیث مین سے معلوم ہوتا ہی پس مخالفت کی اُنھون نے امر الہی کی اور سرکشی کی اُسمین جیسے کہ عادت اُنکی تھی اور اختیار کیا یہود نے ہفتہ کے دن کو اور نصاری نے اختیار کیا اتوار کو اور اُنھون نے دلیلین نکالین اپنی طرف سے چنانچہ آگے مذکور ہونگی اور اکثر اسپر ہین کہ مراد فرض کرنے سے یہ ہی کہ حکم ہوا اُنکو ساتھ تعظیم اس دن کے ساتھ رائے اور اجتہاد اپنے کے یعنے کہا گیا کہ اللہ تعالی نے فرض کیا ہی تمپر اپنے علم مین ایک دن کہ فارغ ہوا اسمین واسطے فکر اور ذکر اور عبادت کے دریافت کرو اُسکو اپنے اجتہاد سے اور یہ امتحان تھا حق سبحانہ تعالی کی طرف سے اُنکے لیے کہ آیا حق دریافت کرتے ہین یا نہین پس تعین کیا یہود نے ہفتہ کو اور کہا کہ یہ دن ایسا ہی کہ فارغ ہوا اللہ تعالی شغل پیدا کرنے سے پس ہمکو بھی چاہیے کہ فارغ ہووین کاروبار دنیا سے اور مشغول ہووین عبادت پروردگار مین اور نصاری نے تعین کیا اتوار کو اس لیے کہ اللہ تعالی نے ابتدا کی اُسمین پیدایش کی پس یہ دن مبدا کمالات اور نعمتون کا ہی کہ اُسمین وہ پاک ذات متوجہ ہوا خلق پر ساتھ فیض پہونچانے اور انعام کرنیکے پس وہ لائق تعظیم اور عبادت کے ہی دونون نے خطا کی اور نہ پایا جو کچھ کہ علم الہی مین تھا یعنے دن جمعہ کا اور گمراہ ہوئے راہ صواب سے پس راہ دکھائی اور معلوم کروایا ہمکو اللہ تعالی نے اس دن کو یہان بھی دونون وجہین بیان کی ہین اور اول ظاہر تر ہی کہ حق سبحانہ نے حکم کیا اس امت کو ساتھ عبادت کے روز جمعہ مین ساتھ قول اپنے کے یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ اور توفیق دی اُنکو حکم بجا لانے کی اور گمراہ نہ کیا ساتھ انکار اور سرکشی اور دلیلین نکالنے کے جیسے کہ عادت اس امت نیک کی ہی اور لوگ واسطے ہمارے تابع ہین کیونکہ ہر گاہ کہ تھا دن جمعہ کا مبدا دور انسان کا اور اول ایام اُسکے کا ہوئے اُسمین عبادت کرنیوالے باعتبار عبادت کے متبوع اور عبادت کرنے والے بیچ دونون کے کہ بعد اُسکے ہین تابع اور یہ حدیث دلالت رکھتی ہی اسی پر کہ جمعہ اول ہفتہ کا ہی شرعًا و لیکن زبان زد عرف کے برخلاف اسکے ہوا ہی ع ح (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اخرج منہا ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن کا کہ نکلا اسمین آفتاب دن جمعہ کا ہی اُسمین پیدا کیئے گئے آدم یعنے تمام ہوئی پیدایش اُنکی اور اُسمین داخل کیئے گئے بہشت مین اور اُسمین نکالے گئے بہشت سے اور نہین قائم ہونے کی قیامت مگر دن جمعہ کے روایت کی یہ مسلم نے ف نکلا اُسمین آفتاب مراد یہ ہی کہ سب دنون مین دن جمعہ کا افضل ہی اسلیئے کہ کوئی دن ایسا نہین کہ اُسمین آفتاب نہ نکلا اور روز جمعہ مین حضرت آدم جو پیدا ہوئے اس سے فضیلت اُسکی معلوم ہوئی یہ بات تو ظاہر ہی اور بہشت سے جو نکلے اسمین فضیلت جمعہ کی اس لیے ہوئی کہ نکلنا اُنکا سبب پیدایش انبیا اور اولیا کا اور باعث ہونے حسنات بیشمار کا اُنسے ہوا اور ایسی ہی موت حضرت آدم علیہ السلام کی سبب پہونچنے اُنکے کی درگاہ رب العزت مین ہوئی اور ایسی ہی قائم ہونا قیامت کا سبب ہی دخول جنت کا اُسمین وعدے حق تعالی کے متقیون کے لیے ظاہر ہونگے اور مراد قائم ہونے قیامت سے

یا تو پہلا نفخہ ہے کہ ہلاکت کے لیے ہوگا یا دوسرا نفخہ کہ واسطے بعث ونشر کے ہوگا اور کہا طیبی نے کہ کہا بعضون نے کہ افضل دنون مین دن عرفہ
کا ہے اور بعضون نے کہا کہ جمعہ افضل ہے چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے یہ اس صورت مین ہے کہ جب مطلق چھوڑا جاوے یعنے بہترین ایام
کا عرفہ ہے اور بہترین دنون کا جمعہ ہے اور اسوقت کہ کہا جاوے کہ بہترین دن سال مین پس وہ عرفہ ہے یا بہترین دن یعنے ہفتہ مین پس وہ جمعہ
ہے پس کلام پورا ہوا اور حاجت تطبیق کی نہ رہی اور جب موافق ہووے دن جمعہ کا دن عرفہ کے ساتھ تو ہوگا افضل دنون کا مطلق پس ہوگا
عمل اسمین افضل اور حج ہوگا اسمین حج اکبر اور افضل ہوگا ستر حجون سے کہ غیر جمعہ مین ہون اور کہا ابن مسیب نے کہ جمعہ محبوب تر ہے طرف اللہ
تعالی کے حج نفل سے اور جامع صغیر مین ابن عباس سے ہے مرفوعا کہ جمعہ حج المساکین ہے ح ع + (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم یسأل اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ ایاہ متفق علیہ وزاد مسلم قال وہی ساعۃ خفیفۃ وفی روایۃ لہما
قال ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقہا مسلم قائم یصلی یسأل اللہ خیرا الا اعطاہ ایاہ) اور روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق بیچ دن جمعہ کے ایک ساعت ہے نہین پاتا اسکو بندہ مسلمان اس حال مین کہ سوال کرے اللہ تعالی سے اسمین خیر مگر کہ دیتا ہے
اسکو خیر یعنے دعا اس ساعت مین قبول ہی ہوتی ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے یہ کہ کہا حضرت نے کہ وہ ساعت ہے
بہت کم اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ ہے کہ کہا تحقیق جمعہ مین البتہ ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اسکو بندہ مسلمان کہ کھڑا ہو نماز کے لیے
یعنے مستعد ہو نماز کا مانگے اللہ سے بھلائی مگر کہ دیتا ہے اسکو بھلائی ف ایک ساعت ہے یعنے پوشیدہ اور حکمت اسکے اخفا مین یہ ہے کہ تا مشغول رہین
لوگ عبادت مین تمام دن بامید اسکے کہ دعا اور عبادت انکی اسمین واقع ہو اور کہا جزری نے اوقات قبولیت کے جو آئے ہین انہین سے اس
ساعت مین بہت امید ہے قبولیت کی انتہے اور دیتا ہے اسکو خیر یعنے یا تو جلدی دیتا ہے اسکو دنیا مین یا ذخیرہ کرتا ہے اسکے لیے کہ آخرت مین ثواب
دے گا اور لفظ قائم یصلی کے معنی یہ ہین کہ ملازمت اور مواظبت کرتا ہو نماز پر یا مراد یہ ہے کہ ملازمت کرتا ہو دعا پر یا انتظار کرتا ہو نماز کا یہ تاویلات
اسلیے کی گئین تا موافقت ہو جاوے سب روایات مین (وعن ابی بردۃ ابن ابی موسی قال سمعت ابی یقول سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول فی شان ساعۃ الجمعۃ ہی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوۃ رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسی
سے کہ کہا سنا مین نے اپنے باپ سے کہتے تھے سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ شان ساعت جمعہ کے کہ وہ
ہے درمیان اسکے کہ بیٹھے امام منبر پر یہان تک کہ پڑھی جاوے نماز روایت کی یہ مسلم نے ف ساعت قبولیت دعا کی بیچ دن جمعہ کے کہ حدیث
شریف مین وارد ہوئی ہے اسمین علما کو اختلاف ہے کہ کون سی ساعت ہے بعضون نے کہا ہے کہ وہ ساعت مبہم ہے مانند شب قدر کے یا اسم اعظم
کے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ساعت ہر جمعہ مین انتقال کرتی ہے کسی جمعہ مین اول روز ہوتی ہے کسی مین بیچ مین ہوتی ہے کسی جمعہ مین آخر روز
ہوتی ہے اور اکثر اسی پر ہین کہ وہ ساعت معین اور معلوم ہے لیکن اسمین بھی اختلاف ہے کہ کون سی ہے اسمین پینتیس قول ہین ایک یہ کہ جسوقت
موذن دن جمعہ کے نماز صبح کے لیے اذان دے دوسرا یہ کہ طلوع ہونے فجر کے سے طلوع ہونے آفتاب تک اور تیسرا وقت عصر سے غروب
ہونے آفتاب تک چوتھا درمیان اترنے امام کے منبر سے تکبیر تحریمہ تک پانچوان اول ساعت بعد نکل چکنے آفتاب کے چھٹا وقت نکلنے
آفتاب کے ساتوان آخر ساعت تیسری کا یعنے قریب پہر دن باقی رہنے کے اسلیے کہ ساعت گھنٹے کو کہتے ہین اور اسکا حساب دوپہر سے
شروع ہوتا ہے آٹھوان وقت زوال سے یہان تک کہ سایہ ہو آدھے ہاتھ نوان زوال سے یہانتک کہ سایہ ہو ایک ہاتھ دسوان بعد ڈھلنے
آفتاب کے ایک بالشت ایک ہاتھ تک گیارھوان عین وقت زوال کے بارھوان اسوقت کہ موذن اذان کہتا ہے جمعہ کے لیے تیرھوان

وقت زوال سے یہانتک کہ داخل ہو آدمی نماز جمعہ مین چودھوان زوال سے تا وقت نکلنے امام کے نماز سے پندرھوان زوال سے غروب آفتاب تک سولھوان درمیان چڑھنے امام کے منبر پرتا قائم ہونے نماز کے سترھوان وقت باہر آنے امام کے نماز سے اٹھارھوان درمیان چڑھنے امام کے منبر پر اور اسے نماز تک انیسوان درمیان اذان کے ادا سے نماز تک بیسوان درمیان بیٹھنے امام کے منبر پر تا تمام ہونے نماز کے اکیسوان اسوقت سے کہ حرام ہوتی ہے بیع تا حلال ہونے بیع کے یعنے وقت اذان سے جب تک کہ نماز ہو چکے بائیسوان قریب اذان کے تئیسوان وقت سے کہ شروع کرے امام خطبہ کو یہان تک کہ تمام کرے چوبیسوان اسوقت کہ پڑھے خطیب منبر پر اور شروع کرے خطبہ پچیسوان وقت بیٹھنے کے درمیان دونون خطبون کے چھبیسوان وقت اترنے امام کے منبر سے ستائیسوان اسوقت کہ تکبیر کہی جاوے یہانتک کہ کھڑا ہو امام مصلے پر اٹھائیسوان وقت تکبیر سے تمام ہونے نماز تک انتیسوان اسوقت کہ ادا کرے نماز جمعہ کی تیسوان نماز عصر سے غروب ہونے آفتاب تک اکتیسوان بیچ نماز عصر کے بتیسوان بعد نماز عصر کے تا آخر وقت مستحب کے تینتیسوان بعد نماز عصر کے مطلقا چونتیسوان آخر ساعت بعد نماز عصر کے پینتیسوان اسوقت کہ غروب ہونے لگے آفتاب اور آیا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی اور تمام اہل بیت نبوت متعین کرتے تھے خادمون کو کہ انتظار اور نگہبانی کرین آخر ساعت روز جمعہ کی اور خبر کرین تا ذکر اور دعا کرین انمین اور پوچھا گیا بلقینی سے کہ کیونکر دعا کرے خطبہ کی حالت مین اسوقت تو حکم ہے چپ رہنے کا پس جواب دیا کہ نہین ہے شرط دعا سے تلفظ بلکہ حاضر کرنا اسکا ساتھ دل اپنے کے کافی ہے اور کہا شافعی نے پہونچا ہے مجکو یہ کہ دعا قبول کیجاتی ہے شب جمعہ مین بھی واللہ اعلم + ع ح + ومولانا الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَى الطُّوْرِ فَلَقِيْتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ التَّوْرٰىةِ وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثْتُهُ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ مَاتَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِيْ مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ لَهُ ثُمَّ قَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُوْنُ اٰخِرَ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَحْمَدُ اِلٰى قَوْلِهٖ صَدَقَ كَعْبٌ) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا نکلا مین طرف پہاڑ طور کے پس ملا مین کعب احبار سے پس بیٹھا مین ساتھ اُنکے پس بیان کیا روبرو میرے توراۃ مین سے اور مین نے بیان کی حدیث روبرو اُنکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس تھی بیچ اُن حدیثون کے کہ حدیث کی مین نے اُنکو حضرت سے یہ کہ کہا مین نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن کہ نکلا اُسمین آفتاب دن جمعہ کا ہے اُسمین پیدا کیے گئے آدم علیہ السلام اور اُسمین اُتارے گئے جنت سے اور اُسمین توبہ قبول کی گئی اُنکی یعنے جس جمعہ مین اُترے اُسی کے اخیر مین توبہ قبول ہوئی یا اور جمعہ مین اور اُسمین یعنے اور جمعہ مین وفات ہوئی اُنکی اور اُسی دن مین قائم ہوگی قیامت اور نہین کوئی جانور

مگر کہ وہ کان لگائے ہوئے یعنے وہ منتظر ہی قائم ہونے قیامت کا دن جمعہ کے اُسوقت سے کہ صبح کرتا ہی یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب بسبب خوف
قائم ہونے قیامت کے سواے جن اور آدمی کے یعنے انکو غافل اُس سے کیا ہی تاسلسلہ معیشت کا منقطع ہو جاوے اور جمعہ مین ایک ساعت
ہی کہ نہین پاتا اُسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہو یعنے حقیقۃً یا حکماً کہ انتظار نماز کرتا ہو یا دعا کرتا ہو مانگے اللہ سے کچھ مگر کہ دیتا ہی اُسکو وہ
چیز کہا کعب نے یہ یعنے دن ذکر کیا گیا کہ مشتمل ہی ساعت بزرگ کو بیچ ہر سال کے ایک دن ہی پس کہا مین نے نہ بلکہ وہ دن ہر ہفتہ مین ہی
پھر پڑھی کعب نے توراۃ پس کہا سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نے ملا مین عبد اللہ بن سلام سے پس خبر دی مین نے
انکو اپنے بیٹھنے کی ساتھ کعب احبار کے اور خبر دی مین نے اُس حدیث کی کہ بیان کی مین نے اُنسے بیچ حال دن جمعہ کے پھر کہا مین نے
واسطے عبد اللہ کے کہ کہا کعب نے یہ ہر سال مین ایک دن ہی کہا عبد اللہ بن سلام نے جھوٹ بولا کعب نے پھر کہا مین نے انکو کہ پھر پڑھی
کعب نے توراۃ پھر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ مین ہی پس کہا عبد اللہ بن سلام نے کہ سچ کہا کعب نے پھر کہا عبد اللہ بن سلام نے کہ تحقیق
جانتا ہون مین کون سی ساعت ہی وہ کہا ابوہریرہ نے پس کہا مین نے خبر دو مجکو ساتھ اُس ساعت کے اور نہ بخیلی کرو مجھپر پس کہا عبد اللہ
بن سلام نے وہ آخر ساعت ہی دن جمعہ کی کہا ابوہریرہ نے پس کہا مین نے کسطرح ہوگی آخر ساعت دن جمعہ کی اور حال یہ کہ تحقیق
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے حق مین کہ نہین پاتا اُسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہو اُسمین یعنے اور اُسوقت نماز پڑھی جاتی
نہین اسلیے کہ مکروہ ہی پس کہا عبد اللہ بن سلام نے کیا نہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک بیٹھنے کی جگہ مین منتظر
ہو نماز کا پس وہ نماز ہی مین ہی یعنے حکماً یہانتک کہ نماز پڑھے یعنے حقیقۃً کہا ابوہریرہ نے پس کہا مین نے مقرر یون ہی فرمایا حضرت نے
کہا عبد اللہ نے پس وہ مراد ساتھ نماز کے یہ انتظار ہی یعنے اور یہ امر روز مین ہو سکتا ہی پس اگر اُسوقت دعا کرے مستجاب ہی روایت کی
یہ مالک اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی احمد نے تا قول صدق کعب فقط یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب اسلیے کہ قیامت
ظاہر ہوگی دن جمعہ کے درمیان صبح اور طلوع آفتاب کے پس جب حیوانات اُسوقت مین حضور اور ڈر رکھتے ہین تو انسان کو بطریق اولی
چاہیے کہ ہو مشغول ذکر الٰہی مین اور ڈرنے والا ہو اُن چیزون سے کہ درپیش آنے والی ہین اور اس حدیث مین بڑا معجزہ حضرت کا مذکور
ہوا کہ باوجود اُمی ہونے کے خبر دی اُس چیز کی کہ پوشیدہ تھی بڑے عالم اہل کتاب پر یعنے کعب پر سبحان اللہ کیا علم تھا حضرت کا اور کعب
احبار کہ بڑے دانشمند تھے یہود کے پایا اُنھون نے زمانہ حضرت کا لیکن حاضر نہین ہوئے حضرت پاس پھر اسلام لائے حضرت عمر کی خلافت
مین اور عبد اللہ بن سلام صحابی ہین وہ بھی یہود کے عالمون مین سے تھے ۱۲ ع ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اِلْتَمِسُوا السَّاعَۃَ الَّتِیْ تُرْجٰی فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰی غَیْبُوْبَۃِ الشَّمْسِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے ڈھونڈھو اُس ساعت کو کہ امید ہی قبولیت دعا کی اُسمین بیچ دن جمعہ کے پیچھے عصر کے غائب ہونے آفتاب تک روایت
کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ
قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَ
قَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی
الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ) اور روایت ہی اوس بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر دنون تمھارے مین سے دن
جمعہ کا ہی اُسمین پیدا کیے گئے آدم اور اُسمین قبض کی گئی روح انکی اور اُسمین ہوگا پھونکنا صور کا یعنے نفخہ دوسرا کہ واسطے زندہ کرنے مردونکے

ہوگا اور اسمین ہی نفخہ مرنے کا یعنے پہلا نفخہ کہ اُس سے سب مر جاوینگے پس بہت بھیجو مجھپر درود اُس دن مین اسلیے کہ تحقیق درود تمھارا
عرض کیا جاتا ہی مجھپر کہا صحابہ نے ای رسول خدا کے کسطرح عرض کیا جاویگا درود ہمارا آپ پر اُس حال مین کہ پرانی ہو گئی ہونگی
ہڈیان آپکی کہا راوی نے مراد رکھتے تھے صحابہ ساتھ لفظ ارمت کی بلیت یعنے بوسیدہ ہو گیا ہوگا جسد مبارک آپ کا فرمایا حضرت نے
تحقیق اللہ تعالی نے حرام کیے ہین زمین پر بدن انبیا کے یعنے زمین نہین فنا کرتی بدن انبیا کے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور
ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف بہتر دنون تمھارے سے دن جمعہ کا اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ دن عرفہ
کا افضل ہی یا مساوی ہی جمعہ کے اور بہت بھیجو درود مجھپر اسمین اسلیے کہ درود افضل عبادات سے ہی اور اس دن مین ہر نیکی کا ثواب
ستر درجہ ہوتا ہی پس اسمین پڑھنا اسکا اولی ہی اور بہت حدیثین بیچ فضیلت درود بھیجنے کے دن جمعہ مین اور شب جمعہ مین وارد ہوئی ہین
عجب نعمت ہی غافل ہونا اس سے نچاہیے اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ زندہ ہین انبیا قبرون مین یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کسی کو اسمین خلاف
نہین کہ حیات انکو وہان حقیقی جسمانی دنیا کی سی ہی نہ حیات معنوی روحانی جیسے کہ شہدا کو ہی اور سوا اسکے اور امہات بھی سنتے ہین سلام
اور کلام اور عرض ہوتے ہین اعمال اقربا انکے کے بعض ایام مین ح ع ( وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الیوم الموعود یوم القیمۃ والیوم المشہود یوم عرفۃ والشاہد یوم الجمعۃ وما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منہ فیہ ساعۃ لا یوافقہا عبد
مؤمن یدعو اللہ بخیر الا استجاب اللہ لہ ولا یستعیذ من شیء الا اعاذہ منہ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب لا یعرف الا من حدیث
موسی بن عبیدۃ وہو یضعف) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن موعود دن قیامت کا اور دن مشہود
عرفہ کا اور شاہد دن جمعہ کا اور نہ نکلا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی دن مین کہ افضل ہو دن جمعہ سے اسمین ایک ساعت ہی نہین پاتا اسکو بندہ
مؤمن کہ دعا کرے اللہ سے ساتھ خیر کے مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ واسطے اُسکے اور نہین پناہ مانگتا کسی چیز سے مگر کہ پناہ دیتا ہی اسکو اس سے روایت
کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی نہین معلوم کی جاتی مگر حدیث موسے بن عبیدہ کی سے اور وہ ضعیف کیا جاتا ہی
ف دن موعود الخ یعنے سورہ بروج مین جو فرمایا ہی اللہ تعالی نے والیوم الموعود وشاہد ومشہود پس مراد یوم موعود سے دن قیامت کا ہی کہ
حق سبحانہ تعالی نے خبر دی ہی اسکے آنے کی اور وعدہ کیا ہی مؤمنون سے بعد آنے اسکے کے نعمتون بہشت کا اور مراد شاہد سے دن جمعہ کا ہی کہ حاضر
ہوتا ہی خلق پر اور مشہود دن عرفہ کا ہی کہ حاضر ہوتے ہین مؤمن اسمین ہر طرف سے اور حاضر ہوتے ہین ملائکہ اور ابو موسی راوی اگرچہ ضعیف
کیا گیا ہی لیکن قوت دیتی ہین اسکو اور حدیثین ح ۔

**الفصل الثالث** فصل تیسری

( عن ابی لبابۃ بن عبد المنذر قال قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ان یوم الجمعۃ سید الایام واعظمہا عند اللہ وہو اعظم عند اللہ من یوم الاضحی ویوم الفطر فیہ خمس خلال خلق اللہ فیہ ادم و
اہبط اللہ فیہ ادم الی الارض وفیہ توفی اللہ ادم وفیہ ساعۃ لا یسال العبد فیہا شیئا الا اعطاہ ما لم یسال حراما وفیہ تقوم الساعۃ ما من ملک مقرب
ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الا ہو مشفق من یوم الجمعۃ رواہ ابن ماجہ وروی احمد عن سعد بن معاذ ان رجلا من الانصار اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخبرنا عن یوم الجمعۃ ماذا فیہ من الخیر قال فیہ خمس خلال وساق الی اخر الحدیث) روایت ہی ابی لبابہ بن عبد المنذر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دن جمعہ کا سردار ہی دنون مین اور بڑا ہی دنون مین نزدیک اللہ کے اور وہ بڑا ہی نزدیک اللہ کے
دن عید قربان اور دن عید الفطر کے سے اسمین پانچ باتین ہین پیدا کیا ہی اللہ تعالی نے اسمین آدم علیہ السلام کو اور اُتارا اللہ تعالی نے
اسمین آدم کو طرف زمین کے اور اسمین وفات دی اللہ تعالی نے آدم کو اور اسمین ایک ساعت ہی کہ نہین مانگتا بندہ اسمین کچھ مگر کہ دیتا ہی

اللہ اسکو جب تک کہ نمانگے حرام کو یعنے مانگنا حرام کا نہین مقبول اور اسمین قائم ہوگی قیامت نہین کوئی فرشتہ مقرب اور نہ آسمان اور زمین
اور نہ باد اور نہ پہاڑ اور نہ دریا مگر کہ وہ ڈرتے ہین دن جمعہ سے یعنے اسلیے کہ قیامت اسمین ہوفی ہے مبادا ناگہان برپا ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے
اور نقل کی احمد نے سعد بن معاذ سے یہ کہ ایک شخص انصار مین سے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا خبر دو مجکو دن جمعہ کے سے کہ
کیا ہے اسمین بھلائی سے فرمایا اسمین پانچ چیزین ہین اور بیان کی ساری حدیث یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئی **ف** اور وہ بڑا ہے دن عید قربان اور دن
عید فطر کے سے اس سے معلوم ہوا کہ دن عرفہ کا مساوی ہے یا افضل ہے جمعہ سے لیکن بیچ حدیث رزین کے ہے کہ افضل دنون مین دن
عرفہ کا ہے اور اسمین پانچ باتین ہین یہ حصر کے لیے نہین ہے کہ پانچ ہی باتین ہوتی ہین اور کچھ نہین ہوتا بلکہ اور بعضی چیزین بزرگ قدر بھی مثل
زیارت باری تعالی کے جنت مین وغیر ذلک اسمین ہوتی ہین ع + (وعن ابی ہریرۃ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لای شیء سمی
یوم الجمعۃ قال لان فیہا طبعت طینۃ ابیک آدم وفیہا الصعقۃ والبعثۃ وفیہا البطشۃ وفی آخر ثلث ساعات منہا ساعۃ من دعی اللہ فیہا استجیب
لہ رواہ احمد) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا گیا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کس چیز کے نام رکھا گیا دن جمعہ کا جمعہ فرمایا
اسواسطے کہ اسمین تمہاری خمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی باپ تیرے کی کہ آدم ہین اور اس دن مین نفخہ ہوگا مرنیکا یعنے نفخہ پہلا کہ اس سے سب اہل
دنیا مرجاوینگے اور زندہ ہونے کا یعنے دوسرا نفخہ کہ اس سے سب جی اٹھینگے اور اسمین ہوگا پکڑنا سخت یعنے دار وگیر قیامت کی اور بیچ
آخر تین ساعتون کے جمعہ سے ایک ساعت ہے یعنے جمعہ کی اخیر ساعت ہے کہ جو کوئی دعا مانگے اللہ سے اس ساعت مین قبول کیجاتی ہے
دعا اسکی نقل کی یہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ حاصل حضرت کے جواب کا یہ ہوا کہ جمعہ اسکا نام اسلیے ہوا کہ ایسے امور بڑے اسمین جمع
ہوے ہین انتہی اور مخفی نہو جیو کہ معنی جمعیت کے ہر ایک مین موجود ہین قطع نظر کرنے کراہت مجموعہ سے ع + (وعن ابی الدرداء
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا الصلوۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشہود تشہدہ الملائکۃ وان احدا لم یصل علی الا عرضت علی
صلوتہ حتی یفرغ منہا قال قلت وبعد الموت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق رواہ ابن ماجۃ)
اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بھیجو درود مجھپر دن جمعہ کے اسلیے کہ تحقیق دن جمعہ کا حاضر کیا گیا
ہے حاضر ہوتے ہین اسمین فرشتے اور تحقیق کوئی نہین بھیجتا درود مجھپر مگر کہ عرض کیا جاتا ہے مجھپر درود اسکا یعنے ساتھ مکاشفہ کے یا بواسطہ ملائکہ
کے یہانتک کہ فارغ ہوتا ہے اس سے کہا ابو درداء نے کہا مین نے اور بعد مرنے کے بھی عرض کرینگے فرمایا تحقیق اللہ نے حرام کیا ہے
زمین پر کھانا بدنون انبیا کا پس نبی اللہ کے زندہ ہین یعنے حقیقتاً مثل زندگانی دنیا کے روزی دیے جاتے ہین روایت کی یہ ابن ماجہ نے
**ف** یہ حدیث تائید کرتی ہے تفسیر ابن عباس رض کی کہ انھون نے کہا ہے مشہود جمعہ ہے جیسے کہ پہلی حدیث تائید کرتی ہے تفسیر حضرت علی رض کی کہ
انھون نے کہا شاہد جمعہ ہے اور وہ صحیح تر ہے اور نہین منافی ہے اطلاق مشہود کا اس جگہ جمعہ پر اور اعتبار کر یعنے باعتبار حاضر ہونے ملائکہ کے
اسمین اور باوجود اسکے احتمال ہے کہ ضمیر فانہ کی اس حدیث مین پھری طرف اکثار صلوۃ کے کہ کہا گیا اکثروا سے اور عرض کیا جاتا ہے مجھپر
درود اسکا یعنے ہمیشہ پس اس دن مین کہ افضل دن ہے بطریق اولی عرض ہوتا ہے اگرچہ طویل ہو مدت ابتدا شروع سے یہانتک کہ فارغ
ہو اس سے یعنے سب درود اس مدت کے عرض ہوتے ہین آگے اسکے ابو درداء نے بطریق استفہام کے کلام مذکور عرض کیا بگمان
اسکے کہ یہ حکم خاص ساتھ حالت ظاہری ہی کے ہے اور حرام کیا ہے یعنے منع کیا ہے زمین کو کھانے بدنون انکے سے پس نہین فرق ہے واسطے

انکے بیچ دونون حالتون کے یعنے حالت زندگانی اور مرنے کے اسی لیے کہا گیا ہے اولیاء اللہ لا یموتون ولکن ینتقلون من دار الی دار

اور رزق دیے جاتے ہین یعنے رزق معنوی اور منافی نہین ہو کہ انبیا کو رزق حسی بھی ہو چنانچہ ظاہر یہی بات ہو جیسا کہ ارواح شہدا کے
حق مین آیا ہو کہ کھاتے ہین میوے جنت کے پس انبیا تو اشرف ہین اُنکے لیے کیونکر نہ یہ بات ہو+ ع (وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب ولیس
اسنادہ بمتصل) اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ مرے دن جمعہ کے یا شب
جمعہ مین مگر کہ بچاتا ہو اُسکو اللہ فتنہ قبر کے سے یعنے سوال قبر اور عذاب اُسکے سے روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
غریب ہو اور نہین اسناد اسکی متصل ف ایک روایت مین آیا ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی مرے دن جمعہ مین
خلاص کیا جاتا ہو عذاب قبر سے اور آوے گا دن قیامت کے اسی حال مین کہ اُسپر ہوگی مہر شہیدون کی انتہا اور روایت مین آیا ہو
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرتا ہو دن جمعہ کے لکھا جاتا ہو اُسکے لیے اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہو فتنہ قبر کے سے اور اور
روایت مین آیا ہو کہ نہین کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کہ مرے شب جمعہ مین یا روز جمعہ مین مگر کہ بچایا جاتا ہو عذاب قبر اور فتنہ قبر کے
سے اور ملتا ہو اللہ سے اُس حال مین کہ نہین حساب اُسپر آویگا دن قیامت کے اُس حال مین کہ ساتھ اُس کے گواہ ہوں گے کہ گواہی دینگے
واسطے اُسکے یا مہر ہوگی یعنے شہیدون کی کذا ذکر السیوطی پس جسکی قبض روح اللہ تعالی اس دن مین کرتا ہو تو دلیل ہوتی ہو واسطے سعادت
اور بھلائی آخرت اُسکی کے+ ع ح+ (وعن ابن عباس انہ قرا الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ وعندہ یہودی فقال لو نزلت ہذہ الآیۃ علینا
لاتخذناہا عیدا فقال ابن عباس فانہا نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعۃ ویوم عرفۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب) اور روایت
ہو ابن عباس سے یہ کہ انھون نے پڑھی یہ آیت آج کے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا آخر آیت تک اور نزدیک ابن عباس
کے ایک یہودی تھا پس کہا اُسنے اگر اترتی یہ آیۃ ہمپر البتہ ٹھہراتے ہم اُسکو یعنے اُس دن کو کہ جس مین یہ اتری ہو عید پس کہا ابن عباس نے
تحقیق یہ آیۃ اتری بیچ دن دو عیدون کے بیچ دن جمعہ کے اور دن عرفہ کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہو ف
روز عرفہ کے حجۃ الوداع مین یہ آیۃ اتری الیوم آخر تک کہ مضمون اُسکا یہ ہو کہ آج کے دن پورا کیا مین نے دین تمھارا اور تمام کی مین نے تمپر
نعمت اپنی اور پسند کیا مین نے واسطے تمھارے اسلام کو از روے دین کے پس ایک روز ابن عباس نے یہ آیۃ پڑھی اور اُنکے پاس ایک
یہودی تھا اُسنے کہا اگر ہمپر یہ آیۃ اترتی تو اُسکے دن کو کہ جسمین یہ اتری عید ٹھہراتے بسبب نہایت خوشی اور شکرانہ اُس نعمت کے یعنے عجب ہو
کہ تمنے عید نہ ٹھہرایا اُس دن کو ابن عباس نے کہا کہ یہ اتری ہو اُس دن مین کہ اُسمین دو عیدین ہین یعنے اللہ تعالی نے اُسکو از راہ فضل و
احسان کے دو عیدون کے دن مین اوتارا بغیر اسکے کہ کرین ہم اپنی طرف سے عید اسلیے کہ حجۃ الوداع دن جمعہ کے تھا اسی مین یہ اتری
پس نہین حاجت عید ٹھہرانے کی کیا ہو اللہ کی طرف سے وہ دن عید کا ہو+ ع ح+ (وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا دخل رجب قال اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان قال وکان یقول لیلۃ الجمعۃ لیلۃ اغر ویوم الجمعۃ یوم ازہر
رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہو انس سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آتا مہینا رجب کا فرماتے یا الٰہی
برکت دے ہمارے لیے یعنے طاعت اور عبادت ہماری بیچ مہینے رجب اور شعبان کے اور پہونچا ہمکو رمضان تک کہا انس نے
اور تھے فرماتے رات جمعہ کی رات ہو روشن اور دن جمعہ کا دن ہو چمکتا روایت کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ف پہونچا ہمکو رمضان
تک یعنے سارا رمضان پاوین اور توفیق ہو اُسکے روزون کی اور تراویح کی اور نورانیت شب جمعہ کی اور روز جمعہ کی معنوی ہو یا لذاتہ

یا بسبب عبادت کے ہی کہ ہوتی ہی انہین + ع + باب وجوبہا باب ہی بیچ بیان واجب ہونے جمعہ کے یعنی فرض ہونے اُسکے کے
ف کہا ابن ہمام نے کہ جمعہ فریضہ محکم ہی کہ ثابت ہوا کتاب وسنت واجماع سے کہ کافر ہوتا ہی منکر اُسکا اور مراد ساتھ ذکر کے اس آیت مین
فاسعوا الی ذکر اللہ نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کا ہی + ع + الفصل الاول فصل پہلی (عن ابن عمرؓ وابی ہریرۃؓ انہما قالا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول علی اعواد منبرہ لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین رواہ مسلم) روایت
ہی ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ سے یہ کہ کہا اُن دونون نے کہ سنا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اوپر لکڑیون یعنی زینہ منبر اپنے
کے البتہ باز رہین قوم چھوڑنے اپنے سے جمعہ کو یا مہر کریگا اللہ اوپر دلون اُنکے کے پھر البتہ ہو جاوینگے غافلون سے روایت کی یہ مسلم
نے ف یعنی ان دو امرون مین ایک امر مقرر ہونے والا ہی یا تو چھوڑنا نماز جمعہ کا یا مہر کرنا دلون پر اگر چھوڑینگے جمعہ مہر نہین کی جائیگی
اور اگر چھوڑینگے مہر کی جاویگی اُنکے دلون پر اور مہر کرنا دلون پر کنایہ ہی اس سے کہ نہایت غفلت ڈالیگا دلون پر اور باز رکھیگا قبول کرنے
نصیحت کے سے + ع + الفصل الثانی فصل دوسری (عن ابی الجعد الضمیری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک ثلث
جمع تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی ورواہ مالک عن صفوان بن سلیم واحمد عن ابی قتادۃ)
روایت ہی ابی الجعد ضمیری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے تین جمعہ بسبب سستی کے ساتھ اُنکے مہر کریگا اللہ
اُسکے دل پر روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور روایت کی یہ مالک نے صفوان بن سلیم سے اور احمد نے ابی قتادہ
سے (وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف دینار
رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے جمعہ کو
بے عذر چاہیئے کہ تصدق کرے ایک دینار پس اگر نپاوے پس آدھا دینار روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف دینار ساڑھے
چار ماشہ سونے کا ہوتا ہی اگر سونا سولہ روپیہ کے بھر کا ہو تو ایک دینار چھ روپیہ کا ہوا اور اس تصدق کرنے سے بالکل گناہ جمعہ کے ترک کا نہین
جاتا رہتا بلکہ تخفیف اسکے گناہ مین ہو جاتی ہی + ع + (وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من سمع النداء رواہ
ابو داؤد) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جمعہ لازم ہوتا ہی اُس شخص پر کہ سنے آواز روایت کی یہ ابو داؤد
نے ف یعنی جمعہ واجب ہی اُس پر کہ ہو بیچ ایسی جگہ کے کہ درمیان اُسکے اور درمیان شہر کے فرق مقدار پہونچنے آواز کا ہو یعنی اگر شہر مین
کوئی پکارے تو وہان آواز پہونچے اور شرح منیہ مین ذکر کیا ہی کہ جو کوئی بیچ اطراف شہر کے ہو کہ نہو درمیان اسکے اور درمیان شہر کے فرق بلکہ
مکان متصل ہون پس لازم ہی اُس پر جمعہ یعنی اگرچہ نہ سنے آواز اور اگر ہو درمیان اُسکے اور درمیان شہر کے فرق بسبب درمیان مین ہونے
زراعت یا چراگاہ کے پس نہین جمعہ اُس پر اگرچہ سنے آواز اور امام محمدؒ سے منقول ہی کہ اگر سنے آواز پس لازم ہی اُس پر جمعہ انتہی اور فتوے
امام محمدؒ ہی کے قول پر ہی + ع + (وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من اواہ اللیل الی اہلہ رواہ الترمذی وقال
ہذا حدیث اسنادہ ضعیف) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جمعہ فرض ہی اُس شخص پر کہ جگہ دے
اُسکو رات طرف اہل اُسکے کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہی کہ اسناد اُسکی ضعیف ہی ف یعنی جمعہ واجب ہی اُس پر کہ بیچ
درمیان وطن اُسکے کے اور درمیان اُس جگہ کے کہ ادا کیا جاتا ہی جمعہ اسقدر مسافت کہ بعد ادا کرنے جمعہ کے ممکن ہو پھر آنا اپنے وطن کو پہلے
شب سے کہ رات اپنے گھر مین کرے + ع + (وعن طارق بن شہاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علی

كل مسلم في جماعة الا على اربعة عبد مملوك او امرأة او صبي او مريض رواه ابو داود وفي شرح السنة بلفظ المصابيح عن رجل من بني وائل) اور روایت ہے طارق بن شہاب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں مگر چار پر واجب نہیں غلام کہ کسی کی ملک میں ہو اور عورت پر اور لڑکے پر اور بیمار پر روایت کی یہ ابو داؤد نے اور شرح السنہ میں ساتھ لفظ مصابیح کے ایک شخص قوم بنی وائل کے سے **ف** جمعہ حق ہے یعنے ثابت ہے فرضیت اسکی ساتھ کتاب اور سنت کے اور واجب ہے یعنے فرض موکد ہے اور جماعت جمعہ میں فرض ہے بغیر جماعت کے جمعہ درست نہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کتنے لوگ ہوں جماعت میں جنسے جمعہ درست ہو امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک تین ہوں سوائے امام کے اور ابو یوسف کے نزدیک دو ہوں سوائے امام کے اور امام شافعی کے نزدیک چالیس آدمی کامل چاہییں اور غلام اور کے تصرف میں ہوتا ہے اس لیے جمعہ اس سے ساقط ہوا اور عورت پر فرض نہیں بسبب اسکے کہ حق خاوند کے اسکے ذمہ متعلق ہیں اور اژدحام ہوتا ہے مردونکا جمعہ میں اور لڑکا بسبب نابالغ ہونے کے غیر مکلف ہے اسپر اسلیے فرض نہیں اور بیمار پر بسبب ضعف اور ناتوانی اور دفع ضرر کے فرض نہیں اور بیماری سے مراد وہ بیماری ہے کہ بسبب اسکے دشوار ہو حاضر ہونا جمعہ میں اور دیوانہ لڑکوں کے حکم میں داخل ہے اور مسافر اور اندھے اور لنگڑے پر بھی جمعہ فرض نہیں ہے اور حدیثوں سے ثابت ہوا ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ بوڑھا کہ جسکو ضعف لاحق ہو بیمار کے حکم میں ہے اس پر بھی جمعہ واجب نہیں اور مقعد یعنے جو چل نہ سکے اس پر بھی واجب نہیں اور واجب نہیں ممرض یعنے بیمار داری کرنے والے پر بھی اگر اسکے جانے سے بیمار ضائع ہو ع ح ۔

**الفصل الثالث** فصل تیسری (عن ابن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لقوم يتخلفون عن الجمعة لقد هممت ان آمر رجلا يصلي بالناس ثم احرق على رجال يتخلفون عن الجمعة بيوتهم رواه مسلم) روایت ہے ابن مسعود سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ان لوگوں کے کہ پیچھے رہتے ہیں جمعہ سے البتہ تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ حکم کروں میں ایک شخص کو کہ نماز پڑھاوے لوگوں کو پھر جلا دوں میں گھر ان لوگوں کے کہ پیچھے رہجاتے ہیں جمعہ سے یعنے بغیر ضرورت کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں بڑا وعید ہے تارک جمعہ کے لیے غور کریں لوگ اسمیں اور جمعہ کو کبھی ترک نہ کریں ۔ (وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من ترك الجمعة من غير ضرورة كتب منافقا في كتاب لا يمحى ولا يبدل وفي بعض الروايات ثلثا رواه الشافعي) اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ چھوڑے جمعہ کو بغیر ضرورت کے لکھا جاتا ہے منافق بیچ کتاب کے کہ نہیں مٹائی جاتی اور نہیں بدلی جاتی اور بیچ بعض روایات کے ہے کہ جو شخص چھوڑے تین جمعے یعنے اسکا یہ حال ہے روایت کی یہ شافعی نے **ف** بغیر ضرورت کے ضرورت یہ ہے کہ خوف ہو ظالم وغیرہ کا یا مینھ ہو یا برف پڑتی ہو یا کیچڑ ہو وغیر ذلک پس ان صورتوں میں ترک کریگا تو منافق نہیں لکھا جائیگا اور اگر اس طرح کے عذر نہوں گے اور ترک کریگا تو منافق لکھا جائیگا اور بیچ کتاب کے کہ نہیں مٹائی جاتی یعنے نامہ اعمال میں حاصل یہ کہ حکم ساتھ نفاق اسکے کے ہمیشہ ثابت ہے یہانتک کہ سزا دے اللہ تعالی اسکو یا بخش دے خیال تو کرے آدمی کیا وعید شدید ہے ترک جمعہ پر عیاذاً باللہ منہ ۔ ع ح ۔ (وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فعليه الجمعة يوم الجمعة الا مريض او مسافر او امرأة او صبي او مملوك فمن استغنى بلهو او تجارة استغنى الله عنه والله غني حميد رواه الدارقطني) اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس فرض ہے اس پر نماز جمعہ کی دن جمعہ کے مگر مریض ہو یا مسافر یا عورت یا لڑکا یا غلام تو نہیں فرض ان پر پس جو کوئی بے پروا ہو نماز جمعہ سے ساتھ کھیلنے کے یا سوداگری کے بے پروائی کرتا ہے اللہ اس سے یعنے عنایت نہیں فرماتا اس پر اور اللہ بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا روایت کی یہ دارقطنی نے **ف** یعنے جو کوئی کھیل یا تجارت میں مشغول رہا اور نماز جمعہ

ترک کی اُس سے اللہ بے پروا ہوتا ہے اور مہربانی اُس پر نہیں کرتا + ع + **باب التنظیف والتبکیر** باب ہے بیچ بیان پاکی کرنے اور سویرے جانے کے جمعہ کے لیے ف مراد پاکی کرنے سے یہاں پاک کرنا بدن کا ہے ساتھ نہانے اور لبین لوانے اور ناخن کتروانے اور زیر ناف کے بال لینے اور بغلوں کے بال دور کرنے کے اور پاک کرنا کپڑوں کا اور استعمال کرنا خوشبو کا کہ یہ سب روز جمعہ کے سنت ہے اور تفصیل اُسکی باب السواک میں بیچ بیان فطرت کے گذر چکی ہے اور سویرے جانے سے یہ مراد ہے کہ اول وقت نماز جمعہ کے لیے جاوے اور اگر اول روز میں جاوے افضل ہے چنانچہ امام غزالی نے بعض سلف سے نقل کیا ہے کہ وہ وقت صبح کے جمعہ کے لیے جاتے تھے واسطے جلدی کرنے کے طرف عبادت کے اور مسجد شریف نبوی میں عادت لوگوں نے یہ پکڑی ہے کہ سویرے سے اگر مصلی بچھا جاتے ہیں جگہ روکنے کے لیے اور چلے جاتے ہیں بیٹھتے نہیں اس فعل پر بعضے علما نے کلام کیا ہے کہ اگر بیٹھکر ذکر و فکر میں مشغول ہوں تو بہتر ہے اور یوں ہی پہلے سے جگہ روک لینا اچھا نہیں کہ اور لوگ اس میں تنگ ہوونگے + ح + پس اس سے معلوم ہوا کہ یہاں جو لوگ جامع مسجد میں کپڑے رکھکر چلے جاتے ہیں اپنے گھروں میں کھانے پینے وغیرہ کے لیے یہ بھی خوب نہیں

**الفصل الاول فصل پہلی**

(عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطہر ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ او یمس من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری رواہ البخاری) روایت ہے سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہاوے جو شخص دن جمعہ کے اور پاکی حاصل کرے جسقدر کہ ہو سکے پاکی اور لگاوے تیل اپنے سے یعنی جو کہ میسر ہووے گھر سے بے تکلف اور لگاوے خوشبو گھر اپنے میں سے پھر نکلے طرف مسجد کے پس نہ فرق کرے درمیان دو شخصوں کے پھر نماز پڑھے جو کہ مقدر کی گئی واسطے اُسکے یعنی سنت جمعہ کی یا قضا یا نوافل پھر چپ رہے جبکہ خطبہ پڑھے امام بخشے جاتے ہیں اُسکے لیے وہ گناہ کہ درمیان اُسکے اور درمیان جمعہ دوسرے کے ہوئے ہیں یعنی گذرے ہوئے جمعہ میں روایت کی یہ بخاری نے ف پاکی حاصل کرے یعنی لبین لواوے اور ناخن کترواوے اور بال زیر ناف کے لے اور بغلوں کے بال دور کرے اور کپڑے پاک کرے اور نہ فرق کرے دو شخصوں میں یعنی اگر مسجد میں بیٹھے ہوں باپ اور بیٹا یا دو شخص کہ آپس میں محبت رکھتے ہوں اُنکے درمیان میں نہ بیٹھے یا نہ فرق کرے دو شخصوں میں کہ نہ جگہ ہو درمیان میں اُنکے پس اُنکو ایذا ہووےگی اور اگر درمیان میں جگہ ہو مضائقہ نہیں یا مراد یہ ہے کہ نہ فرق کرے ساتھ قدم رکھنے کے یعنی پھلانگ کر آگے جانے کا ارادہ نہ رکھے بلکہ جہاں جگہ پاوے وہیں بیٹھ جاوے اور اگر بغیر فرق کرنے اور قدم رکھنے کے صف اول میں پہونچ سکے بہتر ہے یہ حکم اُس صورت کا ہے کہ آگے جگہ خالی نہیں لیکن جانتا ہے کہ جاوےگا تو لوگ خوشی سے جگہ کر دینگے اور اگر آگے جگہ خالی ہو تو پھلانگ کر آگے جانا درست ہے اسلیے کہ قصور اُنکا ہے کیوں نہ جماعت بھر لی اور حقیقت میں اس حدیث میں اشارہ ہے ساتھ اول وقت جانے کے تا حاجت فرق کرنے اور پھلانگنے لوگوں کی نہ پڑے + ع ح + و در مختار (وعن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل ثم اتی الجمعۃ فصلی ما قدر لہ ثم انصت حتی یفرغ من خطبتہ ثم یصلی معہ غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری وفضل ثلثۃ ایام رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ نہایا پھر آیا جمعہ میں پس نماز پڑھی اسقدر کہ مقدر تھی واسطے اُسکے پھر چپ رہا یہاں تک کہ فارغ ہوا خطیب اپنے خطبہ سے پھر نماز پڑھی ساتھ اُسکے بخشے جاتے ہیں اُسکے وہ گناہ کہ درمیان اُسکے اور درمیان جمعہ دوسرے کے ہوئے ہیں اور زیادہ تین دن کے روایت کی یہ مسلم نے ف یہ زیادتی اس لیے ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دہ چند ہوتا ہے پس جمعہ سے جمعہ تک سات دن ہوتے ہیں اور تین دن اور زیادہ ہوئے تا دس کا پورا ہو جاوے + ع + (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فاستمع وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایام ومن مس الحصا فقد لغا رواہ مسلم)

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ وضو کیا اور اچھا وضو کیا یعنی برعایت آداب پھر آیا جمعہ میں اور سنا خطبہ یعنی اگر قریب تھا اور چپ رہا یعنی اگر دور تھا بخشے جاتے ہیں اسکے لیے وہ گناہ کہ درمیان اسکے اور درمیان جمعہ دوسرے کے ہوے ہیں اور زیادہ تین دن کے اور جس نے چھوا کنکریوں کو پس تحقیق بیہودہ کیا روایت کی یہ مسلم نے ف جسنے چھوا کنکریوں کو یعنی برابر کیا انکو سجدے کے لیے ایک بار سے زیادہ نماز میں اور بعضوں نے کہا چھونے سے یہ مراد ہے کہ وقت خطبہ کے کھیلا اُن سے اور بیہودہ کیا لغو کے معنی ہیں کلام باطل اور بیفائدہ پس اس فعل کو مشابہ لغو کے کیا اسلیے کہ مانع ہے سننے خطبہ کے سے ۴ ع ٭ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِیْ يُهْدِیْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہوتا ہے دن جمعہ کا ٹھہرتے ہیں فرشتے دروازے مسجد پر لکھتے ہیں اول آنے والے کو پھر اسکے بعد اوّل آنے والے کو اور مثل اُس شخص کی کہ اوّل وقت گیا نماز جمعہ کے لیے مانند مثال اُس شخص کے کہ بھیجتا ہے اونٹ قربانی کے لیے مکہ میں کہ بہت ثواب رکھتا ہے پھر مثل اسکی کہ بعد اسکے آتا ہے مانند مثال اُس شخص کے کہ بھیجتا ہے گاے مکہ میں قربانی کے لیے پھر جو کہ بعد اسکے آوے مانند اسکے کہ بھیجے دنبہ پھر جو کہ بعد اسکے آوے مانند اسکے کہ تصدق کرے مرغی پھر انڈا پھر جبکہ نکلتا ہے امام یعنی خطبہ کے لیے لپیٹتے ہیں وہ دفتر اپنے اور سنتے ہیں خطبہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ٹھہرتے ہیں یعنی صبح سے یا طلوع آفتاب سے یا وقت زوال سے اور یہ خوب ہے اور یہ ملائکہ سواے حفظہ یعنی اعمال لکھنے والوں کے ہیں ۴ ع ٭ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ کہے تو واسطے پاس بیٹھنے والے اپنے کے دن جمعہ کے چپ رہ اُس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہے پس تحقیق تو نے بھی لغو کیا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تو نے بھی لغو کیا اس لیے کہ کلام کیا وقت خطبہ کے اس سے معلوم ہوا کہ کلام کرنا وقت خطبہ کے ممنوع ہے اگرچہ بطریق امر بالمعروف اور نہی منکر کے ہو اسلیے کہ اشارہ کرنا کافی ہے اور کلام کرنا عبث ہے اور تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ چپ رہنا اسوقت واجب ہے نزدیک اکثر علما کے اور امام ابو حنیفہ بھی انھیں میں ہیں اور بعضوں کے نزدیک مستحب ہے اور امام شافعی انہیں سے ہیں اور مواہب لدنیہ میں لکھا ہے کہ امام شافعی کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں یعنی وجوب اور استحباب اور مذہب حنفی میں وقت نکلنے امام کے بھی خطبہ کے لیے شروع نماز تک نماز اور کلام دونوں حرام ہیں اور اگر کوئی نماز میں ہو اور امام شروع کرے خطبہ تو توڑ ڈالے نماز دو رکعت پر اور صاحبین کے نزدیک مضائقہ نہیں کلام کرنے کا بعد نکلنے امام کے پہلے شروع کرنے خطبہ کے اور بعد اترنے کے منبر سے پہلے تکبیر تحریمہ کے اسلیے کہ کراہت بسبب اسکے ہوتی ہے کہ کلام کرنے میں خطبہ نہیں سن سکتا اور یہ مقام سننے کے نہیں ہیں پس جائز ہوا کلام کرنا اور دلیل امام ابو حنیفہ کی اوپر حرمت دونوں چیزوں کے یہ حدیث ہے اذا خرج الامام فلا صلوٰۃ ولا کلام اور اقوال صحابہ کے بھی اسی طرح ہیں اور قول صحابی کا حجت ہے ہمارے لیے اور واجب ہے تقلید اسکی اور لکھا ہے علما نے کہ خطبہ کے وقت قضا نماز پڑھنی صاحب ترتیب کو مکروہ نہیں اور اختلاف کیا علما نے اسکے حق میں کہ دور بیٹھا ہوا ایسا کہ خطبہ نہ سنتا ہو مختار یہی ہے کہ اسکو بھی واجب ہے چپ ہی رہنا اور حرام ہے خطبہ کے وقت کھانا اور پینا اور کتابت اور مکروہ ہے جواب دینا چھینک کا اور جواب دینا سلام کا اور لکھا ہے درمختار میں کلیہ کل ما حرم فی الصلوٰۃ حرم فی الخطبۃ یعنی جو چیز حرام ہے نماز میں حرام ہے خطبہ میں بھی اور درود دل میں بھیجے تا خلل خطبہ سننے میں نہ آوے وہو الصواب اور اسی طرح حمد کرے وقت چھینک کے دل میں اور رد کرنا منکر کا یعنی خلاف شرع کا ساتھ اشارہ ہاتھ یا آنکھ کے مکروہ نہیں وہو الصحیح اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتھ عنوان باب کے یہ ہے کہ عنوان باب مقتضی ہے سویرے

جانے کا کہ موجب زیادتی ثواب کا ہی اور جسوقت اس شخص نے کسی کو نصیحت کی اچھی بات کی وقت خطبہ امام کے تو اس سے لغو صادر
ہوا تو ثواب سویرے جانے کا اس سے فوت ہوا پس چاہیے کہ سویرے جاوے اور ایسی حرکت نہ کرے کہ جس سے ثواب جاتا رہے اح
ومولانا ؛ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ یُخَالِفُ اِلٰی مَقْعَدِہٖ فَیَقْعُدُ فِیْہِ وَلٰکِنْ یَّقُوْلُ
اَفْسِحُوْا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اٹھاوے ایک تمہارا بھائی اپنے کو دن جمعہ کے
پھر قصد کرے طرف جگہ اسکی کے پس بیٹھے اسمین ولیکن کہے کشادہ کرو جگہ کو روایت کی یہ مسلم نے ف حرام ہی کسی کو اٹھا کر اسکی جگہ پر
بیٹھنا بدون اسکی رضا کے لیکن رضا حقیقۃً ہو نہ از راہ خوف وحیا کے اور اگر کسی کو پہلے بھیجدے تا اسکے لیے جگہ روک رکھے تو بھی اسکو اٹھانا حرام
ہوتا ہی واسطے کہ مسجدون اور مانند اُنکے کا مستحق بسبب بھیجنے کے نہیں ہوتا بلکہ جسکو بیٹھا ہی بڑا حق دار اس جگہ کا کہ جس مین بیٹھا ہی وہ ہوتا ہی
بسبب پہلے جا بیٹھنے کے اسمین اگرچہ نیت رکھتا تھا کہ یہ جگہ بھیجنے والے کے لیے ہی بلکہ مکروہ ہی اسکو اٹھنا وہان سے اور ایثار کرنا بھیجنے والے
کا اگر ہو وہ شخص کہ جس کے لیے یہ اٹھتا ہی کم اس سے فضیلت مین یعنی اگر اپنے سے افضل کو ایثار کرے تو نہین مکروہ پس وہان سے اٹھنا
مکروہ اسلیے ہی کہ ایثار عبادات مین بلا عذر مکروہ ہی اور اللہ تعالی نے جو ایثار کرنے والون کی فضیلت بیان کی ہی اس آیت مین والذین یؤثرون
علی انفسہم تو مراد اس سے ایثار حظوظ نفس مین ہی اور معنی ایثار کے ہین غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھنا اور عجیب بات یہ ہی کہ خادم
بعضے ظالمون کے جامع مسجدون مین جاتے ہین اور فقیرون کو اٹھا دیتے ہین اور دھکے دیتے ہین اور مارتے ہین چنانچہ ایک عارف سے
کہا گیا کہ آیا نہین دیکھتا تو ظلم انکا ہی مولانا کہا انھون نے انکی عبادت کا تو یہ حال ہی انکے ظلم اور گناہ کا کیا ٹھکانا ہی اور کشادہ کرو جگہ کو یہ کہنا
جب پہونچتا ہی کہ جگہ قابل فراخی کے ہو اور نہ تنگ کرے کسی کو بلکہ پڑھے نماز جہان جگہ پاوے اگرچہ دروازہ مسجد پر ہو اور مناسبت حدیث کو
باب کے ساتھ یہ ہی کہ اسمین رغبت دلائی سویرے جانے پر تا حاجت کسی کے اٹھانے کی نہ پڑے ؛ ع الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ
اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِہٖ وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَہٗ
ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَلَمْ یَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰی مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ کَانَتْ کَفَّارَۃً لِّمَا بَیْنَہَا وَبَیْنَ
الْجُمُعَۃِ الَّتِیْ قَبْلَہَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہاوے
دن جمعہ کے اور پہنے اچھے کپڑے اور لگاوے خوشبو اگر ہو اسکے پاس پھر آوے جمعہ مین اور نہ پھلانگے گردن لوگون کی پھر نماز پڑھے اسقدر
کہ مقدر کی اللہ نے واسطے اسکے پھر چپ رہے جسوقت کہ نکلے امام اسکا یہانتک کہ فارغ ہو نماز اپنی سے ہوگا کفارہ واسطے اس چیز کے کہ
درمیان اس جمعہ کے اور درمیان اس جمعہ کے کہ پہلے اس سے ہی روایت کی یہ ابو داود نے ف اچھے کپڑون سے مراد سفید کپڑے ہین کہ
پسند تھے حضرت کو ؛ ع ؛ (وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاغْتَسَلَ وَبَکَّرَ وَابْتَکَرَ
وَمَشٰی وَلَمْ یَرْکَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ یَلْغُ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ عَمَلُ سَنَۃٍ اَجْرُ صِیَامِہَا وَقِیَامِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)
اور روایت ہی اوس بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہلاوے دن جمعہ کے اور نہاوے آپ اور سویرے
جاوے اور اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے اور سوار نہو اور نزدیک ہو امام سے اور سنے خطبہ اور نہ کہے بیہودہ بات ہوگا واسطے اسکے
بدلے ہر قدم کے عمل برس روز کا ثواب روزے اسکے کا اور قیام اسکے کا یعنی ہر قدم پر ثواب ہی ایک برس کے روزون کا اور
قیام راتون اسکی کا لکھا جاتا ہی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف نہلاوے یعنی اپنی عورت کو مراد یہ ہی کہ

صحبت کرے بیوی سے اور باعث اُسکے غسل کا ہو یا مراد یہ ہو کہ دہلاوے کپڑے اپنے یا سر دھووے خطمی وغیرہ سے اور صحبت کرنی جمعہ کو بہتر اسلیے ہوئی کہ اس سے خطرہ زنا کا دل میں نہیں آتا اور حضور نماز میں خوب ہوتا ہو اور لم یرکب کی قید کا فائدہ یہ ہو کہ تمام راہ پیادہ سے چلے بالکل سوار نہو یہ تاکیداً فرمایا کہ لفظ مشی عام تھا خواہ تمام راہ پیادہ چلے یا تھوڑی دور پھر سوار ہولے ۞ ع ۞ ومولانا ۞ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ) اور روایت ہو عبداللہ بن سلام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قباحت اوپر ایک تمہارے کے اگر مقدور ہو یہ کہ بناوے دو کپڑے واسطے دن جمعہ کے سوائے کپڑے کاروبار اپنے کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی مالک نے یحییٰ بن سعید سے ف کپڑے کاروبار کے یعنی جو کپڑے ہمیشہ گھر میں پہنے رہتا ہو کہ اُس سے کاروبار گھر کا بھی کرتا ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کپڑے جمعہ اور عید کے لیے بنا رکھے منافی زہد کے نہیں چنانچہ حضرت کے بھی دو کپڑے تھے کہ خاص جمعہ ہی کو پہنتے تھے ۞ ع ۞ (وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ دَخَلَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہو سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہو وقت خطبہ کے اور نزدیک ہو امام سے پس تحقیق آدمی ہمیشہ دور رہتا ہو یعنی بھلائیوں کی جگہوں سے بلا عذر یہانتک کہ پیچھے رہیگا بیچ داخل ہونے بہشت کے اگرچہ داخل ہو بہشت میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اسمیں رغبت دلائی اسپر کہ طلب کرے اعلیٰ امور اور ارادہ نکرے ادنے اُنکے کا بیت ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق ۞ باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہو معاذ بن انس جہنی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پھلانگے لوگوں کی گردنوں پرسے دن جمعہ کے بنایا جاویگا پل طرف دوزخ کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو ف کہا سید نے کہ لفظ عن ابیہ از راہ سہو کے کہا ہو اسلیے کہ انس باپ معاذ کے کو نہ روایت ہو اور نہ صحبت ہو بلکہ صواب عن سہل بن معاذ عن ابیہ ہو جیسے کہ ترمذی میں ہو اور بنایا جاویگا پل اُسکو بدلہ مثل فعل اُسکے کا ملے گا جیسے اس نے لوگوں کو گذرگاہ اپنا کیا تھا اُسکو بھی گذرگاہ لوگوں کا کرینگے ۞ ع ۞ (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہو معاذ بن انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مارنے سے دن جمعہ کو اُس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف گوٹ مارنا اس نشست کو کہتے ہیں کہ رانیں ملاوے پیٹ سے ساتھ کپڑے کے یا ہاتھ کے اس طرح کے بیٹھنے سے منع فرمایا اسلیے کہ نیند آجاتی ہو پس خطبہ نہیں سن سکتا اور قریب ہو کہ وضو ٹوٹ جاوے یعنی اکثر گر پڑتا ہو پہلو پر پس ٹوٹ جاتا ہو وضو ۞ ع ۞ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اونگھے ایک تمہارا دن جمعہ کے پس چاہیے کہ بدل ڈالے وہ جگہ اپنی یعنی جس جا بیٹھا ہو وہاں سے سرک کر اور جگہ ہو بیٹھے کہ اس سے غلبہ نیند کا کم ہو جائے گا روایت کی یہ ترمذی نے

## الفصل الثالث فصل تیسری

(عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ قِيْلَ لِنَافِعٍ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہو نافع سے کہ کہا سنا میں نے ابن عمر سے کہتے تھے منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اُٹھاوے

کوئی کسی کو جگہ اسکی سے اور بیٹھ جاوے اسمین کہا گیا واسطے نافع کے کہ یہ منع جمعہ مین ہی کہا جمعہ مین ہی اور سواے جمعہ مین روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف یہ بات منع ہی اسلیئے کہ ایذا ہوتی ہی مسلمان کو پس اسمین جمعہ اور غیر جمعہ برابر ہی ۔ ع (وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحضر الجمعۃ ثلاثۃ نفر فرجل حضرہا بلغو فذالک حظہ منہا ورجل حضرہا بدعاء فھو رجل دعا اللہ ان شاء
اعطاہ وان شاء منعہ ورجل حضرہا بانصات وسکوت ولم یتخط رقبۃ مسلم ولم یؤذ احدا فھی کفارۃ الی الجمعۃ التی تلیہا وزیادۃ ثلثۃ ایام
وذلک بان اللہ یقول من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے حاضر ہوتے ہین جمعہ مین تین طرح کے شخص ایک شخص حاضر ہوتا ہی ساتھ بیفائدہ کلام کرنے کے یا فعل باطل کے یعنی حالت
خطبہ کی مین پس وہ نصیبہ اسکا ہی حاضر ہونے جمعہ سے یعنی ثواب جمعہ سے محروم ہی اور وبال لغو کا نصیبہ اسکا ہی اور ایک شخص حاضر
ہوتا ہی جمعہ مین واسطے دعا کے یعنی مشغول دعا مین رہتا ہی حالت خطبہ کی مین حتی کہ باز رکھے دعا اصل خطبہ کے سننے سے یا کمال اسکے
سے پس وہ ایک شخص ہی کہ دعا مانگی اللہ سے اگر چاہے دے اسکو یعنی بسبب وسعت کرم اپنے کے اور اگر چاہے نہ دے اسکو اور ایک
شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ مین ساتھ چپ رہنے کے یعنی خطبہ سننے کے لیے جب ہوا نزدیک اور ساتھ چپ رہنے کے یعنی جب ہوا دور اور نہ
پھلانگی گردن مسلمان کی اور نہ ایذا دی کسی کو پس وہ جمعہ کفارہ ہی اس جمعہ تک کہ متصل ہی اسکے یعنی پہلا جمعہ اور تین دن زیادہ اور یہ
بسبب اسکے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی جو شخص کہ کرے ایک نیکی پس واسطے اسکے ہی دس برابر اسکے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف اور اگر
چاہے نہ دے اسکو یعنی بہ سبب سزا اس فعل بد کے کہ باز رہا سننے خطبے کے سے بسبب کرنے دعا کے اور یہ مکروہ ہی ہمارے نزدیک اور حرام ہی
اوروں کے نزدیک اور ایک نسخہ مین لفظ یلغو ساتھ صیغہ مضارع کے آیا ہی لیکن صحیح بلغو ہی کہ مطابق ہی ساتھ فقرون آئندہ کے اور نہ ایذا دی
کسی کو مانند اٹھا دینے کے جگہ اسکی سے یا بیٹھنے کے بعض اعضا اسکے پر یا مصلے اسکے پر بغیر مرضی اسکی کے یا لہسن پیاز کی بو سے ۔ ع ۔
(وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تکلم یوم الجمعۃ والامام یخطب فھو کمثل الحمار یحمل اسفارا والذی یقول
لہ انصت لیس لہ جمعۃ رواہ احمد) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کلام کرے دن جمعہ
کے اس حال مین کہ امام خطبہ پڑھتا ہو پس وہ مانند گدھے کے ہی اٹھاتا ہی کتابین اور وہ شخص کہ کہے واسطے اسکے کہ چپ رہ نہین واسطے
اسکے ثواب جمعہ کا روایت کی یہ احمد نے ف مانند گدھے کے ہی یعنی حال اسکا مانند حال گدھے کے ہی کہ اٹھاتا ہی کتابین اپنی پیٹھ
پر یہ کنایہ ہی عالم بے عمل سے اور نہ فائدہ اٹھانے سے ساتھ علم کے باوجود رنج و مشقت اٹھانے کے حاصل کرنے اسکے مین
اور جو اس بولنے والے کو کہے چپ رہ نہین اسکا ثواب جمعہ کا بسبب صادر ہونے لغو کے اس سے کہ وہ منع ہی جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ
کی مین گذرا اور یہ جو آیا ہی کہ ایک اعرابی نے عرض کیا حضرت سے دن جمعہ کے حالت خطبہ مین کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال اور بھوکی
آل عیال پس دعا کر واسطے ہمارے لیے پس اٹھائے حضرت نے ہاتھ اپنے اور دعا کی اور اور بعضی روایتون سے کلام کرنا حضرت
کا حالت خطبہ مین ثابت ہوا ہی پس احتمال ہی کہ وہ پہلے شروع خطبہ کے یا بعد فراغ کے ہوا اور احتمال اسکے نسخ کا بھی ہی یا خصائص حضرت
کے سے ہو ۔ ع ۔ (وعن عبید بن السباق مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جمعۃ من الجمع یا معشر المسلمین ان
ہذا یوم جعلہ اللہ عیدا فاغتسلوا ومن کان عندہ طیب فلا یضرہ ان یمس منہ وعلیکم بالسواک رواہ مالک ورواہ ابن ماجۃ عنہ وہو
عن ابن عباس متصلا) اور روایت ہی عبید بن سباق سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک جمعہ کے

جمعون مین سے ایک گروہ مسلمانون کے تحقیق یہ دن ہی کہ ٹھہرایا اسکو اللہ نے عید پس نہاؤ اور جو شخص کہ ہو اُسکے پاس خوشبو پس نہین ضرر کرنا اُسکو یہ کہ لگا دیوے اُسمین سے اور لازم ہی تمکو کہ استعمال کرو مسواک کا روایت کی یہ مالک نے اور روایت کی ابن ماجہ نے عبید سے اور اُسنے نقل کی ابن عباس سے متصل ف عید یعنی دن خوشی اور زینت کرنے کا واسطے فقرا اور مساکین کے اور اولیا اور صالحین کے اور نہاؤ یعنی خوب طہارت اور ستھرائی حاصل کرو اور خوشبو یعنی خوشبو مردانی کہ جسمین خوشبو ہووے اور رنگ نہو یعنی مانند عطر وغیرہ کے اور کہا ابن حجر نے کہ افضل خوشبو ہی مشک کی کہ اُسمین گلاب ملا ہو اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر استعمال خوشبوے مشک کا کرتے تھے اور نہین ضرر کرتا اگر کہا جاوے کہ یہ وہان بولتے ہین جہان گمان گناہ کا ہوتا ہی اور خوشبو لگانی خصوصًا دن جمعہ کے سنت موکدہ ہی پس کیا معنی اس عبارت کے جواب یہ کہ بعضے مسلمان مرد تو ہم کرتے تھے یہ کہ خوشبو لگانی عادت عورتون کی ہی پس نفی کی گناہ کی جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلا جناح علیہ ان یطوف بہما باوجودیکہ طواف یعنی سعی صفا و مروہ کی واجب ہی یا رکن ہی اور لازم ہی تمکو کہ استعمال کرو مسواک کا دن جمعہ کے خصوصًا نزدیک وضو اور غسل کے ؏ (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَنْ یَّغْتَسِلُوْا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلْیَمَسَّ اَحَدُہُمْ مِنْ طِیْبِ اَہْلِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَالْمَاءُ لَہٗ طِیْبٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ) اور روایت ہی برا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہی مسلمانون پر یہ کہ نہاوین دن جمعہ کے اور لگاوے ایک اُنکا خوشبو اہل اپنی کی سے پس اگر نپاوے پس پانی واسطے اُسکے خوشبو ہی روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہی ف خوشبو اہل اپنی کی سے یہ اسلیے کہا کہ عورتین اکثر خوشبو رکھتی ہین گویا یہ اشارہ ہی اس پر کہ اگر اسکے پاس خوشبو نہو بیوی سے مانگ لے مگر خوشبو زنانی نہو یعنے ایسی نہو کہ رنگ رکھتی ہو اور پانی خوشبو ہی یعنے اگر خوشبو نہ ملے پانی سے نہالے کہ پانی بمنزلہ خوشبو کے ہی اسلیے کہ سبب ستھرائی کا ہی اور بدبو اُس سے جاتی رہتی ہی اور یہ حدیث اور اوپر کی حدیث موید ہی مذہب امام مالک کی کہ اُنکے نزدیک غسل جمعہ کا واجب ہی لیکن حمل کیا ہی اُسکو جمہور نے اوپر سنت موکدہ ہونے کے اسلیے کہ اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ واجب نہین اور کہا ہی علما نے کہ ترک کرنا اُسکا مکروہ ہی ؏ ح ﴿باب الخطبۃ والصلوٰۃ﴾ یہ باب ہی بیچ بیان خطبہ کے اور نماز جمعہ کے ف خطبہ کہتے ہین اُس کلام کو کہ خطاب کیا جاتا ہی ساتھ اُسکے اور شرع مین خطبہ کہتے ہین ایک کلام کو کہ مشتمل ہو اوپر ذکر اور شہادتین اور درود اور نصیحت کے اور خطبہ شرط اور فرض ہی نماز جمعہ مین اور ادنے مقدار فرض کی امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ ہی اور منقول حضرت سے خطبہ طویل ہی پس وہ واجب ہو یا سنت نہ شرط کہ بغیر اُسکے نماز درست نہو اور صاحبین کہتے ہین کہ ضرور ہی ذکر طویل کہ اُسکو خطبہ کہتے ہین عرف مین اور تسبیح اور تحمید کو خطبہ نہین کہتے اور شافعی کہتے ہین جائز نہین جب تک کہ نہ پڑھے دو خطبے اور دلیلین سبھون کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ؏ ح ﴿الفصل الاول﴾ فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْجُمُعَۃَ حِیْنَ تَمِیْلُ الشَّمْسُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے جمعہ کی جسوقت کہ ڈھلتا آفتاب روایت کی یہ بخاری نے ف جب بہت سردی ہوتی تو دوپہر ڈھلتے ہی پڑھتے اور بہت گرمی مین ٹھنڈے وقت پڑھتے جیسا کہ اور حدیث انس کی مین آگے آتا ہی ؏ ح (وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا کُنَّا نَقِیْلُ وَلَا نَتَغَدّٰی اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا نہ تھے ہم قیلولہ کرتے اور نہ کھاتے کھانا اول روز کا مگر بعد پڑھنے نماز جمعہ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قیلولہ کہتے ہین استراحت کرنے کو دوپہر مین خواہ سو رہے یا نہ سووے اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ سویرے جاتے تھے نماز جمعہ کے لیے قیلولہ اور کھانے مین نہ مشغول ہو جاتے تھے بلکہ

بعد نماز کے یہ کام کرتے تھے ۔ع ۔ (وعن انسٍ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد البرد بکر بالصلوٰۃ واذا اشتد الحر ابرد بالصلوٰۃ
یعنی الجمعۃ رواہ البخاری) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی سویرے پڑھتے نماز اور
جب شدت ہوتی گرمی کی دیر کر پڑھتے نماز یعنی جمعہ کی روایت کی یہ بخاری نے (وعن السائب بن یزید قال کان النداء یوم الجمعۃ اولہ
اذا جلس الامام علی المنبر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثالث علی الزوراء
رواہ البخاری) اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ کہا تھی اذان دن جمعہ کے اول اُس اذان کی جسوقت کہ بیٹھتا امام منبر پر بیچ زمانے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابی بکر اور عمر کے پس جب خلیفہ ہوئے حضرت عثمان اور بہت ہوئے لوگ زیادہ کی اذان تیسری
اوپر زوراء کے روایت کی یہ بخاری نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین سنت یہ تھی کہ جب حضرت تشریف لاتے
اور منبر پر بیٹھتے تو اذان کہی جاتی اور اذان اول کہ بعد آنے وقت کے کہتے ہین نتھی اور اسی طرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے
مین رہا جب حضرت عثمانؓ نے بہتات لوگون کی دیکھی اور دیکھا کہ حضرت کے زمانہ مین لوگ کم تھے اور قریب قریب رہتے تھے مسجد سے اور
اکثر خدمت بابرکت مین حاضر رہتے تھے اور اب لوگ دور دور رہتے ہین مسجد سے اور اپنے کاروبار مین مشغول رہتے ہین مناسب جانا کہ
جب وقت آوے نماز کا اذان کہی جاوے تا لوگ دور کے بھی آوین اور خطبہ مین حاضر ہون پس مراد تیسری اذان سے یہی اذان اول ہے
اسکو تیسری اذان کہا اگرچہ باعتبار وقوع کے اول ہے اسلیے کہ تیسری ہے اُن دو اذانون کی کہ حضرت کے زمانہ مین تھین یعنے پہلی اذان
خطبہ کے وقت کی ہوتی اور دوسری اذان تکبیر ہوتی اور تیسری یہ ہوئی جو اول کہی جاتی ہے پس یہ اذان حضرت عثمان نے مقرر کی وہ بھی سنت
ہوئی بدعت نہین اسلیے کہ فعل خلفاے راشدین کا بھی سنت ہے اور وقت پڑھنے سنتون کے جو ایک اور اذان کہتے ہین یہ نہ حضرت کے
زمانہ مین تھی نہ صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے زمانہ مین تھی نہ تابعین کے زمانہ مین اور نہ اُس پر عمل ہے اکثر اسلام کے شہرون مین
معلوم نہین کہ کس نے یہ نکالی ہے اور لکھا ہے علما نے کہ جب پہلی اذان ہو جمعہ کی تو بیع کرنی حرام ہوتی ہے اور سعی کرنی یعنی جلدی جانا اور حاضر
ہونا نماز مین واجب ہوتا ہے اور زوراء نام ایک جگہہ کا ہے بیچ بازار مدینہ کے ۔ح ۔ (وعن جابر بن سمرۃ قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرأ القران ویذکر الناس فکانت صلوتہ قصدا وخطبتہ قصدا رواہ مسلم) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا
تھے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے بیٹھتے تھے درمیان دونون کے پڑھتے تھے یعنی خطبون مین قرآن اور نصیحت کرتے تھے
لوگون کو اور ذکر کرتے اُن چیزون کا کہ باعث خوف اور امید کی ہین پس تھی نماز اُنکی اوسط درجے کی اور خطبہ اُنکا اوسط یعنے نہ بہت دراز
نہ بہت کوتاہ روایت کی یہ مسلم نے ف بیٹھے درمیان دونون خطبون کے اسقدر کہ قرار پکڑتا ہر عضو اپنی جگہہ پر اور صحت کو نہین پہونچی دعا
کرنی حضرت سے اس جلسہ مین اور یہ جلسہ سنت ہے نہ واجب ۔ح ۔ (وعن عمار قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان
طول صلوۃ الرجل وقصر خطبتہ مئنۃ من فقہہ فاطیلوا الصلوۃ واقصروا الخطبۃ وان من البیان سحرا رواہ مسلم) اور روایت ہے عمار سے کہ کہا
سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق لنبی پڑھنی نماز اور کوتاہ کرنا خطبہ کا یہ علامت ہے دانائی آدمی کی پس دراز کرو نماز
اور کوتاہ کرو خطبہ اسلیے کہ تحقیق بعضا بیان سحر ہے روایت کی یہ مسلم نے ف خطبہ کی حالت مین توجہ ہوتی ہے خلق کی طرف اور حالت نماز
مین خداوند حقیقی کی طرف پس علامت دانائی کی ہے کہ جس مین توجہ رب کی طرف ہو اُسکو دراز کرے اور جس مین توجہ خلق کی طرف ہو اُسکو
کوتاہ کرے اور مراد طول سے یہ ہے کہ موافق سنت کے ہو نہ کم اُس سے اور نہ دراز تاکہ موافقت ہو جاوے اس حدیث مین اور

اوپر کی حدیث مین اور بعضا بیان سحر ہو گویا یہ دلیلین ہین کوتاہی خطبہ کی یعنی خطبہ چاہیے کہ ساتھ الفاظ مختصر اور معانی بہت کے ہو اسلیے
کہ بیان کو تاثیر عظیم ہو دلون مین کہ مائل کر دیتا ہو ایک جانب جیسے کہ سحر کو تاثیر ہو پس اسمین تعریف بھی ہو بیان کی اور مذمت بھی یعنی اگر
حق کی طرف پھیرے اچھا ہو اور اگر باطل کی طرف پھیرے برا ہو ؛ ع ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ
احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ
وَالْوُسْطٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو جابر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ فرماتے یعنے جمعہ کا یا اور کوئی خطبہ سرخ ہو جاتین
آنکھین اُنکی اور بلند ہوتی آواز اُنکی اور سخت ہوتا غصہ اُنکا یہانتک کہ گویا ڈرانے والے ہین لشکر سے کہ کہتا ہو وہ ڈرانے والا صبح کو لوٹیگا
تمکو لشکر اور شام کو لوٹیگا یعنے نزدیک ہو کہ وقت صبح مین اور وقت شام مین لشکر تمپر آوے اور لوٹے اور فرماتے حضرت کہ بھیجا گیا ہون
مین ساتھ قیامت کے مانند ان دو کے اور ملاتے دو انگلیون اپنی کو یعنی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی روایت کی یہ مسلم نے **ف**
سرخ ہوتین آنکھین حضرت کی بسبب تجلی کرنے انوار جلال جبار اعلے کے اور بسبب دیکھنے تقصیرات امت مرحومہ کے اور بلند ہوتی آواز
بسبب اُترنے غم کے یا اسلیے کہ لوگون کے کانون مین آواز پہونچے اور تاثیر کرے اُنکے دلون مین اور سخت ہوتا غضب بسبب افعال امت کے
پس حاصل یہ کہ جیسے ڈرانے والا بلند کرتا ہو آواز اور سرخ کرتا ہو آنکھین اور سخت غصہ ہوتا ہو لوگون کے تغافل پر ایسے ہی حال حضرت کا تھا
وقت خطبہ کے بسبب غفلت امت کے اور آخر جملہ کا حاصل یہ ہو کہ جیسے بیچ کی انگلی تھوڑی سی بڑھی ہوئی ہو شہادت کی انگلی سے ایسے ہی
مین آگے آیا ہون قیامت کے اور قیامت متصل ہو مجھسے اور جلد آنے والی ہو پیچھے میرے ؛ ع ح ؛ (وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہو یعلی بن امیہ سے کہ کہا سنا مین نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے منبر پر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس آیت مین بیان سوال
جواب دوزخیون اور مالک کا ہو کہ روز قیامت کے دوزخی پکارینگے مالک کو کہ داروغہ دوزخ کا ہو اے مالک پروردگار سے عرض کر کہ ہمین
مار ڈالے تا ہم اس عذاب سے خلاص ہون جواب اس کا آگے مذکور ہو کہ مالک کہیگا انکم ماکثون یعنی یہ آرزوئین تمہاری باطل ہین تم ٹھہرنے
والے ہو آگ مین کہ ہمیشہ رہوگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے تھے ڈرانے کے لیے ؛ ع ؛ (وَعَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ
بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ) اور روایت ہو ام ہشام بیٹی حارثہ بیٹے نعمان کے سے کہ کہا نہین سیکھی مین نے سورۃ ق والقرآن المجید مگر زبان رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی سے کہ پڑھتے تھے یہ صورت ہر جمعہ مین منبر پر جب خطبہ پڑھتے لوگون کے آگے روایت کی یہ مسلم نے **ف** ساری سورۃ
قاف پڑھنی حضرت سے خطبہ مین ثابت نہین ہوئی پس ظاہر یہ ہو کہ ہر جمعہ مین بعض سورۃ پڑھتے ہونگے یعنی تھوڑی کسی مین تھوڑی
کسی مین پس ساری سورت اُنھون نے یاد کی تمام جمعون مین واللہ اعلم ؛ ع ؛ (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو عمرو بن حریث سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے خطبہ فرمایا اور تھی حضرت کے سر مبارک پر پگڑی سیاہ تحقیق چھوڑے تھے دونون سرے اُسکے درمیان دونون مونڈھون اپنے کے
دن جمعہ کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** حدیث ضعیف مین آیا ہو کہ نماز پڑھنی عمامہ سے بہتر ہو ستر نمازون سے کہ بغیر عمامہ کے ہون
اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ زینت کا کپڑا پہننا دن جمعہ کے اور عمامہ سیاہ باندھنا اور لگانا دونون سرون پگڑی کا

درمیان مونڈھون کے سنت لٹکانی تھی اور میرک نے کہا کہ یہ خطبہ حضرت کے مرض موت مین تھا اور کہا زیلعی نے کہ سنت ہو پہننا سیاہ کپڑے کا اور صاحب مدخل نے لکھا ہو کہ حضرت کا عمامہ سات ہاتھ کا تھا اور نقل کیا ہو سیوطی نے باندھنا عمامہ سیاہ کا بہت صحابہ اور تابعین سے اُنہین سے انس بن مالک ہین اور عمار بن یاسر اور معاویہ اور ابو درداء اور براء اور عبدالرحمن بن عوف اور واثلہ اور سعید بن مسیب اور حسن بصری اور سعید بن جبیر اور سوا اُنکے اور بھی ہین اور لکھا ہو نووی نے کہ جائز ہو باندھنا عمامہ کا ساتھ چھوڑنے شملہ کے اور بغیر چھوڑنے اُسکے کے اور نہین کراہت بیچ کسی کے اُن دونون مین سے * ع * (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَخْطُبُ اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ وَلْیَتَجَوَّزْ فِیْھِمَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہو جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حالت مین کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے جبکہ آوے ایک تمہارا دن جمعہ کے اور امام خطبہ پڑھتا ہو پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین اور ہلکی پڑھے روایت کی یہ مسلم نے ف شافعیہ نے حمل کیا ہو اُسکو تحیۃ المسجد پر کہ اُنکے نزدیک واجب ہو اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور ایسے ہی امام احمد کے نزدیک بھی اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑتے ہین وہ اوپر تاکید وجوب اُسکے کے کہ وقت خطبہ کے بھی اُسکا حکم فرمایا اور نزدیک حنفیہ کے جبکہ تحیۃ المسجد بیچ غیر وقت خطبہ کے واجب نہین تو وقت خطبہ کے بطریق اولی نہوا اور یہی ہو مذہب مالک اور سفیان ثوری کا اور اسی پر ہین جمہور صحابہ اور تابعین کذا قال النووی اور تاویل اس حدیث کی اُنکے نزدیک یہ ہو کہ مراد خطبہ سے ارادہ خطبہ کا ہو یعنی امام خطبہ پڑھا چاہتا ہو نہ یہ کہ بالفعل پڑھتا ہو یہ تاویل کرتے ہین بسبب قرینون اور حدیثون صحیحہ کے کہ دلالت کہ دلالت کرتی ہین اوپر حرمت نماز کے بیچ وقت خطبہ کے چنانچہ آیا ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے امام پس نہین درست نماز اور نہ کلام اور حضرت علی اور ابن عمر سے آیا ہو کہ وہ مکروہ رکھتے تھے نماز اور کلام کو بعد نکلنے امام کے پس قول صحابی کا بھی حجت ہو اور واجب ہو تقلید اُسکی ہمارے نزدیک اگر منافی نہو اُسکے کوئی اور چیز سنت سے اور یہ جو صحیحین مین حدیث جابر سے ساتھ طرق متعددہ کے آیا ہو کہ ایک شخص مسجد مین آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے پس فرمایا حضرت نے کہ آیا نماز پڑھی ہو تونے اے فلانے اُسنے کہا نہین پڑھی مین نے فرمایا پڑھ دو رکعت اور ہلکی پڑھ تاویل اُسکی یہ کی ہو کہ یہ واقعہ پہلے منع ہونے نماز سے وقت خطبہ کے تھا یا یہ مخصوص اُسی شخص کو تھا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ قضیہ پہلے شروع کرنے خطبہ کے تھا اور شیخ ابن الہمام نے لکھا ہو کہ معارضہ اس حدیث کا ساتھ اور حدیثون کے لازم نہین آتا شاید کہ آنحضرت نے موقوف کیا ہو خطبہ یہان تک کہ فارغ ہوا ہو وہ شخص نماز سے بلکہ واقع مین یون ہی ہو چنانچہ دارقطنی نے روایت کیا ہو کہ فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کرو دو رکعت پھر آنحضرت چپ رہے خطبہ سے یہانتک کہ فارغ ہوا وہ نماز سے * ح ع م (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصَّلٰوۃِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ پائی ایک رکعت نماز سے ساتھ امام کے پس پائی اُسنے نماز روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حکم عام ہو سب نمازون کے لیے خصوصیت جمعہ کی نہین چنانچہ بیچ باب ما علی الماموم کے بھی ایک حدیث اسی مضمون کی گذر چکی ہو من ادرک رکعۃ فقد ادرک الصلوٰۃ اور شرح اُسکی بھی وہان بیان ہو چکی ہو ولیکن شافعیہ نے مقید کیا ہو اُسکو ساتھ جمعہ کے بقرینہ حدیث آیندہ کے بیچ اخیر باب کے اور ہدایہ مین لکھا ہو کہ جو کوئی پاوے امام کو دن جمعہ کے ادا کیے ساتھ اُسکے جو ہاتھ لگے اور بنا کرے اُس پر جمعہ کو دلیل اُسکی یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاقضوا یعنی جو کچھ پاؤ ساتھ امام کے ادا کرو اور جو رہ جاوے پورا کرو اُسکو پس اگر پاوے امام کو التحیات مین یا سجود سہو مین بنا کرے اُس پر

جمعہ کو نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے اور امام محمد کہتے ہین کہ اگر پاوے ساتھ امام کے اکثر دوسری رکعت کا بنا کرے اُس پر جمعہ اور اگر کم پاوے
بنا کرے اُس پر ظہر کو انتہی اور مراد اکثر رکعت دوسری کے پانی سے پایا اُسکا رکوع مین ہو یعنی اگر رکوع مین بھی ملا تو اکثر پایا اور بعد سر اُٹھانے کے
اکثر رہا اور شیخ ابن الہمام نے کہا ہو کہ شیخین کی دلیل یہی حدیث مطلق ہو ع ح الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ کَانَ یَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی یَفْرُغَ اَرَاہُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ ثُمَّ یَجْلِسُ وَلَا یَتَکَلَّمُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دو خطبہ تھے بیٹھتے جب چڑھتے منبر پر یہان تک کہ فارغ
ہوتا کہا راوی نے گمان کرتا ہون کہ کہا ابن عمر نے یہانتک کہ فارغ ہوتا موذن پھر اُٹھتے پس خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے اور نہ کلام کرتے پھر کھڑے
ہوتے پس خطبہ پڑھتے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف جب چڑھتے منبر پر کہا ہو علما نے کہ مستحب ہو خطبہ پڑھنا منبر پر اور پھر بیٹھنے یعنی
تھوڑی سے دیر کہا ابن حجر نے کہ اولی یہ ہو کہ بقدر سورۃ اخلاص کے بیٹھے اور نہ کلام کرتے یعنی نہ دعا کرتے اور نہ اور کچھ پڑھتے اور پھر کھڑے
ہوتے پس خطبہ پڑھتے شرح منیہ مین لکھا ہو کہ اشد مکروہ ہو تعریف کرنی بادشاہون کی ساتھ اُس چیز کے کہ نہو اُنمین اسلیے کہ اسمین ملانا عبادت
کا ساتھ گناہ کے یعنی جھوٹ کے ہوتا ہو انتہی اور کہا ہو بعضے اماموں ہمارے نے کہ جو کوئی کہے ہمارے زمانے کے بادشاہ کو عادل کافر
ہوتا ہو ع ح ف یہ جو حدیث مین آیا ہو کہ دونون خطبون کے درمیان کے جلسہ مین حضرت کلام نہ کرتے تھے اُس کلام نہ کرنے کی
شرح حضرت شیخ نے تو یہی لکھی ہو جو کہ فائدہ مین مذکور ہوئی اور ملا علی نے شرح طیبی سے نقل کیا ہو کہ اولی ہو پڑھنا قرآن کا واسطے روایت
ابن حبان کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے بیچ بیٹھنے اپنے کے کتاب اللہ اور کہا بعضون نے کہ اولی پڑھنا سورۃ اخلاص کا ہو
انتہی پس حضرت شیخ کو شاید یہ روایت نہ پہونچی ہو گی واللہ اعلم (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰی
عَلَی الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاہُ بِوُجُوْہِنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ وَہُوَ ضَعِیْفٌ ذَاہِبُ الْحَدِیْثِ) اور روایت ہو
عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے منبر پر سامنے کرتے ہم اُنکے مُنھ اپنے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
ہو کہ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث محمد بن فضل کی سے اور وہ ضعیف ہو بھلکڑ حدیث کا ف اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہو لوگون کو یہ
کہ مُنھ خطیب کی طرف کرکے بیٹھین خطبہ سننے کے لیے اور خطیب بھی اُنکی طرف مُنھ کرے اور جب خطیب منبر پر بیٹھے تو سلام نہ کرے اگون
ہمارے نزدیک خلاف ہو اسمین شافعی اور احمد کا ع الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ یَجْلِسُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاَکَ اَنَّہٗ کَانَ یَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ کَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰہِ صَلَّیْتُ مَعَہٗ اَکْثَرَ مِنْ اَلْفَیْ
صَلٰوۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہو جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے کھڑے ہوکر پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ
فرماتے کھڑے پس جو شخص کہ خبر دے تجھکو یہ کہ تحقیق وہ خطبہ فرماتے بیٹھکر پس تحقیق وہ شخص جھوٹا ہو پس قسم ہو اللہ کی نماز پڑھی مین نے ساتھ
حضرت کے زیادہ دو ہزار نمازون سے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے نماز جمعہ اور اور نمازین زیادہ دو ہزار سے پڑھین پس فقط دو ہزار
نمازین جمعہ ہی کی مراد نہین اسلیے کہ اول جمعہ بعد آنے کے مدینہ مین پڑھا اور مدت اقامت کی مدینہ مین دس برس ہوئی پس دو ہزار
جمعون کے ہوتے ہین اور مقصود جابر کا بیان کرنا کثرت صحبت کا ہو ساتھ حضرت کے اور شرح منیہ مین لکھا ہو کہ جو شہر فتح ہو ساتھ تلوار کے
مانند مکہ کے اُسمین خطبہ پڑھے ساتھ تلوار کے اور جس شہر کے لوگ بخوشی مسلمان ہون مانند مدینہ کے اُسمین خطبہ بغیر تلوار کے پڑھے اور بنایہ
مین لکھا ہو کہ خطبہ دوسرا بہ نسبت پہلے خطبہ کے کم پکار کر پڑھے ع (وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَکَمِ

يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے یہ کہ وہ داخل ہوئے مسجد مین اور عبدالرحمن بن ام الحکم کہ بنی امیہ سے تھا خطبہ پڑھتا تھا بیٹھے ہوئے پس کہا ابن عجرہ نے دیکھو طرف اس خبیث کے کہ خطبہ پڑھتا ہی بیٹھے ہوئے حالانکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جسوقت دیکھتے ہین سوداگری یا کھیل دوڑتے ہین طرف اُسکے اور چھوڑتے ہین تجکو کھڑے ہوئے یعنی خطبہ مین روایت کی یہ مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے کہ ناگاہ قافلہ شام سے آیا اور ایام قحط کے تھے مدینہ والون پر بڑی تکلیف تھی پس صحابہ بے طاقت ہوئے اور دیکھنے قافلہ کے لیے باہر گئے مگر بارہ صحابی نہ گئے پس آیت مذکورہ اُتری اُسمین جو ہی کہ چھوڑتے ہین تجھکو کھڑے ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کھڑے ہوکے خطبہ پڑھتے تھے اور کھڑے ہوکر خطبہ پڑھنا شرط ہی خطبہ کی امام شافعی کے نزدیک اور ہمارے نزدیک سنت ہی شرطون صحت ادا جمعہ کی سے ایک تو وقت ہی پس وہ بعد وقت کے صحیح نہین بخلاف اور نمازون کے اور وقت اُسکا وقت ظہر کا ہی اجماعًا پس نہین جائز ہی پہلے زوال کے مگر امام احمد بن حنبل کے نزدیک درست ہی اور نہین جائز بعد داخل ہونے وقت عصر کے بھی مگر امام مالک کے نزدیک جائز ہی اور شرط خطبہ کی بھی یہی ہی کہ وقت مین ہو پہلے وقت کے نہین جائز اور یہ کہ ہو روبرو جماعت کے یعنے اگر گھر مین پڑھ آوے تو نہین درست اور اس حدیث مین دلیل ہی اس پر کہ جائز ہی غصہ اور سختی کرنی اُس پر کہ ارتکاب کرے حرام کا یا مکروہ کا اسلیے کہ ارتکاب کرنا خلاف اُس چیز کا کہ مداومت کی اُسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی ہی خبث باطن کی ۞ ع (وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ اَنَّهٗ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سے کہ اُنھون نے دیکھا بشر بیٹے مروان کے کو منبر پر اُٹھاتا تھا دونون ہاتھ اپنے یعنے وقت خطبہ کے جیسا کہ طریق واعظین کا ہی پس کہا عمارہ نے بُرا کرے اللہ تعالیٰ اُن دونون ہاتھون کا تحقیق دیکھا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ زیادہ کرتے اُس پر کہ اشارہ کرین ساتھ ہاتھ اپنے کے اسطرح اور اشارہ کیا عمارہ نے ساتھ انگلی شہادت اپنی کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی وقت خطبہ کے اشارہ ایک انگلی سے کرتے تھے واسطے خطاب کرنیکے لوگون کو اور واسطے رغبت دلانے کے اُنکو اوپر سننے خطبہ کے اور تامل کرنے کے اُسمین ۞ ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اِجْلِسُوْا فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا جب بیٹھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم دن جمعہ کے منبر پر فرمایا صحابہ کو بیٹھ جاؤ پس سنا یہ ابن مسعود نے پس بیٹھ گئے اوپر دروازے مسجد کے پس دیکھا اُنکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ آؤ ای عبداللہ بن مسعود روایت کی یہ ابو داؤد نے ف کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اس پر کہ جائز ہی کلام کرنا منبر پر انتہی اور ہمارے نزدیک مکروہ ہی خطیب کو کلام کرنا حالت خطبہ مین جبکہ نہو کلام امر بالمعروف کہا ابن حجر نے کہ ظاہر یہ ہی کہ حضرت نے دیکھا کسیکو حاضرین مین سے کہ کھڑا ہوا نماز پڑھنے کے لیے پس حکم کیا اُسکو بیٹھنے کا واسطے حرام ہونے نماز کے بوقت بیٹھنے امام کے منبر پر سب علما کے نزدیک ۞ ع ۞ (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا اَوْ قَالَ الظُّهْرَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے جمعہ کی ایک رکعت پس چاہیے کہ ملاوے ساتھ اُسکے دوسری رکعت اور جو شخص کہ نہ لین اُسکو دونون رکعت پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت یا فرمایا پڑھے ظہر کو روایت کی یہ دارقطنی

نے **ف** کہا نووی نے کہ یہ حدیث خالی ضعف سے نہین انتہی اور برتقدیر ثبوت اُسکے کے معنی یہ ہین کہ جسکو دو رکعتون مین سے بالکل کچھ ہاتھ نہ لگے تو وہ چار رکعت ظہر کی پڑھ لے اور باقی کلام متعلق اس مقام کا حدیث ابو ہریرہ کی ہین کہ آخر فصل اول ہو گذر چکا ہو ع ح ✦

**باب صلوة الخوف** باب ہی بیچ بیان نماز خوف کے **ف** یعنے اسمین احکام اس نماز کے مذکور ہین کہ پڑھی جاوسے وقت خوف کے کفار سے اور نماز خوف کی ثابت ہو کتاب و سنت سے اور اتفاق ہو اکثر علماء کا اس پر کہ نماز خوف کا حکم بعد انتقال حضرت کے بھی ثابت ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ مخصوص حضرت ہی کے زمانہ مین تھی اور بعضے اماموں کے نزدیک مثل امام مالک کے مخصوص ہو حالت سفر مین اور ہمارے نزدیک جائز ہو سفر مین بھی اور حضر مین بھی اور نماز خوف کی روایت کی گئی ہو کتنی ہی طرح بحسب اختلاف زمان اور مکان کے چنانچہ بعضون نے کہا ہو سولہ طرح پر آئی ہو اور بعضون نے کہا کم اس سے اور بعضون نے کہا زیادہ اس سے پھر اتفاق ہو علما کا اس پر کہ جتنی طرحین آئی ہین صلوة الخوف کی حدیث مین سب معتبر ہین اور اختلاف علما ہین بیچ ترجیح کے ہو کہ کسی نے کسی طرح کو ترجیح دیا ہو اور کسی نے کسی طرح کو چنانچہ امام ابو حنیفہ نے روایت ابن عمر کو ترجیح دیا ہو اور عمل کیا ہو اُس پر کہ ثابت ہو صحاح ستہ مین اور شمنی نے کہا ہو کہ نماز خوف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جگہ پڑھی ہو ذات الرقاع اور بطن نخل اور عسفان اور ذی قرد مین پس اس سے معلوم ہوا کہ نماز خوف کی سفر مین تھی اور فقہا نے جو حضر مین جائز رکھی ہو قیاس کیا ہو اسی پر ع ح ✦ **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَرَوَى نَافِعٌ نَحْوَهُ وَزَادَ فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہو سالم بن عبد اللہ بن عمر سے کہ نقل کی باپ اپنے سے یعنی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا جہاد کیا مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نجد کے پس مقابلہ کیا ہمنے دشمن کا پس صف باندھی ہمنے واسطے اُنکے پس کھڑے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھواتے تھے واسطے ہمارے پس کھڑی ہوئی ایک جماعت ساتھ حضرت کے اور متوجہ ہوئی ایک جماعت طرف دشمن کے اور رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اُن لوگون کے کہ ساتھ تھے حضرت کے اور کیئے دو سجدے پھر پھری جماعت یعنی جنھون نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی تھی جگہ اُس جماعت کے کہ نہین نماز پڑھی تھی اور آئے وہ لوگ کہ نماز نہین پڑھی تھی پس رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اُنکے ایک رکوع اور سجدے کیئے دو سجدے پھر سلام پھیرا پھر کھڑی ہوئی ہر ایک اُنہین سے پس رکوع کیا واسطے ذات اپنی کے ایک رکوع اور کیئے دو سجدے اور روایت کی نافع نے مانند اسکے اور زیادہ کیا پس اگر ہو خوف زیادہ اُس سے یعنے اُس خوف سے کہ جسمین نماز جماعت سے پڑھ سکین اور پر طرح مذکور کے یعنے عین حالت لڑائی مین ہو نماز پڑھو پیادہ کھڑے قدمون اپنے پر یا سوار یعنی اگر پیادہ نہو سکو سامنے قبلہ کے یعنے اگر ممکن ہو یا نہو سامنے قبلہ کے یعنے اگر ممکن نہو کہا نافع نے نہین گمان کرتا مین ابن عمر کو کہ ذکر کیا ہو یہ مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہ بخاری نے **ف** نجد کہتے ہین زمین بلند کو اور مراد یہان نجد حجاز ہو نہ نجد یمن اور اس حدیث مین دلالت ہو اس پر کہ مکروہ ہو تعدد جماعتون کا یعنے کئی بار جماعتین کرنی خصوصاً جبکہ

لوگ حاضر ہون اور دلالت ہی اس پر کہ فرض نہین جائز پیچھے نفل پڑھنے والے کے والا حضرت دوبارہ پڑھاتے دونون جماعتون کو اور یہ
حدیث دلیل قوی ہی اوپر واجب ہونے جماعت کے کہ ایسی حالت مین بھی جماعت نہ چھوڑے اور کہا ابن ہمام نے کہ نماز خوف
اوپر طرح مذکور کے جب لازم ہوتی ہی کہ جھگڑین قوم نماز پڑھنے مین پیچھے امام کے اور جبکہ نہ جھگڑین پس افضل یہ ہی کہ نماز پڑھا دے
امام ایک جماعت کو تمام نماز اور دوسری جماعت کو دوسرا امام تمام نماز اور پھر کھڑی ہوتی ہر ایک انہین سے الخ تفصیل اسکی یہ ہی کہ دوسری
جماعت گئی مقابل دشمن کے اور آئی پہلی جماعت اپنی جگہ اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پھیرا اور گئی مقابل دشمن کے پھر آئی جماعت دوسری
اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پھیرا اسیطرح ذکر کیا ہی بعض شارحین نے علما ہمارے سے اور کہا ابن مالک نے اسی طرح کہا ہی بعضون
نے اور اس پر عمل کیا ہی ابو حنیفہ نے لیکن حدیث نہین دلالت کرتی اس پر انتہی ہی یہ اسی طرح لیکن کہا ابن ہمام نے کہ یہ حدیث
دلالت کرتی ہی بعض اس چیز پر کہ گئے ہین ابو حنیفہ طرف اسکے کہ وہ جانا ہی جماعت پہلی کا اور تمام کرنا جماعت دوسری کا اپنی جگہ پیچھے
امام کے اور دلالت کرتی ہی اوپر تمام اس چیز کے کہ گئے ہین طرف اسکے ابو حنیفہ ایک اور حدیث کہ موقوف ہی ابن عباس پر روایت
ابیحنیفہ سے ذکر کیا ہی اسکو امام محمد نے کتاب الآثار مین اور ظاہر یہ ہی کہ اسمین عقل کو دخل نہین پس موقوف اسمین مانند مرفوع کے
ہی پھر مذہب حنفی مین یہ ہی کہ جماعت پہلی تمام کرے نماز اپنی بغیر قرأت کے مانند لاحق کے اور دوسری جماعت تمام کرے ساتھ قرأۃ کے
مانند مسبوق کے اور یہ کب ہی کہ جب امام مسافر ہو اور اگر ہو امام مقیم اور نماز چار رکعت کی ہو پس نماز پڑھے ساتھ ہر ایک جماعت کے
دو رکعتین اور مغرب سفر مین اور حضر مین پڑھے ساتھ پہلی جماعت کے دو رکعتین اور ساتھ دوسری کے ایک رکعت اور قدمون اپنے پر اپنی
اشارہ ہی طرف ترک کرنے رکوع اور سجود کے یعنی اشارہ سے رکوع اور سجود کرے ایسی حالت مین اور مذہب ابیحنیفہ مین فاسد کرتا ہی نماز کو
چلنا اور سوار ہونا اور لڑنا مگر سولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلیے کہ نہین مجال عقل کو اسمین پس یہ حکم مرفوع مین ہی ✤ ع ✤ ( وعن
يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ
مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ
الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ
خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ) اور روایت ہی یزید بن رومان سے اسنے نقل کی صالح بن خوات سے اسنے
نقل کی اس شخص سے کہ نماز پڑھی تھی ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن ذات الرقاع کے نماز خوف کی یہ کہ تحقیق ایک جماعت
نے صف باندھی ساتھ حضرت کے اور ایک جماعت مقابل ہوئی دشمن کے پس نماز پڑھی حضرت نے ایک رکعت ساتھ اس جماعت
کے کہ ساتھ تھی حضرت کے پھر رہے کھڑے اور پوری پڑھی اس جماعت نے واسطے اپنے پھر پھری وہ اور صف باندھی مقابل دشمن
کے اور آئی جماعت دوسری کہ مقابلہ مین دشمن کے کھڑی تھی پس ادا کی ساتھ انکے ایک رکعت کہ باقی رہی تھی نماز حضرت کے سے پھر
رہے بیٹھے ہوے یعنے جب التحیات مین بیٹھے اور پوری کی انھون نے واسطے اپنے یعنے جو باقی رہی تھی نماز اور پھر التحیات مین شریک
ہو گئے پھر سلام پھیرا حضرت نے ساتھ انکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور روایت کی بخاری نے ساتھ اور طریق کے قاسم سے
کہ نقل کی قاسم نے صالح بن خوات سے اسنے نقل کی سھل بن ابی حثمہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اس شخص سے
کہ نماز پڑھی تھی نام اس شخص کا سھل بن ابی حثمہ تھا اسلیے کہ قاسم بن محمد نے روایت کی ہی حدیث صلوٰۃ الخوف کی صالح بن خوات

سے اُسنے سہل بن ابی حثمہ سے جیسے کہ آگے کی روایت مین ہی اور ذات الرقاع نام ایک غزوہ کا ہی کہ ۵ ہجری مین ہوا کہ ملے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کفار سے اور ادا کی یہ نماز اور بغیر جنگ کے پھرے اور ذات الرقاع اُسکو اسلیے کہتے ہین کہ مسلمان ننگے پانون تھے اور
پانون مین سوراخ پڑ گئے تھے اور ناخن ٹوٹ گئے تھے پس پانون پر رقاع یعنے چیتھڑے لپیٹ لیے تھے اور یہ ایک طور ہی طورون
صلوۃ الخوف کے سے اسمین بھی ہر جماعت نے ایک رکعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور دوسری رکعت تنہا لیکن بیچ
اثنار نماز آنحضرت کے نہ یہ کہ قضا کی اُسکی بعد تمام کرنے نماز آنحضرت کے اور پہلی صورت مین بعد تمام کرنے نماز حضرت کے پڑھی اور
اس پر عمل کیا ہی امام شافعی اور امام مالک نے ﴿ع ح﴾ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِذَاتِ
الرِّقَاعِ قَالَ کُنَّا اِذَا اَتَیْنَا عَلٰی شَجَرَۃٍ ظَلِیْلَۃٍ تَرَکْنَاھَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَسَیْفُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَۃٍ فَاَخَذَ سَیْفَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَہٗ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِیْ قَالَ لَا قَالَ
فَمَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ قَالَ اللّٰہُ یَمْنَعُنِیْ مِنْکَ قَالَ فَتَھَدَّدَہٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَغَمَدَ السَّیْفَ وَعَلَّقَہٗ قَالَ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی
بِطَائِفَۃٍ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰی بِالطَّائِفَۃِ الْاُخْرٰی رَکْعَتَیْنِ قَالَ فَکَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَکَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَکْعَتَانِ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آئے ہم ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ جب پہونچے ہم ذات الرقاع مین کہا جابر نے تھے
ہم جبکہ گذرتے درخت سایہ دار پر چھوڑ دیتے ہم اُسکو واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے تا استراحت فرمائین چھانون مین پس اسی
طرح کیا ہمنے ذات الرقاع مین اور اُترے حضرت درخت کے نیچے استراحت کے لیے کہا جابر نے پس آیا ایک شخص مشرکون مین سے اور
تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لٹکی ہوئی تھی درخت مین پس لی تلوار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے اور حضرت سوتے تھے یا غافل
تھے اُس سے پھر کھینچی میان سے وہ پس کہا اُسنے واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایا ڈرتے ہو تم مجھسے فرمایا حضرت نے نہین یعنے
تجھسے مین کیون ڈرنے لگا میرے رب کے سواے نہ کوئی ضرر پہونچا سکتا ہی اور نہ نفع کہا اُسنے پس کون بچاویگا تمکو مجھسے فرمایا حضرت نے
اللہ بچاویگا مجکو تجھسے کہا جابر نے پس ڈرایا اُسکو اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے پس میان مین کی تلوار اُسنے اور لٹکا دیا اُسکو
کہا جابر نے پس اذان کہی گئی واسطے نماز کے پس پڑھی نماز ساتھ ایک جماعت کے دو رکعتین پھر پیچھے ہٹی وہ جماعت یعنی باراده مقابلہ دشمنون
کے اور پڑھی حضرت نے نماز ساتھ جماعت دوسری کے دو رکعت کہا جابر نے پس ہوئین واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چار رکعتین
اور واسطے لوگون کے دو دو رکعتین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نہایت شجاع تھے اور صبر کرتے تھے
کفار کی ایذاؤن پر اور حلم کرتے تھے اُنکے جاہلون سے اور ذکر کیا ہی واقدی نے کہ جب اُس مشرک نے یہ ارادہ کیا تو اُسکے پیٹ مین درد ہونے
لگا پس چھوٹی تلوار اُسکے ہاتھ سے اور گر پڑی زمین پر اور وہ مسلمان ہوا اور ہدایت پائی بسبب اُسکے بہت مخلوق نے اور ابو عوانہ نے روایت
کیا ہی کہ وہ مسلمان نہین ہوا لیکن عہد کیا یہ کہ نہین لڑنے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت نے نہ سزا دی اُسکو واسطے تالیف قلب
کے یا کسی اور سبب سے پس اذان کہی گئی اور تکبیر کہی گئی واسطے نماز ظہر کے یا عصر کے اور کہا مظہر نے یہ روایت مخالف ہی پہلی روایت
کے باوجودیکہ جگہ ایک ہی ہی اور یہ بسبب اختلاف زمانے کے ہی انتہی پس حمل کی جاوینگی اس پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
پڑھی اُس جگہ مین دو بار ایک بار تو جیسے کہ روایت کی سہل نے اور دوسری بار جیسے کہ روایت کی جابر نے پس حمل کی جاویگی اول نماز
صبح پر اور یہ ظہر پر یا عصر پر یا حمل کی جاوینگی تعدد غزوون پر اور حضرت نے جو چار رکعتین پڑھین اور قوم نے دو دو اُسکی کئی وجہین علمانے

بیان کی ہین انہین سے صحیح اور صواب یہ ہی کہ یہ پہلے اترنے آیۃ قصر کے تھا یا بیچ موضع اقامت کے تھا اور یہی مذہب امام اعظم کا ہی اور مراد اس قول سے کہ واسطے لوگون کے دو دو رکعتین یہ ہی کہ امام کے ساتھ دو دو رکعتین ہوئین اور دو دو تنہا ٭ ع ٭ (وَعَنْہُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَہٗ صَفَّیْنِ وَالْعَدُوُّ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَکَبَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَبَّرْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَکَعَ وَرَکَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَکَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَکَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ الَّذِیْ کَانَ مُؤَخَّرًا فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِیْعًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انہین سے کہ کہا نماز پڑھائی ہکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی پس کین ہمنے پیچھے حضرت کے دو صفین اور دشمن تھے درمیان ہمارے اور درمیان قبلہ کے پس تکبیر کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تکبیر کہی ہمنے اکٹھے یعنے دونون صفون نے پھر رکوع کیا حضرت نے اور رکوع کیا ہمنے اکٹھے یعنے بعد قرأت کے پھر اٹھایا سر اپنا رکوع سے اور اٹھایا ہمنے اکٹھے پھر جھکے حضرت واسطے سجدے کے ساتھ اُس صف کے کہ پاس تھی حضرت کے اور کھڑی رہی یعنے قومہ مین صف پچھلی مقابل دشمن کے پس جبکہ کر چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور کھڑی ہوئی یعنی حضرت کے ساتھ وہ صف کہ پاس تھی حضرت کے جھکی صف اخیر کی واسطے سجدے کے پھر کھڑے ہوے لوگ صف اخیر کے یعنے سجدے سے پھر آگے بڑھی صف اخیر کی یعنے اور کھڑی ہوئی جگہ صف اول کے اور پیچھے ہٹی صف پہلی پھر رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے قیام کیا اور پڑھی فاتحہ اور سورت پھر رکوع کیا اور رکوع کیا ہمنے اکٹھے پھر اٹھایا سر اپنا رکوع سے اور اٹھایا ہمنے اکٹھے پھر جھکے واسطے سجدے کے اور جھکی وہ صف کہ نزدیک ہوگئی تھی وہ کہ تھی پیچھے رکعت پہلی مین اور کھڑی رہی صف پچھلی یعنی جو کہ آگے تھی پہلی رکعت مین مقابل دشمن کے پس جبکہ کر چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ساتھ اُس صف کے کہ نزدیک تھی حضرت کے جھکی صف پچھلی واسطے سجدہ کے پھر سجدہ کیا پھر سلام پھیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سلام پھیرا ہمنے اکٹھے یعنے بعد پڑھنے التحیات کے روایت کی یہ مسلم نے ف یہ اور طور ہی صلوۃ الخوف کا جیسا موقع وقت کا حضرت دیکھتے اُس طرح پڑھتے یہان دشمن سامنے تھا جانب قبلہ کے سب ایک جگہ مقابل کھڑے رہے احتیاج پیچھنے جماعت کی اور طرف نہ پڑی اور رکوع تک سب متفق رہے اور وقت سجدہ کے ایک جماعت کھڑی رہی اور دوسری سجدہ مین گئی جیسے کہ مذکور ہوا اور یہ نماز عسفان مین پڑھی حضرت نے ٭ ع ح ٭ الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ صَلٰوۃَ الظُّہْرِ فِی الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰی بِطَائِفَۃٍ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَۃٌ اُخْرٰی فَصَلّٰی بِہِمْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ساتھ لوگون کے نماز ظہر کی وقت خوف مین بیچ مکان بطن نخل کے پس نماز پڑھائی ایک جماعت کو دو رکعتین پھر سلام پھیرا پھر آئی جماعت دوسری پس نماز پڑھائی انکو دو رکعتین پھر سلام پھیرا روایت کی یہ یعنے صاحب مصابیح نے شرح السنۃ مین ف بطن نخل نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور طائف کے اور یہ حدیث بموجب مذہب شافعی کے تو محمول ہی اسپر کہ حضرت نے قصر کیا نماز کو یعنے چار رکعت کی دو رکعتین پڑھین اور بعد اُسکے دو رکعت نفل پڑھین کہ اُنکے یہان نفل پڑھنے والے کے پیچھے پڑھنا فرض کا درست ہی اور بموجب قواعد مذہب

ہمارے کے نہایت مشکل ہی اس لیے کہ اگر حمل کیجاوے سفر پر تو لازم آتا ہی اقتدا فرض پڑھنے والے کا ساتھ نفل پڑھنے والے کے اور یہ درست نہین
ہمارے یہان پس نہین حمل کر سکتے اسپر فعل حضرت کا اور اگر حمل کیجاوے حضر یعنے اقامت پر تو منافی ہی اُسکے سلام پھیرنا ہر دوگانہ پر الّا یہ
کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ کہین کہ یہ خصوصیات حضرت کی سے ہی اور اسپر قوم نے پس تمام کین دو رکعتین اخیر کی بعد سلام حضرت کے اور اختیار
کیا ہی طحاوی نے یہ کہ تھا یہ امر ایسے وقت مین کہ نماز فرض دوبار پڑھی جاتی تھی واللہ تعالیٰ اعلم ✦ ع ✦ **الفصل الثالث فصل تیسری**
(عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بین ضجنان وعسفان فقال المشرکون لھؤلاء صلوۃ ھی احب الیھم من ابائھم
وابنائھم وھی العصر فاجمعوا امرکم فتمیلوا علیھم میلۃ واحدۃ وان جبرئیل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یقسم اصحابہ شطرین فیصلی
بھم وتقوم طائفۃ اخری وراءھم ولیاخذوا حذرھم واسلحتھم فتکون لھم رکعۃ ولرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتان رواہ الترمذی والنسائی)
روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُترے درمیان ضجنان اور عسفان کے پس کہا مشرکون نے یعنی آپس مین کہ واسطے
مسلمانون کے ایک نماز ہی کہ وہ بہت پیاری ہی طرف اُنکے باپون اُنکے سے اور بیٹون اُنکے سے اور وہ نماز عصر ہی پس قصد کرو امر اپنے
کا یعنے قتال کا پھر کرو اُنپر حملہ کرنا ایک مرتبہ اور تحقیق جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس حکم کیا حضرت کو یہ کہ تقسیم کرین اپنے
یارون کو دو جماعتین پس نماز پڑھاوین ایک جماعت کو اور کھڑی رہے جماعت دوسری پیچھے اُنکے اور چاہیے کہ لیوین یعنی سب مصلی
بچاو اپنا یعنے سپر وغیرہ اور ہتیار اپنے پس ہو واسطے اُنکے یعنے ہر جماعت کے ایک ایک رکعت اور واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
دو رکعتین روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ✦ ف ✦ ضجنان ایک پہاڑ ہی درمیان بین مکہ اور مدینہ کے اور عسفان نام ایک جگہ کا ہی دو منزل
مکہ سے ✦ **باب صلوۃ العیدین** ✦ باب ہی بیچ بیان نماز دونون عیدون کے ✦ ف ✦ یعنے عید فطر اور عید قربان کے اور عید مشتق ہی عود سے
بمعنی پھرنے کے اسکا نام عید اس لیے ہوا کہ آتی ہی ہر برس مین اور بعضون نے کہا عید اس لیے ہوا کہ اللہ تعالیٰ عود کرتا ہی یعنے متوجہ ہوتا ہی
بندون پر ساتھ مغفرت اور رحمت کے چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہی لیس العید لمن لبس الجدید انما العید لمن امن من الوعید لیس العید لمن تجمر
بالعود انما العید للتائب الذی لا یعود لیس العید لمن تزین بزینۃ الدنیا انما العید لمن تزود بزاد التقوی لیس العید لمن رکب المطایا انما العید
لمن ترک الخطایا لیس العید لمن بسط البساط انما العید لمن جاوز الصراط یعنے نہین عید اُسکے لیے کہ پہنے نئے کپڑے عید اُسکے لیے ہی کہ امن مین
ہو وعید سے یعنے بُرے کامون سے باز رہنے تا لائق رحمت اور مغفرت اللہ تعالیٰ کے ہو اور امن مین ہو عذاب اُسکے سے اور نہین عید اُسکے
لیے کہ خوشبو کرے ساتھ عود کے عید ہی اُسی توبہ کرنے والے کے لیے کہ پھر گناہ نہ کرے نہین عید اُسکے لیے کہ زینت کرے ساتھ زینت دنیا کے
عید اُسکے لیے ہی کہ توشہ راہ آخرت کا تقوی کو کرے نہین عید اُسکے لیے کہ سوار ہو سواریون پر عید اُسکے لیے ہی کہ چھوڑے گناہ نہین عید اُسکے
لیے کہ بچھاوے فرش عید اُسکے لیے ہی کہ گذر جاوے پل صراط سے اور نماز عید کی نزدیک شافعی اور تمام علما کے سنت موکدہ ہی اور امام ابو حنیفہ
کے نزدیک واجب ہی ✦ ع ✦ **الفصل الاول فصل پہلی** (عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر
والاضحی الی المصلی فاول شیء یبدا بہ الصلوۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفھم فیعظھم ویوصیھم ویامرھم و
ان کان یرید ان یقطع بعثا قطعہ او یامر بشیء امر بہ ثم ینصرف متفق علیہ) روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نکلتے دن عید فطر کے اور عید قربان کی طرف عیدگاہ کے پس اول چیز کہ شروع کرتے ساتھ اُسکے نماز تھی یعنے بعد وہان کے پہونچنے کے
نماز پہلے پڑھتے خطبہ کے پھر پھرتے نماز سے پس کھڑے ہوتے سامنے لوگون کے اور لوگ بیٹھے ہوتے صفون اپنی پر پس نصیحت کرتے اُنکو

اور وصیت کرتے انکو اور حکم فرماتے انکو اور اگر چاہتے یہ کہ بھیجین لشکر یعنے جہاد کے لیے حکم فرماتے بھیجنے کا یا چاہتے کہ حکم فرماوین ساتھ ایک چیز کے یعنے لوگون کے امور مین سے اور انکی مصلحتون مین سے حکم فرماتے ساتھ اُسکے پھر پھرتے یعنے طرف گھر اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عیدگاہ مدینہ کے باہر شہر کے ہی کہتے ہین کہ مسافت حجرۂ شریف سے وہان تک ہزار قدم کی ہی نہایت وہ جگہ متبرک ہی اور اب گرد اُسکے چار دیواری بنا دی ہی شرح السنہ مین لکھا ہی کہ نکلے امام نماز کے لیے یعنے عیدگاہ مین مگر بسبب عذر کے نماز پڑھے مسجد شہر کی مین اور کہا ابن ہمام نے سنت ہی یہ کہ نکلے امام طرف عیدگاہ کے اور خلیفہ کر جاوے کسی کو کہ نماز پڑھا وے ضعیفون کو شہر مین اور کہا ابن حجر نے کہ کلام سواے مسجد مکہ اور بیت المقدس کے ہی اس لیے کہ ان دونون جگہون مین سب نمازین پڑھنی افضل ہین واسطے اتباع صحابہ اور تابعین کے اور بسبب بزرگی ان مسجدون کے اور کھڑے ہوتے یعنے زمین پر اس لیے کہ حضرت کے زمانہ شریف مین منبر نہ تھا عیدگاہ مین بعد ازان جب بہت ہوئے مسلمان اختیار کیا گیا منبر اس لیے کہ آواز دور پہونچتی ہی اور نصیحت کرتے انکو یعنی زہد کرنے کی دنیا مین اور رغبت کرنے کی آخرت مین اور وعدہ کرتے ثواب کا اور ڈراتے عذاب سے تاکہ لوگ اس دن مین بہت خوشی کرکے غافل ہووین طاعت سے اور نہ پڑین گناہ مین جیسے کہ حال اسوقت کے لوگون کا ہی اور وصیت کرتے انکو یعنی ساتھ تقویٰ کے اور ادنی درجہ تقویٰ کا یہ ہی کہ بچے شرک سے اور اوسط یہ ہی کہ فرمانبرداری کرے حکمون کی اور بچے ممنوع باتون سے اور اعلیٰ اُسکا یہ ہی کہ حضور ہو ساتھ اللہ کے اور بےغرض ہو ماسواے اللہ سے اور حکم کرتے یعنے احکام فطرہ کے بیان کرتے عید الفطر مین اور احکام قربانی کے بیان کرتے عید قربان مین اور یہ کلام کرنا حضرت کا اُس قبیلہ کا نہ تھا کہ جو منع ہی بلکہ یہ واجبات اسلام سے تھا ✽ ع ح ✽ (وعن جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيدين غير مرة ولا مرتين بغير اذان ولا اقامة رواه مسلم) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون عیدون کی نہ ایکبار نہ دوبار یعنے بہت بار بغیر اذان و تکبیر کے روایت کی یہ مسلم نے ف شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اسپر عمل تھا اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ اذان ہی اور نہ تکبیر ہی عید کی نمازون مین اور نہ اور نوافل مین اور اذان ان مین آیا ہی بلکہ مکروہ ہی ✽ ع ✽ (وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر يصلون العيدين قبل الخطبة متفق عليه) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر نماز پڑھتے دونون عیدون کی پہلے خطبہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن منذر نے کہ اجماع ہی فقہا کا اسپر کہ خطبہ عید کا بعد نماز کے ہی پہلے پڑھنا خطبہ کا جائز نہین اور اگر خطبہ پہلے پڑھا بھی کسی نے تو نماز جائز ہی سب علما کے نزدیک اور مروان بن حکم نے خطبہ پہلے پڑھا جبکہ حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سے پس بہت برا جانا صحابہ نے ✽ ع ✽ (وسئل ابن عباس اشهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيد قال نعم خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ثم خطب ولم يذكر اذانا ولا اقامة ثم اتى النساء فوعظهن وذكرهن وامرهن بالصدقة فرايتهن يهوين الى آذانهن وحلوقهن يدفعن الى بلال ثم ارتفع هو وبلال الى بيته متفق عليه) اور پوچھے گئے ابن عباس کیا حاضر ہوئے تھے تم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عید مین کہا کہ ہان نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نماز پڑھی عید کی پھر خطبہ فرمایا اور نہین ذکر کیا ابن عباس نے یعنی بیان کرنے کیفیت آنحضرت کے اذان کا اور نہ تکبیر کا پھر آئے حضرت عورتون کے پاس یعنے بعد خطبہ کے اور ساتھ حضرت کے بلال تھے پس نصیحت کی انکو اور یاد دلاتے احکام دین کے اور ثواب و عذاب آخرت کے اور حکم کیا انکو ساتھ صدقہ کے یعنے صدقۃ الفطر یا زکوٰۃ یا یونہین للہ دینے کے لیے فرمایا پس دیکھا مین نے عورتون کو

کہ ڈالنے لگیں ہاتھ طرف اپنے کانون کے اور اپنے گلون کے یعنے تاکہ زیور اتار کے دیتی تھین زیور کانون کا اور گلون کا بلال کو یعنے اُنکے کپڑے
مین ڈالتی جاتی تھین تاکہ دیوین فقیرون کو پھر چلے حضرت اور بلال طرف گھر حضرت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عورتین بھی
حضرت کے حکم سے عیدگاہ مین حاضر ہوتی تھین اُنکو حضرت نے علیحدہ پند و نصیحت فرمائی کہ بسبب دور ہونے کے اچھی طرح نہ سنتی تھین
ع ۞ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عباس
سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھین دن فطر کے دو رکعتین نہ پڑھی نماز پہلے اُنکے اور نہ پیچھے اُنکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
کہا ابن ہمام نے کہ یہ نفی محمول ہے عیدگاہ پر واسطے حدیث ابی سعید خدری کے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑھتے پہلے عید کے
کچھ پس جب پھرتے طرف مکان اپنے کے پڑھتے دو رکعتین انتہی اور درمختار مین لکھا ہے کہ نفل پڑھنی پہلے نماز عید کے مطلق مکروہ ہین یعنے گھر
مین بھی پڑھنی مکروہ ہین اور عیدگاہ مین بھی اور بعد نماز کے عیدگاہ مین پڑھنی مکروہ ہین اور گھر مین جائز ہین انتہی ۞ ع ح ۞ (وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ
قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ام عطیہ سے کہ کہا حکم کی گئین ہم یہ کہ نکالین
ہم حائض عورتون کو یعنے بالغون کو یا حیض والیون کو دن دونون عیدون کے اور پردہ والیون کو یعنے سب عورتین نکلین پس حاضر ہون
جماعت مسلمین کی مین اور دعا انکی مین اور الگ رہین حیض والیان مصلی اپنی سے کہا ایک عورت نے یا رسول اللہ کسی کے پاس ہم مین سے
نہین چادر فرمایا چاہیے کہ اُڑھاوے اُسکو ساتھ والی اُسکی چادر اپنی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا خطابی نے کہ حکم فرمایا سب عورتون
کو حاضر ہونے کا عیدگاہ مین تاکہ نماز پڑھین وہ کہ جنکو عذر نہین اور پہونچے برکت دعا کی عذر والیون کو اور اسمین رغبت دلائی لوگون کو بیچ حاضر
ہونے کے نمازون مین اور مجلسون ذکر کی مین اور نزدیک ہونے صلحا کے تاکہ پہونچے انکو برکت انکی اور حاضر ہونا عورتون کا عیدگاہ مین نہین
مستحب ہمارے زمانہ مین واسطے ظاہر ہونے فساد کے اور توجیہ کی ہے طحاوی نے یہ کہ تھا یہ ابتداے اسلام مین اُس زمانہ مین کہ مسلمان کم تھے
چاہا حضرت نے کہ بہت معلوم ہون مسلمان بسبب اُنکے تا دشمن ڈرین انتہی اب حاجت عورتون کے نکلنے کی نہ رہی اس لیے کہ مرد مسلمان
بہت ہین اور اُڑھاوے چادر اپنی یعنے جو عورت کئی چادرین رکھتی ہو وہ عاریت دیوے ایک چادر اس عورت کو کہ اُسکے پاس چادر نہو یا
یہ ہے کہ کونہ اپنی چادر کا اُسکو اڑھاوے اور دو عورتین ایک جگہ بیٹھین ۞ ع ح ۞ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ
اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِي رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيدٍ وَفِي رِوَايَةٍ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے
عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق حضرت ابوبکر صدیق آئے اُنکے پاس اور نزدیک اُنکے دو چھوکریاں تھین یعنے انصار کی لڑکیون مین سے بیچ دنون منا کے
یعنے جن دنون مین حاجی منا مین رہتے ہین کہ وہ روز عید الضحی کا اور ایام تشریق کے ہین بجاتی تھین دف اور بجاتی تھین دف اور ایک
روایت مین ہے یعنے بدلے پہلے الفاظ کے یا زیادہ اُنپر کہ گاتی تھین وہ اشعار کہ کہے تھے انصار نے دن بعاث کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈھانکے
ہوئے تھے کپڑا اپنا پس ڈانٹا انکو حضرت ابوبکر نے پس کھولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ اپنا اور فرمایا چھوڑ دے انکو اے ابوبکر اس لیے کہ
تحقیق یہ دن عید کے ہین یعنے خوشی کے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے اے ابوبکر تحقیق واسطے ہر قوم کے عید ہے اور یہ عید ہے ہماری
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ تضربان گویا تاکید تدففان کی ہے اور بعضون نے معنی اسکے یہ کہے ہین کہ اچھلتی کودتی تھین اور

بجاتی تھین دف اسکے بجانے مین دو قول ہین بعضے مباح کہتے ہین مطلق یعنے ہر وقت اور بعضے حرام کہتے ہین مطلق اور صحیح یہ ہی کہ نکاح
مین اور ولیمہ مین اور بیچ اُن شادیون کے کہ اُنکے حکم مین ہین اور عیدین مین مباح ہی اور پھر فرق کیا ہی علما نے اُس دف مین کہ جھانجھ دار
ہو اور اُسمین کہ جھانجھ دار نہو یعنے جھانجھ دار کو مکروہ کہا ہی اور بغیر جھانجھ دار کو مباح لیکن بغیر جھانجھ دار مین بھی اختلاف کیا ہی اور گاتی تھین الخ
یعنے گاتی تھین اشعار لڑائی اور شجاعت انصار کے کہ اُنھون نے کہے تھے جبکہ بعاث کی لڑائی پر چڑھے تھے جیسی کہ عادت شجاعون کی ہی کہ وقت
لڑائی کے کرتے اپنی شجاعت اور فخر کے کہتے ہین اور بعاث نام ایک جگہ کا ہی دو کوس مدینے سے پس وہ لڑکیان وہ اشعار پڑھتی تھین کہ اُنمین
تمام وصف لڑائی کے اور شجاعت کے تھے کہ اُسکے ذکر کرنے مین مدد تھی اللہ دین کی اور رغبت دلاتی تھی مومنون کو جہاد کفار پر ذکر فواحش
اور بُری باتون کا اُنمین نہ تھا کہ حرام ہی ذکر کرنا اُنکا کیا مقدور تھا کہ روبروے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بُرے گیت گائین اور ایک روایت
صحیح بخاری کی مین بعد از لفظ تغنیان کے آیا ہی ولیستا بمغنیتین یعنے گاتی تھین اور گانا کسب اُنکا نہ تھا کہ کچھ خوب گاتی ہون اور مشہور و معروف
ہون اُسمین اور شوق دلاوین فاحشہ اور خواہش نفسانی پر کہ وہ باعث فتنہ اور فساد کے ہو بلکہ گاتی تھین جیسے کہ لڑکیان گھر مین کچھ گایا کرتی ہین
اور ڈانٹا اُنکو اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ کہا ابوبکر نے آیا مزمار شیطان بجاتی ہو نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مزمار کہتے ہین باجے کو کہ بجاتے
ہین اُسکو گانے والے مانند نے اور دف اور رباب اور مانند اُنکے کے اور مزمار شیطان اُسکو اس لیے کہا کہ وہ مشغول کرتا ہی دل کو لہو و لعب
مین اور باز رکھتا ہی یاد خدا سے اور واسطے ہر قوم کے ہی یعنے اگلی امتون کے اور قومون باطلہ کے عید ہی مانند نوروز کے واسطے مجوس وغیرہم
کے اور کہا ہی علما ہمارے نے کہ مشابہت کرنی ساتھ اُنکے اُسدن مین کفر ہی اور مشابہت یہ ہی کہ اسدن مین نہاوے اور انڈے لڑاوے
اور مہندی لگاوی اور لہو اور غنا کرے بطور تعظیم اُسدن کے اور جاننا چاہیے کہ ساتھ اس حدیث کے سند پکڑی ہی اہل سماع نے ساتھ مباح
ہونے راگ کے اور سننے اُسکے کے ساتھ سازون کے اور جو کچھ کہ اُس حدیث سے ساتھ نظر انصاف کے بے آمیزش تعصب کے سمجھا جاتا ہی یہ
کہ ابوبکر صدیق نے انکار کیا گانے اور دف بجانے کا اور منع کیا اور ڈانٹا اُس نے اس لیے کہ مقرر تھا اُنکے نزدیک منع ہونا لہو اور غنا کا
مطلق اور گمان کیا اُنھون نے کہ منع نہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس سے اس لیے ہی کہ نجانا حضرت نے اُسکو بسبب سونے کے
یا غفلت کے اور نجانا ابوبکر نے کہ روا رکھا حضرت نے اسدن تھوڑا سا گانا حاصل یہ کہ ابوبکر کو اس فرق اور تفصیل کا علم نہ تھا اس لیے منع کیا
پس دلالت کرتی ہی حدیث اوپر مباح ہونے تھوڑے سے گانے کے بیچ روز عید کے اور سواے اُسکے کے اُن جگہون مین کہ مباح ہی اُنمین
خوشی کرنی اور اُسمین شک نہین کہ یہ بیچ جگہ مخصوص کے اور پر وجہ مخصوص کے ہی اس سے اباحت علی الاطلاق نہین لازم آتی اور کہا اشرف
نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ سماع اور بجانا دف کا منع نہین لیکن بعض اوقات مین اور ہمیشگی کرنی اسپر یا کثرت اسپر مکروہ ہی کھونے والی
ہی عدالت کو اور مٹانے والی ہی مروت کو اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ بجانا دف کا جائز ہی جبکہ نہو اُسمین جھانجھ اور
بعض اوقات ہو اور پڑھنا ایسے شعرون کا کہ اُنمین کسی کی ہجو نہو اور نہ گالیان ہون جائز ہی اور فتاوی قاضی خان مین لکھا ہی کہ سننا آواز ملاہی کا
یعنے باجون کا گناہ ہی واسطے قول علیہ السلام کے کہ سننا ملاہی کا گناہ ہی اور بیٹھنا اُسپر فسق ہی اور لذت اُٹھانی ساتھ اُسکے قبیلہ کفر سے ہی اور داخل
ہی ملاہی مین بجانا ڈنڈون کا اور مارنا لکڑی کا زمین وغیرہ پر وقت تعلیم گانون کے اور اگر سنے ناگہان پس نہین گناہ اُسپر اور واجب ہی اسپر یہ کہ
خوب کوشش کرے یہانتک کہ نہ سنے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ لین انگلیان کانون اپنے مین یعنے وقت سننے کے اور
پڑھنا اشعار عرب کا کہ جنمین ذکر فسق اور شراب اور لڑکی کا ہو مکروہ ہی ❊ ع ح ف حضرت شیخ الاسلام کہ بڑے محدث ہین اُنھون نے

ترجمہ بخاری کے ہین بیچ شرح اسی حدیث کے یہ مسئلہ خوب بتفصیل لکھا ہی تھوڑا سا مضمون اُسکا یہان لکھا جاتا ہی تاحق ظاہر ہو وہ یہ ہی کہ اس حدیث
سے ظاہر ہوتا ہی کہ گانا اور دف بجانا منع ہی سواے عید اور مانند اُسکے کے یعنے نکاح وغیرہ ہین اس لیے کہ ابو بکر صدیق کہ افضل اصحاب
کے ہین اور خوب جانتے تھے احکام دین کے اُنھون نے گانے کو مزمار شیطان کہا اور حضرت نے اُنکو منع نفرمایا کہ اسطرح نکہہ یہ مزمار شیطان
اور حرام نہین ہی بلکہ فرمایا کہ منع مت کر کہ آج عید ہی یعنے حکم منع سے اسقدر لہو اور سرور آج کا سننے اور جائز ہی اور لڑکیان اگر اشعار تعریف
دلاوری اور شجاعت کے ساتھ آواز خوش کے گاوین مضائقہ نہین اور حضرت آپ ساتھ سننے اُسکے کے مقید نہوئے اور ابو بکر کو رغبت دلائی
بلکہ تغافل کیا اور ساتھ جائز ہونے اسدن کے اشارت فرمائی پس تمسک نہین ہی اسمین اوپر اباحت سماع اور غنا کے مطلق جیسے کہ بعضے
بتکلف کہتے ہین اور اس مسئلہ مین درمیان علما اور فقہا اگلے اور پچھلے کے صحابہ اور تابعین وغیرہم سے اختلاف ہی مشہور صحابہ مین حرمت
اور کراہت اُسکی تھی حتی کہ کہا ہی اُنھون نے کہ مراد بیچ آیت ومن الناس من یشتری لھو الحدیث کے غنا ہی اور تھے ابن عباس اور ابن مسعود
کہ قسم کھاتے تھے اُسپر اور اسی طرح بیچ آیۃ واستفزز من استطعت منھم بصوتک کے کہ مراد آواز شیطان سے غنا ہی نزدیک ابن عباس اور
مجاہد کے اور ابن عمرؓ سے آیا ہی کہ منع کرتے تھے گانے سے اور سننے اُسکے سے اور حضرت امیر المومنین علیؓ سے منقول ہی کہ جو کوئی مر جاوے
اور اُسکے لیے گاین ہو پس مت نماز پڑھو اُسپر اور ابی امامہ سے آیا ہی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بیچو گانیون کو اور مت خرید کرو
اُنکو اور نہ تعلیم دو اُنکو اور بیچ مثل اُسکے کے نازل ہوئی ومن الناس من یشتری لھو الحدیث اُسی سبب سے بعضون نے کہا ہی کہ بعضی حدیثین کہ
اوپر مباح ہونے غنا کے دلالت کرتی ہین پہلے حرام ہونے اُسکے سے تھین بعد ازان نسخ کی گئین ساتھ اس آیت کے اور ابن مسعود سے آیا ہی
کہ کہا غنا اُگاتا ہی نفاق کو جیسے کہ اُگاتا ہی پانی سبزہ کو اور جابرؓ سے یہ لفظ آیا ہی جیسے کہ اُگاتا ہی پانی کھیتی کو اور انس سے یہ لفظ آتے ہین کہ غنا
اور لھو اُگاتے ہین نفاق کو دل مین جیسے کہ اُگاتا ہی پانی گھاس کو اور ابو ہریرہؓ سے آیا ہی کہ محبت غنا کی اُگاتی ہی نفاق دل مین جیسے کہ اُگاتا ہی
پانی گھاس کو مراد نفاق عملی ہی کہ پوشیدہ رکھتا ہی خواہش گناہ کو برخلاف حال ظاہر کے اور کہا فضیل ابن عیاض نے غنا منتر زنا کا ہی اور بہت
حدیثین اس جانب مین آئی ہین اور فقہا نے کہ اہل فتوی اور امانت اور پیشوا دین کے ہین بیچ حکم حرمت اور کراہت اُسکے کے بہت تشدید
اور تغلیظ کی ہی اور قول صحیح تر اور مشہور تر چارون امامون سے یہ ہی کہ یہ مکروہ ہی اور اطلاق حرام کا بھی آیا ہی اور نقل کیا ہی قاضی ابو الطیب نے
حرام ہونا اُسکا شعبی اور سفیان ثوری اور حماد اور نخعی اور فاکہی سے اور یہی منقول ہی اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سے اور بغوی نے معالم مین
کہا ہی غنا حرام ہی سب دینون مین اور قرطبی نے کہا خلاف نہین بیچ حرام ہونے اُسکے کے اس لیے کہ یہ قبیلہ لہو لعب سے ہی کہ مذموم ہی وہ
باتفاق لیکن جو کہ سالم ہو محرمات سے پس جائز ہی تھوڑا سا شادیون مین اور عیدون مین اور مانند اُنکے مین اور ایک جماعت علما کی طرف مباح
ہونے اُسکے کے گئی ہی اور جاننا چاہیے کہ محل اختلاف کا وہ غنا ہی کہ گاتے ہین اُسکو مغنی کہ شناسا ہین ساتھ صنعت غنا کے اور اختیار کرتے
ہین شعر نرم کرنے والے دل کے اور گاتے ہین ساتھ شعرون نرم کرنے والے دل کے کہ شورش پیدا کرتے ہین نفسون مین اور خوش کرتے
ہین نفسون کو اور جو غنا کہ جاری ہوئی ہی عادت ساتھ استعمال اُسکے کے واسطے خوش کرنے دلون کے اور اُٹھانے بوجھون کے اور قطع
مسافت کے بیچ راہون حج کے اور بیچ وصف کعبہ اور زمزم اور مقام کے اور بیچ راہون جہاد کے اور بیچ وصف جہاد کے مانند حدا اور
نصب اور کہانی کے اور مانند گانے عورتون کے واسطے تسکین لڑکون کے اور مانند اُنکے کے مباح ہی اگر سالم ہو ذکر فواحش اور محرمات
سے بلکہ مستحب ہی کہ موجب نشاط کا ہی اوپر اعمال کے کذا ذکرہ ابن حزم فی کتاب الاستماع اور کہا ہی اُن علما نے کہ قائل ہین اباحت غنا

سے کہ روایت کیا گیا ہے غنا اور سماع اکثر صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علمار محدثین اور علمار دین سے کہ صاحب زہد اور تقویٰ کے ہین
اور کہا ہے کہ ائمہ اور بعضے اکابر سے جو الفاظ تغلیظ کے وارد ہوئے ہین محمول ہے اُس غنا پر کہ جسمین فحش یا خلاف شرع چیز ہو یعنے مثل مزامیر
وغیرہ کے یہ بات کہی اس لیے کہ تا تطبیق حاصل ہو جاوے درمیان قول اور فعل کے کہ ائمہ اربعہ سے بھی سننا غنا کا اور خوش رکھنا اُسکا
منقول ہے اور قول اور فعل مشائخ طریقت اگلے اور پچھلون کے بھی مختلف آئے ہین بیچ سماع کے اکثر بیچ متقدمین اس جماعت کے کہ اُستاد
طریقت کے اور رہنماے حق کے ہین طریقہ اجتناب کا ہے اور بیچ متاخرین کے روش سماع کی شروع ہوئی شیخ حماد دباس کہ مقتداے وقت
اور شیخ طریقہ قادریہ کے ہین ایک روز جمعہ کی نماز کو جاتے تھے ناگاہ درمیان راہ کے آواز گانے کی اُنکے کان مین پہونچی ٹھہر گئے اور کہا آیا آج
کون سی معصیت مجھ سے وجود مین آئی کہ اُسکی سزا مین ساتھ اس بلا کے مبتلا ہوا ہون ہر چند اپنے نفس مین تامل کیا کوئی بات گناہ کی نہ پائی
جب گھر مین آئے تو تحقیق اس امر کی کی بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ پیالہ تصویر دار خریدا تھا فرمایا یہی امر تھا کہ بسبب شومی اُسکی کے گرفتار ہوا مین
اور کلام حضرت غوث الاعظم کے سے بھی کراہت اسکی معلوم ہوتی ہے اور پوچھے گئے شبلی غنا سے کہا کہ آیا حق ہے وہ کہا لوگون نے نہیں
کہا نہین بعد حق کے مگر ضلال اور کہا کہ کفایت کرتا ہے بیچ کراہت اُسکی کے یہ کہ ہے اُسمین شورش طبع اور اُٹھانا شہوت کا اور خواہش طرف
عورتون کے اور رعونت نفس کی اور خوشی اور سبکی عقل کی اور دنارت اور مشغول ہونا ساتھ ذکر خدا کے خوشتر اور سالم نہین ہے اُس کسی کو کہ ایمان
لایا ہے ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے اور شیخ ابو الحسن شاذلی سے کہ امام اور سر حلقہ سلسلہ شاذلیہ کے ہین آیا ہے کہ فرمایا جو کہ سماع کرتے ہین اور
کھانا ظالمون کا کھاتے ہین اُنمین شعبہ یہودیت کا ہے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ اَکّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ اور امام غزالی
نے لکھا ہے کہ سماع کئی قسم پر ہے ایک حرام محض وہ جوانون کے لیے ہے کہ غالب ہوتی ہے اُنپر شہوت دنیا کی پس نہین حرکت دیتا سماع اُنکو مگر وہ
چیز کہ غالب ہو دلون اُنکے پر صفات بد سے اور دوسری مکروہ وہ اُس شخص کے لیے ہے کہ کرے اُسکو عادت اکثر اوقات مین بطریق لہو کے
اور تیسری مباح وہ اُسکے لیے ہے کہ نہ حظ ہو واسطے اُسکے مگر لذت اُٹھانا ساتھ آواز خوش کے اور چوتھی مندوب وہ اُسکے لیے ہے کہ غالب ہوا اُسپر حب
اللہ تعالیٰ کی اور نہ حرکت دے اُسکو سماع سواے صفات نیک کے اور بزرگوار مشائخ چشتیہ رح کے سماع سنتے تھے ولیکن باحتیاط اور شرائط
اور آداب اور اکثر اوقات خلوتون مین سنتے تھے کہ وجود اغیار اور نامحرمون سے خالی ہوتا تھا اور حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ
بھی سنتے تھے لیکن اُنکی مجلس مین مزامیر اور تالی نہ تھی اور یارون کو اُس سے منع فرماتے حاصل کلام یہ کہ مقرر اور مشہور درمیان صوفیہ کے کہ
کہ قائل ساتھ سماع کے ہین یہ ہے کہ سماع اہل کے لیے مباح ہے اور بیان کیے ہین شرائط اور آداب اُسکے اور معین کیے ہین اہل اُسکے اور حقیقت
حال کی جو کچھ کہ نقل اقوال سے سمجھی جاتی ہے یہ ہے کہ انکار فقہا اور اکابر اولیا کا راجع ساتھ غیر مشروع کے ہے کہ غنا کے ساتھ مزامیر اور ممنوع باتین
ہون اور ساتھ قصد لہو اور خواہش نفسانی کے ہو والا نفس راگ کہ حقیقت اُسکی آواز خوش ہے ممنوع نہین کہ وہ مباح الاصل ہے اور راگ مین جیسے
مفاسد ہین مصالح بھی ہین اکثر دل کو نرم کرتا ہے اور ذوق اور شوق اور حلاوت اور خشوع عبادت مین پیدا کرتا ہے حتی کہ بعضون کو کشود اُسمین ہوئے
ہوا ہے ولیکن ہمیشگی کرنی اسپر دور ہے طریقہ اتباع اکابر سلف سے اور شاید کہ بسبب عادت کرنے اُسکی کے لذت اُسکی کو عبادت اور ریاضت
پر ترجیح دین اور ساتھ فریب دہی نفس و شیطان کے اطاعت شرعی اُنکی نظر مین سبک ہوا اور قصور اور فتور راہ پاوے نعوذ باللہ منہ پس سماع
بذاتہ مباح ہے اور منع ہوتا ہے بسبب عوارض کے یعنے ذکر عورتون کا ہو یا شراب کا یا عورت مشتہاۃ نامحرم گاتی ہو یا امرد گاتا ہو یا مزامیر ہو
یا قصد لہو اور خواہش نفسانی سے ہو اور حضور نااہل ہو یا ہمیشہ سنتا ہو اور جو کہ مدعی معرفت اور محبت اور حال کے ہو کہ سماع سنتے ہین اور

بسبب حاصل ہونے ایک حالت کے فریب کھا کر ذوق طاعت اور لذت ذکر اور تلاوت سے محروم رہتے ہین وہ بھی گرفتار مکر نفس اور شیطان کے ہین کہ انکو فریب دیکر صراط مستقیم سے پھیرا ہے تا آنکہ روز بروز طریقۂ دین سے دور تر پڑتے ہین اور رفتہ رفتہ نماز سے سوائے نشست اور برخاست کے کچھ نصیب انکو نہین ہوتا اور وہ بھی ساتھ ریا اور تکلف کے اور خوف برا کہنے خلایق کے کرتے ہین کاشکے یہ ذوق اور شوق نہوتا تو نماز اور روزہ خشک کر کے دین تو سلامت رکھتے قوی تر شبہہ اس جگہ پیروی پیر کا ہے کہ جو کچھ انھون نے کیا ہے بے سند نہوگا ہم بھی اتباع انکا کرتے ہین پس محض بہانہ اور حیلہ ہے بزرگون نے جو کیا ہے بغلبۂ حال اور بیخودی کے کیا ہے اور کبھی کبھی کیا ہے واسطے مصلحت وقت کے اور ساتھ اچھی نیتون کے اور خلوتون مین سنا ہے اور طریقہ نہین ٹھہرایا اور تعصب نہ کرتے تھے اور اجتماع خاص ساتھ کیفیت مخصوص کے نہ کرتے وہ ذوق وحال کہان وہ مصلحت وہ نیت کہان نری اس بات کی تقلید کرتے ہین اور باقی سب ترک ع بدنام کنندۂ نکونامے چند۔ ✤ حاشا انکو پیرون کے ساتھ کیا نسبت اور پیرون کو انپر کہان عنایت اور ایک جماعت باپ دادا کی ارث جانکر کرتے ہین بغیر اہلیت کے انکے حق مین صادق ہے یہ آیت انہم الفوا آباءہم ضالین فہم علی آثارہم یہرعون حاصل یہ کہ جو کچھ شائع ہوا ہے اس زمانے اور ان شہرون مین کہ مجلس سماع اور رقص کی از راہ سنانے اور دکھانے کے اور حب جاہ اور شہرت کے کرتے ہین اور ایک جماعت اہل رقص یعنے حال لانے والی مانند گویون کے ساتھ دعوت اور بغیر دعوت کے بقصد شہرت اور طمع اور توجہ لوگون کے اور بعضے ساتھ غرض حاصل کرنے نقدی کے یا طعام کے آتے ہین حاشا کہ یہ طریقہ پہلے زمانے مین اور کسی بزرگ سے نہین جاری ہوا ان کور دلون نے ان بزرگون کو اپنے مانند سمجھا ہے کہ نقل انکی بطور نقالون کے کرتے ہین خوب تامل کرین کہ کیا کرتے ہین معاذ اللہ یہ کیا معیشت ہے کاش نام فقر کا اپنے پر نہ رکھتے اور لباس فقیری نہ پہنتے شرعًا اور دیانۃً تعزیر انکی واجب ہے نہ تعظیم اس لیے کہ تعظیم کرنے مین گویا مدد اور رغبت دلانی ہے انکو اس عمل پر کہ پھولے ہین اپنے دلون مین اور قوی ہوتے ہین اسپر اور عجب تر یہ ہے کہ ان باتون کو مشائخ کے عرسون مین قرب خدا جانتے ہین عیاذًا باللہ وسنہ الا لتجاء والیہ الالتجاء اللہ الحمد تمام ہوا کلام حضرت شیخ الاسلام رح کا ✤ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یاکل تمرات ویاکلہن وترا رواہ البخاری) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ جاتے عیدگاہ کو دن عید الفطر کے یہانتک کہ کھاتے کتنی کھجورین اور کھاتے کھجورین طاق روایت کی یہ بخاری نے ف جلدی افطار عید کو اسلیے کرتے تا مخالف ہو پہلے دنون کے جیسے رمضان مین نہ افطار کرنا واجب ہے ویسے ہی اسدن مین افطار کرنا واجب ہے اور کھجورین طاق کھانی یعنے تین یا پانچ یا سات یا کم اس سے یا زیادہ اور رعایت طاق کی تمام امرون میں خوب ہے ان اللہ وتر یحب الوتر یعنے اللہ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق کو اور کھجورون پر افطار اسلیے کرتے کہ وہی اسوقت موجود ہوتی تھین اور بعضون نے کہا کہ حکمت کھجورون کے کھانے مین یہ تھی کہ وہ شیرین ہوتی ہین اور شیرینی تقویت بصر کرتی ہے خصوصًا وقت خلو معدہ کے پس بسبب روزون کے کہ ضعف ہو جاتا تھا انسے تقویت ہوتی اور شیرینی موافق مقتضائے ایمان کے ہے لکھا ہے علما نے کہ جو کوئی خواب مین دیکھے شیرینی کھاتے تو تعبیر اسکی یہ ہے کہ حلاوت ایمان اسکو نصیب ہو اور شیرینی نرم کرتی ہے دل کو پس اس لیے افطار شیرینی سے افضل ہے ✤ ح ع ✤ (وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عید خالف الطریق رواہ البخاری) اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا دن عید کا مخالفت کرتے راہ مین روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے تشریف لیجاتے اور راہ سے اور آتے اور راہ سے اور حکمت اس فعل مین یہ تھی کہ تا گواہی عبادت کی دین دونون راہین اور رہنے والے انکے جن وانس اور اور کتنی ہی وجہین لکھی ہین جو چاہے اور شرحون مین

دیکھ لے اور حق یہ ہے کہ یہ سب احتمالات ہین ہر ایک نے بموجب سمجھ اپنی کے کہا ہے اسرار اسکے اللہ جانے یا رسول اسکا ؂ ح ؂ (وعن البراء قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول ما نبدأ به فی یومنا ہذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ان نصلی فانما ہو شاۃ لحم عجلہ لاہلہ لیس من النسک فی شیء متفق علیہ) اور روایت ہے براء سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے پس فرمایا تحقیق اول اُس چیز کا کہ شروع کرین ہم بیچ اُسدن اپنے کے یہ ہے کہ نماز پڑھین ہم پھر پھرین اور ذبح کرین پس جس شخص نے کہ کیا یہ یعنے تقدیم نماز اور خطبہ کی ذبح پر پس تحقیق پہونچا سنت ہماری کو اور جس شخص نے کہ ذبح کیا پہلے نماز عید سے پس سوائے اسکے نہین کہ وہ بکری گوشت کی ہے جلدی کی اُسکو واسطے اہل اپنے کے نہین ہے قربانی سے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے ثواب قربانی کا نہ ملا اور مشروع یہ ہے کہ اول نماز پڑھے پھر خطبہ بعد ازان قربانی کرے اور اس حدیث مین وقت قربانی کا مذکور ہے پس اجماع ہے علما کا اسپر کہ نہین جائز قربانی کرنی پہلے طلوع ہونے فجر سے دن عید قربان کے پھر نزدیک شافعیہ کے وقت اسکا آتا ہے جب بلند ہوتا ہے آفتاب بقدر نیزہ کے اور گذر جاتا ہے بعد اسکے وقت بقدر دو رکعتون اور دو خطبون ہلکے کے پھر اگر ذبح کرے بعد اسکے جائز ہے برابر ہے کہ نماز پڑھے امام یا نہ پڑھے پس اگر ذبح کرے پہلے اسکے نہین جائز برابر ہے کہ شہر مین ہو یا باہر اور رہتا ہے نزدیک اُنکے وقت قربانی کا تا غروب ہونے آفتاب تیرھوین تاریخ کے اور قربانی اُنکے نزدیک سنت ہے اور نزدیک ابوحنیفہ کے قربانی واجب ہے صاحب نصاب پر اگرچہ نصاب نامی نہو اور وقت اسکا بعد نماز امام کے ہے بیچ حق شہر والون کے اور بیچ حق گانون والون کے بعد طلوع ہونے فجر کے اور رہتا ہے وقت اسکا بارھوین تاریخ کے اخیر تک ؂ ع ؂ (وعن جندب بن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذبح قبل الصلوۃ فلیذبح مکانہا اخری ومن لم یذبح حتی صلینا فلیذبح علی اسم اللہ متفق علیہ) اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز عید کے پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اُسکی اور قربانی اور جسنے کہ ذبح نہ کی یہان تک کہ نماز پڑھی ہمنے پس چاہیے کہ ذبح کرے اوپر نام اللہ تعالی کے یعنے پھر درست ہے قربانی اُسکی اور ثواب اسکا ملتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذبح قبل الصلوۃ فانما یذبح لنفسہ ومن ذبح بعد الصلوۃ فقد تم نسکہ واصاب سنۃ المسلمین متفق علیہ) اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز کے پس سوائے اسکے نہین کہ ذبح کرتا ہے واسطے نفس اپنے کے یعنے اپنے کھانے کے لیے ذبح کی ثواب قربانی کا نہوا اور جسنے ذبح کی پیچھے نماز کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اُسکی اور پہونچا سنت مسلمین کو یعنے موافقت کی اُنکے طریقہ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہی مذہب جمہور کا ہے اور تعجب ہے کہ امام شافعی نے باوجود وارد ہونے حدیثون صحیحہ کے کیون مخالفت کی جمہور کی کہ کہا برابر ہے کہ امام پڑھے نماز یا نہ پڑھے جیسے کہ اوپر مذہب اُنکا مذکور ہوا ؂ ع ؂ (وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذبح وینحر بالمصلی رواہ البخاری) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عید گاہ مین روایت کی یہ بخاری نے ف بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور گائین اور بھینس اور اونٹ خواہ نر ہو خواہ مادہ انکے سوائے قربانی درست نہین اور سوائے اونٹ کے اور جانورون کے حلال کرنے کو ذبح کہتے ہین اور اونٹ کے حلال کرنے کو نحر کہتے ہین اور طور نحر کا یہ ہے کہ اونٹ کو کھڑا کرتے ہین اور نیزہ اسکے سینہ مین مارتے ہین اُس سے وہ زمین پر گر پڑتا ہے اور اونٹ کو ذبح کرنا بھی جائز ہے لیکن نحر افضل ہے ؂ ح ومولانا الفصل الثانی

فصل دوسری (عن انس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ما هذان اليومان قالوا كنا نلعب فيهما في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ابدلكم الله بهما خيرا منهما يوم الاضحى ويوم الفطر رواه ابو داؤد) روایت ہے انس سے کہ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اور مدینہ والون کو دو دن تھے کہ کھیلتے تھے انمین اور خوشیان کرتے تھے پس فرمایا حضرت نے کیسے ہین یہ دو دن عرض کیا صحابہ نے تھے ہم کھیلتے ان دونون مین جاہلیت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق گردانا اللہ تعالی نے واسطے تمھارے بدلے ان دونون کے بہتر انسے دن عید قربان کا اور دن عید فطر کا روایت کی یہ ابو داؤد نے ف دو دن تھے کہ کھیلتے تھے انمین ایک انمین سے دن نوروز کا ہے کہ اسدن تحویل آفتاب کی ہوتی ہے حمل مین اور دوسرا دن مہرجان کا کہ اس روز تحویل آفتاب کی میزان مین ہوتی ہے پس ان دنون مین ہوا معتدل ہوتی ہے اور رات دن برابر ہوتے ہین حکما نے ان دونون کو اختیار کیا تھا خوشی کے لیے پس وہی رسم لوگون مین چلی آتی تھی حتی کہ جب مسلمان ہوئے ابتدا مین بسبب عادت کے اسی طرح خوشی کرتے تھے حضرت نے اسکی حقیقت پوچھی صحابہ نے عرض کیا کہ قدیم سے یہ رسم چلی آتی ہے اسکی حقیقت کا ہمین علم نہین حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمھین عوض انکے دو دن عیدون کے عطا فرمائے ہین انمین خوشی کرنی چاہیئے گویا اشارہ ہے اسپر کہ عید حقیقی اور خوشی مومن کو چاہیئے کہ عبادت کے دن کرے پس اس حدیث مین نہی ہے لہو و لعب سے ان دنون مین اور اشارہ خفی اسپر ہے کہ کچھ لہو اور خوشی کہ جسمین فحش اور نکلنا طریقہ دین سے نہو اگر عیدین مین کرے تو جائز ہے اور اسمین نہی ہے تعظیم عید دن مشرکین کی سی اور انکے رسمون کے برتنے سے اور خوشی کرنے سے انمین اور نہی ہے حاضر ہونے سے انکی عید دن مین حتی کہ بعضی علما نے حکم کفر کا کیا ہے کہا ابو حفص کبیر حنفی نے کہ جو کوئی تحفہ بھیجے نوروز کو انڈا طرف مشرک کے واسطے تعظیم اسدن کے پس وہ کافر ہوتا ہے اور نابود ہوتے ہین اعمال اسکے اور کہا قاضی ابو المحاسن حسن بن منصور حنفی نے کہ جو کوئی خریدے اسمین وہ چیز کہ نہین خریدتا ہے غیر اسکے مین یعنے جیسے یہان کھیلین وغیرہ دوالی مین لیتے ہین یا تحفہ بھیجے اسمین کسی کو پس اگر ارادہ کرے ساتھ اسکے تعظیم اسدن کا جیسے کہ تعظیم کرتے ہین اسکی کافر پس کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کرے ساتھ خریدنے کے تنعم کا اور ساتھ ہدیہ بھیجنے کے محبت کا بسبب عادت کے تو کافر نہین ہوتا لیکن مکروہ ہے کہ مشابہت کافرون کے ساتھ ہوتی ہے پس احتراز کرے اس سے بھی اور دن عاشورا کے اگر اظہار خوشی کا کرے تو مشابہت ہوتی ہے ساتھ خوارج کے اور اگر اسدن ظاہر کرے علامتین غم کی تو مشابہت ہوتی ہے روافض کے ساتھ ان دونون باتون سے بچے اور شریک ہوتے ہین روافض مجوسیون کے بسبب تعظیم کرنے نوروز کے اور سبب یہ بیان کرتے ہین کہ اسدن مین قتل کیے گئے ہین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور ٹھہری خلافت حضرت علی علیہ السلام کو ح ع ف ۲۰ اور فتاوی ذخیرہ مین ہے کہ جو کوئی نکلے ہولی یا دوالی کے دیکھنے کے لیے وہ کافر ہوتا ہے اس لیے کہ اسمین اعلان کفر کا ہوتا ہے پس گویا کہ اسنے مدد کی کفر پر اور اسی قیاس پر نکلنا طرف نوروز مجوس کے اور موافقت کرنی ساتھ انکے جیسے کہ بعضے مسلمان اسدن مین کرتے ہین موجب کفر کے ہین انتہی اور تجنیس مین ہے کہ متفق ہین مشائخ ہمارے اسپر کہ جسنے اعتقاد کیا امر کفار کو اچھا پس وہ کافر ہے انتہی اور اسی طرح جو کوئی اچھا جانے کلام اہل اہوا کو یعنے صوفیہ خلاف شرع کو اور کہے کہ یہ کلام معنوی ہے یا کہے کہ یہ کلام یا معنے اسکے صحیح ہین اگر وہ کلام کفر ہے تو اچھا جاننے والا بھی اسکا کافر ہوتا ہے کذا فی الظہیریہ اور نوادر الفتاوی مین ہے کہ جو کوئی رسوم ہندوون کو اچھا جانے کافر ہوتا ہے اور عمدۃ الاسلام مین ہے کہ جو کوئی رسمین کافرون کی کرے جیسے کہ نئے گھر مین بیل اور گھوڑے سرخ و زرد رنگے یا بندھن وار باندھے یا گرہ سبز باندھے کافر ہوتا ہے (وعن بريدة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ولا يطعم يوم الاضحى حتى يصلي رواه الترمذي وابن

ماجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نکلتے تھے دن فطر کے یعنے نماز کے لیے یہانتک کہ کھاتے کچھ اور نہ کھاتے دن عید قربان کے یہانتک کہ نماز پڑھتے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** سبب کھا کر تشریف لیجانے کا روز عید کے اوپر مذکور ہوچکا ہی اور عید قربان کو بعد نماز کے کھاتے واسطے رفاقت فقرا کے اس لیے کہ جب لوگ گوشت قربانی کا کرتے جب وہ کھاتے پس حضرت بھی اُنکے لیے تاخیر فرماتے ؛ع؛ (وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی کثیر بن عبداللہ سے کہ اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی کثیر کے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی بیچ نماز دونوں عیدوں کے پہلی رکعت میں سات تکبیرین پہلی قرارت سے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں پہلی قرارت سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنے سات تکبیرین پہلی رکعت میں سوا تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کے کہیں پہلے قرارت کے اور پانچ دوسری رکعت میں سوا تکبیر قیام اور تکبیر رکوع کے پہلے قرارت کے اور عمل کیا ہی اسپر شافعی نے اور یہ مسئلہ آگے مفصل لکھا جاویگا انشاءاللہ تعالیٰ ؛ع؛ (وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَبَّرُوْا فِي الْعِيْدَيْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوْا بِالْقِرَاءَةِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ) اور روایت ہی جعفر بن محمد سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تکبیر کہتے دونوں عیدوں میں اور نماز استسقا میں سات اور پانچ اور نماز پڑھتے پہلے خطبہ سے یعنے عید کی اور استسقا کی اور پکار کر پڑھتے قرارت روایت کی یہ شافعی نے **ف** جعفر یعنے امام جعفر صادق بیٹے امام محمد باقر کے بیٹے علی یعنے امام زین العابدین بیٹے امام حسین بن علی کے اور سات اور پانچ یعنے پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیرین کہتے اسی پر عمل ہی شافعی کا (وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا مُوْسٰى وَحُذَيْفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی سعید بن العاص سے کہ کہا پوچھا میں نے ابوموسی اور حذیفہ سے کہ کس طرح تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز عید قربان اور عید الفطر میں پس کہا ابوموسی نے تھے تکبیر کہتے چار مانند تکبیر کہنے اُنکے کے جنازے پر پس کہا حذیفہ نے سچ کہا ابوموسی نے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے جیسے چار تکبیرین جنازے کی نماز میں کہتے اسی طرح چار چار تکبیرین ہر رکعت عید کی میں کہتے اور پہلی رکعت میں کہتے چار تکبیرین پہلے قرارت سے تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت میں پیچھے قرارت سے چار تکبیرین کہتے تکبیر رکوع سمیت اور حدیثین تکبیرات عید کی مختلف آئی ہین اس لیے اختلاف ہوا اماموں میں تینوں اماموں کے نزدیک سات تکبیرین ہین پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں ولیکن نزدیک مالکؒ اور احمدؒ کے پہلی رکعت میں سات تکبیرین مع تکبیر تحریمہ کے ہین اور دوسری میں پانچ سوا تکبیر قیام کے اور نزدیک شافعیؒ کے پہلی رکعت میں بھی سات ہین سوائے تکبیر تحریمہ کے اور دوسری میں بھی پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور ہمارے نزدیک تین اول رکعت میں اور تین دوسری رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور یہی مذہب ابن مسعودؓ کا ہی اور امام شافعیؒ نے جو اختیار کیا ہی مذہب ابن عباسؓ کا ہی اور اور جو حدیثین کہ سند اُنکی ہین اُنکی صحت اور ضعف میں اور اُنکی سندوں میں کلام بہت ہی یہاں بخوف درازگی کے نہیں ذکر کیا جاتا اور ہمارے علما نے کہا ہی کہ جب حدیثین مختلف آئین ہمنے کم کو اختیار کیا اس لیے کہ تکبیرین اور رفع یدین خلاف معمول کے ہین پس اختیار کرنا کم کا اولےٰ ہی کذا فی الہدایۃ ؛ح؛ (وَعَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی برا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیے گئے

دن عید کے کمان پس خطبہ کہا اُسپر روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے جیسے عصا ٹیک کر خطبہ پڑھتے ہین ویسے ہی کمان ٹیک کر خطبہ
پڑھا (وعن عطاء مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خطب یعتمد علی عنزتہ اعتمادا رواہ الشافعی) اور روایت ہی عطا سے بطریق
ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت خطبہ فرماتے تکیہ کرتے برچھی اپنی پر تکیہ کرنا یعنے ٹیک کر کھڑے ہوتے روایت کی یہ
شافعی نے (وعن جابر قال شہدت الصلوۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم عید فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ
فلما قضی الصلوۃ قام متکئا علی بلال فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ الناس وذکرہم وحثہم علی طاعتہ ومضی الی النساء ومعہ بلال فامرہن بتقوی
اللہ ووعظہن وذکرہن رواہ النسائی) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا حاضر ہوا مین نماز مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ دن عید کے
پس شروع کی نماز پہلے خطبہ کے بغیر اذان و تکبیر کے پس جبکہ پڑھ چکے نماز کھڑے ہوئے یعنے خطبہ کے لیے تکیہ کیے ہوئے بلال پر پس حمد
کی اللہ کی اور تعریف کی اُسپر اور نصیحت کی لوگون کو اور یاد دلایا اُنکو ثواب اور عذاب اور رغبت دلائی اُنکو اوپر بندگی اللہ کے اور تشریف
لے گئے طرف عورتون کے اور ساتھ اُنکے بلال تھے پس حکم کیا اُنکو ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کی اُنکو اور یاد دلایا اُنکو ثواب و عذاب
روایت کی یہ نسائی نے ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ خطیب کو لائق ہی یہ کہ ٹیکے کوئی چیز مانند تلوار اور کمان اور برچھی اور عصا کے یا تکیہ کرے
آدمی پر ۱۲ ع ÷ (وعن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ رواہ الترمذی والدارمی)
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلتے دن عید کے بیچ ایک راہ کے پھر کر آتے اور راہ سے روایت کی یہ ترمذی
اور دارمی نے ف سبب اسکا پہلی فصل مین بیان ہو چکا اور جب جاوے عیدگاہ کو تو تکبیر کہتا جاوے راہ مین پس صاحبین کے نزدیک
دونون عیدون مین پکار کر اور امام اعظمؒ کے نزدیک عید الفطر مین چپکے کہے اور عید قربان مین پکار کر کہے ÷ (وعنہ انہ اصابہم مطر فی
یوم عید فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العید فی المسجد رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ) اور روایت ہی اُنھین سے یہ کہ پہونچا صحابہ کو مینہ
عید کے دن پس نماز پڑھائی اُنکو عید کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنے حضرت
نماز عید کی جنگل مین پڑھتے تھے مگر جب مینھ برستا ہوتا تو مسجد مین پڑھتے پس معلوم ہوا کہ افضل ادا کرنا اُسکا جنگل مین ہی اور عذر ہو تو مسجد
مین پڑھے اور ظاہر یہ ہی کہ معتمد بیچ مکہ کے یہ ہی کہ نماز پڑھے عید کی مسجد الحرام مین چنانچہ ان ایام مین عمل اسی پر ہی اور اسی طرح مدینہ منورہ
مین بھی مسجد نبوی مین پڑھتے ہین ۱۲ ع ح ÷ (وعن ابی الحویرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی عمرو بن حزم وہو بنجران
عجل الاضحی واخر الفطر وذکر الناس رواہ الشافعی) اور روایت ہی ابی الحویرث سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف عمرو
بن حزم کے اور وہ تھے نجران مین یہ کہ جلد پڑھ عید قربان اور تاخیر کر عید فطر کو اور نصیحت کر لوگون کو یعنے خطبہ مین روایت کی یہ شافعی
نے ف نجران نام ایک شہر کا ہی حضرت نے وہان کا عامل کرکے عمرو بن حزم کو بھیجا تھا ان دنون مین عمر اُنکی سترہ برس کی تھی اُنکو
حضرت نے یہ احکام لکھ بھیجے اور عید قربان کی جلدی کرنے کو اس لیے فرمایا کہ بعد اسکے لوگ قربانی ذبح کرنے مین مشغول ہوون اور
عید فطر مین تاخیر کو فرمایا اس لیے کہ لوگ صدقہ فطر کا ادا کرلین (وعن ابی عمیر بن انس عن عمومۃ لہ من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان رکبا جاؤا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشہدون انہم رأوا الہلال بالامس فامرہم ان یفطروا واذا اصبحوا ان
یغدوا الی مصلاہم رواہ ابوداؤد والنسائی) اور روایت ہی ابی عمیر بن انس سے کہ نقل کی اپنے چچاؤن سے کہ تھے اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے یہ کہ قافلہ آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گواہی دیتے تھے یہ کہ اُنھون نے دیکھا چاند عید کا کل پس حکم کیا حضرت نے

صحابہ کو یہ کہ افطار کریں اور جب صبح کریں جاوین طرف عیدگاہ اپنی کے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنے تیسوین شب کو
اہل مدینہ نے چاند عید کا نہ دیکھا صبح کو روزہ رکھا ایک قافلہ باہر سے آیا اُسنے خبر دی کہ ہمنے کل دیکھا ہی چاند حضرت نے حکم فرمایا افطار کا
اور فرمایا کہ نماز کل پڑھین اس لیے کہ وہ بعد زوال کے آئے تھے وقت نماز عید کا نہ رہا تھا چنانچہ ایک روایت مین صریح آیا ہی انہم قدموا
آخر النہار اور اُسی پر عمل ہی امام اعظم کا وقت نماز عید کا شروع ہوتا ہی جبکہ آفتاب بلند ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی وقت زوال تک شرح منیہ مین
لکھا ہی کہ اگر پیش آوے کچھ عذر کہ باز رکھے نماز سے دن فطر کے پہلے زوال سے تو پڑھین اُسکو دوسرے دن پہلے زوال کے اور اگر باز رکھے
عذر نماز سے دوسرے دن تو پھر نہ پڑھین بخلاف عید قربان کے کہ وہ پڑھی جاوے تیسرے دن بھی اگر باز رکھے عذر نماز سے پہلے دن
اور دوسرے دن اور اسی طرح اگر تاخیر کرے عید قربان کو دوسرے یا تیسرے دن تک جائز ہی لیکن برا ہی ✤ ع ✤

## الفصل الثالث

فصل تیسری (عن ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن ابن عباس وجابر بن عبد اللہ قالا لم یکن یؤذن یوم الفطر ولا یوم الاضحی ثم سألته
یعنی عطاء بعد حین عن ذلک فاخبرنی قال اخبرنی جابر بن عبد اللہ ان لا اذان للصلوۃ یوم الفطر حین یخرج الامام ولا بعد ما یخرج ولا
اقامۃ ولا نداء ولا شیء لا نداء یومئذ ولا اقامۃ رواہ مسلم) روایت ہی ابن جریج سے کہ کہا خبر دی مجکو عطاء نے ابن عباس سے اور جابر بن
عبد اللہ سے کہ کہا دونوں نے نہ تھی اذان دیجاتی دن عید کے اور نہ دن عید قربان کے پھر پوچھا مین نے اُس سے یعنے عطاء سے بعد
مدت کے یہی مسئلہ مذکورہ پس خبر دی مجکو عطاء نے کہا کہ خبر دی مجکو جابر بن عبد اللہ نے یہ کہ نہین اذان ہی واسطے نماز کے دن عید فطر کے
جسوقت کہ نکلے امام اور نہ بعد نکلنے کے اور نہ تکبیر ہی اور نہ پکارنا ہی اور نہ کچھ اور نہین آواز اُسدن اور نہ تکبیر روایت کی یہ مسلم نے **ف**
جریج نے عطاء سے دوبارہ تفصیل اس مسئلہ مذکورہ کی پوچھی یا احتیاطاً بعینہ وہی مسئلہ پوچھا اور جواب مین فقط دن فطر ہی کا ذکر کیا اس لیے
کہ کافی ہی اسی پر دوسری عید کو قیاس کرلیگا اور نہ پکارنا کہ کہین الصلوۃ الصلوۃ اور مانند اُسکے اور نہ کچھ اور یہ تاکید ہی لانداء کی اور اُسکے
بعد پھر تاکید ہی لانداء ولا اقامۃ کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی نے لکھا ہی کہ لفظ لانداء اول سے آخر تک تاکید ہی پہلے جملہ کے اور لائق ہی کہ تفسیر کیجاوے
ندا کی ساتھ اذان کے اس لیے کہ مستحب ہی بالاتفاق یہ کہ پکارا جاوے الصلوۃ جامعۃ انتہی ان دونوں قولون مین تعارض ہوا تطبیق انکین
یون دیجاوے کہ حضرت شیخ نے جو نفی کی ہی تو عیدگاہ مین کہنے کی اور بطریق التزام کے کہنے کے نفی کی ہی اور ملا علی نے جو مستحب لکھا ہی
تو خارج عیدگاہ کے اور کبھی کبھی کے کہنے کو واللہ تعالی اعلم ✤ مولانا ✤ (وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یخرج یوم الاضحی ویوم الفطر فیبدأ بالصلوۃ فاذا صلی صلوتہ قام فاقبل علی الناس وہم جلوس فی مصلاہم فان کانت لہ حاجۃ ببعث
ذکرہ للناس او کانت لہ حاجۃ بغیر ذلک امرہم بہا وکان یقول تصدقوا تصدقوا تصدقوا وکان اکثر من یتصدق النساء ثم ینصرف فلم
یزل کذلک حتی کان مروان بن الحکم فخرجت مخاصرا مروان حتی اتینا المصلی فاذا کثیر بن الصلت قد بنی منبرا من طین ولبن فاذا مروان
ینازعنی یدہ کانہ یجرنی نحو المنبر وانا اجرہ نحو الصلوۃ فلما رأیت ذلک منہ قلت این الابتداء بالصلوۃ فقال لا یا ابا سعید قد ترک ما تعلم قلت
کلا والذی نفسی بیدہ لا تأتون بخیر مما اعلم ثلث مرار ثم انصرف رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم تھے نکلتے دن عید قربان کے اور دن عید فطر کے پس شروع کرتے نماز پھر جسوقت پڑھ چکتے اپنی نماز کھڑے ہوتے یعنے خطبہ
کے لیے پھر متوجہ ہوتے طرف لوگون کے اور لوگ بیٹھے ہوتے بیچ جگہ نماز اپنی کے پس اگر ہوتی حضرت کو حاجت بھیجنے لشکر کی ذکر کرتے
اُسکو روبرو لوگون کے اور بھیجتے یا ہوتی اُنکو حاجت کسی اور کام کی یعنے مسلمانون کے فائدے کی بات کی حکم فرماتے اُنکو ساتھ اُسکے

اور تھے حضرت فرماتے یعنے خطبہ مین تصدقوا تصدقوا تصدقوا اور تھین اکثر تصدق کرنے والی عورتین پھر پھرتے حضرت اپنے مکان کو پس
ہمیشہ رہا امر اسی طرح یعنے نماز پہلے خطبہ کے پڑھا کرتے تھے اور خطبہ زمین پر پڑھتے نہ منبر پر چارون خلفا کے زمانے مین اور بعد اُنکے
یہانتک کہ ہوا مروان بن حکم یعنے حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سے پس نکلا مین ہاتھ مین ہاتھ پکڑے ہوئے مروان کے یہانتک کہ آئے ہم
عیدگاہ مین پس ناگہان کثیر بن صلت نے تحقیق بنایا منبر مٹی اور کچی اینٹ سے پس ناگہان مروان کھینچتا تھا مجکو ساتھ ہاتھ اپنے کے گویا کہ
وہ کھینچتا تھا مجکو طرف منبر کے یعنے تا خطبہ پہلے نماز سے پڑھے اور مین کھینچتا تھا اُسکو طرف نماز کے یعنے تا نماز پہلے خطبہ سے پڑھے
پس جب دیکھا مین نے یہ اُس سے کہا مین نے کہان ہی ابتدا کرنا ساتھ نماز کے یعنے جو کہ فعل حضرت کا اور خلفا کا تھا پس کہا مروان
نے مت جھگڑے ابو سعید تحقیق چھوڑی گئی وہ چیز کہ تو جانتا ہی یعنے پہلے پڑھنا نماز کا چھوڑ دیا مین نے واسطے مصلحت کے کہ وہ مصلحت
یہ ہی کہ اگر نماز پہلے پڑھتے تو لوگ انتظار خطبہ کا نہ کرتے کہا مین نے یون نہین قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین لاؤ گے
تم بہتر اُس چیز سے کہ جانتا ہون مین کہی مین نے یہ بات تین بار پھر پھرا ابو سعید یعنے جماعت مین نہ شریک ہوا بسبب اس فعل بد مروان کے
روایت کی یہ مسلم نے ف تصدقوا تین بار فرماتے تاکید کے لیے یا اشارہ ہی طرف تین حالتون کے یعنے تصدقوا واسطے دنیا اپنی کے اور تصدقوا
واسطے موت اپنی کے اور تصدقوا واسطے آخرت اپنی کے اور مخاصرہ کہتے ہین اُسکو کہ چلین دو شخص آپس مین ہاتھ پکڑے ہوئے اسطرح کہ
ہاتھ ہر ایک کا نزدیک کوکھ دوسرے کے ہو اور مروان سنہ ۲ ہجری مین پیدا ہوا اور دیکھا نہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کثیر بن صلت بھی پیدا ہوا
حضرت کے زمانے مین اسی سبب سے جامع الاصول والے نے اُسکو صحابیون مین گنا ہی اور بعضون نے کہا کہ تابعی تھا گھر اُسکا عیدگاہ کے
پاس تھا اُسنے منبر بنایا تا خطبہ اُسپر پڑھا جاوے جیسی کہ وہ سنت ہی جمعہ مین اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اول منبر عیدگاہ مین مروان نے
بنوایا اور پھر پھرا احتمال یہ بھی ہی کہ معنی اسکے یہ ہون کہ پھرا مروان طرف منبر کے تا خطبہ پڑھے اور نہ سنی بات ابو سعید کی کہ نماز پہلے خطبہ کے پڑھنی
چاہیے اور عیدین کی نماز یون ہی کہ دو رکعتین پڑھے اول تکبیر تحریمہ کہے پھر سبحانک اللہم پڑھے پھر تین تکبیرین کہے ہر بار ہاتھ کانون تک اُٹھاوے
اور ما بین تکبیرون کے ہاتھ چھوڑے رکھے بقدر تین تین تسبیح کے پھر اعوذ و بسم اللہ کہکر سورۂ فاتحہ پڑھے اور ایک سورت اور ساتھ اُسکے پڑھے
اور مستحب ہی کہ عیدین مین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھے پھر رکوع اور سجدہ کرے جب دوسری رکعت
شروع کرے تو ابتدا کرے ساتھ قرات کے پھر تین تکبیرین کہے بطور سابق اور چوتھی تکبیر کہکر رکوع مین جاوے اور بعد اُسکے دو خطبہ پڑھے پس
عید کے خطبہ مین تعلیم کرے لوگون کو احکام فطرہ کے اور عید الضحی مین تعلیم کرے احکام قربانی کے اور تکبیر تشریق کی اور واجب ہی کہ عرفہ کی فجر
سے تا عصر تیرھوین کے تکبیر کہے ایک بار ہر فرض پڑھنے والا بعد پڑھنے فرض کے اور تکبیر یون کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر
وللہ الحمد ع ح ملتقی **باب فی الاضحیہ** باب ہی بیچ بیان قربانی کے ف قربانی کرنی واجب ہی مذہب حنفی مین ہر مسلمان مقیم
غنی پر یعنے جو کہ مالک نصاب کا ہو اگرچہ نصاب نامی نہو اور نزدیک امام شافعی کے سنت موکدہ ہی اور مشہور و مختار مذہب امام احمد کے بھی
یہی ہی ع **الفصل الاول** فصل پہلی (عن انس قال ضحّٰی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحھما بیدہ و
سمّٰی وکبّر قال رأیتہ واضعا قدمہ علی صفاحھما ویقول بسم اللہ واللہ اکبر متفق علیہ) روایت ہی انس سے کہ کہا قربانی کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ساتھ دو دنبون ابلق سینگ دار کے یعنے دراز تھے سینگ یا ٹوٹے نہ تھے ذبح کیا اُنکو ساتھ ہاتھ اپنے کے اور بسم اللہ کہی اور
تکبیر کہی کہا انس نے دیکھا مین نے حضرت کو کہ رکھے ہوئے تھے قدم اپنا اوپر پہلو یا کلہ اُنکے کے اور کہتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر نقل کی یہ بخاری

اور مسلم نے ف مستحب ہی کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے جو کہ جانتا ہو آداب ذبح کے والا حاضر رہے وقت ذبح کے اور اور ذبح کرے اور اللہ کا نام لینا وقت ذبح کے شرط ہی ہمارے نزدیک اور تکبیر کہنی مستحب ہی سب کے نزدیک اور فرماتے بسم اللہ واللہ اکبر اسمین اشارہ ہو اسپر کہ لفظ واللہ اکبر وا و سمیت کہنا افضل ہو اور مکروہ ہو وقت ذبح کے درود پڑھنا نزدیک جمہور کے سواے شافعی کے کہ اُنکے نزدیک سنت ہو ع (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَأُ فِیْ سَوَادٍ وَیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ قَالَ یَا عَائِشَۃُ ہَلُمِّی الْمُدْیَۃَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْہَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَہَا وَاَخَذَ الْکَبْشَ فَاَضْجَعَہٗ ثُمَّ ذَبَحَہٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ لانے دنبے سینگ دار کے کہ چلتا ہو سیاہی مین یعنے پانون سیاہ ہون اور بیٹھتا ہو سیاہی مین یعنے سینہ اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکھتا ہو سیاہی مین یعنے آنکھون کے گرد سیاہی ہو پس لائے گئے آنحضرت ایسا دنبہ تاکہ قربانی کرین ساتھ اُسکے فرمایا ای عائشہؓ لے آ تو چھری پھر فرمایا تیز کر اُسکو ساتھ پتھر کے پس تیز کی مین نے پھر لیا اُسکو اور پکڑا دنبے کو پس لٹایا اُسکو پھر ارادہ کیا ذبح اُسکے کا پھر کہا بسم اللہ آخر تک یعنے ذبح کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی قبول کر محمد سے اور آل محمد سے اور امت محمد سے پھر قربانی کی ساتھ اُسکے روایت کی یہ مسلم نے ف تیز کرنا اُسکو مکروہ ہی تیز کرنا چھری کا سامنے جانور کے کہ ذبح کیا چاہتا ہی اُسکو اس لیے کہ حضرت عمرؓ نے مارا ساتھ دُرّے کے ایک شخص کو کہ کیا اُسنے یہ اور مکروہ ہی ذبح کرنا جانور کا سامنے دوسرے جانور کے اور حضرت نے جو اسطرح کہکر ذبح کیا تو مراد اس سے شریک کرنا ہی ثواب مین امت کو نہ یہ کہ قربانی سب کی طرف سے کی اس لیے کہ قربانی کرنا ایک بکری کا کئی کی طرف سے درست نہین ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّۃً اِلَّا اَنْ یَعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَۃً مِّنَ الضَّاْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہ کہ نہ پاؤ تم پس ذبح کرو جذعہ دنبہ یا بھیڑ سے روایت کی یہ مسلم نے ف شرح اس حدیث کی تفصیل رکھتی ہی بیان اُسکا بموجب مذہب حنفی کے یہ ہی کہ مسنہ اونٹون مین وہ ہی کہ پورے پانچ برس کا ہو کر چھٹے مین شروع ہوا ہو اور گاے بیل بھینس مین وہ ہی کہ دو برس کا پورا ہو کر تیسرے مین شروع ہوا ہو بکری اور دنبہ بھیڑ مین وہ ہی کہ ایک برس کا پورا ہو کر دوسری مین شروع ہوا ہو پس ان سب اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہی قربانی کے لیے مگر دنبہ اور بھیڑ کا اگر جذعہ بھی ہو تو درست ہی اور جذعہ اُسکو کہتے ہین کہ چھ مہینے سے زیادہ ہو اور برس روز سے کم اور کہا بعضون نے کہ یہ اُس صورت مین درست ہی کہ فربہ ہو ایسا کہ اگر مسنہ مین ملجاوے تو مشتبہ ہو دیکھنے والے پر دور سے کہ وہ مسنہ ہی اگر چھوٹا اور دبلا ہو درست نہین اور حدیث کی ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر مسنہ بہم نہ پہونچے یا قیمت اُسکی میسر نہو تو جذعہ درست ہی اور نہین تو نہین لیکن فقہا کے نزدیک یہ محمول ہی استحباب پر یعنے مستحب یون ہی ہی کہ اگر مسنہ بہم پہونچے تو جذعہ نہ کرے اور اگر بہم نہ پہونچے تو کرے پس اگر میسر ہوتے ہوے بھی جذعہ کریگا تو درست ہی ع ح (وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَاہُ غَنَمًا یَقْسِمُہَا عَلٰی صَحَابَتِہٖ ضَحَایَا فَبَقِیَ عَتُوْدٌ فَذَکَرَہٗ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِہٖ اَنْتَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَصَابَنِیْ جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اُنکو ریوڑ بکریون کا کہ بانٹین اُنکو اوپر صحابیون آنحضرت کے بطریق قربانی کے پس باقی رہا بعد تقسیم کے ایک بچہ بکری کا پس ذکر کیا اُسکو روبرو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا قربانی کر ساتھ اُسکے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مین نے یا رسول اللہ پہونچا مجکو ایک بچہ دنبہ کا فرمایا قربانی کر ساتھ اُسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم ف عتود کہتے ہین بکری کے بچہ کو کہ قوی ہوا اور برس دن کا ہو اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونے قربانی کے

ساتھ بکری کے بچہ کے کہ برس دن کا ہوا اور یہی مذہب ہمارا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عتود بکری کے بچہ کو کہتے ہیں جو کہ چھ مہینے سے
زیادہ کا ہو اس صورت میں یہ حکم مخصوص ساتھ عقبہ بن عامر کے ہے اور کو نہیں درست اور جذعہ دنبے کا بچہ جو کہ چھ مہینے سے زیادہ کا ہو
ع ح ٭ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ میں روایت کی یہ بخاری نے ف معنی ذبح اور نحر کے باب صلوۃ العیدین کے پہلی فصل
کے اخیر میں بیان ہو چکے ہیں اور افضل ہے کرنا قربانی کا عیدگاہ میں ٭ ع ٭ (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ
سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ) اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گائے سات کی طرف
سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے روایت کی یہ مسلم اور ابو داود نے اور لفظ ہیں ابو داود کے (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا
يَقْلِمَنَّ ظُفْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے اول دہا بقرعید کا اور ارادہ کرے بعض تمہارا قربانی کرنے کا پس نہ دور کرے بال اپنے
اور ناخن اپنے ذرا بھی اور بیچ ایک روایت کے پس نہ لیوے بال اور نہ ترشوا دے ناخن اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ جو شخص کہ دیکھے چاند
بقرعید کا اور ارادہ کرے قربانی کا پس نہ لیوے بال اپنے اور نہ ناخن اپنے روایت کی یہ مسلم نے ف بال وغیرہ لینے کو منع فرمایا تا مشابہت
ہو احرام والوں کے ساتھ اور نہی اسمیں تنزیہی ہے پس نہ لینا بالوں وغیرہ کا مستحب ہے اور خلاف اسکا ترک اولی ہے اور امام شافعی کے نزدیک
خلاف اسکا مکروہ ہے ٭ ع ٭ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ
مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن کہ عمل نیک انمیں بہت محبوب ہو
طرف اللہ کے ان دس دنوں سے کہ دہا بقرعید کا ہے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے کہ بیچ غیر ان ایام کے واقع ہو محبوب
تر ہو طرف اللہ کے ان دنوں کے اعمال سے فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے یعنے وہ بھی ان دنوں کے اعمال کے برابر نہیں مگر جہاد
اس شخص کا کہ نکلا ساتھ ذات اپنی کے اور مال اپنے کے پس نہ پھرا انسے ساتھ کسی چیز کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنے اگر ایسا جہاد
ہو کہ جان و مال سب وہاں کام آوے البتہ افضل اور محبوب تر ہے ان دنوں کے اعمال سے اس لیے کہ ثواب ملتا ہے بقدر مشقت کے اور شاید
کہ مراد یہ ہے کہ نیک عمل کرنے ان دنوں میں بہت محبوب ہیں سوائے اعمال رمضان کے اور دنوں کے اعمال سے یا یہ کہ رمضان شریف کے
اعمال احب ہیں باعتبار فرض روزے اور لیلۃ القدر ہونے کے اسمیں اور اعمال اس دہے کے احب ہیں باعتبار ہونے عرفہ کے
اور افعال حج کے اسمیں ٭ ع ٭ مولانا الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ
اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ
وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ ذَبَحَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ
مِنْ اُمَّتِيْ) روایت ہے جابر سے کہا ذبح کرنے چاہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن ذبح کے یعنے عید قربان کے دو دنبہ سینگ دار ابلق

خصی پس جبکہ رو بہ قبلہ کیا انکو کہا تحقیق مین متوجہ کرتا ہون منھ اپنا واسطے اُسکے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو درحالیکہ اوپر دین ابراہیم کے ہون درحالیکہ وہ توحید کرنے والے ہین اور نہین ہین مشرکون سے تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین میری اور زندگانی میری اور مرنا میرا خالص واسطے اللہ پروردگار عالمون کے نہین کوئی شریک واسطے اُسکے اور ساتھ اُسی کے حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانون سے ہون یاالٰہی یہ قربانی تیری ہی عطا کی ہی اور خالص تیری ہی رضا کے لیے ہی قبول کر محمد سے اور امت اُسکی سے ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی پھر ذبح کیا روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور یہ ایک روایت احمد اور ابو داؤد اور ترمذی کے یہ ہی کہ ذبح کیے حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر الٰہی یہ میری طرف سے ہی اور اُسکی طرف سے ہی کہ نہین قربانی کی امت میری مین سے ف مراد خصی سے وہ ہی کہ بیضے اُسکے کوٹ کر شہوت کھو دی تھی یہ داخل نقصان کے نہین بلکہ ایسا خصی فربہ ہوتا ہی اور گوشت اُسکا لذیذ ہوتا ہی اور نہین ہین مشرکون سے اختلاف کیا ہی علما نے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نبوت کے کسکی شریعت پر عبادت کرتے تھے بعضون نے کہا ہی حضرت ابراہیم کی شریعت پر بعضون نے کہا ہی حضرت موسیٰ کی شریعت پر اور بعضون نے کہا ہی حضرت عیسیٰ کی شریعت پر اور صحیح یہ ہی کہ کسی کی شریعت پر نہین عبادت کرتے تھے بلکہ موافق اپنی فہم و الہام کے کرتے تھے ایمان اللہ پر رکھتے تھے اور نہین عبادت کی بت کی کبھی اجماعًا اور عبادت انکی غیر معلوم ہی ہمکو اور محمد سے اور امت انکی سے یہ مشارکت یا تو محمول ثواب پر ہی یعنے حضرت نے ثواب قربانی اپنی کے مین امت کو بھی شریک کیا یا محمول حقیقت پر ہی پس اس صورت مین یہ خصائص حضرت کی سی ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ ایک دنبہ حضرت نے اپنی طرف سے کیا اور ایک امت ضعیفہ کی طرف سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی قربانی کرنی اپنے ہاتھ سے اگر قادر ہو اُسپر اگرچہ عورت ہو ✽ ع ✽ (وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِيْ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّيْ عَنْهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ) اور روایت ہی حنش سے کہ کہا دیکھا مین نے حضرت علی کو کہ قربانی کرتے تھے دو دنبہ پس کہا مین نے واسطے اُنکے کیا ہی یہ یعنے کافی تو ایک دنبہ بھی ہی قربانی مین دو کیون کرتے ہو پس فرمایا حضرت علی نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی مجکو یہ کہ قربانی کرون انکی طرف سے یعنے بعد وفات انکی کے پس مین قربانی کرتا ہون انکی طرف سے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے ف حضرت علی یا تو سواے قربانی اپنی کے دو دنبہ قربانی کرتے ہونگے حضرت کی طرف سے جیسے کہ حضرت دو کرتے تھے حالت حیات مین یا ایک اپنی طرف سے کرتے ہون اور ایک حضرت کی طرف سے اور ظاہر یہ ہی کہ ہمیشہ کرتے ہونگے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی قربانی کرنی میت کی طرف سے اور بعضے علما جائز نہین رکھتے کہا ابن مبارک نے کہ دوست رکھتا ہون یہ کہ صدقہ دیا جاوے میت کی طرف سے اور قربانی نہ کیجاوے پس اگر قربانی کرے اُسکی طرف سے تو نہ کھاوے اُس سے کچھ اور صدقہ دیوے بالکل ✽ ع ✽ (وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ إِلٰى قَوْلِهِ وَالْأُذُنَ) اور روایت ہی حضرت علی سے کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خوب دیکھین ہم قربانی کی آنکھ اور کان کو کہ اُسمین ایسا نقصان نہو کہ بسبب اُسکے قربانی درست نہو اور یہ کہ نہ قربانی کرین ہم ساتھ اُس جانور کے کہ کٹا ہو کان اگلی طرف سے یا پچھلی طرف سے اور نہ اُس جانور کو کہ اُسکے کان چیرے ہوے ہون دراز یا پھٹے ہون گول روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور تمام ہوئی روایت ابن ماجہ کی

تا قول اُنکے والاذن ف نہین جائز نزدیک شافعی کے قربانی کرنی ساتھ اُس بکری کے کہ کٹا ہو تھوڑا سا کان بھی اُسکا اور نزدیک ابی حنیفہ کے جائز ہی اگر کٹا ہو کم آدھے سے کہا طحاوی نے کہ عمل کیا ہی شافعی نے اس حدیث پر اور جو کچھ کہ ابو حنیفہ نے کہا ہی وہ خوب بات ہی اس لیے کہ حاصل ہو جاتی ہی ساتھ اُسکے تطبیق درمیان اس حدیث کے اور حدیث قتادہ کے کہ کہا سنا مین نے ابن کلیب سے کہ کہا سنا مین نے حضرت علی سے کہ فرماتے تھے منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عضباء قرن اور اذن سے کہا قتادہ نے پس کہا مین نے سعید بن مسیب سے کہ کیا ہی عضباء اذن کہا وہ کہ کٹا ہوا ہو جسکا آدھا کان یا آدھے سے زیادہ انتہی اور حاصل مذہب حنفی کا یہ ہی کہ نہین جائز ہی قربانی کرنی ساتھ جانور کان کٹے کے سب کٹا ہو یا اکثر یعنے آدھے سے زیادہ اور جسکا آدھا کٹا ہو اسمین خلاف ہی اور نہین جائز ہی وہ کہ جسکے کان خلقی نہون اور نہ دم کٹا اور نہ ناک کٹا اور چکی کٹا اور اعتبار کیا جاتا ہی انمین بھی جو کچھ اعتبار کیا جاتا ہی کان مین یعنے آدھے سے کم دم وغیرہ کٹی ہو تو درست ہو اور نہین تو نہین اور نہین جائز وہ کہ خشک ہون تھن اُسکے اور نہ وہ کہ جسکی ایک آنکھ کی روشنی بالکل جاتی رہے یا اکثر جاتی رہے اور نہ دبلا کہ جسکی گودہ نہو اور نہ خارشتی اور نہ لنگڑا ایسا کہ نہ جا سکے جگہ قربانی تک اور نہ ایسا بیمار کہ گھاس نہ کھا سکے اور نہ بن دانت والا کہ گھاس نہ کھا سکے اور نہ نجاست خوار اور جائز ہی وہ کہ پھٹ جاوے کان اُسکا طول مین یا جانب اُسکی سے اور لٹکتا ہو یا پھٹا ہوا ہو پیچھے اُسکے سے پس نہی حدیث مین تنزیہی ہی ع * (وعنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نضحی باعضب القرن والاذن رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہی انھین سے کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ قربانی کرین ہم ساتھ سینگ ٹوٹے کے اور کان کٹے کے روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف مذہب ابو حنیفہ کے مین جائز ہی قربانی ساتھ اُس جانور کے کہ سینگ نہون یا ٹوٹے ہون یا خول انکا اتر گیا ہو پس حدیث مین نہی تنزیہی ہی ع * (وعن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ماذا یتقی من الضحایا فاشار بیدہ فقال اربعا العرجاء البین ظلعھا والعوراء البین عورھا والمریضۃ البین مرضھا والعجفاء التی لا تنقی رواہ مالک واحمد والترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی) اور روایت ہی براء بن عازب سے یہ کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا جانور لائق قربانی کے نہین پس اشارہ کیا ساتھ انگلیون ہاتھ اپنے کے پس فرمایا چار طرح کے جانور لائق قربانی کے نہین ایک تو لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اُسکا یعنے جو چل نہ سکے اور دوسرا کانا کہ ظاہر ہو کانا پن اُسکا یعنے ایک آنکھ سے بالکل نہ دکھائی دے سکے یا آدھی سے زیادہ بینائی نہو اور تیسرا بیمار کہ ظاہر ہو بیماری اُسکی یعنے جو کہ گھاس نہ کھا سکے اور چوتھا دبلا کہ نہو گودا ہڈیون مین روایت کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے (وعن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بکبش اقرن فحیل ینظر فی سواد ویاکل فی سواد ویمشی فی سواد رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے ساتھ دنبہ سینگ دار فربہ کے دیکھتا تھا سیاہی مین یعنے آنکھون کے گرد سیاہی تھی اور کھاتا تھا سیاہی مین یعنے منہ بھی سیاہ تھا اور چلتا تھا سیاہی مین یعنے پانون بھی سیاہ تھے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف کہا ہی علما نے کہ مستحب ہی قربانی کرنی ساتھ جانور فربہ کامل تر کے یہانتک کہ قربانی کرنی ساتھ بکری فربہ کے افضل ہی دو بکریون دبلی سے اور بہت گوشت کی افضل ہی کم گوشت کی سے مگر یہ کہ ہو گوشت برا یعنے اگر بہت گوشت والی کا گوشت برا ہو تو افضل نہین ع * (وعن مجاشع من بنی سلیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول ان الجذع یوفی مما یوفی منہ الثنی رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ) اور روایت ہی مجاشع سے کہ بنی سلیم مین

سے ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے تحقیق جذع یعنے دُنبہ یا بھیڑ کہ زیادہ ہو چھ مہینے سے کفایت کرتا ہے اُس چیز سے کہ
کفایت کرے اُس سے ثنی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنے جائز ہے قربانی کرنی ساتھ جذع کے مانند قربانی
کرنے کے ساتھ بکری کے کہ برس دن سے زیادہ ہو ثنی بکریوں میں وہ ہے کہ برس دن پورا کرکے دوسرے میں لگے اور بیل گائے
میں وہ ہے کہ دو برس پورے کرکے تیسرے میں لگے اور اونٹ میں وہ ہے کہ پانچ برس پورے کرکے چھٹے میں لگے ✦ ع ✦ (و
عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نِعْمَتِ الْاُضْحِیَّۃُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھا ہے قربانی میں جذع دنبہ سے یعنے چھ مہینے
کا روایت کی یہ ترمذی نے ف تعریف کی حضرت نے جذع کی تاکہ جانیں لوگ کہ جائز ہے قربانی ساتھ اسکے برخلاف
جذع بکری کے ✦ ع ✦ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰی فَاشْتَرَکْنَا فِی الْبَقَرَۃِ
سَبْعَۃً وَفِی الْبَعِیْرِ عَشَرَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہا
تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس آئی عید قربان پس شریک ہوئے ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس
روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف اسحق بن راہویہ نے عمل کیا ہے اسی پر
کہ اُنکے نزدیک ایک اونٹ میں دس آدمیوں کو شریک ہونا قربانی کے لیے جائز ہے اور علما کے نزدیک یہ منسوخ ہے ساتھ اُس حدیث
کے کہ اوپر گذری کہ گائے سات کی طرف سے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے ✦ ع ✦ (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِہْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّہٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِہَا وَاَشْعَارِہَا وَاَظْلَافِہَا وَاِنَّ الدَّمَ
لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِہَا نَفْسًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کے کہ محبوب تر ہو نزدیک اللہ کے جاری کرنے خون کے سے اور تحقیق وہ جانور ذبح
کیا ہوا آویگا دن قیامت کے ساتھ سینگوں اور بالوں اور کھروں اپنے کے اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہے جناب الٰہی میں پہلے
اس سے کہ گرے زمین پر یعنے نزدیک قصد کرنے ذبح کے پس خوش کرو ساتھ اسکے نفسوں کو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف
کہا زین العرب نے کہ معنی یہ ہیں کہ افضل عبادتوں میں دن عید کے بہانا خون قربانی کا ہے اور وہ آویگی دن قیامت کے جیسی کہ تھی دنیا
میں بغیر نقصان کسی چیز کے تاکہ ہو بدلہ اسکے ہر عضو کا اور سواری ہو اسکی پل صراط پر اور پس خوش کرو یعنے جب جانا تمنے کہ اللہ تعالی
قبول کرتا ہے اسکو اور دیتا ہے اسپر ثواب بہت پس چاہیے کہ ہوں نفس تمہارے ساتھ قربانی کے خوش نہ کراہت کرنے والے واسطے
اسکے ✦ ع ✦ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَہٗ فِیْہَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّۃِ
یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْہَا بِصِیَامِ سَنَۃٍ وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِّنْہَا بِقِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ)
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن کہ زیادہ ہو محبوب طرف اللہ تعالی کے عبادت کرنی
انمیں دن ذی الحجہ کے سے برابر کیے جاتے ہیں روزے ہر دن کے انمیں سے ساتھ روزوں برس دن کے اور قیام ہر شب کا انمیں سے
برابر قیام شب قدر کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اسناد اس حدیث کی ضعیف ہے ف یعنے عبادت کرنی
اس دہے میں محبوب تر ہے عبادت کرنے سے اور دنوں میں جو عبادت کہ ہو خصوصًا قربانی کرنی کہ افضل اور محبوب تر ہے اور عملوں سے

اور روزے ہر دن کے اُنمین سے یعنے اول ذیحجہ سے عرفہ تک اور اس عشرہ کے افضل ہونے کا بیان پہلی فصل کے اخیر مین گذر چکا ہو ٭ ع
**الفصل الثالث فصل تیسری** (عن جندب بن عبد اللہ قال شہدت الاضحٰی یوم النحر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعد ان
صلی وفرغ من صلوتہ وسلم فاذا ہو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلوتہ فقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح
مکانہا اخرٰی وفی روایۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح وقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح
اخرٰی مکانہا ومن لم یذبح فلیذبح باسم اللہ متفق علیہ) روایت ہو جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا حاضر ہوا مین عید قربان مین کہ دن نحر کا ہو یعنی
قربانی کا ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ تجاوز کیا نماز پڑھنے سے اور فارغ ہونے نماز اپنی کے سے اور سلام پھیرنے سے یعنے
نہ تجاوز کیا نماز سے طرف خطبہ کے پس ناگہان دیکھا گوشت قربانیون کا کہ تحقیق ذبح کی گئین پہلے اس سے کہ فارغ ہون نماز اپنی سے پس
فرمایا جسنے کہ ذبح کیا پہلے اس سے کہ نماز پڑھے یا فرمایا نماز پڑھین ہم پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اُسکے اور اور ایک روایت مین ہو کہ کہا
جندب نے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عید قربان کے پھر خطبہ فرمایا پھر ذبح کیا اور فرمایا جو کوئی ذبح کرے پہلے اس سے کہ
نماز پڑھے یا فرمایا پہلے اس سے کہ نماز پڑھین ہم پس چاہیے کہ ذبح کرے جگہ اُسکے اور جسنے کہ نہ ذبح کیا پس چاہیے کہ ذبح کرے ساتھ
نام اللہ کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن نافع ان ابن عمر قال الاضحٰی یومان بعد یوم الاضحٰی رواہ مالک وقال بلغنی
عن علی بن ابی طالب مثلہ) اور روایت ہو نافع سے یہ کہ ابن عمر نے کہا کہ قربانی کے دو دن ہین پیچھے دن نحر کے روایت کی یہ مالک نے
اور کہا پہونچا مجکو علی بن ابی طالب سے مانند اسکے ف اسی پر عمل ہو امام ابو حنیفہ اور مالک اور احمد رحمہم اللہ کا کہ کہا انھون نے تمام ہوتا ہو
وقت قربانی کا دن پیچھے بارھوین تاریخ کے اور کہا شافعی نے تیرھوین تک اور یہ حدیث حجۃ ہو اُنپر ٭ ع ٭ (وعن ابن عمر قال اقام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی رواہ الترمذی) اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا ٹھہرے رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم مدینہ مین دس برس قربانی کرتے تھے یعنے ہر سال کی روایت کی یہ ترمذی نے ف ہمیشہ کرنا حضرت کا قربانی کو دلیل ہو واجب
ہونے اسکے کی ٭ ع ٭ (وعن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ما ہذہ الاضاحی قال سنۃ
ابیکم ابراہیم علیہ السلام قالوا فما لنا فیہا یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ حسنۃ قالوا فالصوف یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ من الصوف
حسنۃ رواہ احمد وابن ماجۃ) اور روایت ہو زید بن ارقم سے کہ کہا اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اے رسولخدا اسکے کیا ہو
یہ قربانی فرمایا طریقہ ہو تمھارے باپ ابراہیم کا اُنپر سلام ہو جو بعوض کیا صحابہ نے پس کیا ثواب ہو واسطے ہمارے اسمین اے رسولخدا
کے فرمایا بدلے ہر بال کے نیکی ہو یعنے گائے اور بکری کی قربانی کرنے مین کہ اُنکے بال ہوتے ہین عرض کیا صحابہ نے پس صوف
اے رسولخدا اسکے یعنے دنبہ اور بھیڑ اور اونٹ کی پشم کے بدلے کیا ثواب ملتا ہو فرمایا بدلے ہر بال کے پشم مین سے ایک نیکی روایت
کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **باب العتیرۃ** باب ہو عتیرہ کے بیان مین یعنے عتیرہ کے آگے بیان ہونگے **الفصل الاول فصل پہلی**
(عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرع ولا عتیرۃ قال والفرع اول نتاج کان ینتج لہم کانوا یذبحونہ لطواغیتہم
والعتیرۃ فی رجب متفق علیہ) روایت ہو ابی ہریرہ سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین فرع اسلام مین اور نہ
عتیرہ کہا ابو ہریرہ نے فرع پہلا بچہ جانور کا پیدا ہوتا کافرون کے یہان ذبح کرتے اسکو واسطے بتون اپنے کے اور عتیرہ وہ جانور کہ ذبح کرتے
رجب مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فرع اول بچہ جانور کا کہ جو پیدا ہوتا ذبح کرتے اسکو واسطے بتون اپنے کے جاہلیت

ہیں اور مسلمان بھی کیا کرتے تھے ابتدائے اسلام میں واسطے اللہ تعالیٰ کے پھر منسوخ ہوا اور منع کیا گیا اس سے واسطے مشابہت کفار کے
اور عتیرہ کہتے ہیں بکری کو کہ ذبح کی جاتی رجب کے اول دہے میں تقرب حاصل کرتے تھے ساتھ اسکے اہل جاہلیت اور مسلمان بھی ابتدائے
اسلام میں بیتے کا فر واسطے بتوں کے لیے کرتے تھے اور مسلمان اللہ تعالیٰ کے لیے پھر منسوخ ہوا اور بعضوں نے کہا کہ نہی اسی سبب سے تھی کہ
وہ اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے تھے اور اگر اللہ تعالیٰ کے لیے کرے جائز ہے انتہیٰ ظاہر یہ ہے کہ یہ نہی عام ہے واسطے مشابہت بت پرستوں
کے ❊ ع ❊ الفصل الثانی فصل دوسری (عن مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلٰى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً وَعَتِيرَةً هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْعَتِيرَةُ مَنْسُوخَةٌ) اور روایت ہے مخنف بن سلیم سے کہ کہا تھے
ہم ٹھہرنے والے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفات میں یعنی بیچ حجۃ الوداع کے پس سنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے اے لوگو
تحقیق ہر گھر والے پر ہر سال میں قربانی کرنی واجب ہے اور عتیرہ کرنا جانتے ہو تم کیا ہے عتیرہ وہ ہے کہ نام رکھتے ہو اسکا رجبیہ روایت کی
یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ضعیف الاسناد اور کہا ابو داؤد نے عتیرہ منسوخ ہے
الفصل الثالث فصل تیسری (عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحٰى عِيدًا جَعَلَهُ
اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةً أُنْثٰى أَفَأُضَحِّي بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ
شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا میں بیچ دن عید قربان کے یہ کہ ٹھہراؤں میں اسکو عید مقرر کیا ہے اسکو اللہ نے عید واسطے اس امت
کے عرض کیا واسطے حضرت کے ایک شخص نے اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو اگر نہ پاؤں میں مگر منیحہ مادہ کیا قربانی کروں میں اسکو فرمایا کہ
نہیں ولیکن دور کر تو بال اپنے اور ناخن اپنے اور کترو لبیں اپنی اور مونڈ تو بال زیر ناف اپنے کے پس یہ ہے پوری قربانی تیری نزدیک
خدا کے یعنے ثواب قربانی کا سا ملیگا روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف منیحہ مشتق ہے منح سے بمعنی عطا کے عرب میں عادت تھی کہ
اونٹنی دودھ والی محتاجوں کو دیتے تھے کہ ساتھ دودھ اور پشم اور بچوں اسکے کے فائدہ اٹھاویں وقت احتیاج تک اور بعد حاجت روائی
کے پھیر دیں اسکو منیحہ کہتے تھے پس اس شخص کے پاس اسطرح کا جانور تھا اسنے اجازت اسکی قربانی کرنے کی چاہی حضرت نے اسکو
منع فرمایا اس لیے کہ اسکے پاس کوئی چیز سوائے اسکے نہ تھی کہ انتفاع اٹھاتا ساتھ اسکے پھر ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب
ہے مگر عاجز پر نہیں اور اسی لیے کہا ہے ایک جماعت نے سلف سے کہ واجب ہے قربانی یہانتک کہ تنگ دست پر بھی اور جمہور کے نزدیک
تنگ دست پر مستحب ہے کرنا قربانی کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہیں واجب ہے مگر اسپر کہ مالک ہو نصاب کا اور جمہور کے نزدیک سنت موکدہ ہے
❊ ع ❊ باب صلوٰۃ الخسوف باب ہے بیچ بیان نماز خسوف کے ف مشہور لغت میں یوں ہے کہ خسوف کہتے ہیں چاند گہن کو اور
کسوف کہتے ہیں سورج گہن کو اور اس باب میں سب حدیثیں سورج گہن ہی کی آئی ہیں سوائے دوسری حدیث کے کہ وہ محتمل ہے چاند گہن
کو پس اولی تھا کہ کہتا مولف لفظ کسوف کا بدلے خسوف کے اور بعضوں نے لفظ کسوف کا دونوں جائے استعمال کیا ہے چاند گہن میں
بھی اور سورج گہن میں بھی اور بعضوں نے اسی طرح لفظ خسوف کو دونوں جائے استعمال کیا ہے اور نماز سورج گہن کی سنت ہے نزدیک
جمہور علماء کے بلا خلاف اور ہمارے نزدیک نماز سورج گہن دو رکعت ہیں جماعت سے بغیر خطبہ کے اور چاند گہن میں جماعت نہیں

ہر ایک جدا جدا پڑھے اور نزدیک شافعی کے دونوں ساتھ جماعت اور خطبہ کے ہیں + ع ح + الفصل الاول فصل پہلی (عن عائشۃ قالت ان الشمس خسفت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث منادیا الصلوٰۃ جامعۃ فتقدم فصلی اربع رکعات فی رکعتین و اربع سجدات قالت عائشۃ ما رکعت رکوعا قط ولا سجدت سجودا قط کان اطول منہ متفق علیہ) روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق سورج گہا بیچ زمانے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے بعد ہجرت کے پس بھیجا ایک پکارنے والے کو کہ پکارے نماز جمع کرنے والی ہے پس آگے بڑھے حضرت پس پڑھی نماز چار رکوع کیے دو رکعت میں اور چار سجدے کیے کہا عائشہؓ نے نہیں رکوع کیا میں نے کوئی رکوع کبھی اور نہ سجدہ کیا میں نے کوئی سجدہ کبھی کہ ہو دراز تر اُس رکوع اور سجود سے کہ نماز خسوف میں کیا میں نے یعنے یہ سب سے دراز تھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سنت ہے پکارنا اس نماز میں اسطرح الصلوٰۃ جامعۃ خصوصاً جبکہ لوگ جمع نہوئے ہوں اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ پڑھی جاوے یہ نماز جماعت سے مسجد جامع میں یا عیدگاہ میں اور نہ پڑھی جاوے اوقات مکروہ میں اور چار رکوع اور چار سجدے یعنے ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے اور دو دو سجدے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر رکعت میں ایک ایک ہی رکوع ہے مثل اور نمازوں کے دلیل اُنکی کئی حدیثیں ہیں کہ اُنسے ایک ایک ہی رکوع ثابت ہوتا ہے بلکہ ایک حدیث قولی بھی وارد ہوئی ہے اور جہاں قول اور فعل جمع ہوتے ہیں تو قول کو مقدم رکھتے ہیں فعل پر + ع + (وعنہا قالت جہر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ الخسوف بقراءتہ متفق علیہ) اور روایت ہے انھیں عائشہؓ سے کہ کہا پکار کر پڑھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خسوف میں یعنے چاندگہن میں قرارت اپنی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عبد اللہ بن عباس قال انخسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس معہ فقام قیاما طویلا نحوا من قراءۃ سورۃ البقرۃ ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم قام فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رایتم ذلک فاذکروا اللہ قالوا یا رسول اللہ رایناک تناولت شیئا فی مقامک ھذا ثم رایناک تکعکعت فقال انی رایت الجنۃ فتناولت منہا عنقودا ولو اخذتہ لاکلتم منہ ما بقیت الدنیا ورایت النار فلم ار کالیوم منظرا قط افظع ورایت اکثر اھلہا النساء قالوا لم یا رسول اللہ قال بکفرھن قیل یکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لو احسنت الی احداھن الدھر ثم رات منک شیئا قالت ما رایت منک خیرا قط متفق علیہ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا گہا آفتاب بیچ زمانے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگوں نے ساتھ اُنکے پس کھڑے ہوئے کھڑا ہونا دراز قریب پڑھنے سورۂ بقرہ کے یعنے اتنی دیر کھڑے رہے کہ اُسمیں سورۂ بقرہ پڑھ سکیں پھر رکوع کیا رکوع دراز پھر اُٹھے پس کھڑے رہے کھڑے رہنا دراز اور وہ کھڑے رہنا کم تھا کھڑے رہنے پہلے سے پھر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ رکوع کم تھا پہلے رکوع سے پھر اُٹھے پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے پس کھڑے رہے کھڑے رہنا دراز اور وہ کم تھا پہلے کھڑے رہنے سے پھر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ تھا کم پہلے رکوع سے پھر کھڑے ہوئے پس کھڑے رہے کھڑے رہنا دراز اور وہ کم تھا پہلے کھڑے رہنے سے پھر رکوع کیا رکوع لمبا اور وہ کم تھا پہلے رکوع سے پھر اُٹھے پھر سجدہ کیا پھر پھرے نماز سے یعنے بعد التحیات وسلام کے اُس حال میں کہ تحقیق روشن ہوا تھا سورج پس فرمایا تحقیق سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں نشانیوں

خدا کی سے نہیں گہنتے یہ دونوں واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے پس جبکہ دیکھو تم یہ پس یاد کرو اللہ کو کہا صحابہ نے ای رسول خدا کے دیکھا ہمنے آپ کو کہ قصد کیا آپ نے لینے ایک چیز کا بیچ جگہ اپنی کے یعنے نماز کی جگہ پھر دیکھا ہمنے آپ کو کہ پیچھے ہٹے پس فرمایا تحقیق دیکھی مین نے بہشت یعنے جبکہ دیکھا تمنے مجکو آگے بڑھتے پس قصد کیا مین نے لینے خوشہ انگور کا اسمین سے اور اگر لیتا مین اسکو البتہ کھاتے تم اسمین سے جبتک کہ رہتی دنیا اور دیکھا مین نے دوزخ کو یعنے جبکہ دیکھا تمنے مجکو پیچھے ہٹتے اسوقت دوزخ بھی سامنے لائی گئی تھی پس ڈرا مین کہ پہونچے مجکو گرمی اسکی پس نہین دیکھی مین نے مانند آج کے دن کے کوئی جگہ دیکھنے کی کبھی بہت ہولناک اور دیکھین مین نے اکثر رہنے والین اسکی عورتین پس کہا صحابہ نے ساتھ کس سبب کے یا رسول اللہ فرمایا بسبب کفر انکے کہا کیا کفر کرتی ہین ساتھ اللہ کے فرمایا کفران نعمت کرتی ہین خاوند کا اور کفران کرتی ہین احسان کا اگر نیکی کرے تو طرف ایک کے انمین سے مدت تک پھر دیکھے تجھ سے کچھ چیز برخلاف مرضی اپنی کے کہے نہین دیکھی مین نے تجھ سے نیکی کبھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف نشانیان ہین نشانیون خدا کی سے یعنے یہ نشانیان ہین اسپر کہ یہ پیدا کیے گئے ہین تابعدار خدا تعالی کے نہین انکو قدرت کسی کے نفع اور ضرر کی اور نہین قدرت اپنے سے کچھ دفع کرنے کی پس کیونکر بعضے آدمیون نے انکو معبود ٹھہرایا ہے آگے اسکے دفع فرمایا اعتقاد اہل جاہلیت کو کہ خسوف اور کسوف سبب حادثہ عظیم کے ہوتے ہین مانند مرنے کسی بزرگ کے اور ضرر عام کے یعنے قحط وغیرہ کے پس آگاہ فرمایا حضرت نے کہ یہ سب باطل ہے اور یاد کرو اللہ کو یعنے نماز پڑھو گہن کی اگر وقت کراہیت نماز کا نہو اور اگر وقت کراہیت کا ہو تسبیح و تہلیل و تکبیر و استغفار وغیرہ کرو اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اس لیے کہ نماز کسوف کی سنت ہے بالاتفاق اور کھاتے جبتک دنیا رہتی اسطرح کہ جو دانہ کھاتے اسکی جگہ اور نیا دانہ پیدا ہو جاتا جیسی کہ خاصیت میوون بہشت کی ہے اور سبب نہ لینے حضرت کا اس میوہ کو یہ تھا کہ اگر لیتے اسکو اور دیکھتے اسکو لوگ ایمان بالغیب نرہتا ✤ (وَعَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے حضرت عائشہ سے مانند حدیث ابن عباس کے اور کہا حضرت عائشہ نے پھر سجدہ کیا پس لمبا کیا سجدہ پھر پھرے نماز سے اور تحقیق روشن ہو گیا تھا آفتاب پھر خطبہ فرمایا یعنے ارادہ کیا خطبہ فرمانے کا روبرو لوگون کے پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اللہ پر پھر فرمایا تحقیق آفتاب اور چاند نشانیان ہین نشانیون خدا کی سے نہین گہنتے واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے پس جب دیکھو تم یہ پس دعا مانگو اللہ سے اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو پھر فرمایا ای امت محمد کی قسم ہے اللہ کی نہین کوئی غیرت مند زیادہ اللہ سے اوپر زنا کرنے غلام اپنے کے یا لونڈی اپنی کے ای امت محمد کی قسم ہے اللہ کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین یعنے ہول دن آخرت کی اور غضب اللہ تعالے کا البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس روایت مین درازگی سجدہ کی اور خطبہ اور دعا اور تکبیر اور نماز اور تصدق اور اور بعضی چیزین کہ آگے مذکور ہین زیادہ ہین اور غیرت کے معنے اصل مین ہین مکروہ جاننا شرکت غیر کو اپنے حق مین اور غیرت اللہ تعالی کی مکروہ جاننا مخالفت امر اور نہی اپنی کو حاصل یہ کہ غیرت اللہ تعالی کی اور مکروہ جاننا اسکو اشد ہے غیرت تمہاری سے اور کراہیت تمہاری سے اوپر زنا کرنے اپنے غلام اور لونڈی کے ✤ع✤ (وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا [illegible]

اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَا رَاَيْتُهٗ قَطُّ يَفْعَلُهٗ وَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِیْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ
وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی موسی سے کہ گہنا
سورج پس کھڑے ہوتے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ڈرتے تھے ہونے قیامت کے سے پس آئے مسجد مین پس نماز پڑھی
ساتھ بہت دراز قیام اور رکوع کے اور سجود کے نہین دیکھا مین نے حضرت کو کہ کبھی کرتے ہون مانند اسکے اور فرمایا یہ نشانیان ہین کہ بھیجتا ہی
اللہ نہین ہوتین سبب کسی کے مرنے کی اور نہ کسی کے پیدا ہونے کی ولیکن ڈراتا ہی اللہ ساتھ ان نشانیون کے اپنے بندون کو پس جب
دیکھو تم کچھ ان نشانیون مین سے پس ڈرو خدا سے اور پناہ ڈھونڈو طرف ذکر خدا کے اور دعا اسکی کے اور استغفار اسکے کے روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** ڈرتے تھے ہونے قیامت کے سی یہ راوی نے گویا بطریق تمثیل کے کہا کہ ڈرے حضرت مانند ڈرنے اس شخص
کے کہ ڈرتا ہو ہونے قیامت کے سے والا حضرت جانتے تھے کہ جبتک مین لوگون مین ہون تب تلک قیامت نہین آنے کی اور حضرت ڈرتے
تھے وقت ظاہر ہونے آیات کے مانند خسوف اور زلزون اور ہوا اور کڑک کے واسطے شفقت کے اوپر زمین کے رہنے والون کے کہ مبادا
عذاب اللہ کا آجاوے انپر اور فرمایا یہ نشانیان یعنے کسوف اور زلزلے اور کڑک اور ہوا ڈراتا ہی اللہ تعالی بندون کو کہ دیکھو مین قادر ہون تغیر
حالت پر اور چھین لینے نعمت پر اور اتارنے بلا پر اعاذنا اللہ منہا ٭ ع ٭ ( وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے
کہ کہا گہنا آفتاب بیچ زمانے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسدن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی لوگون کو
چھ رکوع ساتھ چار سجدون کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** حضرت ابراہیم صاحبزادے تھے حضرت کے ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے
سنہ ہجری مین اور سنہ مین حالت شیرخوارگی مین وفات پائی عمر انکی اٹھارہ مہینے کی تھی یا کچھ زیادہ پس انکی وفات کے وقت لوگون نے
کہا کہ گہنا آفتاب کا سبب ہوا انکی وفات کا اور چھ رکوع ساتھ چار سجدون کے یعنے دو رکعت پڑھین کہ ہر رکعت مین تین تین رکوع اور دو دو
سجدے کیے اور حدیثون مین رکوع کرنے اس نماز مین مختلف آئے ہین پس امام اعظم نے ترجیح دی ہی ان حدیثون کو کہ جنمین ایک رکوع
آیا ہی اس لیے کہ وہ اصل ہی اور اسمین حدیثین قولی اور فعلی دونون طرح کی وارد ہوئی ہین جیسے کہ اوپر گذرا اور اور حدیثین مضطرب ہین اور امام شافعی
نے ترجیح دی ہی دو رکوع کی حدیث کو اور نزدیک امام شافعی اور اکثر اہل علم کے یہ ہی کہ جب گہن دیر تک رہے جائز ہی کہ کرے ہر رکعت مین
تین رکوع یا پانچ یا چار ٭ ع ( وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ
وَعَنْ عَلِیٍّ مِّثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نماز پڑھائی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ گہنا آفتاب آٹھ
رکوع بیچ چار سجدون کے یعنے ہر رکعت مین چار چار رکوع اور دو دو سجدے کیے اور روایت ہی حضرت علی سے مانند اسی کے روایت کی
یہ مسلم نے **ف** یعنے حضرت علی نے بھی روایت کی کہ حضرت نے اسطرح ادا کی یا انسے بھی آیا ہی کہ اسطرح ادا کی ٭ ح ٭ ( وَعَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اَرْتَمِیْ بِاَسْهُمٍ لِّیْ بِالْمَدِيْنَةِ فِیْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ
لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ قَائِمٌ فِی الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَّدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ
وَيَحْمَدُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَاَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِيْحِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِیْ
نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ) اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا تھا مین تیر اندازی کرتا ساتھ تیرون اپنے کے مدینہ مین بیچ زندگی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگاہ گہا سورج پس پھینک دیے مین نے تیر پھر کہا مین نے یعنے دل مین قسم ہے اللہ کی البتہ دیکھونگا مین طرف اس چیز کے کہ پیدا ہوئی واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ گہنے آفتاب کے یعنے دیکھون حضرت کو کیا کرتے ہین اسوقت کہا عبدالرحمن نے پس آیا مین حضرت کے پاس اور حضرت کھڑے تھے نماز مین اٹھائے ہوے تھے دونون ہاتھ اپنے پھر شروع کیا کہتے تھے سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور دعا مانگتے یہانتک کہ جاتا رہا اندھیرا آفتاب سے پس جب جاتا رہا اندھیرا اس سے پڑھین دو سورتین اور نماز پڑھی دو رکعت یعنے دو رکعتین پڑھین اور انمین دو سورتین پڑھین روایت کی یہ مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے عبدالرحمن بن سمرہ سے اور اسی طرح شرح السنۃ مین عبدالرحمن سے اور بیچ نسخون مصابیح کے جابر بن سمرہ سے **ف** کھڑے ہوے تھے نماز مین یعنے نماز کی ہیئت پر کھڑے تھے قبلہ کی طرف منھ کیے ہوئے اور لوگ پیچھے صف باندھے ہوئے تھے یا نماز بمعنی دعا کے ہے اس لیے کہ نہین معلوم ہوتا کسی مذہب سے کہ حضرت اٹھاتے ہون ہاتھ اپنے نماز کسوف مین بیچ اوقات اذکار کے اور حدیثین کئی کئی رکوع کی مضطرب ہین اور مضطرب ہوتے ہین اسمین راوی بھی کہ بعضون نے روایت کیے ہین تین تین اور بعضون نے چار اور بعضون نے پانچ اور اضطراب ہوتا ہے موجب ضعف کا پس واجب ہوا ترک کرنا روایات تعدد کا ✦ ع ✦ (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَۃِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہ کہا تحقیق حکم فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ آزاد کرنے بردے کے بیچ گہنے آفتاب کے روایت کی یہ بخاری نے **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَہٗ صَوْتًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ سورج گہن کے نہین سنتے تھے ہم حضرت کی آواز روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث اور اور کئی حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ نماز کسوف مین امام پکار کر نہ پڑھے مذہب ابو حنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی ہے اور اور کئی روایتین صحیحین وغیرہما مین آئی ہین کہ انسے پکار کر پڑھنا ثابت ہوتا ہے پس کہا ابن ہمام نے جب تعارض ہوا تو واجب ہوئی ترجیح چپکے پڑھنے کی اس لیے کہ اصل دن کی نماز مین چپکے پڑھنا ہے ✦ ع ✦ (وَعَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَۃُ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِیْلَ لَہٗ تَسْجُدُ فِیْ ہٰذِہِ السَّاعَۃِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمْ اٰیَۃً فَاسْجُدُوْا وَاَیُّ اٰیَۃٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَہَابِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا کہا گیا واسطے ابن عباس کے مرگئی فلانی بعضی بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے یعنے حضرت صفیہؓ پس گرے سجدہ کرتے ہوے یا نماز پڑھی پس کہا گیا واسطے انکے سجدہ کرتے ہو اسوقت مین پس کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیکھو تم کوئی نشانی پس سجدہ کرو اور کونسی نشانی بہت بڑی ہے جاتے رہنے بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** لوگون نے ابن عباس سے پوچھا کہ اسوقت تم بلا سبب کیون سجدہ کرتے ہو کہ سجدہ بلا سبب ممنوع ہے انھون نے اسکا جواب دیا کہ حضرت نے فرمایا کہ سجدہ کرو جب دیکھو تم کوئی نشانی نشانیون اترنے بلاؤن اور سختیون کے سے کہ ڈراتا ہے خدا تعالیٰ ساتھ انکے بندون کو اور کونسی نشانی بزرگتر اور سخت تر اور ڈرانے والی زیادہ ہوگی انتقال ازواج مطہرات کے سے اس لیے کہ انکو جو فضیلت صحبت اور زوجیت اور اختلاط اور ارتباط کی ساتھ حضرت کے تھی اور کو نہ تھی پس انکی حیات سبب برکت اور خیر کثیر اور امن کی تھی اور انتقال انکا باعث جانے برکت اور خیر کثیر کا ہوا اور خوف عذاب کا ہے پس لائق ہے ذکر اللہ کا کرنا اور سجدہ کرنا نزدیک منقطع ہونے برکت انکی کے تاکہ دفع ہو عذاب بسبب برکت ذکر اور نماز کے اور سجدہ کرو یعنے نماز

پڑھوا اور بعضون نے کہا مراد فقط سجدہ ہی ہی اور کہا طیبی نے کہ لفظ آیت مطلق ہی پس اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ اُسکے خسوف آفتاب اور چاند کا پس مراد ساتھ سجدے کے نماز ہی اور اگر ہو غیر اُسکے مانند چلنے باد تند اور زلزلہ کے اور سوا اسکے پس سجدہ متعارف مراد ہی اور جائز ہی حمل نماز پر بھی اس سبب کہ آیا ہی کہ جب پیش آتا حضرت کو کوئی امر نماز پڑھتے انتہی کہا ابن ہمام نے کہ بیچ مبسوط شیخ الاسلام کے ہی کہ کہا بیچ تاریکی یا باد تند کے پڑھنا نماز کا اچھا ہی اور ابن عباس سے ہی کہ انھون نے نماز پڑھی زلزلہ کے لیے بصرہ مین ۱۲ ع ح ۱۴۱ **الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ اِنْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِھِمْ فَقَرَأَ سُوْرَۃً مِّنَ الطُّوَلِ وَرَکَعَ خَمْسَ رَکَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِیَۃَ فَقَرَأَ بِسُوْرَۃٍ مِّنَ الطُّوَلِ ثُمَّ رَکَعَ خَمْسَ رَکَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ کَمَا ھُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ یَدْعُوْ حَتّٰی انْجَلٰی کُسُوْفُھَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہی اُبی بن کعب سے کہ کہا گہا آفتاب بیچ زمانے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی حضرت نے صحابہ کو پس پڑھی ایک سورت لنبی سورتون مین سے اور رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو سجدے پھر کھڑے ہوئے دوسری رکعت مین پھر پڑھی ایک سورت لنبی سورتون مین سے پھر رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو پھر بیٹھے وہ جیسے کہ تھے یعنے ہیئت نماز پر سامنے قبلہ کے دعا مانگتے یہانتک کہ جاتا رہا گہن آفتاب کا نقل کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ وَیَسْاَلُ عَنْھَا حَتَّی انْجَلَتِ الشَّمْسُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی حِیْنَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا یَرْکَعُ وَیَسْجُدُ وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا مُّسْتَعْجِلًا اِلَی الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی حَتَّی انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَاھِلِیَّۃِ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِیْمٍ مِّنْ عُظَمَاءِ اَھْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنَّھُمَا خَلِیْقَتَانِ مِنْ خَلْقِہٖ یُحْدِثُ اللّٰہُ فِیْ خَلْقِہٖ مَا شَاءَ فَاَیُّھُمَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰی تَنْجَلِیَ اَوْ یُحْدِثَ اللّٰہُ اَمْرًا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا گہا آفتاب زمانہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مین پس شروع کی حضرت نے نماز پڑھنی دو دو رکعت یعنی دو رکعت پڑھین جب دیکھا کہ نہ کھلا آفتاب دو اور پڑھین اسی طرح پڑھتے رہے گہن تک اور مانگتے یعنے اللہ تعالی سے یہ دعا کہ روشن کر دے آفتاب یا پوچھتے لوگون سے کھلنا آفتاب کا یعنے جب پڑھ چکتے دو رکعت پوچھتے کہ کیا کھل گیا گہن کرتے رہے یہ یہان تک کہ روشن ہوا آفتاب نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ روایت نسائی کے یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز اُسوقت کہ گہا آفتاب مانند نماز ہماری کے رکوع کرتے تھے اور سجدہ کرتے تھے اور بیچ اور روایت نسائی کے یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز جلدی کرتے ہوئے طرف مسجد کے اس حال مین کہ تحقیق گہا تھا آفتاب پس نماز پڑھی یہانتک کہ روشن ہوا آفتاب پھر کہا تحقیق اہل جاہلیت کے تھے کہتے کہ تحقیق سورج اور چاند نہین گہنے مگر واسطے مرنے بڑے کے بڑے سردارون اہل زمین کے سے اور حال یہ ہی کہ سورج اور چاند نہین گہتے واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے ولیکن یہ دونون مخلوق ہین اللہ کی مخلوقون مین سے پیدا کرتا ہی اللہ بیچ مخلوق اپنی کے جو چاہتا ہی یعنے کسوف اور روشنی اور اندھیرا پس کوئی سا اُن دونون مین سے گہے پس نماز پڑھو یہانتک کہ روشن ہو یا پیدا کرے اللہ کوئی حکم یعنے عذاب یا قیامت نقل کی یہ نسائی نے **ف** مانند نماز ہماری کے یعنے کئی کئی رکوع نہ کیے بلکہ ایک ایک رکوع کیا ہر رکعت مین مانند نماز ہماری کے اور یہ حدیث دلیل حنفیہ کی ہی اور مانند اسکے اور حدیثین بہت آئی ہین ۱۲ ح **باب فی سجود الشکر** باب ہی بیچ بیان سجدۂ شکر کے **ف** اختلاف کیا ہی علما نے بیچ سجدۂ تنہا کے باہر نماز کے کہ آیا جائز اور مسنون اور موجب تقرب درگاہ الٰہی کا ہی یا نہین بعضون نے کہا بدعت ہی اور حرام اور

شرح مین اُسکی کچھ اصل نہین اور اسی پر سے نکلی حرمت دونون سجدون کی بعد وتر کے اور نزدیک بعضون کے جائز اور مشروع ساتھ کراہت کے ہی اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ سجدہ خارج نماز کا کتنی قسم پر ہی ایک سجدۂ سہو اور وہ بیچ حکم سجدۂ نماز کے ہی دوسرا سجدہ تلاوت کا اسمین کچھ خلاف نہین تیسرا سجدہ مناجات کا بعد از نماز کے ظاہر کلام اکثر علما کا یہ ہی کہ وہ مکروہ ہی چوتھا سجدہ شکر کا حاصل ہونے نعمت پر اور دفع بلا پر اسمین اختلاف ہی نزدیک امام شافعی اور احمد کے سنت ہی اور قول امام محمد کا بھی یہی ہی اور آثار اور حدیثین اسمین بہت وارد ہین اور نزدیک امام مالک اور ابو حنیفہ کے مکروہ ہی وہ کہتے ہین کہ نعمتین اللہ تعالی کی ان گنت ہین بندہ عاجز ہی اُسکے ادا سے شکر سے ہر نعمت پر حکم سجدہ کا موجب تکلیف کا ہی اور جو کہ قائل ہین وہ کہتے ہین کہ مراد نعمتون سے نعمتین نئی پیدا ہونے والی ہین کہ کبھی کبھی واقع ہون نہ دائما و ثابتہ مثل وجود اور توابع اور لوازم اُسکے کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہی کہ وقت پہونچنے خبر قتل ابی جہل لعین کے سجدہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وقت سننے خبر قتل مسیلمہ کذاب کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وقت قتل ذی الثدیہ خارجی کے اور کعب بن مالک نے وقت بشارت قبول توبہ کے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے عجیب قصہ ہی انکا ☆ ح ☆ (وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ) اور یہ باب خالی ہی پہلی فصل اور تیسری فصل سے

## اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری (عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهُ اَمْرٌ سُرُوْرًا اَوْ يُسَرُّ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا انکو کوئی امر خوشی کا یا کہا راوی نے بجائے لفظ سرورًا کے یسر بہ یعنے آنحضرت کو کوئی امر کہ خوشی کیجاتی بسبب اُسکے گرتے سجدہ کرتے ہوئے واسطے شکر گزاری اللہ تعالی کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی ف کہا تورپشتی نے گئی ہی ایک جماعت علما کی طرف ظاہر حدیث کے کہ مشروع کہا ہی اُنھون نے سجدہ شکر نعمت کا اور مخالفت کی ہی انکی اور علما نے پس کہا مراد ساتھ سجود کے نماز ہی اور دلیل انکی اس تاویل مین یہ حدیث ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھین وقت چاشت کے دو رکعتین جسوقت کہ خوشخبری دیگئی فتح کی یا آنے ابو جہل کے سر کی اور کہا ابو حنیفہ نے اگر لازم کرے بندہ سجدے کو نزدیک ہر نعمت نئی آنے والی کے تو البتہ نہ خالی ہووے سجدہ سے پلک مارنے بھر اس لیے کہ کوئی ساعت نعمت سے خالی نہین بڑی نعمت زندگی ہی کہ ہر دم کا آنا نئی ہی نعمت پس اس صورت مین بڑا حرج ہی غرض کہ اس لیے اُنکے نزدیک یہ سجدہ سنت نہین ☆ ع ☆ (وَعَنْ اَبِي جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا مِّنَ النُّغَاشِيِّيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ) اور روایت ہی ابی جعفر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو بونون مین سے پس گرے سجدہ کرتے ہوئے روایت کی یہ دارقطنی نے بطریق ارسال کے اور شرح السنہ مین موافق لفظ مصابیح کے ف نغاش اور نغاشی کہتے ہین اُس شخص کو کہ قد اُسکا چھوٹا ہو اور ناقص الخلقت اور ضعیف الحرکت ہو پس ایسے شخص کو حضرت نے دیکھکر سجدہ شکر کا کیا کہا مظہر نے کہ سنت ہی جبکہ دیکھے مبتلائے بلا کو سجدہ شکر کا کرے اللہ کے لیے اسپر کہ عافیت دی اللہ تعالی نے اُسکو اُس بلا سے اور چاہیے کہ پوشیدہ کرے سجدہ تا وہ رنجیدہ نہو اور جب دیکھے فاسق کو ظاہر کرے سجدہ تاکہ وہ باز آوے اور توبہ کرے انتہی اور منقول ہی حضرت شبلی رح سے کہ اُنھون نے دیکھا ایک دنیا دار کو پس کہا الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ ☆ ع ☆ (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِّنْ عَزْوَرَا نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ

سَاجِدًا قَالَ اِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ ثُلُثَ اُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاسِيْ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ ثُلُثَ اُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاسِيْ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ الثُّلُثَ الْاٰخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے ارادہ رکھتے تھے ہم مدینہ کا پس جبکہ پہونچے ہم نزدیک عزوزا کے کہ نام ہی ایک جگہ کا درمیان مکہ اور مدینہ کے اترے حضرت یعنے اونٹنی سے پھر اٹھائے دونون ہاتھ اپنے پھر دعا مانگی اللہ سے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے پس ٹھہرے سجدہ مین دیر تک پھر کھڑے ہوئے پس اٹھائے دونون ہاتھ اپنے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے پس ٹھہرے دیر تک پھر کھڑے ہوئے پس اٹھائے دونون ہاتھ اپنے تھوڑی سی دیر پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے فرمایا تحقیق مین نے دعا کی رب اپنے سے اور شفاعت کی مین نے واسطے امت اپنی کے یعنے واسطے بخشش گناہون انکے کے اور ستر عیوب اور بلند ہونے درجون انکے کے پس دی مجکو تہائی امت یعنے دی مجکو مغفرت تہائی انکی کی پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے شکر کرنے کو پھر اٹھایا مین نے سر اپنا پھر مانگی مین نے رب اپنے سے رضا اور مغفرت اسکی واسطے امت اپنی کے پس دی مجکو اور تہائی امت میری پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے شکر کرنے کو پھر اٹھایا مین نے سر اپنا پس سوال کیا مین نے رب اپنے سے واسطے امت اپنی کے پس دی مجکو تہائی اخیر کی پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** اول بار مین مغفرت سابقین کی ہوئی یعنے جو کہ بھلائی کے کرنے مین جلدی کرتے ہین اور پورے کرتے ہین عمل اور دوسری بار مین مغفرت مقتصدین یعنے اوسط کے درجہ والون کی ہوئی اور تیسری بار مین جو کہ ظلم کرتے ہین اپنے نفسون پر یعنے گنہگار اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کتنی ہی آیات اور حدیثین بیچ حق گناہ کبیرہ کرنے والون کے وارد ہوئی ہین کہ قیامت مین انکو عذاب ہوویگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ساری امت بخشی گئی انکو عذاب نہین ہونے کا جواب اسکا یہ کہ مراد ساتھ اس دعا اور شفاعت اور دینے مغفرت کے یہ ہی کہ حضرت کی دعا اور شفاعت سے اللہ تعالیٰ نے حضرت کی امت کو امن دیا خسف و مسخ اور مانند انکے کے عذابون دنیا کے سے کہ اور امتون پر واقع ہوتے تھے پس امن عذاب آخرت سے مراد نہین ہی کہ وہ بسبب کردار کے ہونے والا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ حضرت کی دعا سے امن ہوا ہمیشہ کے عذاب سے کہ ہمیشہ دوزخ مین نہین رہنے کے اور حضرت کی شفاعت سے نکلینگے دوزخ سے ؁

## باب صلوة الاستسقاء

باب ہی بیچ بیان نماز استسقاء کے **ف** استسقاء کے معنے ہین پانی چاہنا اور شرع مین نماز یا دعا پڑھنی کرنی قحط سالی مین ساتھ کیفیت مخصوصہ کے ؁ ح ؁

## الفصل الاول فصل پہلی

(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لوگون کے طرف عیدگاہ کے واسطے طلب مینہ کے پس نماز پڑھی ساتھ صحابہ کے دو رکعت پکار کر پڑھی انمین قرءت اور سامنے ہوئے قبلہ کے دعا کرتے تھے اور اٹھائے دونون ہاتھ اپنے یعنے دعا کے لیے اور پھیری چادر اپنی اسوقت کہ سامنے ہوئے قبلہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک نماز استسقاء کی مثل نماز عید کے ہی اور امام مالک کے نزدیک دو رکعت پڑھے مانند اور نمازون کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک استسقاء مین نماز نہین بلکہ دعا اور استغفار ہی وہ کہتے ہین کہ استسقاء کا جو اکثر حدیثون مین آیا ہی نماز انمین مذکور نہین فقط دعا ہی ہی اور صحت کو پہونچا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمرؓ نے استسقاء کیا پس اقتصار کیا دعا اور استغفار پر اور نہ پڑھی نماز اگر نماز

مسنون ہوتی ترک نہ کرتے اور نہ علم ہوتا انکو باوجود عموم بلوی کے قریب زمانہ نبوت کے بعید ہی اور ترک اسکا باوجود علم انکے کے بعید تر ہی اور
لکھا ہی علما نے کہ مراد ساتھ قول امام ابو حنیفہ کے لاصلوۃ فی الاستسقاء یہ ہی کہ جماعت اور خطبہ اور اور مخصوص ہیات انمین سنت اور
شرط نہین اگرچہ کوئی نماز نفل پڑھے اور دعا اور عاجزی اور استغفار کرے بہتر ہی اور فتویٰ اب نزدیک حنفیہ کے مذہب صاحبین پر ہی اس
لیے کہ ثابت ہوئی ہی یہ نماز حضرت سے اور افضل یہ ہی کہ پڑھے پہلی رکعت مین سورہ ق یا سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین اقتربت الساعۃ
یا غاشیہ اور غرض چادر پھیرنے سے فال نکالنی ہی ساتھ پھیرنے حال کے کہ جیسے چادر پھیرتے ہین ایسے ہی بدلے قحط کے ارزانی ہو اور مینھ
برسے اور طور چادر پھیرنے کا یہ ہی کہ دونون ہاتھ پیٹھ کے پیچھے لیجا کر پکڑے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے نیچے کا کونا بائین جانب کا اور پکڑے ساتھ
بائین ہاتھ کے نیچے کا کونا داہنی طرف کا اور پھیرے دونون ہاتھ اپنے پیچھے پیٹھ اپنی کے اسطرح کہ ہو کونا پکڑا ہوا داہنے ہاتھ کا داہنے مونڈھے
پر اور کونا پکڑا ہوا بائین ہاتھ کا بائین مونڈھے پر پس جب کریگا یون تو ہوجائیگا داہان کونا بایان اور بایان داہان اور اوپر کا رخ نیچے اور نیچے کا
اوپر اور سہیلی نے لکھا ہی کہ طول حضرت کی چادر مبارک کا چار ہاتھ کا تھا اور عرض اسکا دو ہاتھ اور بالشت کا تھا * ع ج * (وعن انس
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یرفع یدیہ فی شیء من دعائہ الا فی الاستسقاء فانہ یرفع حتی یری بیاض ابطیہ متفق علیہ) اور روایت
ہی انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین اٹھاتے تھے دونون ہاتھ اپنے بیچ کسی چیز کے دعا اپنی سے مگر استسقاء مین پس تحقیق
اٹھاتے تھے یہانتک کہ دکھائی جاتی تھی سفیدی بغلون انکے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ اٹھاتے تھے یعنے بہت نہ اٹھاتے
تھے کہ اونچے ہوتے سر سے اور سفیدی بغلون کی معلوم ہونے لگتی مگر استسقاء مین اسقدر اٹھاتے کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہوتی یعنے
اگر کپڑا نہ اوڑھے ہوتے پس بالکل دعا مین ہاتھ اٹھانے کی نفی نہین ہی اس لیے کہ ثابت ہوا ہی مستحب ہونا ہاتھون کے اٹھانے کا دعا
مین اور لکھا ہی علما نے کہ جسقدر مطلب دشوار اور بھاری ہو اٹھانا ہاتھون کا بھی بلند تر ہو * ع ج * (وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم استسقی فاشار بظہر کفیہ الی السماء رواہ مسلم) اور روایت ہی انھین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مینھ مانگا پس اشارہ کیا ساتھ
پشت دونون ہاتھون اپنے کے طرف آسمان کے روایت کی یہ مسلم نے ف لکھا ہی علما نے کہ یہ بھی بطریق فال نکالنے کے تھا ساتھ
بدلنے حال کے جیسے کہ چادر پھیرنے مین تھا اور اشارہ ہی اسپر کہ پیٹ ابر کا طرف زمین کے ہو اور ڈال دے جو کہ انمین ہی یعنے مینھ اور
بعضون نے کہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کرے رفع بلا کا قسم قحط وغیرہ سے پس کرے پشت ہاتھون کی طرف آسمان کے دعا مین اور جو کوئی مانگے
نعمت اللہ تعالی سے پس چاہیے کہ کرے ہتھیلیان طرف آسمان کے * ع * (وعن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا رای المطر قال اللہم صیبا نافعا رواہ البخاری) اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبوقت
دیکھتے مینھ فرماتے یا الہی برسا خوب مینھ نفع دینے والا روایت کی یہ بخاری نے (وعن انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مطر قال فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ حتی اصابہ من المطر فقلنا یا رسول اللہ لم صنعت ہذا قال لانہ حدیث
عہد بربہ رواہ مسلم) اور روایت ہی انس سے کہ کہا پہونچا ہمکو مینھ اس حالت مین کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہا انس نے پس اتارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اپنا یعنے سر سے یا پیٹھ پر سے یہانتک کہ پہونچا حضرت کو مینھ پس
کہا ہم نے یا رسول اللہ کسواسطے کیا آپ نے یہ فرمایا اسواسطے کہ نیا آیا ہوا ہی پروردگار اپنے کے پاس سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے
نیا اترا ہوا ہی ساتھ حکم رب اپنے کے اور آلودہ نہین ہوا ہی ساتھ اجزا اس اہل عالم کثیف کے اور گنہگارون کے ہاتھ نہین پہونچے ہین

اس تک پس متبرک ہوا اور سنت ہے دعا کرنی وقت اترنے مینہ کے کہ قبول ہوتی ہے ٭ ع ٭ الفصل الثانی فصل دوسری (عن عبد اللہ
بن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فاستسقی وحول رداءہ حین استقبل القبلۃ فجعل عطافہ الایمن علی عاتقہ
الایسر وجعل عطافہ الایسر علی عاتقہ الایمن ثم دعا اللہ رواہ ابو داود) روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم طرف عیدگاہ کے پس استسقا کیا اور پھیری چادر اپنی اسوقت کہ سامنے ہوئے قبلہ کے پس گردانا داہنا کونا اسکا اوپر بائین
مونڈھے اپنے کے اور گردانا بایان کونا اوپر داہنے مونڈھے اپنے کے پھر دعا کی اللہ تعالی سے روایت کی یہ ابو داود نے ف اس حدیث
مین ذکر نماز کا نہین ہے ع ٭ (وعنہ انہ قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خمیصۃ لہ سوداء فاراد ان یاخذ اسفلہا فیجعلہ
اعلاہا فلما ثقلت قلبہا علی عاتقیہ رواہ احمد وابو داود) اور روایت ہے انہین عبد اللہ سے کہ کہا استسقا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور اونپر چادر تھی سیاہ رنگ کی پس ارادہ کیا یہ کہ لیوین نیچے کی جانب اسکی پس کرین اسکو اوپر کی جانب یعنے جیسے کہ معمول تھا چادر پھیرنے
کا پس جبکہ بھاری ہوئی الٹ لی چادر اوپر دونون مونڈھون اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے ف یعنے جب نیچے کی طرف اوپر
کرنی اوپر طرح مذکور کے دشوار ہوئی داہنا انچل بائین کندھے پر کر لیا اور بایان داہین پر اور چادر دوسرے خطبہ مین پھیری کہ محل اسکا وہی
ہے ٭ ع ٭ (وعن عمیر مولی ابی اللحم انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستسقی عند احجار الزیت قریبا من الزوراء قائما یدعو یستسقی رافعا
یدیہ قبل وجہہ لا یجاوز بہما راسہ رواہ ابو داود وروی الترمذی والنسائی نحوہ) اور روایت ہے عمیر سے کہ غلام آزاد کیا ہوا ابی اللحم کا تھا یہ کہ
اسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ استسقا کرتے تھے نزدیک احجار الزیت کے قریب زوراء کے کھڑے ہوئے دعا مانگتے تھے استسقا کرتے
تھے اٹھائے ہوئے دونون ہاتھ اپنے طرف منھ اپنے کے نہین اونچا کرتے تھے انکو سر اپنے سے روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت
کی ترمذی اور نسائی نے مانند اسکے ف احجار الزیت نام ایک جگہ کا ہے مدینہ مین یہ نام اسکا اس لیے ہوا کہ اسمین پتھر سیاہ ہین اور چکنے
گویا روغن زیتون اونپر ملا ہوا ہے اور زوراء بھی نام ایک جگہ کا ہے بازار مدینہ مین اور طرف منھ اپنے کے یعنے کبھی یون بھی دعا کرتے تھے پس منافی
نہین ہے اسکے کہ اوپر گذرا کہ ہتیلیان زمین کی طرف ہوتی تھین اور نہین اونچا کرتے سر سے یہ منافی نہین ہے اس حدیث کی کہ گذری انس سے
کہ مبالغہ کرتے تھے حضرت ہاتھ اٹھانے مین واسطے استسقا کے اس لیے کہ اکثر یون ہوتا ہوگا اور کبھی اسطرح یا بالعکس ٭ ع ٭ (وعن
ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی الاستسقاء متبذلا متواضعا متخشعا متضرعا رواہ الترمذی وابو داود والنسائی
وابن ماجۃ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے استسقا کے لیے اس حالت مین کہ ترک کیے ہوئے تھے
زینت تواضع کیے ہوئے یعنے ظاہر مین عاجزی کرنے والے یعنے باطن مین زاری کرنے والے یعنے ساتھ زبان کے انواع ذکر مین
نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف ترک کیے ہوئے زینت اسطرح تشریف لیجاتے واسطے اظہار احتیاج کی
کے ٭ ع ٭ (وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استسقی قال اللہم اسق عبادک وبہیمتک
وانشر رحمتک واحی بلدک المیت رواہ مالک وابو داود) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ اسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے اپنے
دادا سے یعنے عبد اللہ سے کہ صحابی ہین کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ استسقا کرتے کہتے یا الٰہی پلا پانی اپنے بندون کو اور
اپنے جانورون کو اور پھیلا اپنی رحمت اور زندہ کر یعنے سرسبز کر اپنے شہر مردہ کو یعنے خشک کو نقل کی یہ مالک اور ابو داود نے (وعن جابر
قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یواکی فقال اللہم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر آجل قال فاطبقت علیہم

السَّمَاءُ مِدْرَارًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھاتے ہاتھ پس کہتے یا الٰہی پلا ہمکو مینہ کہ فریاد رسی کرے اور اچھا ہو انجام اور ارزانی کرے نفع کرنے والا نہ ضرر کرنے والا جلدی آنے والا نہ دیر لگانے والا کہا جابر نے پس چھا گیا انپر ابر روایت کی یہ ابوداؤد نے

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا شکایت کی لوگون نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ برسنے مینہ کی پس حکم کیا ساتھ رکھنے منبر کے پس رکھا گیا منبر واسطے حضرت کے عیدگاہ مین اور وعدہ کیا لوگون سے ایک دن کا کہ نکلین اسمین کہا حضرت عائشہؓ نے پس نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کہ ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پس بیٹھے منبر پر پس تکبیر کہی اور حمد کی اللہ کی پھر فرمایا تحقیق تمنے شکایت کی یعنے اللہ و رسول سے قحط ہونے کی بیچ شہرون اپنے کے اور دیر لگنے مینہ کی وقت مقرر اسکے سے تمسے اور تحقیق حکم کیا تمکو اللہ نے یہ کہ مانگو اس سے اور وعدہ کیا ہی تمسے یہ کہ قبول کریگا واسطے تمہارے پھر فرمایا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا بخشنے والا مہربان مالک دن جزا کا نہین کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یا الٰہی توہی معبود نہین کوئی معبود سوائے تیرے تو بے پروا ہی اور ہم فقیر ہین نازل کر ہمپر مینہ اور گردان تو اس چیز کو کہ اتاری تو نے یعنے مینہ سبب قوت کا اور پہونچنے کا یعنے اسکے سبب سے خوب مطالب کو پہونچین اور خوب فائدہ اٹھاوین ایک مدت دراز تک پھر اٹھائے دونون ہاتھ اپنے پس نہ چھوڑا ہاتھ اٹھانا یہانتک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلون حضرت کے کی پھر پھیری طرف لوگون کے پیٹھ اپنی اور الٹی یا کہا پھیری چادر اپنی اور وہ اٹھائے ہوئے تھے دونون ہاتھ اپنے پھر منہ کیا طرف لوگون کے اور اترے پھر نماز پڑھی دو رکعت پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نے ابر پھر گرجا اور چمکی بجلی پھر برسا مینہ ساتھ حکم خدا کے پس نہ آئے اپنی مسجد مین یہانتک کہ بہے نالے پس جب دیکھی جلدی انکی طرف سایہ کے یعنے مکانون کے مینہ سے بچنے کے لیے ہنسے یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان حضرت کی پھر فرمایا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مین بندہ ہون اسکا اور رسول اسکا روایت کی یہ ابوداؤد نے ف بیٹھے منبر پر کہا مالک نے اور شافعی اور احمد نے کہ سنت ہی یہ کہ پڑھے بعد نماز کے دو خطبے اور شروع کرے انکو ساتھ استغفار کے مانند تکبیر کے عید میں اور کہا ابو حنیفہ اور احمد نے کہ نہین خطبے واسطے اسکے فقط دعا ہی اور استغفار اور کہا ابن ہمام نے کہ روایت کی اصحاب سنن اربعہ نے اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ سے ایک حدیث کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ حضرت نے خطبہ ایسا نہین پڑھا عیدگاہ مین جاکر ولیکن ہمیشہ دعا اور زاری اور تکبیر کرتے رہے اور نماز پڑھی دو رکعت جیسی کہ پڑھتے تھے عیدین مین انتہی اور یہ پوری روایت مرقاۃ مین ساری مذکور ہی جو چاہے دیکھلے (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا

قَالَ فَيُسْقَوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی انس سے یہ کہ حضرت عمر بیٹے خطاب کے تھے جسوقت کہ ہوتا قحط استسقا کرتے ساتھ وسیلہ عباس بن عبدالمطلب کے پس کہتے یا الٰہی تحقیق تھے ہم وسیلہ کرتے طرف تیرے ساتھ نبی اپنے کے پس پلاتا تو ہمکو اور تحقیق اب ہم وسیلہ کرتے ہین طرف تیرے ساتھ چچا نبی اپنے کے پس پلا ہمکو کہا انس نے پس مینھ برسائے جاتے روایت کی یہ بخاری نے **ف** منقول ہی کہ جب حضرت عمر اور اور صحابہ کہ اُنکے ساتھ تھے وسیلہ عباس کا پکڑتے تو عباس کہتے خداوندا اس است پیغمبر تیرے کے نے وسیلہ میرا پکڑا ہو خداوندا اس بڑھاپے میرے کو رسوا مت کر اور مجکو روبرو اُنکے شرمندہ نہ کر پس مینھ برستا ح + (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَإِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِّنْ أَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نکلے ایک نبی انبیا مین سے ساتھ لوگون کے واسطے استسقا کے پس ناگہان نبی نے دیکھا چیونٹی کو کہ اُٹھائے ہوئے ہی بعضے پانون اپنے کو طرف آسمان کے پس کہا اُس نبی نے پھر چلو پس تحقیق قبول کیگئی دعا تمہاری بسبب اس چیونٹی کے نقل کی یہ دارقطنی نے **ف** کہا گیا ہی یہ نبی حضرت سلیمان علیہ السلام تھے اور اسمین اظہار عظمت الٰہی اور قدرت اُسکی کا ہی اور بیان رحمت اُسکی کا ہی تمام مخلوقات پر اور بیان ہی اسکا کہ علم اُسکا گھیرے ہوئے ہی احوال تمام موجودات کو اور وہ مسبب الاسباب اور قاضی الحاجات ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ وہ چیونٹی یہ دعا کرتی تھی اللهم انا خلق من خلقك لا غنى بنا عن رزقك فلا تهلكنا بذنوب بنی آدم ع + باب **ف** اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا لکھا ہی جیسی کہ عادت مؤلف کی ہی کہ عقد کرتا ہی ایک باب بیچ لواحق اور تتمات پہلے باب کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین باب فی الریاح ہی اور ایک نسخہ مین باب الریاح ہی یعنے باب بیچ بیان ہواؤن کے ع + **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد دیا گیا مین ساتھ پوروا ہوا کے اور ہلاک کی گئی عاد ساتھ پچھوا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جب محاصرہ کیا کفار نے مدینہ کو دن خندق کے تو چلی ہوا پوروا نہایت تند کہ اُکھیڑ ڈالی خیمہ اُنکے اور اوندھا دین ہانڈیان اُنکی اور مارے مُنہہ پر کنکر اور مٹی اور ڈالا اللہ تعالی نے اُنکے دل مین رعب اور اُنکی شکست ہوئی اور بھاگے یہ بات اللہ تعالی کے فضل سے ہوئی اور معجزہ ہوا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سارا قصہ سورۂ احزاب کی تفسیر مین مذکور ہی اور قوم عاد کے بارہ بارہ گز کے قد تھے پس پچھوا ہوا چلی اُسنے دے مارا اُنکو زمین پر اسطرح کہ پھوٹ گئے سر اُنکے اور پھٹ گئے پیٹ اُنکے اور آنتین نکل پڑین پس مقصود حضرت کو اس سے یہ تھا کہ ہوا تابعدار اللہ کی ہی کبھی آتی ہی واسطے مدد کے اور کبھی آتی ہی واسطے ہلاک کرنے ایک قوم کے ع + (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے یہان تلک کہ دیکھون مین اُنسے کوے اُنکے کو نہ تھے مگر تبسم فرماتے پس تھے جسوقت دیکھتے ابر یا ہوا پہچانا جاتا تغیر بیچ چہرہ اُنکے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جب حضرت ابر یا ہوا دیکھتے غمگین ہوتے اور پہچانا جاتا اثر اُسکا چہرۂ مبارک اُنکے پر بسبب خوف اسکے کہ مبادا اس سے کچھ ضرر لوگون کو پہونچے مقصود یہ ہی کہ آنحضرت بیچ شہود یعنے دیکھنے جلال حق کے ہمیشہ خائف و غمگین رہتے اور ہرگز تبسم اور فارغ نہوتے اور جب ابر یا ہوا دیکھتے زیادہ فکرمند

اور متردد ہوتے ✤ح✤ (وعنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا عصفت الريح قال اللهم اني اسألك خيرها وخير ما فيها وخير ما ارسلت به واعوذ بك من شرها وشر ما فيها وشر ما ارسلت به واذا تخيلت السماء تغير لونه وخرج ودخل واقبل وادبر فاذا امطرت سري عنه فعرفت ذلك عائشة فسألته فقال لعله يا عائشة كما قال قوم عاد فلما رأوه عارضا مستقبل اوديتهم قالوا هذا عارض ممطرنا وفي رواية ويقول اذا رأى المطر رحمة متفق عليه) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ شدت کی چلتی باد کہتے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اسکی کہ اسکی ذات میں ہے اور بھلائی اس چیز کی کہ اُسمیں ہے یعنے منافع اسکے اور بھلائی اس چیز کی کہ بھیجی گئی ہے ہوا واسطے اُسکے یعنے مدد اسکی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اسکی سے اور برائی اُس چیز کی سے کہ اُسمیں ہے یعنے ضرر اسکی اور برائی اُس چیز کی سے کہ بھیجی گئی ہے ہوا ساتھ اُسکے یعنے باعث عذاب نہو اور جسوقت کہ ابر ہوتا آسمان پر تو متغیر ہوتا رنگ حضرت کا اور نکلتے گھر سے باہر اور جاتے اندر اور آتے اور پھر جاتے یعنے بسبب گھبراہٹ کے ایک جا ٹھہرتے نہ تھے پس جسوقت کہ مینھ برسنے لگتا جاتا رہتا خوف اور اضطراب حضرت سے پس معلوم کیا یہ یعنے تغیر عائشہؓ نے پس پوچھا حضرت سے سبب اُسکا پس فرمایا حضرت نے شاید کہ یہ ابر اے عائشہ مانند اُسکے ہو کہ کہا قوم عاد نے اُسکے حق میں ہذا عارض ممطرنا چنانچہ اس آیت میں حال اُنکا مذکور ہے پس جب دیکھا قوم عاد نے اُسکو ابر سامنے آیا اُنکے مکانوں کے کہا اُس قوم نے یہ ابر ہے برسیگا ہمپر اور ایک روایت میں ہے یعنے بجاے فاذا امطرت سری عنہ کے یہ ہے کہ فرماتے جسوقت دیکھتے مینھ کو گردان تو اس مینھ کو سبب رحمت کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعد لفظ ممطرنا کے اللہ تعالیٰ نے رد کیا اُنکی آرزو کو بل ہو ما استعجلتم الخ یعنے یہ ابر نہیں بلکہ یہ وہ عذاب ہے جسکی تم جلدی کرتے تھے ہوا ہے جسمیں دکھ کی مار ہے اُکھاڑ مارے ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے پھر کل کو رہ گئے کوئی نظر نہیں آتا سواے اُنکے گھرون کے یون ہی سزا دیتے ہیں ہم گنہگار لوگون کو تمام ہوا ترجمہ آیت کا پس حاصل حدیث کا یہ کہ جب حضرت ابر کو دیکھتے تو ڈرتے کہ مبادا قوم عاد نے جیسے ابر دیکھا جانا تھا کہ مینھ برسیگا اور پھر اُنپر مینھ نہ برسا اور ہوا تند چلی کہ سب ہلاک ہو گئے چنانچہ یہ قصہ سورۂ احقاف میں مذکور ہے ویسے ہی ہمپر بھی یہ ابر باعث عذاب کا نہو ✤ع✤ (وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفاتيح الغيب خمس ثم قرأ ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث الآية رواه البخاري) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خزانہ غیب کے پانچ ہین پھر پڑھی یہ آیت تحقیق اللہ نزدیک اُسکے علم قیامت کا ہے اور اُتارتا ہے مینھ آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری نے ف خزانہ غیب کے پانچ ہین کہ نہین اطلاع رکھتا کوئی اُنکی سواے اللہ کے کہ بیان اُنکا اس آیت میں ہے ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر یعنے تحقیق اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کے ہونے کا اور اُتارنے مینھ کا اور وہ جانتا ہے جو کچھ رحمون میں ہے یعنے بیٹا ہے یا بیٹی ہے گورا ہے یا کالا ہے پورا ہے یا ادھورا ہے وغیر ذلک اور نہین جانتا کوئی نفس کہ کیا کریگا کل کو یعنے دنیا میں بھلائی یا بُرائی اور آخرت میں ثواب ملیگا یا عذاب اور نہین جانتا کوئی نفس کہ کس زمین میں مریگا تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے پس یہ پانچ چیزین ہین کہ کلیات انکے کوئی نہین جانتا سواے اللہ کے اور کبھی مطلع ہوتے ہین بعضے برگزیدہ بندے اوپر جزئیات بعض اُنکے کے ✤ع✤ (وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليست السنة بان لا تمطروا ولكن السنة ان تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شيئا رواه مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے قحط شدید یہ کہ نہ برسائے جاؤ تم ولیکن قحط شدید یہ ہے کہ برسائے جاؤ تم اور برسائے جاؤ اور نہ اُگاوے زمین کچھ روایت کی یہ مسلم نے ف

کہا قاضی نے کہ معنی یہ ہین کہ نہین ہی قحط شدید یہ کہ نہ برسایا جاوے بلکہ یہ ہی کہ برسے اور نہ اُگے اور یہ اس لیے ہی کہ حاصل ہونا شدت کا
بعد توقع بھلائی کے اور ظہور اسباب اسکے کے بدتر ہی اُس چیز سے کہ پاس حاصل ہو پہلے سے ✦ ع ✦ **الفصل الثانی** فصل دوسری
(**وعن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الریح من روح اللہ تعالی تاتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوہا وسلوا
اللہ من خیرہا وعوذوا بہ من شرہا رواہ الشافعی وابوداود وابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے باو رحمت اللہ کی سی ہی لاتی ہی رحمت کو اور عذاب کو پس نہ برا کہو اسکو یعنے بسبب ضرر پہونچنے
کے اُس سے اور مانگو اللہ سے بھلائی اُسکی اور پناہ مانگو اللہ سے برائی باو کی سے روایت کی یہ شافعی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور بیہقی
نے دعوات کبیر مین **ف** باو جو عذاب کافرون پر لاتی ہی یہ بھی واقع مین رحمت ہی ہی اس لیے کہ مومن اُنکی ایذا رسانی سے بچتے ہین ✦
ع ✦ (**وعن** ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تلعنوا الریح فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ
باہل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ ایک شخص نے لعنت کی ہوا کو روبرو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ لعنت کرو باو کو اس لیے کہ وہ امر کی گئی ہی یعنے ساتھ رحمت کے یا عذاب کے اور تحقیق جو کوئی لعنت کرتا ہی
کسی چیز کو کہ نہو وہ قابل لعنت کے پھرتی ہی لعنت کہنے والے پر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** کہا امام غزالی رحمہ
اللہ نے کہ تین چیزین باعث لعنت کی ہین کفر اور بدعت اور فسق اور ہوا مین ایک بات بھی نہین پائی جاتی اُنین سے ✦ ع ✦ (**وعن**
ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رایتم ما تکرہون فقولوا اللہم انا نسالک من خیر ہذہ الریح وخیر
ما فیہا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ہذہ الریح وشر ما فیہا وشر ما امرت بہ رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا کہ فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو باو کو پس جسوقت کہ دیکھو اُس باو کو کہ ناخوش رکھتے ہو یعنے چلنا اُسکا بسبب شدت گرمی یا سردی اُسکی
کے ایذا پاو یا بسبب تند چلنے اُسکے کے پس کہو یا الٰہی تحقیق ہم سوال کرتے ہین تجھ سے بھلائی اُس باو کی سے اور بھلائی اُس چیز کی سے
کہ اُسمین ہی اور بھلائی اُس چیز کی سے کہ امر کیگئی ہوا ساتھ اُسکے اور پناہ مانگتے ہین ساتھ تیرے برائی اُس باو کی سے اور برائی اُس چیز کی سے
کہ اُسمین ہی اور برائی اُس چیز کی سے کہ امر کیگئی ہی ساتھ اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے (**وعن** ابن عباس قال ما ہبت ریح قط الا جثا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رکبتیہ وقال اللہم اجعلہا رحمۃ ولا تجعلہا عذابا اللہم اجعلہا ریاحا ولا تجعلہا ریحا قال
ابن عباس فی کتاب اللہ تعالی انا ارسلنا علیہم ریحا صرصرا وارسلنا علیہم الریح العقیم وارسلنا الریاح لواقح وان یرسل
الریاح مبشرات رواہ الشافعی والبیہقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نہین چلی باو کبھی مگر کہ ہو بیٹھتے تھے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم دو زانو یعنے ازراہ تواضع کے واسطے اللہ کے اور ازراہ خوف کے امت پر اور واسطے تعلیم اُنکی کے کہ وہ بھی یون ہی کیا کرین
اور کہتے یا الٰہی گردان اس باو کو رحمت اور نہ گردان اُسکو عذاب یا الٰہی گردان تو اُسکو ریاح اور نہ گردان تو اُسکو ریح کہا ابن عباس نے
کہ بیچ کتاب اللہ کے واقع ہوا ہی تحقیق بھیجی ہمنے اُنپر باد تند اور بھیجی ہمنے اُنپر باد بانجھ یعنے جو کہ بار ور نہین کرتی تھی درختون کو اور بھیجین ہمنے
باوین میوہ لانے والین اور یہ کہ بھیجتا ہی باوین خوشخبری دینے والین یعنے مینھہ کی نقل کی یہ شافعی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف**
جاننا چاہیے کہ مشہور یہ ہی کہ لفظ ریح کا مفرد عذاب مین استعمال کیا جاتا ہی جیسے کہ پہلی دو آیتون مین آیا اور ریاح ساتھ لفظ جمع کے مستعمل
ہوتا ہی بیچ رحمت کے جیسے کہ اخیر دو آیتون مین آیا پس دعا سے مذکور کہ بیچ روایت ابن عباس کے آئی ہی اُسمین ریاحا اور ریحا سے یہ مراد ہی

اور ابو جعفر طحاوی نے انکار اسکا کیا ہو اس لیے کہ کلام اللہ مین آیا ہو وجرین بہم بریح طیبۃ اور بعضی حدیثون مین بھی استعمال مفرد کا خیر و
شر مین آیا ہو جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین گذرا الریح من روح اللہ آخر تک پس خطابی نے توجیہ حدیث یہ کی ہو کہ جب بادین بہت
ہوتی ہین ابر و مینھ لاتی ہین اور کھیتیان بڑھتی ہین اور ایک ہوا مین یہ باتین کم ہوتی ہین اس لیے حضرت نے دعا کی کہ گردان اسکو ریاح
اور نہ گردان ریح واللہ اعلم ✦ ح ع ✦ (وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابصر ناشیا من السماء تعنی السحاب ترک
عملہ واستقبلہ وقال اللہم انی اعوذ بک من شر ما فیہ فان کشفہ اللہ حمد اللہ وان مطرت قال اللہم سقیا نافعا رواہ ابوداود والنسائی
وابن ماجۃ والشافعی واللفظ لہ) اور روایت ہو عائشہ رضی سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکھتے ایک چیز کو کہ پیدا ہوئی آسمان
سے یعنے ابر چھوڑ دیتے کام یعنے مباح اور سامنے ہوتے ابر کے اور کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اس چیز
کی سے کہ اسمین ہو پس اگر کھول دیتا اسکو اللہ تعریف کرتے اللہ کی اور اگر برستا مینھ کہتے یا الٰہی دے پانی نفع دینے والا نقل کی یہ ابوداود
اور نسائی اور ابن ماجہ اور شافعی نے اور لفظ واسطے شافعی کے ہین (وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع صوت الرعد
والصواعق قال اللہم لا تقتلنا بغضبک ولا تہلکنا بعذابک وعافنا قبل ذلک رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہو
ابن عمر رضی سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ سنتے آواز گرجنے کی اور معلوم کرتے گرنا بجلی کا کہتے یا الٰہی نہ مار ہمکو ساتھ غضب اپنے
کے اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھ عذاب اپنے کے اور عافیت مین رکھ ہمکو یعنے مار ہمکو ساتھ عافیت کے پہلے اس سے یعنے پہلے اترنے عذاب
سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن عبد اللہ بن الزبیر انہ کان اذا
سمع الرعد ترک الحدیث وقال سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ رواہ مالک) روایت ہو عبد اللہ بن زبیر سے یہ کہ وہ تھے جب
سنتے آواز گرجنے کی چھوڑ دیتے بات کرنی اور کہتے پاک ہو وہ ذات کہ تسبیح کرتا ہو رعد ساتھ تعریف اسکی کے اور اور فرشتے خوف اسکے سے
نقل کی یہ مالک نے **ف** رعد نام فرشتے کا ہو کہ بادل ہانکنے پر متعین ہو گرجنا آواز تسبیح اسکی کی ہو اور آیا ہو ابن عباس سے کہ تھے ہم
حضرت عمر رضی کے ساتھ سفر مین پس پہونچا ہمکو گرجنا اور بجلی چمکنی اور سردی پس کہا ہمکو کعب نے جو کوئی کہے جسوقت کہ سنے گرجنے کو سبحان
من یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ تین بار عافیت دیا جاتا ہو اس سے پس کہا ہمنے یہ پس عافیت دیے گئے ہم ✦ ع ✦ اللہ الحمد اولاً
وآخراً وظاہراً وباطناً ✦ تمام ہوا ربع اول وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

## فقہ اہل سنت عربی

**ابو المکارم** - شرح مختصر وقایہ از عبد اللہ بن محمد معروف بہ چلپی کہ شرح مختصر وقایہ از مولانا عبد العلی رحمہ اللہ - معتبر معروف -

**جامع الرموز** - شرح مختصر وقایہ از ملا شمس محمد قہستانی متداول -

**فتح القدیر** - پیشانی پر ہدایہ اور تحت مین حاشیہ فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام نہایت مستند و باعظمت شرح مشہور و معروف اور آخر مین تکملہ زین الدین افندی کا کامل چار مجلد ضخیم -

**عینی** - یعنی بنایہ شرح ہدایہ از قاضی القضاۃ بدر الدین عینتابی معروف بعینی نہایت معتمد کامل شرح - چہد مجلدات ضخیم -

**ہدایہ** - حاشیہ جدید پر نہایت عمدہ زوائد و فوائد تحشی مولوی محمد حسن سنبھلی مرحوم ہر چہار جلد کامل - دو مجلدات مین (مجلد اول) دونون جلدین مع اشرف عبادات (مجلد دوم) دونون جلدین آخر تک معاملات -

**در المختار شرح تنویر الابصار** - مختصر منقح از علامہ علاء الدین حصکفی معروف متداول ہر چہار مجلدات کامل -

**ہدایہ مع الکفایہ** - از سید جلال الدین کرلانی نہایت مستند شرح مشہور معروف حامل المتن اسکے مجلدات اربعہ مین سے جلد اول و دوم تا آخر کتاب النکاح و جلد سوم و چہارم تا آخر کتاب الفرائض -

**فتاوی قاضی خان** - از امام قاضی حسن بن منصور قاضی خان مستند معتمد معروف متداول دو جلد کامل بطور ضمیمہ فتاوے ہندیہ علاحدہ ملحق ہر طبع جدید -

**شرح وقایہ** - از امام صدر الشریعۃ متداول درسی مع دائرہ ہندیہ -

**شرح وقایہ مع چلپی** جلی قلم نصف صفحہ مین شرح وقایہ نصف صفحہ مین حاشیہ چلپی - حاز پنجاب جدید الطبع -

**ذخیرۃ العقبی** - حاشیہ شرح وقایہ از یوسف بن جنید چلپی متداول معروف -

**اشباہ والنظائر** - مع شرح حموی معروف مستند متداول -

**ملا مسکین** - از سید ع تا وصایا تحشی جدید از مولوی محمد حسن سنبھلی مرحوم -

## فتاوی ہندیہ

ترجمہ اردو

## فتاوی عالمگیریہ

یہ کثیر المنافع مستند اور مبسوط فتاوی جسپر تمام علما کا اتفاق اور اجماع ہے اور جسکے مسائل پر اسلامی دنیا مین تمام فقہی معاملات موقوف و محول ہین مطبع اودھ اخبار مین بصرف زر خطیر مترجم اور مستطبع ہوا ہے اسکے مترجم مولانا سید امیر علی صاحب سلمہ اللہ تعالے ہین جنھون نے نہایت کوشش اور عرق ریزی سے اس ترجمہ کو اصل کے موافق بغیر کسی تصرف اور تغیر کے بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیا ہے اور اسکی تمام خوبیان بحال خود قائم رکھی ہین یہ وہ عدیم النظیر فتاوی ہے جو شہنشاہ اورنگ زیب محمد عالمگیر غازی کے عہد مین علماے اجل نے متفق ہو کر مدون اور مرتب کیا اور جسکے انصرام اور اہتمام کے لیے خود شہنشاہ نے شیخ الوقت عمدۃ العلما شیخ نظام رحمہ اللہ تعالی کو اسکی تدوین اور تالیف کی امامت پر مامور فرمایا جس سے مقصود یہ تھا کہ تمام فتاوی مشائخ مجتہدین متقدمین اور جوابات مشائخ متاخرین مع نوادر واقعات ایک کتاب مین من کل الوجوہ جمع ہو جائین چنانچہ گورنمنٹ عالمگیر کی سرپرستی سے بصرف وافر متعدد و منقح و صحاح اصول اور بے شمار مستند کتب و شروح ائمہ و فتاوے مشائخ و تالیفات علما بہم کی گئین اور علماء عصر کی ایک عظیم جماعت کو جنکی تعداد پانچ سو بیان کی گئی ہے تفویض ہوئی جنھون نے کمال حزم و احتیاط و وثوق و اعتبار کے ساتھ اصول و فتاوے و واقعات و نوازل و شروح و تخریجات و نوادر کو انتخاب فرمایا اور کمال تبحر علمی سے اسکو ترتیب متعارف کے ساتھ ابواب و فصول پر مدون کیا جس سے یہ اعلے درجے کا نایاب مجموعہ ظہور پذیر ہوا سبحان اللہ علماے کبار اور فضلاے نامدار نے جس خوبی اور خوش اسلوبی سے رعایات اور شرائط امر عی فرمائے ہین وہ عارفان اصول اور ماہران شریعت پر مخفی اور مستتر نہین ہین اسمین ذرا شک نہین کہ اس مجموعہ مین جسقدر فتاوی اور احکام مندرج ہین

وہ اسقدر جامع اور حاوی ہین کہ اگر کوئی محقق
علامہ بھی اُنکے ماخذ اور مخرج دریافت کرنیکی
تمام عمر جستجو اور کوشش کرتا تو بہت احتمال ہی کہ آخر
کمانحقہ وقوف نہوتا کیونکہ اُسکو ایسے نفیس جواہر
کہان ملتے اور ایسا نادر اور جامع مجموعہ کیونکر دستیاب
ہوتا جو ان تمام اصولی کتابون کے انتخاب اور
اقتباس سے مملو ہی جنکے دیکھنے کو بہت سی آنکھین
ترستی تھین اور جنکے علمی فیض کے مطالعہ پر ہزارون
دل فدا تھے اور وہ بات حاصل ہوتی تھی اب
اس مجموعہ کی بدولت علی الخصوص اُسکے اُردو
ترجمہ کے سبب سے یہ لازوال دولت مفت ملتی ہی اور
بہت بڑی خوبی یہ ہی کہ اصول کی روایتون کے
ساتھ نوادر کا التقاط اور شروح کے قواعد و
استنباطات اور فتاوے کے متفق اور مختلف
جوابات اور متقدمین اور متاخرین کے افادات
ور اجتہادات بڑی شرح اور بسط کے ساتھ مندرج
ین اور پھر یہی نہین کہ زہد خشک کی طرح خالی معاملات
مسائل اور تصورات ہون بلکہ آداب و قیاس و
ل سنت کے اتباع کے حرکات اور سکنات اور فرائض
واجبات و مستحبات و مکروہات اور عبادات و معاملات
ر اخلاق و عادات سبکو جمع کیا ہی فی الواقع یہ مجموعہ
م کو فتاوے ہی لیکن حقیقت مین اصول و متون
ر تخریجات و فتاوے و شروح کا ایک نادر ذخیرہ ہی
رتی زمانتا اسی پر تمام فقہی مسائل کا دارومدار ہی
بلاد اسلامیہ مین تمام عالم اور مفتی اسپر اعتبار کرتے ہین
ناظرین خود آگہین خیال کر سکتے ہین کہ ایسے ضروری
بے مثل مجموعہ کا اُردو ترجمہ کہانتک قابل قدر ہوسکتا ہی

ترجمہ کی خوبیون کی نسبت باعتبار ان مشکلات کے
جو عربی زبان سے بامحاورہ اُردو زبان کرنے سے
پیش آتے ہین جنسے علما ماہرین بخوبی واقف ہین
کہا جاسکتا ہی کہ یہ ترجمہ نہایت سلیس اور عام فہم اور
ہر دل عزیز اور بامحاورہ ہی اور ہر شخص جو اُردو لکھہ
پڑھہ سکتا ہی ادنے توجہ کے ساتھہ اس ترجمہ سے مستفید
ہوسکتا ہی جب ہم اس عظیم الشان فتادی اور اسکے
مسائل اور قیود اور اشارات پر نظر ڈالتے ہین تو
بے اختیار فاضل مترجم کی لیاقت اور قابلیت کی داد
دینا پڑتی ہی جنھون نے تمام کتاب مین بدون کسی تغیر
و تبدیل کے سلیس عبارت کی رعایت کی ہی اور آداب
ترجمہ کو حتی الوسع ملحوظ رکھا ہی اور قیود و اشارات
ترجمہ مین بھی قائم رکھے اور تصحیح و توافق اصول مین
کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا بس ترجمہ اپنی تکمیل اور
بیشمار خوبیون کے لحاظ سے نہایت ہی مستند اور قابل
قدر ہی اس سے پہلے اس فتاوی کا ترجمہ بعض مقامات
مین بھی ہوا مگر وہ بالکل ناقص اور ادہورا تھا اول
تو مترجمون نے بغیر معنی ترجمہ سمجھے ہوسے ترجمہ کیا جس سے
اکثر جگہ عبارت مہمل ہوگئی اور اسکا اصل مطلب خبط ہوگیا
دوسرے ایکے مسائل کے ہر جزیہ اور ہر صورت کو
علیحدہ کر دیا جو ایک غیر مرغوب تصرف ہی قطع نظر اسکے
ان تراجم مین سب سے بڑا نقص یہ تھا کہ ترجمہ آیات
مین ایسی تقدیم و تاخیر کی گئی ہی جس سے احکام مین سخت
غلطی واقع ہوئی چنانچہ اول کتاب الطہارت کی آیت
قولہ تعالے یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ
الآیہ کا ترجمہ اس طرح کیا ہی کہ اے ایمان والو جب
تم ارادہ کرو نماز کا تو دہوؤ تم اپنے منہ اور ہاتھون

اور پیرون کو کہنیون و ٹخنون سمیت اور مسح کرو
اپنے سر کا لیکن اس ترجمہ مین مترجم نے کوئی کمی بیشی
نہین کی بلکہ جسطرح اصل کتاب مین یہ التزام کیا
ہی کہ مسئلہ علیحدہ شروع کیا پھر جسقدر صورتین اس
ضمن مین ممکن ہین جہانتک جہان سے ہم پہونچین
بحوالہ کتاب نقل فرمائین اسی طرح اس مین بھی
وہی التزام رکھا گیا ہی اور اصل کی خوبیون کو
بحال خود قائم رکھا ہی اور جن الفاظ کا ترجمہ اپنے
مقام پر غیر مناسب یا غیر ممکن یا مترجم کے نزدیک
ناگوار یا مبہم تھا اُنکی فرہنگ آخر کتاب مین لاحق
کی گئی ہی پس یہ ایک بہت بڑا کام تھا جو نہایت
خوش اسلوبی اور حسن اہتمام سے انجام پذیر ہوا
اور جسکے لیے ہمکو مطبع اودھ اخبار لکھنو کا ممنون
ہونا چاہیے کہ اُسنے مذہب اسلام کی ایک ایسی مبسوط
اور ضخیم کتاب کے اُردو ترجمہ اور انطباع کی جانب
اپنی توجہ مبذول کی جس سے وہ تمام فقہی مسائل و احکام
جو علماے اجل اور فضلاے اکمل کو بہ دقت دریافت
ہوسکتے تھے عوام کو بھی معلوم ہونگے اور نہایت
خوشی کی بات ہی کہ اس امر سترگ مین مطبع کو نمایان
کامیابی حاصل ہوئی جسپر حامیان دین کی طرف
سے اظہار قدردانی مطلوب ہی نفس الامر یہ ہی
کہ جس طرح عالمگیر کا نام عربی فتاوی کی وجہ
تمام علمی دنیا مین مشہور اور روشن ہی اسی طرح
مالک مطبع اودھ اخبار کا نام نامی بھی اسکے
ترجمہ سے ہمیشہ باقی اور یادگار رہیگا۔

تجم ۱۱۰ ۴ ۱۲ - صفحہ [illegible] بلا وضعات [illegible] عام

نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء
کتاب شریف وصحیفہ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمہ مشکوۃ المصابیح اعنی
ربع ثانی
مظاہر حق
من تصنیفات
عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم ومغفور
مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

اطلاع ۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکیں اور قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں ان میں بعض کتب حدیث و فقہ اردو و فارسی و عربی کے درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

## حدیث اہل سنت اردو

تحفۃ الاخیار ۔ ترجمہ مشارق الانوار مترجمہ مولوی خرم علی ۔
ترجمہ جامع ترمذی مترجمہ مولانا فضل احمد صاحب ۔

## فقہ اہل سنت اردو

غایۃ الاوطار ۔ ترجمہ اردو درمختار مترجمہ مولوی خرم علی و مولوی محمد احسن کامل چار جلدیں ۔
راہ نجات ۔ ضروری مسائل نماز و روزہ وغیرہ ۔
مفتاح الجنۃ ۔ از مولوی کرامت علی جونپوری ۔
حقیقۃ الصلوٰۃ ۔ مع رسالۂ بے نمازان ۔
کشف الحاجات ۔ ترجمہ اردو مالابدمنہ از مولوی محمد نور الدین ۔
ہزار مسئلہ شامل ہفت رسالہ (۱) ہزار مسئلہ (۲) مسائل ثمانیہ (۳) صد و سی مسئلہ (۴) مناجات بدرگاہ باری تعالیٰ (۵) حلیہ شریف (۶) نور نامہ (۷)
چہل مسائل ۔ مؤلفہ مولوی عبد اللہ بن عبد السلام ۔
شرع محمدی منظوم مسائل فقہیہ از محمد خان قندھاری
تنبیہ الغافلین ۔ مسائل وغیرہ ۔
حیرت الفقہ ۔ مسائل مشکلہ فقہ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری ۔
جواب السائلین ۔ بطور استفتا ۔
کنز الدقائق ۔ اردو ترجمہ از مولوی محمد سبحان ۔
چہل مسائل فقہ ۔ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری ۔
اشرف المسائل ۔ از مولوی اشرف علی خان ۔

رسالہ تجہیز و تکفین میت ۔ از محمد عمر ۔

## حدیث اہل سنت فارسی

اشعۃ اللمعات حل المتن ۔ شرح مشکوٰۃ مولانا عبد الحق محدث دہلوی ۔ چار مجلدات میں پوری شرح مع ترجمہ ۔

## فقہ اہل سنت فارسی

شرح سفر السعادت ۔ از مولانا عبد الحق دہلوی معروف ۔
گنج گنج ۔ مسمی بہ غایۃ الشعور از ملا محمد شاہ ۔
تحقیق الانساب ۔ از فقہ شرعی مؤلفۂ عبد الرزاق ۔
تذکرۃ الجمعہ ۔ احکام جمعہ از مولوی عبد السلام ۔
تبیان فی احکام الدخان ۔ در حکم تماکو حقہ از ملا معین الدین ۔
بدائع منظوم ۔ مسائل فقہ نظم فارسی ملا ناظم علی رح
نام حق ۔ مشہور درسی از شیخ شرف الدین بخاری ۔
مائۃ مسائل ۔ سو مسائل از مولانا احمد اللہ
شرح وقایہ فارسی ۔ مع حاشیہ ملتقی الابحر از شاہ عبد الحق محدث دہلوی ۔
مسالک المتقین ۔ مرغوب علماے ولایت از مولوی آکہ یار خان ۔
فتاوی برہنہ ۔ جامع ابواب فقہ از مفتی نصیر الدین قدوری ۔ مترجمہ مولانا ابو القاسم جدید الطبع ۔

شرح فارسی مختصر وقایہ از عبد الرحمن جامی ۔
کنز فارسی ۔ از مفتی نصیر الدین کرمانی محشے مع فرہنگ ۔
مالابدمنہ ۔ از قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ مع وصیت نامہ ۔
شرح مختصر وقایہ کو ہیری ۔ از مولانا جلال الدین ۔
رسالۂ قاضی قطب ۔ ذکر ایمان و ارکان ۔

## احادیث اہل سنت عربی

تیسیر الوصول الی احادیث جامع الاصول از شیخ عبد الرحمن بن علی یمنی معروف ۔
جامع ترمذی ۔ از امام ابو عیسےٰ رح صحاح ستہ میں سے معروف مع رسالہ اصول حدیث جرجانی و شمائل جدید
قسطلانی ۔ شہاب الدین قسطلانی کی شرح صحیح البخاری مع شرح از علماے کلکتہ جو مدت سے متداول و مستند ہے مسمی بارشاد الساری معروف بقسطلانی دس مجلدات میں پوری شرح خط النسخ ۔
سنن ابی داؤد ۔ ہر چہار جلد کامل دو جلدیں از امام سلیمان بن اشعث داخل صحاح ستہ معروف ۔
دلائل الخیرات ۔ با ترجمہ فارسی و اسماے متبرکہ و خواص اسماء ستہ معروف ۔
زاد السبیل الی الجنۃ والسلسبیل ۔ ذخیرہ احادیث مولانا غلام یحییٰ ۔
عناصر الخیرات ۔ با ترجمہ اردو از حکیم ناصر علی صاحب

نورٌ علیٰ نورٍ یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف وصحیفہ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع ثانی

# مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم ومغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

# فہرست جلد دوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء
کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی
ربع ثانی
مظاہر حق
من تصنیفات
عالم نبیل فاضل جلیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم و مغفور
مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

کتاب الجنائز کتاب بیچ بیان جنازون کے ف جنائز جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتھ زبر جیم کے اور زیر جیم کے بمعنی میت کے کہ
تخت پر ہووے اور ساتھ زیر کے فصیح تر ہی اور بعضون نے کہا کہ جنازہ ساتھ زبر جیم کے بمعنی میت کے اور زیر سے بمعنی تخت کے کہ جسپر میت کو
رکھکر لیجاتے ہین اور بعضون نے بالعکس کہا ہی یعنی جنازہ جیم کے زیر سے میت کو کہتے ہین اور جیم کے زبر سے تخت کو کہتے ہین + ع ح بَابُ
عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ باب ہی بیچ بیان پوچھنے بیار کے اور ثواب بیاری کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہی ابی موسی رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کھلاؤ بھوکے کو یعنے مضطر اور مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیار کو اور چھڑاؤ قیدی کو یعنے دشمن کے ہاتھ سے روایت
کی یہ بخاری نے ف یہ سب اوامر واسطے وجوب علی الکفایہ کے ہین پس اگر ایک بجا لاوے ساقط ہوتا ہی گناہ اورون کے ذمہ
سے لیکن تاہم سنت اور باعث ثواب ہی اور اگر کوئی بھی بجا نہ لاوے سب گنہگار ہونگے کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ نے لکھا ہی
کہ بھوکے کو کھلانا سنت ہی اگر حد اضطرار یعنی ہلاکت کو نہ پہونچے اور فرض ہی اگر اضطرار کو پہونچے اور فرض کفایہ ہی اگر متعین نہو کوئی یعنی
مثلاً ایک شہر مین کئی آدمی ذی مقدور ہون اور فرض عین ہی اگر متعین ہو یعنی مثلاً ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور رکھتا ہو اور لوگ
مفلس ہون اور بیمار پرسی بھی سنت ہی اگر کوئی خبر گیران بیمار کا ہو اور واجب ہی اگر کوئی خبر گیران اسکا نہو (وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا
سلام کا اور پوچھنا بیار کو اور ساتھ جانا جنازہ کے اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چھینک والے کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف یہ پانچون باتین فرض کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ بھی حقوق اسلام سے ہی چنانچہ آگے حدیث مین آویگا لیکن یہ
سنت افضل فرض سے ہی اسلیے کہ اسمین تواضع ہی اور سبب ہی ادا ے واجب کا اور پوچھنا بیار کو اور ساتھ جانا جنازے کا اور اہل بدعت
مستثنی ہین انسے یعنی روافض وغیرہ کی نہ خبر پوچھے نہ انکے جنازے کے ساتھ جاوے اور قبول کرنا دعوت کا یعنی اگر کوئی بلاوے

مدد کرنے کے لیے تو قبول کرے اور جاوے اور بعضون نے کہا کہ ضیافت کے لیے بلاوے تو حاضر ہووے بشرطیکہ اسمین گناہ نہو اور امام غزالی نے کہا
کہ جو کھانا از راہ مفاخرت اور نام و نمود کے پکاوین نہ قبول کرے اور سلف یعنی صحابہ اور اگلے علما مکروہ رکھتے تھے اسکو اور جواب دینا چھینک والے
کا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہے تو اسکے جواب مین کہے یرحمک اللہ لکھا ہی شرح السنہ مین کہ یہ سب حق اسلام کے ہین برابر ہین ان مین سب مسلمان
نیک بھی اور بد بھی یعنی گنہگار غیر مبتدع مگر خاص کیا جاوے نیک ساتھ بشاشت اور مصافحہ کے نہ فاجر علی الاعلان گناہ کرنیوالا ع ح (وعن ابی ہریرۃ قال
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ہُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ
فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انہین ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ اے رسول خدا کے فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے تو مسلمان سے پس
سلام کر اسپر اور جسوقت بلاوے تجکو یعنی مدد کرنے کے لیے یا ضیافت کے لیے پس قبول کر اور جسوقت خیر خواہی چاہے تجھسے پس خیر خواہی کر واسطے
اسکے اور جسوقت چھینکے پھر الحمد للہ کہے پس جواب دے اسکو یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو پس پوچھ اسکو اور جسوقت مر جاوے ساتھ جا اسکے
یعنی نماز و دفن کے لیے روایت کی یہ مسلم نے ف اور جب بیمار ہو پس پوچھ اگرچہ ایکبار ہو اور یہ جو مشہور ہے کہ بعض اوقات مین عیادت بیمار کی
نہ کیجاوے کچھ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہی اور اس حدیث مین بیان خیر خواہی کا زیادہ ہی اور اسمین حقوق مسلمان کے مسلمان پر چھ فرمائے اور
اوپر کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہی حقوق مسلمانی کے بہت ہین ہر مقام مین کچھ کچھ انمین سے بیان فرمائے ہین اور یہ بھی ہوسکتا ہی
کہ یہ احکام وحی مین بتدریج یعنی ٹھہر ٹھہر کر نازل ہوئے ہون یعنی پہلے پانچ نازل ہوئے ہون پھر چھ ع ح (وعن البراء بن عازب قال
اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَہَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ
وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَہَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّہَبِ وَعَنِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْمِیْثَرَۃِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّیِّ وَاٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّۃِ
فَاِنَّہٗ مَنْ شَرِبَ فِیْہَا فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْ فِیْہَا فِی الْاٰخِرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے سات چیزون کا اور منع فرمایا سات چیزون سے حکم کیا ہمکو ساتھ عیادت بیمار کے اور جانے کے ہمراہ جنازہ کے اور جواب دینے
چھینکنے والے کے اور جواب دینے سلام کے اور قبول کرنے بلانے والے کے اور سچا کرنے قسم کھانے والے کے اور مدد کرنے مظلوم کے
اور منع فرمایا ہمکو پہننے انگوٹھی سونے کی سے اور پہننے ریشم کے سے اور اطلس کے سے اور دیبا کے سے اور استعمال کرنے زین پوش
سرخ کے سے اور کپڑے قسی کے سے اور منع فرمایا استعمال کرنے باسن چاندی کے سے اور ایک روایت مین ہی پینے سے چاندی
کے باسن مین اسلیے کہ تحقیق جو شخص پیویگا اسمین دنیا مین نہ پیویگا اسمین بیچ آخرت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
سچا کرنے قسم کھانے والے کے یعنی اگر کوئی شخص قسم کھاوے ایک امر آیندہ پر اور تو قادر ہو اوپر پورا کرنے قسم اسکی کے اور اسمین
گناہ نہو مثلاً اگر قسم کھاوے کہ مین تجھ سے جدا نہین ہونے کا یہان تک کہ کرے تو ایسا کام اور تو قادر ہو اسکے کرنے پر پس کرتا کہ
اسکی قسم ٹوٹے نہین اور بعضون نے کہا کہ معنے یہ ہین کہ اگر کوئی کسی کو قسم دلاوے کہ تجھے خدا کی قسم یہ کام کر تو مستحب ہی اسکو کہ کرے
وہ کام واسطے تعظیم نام پروردگار کے اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنی مظلوم کی واجب ہے داخل ہی اسمین مسلمان اور ذمی اور کبھی ہوتی ہی مدد ساتھ
قول کے اور کبھی ساتھ فعل کے اور میثرہ اس زین پوش کو کہتے ہین کہ روئی بھری ہوتی ہی اس مین اور اسکو زین پر ڈال کر بیٹھتے ہین اسکو
نمد زین کہتے ہین عادات عجم سے ہی کہ وہ از راہ تکبر کے حریر و دیبا وغیرہ سے بناتے ہین پس وہ اگر حریر کا ہو ہر رنگ کا حرام ہی اور اگر حریر کا نہو

اور ہو سرخ لونکر وہ ہو اور نہین تو نہین اور قسی نام ایک کپڑے کا ہو کہ ریشم اور کتان سے بنا جاتا ہو منسوب طرف قس کے کہ وہ ایک قریہ ہو
مصر کا اور استعمال کرنے چاندی کے باسن سے منع فرمایا اور یہی حکم سونے کے باسن کا ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہ ہو اسکا استعمال کرنا اور
یہ چیزین جو مذکور ہوئین مردوں کو منع ہین سوا ے باسن چاندی کہ مردون اور عورتون کو دونون کو استعمال انکا درست نہین آور نہ ہویگا
اسمین آخرت مین ظاہر تریہ ہے کہ کہا جاوے کہ وہ پہنے کا نہین آخرت مین مدت عذاب اپنے تک یا وقت وقوف اور حساب کے
یا جنت مین ایک مدت تک نہین پہنے کا پھر پہنیگا اور ایسی ہی مراد نہ پہنے ریشم سے ہی اس حدیث مین (مَنْ لَبِسَهٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْآخِرَةِ
اور ایسی ہی نہ پینے شراب سے اس حدیث مین (مَنْ شَرِبَهَا فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرِبْهَا فِی الْآخِرَةِ + ع + ح (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ لَمْ یَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَرْجِعَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان جسوقت پوچھتا ہی بھائی اپنے مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہی بیچ میوہ خوری بہشت کے یہانتک کہ پھرے
روایت کی یہ مسلم نے ف یعنے بسبب سعی کرنے کے طرف عیادت بیمار کے لائق جنت اور میوہ خوری اسکے کے ہوتا ہی + ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ
رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَہٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ
یَا رَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّہُ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَہٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِکَ
عِنْدِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِہٖ اَمَا عَلِمْتَ
اَنَّکَ لَوْ سَقَیْتَہٗ وَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ
تعالے فرماویگا دن قیامت کے اے بیٹے آدم کے بیمار ہوا مین پس نہ پوچھا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کس طرح پوچھتا مین تجھکو اور تو پالنے
والا ہی عالمون کا یعنے اور پاک ہی بیماری سے فرماویگا اللہ تعالے کیا نہ جانا تو نے کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس نہ پوچھا تو نے اسکو
کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پوچھتا تو اسکو البتہ پاتا مجھکو نزدیک اسکے یعنی رضا میری اے بیٹے آدم کے کھانا مانگا مین نے تجھ سے پس نہ کھلایا تو نے
مجھکو کہیگا اے رب میرے کس طرح کھلاتا مین تجھکو اور تو ہی پالنے والا عالمون کا یعنے اور تو کسی کا محتاج نہین فرماویگا اللہ تعالے کیا نہ جانا
تو نے یہ کہ کھانا مانگا تھا تجھسے بندے میرے فلانے نے پس نہ کھلایا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر کھلاتا اسکو البتہ پاتا تو اسکو یعنے
ثواب اسکا نزدیک میرے اے بیٹے آدم کے پانی مانگا مین نے تجھسے پس نہ پلایا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کس طرح پلاتا مین تجھکو اور
تو پالنے والا عالمون کا ہی یعنے تجھکو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی اور نہ کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجھ سے بندے میرے
فلانے نے پس نہ پلایا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پلاتا اسکو پاتا تو اسکو یعنے ثواب اسکا نزدیک میرے روایت کی یہ مسلم نے
ف عیادت مریض کی کرنے مین اللہ تعالے نے فرمایا کہ اگر عیادت کرتا پاتا مجھکو نزدیک اسکے اور کھلانے اور پلانے کے حق مین
فرمایا تو ثواب اسکا نزدیک میرے اس سے معلوم ہوا کہ عیادت افضل ہی کھلانے اور پلانے سے + ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ یَعُوْدُہٗ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰی مَرِیْضٍ یَعُوْدُہٗ قَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَقَالَ لَہٗ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ قَالَ
کَلَّا بَلْ حُمّٰی تَفُوْرُ عَلٰی شَیْخٍ کَبِیْرٍ تُزِیْرُہُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے ایک گنوار کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری اسکی کے اور تھے حضرت جب جاتے بیمار پر کہ پوچھین

اسکو فرماتے نہین کچھ ڈر یعنی غم نکہا اس بیماری سے اسلیے کہ پاک کرنے والی ہی بیماری یعنی گناہون سے اگر چاہے اللہ پس فرمایا حضرت نے واسطے اعرابی
کے نہین کچھ ڈر پاک کرنے والی ہی یہ بیماری اگر چاہے اللہ کہا گنوار نے ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہی کہ جوش مارتی ہی بوڑھے بڑے پر ملا دیگی یہ تپ اُسکو قبرون
سے یعنی مار ڈالے گی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہان اسی طرح سے ہوگا اب روایت کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سے کمال
تواضع حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لے گئے تعلیم ہی اُمت کے لیے کہ ادنی ادنی کی خبر پرسی کیا کرین اور ہان اسی طرح سے ہوگا یعنی
غصہ ہوے حضرت اُسپر کہ مین نے ایسا ثواب بیماری کا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود اسکے تو نے انکار اس نعمت کا کیا تو اب یونہی
ہوویگا جسطرح تو کہتا ہی اسلیے کہ نہین ہی جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اُس نعمت سے اور احتمال ہی کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علما نے کہا ہی کہ ظاہر
یہ ہی کہ مسلمان تھا لیکن بیوقوف اجڈ گنوار تھا بسبب شدت درد کے بیتاب ہو کر اس طرح کہ بیٹھا + ع + (وعن عائشۃ رضـ قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی منا انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا
یغادر سقما متفق علیہ) اور روایت ہی عائشہ رضـ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سے کوئی آدمی پہیرتے
اُسپر داہنا ہاتھ اپنا پہر فرماتے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیون کے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہین شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نچھوڑے
کسی بیماری کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہا قالت کان اذا اشتکی الانسان الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم باصبعہ بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی سقیمنا باذن ربنا متفق علیہ) اور روایت ہی انھین عائشہ رضـ سے کہا جسوقت کہ
شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی یعنے کسی عضو کی بدن اپنے سے یعنی جب کوئی عضو دکھتا کسی کا یا ہوتا پھوڑا یا زخم کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ
کر کر ساتھ انگلی اپنی کے برکت حاصل کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یہ مٹی زمین ہماری کے ملی ہوئی تھی ساتھ لعاب یعنے ہمارے کے کہتے ہین ہم یہ
تا کہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک
انگلی پر لگاتے اور رکھتے اُسکو خاک پر پھر رکھتے انگلی خاک آلودہ اوپر جگہ درد کے اور پھیرتے جاتے اُسکو اُس جگہ اور پڑھتے بسم اللہ آخر تک اور یہ
ایک سر ہی اسرار الٰہی سے بیچ علاج پھوڑون اور زخمون کے اس سر کو حضرت ہی جانتے ہونگے ہماری عقلین قاصر ہین اسکے معلوم کرنے سے لیکن قاضی
بیضاوی نے از راہ احتمال کے بیان کیا ہی کہ طب سے معلوم ہوتا ہی کہ لعاب دہن کو تاثیر ہی بیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہی بیچ
حفظ مزاج کے حتی کہ لکھا ہی حکما نے کہ مسافر کو چاہیے کہ کچھ خاک اپنے وطن کی ساتھ رکھے اور تھوڑی سی پانی کے باسن مین ڈال دے اور وہ پانی
پیتا رہے تا امن مین رہے تغیر مزاج سے پس اسلیے حضرت یہ فعل کرتے ہون اور اور بھی شارحین نے وجہین اسکی بیان کی ہین یہ سب احتمالات
ہین حقیقت وہی ہی جو پہلے مذکور ہوئی اور کہا اشرف نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جائز ہونے رقیہ یعنی منتر کے جب تک کہ اسمین کوئی
حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کے اور منتر کسی زبان کا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تک کہ معنی اُسکے معلوم نہون پڑھنا درست نہین کہ شاید
الفاظ کفر کے ہون مگر ایک منتر بچھو کا حدیث مین آیا ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ آخر تک پڑھنا اسکا درست ہی اگرچہ معنی اسکے معلوم نہین + ع + ح
(وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی نفث علی نفسہ بالمعوذات ومسح عنہ بیدہ فلما اشتکی وجعہ الذی توفی فیہ کنت
انفث علیہ بالمعوذات التی کان ینفث وامسح بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قالت کان اذا مرض احد من اہل بیتہ
نفث علیہ بالمعوذات) اور روایت ہی انھین عائشہ رضـ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے دم کرتے اپنے اوپر معوذات اور
پہیرتے اپنے پر ہاتھ اپنا یعنے جہان تک پہنچ سکتا ہاتھ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوے اُس بیماری مین کہ وفات کیے گئے اُسمین تھی

مین دم کرتی حضرت پر معوذات وہ معوذات کہ تھے حضرت دم کرتے اور پھیرتی مین ہاتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یعنی اس طرح کہ مین پڑھتی معوذات
اور حضرت کے ہاتھون پر دم کرتی اور دونون ہاتھ اُنکے بدن مبارک پر پھیرتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہی کہ کہا
حضرت عائشہ رضہ نے تھے حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گھر والون مین سے دم کرتے اُسپر معوذات ف معوذات سے مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس ہین لفظ جمع کا باعتبار آیتون کے کہا یا اقل جمع کے دو ہین یا دو سورتین ہیں اور تیسرے قل ہو اللہ ان تینون کو معوذات کہا
تغلیبا اور معتمد یہی بات ہی اور بعضون نے کہا قل یا ایہا بھی اسمین داخل ہی اور مسلم کی دوسری روایت مین ذکر ہاتھ پھیرنے کا نہین ہی پس احتمال ہی
کہ پھیرتے ہونگے حضرت لیکن ذکر اسلیے نہ کیا کہ دم کرنے سے پھیرنا ہاتھون کا آپ ہی سمجھا جاویگا اور احتمال یہ بھی ہی کہ حضرت ترک کرتے ہون اُسکو
کبھی اور اکتفا کرتے ہون دم کرنے پر اور ظاہر تر اول ہی ہی اور اولی یہی ہی کہ دونون باتین کرے اور اس حدیث مین دلالت ہی اُسپر کہ کلام اللہ
کی آیتین پڑھکر دم کرنا سنت ہی ع ( وعن عثمان بن ابی العاص انه شکا الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وجعا یجده فی جسده فقال له
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ضع یدک علی الذی یألم من جسدک وقل بسم اللہ ثلاثا وقل سبع مرات اعوذ بعزة اللہ وقدرته من شر ما اجد واحاذر
قال ففعلت فاذهب اللہ ما کان بی رواه مسلم ) اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے یہ کہ اُنھون نے شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی ایک درد کی کہ پاتے تھے اُسکو اپنے بدن مین پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ ہاتھ اپنا اُس جگہ پر کہ دُکھتی
ہی بدن تیرے سے اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتھ عزت اللہ کے اور قدرت اُسکی کے بُرائی اُس چیز کی سے یعنی درد
کی سے کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون مین یعنی زیادتی اُسکی سے آیندہ کو کہا عثمان رضہ نے پس کیا مین نے پس دور کی اللہ نے وہ بیماری کہ
تھی مجھے نقل کی یہ مسلم نے ( وعن ابی سعید الخدری ان جبریل اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا محمد اشتکیت فقال نعم قال بسم اللہ ارقیک
من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک رواه مسلم ) اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ جبریل
آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے محمد کیا بیمار ہو تو پس فرمایا حضرت نے کہ ہان کہا جبریل نے ساتھ نام خدا کے افسون پڑھتا ہون
تجھپر ہر چیز سے کہ ایذا دے تجھکو بُرائی ہر شخص کی سے یا آنکھ حسد کرنے والی کی سے اللہ شفا دے تجھکو ساتھ نام اللہ کے منتر پڑھتا ہون تم پر نقل کی
یہ مسلم نے ( وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یعوذ الحسن والحسین اعیذکما بکلمات اللہ التامة من کل شیطان وهامة
ومن کل عین لامة ویقول ان اباکما کان یعوذ بها اسمعیل واسحق رواه البخاری وفی اکثر نسخ المصابیح بهما علی لفظ التثنیة ) اور روایت ہی
ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتے حضرت حسن اور حضرت حسین کو ساتھ اس دعا کے پناہ مین دیتا ہون
مین تمکو ساتھ کلمات اللہ تعالے کے کہ پورے ہین بُرائی ہر شیطان کے سے اور ہر جانور زہریلے مار ڈالنے والے کے سے اور ہر آنکھ نظر لگانے
والی کے سے اور فرماتے حضرت کہ تحقیق باپ تمھارے یعنی حضرت ابراہیم پناہ مین دیتے تھے ساتھ ان کلمات کے اسمعیل و اسحق کو روایت کی
یہ بخاری نے اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہی ف مراد کلمات اللہ تعالے کے سے یہ معلومات اُسکے ہین یا نام
پاک اُسکے یا کتابین اُسکی اور ہر شیطان سے یعنی ہر سرکش اور حد سے بڑھ جانے والی کی بُرائی سے خواہ وہ جنات مین سے ہو یا آدمیون مین سے
یا جانورون مین سے اور ہامہ اُس جانور زہریلے کو کہتے ہین کہ جسکے کاٹے سے آدمی مرجاوے مانند سانپ وغیرہ کے اور جس زہریلے کے کاٹے
سے مرے نہین اُسکو سامہ کہتے ہین مانند بچھو اور زنبور کے اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتے ہین اور ساتھ ضمیر تثنیہ کے کہ پھرتی ہی طرف
دو کلمون کے کہ ضمیر مین داخل ہوا ہی لیکن یہ تکلف ہی اسلیے کہا طیبی نے کہ یہ بسبب سہو لکھنے والے کے ہی صحیح ساتھ ضمیر مفرد ہی کے ہی ع ح

(وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ رواہ البخاری) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالے ساتھ اسکے بھلائی کا ہوجاتا ہے وہ مصیبت زدہ واسطے حصول بھلائی کے نقل کی یہ بخاری نے ف مصیبت کہتے ہین ہر امر ناخوش کو پس پہونچنا مصیبت کا ہمیشہ از راہ قہر ہی کے نہین ہے بلکہ کبھی بسبب مہربانی کے بھی ہوتی ہے کہ گناہ جھڑتے ہین اس سے اگر صبر کرے اور راضی رہے اسپر علامت مہر کی ہے اور اگر جزع فزع کرے اور خفا ہووے علامت قہر کی ہے + ح (وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ہم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکة یشاکہا الا کفر اللہ بہا من خطایاہ متفق علیہ) اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین پہونچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ ہم اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا پہونچایا جاتا ہے اسکو مگر جھاڑتا ہے اللہ تعالے بسبب اسکے گناہ اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معانی لفظ ہم وغیرہ کے اپسمین قریب قریب ہین اور فرق ہم و غم مین یہ ہے کہ ہم امر آیندہ مین ہوتا ہے کہ کوئی امر مشکل درپیش رکھتا ہو اور بقصد کرنے اسکے کے رنج کھینچے اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہے حاصل یہ کہ کسی طرح کا رنج مسلمان کو پہونچے باعث جھڑنے گناہ صغیرہ کا ہوتا ہے + ع (وعن عبد اللہ بن مسعود قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یوعک فمسستہ بیدی فقلت یا رسول اللہ انک لتوعک وعکا شدیدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم قال فقلت ذلک لان لک اجرین فقال اجل ثم قال ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط اللہ سیاٰتہ کما تحط الشجرة ورقہا متفق علیہ) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا گیا مین حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت بخار مین تھے پس لگایا مین نے انکو ہاتھ اپنا پھر کہا مین نے اے رسول خدا کے آپ کو ہوتا ہے بخار سخت پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہان تحقیق مجھے بخار ہوتا ہے مانند بخار دو شخصون کے تم مین سے کہا ابن مسعود نے پس کہا مین نے یہ اسواسطے کہ ہے واسطے تمہارے دگنا ثواب پس فرمایا ہان پھر فرمایا کہ نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اسکو ایذا مرض سے اور وہ چیز کہ سوا اسکے مگر دور کرتا ہے اللہ تعالے بسبب اسکے گناہ اسکے جیسے کہ جھاڑتا ہے درخت پتے اپنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عائشة قالت ما رأیت احدا الوجع علیہ اشد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ) اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے کسی کو کہ بیماری اسپر سخت تر ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعنہا قالت مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین حاقنتی وذاقنتی فلا اکرہ شدة الموت لاحد ابدا بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری) اور روایت ہے انہین عائشہ رض سے کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان جگنے میرے کے اور ٹھوڑی میری کے پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موت کی واسطے کسی کے کبھی پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی وفات ہوئی حضرت کی اس حال مین کہ تکیہ کیے ہوے تھے مجھپر پس مین خوب جانتی ہون شدت موت انکی کی پس نہین مکروہ جانتی ہون الخ یعنی مین گمان کرتی تھی پہلے کہ سختی موت کی ہوتی ہے بسبب کثرت گناہون کے پس جب دیکھی مین نے سختی حضرت کے وفات کی جانا مین نے کہ سختی موت کی نہین ہے علامت بری ہونے خاتمہ کی بلکہ وہ ہوتی ہے واسطے بلند ہونے درجات کے اور آسانی موت کی نہین ہے بزرگی ورنہ آنحضرت کو بطریق اولی ہوتی + ع (وعن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الخامة من الزرع تفیئہا الریاح تصرعہا مرة وتعدلہا اخری حتی یاتیہ اجلہ ومثل المنافق کمثل الارزة المجذیة التی لا یصیبہا شیء حتی یکون انجعافہا مرة واحدة متفق علیہ) اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کی مانند مثل پتے تر و تازہ کھیتی کے ہے جھکاتی ہین اسکو بادین گرا دیتی ہین اسکو کبھی اور سیدھا کر دیتی ہین کبھی یہانتک کہ آتی ہے اسکو موت یعنی اسی طرح مسلمان کو کبھی

گرا دیتا ہے حادثہ ضعف اور بیماری کا اور کبھی سیدھا اور درست کر دیتی ہے تندرستی اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کے ہے کہ محکم اور ثابت ہوتا ہے
کہ نہیں پہونچتی اسکو کوئی چیز یعنے بسبب بادون کے نہ جھکتا ہے نہ گرتا ہے یہانتک کہ ہوتا ہے اکھڑنا اسکا ایک دفع یعنی اسی طرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہے
بغیر ضعف اور بیماری کے ایکبارگی ہی گر پڑتا ہے اور مرتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل حدیث کا یہ ہے کہ مومن نہیں خالی ہوتا بیماری
سے یا کمی مال سے یا ذلت سے اور یہ سب علامتیں سعادت کی ہیں لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کے اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہیں بیماریان
اور مصیبتیں تاکہ نہ حاصل ہو انکو کفارہ اور نہ ثواب ه ع ه (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ
الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کی مانند مثل کھیتی کے ہے ہمیشہ رہتی ہیں بادین جھکاتی اسکو اور ہمیشہ رہتا ہے مومن پہونچتی ہے اسکو بلا اور مثل
منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کے ہے کہ نہیں ہلتا یہانتک کہ اکھاڑا جاتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اسیطرح منافق کو بلا کم
پہونچتی ہے دنیا میں تاکہ نہ ہلکا ہو عذاب سے عقبی میں ه ع ه (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَا لَكِ
تُزَفْزِفِينَ قَالَتِ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے
جابر سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس پھر فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کانپتی ہے کہا اسنے تپ ہے نہ برکت
دے اللہ اسمین پس فرمایا حضرت نے مت برا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہے گناہ بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل
کی مسلم نے ف ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالے دور کرتا ہے مومن سے تمام خطائین اسکی بسبب تپ ایک شب کے اور ابو درداء سے آیا ہے کہ تپ
ایک رات کی جھاڑتی ہے گناہ ایک برس کے ه ع ه (وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ
مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر
کرتا ہے یعنی اور فوت ہوتے ہیں اس سے بسبب اسکے نوافل و اوراد لکھا جاتا ہے واسطے اسکے مانند اس چیز کے کہ عمل کرتا تھا گھر میں تندرست نقل کی
یہ بخاری نے (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی طاعون میں صبر کرتا ہے اور
بھاگتا نہیں اور اسمین مرجاتا ہے ثواب شہید کا سا پاتا ہے اور طاعون کہتے ہیں مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہوجاتی ہے بسبب اسکے ہوا اور
مزاج اور بدن اور بعضون نے کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتے ہیں کہ زخم پڑ جاتے ہیں بدن پر نرم جگہون میں مانند بغلون وغیرہ کے اور گرد انکے
سیاہی ہوتی ہے یا سبزی یا سرخی ه ع ه ح ه (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ
وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شہدا پانچ ہیں ایک
طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستون اور استسقا وغیرہ سے تیسرا ڈوبنے والا بدون اختیار کے چوتھا دیوار یا چھت کے نیچے
دبنے والا پانچوان شہید بیچ راہ خدا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ڈوبنے والا ظاہر یہ ہے کہ درجہ شہادت کا اس ڈوبنے والے کو ہوگا
کہ بارادہ گناہ کے کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید اخیر ہی کا ہے اور اور حکمی ہیں یعنی انکو بھی ثواب شہیدون کا ملتا ہے جاننا چاہیے کہ شہدا حکمی کہ وارد
ہوئے ہیں حدیثون مشہورہ میں بہت ہیں جمع کیا ہے انکو سیوطی وغیرہ نے پانچ تو یہی ہیں جو مذکور ہوئے اور اور یہ ہیں ذات الجنب والا اور جو جلکر
مرے اور عورت جو مرے ساتھ حمل کے یعنے پیٹ سے یا جنکر یا باکرہ اور عورت کہ مرے حمل سے جننے تک یا وضع بچہ جنانے تک اور سل والا یعنی

دوق والا اور مسافر اور مسافر کہ گر پڑے سواری پر سے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور مرابط یعنی نگہبانی کرنے والا سرحد اسلام پر اور گر پڑنے والا
گڑھے میں اور جسکو کھا جاویں درندے یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے یا اہل یا دین یا خون اپنے کے یا مظلمہ کے
یعنی حق کے اور میت اللہ کی راہ میں یعنی جو جہاد میں اپنی موت سے مرجاوے اور رغبت کرنے والا شہادت میں کہ مرجاوے بچھونوں پر اور
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جسکو قید کرے بادشاہ از راہ ظلم کے پھر مرجاوے قید خانہ میں پس وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے ظلم سے پھر مرجاوے
اسی مارنے میں پس وہ شہید ہے اور جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہے اور انس سے روایت ہے بطریق مرفوع کے کہ تپ شہادت
ہے اور عبیدہ بن الجراح سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کونسا شہیدوں میں بزرگ تر ہے اللہ کے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ
کھڑا ہو طرف امام ظالم کے پس کرے اسکو امر بالمعروف اور منع کرے اسکو منکر سے پس مار ڈالے وہ امیر اسکو اور ابی موسیٰ سے ہے کہ جسکو کچل ڈالے گھوڑا
یا اونٹ یا مرے کاٹنے سے زہریلے جانور کے پس وہ شہید ہے اور ابن عباس سے ہے کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا اور چھپایا محبت کو پھر مر گیا
پس وہ شہید ہے اور روایت ہے حضرت صلعم سے کہ جسکو دوران سر ہو کشتی میں اور قے آوے اسکو اجر شہید کا ہے اور ابن مسعود سے ہے بطریق مرفوع کے اللہ تعالیٰ نے
لازم کی غیرت عورتوں پر اور جہاد مردوں پر پس جسنے صبر کیا ان عورتوں میں سے یعنی سوکن کے ہونے پر ہوگا اسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سے
روایت ہے بطریق مرفوع کے کہ جسنے کہی دن میں پچیس بار یہ دعا اللہم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پھر مرا بچھونے اپنے پر دیا ہے اسکو اللہ ثواب شہید کا اور
روایت ہے ابن عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جسنے نماز پڑھی ضحیٰ کی اور روزے رکھے تین دن کے مہینے میں اور نہ چھوڑے وتر سفر میں اور نہ حضر میں لکھا جاتا ہے اسکو
ثواب شہید کا اور راد شہید یہ ہیں جنگل مارنے والا اسانید سنت کے نزدیک فساد امت کے اور جو کہ مرے طلب علم میں اور مراد طلب علم سے یہ ہے کہ
مشغول ہو علم کے حاصل کرنے اور تعلیم کرنے اور تالیف کرنے میں اور حاضر ہو مجلس علم میں اور جو کوئی جیتا رہے اس حالت میں کہ مدارات
کرنے والا ہو لوگوں کی پس وہ شہید ہے اور جو لادے غلہ طرف مسلمانوں کے اور جو کوئی کماوے اپنی بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنے کے لیے
پس وہ شہید ہے اور مرتث یعنی جو کہ بعد زخمی ہونے کے فائدہ اٹھاوے شہید ہے اور ایسے ہی جسنے اگر مار ڈالیں اسکو کافر لڑائی میں اور شرق یعنی جسکے
گلے میں پانی پھنس گیا اور دم گھٹ کر مر گیا اور حدیث میں آیا ہے کہ جو مسلمان اپنے مرض میں پڑھے دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من
الظالمین چالیس بار پھر مرے اپنے اسی مرض میں دیا جاتا ہے ثواب شہید کا اور اگر اچھا ہوتا ہے اچھا ہوتا ہے اس حال میں کہ مغفرت کیجاتی ہے
اسکی اور آیا ہے کہ تاجر سچا امانت دار شہداء کے ساتھ ہوگا دن قیامت کے اور جو کوئی مرے شب جمعہ میں شہید ہے اور آیا ہے کہ موذن مثل شہداء کے
دینے والا مانند شہید کے ہے کہ لوٹتا ہوا اپنے خون میں اور جب مرتا ہے تو نہیں کیڑے پڑتے اسکی قبر میں اور آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جس نے درود
بھیجا مجھپر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ اسپر دس بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہے مجھپر دس بار رحمت بھیجتا ہے اللہ اسپر سو بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہے مجھپر
سو بار لکھتا ہے اللہ درمیان دونوں آنکھوں اسکی کے براۃ یعنی خلاصی نفاق سے اور خلاصی آگ سے اور رکھیگا اسکو اللہ دن قیامت کے ساتھ
شہیدوں کے اور آیا ہے کہ جو کوئی کہے صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑھے تین آیتیں آخیر سورہ حشر کی متعین کرتا ہے
اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہیں اسپر شام تک پھر اگر مرجاتا ہے اس دن میں شہید مرتا ہے اور جو کوئی پڑھتا ہے
شام کو یہی ثواب پاتا ہے اور آیا ہے کہ وصیت کی حضرت نے ایک شخص کو کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی پڑھے اخیر سورہ حشر کا اور فرمایا اگر مریگا تو
شہید مریگا اور جو کوئی مرتا ہے مرگی سے شہید ہوتا ہے اور جو کوئی مرتا ہے حج یا عمرہ میں شہید ہے اور جو کوئی مرتا ہے با وضو شہید ہے اور ایسے ہی رمضان
کے مہینے میں یا مرے بیت المقدس یا مکے یا مدینہ میں شہید ہے یا مرے دہلاہٹ کی بیماری سے اور جسکو پہونچے آفت اور مرے وہ صبر کرنے والا

ضرر اور بڑی بلا پر شہید ہی اور دعا مقالید السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اُسکی حدیث مین بہت آئی ہی جو کوئی پڑھے صبح شام شہید ہی یا مرے نوے برس کا ہو کر یا آسیب زدہ یا مرے اور ماں باپ اُسکے اس سے راضی ہون اور بیوی نیک بخت کہ مرجاوے اور خاوند اُس سے راضی ہو اور رات ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کرے حق اور جو کوئی مدد کرے ساتھ ایک کلمہ کے یا چلنے کے واسطے مسلمان ضعیف کے شہید ہی ۵ ع ۵ و طوالع الانوار حاشیہ در مختار (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِیْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حقیقت طاعون کی سی پس خبر دی مجکو یہ کہ عذاب ہی بھیجتا ہی اُسکو اللہ اپنے بندون پر جسپر چاہے اور تحقیق اللہ نے گردانا ہی اُسکو رحمت واسطے مومنون کے یعنی جو کہ صبر کرتے ہین اُسپر نہین کوئی کہ ہو دے طاعون بیچ اُسکے شہر مین پھر ٹھہرا رہے بیچ شہر اپنے کے صبر کرنے والا اور طلب کرنے والا ثواب کا یعنی ثواب ہی کے لیے ٹھہرا رہا نہ اور غرض کے لیے جانتا ہی یہ کہ نہین پہونچے گی اُسکو مگر وہ چیز کہ لکھی ہی اللہ نے واسطے اُسکے مگر کہ ہوتا ہی واسطے اُسکے مانند ثواب شہید کے روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون عذاب ہی بھیجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اُن لوگون پر کہ پہلے تمسے تھے یعنے راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلی بات کہی یا دوسری پس جسوقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نہ جاؤ اُسمین اور جسوقت کہ ہو ایک زمین مین اور ہو تم اُسمین پس نہ نکلو بھاگ کر اُس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک جماعت بنی اسرائیل سے مراد وہ ہین کہ جنکو کہا گیا تھا ادخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی اُنھون نے فرمایا اللہ تعالے نے فانزلنا علیھم رجزا من السماء کہا ابن مالک نے پس بھیجا اللہ نے اُنپر طاعون پس مرگئے ایک ساعت مین اُنمین سے چوبیس ہزار بڑے بوڑھے اُنکی تفسیرون مین بیان اسکا مفصل لکھا ہی اور جانا وہان اسلیے منع ہی کہ نفس کو ہلاکت مین ڈالنا لازم آتا ہی اور بھاگے نہین اسلیے کہ تقدیر سے بھاگنا ہی پس ضابطہ وبا مین یہی ہی کہ جہان ہو دے وہان جاوے نہین اور اگر کہین پہلے سے تھا اور وہان وبا آگئی بھاگے نہین جو کوئی بھاگے گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مردود ہی وہ اور سوا اسے وبا کے اور بعضی جگہون مین بھاگنا آیا بھی ہی جیسے کوئی ایک گھر مین ہو اور زلزلہ آوے یا آگ لگ جاوے یا دیوار ٹیڑھی کے نیچے بیٹھا ہو اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہی بھاگنا وہان سے ۵ ع ۵ ح ۵ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِیْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہی اللہ تعالے کہ پاک ہی وہ اور بلند ہی جسوقت کہ مبتلا کرتا ہون مین بندے اپنے کو ساتھ دو پیاریون اُسکے کے پھر صبر کرتا ہی دیتا ہون مین اُسکو عوض اُن دونون کے بہشت ارادہ کرتے تھے حضرت دو پیاریون سے آنکھین اُسکی نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی جسکو اندھا کرتا ہون اُسکو اُسکے عوض مین بہشت دیتا ہون یعنی داخل کرونگا بہشت مین ساتھ نجات پانے ہوؤن کے یا منازل مخصوصہ دونگا اُسمین پس جو مبتلا ہو وے اُسمین اُسکو چاہیے کہ صبر کرے اور رضا ہر و باطن مین برا نہ جانے اُسکو اور جانے کہ اندھا ہونا از راہ غضب الٰہی کے نہین ہی بلکہ واسطے دور کرنے گناہون کے اور بلند ہونے درجات کے اور بچانے بدنظر سے ہی ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندھے ہوگئے تو فرماتے تھے کہ جو خلوت کہ تمام عمر مین چاہتا تھا اب حاصل ہوئی ہی ۵ ع ۵ ح ۵ الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ عَادَہٗ عَشِیَّۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَکَانَ لَہٗ خَرِیْفٌ
فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی
مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنی دوپہر کے پہلے مگر کہ دعا کرتے ہین اسکے لیے رحمت ومغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ
شام کرے اور نہین عیادت کرتا اسکی آخر روز یعنی بعد زوال کے مگر کہ دعا کرتے ہین اسکے لیے رحمت ومغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک
کہ صبح ہو اور ہوتا ہی واسطے اسکے باغ بہشت مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے (وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ عَادَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِنْ وَجَعٍ کَانَ بِعَیْنَیَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ) عیادت کی میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب درد کے کہ تھا آنکھون میری مین نقل کی یہ احمد
ور ابوداود نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہی عیادت کرنی آنکھون کے دکھنے مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بیماریان
ہین کہ نہ عیادت کیا جاوے صاحب انکا رمد والا یعنی جسکی آنکھ دکھے اور ڈاڑھ کا درد والا اور دنبل والا انتہی یہ حدیث جامع صغیر مین لکھی ہی
پس ان دونون حدیثون مین تعارض ہوا تطبیق ان مین یون دیجاے کہ نہ عیادت کرے انکی وہ شخص کہ تکلف کرے واسطے اسکے بیمار
اور گران ہو اسپر آنا اسکا پس محتاج ہوگا طرف کھولنے آنکھ کے رمد مین اور محتاج ہوگا طرف کلام کرنے کے ڈاڑھ کے درد مین اور اس سے
بہت ضرر ہوگا اسکو اور محتاج ہوگا طرف بیٹھنے کے اچھی ہیأت پر ساتھ تکلف کے دنبل والا اور جس صورت مین کہ گران نہو اسکو پس
نہین مضائقہ عیادت کا حاصل یہ کہ روایت تین کی محمول ہی صورت اخیرہ پر اور روایت جامع صغیر کی محمول ہی پہلی صورت پر ۱۲ مولانا
عبد العزیز رح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَہَنَّمَ مَسِیْرَۃَ سِتِّیْنَ
خَرِیْفًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی پورا
اور عیادت کرے بھائی اپنے مسلمان کی بقصد ثواب کے دور کیا جاتا ہی دوزخ سے مقدار ساٹھ برس کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف**
اس سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا عیادت کے لیے سنت ہی اور حکم وضو کا شاید اسلیے فرمایا کہ عیادت عبادت ہی اور وضو سے عبادت کامل و افضل
ہوتی ہی اور اس حال مین دعا کریگا تو خوب قبول ہوگی ۱۲ ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ
مُسْلِمًا فَیَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اِلَّا شُفِیَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت
ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پوچھے بیمار مسلمان کو پھر کہے سات بار سوال کرتا ہون مین
اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑے کے سے یہ کہ شفا دے تجکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہی وہ مگر یہ کہ ظاہر ہوا اجل اسکی یعنی یہ مرض لاعلاج ہی روایت
کی یہ ابوداود اور ترمذی نے (وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُہُمْ مِنَ الْحُمّٰی وَمِنَ الْاَوْجَاعِ کُلِّہَا اَنْ یَّقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا یُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ وَہُوَ یُضَعَّفُ
فِی الْحَدِیْثِ) اور روایت ہی انھین سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے صحابہ کو واسطے تپ کے بلکہ واسطے سب دردون کے یہ کہ
کہین یعنی بیمار ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ بڑے کے برائی ہر رگ جوش مارنے والی کے سے اور برائی گرمی آگ
کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بیٹے اسمٰعیل کے سے اور وہ ضعیف گنا جاتا ہی حدیث
مین **ف** رگ جوش مارنے والی کی سے یعنی خون جو جوش مارے رگ مین پناہ چاہے اس سے اسلیے کہ جب خون غالب ہوتا ہی ایذا دیتا ہی
کہ تپ اور اور امراض پیدا ہوتے ہین اور یہ حدیث ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نے روایت

کی ہی اور تصحیح کی ہی اسکی بیہقی نے دعوات مین ✽ ع ✽ (وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اشتکی منکم شیئا او اشتکاہ
اخ لہ فلیقل ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا
انت رب الطیبین انزل رحمۃ من رحمتک وشفاء من شفائک علی ہذا الوجع فیبرأ) اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا
(رواہ ابو داود)
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی بیمار ہو تم مین سے کچھ یا بیمار ہو بھائی اسکا پس چاہیے کہ کہے رب ہمارا اللہ ہی ایسا اللہ کہ آسمان مین ہی
یعنی رحمت اسکی یا امر اسکا یا بڑی سلطنت اسکی آسمان مین ہی یا وہ ایسا ہی کہ عبادت کیا جاتا ہی آسمان مین جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہے
زمین مین پاک ہی نام تیرا یعنے سب نقصانون سے حکم تیرا مانا گیا ہی آسمان مین اور زمین مین جیسی کہ رحمت تیری آسمان مین ہی پس گردان رحمت
اپنی زمین مین بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے تو ہی پروردگار پاکیزون کا یعنی محب اور کارساز انکا نازل کر رحمت یعنی
رحمت عظیمہ اپنی رحمت مین سے یعنی جو کہ پھیل رہی ہی ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا مین سے اس بیماری پر پس اچھا ہو جاوے نقل کی یہ ابو داود
نے **ف** جیسی کہ رحمت تیری آسمان مین ہی یعنی سب جگہ اور سب وہان کے رہنے والون پر ہی بخلاف زمین اور زمین والون کے کہ رحمت
خاص بعضون پر ہوتی ہی اور بعضون پر نہین یعنے مومنون پر ہوتی ہی نہ کافرون پر اگرچہ رحمت عام سب پر ہی جیسے قول اللہ تعالے کے
رحمتی وسعت کل شی اور مراد پاکیزون سے مومن ہین پاک شرک سے یا متقی جو کہ بچتے ہین برے افعال و اقوال سے ✽ ع ✽ (وعن عبد اللہ
بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل اللہم اشف عبدک ینکا لک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ
رواہ ابو داود) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے آدمی عیادت کرے
مریض کی پس چاہیے کہ کہے یا الہی شفا دے بندے اپنے کو ایذا پہونچاوے واسطے تیرے دشمن کو یعنے دشمنان دین کو زخمی کرے اور قتل
کرے یا چلے واسطے خوشی تیری کے طرف جنازہ کے یعنے نماز کے لیے نقل کی یہ ابو داود نے (وعن علی بن زید عن امیۃ انہا سالت عائشۃ
عن قول اللہ عز وجل ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ وعن قولہ من یعمل سوءا یجز بہ فقالت ما سألنی عنہا احد منذ سألت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہذہ معاتبۃ اللہ العبد بما یصیبہ من الحمی والنکبۃ حتی البضاعۃ یضعہا فی ید قمیصہ فیفقدہا فیفزع
لہا حتی ان العبد لیخرج من ذنوبہ کما یخرج التبر الاحمر من الکیر رواہ الترمذی) اور روایت ہی علی بن زید تابعی سے کہ نقل کی امیہ
سے یہ کہ اسنے پوچھے عائشہ سے معنی قول اللہ عز وجل کے کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہارے دلون مین ہی یا چھپاؤ اسکو حساب کریگا تمسے
ساتھ اسکے اللہ اور پوچھے معنی قول اللہ تعالے کے اور جو شخص کہ عمل کرے برا یعنے صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاوے گا ساتھ اسکے یعنی دنیا مین یا
عقبی مین پس کہا حضرت عائشہ رض نے نہین پوچھا مجھ سے اس مسئلہ کو کسی نے جب سے کہ پوچھا تھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس
فرمایا یہ محاسبہ اور جزا کہ مذکور ہین ان دونون آیتون مین عتاب کرنا خدا کا ہی بندہ سے برساتھ اس چیز کے کہ پہونچتی ہی اسکو تپ سے
اور رنج سے یہانتک کہ کوئی چیز مال مین سے رکھتا ہی اسکو بیچ آستین کرتے اپنے کے پس نہین پاتا اسکو پھر غمگین ہوتا ہی بسبب
نہ پانے اسکے کے دور کیے جاتے ہین اس سے گناہ اسکے ہمیشہ یہی حال ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ بندہ البتہ نکلتا ہی اپنے گناہون سے
جیسا کہ نکلتا ہی بھٹی سے سونا اور چاندی سرخ یعنے بسبب پڑنے کے آگ مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** باعث پوچھنے معنی دونون آیتون
کا یہ تھا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہی کہ بندے حساب کیے جاتے ہین دلون کے خطرون اور برے اندیشون پر اور دوسری آیت سے
یہ معلوم ہوتا ہی کہ لوگ سزا دیے جاتے ہین ہر عمل پر تھوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہ امر صحابہ پر اور متحیر ہوئے کہ کیا کرین اسلیے کہ ممکن

نہین یہ جیسے کرنا اُس سے پس پہ نے حضرت عائشہ رضہ سے مطلب ان آیات کا پوچھا اُنھون نے جواب دیا حاصل اُسکا یہ ہی کہ معنی آیتون کے
یہ نہین ہین کہ حساب لیگا اللہ مومنون سے تمام دل کی باتون پر اور عذاب کریگا بسبب تمام گناہون اُنکے کے دن قیامت کے بلکہ اس
محاسبہ اور جزا سے مراد یہ ہی کہ بسبب گناہ کے مواخذہ از راہ عتاب کے دنیا مین کرتا ہی کہ بخار اور رنج مین گرفتار کرتا ہی تا پاک ہوگنا ہون سے
اور معنی عتاب کے یہ ہین کہ ایک شخص اپنے دوست پر غصہ کرے ظاہر مین بسبب کسی بے ادبی کے کہ ہو جاوے اُس سے اور دل مین
اُسکی محبت ہو ۰ ع ۰ ح ۰ (وعن ابی موسیٰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایصیب عبدا نکبۃ فما فوقہا او دونہا الا بذنب
وما یعفو اللہ عنہ اکثر وقرأ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر رواہ الترمذی) اور روایت ہی ابی موسیٰ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہونچتی بندے کو تھوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہی اس سے یا کم اس سے مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ
بخشتا ہی اللہ اُنسے یعنے بغیر سزا دینے کے اُنپر دنیا اور آخرت مین زیادہ ہین اُن گناہون سے کہ سزا دیتا ہی اُنپر اور پڑھی حضرت نے یہ آیت
اور جو چیز کہ پہونچتی ہی تمکو مصیبت سے پس بسبب اُس چیز کے کہ کمایا ہاتھون تمھارے نے یعنی ذاتون تمھاری نے اور معاف کرتا ہی بہت
یعنے بہت گناہون سے یا بہت گنہگارون سے نقل کی یہ ترمذی نے ف مصیبت سے یعنی مرض اور سختی وغیرہ یا بسبب اعمال بد تمھارے کے
ہی یہ خاص ہی گنہگارون کے لیے اور غیر گنہگارون کو پہونچتی ہی مصیبت واسطے بلند ہونے درجون اُنکے کے لیکن وہ بسبب شامت گناہون
ہی کے جانتے ہین نقل ہی کہ ایک بزرگ کے تسمہ جوتی کو چوہا کتر گیا وہ رونے تھے اور کہتے تھے آہ کیا گناہ کیا ہین نے کہ سزا اُسکی یہ پائی مین نے
ع ۰ ح ۰ (وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا کان علی طریقۃ حسنۃ من العبادۃ ثم
مرض قیل للملک الموکل بہ اکتب لہ مثل عملہ اذا کان طلیقا حتی اطلقہ او اکفتہ الی) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو رضہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہی راہ نیک پر عبادت سے پھر بیمار ہوتا ہی یعنی اور نہین قادر ہوتا اس عبادت پر
کہا جاتا ہی یعنے اللہ تعالے فرماتا ہی واسطے فرشتے کے کہ متعین ہی ساتھ اُسکے یعنی نیکی لکھنے کے لیے لکھ واسطے اُسکے مانند عمل اُسکے کے جسوقت
کہ تھا تندرست یہانتک کہ تندرست کرون اُسکو یا ملا لون اُسکو اپنی طرف یعنی مرے (وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا ابتلی المسلم ببلاء فی جسدہ قیل للملک اکتب لہ صالح عملہ الذی کان یعمل فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ غفر لہ ورحمہ رواہما فی
شرح السنۃ) اور روایت ہی انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت کہ مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان ساتھ بیماری کے بیچ
بدن اپنی کے کہا جاتا ہی واسطے فرشتے نیکی لکھنے والے کے لکھ واسطے اُسکے اچھا عمل اُسکا جو کہ تھا کرتا یعنی پہلے اس بیماری کے پس اگر شفا دی
اُسکو اللہ نے دھوتا ہی اُسکو اور پاک کرتا ہی اُسکو یعنے گناہون سے اور اگر مارتا ہی اُسکو بخشتا ہی واسطے اُسکے اور رحم کرتا ہی اُسکو نقل کین یہ دونون
حدیثین بغوی نے شرح السنۃ مین (وعن جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون
شہید والغریق شہید وصاحب ذات الجنب شہید والمبطون شہید وصاحب الحریق شہید والذی یموت تحت الہدم شہید والمرأۃ تموت بجمع شہید
رواہ مالک وابو داود والنسائی) اور روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادتین سات ہین سوا
مارے جانے کے راہ خدا مین جو وبا مین مرے شہید ہی اور جو ڈوبے شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سے مرے
شہید ہی یعنے استسقا ہو یا دست آوین وغیرہ ذالک اور جلکر مرے شہید ہی اور وہ شخص کہ مرے دبکر دیوار وغیرہ کے نیچے شہید ہی اور وہ عورت
کہ مرے پیٹ سے یا باکرہ شہید ہی روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے ف شہادتین یعنی حکمیہ سات ہین بلکہ زیادہ ہین جیسے کہ

اور حدیثون مین مذکور ہین اور ذات الجنب بیماری مشہور ہی کہ پھنسیان اندر پہلو کے نزدیک دل و سینہ کے ہوتی ہین اور علامت اُسکی یہ ہوتی ہی
کہ دم رکتا ہی اور تپ اور کھانسی رہتی ہی + ع (وعن سعد قال سُئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اشد بلاءً قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل
یُبتلی الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صُلباً اشتد بلاؤہ وان کان فی دینہ رقۃ ہُوّن علیہ فما زال کذلک حتی یمشی علی الارض
ما لہ ذنب رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح) اور روایت ہی سعد سے کہ کہا پوچھے گئے حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیون مین سخت تر ہی از روے بلا کے یعنے محنت و مصیبت کے فرمایا انبیا پھر جو بہت مشابہ ہو انبیا کے
پھر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیا کے مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہی اپنے دین مین سخت سخت ہوتی ہی بلا اسکی اور اگر
ہوتی ہی اسکے دین مین نرمی ہلکی اور کم کیجاتی ہی اُسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہی یعنے سخت دین والا اسیطرح سے یعنے گرفتار بلا اور مغفرت
ہوتی ہی اُسکی بسبب اُسکے یہانتک کہ چلتا ہی زمین پر نہین ہوتا واسطے اُسکے کوئی گناہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور
کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی ف انبیا بہت مبتلا ہوتے ہین اسلیے کہ وہ لذت پاتے ہین ساتھ بلا کے جیسے کہ اور لوگ
لذت پاتے ہین ساتھ نعمتون کے اور پھر بہت مشابہ اُنکے یعنے اولیا اور صلحا بلا مین گرفتار ہوتے ہین لیکن اُنسے کم تاکہ ثواب بہت پاوین
پھر جو کم ہوتے ہین اُنسے درجے مین بلا مین بھی کم گرفتار ہوتے ہین اور سخت دین والے کی بلا بھی سخت ہوتی ہی اسلیے کہ یقین والا ہوتا ہی
پس صبر کرتا ہی اُسپر اور جانتا ہی کہ مین لائق اسی کے ہون بسبب گناہون کے پس کامل ہوتا ہی ایمان اُسکا اور قوی ہوتی ہی محبت اُسکی
اور دور ہوتے ہین گناہ اُسکے اور بلند ہوتے ہین درجات اُسکے اور نرم دین والے پر بلا کم ہوتی ہی تاکہ وہ بے صبری نہ کرے اور دین سے
نکل جاوے بسبب نہ قوی ہونے ایمان کے + ع + ح (وعن عائشۃ قالت ما اغبط احداً بہون موت بعد الذی رأیت من شدۃ موت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی والنسائی) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا نہین آرزو کرتی مین کسی کو ساتھ آسانی موت کے
بعد اسکے کہ دیکھی مین نے سختی وفات رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف یعنی اول آرزو کرتی تھی مین آسانی
موت کی جیسے کہ حضرت کی موت کی سختی دیکھی وہ آرزو نہ رہی اور اعتقاد کیا مین نے کہ بھلائی سختی موت مین ہی نہ آسانی مین + ع (وعنہا
قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو بالموت وعندہ قدح فیہ ماء وہو یدخل یدہ فی القدح ثم یمسح وجہہ ثم یقول اللہم اعنی علی منکرات
الموت او سکرات الموت رواہ الترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہی اُنھین سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ
تھے حالت وفات مین اور نزدیک اُنکے پیالہ تھا کہ اُسمین تھا پانی اور وہ ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالے مین پھر پھیرتے اپنے مُنھ پہ پھر فرماتے یا
الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت موت کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف پانی سے ہاتھ بھگو کر
پھیرتے تھے واسطے دفع کرنے گرمی موت کے اور حضرت کو جو ایسی سکرات موت کی ہوئی اسکی بہت سی وجہین شارحین نے لکھی ہین ایک
اُن مین یہ ہی کہ یہ سختی واسطے تسلی اُمت کے تھی کہ جب دیکھین گے نقل ہونے روح پاک حضرت کی مین یہ صورت ہوئی تو صبر کرینگے اور
آسانی ہوگی جانکنی مین + ح + (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ الخیر عجل لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا
اراد اللہ بعبدہ الشر امسک عنہ بذنبہ حتی یوافیہ بہ یوم القیمۃ رواہ الترمذی) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالے ساتھ بندے اپنے کے بھلائی کا جلدی دیتا ہی واسطے اُسکے سزا گناہون کی دنیا مین اور جسوقت ارادہ
کرتا ہی اللہ تعالے ساتھ بندے اپنے کے بُرائی کا بند رکھتا ہی اُس سے یعنے سزا کو بسبب گناہ اُسکے کے یہانتک کہ پوری دے گا اُسکو بسبب

گناہ کے دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے ف پہلے کو دنیا مین سزا دیتا ہی اسلیے کہ عذاب دنیا سہل ہی اور مدت دنیا کی کم ہی ہر نوع گذر جاتی ہی اور دوسرے کی سزا دین پر موقوف رکھتا ہی اسلیے کہ عذاب وہان کا اشد ہی ؁ح + (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان اللہ عز وجل اذا احب قوما ابتلاہم فمن رضی فلہ الرضا ومن سخط فلہ السخط رواہ الترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہی انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی جزا ساتھ بڑی بلا کے اور تحقیق اللہ عز وجل جسوقت کہ دوست رکھتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی انکو پس جو شخص کہ راضی ہو اپنے ساتھ بلا کے پس واسطے اسکے رضا ہی یعنی اللہ کے اور جو شخص کہ ناراض ہو بلا سے پس واسطے اسکے غصہ ہی اللہ کی طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جب دوست رکھتا ہی مبتلا کرتا ہی ایک قوم کو اسیطرح جب دشمن رکھتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی انکو یہ شق نہین ذکر کی اسلیے کہ سمجھی جاتی ہی سیاق سے کہ کہا فمن رضی آخر تک حاصل اسکا یہ کہ رضا اور غصہ بندے کا علامت رضا اور غصہ پروردگار کی ہی صحابہ رضی اللہ عنہم آپسمین سوال کرتے تھے کسطرح معلوم ہو رضا اور غصہ اللہ تعالے کا بندے سے جواب دیتے تھے کہ اگر بندہ خدا سے راضی ہی خدا بھی اس سے راضی ہی اور اگر ناراض ہی خدا بھی اس سے ناراض ہی ؁ح + (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال البلاء بالمؤمن او المؤمنۃ فی نفسہ ومالہ وولدہ حتی یلقی اللہ وما علیہ من خطیئۃ رواہ الترمذی وروی مالک نحوہ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہی بلا پہونچتی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمان کو بیچ ذات اسکی کے اور مال اسکی کے اور اولاد اسکی کے یہان تک کہ ملاقات کرتا ہی اللہ تعالے سے یعنے بعد مرنے کے اور نہین ہوتی اسپر کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہین سب خطائین بسبب بلاؤن کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی ۵ (وعن محمد بن خالد السلمی عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا سبقت لہ من اللہ منزلۃ لم یبلغہا بعملہ ابتلاہ اللہ فی جسدہ او فی مالہ او فی ولدہ ثم صبرہ علی ذلک حتی یبلغہ المنزلۃ التی سبقت لہ من اللہ رواہ احمد وابو داود) اور روایت ہی محمد بن خالد سلمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے نقل کی اسکے دادا سے یعنے اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوتا ہی واسطے اسکے اللہ کی طرف سے ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پہونچ سکتا اس مرتبہ کو اپنے عمل سے مبتلا کرتا ہی اسکو اللہ بدن اسکے مین یا مال اسکے مین یا اولاد اسکی مین پھر عطا کرتا ہی اسکو صبر اسپر یہانتک کہ پہونچاتا ہی اسکو اس مرتبہ مین کہ مقدر تھا واسطے اسکے اللہ کی طرف سے نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے ف اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنے کے بلا پر اس مرتبہ اور مقام کو پہونچتا ہی کہ بسبب طاعت اور عبادت کے نہین پہونچتا ؁ح + (وعن عبد اللہ بن شخیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ابن آدم والی جنبہ تسع وتسعون منیۃ ان اخطاتہ المنایا وقع فی الہرم حتی یموت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ابن آدم اس حال مین کہ طرف پہلو اسکے کے یعنے قریب اسکے ننانوین بلائین مہلکہ ہین اگر چوک گئین اس سے یعنی نہ پہونچین اسکو بلائین واقع ہوتا ہی بڑھاپے مین یہان تک کہ مرتا ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف یعنی آدمی گھرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون بے اندازہ مین ہی کہ خلاصی نہین انسے اور اگر تا در خلاصی پائے انسے پڑتا ہی بڑھاپے مین کہ دردسر درد اور بلائے بے انتہا ہی اور آخر کو اسمین مرنے سے نہین بچتا حاصل یہ کہ دنیا قیدخانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کی پس لائق ہی مومن کو یہ کہ ہو صابر اللہ کے حکم پر اور راضی اسپر کہ مقدر کیا ہی اللہ تعالے نے اسکے لیے

حدیث قدسی مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالے نے جو نہ صبر کرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے نعمتون پر اور نہ راضی ہو ساتھ قضا میری کے پس ڈھونڈے
رب سواے میرے خیال کرنا چاہیے کہ کیا غصہ ہی بے صبر اور ناشکر پر اور اُسپر کہ راضی بقضا نہو اللہم احفظنا منہ ووفقنا للصبر والشکر والرضا ۱۲ ع ۞
ح ۞ (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یود اہل العافیۃ یوم القیمۃ حین یعطی اہل البلاء الثواب لو ان جلودہم کانت قرضت
فی الدنیا بالمقاریض رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی جابر رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو
کرینگے اہل عافیت کی یعنے جوکہ دنیا مین سلامت رہتے تھے بلاؤن سے وہ آرزو کرینگے دن قیامت کے اُسوقت کہ دیے جاوینگے مبتلا بلا لوگ
بہت کاش کہ تحقیق چمڑے اُنکے کاٹے جاتے دنیا مین ساتھ قینچیون کے یعنی تا ثواب ملتا اُنکا سا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی
(وعن عامر الرام قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابہ السقم ثم عافاہ اللہ عز وجل منہ کان کفارۃ
لما مضے من ذنوبہ وموعظۃ لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقلہ اہلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم ارسلوہ فقال
رجل یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا رواہ ابو داؤد) اور روایت ہی عامر رامی سے کہ کہا ذکر کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا پس فرمایا تحقیق مومن جسوقت پہونچتی ہی اُسکو بیماری پھر عافیت دیتا ہی اُسکو اللہ عز وجل اس
بیماری سے ہوتی ہی بیماری کفارہ واسطے گذرے ہوے گناہون اُسکے کے اور نصیحت ہوتی ہی واسطے اُسکے یعنے تنبیہ ہوتی ہی پس توبہ کرتا ہی
اور پرہیز کرتا ہی زمانہ آیندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار ہوتا ہی پھر عافیت دیا جاتا ہی ہوتا ہی مانند اونٹ کے کہ باندھا اُسکو مالک اُسکے
نے پھر چھوڑ دیا اُسکو پس نہ جانا اونٹ نے کسواسطے باندھا اُسکو اور کیون چھوڑا اُسکو پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ بیماری کیا
چیز ہی نہین بیمار ہوا مین کبھی پس فرمایا حضرت نے اُٹھ کھڑا ہو ہم مین سے پس نہین تو ہم مین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف
تحقیق مومن الخ یعنے جب مومن بیماری سے اچھا ہوتا ہی متنبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب گناہون کے ہوئی تھی پس نادم
ہوتا ہی اور آیندہ کو بچتا ہی گناہون سے اور منافق کا حال بعد صحت کے ایسا ہوتا ہی جیسے اونٹ کو باندھا اور پھر چھوڑ دیا وہ نہین جانتا کہ
کیون باندھا اُسکو اور کیون چھوڑا یعنے منافق کو تنبیہ نہین ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہی اور نہ توبہ کرتا ہی پس نہین مفید ہوتی اُسکو بیماری
گذشتہ گناہون کا کفارہ ہوتی ہی اور نہ زمانہ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہی (اولٰئک کالانعام بل ہم اضل اولٰئک ہم الغافلون) اور نہین
تو ہم مین سے یعنی اہل طریقہ ہمارے سے نہین ہی اسلیے کہ نہین مبتلا ہوا ہمارے سے بلاؤن مین ۱۲ ع ۱۲ ح ۞ (وعن ابی سعید قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم علی المریض فنفسوا لہ فی اجلہ فان ذلک لا یرد شیئا ویطیب بنفسہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال
الترمذی ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو تم بیمار پر یعنی خبر
پوچھنے کے لیے پس دور کرو غم اُسکا بیچ درستی زندگانی اُسکی کے یعنی کہو کہ غم نہ کھا کچھ ڈر نہین شفا پاویگا تو دراز ہوگی عمر تیری اسلیے کہ یہ
نہین پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہی اور خوش ہو جاتا ہی دل اُسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے
ف کہا ہی بعضون نے مستحب ہی مریض کے لیے مسواک کرنی جب کہ قریب ہو وقت نزع کا چنانچہ حضرت سے منقول ہی صحیحین مین کرنا
مسواک کا وقت انتقال کے اور کہا ہی بعضون نے کہ اُس سے سہل ہوتا ہی نکلنا روح کا اور اسی طرح مستحب ہی لگانا خوشبو کا واسطے ملائکہ
کے اور اسی طرح مستحب ہی پہننا پاکیزہ کپڑون کا اور اسیطرح پڑھنا نماز کا اور اسی طرح نہانا مستحب ہی ۱۲ ع (وعن سلیمان بن صرد قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتلہ بطنہ لم یعذب فی قبرہ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی

سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو کہ مارا پیٹ اسکے نے یعنی پیٹ کی بیماری سے مرگیا مثل استسقا کے اور دستوں
وغیرہا کے نہیں عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف اسلیے کہ بسبب
سختی اس مرض کے جھڑ جاتے ہیں گناہ اور یہ شہید مرتا ہی جیسے کہ اوپر گذر چکا ہی اور شہید کے حق میں صحیح مسلم میں ایک حدیث آئی ہی کہ شہید
کے بخشی جاتی ہی ہر چیز یعنی سب گناہ سوائے دین کے یعنی حقوق آدمیوں کے واللہ تعالیٰ اعلم ع **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن
انس قال کان غلام یہودی یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند راسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ وہو
عندہ فقال اطع ابا القاسم فاسلم فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقول الحمد للہ الذی انقذہ من النار رواہ البخاری) روایت ہی
انس سے کہ کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے اسکے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
عیادت کرنے کو اسکی پس بیٹھے نزدیک سر اسکے کے پھر کہا واسطے اسکے مسلمان ہو تو پس دیکھا لڑکے نے طرف باپ اپنے کے اور وہ تھا پاس
اسکے پس کہا باپ اسکے نے اطاعت کر ابو القاسم کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا پھر نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتے تھے
تعریف ہی واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ نجات دی اسکو آگ سے یعنی بسبب اسلام لانے کے نقل کی یہ بخاری نے ف بیٹھے نزدیک سر اسکے
کے سر کے پاس بیٹھنا مستحب ہی عیادت میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی خدمت کروانی کافر ذمی سے اور جائز ہی عیادت اسکی
اور کتاب خزانہ میں لکھا ہی کہ نہیں مضایقہ ساتھ عیادت یہود کے اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ عیادت مجوسی کے اور فاسق کے بھی عیادت کرنے
میں اختلاف کیا ہی اور صحیح تر یہ ہی کہ کچھ مضایقہ نہیں اور ظاہر اس حدیث کا موید ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہتے ہیں اسلام لانا لڑکے کا صحیح ہی
اور لکھا ہی علما نے کہ نام اس لڑکے کا عبد القدوس تھا ع ج (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا
نادی مناد من السماء طبت وطاب ممشاک وتبوات من الجنۃ منزلا رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرے بیمار کی پکارتا ہی پکارنے والا یعنی فرشتہ آسمان سے خوش ہو جیو تو دنیا میں اور آخرت میں اور اچھا ہووے چلنا
تیرا آخرت میں یا دنیا میں اور پکڑے تو بہشت سے ایک مرتبہ بڑا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ عیادت کے لیے پیادہ یا
جانا افضل ہی ج (وعن ابن عباس قال ان علیا خرج من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجعہ الذی توفی فیہ فقال الناس یا ابا الحسن
کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اصبح بحمد اللہ بارئا رواہ البخاری) اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا تحقیق حضرت علی رض
نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بیچ اس بیماری حضرت کے کہ وفات پائی اسمیں پس کہا لوگوں نے اے ابو الحسن کہ کنیت ہی حضرت
علی رض کی ہی کسطرح صبح کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا صبح کی شکر خدا کا اچھی ہونے والی بیماری سے یعنی شکر ہی کہ آج اچھے ہیں نقل
کی یہ بخاری نے ف معنی یہ ہیں کہ قریب بصحت ہیں یہ انھوں نے موافق گمان اپنے کے کہا یا بطریق فال نیک کے اور ادب یہی ہی کہ جو کوئی
حال بیمار کا پوچھے اسیطرح جواب نیک دے ع ج (وعن عطاء بن ابی رباح قال قال لی ابن عباس الا اریک امراۃ
من اہل الجنۃ قلت بلی قال ہذہ المراۃ السوداء اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی اصرع وانی اتکشف فادع اللہ
لی فقال ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ ان یعافیک فقالت اصبر فقالت انی اتکشف فادع اللہ ان لا اتکشف
فدعا لہا متفق علیہ) اور روایت ہی عطا بن ابی رباح سے کہ کہا کہا واسطے ابن عباس نے آیا نہ دکھلاؤں میں تجھکو ایک عورت اہل بہشت میں
سے کہا میں نے ہاں کہا یہ عورت کالی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق میں مرگی کی بیماری میں

مبتلا ہوتی ہون اور مین ڈرتی ہون ستر کھلجانے سے حالت بیخودی مین پس دعا کر واسطے اللہ سے میرے لیے پس فرمایا اگر چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے ہو بہشت اور اگر چاہے تو دعا کرون مین اللہ سے یہ کہ شفا دے تجکو پس کہا عورت نے صبر کرونگی پھر کہا عورت نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کھل جانے سے پس دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ نہ کھلون مین پس دعا کی حضرت نے واسطے اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نام اس عورت کا سعیرہ تھا یا سقیرہ یا شکیرہ ساتھ پیش سین مہملہ کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ کنگھی کرنے والی حضرت خدیجہ رضہ کی تھی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ جائز ہی ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتھ صبر کرنے کے بلا پر اور راضی ہونے کے قضا پہ بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہی کہ ہمیشہ رہنا مرض کا ساتھ صبر کے افضل ہی عافیت سے لیکن بہ نسبت بعض افراد کے یعنی اسکے لیے کہ نہ معطل کرے مرض نفع رسانی مسلمانون کی سے اور دلالت کرتا ہی اسپر کہ چھوڑ دینا دوا کا افضل ہی اگرچہ دوا کرنی سنت ہی ساتھ حدیث ابو داؤد کے کہ کہا صحابہ نے کیا دوا کرین ہم فرمایا دوا کرو اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے نہین پیدا کی ہی کوئی بیماری مگر کہ رکھی ہی اسکی دوا سوا بڑھاپے کے اور دوا کرنی منافی توکل کے نہین اسلیے کہ اسمین کرنا اسباب کا ہی اور حضرت نے بھی دوا کی ہی حال آنکہ حضرت سردار ہین متوکلون کے اور باوجود اسکے ترک کرنا دوا کا از راہ توکل کے جیسے کہ کیا حضرت ابو بکر رضہ نے فضیلت ہی ۱۲ع (وعن یحیی بن سعید قال ان رجلا جاءه الموت فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رجل هنیئا له مات ولم یبتل بمرض فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ویحک ما یدریک ان الله لو ابتلاه بمرض فکفر عنه من سیئاته رواه مالک مرسلا) اور روایت ہی یحیی بن سعید سے کہ کہا یہ کہ ایک شخص آئی اسکو موت یعنی اچانک بیچ زمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک اور شخص نے مبارک ہو واسطے اسکے مرگ کہ مرا اور نہین گرفتار ہوا ساتھ کسی مرض کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وائے تجکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو یعنی نہ تعریف کر نہ بیمار ہونے کی اگر تحقیق اللہ تعالیٰ مارتا اسکو ساتھ بیماری کے پس دور کرتا برائیان اسکی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے (وعن شداد بن اوس والصنابحی انهما دخلا علی رجل مریض یعودانه فقالا له کیف اصبحت قال اصبحت بنعمة قال شداد ابشر بکفارات السیئات وحط الخطایا فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله عز وجل یقول اذا انا ابتلیت عبدا من عبادی مؤمنا فحمدنی علی ما ابتلیته فانه یقوم من مضجعه ذلک کیوم ولدته امه من الخطایا ویقول الرب تبارک وتعالی انا قیدت عبدی وابتلیته فاجروا له ما کنتم تجرون له وهو صحیح رواه احمد) اور روایت ہی شداد بن اوس اور صنابحی سے یہ کہ داخل ہوے دونون ایک شخص بیمار پہ عیادت کرتے تھے اسکی پس کہا دونون نے اسکو کسطرح صبح کی تو نے کہا صبح کی مین نے ساتھ نعمت کے یعنی نعمت رضا و تسلیم بقضا کے اور حال خوش رکھتا ہون کہا شداد نے خوش وقت ہو ساتھ جھڑنے گناہون کے اور دور ہونے خطاؤن کے اسلیے کہ تحقیق مین نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عز وجل فرماتا ہی جسوقت کہ مین مبتلا کرتا ہون بندہ مومن کو اپنے بندون مین سے پس تعریف کرتا ہی میری اوپر مبتلا کرنے میرے کے اسکو پس تحقیق وہ کھڑا ہوتا ہی اس خوابگاہ اپنی سے کہ جہان بیمار پڑا تھا پاک ہو کر گناہون سے مانند اس دن کے کہ جنا تھا اسکو مان اسکی نے پاک گناہون سے اور فرماتا ہی پروردگار برکت والا اور بلند مین نے قید کیا بندے اپنے کو اور آزمایا اسکو پس جاری رکھو اور لکھو واسطے اسکے وہ عمل کہ تھے تم جاری کرتے اور لکھتے واسطے اسکے اس حالت مین کہ وہ تندرست تھا نقل کی یہ احمد نے (وعن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کثرت ذنوب العبد ولم یکن له ما یکفرها من العمل ابتلاه الله بالحزن لیکفرها عنه رواه احمد) اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت بہت ہوتے ہین گناہ بندے کے اور نہین ہوتی واسطے اسکے کوئی چیز اعمال نیک سے کہ جھاڑے انکو مبتلا کرتا ہی اللہ اسکو ساتھ غم

غم کے تاکہ جھاڑے گناہوں کو اس بندہ سے بسبب غم کے نقل کی یہ احمد نے ف ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی ہر قلب غمگین کو روایت کی یہ طبرانی اور حاکم نے م ع ✤ (وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا لم یزل یخوض الرحمۃ حتی یجلس فاذا جلس اغتمس فیہا رواہ مالک واحمد) اور روایت ہی جابر رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرتا ہی بیمار کی ہمیشہ بیٹھا رہتا ہی دریاے رحمت مین یہانتک کہ بیٹھے پاس بیمار کے پس جس وقت بیٹھتا ہی ڈوب جاتا ہی دریاے رحمت مین نقل کی یہ مالک و احمد نے (وعن ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفئہا عنہ بالماء فلیستنقع فی نہر جار ولیستقبل جریتہ فیقول بسم اللہ اللہم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلوۃ الصبح قبل طلوع الشمس ولینغمس فیہ ثلث غمسات ثلثۃ ایام فان لم یبرأ فی ثلث فخمس فان لم یبرأ فی خمس فسبع فان لم یبرأ فی سبع فتسع فانہا لا تکاد تجاوز تسعا باذن اللہ عز وجل رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب) اور روایت ہی ثوبان سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ پہونچے ایک تمھارے کو تپ پس تحقیق تپ جو ہی ٹکڑا ہی آگ کا پس چاہیے کہ بجھاے اسکو اپنے سے ساتھ پانی کے پس چاہیے کہ داخل ہو نہر جاری مین اور کھڑا ہو سامنے بہاو پانی کے پس کہے شفا طلب کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو اور سچا کر رسول اپنے کو یعنی کرنیکے اس قول کو سچا اسطرح کہ شفا دے مجھکو کرے یہ فعل بعد نماز صبح کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور مارے اسمین تین غوطے تین دن پس اگر نہ اچھا ہوا تین دن مین پھر پانچ دن پس اگر نہ اچھا ہوا پانچ دن مین پس سات دن پس اگر نہ اچھا ہوا سات دن مین پس نو دن پس نہ تجاوز کریگی تپ نو دن سے ساتھ حکم اللہ عز وجل کے یعنے بعد اس عمل کے باقی رہیگی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف القاموس یہ بیان فلیستنقع کا اور عبارت احتمال رکھتی ہی کہ تین غوطے تین روز مین ہون اور یہ بھی احتمال ہی کہ ہر روز تین ہون اور یہ علاج مخصوص ہی ساتھ بعض انواع تپ صفراوی کے کہ اہل حجاز کو ہوتی ہی اسلیے کہ بعض تپون کو پانی مضر ہوتا ہی اور باعث ہلاکت ہوتا ہی پس نہین لائق ہی مریض کو اسکے لیے نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کے اور کہا خطابی نے کہ غلطی کی ایک شخص نے پس غوطہ مارا پانی مین بسبب ہونے تپ کے پس رک گئی حرارت اندر بدن اسکے کے پس سخت بیمار رہا قریب تھا کہ ہلاک ہو جاوے پس جب اچھا ہوا بری ایک بات منھ سے نکالی کہ اسکا ذکر کرنا خوب نہین اور یہ نہ سمجھا کہ اس مہلکہ مین بسبب نہ جاننے معنی حدیث کے پڑا یعنی یہ نہ جانا کہ یہ حکم ہر طرح کی تپ کے لیے نہین ہی م ع م ح ✤ (وعن ابی ہریرۃ قال ذکرت الحمی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبہا رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبہا فانہا تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الحدید رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا ذکر کی گئی تپ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس برا کہا اسکو ایک شخص نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہ اسکو اسلیے کہ یہ تپ دور کرتی ہی گناہون کو جیسے کہ دور کرتی ہی آگ میل لوہے کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف پس شکر گزاری چاہیے نہ کہ ناشکری لکھا ہی مشایخ رحمہم اللہ نے کہ بلا مین بھی شکر کرنا چاہیے جیسے کہ نعمت مین اسلیے کہ بلا نازل کرنے مین بھی مہربانی خفیہ ہی م ح ✤ (وعنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد مریضا فقال ابشر فان اللہ تعالی یقول ہی ناری اسلطہا علی عبدی المؤمن فی الدنیا لتکون حظہ من النار یوم القیمۃ رواہ احمد وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہی انھین سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوش وقت ہو اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی تپ آگ ہی میری غالب کرتا ہون اسکو اپنے بندے مومن پر دنیا مین تاکہ ہو بدلہ اور حصہ اسکا آگ دوزخ سے دن قیامت کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان

ف یعنی یہ جو فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُہَا یعنی نہیں کوئی تم میں سے مگر کہ داخل ہوگا دوزخ میں یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ
ہوتی ہے دنیا میں بدلے اُس داخل ہونے کے یہ حصہ اُسکا ہے اُس سے یعنی عذاب جو بسبب داخل ہونے کے ہوگا اُس سے امن میں رہیگا
اُسکے بدلے یہاں تپ ہوتی ہے اور داخل ہونا سب کو ہوگا اسلیے کہ پل صراط دوزخ پر کھڑا ہوگا اُسپر سے سب گذرینگے لیکن مومن کے کامل
قید کامل کی لگائی چاہیے یعنے یہ بات مومن کامل کے لیے ہوتی ہے یہ اسلیے کہا کہ بعضے گنہگار مومن عذاب دیے جاوینگے ساتھ آگ کے پس
وہ اس قید سے نکلجاوینگے مح ۴ (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ
وَجَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِّنَ الدُّنْیَا اُرِیْدُ اَغْفِرُ لَہٗ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ کُلَّ خَطِیْئَۃٍ فِیْ عُنُقِہٖ بِسَقَمٍ فِیْ بَدَنِہٖ وَاِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِہٖ رَوَاہُ رَزِیْنٌ) اور روایت ہے
انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہے قسم ہے عزت اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہیں نکالونگا
میں کسی کو دنیا میں سے کہ ارادہ کرتا ہوں میں کہ بخشوں میں اُسکو یہاں تک کہ پورا دوں میں بدلا ہر گناہ کا کہ اُسکی گردن پر ہے
بسبب بیماری کے بیچ بدن اُسکے کے اور تنگی کے بیچ رزق اُسکے کے نقل کی یہ رزین نے ف یعنی گناہ جو اُسکے ذمہ ہوتے ہیں بدلا
اُسکا دنیا میں دے دیتا ہوں کہ بیمار اور محتاج کرتا ہوں پس بخشا جاتا ہے اور عذاب آخرت سے نجات پاتا ہے مقصود یہ کہ فقر اور
بیماری اور بلا دور کرتے ہیں گناہوں کو مح ۴ (وَعَنْ شَقِیْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰہِ فَعُدْنَاہُ فَجَعَلَ یَبْکِیْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَبْکِیْ لِاَجْلِ
الْمَرَضِ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَرَضُ کَفَّارَۃٌ وَاِنَّمَا اَبْکِیْ اَنَّہٗ اَصَابَنِیْ عَلٰی حَالِ فَتْرَۃٍ وَلَمْ یُصِبْنِیْ فِیْ حَالِ
اجْتِہَادٍ لِاَنَّہٗ یُکْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا کَانَ یُکْتَبُ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّمْرَضَ فَمَنَعَہٗ مِنْہُ الْمَرَضُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ) اور روایت ہے شقیق سے
کہ کہا بیمار ہوے عبد اللہ بن مسعود پس عیادت کی ہمنے اُنکی پس شروع کیا رونا پس غصہ کیا لوگوں نے اُنپر یعنی اس گمان پر کہ وہ رنج
بیماری اور محبت حیات سے روتے ہیں پس کہا تحقیق میں نہیں روتا واسطے بیماری کے اسلیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیماری سبب ہے جھڑنے گناہ کا اور سوائے اسکے نہیں کہ روتا ہوں میں اسلیے کہ پہونچی مجھکو بیماری بیچ حالت
سستی یعنے بڑھاپے کے اور نہیں پہونچی مجھکو حالت قوت یعنی جوانی میں اسواسطے کہ لکھا جاتا ہے واسطے بندے کے ثواب جسوقت کہ بیمار
ہوتا ہے جیسا کہ لکھا جاتا تھا اُسکے لیے پہلے بیمار ہونے کے پس باز رکھا اُس بندے کو اس عمل سے بیماری نے نقل کی یہ رزین نے ف
یعنی ایام جوانی کی حالت صحت میں عمل بہت ہوتے ہیں بیماری میں بھی بہت لکھتے ہیں اور بڑھاپے کی حالت صحت میں عمل کم ہوتے
ہیں بیماری میں بھی کم لکھتے ہیں کاشکے جوانی میں بیمار ہوتا کہ عمل بہت لکھتے مح ۴ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا یَعُوْدُ مَرِیْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں
عیادت کرتے کسی مریض کی مگر بعد تین دن کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف جمہور علما اُسپر ہیں کہ
عیادت مقید ساتھ کسی زمانے کی نہیں جب چاہے کرے خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث
موضوع ہے مح ۴ (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِیْضٍ فَمُرْہُ یَدْعُوْ لَکَ فَاِنَّ
دُعَاءَہٗ کَدُعَاءِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو
تو بیمار پاس پس کہہ اُسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسواسطے کہ دعا اُسکی مانند دعا فرشتوں کے ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مانند
دعا ملائکہ کے ہے اسلیے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کے ساتھ بہت ہوتی ہے بسبب بچنے کے گناہ سے یا بسبب ہمیشہ یاد کرنے کے اللہ کو اور

دعا اور زاری اور التجا کرنے کے درجہ ﴿وعن ابن عباس قال من السنۃ تخفیف الجلوس وقلۃ الصخب فی العیادۃ عند المریض قال وقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لما کثر لغطہم واختلافہم قوموا عنی رواہ رزین﴾ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا سنت سے ہے کم بیٹھنا اور کم غل کرنی
عیادت میں نزدیک بیمار کے کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوئے غل اور اختلاف صحابہ میں اٹھ کھڑے
رہو میرے پاس سے نقل کی یہ رزین نے ف یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کے پاس مکروہ ہے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ روایت ہے ابن
عباس سے کہ جب حضرت کے انتقال کا وقت قریب پہونچا اور لوگ گھر میں بہت تھے چنانچہ ان میں حضرت عمر رضہ بھی تھے فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے لاؤ یعنی دوات وغیرہ لکھوں میں تمہارے لیے خط یعنی وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد اسکے پس کہا حضرت عمر رضہ نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے کافی ہے تمکو کتاب اللہ پس اختلاف کیا اہل بیت نے اور اور لوگوں
نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرت کے پاس یعنی دوات وغیرہ لکھدیں واسطے تمہارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا ان میں سے
کہتا تھا جو کچھ کہ حضرت عمر رضہ نے کہا پس جب بہت ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کھڑے رہو میرے پاس
یہ روایت بخاری ومسلم میں ہے رافضی اس سے یہ نکالتے ہیں کہ حضرت خلافت کے مقدمہ میں کچھ لکھتے حضرت عمر رضہ نے منع کیا جواب اسکا ابن
حجر نے یہ لکھا ہے کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس واقع ہوا اختلاف دل میں آیا حضرت کے کہ مصلحت نہیں نہ
لکھنے کی ہے پس چھوڑ دیا حضرت نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرت اگر مصمم ارادہ کرتے ایک چیز کے لکھنے کا تو مقدور نہ تھا حضرت عمر رضہ
وغیرہ کا کہ دم مارتے اسمیں اور بعد اس قصہ کے حضرت زندہ رہے قریب تین دن کے کہ نہ تھے حضرت پاس عمر رضہ اور نہ اور صحابہ رضہ
بلکہ اہل بیت مثل حضرت علی رضہ اور عباس رضہ کے حاضر رہتے تھے پس اگر مصلحت دیکھتے حضرت بیچ لکھنے کے خلافت وغیرہ کے مقدمہ میں
تو ضرور لکھتے ہمکو علاوہ اسکے اکتفا کیا حضرت نے خلافت کے مقدمہ میں ساتھ اس چیز کے کہ قریب نص جلی کے تھی یعنی امام کرنا حضرت ابو بکر کا
لوگوں کے لیے اپنی بیماری میں اور اسی سبب سے کہا حضرت علی رضہ نے سبھوں کے سامنے جبکہ خطبہ پڑھا واسطے بیعت کرنے کے ابی بکر رضہ
کہ پسند کیا حضرت ابو بکر رضہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دین ہمارے کے کیا نہ پسند کریں ہم انکو واسطے دنیا اپنی [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسی کو حضرت ابو بکر رضہ کے پاس کہ نماز پڑھا لوگوں کو اور میں بیٹھا ہوا تھا انکے پاس دیکھتے تھے مجھے [illegible]
اسکے مجھے امام نہ کیا اور ابو بکر رضہ ان میں سے ہیں کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے جنکے حق میں لا یخافون لومۃ لائم۔ اور کہا ابو سفیان بن [illegible]
حضرت علی رضہ سے اگر چاہے تو تو البتہ بھردوں میدان مدینہ کا ابو بکر کی لڑائی کے لیے گھوڑوں اور پیادوں سے پس غصہ ہوے [illegible]
علی رضہ اور برا کہا اور ڈانٹا اسکو تا جان لیوے وہ اور اور لوگ یہ کہ ابو بکر رضہ ایسے خلیفہ ہیں کہ نہیں شک بیچ حقیقت خلافت انکی کے

ع ﴿وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیادۃ فواق ناقۃ وفی روایۃ سعید بن المسیب مرسلا افضل العیادۃ
سرعۃ القیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان﴾ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل زمانہ
عیادت کا مقدار اس زمانہ کے ہے کہ درمیان دودھ دوہنے اونٹنی کے اور بیچ روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کے بہتر
عیادت کی وہ عیادت ہے کہ اسمیں جلدی اٹھ کھڑا ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف حاصل پہلی روایت کا یہ ہے کہ اونٹنی کا
دودھ دو بار یا تین بار کر کر دوہتے ہیں ایکبار دوہا پھر ذرا ٹھہر گئے اور بچہ کو تھنوں سے لگا دیا تا دودھ خوب اترے پھر دوہا پس اس دوبار
دوہنے کے درمیان میں زمانہ تھوڑا سا ہوتا ہے پس فرمایا کہ افضل یہ ہے کہ عیادت کے لیے جاوے تو اسقدر ٹھہرے تا بیمار تکلیف نہ پاوے

ایک شخص کہتے ہیں کہ ہم سری سقطی کی عیادت کو گئے انکے مرض الموت میں پس بہت بیٹھے ہم انکے پاس اور انکے پیٹ میں درد تھا پھر کہنے لگے انکو دعا کر دو ہمارے لیے انھوں نے کہا یا الٰہی سکھا انکو کیفیت عیادت کرنے مریض کی غرضکہ انھوں نے اشارہ کیا کہ کم بیٹھنا چاہیے بیمار کے پاس جب اسکی عیادت کے لیے جاوے اور جس صورت میں جانے کہ بیمار زیادہ بیٹھنے کو دوست رکھتا ہے بسبب یار انکے یا تبرک کے یا خدمت کرنے کے تو وہ مستثنی ہے یعنے اس صورت میں جلدی اٹھنا افضل نہیں ہے ۞ ( وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهٗ مَا تَشْتَهِيْ قَالَ اَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ اِلٰى اَخِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ) اور روایت ہے ابن عباس رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطے اسکے کس چیز کے کھانے کو دل چاہتا ہے تیرا کہا اسنے دل چاہتا ہے میرا گیہوں کی روٹی کھانے کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس ہو روٹی گیہوں کی پس چاہیے کہ بھیجے طرف بھائی اپنے کے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خواہش کرے بیمار ایک تم میں سے کسی چیز کی پس چاہیے کہ کھلا دے اسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مراد خواہش سے خواہش صادق ہے اور وہ نشانی صحت کی ہے اور یہ بھی ہے کہ کبھی نقصان نہیں کرتا بعضے بیماروں کو کھانا اس چیز کا کہ دل چاہے اگر تھوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہو ہے ولیکن یہ بات اس چیز میں ہے کہ ضرر اسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہ کہ یہ حکم جو فرمایا کلی نہیں جزئی ہے یعنی سب کے لیے نہیں ہے بعضوں کے لیے ہے اور طیبی نے کہا کہ یہ مبنی ہے توکل پر یا نا امیدی پر حیات سے یعنی جبکہ جینے کی توقع نہووے اسکے لیے فرمایا کہ جو مانگے کھلا دو اسکو ۞ ( وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهٗ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوْا وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کی مدینہ میں ان شخصوں میں سے کہ پیدا کیا گیا تھا مدینہ میں پس نماز جنازہ پڑھی اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کاشکے مرا ہوتا بغیر جگہ پیدائش اپنی کے عرض کیا صحابہ رضی نے اور کس واسطے یہ اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق آدمی جسوقت مرتا ہے غیر وطن اپنے میں ناپا جاتا ہے واسطے اسکے وطن اسکے سے تا منقطع ہونے نقش قدم اسکے کے جنت میں نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جب آدمی سفر میں مرتا ہے تو جتنی مسافت اسکے وطن میں اور اس جگہ میں کہ مرا ہے ہوتی ہے اسقدر جنت میں جگہ اسکو ملتی ہے اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد سفر سے سفر طاعت ہے یعنی جہاد وغیرہ ہے ۞ مولانا ہ ( وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا مسافرت میں شہادت ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ( وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا وَوُقِیَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِیَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیمار ہو کر مرتا ہے شہید اور بچایا جاتا ہے فتنہ قبر کے سے اور دیا جاتا ہے وقت صبح کے اور وقت شام کے یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف صحیح نسخوں میں لفظ مریضًا ہی کا واقع ہوا ہے اور بعضے نسخوں میں متغیر کرکے مریضًا لکھدیا ہے بدلے مریضًا کے لیکن واقع ہوا ہے صحیح ابن ماجہ میں مرابطًا اسی لیے لکھا ہے میرک نے اپنے نسخہ کے حاشیہ میں صواب مرابطًا یعنے صواب لفظ مرابطًا کا ہے پھر اسکے نیچے لکھا ہے کذا فی سنن ابن ماجۃ فی باب ماجاء من مات مرابطًا مات شہیدًا پھر بعضوں نے مرض سے مرض علاج

مراد لیا ہی اور بعضون نے مرض خاص یعنی استسقا مراد لیا ہی اور بعضون نے اسہال اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ ان قیدون کی کچھ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہی راوی نے ساتھ اتفاق حفاظ کے کہ حدیث مین مَاتَ مَرِیْضًا ہی نہ مَن مَاتَ مَرِیْضًا ۱۲ ع ﴿وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْتَصِمُ الشُّہَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰی فُرُشِہِمْ اِلٰی رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِی الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَیَقُوْلُ الشُّہَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا کَمَا قُتِلْنَا وَیَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰی فُرُشِہِمْ کَمَا مُتْنَا فَیَقُوْلُ رَبُّنَا اُنْظُرُوْا اِلٰی جِرَاحِہِمْ فَاِنْ اَشْبَہَتْ جِرَاحُہُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِیْنَ فَاِنَّہُمْ مِنْہُمْ وَمَعَہُمْ فَاِذَا جِرَاحُہُمْ قَدْ اَشْبَہَتْ جِرَاحَہُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ﴾ اور روایت عرباض بن ساریہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھگڑینگے شہدا اور وہ لوگ کہ مرے ہین اپنے بچھونون پر یعنی گھرون مین مرے ہین اور شہید حقیقی نہین ہوے طرف اپنے پروردگار عز وجل کے بیچ حق ان لوگون کے کہ مرے ہین طاعون یعنی وبا سے پس کہینگے شہید یعنی جو کہ طاعون سے مرے ہین بھائی ہمارے ہین یعنی مشابہ ہمارے ہین پس ہو وین ساتھ ہمارے مرتبہ ہمارے مین بیان مشابہت کا یہ ہی کہ قتل کیے گیے جیسے قتل کیے گیے ہم اور کہینگے وہ کہ وفات دیے گیے بھائی ہمارے ہین یعنی مانند ہمارے ہین مرے اپنے بچھونون پر جیسے مرے ہم پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخمون انکی کے پس اگر مشابہ ہوین زخم انکے زخم مارے گیون کے پس تحقیق وہ ان مین سے ہین یعنی ملحق ساتھ انکے ہین ثواب مین اور ساتھ انکے ہین یعنی حشر و مرتبہ مین پس دیکھینگے تو ناگہان زخم انکے مشابہ ہونگے زخمون انکے کے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف قتل کیے گئے ہین جیسے ہم قتل کیے گئے یعنی جیسے ہم زخمی ہوکر کفار کے ہاتھ سے مرے ویسے ہی یہ بھی جنات کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مرے لکھا ہی علما نے کہ اہل طاعون کو کبھی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے انکو نیزہ سے مارا اسی لیے طاعون نام ہو طعن سے یعنی نیزہ مارنے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جو طاعون سے مرا شہیدون مین سے ہی اور ساتھ ہی انکے ۱۲ ح ع ﴿وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِیْہِ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ﴾ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھاگنے والا بیماری طاعون یعنی وبا کی سے مانند بھاگنے والے کے ہی لڑائی کفار کی سے اور صبر کرنے والا اسمین واسطے اسکے ہی ثواب شہید کا نقل کی یہ احمد نے ف کہا طیبی نے کہ مشابہت دی گناہ کبیرہ ہونے مین انتہی اور اگر اعتقاد کرے کہ اگر نہ بھاگونگا تو ضرور مر جاؤنگا اور اگر بھاگونگا تو سلامت رہونگا کفر ہی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ صبر کرنے والے کو طاعون مین ثواب شہید کا ہوتا ہی اگرچہ نہ مرے ۱۲ ع ح ﴿بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِکْرِہٖ﴾ باب ہی بیچ حکم آرزو کرنے موت کے اور فضیلت یاد کرنے اسکی کے ف آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کے مانند مرض یا محتاجگی وغیرہا کے مکروہ ہی اسلیے کہ علامت بے صبری کی ہی اور نہ راضی ہونے کی ساتھ تقدیر الٰہی کے ہی اور واسطے محبت اور شوق دیدار الٰہی کے اور خلاص ہونے کے اس سراے فانی اور محبت اسکی سے اور پہونچنے کے ملک آخرت اور نعمتون اسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہی اور اسیطرح مکروہ نہین واسطے خوف ضرر دین کے اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہی اس سے کہ خوف الٰہی رکھے اور عمل کرے بمقتضاے اسکے اور توبہ اور استغفار کرے اور مقدم رکھے نفع آخرت کو والا یاد کرنا اور یاد رکھنا موت کا بغیر عمل کے کچھ مفید نہین بلکہ بسبب قساوت قلب کا ہوتا ہی جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ تعالی کا ساتھ غفلت کے نسأل اللہ العافیۃ ۱۲ ح

الفصل الاول فصل پہلی ﴿عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّزْدَادَ خَیْرًا وَاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعْتِبَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ﴾ روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی اگر نیک کار ہی تو پس شاید کہ زیادہ کرے نیکی یعنی بسبب درازی عمر کے اور اگر ہی بدکار تو پس شاید کہ وہ رضامندی چاہے اللہ تعالی سے یعنے ساتھ توبہ کرنے کے اور ادا سے حقوق لوگون کے نقل کی یہ بخاری نے

(وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنی احدکم الموت ولا یدع بہ من قبل ان یاتیہ انہ اذا مات انقطع املہ وانہ لا یزید المؤمن عمرہ الا خیرا رواہ مسلم) اور روایت ہی انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمھارا مرنے کی یعنی دل سے اور نہ دعا کرے ساتھ موت کے یعنی زبان سے پہلے اس سے کہ آوے اسکو موت تحقیق جسوقت مرتا ہی منقطع ہوتی ہی امید اسکی یعنی زیادہ بھلائی کرنے کی اور تحقیق نہین زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر اسکے کی مگر بھلائی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بسبب صبر کرنے کے بلا پر اور شکر کرنے کے نعمتون پر اور راضی ہونے کے تقدیر پر اور فرمان برداری کرتے امر مولیٰ کے ثواب بڑھتا ہی جاتا ہی ع (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ فان کان لا بد فاعلا فلیقل اللھم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی متفق علیہ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہ آرزو کرے ایک تمھارا مرنے کی بسبب ضرر کے کہ پہونچے اسکو یعنی مالی ہو یا بدنی پس اگر ہی ضرور آرزو کرنے والا موت کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی زندہ رکھ مجھکو جبتک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے یعنی مرنے سے اور مار مجھکو جسوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے یعنی جینے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فتویٰ دیا نووی نے کہ نہین مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کے بلکہ مستحب ہی اور نقل کی ہی اسیطرح آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہما سے اور اسیطرح مستحب ہی آرزو کرنی شہادت کی راہ خدا مین اسلیے کہ ثابت ہوتی ہی حضرت عمر رضہ وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوا ہی معاذ سے کہ انھون نے آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی آرزو کرنی شہادت کی اگرچہ ساتھ مانند طاعون کے ہو اور مسلم مین ہی کہ جسنے مانگی شہادت صدق دل سے دیا جاتا ہی شہادت یعنی ثواب اسکا اگرچہ نہ پہونچے شہادت اسکو اور مستحب ہی آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ مین اسلیے کہ بخاری مین ہی کہ حضرت عمر رضہ نے دعا کی اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک اور زندگی مرنے سے بہتر جبتک ہی کہ طاعت زیادہ ہو گناہ سے اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سے اور جب امر بالعکس ہو یعنی گناہ زیادہ ہون طاعت سے اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت سے تو مرنا بہتر ہی جینے سے ✤

ع ✤ وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ فقالت عائشۃ او بعض ازواجہ انا لنکرہ الموت قال لیس ذلک ولکن المؤمن اذا حضرہ الموت بشر برضوان اللہ وکرامتہ فلیس شیء احب الیہ مما امامہ فاحب لقاء اللہ فاحب اللہ لقاءہ وان الکافر اذا حضر بشر بعذاب اللہ وعقوبتہ فلیس شیء اکرہ الیہ مما امامہ فکرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ متفق علیہ وفی روایۃ عائشۃ والموت قبل لقاء اللہ) اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اسکی ملاقات کو اور جو ناخوش رکھتا ہی اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہی اللہ ملاقات اسکی کو پس کہا حضرت عائشہ رضہ نے یا کسی اور نے حضرت کی بی بیون مین سے کہ تحقیق ہم ناخوش رکھتے ہین مرنے کو فرمایا نہین ہی یہ ولیکن مومن جسوقت آتی ہی اسکو موت خوشخبری دیا جاتا ہی ساتھ راضی ہونے خدا کے اس سے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالے کے اسکو پس نہین کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سے بہت پیاری طرف اسکے اس چیز سے کہ آگے اسکے ہی یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کے پس دوست رکھتا ہی مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہی اللہ ملاقات اسکی اور تحقیق کافر جسوقت کہ حاضر ہوتی ہی اسکو موت خبر دیا جاتا ہی ساتھ عذاب خدا کے یعنی قبر مین اور سزا اسکی کے یعنی عذاب دوزخ کے پس نہین کوئی چیز ناخوش تر طرف اسکے اس چیز سے کہ آگے اسکے ہی پس ناخوش رکھتا ہی کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہی اللہ اسکی ملاقات کو یعنی دور کرتا ہی اپنی رحمت سے اور مزید نعمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت عائشہ رضہ کے اور موت پہلی ملاقات اللہ کی **ف** مشہور یہ ہے کہ مراد

ملاقات خدا تعالی سے موت ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت نہین ہے بلکہ پھرنا طرف دار آخرت کے اور طلب کرنا اس
چیز کا کہ اسکے پاس ہے اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کے اور نہ راضی ہونا ساتھ حیات دنیا کے پس جسنے ترک کی دنیا اور مبغوض رکھا اسکو دوست
رکھا ملاقات خدا کو اور جسنے اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اسکے مکروہ رکھا ملاقات خدا کو پھر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنے والی
محبت موت کی ہے کہ وسیلہ اسکا ہے اور حضرت عائشہ رض یہی سمجھی تھین کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت ہے حضرت نے اسکو بیان فرمایا
ساتھ لفظ لیس الامر کذلک کے یعنی نہین مراد ملاقات خدا سے موت اور یہ کہ بحکم جبلت طبعی کے محبوب ہو اور بالفعل آرزو اسکی کرنی چاہیے
بلکہ جو کوئی طالب رضاے حق کا اور مشتاق اسکی ملاقات کا ہوتا ہے ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اور محبت ارادی اختیاری کے محبت موت
کی رکھتا ہے اور اثر اسکا خاص وقت مین بحکم طبعیت کے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ولکن المؤمن آخر تک اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ہے
یعنی نہین ممکن دیکھنا اللہ تعالی کا پہلے موت کے یا بعد اسکے یا مراد یہ ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہے موت کو
اسلیے کہ پہونچتا ہے بسبب اسکے طرف ملاقات خدا کے اور نہین متصور ہے وجود ملاقات کا پہلے موت کے اور اسمین دلالت ہے اسپر کہ ملاقات
غیر ہے موت کی • ع • ح • (وعن ابی قتادۃ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح او
مستراح منہ فقالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا واذاہا الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر
یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب متفق علیہ) اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ وہ حدیث کرتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جنازہ پس فرمایا یہ راحت پانے والا ہے یا اس سے اوروں کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہ رض نے یا
رسول اللہ کون ہے راحت پانے والا اور کون ہے جس سے اوروں کو راحت ہوتی ہے پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہے بسبب مرنے کے رنج
دنیا کے سے اور ایذا اسکی سے اور جاتا ہے طرف رحمت خدا کے اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتے ہین شر اسکے سے بندے اور شہر اور درخت
اور جانور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رنج دنیا کے سے یعنے مشقت جو بسبب اعمال و احوال کے اٹھاتا ہے مرنے سے اس سے راحت
پاتا ہے اور ایذا دنیا کی سے یعنی گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کے سے اسلیے کہا مسروق نے کہ نہین رشک لیجاتا مین کسی چیز پر بسبب کسی
چیز کے مانند رشک لیجانے کے مومن پر کہ رکھا جاتا ہے قبر مین امن مین ہوتا ہے عذاب اللہ کے سے اور راحت پاتا ہے دنیا سے اور کہا ابو دردا
نے دوست رکھتا ہون مین موت کو واسطے اشتیاق جانے کے طرف رب اپنے کے اور دوست رکھتا ہون مرض کو واسطے کفارہ گناہ کے
اور دوست رکھتا ہون فقر کو تواضع کے لیے واسطے رب اپنے کے اور راحت پاتے ہین بندے یون کہ جب وہ خلاف شرع باتین کرتا تھا
اگر لوگ منع کرتے ایذا دیتا وہ انکو اور اگر سکوت کرتے ضرر پہونچاتے اپنے دین و دنیا کو اب جو مرا اس سے چھٹکارا پایا اور راحت پانا شہرون
وغیرہ کا یون ہے کہ بسبب ہونے گناہ و ظلم کے حاصل ہوتا ہے فساد عالم مین اور خلل پڑتا ہے ارکان دین مین اور دشمن رکھتا ہے اسکو
خدا تعالے پس ایذا اٹھاتی ہے بسبب اسکے زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہے اور بسبب شومی گناہ اسکی کے مینہ نہین برستا جب مرا مینہ برسا اور
ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت پائی سبھون نے • ع • ح • (وعن عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من
صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواہ البخاری) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ پکڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے مونڈھا میرا یعنے واسطے اہتمام اور آگاہ کرنے کے پھر فرمایا ہو تو دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہے بلکہ گذرنے والا راہ کا اور تھے ابن عمر رض کہتے

جو وقت کہ شام کرے تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جو وقت کہ صبح کرے تو پس نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگی اپنی کو واسطے موت اپنی کے نقل کی یہ بخاری نے ف لفظ عابر سبیل ساتھ سکون حرف بی کے ہے مفرد اور ایک نسخہ میں ساتھ تشدید حرف بی کے ہے بتشدید اور گویا کہ تو مسافر ہے یعنی رغبت نہ کر طرف دنیا کے اسلیے کہ تو سفر کرنے والا ہے اس سے طرف آخرت کے پس نہ ٹھہرا اسکو وطن اپنا اور نہ محبت پکڑ ساتھ لذتوں اسکی کے اور یکسو ہو لوگوں سے اور خلط ہونے سے ساتھ انکے اسلیے کہ تو جدا ہوویگا انسے اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اسمیں اور نہ تعلق پکڑ ساتھ اس چیز کے کہ نہیں تعلق پکڑتا ساتھ اسکے مسافر غیر وطن اپنے میں اور نہ مشغول ہو اسمیں ساتھ اس چیز کے کہ نہیں مشغول ہوتا ساتھ اسکے مسافر جو کہ ارادہ رکھتا ہے جانے کا طرف اہل اور وطن اپنے کے اور بلکہ گذرنے والا راہ کا اسمیں زیادہ مبالغہ ہے اسلیے کہ مسافر تو کبھی سکونت بھی اختیار کر لیتا ہے شہروں سفر کے میں بخلاف گذرنے والے راہ کے کہ وہ نہیں سکونت کرتا اور جو وقت کہ شام کرے تو الخ یعنی ہووے موت شام صبح سامنے تیرے اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنے میں نہ تاخیر کروں کے عمل کو رات تک اور نہ رات کے عمل کو دن تک سے غنیمتے شمر ای شمع وصل پروانہ + کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند + اور ظاہر یہ ہے کہ یہ اور مابعد اسکا کلام ابن عمر کا ہے موقوفا لیکن ذکر کیا ہے اسکو احیاء العلوم میں مرفوعا اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی میں جسقدر عمل ہو سکے کرتا بیماری میں ویسا ہی ثواب پاویگا اگرچہ وہ عمل نہ کر سکیگا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اسمیں جو ہو سکے تا ثواب بعد موت کے پاوے سے غنیمت دان جوانا دولت حسن و جوانی را + نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودان باشد + ع ح ﴿وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دن پہلے وفات انکی سے کہ فرماتے تھے نہ مرے کوئی تمہارا اگر کہ وہ نیک رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی امیدوار کرم اور مغفرت اسکی کا ہو اور اعتماد کرے وعدے کریم کے پر لکھا ہے علماء نے کہ نشان سعادت کا یہ ہے کہ بیچ مدت حیات کے خوف غالب ہو اور جب مرگ کے قریب پہونچے امید غالب ہو اور یہ بھی لکھا ہے کہ مراد ساتھ نیک رکھنے گمان کے نیک کرنا اعمال کا ہے یعنے اچھے کرو اعمال اپنی حیات میں تا اچھا ہو گمان تمہارا ساتھ خدا کے نزدیک موت کے اسلیے کہ جسکے عمل برے ہونگے پہلے موت کے برا ہوگا گمان اسکا نزدیک موت کے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حقیقت امید کی یہ ہے کہ عمل کرے اور امید رکھے اور خدمت مولی کرے اور نظر اسکی عطا پر رکھے نہ امید جھوٹھی کہ باز رکھے عمل سے اور باعث ہووے گناہوں پر وہ امید نہیں ہے بلکہ آرزو اور غرور ہے کہا حسن بصری نے کہ کہتا ہے ایک تمہارا اچھا رکھتا ہوں گمان اپنا ساتھ پروردگار اپنے کے جھوٹھ کہتا ہے اگر گمان اپنا اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کے اچھے کرتا عمل ح +

**الفصل الثانی** فصل دوسری ﴿عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ مَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ﴾ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہو تم خبر دوں میں تمکو اس چیز کی کہ اول فرماویگا اللہ واسطے مومنوں کے دن قیامت کے اور اس چیز کے کہ پہلے کہینگے مومن واسطے اللہ کے عرض کیا ہمنے کہ ہاں اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماویگا مومنوں کو کیا دوست رکھتے تھے تم ملاقات میری کو کہینگے ہاں اے رب ہمارے پس فرماویگا اللہ کیوں دوست رکھا تمنے ملاقات میری کو پس کہینگے امید رکھتے تھے ہم درگذر کرنے تیری کی اور بخشش تیرے کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطے تمہارے بخشش میری

نقل کی یہ شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین **ف** احتمال ہی یہ کہ ہو مراد ملاقات سے رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور یہ بھی احتمال ہی کہ مراد ملاقات سے رویت ہو اور بعد لفظ لم کے کہا ابن ملک نے لام سبب از بہتم یعنی کیون گناہ کیا تمنے اور صحیح یہ ہی لم احببتم لقائی یعنی کیون دوست رکھا تمنے ملنا میرا ہو ع ﴿ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ہاذم اللذات الموت رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ ﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد کھو دینے والی لذتون کی کہ موت ہی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** صحیح یہی ہی کہ لفظ ہاذم ذال معجمہ سے یعنی قطع کرنے والی کے اور بعضون نے دال مہملہ سے یعنی ڈھانے والی کے جو نقل کیا ہی صحیح نہین کسی راوی کو غلطی ہوگئی ہی اور موت کے یاد کرنے سے غفلت دور ہوتی ہی اور دنیا مین مشغول ہونے سے باز رہتا ہی اور رجوع کرتا ہی طرف طاعت کے کہ توشہ آخرت ہی اور زیادہ کیے نسائی نے یہ الفاظ فانہ لا یذکر فی کثیر الا قللہ ولا فی قلیل الا کثرہ یعنی نہین یاد کیجاتی موت بیچ بہت مال کے مگر کہ کم کر دیتی ہی اسکو یعنی بہت مال تھوڑا معلوم ہونے لگتا ہی بسبب بے رغبتی اور فانی جاننے اسکے کے اور نہین یاد کیجاتی کمی مال مین مگر کہ زیادہ کر دیتی ہی اسکو یعنی جب دنیا کو فانی جانتا قناعت کرتا ہی تھوڑے مال پر اور بہت جانتا ہی اسکو ع ﴿ وعن ابن مسعود قال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم لاصحابہ استحیوا من اللہ حق الحیاء قالوا انا نستحیی من اللہ یا نبی اللہ والحمد للہ قال لیس ذلک ولکن من استحیی من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الرأس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموتی والبلی ومن اراد الآخرۃ ترک زینۃ الدنیا فمن فعل ذلک فقد استحیی من اللہ حق الحیاء رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب ﴾ اور روایت ہی ابن مسعود رضہ سے کہا یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سے حق حیا کا یعنی جیسے کہ واجب اور لائق ہی حیا کرنی یعنی ڈرو اللہ سے جیسا کہ چاہیے ڈرنا اس سے کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی خدا کے یعنی کہ بجا لاتے ہین ہم اوامر و نواہی اسکے فی الجملہ اور تعریف ہی واسطے اللہ کے یعنی اوپر توفیق دینے اسکے کے ہمکو اسپر فرمایا حضرت نے نہین حق حیا کا یہ کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالے سے حق حیا کا پس چاہیے کہ محافظت کرے سر کی اور اس چیز کی کہ سر مین ہی اور چاہیے کہ محافظت کرے پیٹ کی اور اس چیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد رکھے موت کو اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی آخرت کا چھوڑتا ہی زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ یعنی جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** محافظت کرے سر کی یعنی نہ استعمال کرے اسکو بیچ غیر خدمت خدا کے کہ نہ سجدہ کرے بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑھے لوگون کے دکھانے کے لیے اور نہ جھکاوے سر کو سوا خدا کے اور کسی کے لیے پس جیسے یہان جھک جھک کر سلام کرتے ہین برا ہی اور نہ بلند کرے سر کو از راہ تکبر کے اور اس چیز کے کہ سر مین ہی یعنی زبان اور آنکھ اور کان کو گناہ سے بچاوے کہ زبان سے غیبت اور جھوٹ وغیرہ نہ بولے اور آنکھ سے نامحرم اور گناہ کی چیزین نہ دیکھے اور کان سے کسی کی غیبت اور جھوٹ مثل کہانی وغیرہ کے نہ سنے اور محافظت کرے پیٹ کی یعنی حرام اور شبہہ کی چیزین نہ کھاوے اور اس چیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نے یعنی جو چیزین کہ متصل پیٹ کے ہین مانند ستر اور پاؤن اور ہاتھ اور دل کے انکو بھی گناہ سے بچاوے کہ ستر سے حرام کاری نہ کرے اور پاؤن سے گناہ کی جگہ مین مانند میلے اور تماشے اور ناچ رنگ کے نہ جاوے اور ہاتھون سے کسی کو مارے نہین اور نہ کسی کا مال چوری وغیرہ کر کر لے اور نہ ہاتھ لگاوے نامحرم کو اور دل مین عقیدہ برا اور برے خطرے اور یاد غیر خدا کی نہ رکھے اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو کہ ایک دن ہوگا کہ قبر مین ہڈیان ہماری بوسیدہ اور خاک ہونگی اور جو کوئی جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی زہد کرتا ہی اسمین اور چھوڑ دیتا ہی لذات اور شہوات اسکے جیسے کہ آگے فرمایا ومن اراد الآخرۃ آخر تک یعنی

جو کوئی آخرت کے ثواب کو اور نعمتوں اسکی کو چاہتا ہی تو چھوڑ دیتا ہی زینت دنیا کو اسلیے کہ یہ دونون چیزین جمع نہین ہوتین اوپر وجہ کمال کے
لیکن ناک کہ اقویا رسکے لیے ہی یعنی اولیا کے لیے اور کہا نووی نے کہ مستحب ہی بہت ذکر کرنا اس حدیث کا ع + (وعن عبد اللہ بن عمرو قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ المؤمن الموت رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو رض
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مومن کا موت ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی مومن کے حق مین مرنا
بمنزلہ تحفہ کے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ اسکے سبب سے ثواب اور درجات آخرت کو پہونچتا ہی ع + (وعن بریدۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن یموت بعرق الجبین رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ) اور روایت ہی بریدہ رض سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مرتا ہی ساتھ پسینے پیشانی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف
بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہی جان کنی کی شدت سے کہ اسکے سبب سے گناہ جھڑتے ہین اور درجے بلند ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ
کنایہ ہی اس سے کہ مشقت اٹھاتا ہی مومن طلب حلال مین اور ریاضت کرتا ہی عبادت مین تا دم مرگ اور بعضون نے کہا ہی کہ پسینا آجانا پیشانی
پر وقت موت کے علامت بھلائی کی ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ مومن پر مشقت اور شدت نہین ہی بسبب موت کے سواے عرق پیشانی
کے واللہ اعلم ح + (وعن عبید اللہ بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت الفجاءۃ اخذۃ الاسف رواہ
ابو داود وزاد البیہقی فی شعب الایمان و رزین فی کتابہ اخذۃ الاسف للکافر ورحمۃ للمؤمنین) اور روایت ہی عبید اللہ بن خالد سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا ناگہان پکڑنا غضب کا ہی نقل کی یہ ابو داود نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین
اور رزین نے کتاب اپنی مین کہ پکڑنا غضب کا واسطے کافر کے ہی اور رحمت ہی مومن کے لیے ف پکڑنا غضب کا ہی یعنی مرنا ناگہانی نشانی
غضب الٰہی سے ہی بندے پر اسلیے کہ نہ مہلت دی اسکو کہ سامان درست کرتا سفر آخرت کا یعنی توبہ اور عمل صالح کرتا لکھا ہی علما نے کہ یہ بات
کافرون کے لیے ہی اور انکے لیے کہ اچھے طریقے پر نہین ہین جیسا کہ آگے کی روایت مین آیا ہی حاصل یہ کہ ناگہان مرنا نیکون کے لیے
نیک ہی اور بدون کے لیے برا ہی ح + (وعن انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شاب وہو فی الموت فقال کیف
تجدک فقال ارجو اللہ یا رسول اللہ وانی اخاف ذنوبی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمعان فی قلب عبد فی مثل
ہذا الموطن الا اعطاہ اللہ ما یرجو وامنہ مما یخاف رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب) اور روایت
ہی انس رض سے کہ کہا داخل ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر اور وہ تھا حالت جانکنی مین پس فرمایا حضرت نے کسطرح پاتا ہی تو اپنے
کو یعنی کسطرح اپنے دل کو پاتا ہی اسوقت آیا امیدوار رحمت خدا کا یا ترسناک اسکے غضب سے کہا امید رکھتا ہون اللہ تعالیٰ سے اے
رسول خدا کے یعنی پاتا ہون اپنے کو امیدوار اسکی رحمت کا اور باوجود اسکے تحقیق مین ڈرتا ہون اپنے گناہون سے پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتے خوف و امید بندے کے دل مین بیچ مانند اسوقت کے مگر کہ دیتا ہی اسکو اللہ تعالیٰ وہ چیز کہ امید رکھتا ہی
یعنی رحمت اپنی اور امن مین رکھتا ہی اسکو اس چیز سے کہ ڈرتا ہی یعنی عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
غریب ہی ف بیچ مانند اسوقت کے مراد یہ ہی کہ اسوقت مین یا مانند اسکے مین پھر مراد اسوقت سے وقت سکرات موت کا ہی اور مانند
اسوقت کے وہ اوقات ہین کہ آدمی کنارہ موت پر ہو انہین حکما جیسے وقت لڑائی کا اور قصاص کا اور مانند انکے کے ع + الفصل
الثالث فصل تیسری (عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنوا الموت فان ہول المطلع شدید وان

مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِنَابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ) روایت ہی جابر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرو مرنے کی اسلیے کہ ہول جانکنی کا سخت ہی اور تحقیق نیک بختی سے ہی یہ کہ دراز ہو عمر بندے کی
اور نصیب کرے اسکو اللہ عز وجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے نقل کی یہ احمد نے ف مطلع کہتے ہین بلند جگہ کو کہ اسپر چڑھکر کسی چیز
کو دیکھتے ہین اور مراد مطلع سے یہان سکرات موت اور شدائد اسکے ہین کہ اول اسمین آدمی گرفتار ہو لیتا ہی جب مرتا ہی حاصل حدیث کا
یہ کہ فائدہ آرزوے موت مین کچھ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہی موت کی بسبب قلت صبر و غم اور دل تنگی کے کرتا ہی پس مرتے وقت تو غم
اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الٰہی کا بھی ہوگا کیون اسکی آرزو کرتا ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ آرزو موت
کی بسبب بے صبری اور تنگدلی کے منع ہی اور وہ جو بسبب شوق دیدار الٰہی کے اور محبت اس عالم کی ہو جائز ہی اور نیک بختی سے الخ
منع جو فرمایا آرزو کرنے موت کی سے یہ دوسری علت اسکی ہی یعنی آرزو موت کی نہ کرو اسلیے کہ وہ خود آنے والی ہی چند روز دنیا مین رہنا
اور توشہ راہ آخرت کا تیار کرنا غنیمت ہی کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی دنیا کھیتی آخرت کی ہی یہان عمل کریگا تو وہان کام آوینگے ✤
ع ✤ (وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكٰى سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ
فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَا لَيْتَنِيْ مِتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ اَعِنْدِيْ تَتَمَنَّى الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمُرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی امامہ
سے کہ کہا بیٹھے ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہمکو حضرت نے اور نرم کیے دل ہمارے یعنی
بسبب یاد دلانے احوال آخرت کے پس روئے سعد بن ابی وقاص اور بہت روئے پھر کہا ای کاشکے مین مرجاتا یعنی لڑکپنے مین
تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرت سے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای سعد کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہی
مرنے کی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا ای سعد اگر ہی تو پیدا کیا گیا بہشت کے لیے پس جسقدر کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچھا
ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہی تیرے لیے نقل کی یہ احمد نے ف کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہی یعنی بعد میرے تو آرزو کرتی موت
کی کچھ وجہ بھی ہو سکتی ہی میرے ہوتے ہوے کیونکہ مرنا چاہتا ہی کہ دیکھنا جمال باکمال میرے کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہے
ہر نعمت سے اگرچہ حاصل ہووین تجکو بعد مرنے کے درجات اور نعمتین وہان کی غرضکہ میرے چہرۂ مبارک پر نظر کرنے کو کوئی چیز نہین
پہونچ سکتی کہ یہ دنیا مین بہشت نقد ہی ایک درویش سے پوچھا کہ مومن کو جینا بہتر یا مرنا کہا کہ بیچ زمانہ نبوت کے جینا بہتر تھا اور بعد انکے
مرنا بہتر اور اخیر جملہ کے بعد دوسری شق تردید کی محذوف ہی وہ یہ ہی و ان کنت خلقت للنار فلا خیر فی موتک و لاتحسن الاسراع الیہا یعنی
اور اگر ہی تو پیدا کیا گیا آگ کے لیے پس نہین بھلائی مرنے مین اور نہین اچھی ہی جلدی کرنی طرف اسکے ✤ ع ✤ (وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ
مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَّقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ
الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَّاِنَّ فِيْ جَانِبِ بَيْتِي الْاٰنَ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ
دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ اُتِيَ بِكَفَنِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ وَلٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَّلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ
وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْاِذْخِرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ
اُتِيَ بِكَفَنِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ) اور روایت ہی حارثہ بن مضرب سے کہ کہا گیا مین جناب کے پاس اس حال مین کہ داغ لیے تھے انھون نے سات جگہ بدن

پر ہیں کہا اگر نہ سُنا ہوتا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی البتہ آرزو کرتا مین اسکی اور تحقیق دیکھا
مین نے اپنے تئین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہین مالک تھا مین ایک درہم کا اور تحقیق بیچ کونے گھر میرے کے اب
چالیس ہزار درہم ہین کہا حارث نے پھر لایا گیا جناب کے پاس کفن اُنکا کہ نفیس تھا پس جب دیکھا اُسکو روئے اور کہا اگرچہ جائز
ہی پہ ولیکن حمزہ نہین پیدا ہوا واسطے اُسکے کفن مگر چادر سفید و سیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور کھلجاتی
قدمون سے اور جسوقت کہ ڈالی جاتی پاؤن پر کوتاہی کرتی سر اُنکے سے یہانتک کہ کھینچی گئی اُنکے سر پہ اور رکھی گئی اُنکے پاؤن پر اذخر
نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے لیکن ترمذی نے نہین ذکر کیا ثم اتی بکفنہ آخر تک ف جناب ابن ارث صحابی قدیم الاسلام ہین اور بسبب ظاہر کرنے اسلام
کے اول ہی ایذا دیے گئے ہین اور حاضر ہوے بدر مین اور اور جہادون مین اور بدن پر داغ لینے سے منع بھی فرمایا ہی پس کہا
بعضون نے کہ منع اسلیے فرمایا تھا کہ وہ اعتقاد کرتے تھے کہ شفا اس سے ہوتی ہی اور جس صورت مین اعتقاد کرے کہ یہ سبب ہی اور شافی
اللہ ہی پس کچھ مضائقہ نہین اسکا یا نہی محمول ہی اسپر کہ نہو اُسکی ضرورت اور آرزو موت کی کی جناب نے یا تو بیقراری مین بسبب شدت
مرض کے کہ جسکے لیے داغ کھائے تھے یا بسبب خوف تونگری کے کہ اسکے سبب سے آخر کو گناہ مین نہ گرفتار ہو جاؤن اور ظاہر دوسری
ہی بات ہی چنانچہ موید ہی اسکا جملہ مابعد کا ولقد رایتنی آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹے عبد المطلب کے سید الشہدا ر چچا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ
صلی اللہ وسلم کے اور اذخر دانا ایک گھاس ہی خوشبودار چھتون کے تختون پہ بھی بچھاتے ہین اور اور بہت کام آتی ہی اور یہ حدیث
دلالت کرتی ہی اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سے اسلیے کہ تاسف کیا ایسے بڑے صحابی نے اپنے حال پر ع

## باب مایقال عند من حضرہ الموت

باب ہی بیچ بیان اُس چیز کے کہ کہی جاتی ہی نزدیک اُسکے کہ حاضر ہوئی اُسکو موت ف یعنی علامت
موت کی لکھا ہی علما نے کہ علامت موت کی یہ ہی کہ پاؤن سُست ہو جاتے ہین کہ اگر کھڑے کرین تو کھڑے نہو سکین اور ناک کا بانسا
ٹیڑھا ہو جاتا ہی اور کنپٹیان بیٹھ جاتی ہین اور پوست خصیتین کا لٹک جاتا ہی اور مراد ساتھ اُس چیز کے کہ کہی جاوے تلقین لا الہ الا اللہ
کی اور انا للہ پڑھنا اور دعا خیر کرنی اور پڑھنا یس کا اور مانند اُنکی کے ہی جیسے کہ حدیثون مین مذکور ہین ح

## الفصل الاول

فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت
ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ رض سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اُن شخصون کو کہ قریب مرنے
کے ہین کلمہ لا الہ الا اللہ نقل کی یہ مسلم نے ف تلقین کے معنی ہین سمجھانا اور یہان مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہی روبرو قریب المرگ کے تاوہ
بھی سُنکر پڑھے حکم نہ کرے اُسکو پڑھنے کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹھے اور جمہور علما کے نزدیک یہ تلقین مستحب ہی ع (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ام سلمہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کے پاس یا قریب المرگ
کے پاس پس کہو بھلائی اسلیے کہ فرشتے کہتے ہین آمین اُس چیز پر کہ تم کہتے ہو یعنی دعا بھلی کرتے ہو یا بُری نقل کی یہ مسلم نے ف
مراد میت سے یا تو میت حکمی ہی یعنے قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہی تو او شک راوی کا ہی اور اگر میت حقیقی مراد
ہی تو تنویع کے لیے ہی اور کہو بھلائی یعنے دعا کرو اپنے لیے اچھی اور بیمار کے لیے شفا اور میت کے لیے مغفرت
کی ع (وَعَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِیْبُہٗ مُصِیْبَۃٌ فَیَقُوْلُ مَا اَمَرَہُ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا

اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَ اَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰہُ لَہٗ خَیْرًا مِّنْھَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَۃَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَوَّلُ بَیْتٍ ھَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُھَا فَاَخْلَفَ اللّٰہُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انھین ام سلمہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اسکو مصیبت یعنی تھوڑی ہو یا بہت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اسکو اللہ نے یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یا آلہی دے ثواب مجکو سبب میری مصیبت کے اور بدلا دے واسطے میرے بہتر اس سے یعنی اُس چیز سے کہ میرے ہاتھ سے گئی اس مصیبت مین مگر دیتا ہی اللہ تعالی بدلا واسطے اسکے بہتر اس سے پس جبکہ مرے ابو سلمہ رض کہا مین نے کون مسلمان بہتر ہوگا ابو سلمہ رض سے اول صاحب خانہ کہ ہجرت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر مین نے کہے یہ کلمے پس دیا اللہ تعالے نے مجھے عوض مین ابو سلمہ رض کے رسول خدا صلی اللہ وسلم کو یعنی حضرت کے نکاح مین آئی نقل کی یہ مسلم نے ف معنی انا للہ آخر تک کے یہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہی ملک اور پیدا ہین خدا کے ہین اور ہم اُسی کی طرف رجوع کرنے والے ہین پس اُس آیت مین تسلیم اور اقرار ہی اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک مین ہماری ہی اور جو چیز منسوب ہی طرف ہماری عاریت ہین مالک وہی ہی اور اُسی سے ابتدا ہماری ہی اور اُسی کی طرف انتہا پس جب آدمی اپنے دل مین یہ مضمون جانے اور صبر کرے مصیبت پر کہ پہونچے اسکو آسان ہوتی ہی اسپر مصیبت اور برے الفاظ اسکے پڑھنے ساتھ جزع و فزع کے کچھ مفید نہین اور اگر کوئی کہے کہ حکم اسکے پڑھنے کا کہان ہی کہ کہا ان کہی وہ چیز کہ حکم کیا اسکو اللہ نے جواب یہ ہی کہ اسکے پڑھنے والے کی فضیلت بیان فرمائی ہی گویا حکم ہی کیا ہی اور لفظ اجرنی ساتھ جزم ہمزہ کے اور پیش جیم کے اور ساتھ مد ہمزہ کے اور زیر جیم کے ہی اور معنی دونون کے ایک ہی ہین اور جب مرے ابو سلمہ رض الخ ام سلمہ رض کہتی ہین کہ مین نے یہ حدیث حضرت سے سُنی تھی جب ابو سلمہ خاوند میرے حضرت کے سامنے مرے تو بقصد بجا لانے امر حضرت کے اور حاصل کرنے اس فضیلت کے چاہا مین نے کہ یہی کلمات پڑھون پھر اپنے دل مین خیال کیا مین نے کہ ابو سلمہ رض سے کونسا شخص بہتر ہی کہ جسکو اللہ تعالے بدلے اسکے خاوند میرا کریگا بعد ازان ابو سلمہ رض کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ الخ یعنی عیال سمیت جو لوگ ہجرت کر کر مکے سے مدینہ مین گئے تھے اُن مین سے سب سے پہلے ابو سلمہ رض ہی عیال سمیت ہجرت کر کر حضرت کے پاس حاضر ہوے تھے اور یہ حضرت کے بھائی تھے رضاعی یعنی دودہ شریک اور حضرت کی پھوپھی کے بیٹے بھی تھے پھر ام سلمہ رض کہتی ہین کہ باوجود اس خلجان کے مین نے یہی کلمات پڑھے اسکے سبب سے حضرت کے نکاح مین آئی کہ افضل بشر ہین ۔ع ۔ (وَعَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَۃَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُہٗ فَاَغْمَضَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَھْلِہٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انھین سے کہ کہا داخل ہوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ رض پر اس حال مین کہ تحقیق پھر گئین تھین آنکھین اُسکی پس بند کیا آنکھون اُنکی کو پھر فرمایا تحقیق روح جس وقت قبض کیجاتی ہی جاتی رہتی ہی ساتھ اُسکے بینائی پس چلائے لوگ اہل اُسکے سے یعنی اسلیے کہ سمجھے کہ وہ مرگیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنے نفسون پر مگر ساتھ بھلائی کے یعنی واویلا اور بددعا نکرو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہین اُس چیز پر کہ کہتے ہو تم یعنی تمہاری دعا پر خواہ بھلی ہو خواہ بری پھر فرمایا حضرت نے یا آلہی بخش واسطے ابی سلمہ کے اور بلند کر درجہ اسکا بیچ اُنکے کہ سیدھی راہ دکھائے گئے ہین اور جانشین یعنی کارساز ہو اُسکا بیچ پس ماندون اسکے کے کہ باقی ہین بیچ باقی رہنے والے لوگون کے اور بخش واسطے ہمارے اور واسطے

اسکے ای پروردگار عالمون کے اور کشادگی کر قبر اسکی بیچ اور روشنی کر اسکے لیے اسمین نقل کی یہ مسلم نے ف تحقیق روح الخ یہ علت ہی اغماض
یعنی آنکھین بند کرنے کی یعنی بند کیا مین نے آنکھون کو اسلیے کہ روح جب قبض کیجاتی ہی بینائی بھی اسکے ساتھ جاتی رہتی ہی پس نہین
فائدہ آنکھین کھلی ہوئی رکھنے مین ہی ع + (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ سُجِّیَ بِبُرْدٍ حِبَرَۃٍ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیے گیے ڈھانکے گئے ساتھ چادر یمن کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ
کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسکا ہووے آخری کلام لا الہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ ابوداود نے ف مراد یہ ہی کہ جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہت
کہے وقت اخیر مین داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلے عذاب کے دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دیے جانے کے بقدر گناہون کے اور اول
طاہر تر ہی تاکہ امتیاز ہو اسکو بسبب اسکے اور مومنین سے کہ جسکا آخری کلام یہ کلمہ نہ تھا اور ظاہر یہ ہی کہ کلام شامل ہی لسانی اور نفسانی کو
یعنے خواہ اس کلمہ کو زبان سے کہے یا دل سے کہے ثواب پاویگا اور اسمین شک نہین کہ زبان و دل سے دونون سے کہنا افضل ہی ع +
(وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا سُوْرَۃَ یٰسٓ عَلٰی مَوْتَاکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)
اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو سورہ یٰس اپنے مردون پر نقل کی یہ احمد اور ابوداود و
ابن ماجہ نے ف مراد مردون سے قریب المرگ ہین شاید حکمت اسکے پڑھنے مین یہ ہی کہ تا قریب المرگ لذت اٹھاوے ساتھ اس چیز
کے کہ اسمین ہی یعنے ذکر اللہ اور احوال قیامت اور بعث اور سوا اسکے عجیب عجیب مضمون ہین اسمین اور احتمال ہی کہ مردون سے مراد
حقیقی مردے ہون پھر انکے گھر مین پڑھے پہلے دفن کے یا سرہانے قبر کے بعد دفن کے اور ابن مردویہ وغیرہ نے ایک حدیث روایت کی
ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی میت یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اسکی کے یٰس مگر کہ آسانی
کرتا ہی اللہ اسپر اور نقل کی ہی حدیث ابن عدی وغیرہ نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر والدین اپنے کی یا ایک کی یعنی مان کی یا باپ کی
ہر جمعہ مین پھر پڑھے نزدیک انکے سورہ یٰس مغفرت کیجاتی ہی واسطے اسکے بقدر گنتی تمام حرفون اسکے کے ع مراد جمعہ سے دن جمعہ کا ہی
یا سارا ہفتہ۔ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ
دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اس حالت مین کہ وہ میت تھا اور حضرت روتے تھے یہانتک کہ بہے آنسو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اوپر چہرہ عثمان کے نقل کی یہ ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ نے ف مہاجرین مین سے اول انتقال مدینہ منورہ مین عثمان
بن مظعون ہی کا ہوا ہی اور اول بقیع مین یہی دفن کیے گئے بعد انکے دفن کے وہ مقبرہ ٹھہرا اور حضرت نے دست مبارک سے پتھر اٹھا کر
انکی قبر مبارک پر رکھا نشان کے لیے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان پر بعد مرنے کے یعنے پہلے دفن سے اور رونا
اسپر آنسوؤن سے جائز ہی ع + (وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور
روایت ہی انھین عائشہ رض سے کہ کہا تحقیق ابوبکر صدیق رض نے بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسوقت کہ انکی وفات ہو چکی تھی
نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ

أَنِّي لَا أُرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَآذِنُونِي بِهِ وَعَجِّلُوا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَهْلِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور
روایت ہی حصین بن وحوح سے کہ طلحہ بن براء بیمار ہوے پس آئے اُنکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے اُنکی پس فرمایا تحقیق
مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اُسکو موت پس خبر کر دینا تم مجھکو ساتھ مرنے اُسکے کے یعنی تا آؤنگا اور نماز اُسپر پڑھونگا اور جلدی
کرو یعنی بیچ تجہیز و تکفین و دفن کے پس تحقیق نہین لائق واسطے مردے مسلمان کے یہ کہ روک رکھا جاوے درمیان لوگون اسکے کے نقل
کی یہ ابوداؤد نے ف اگر دیر کر دفن کرین تو خوف ہی سڑ جانے کا اور سڑ جاویگا تو لوگ نفرت کھاوینگے اسمین حقارت اور بے عزتی ہی
ہی اور مومن کو اللہ تعالے نے معظم و مکرم کیا ہی پس اسلیے فرمایا کہ جلد دفن کرین ع ؛ (الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْأَحْيَاءِ قَالَ أَجْوَدُ وَأَجْوَدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) روایت ہی عبداللہ بن جعفر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنے قریب المرگون کو یہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ پروردگار عرش بڑے کا سب تعریف
واسطے اللہ کے ہے پروردگار عالمون کا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے کیسا سکھلانا اسکا تندرستون کو فرمایا بہتر اور بہتر نقل کی یہ ابن
ماجہ نے ف روایت کی ہی ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنے کلمے جو
کہے انکو نزدیک وفات اپنی کے داخل ہوگا جنت مین وہ یہ ہین لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار تبارک
الذی بیدہ الملک یحیی و یمیت وہو علی کل شیء قدیر ع ؛ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ
الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اخْرُجِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ
غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُولُونَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا
بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ
حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللّٰهُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوءُ قَالَ اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ اخْرُجِي ذَمِيمَةً
وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ وَآخَرَ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ
هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ ارْجِعِي ذَمِيمَةً فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ
ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریب المرگ
ہوتا ہی آتے ہین اُسکے پاس فرشتے پس جسوقت کہ ہوتا ہی مرد نیک کہتے ہین یعنی ملائکہ رحمت کے نکل اے جان پاک کہ تھی بدن پاک مین نکل
اس حالت مین کہ تعریف کی گئی ہی یعنے نزدیک خدا اور خلق کے اور خوشوقت ہو ساتھ راحت کے اور رزق پاک کے بہشت مین اور ساتھ
ملاقات رب غیر غضبناک کے پس ہمیشہ رہتی ہی وہ جان کہ کہا جاتا ہی اُسکو یہ یعنی جو کہ ہوا بیان تک کہ باہر نکلتی ہی یعنی خوش پھر لیجاتے ہین اُسکو
طرف آسمان کے پھر کھولا جاتا ہی دروازہ آسمان کا واسطے اُسکے یعنی بعد کھلوانے فرشتون کے یا پہلے ہی پس کہا جاتا ہی یعنی دربان آسمان کے
کہتے ہین کون ہی یہ پس کہتے ہین فرشتے جو کہ اُسکو لیجاتے ہین فلانا شخص ہی یعنی روح فلانے کی ہی کہ نام و نشان اُسکا ذکر کرتے ہین پس کہا
جاتا ہی خوشوقتی ہو جان پاک کو کہ تھی بدن پاک مین داخل ہو اُس حالت مین کہ تعریف کی گئی ہی اور خوشوقت ہو ساتھ راحت اور رزق
پاک کے اور ساتھ ملاقات پروردگار کے کہ نہین غصے پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہ کہا جاتا ہی واسطے اسکے یہ یہانتک کہ پہنچتی ہی اُسی

آسمان تک کہ جسمین ہی رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جب ہوتا ہی آدمی برا یعنی کافر کہتا ہی ملک الموت نکل تو ای جان بد کہ تھی بدن پلید مین
نکل تو در حالیکہ برائی کی گئی ہی اور خوش وقت ہو ساتھ پانی گرم کے اور پیپ کے اور ساتھ اور عذابون طرح طرح کے مانند اسکے یعنی جو کہ مذکور
ہوا پس ہمیشہ رہتی ہی جان کہا جاتا ہی واسطے اسکے یہ یہانتک کہ نکلتی ہی یعنی ساتھ کراہت کے پھر لیجاتے ہین اسکو طرف آسمان کے یعنی واسطے
ظاہر کرنے ذلت اسکی کے پس کھلوائے جاتے ہین واسطے اسکے دروازے آسمان کے پس کہا جاتا ہی کون ہی یہ پس کہا جاتا ہی فلانا شخص پھر
کہا جاتا ہی نہ خوش وقتی ہو جان ناپاک کو کہ تھی بدن ناپاک مین پھر جا برائی کی گئی پس تحقیق نہین کھولے جاوینگے تیرے لیے دروازے
آسمان کے پھر ڈالی جاتی ہی آسمان سے پھر پھر آتی ہی طرف قبر کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف آتے ہین اسکے پاس فرشتے ظاہر یہ ہی کہ
فرشتے رحمت کے اور عذاب کے حاضر دونون ہوتے ہین پھر اگر نیک دیکھتے ہین فرشتے رحمت کے اپنا کام کرتے ہین اور اگر بدکار دیکھتے ہین
فرشتے عذاب کے اپنا کام کرتے ہین اور مراد صالح سے یا تو مومن ہی یا وہ شخص کہ ادا کرے حقوق اللہ تعالے کے اور حقوق اسکے بندون کے
اور فاسق مسکوت عنہ ہی یعنی اسکا ذکر نہین کیا جیسا کہ طریقہ کتاب و سنت کا ہی تاکہ رہے وہ درمیان خوف و رجا کے اور پھر آتی ہی طرف
قبر کے اور رہتی ہی ہمیشہ قید کی گئی اسفل السافلین مین بخلاف روح مومن کے کہ وہ سیر کرتی ہی آسمان و زمین مین اور میوے کھاتی ہی
جنت مین جہان چاہتی ہی اور جگہ پکڑتی ہی طرف قندیلون کے نیچے عرش کے اور اسکو تعلق رہتا ہی اپنے بدن کے ساتھ بھی تعلق کلی کہ
طرح کر پڑھتا ہی وہ قرآن اپنی قبر مین اور نماز پڑھتا ہی اور چین کرتا ہی اور سوتا ہی مانند سونے دولہے کے اور دیکھتا ہی طرف منازل اپنی کے
جنت مین بحسب مقام اور مرتبے اپنے کے پس امر روح کا اور احوال برزخ کا اور آخرت کا تمام خوارق عادات یعنی خلاف عادات سے
ہی پس مومن مشکل رہ جاوے اسکو مانع ہ (وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا
قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ
كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا
وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس وقت کہ نکلتی ہی روح مومن کی لیتے ہین اسکو دو فرشتے لے چڑھتے ہین اسکو کہا حماد نے کہ راوی حدیث کا ہی ابی ہریرہ رض سے
پس ذکر کیا حضرت نے یا ابی ہریرہ رض نے خوشبوئی اس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنی کہا کہ آتی ہی اس سے بو مشک کی اسطرح اسلیے
کہا کہ راوی کو الفاظ کہ اپنے سنے تھے یاد نہ رہے فرمایا حضرت نے اور کہتے ہین اہل آسمان روح پاک آئی زمین کی طرف سے بعد ازان
روح کو خطاب کر کر کہتے ہین رحمت بھیجے اللہ تجھپر اور تیرے بدن پر کہ آباد رکھتی تھی تو اسکو پس لیجاتے ہین اسکو طرف پروردگار اسکے
کے یعنی عرش پروردگار اسکے کے پھر فرماتا ہی پروردگار لیجاؤ اسکو ڈھیل دیجاوے قیامت تک فرمایا حضرت نے اور تحقیق کافر جس وقت
کہ نکلتی ہی روح اسکی کہا حماد نے اور ذکر کیا حضرت نے یا ابوہریرہ رض نے بدبو اسکی کا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتے ہین اہل آسمان روح
ناپاک آئی زمین کی طرف سے پس کہا جاتا ہی لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوے قیامت تک کہا ابوہریرہ رض نے پس رکھی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے چادر باریک کو کہ چادر کہ تھی حضرت پر اوپر ناک اپنی کے اسطرح سے نقل کی مسلم نے ف لیجاؤ اسکو یعنی تاکہ ٹھہرے جنت مین یا
نزدیک اسکے آخر اجل تک پھر ہمارے پاس آتا ہی اور مراد اجل سے یہان مدت برزخ ہی اور برزخ اس عالم کو کہتے ہین کہ درمیان ہین

مرنے اور قیامت کے ہی اور اسطرح سے یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے چادر ناک پر رکھکر بتائی کہ اسطرح سے حضرت رکھے تھے اور حضرت کو گویا از راہ
مکاشفہ کے روح کافر کی معلوم ہوئی اور بدبو اسکی آئی اسلیے کونہ چادر کا رکھا ۔ ع ہ ح ۲ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَآءَ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ
غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَآءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَآءَتْكُمْ
مِنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ
فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ قَدْ مَاتَ اَمَا اَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ
اِذَا حُضِرَ اَتَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَّسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى
يَاْتُوْنَ بِهٖ بَابَ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آتی ہی مومن کو موت لاتے ہین فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑا پھر کہتے
ہین روح کو نکل تو اس حال مین کہ راضی ہی تو اللہ سے اللہ راضی کیا گیا تجہسے طرف رحمت خدا کے اور رزق خوب کے اور طرف
پروردگار کے کہ نہین غصے مین نکلتی ہی روح مانند بہترین خوشبو مشک کے یہانتک کہ تحقیق لیتے ہین اُس روح کو بعضے فرشتے بعضون
سے یعنے ہاتھون ہاتھ لیجاتے ہین از راہ تعظیم و تکریم کے یہان تک کہ لاتے ہین اُسکو دروازون آسمان پاس کہتے ہین فرشتے آپس مین
کیا خوب ہی یہ خوشبو کہ آئی تمکو زمین کی طرف سے پھر لاتے ہین اُسکو طرف ارواح مومنون کے یعنی جہان اُنکی ارواحین رہتی ہین
علیین مین یا جنت مین یا دروازہ جنت پر یا نیچے عرش کے بسبب مرتبہ اپنے کے پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب آنے اُس روح
کے ایک لقا سے سے ساتھ غائب اپنے کے کہ آتا ہی اُسکے پاس یعنی جیسا کوئی سفر سے آتا ہی اور اُسکے گھر کے لوگ اُس سے نہایت
خوش ہوتے ہین اسیطرح سے اس مومن کی روح جانے سے اور روحین خوش ہوتی ہین پھر پوچھتی ہین ارواحین مومنون کی
اس روح سے کہ کیا کیا فلانے نے یعنی کیا حال ہی فلانے فلانے شخصون کا یعنے نام لیکر پوچھتی ہین احوال اُن اشناؤن کا کہ دنیا مین
اُنکو چھوڑ کر مرے تھے پس کہتی ہین ارواحین آپسمین چھوڑ دو اُسکو اسلیے کہ یہ تھی غم دنیا مین یعنی جب راحت پا دیگی تب پوچھنا
پس کہتی ہی یہ روح یعنی بعد راحت پانے کے کہ تحقیق مرگیا یعنی فلانا کہ تم احوال پوچھتے ہو کیا نہین آیا تمہارے پاس پس کہتی ہین وہ
روحین کہ تحقیق لے گئے اُسکو طرف ماں اُسکی کے کہ آگ دوزخ ہی اور تحقیق کافر جسوقت کہ آتی ہی اُسکو موت لاتے ہین اُسکے پاس فرشتے
عذاب کے ٹاٹ پھر کہتے ہین فرشتے روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کے ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجہپر پس نکلتی ہی روح بدبودار
مانند نہایت بدبو مردار کے یہانتک کہ لاتے ہین اُسکو طرف دروازے زمین کے پس کہتے ہین فرشتے کیا بری ہی یہ بو یہانتک کہ لاتے ہین
اُسکو طرف ارواح کفار کے نقل کی یہ احمد و نسائی نے ف ریشمی کپڑا جو لاتے ہین شاید روح کو اُسمین لپیٹ کر لیجاتے ہین اور کیا حال
ہی فلانے فلانے شخصون کا یعنے طاعت کرتے ہین تا خوش ہوؤین سنکر اور دعا کرین اُنکے لیے ساتھ استقامت کے یا گناہ کرتے ہین
تا کہ غمگین ہوؤین اُسپر اور بخشش مانگین اُسکے لیے اور طرف دروازے زمین کے کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہی طرف دروازے آسمان
و زمین ولے کے کہ پہلا آسمان ہی جیسے کہ دلالت کرتی ہی اُسپر اوپر کی حدیث ثُمَّ يُعْرَجُ اِلَى السَّمَآءِ اور احتمال ہی کہ مراد ہو ساتھ دروازے
کے زمین پس رد کیجاتی ہی طرف اسفل السافلین کے کہتا ہون مین یعنی ملا علی کہتے ہین کہ یہی صواب یعنی بہتر ہی اور طرف ارواح کفار کے

کہ جگہ انکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہ کا ہے بیچ گھر اور جہنم کے (ع) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ وَفِي يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلٰئِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِي يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِي ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِي ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ) اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار میں سے پس پہونچے ہم طرف قبر کے اور ہنوز نہیں دفن کیا گیا تھا وہ پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھے ہم گرد حضرت کے گویا کہ ہمارے سروں پر جانور تھے پرند یعنی سر جھکا کر چپکے بیٹھے اور داہنے بائیں نہ دیکھتے تھے اور حضرت کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی کہ کریدتے تھے اور خط کھینچتے تھے ساتھ اسکے زمین میں یعنے جیسے متفکر کرتے ہیں پھر اٹھایا سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے دو بار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا تحقیق بندہ مومن جسوقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونیکے دنیا سے اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے یعنے قریب مرنے کے پہونچتا ہے تو اترتے ہیں طرف اسکے فرشتے آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہیں منہ انکے گویا کہ منہ انکے ہیں آفتاب ساتھ انکے کفن ہوتا ہے کفنوں یعنے ریشمی کپڑوں بہشت کے سے اور خوشبو ہوتی ہے خوشبوؤں بہشت کی سے یعنی مشک و عنبر وہاں کا یہانتک کہ بیٹھتے ہیں سامنے اسکے جہانتک کہ پہونچے نگاہ یعنی اس طرح بیٹھتے ہیں بسبب کمال ادب کے منتظر ہوتے ہیں روح نکلنے کے پھر آتے ہیں ملک الموت علیہ السلام یہانتک کہ بیٹھتے ہیں نزدیک سر اسکے کے پس کہتے ہیں اے جان پاک نکل طرف بخشش کے اللہ کی طرف سے اور خوشنودی اسکی کے فرمایا حضرت نے پس نکلتی ہے جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہے قطرہ پانی کا مشک میں سے یعنی بسہولت و نرمی پس لیتے ہیں اسکو ملک الموت پس جب لیتے ہیں اسکو ملک الموت نہیں چھوڑتے اور فرشتے اس جان کو ملک الموت کے ہاتھ میں ایک پلک مارنے یعنی بسبب اشتیاق کے جلدی سے اسکو لے لیتے ہیں یہانتک کہ لیتے ہیں اسکو وہ فرشتے اور رکھتے ہیں اسکو اس کفن میں اور اس خوشبو میں اور نکلتی ہے اس روح سے خوشبو مانند بہترین خوشبوؤں مشک کے کہ پائی جاویں روے زمین پر یعنی تمام زمین پر ابتداے پیدائش دنیا سے فنا ہونے اسکے تک **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان سہل نکلتی ہے اور روایت میں آیا ہے کہ مومن پر بھی بڑی سختی ہوتی ہے تطبیق ان میں یہ دی گئی ہے کہ سختی روح مومن پر نکلنے سے پہلے ہوتی ہے اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی ہے بخلاف روح کافر کے کہ اسکی روح نکلتی بھی دشواری سے ہے واللہ اعلم مولانا (قَالَ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهُ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا

ہٰذا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ فَیَقُوْلُ ہُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ وَمَا عِلْمُکَ فَیَقُوْلُ قَرَأْتُ کِتَابَ اللّٰہِ فَاٰمَنْتُ بِہٖ وَصَدَّقْتُ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَافْرِشُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاَلْبِسُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَافْتَحُوْا لَہٗ بَابًا اِلَی الْجَنَّۃِ قَالَ فَیَاْتِیْہِ مِنْ رَوْحِہَا وَطِیْبِہَا وَیُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ مَدَّ بَصَرِہٖ) فرمایا حضرت نے پس لے چڑھتے ہین فرشتے اُس جان کو پس نہین گذرتے فرشتے یعنی ساتھ اُس جان کے کسی جماعت پر فرشتون سے یعنی وہ فرشتے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہین مگر کہتے ہین کون ہی یہ روح پاک پس کہتے ہین فرشتے لانے والے فلانا بیٹا فلانے کا یعنے اُسکی روح ہی بیان کرتے ہین اُسکو ساتھ بہترین نامون یعنی وصفون اور لقبون اُسکے کے کہتے تھے اہل دنیا ذکر کرتے اُسکو ساتھ اُنکے دنیا مین اسی طرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ لیکے پہونچتے ہین اُسکو آسمان دنیا تلک یعنی پہلے تک پھر کھلواتے ہین فرشتے دروازہ اُسکے لیے پس کھولا جاتا ہی آسمان یعنی دروازہ اُسکا اُنکے لیے پس ساتھ ہوتے ہین اُسکے ہر آسمان سے مقربان خدا کے کہ اُس آسمان مین ہین اُس آسمان تک کہ متصل ہی اُسکے یہانتک کہ پہونچایا جاتا ہی اُسکو ساتوین آسمان تک پس فرماتا ہی اللہ تعالےٰ عز و جل لکھو یعنی ثابت رکھو نامہ اعمال بندے میرے کا علیین مین اور پھر لیجاؤ اُسکو طرف زمین کے یعنے بدن اُسکے کے کہ مدفون ہی زمین مین تا متعلق ہو ساتھ بدن کے خوب طرح اور مستعد ہو واسطے سوال و جواب کے اسلیے کہ تحقیق مین نے زمین ہی سے پیدا کیا ہی اُنکو یعنی بدنون بنی آدم کے کو اور اُسمین پھر بھیجتا ہون اُنکو یعنی بدنون و ارواح اُنکی کو اور اُسی سے نکالونگا اُنکو دوسری بار فرمایا حضرت نے پس پھر ڈالی جاتی ہی روح اُسکی اُسکے بدن مین پھر آتے ہین اُسکے پاس دو فرشتے یعنے منکر نکیر پس بٹھلاتے ہین اُسکو پھر کہتے ہین اُسکو کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی رب میرا اللہ ہی پھر کہتے ہین اُسکو کیا ہی دین تیرا پس کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پھر کہتے ہین اُسکو کون ہی یہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہی وہ رسول اللہ کے ہین صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہتے ہین فرشتے اُسکو کس سبب سے جانا تو نے یعنی رسول ہونا اُنکا پس کہتا ہی پڑھی مین نے کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتھ اُسکے اور سچ جانا مین نے یعنی دل سے پس اُس سے رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سے یعنی زبانی اللہ تعالیٰ کے یہ کہ سچا ہی بندہ میرا پس بچھاؤ اُسکے لیے بچھونے بہشت کے اور پہناؤ اُسکو لباس بہشت کے اور کھولدو اُسکے لیے دروازہ طرف بہشت کے فرمایا حضرت نے پس آتی ہی اُسکو ہوا اُسکی اور خوشبو پھر کشادگی کیجاتی ہی اُسکے لیے قبر اُسکی مین بقدر پہونچنے نگاہ اُسکی کے ف اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عرش تک روح کو لیجاتے ہین اور اُسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتے ہین پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہون اور بعضی ساتوین آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کا ہی ساتوین آسمان پر کہ اُسمین نامہ اعمال نیکون کے رہتے ہین اور کون ہی یہ شخص شاید کہ بعضون سے یون پوچھتے ہون اور بعضون سے اسطرح کہ کون ہی نبی تیرا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی مولانا ع ق (قَالَ وَیَاْتِیْہِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْہِ حَسَنُ الثِّیَابِ طَیِّبُ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُرُّکَ ہٰذَا یَوْمُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ فَیَقُوْلُ لَہٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجْہُکَ الْوَجْہُ یَجِیْءُ بِالْخَیْرِ فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُکَ الصَّالِحُ فَیَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَۃَ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَۃَ حَتّٰی اَرْجِعَ اِلٰی اَہْلِیْ وَمَالِیْ) فرمایا حضرت نے اور آتا ہی اُسکے پاس ایک شخص خوبرو اچھے کپڑے پہنے خوشبودار پس کہتا ہی خوش وقت ہو ساتھ اُس چیز کے کہ خوش کرے تجھکو یعنی وہ نعمتین تیرے لیے مہیا ہین کہ نہ کبھی آنکھ نے دیکھین نہ کسی کان نے سنین یہ وہ دن ہی کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو یعنے دنیا مین پس کہتا ہی میت اُسکو کون ہی تو پس چہرہ تیرا کامل ہی حسن و جمال مین لاتا ہی بھلائی کو اور خوشخبری دیتا ہی اُسکی پس کہتا ہی وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہی میت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت تا کہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنے کے ف مراد اہل سے حور عین اور خادم ہین اور مال سے محل اور باغ جنت کے اور اور چیزین وہان کی کہ قسم مال سے ہین یا مراد اہل سے قرابتی مومن ہین

اور مال سے حور و قصور وغیرہ ؏ (قال وان العبد الکافر اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال من الآخرۃ نزل الیہ من السماء
ملٰئکۃ سود الوجوہ معہم المسوح فیجلسون منہ مد البصر ثم یجیء ملک الموت حتی یجلس عند راسہ فیقول ایتہا النفس الخبیثۃ اخرجی الی
سخط من اللہ قال فتفرق فی جسدہ فینتزعہا کما ینتزع السفود من الصوف المبلول فیاخذہا فاذا اخذہا لم یدعوہا فی یدہ طرفۃ عین
حتی یجعلوہا فی تلک المسوح ویخرج منہا کانتن ریح جیفۃ وجدت علی وجہ الارض فیصعدون بہا فلا یمرون بہا علی ملاء
من الملٰئکۃ الا قالوا ما ہذا الروح الخبیث فیقولون فلان بن فلان باقبح اسمائہ التی کان یسمی بہا فی الدنیا حتی ینتہی بہ الی السماء
الدنیا فیستفتح لہ فلا یفتح لہ ثم قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی
سم الخیاط فیقول اللہ عزوجل اکتبوا کتابہ فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا ثم قرا ومن یشرک باللہ فکانما خر من
السماء فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح فی مکان سحیق فتعاد روحہ فی جسدہ ویاتیہ ملکان فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ہاہ
ہاہ لا ادری فیقولان لہ ما دینک فیقول ہاہ ہاہ لا ادری فیقولان لہ ما ہذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ہاہ ہاہ لا ادری فینادی
مناد من السماء ان کذب فافرشوہ من النار وافتحوا لہ بابا الی النار فیاتیہ من حرہا وسمومہا ویضیق علیہ قبرہ حتی تختلف فیہ
اضلاعہ) فرمایا حضرت نے اور تحقیق بندہ کافر جسوقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونے کے دنیا سے اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے اترتے ہیں اسکی
طرف آسمان سے فرشتے یعنی عذاب کے کالے منہ ساتھ انکے ہوتے ہیں ٹاٹ پس بیٹھتے ہیں روبرو اسکے جہاں تک کہ پہونچے نگاہ پھر آتا ہے
ملک الموت یہانتک کہ بیٹھتا ہے نزدیک سر اسکے کے پس کہتا ہے اے جان خبیث نکل طرف عذاب کے اللہ کی طرف سے فرمایا حضرت نے پس
پراگندہ ہوتی ہے جان بیچ بدن کافر کے یعنی چھپتی پھرتی ہے ناخوش رکھتی ہے نکلنے کو بسبب خوف عذاب کے کہ دیکھتی ہے آثار اسکے بخلاف روح
مومن کے کہ وہ جلدی نکل آتی ہے خوشی سے بسبب دیکھنے انوار و آثار کرم کے پس کھینچتا ہے ملک الموت اس روح کو یعنی نکالتا ہے ساتھ سختی اور
زور کے جیسا کھینچا جاتا ہے آنکڑا صوف تر سے کہ وقت کھینچنے کے اس صوف میں سے کچھ اسکو لگ آتا ہے یعنی اسی طرح روح کافر کی جب کھینچی
جاتی ہے تو اسکے ساتھ اور رگوں سے ساتھ سختی اور دقت کے تو ایسا حال ہوتا ہے کہ جیسے کہ اسکے ساتھ نکل آیا رگوں میں سے کچھ پس لیتا ہے ملک الموت
اسکو پس جب لیتا ہے اسکو نہیں چھوڑتے فرشتے روح کو اسکے ہاتھ میں قدر جھپکنے آنکھ کے یہانتک کہ رکھتے ہیں اسکو بیچ ان ٹاٹوں کے
اور نکلتی ہے اس روح سے نہایت بو سے بد مانند بو سڑے مردار کے کہ پائی جاوے روے زمین پر پس لے چڑھتے ہیں اسکو پس نہیں گذرتے
ساتھ اسکے کسی جماعت پر فرشتوں میں سے مگر کہ کہتے ہیں فرشتے کون ہے یہ روح ناپاک پس کہتے ہیں فرشتے لانے والے یہ فلانا بیٹا فلانے
کا ہے ذکر کرتے ہیں ساتھ بدترین ناموں اسکے کے جو کہ اسکا ذکر کیا جاتا ساتھ انکے دنیا میں یہانتک کہ پہونچایا جاتا ہے اسکو طرف آسمان دنیا
کے پس کھلوایا جاتا ہے اسکے لیے دروازہ آسمان کا پس نہیں کھولا جاتا واسطے اسکے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سند
کے لیے یہ آیت نہیں کھولے جاتے واسطے کافروں کے دروازے آسمان کے یعنی کوئی دروازہ دروازوں میں سے اور نہ داخل ہونگے
بہشت میں یہانتک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکے سوئی کے یعنی جیسے یہ امر نہیں ہو سکتا ہے دشوار ہے ویسے ہی داخل ہونا کافر کا جنت میں کبھی نہیں
ہو سکیگا محال ہے اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہیں پس فرماتا ہے اللہ عزوجل لکھو نامہ اعمال اسکا سجین میں کہ نام ایک جگہ کا ہے نیچے ساتویں زمین کے
کہ نیچے کی زمین ہے پس پھینکی جاتی ہے روح اسکی پھینکنے کر پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت اور جو شخص کہ شریک کرے ساتھ اللہ کے پس گویا گرا
آسمان سے منہ کے بل یعنی بلندی ایمان و توحید سے پستی کفر و شرک میں پڑا پس اوچک لیتے ہیں اسکو پرندے یعنی ہلاک ہوتا ہے یا پھینک دیتی ہے اسکو

یا وہ بیچ مکان دور کے یعنی دور ہوتا ہے رحمت خدا سے پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اسکی بدن اسکے میں اور آتے ہیں اسکے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہیں اسکو پھر کہتے ہیں واسطے اسکے کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں اسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں واسطے اسکے کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تم میں پس کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان کی طرف سے یہ کہ جھوٹا ہے پس بچھاؤ اسکے لیے بچھونا آگ کا اور کھول دو اسکے لیے دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہے اسکو گرمی اسکی اور ہوا گرم اسکی اور تنگ کیجاتی ہے اسپر قبر اسکی یہانتک کہ ملجاویں ادھر ادھر نکل آتی ہیں قبر میں پسلیاں اسکی ف سجین ایک جگہ ہے کہ ادھر دوزخ میں ساتوین زمین کے نیچے اسمین نامۂ اعمال دوزخیون کے رکھے جاتے ہیں اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہے اور بیچ مکان دور کے اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ ڈالا شیطان نے اسکو گمراہی میں اور دور پڑا مقام قرب سے اور یہ آیۃ یعنی دوسری سند ہے نزدیک اس قول حضرت کی فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا نہ یہ کہ بیان ہے حال کافر کا اور ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ متحیر بولتا ہے اور قبر کافر ہی کو تو اسطرح بھینچتی ہے جیسے کہ مذکور ہوا اور بعض مومنون کے لیے بلکہ اکابر موحد کے لیے یعنی اولیاء اللہ کے لیے ضغطہ قبر کا یعنی بھینچنا یون ہوتا ہے کہ زمین ملتی ہے جیسے ماں اشتیاق والی اپنے بچے کو گلے لگاتی ہے ع ح (وَیَاتِیْہِ رَجُلٌ قَبِیْحُ الْوَجْہِ قَبِیْحُ الثِّیَابِ مُنْتِنُ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُوْءُکَ ہٰذَا یَوْمُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ فَیَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْہُکَ الْوَجْہُ یَجِیْءُ بِالشَّرِّ فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُکَ الْخَبِیْثُ فَیَقُوْلُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَۃَ اور آتا ہے اسکے پاس ایک شخص بدشکل برے کپڑے پہنے بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہے خوشوقت ہو ساتھ اس چیز کے کہ ناخوش کرے تجکو یہ وہ دن ہے جو وعدہ دیا جاتا تھا تو پس کہتا ہے مردہ کون ہے تو پس چہرہ تیرا نہایت برا ہے لاتا ہے برائی پس کہتا ہے میں ہون عمل تیرا بد پھر کہتا ہے مردہ اے پروردگار میرے نہ قائم کر تو قیامت کو (وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَحْوَہٗ وَزَادَ فِیْہِ اِذَا خَرَجَ رُوْحُہٗ صَلّٰی عَلَیْہِ کُلُّ مَلَکٍ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَکُلُّ مَلَکٍ فِی السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ لَیْسَ مِنْ اَھْلِ بَابٍ اِلَّا وَھُمْ یَدْعُوْنَ اللّٰہَ اَنْ یُّعْرَجَ بِرُوْحِہٖ مِنْ قِبَلِھِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُہٗ یَعْنِی الْکَافِرَ مَعَ الْعُرُوْقِ فَیَلْعَنُہٗ کُلُّ مَلَکٍ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَکُلُّ مَلَکٍ فِی السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ لَیْسَ مِنْ اَھْلِ بَابٍ اِلَّا وَھُمْ یَدْعُوْنَ اللّٰہَ اَنْ لَّا یُعْرَجَ رُوْحُہٗ مِنْ قِبَلِھِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور بیچ ایک روایت کے مانند اسکے اور زیادہ ہے اسمین جس وقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی رحمت بھیجتا ہے اسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور ہر فرشتہ کہ آسمان میں ہے اور کھولے جاتے ہیں اسکے لیے دروازے آسمان کے اور نہیں کوئی دروازے والے یعنی ہر آسمان کے دروازے والے مگر کہ وہ دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے یہ کہ چڑھائی جاوے روح اسکی انکی طرف سے یعنی تاکہ مشرف ہون بسبب ساتھ چلنے وغیرہ کے اور نکالی جاتی ہے جان اسکی یعنی کافر کی ساتھ رگون کے پس لعنت کرتے ہیں اسکو سب فرشتے درمیان آسمان و زمین کے اور ہر فرشتہ آسمان میں یعنی آسمان دنیا میں اور بند کیے جاتے ہیں دروازے آسمان کے نہیں کوئی دروازے والے یعنی آسمان دنیا کے دروازون میں سے مگر کہ وہ دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے یہ کہ نہ چڑھائی جاوے روح اسکی ہماری طرف سے نقل کی یہ احمد نے ف ساتھ رگون کے یہ اشارہ ہے اسپر کہ ناخوشی سے نکلتی ہے جان اسکی اور بہت کھینچکر نکالتے ہیں اسکو اور کمال تعلق ہوتا ہے اسکو بدن کے ساتھ ع ح (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ کَعْبًا الْوَفَاۃُ اَتَتْہُ اُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالَتْ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنْ لَقِیْتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَیْہِ مِنِّی السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکِ یَا اُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ اَشْغَلُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَتْ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ طَیْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّۃِ قَالَ بَلٰی قَالَتْ فَھُوَ ذٰلِکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ) اور روایت ہے عبدالرحمن بن کعب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے

یعنی کعب سے کہا کہ جبکہ آئی کعب کو موت آئی اُنکے پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا اے ابا عبد الرحمن کہ کنیت ہے کعب کی اگر ملے تو یعنی بعد مرنے کے فلانے سے پس کہو اسکو میری طرف سے سلام پس کہا کعب رضی نے بخشے اللہ تجکو اے ام بشر ہم ہوینگے زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہا ام بشر نے اے اباعبد الرحمن کیا نہیں سنا تو نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق روحیں مومنون کی بیچ قالب جانورون سبز کے کھاوینگی میوے درختون بہشت کے سے کہا ہان کہا ام بشر نے پس یہ وہی ہے یعنی یہ وہ فضل وکرامت ہے کہ امید رکھی جاتی ہے تیرے لیے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب بعث ونشور مین ف عبد الرحمن بزرگ تابعین سے تھے اور انکے باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تھے اور براء بن معرور بھی صحابی ہین انصار مین سے ام بشر انکی بیٹی یقین انھون نے کعب سے وقت انتقال کے کہا کہ فلانے کو میری طرف سے سلام کہنا اگر ملے تو اس سے ظاہر یہ ہے کہ نام لیا ہو اُسنے براء کا یا بشر کا پس کعب نے کہا بخشے تجکو اللہ یہ عبارت وہان بولتے ہین کہ جب کسی سے ایسی بات سنتے ہین کہ کہنی نہ چاہیے تھی یعنی یہ کیا کہتی ہے تو ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہ وہان کسی کو پہچانیں اور سلام وپیام کسی کا پہونچاوین یعنی اپنے ہی حال مین گرفتار ہونگا کہ اپنی بھی خبر نہو گی چہ جائے خبر اورون کی اور اسی طرح سب اپنی اپنی حالت مین گرفتار رہینگے حاصل یہ کہ وہان کون آپ مین ہوگا کہ کسی کو سلام پہونچا وے اور وہ پیام جواب دیوے آگے اس عذر کا جواب دیا ام بشر نے کہ تو ان مین سے نہین ہے کہ گرفتار رہونگے بلکہ تو مومنون مین سے ہے کہ جنکے حق مین حضرت نے ایسا اور ایسا فرمایا ہے یعنے نہایت خوشحالی مین ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ارواح مومنون کی بیچ قالبون جانور سبز کے ہونگی چرینگی جنت مین اور کھاوینگی میوے وہان کے اور پیوینگی پانی وہان کا اور جگہ پکڑینگی سونے کی قندیلون مین نیچے عرش کے ؂ ح (وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يُرْجِعَهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ) اور روایت ہے عبد الرحمن سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ وہ حدیث کرتے تھے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین روح مومن کی بیچ پرندہ جانور کے میوہ کھاتی ہے بیچ درختون بہشت کے یہانتک کہ پھر لاویگا اسکو اللہ بیچ بدن اسکے کے اسدن کہ اٹھاویگا اسکو یعنے قیامت کو نقل کی یہ مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے کتاب بعث ونشور مین ف اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اسکا رتبہ گھٹ گیا کہ آدمی سے جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہ کہ روح کو جانور کے بدن کے ساتھ ایسا تعلق نہین ہوتا ہے کہ جیسا اس بدن کے ساتھ ہوتا ہے اور تصرف اسمین کرتی ہے بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ جیسے جواہر صندوق مین رکھ دیتے ہین احتیاط کے لیے پس اسمین بھی اسکی تعظیم وتکریم ہی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ بات خاص شہدا کے لیے ہے اور بعضے کہتے ہین مومنون کے لیے ہے ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے ؂ ح (وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ اِقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے محمد بن منکدر سے کہ کہا گیا مین جابر بن عبد اللہ کے پاس اور وہ تھے قریب مرنے کے پس کہا مین نے کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام میرا نقل کی یہ ابن ماجہ نے باب غسل المیت وتکفینہ باب ہے بیچ بیان غسل میت کے اور کفن اسکے کے ف یعنی اس باب مین آداب نہلانے اور کفنانے میت کے مذکور ہین اور نہلانا میت کا فرض کفایہ ہے سب علما کے نزدیک یعنی اگر بعضے نہلا وینگے سب کے ذمہ سے فرضیت اتر جاوے گی وا لا سب گنہگار ہونگے اور اختلاف ہے اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہے یا نہین ظاہر یہ ہے کہ شرط ہے کہا یہ شیخ ابن ہمام نے ؂ ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ

وَفِي رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے ام عطیہ صحابیہ سے کہ کہا آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تھیں بیٹی انکی کو یعنی حضرت زینب کو پس فرمایا
کہ نہلاؤ اسکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب یعنی اگر احتیاج ہو اسکی ساتھ پانی اور پتی بیری کے یعنی پانی میں پتے جوش کرو
اور اس سے نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور ستھرائی خوب ہوتی ہے اور ڈالو آخر بار میں کافور یا فرمایا کچھ کافور سے پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس جبکہ
فارغ ہوئیں ہم خبر کی ہمنے انکو پس ڈالا طرف ہماری حضرت نے تہبند اپنا پھر فرمایا بدن سے لگا دو اسکے اس تہبند کو یعنی کفن کے نیچے
رکھ دو اس طرح کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت میں ہے کہ غسل دو اسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اسکے داہنی طرف سے
اور اعضاء وضو اسکے سے اور کہا ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے پس گوندھیں ہمنے بالوں انکے کی تین چوٹیاں پھر ڈالا ہمنے انکو انکے پیچھے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے
ف لفظ او کا اسمیں ترتیب کے لیے ہے نہ تخییر کے لیے اسلیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلے غسل میں تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہے تجاوز
کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار میں مستحب ہے پانچ بار اور الا سات بار اور زیادہ سات بار سے نہیں آیا اگر زیادتی کریں اسپر تو مکروہ
ہے کذا ذکرہ القاضی و ابن ملک وغیرہما اولی یہ ہے کہ دو بار تو بیری کے پتوں کے پانی سے نہلاوے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کتاب ہدایہ سے اور ر
ابو داود میں ہے ابن سیرین سے کہ انھوں نے غسل سیکھا تھا ام عطیہ سے وہ نہلاتی تھی بیری کے پتوں سے دو بار اور تیسری بار ساتھ پانی
کافور کے اور کہا شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہ ہے اس حدیث میں کہ کافور پانی میں ملاوے چنانچہ جمہور یہی کہتے ہیں اور کوئی کہتے ہیں کہ کافور حنوط
میں یعنی میت کی خوشبو میں ڈالے اور بعد نہلانے اور خشک کرنے بدن کے بدن کو لگا دے اور لکھا ہے علماء نے کہ اگر کافور نہ ہاتھ لگے تو مشک قائم
مقام اسکے ہوتا ہے اور بیری کے پتوں سے میل خوب دور ہوتا ہے اور جلدی مردہ بگڑتا نہیں اور دفع ہوتے ہیں اس سے اور کافور سے جانور موذی اور
تہبند حضرت نے صاحبزادی کے لیے عنایت کیا تا برکت اسکی انکو پہونچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈھونڈھنی ساتھ لباس صالحین کے
بعد موت کے جیسے کہ پہلے موت کے ہے لیکن یہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑوں سے زیادہ نہو اور شروع کرو اسکے داہنی طرف سے یعنی داہنے ہاتھ
اور پہلو اور پاؤں سے ابتدا کرو اور واو روایت ومواضع الوضوء میں مطلق جمع کے لیے ہے پس اعضاء وضو کے پہلے دھونے چاہئیں پھر اور اعضا اور
مراد اعضاء وضو سے وہ ہیں کہ جنکا دھونا فرض ہے پس کلی اور ناک میں پانی دینا ہمارے نزدیک نہیں ہے اور مستحب کہا ہے بعضے علماء نے یہ کہ
نہلانے والا انگلی پہ کپڑا لپیٹے اور رگڑے اس سے دانتوں کو اور تالو کو اور دونوں کانوں کو اندر سے اور نتھنوں کو اور اسپر عمل ہے لوگوں کا
اب اور مختار یہ ہے کہ مسح کرے سر پر اور پاؤں بعد غسل کے نہ دھوئے جاویں بلکہ پہلے جب اور اعضاء وضو کے دھووے پاؤں بھی دھووے اور
نہ دھووے پہلے ہاتھ میت کے بلکہ شروع کرے منہ سے بخلاف جنبی کے اسلیے کہ جنبی ہاتھ پاک کرتا ہے اور اعضاء دھونے کے لیے اور میت نہلایا
جاتا ہے اور کے ہاتھ سے اسکے ہاتھوں کے دھونے کی حاجت نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بال عورت کے کھلے ہی رہنے دے گوندھے
نہیں ع ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ
فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے بیچ تین کپڑوں سفید
یمن کے اور سحول کے بنے ہوئے روئی کے نہ تھا انمیں کرتا سیا ہوا اور نہ پگڑی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اور نہ تھا ان میں کرتا اور
نہ پگڑی معنے اسکے یہ ہیں کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرت کے کفن میں نہ تھے اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑوں میں نہ تھا
بلکہ سوا ان تین کپڑوں کے تھے اس صورت میں لازم آیا کہ کپڑے کفن کے پانچ تھے لیکن صحیح اول ہی معنی ہیں اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ

کفن تھے حضرت کے کفن کے مگر تین کپڑے اور اسی پر مترتب ہوتا ہی اختلاف علما کا اسمین کہ آیا مستحب ہی یہ کہ ہون کفن مین قمیص اور عمامہ یا نہ ہون
کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہ مستحب ہی کہ تین لفافہ ہون نہون انمین قمیص اور نہ عمامہ اور کہا ابو حنیفہ نے کہ تین کپڑے ہون ازار یعنی
لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی پوشاک کی چادر پس حدیث مین جو نفی قمیص کی ہی وہ اسمین یہ تاویل کرتے ہین کہ سیا ہوا قمیص نہ تھا بغیر
سیا تھا جسکو یہان کفنی کہتے ہین انتہی اور سحولیہ منسوب ہی سحول کیطرف اور سحول نام ایک بستی کا ہی یمن مین ع ح ۸ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحْسِنْ کَفَنَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسوقت کفن دیوے ایک تمہارا اپنے بھائی کو پس چاہیے کہ اچھا دے کفن اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف روایت کی ابن عدی نے
کہ اچھے دو کفن مردون اپنے کو اسلیے کہ وہ ملاقات کرتے ہین آپس مین قبرون اپنی مین اور کفن اچھا یہ ہی کہ پورا ہو اور لطیف وسفید ہو بغیر اسراف کے
لیکن اچھے سے یہ مراد نہین ہی کہ جو اسراف والے کفن مین کرتے ہین از راہ ناموری اور تکبر کے کہ وہ اشد حرام ہی اور نیا کپڑا اور دھویا ہوا دونون برابر
ہین اسمین اور کہا تورپشتی نے کہ مسرفون نے جو اختیار کیا ہی کہ کپڑے بہت بھاری قیمت کے کفن مین دیتے ہین وہ شرع مین منع ہی واسطے
ضائع ہونے مال کے ع ح ۸ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْہُ نَاقَتُہٗ وَھُوَ مُحْرِمٌ
فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْہِ وَلَا تَمَسُّوْہُ بِطِیْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ فَاِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ مُلَبِّیًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس رض سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گردن توڑ دی
اسکی اونٹنی اسکی نے اور وہ تھا محرم یعنی حج کی نیت کیے ہوئے پس مرگیا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اسکو ساتھ پانی اور
بیری کے اور کفنا دو اسکو دو کپڑون اسکے مین اور نہ لگاؤ اسکو خوشبو اور نہ ڈھانکو سر اسکا پس تحقیق وہ اٹھایا جاویگا دن قیامت کے لبیک
کہتا ہوا نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ محرم اگر مرجاوے تو کفن بھی اسی کے لباس مین بطور لباس محرمون کے
دینا اور خوشبو لگانا اور سر ڈھانکنا نہ چاہیے چنانچہ مذہب شافعی اور احمد رح یہی ہی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور
حضرت نے کہ اس محرم کو دو کپڑون مین کفنایا بسبب ضرورت کے تھا کہ وہ سوا ان کپڑون کے اور کپڑا نہ رکھتا تھا اور خوشبو لگانے
اور سر ڈھانکنے کو جو منع فرمایا خاص اسی کے لیے تھا نہ سب کے لیے واللہ اعلم ع ح ۸ (وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ فِیْ
بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی) اور ذکر کرینگے ہم حدیث خباب کی کہ اول اسکا یہ ہی قتل مصعب بن عمیر بیچ باب جامع مناقب کے
اگر چاہے اللہ تعالی۔ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ
الْبَیَاضَ فَاِنَّہَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْہَا مَوْتَاکُمْ وَمِنْ خَیْرِ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّہٗ یُنْبِتُ الشَّعْرَ وَیَجْلُو الْبَصَرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَرَوٰی ابْنُ مَاجَةَ اِلٰی مَوْتَاکُمْ) روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ
بہتر ہین کپڑون تمہارے سے مین اور کفناؤ سفید کپڑون مین اپنے مردون کو اور بہتر ہی سرمون تمہارے سے مین اثمد اسلیے کہ تحقیق وہ جماتا ہی پلکون کے
بالون کو اور روشن کرتا ہی بینائی کو نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ موتاکم تک ف کفنانا سفید کپڑون مین
امر استحباب کے لیے ہی کہا ابن ہمام نے کہ اولی سفید ہی اور مضائقہ نہین برد یعنی چادر یمن کا اور کتان کا واسطے کفن مردون کے اور جائز ہی
عورتون کے لیے ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کیونکہ جسکو جو چیز زندگی مین پہننی جائز ہی کفن بھی اسکا بعد مرنے کے جائز ہی اور اثمد کہتے ہین اپنی
سرمہ کو کہ جسکو یہان فوک لگاتے ہین اور افضل یہ ہی کہ اسکو سوتے وقت لگا دے واسطے اتباع حضرت کے اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہی ع ح ۸

(وَعَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُغَالُوْا فِی الْکَفَنِ فَاِنَّہٗ یُسْلَبُ سَلْبًا سَرِیْعًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے حضرت علی رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت مہنگا کپڑا لگاؤ کفن میں پس تحقیق وہ چھینا جاتا ہے چھیننا جلد نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جلد ہی پرانا اور خراب ہو جاتا ہے پس کیا حاجت ہے نفیس اور بھاری قیمت کی غرضکہ منع ہے اسراف کرنا کفن میں اور تھبا اور خوب ہے اوسط کے درجہ کا ہے ع + (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَہَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَیِّتُ یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ جب آئی انکو موت منگوائے نئے کپڑے پھر پہنا انکو پھر کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میت اٹھایا جاتا ہے ان کپڑوں میں کہ مرتا ہے نقل کی ابوداؤد نے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ابو سعید نے جو کپڑے پہنے واسطے عمل کرنے کے اس حدیث پر پہنے اور مراد اس سے ظاہر معنی اسکے ہیں کہ مردہ کپڑوں میں اٹھیگا لیکن یہ ہے مشکل اسلیے کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اٹھینگے لوگ ننگے بدن اور ننگے پاؤں پس معنی اسکے علما نے یہ لکھے ہیں کہ مراد کپڑوں سے حدیث میں وہ اعمال ہیں کہ مرتا ہے اوپر آدمی عرب اعمال کو کبھی کپڑے بھی کہتے ہیں اسلیے کہ جیسے کہ کپڑے بدن سے لگے رہتے ہیں ویسے ہی عمل بھی متعلق بدن سے ہوتے ہیں چنانچہ تاویل آیۃ ثیابک فطہر کی بھی بعضوں نے یہ کی ہے کہ اعمال اپنے پس درست کر اور ابو سعید نے جو نئے کپڑے پہنے واسطے ستھرائی اور طہارت کے پہنے تھے اسوقت میں اتفاقاً یہ حدیث بھی حضرت کی انکو یاد آگئی بیان کردی نہ یہ کہ نئے کپڑے پہننے کی سند کے لیے بیان کی اور یا یہ کہ قبروں سے اٹھینگے کپڑے پہنے ہوئے اور محشر میں ننگے ہونگے ط ح ع + (وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الْکَفَنِ الْحُلَّۃُ وَخَیْرُ الْاُضْحِیَّۃِ الْکَبْشُ الْاَقْرَنُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ) اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہترین کفن حلہ ہے اور بہترین قربانی دنبہ سینگوں والا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی امامہ سے ف حلہ ہے یعنی بہترین کفن لنگی اور چادر ہے اور یہ قمیص پہننے کفنی کے اور یہ کفن سنت ہے یا یہ کہ بدون قمیص کے مراد ہوں اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ ایک کپڑے پر اکتفا نہ کرے بلکہ دو کپڑے بہتر ہیں کہ کفن کفایہ اور اولی درجہ ہیں اور اگر تین ہیں سنت اور مرتبہ کمال کا ہے اور دنبہ سینگوں کا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہے اسلیے اسکو بہتر فرمایا ع ح + (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰی اُحُدٍ اَنْ یُّنْزَعَ عَنْہُمُ الْحَدِیْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ یُّدْفَنُوْا بِدِمَائِہِمْ وَثِیَابِہِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق شہدا احد کے کہ اتارا جاوے انسے لوہا یعنی زرہیں اور ہتھیار اور چمڑے یعنی پوستین وغیرہ بغیر بھری ہوتی خون کی اور یہ کہ دفن کیجاویں خون سمیت اور کپڑوں سمیت یعنی جو کپڑے کہ خون میں بھرے ہوں نقل کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے ف امام شافعی رح کے نزدیک نہ غسل ہے شہید کے لیے اور نہ نماز اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک غسل نہیں لیکن نماز ہے ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِیَ بِطَعَامٍ وَکَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ کُفِّنَ فِیْ بُرْدَۃٍ اِنْ غُطِّیَ رَاْسُہٗ بَدَتْ رِجْلَاہُ وَاِنْ غُطِّیَ رِجْلَاہُ بَدَا رَاْسُہٗ وَاُرَاہُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَۃُ وَھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِیْنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا اُعْطِیْنَا وَلَقَدْ خَشِیْنَا اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ یَبْکِیْ حَتّٰی تَرَکَ الطَّعَامَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے سعد بن ابراہیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ عبد الرحمن صحابی کے پاس لائے کھانا یعنی وقت افطار کے اور وہ تھے روزے سے پس کہا کہ مارے گئے مصعب بن عمیر اور وہ تھے بہتر مجھ سے کفنائے گئے ایک چادر میں اگر ڈھانکا جاتا تھا سر انکا کھل جاتے تھے پاؤں انکے اور اگر ڈھانکے جاتے تھے پاؤں کھل جاتا تھا سر انکا یعنی پھر سر ڈھانک دیا

اور پاؤن پر اذخر رکھدی چنانچہ باب جامع المناقب مین حدیث اس مضمون کی آئی ہی اور کہا ابراہیم راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین عبد الرحمن
کو کہ یہ بھی کہا اور مارے گئے حمزہؓ اور وہ تھے بہتر مجھسے یعنی انکا کفن بھی ایسا ہی تھا جیسے کہ اوپر مذکور ہوا پھر کشادہ کی گئی واسطے ہمارے دنیا
اسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اسقدر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتے ہین ہم یہ کہ ہو دے ثواب نیکیون ہماری کا جلدی دیا گیا واسطے
ہمارے پھر شروع کیا رونا یعنی بسبب اسی ڈر کے جو مذکور ہوا یہانتک کہ چھوڑ دیا کھانا نقل کی یہ بخاری نے ف عبد الرحمن عشرہ بشرہ سے
ہین اور مصعب بڑے جلیل القدر اور فضلاے صحابہ اور اہل بدر سے ہین اور احد مین شہید ہوے اور حالت کفر مین بڑی فراغت والے تھے جب
مسلمان ہوے نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہی کہ ایکبار یہ حضرت پاس حاضر ہوے تسمہ کمر مین باندھے ہوے فرمایا حضرت نے صحابہ کو
کہ دیکھو اس شخص کو کہ روشن کیا ہی اللہ تعالے نے دل اسکا ساتھ ایمان کے دیکھا مین نے اسکو مکہ مین کہ مان باپ اسکے اسکو اچھے سے اچھا کھانا
کھلاتے تھے اور دیکھا مین نے کہ دوسو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا و رسول کی مین اپنے تئین اس حال کو پہونچایا اور حضرت حمزہ بن عبد المطلب
چچا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ حضرت نے انکو سید الشہدا فرمایا اور اہل بدر اور شہداء احد سے ہین اور ڈرتے ہین ہم یعنی ڈرتے ہین
اس سے کہ داخل ہوجاوین ان لوگون مین کہ جنکے حق مین اللہ تعالے نے فرمایا ہی مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَۃَ عَجَّلْنَا لَہٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ
جَعَلْنَا لَہٗ جَهَنَّمَ یَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا) یعنے جو کوئی ارادہ کرتا ہی دنیا کا جلدی دیتے ہین واسطے اسکے دنیا مین وہ چیز کہ چاہتے ہین ہم واسطے اسکے
کہ چاہتے ہین ہم پھر کردانتے ہین ہم واسطے اسکے دوزخ داخل ہوگا اسمین برائی کیا گیا راندہ ہوا ازبسکہ انپر خوف غالب تھا یہ خیال آیا کہ مبادا
انمین داخل ہوجاوین والا معنی آیت کے یہ ہین کہ جو ارادہ کرتا ہی دنیا ہی کا اور نہین ارادہ کرتا ہی سوا اسکے کچھ اسپر انعام کرتے ہین دنیا مین جو
کچھ چاہتے ہین ہم نہ جو کچھ کہ وہ چاہتا ہو واسطے اسکے کہ چاہتے ہین نہ واسطے ہر چاہنے والے کے حاصل یہ کہ یہ آیت بیچ حق بڑے طالب
دنیا وغیرہ کے فرمائی ہی عبد الرحمن ایسے نہ تھے لیکن خوف غالب تھا ڈرے کہ بسبب اس فراغت کے ہم بھی کہین انھین مین نہون اور چھوڑ دیا
کھانا باوجود شدۃ احتیاج کے کہ روزے سے تھے اسلیے کہ جب خوف غالب ہوتا ہی باز رکھتا ہی مائل ہونے سے طرف لذتون کے اور اس حدیث
مین دلیل ہی اسپر کہ وقت ضرورت کے جسقدر کفن میسر ہو وہی سنت ہی ٭ ع ٭ ح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَیٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَہٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَہٗ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ فَنَفَثَ فِیْهِ مِنْ رِیْقِهٖ وَاَلْبَسَہٗ قَمِیْصَہٗ قَالَ وَکَانَ کَسَا عَبَّاسًا قَمِیْصًا
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کے پاس بعد اسکے کہ رکھا گیا تھا اپنی قبر
مین پھر حکم فرمایا اسکے نکالنے کے لیے یعنی قبر سے پس نکالا گیا پھر رکھا اسکو حضرت نے اپنے گھٹنون پر پس ڈالا منہ اسکے مین آب دہن
اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابر نے اور تھا عبد اللہ بن ابی پہنایا تھا عباس کو کرتا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف عبد اللہ بن ابی رئیس تھا
منافقون کا اور نفاق ظاہر رکھتا تھا جب حضرت عباس کو کہ چچا حضرت کے تھے روز بدر کے بندی کر کر لائے تھے تو وہ ننگے تھے اور پیراہن کسی کا
انکے ٹھیک نہ آتا تھا بسبب دراز قد ہونے انکے کے عبد اللہ بن ابی نے کہ یہ بھی دراز قد تھا کرتا اپنا انکو پہنایا پس حضرت نے کرتا اپنا اسکو پہنایا
اسی کرتے کے بدلے اور تاکہ رفع کیے تا منافق کا احسان انپر نہ رہجاوے اور اسمین ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ قرآن مجید مین اللہ تعالے
نے فرمایا ہی ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ یعنے دعا نکر کسی پر منافقون مین سے کہ مرگیا ہو اور مت کھڑا ہو اسکی قبر پر اور باوجود
اسکے حضرت عبد اللہ کی گور پر تشریف لے گئے اور کرتا پہنایا اور آب دہن اسکے منہ مین ڈالا جواب اسکا علما نے یہ لکھا ہی کہ یہ واقعہ پہلے
اترنے آیت کے تھا اور حضرت کو غرض اس سے بدلا اتارنا تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور تالیف اور خاطر داری اسکے بیٹے کی کہ وہ مومن

تھا پاک نفاق سے اور بہت سے اسکے جواب لکھے ہیں جو چاہے اور شرحوں میں دیکھ لے حرف ۲ جب آدمی مرنے لگے تو قبلہ رخ کردے اسطرح کہ چت لٹاوے
اور پاؤں قبلہ کی طرف کرے اور سر اونچا کردے تا قبلہ رخ ہو جاوے اور تلقین کرے شہادت یعنی اسکے پاس پڑھے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
رسول اللہ پس جب مر جاوے تو باندھ دے کلّا اسکا تا منہ بند ہو جاوے اور کوئی جانور منہ میں نہ گھس جاوے اور بند کردے آنکھیں اسکی اور مستحب ہے جلدی
دفن کرنا اسکو اور جب ارادہ کریں نہلانے کا تو تختہ کو دھونی اگر وغیرہ کی طاق دیکر اسپر اسکو لٹا دے اور کپڑے اتارے اور ستر اسکا ڈھانک دے ایک
کپڑے سے کہ لمبا ڈیڑھ ہاتھ کا ہو اور چوڑا دو ہاتھ کا اور وضو کرا دے بغیر کلی اور ناک میں پانی دینے کے اور نہلاوے ایسے پانی سے کہ جوش کی ہوں اس میں
بیری کی پتی یا اشنان اگر بہم پہونچیں ورنہ خالص پانی سے اور دھووے سر اور داڑھی اسکی ساتھ خطمی کے اور اگر وہ نہ ملے تو صابون وغیرہ سے
دھووے اور لٹاوے پہلے بائیں کروٹ پھر نہلاوے یہاں تک کہ پہونچے پانی اس کروٹ تک کہ تختہ سے لگی ہے پھر داہنی کروٹ لٹا کر نہلاوے
اس طرح سے کہ پانی بائیں کروٹ تک پہونچے پھر بٹھاوے مردے کو اور ملے پیٹ اسکا آہستہ پھر اگر نکلے پیٹ سے کچھ تو دھو ڈالے اور پھر غسل اور
وضو نکراوے اور پونچھے اسکے بدن کو کپڑے سے اور لگاوے حنوط یعنی خوشبو مرکب سر اور داڑھی کو اور کافور ان اعضا کو لگاوے کہ سجدے
میں زمین کو لگتے ہیں یعنی پیشانی وغیرہ اور کنگھی نکرے بالوں اور داڑھی کو اور نہ کترے ناخون اور بال اسکے اور نہ ختنہ کرے جسکا ختنہ نہ ہوا ہو پھر
کفناوے اور کفن مسنون مردے کے لیے یہ ہے کہ کفنی ہو مونڈھوں سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادریں سر سے قدم تک اور کفن کفایہ
ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہ ہے کہ کفنی اور اوڑھنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور اوڑھنی لمبی ہو دو ہاتھ کی اور چوڑی ایک بالشت کی اور
سینہ بند تین ہاتھ کا لمبا اور چوڑا اسکا بغلوں کے نیچے سے گھٹنے تک اور باقی تین کپڑے ویسے ہی ہوں جیسے مردے کے کفن میں مذکور ہوے پس جو
کوئی زیادہ کرے اسپر یا کم کرے اسنے ظلم کیا اور کفن کفایہ عورت کا ازار اور اوڑھنی اور لفافہ اور ضرورت کے وقت ایک بھی کپڑا کافی ہے اور نہ اقتصار
کرے ایک پر بلا ضرورت اور دھونی دے کفن کو خوشبو کی طاق پہلے پہنانے کے اور کفناوے یوں کہ اول لفافہ یعنی لپوٹ کی چادر پھیلاوے پھر اسپر
ازار یعنی اندر کی چادر پھر کفنی پہنا کر ازار پر لٹاوے اور ہاتھ دونوں طرف پھیلاوے سینہ پر نہ رکھے پھر لپیٹے ازار بائیں طرف اسکی سے پھر داہنی
طرف سے پھر لفافہ کو یوں ہی لپیٹے اور عورت کو پہناوے کفنی اور اسکے بالوں کو دو حصے کر کے اسکے سینہ پر اوپر کفنی کے ڈالے پھر اوڑھنی اوڑھاوے پھر
ازار لپیٹے پھر لفافہ پھر سینہ بند سب کے اوپر لپیٹے اور سر کی اور پاؤں کی طرف سے کفن باندھ دیا جاوے اگر خوف ہو کھلجانے کا ملتقی الابحر اور مجمع شرح
ملتقی او چلپی **باب المشی بالجنازۃ والصلوٰۃ علیہا** باب ہے بیچ بیان چلنے کے ساتھ جنازہ کے اور نماز پڑھنے اسکی کے مسئلہ جنازہ کے ساتھ
پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونوں جائز ہیں لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہے اور سوار کو چاہیے کہ جنازے کے پیچھے چلے اور پیادہ کو آگے بھی چلنا روا ہے اور
پیچھے بھی لیکن پیچھے چلنا افضل ہے اور نماز جنازے کی فرض کفایہ ہے اگر بعض پڑھ لینگے سب کے ذمے سے فرضیت ساقط ہو جاویگی ورنہ سب
گنہگار ہونگے اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہے اور طہارت اسکی اور رکھنا جنازے کا آگے مصلی کے پس اس قید سے جائز نہیں ہے غائب کے
اور نہ اسپر کہ جانور کی پیٹھ پر ہو یا لوگوں کے کندھوں پر اور نہ اسپر کہ مصلی کی پیٹھ کے پیچھے رکھا ہو اور اگر بغیر نہلائے دفن کر دیا اسکو اور ممکن نہو
باہر نکالنا اسکو بغیر قبر کھودنے کے تو ساقط ہو جاتی ہے شرط طہارت کی اور نماز ادا کیجاوے قبر پر بغیر غسل کے اور اگر ممکن ہو نکالنا تو نکالکر غسل دیں
اور نماز پڑھیں اور اگر نادانستہ بغیر غسل کے نماز پڑھی اور بعد قبر کھودنے کے نکالکر غسل دیا پھر کر پڑھیں نماز ۔ **الفصل الاول** فصل پہلی
(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونہا الیہ وان تک سوی ذلک
فشر تضعونہ عن رقابکم متفق علیہ ۔ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ جنازے کے

پس اگر ہو وہ جنازہ یعنی میت نیک پس بھلائی ہے یعنی بھلائی ہے اسکے لیے پہونچاؤ اسکو طرف بھلائی کے اور اگر ہے غیر اسکے پس بدی ہے رکھو اسکو اپنی گردنون
سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف جلدی کرو ساتھ جنازہ کے یعنی جنازہ دفن کے لیے لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلدی سے دوڑنا نہین مراد ہے بیچ کی چال
چلے کہ جلد جلد قدم اٹھاوے اور پاس پاس قدم رکھے حاصل یہ کہ چال معمولی سے زیادہ ہو اور دوڑنے سے کم آگے جلدی چلنے کا فائدہ بیان فرمایا
کہ اگر وہ نیک ہے الخ یعنی اگر ہے حال اُس میت کا اچھا پس جلدی لے چلو اسکو تاکہ پہونچے ثواب آخرت کو جلدی اور اگر حال اسکا برا ہے تو بھی جلدی لیچلو
تاکہ پھینکو برے کو اپنی گردنون سے م ع ؛ (وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازۃ فاحتملھا الرجال
علی اعناقھم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت لاھلھا یا ویلھا این تذھبون بھا یسمع صوتھا کل شیء الا الانسان
ولو سمع الانسان لصعق رواہ البخاری) اور روایت ہے ابی سعید رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تیار کیا جاتا ہے جنازہ
پس اٹھاتے ہین اسکو لوگ اپنی گردنون پر پس اگر ہوتا ہے نیک بخت کہتا ہے جلدی لیچلو مجکو یعنی طرف منزل میری کے اور اگر ہوتا ہے بد بخت کہتا ہے
اپنے لوگون کو اے مصیبت کہان لیجاتے ہو اسکو یعنی مجکو سنتی ہے آواز اسکی ہر چیز سوا ے آدمی کے اور اگر سنے آدمی البتہ مر جاوے یا بیہوش ہو جاوے
ف مومن جلدی چلنے کو کہتا ہے اسلیے کہ نعمتین جنت کی دیکھتا ہے اور بد بخت بسبب دیکھنے عذاب کے واویلا کرتا ہے اور میت کلام حقیقۃ کرتا ہے
اگرچہ روح نکلجاتی ہے اللہ تعالی قادر ہے اسپر یہ ایسا ہی ہے جیسے قبر مین زندہ کیا جاتا ہے سوال کے لیے م ع ؛ (وعنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا فمن تبعھا فلا یقعد حتی توضع متفق علیہ) اور روایت ہے انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم جنازے کو پس کھڑے ہو جاؤ پس جو شخص کہ ساتھ ہو اسکے یعنی بعد نماز کے پس نہ بیٹھے یہانتک کہ رکھا جاوے
جنازہ یعنی لوگون کے کندھون سے زمین پر رکھا جاوے یا قبر مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی جب جنازہ گھر مین سے نکلے تو دیکھکر کھڑے
ہو جاؤ واسطے تکریم میت اور تعظیم ایمان اسکے کے یا بسبب ہول موت کے یہ اشارہ ہے اسپر کہ اسوقت بیپروا نہونا چاہیے بلکہ بیقرار ہو کر اور دوڑ کر
اٹھ کھڑا رہے اور جبتک رکھا نہ جاوے زمین پر بیٹھے نہین بلکہ کندھا دینے کے لیے ساتھ رہے اور کہا بعض علما ہمارے نے کہ جب نہ ارادہ کرے جنازے
کے ساتھ جانیکا تو اٹھ کھڑے رہنا مکروہ ہے اکثرون کے نزدیک اور بعضون نے کہا کہ اختیار رکھتا ہے چاہے کھڑا رہے چاہے بیٹھا رہے اور بعضون نے کہا
دونون مستحب ہین اور کہا جمہور نے کہ یہ حدیثین منسوخ ہین ساتھ حدیث حضرت علی رض کے کہ آگے آتی ہے م ع ؛ (وعن جابر قال مرت جنازۃ
فقام لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقمنا معہ فقلنا یا رسول اللہ انھا یھودیۃ فقال ان الموت فزع فاذا رأیتم الجنازۃ فقوموا متفق علیہ)
اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اٹھ کھڑے ہوئے اسکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوئے ہم ساتھ اُنکے
پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے یہ ہے جنازہ یہودیہ کا یعنی نہ مسلمان کا کہ تکریم اور تعظیم ایمان کے لیے اٹھین پس فرمایا حضرت نے تحقیق موت جائے
گھبراہٹ اور ڈر کی ہے پس جب دیکھو جنازہ اٹھ کھڑے ہو یعنی اگرچہ کافر کا ہو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے (وعن علی رض قال رأینا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قام فقمنا وقعد فقعدنا یعنی فی الجنازۃ رواہ مسلم وفی روایۃ مالک وابی داؤد قام فی الجنازۃ ثم قعد بعد) اور روایت
ہے حضرت علی رض سے کہ کہا دیکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پس کھڑے ہوئے ہم اور بیٹھے پس بیٹھے ہم یعنی بیچ دیکھنے جنازے کے
نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت مالک کے اور ابی داؤد کے یہ ہے کہ کھڑے ہوئے جنازے کے لیے پھر بیٹھے پیچھے اسکے ف پہلی روایت کے دو معنی ہین
ایک تو یہ کہ کھڑے ہوئے حضرت جنازے کو دیکھکر ہم بھی کھڑے ہوئے اور جب گذر گیا اور غائب ہوا نظر سے بیٹھے حضرت اور ہم بھی بیٹھے دوسرے یہ کہ
چند مدت جنازہ کو دیکھکر کھڑے ہو گئے پھر بیٹھے رہتے اور نہ اٹھتے پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کھڑے ہو جانا ساتھ فعل اخیر کے یعنی یہ حکم پہلے تھا

ابا موقوف ہوا اور دوسری روایت کے بھی یہی دونون معنی ہین اور دوسرے معنی ظاہر ہین ۔ ح * (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰی يُصَلّٰی عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ
كُلُّ قِيْرَاطٍ مِّثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاوے ساتھ جنازے مسلمان کے بسبب لانے ایمان کے یعنی فرمودۂ شرع پر اور واسطے طلب کرنے ثواب کے اور رہے
ساتھ اسکے یہانتک کہ نماز پڑھے اسپر اور فراغت پاوے دفن اسکے سے پس تحقیق وہ پھرتا ہے اجر لیکر برابر دو قیراط کے ہر قیراط مانند احد کے اور جو
شخص کہ نماز پڑھے جنازے پر پھر پھر جاوے پہلے دفن سے پس وہ پھرتا ہی ثواب لیکر برابر ایک قیراط کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف قیراط
کہتے ہین دینار کے بارھوین حصہ کو اور یہان قیراط سے مراد حصہ عظیم ہی یعنی ڈھیر بڑا ۔ ع * (وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَی لِلنَّاسِ
النَّجَاشِیَّ الْيَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچائی خبر نجاشی کے مرنے کی لوگون کو جس دن کہ وہ مرا اور نکلے ساتھ صحابہ رض کے طرف عیدگاہ کے پھر صف باندھی
ساتھ انکے اور تکبیرین کہین چار نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نجاشی لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور نام اُس نجاشی کا کہ حضرت نے جسپر نماز
پڑھی اصحمہ تھا اول دین نصاری پر تھا پھر ایمان لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کر کر وہان گئے تو خوب خدمت گذاری کی پس جب وہ مرا
تو حضرت نے وہ خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر نماز پڑھی اسکے جنازے کی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ نماز پڑھی جاوے میت پر مسجد جماعت مین
اسلیے کہ فرمایا ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھے میت پر مسجد مین پس نہین ثواب واسطے اسکے اور کہا ابن ہمام نے کہ خلاصہ
مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی نماز برابر ہی کہ میت اور قوم ہون مسجد مین یا ہو میت خارج مسجد کے اور قوم سب یا بعض مسجد مین ہون انتہی اور بعضون نے
کہا کہ نہین مکروہ ہی جب ہو میت خارج مسجد کے پھر بعضون نے کہا ہی کہ کراہت تحریمی ہی اور بعضون نے کہا تنزیہی اور اس حدیث سے شافعی یہ نکالتے
ہین کہ نماز جنازے کی غائب پر جائز ہی اور حنفیہ کے نزدیک نہین جائز وہ کہتے ہین کہ احتمال ہی کہ جنازہ نجاشی کا سامنے حضرت کے آگیا ہو
اسلیے کہ اللہ تعالے قادر ہی اسپر کہ دیوار و پہاڑ وغیرہ جو درمیان مین حائل تھے ہٹا دیے ہون اور حضرت کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہ خصوصیت
حضرت کی ہوئی اور کو نہین درست چنانچہ منقول ہی حضرت ابن عباس رضہ سے بغیر اسناد کے کہ کہا ابن عباس رضہ نے کہ کھولا گیا سریر یعنی
جنازہ نجاشی کا یہان تک کہ دیکھا اسکو اور نماز پڑھی اسپر ۔ ع ۔ ح (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰی
جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَّاَنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰی جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبدالرحمن
بن ابی لیلے سے کہ کہا تھے زید بن ارقم صحابی تکبیرین کہتے ہمارے جنازون پر چار اور انھون نے تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچھا
ہمنے انسے کہ ہمیشہ چار تکبیرین کہتے تھے آج پانچ کیون کہین پس کہا انھون نے کہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہتے نقل کی
یہ مسلم نے ف پانچ تکبیرین کہتے یعنی کبھی کبھی یا ابتدا مین اجماع ہی سب علما کا اسپر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ مین اور حضرت سے اور
صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم سے زیادہ بھی منقول ہین لیکن لکھا ہی علما نے کہ آخر الامر حضرت سے چار ہی ثابت ہوئی ہین پس سوا چار کے
جو منقول ہین منسوخ ہین اور زید رضی اللہ عنہ اگر نسخ کے قائل نہون تو کچھ ضرر اجماع مین نہین آتا ۔ ح ۔ ع (وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی طلحہ
بن عبداللہ بن عوف تابعی سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے ابن عباس کے جنازے پر پس پڑھی سورۂ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کے اور کہا

پڑھی مین نے سورۂ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہ سنت ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا امام ابوحنیفہ رح نے کہ مراد سنت سے یہ ہی کہ پڑھنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین واجب نہین انتہی یعنی فاتحہ اگر پڑھی جاوے مکان ثنا کے تو قائم ہوتی ہی مقام سنت کے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پڑھے سورۂ فاتحہ مگر یہ کہ پڑھے ساتھ نیت ثنا کے اور نہین ثابت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا اسکا اور موطا مین ہی کہ ابن عمر رض نہ پڑھتے تھے اسکو نماز جنازے مین انتہی اور امام شافعی کے نزدیک پڑھنا اسکا واجب ہی پس مراد سنت سے انکے نزدیک یہ ہی کہ طریقہ روایت کیا گیا دین مین سے پس اس تاویل سے نفی وجوب کی نہوئی ﴿ع﴾ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر پس یاد رکھی مین نے دعا پڑھی حضرت کی کہ وہ فرماتے تھے یعنے بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اسپر یعنی قبول کر طاعتین اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اُسے یعنی تقصیرات اسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنی جنت مین اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اولے کے یعنی پاک کر گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے اور پاکیزہ کر اسکو گناہون سے جیسے کہ پاکیزہ کرتا ہی تو کپڑے سفید کو میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر یعنے اُس عالم مین بہتر گھر اسکے سے یعنی اُس عالم مین اور اہل یعنی خادم بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت مین یعنی ابتداءً اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے یا کہا عذاب دوزخ کے سے اور ایک روایت مین ہی کہ بچا اسکو فتنۂ قبر کے سے یعنی متحیر ہونے سے نوشتون کے جواب مین اور عذاب آگ سے کہا عوف نے کہ جب مین نے یہ دعا حضرت سے اس میت کے لیے سُنی تو رشک لے گیا مین یہانتک کہ آرزو کی مین نے کہ ہوتا مین یہ میت یعنی تو کہ حضرت میرے لیے یہ دعا کرتے نقل کی یہ مسلم نے **ف** بی بی بہتر بی بی اسکی سے یعنے حور عین اور عورتون دنیا مین سے بھی پس نہ اشکال رہا کہ عورتین دنیا کی ہونگی جنت مین افضل حورون سے بسبب نماز روزے انکے کے جیسا کہ وارد ہوا ہی یہ حدیث مین اور فقہ مین لکھا ہی کہ مستحب ہی اس دعا کو آہستہ پڑھنا اور حضرت نے پکار کر پڑھی تعلیم کے لیے اور یہ دعا نسائی اور ترمذی نے بھی روایت کی ہی اور بخاری نے لکھا ہی کہ دعائین جو میت کے لیے وارد ہوئی ہین یہ سبھون سے صحیح تر ہی ﴿ع﴾ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَاَخِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی سلمہ بن عبد الرحمن رض سے یہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ رض نے داخل کرو انکو مسجد مین تاکہ نماز پڑھون مین اُنپر پس انکار کیا گیا یہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑھی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر دونون بیٹون بیضا کے مسجد مین یعنی سہیل اور بھائی اُسکے کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** نام سہیل کے بھائی کا سہل تھا اور بیضا انکی مان کا نام ہی اور نماز جنازے کی مسجد مین پڑھنی نزدیک امام شافعی کے درست ہی بموجب اس حدیث کے اور نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہی بموجب اس حدیث کے کہ اسمین ذکر ہی انکار کا کہ حضرت عائشہ رض پر انکار کیا صحابہ رض نے اسواسطے کہ معمول نہ تھا حضرت کا کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑھین چنانچہ قریب مسجد کے ایک جگہ مقرر تھی کہ وہان نماز جنازہ پڑھتے تھے اور ابو داؤد مین منع کی حدیث بھی موجود ہی مضمون اسکا یہ ہی کہ جو کوئی پڑھے

نماز جنازہ کی مسجد میں پس نہیں ثواب واسطے اُسکے اور حضرت عائشہ رضہ نے جو یہ حدیث ذکر کی کہ حضرت نے نماز پڑھی تو یہ بسبب عذر کے تھا کہ مینہ برستا تھا یا معتکف تھے چنانچہ ایک روایت میں یہ صریح آیا ہی کہ حضرت معتکف تھے اسلیے مسجد میں پڑھی ۱۲ ع ۲ ح (وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِمْرَاَۃٍ مَاتَتْ فِیْ نِفَاسِہَا فَقَامَ وَسَطَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر جنازے ایک عورت کے کہ مرگئی تھی بیچ نفاس اپنے کے پس کھڑے ہوے بیچ میں اُسکے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف شافعی کہتے ہین کہ عورت کے کولون کے سامنے کھڑا ہووے نماز پڑھنے کے لیے اور مرد کے سر کے سامنے پس یہ حدیث سند اُنکی ہی بیچ حق نماز عورتون کے اور دوسری بات اور حدیث سے ثابت کی ہی اور ہمارے مذہب میں یہ ہی کہ کھڑا ہووے سامنے سینہ کے خواہ مرد ہو خواہ عورت کہا شیخ ابن ہمام نے کہ یہ حدیث منافی سینہ کے سامنے کھڑے ہونے کے نہیں اسلیے کہ سینہ وسط ہی یعنی درمیان میں بڑا ہی اعضا کا اسلیے کہ اوپر اُسکے سر اور ہاتھ ہین اور نیچے اُسکے پیٹ اور پانوں اور احتمال ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سینہ کے سامنے کھڑے ہوے ہون مائل طرف کولون کے راوی نے بسبب نزدیک ہونے دونون چیزون کے آپس میں گمان کیا کہ درمیان میں اُسکے سامنے کولون کے کھڑے ہوے اور شمنی نے کہا کہ روایت ہی ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے بھی کہ کھڑا ہووے امام عورت کے کولون کے سامنے ۱۲ ع ۲ ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَیْلًا فَقَالَ مَتٰی دُفِنَ ہٰذَا قَالُوا الْبَارِحَۃَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِیْ قَالُوْا دَفَنَّاہُ فِیْ ظُلْمَۃِ اللَّیْلِ فَکَرِہْنَا اَنْ نُوْقِظَکَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تھا مردہ اُسمین رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہی یہ عرض کیا صحابہ نے کہ آج کی رات فرمایا پس کیون نہ خبر کی تمنے مجکو عرض کیا صحابہ رضہ نے کہ دفن کیا ہمنے اُسکو بیچ اندھیری رات کے پس مکروہ جانا ہمنے جگانا آپ کا پھر کھڑے ہوے حضرت پس صف باندھی ہمنے پیچھے حضرت کے پس نماز پڑھی اُسپر نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نام اس مردہ کا طلحہ بن براء بن عمیر تھا ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ امْرَاَۃً سَوْدَاءَ کَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابٌّ فَفَقَدَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْہَا اَوْ عَنْہُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا کُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ قَالَ فَکَاَنَّہُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَہَا اَوْ اَمْرَہٗ فَقَالَ دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِہٖ فَدَلُّوْہُ فَصَلّٰی عَلَیْہَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ ہٰذِہِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَۃٌ ظُلْمَۃً عَلٰی اَہْلِہَا وَاِنَّ اللّٰہَ یُنَوِّرُہَا لَہُمْ بِصَلَاتِیْ عَلَیْہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِمُسْلِمٍ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک عورت تھی کالی جھاڑ دیتی تھی مسجد میں یعنی مسجد نبوی میں یا تھا ایک جوان یعنی جھاڑ دیتا تھا پس نہ پایا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پوچھا احوال اُس عورت کے سے یا مرد جوان کے سے کہ کیا ہوا اور کہان گیا عرض کی صحابہ نے کہ مرگیا یا مرگئی فرمایا پس کیون نہ خبر کی مجکو یعنے تا نماز پڑھتا اُسکی کہا ابوہریرہ رضہ نے پس گویا کہ صحابہ رضہ نے حقیر جانا حال اُس عورت کا یا اُس شخص کا یعنی یہ خیال کیا کہ کیا ہی یہ کہ جسکے لیے حضرت کو تکلیف دین پس حقیقت میں تعظیم حضرت کی منظور تھی پس فرمایا بتلاؤ مجکو قبر اُسکی پس بتلائی اُنکو پس نماز پڑھی اُسپر پھر فرمایا تحقیق یہ قبرین بھری ہوتی ہین تاریکیون سے مردون پر اور تحقیق اللہ تعالے روشن کرتا ہی قبرون کو واسطے مردون کے بسبب نماز میری کے اُنپر نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور لفظ اُسکی واسطے مسلم کے ف یا تھا ایک جوان یہ شک راوی ہی کہ عورت جھاڑ دیتی تھی یا جوان دیتا تھا اور یہ قبرین مراد اُنسے وہ قبرین ہین کہ جنپر ممکن تھا نماز پڑھنا حضرت کا اور اختلاف ہی اسمین کہ نماز پڑھنی قبر پر جائز ہی یا نہین جمہور علما اُسپر ہین کہ مشروع ہی خواہ پہلے پڑھ چکے ہون یا نہ پڑھ چکے ہون اور ابراہیم نخعی اور ابوحنیفہ اور مالک اُسپر ہین کہ اگر پہلے نہ پڑھ چکے ہون تو درست ہی اور اگر پڑھ چکے ہون تو نہین درست لیکن ابوحنیفہ کے نزدیک ایک شرط یہ ہی کہ اگر پھٹ نگیا ہو میت قبر مین تو درست ہی اور پھٹ گیا ہو تو نہین درست

بعضون نے اندازہ اسکا تین دن کا کیا ہی کہ تین دن سے کم کا ہو تو جانے کہ نہین پھٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانے کہ پھٹ گیا اور امام ابو حنیفہ کہتے
ہین کہ حدیثون مین جو نماز پڑھنا حضرت کا قبرون پر آیا ہی خصوصیات حضرت کے سے ہی کہ حضرت قبرون کے نورانی ہونے کے لیے پڑھتے تھے اور کو
مطلق نہین درست ہی ح ۴ (وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ
انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ) اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس کے سے کہ نقل کی عبداللہ ابن عباس سے یہ کہ مرا انکا بیٹا قدید مین یا عسفان مین کہ نام جگہون کا ہی
قریب مکے کے پس کہا ابن عباس نے اے کریب دیکھ کسقدر جمع ہوئے ہین لوگ اسکی نماز کے لیے کہا کریب نے پھر نکلا مین پس ناگہان لوگ بہت
جمع ہو گئے تھے اسکے لیے پس خبر دی مین نے انکو پھر کہا کیا کہتا ہی تو یعنی گمان کرتا ہی کہ ہونگے وہ چالیس کہا کہ ہان کہا ابن عباس نے کہ نکالو جنازے
کو پس تحقیق مین نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص مسلمان کہ مرے پس پڑھین جنازے اسکے پر چالیس آدمی
کہ نہ شریک کرتے ہون ساتھ اللہ کے کسی کو مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ شفاعت انکی میت کے حق مین نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی
عائشہ رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کوئی میت کہ نماز پڑھے اسپر ایک جماعت مسلمانون سے کہ پہونچین سو کو سب
شفاعت کرین واسطے اسکے مگر کہ قبول کیجاتی ہی شفاعت انکی میت کے حق مین نقل کی یہ مسلم نے ف پہلی حدیث مین چالیس آدمی فرمائے اور
اسمین سو ظاہر یہ ہی کہ اول سو کی جمع ہونے کی فضیلت اتری ہووے پھر از راہ فضل و کرم کے اپنے بندون کے حال پر چالیس کے جمع ہونے کی
بھی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہی کہ مراد دونون عددون سے کثرت ہووے نہ عدد خاص ح ۴ (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا
خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ
خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللَّهِ
فِي الْأَرْضِ) اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا گذرے صحابہ ایک جنازے پر پس تعریف کی اسپر بھلائی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب
ہوئی پھر گذرے ایک اور جنازے پر پس ذکر کیا اسپر برائی کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمر رض نے کیا واجب
ہوئی فرمایا حضرت نے وہ شخص کہ تعریف کی تمنے اسپر بھلائی کی پس واجب ہوئی اسکے لیے بہشت اور یہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تمنے برائی کا پس واجب
ہوئی اسکے لیے دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مین ہی کہ مومن گواہ ہین اللہ کی زمین مین
ف واجب ہوئی جنت یعنی ثابت ہوتی جنت بر تقدیر صحیح ہونے اُس چیز کے کہ تعریف کی اُسپر یا اگر مراد حالت تعریف پر اور واجب ہوئی
دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہونے برائی کے کہ ذکر کی یا اگر مراد اُس حالت پر اور کہا مظہر نے کہ یہ حکم عام نہین ہی ہر شخص کے حق مین کہ گواہی دین
اسکے حق مین ایک جماعت ساتھ خیر و شر کے بلکہ امید جنت کی ہی نیک کے لیے اور خوف ہی دوزخ کا دوسرے کے لیے اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو حکم واجب ہونے جنت اور دوزخ کا کیا تو بسبب اسکے کہ مطلع کر دیا ہو انکو اللہ تعالے نے اسپر اور کہا ابن حجر نے کہ ذکر کرنا کسی
کو ساتھ بھلائی اور برائی کے واجب نہین کرتا جنت اور نار کو بلکہ یہ علامت ہی انکے جنتی اور دوزخی ہونے کی اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا
نیک بختون اور متقیون کا ہی کہ وہ بغیر مداخلت نفسانیہ کے کہتے ہین وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہی ورنہ اگر کوئی فاسق کسی سبب سے اہل فسق

کی تعریف کرے یا ایک نیک بخت کی برائی بیان کرے کچھ اعتبار نہیں اور تم گواہ اللہ کے ہو یہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی کہ اکثر آدمی جیسا ہوتا ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ لوگوں سے کہواتا ہے پس کہنا اُنکا علامت واقع ہونے کی ہے اور یہ معنی نہیں ہیں کہ جو کچھ کہیں صحابہ رض اور مومن سچ ہے ایک شخص کے کہ یہ مستحق جنت یا دوزخ کا ہے تو یوں ہی ہوتا ہے جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہے نہیں ہوتا دوزخی بسبب کہنے اُنکے کے اور جو کوئی مستحق دوزخ کا ہوتا ہے اُنکے کہنے سے جنتی نہیں ہو جاتا کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ نہیں جائز ہے کسی کو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی کہنا اگرچہ گواہی دیں اُسکے لیے جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاویگی جنت کی اُسکے لیے کہ گواہی دیں جماعت ساتھ بھلائی کے اور خوف کیا جاویگا دوزخ کا اُسکے لیے کہ گواہی دیں جماعت ساتھ برائی کے ع ح (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ شَھِدَ لَہٗ اَرْبَعَۃٌ بِخَیْرٍ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ قُلْنَا وَثَلٰثَۃٌ قَالَ وَثَلٰثَۃٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْہُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے حضرت عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دیں واسطے اُسکے چار شخص ساتھ بھلائی کے داخل کریگا اُسکو اللہ بہشت میں کہا ہمنے اور اگر تین شخص گواہی دیں یعنی تو بھی داخل کریگا بہشت میں فرمایا اور اگر تین بھی گواہی دیں تو بھی داخل کریگا کہا ہمنے اور اگر دو گواہی دیں فرمایا اور دو بھی پھر نہ پوچھا ہمنے اُسے حال ایک کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف داخل کریگا جنت میں یعنی بسبب فضل اپنے کے اور بھلائی اُسکی کے اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ گناہ اُسکے اور داخل کرتا ہے اُسکو جنت میں واسطے سچ کرنے گمان مومنوں کے بیچ ہونے اُسکے کے صالح چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہے اَلسِنَۃُ الْخَلْقِ اَقْلَامُ الْحَقِّ یعنی زبانیں خلق کی قلم حق کی ہیں ع ح (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّھُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے عایشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مردوں کو اسلیے کہ تحقیق وہ پہونچے ساتھ جزا اُس چیز کے کہ آگے بھیجی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نہ برا کہو یعنے لعن وطعن اور گالیاں وغیرہ نہ دو مُردوں کو اگرچہ ہوں فاجر وکافر مگر جسکا مرنا کفر پر یقینًا معلوم ہو تو مضائقہ نہیں مانند فرعون اور ابوجہل اور ابولہب کے اسلیے کہ جیسا اُنھوں نے کیا اُسکا بدلا پایا اگر نیک کار تھے ثواب ملا اُنکو برا کہنا نہ چاہیے اور اگر بدکار تھے شاید کہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو تو تمہیں اُنکے برا کہنے میں کیا فائدہ ع ح (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَیُّھُمْ اَکْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِیْرَ لَہٗ اِلٰی اَحَدِھِمَا قَدَّمَہٗ فِی اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَھِیْدٌ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَمَرَ بِدَفْنِھِمْ بِدِمَائِھِمْ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْھِمْ وَلَمْ یُغَسَّلُوْا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے جابر رض سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جمع کرتے دو شخصوں کو شہدا اُحد میں سے بیچ ایک کپڑے کے پھر فرماتے تھے کون سے کو اُنمیں سے زیادہ قرآن یاد ہے پس جب اشارہ کیا جاتا تھا واسطے حضرت کے طرف ایک کے اُنمیں سے آگے کرتے اُسکو قبر میں یعنے جانب قبلہ کے گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونے کے اور فرماتے کہ میں گواہی دونگا اُنپر دن قیامت کے کہ یہ راہ خدا میں مارے گئے ہیں اور حکم فرمایا ساتھ دفن کرنے اُنکے کے خون سمیت اور نہ نماز پڑھی اُنپر اور نہ نہلائے گئے نقل کی یہ بخاری نے ف کپڑے کی وہاں قلت تھی واسطے ضرورت کے ایک ایک کپڑے میں دو دو دفن کیے اور اس حدیث سے معلوم ہوا شہدا کے لیے نہ غسل ہے نہ نماز پھر نہ غسل دینے پر تو اتفاق ہے سب اماموں کا اور نماز نہ پڑھنے میں اختلاف ہے امام شافعی کہتے ہیں کہ نہ پڑھے اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ پڑھے سند اُنکی بہت حدیثیں ہیں ع ح (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَکِبَہٗ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَۃِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِیْ حَوْلَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئے اُسپر اُسوقت کہ پھرے جنازے ابن دحداح کے سے اور ہم چلتے تھے گرد حضرت کے

نقل کی یہ مسلم نے ف جاتے وقت سوار نہوتے اور فرمایا کہ ملایکہ پیادہ چلتے ہین سوار ہونا مناسب نہین اور پھرتے ہوئے سوار ہوئے پس اتفاق
ہی علما کا اسپر کہ پھرتے ہوے سوار ہونا مکروہ نہین ۰ع ۰ح ۰ الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ
وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِي رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي
حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ) روایت ہی مغیرۃ بن شعبہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازے اور آگے اسکے اور داہین اسکے اور باین اسکے پاس پاس اسکے اور کچا بچا نماز
پڑھی جاوے اسپر اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ اسکی کے ساتھ بخشش اور رحمت کے یعنی اگر ہون دونون مسلمان نقل کی یہ ابو داؤد نے
اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے یون ہی کہ فرمایا سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ جسطرف چاہے جنازے کے
چلے اور لڑکا کہ مر جاوے نماز جنازے کی پڑھی جاوے اسپر اور مصابیح مین یہ روایت مغیرۃ بن زیاد سے ہی ف سوار چلے پیچھے جنازے
کے یہ یا تو محمول ہی عذر پر یا بیان جواز پر اور پیادے کو پیچھے چلنا افضل ہمارے نزدیک ہی اور آگے چلنا افضل ہی شافعیؒ کے نزدیک اور
داہین باین چلنا جائز ہی اور چارون طرف چلنے مین افضل یہ ہی کہ پاس رہے تا مددگار رہے اٹھانے مین جنازے کے اور کچا بچا جو نکل پڑے
تو ہمارے نزدیک اور شافعیؒ کے نزدیک نماز جب اسپر پڑھی آتی ہی کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونے کے مانند آواز کرنے
کے یا حرکت کرنے عضو کے اور پھر مر جاوے اور امام احمد کے نزدیک نماز پڑھی جاوے اسپر جبکہ چار مہینے اور دس دن کے بعد پیدا ہوا اگرچہ
وقت نکلنے کے آواز وغیرہ نہ معلوم ہوا اور کہا ابن ہمام نے کہ معتبر اسمین یہ ہی کہ اکثر اسکا نکل چکے اور وہ زندہ ہو یعنی اگر آدھے سے زیادہ
نکلا اور وہ حرکت کرتا ہو نماز پڑھی جاوے اور کم مین نہین اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ کے الخ مستحب ہی ہمارے نزدیک کہ بعد تکبیر اولی
کے پڑھے سبحانک اللہم وبحمدک آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑھے جو کہ التحیات مین پڑھتے ہین اور بعد تیسری تکبیر کے پڑھے اللہم اغفر لحینا
آخر تک اور لڑکے کے جنازے پر پڑھے اللہم اجعلہ لنا فرطاً واجعلہ لنا ذخراً واجعلہ لنا شافعاً ومشفعاً اور دوسری روایت مین بجاے سقط کے
لفظ طفل کا واقع ہوا ہی ظاہر مراد وہی سقط یعنی کچا بچا ہی والا لڑکے پر نماز پڑھنے مین کیا کلام ہی اور مصابیح مین مغیرۃ بن زیاد ہی لکھا
ہی علما نے کہ یہ تحریف ہی معلوم نہین کہ کیونکر یہ تحریف واقع ہوئی اسلیے کہ پایا نہین گیا ہی مغیرۃ بن زیاد اصلا نہ صحابہ مین اور نہ تابعین مین
اور یہ حدیث روایت کی گئی ہی مغیرۃ بن شعبہ سے ۰ع ۰ح ۰ (وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ
يَرَوْنَهُ مُرْسَلًا) اور روایت ہی زہری سے کہ نقل کی سالم سے اور انہنے اپنے باپ سے نقل کی یعنی عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ کہا عبد اللہ نے کہ دیکھا
مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو بکر رضہ اور عمر رضہ کو چلتے تھے آگے جنازے کے نقل کی یہ احمد و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن
ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اور اہل حدیث کے گویا جانتے ہین اس حدیث کو مرسل ف یہ حدیث دلیل شافعی اور احمدؒ کی ہی کہ انکے
نزدیک آگے چلنا افضل ہی اور امام ابو حنیفہ رح نے حدیث مابعد پر عمل کر کر کہا ہی کہ پیچھے چلنا افضل ہی اور پیچھے چلنے مین فائدہ یہ ہی کہ
عبرت پکڑتے ہین لوگ جنازے کو دیکھکر اور مستعد رہتے ہین کندھا دینے کے لیے اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنے والون کے
ہین اور مکروہ ہی جنازے کے ساتھ چلنے والے کو کلام کرنا اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا بلکہ یاد کرے اللہ کو اپنے دل مین اور اہل

حدیث اس حدیث کو مرسل جانتے ہین کہ راوی اسکا زہری ہی یا سالم کہ تابعین سے ہین اور واقع مین یہ حدیث مرفوع ہی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہو اور وہ صحابی ہین ۱۲ ش ع م ح ؛ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَۃُ مَتْبُوْعَۃٌ وَلَا تُتْبَعُ لَیْسَ مَعَہَا مَنْ تَقَدَّمَہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ مَاجِدَۃَ الرَّاوِیُ رَجُلٌ مَجْہُوْلٌ) اور روایت ہی عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ تابع کیا گیا ہی کہ لوگ پیچھے اسکے چلین اور نہین تابع کہ وہ پیچھے لوگون کے رہے نہین ہوتا ساتھ اسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اس سے یعنی ثواب ہمراہی کا نہین پاتا پورا نقل کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے کہا ترمذی نے ابو ماجدہ راوی مرد مجہول ہی ف یہ حدیث موید ہی ہمارے مذہب کی کہ پیچھے چلنا جنازے کے افضل ہی اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہی کہ وہ بیان جواز کیلیے کرتے ہون اور ابو ماجدہ راوی مجہول ہی مجہول ہونا راوی متاخر کا نہین ضرر کرتا مجتہد کو یعنی ابو ماجدہ امام اعظم رح سے پیچھے ہی اسکا مجہول ہونا مضر نہین اسلیے کہ اُن تک راوی اچھے ہین ۱۲ ش ع م ؛ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَۃً وَحَمَلَہَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْہِ مِنْ حَقِّہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَۃَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ساتھ ہووے جنازے کے اور اٹھاوے اسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اسکا کہ اسپر تھا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنہ مین یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیون جنازے کے ف تین بار یعنی مدد کرے اٹھانے والون جنازے کی راہ مین پھر چھوڑ دے تا راحت پکڑے پھر اٹھاوے تھوڑی دور راہ مین اسی طرح کرے تین بار ادا کیا حق اسکا یعنی مومن کا جو مومن پر حق ہی کہ ساتھ جنازے کے جاوے اور مددگار رہے اٹھانے مین وہ حق اسطرح اٹھانے مین ادا ہو جاتا ہی شبہ یہ کہ اور حقوق مانند نیت اور دین وغیرہ کے ادا ہو جاتے ہین اور درمیان دو لکڑیون جنازے کے یہ مذہب شافعی ہی کہ اٹھاوین جنازے کو تین آدمی اسطرح کہ کھڑا ہو ایک تو آگے جنازہ کے درمیان مین دونون لکڑیون کے یعنی دونون ڈنڈون کے اور دو آدمی پیچھے اسکے ہر ایک ان دونون مین سے رکھے لکڑی کندھے پر یہ بات وقت اٹھانے جنازے کے کرے پھر مضائقہ نہین اسکا کہ مدد کرے اسکی جو چاہے جسطرح چاہے اور افضل نزدیک ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے تربیع ہی یعنی اٹھاوین اسکو چار آدمی اور رکھین لکڑیان اسکے کندھون پر روایت کیا گیا ہی یہ ابن مسعود سے اور احتمال ہی کہ اٹھانا تین آدمیون کا جو روایت کیا گیا کسی وقت خاص مین کسی سبب سے ہوا ہو مانند تنگی مکان کے یا قلت اٹھانے والون کے ۱۲ ع م ح (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃٍ فَرَاٰی نَاسًا رُکْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْیُوْنَ اِنَّ مَلٰئِکَۃَ اللّٰہِ عَلٰی اَقْدَامِہِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰی ظُہُوْرِ الدَّوَابِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوٰی اَبُوْ دَاوٗدَ نَحْوَہٗ قَالَ التِّرْمِذِیُّ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا) روایت ہی ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازے کے پس دیکھا لوگون کو سوار فرمایا کیا نہین حیا کرتے تم کہ تحقیق فرشتے خدا کے اپنے قدمون پر ہین اور تم اوپر پیٹھ جانورون کے ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابوداؤد نے مانند اسکے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ ثوبان سے موقوف ف اوپر ایک حدیث مین گذرا ہی کہ چلے سوار پیچھے جنازے کے اور اس سے مطلق سوار ہو کر چلنا منع معلوم ہوتا ہی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہی کہ وہ معذور کے حق مین ہی کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا کچھ اور عذر رکھتا ہو تو اسکو پیچھے جنازے کے سوار ہو کر چلنا جائز ہی اور یہ غیر معذور کے حق مین ہی اسلیے روایات فقہ مین آیا ہی کہ اگر ضرورت نہ ہو سوار چلنا جائز ہی بلا کراہت اور موقوف یعنی یہ قول ثوبان کا ہی حضرت کی حدیث نہین لیکن یہ بھی بیچ معنی مرفوع کے ہی اسلیے کہ بغیر سننے کے حضرت سے وہ نہین ایسی خبر دے سکتے

ع و ح ؛ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَی الْجَنَازَۃِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی جنازے پر سورۂ فاتحہ روایت کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے **ف** یعنی سورۂ فاتحہ نماز جنازے میں پڑھی جیسے کہ حدیث ابن عباس رض کی میں گذرا یا جنازے پر بعد از نماز کے یا پہلے نماز کے بقصد تبرک کے پڑھی ہو واللہ اعلم اور ترمذی نے کہا کہ اسناد اسکی قوی نہیں اور ابراہیم کہ راوی اس حدیث کا ہی منکر الحدیث ہی جو کچھ کہ اسمیں ثابت ہوا ہی قول ابن عباس رض ہی کا ہی کہ قرأت فاتحہ کی سنت ہی یعنی نماز جنازے میں اور لکھا ہی علما نے کہ یہ قول صریح نہیں ہی بیچ رفع کے یعنی اس قول سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ حضرت نے سورۂ فاتحہ پڑھی ہم ؛ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھو تم نماز میت پر پس خالص کرو اسکے لیے دعا یعنی کسی کے دکھانے سنانے کا خیال نہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے دعا کرو نقل کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے (وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَۃِ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ الْاَشْھَلِیِّ عَنْ اَبِیْہِ وَانْتَھَتْ رِوَایَتُہٗ عِنْدَ قَوْلِہٖ وَاُنْثَانَا وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِیْمَانِ وَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِسْلَامِ وَفِیْ اٰخِرِہٖ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پڑھتے نماز جنازے پر فرماتے یا الٰہی بخشش کر واسطے زندوں ہمارے کے اور مردوں ہمارے کے اور حاضر ہمارے کے اور غائب ہمارے کے اور چھوٹوں ہمارے کے اور بڑوں ہمارے کے اور مردوں ہمارے کے اور عورتوں ہماری کے یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکھے تو ہمارے میں سے پس زندہ رکھ اسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم میں سے پس مار اسکو ایمان پر یا الٰہی نہ محروم رکھ ہمکو ثواب اسکے سے یعنی ثواب کے سبب مصیبت اسکی کے ہمکو حاصل ہوا ہی اس سے محروم نہ کر اور نہ فتنے میں ڈال ہمکو پیچھے اسکے روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد و ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور روایت کی یہ نسائی نے ابراہیم اشہلی سے کہ انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے اور تمام ہوئی روایت اسکی لفظ انثانا تک اور بیچ روایت ابی داؤد کے پس زندہ رکھ اسکو ایمان پر اور مار اسکو اسلام پر اور اخیر میں اسکے یہ ہی اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اسکے (وَعَنْ وَاثِلَۃَ ابْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانوں میں سے پس سنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانے کا بیچ امان تیری کے ہی یعنی اسلیے کہ ایمان رکھتا تھا تجھپر اور چنگل مارنے والا ہی ساتھ قرآن کے کہ وہ امن دینے والا ہی پس بچا اسکو فتنۂ قبر کے سے یعنی عذاب اسکے سے اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہی کہ جو عہد اور وعدہ بندوں کے ساتھ کیا ہی پورا کرتا ہی اور تو صاحب حق کا ہی کہ جو کچھ کہ کہتا ہی اور کرتا ہی حق ہی یا الٰہی بخشش کر واسطے اسکے اور رحم کر اسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہی روایت کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے **ف** لفظ حبل کئی معنی ملا علی قاری نے نقل کیے ہیں اور اخیر کو لکھا ہی کہ ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہوں کہ وہ تعلق پکڑنے والا اور چنگل مارنے والا ساتھ قرآن کے تھا پس لفظ حبل سے مراد قرآن ہی جیسے کہ اس آیت میں واعتصموا بحبل اللہ یعنی چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور مراد لفظ جوار سے امان ہی اور اضافت اسمیں بیانیہ ہی یعنی قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارنا ساتھ اسکے باعث ہوتا ہی امان اور اسلام اور ایمان و معرفت وغیرہ ذالک کا

ع (وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم رواه ابو داود والترمذي)
اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یاد کرو نیکیاں اپنے مردون کی اور بند رہو ذکر کرنے برائیون انکی
سے روایت کی یہ ابوداود و ترمذی نے ف یاد کرو نیکیاں اپنے موتی کی اسلیے کہ وقت ذکر کرنے صالحین کے اترتی ہے رحمت اور یہ امر
استحباب کے لیے ہے اور بند رہو ذکر کرنے برائیون انکی سے یہ امر وجوب کے لیے ہے یعنی واجب ہے کہ برائی انکی نہ ذکر کرو کہا ہے حجۃ الاسلام نے
کہ غیبت میت کی اشد ہے غیبت زندہ سے اسلیے کہ زندہ سے بخشوا لینا ممکن ہے دنیا مین بخلاف میت کے کہ اس سے نہین بخشوا سکتا اور تجاب
ازہار مین لکھا ہے کہ کہا علما نے کہ جب دیکھے نہلانے والا میت مین کوئی اچھی چیز مانند روشن ہونے چہرہ اسکے کے اور خوشبو آنے کی اسمین
سے تو مستحب ہے بیان کرنا اسکا اور اگر دیکھے اسمین بری چیز مثلاً بو آتی ہو اسمین سے یا کالا ہو جاوے منہ یا بدن یا بدل جاوے صورت
اسکی تو حرام ہے بیان کرنا اسکا ہنع ہ ح (وعن نافع ابي غالب قال صليت مع انس بن مالك على جنازة رجل فقام حيال رأسه
ثم جاؤا بجنازة امرأة من قريش فقالوا يا ابا حمزة صل عليها فقام حيال وسط السرير فقال له العلاء بن زياد هكذا رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم قام على الجنازة مقامك منها ومن الرجل مقامك منه قال نعم رواه الترمذي وابن ماجه وفي رواية ابي داود نحوه مع
زيادة وفيه فقام عند عجيزة المرأة) اور روایت ہے نافع سے کہ کنیت اسکی ابی غالب ہے کہا کہ نماز پڑھی مین نے ساتھ انس بن مالک کے اوپر
جنازے ایک شخص کے یعنی عبداللہ بن عمر رضہ کے پس کھڑے ہوے مقابل سر اسکے سے پھر لائے لوگ جنازہ ایک عورت قریش مین سے پس کہا اے ابا حمزہ کہ کنیت ہے انس
کی نماز پڑھ اس جنازے پر پس کھڑے ہوے مقابل درمیان تخت کے پس کہا واسطے اسکے علاء بن زیاد نے کہ اسیطرح تجھ دیکھا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑے
ہوے جنازے پر یعنی عورت کے جنازے پر بیچ جگہ کھڑے ہونے تیری کے اس عورت سے اور کھڑے ہونے مرد سے جگہ کھڑے ہونے تیری کے مرد سے یعنی حضرت کو دیکھا تو نے
کہ کھڑے ہوے جنازے مرد پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پر مقابل درمیان کے کہا کہ ہان نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داود کے مانند اسکے
ساتھ زیادتی کے اور اسمین یہ ہے کہ پس کھڑے ہوے نزدیک کوکھ عورت کے ف اسمین جو اختلاف کیا ہے اماموں نے مذکور اسکا پہلی فصل مین
ہو چکا ہے وہان سے دیکھ لے **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال كان سهل بن حنيف وقيس
بن سعد قاعدين بالقادسية فمروا عليهما بجنازة فقاما فقيل لهما انها من اهل الارض اي من اهل الذمة فقالا ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم مرت به جنازة فقام فقيل له انها جنازة يهودي فقال اليست نفسا متفق عليه) روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے
کہ کہا تھے سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹھے ہوے قادسیہ مین پس گزرا گیا انپر ایک جنازہ پس کھڑے ہو گئے دونون پھر کہا گیا انکو کہ
تحقیق یہ جنازہ زمینداروں سے ہے یعنی ذمیون سے پس کہا دونون صحابیون نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گزرا ان پاس جنازہ پس
کھڑے ہو گئے پس کہا گیا انکو کہ تحقیق یہ جنازہ یہودی کا ہے فرمایا کیا نہین ہے یہ جاندار نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف قادسیہ نام ہے ایک
جگہ کا کہ پندرہ کوس ہے کوفہ سے اور ذمیون سے یعنے زمینداروں سے مراد ذمی ہین انکو زمیندار کہا بسبب ذلالت اور کم رتبہ ہونے انکے کے یا
بسبب اسکے کہ مسلمانون نے مقرر رکھا انکو زمین پر اور خراج لیا اور کیا نہین یہ جاندار کہ ساتھ موت اسکی کے ڈرے اور عبرت پکڑے حاصل
یہ کہ موت مقام ڈر اور عبرت کا ہے اسلیے اٹھ کھڑا ہوا مین اور اوپر گذر ہی چکا ہے کہ منسوخ ہوا اٹھ کھڑا ہونا ساتھ روایت حضرت علی رضہ کے
پس شاید کہ ان دو صحابیون کو علم منسوخ ہونے کا نہوا ہو ہ ع (وعن عبادة بن الصامت قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا اتبع جنازة لم يقعد حتى توضع في اللحد فعرض له حبر من اليهود فقال له انا هكذا نصنع يا محمد قال فجلس رسول الله صلى الله

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعِ الرَّاوِیُّ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ) اور روایت ہے عبادۃ بن صامت رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جاتے ساتھ جنازے کے نہ بیٹھتے یہانتک کہ رکھا جاتا قبر میں پس روبرو آیا حضرت کے ایک عالم یہودیوں میں سے پس کہا اُسنے حضرت کو تحقیق ہم اسی طرح سے کرتے ہیں اے محمد یعنے کھڑے رہتے ہیں یہانتک کہ رکھا جاتا ہے مردہ قبر میں کہا راوی نے پس بیٹھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے بعد اسکے کھڑے نہ رہتے دفن کرنے تک اور فرمایا مخالفت کرو یہودیوں کی روایت کی یہ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کہ راوی ہے حدیث کا نہیں قوی (وَعَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِالْقِیَامِ فِی الْجَنَازَۃِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے علی رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ کھڑے ہو جانے کے وقت دیکھنے جنازے کے پھر بیٹھے اسکے اور فرمایا ہمکو ساتھ بیٹھنے کے نقل کی یہ احمد نے ف ظاہر اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مکروہ ہے کھڑے ہو جانا بعد اسکے ۔ ع ::

(وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَۃً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ یَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَیْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَۃِ یَہُوْدِیٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہے محمد بن سیرین رض سے کہ کہا تحقیق ایک جنازہ گذرا حضرت حسن بن علی اور ابن عباس رض پر پس کھڑے ہوئے حسن اور نہ کھڑے ہوئے ابن عباس رض پھر کہا حسن رض نے کیا نہیں کھڑے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے جنازہ یہودی کے کہا ابن عباس رض نے ہاں کھڑے ہوے پھر بیٹھے نقل کی یہ نسائی نے ف یعنے پہلے اسطرح تھا کہ حضرت جنازے کو دیکھکر اٹھکر کھڑے رہتے بعد ازاں بیٹھے رہتے اور نہ اٹھتے پس کھڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسن رض کو یہ نسخ ہونا نہ پہونچا ہوگا اسلیے انکار کیا ۔ ع :: (وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ کَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَیْہِ بِجَنَازَۃٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰی جَاوَزَتِ الْجَنَازَۃُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَۃِ یَہُوْدِیٍّ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی طَرِیْقِہَا جَالِسًا وَکَرِہَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَہٗ جَنَازَۃُ یَہُوْدِیٍّ فَقَامَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہے جعفر بن محمد رض سے یعنی جعفر صادق رض سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے محمد باقر سے یہ کہ حسن رض بن علی تھے بیٹھے ہوے پس گذرا گیا اُنپر جنازہ پس کھڑے ہوے لوگ یعنے وہ کہ جنکو نسخ نہیں پہونچا تھا یہانتک کہ گذر گیا جنازہ پس کہا حسن رض نے سوا اسکے نہیں کہ گذرا گیا جنازہ یہودی کا اور تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوپر راہ کے بیٹھے ہوے اور مکروہ جانا یہ کہ بلند ہو سر اُنکے سے جنازہ یہودی کا پس کھڑے ہوے نقل کی یہ نسائی نے ف یعنے حضرت کہ بسبب دیکھنے جنازہ یہودی کے کھڑے ہوے تھے سبب یہ تھا کہ نہ چاہا کہ سر مبارک سے جنازہ یہودی کا بلند ہو یہ انکار کیا حضرت حسن رض نے لوگوں کے کھڑے ہونے پر جنازہ کے لیے برعکس پہلے انکار کے کہ ابن عباس رض پر کیا تھا بسبب نہ کھڑے ہونے کے پس شاید کہ یہ پیچھے ہوا اس قضیہ کے بعد تلاش و تحقیق کے یہ ثابت ہوا ہو کہ کھڑا ہونا حضرت کا اس سبب سے تھا پھر منسوخ ہوا اور سبب کھڑے ہونے کے مختلف تھے کبھی بسبب ڈر کے کھڑے ہوتے اور کبھی واسطے بزرگی ملائکہ کے اور کبھی واسطے ناخوش رکھنے اسکے کہ جنازہ بلند ہو سر مبارک سے اور یہ حدیث منقطع ہے اسلیے کہ امام محمد باقر نہیں تھے حضرت حسن رض کے زمانہ میں ۔ ع ح :: (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِکَ جَنَازَۃُ یَہُوْدِیٍّ اَوْ نَصْرَانِیٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَہَا فَلَسْتُمْ لَہَا تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَعَہَا مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی موسیٰ رض سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ گذرے تجھپر جنازہ یہودی کا یا نصاری کا یا مسلمان کا پس کھڑے ہو جاؤ اُسکے لیے پس نہیں تم اُسکے لیے کھڑے ہوتے سوا اسکے نہیں کہ کھڑے ہوتے ہو واسطے اُنکے کہ ساتھ جنازے کے ہیں یعنی فرشتے نقل کی یہ احمد نے ف سبب کھڑے ہونے کے مختلف تھے چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث میں ہو چکا ہے اور یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اسکا بیان بھی اوپر گذر گیا

(وعن مالک بن ہبیرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یموت فیصلی علیہ ثلثۃ صفوف من المسلمین الا
اوجب فکان مالک اذا استقل اہل الجنازۃ جزاہم ثلثۃ صفوف للحدیث رواہ ابوداود وفی روایۃ الترمذی قال کان مالک
بن ہبیرۃ اذا صلی علی الجنازۃ فتقال الناس علیہا جزاہم ثلثۃ اجزاء ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیہ ثلثۃ
صفوف اوجب وروی ابن ماجۃ نحوہ) اور روایت ہے مالک بن ہبیرہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے
نہین کوئی مسلمان کہ مرے پس پڑھین نماز اسپر تین صفین مسلمانون کی مگر کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت اور مغفرت اسکے لیے پس تھے مالک
جس وقت کہ کم جانتے آدمیون کو تقسیم کرتے انکو تین صفین بموجب اس حدیث کے نقل کی یہ ابوداود نے اور بیچ روایت ترمذی کے یون ہے
کہ کہا راوی نے تھے مالک بن ہبیرہ جس وقت کہ نماز پڑھتے جنازے پر یعنی ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا پس کم جانتے لوگون کو اسپر کرتے لوگون کو
تین حصے یعنی تین صفین پھر کہتے فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر نماز پڑھین تین صفین واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت کو اور
روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے ف واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت کو مسئلہ ہے عقائد کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہ کہ اعتقاد کرے کہ نہین
واجب اللہ پر کچھ اور یہان فرمایا کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت کو پس ان دونون باتون مین منافاۃ ہوئی جواب یہ کہ یہ واجب ہونا از
راہ فضل اور وعدے اسکے کے ہے پس یہ واجب لغیرہ ہے اور منع جو ہے واجب لذاتہ ہے شیخ نے ہے اور کرمانی نے لکھا ہے کہ نماز جنازے مین صفین
افضل پچھلی صف ہے واسطے تواضع کے اور سوا جنازے کے اور نمازون مین اول کی صف افضل ہے اور شیخ نے کہا کہ بہتر ہے میت کے لیے
نماز جنازے کے اسلیے کہ یہ شایستہ ہوتا ہے ساتھ زیادتی کے نماز جنازہ مین شرح (وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی الصلوۃ علی الجنازۃ اللہم انت ربہا وانت خلقتہا وانت ہدیتہا للاسلام وانت قبضت روحہا وانت اعلم بسرہا وعلانیتہا
جئنا شفعاء فاغفرلہ رواہ ابوداود) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے نماز جنازے مین
یہ دعا یا الہی تو پروردگار اسکا ہے تو نے پیدا کیا اسکو اور تو نے ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کے اور تو نے قبض کی روح اسکی اور تو دانا تر ہے
ساتھ باطن اسکے کے اور ظاہر اسکے کے اور آئے ہین ہم شفاعت کرنے والے پس بخش اسکو نقل کی یہ ابوداود نے (وعن سعید بن المسیب
قال صلیت وراء ابی ہریرۃ علی صبی لم یعمل خطیئۃ قط فسمعتہ یقول اللہم اعذہ من عذاب القبر رواہ مالک) اور روایت ہے سعید
بن مسیب سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے ابی ہریرہ رض کے ایک لڑکے پر کہ نہ کیا تھا اسنے کوئی گناہ ہرگز پس سنا مین نے ابو ہریرہ کو کہ کہتے
تھے یعنی نماز مین یا الہی پناہ دے اسکو عذاب قبر سے نقل کی یہ مالک نے ف کہا ابن حجر نے کہ جملہ لم یعمل خطیئۃ قط صفت کاشفہ ہے لفظ صبی
کی اسلیے کہ نہین متصور ہے صغیر نابالغ مین کرنا گناہ کا انتہی اور پناہ دینے عذاب قبر سے کہا ہے بعضے علما نے کہ نہین مراد ہے ساتھ عذاب قبر کے
یہان عقوبت اور سوال بلکہ مراد ہے نزع اسباب غم وحسرت اور وحشت اور ضغطہ کے اور یہ سب کو ہووے گا لڑکون کو اور غیر لڑکون کو
کذا ذکرہ السیوطی اور علما نے اختلاف کیا ہے بیچ سوال ہونے لڑکون کے قبر مین صحیح یہ ہے کہ نہین ہونے کا اسلیے کہ عذاب ہونا غیر مکلف کو
مخالف ہے قاعدہ شرع کے واللہ اعلم ۱۲ ع شرح (وعن البخاری تعلیقا قال یقرا الحسن علی الطفل فاتحۃ الکتاب ویقول اللہم اجعلہ
لنا سلفا وفرطا وذخرا واجرا) اور روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنی نقل کی حدیث ترجمۃ الباب مین بدون سند کے کہا پڑھتے
تھے حسن بصری اوپر جنازے لڑکے کے سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اول کے جگہ سبحانک اللہم کے اور کہتے یعنی بعد تیسری تکبیر کے یا الہی گردان اسکو
ہمارے لیے پیشوا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب ف سلف وہ مال ہے کہ آگے بھیجے آدمی منفعت کے لیے اور فرط وہ شخص ہے کہ آگے

آگے جا کر سر انجام آب و دانہ وغیرہ کا کرے لشکر کے لیے اور یہاں مراد دونوں سے یہ ہے کہ یہ لڑکا باعث منفعت ہماری کا ہو کر شفاعت کرے اور ذخیرہ وہاں کا ذخیرہ کریں تا وقت حاجت کے کام آوے ؁ ؁ ( وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُوْرَثُ ) اور روایت ہے جابر رضؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا یعنی کچا بچہ نہ نماز پڑھی جاوے اسپر اور نہ وارث ہووے کسی کا اور نہ وارث کیا جاوے کوئی اسکا یہاں تک کہ آواز کرے وقت پیدا ہونے کے یعنی چلاوے کہ نشانی زندگی کی جیسے کہ اوپر گذر انقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا ولا یورث ( وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَّالنَّاسُ خَلْفَهٗ يَعْنِيْ اَسْفَلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ ) اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھڑا ہو امام نماز میں اوپر ایک چیز کے اور لوگ پیچھے اسکے ہوں یعنی نیچے اس سے ہوں روایت کی یہ دار قطنی نے مجتبی میں بیچ کتاب جنائز کے ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر فقط امام نیچے کھڑا ہو اور لوگ اونچے تو بطریق اولی منع ہوگا اور یہ حکم سب نمازوں میں ہے خصوصیت نماز جنازے کی نہیں اور اسلئے یہ باب بھی مخصوص نہیں لیکن محل اسپر کر اسباب میں لائے ہیں گو کہ وہ حدیث کا اسمیں تھا شاید لوگوں کی عادت ہو کہ نماز جنازے میں اس طرح کرتے ہوں پس منع کیے گئے اس سے واللہ اعلم ؁ ؁

## باب دفن المیت

باب ہے بیچ بیان دفن کرنے مردوں کے ۔ الفصل الاول فصل پہلی ( عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ فِيْهِ اَلْحِدُوْا لِيْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ) روایت ہے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا بیچ اس مرض اپنے کے کہ وفات ہوئی اسمیں بناؤ میرے دفن کے لیے لحد اور کھڑی کرو میرے اوپر کچی اینٹیں کھڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت کی قبر پر روایت کی یہ مسلم نے ف لحد کہتے ہیں اسکو کہ قبر میں قبلہ کی طرف کا داک کرتے ہیں جسکو یہاں بغلی قبر کہتے ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لحد کرنا اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت ہمارے نزدیک لحد ہے مگر کہ ہو ضرورت یعنی زمین نرم ہو اور خوف ڈھ جانے کا ہو تو شق کرے یعنی جیسی یہاں قبریں بنتی ہیں اور کھڑی کرو میرے کچی اینٹیں یعنی اینٹوں سے اسکا داک کو بند کر دینا اور لکھا ہے علما نے کہ حضرت کی قبر کا داک تو اینٹوں سے بند ہوا تھا ؁ ؁ ( وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِيْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک لوئی سرخ روایت کی یہ مسلم نے ف شقران چیلے آنحضرت کے نے اس لوئی کو بغیر کہے صحابہؓ کے قبر میں رکھ دیا تھا اور کہا شقران نے کہ مکروہ جانا میں نے کہ استعمال کرے اسکو کوئی پیچھے حضرت کے اور کہا بعضے عالموں نے کہ یہ رکھنا لوئی کا خصائص آنحضرت کے سے تھا اور کہا بعضے عالموں نے کہ جگہ گڑھے حضرت علی رضؓ اور حضرت عباس رضؓ شقران سے بسبب رکھنے اسکی کے قبر میں اور کہا ابن عبد البر نے کتاب استیعاب میں کہ وہ نکالی گئی قبر میں سے پہلے ڈالنے مٹی کے اور علما نے مکروہ کہا ہے کپڑا بچھانا مردے کے نیچے اسلیے کہ اسراف اور ضائع کرنا مال کا ہے ؁ ؁ ( وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ) اور روایت ہے سفیانؓ کھجور بیچنے والے سے یہ کہ دیکھی انھوں نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کے نقل کی بخاری نے ف امام مالک رح اور امام ابو حنیفہؒ اور احمدؒ نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اور اور حدیثوں صحیحہ کے اسپر کہ بطور کوہان کے بنانا قبر کا افضل ہے سطح بنانے سے اور امام شافعی نے کہا سطح افضل ہے ؁ ( وَعَنْ اَبِي الْهَيَّاجِ الْاَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عَلِيٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ) اور روایت ہے ابی الہیاج اسدی تابعی

کہ کہا فرمایا مجھکو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا نہ بھیجوں میں تجکو اوپر اس کام کے کہ بھیجا مجھکو اسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہ ہے کہ نہ چھوڑ تو
کسی تصویر کو مگر کہ مٹا دے اسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کردے اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ہے علما نے کہ تصویر رکھنی حرام ہے اور مٹانا
اسکا واجب ہے اور نہیں جائز ہے بیٹھنا روبرو اسکے اور برابر کردے یعنی پست کردے ایسی کہ قریب زمین کے ہو اسقدر کہ نمود اسکی باقی رہے
کہ مقدار اسکی بقدر بالشت کے ہے جو کہ سنت ہے ازہار میں لکھا ہے کہ کہا علما نے کہ مستحب ہے یہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہے زیادہ
اس سے اور مستحب ہے ڈھا دینا زیادہ کا شرع ہے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ
وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گچ کرنے قبر کے سے اور عمارت بنانے
سے قبر پر اور بیٹھنے سے قبر پر روایت کی مسلم نے ف لکھا ہے ازہار میں کہ نہی قبروں کی گچ کرنے سے واسطے کراہت کے ہے اور یہ نہی دونوں صورتوں
کو شامل ہے خواہ چنائی اس سے کرے خواہ قبر کے اوپر گچ کرے اور عمارت بنانی قبر پر درست نہیں اور واجب ہے ڈھا دینا اسکا اگرچہ ہو مسجد
اور کہا تورپشتی نے کہ بنا محتمل ہے دونوں چیزوں کو خواہ قبر پر مکان پتھر وغیرہ سے بناوے خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کرے منع دونوں میں کیونکہ کچھ
فائدہ نہیں پھر کہا تورپشتی نے کہ اسکے منع ہونے کا یہ بھی سبب ہے کہ یہ فعل جاہلیت کا ہے یعنی تھے کافر کہ سایہ کرتے تھے میت پر برسوں تک
اور قبر پر بیٹھنے سے اسلیے منع فرمایا کہ یہ منافی ہے اکرام مومن کے اسمیں حقیر بنانا اسکا لازم آتا ہے اور بعضوں نے کہا بیٹھنے سے یہ مراد ہے کہ
غم کے مارے قبر ہی پر بیٹھا رہے جیسے یہاں آدمی تعزیہ کو بیٹھتے ہیں قبر پاس سے منع فرمایا ہے (وَعَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی مرثد غنوی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبروں پر اور نہ نماز پڑھو طرف قبروں کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے بیٹھنا قبر پر اور روندنا
اسکو پس یہ جو لوگ کرتے ہیں کہ جب کوئی اقربا میں سے ایک جا میں دفن کیا جاتا ہے اور اسکے گرد اور طرف سے مدفون ہوتے ہیں تو انکو روندتے
ہوئے اپنے قرابتی کی قبر پاس پہونچتے ہیں یہ مکروہ ہے اور نہیں مکروہ روندنا قبر کا حاجت کے لیے جیسے قبر کھودنے کے لیے یا دفن کرنے کے لیے
قبروں پر پاؤں رکھکر جانا جائز اور مستحب ہے کہ ننگے پاؤں قبروں میں جاوے کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہے سونا نزدیک قبر کے
اور تکیہ کرنا اسپر اور استنجا کرنا پاس اسکے نہایت مکروہ ہے اور مکروہ ہے ہر چیز کہ نہیں معہود یعنی نہیں ثابت سنت سے اور معہود سنت سے نہیں ہے مگر
زیارت اسکی اور دعا کرنی پاس اسکے کھڑے ہوکر جیسے کہ کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنے کے طرف بقیع کے اور کہتے السلام علیکم
دار قوم مومنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اسال اللہ لی ولکم العافیۃ اور نہ نماز پڑھو طرف قبر کے اگر از راہ تعظیم قبر یا قبر والے کے پڑھتا ہے
تو صریح کفر ہے والا مکروہ تحریمی ہے اور یہی حکم ہے جنازے کا اگر سامنے رکھا ہو بلکہ کراہت اسمیں زیادہ ہے اور اسمیں اہل مکہ بھی گرفتار ہو رہے
ہیں کہ قطار باندھ کر جنازے کعبہ کے پاس رکھ دیتے ہیں اور پھر انکی طرف نماز پڑھتے ہیں ۱۲ ہ اگر کوئی کہے کہ ابن ہمام نے جو کہا کہ نہیں معہود
سنت سے مگر زیارت اور دعا الخ اس سے معلوم ہوا کہ قرأت قرآن کی بھی قبر پر سنت نہیں اور مکروہ ہے باوجودیکہ اکثر احادیث و آثار سے پڑھنا
قرآن کا قبر پر ثابت ہے جیسا کہ ہم نے بھی وہ حدیثیں تیسری فصل میں بیچ شرح حدیث ابن عمر رض کے نقل کی ہیں جواب یہ کہ قرأت قرآن
کی داخل ہے دعا میں اسلیے کہ وہ بھی دعا ہے حکما پس وہ مکروہ نہیں ۱۲ منہ (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہ کہ بیٹھے ایک تمہارا انگارے پر کہ جلا دے کپڑے اسکے پس پہونچے انگارا طرف بدن اسکے کے

بہتر ہی واسطے اسکے اس سے کہ بیٹھ جاوے قبر پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگر کوئی آگ پر بیٹھ جاوے اور وہ کپڑے کو جلا کر جلد تک پہونچ جاوے تو وہ سہل ہی قبر پر بیٹھنے سے یعنے ضرر اسکا زیادہ ہی اسکے ضرر سے **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يُلْحِدُ وَالْآخَرُ لَا يُلْحِدُ فَقَالُوا اَيُّهُمَا جَاءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهُ فَجَاءَ الَّذِي يُلْحِدُ فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) روایت ہی عروہ بن زبیر سے کہ کہا تھے مدینہ مین دو شخص یعنی گورکن کہ ایک ان مین سے یعنی ابوطلحہ انصاری لحد کرتا تھا یعنی بغلی قبر کھودتا تھا اور دوسرا یعنی ابوعبیدہ بن جراح لحد نہ کرتا تھا بلکہ شق کرتا تھا یعنی جیسی یہان قبر بنتی ہی پس کہا صحابہ نے یعنی اتفاق کیا بعد وفات حضرت کے اسپر کہ جونسا ان مین سے آوے پہلے کرے کام اپنا یعنے اگر لحد والا پہلے آوے لحد کھودے حضرت کے لیے اور اگر شق والا پہلے آوے شق کھودے پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تھا پس لحد کی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ شرح السنہ مین **ف** ابوعبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ سے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ لحد افضل ہی لیکن شق بھی مشروع ہی اسلیے کہ اگر نامشروع ہوتی تو ابوعبیدہ کاہیکو کیا کرتے شرح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد واسطے ہمارے ہی اور شق واسطے غیر ہمارے کے روایت کی یہ ترمذی وابوداؤد ونسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی یہ احمد نے جریر بن عبداللہ سے **ف** علما نے اس حدیث کے کئی معنی لکھے ہین لیکن ظاہر یہ ہین کہ لحد واسطے ہمارے ہی یعنی جماعت انبیا کے اور شق جائز ہی واسطے غیر ہمارے کے (وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ اِحْفِرُوا وَاَوْسِعُوا وَاَعْمِقُوا وَاَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ اِلٰى قَوْلِهِ وَاَحْسِنُوا) اور روایت ہی ہشام بن عامر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن احد کے کہ کھودو قبرین اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبر کو یعنے ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑے کرکٹ سے اور دفن کرو دو کو اور تین کو ایک قبر مین اور آگے کرو یعنی جانب قبلہ کے رکھو اسکو کہ بہت یاد رکھتا ہو ان مین قرآن روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد ونسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ احسنوا تک **ف** فرمایا دن احد کے یعنی جب جنگ احد ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنے شہدا کا تو فرمایا کھودو قبرین یہ امر وجوب کے لیے ہی اور باقی استحباب کے لیے اور گہرا کرو اس سے معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہی اسلیے کہ اس سے محفوظ رہتا ہی میت درندون سے اور کہا مظہر نے کہ قبر اتنی گہری کرے کہ اگر آدمی کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کرے تو سر انگلیون کے کنارے قبر کے برابر ہون اور ایک قبر مین دو تین کو دفن کرنا وقت ضرورت کے درست ہی اور بے ضرورت نہین درست اور یہ جو فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اسکو آگے کرو تو اسمین اشارہ ہی طرف تعظیم کرنے عالم باعمل کی زندگی مین بھی اور مرے پر بھی اور ایک نماز جیسے ایک میت پر ہوتی ہی ویسے ہی زیادہ پر بھی ہو سکتی ہی پس جب جمع ہون کئی جنازے تو چاہیے علحدہ علحدہ ہر میت پر نماز پڑھے چاہے سب کو رکھ کر ایک نماز پڑھ لے پھر آگے رکھنے مین چاہے آگے پیچھے رکھے جانب قبلہ کے اور چاہے طول مین رکھے قطار باندھ کر اور افضل کے پاس کھڑا ہووے شرح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِاَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا جبکہ ہوا دن احد کا لائین پھوپھی میری باپ میرے کو تاکہ دفن کرین انکو مقبرہ ہمارے مین پس پکارا پکارنے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ پھیرو تم شہیدون کو طرف

جگہ شہید ہونے اُنکے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے اور لفظ اسکی واسطے ترمذی کے ہین ف جبکہ
ہوا دن اُحد کا یعنی جب جنگ اُحد ہوئی اور بعضے مسلمان شہید ہوے اور میرا باپ بھی شہیدون مین سے تھا لائی میری پھوپھی میرے باپ
کو تاکہ دفن کرے ہمارے گورستان مین کہ بقیع تھا پس حضرت کی طرف سے ایک شخص نے ندا کی کہ جہان مارے گئے ہین وہین دفن کرو اور اسیطرح
جو کوئی مرے ایک شہر مین نقل نہ کیا جاوے طرف دوسرے شہر کے کہا بعض علماء ہمارے نے اور ازہار مین لکھا ہی کہ یہ قوی تر دلیل ہی بیچ تحریم
نقل کرنے مردون کے اور یہ صحیح ہی نقلہ السید آور ظاہر یہ ہی کہ نہی نقل کی خاص ہی ساتھ شہدا کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ حمل کیجاوے نہی نقل کرنے اُنکی کے
بعد دفن اُنکے پر اور بغیر عذر پر یعنی بعد دفن کرنے کے بغیر عذر کے نقل کرنا منع ہی آور طیبی نے کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہی نقل کرنا میت کو اور بے ضرورت
روا نہین آور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اگر نقل کرین یعنی لیجاوین اُسکو پہلے دفن کرنے اور درست کرنے قبر کے ایک دو کوس تک تو مضائقہ نہین اسلیے
کہ مقبرے اتنی دور ہوا کرتے ہین آور مستحب ہی کہ دفن کیا جاوے بیچ مقبرہ اُس شہر کے کہ مرا ہی اُسمین حضرت عائشہ رضہ کے بھائی عبد الرحمن بن
ابی بکرؓ ایک منزل پر تھے مکہ سے وہان مر گئے پھر جنازہ اُنکا لائے مکہ مین پس جب حضرت عائشہؓ اُنکی زیارت کو آئین تو کہا اگر مین تیری موت کے
وقت حاضر ہوتی تو نقل نہ کرتی مین اور دفن کرتی اُسی جگہ کہ جہان مرا تھا اور بعد دفن کرنے اور خاک ڈالنے کے درست نہین ہی کھودنا قبر کا بیچ
تھوڑی مدت کے اور نہ بہت کے مگر بعذر اور عذر یہ ہی کہ ظاہر ہوے کہ زمین غصب کی تھی یا لے لیوے اُسکو شفیع اور کتنے ہی صحابہ ہین سے زمین
کفرستان مین دفن کیے گئے اور وہان سے نقل نہ کیے گئے اور اگر مالک زمین کا چاہے کہ زمین کو ہموار کرے اور زراعت کرے پہونچتا ہی اُسکو اور
یہ بھی عذر ہی کہ لحد مین مال کسی کا یا کپڑا کسی کا رہ جاوے یعنی اُس صورت مین بھی کھودنا جائز ہی آور کہا شیخ ابن الہمام نے کہ متفق ہین مشائخ
اسپر کہ اگر ایک عورت کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر اپنے کے اور وہ عورت وہان حاضر نہ تھی پھر بے صبری کرتی ہو اور چاہتی ہو نقل کرنا گنجایش
نہین رکھتا کہ نقل کرے پس جائز رکھنا بعض متاخرین کا اُسکو معتبر نہین آور کہا صاحب ہدایہ نے یعنی اپنی کسی کتاب مین سواے ہدایہ کے کہ جب
مر جاوے کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہی نقل کرنا طرف دوسرے شہر کے اسلیے کہ مشغول ہونا ہوتا ہی بیفائدہ بات مین اور تاخیر ہوتی ہی دفن مین اور
اگر بغیر غسل کے یا بغیر نماز کے دفن کیا جاوے تو نکالا نہ جاوے بالاتفاق اور دفن نہ کیا جاوے گھر مین کہ رہتا تھا اُسمین اسلیے کہ یہ خاصہ انبیا
صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہی ع ز ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ )
اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کھینچا نکالے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے وقت رکھنے کے قبر مین اپنی سر کی طرف سے روایت کی یہ
شافعیؒ نے ف صورت اسکی یون تھی کہ رکھا گیا جنازہ پائینتی قبر کے پھر نکالے گئے حضرتؐ سر کی طرف سے اور رکھے گئے قبر مین شافعی رح کے
ہان یونہین رکھتے ہین اور ہمارے نزدیک سنت یہ ہی کہ رکھا جاوے جنازہ قبر کے قبلہ کی طرف اور اُٹھا کر رکھا جاوے قبر مین اور حضرت
اسی طرح مردے کو رکھتے تھے قبر مین جیسا کہ حدیث آئندہ مین آیا ہی اور حضرت کو جو اسطرح رکھا سبب یہ تھا کہ حجرہ شریفہ مین اسقدر وسعت
نہ تھی کہ جانب قبلہ سے اُتارتے اسلیے کہ قبر شریف دیوار سے ملی ہوئی ہی آور ایک جواب حنفیون کی طرف سے یہ ہی کہ حضرت کا اُتارنا قبر مین
مضطرب آیا ہی چنانچہ ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل کیے گئے قبر مین جانب قبلہ سے اور سرہانے سے نہین نکالے گئے
اور مانند اسکے ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہی پس جب تعارض ہوا دونون حدیثون مین ساقط ہوئین دونون ع ح ز (وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهُ بِسِرَاجٍ فَأَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْآنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
قَالَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے ایک قبر مین رات کو یعنے

ایک شخص کے دفن کرنے کے لیے پس روشن کیا گیا حضرت کے لیے چراغ پس لیا حضرت نے میت کو جانب قبلہ سے اور فرمایا رحمت کرے تجکو اللہ
تحقیق تھا تو بہت رونے والا بسبب خوف خدا کے اور بہت تلاوت کرنے والا قرآن کا یعنے ان دونون چیزون کے سبب سے مستحق
رحمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا شرح السنہ مین اسناد اسکی ضعیف ہی فت کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہی اور اس باب مین حدیث جابر اور یزید بن ثابت سے بھی آئی ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا مکروہ نہین جیسا کہ بعضون نے
لکھا ہی اور یہ حدیث سند ہی حنفیہ کی کہ انکے ہان قبلہ کی طرف سے اُتارنا میت کو سنت ہی شرع ذح ؛ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا اَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَى اَبُوْ دَاوٗدَ الثَّانِيَةَ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ داخل کرتے میت کو قبر مین کہتے رکھتا ہون
مین ساتھ اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول خدا کے اور ایک روایت مین اوپر طریقہ رسول اللہ کے روایت کی یہ احمد نے اور
ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابوداؤد نے روایت دوسری فت دوسری روایت مین لفظ سنت ہی بجاے ملت کے (وَعَنْ جَعْفَرِ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا وَاَنَّهٗ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ
حَصْبَاءَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ رَشَّ) اور روایت کی امام جعفر صادقؓ بیٹے محمد کے نے اپنے باپ سے یعنی امام
باقرؓ سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈالین میت پر تین لپین ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے اٹھا کر کر اور تحقیق حضرت نے
چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹے اپنے ابراہیم کے اور رکھے قبر پر سنگریزے یعنی نشان کے لیے نقل کی یہ شرح السنہ مین اور روایت کی شافعی نے لفظ رش
فت روایت کی احمد نے ساتھ اسناد ضعیف کے کہ حضرت کہتے تھے ساتھ پہلے لپ کے منہا خلقناکم اور ساتھ دوسرے لپ کے وفیہا نعیدکم اور ساتھ
تیسرے کے ومنہا نخرجکم تارۃ اخری انتہی اور کہا ابن ملک نے کہ سنت ہی واسطے اسکے کہ حاضر ہو میت کے ساتھ قبر پر یہ کہ لپ بھر کر ڈالے
مٹی قبر مین بعد بٹاوے کے اور سنت ہی چھڑکنا پانی کا بھی قبر پر اور منقول ہی کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب مین کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا وزن
کی گئین نیکیان میری پس غالب آئین برائیان نیکیون پر پس گری ایک تھیلی نیکیون کے پلہ مین پس جھک گیا وہ پس کھولا مین نے تھیلی کو
پس ناگاہ اسمین مٹی مٹی کی تھی جو کہ ڈالی تھی مین نے ایک مسلمان کی قبر مین ذکرہ فی المواہب شرع ؛ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ تُوْطَأَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ کہ گچ کیجاوین قبرین اور یہ کہ لکھا جاوے انپر اور یہ کہ روندی جاوین قبرین نقل کی یہ ترمذی نے فت گچ کرنے سے
منع فرمایا اسلیے کہ اسمین ایک طرح کی زینت اور تکلف ہی اور مٹی سے لیپنا قبر کو جائز ہی اور مکروہ ہی لکھنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر
پر تا خوار اور پامال ہون اور پیشاب نکرین انپر حیوان اور کہا ہی بعضے عالمون ہمارے نے کہ اسیطرح مکروہ ہی لکھنا نام اللہ کا اور قرآن کا
دیوار مساجد وغیرہا پر اور اسی طرح مکروہ ہی پتھر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکھکر کھڑا کرنا اور بعضون نے کہا ہی کہ نام میت کا خصوصا صاحب
کا لکھنا جائز ہی تاکہ پہچانا جاوے بعد گذرنے مدت کے شرع ذح (وَعَنْهُ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَاءَ
عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا
پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پر اور تھا وہ شخص کہ جسنے ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کے بلال بن رباح ساتھ مشک کے شروع
کیا چھڑکنا سر کی طرف سے یہانتک کہ پہونچا دیا پاؤن تک روایت کی بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ؛ (وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ

لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ أُعَلِّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِيْ وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِيْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے مطلب بن ابی وداعہ سے کہ کہا جب کہ مرے عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ انکا پس دفن کیے گئے اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ لاوے حضرت کے پاس پتھر یعنی بڑا پتھر تا علامت کے لیے رکھا جاوے پس نہ اٹھا سکا وہ شخص اس پتھر کو پھر کھڑے ہوئے طرف اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنی آستینیں چڑھائیں دونوں ہاتھوں کی کہا مطلب راوی نے کہ کہا اس شخص نے کہ خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف سفیدی دونوں ہاتھوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوقت کہ کھولا ان دونوں کو پھر اٹھایا اسکو پس رکھا اسکو سرہانے قبر عثمان کے اور فرمایا نشان کیا میں نے ساتھ اسکے اپنے بھائی کی قبر کا اور دفن کرونگا میں پاس انکے اس شخص کو کہ مریگا اہل میرے سے روایت کی یہ ابو داود نے ف مطلب بن وداعہ صحابی ہیں اسلام لائے دن فتح مکہ کے اور یہ حدیث روایت کی ہے اور صحابی سے بسبب نہ حاضر ہونے کے اسوقت اور عثمان بن مظعون بھائی تھے حضرت کے دودھ شریک اسلام لائے بعد تیرہ آدمیوں کے اور حاضر ہوئے بدر میں اور مدینہ میں اول یہی مرے ہیں مہاجروں میں سے اور انکے پاس اول دفن کیے گئے حضرت ابراہیم صاحبزادے حضرت کے اور لکھا ہے ازہار میں کہ معلوم ہوا اس سے کہ مستحب ہے یہ کہ رکھی جاوے قبر پر نشانی پہچان کے لیے اور ایک جاگہ گاڑے جاویں اقربا ۱۲ ح

(وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهُ اكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہے قاسم بن محمد سے کہ کہا گیا میں حضرت عائشہ پاس پس کہا میں نے اے ماں میری کھول دے میرے لیے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونوں یاروں انکے کی یعنی حضرت ابو بکر و عمر کی پس کھول دیں میرے لیے تینوں قبریں نہ تھیں بہت بلند اور نہ متصل ساتھ زمین کے یعنی بالکل بلند بالشت بالشت بھر تھیں بچھی ہوئی تھیں کنکریاں سرخ میدان کی یعنی جو گرد مدینہ مطہرہ کے ہے روایت کی یہ ابو داود نے ف کھول دیں یعنی یہ قبریں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تھیں اور جنکا دروازہ کھلا ہوا تھا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تھا جب چاہتے کہ مشرف ساتھ زیارت کے ہوویں پردہ اٹھا کر اندر جاتے ۱۲ ح

(وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهٗ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَزَادَ فِيْ آخِرِهٖ كَأَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ) اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار میں سے پس پہنچے ہم طرف قبر کے اور دفن نہ کیا گیا تھا وہ ہنوز یعنی قبر نہ کھد چکی تھی پس بیٹھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سامنے قبلہ کے اور بیٹھے ہم ساتھ حضرت کے یعنی گرد روایت کی یہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بیچ آخر اسکے کے یہ کہ گویا ہمارے سروں پر تھے پرندے جانور یعنی نہایت چپ اور سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے ف یہ حدیث باب ما یقال عند من حضرہ الموت کی تیسری فصل میں گذر چکی ہے اور وہ دراز ہے اس سے

(وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ) اور روایت ہے حضرت عائشہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توڑنا مردے کی ہڈی کا مانند توڑنے زندہ کی ہڈی کے ہے یعنی گناہ میں نقل کی یہ مالک اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف اس میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ حقارت کرنی میت کی منع ہے جیسے کہ [illegible]

کرنی زندہ کی اور میت ایذا اور لذت پاتا ہے مانند زندہ کے ۱۲ع ﴿اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ﴾ فصل تیسری (عَنْ اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِنْ اَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا
قَالَ فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہے انسؓ سے کہ کہا حاضر تھا مین اُسوقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی
ام کلثوم بیوی حضرت عثمانؓ کی دفن کیجاتی تھین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پاس قبر کے پس دیکھین مین نے آنکھین حضرت کی کہ آنسو
بہاتی تھین پھر فرمایا کیا ہے تم مین کوئی شخص کہ نہ صحبت کی ہو عورت اپنی سے آج کی رات پس کہا ابو طلحہ نے مین ہون فرمایا پس اُترا انکی قبر مین پس اُترے قبر
مین روایت کی یہ بخاری نے ف کیا ہے تم مین کوئی شخص الخ کہا حضرت نے یہ با رادہ اسکے کہ معلوم کرین یہ کہ عثمان نے کسی عورت سے صحبت کی ہے یا نہین
پس نہ کہا حضرت عثمانؓ نے کہ نہین صحبت کی مین نے یعنی پس معلوم ہوا کہ اُنھون نے اپنی کسی لونڈی یا اور بی بی سے صحبت کی تھی اور ایک نکتہ اور بھی
خوب سا ہے کہ حضرت نے یہ اسلیے پوچھا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہین ہے لیکن نہ کرنے مین ایک طرح کی مشابہت ہوتی ہے ملائکہ کے ساتھ تو حضرت نے چاہا
کہ جسنے قریب صحبت نہ کی ہو اور اس سبب مشابہ ملائکہ کے ہو وہ دفن کرے اور آیا ابو طلحہ اجنبی نے جو اُتارا یہ خصوصیات اُنکی سے تھا یا اشارہ تھا
طرف اس بیان جواز کے کہا ابن ہمام نے کہ نہ داخل کرے کسی عورت کو قبر مین اور نہ نکالے اسکو کوئی سواے مردون کے اسلیے کہ چھونا اجنبی کا عورت
کو ساتھ حائل کے یعنی کپڑے وغیرہ کے وقت ضرورت کے جائز ہے اُسکی زندگی مین اور اسی طرح بعد مرنے اُسکی کے پس جب مر جاوے عورت اور نہ محرم
ہو کوئی اُسکا دفن کرین اُسکو نیک بخت ضعیف ہمسایہ اُسکی کے پھر اگر نہ ہون ضعیف پس جوان نیک بخت دفن کرین اور اگر ہو محرم اگرچہ دودھ
کے سبب سے ہو یا سسرال کا ہو وہ اُترکر دفن کرے اور اگر کوئی کہے کہ علما لکھتے ہین کہ خاوند اور محارم اولی ہین نیک بخت بیگانون سے پس
انکو حضرت عثمان رضا اور آنحضرت نے کیون نہ دفن کیا جواب یہ کہ احتمال ہے کہ حضرت کو اور حضرت عثمان کو کچھ عذر ہو گا اسلیے نہ اُترے ۱۲ع
وسوالا (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهٖ وَهُوَ فِيْ سِيَاقِ الْمَوْتِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ
اَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عمرو بن العاص سے
کہ کہا اپنے بیٹے کو یعنی عبد اللہ کو اس حالت مین کہ وہ نزع مین تھے جسوقت کہ مرون مین پس نہو ساتھ میرے کوئی نوحہ کرنے والے اور نہ آگ پس جب
ارادہ دفن میرے کا کرو پس ڈالو مجھپر مٹی ڈالنا بسہولت یعنی تھوڑی تھوڑی پھر کھڑے رہو گرد قبر میری کے یعنے واسطے دعا ثابت رہنے وغیرہ کے
بقدر اس چیز کے کہ ذبح کیا جاوے اونٹ اور تقسیم کیا جاوے گوشت اسکا یہانتک کہ آرام پکڑون مین بسبب تمھارے اور جانون مین یعنی بلا وحشت
کہ کیا جواب دیتا ہون فرشتون پروردگار اپنے کے کو روایت کی یہ مسلم نے ف اور نہ آگ عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتھ میت کے لیجاتے تھے
واسطے بخور اور ریا کے اور تا خوشبوئی جلاوین اور راہ اور کام مین آوے اس سے منع فرمایا پس جیسے یہان بعضے جنازون کے ساتھ اگر سوزین اگر جلاتے
جاتے ہین یا مشعلین اور بیچ شام کے بلا ضرورت جلاتے ہین یا کہ ڈالے آگ لیسا تو رہتے ہین منع ہے اور بسبب تمھارے یعنی بسبب دعا اور اذکار اور
قرأت اور استغفار تمھارے کے چنانچہ حدیث ابی داؤد کے مین آیا ہے کہ حضرت جب فارغ ہوتے دفن کسی شخص کے سے کھڑے ہوتے اُسپر اور فرماتے
استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے اور مانگو اُسکے لیے ثابت رہنا اسلیے کہ وہ اب پوچھا جاتا ہے ۱۲ع ۱۲ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰى قَبْرِهٖ وَلْيُقْرَاْ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
جسوقت کہ مرے ایک تمھارا پس نہ بند رکھو اُسکو اور جلدی پہونچاؤ اُسکو طرف قبر اُسکی کے اور چاہیے کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اُسکی کے ابتدا

سورۂ بقر یعنی مفلحون تک اور نزدیک پاؤن اسکے کے خاتمہ سورۂ بقرہ کا روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہ ہی کہ موقوف ہی عبد اللہ
بن عمر رضؓ پر ف نہ بند رکھو یعنی تاخیر نہ کرو میت کے دفن کرنے مین بغیر عذر کے کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہی جلدی کرنی تجہیز میت مین جس وقت سے کہ وہ
مرے اور آگے کا جملہ یعنی واسرعوا الخ تاکید ہی اسکی یا اشارہ ہی طرف اسکے کہ جنازہ لیکر چلے تو جلدی چلنا سنت ہی یعنی بیچ کی چال چلے نہ دوڑے اور
نہ آہستہ چلے اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک اور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑھو سورۂ فاتحہ اور معوذتین اور
قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب انکا اہل مقابر کو پس وہ پہونچتا ہی طرف انکے اور مقصود زیارت قبور سے زیارت کرنے والے کے لیے یہ ہی کہ عبرت پکڑے
اور مردون کے لیے یہ ہی کہ فائدہ اٹھاوین اسکی دعا سے انتہی اور حضرت علی رضؓ سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جو کوئی گذرے مقابر پر اور پڑھے
قل ہو اللہ احد گیارہ بار پھر بخشے ثواب اسکا مردون کو دیا جاتا ہی ثواب بقدر عدد مردون کے اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جو کوئی داخل ہو مقابر مین پھر پڑھے فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد اور الہاکم التکاثر پھر کہے کہ مین نے گردانا ثواب اس چیز کا کہ پڑھی
مین نے کلام تیرے سے واسطے اہل مقابر کے مومنین اور مومنات سے تو ہوتے ہین اموات شفیع اسکے لیے طرف اللہ تعالی کے اور کہا حماد مکی نے کہ نکلا
مین ایک رات طرف مقابر مکے کے پھر رکھا مین نے سر اپنا ایک قبر پر اور سو رہا مین پس دیکھا مین نے اہل مقابر کو کہ حلقے حلقے بنائے بیٹھے ہین پس کہا
مین نے قائم ہوئی قیامت کہا انھون نے نہین ولیکن ایک شخص نے ہمارے بھائیون مین سے پڑھی قل ہو اللہ احد اور بخشا ثواب اسکا پس ہم بانٹتے ہین
اسکو مدت ایک برس سے اور انس رضؓ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی داخل ہووے مقابر مین پس پڑھے سورۂ یس ہلکا
کرتا ہی اللہ عذاب انسے اور ہوتی ہین واسطے اسکے نیکیان بقدر گنتی مردون کے کہ اسمین ہین اور لکھا ہی سیوطی شافعی نے شرح الصدور مین کہ
اختلاف کیا گیا ہی بیچ پہونچنے ثواب قرآن کے واسطے میت کے پس جمہور سلف یعنی صحابہ وغیرہم اگلے علما اور تینون امام رحمہم اللہ کہتے ہین کہ پہونچتا
ہی اور ہمارے امام شافعی نے اختلاف کیا ہی انتہی ۵۶۵ پھر جو کچھ کہ امام شافعی سند لائے ہین سیوطی نے کئی جواب اسکے لکھکر پہونچنا عبادت بدنی کا
ثابت کیا ہی جو چاہے اس مقام کو شرح الصدور یا مرقات مین دیکھ لے (وَعَنِ ابْنِ اَبِی مُلَیْکَۃَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَکْرٍ بِالْحُبْشِیِّ
وَہُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ اِلٰی مَکَّۃَ فَدُفِنَ بِہَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَۃُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَکْرٍ فَقَالَتْ شعر وَکُنَّا کَنَدْمَانَیْ جُذَیْمَۃَ حِقْبَۃً + مِنَ الدَّہْرِ
حَتّٰی قِیْلَ لَنْ یَّتَصَدَّعَا + فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا کَاَنِّیْ وَمَالِکًا + لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَیْلَۃً مَعًا + ثُمَّ قَالَتْ وَاللہِ لَوْ حَضَرْتُکَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَیْثُ مُتَّ وَلَوْ شَہِدْتُکَ
مَا زُرْتُکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سے کہ کہا وفات ہوئی عبد الرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشی کے اور وہ ہی ایک جگہ پھر لائے گئے
طرف مکے کے پھر دفن کیے گئے مکے مین پس جبکہ آئین حضرت عائشہ رضؓ مکہ مین حج کے لیے آئین قبر عبد الرحمن بن ابی بکر کے پاس کہ بھائی انکے تھے پس کہا
اور تھے ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کے مدت تک آپسمین مدت مدید زمانے سے یہانتک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہونگے پس جب جدا ہوئے ہم گویا مین اور
مالک باوجود بہت مدت تک ساتھ رہنے کے نہین گذاری تھی ایک رات اکٹھے پھر کہا حضرت عائشہ رضؓ نے قسم ہی اللہ کی اگر حاضر ہوتی مین تیرے
پاس وقت مرنے کے نہ دفن کیا جاتا تو مگر اسی جگہ کہ مرا تھا تو یعنی اسلیے کہ نقل کرنا مکان موت سے سنت اور افضل ہی اور اگر حاضر ہوتی مین تیرے
پاس وقت وفات کے نہ زیارت کرتی مین تیری نقل کی یہ ترمذی نے ف حبشی نام ایک موضع کا ہی قریب مکے کے اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک منزل
ہی مکے سے اور پس کہا یعنی حضرت عائشہ نے دو بیتین پڑھین حسب حال اپنے بھائی کے فراق مین اور یہ بیتین متمم بن نویرہ نے کہین بیچ مرثیہ بھائی
اپنے مالک بن نویرہ کے کہ اسکو خالد بن ولید نے حضرت ابو بکر رضؓ کی خلافت مین مار ڈالا تھا معنے بیتون کے یہ ہین کہ متمم کہتا ہی کہ تھے ہم مانند دو ہمنشینون
جذیمہ کے مدت مدید زمانے سے جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہی کہ عراق اور جزیرۂ عرب اپنے تصرف مین رکھتا تھا اور اس بادشاہ کے دو ہمنشین تھے

مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونوں ہمنشین اور ندیم اسکے رہے اور انکو نعمان نے مارا اُنکے قتل کا بھی قصہ عجیب ہے مقامات حریری مین مذکور ہے پس تمیم اپنے بھائی کے مرثیہ مین کہتا ہے کہ ہم اور تو ہمنشین اور محبت رکھنے والے رہتے تھے اور جدا نہ تھے ایک مدت دراز مانند دو ہمنشینون جذیمہ کے کہ وہ اسطرح آپس مین خلاص اور ہمنشینی ایک مدت سے رکھتے تھے کہ لوگ بسبب جمع ہونے کے مدت دراز سے کہتے تھے کہ یہ ہرگز جدا نہ ہونگے پھر تمیم کہتا ہے کہ پس جب جدا ہوئے ہم یعنی مین اور مالک بسبب مرنے مالک کے تو گویا مین اور مالک باوجود جمع ہونے کے ایک مدت دراز تک ایک رات بھی ساتھ نہ رہے تھے یعنی وہ مدت دراز آسنے بودیا خواب اور نہ زیارت کرتی مین یعنی دوبارہ اسلیے کہ حضرت نے لعنت کی ہے عورتون زیارت کرنے والیون قبرون کی کو ولیکن اسلیے تجھے مرتے ہوئے نہ دیکھا تھا زیارت تیری قبر کی کی تا قائم مقام ملاقات کے ہو ع ح ﴿وَعَنْ اَبِی رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلٰی قَبْرِہٖ مَاءً رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ﴾ اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو جنازے مین سے سر کی طرف سے اور چھڑکا انکی قبر پر پانی روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یہ سند ہے امام شافعی کی اور ہمارے نزدیک محمول ہے ضرورت پر یا بیان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دوسری فصل مین حدیث ابن عباس کی مین ہو چکا ہے ع ﴿وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ فَحَثٰی عَلَیْہِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ ثَلَاثًا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ﴾ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک جنازہ پر پھر آئے نزدیک قبر کے پس ڈالین اسپر سر کی طرف سے تین لپین مٹی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے ﴿وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ ھٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ﴾ اور روایت ہے عمرو بن حزم سے کہ کہا دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کیے ہوئے قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دے صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دے اسکو روایت کی یہ احمد نے ف شاید مراد یہ ہے کہ اسکی روح ناخوش ہوتی ہے تکیہ لگانے سے اسلیے کہ اسمین حقارت اسکی لازم آتی ہے

ع ح ﴿بَابُ الْبُکَاءِ عَلَی الْمَیِّتِ﴾ باب بیچ رونے کا میت پر ف رونا مردے پر بغیر نوحہ اور چلانے کے جائز ہے مکروہ یہ ہے کہ چلاوے اور نوحہ کرے اور تعریف میت کی بافراط کرے جیسے کہ عادت اہل جاہلیت کی تھی اور اصل ثنا اور ذکر اسکی خوبیون کا کرنا کہ بطور ندبہ یعنی بیان کے نہو مکروہ نہین اور مستحب ہے تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کے یہ ہین کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنے کو کہے اور تسلی کرے اسکی اور تعزیت ایکبار سے زیادہ نکرے اور یہ جمع ہونا خاص تیسرے روز کا اور اور تکلفات کرنے اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کے حق تیمون مین سے بدعت ہے اور حرام مجدالدین قاموس کے مصنف نے سفر السعادت مین لکھا ہے کہ عادت نہ تھی کہ میت کے لیے سوائے وقت نماز جنازے کے جمع ہون اور قرآن پڑھین اور ختمات پڑھین گور پر اور نہ غیر گور پر اور یہ سب بدعت ہین انتہی اگر گھر مین یا مسجد مین بیٹھنا جائز ہے اسلیے کہ جب خبر موت جعفر اور زید اور ابن رواحہ کی حضرت کو پہونچی تو مسجد مین غمگین بیٹھے اور لوگ آتے تھے تعزیت کے لیے لیکن تعزیت اسطرح کہ اب متعارف ہے اور ایام متعددہ مین کرتے ہین نہ تھی اور بہت علمار متاخرین کہتے ہین کہ مکروہ ہے جمع ہونا نزدیک صاحب میت کے اور سخت مکروہ ہے کہ بیٹھے دروازے گھر پر اور لوگ جمع ہون اور تعزیت کرین اسلیے کہ یہ فعل جاہلیت کا ہے بلکہ جب دفن سے فارغ ہوکر پھرین تو متفرق ہون اور اپنے کاروبار مین مشغول ہون اور صاحب میت کو بھی چاہیے کہ اپنے کام مین مشغول ہو اور قبر کے گرد حلقہ باندھکر قرآن پڑھنا مکروہ ہے حق فی الترجمہ وشرح سفر السعادات ف ۲ تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچھی بات ہے اور وقت تعزیت کا مرنے سے تین دن تک ہے اور مکروہ ہے بعد اسکے مگر یہ کہ ہو غائب تعزیت کرنے والا یا مصیبت زدہ تو نہین مضائقہ کہ جب ملے جبھی تعزیت کرے اور تعزیت کرنی بعد دفن کے اولیٰ ہے دفن کے پہلے سے اور یہ جب ہے کہ نہ دیکھے ان مین جزع فزع شدید اور اگر دیکھے کہ بہت جزع فزع کرتے ہین پہلے ہی دفن کے بہتر ہے اور مستحب ہے کہ عام تعزیت کرے سب اقارب میت کے چھوٹون کو اور بڑون کو اور مردون کو اور عورتون کو مگر یہ کہ عورت جوان ہو تو نہ تعزیت کرے اسکو مگر محرم اسکی اور مستحب ہے کہ کہے صاحب تعزیت کو بخشے اللہ تعالیٰ میت تیری کو اور درگذر کرے اس سے اور ڈھانکے اسکو اپنی

رحمت مین اور نصیب کرے تجکو صبر اُسکی مصیبت پر اور ثواب دے تجکو اُسکے مرنے پر اور بہترین الفاظ تعزیت کے وہ ہین کہ وقت تعزیت کے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمائے اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی یعنی اللہ ہی کی ملک ہے جو چیز کہ لی اور اُسی کی ملک ہے جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اُسکے
ساتھ وقت مقرر کے ہے اور اگر کافر مر جاوے اور قرابتی اُسکا مسلمان ہو تو اُسکو یون تعزیت کرے بہت دے اللہ تعالیٰ ثواب تجکو اور اچھی دے تسلی تجھے اور
اگر قرابتی کافر ہو اور میت مسلمان تو یون کہے اچھی دے اللہ تسلی تجھے اور بخشے میت تیری کو اور یون نہ کہے کہ بہت دے اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور
قرابتی دونون کافر ہون تو کہے بدلہ دے تجکو اللہ اور نہ کم کرے لوگ تیرے اور شہرون عجم کے مین جو رسم ہے کہ بچھونے بچھاتے ہین اور کھڑے رہتے ہین راہون
پر بہت بُری رسم ہے اور بیٹھنا مصیبت کے لیے تین روز تک جائز ہے اور ترک اُسکا اولیٰ ہے اور مکروہ ہے مردون کے لیے سیاہ کپڑے پہننے اور پھاڑنے کپڑے
وقت مصیبت کے اور نہین مضائقہ سیاہ کپڑے پہننے عورتون کو اور کالا کرنا منھ اور ہاتھون کا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا منھ کا اور بکھیرنا بالون کا
اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور پیٹنا زانو کا اور سینہ کا اور روشن کرنا آگ کا قبرون پر رسوم جاہلیت سے ہے اور باطل اور غرور اور نہین مضائقہ یہ کہ
کھانا پکا کر بھیجا جاوے اہل میت کے لیے اور نہین مباح کرنا ضیافت کا تیسرے دن ہ عالمگیری فٹ جو کچھ لوگ تکلفات کرتے ہین تیسرے دن کہ
فرش بچھاتے ہین اور خیمے کھڑے کرتے ہین اور خوشبو لی بانٹتے ہین اور مانند اُنکے یہ سب امور بدعت اور بُرے اور نامشروع ہین کذا نقلہ الشیخ عن
مطالب المومنین اور نصاب مین لکھا ہے کہ لوگون نے سوم کو جو عادت کی ہے خوشبو لگانے کی اُسمین مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہے کہ وہ سوگ اُٹھانے
کے لیے تیسرے روز خوشبو لگاتی ہین پس پرہیز کرنا چاہیے اِس سے پرہیز کرنا اس سبب سے نہین ہے کہ خوشبو ہے بلکہ اسلیے ہے کہ اس عمل مین اُسوقت
مشابہت عورتون کے ساتھ ہوتی ہے اور آداب تعزیت کے یہ ہین کہ سلام و مصافحہ کرے صاحب مصیبت سے اور تواضع کرے اور کلام بہت نہ کرے
اور مسکراوے نہین ؏ شیخ الاسلام **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَیْفِ الْقَیْنِ
وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاہِیْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْرَاہِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاِبْرَاہِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّہَا رَحْمَۃٌ ثُمَّ اَتْبَعَہَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ
تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاہِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے انس رضی سے کہ کہا داخل ہوے ہم ساتھ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ابی سیف لہار کے اور وہ تھا انّا ابراہیم کا پس لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پھر بوسہ لیا اُنکا اور سونگھا
اُنکو یعنی رکھی ناک اور منھ اُنکے منھ پہ جیسے کوئی سونگھتا ہے لیو پھر گئے ہم اُنکے پاس بعد اُسکے یعنی بعد چند روز کے اور ابراہیم تھے حالت نزع مین پس ہوئین
دونون آنکھین حضرت کی کہ جاری ہوے آنسو اُنسے پس عرض کیا حضرت سے عبد الرحمن بن عوف نے اور تم روتے ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نے
اے بیٹے عوف کے تحقیق یہ رحمت ہے پھر اس رونے کے بعد پھر روئے پھر فرمایا تحقیق آنکھین آنسو بہاتی ہین اور دل غمگین ہے اور نہین کہتے ہم باوجود اُسکے
مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری کے اے ابراہیم البتہ غمگین ہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابو سیف کا نام
برا تھا اور اُنکی بی بی کا نام خولہ بنت منذر انصاریہ وہ دایہ تھین حضرت ابراہیم کی اور اُنکے یہان کسب لوہار کا ہوتا تھا اور حضرت ابراہیم صاحبزادے
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہ مہینے یا سترہ مہینے کی عمر تھی کہ وفات پائی پس اس حدیث مین بیان ہے اُنکی حالت نزع کا کہ حضرت اُسوقت
تشریف لے گئے اور پیار کیا اور روئے پس کہا عبد الرحمن نے کہ لوگ تو روتے ہین آپ بھی روتے ہین باوجود اس بڑی شان اور معرفت کے حضرت
نے فرمایا کہ رحمت ہے یعنی اُسکو مبتلا اُس حال مین دیکھکر رحم آتا ہے یہ رونا اثر اُسکا ہے نہ کہ بسبب بے صبری کے ہے جیسا کہ تو نے خیال کیا اور دل غمگین ہے
اُسمین اشارہ ہے اسکی طرف جو غمگین نہ ہووے پس بسبب سنگدلی کے ہے اور جو رو دے نہین پس بسبب قلت رحمت کے ہے پس یہ حال یعنی غم کرنا اور رونا

کامل تر ہی نزدیک اہل کمال کے حال اسکے سے کہ مرے بیٹا اسکا اور وہ ہنستا ہو پس عدل یہ ہی کہ دیوے ہر ذی حق کو حق اسکا ع (وعن اسامۃ بن
زید قال ارسلت ابنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہ ان ابنا لی قبض فاتنا فارسل یقرئ السلام ویقول ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیء عندہ
باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب فارسلت الیہ تقسم علیہ لیاتینہا فقام ومعہ سعد بن عبادۃ ومعاذ بن جبل وابی بن کعب وزید بن ثابت ورجال
فرفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبی ونفسہ تتقعقع ففاضت عیناہ فقال سعد یا رسول اللہ ما ہذا فقال ہذہ رحمۃ جعلہا اللہ فی
قلوب عبادہ فانما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء متفق علیہ) اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا بھیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یعنی حضرت
زینب نے کسی کو طرف حضرت کے کہ بیٹا میرا مرتا ہی پس آئیے میرے پاس پس بھیجا حضرت نے اسکو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کے لیے ہی جو چیز
کہ لی اور اسی کے لیے ہی جو چیز کہ دی یعنی اولاد وغیرہ پس انکے ہلاک ہونے میں جزع فزع نہ چاہیے اسلیے کہ امانت اپنی لیتا ہی اور ہر چیز نزدیک اسکے
ساتھ مدت معین کے ہی یعنی زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنی ہی مقدر تھی کہ جتنا جیا پس چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب چاہے پھر بھیجا یعنی دوبارہ بیٹی حضرت
کی نے آدمی طرف حضرت کے قسم دی حضرت کو کہ البتہ تشریف لائیے پس کھڑے ہوئے حضرت اور تھے ساتھ حضرت کے سعد بن عبادہ اور معاذ
بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ میں سے پس اٹھایا گیا طرف حضرت کے لڑکا یعنی حضرت کی گود میں دیا نواسے کو اور روح
انکی حرکت کرتی تھی یعنی جانکنی کی حالت تھی پس بہنے لگیں دونوں آنکھیں حضرت کی پھر کہا سعد نے ای رسول خدا کے کیا ہی پس فرمایا یہ رحمت ہی پیدا
کیا اسکو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پس رحمت یعنی مہربانی نہیں کرتا اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے مگر رحمت کرنے والوں پر روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف گمان کیا سعد نے کہ سب اقسام رونے کے حرام ہیں اور حضرت شاید بھول کر روئے پس آگاہ کیا حضرت نے اسکو کہ رونا
آنسوؤں سے نہیں حرام و مکروہ بلکہ وہ رحمت ہی اور حرام جو ہی نوحہ ہی اور گریبان چاک کرنا اور منہ پیٹنا ع (وعن عبد اللہ بن عمر قال
اشتکی سعد بن عبادۃ شکوی لہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبد اللہ بن مسعود فلما دخل
علیہ وجدہ فی غاشیۃ فقال قد قضی قالوا لا یا رسول اللہ فبکی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما رای القوم بکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکوا فقال
الا تسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بہذا واشار الی لسانہ او یرحم وان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ
متفق علیہ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا بیمار ہوئے سعد بن عبادہ بیماری کر کہ تھی انکو یعنی انکو معلوم نہیں کہ کیا بیمار تھے پس آئے انکے
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کرنے کو ساتھ عبد الرحمن بن عوف کے اور سعد بن ابی وقاص کے اور عبد اللہ بن مسعود کے پس جب گئے انکے
پاس پایا انکو بیہوشی میں پس فرمایا حضرت نے کیا تحقیق مر گیا کہا صحابہ نے کہ نہیں یا رسول اللہ پس روئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی از راہ
مہربانی کے اسپر پس جبکہ دیکھا صحابہ نے رونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے پھر فرمایا کیا نہیں سنتے ہو تم یعنی سنو کہ تحقیق اللہ نہیں عذاب کرتا ساتھ
آنسوؤں آنکھوں کے اور نہ ساتھ غم کرنے دل کے و لیکن عذاب کرتا ہی ساتھ اسکے اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کے یا رحم کرتا ہی یعنی اگر زبان سے
کلمات ناشکری کے یا بے ادبی کے جناب الہی میں بولا یا نوحہ کیا مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور اگر حمد کیے اور انا للہ پڑھے لائق رحمت اور ثواب کے ہوتا ہی
اور تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے لوگوں اسکے کے اسپر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بسبب رونے لوگوں اسکے کے یعنی آواز
بلند کر کر رونے سے عذاب کیا جاتا ہی اور تحقیق اسکی تیسری فصل میں آویگی انشاء اللہ تعالی ع (وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاہلیۃ متفق علیہ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص کہ پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا ۱۸۰

یعنی وقت رونے کے وہ چیز کہے کہ نہین جائز شرعاً مانند نوحہ اور واویلا کرنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان
اسی کے حکم مین ہے وہ کہ پگڑی پھینک دے اور سر پیٹے اور بال نوچے ع ح (وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَاَقْبَلَتْ اِمْرَاَتُهٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ
تَصِیْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِیْ وَكَانَ یُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلَفْظُهٗ
لِمُسْلِمٍ) اور روایت ہے ابی بردہؓ سے کہ کہا بیہوش ہوے ابی موسی پس شروع کیا انکی عورت ام عبداللہ نے کہ چلا کر روتی تھی پھر ہوش مین آئے
ابو موسی پس کہا کیا نہین جانا تو نے اور حال یہ کہ حدیث کرتے تھے اسکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بیزار ہون اُس سے
کہ منڈواوے بال سر کے یعنی مصیبت مین اور چلا کر روے اور پھاڑے کپڑے اپنے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے مسلم کے
ف یہ افعال ایام جاہلیت مین اکثر عورتون سے سرزد ہوتے تھے مسلمان کو بہت پرہیز کرنا چاہیے اُن سے کہ حضرت بیزار ہوتے ہین ع ح --
(وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ
وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ
مِنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزین ہین میری امت مین
کام جاہلیت کے سے کہ نہین چھوڑینگے انکو یعنے اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب ستارون کے اور نوحہ
کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنے والی جسوقت توبہ نکی ہو پہلے مرنے اپنے کے کھڑی کیجاوے گی دن قیامت کے موقف مین اور اُسپر ہوگا کرتا قطران
کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہ مسلم نے ف فخر کرنا حسب مین حسب کہتے ہین اُن خصلتون کو کہ اچھا جانتا ہے انکو آدمی اپنے مین مانند شجاعت
اور فصاحت وغیرہ کے اور طعن کرنا لوگون کے نسب مین یعنی عیب کرے لوگون کے نسب مین کہ فلانے کا باپ برا تھا فلانے کا دادا برا تھا ان دونون
چیزون مین تعظیم اپنی اور حقارت لوگون کی لازم آتی ہے اور یہ دونون مذموم ہین مگر بسبب اسلام اور کفر کے یعنی بسبب اسلام کے اپنے کو بزرگ
جانے اور بسبب کفر کے دوسرے کو حقیر جانے تو جائز ہے اور پانی طلب کرنا بسبب ستارون کے یعنی توقع مینہ کی کرنی بسبب ستارون کے یعنی فلانا
ستارا فلانی منزل مین آویگا تو مینہ برسے گا حاصل یہ کہ یہ اعتقاد کرنا کہ مینہ برسے گا بسبب نکلنے فلانے ستارے کے یہ حرام ہے واجب یہ ہے کہ کہے
برسائے گئے ہم بسبب فضل اللہ تعالی کے اور نوحہ کرنا یعنی واویلا کہنا اور اچھی خصلتین میت کی شمار کرنی مثلاً کہے بڑا شجاع تھا اور ایسا تھا اور ایسا تھا
اور قطران ایک دوا ہے بدبودار سیاہ نکلتی ہے درخت ابہل سے کہ ہندی مین اسکو ہوبیر کہتے ہین اور اسکو اونٹون خارشتی کو ملتے ہین اور آگ
اسمین بہت سرایت کرتی ہے اور جلدی بھڑکتی ہے پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہ ہے کہ مسلط ہوگی اُسپر خارش اور اُسپر ملینگے قطران
تا ایذا زیادہ ہو و عیاذاً باللہ منہ ع ح + (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ
قَالَتْ اِلَیْكَ عَنِّیْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِیْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهٗ بَوَّابِیْنَ
فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک
ایک عورت کے کہ آواز سے روتی تھی ایک قبر کے پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سے یعنے نوحہ مت کر والا عذاب کیجائیگی اور صبر کر کہا عورت نے
ایک طرف ہو مجھ سے اسلیے کہ تو میری سی مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہے اور نہ پہچانا اُس عورت نے حضرت کو پھر کہا گیا اسکو کہ تحقیق یہ تھے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورت دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ پایا نزدیک دروازے کے دربانون کو یعنی جیسا امرا ہوتے ہین اور
امیرون کے دروازون پر ہوتے ہین پس کہا نہ پہچانا تھا مین نے آپ کو پس فرمایا حضرت نے کہ نہین اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلے کے رونا

کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور اس عورت نے حضرت کو بغیر پہچانے جواب دیا اور پھر پشیمان ہوئی غافل تھی اس قول سے کہ کسی نے کہا ہی کہ دیکھ طرف
اُس کلام کے کہ کہے اور نہ دیکھ طرف اُس شخص کے کہ کہتا ہی اور اخیر جملہ حدیث کے معنی یہ ہین کہ صبر کامل اور پسندیدہ کہ جسپر ثواب ملے وہی ہوتا ہی کہ
ابتدائے مصیبت مین کرے والا اخیر کو تو آپ ہی صبر آجاتا ہی اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ حرام ہی نوحہ کرنا اور میت کی بھلائیون کا شمار کرنا مثلاً
کہے کہ کیا گبرو جوان تھا اور مانند اسکے اور حرام ہی پکار کر رونا اور پیٹنا رخسارون کا اور پھاڑنا گریبان کا اور بکھیرنا بالون کا اور مونڈنا بالون کا
اور نوچنا بالون کا اور کالا کرنا منھ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور ایسے ہی اور کام کرنے کہ دلالت بےصبری پر کرین ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَیَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پھر داخل ہو آگ مین مگر واسطے کھولنے قسم کے روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف یعنی اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ مین فرمایا ہی وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا تقدیر اسکی یون ہی وَاِنْ مِّنْكُمْ وَاللّٰهِ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی نہین کوئی تم مین سے
قسم ہی خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن ہی کو جاوے مانند بجلی کے اور ہوا کے یعنی پل صراط اسپر کھڑا ہوگا اور سب اُسپر سے
گذرینگے بدایذا پاوینگے اور نیک کچھ ایذا نہین پاوینگے پس فرمایا کہ جسکے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ مین نہین داخل ہونے کا مگر اُسی قدر کہ یہ قسم
سچ ہوجاوے یعنی فقط گذر ہی پل صراط پر سے ہوویگا اس قسم کے سچ ہونے کے لیے اور عذاب نہین پانے کا عرب کہا کرتے ہین کہ یہ کام کیا مین نے
واسطے کھولنے قسم کے یعنی اسیقدر کیا کہ بسبب اسکے عہدہ سوگند سے برآون اور اسکے لیے ادنیٰ فعل کہ ایک آن خفیف مین کرے کافی ہی ع ح
(وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لَا یَمُوْتُ لِاِحْدٰكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ
امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا ثَلٰثَةٌ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کتنی عورتون کے انصار مین سے کہ نہین مرتے واسطے کسی کے تم مین سے تین فرزند پھر چاہے ثواب مگر
داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نے اُن مین سے یا دو فرزند مرین اے رسول خدا کے یعنی فرمائیے کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی رکھے
فرمایا حضرت نے یا دو مرین تو بھی یہی بشارت ہی روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت بخاری مسلم کی مین یون ہی کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہونچے ہون
حد بلوغ کو یعنی جب ثواب مذکور پاوینگے ف چاہے ثواب یعنی نوحہ نکرے اور پیٹے نہین صبر کر کر رضائے الٰہی پر شاکر رہے اور کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ
رَاجِعُوْنَ تو داخل ہوگی بہشت مین یعنی پہلے ہی داخل ہوگی بلا عذاب بسبب صبر کے یا شفاعت کرنے اُنکی کے اور فرمایا یا دو مرین احتمال ہی کہ اسوقت
وحی آگئی ہو دو کی یا بسبب توجہ حضرت کے درگاہ صمدیت مین یا دعا کی ہو حضرت نے اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت مین قید غیر بالغ کی
اسلیے لگائی کہ چھوٹے لڑکون کے ساتھ عورتون کو محبت بہت ہوتی ہی اور اُنکے مرنے کا رنج بہت ہوتا ہی اور لڑکے نابالغ اور ملحق اُنکے ہوتے ہین
بخلاف بڑون کے ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّهُ مِنْ اَهْلِ
الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ اِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ نہین واسطے
بندے مومن میرے کے نزدیک میرے جزا جس وقت کہ قبض کرتا ہون پیارے اُسکے کو اہل دنیا سے پھر چاہے ثواب یعنی صبر کرے مگر بہشت روایت
کی یہ بخاری نے ف پیارے اسکے کو یعنی فرزند یا باپ یا سوائے اُنکے اور لوگ کہ دوست رکھتا ہی اُنکو اہل دنیا سے اور اہل دنیا کی قید سے
معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت مین سے مریگا تو اُس سے بھی زیادہ ثواب پاویگا کہ اللہ راضی ہوگا اُس سے اور راضی ہونا اسکا سب سے افضل ہی
ع الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

روایت ہی ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ سننے والی عورت کو روایت کی یہہ ابوداود نے ف نوحہ کرنے والی عورت یعنی جو عورت رو رو کے بیان کر کر بھلائیان میت کی اور بعضون نے کہا کہ نوحہ کہتے ہین رونے کو میت پر ساتھ آواز کے اور نوحہ سننے والی یعنے جو قصداً سنے نوحہ کو اور راضی ہو اسپر ہو ع (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَہٗ خَیْرٌ حَمِدَ اللّٰہَ وَشَکَرَ وَاِنْ اَصَابَتْہُ مُصِیْبَۃٌ حَمِدَ اللّٰہَ وَصَبَرَ وَالْمُؤْمِنُ یُؤْجَرُ فِیْ کُلِّ اَمْرِہٖ حَتّٰی فِی اللُّقْمَۃِ یَرْفَعُہَا اِلٰی فِیْ امْرَاَتِہٖ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب حال ہی مومن کے لیے یعنی مومن کامل کے لیے کہ اگر پہونچے اسکو نیکی حمد کرتا ہی اللہ کو اور شکر کرتا ہی اور اگر پہونچے اسکو مصیبت حمد کرتا ہی اللہ کو اور صبر کرتا ہی پس مومن ثواب دیا جاتا ہی بیچ ہر کام اپنے کے یعنے صبر و شکر وغیرہما کے یہانتک کہ بیچ لقمے کے کہ اٹھا کر دے اسکو بیچ منہ بیوی اپنی کے روایت کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف مباح چیزون مین اگر نیت خیر کی کرے ثواب پاتا ہی پس بیوی کے منہ مین نوالہ دینے مین اگر یہہ نیت کی کہ حق اسکا میرے ذمہ پر واجب ہی اسکے ادا کرنے کے لیے اور واسطے خوشی اللہ کے دیتا ہون ثواب دیا جاویگا ہ ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَہٗ بَابَانِ بَابٌ یَصْعَدُ مِنْہُ عَمَلُہٗ وَبَابٌ یَنْزِلُ مِنْہُ رِزْقُہٗ فَاِذَا مَاتَ بَکَیَا عَلَیْہِ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَمَا بَکَتْ عَلَیْہِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مومن مگر واسطے اسکے دو دروازے ہین ایک دروازہ ہی کہ چڑھتے ہین اس سے عمل اسکے اور ایک دروازہ ہی کہ اترتی ہی اس سے روزی اسکی پس جب مرتا ہی روتے ہین دونون دروازے اسپر پس یہہ سمجھا جاتا ہی قول اللہ تعالے کے سے پس نہ رویا کافرون پر آسمان اور زمین روایت کی یہہ ترمذی نے ف ایک دروازے سے عمل نیک چڑھتے ہین اور بیچ جگہ لکھنے اعمال کے لکھے جاتے ہین بعد لکھنے کے زمین مین اور ایک دروازہ سے رزق اترتا ہی اور پہونچتا ہی جسکو مقدر ہی پس جب مرتا ہی تو دونون دروازے روتے ہین اسلیے کہ ایک سے عمل نیک چڑھتے تھے اور دوسرے سے رزق اترتا تھا کہ وہ مدد ہی عمل نیک پر اور اب محروم ہوے اس سعادت سے اور یہہ بات سمجھی جاتی ہی آیت مذکورہ سے اسطرح کہ یہہ جو کافرون کے حق مین فرمایا ہی کہ نہ روے انپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانون پہ روتے ہین ہ ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ بِہِمَا الْجَنَّۃَ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَمَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِکَ قَالَ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ یَا مُوَفَّقَۃُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ یَکُنْ لَہٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِکَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَنْ یُصَابُوْا بِمِثْلِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ مر گئے ہون واسطے اسکے دو فرزند پہلے بالغ ہونے کے امت میری مین سے داخل کریگا اسکو اللہ بسبب ان دونون کے بہشت مین پھر کہا عائشہ رضی نے پس جو شخص کہ مر گیا ہو واسطے اسکے ایک فرزند آپ کی امت مین سے فرمایا اور جو شخص کہ مر گیا ہو واسطے اسکے ایک فرزند پس یہی حکم ہی اے توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہ رضی نے پس وہ شخص کہ نہ مرا ہو واسطے اسکے ایک بھی فرزند امت آپ کی سے یعنے تو وہ کیا کرے فرمایا پس مین ہون میر منزل امت اپنی کا نہین مصیبت پہونچائی گئی مانند مصیبت میری کے روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف فرط اسکو کہتے ہین کہ قافلہ سے پہلے جا کر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کے لیے تیار کرتا ہی اور مراد یہان سواے فرط اخیر کے وہ فرزند ہی کہ پہلے بالغ ہونے کے مر جاوے اسکو فرط اسلیے کہا کہ پہلے جا کر درستی نعمتون بہشت کی کرتا ہی ماں باپ کے لیے یعنے شفاعت کر کر جنت مین لیجاویگا اور توفیق دی گئی بھلائیون کی اور اچھی باتون کی پوچھنے کی حضرت نے اس لقب جامع فضائل و کمالات سے حضرت عائشہ کو ندا کیا اور مین ہون میر منزل امت اپنی کا یعنی پہلے انسے جاتا ہون اور شفاعت کر کر جنت مین لیجاؤنگا اسلیے کہ ثواب بقدر مشقت کے

ہوتا ہے پس میرا اُٹھ جانا بڑی مصیبت ہوا اُنکے حق میں اس برابر کوئی مصیبت ہو ہی نہیں سکتی ÷ ع ÷ ح (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِلْمَلٰئِکَۃِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ ابْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت مرتا ہے فرزند کسی بندے کا یعنی مومن کا فرماتا ہے اللہ تعالی فرشتوں اپنے کو یعنی ملک الموت اور تابع داروں اُسکے کو کہ قبض کی تمنے روح فرزند بندے میرے کی پس کہتے ہیں کہ ہاں پھر فرماتا ہے اللہ تعالی قبض کیا تمنے میوہ دل اُسکے کا پس کہتے ہیں کہ ہاں پھر فرماتا ہے اللہ تعالے کہ کیا کہا بندے میرے نے کہتے ہیں تعریف کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہے اللہ تعالے کہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر بڑا بہشت میں اور نام رکھو اُسکا بیت الحمد روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف اس گھر کا نام بیت الحمد اسلیے رکھا گیا کہ وہ ملتا ہے بدلے میں حمد و تسلیم کے کہ مصیبت میں کی تھی ÷ ح ÷ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِیْ وَقَالَ وَرَوَاہُ بَعْضُہُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَۃَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو پس واسطے اُسکے ہے مانند ثواب اُسکے کے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی کے سے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کیا اسکو بعضے محدثوں نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اس اسناد کے موقوف ابن مسعود پر ف مصیبت زدہ عام ہے خواہ کسی کے مرنے کی مصیبت میں گرفتار ہو یا سوا اسکے پس جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنے کو کہتا ہے اور تسلی دیتا ہے خواہ اُسکے پاس جا کر تسلی دے یا لکھ بھیجے تو اُسکو بھی ویسا ہی ثواب ہوتا ہے جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنے پر ہوتا ہے اسلیے کہ یہ باعث ہوا ہے صبر کا الدال علی الخیر کفاعلہ یعنے جو اچھی بات کا رستا بتاتا ہے اُسکو بھی ثواب مانند کرنے والے اُسکے کے ہوتا ہے اور یہ موقوف ہے ابن مسعود پر لیکن حکم مرفوع میں ہے اور قوت دیتی ہے اُسکو حدیث ابن ماجہ کی مامن مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الا کساہ اللہ من حلل الکرامۃ یوم القیمۃ یعنے نہیں کوئی مسلمان کہ تعزیت کرے بھائی اپنے کی مصیبت میں مگر کہ پہناویگا اُسکو اللہ جوڑوں بزرگی کے سے دن قیامت کے سند اسکی حسن و مرفوع ہے ÷ ع (وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے ابی برزہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے اُس عورت کو کہ مر گیا ہو بیٹا اُسکا پہنایا جائیگا لباس خوب بہشت میں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاہُمْ مَا یَشْغَلُہُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا جبکہ آئی خبر جعفر کے مرنے کی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگوں جعفر کے کھانا پس تحقیق آئی ہے اُنکو وہ چیز کہ باز رکھتی ہے اُنکو کھانا پکانے سے یعنے خبر جعفر کے مرنے کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود وابن ماجہ نے ف اس حدیث میں دلیل ہے اُسپر کہ مستحب ہے قرابتیوں اور ہمسایوں کو کھانا پکا کر بھیجنا اہل میت کے لیے اور کھانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بھر کر کھا دیں ایک رات و دن اور بعضوں نے کہا کہ حلال ہے تین دن تک کہ ایام تعزیت کے ہیں اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ کھانے غیر اہل مصیبت کے اس کھانے کو اور ابو القاسم نے کہا کہ مضائقہ نہیں اُسکے لیے کہ مشغول ہو تجہیز و تکفین میت کی میں پھر جب پکایا جاوے اہل میت کے لیے کھانا تو سنت ہے کہ بہت کیے اُنکو کھانے کے لیے تا ضعف نہو وے اُنکو بسبب نہ کھانے کے اور لوجہ حیا کے یا بسبب زیادتی غم کے اور یہ کھانا بھیجنا واسطے عورتوں نوحہ کرنے والیوں کے سخت

حرام ہی اسلیے کہ مدد کرنی ہوتی ہی گناہ پر اور تیار کرنا کھانے کا اہل میت کو واسطے جمع ہونے لوگوں کے بدعت مکروہ ہی بلکہ ثابت ہوا ہی جریر رضہ سے کہ گنتے
تھے ہم اُسکو نیاحت سے یعنی نوحہ کرنے سے اور اس سے صریح حرام ہونا اسکا معلوم ہوتا ہی اور کہا غزالی نے کہ مکروہ ہی کھانا اُس سے کہتا ہوں میں
یعنی ملا علی قاری کہتے ہیں کہ یہ جب ہی کہ نہو مال یتیم یا غائب کے سے اور اگر یتیم یا غائب کے مال میں سے ہوگا تو وہ حرام ہی بلا خلاف ؛
ع ؛ ح ؛ الفصل الثالث فصل تیسری (عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ
بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسپر کہ نوحہ
کیا جاتا ہی پس تحقیق وہ عذاب کیا جاویگا بسبب نوحہ کیے جانے کے دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُولُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ
لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُودِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
اور روایت ہی عمرۃ بیٹی عبد الرحمن کی سے یہ کہ کہا عمرۃ نے کہ سنا میں نے حضرت عائشہ رضہ سے اُس حال میں کہ ذکر کیا گیا واسطے اُنکے یہ کہ عبد اللہ
بن عمر رضہ کہتے ہیں کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے زندہ کے اُسپر کہتی تھیں حضرت عائشہ رضہ بخشے اللہ ابو عبد الرحمن کو کہ کنیت ہی عبد اللہ
بن عمر کی خبردار ہو تحقیق عبد اللہ رضہ نہیں جھوٹ بولا ولیکن وہ بھول گیا یعنی جو کچھ کہ حضرت سے سنا کہ یہ صورت خاص میں فرمایا تھا یا خطا کی کہ عام
مراد لیا سواے اسکے نہیں کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک قبر ایک عورت یہودیہ کے کہ رویا جاتا تھا اسپر پس فرمایا تحقیق اہل اسکے
روتے ہیں اُسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کیجاتی ہی اپنی قبر میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بخشے اللہ یہ کلمہ وہاں بولتے ہیں کہ کوئی
ایک بات کہنے میں خطا کرتا ہی اور وہ عذاب کیجاتی ہی قبر میں پس حضرت نے خاص اُس یہودیہ کے حق میں فرمایا تھا اور کفار بھی اُسی کے حکم میں
ہیں اور اُسکے لیے بھی یہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب رونے اُنکے کے عذاب کیجاتی ہی بلکہ یہ فرمایا کہ وہ عذاب میں ہی اور خوار و ملعون جیسا کہ حال کافروں کا
ہوتا ہی اور یہ روتے ہیں اور اُسکو عزیز رکھتے ہیں اور مرحوم جانتے ہیں پس حاصل حضرت عائشہ کے اعتراض کا یہ ہی کہ حضرت نے اُس عورت کو
بسبب کفر کے فرمایا تھا کہ وہ عذاب کیجاتی ہی اور ابن عمر رضہ سمجھے کہ حضرت نے بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت بسبب رونے زندوں کے قبر میں عذاب کیا جاتا ہی
پس یہ اعتراض حضرت عائشہ نے اپنے اجتہاد سے کیا اور یہ اعتراض جب وارد ہو کہ یہ حدیث خاص اسی قصہ میں سنی گئی ہو حالانکہ یہ ثابت
ہوئی ہی ساتھ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کے ابن عمر رضہ سے اور اوروں سے بھی مقید بھی اور مطلق بھی پس صورت خاص کہاں رہی اور
اسمیں جو علما نے اختلاف کیا ہی آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ؛ ع ؛ ح ؛ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ أَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ
مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَإِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ فَرَجَعْتُ إِلٰى صُهَيْبٍ
فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ
عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ إِنَّ اللّٰهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ
عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور روایت ہی عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا وفات کی کسی بیٹی عثمان بن عفان رضہ کی مکہ مین پس آئے ہم تاکہ حاضر ہون نماز جنازہ اور دفن اُسکے مین
اور حاضر ہوئے اُسکے لیے ابن عمر رضہ اور ابن عباس رضہ بھی پس تحقیق مین بیٹھا ہوا تھا درمیان اُن دونون کے پس کہا عبداللہ بن عمر رضہ نے واسطے
عمرو بن عثمان رضہ کے کہ وہ سامنے تھے اُنکے کیا نہین منع کرتے تم یعنی اپنے اہل کو رونے سے یعنی ساتھ آواز اور نوحہ کے اسلیے کہ تحقیق پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اُسکی کے اُسپر پس کہا ابن عباس رضہ نے کہ تحقیق تھے حضرت
عمر رضہ کہتے تھے کچھ اسمین سے یعنی اسمین عام رونا معلوم ہوتا ہی اور وہ خاص رونے کو منع کرتے تھے کہ جو ساتھ آواز کے یا نوحہ کے ہو
نزدیک قریب المرگ کے پھر حدیث کی ابن عباس رضہ نے پس کہا پھرا مین ساتھ حضرت عمر رضہ کے مکہ سے یہانتک کہ جسوقت پہونچے ہم بیدا مین کہ
نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے پس ناگہان عمر رضہ ملے ساتھ ایک قافلہ کے نیچے درخت کیکر کے پس کہا یعنی مجکو جا تو پس دیکھ کون
ہین اس قافلہ مین پس دیکھا مین نے پس تھے وہ صہیب یعنی امیر وہ تھے اور راوی اُنکے ہمراہی تھے کہا ابن عباس نے پس خبر پہونچائی مین نے
اُنکو پس کہا عمر رضہ نے بلا اُسکو پھر گیا مین طرف صہیب کے اور کہا چلو اور ملو امیر المومنین عمر رضہ سے پس جب زخمی کیے گیے عمر رضہ داخل ہوئے صہیب روتے
ہوے کہتے ای بھائی میرے ای صاحب میرے پس کہا حضرت عمر رضہ نے ای صہیب کیا روتا ہی تو مجھپر یعنی ساتھ آواز اور بیان کرنے کے اور حال
یہ کہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ یا قریب المرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب بعضے رونے اہل اُسکی کے
اُسپر یعنی جو رونا کہ ساتھ آواز کے اور نوحہ کے ہو پس کہا ابن عباس نے پس جبکہ وفات ہوئی حضرت عمر رضہ کی ذکر کیا مین نے یہ یعنی قول عمر رضہ کا
روبرو حضرت عائشہ رضہ کے پس کہا عائشہ نے رحم کرے اللہ عمر رضہ کو قسم ہی خدا کی نہین اسطرح نہین حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اُسکی کے اُسپر یعنی نہ مطلق رونے سے اور نہ بعض رونے سے ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب
بسبب رونے اہل اُسکی کے اُسپر اور کہا حضرت عائشہ رضہ نے کفایت ہی تمکو قرآن کہ فرماتا ہی اور نہین اُٹھاتا کوئی اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا
کہا ابن عباس رضہ نے نزدیک اسکے مضمون آیت کا اور اللہ ہنساتا ہی اور رلاتا ہی کہا ابن ابی ملیکہ نے پس نکہا ابن عمر رضہ نے کچھ روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف زخمی کیے گئے عمر رضہ یعنے جب مدینہ مین آئے اور زخمی ہوئے محراب مسجد مین اور اُنکو گھر مین اُٹھا لائے اور لوگ خبر کو گئے تو اُنمین
صہیب بھی تھے وہ رونے لگے یہ کہکر کہ ای بھائی میرے آی صاحب میرے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ نوحہ ہوا اسلیے کہ نوحہ وہ ہوتا ہی کہ بلند
آواز سے ہو اور یہ ایسا نہ تھا اور اُسکو بھی حضرت عمر رضہ نے منع فرمایا احتیاطاً کہ کہین حد سے نہ بڑھ جاوے اور حضرت عائشہ رضہ نے جو نفی کی حدیث
کی قسم کھا کر تو یہ نفی اُسکی کی ہی کہ جو عمر رضہ سمجھے اسلیے کہ یہ حدیث صحیح ہی بے شبہہ اختلاف تعیین مراد مین ہی عمر رضہ اور ابن عمر رضہ کہتے ہین کہ عذاب
بسبب رونے کے ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہ رضہ کہتی ہین کہ یہ کافر کے حق مین ہی اور وہ عذاب پاتا ہی رووین یا نہ رووین ولیکن اللہ تعالی
زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اُسکی کے اُسپر اور سبب اسکا یہ ہی کہ کافر راضی ہوتا ہی ساتھ رونے کے بلکہ بعضے وصیت کر جاتے تھے
ساتھ رونے اور نوحہ کے بعد ازان دلیل پکڑی حضرت عائشہ رضہ نے اُسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہین ہوتا ساتھ اس آیت کے
ولا تزر آخر تک یعنی گناہ کسی کا کسی پہ نہین لکھا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہی میت پر کیون لکھنے لگے اور کیون عذاب کرنے
لگے اُسکو بسبب اُسکے آگے ابن عباس نے بھی تائید کی کلام عائشہ رضہ کی اور نفی کی مذہب ابن عمر رضہ کی کہ رونا اور ہنسنا آدمی کا اور غم اور
شادی اُسکی خدا کی طرف سے ہی کہ پیدا کرتا ہی پس اُسکو عذاب میت کیا دخل لیکن اس قول پہ اُنکے اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یون تو سب افعال
بندون کے اللہ ہی نے پیدا کیے ہین اور کرتا بندہ ہی اور پھر اُسپر ثواب و عذاب دیا جاتا ہی چنانچہ اس ہنسنے ہی مین دونون باتین ہوئی ہین

اگر بھائی مسلمان کو دیکھکر ہنستا ہے تو ثواب پاتا ہے اور بطور تمسخر کے ہنستا ہے تو گنہگار ہوتا ہے اسی طرح غم اور خوشی کبھی خوب ہوتے ہیں ثواب دیا جاتا ہے اُنپر آدمی اور کبھی بُرے ہوتے ہیں عذاب کیا جاتا ہے اُنپر پس ابن عباسؓ کا قول جب ہے کہ ہنسنا اور رونا بے اختیاری ہوں اور جب اختیاری ہو تو ثواب و عذاب میں دخل ہے اور چپ ہو رہنا ابن عمر کا اس قصہ کو سنکر دلالت قبول پر نہیں کرتا کہ اُنہوں نے یہ بات مان لی بلکہ ترک کیا جھگڑا جیسے کہ شان اہل عرفان کی ہے ۔ ع ح (وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا جب آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر مارے جانے زید بن حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی کہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے بیٹھے یعنی مسجد میں پہچانا جاتا تھا حضرت کے چہرہ مبارک میں غم اور میں دیکھتی تھی سوراخ دروازے کے سے یعنے درز دروازے کے سے پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتیں جعفر کی کرتی ہیں ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا اُنکا پس حکم فرمایا حضرت نے اُسکو یہ کہ منع کرے اُنکو پھر گیا وہ پھر آیا حضرت کے پاس دوسری بار نہ مانا عورتوں نے کہنا اُسکا پھر فرمایا حضرت نے کہ منع کر اُنکو پھر آیا حضرت کے پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور اُنھوں نے نہ مانا پھر آیا تیسری بار کہا قسم ہے اللہ کی غلبہ کیا عورتوں نے ہمپر یا رسول اللہ پس گمان کیا حضرت عائشہؓ نے یہ کہ فرمایا حضرت نے پس ڈال اُنکے منھ میں مٹی پس کہا میں نے یعنی عائشہ رضؓ نے اُس شخص کو کہ خاک آلودہ کرے اللہ ناک تیری نہیں بجا لاتا جو کچھ کہ حکم کرتے ہیں تجکو رسول خدا اور نہ چھوڑا تو نے رسول خدا کو رنج پہونچانے سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ڈال اُنکے منھ میں مٹی ظاہر یہ ہے کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ چھوڑ دے اُنکو بحال خود واسطے نہ لازم دینے نصیحت کے اُنکو حالت جزع و فزع میں اور لفظ ارغم اللہ سے آخر تک کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رض نے اُس شخص کو کہا کہ ذلیل کرے تجکو خدا اسلیے کہ ایذا دی تو نے حضرت کو اور نہ چھوڑا رنج پہونچانا حضرت کا کہ حضرت کو رنج ہوتا ہے اُسکے سننے سے کہ وہ مرتکب کبیرہ کی ہیں اور باز نہیں رہتیں منع کرنے سے کیوں نہ خود ڈانٹ کر منع کیا تا حضرت کو ایذا نہ ہوتی ۔ ع ۔ (وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا جبکہ مرے ابو سلمہ کہ خاوند اول تھے ام سلمہ کے کہا میں نے کہ ابو سلمہ تھے مسافر اور بیچ زمین مسافرت کے البتہ روؤنگی میں اُنکو رونا کہ نقل کیا جاویگا وہ رونا یعنی لوگ کہیں کہ ایسا روئی کہ کوئی نہیں رویا پس تھی میں نے تحقیق تیاری کی رونے کی اُنپر ناگاہ آئی ایک عورت ارادہ رکھتی تھی کہ شریک ہو میرے بیچ رونے میں پس سامنے آئے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہے تو کہ داخل کرے شیطان کو اُس گھر میں کہ نکالا اُسکو اللہ نے اُس گھر میں سے دو بار پس بند رہی میں رونے سے پس روئی میں یعنے جو رونا کہ بُرا تھا یعنے نوحہ کر کر روایت کی یہ مسلم نے ف تیاری کی رونے کی یعنی قصد کیا رونے کا اور مہیا کیا اسباب رونے کا یعنی سیاہ کپڑے وغیرہ اور شاید کہ اُنکو جب تک معلوم نہوگا کہ نوحہ کرنا حرام ہے اور مراد دو بار سے یا تو یہ ہے کہ ایکبار جس وقت کہ مسلمان ہوئے اور دوسری بار جبکہ دنیا سے با اسلام نکلے یا دو بار سے مراد یہ ہے کہ ایکبار جبکہ ہجرت مکہ سے طرف حبشہ کے کی اور دوسری بار جبکہ وہاں سے ہجرت کر کر مدینہ میں داخل ہوئے ع ۔ (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذٰلِكَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ فَلَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا بیہوشی ڈالی گئی عبداللہ

بن رواحہ پر پس شروع کیا بہن اُنکی عمرہ نے رونا اور یہ کہنا ای پہاڑ افسوس ای ایسے اور ایسے گننی تھی اُسپر یعنے خوبیان اُسکی پس کہا عبداللہ نے جسوقت
کہ ہوش مین آئے یعنی بہن سے کہ نہین کہا تونے کچھ مگر کہ کہا گیا واسطے میرے بطور تنبیہ کے ایسا ہی تو یعنے اگر کسی نے مثلاً واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون تو
پہاڑ ہی کہ پناہ پکڑتے ہین ساتھ تیرے اور زیادہ کیا ایک روایت مین کہ پس جب مرے عبداللہ نہ روئی بہن اُسپر روایت کی ہی یہ بخاری نے
ف بیہوشی ڈالی گئی یعنی ایک دفعہ بیمار ہوئے کہ قریب مرگ کے پہونچے اُسمین بیہوشی ہوئی اگرچہ مرے نہین اس بیماری مین بلکہ شہید ہوے غزوہ
موتہ مین ۶۳ء ( وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ بَاکِیْہِمْ فَیَقُوْلُ وَاجَبَلَاہُ وَاسَیِّدَاہُ
وَنَحْوَ ذٰلِکَ اِلَّا وُکِّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکَیْنِ یَلْہَزَانِہٖ وَیَقُوْلَانِ اَھٰکَذَا کُنْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ ) اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ کہا
سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تھے نہین کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو رونے والا ان مین سے اور کہے ای پہاڑ اور ای سردار اور
مانند اسکے مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالے ساتھ میت کے دو فرشتے کہ مکے مارتے ہین اُسکے سینہ مین اور کہتے ہین کیا ایسا ہی تھا تو روایت کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث غریب حسن ہی ف مراد میت سے میت حقیقی ہی یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نے شرح الصدور مین بعد ذکر کرنے اس حدیث کے ان المیت
لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ عذاب ہونے میت کے بسبب رونے اہل اُسکی کے اُسپر اُسمین کئی مذہب ہین ایک تو یہ کہ یہ حدیث
ظاہر اپنے پر ہی مطلق یعنے قید وصیت یا کافر وغیر ذلک کی نہین ہر حال پکار کر رونے اور نوحہ کرنے اہل کے سے عذاب ہوتا ہی اور یہی رای عمرؓ اور
ابن عمرؓ کی بھی ہی دوسرا یہ کہ نہین عذاب کیا جاتا بسبب رونے کے مطلق تیسرا یہ کہ اسبب واسطے حال کے ہی یعنی وہ عذاب کیا جاتا ہی حالت
رونے اُنکے مین اُسپر اور عذاب بسبب گناہون اُسکی کے ہوتا ہی نہ بسبب رونے کے چوتھا یہ کہ خاص یہ کافر کے حق مین ہی اور یہ دونون قول عائشہ
رضی اللہ عنہا سے ہین آئے پانچوان یہ کہ یہ خاص ہی ساتھ اُسکے کہ ہو نوحہ طریقہ اُسکے سے اور یہی مذہب بخاری کا ہی اور چھٹا یہ کہ یہ اُسکے حق مین ہی
کہ وصیت کر جاوے ساتھ اُسکے یعنی جو کہہ جاوے وارثون سے کہ میرے بعد نوحہ کرنا اُسکو عذاب ہوگا اسلیے کہ یہ اُسی کا فعل ہی اور ساتوان یہ کہ یہ
اُسکے حق مین ہی کہ نہ وصیت کرے ساتھ ترک اُسکی کے پس ہوگی وصیت اُسکی نکرنے کی واجب جبکہ جانے حال اہل اپنی کے سے کہ کرینگے یہ آٹھوان
یہ کہ عذاب ہوتا ہی بسبب اُن باتون کے کہ بیان کر کر روتے ہین اہل اُسپر اور وہ ہوئین بری شرعاً جیسے کہ کہتے تھے اہل جاہلیت ای بیوہ کرنے
والی عورتون کی اور ای یتیم کرنے والے اولاد کی اور ای خراب کرنے والی گھرون کی نوان یہ کہ مراد ساتھ عذاب کرنے کے غصہ کرنا ملائکہ کا ہی
اسکے ساتھ اُس چیز کے کہ بیان کرتے ہین اہل اُسکے جیسے کہ اوپر مذکور ہوا دسوان یہ کہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب نوحہ کے قبر مین انتہی اور بعضون
نے کہا ہی کہ مراد ساتھ عذاب کے یہ ہی کہ رنج ہوتا ہی میت کو بسبب بُرے رونے اہل اُسکی کے اُسپر جیسے کہ رنج ہوتا ہی بسبب سنے اور گناہون اُنکی
کے اور خوشی ہوتی ہی بسبب سنے اچھے اعمال کے اور حاصل یہ کہ اگر میت سبب ہوگا اُس گناہ کا یعنے وصیت کر جاویگا نوحہ کرنے کی یا راضی ہوگا
ساتھ اُسکے پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر والا محمول ہوگا رنج اُٹھانے پر برابر ہی کہ ہو نزع کے وقت یا بعد موت کے اور برابر ہی اُسمین کافر
اور مومن اور اس سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہی اس آیت مین ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور درمیان حدیثون مطلقہ کے کہ اس باب مین آئی
ہین ۲۶۰ ( وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ مَاتَ مَیِّتٌ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ یَبْکِیْنَ عَلَیْہِ فَقَامَ عُمَرُ یَنْہَاہُنَّ وَیَطْرُدُہُنَّ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْہُنَّ یَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَیْنَ دَامِعَۃٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَہْدَ قَرِیْبٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ ) اور روایت ہی
ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا مر گیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی حضرت زینب جیسا کہ حدیث باب مین نام اُنکا صریح مذکور
ہی پس جمع ہوئین عورتین رونے لگین اُسپر پس کھڑے ہوے حضرت عمرؓ منع کرنے اُنکو یعنی اقربا کو اور ہانکنے مارکر اُنکو یعنی ہنیون کو پس فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اے عمر کس واسطے کہ آنکھیں روتی ہیں اور دل مصیبت زدہ ہے اور وقت مرنے کا نزدیک ہے روایت کی یہ احمد اور
نسائی نے ف ظاہر یہ ہے کہ وہ عورتیں کچھ آواز سے روتی ہونگی بغیر بلند کرنے آواز کے پس منع کیا انکو حضرت عمر رض نے کہ کہیں ایسا نہو کہ اس سے
بڑھ کر نوحہ جو منع ہے شرع میں وہ کرنے لگیں پس حضرت نے حضرت عمر رض کو منع فرمایا اور عذر انکا بیان کیا + ع + (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ
زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ فَأَخَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ
قَالَ إِيَّاكُنَّ وَنَعِيقَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ
رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونے لگیں عورتیں پس شروع کیا حضرت
عمر رض نے مارنا انکو ساتھ کوڑے اپنے کے پس ہٹایا عمر رض کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا آہستگی کر اے عمر رض پھر فرمایا
عورتوں کو دور رکھو اپنے کو آواز شیطان کی سے یعنی چلا کر اور بیان کر کر نہ رونا پھر فرمایا جو کچھ کہ ہو آنکھ سے یعنی آنسو اور دل سے یعنی غم پس وہ
اللہ کی طرف سے ہے اور سبب رحمت کا ہے یعنی پسند ہیں اسکو یہ چیزیں اور جو ہو ہاتھ سے اور زبان سے پس وہ شیطان سے ہے روایت کی یہ احمد نے
ف جو ہو ہاتھ سے یعنی مثلاً پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال کھسوٹنے اور زبان سے یعنی چلانا اور نوحہ یعنی بیان کرنا یا وہ باتیں کہنیں کہ رب کو ناپسند
ہوں پس وہ شیطان سے ہے یعنی اسکے بہکانے سے ہے یا وہ پسند کرتا ہے ان چیزوں کو + ع + (وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ
بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُولُ أَلَا هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا فَأَجَابَهُ آخَرُ بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا) اور روایت
ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے کہ کہا جب مرے حسن رض مثنی بیٹے حسن رض بیٹے علی کے کھڑا کیا عورت انکی نے خیمہ انکی قبر پر برس روز پھر
اٹھالیا پھر سنا آواز کرنے والے کو یعنی ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہے خبردار رہو کیا پایا اس چیز کو کہ گم کیا تھا پس جواب دیا اسکو دوسرے ہاتف غیبی نے بلکہ
ناامید ہوئے اور پھر گئے ف خیمہ کھڑا کیا اور آپ بھی وہاں رہیں برس دن تک اور درد مصیبت اور غم فراق انکے کا ہر روز تازہ ہوتا تھا اور ظاہر
یہ ہے کہ خیمہ انھوں نے کھڑا کیا اسلیے کہ جمع ہوں دوست ذکر کے لیے اور قراءۃ قرآن کے لیے اور آویں لوگ دعا مغفرت اور رحمت کے لیے + ع + ح
(وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوا أَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُونَ فِي
قُمُصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُونَ أَوْ بِصَنِيعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُونَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُونَ فِي غَيْرِ
صُوَرِكُمْ قَالَ فَأَخَذُوا أَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُودُوا لِذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) روایت ہے عمران بن حصین رض اور ابی برزہ رض سے کہ کہا دونوں نے کہ نکلے ہم ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کے پس دیکھا کئی شخصوں کو کہ پھینک دیں تھیں انھوں نے اپنی چادریں چلتے تھے کرتوں میں
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھ کام جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ
بددعا کروں تمپر ایسی بددعا کہ پھرو تم طرف گھروں اپنے کے بغیر صورتوں اپنی میں یعنی بندر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کہا راوی نے پس لے لیں ان شخصوں نے اپنی
چادریں اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف اس سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں رسم تھی کہ چادر کرتے پر اوڑھتے تھے اور رسم
جاہلیت کی یہ تھی کہ جب جنازہ کے ساتھ چلتے تو چادر نہ اوڑھتے یہ اشارہ تھا پریشانی حال پر کہا طیبی نے کہ جب ادنی تغیر پر یعنی چادر اوتار کر چلنے پر
یہ وعید شدید وارد ہوا تو کیا حال ہوگا اکثر رسمیں بری برتنے پر شرح ع + (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تُتَّبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ساتھ جایا
جاوے اس جنازہ کے کہ اسکے ساتھ نوحہ کرنے والی ہو یہ حدیث نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف جنازہ کے ساتھ چلنا سنت ہے لیکن بسبب ساتھ

ہونے اس فعل بد کے ترک کرے اسکو اور اسی طرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بھی ترک کرے اور یہ حدیث اصل مضبوط ہی اسکی کہ جس مجلس دعوت
مین خلاف شرع بات ہو وہان نہ جاوے اگرچہ قبول دعوت سنت ہی لیکن بسبب ہونے فعل بد کے ترک کرے اسکو ہرج نہ ع ۔ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَہٗ مَاتَ ابْنٌ لِیْ فَوَجَدْتُ عَلَیْہِ ہَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَامُہٗ شَیْئًا یُطَیِّبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُہٗ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صِغَارُہُمْ دَعَامِیْصُ الْجَنَّۃِ یَلْقٰی اَحَدُہُمْ اَبَاہُ فَیَاْخُذُ بِنَاحِیَۃِ ثَوْبِہٖ فَلَا یُفَارِقُہٗ حَتّٰی یُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَہٗ) اور
روایت ہی ابی ہریرہ رض سے یہ کہ ایک شخص نے کہا ابوہریرہ رض کو کہ مرگیا بیٹا میرا یعنی چھوٹا بیٹا پس غم کیا مین نے اسپر کیا سنی تمنے دوست اپنے سے یعنی
آنحضرت سے رحمتین ہون اللہ کی آپپر اور سلام اللہ کا آپپر کوئی چیز کہ خوش کردے ہمارے دلون کو ہمارے مردون کی طرف سے یعنی جو کہ صغیر اولاد
سے چھوٹی مرگئی کہ آیا وہ کچھ کام آوینگے کہا ابوہریرہ رض نے کہ ہان سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوٹے لڑکے مسلمانون کے
جانور دریا کے سے ہونگے بہشت مین ملیگا ایک انکا باپ اپنے سے پس پکڑیگا کونا کپڑے اسکے کا پس نہ جدا ہوگا اس سے یہانتک کہ داخل کرے گا
اسکو بہشت مین روایت کی مسلم و احمد نے اور لفظ ہین واسطے احمد کے ف دعامیص جمع دعموص کی ہی دعموص ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہی کہ پانی
مین غوطہ مارتا ہی اور پھر نکل آتا ہی اسکو ہندی مین جلاہا کہتے ہین اور دعموص اس شخص کو بھی کہتے ہین کہ دخیل ہوتا ہی بیچ امور بادشاہون اور
امرا کے یعنی یہ لڑکے سیر کرتے پھرتے ہین جنت مین جاتے ہین جہان چاہتے ہین نہین منع کیے جاتے ہین کسی جگہ کے جانے سے جیسے کہ لڑکے دنیا
کے نہین روکے جاتے کسی کے گھر مین جانے سے اور نہین پردہ کیا جاتا انسے اور اسمین ذکر باپ ہی کا کیا اسلیے کہ ذکر اسی کا ہوا ہوگا اور مان کو بھی
اسی طرح لے جاویگا چنانچہ بعضی حدیثون مین مان اور باپ دونون مذکور ہوے ہین ملع ہرج (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَہَبَ الرِّجَالُ بِحَدِیْثِکَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِکَ یَوْمًا نَاْتِیْکَ فِیْہِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَکَ اللّٰہُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ
فِیْ یَوْمِ کَذَا وَکَذَا فِیْ مَکَانِ کَذَا وَکَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاہُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَہُنَّ مِمَّا عَلَّمَہُ اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْکُنَّ امْرَاَۃٌ تُقَدِّمُ بَیْنَ یَدَیْہَا
مِنْ وَلَدِہَا ثَلٰثَۃً اِلَّا کَانَ لَہَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ مِنْہُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوِ اثْنَیْنِ فَاَعَادَتْہَا مَرَّتَیْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ وَ
اثْنَیْنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابی سعید رض سے کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے رسول خدا کے
بہرہ مند ہوے مرد ساتھ حدیثون آپ کی کے پس مقرر کیجیے ہمارے لیے اپنی طرف سے ایک دن کہ آکر حاضر ہون ہم آپکے پاس اسدن مین تا
سکھلاے ہمکو اس چیز سے کہ سکھایا آپ کو اللہ نے پس فرمایا حضرت نے جمع ہو تم فلانے دن مین اور فلانے وقت مین مکان فلانے مین یعنی
مسجد مین یا گھر مین اور جگہ فلانی مین یعنی آگے کے جانب مکان کے یا اخیر کی جانب اسکے پس جمع ہوئین عورتین پھر آئے انکے پاس رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم پس سکھلایا انکو اس چیز سے کہ سکھلایا انکو اللہ نے پھر فرمایا حضرت نے نہین تم مین سے کوئی عورت کہ آگے بھیجے ہون اپنی اولاد
سے تین یعنے لڑکے یا لڑکیان مگر کہ ہونگے اسکے لیے پردہ آگ سے پس کہا ایک عورت نے انمین سے اے رسول خدا کے فرمایئے یا دو بھیجے ہون پس
دو بار کہی اسنے یہ بات پھر فرمایا حضرت نے یا دو بھیجے ہون یا دو یا دو یعنی جب بھی یہی ثواب ہوگا روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یُتَوَفّٰی لَہُمَا ثَلٰثَۃٌ اِلَّا اَدْخَلَہُمَا اللّٰہُ الْجَنَّۃَ بِفَضْلِ رَحْمَتِہٖ اِیَّاہُمَا فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوِ اثْنَانِ
قَالَ اَوِ اثْنَانِ قَالُوْا اَوْ وَاحِدٌ قَالَ اَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ السِّقْطَ لَیَجُرُّ اُمَّہٗ بِسَرَرِہٖ اِلَی الْجَنَّۃِ اِذَا احْتَسَبَتْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی
ابْنُ مَاجَۃَ مِنْ قَوْلِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ) اور روایت ہی معاذ بن جبل رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دو مسلمان یعنی مان اور
باپ کہ مرین ان دونون کے تین فرزند مگر داخل کریگا انکو اللہ بہشت مین ساتھ فضل رحمت اپنی کے ان دونون کو پس عرض کیا صحابہ نے یا

رسول اللہ فرماتے یا دو پس فرمایا کہ ہاں یا دو عرض کیا فرماتے یا ایک فرمایا یا ایک بھی پھر فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے تحقیق کہ کچا حمل کہ گرتا ہے البتہ کھینچیگا ماں اپنی کو ساتھ آنول نال اپنی کے طرف بہشت کے جبکہ صبر کرے اور گنے ماں اُسکی اُسکے مرنے کو ثواب نقل کی یہ احمد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے قول والذی نفسی بیدہ سے ف سا تہ آنول نال کے یہ اشارہ ہے طرف علاقہ کے کہ درمیان اُسکے اور ماں اُسکی کے ہے گویا آنول نال مانند رسی کے ہو جائیگی کہ کھینچے گا ساتھ اُسکے اُسکو طرف بہشت کے اور اسمین اشارہ ہے طرف اُسکے کہ جب ایسے بچہ کا کہ جسکے ساتھ دل کو تعلق نہیں ہوتا اُسکا یہ ثواب ہوا تو جسکے ساتھ دل کو تعلق ہوتا ہے اُسکا کیا کچھ ثواب ہوگا ع ح (وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قدم ثلثة من الولد لم یبلغوا الحنث کانوا لہ حصنا حصینا من النار فقال ابو ذر قدمت اثنین قال واثنین قال ابی بن کعب ابو المنذر سید القراء قدمت واحدا قال وواحدا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ آگے بھیجے ہوں تین اپنی اولاد میں سے کہ نہ پہونچے ہوں حد بلوغ کو یعنی پہلے مرے ہوں اسکے مرنے سے ہونگے واسطے اُسکے پناہ مضبوط آگ دوزخ سے پس کہا ابوذر نے آگے بھیجے میں نے دو فرمایا اور دو بھی کہا ابی بن کعب نے کہ کنیت اُنکی ابو المنذر ہے سردار قاریوں کے آگے بھیجا میں نے ایک لڑکا فرمایا حضرت نے اور ایک بھی یعنی ایک بھی پناہ ہوگا آگ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے (وعن قرۃ المزنی ان رجلا کان یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ابن لہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتحبہ فقال یا رسول اللہ احبک اللہ کما احبہ ففقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل ابن فلان قالوا یا رسول اللہ مات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما تحب ان لا تاتی بابا من ابواب الجنۃ الا وجدتہ ینتظرک فقال رجل یا رسول اللہ لہ خاصۃ ام لکلنا قال بل لکلکم رواہ احمد) اور روایت ہے قرہ مزنی سے یہ کہ ایک شخص تھا آتا حضرت پاس اور ہمراہ اُسکے ساتھ بیٹا اُسکا پس فرمایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے تو اسکو یعنی بہت کہ تیرے ساتھ ہی رہتا ہے کہا اُسنے یا رسول اللہ دوست رکھے تمکو اللہ جیسا کہ دوست رکھتا ہوں میں اُسکو پھر نہ پایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے ساتھ اُسکے پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانے کا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ مر گیا بیٹا اُسکا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے اُسکے باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہیں دوست رکھتا تو اُسکو کہ نہ آویگا کسی دروازے پر دروازوں بہشت کے سے مگر کہ پاویگا تو اُسکو منتظر ہوگا تیرا یعنی تاکہ شفاعت کرے تیری اور لیجاوے ساتھ اپنے جنت میں پس کہا ایک شخص نے اے رسول اللہ کے اسی کے لیے ہے یہ بشارت یا ہم سبکے لیے پس فرمایا تم سبکے لیے نقل کی یہ احمد نے (وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان السقط لیراغم ربہ اذا ادخل ابویہ النار فیقال ایہا السقط المراغم ربہ ادخل ابویک الجنۃ فیجرہما بسررہ حتی یدخلہما الجنۃ رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا بچہ البتہ جھگڑے گا پروردگار اپنے سے جبکہ داخل کریگا پروردگار ماں باپ اُسکے کو آگ میں یعنے ارادہ کریگا داخل کرنے کا پس کہا جاویگا اے کچے بچے جھگڑنے والے پروردگار اپنے سے داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت میں پس کھینچے گا اُنکو ساتھ آنول نال اپنے کے یہانتک کہ داخل کریگا اُنکو بہشت میں روایت کی یہ ابن ماجہ نے (وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تبارک وتعالی ابن آدم ان صبرت واحتسبت عند الصدمۃ الاولی لم ارض لک ثوابا دون الجنۃ رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرماتا ہے اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے اگر صبر کرے تو یعنی بلا پر اور ثواب چاہے وقت صدمہ پہلے کے نہیں راضی ہوتا میں تیرے لیے ثواب کا سوا بہشت کے یعنی اُسکے بدلے میں بہشت ہی

مین داخل کرونگا روایت کی یہ ابن ماجہ نے (وَعَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَۃٍ یُصَابُ بِمُصِیْبَۃٍ فَیَذْکُرُھَا وَاِنْ طَالَ عَھْدُھَا فَیُحْدِثُ لِذٰلِکَ اسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ فَاَعْطَاہُ مِثْلَ اَجْرِھَا یَوْمَ اُصِیْبَ بِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے حسین بن علی سے کہ نقل کی نبی سے کہا نہین کوئی مرد مسلمان اور نہ عورت مسلمان پہونچائے جاوین مصیبت پھر یاد کرین اُسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا پس کہے واسطے اُسکے انا للہ وانا الیہ راجعون مگر کہ تازہ کر دیتا ہی یعنی ثابت کرتا ہی اللہ تعالی نزدیک اسکے ثواب پس دیتا ہی اُسکو مانند ثواب اُس مصیبت کے جس دن پہونچایا گیا تھا وہ مصیبت یعنی اور صبر کیا تھا اُسپر روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلْیَسْتَرْجِعْ فَاِنَّہٗ مِنَ الْمَصَائِبِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ پاپوش ایک تمھارے کا پس چاہیے کہ کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اسلیے کہ یہ بھی مصیبتون سے ہی شاید مراد تسمہ ٹوٹنے سے ادنی مصیبت ہی یعنی اگر ادنی مصیبت پہونچے توبھی یہ پڑھے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ پڑھی حضرت نے یہ آیت وقت چراغ گل ہونے کے بیچ (وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِکَ اُمَّۃً اِذَا اَصَابَھُمْ مَا یُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰہَ وَاِنْ اَصَابَھُمْ مَا یَکْرَھُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ یَکُوْنُ ھٰذَا لَھُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ اُعْطِیْھِمْ مِنْ حِلْمِیْ وَعِلْمِیْ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہے ام درداء رض سے کہ کہا سُنا مین نے ابو درداء سے کہ کہتے تھے سُنا مین نے ابو القاسم صلعم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا حضرت عیسی کو اے عیسی تحقیق مین پیدا کرونگا پیچھے تیرے ایک اُمت جسوقت کہ پہونچیگی اُنکو وہ چیز کہ دوست رکھتے ہین یعنی کوئی نعمت شکر کرینگے اللہ کا اور اگر پہونچے اُنکو وہ چیز کہ مکروہ جانتے ہین یعنی کوئی مصیبت امید ثواب کی رکھینگے اور صبر کرینگے اور حال یہ کہ نہین ہی بُردباری اور نہ عقل یعنی ایسی بُردباری وعقل کہ کسبی ہون یا کامل پس کہا حضرت عیسی نے اے رب میرے کسطرح ہوگا یہ واسطے اُنکے حالانکہ نہ بردباری ہی اور نہ عقل فرمایا دونگا مین اُنکو اپنے حلم مین سے اور علم مین سے روایت کی یہ دونون بیہقی نے شعب الایمان مین قسمت یہان مراد امت سے صلحا حضرت کے امت کے ہین اور نہین ہی بُردباری اور نہ عقل حاصل یہ کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ بسبب مصیبت کے بُردباری اور عقل جاتی رہیگی اور باوجود اسکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے یعنے یہ دونون صفتین ایسی ہین کہ بسبب اُنکے آدمی تامل کرکر جزع فزع کرنے سے باز رہتا ہی اور نفع اور ضرر اللہ تعالی کی طرف سے جانتا ہی پس باوجود نہونے اُنکے صبر کرنا عجیب ہی حضرت عیسی نے عرض کیا کہ جب بُردباری اور عقل نہ ہوگی تو کیونکر صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے فرمایا کہ دونگا مین حلم اور علم اپنا یعنی علم اور حلم اپنے پاس سے بلا کسب دونگا کہ بسبب اُنکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے **بَابُ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ** یہ باب ہی بیچ بیان زیارت کرنے قبرون کے یعنی فضائل اور آداب اور مقصود اسکی کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا وَنَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَھَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّھَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا مین تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو اُنکی اور منع کیا تھا مین نے تمکو کھانے گوشت قربانی کے سے بعد تین دن کے پس رکھو جبتک کہ خواہش ہو واسطے تمھارے اور منع کیا تھا مین نے تمکو نبیذ سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب باسنون مین اور نہ پیو چیز نشے کی روایت کی یہ مسلم نے ف منع کیا تھا مین نے تمکو یعنی ابتداء اسلام مین حضرت نے قبرون کی زیارت سے منع فرمایا تھا اسلیے کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تھا مبادا ایسی باتین

قبرون پر نکرین کہ باعث کفر کی ہون جب دیکھا کہ اسلام دلون مین مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت قبرون کی مستحب ہی سب علما کے نزدیک
اسلیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہی اور موت یاد آتی ہی اور جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی اور اور بہت فائدے ہین اور عمدہ فائدہ یہ ہی کہ مردون کے لیے دعا اور
استغفار ہوتی ہی اور یہ سنت ہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع مین تشریف لیجاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے وہان کے مردون پر اور استغفار
کرتے تھے انکے لیے اور علمار نے اختلاف کیا ہی اسمین کہ آیا عورتون کے حق مین نہی باقی ہی یا انکو بھی زیارت کرنی درست ہی صحیح یہ ہی کہ عورتین سوا
حضرت کے مزار کی اور قبرون کی زیارت نکرین چنانچہ یہ مسئلہ باب مواضع الصلوٰۃ مین پانچ فائدے حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زائرات القبور آخر تک کی تفصیل مع روایات فقہیہ کے لکھا گیا ہی جو چاہے وہان دیکھ لے اور کہا نووی نے کہ زیارت کی کئی قسمین ہین ایک تو فقط
واسطے یاد کرنے موت اور آخرت کے ہی پس اسکے لیے تو کافی ہی دیکھنا قبرون کا بغیر پہچاننے مردون انکی کے دوسرے واسطے دعا وغیرہ کے پس
وہ مسنون ہی ہر مسلمان کے لیے اور تیسری برکت حاصل کرنے کے لیے ہی پس وہ زیارت اچھے لوگون کی قبرون کی ہی اسلیے کہ انکے لیے برزخ
مین تصرفات اور برکات ہین ان گنت اور چوتھے واسطے ادا حق دوست اور قرابتی کے ہی جیسا کہ حدیث ابی نعیم رض مین آیا ہی کہ جو کوئی
زیارت کرے مان باپ کی یا ایک کی دن جمعہ کے تو ہوتی ہی مانند حج کے اور پانچوین مہربانی اور انسیت کے لیے ہوتی ہی جیسے کہ آیا ہی حدیث
مین کہ جو کوئی گذرتا ہی اوپر قبر مومن بھائی اپنے کے اور سلام کرتا ہی اسپر تو وہ پہچانتا ہی اسکو اور جواب سلام کا دیتا ہی اور آداب زیارت کے
یہ ہین کہ منہہ قبر کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف کر کر سامنے میت کے منہہ کے کھڑا ہووے اور سلام کرے اور قبر کو ہاتھ نہ لگاوے اور چومے نہین
اسکو اور جھکے نہین اور منہہ خاک پر نہ ملے کہ یہ عادت نصاریٰ کی ہی اور پڑھنا قرآن کا قبر کے پاس مکروہ نہین اور مستحب ہی کہ وقت زیارت کے
پڑھے سورۂ اخلاص سات بار اور بخشے ثواب اسکا میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہی اور دنون سے خصوصاً اول روز مین چنانچہ حرمین
شریفین مین یہی معمول ہی کہ اول روز جمعہ مین معلی اور بقیع مین زیارت کے لیے جاتے ہین اور آیا ہی کہ دیا جاتا ہی میت کو علم و ادراک روز
جمعہ کے زیادہ اور دنون سے اور زیادہ پہچانتا ہی اسمین زیارت کرنے والے کو اور دنون سے اور مکروہ ہی روندنا قبرون کا بغیر ضرورت کے اور
مستحب ہی کہ تصدق دیا جاوے میت کی طرف سے بعد مرنے کے سات دن تلک اور منع کیا تھا مین نے کھانے گوشت قربانی کے سے یعنی ابتدار
اسلام مین لوگ محتاج تھے قدرت قربانی کی ہر کوئی نہ رکھتا تھا اسلیے حضرت نے قربانی کرنے والون کو فرما دیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نہ کھا
کرین گوشت قربانی کا بلکہ محتاجون کو تصدق دے دیا کرین پھر جب فراخی کی اللہ تعالے نے لوگون پر اور احتیاج انکو نرہے اجازت دی حضرت نے
کہ جتنے دنون تک چاہو رکھو اور منع کیا تھا مین نے نبیذ سے نبیذ اسکو کہتے ہین کہ کھجور یا انگور کو پانی مین بھگو رکھتے ہین ابدار آن پیتے ہین یہ
حلال ہی جبتک کہ نشا کرنے والی نہووے پس حضرت نے ابتدا اسلام مین فرما دیا تھا کہ نبیذ مشک مین رکھی جایا کرے اسلیے کہ مشک پتلی
ہوتی ہی اسمین جلدی گرم ہو کر نشا کرنے والی نہین ہوتی اور اور باسنون مین رکھنے سے منع فرمایا تھا کہ لاکھی باسنون وغیرہ مین رکھی جاوے
اسلیے کہ اور باسنون مین بسبب گرمی کے جلدی متغیر ہو کر نشا کرنے والی ہوجاتی ہی اور ان ایام مین شراب عنقریب ہی حرام ہوئی تھی ہنوز
لذت شراب کی لوگ بھولے نہ تھے خوف ہوا کہ پھر نشے کی چیز نہ پینے لگین بعد ازان کہ امر تحریم شراب کا مقرر ہوا اور احتراز اس سے لازم ہوا
احتمال انکے ارتکاب کا نہ رہا ہر باسن مین پینے کے لیے اجازت فرما دی کہ سب باسنون مین پیا کرو جبتک کہ حد نشے کو نہ پہونچے جیسے کہ فرمایا
ولا تشربوا مسکرا یعنی نہ پیو کوئی نشے کی چیز حاصل یہ کہ منع نشا کرنے والی ہی نہ باسن نوع نوع وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّہٖ فَبَکٰی وَاَبْکٰی مَنْ حَوْلَہٗ فَقَالَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَہَا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُہٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَہَا فَاَذِنَ لِیْ

فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر مان اپنی کی اور روئے اور رولایا
ان لوگون کو کہ گرد انکے تھے پھر فرمایا کہ پروانگی مانگی تھی مین نے پروردگار اپنے سے اس بات مین کہ بخشش مانگون واسطے اسکے پس نہ اذن دیا گیا میرے
لیے اور پروانگی مانگی تھی مین نے پروردگار اپنے سے بیچ اسکے کہ زیارت کرون مین قبر انکی کی پس اذن دیا گیا واسطے میرے پس زیارت کرو قبرون
کی اسلیے کہ زیارت کرنی یاد دلاتی ہی موت کو روایت کی یہ مسلم نے ف حضرت کی مان کا نام آمنہ تھا حضرت جب چھ برس کے ہوے تو وہ حضرت کو لیکر
مدینہ کو گئین اپنے ننہال کے لوگون کی ملاقات کو وہان سے پھر کر مکہ کو آتی تھین جب ابوا مین کہ نام ایک جگہ کا ہی پہونچین تو وہان انتقال انکا ہوا
اور وہین قبر انکی بنی پس جب ایکدفعہ حضرت وہان پہونچے تو روئے انکی جدائی پر اور رولایا انکو کہ گرد حضرت کے تھے یعنی حضرت اتنا روئے کہ رونے نے
لوگون مین بھی تاثیر کی کہ حضرت کو روتے دیکھکر رونے لگے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی والدہ کافرہ مرین مذہب متقدمین کا تو یہی ہی
لیکن متاخرین نے ثابت کیا ہی اسلام حضرت کے والدین کا پھر اسکی تین صورتین بیان کی ہین کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر
تھین یا انکو دعوت اسلام کی نہین پہونچی ایام فترہ مین تھین اسی مین مرین پہلے زمانہ نبوت کے یا زندہ کیا اللہ تعالی نے انکو حضرت کی دعا سے
پھر ایمان لائین وہ اگرچہ حدیث حضرت کی والدین کے زندہ کرنے کی بذات ضعیف ہی لیکن ساتھ تعدد طرق کے تصحیح وتحسین کی ہی اسکی یہ بات گویا متقدمین
سے چھپی ہوئی تھی بعد ازان ظاہر کی اللہ تعالی نے متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رح نے اسمین رسالے تصنیف کیے ہین اور اسکو دلیلون سے
ثابت کیا ہی اور مخالفون کے شبہون کے جواب دیے ہین جو چاہے وہان دیکھ لے اور صحیح یہ ہی کہ اس مسئلہ مین سکوت بہتر ہی ع رح مولانا (وَعَنْ
بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے مسلمانون کو جبکہ
نکلیں طرف قبرون کے کہین سلام ہی تمپر اے گھر والون مومنون مین سے اور مسلمانون مین سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تمسے ساتھ تمھارے البتہ
ملینگے مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمھارے لیے عافیت یعنی خلاصی مکروہات سے روایت کی یہ مسلم نے ف قبرون کی جگہ کو حضرت نے گھر فرمایا
اسلیے کہ رہتے ہین مردے ان مین مانند زندون کے گھرون مین اور من المومنین بیان ہی اہل الدیار کا اور والمسلمین تاکید ہی من المومنین کی ۱۲ع

الفصل الثانی فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا
اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا گذرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرون پر مدینہ مین پس متوجہ ہوے اونپر ساتھ منھ اپنے کے اور فرمایا سلام ہی تمپر اے صاحب قبرون کے بخشے اللہ ہمکو
اور تمکو اور تم پہلے پہونچے ہو ہمسے اور ہم پیچھے سے آتے ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف متوجہ ہوے اونپر ساتھ منھ
اپنے کے اسمین دلالت ہی اسپر کہ مستحب ہی حالت سلام کرنے مین میت پر یہ کہ ہو منھ سامنے منھ میت کے اور دعا کرنے مین بھی اسی طرح رہے اور
اسی پر عمل ہی تمام مسلمین کا سواے ابن حجر کے کہ انھون نے کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہ ہی کہ حالت دعا مین قبلہ کی طرف منھ کرے اور کہا مظہر
نے کہ زیارت میت کی مانند ملاقات اسکی کے ہی حالت حیات اسکی مین منھ کرے سامنے منھ اسکے کے پھر اگر تھا زندگی مین کہ جب ملتا تھا اس سے
بیٹھتا تھا دور بسبب بڑے ہونے اسکے کے عظیم القدر پس اسیطرح زیارت اسکی مین کھڑا رہے یا بیٹھے دور اس سے اور اگر بیٹھتا تھا قریب اس سے حالت حیات اسکی
مین پس اسیطرح بیٹھے قریب اسکے جب زیارت کرے اسکی اور مستحب زیارت کرنے پڑھے سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پھر دعا کرے اسکے
لیے اور نہ ہاتھ لگاوے قبر کو اور نہ بوسہ دے اسپر اسلیے کہ یہ عادت نصاری کی ہی ۱۲ ع مراد عظیم القدر سے یہ ہی کہ وہ یا تو ناتے مین بڑا ہو یا مانند

والدین وغیرہما کے یا دین مین بڑا ہو مانند استاد وغیرہ کے یا مولا نا **الفصل الثالث** فصل تیسری (عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما كان ليلتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من اخر الليل الى البقيع فيقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين واتاكم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقيع الغرقد رواه مسلم) روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی شب نوبت اُنکی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکلتے آخر شب مین طرف مقبرہ مدینہ کے پھر فرماتے سلام ہو تمپر اے قوم مومنین اور آئی تمھارے پاس وہ چیز کہ تھے تم وعدہ دیے جاتے یعنی ثواب وعذاب کل کو یعنی قیامت کو تم ڈھیل دیے گئے ہو یعنی مدت معین تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمھارے ملنے والے ہین یا الٰہی بخش بقیع غرقد والون کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** بقیع نام ایک جگہ کا ہی باہر مدینہ کے کہ اسمین قبرین مدینہ والون کی ہین اور اسمین پہلے درخت غرقد کے کہ نام ایک درخت کا ہی بہت تھے اسلیے اسکو بقیع غرقد کہا ۶ (وعنها قالت كيف اقول يا رسول الله تعني في زيارة القبور قال قولي السلام على اهل الديار من المؤمنين والمسلمين ويرحم الله المستقدمين منا والمستأخرين وانا ان شاء الله بكم للاحقون رواه مسلم) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا کسطرح کہون مین یا رسول اللہ مراد رکھتی تھی اس سوال سے کیا کہون مین بیچ زیارت کرنے قبرون کے فرمایا کہہ سلام ہی اوپر صاحب گھرون کے مومنون مین سے اور مسلمانون مین سے اور رحم کرے اللہ ہمسے پہل کرنے والون پر اور پیچھے رہنے والون پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمھارے البتہ ملنے والے ہین روایت کی یہ مسلم نے **ف** روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی گذرے اپنے بھائی مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا تھا اسکو دنیا مین پھر سلام کرے اسپر مگر کہ پہچانتا ہی وہ اسکو اور جواب دیتا ہی اسکو سلام کا ۶ (وعن محمد بن النعمان يرفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم قال من زار قبر ابويه او احدهما في كل جمعة غفر له وكتب برا رواه البيهقي في شعب الايمان مرسلا) اور روایت ہی محمد بن نعمان سے پہونچاتے تھے حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت کرے اپنے ماں باپ کے قبر کی یا ایک کی اُنمین سے ہر روز جمعہ مین یا ہر ہفتہ مین بخشش کیجاتی ہی واسطے اُسکے اور لکھا جاتا ہی یعنی دیوان اعمال مین نیکی کرنے والا ساتھ ماں باپ کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے (وعن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فانها تزهد في الدنيا وتذكر الاخرة رواه ابن ماجة) اور روایت ہی ابن مسعود سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا تھا مین نے تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو قبرون کی پس تحقیق زیارت کرنا بے رغبت کرتا ہی دنیا سے اور یاد دلاتا ہی آخرت کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** بے رغبت کرتا ہی دنیا سے کہ جب انجام کار یہ ہی تو اسمین دل لگانا بیجا ہی اور یاد دلاتا ہی آخرت کو کہ سوا اس عالم کے ایک اور ہی کہ وہان جاتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ قبرون مین جا کر نظر عبرت سے دیکھے اور موت کو یاد کرے کہ یاد کرنا موت کا توڑنے والا لذتون کا ہی اور آسان کرنے والا کدورتون کا ۶ (وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن زوارات القبور رواه احمد والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وقال قد راى بعض اهل العلم ان هذا كان قبل ان يرخص النبي صلى الله عليه وسلم في زيارة القبور فلما رخص دخل في رخصته الرجال والنساء وقال بعضهم انما كره زيارة القبور للنساء لقلة صبرهن وكثرة جزعهن تم كلامه) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتون بہت زیارت کرنے والیون قبرون کی کو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا ترمذی نے کہ گئے ہین بعضے اہل علم اسپر کہ تحقیق یہ یعنی لعن کرنا تھا پہلے اسکے کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنے قبرون کے پس جبکہ اجازت دی داخل ہوے بیچ اجازت کے مرد و عورت اور

کہا بعضے عالموں نے سوائے اسکے نہیں کہ مکروہ جانا حضرتؐ نے زیارت کرنا قبروں کا عورتوں کے لیے واسطے کم صبر کرنے انکی کے اور بہت جزع و فزع کرنے انکی کے تمام ہوا کلام ترمذی کا (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِي فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّي وَاضِعٌ ثَوْبِي وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَاَبِي فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِي حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی مین داخل ہوتی اپنے گھر مین کہ اسمین مدفون تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنی اور ابوبکرؓ بھی مدفون تھے اس حالت مین کہ تحقیق مین رکھتی یعنی اوتارتی بدن سے کپڑا اپنا یعنی چادر اور کہتی مین یعنی اپنے دل مین سوائے اسکے نہیں شان یہ ہے کہ مدفون ہین خاوند میرے یعنی حضرتؐ اور باپ میرا یعنی ابوبکر اور دونون اجنبی نہیں ہین پس جبکہ دفن کیے گیے عمر رضی اللہ عنہ ساتھ انکے یعنی اُس مکان مین پس قسم ہے اللہ کی نہیں داخل ہوئی مین گھر مین مگر مین باندھے ہوے ہوتی اپنے پر کپڑے اپنے واسطے حیا کے عمرؓ سے کہ وہ اجنبی تھے روایت کی یہ احمد نے ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ لحاظ میت کا کرے وقت زیارت کے مانند لحاظ اسکے کے حالت حیات اسکی مین اور شرح الصدور مین روایت ہے عقبہ بن عامر صحابی سے کہا کہ اگر رکھون مین آگ یا پاؤن رکھون تیزی تلوار کی یہانتک کہ کٹ جاوے پاؤن میرا محبوب تر ہے طرف میرے اس سے کہ چلون مین کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہے میرے نزدیک کہ قبرون مین بول و براز کرون مین یا بازار مین سامنے لوگون کے کہ لوگ دیکھتے ہون اور ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عقیر سے روایت کی ہے کہ وہ گذرے ایک مقبرہ پر اس حال مین کہ انکو زور کا پیشاب لگا ہوا تھا پس کہا لوگون نے اسکو کہ اتر کر پیشاب کر لو کہا سبحان اللہ قسم ہے اللہ کی مین حیا کرتا ہون مُردون سے جیسے کہ حیا کرتا ہون زندون سے انتہی تمام ہوئی کتاب الصلوٰۃ بفضل و کرم خدا تعالے کے سے صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحابہ اجمعین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ع

## کتاب الزکوٰۃ

کتاب ہے بیچ بیان زکوٰۃ کے ف زکوٰۃ نماز کے ساتھ مذکور ہے کلام مجید مین بیاسی جگہ پس یہ دلیل ہے اوپر کمال اتصال کے ان دونون مین اور فرض کی گئی ہے زکوٰۃ دوسرے سال ہجری مین پہلے رمضان کے اور نہیں واجب ہے یہ انبیا پر بالاجماع اور زکوٰۃ کے معنی ہین بڑھنا اور پاک کرنا پس اس زکوٰۃ کو زکوٰۃ اسلیے کہتے ہین کہ اس سے مال بڑھتا ہے اور پاک ہوتا ہے بسبب نکالنے حق غیر کے یعنی فقرا کے اس سے اور بڑھتا ہے ثواب دینے والے کا اور پاک ہوتا ہے وہ گناہون سے اور زکوٰۃ کو صدقہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ دلیل ہے دینے والے کی صدق پر بیچ دعوی صحت ایمان کے اور صدقہ فطر کا واجب کیا گیا دوسرے سال ہجری مین اور زکوٰۃ فرض کی گئی مکہ مین بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ مین اور منکر زکوٰۃ کا کافر ہوتا ہے اور تارک اسکا اشد گنہگار ہے قتل کیا جاوے نہ دینے والا اسکا کذا فی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہے علی الفور وقت تمام ہونے سال کے یہان تک کہ گنہگار رہتا ہے اسکی تاخیر سے بلا عذر اور روایت رازی مین ہے کہ علی التراخی ہے یہانتک کہ گنہگار رہتا ہے نزدیک موت کے اور صحیح تر اول ہی ہے کذا فی التہذیب اور زکوٰۃ فرض ہے مسلمان حر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن تلک وہ ملک مین رہے اور فارغ ہو دین سے اور حاجت اصلی سے اور نامی ہو خواہ حقیقۃً ہو خواہ تقدیراً اور ملکیت کامل ہو اسمین پس نہیں واجب ہے کافر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ لڑکے پر اور نہ اُس مالک نصاب پر کہ برس نہ گذرے اسپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہوا اور درمیان مین نہو تو زکوٰۃ دینی آویگی اسلیے کہ یہ بھی سارے ہی سال کے حکم مین ہے اور نہیں فرض ہے زکوٰۃ قرضدار پر قرض کی قدر مین پس اگر زیادہ ہو مال قرض سے اور پہونچے حد نصاب کو واجب ہوگی اسمین زکوٰۃ اور قرض مین یہ بھی قید ہے کہ بندون مین سے کوئی مطالبہ اسکا کر سکے پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکے کا مانع وجوب زکوٰۃ کا نہین اسلیے کہ نہین مطالبہ بندون مین سے کسی کو نہین پہونچتا اور دین زکوٰۃ کا کہ حاکم کو اسکا مطالبہ پہونچتا ہے اللہ تعالی کی طرف سے وہ بھی مانع ہے وجوب زکوٰۃ کا اور حاکم کو مطالبہ پہونچتا ہے مال ظاہری مین مواشی ہین اور مال تجارت ہین کہ شہر مین لاوے یا شہر سے لیجاوے اور نقدی ہین اور مال تجارت مین کہ

کہ شہر مین تجارت کرتا ہو مطالبہ نہین پس دین اول مانع وجوب زکوٰۃ کا ہی اور دوسرا نہین اور اگر تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہی ورنہ نہین اور بحر الرائق وغیرہ مین ہی کہ دین مانع ہی زکوٰۃ کا اور صدقہ فطر کا اوپر مذہب معتمد کے اور دین مطلق مانع ہی خواہ معجل ہو یا مؤجل اگرچہ مہر بیوی کا ہو مؤجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون نے کہا کہ مہر مؤجل مانع نہین ہی اسلیے کہ کوئی مطالبہ اسکا نہین کرتا عادت بخلاف معجل کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو وہ شوہر ارادہ رکھنے والا ادا کا تو مانع ہوتا ہی ورنہ نہین اسلیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہی دین کذا فی غایۃ البیان انتہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب مہر کے جبکہ ہو خاوند تونگر بہ صاحبین کے نزدیک ہی اور بموجب قول اخیر ابی حنیفہ رح کے نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب اُسکے کہ کہا گیا ہی کہ یہ اختلاف درمیان انکے مہر معجل مین ہی اور بسبب مہر مؤجل کے نہین اعتبار کیجاتی ہی غنیہ اتفاقاً اور یہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سے مراد حاجت اصلی سے گھر ہی رہنے کا اور کپڑے بدن کے اور اسباب گھر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور ہتھیار استعمال کے اور کتابین علم کی اہل علم کے لیے اور اوزار حرفہ کے اہل حرفہ کے لیے پس مثلاً اگر ایک نے مکان لیا بنیت تجارت سے اور پھر اُسمین رہنے لگا زکوٰۃ اُسمین نہین واجب اور اگر مکان نیت تجارت سے لے اور فارغ ہو اُسکے رہنے سے اُسمین زکوٰۃ واجب ہی اسی طرح اور چیزون کو سمجھ لے اور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہون اُنکی حاجت سے اور اُن مین نیت تجارت کی نہو تو زکوٰۃ اُنمین واجب نہین اور یہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سے یہ ہی کہ مالک اصل اُس چیز کا اور تصرف کا پس مکاتب پر زکوٰۃ فرض نہین اسلیے کہ مالک ہی تصرف کا نہ اصل اُس چیز کا اور مال ضمار مین بھی زکوٰۃ نہین اسلیے کہ اصل اُس چیز کا مالک ہی اور اُسکے تصرف مین نہین اور مال ضمار اُسکو کہتے ہین کہ اُس تک آدمی پہونچ نہ سکے وہ کئی قسم پر ہی ایک تو وہ مال کہ جاتا رہے اور دوسرے وہ کہ جنگل مین دفن کر کر جگہ اُسکی بھول گیا اور تیسرے وہ کہ دریا مین ڈوب جاوے اور چوتھے وہ کہ کوئی غصب کر لے اور گواہ نہون اُسپر اور پانچوان وہ کہ ظالم نے بطریق ڈنڈ کے لیا اور چھٹے وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ نہون اُسپر پس اگر ان مالون مین سے کوئی مال ہاتھ لگے تو اُسمین زکوٰۃ پچھلے دنون کی نہین ہی بخلاف اس مال کے کہ گھر مین دفن کر کر بھول گیا وہ جب نکلیگا تو پچھلے دنون کی زکوٰۃ دیویگا اور بخلاف اس قرض کے کہ لینے والا اقرار کرتا ہو خواہ لینے والا تونگر ہو خواہ مفلس اور یا انکار کرتا ہو لیکن گواہ ہون اُسکے اور یا قاضی جانتا ہو اُسمین زکوٰۃ دینی آویگی پس تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ قرض بدلے مال تجارت کے ہو تو جب پانچوان حصہ نصاب کا یعنی بقدر ساڑھے دس روپیہ سیدھی کل کے یا ڈبل کے وصول ہون تو پچھلے دنون کی زکوٰۃ دے اور جو قرض کہ بدلے مال تجارت کے نہو جیسے کپڑے گھر کے پہننے کے بیچے یا غلام خدمت کا بیچا یا گھر رہنے کا اور اُنکا مول لینے والے کے ذمہ قرض رہا پس اُسمین جب زکوٰۃ پچھلے دنون کی دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے یعنی دوسو درہم کہ جسکے ساڑھے باون روپیہ سیدھی کل کے ہوتے ہین وصول ہو اور جو قرض بدلے اُس چیز کے ہو کہ مال نہین جیسے مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کے اُسمین جب زکوٰۃ دینی آویگی کہ بقدر نصاب کے وصول ہو اور برس اُسپر گذر جاوے یعنی پچھلی زکوٰۃ نہین دینی آویگی بلکہ اُس برس کی کہ اُسکے قبضہ مین رہا دیوے گا اور یہ حکم اُسکے لیے ہی کہ پہلے سے صاحب نصاب نہو اور اگر صاحب نصاب ہو پہلے سے تو اُسکے حق مین یہ مال بمنزلہ مال مستفاد کے ہوگا پہلے مال کے ساتھ اسکی بھی زکوٰۃ دیگا گذرنا برس کا شرط نہین اور شرط ادا کرنے زکوٰۃ کی یہ ہی کہ دیتے وقت نیت کرے کہ زکوٰۃ دیتا ہون یا جسوقت زکوٰۃ نکالے مال مین سے اُسوقت نیت کرے اور اگر سارا مال بیدے اور نیت نہ کرے زکوٰۃ کی تو زکوٰۃ ساقط ہو جاتی ہی بشرطیکہ کسی اور واجب کی نیت سے نہ دے اور اگر تھوڑا سا مال دیگا تو جتنا دیا ہی اُسکی زکوٰۃ امام محمد رح کے نزدیک ادا ہو جائیگی اور امام ابو یوسف رح کے نزدیک اُسکی بھی نہین ادا ہووے گی اور مکروہ ہی حیلہ کرنا واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کے اور اگر غلام خریدا تجارت کے لیے پھر نیت کی خدمت لینے کی تو وہ تجارت کا نہین رہتا خدمت ہی کا ہو جاتا ہی اُسمین زکوٰۃ نہین اور اگر خدمت کی نیت سے لیا اور پھر تجارت کی نیت کی تو تجارت کا نہین ہو جاتا جب تک

کو بیچے نہین جب بیچے گا تو اسکے مول مین زکوٰۃ دینی آویگی اور نصاب زکوٰۃ اسقدر مال کو کہتے ہین کہ اسمین زکوٰۃ دینی واجب ہو اور اس سے کم مین نہو مثلاً چاندی یا مال تجارت کا دوسو درہم کی قدر ہو چنانچہ آگے سب کے نصابین حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہی نامی اور غیر نامی یعنی بڑھنے والی اور نہ بڑھنے والی پھر نامی دو قسم پر ہی حقیقی اور تقدیری حقیقی مال سوداگری کا ہی کہ نفع سے بڑھتا ہی اور جانور کہ سبب بچون کے بڑھتے ہین اور تقدیری سونا چاندی کہ ظاہر مین بڑھتا نہین لیکن صلاحیت رکھتا ہی بڑھنے کی اور غیر نامی جیسے مکان اور اسباب سوے حاجت اصلی کے پھر نصاب نامی کے ہونے سے زکوٰۃ دینی فرض ہوتی ہی اور زکوٰۃ لینی اور نذر کا لینا اور اور صدقات واجب کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہی اور غیر نامی پہ زکوٰۃ دینی نہین آتی مگر زکوٰۃ کا مال اور نذر کا اور اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہی ۱۲ ملتقی الابحر و بحر و درمختار و عالمگیری و مولانا

**اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَہْلَ کِتَابٍ فَادْعُہُمْ اِلٰی شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ ہُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْہُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْہِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ فَاِنْ ہُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْہُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْہِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِہِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِہِمْ فَاِنْ ہُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَائِمَ اَمْوَالِہِمْ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَہَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی امیر یا قاضی وہان کا کرکر اور فرمایا تحقیق تو جاتا ہی ایک قوم اہل کتاب کے پاس یعنی یہود و نصاری پاس پس بلا انکو طرف گواہی دینے اسکے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین پس اگر انھون نے مان لیا اسکو پس خبر دے انکو کہ اللہ نے فرض کین ہین انپر پانچ نمازین دن رات مین پھر اگر مانا انھون نے اسکو پس خبردار کر انکو کہ اللہ نے فرض کی ہی انپر زکوٰۃ لیجاوے انکے غنیون سے یعنی جو کہ مالک نصاب کے ہین اور دیجاوے انکے فقیرون کو پھر اگر مانا مین وہ اسکو پس بچ تو لینے اچھے مال انکے سے یعنی چھانٹ کر اچھا مال انکا نہ لیجیے بلکہ انکے مال کو تین حصہ کیجیے اچھا برا بیچ کا زکوٰۃ مین بیچ کا مال لیجیے اور بچ تو بددعا مظلوم کی سے یعنی زکوٰۃ کے لینے مین اور اور چیزون مین لینے نہ لے وہ چیز کہ واجب نہین انپر یا ایذا نہ دے اسکو زبان سے تا بددعا نکرے اسواسطے کہ نہین درمیان دعا مظلوم کے اور درمیان قبول کرنے اللہ کے اسکو کوئی پردہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اہل کتاب کے پاس وہان مشرک اور ذمی بھی تھے مگر غلبہ اہل کتاب ہی کا تھا اسلیے انھین کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ واجب ہی بلانا کفار کو طرف اسلام کے پہلے لڑنے کے لیکن یہ جب ہی کہ نہ پہونچے انکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کے اور جبکہ پہونچ جاوے انکو دعوت پس نہین واجب بلکہ مستحب ہی ۱۲ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَہَبٍ وَّلَا فِضَّۃٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْہَا حَقَّہَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ صُفِّحَتْ لَہٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِیَ عَلَیْہَا فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ فَیُکْوٰی بِہَا جَنْبُہٗ وَجَبِیْنُہٗ وَظَہْرُہٗ کُلَّمَا رُدَّتْ اُعِیْدَتْ لَہٗ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُہٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اس سے حق اسکا کہ زکوٰۃ ہی مگر جبکہ ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے واسطے اسکے تختے آگ کے یعنی تختے سونے چاندی کے بنینگے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوینگے کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کے پس داغ دیے جاوینگے ساتھ ان تختون کے پہلو اسکے اور پیشانی اسکی اور پیٹھ اسکی جبکہ جدا کیے جاوینگے یعنی بدن سے اور ٹھنڈے ہو جاوینگے آگ مین پھر لائے جاوینگے یعنی جبکہ ٹھنڈے ہو جاوینگے تو آگ مین ڈالے جاوینگے گرم کرنے کے لیے اور نکالکر پھر داغ

دینگے ہمیشہ یون ہین کرتے رہینگے اُس دن مین کہ ہے مقدار اُسکے پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یا طرف دوزخ کے ف مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافرون کو دن قیامت کا ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی گنہگارون کو دراز معلوم ہوگا بقدر گناہ اُنکی کے اور مومن کاملون کو وہ دن بقدر دو رکعتون نماز کے معلوم ہوگا اور دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یعنی اگر اُسکے ذمہ اور گناہ نہوگا سوائے اُسکے اور یہ عذاب گناہ ترک زکوٰۃ کا جھاڑدیگا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف دوزخ کے یعنی اگر اُسکے ذمہ اور گناہ ہوگا سوائے اُسکے یا اس عذاب سے گناہ ترک زکوٰۃ کا نہ جھڑیگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے عذاب مین ہونگے اور باقی خلق حساب مین ہ ع (قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ فَالْإِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ) کہا گیا یا رسول اللہ یہ حکم نقد کا ہے اور اونٹون کا کیا حکم ہے یعنے اُنکی زکوٰۃ نہ دے تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہین کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا اُسنے اُنسے حق اُنکا یعنے زکوٰۃ نہ دے اور بعضے حق اُنکے سے دودھ دوہنا ہے دن پانی پلانے اُنکے کے مگر جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا منہ کے بل ڈالا جاوے گا مالک اونٹ کا روبرو اونٹون کے بیچ میدان ہموار کے اس حالت مین کہ ہونگے اونٹ کامل ترگنتی مین اور موٹاپے مین نہ کم کریگا مالک اونٹ کا اُنمین سے ایک بچہ اونٹ کے کو یعنی سب اونٹ اُسکے وہان موجود ہونگے حتی کہ سب بچے بھی ساتھ ہونگے اُنکے اور اونٹ خوب فربہ ہونگے تا روندنے مین تکلیف زیادہ ہو کچلینگے اُسکو ساتھ پانون اپنے کے اور کاٹینگے اُسکو ساتھ دانتون اپنے کے جبکہ گذریگی اُسپر پہلی جماعت لائی جاویگی اُسپر پچھلی جماعت یعنی اسی طرح چلا جاویگا کہ ایک قطار کے پیچھے دوسری قطار اونٹون کی کچلیگی اُس دن مین کہ ہے مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھیگا راہ اپنی طرف بہشت کے اور یا طرف دوزخ کے ف دودھ دوہنا دن پانی پلانے کے تیسرے دن یا چوتھے دن اونٹون کو پانی پلانے لیجاتے ہین تو عرب مین معمول تھا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتے تھے اور مالک اونٹون کے اُنکو دودھ دوہ کر پلاتے تھے پس حق واجب اونٹون کا اگرچہ وہی زکوٰۃ ہے لیکن منجملہ حقوق اُنکے سے حق مستحب یہ بھی ہے کہ جس دن اونٹ پانی پینے کو جاوین تو دودھ دوہ کر مسکینون کو پلا دے پس یہ ہے مستحب لیکن از راہ مروت اور ادائے شکر حق کے گویا کہ حکم واجب کا رکھتا ہے اسلیئے اسطرح فرمایا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب اس حق کے بھی عذاب ہو ع ہ ح ‡ (قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ) کہا گیا یا رسول اللہ کیا حال ہوگا مالک گائین کا اور مالک بکری کا فرمایا اور نہین مالک گائین کا اور نہ مالک بکری کا کہ نہ ادا کرے اُنسے حق اُنکا مگر کہ جسوقت ہوگا دن قیامت کا ڈالا جاویگا میدان ہموار مین نہ کم کرے گا اُنمین سے کچھ نہ ہوگی اُن مین کوئی بکری گائین کہ مڑے ہون سینگ اُنکے اور نہ منڈا سا اور نہ سینگ ٹوٹے یعنے سبھون کے سلامت ہونگے تا خوب سینگ مارین مارینگے اُسکو ساتھ سینگون اپنے کے اور کچلینگے اُسکو ساتھ کھُرون اپنے کے جبکہ گذریگی اُسپر پہلی جماعت لائی جاویگی اُسپر پچھلی جماعت اُس دن مین کہ ہوگی مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھیگا راہ اپنی یا طرف بہشت کے اور یا دوزخ کے (قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ

فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ) کہا گیا یا رسول اللہ کیا حکم ہی گھوڑون کا فرمایا پس گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو ہوتے ہین آدمی کے لیے سبب گناہ کے اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے پردہ اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے سبب ثواب کے پس وہ گھوڑے کہ واسطے اسکے سبب گناہ کے ہین پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو ریا اور فخر کے لیے اور واسطے دشمنی کے اہل اسلام سے پس یہ گھوڑے اسکے لیے سبب گناہ کے ہین اور وہ گھوڑے کہ اسکے لیے پردہ ہین پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو راہ خدا مین پھر نہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون اُنکی کے اور نہ گردنون اُنکی کے پس وہ گھوڑے اسکے لیے پردہ ہین اور وہ گھوڑے کہ اسکے لیے موجب ثواب کے ہین پس گھوڑے اُس شخص کے کہ باندھا اُنکو راہ خدا مین اہل اسلام کے لیے بیچ چراگاہ کے اور سبزے کے پس نہین کھاتے ہین اُس چراگاہ سے یا سبزے سے کچھ مگر لکھی جاتی ہین اسکے لیے نیکیان بقدر گنتی اُس چیز کے کہ کھائی یعنی گھاس وغیرہ اور لکھے جاتے ہین اسکے لیے مقدار گنتی لید اُنکی کے اور پیشاب اُنکے کے نیکیان یعنے اسلیے کہ یہ چیزین بھی اسکی باعث زندگی کی ہین اور نہین توڑتے وہ گھوڑے رسّی یعنی دست بند اپنے کو پھر دوڑتے ہین ایک میدان یا دو میدان مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالیٰ اسکے لیے یعنی نیکیان بقدر گنتی نقش قدم اُنکے کے اور لید اُنکی کے یعنی اس حالت مین جو کرتے ہین اور نہین گذارتا اُنکو مالک اُنکا نہر پر پس پیوین اُس سے اور نہین ارادہ کرتا تھا کہ پلا دے اُنکو مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اسکے نیکیان موافق گنتی اُس چیز کے کہ پیا ف یعنی وہ نیت پانی پلانے کی نہین رکھتا تھا بلکہ بغیر قصد اُسکے کے پانی پیا اُسکا یہ ثواب ہوگا پس اگر قصد کر کر پلاویگا کیا کچھ ثواب پاویگا اور اوپر جو فرمایا پس گھوڑے الخ اسکو جواب علے اسلوب الحکیم کہتے ہین یعنی گویا حضرت نے فرمایا کہ مت پوچھ حال نرے حق واجب گھوڑون کا بلکہ پوچھ وہ بھی اور جو کچھ کہ پہونچتا ہی نفع اور ضرر اُنکے پالنے والے کو اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے پردہ کہ ایسے پردہ آدمی کا ڈھکا رہتا ہی لوگ نہین جانتے کہ فقیر و محتاج ہی اور محفوظ رکھتے ہین سوال کرنے سے اور اظہار حاجت سے روبرو لوگون کے اور ریا اور فخر کے لیے یعنے لوگون کے دکھانے کے لیے کہ دیکھین حشمت اسکی اور جانین کہ یہ مجاہد ہی اور واقع مین ایسا نہین اور فخر سے مراد یہ ہی کہ گھوڑا پالے اس نیت سے کہ اپنے سے ادنے پر فخر اپنا بیان کرونگا اور اسکے آگے دوسری قسم مین جو کہا راہ خدا مین تو مراد اس سے جہاد نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ اچھی نیت سے باندھے کہ اللہ کی فرمانبرداری مین کام آوین یعنے اپنی سواری کے لیے باندھے تا حاجتون مشروع کے لیے سوار ہووے اور فقر و احتیاج اپنی لوگون سے چھپاوے جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی ربطها تغنيا وتعففا یعنے باندھے گھوڑے غنا حاصل کرنے کے لیے اور بچنے کے لیے مانگنے سے یعنے اسپر چڑھ کر سوداگری کے لیے جاوے یا کھیتی پر اور وقت جانے وہان کے اور کسی ضرورت کے کسی سے مانگنا نہ پڑے پس ہوگا وہ پردہ کہ محفوظ رکھیگا سوال و اظہار حاجت سے اور راہ خدا سے یہ مراد اسلیے لی کہ تا تکرار نہ لازم آوے کہ تیسری قسم مین راہ خدا سے جہاد مراد ہی اور نہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون اُنکی کے یعنے سوار ہوا انپر اچھے کامون کے لیے اور مانگے دیا سواری کے لیے اور گھوڑیون پر چھوڑنے کے لیے اور نہ گردنون اُنکی کے یعنی زکوٰۃ اُنکی ادا کی اور شافعیہ کہتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ خبرگیری اُنکی کی ساتھ گھاس و دانہ وغیرہ کے اور دور کیا ضرر اُنسے اور یہ اختلاف اسلیے ہی کہ ہمارے نزدیک گھوڑون مین زکوٰۃ ہی اگر جنگل مین چرین پھر گھوڑون والا مختار ہی کہ ہر گھوڑے پیچھے ایک دینار دیوے یا قیمت مشخص کرے اُنکی اور ہر دوسو درہمون مین سے پانچ درہمین دے جیسا کہ حساب زکوٰۃ کا ہی اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک گھوڑون مین زکوٰۃ نہین ہی دلیل اُنکی یہ حدیث ہی

کہ فرمایا حضرت نے نہیں مسلمان پر اسکے غلام میں اور گھوڑے میں صدقہ اور دلیل ابو حنیفہؒ کی یہ حدیث ہے کہ فرمایا حضرت نے ہر گھوڑے پر کہ جنگل میں
چرے ایک دینار ہے اور قیمت مشخص کرنی گھوڑے کی روایت کی گئی ہے حضرت عمر رضہ سے اور شافعی رحمہ نے جو حدیث روایت کی ہے اوپر گھوڑے غازی
کے محمول ہے کہ سوار ہوتا ہے اسپر اور ایسے ہی غلام خدمت کرنے والا مراد ہے اور راہ خدا میں واسطے اہل اسلام کے کہ جہاد کرے اپنے اور مسلمانوں کو
تا سوار ہو کر جہاد کریں م ع ق ح (قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) کہا گیا یا رسول اللہ پس کیا ہے حکم گدھوں کا فرمایا نہیں اتارا گیا مجھپر گدھوں کے مقدمہ میں کچھ
حکم مگر یہ آیت یکتا جامع سب نیکیوں اور بدیوں کی پس جو شخص کہ عمل کرے مقدار ایک ذرہ کے بھلائی دیکھیگا اسکو اور جو شخص کہ عمل کرے مقدار ایک
ذرہ کے برائی دیکھیگا اسکو روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر کسی کو گدھا مانگے کو دیگا سواری کے لیے واسطے جانے کے نیک کام کو ثواب پاویگا اور اگر گناہ
کرنے کے لیے سوار ہونے کو دیگا گنہگار ہوگا ق ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ الْآيَةَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس نہ ادا کی زکوٰۃ اسکی
بنایا جاویگا اسکے لیے مال اسکا دن قیامت کے سانپ گنجا واسطے اسکے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھوں پر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اسکی گردن
میں دن قیامت کے پھر پکڑیگا دونوں طرفیں منہ اسکے کی یعنی دونوں باچھیں اسکی پھر کہیگا میں ہوں مال تیرا میں ہوں گنج تیرا پھر پڑھی یہ
آیت اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری نے ف سانپ گنجا یعنی اسکے سر پر بال نہیں ہونے کے
یہ علامت ہے بہت زہریلی ہونے اور درازی عمر اسکے کی اور آیت حضرت نے سند کے لیے پڑھی کہ سنو اللہ تعالیٰ بھی اسی طرح فرماتا ہے ساری آیت
یوں ہے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ
بخل کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دی انکو اللہ نے فضل اپنے سے یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہے انکے لیے بلکہ برا ہے انکے لیے قریب ہے کہ طوق ڈالے جاوینگے
اس چیز کا کہ بخل کرتے ہیں ساتھ اسکے دن قیامت کے یعنے وہ مال طوق ہو کر پڑیگا گردنوں میں ق ع (وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْظَمَ مَا يَكُونُ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا
كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی
شخص کہ ہوں واسطے اسکے اونٹ یا گائیں یا بکری نہ دے حق انکا یعنی زکوٰۃ مگر کہ لائے جاوینگے وہ دن قیامت کے اس حالت میں کہ وہ بہت بڑے
ہونگے اور بہت موٹی کچلینگی اسکو ساتھ پاؤں اپنے کے اور ماریگی اسکو ساتھ سینگوں اپنے کے جبکہ گذرینگے آخر انکے پھر لائے جاوینگے اسپر پہلے انکے
یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان آدمیوں کے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے (وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جریر بن عبداللہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبکہ آوے تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا یعنی امام کی طرف سے کہ جسکو ساعی اور عامل کہتے ہیں پس چاہیے کہ پھرے تم سے اس حالت میں کہ وہ تمسے
راضی ہو روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی زکوٰۃ پوری ادا کرو تا وہ تمسے راضی جاوے ق ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي
رِوَايَةٍ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم جسوقت کہ لاتی اُنکے پاس قوم زکوٰۃ اپنی فرماتے یا الٰہی رحمت بھیج فلانے شخص پر پس لایا حضرت کے پاس باپ میرا زکوٰۃ اپنی پس فرمایا الٰہی
رحمت بھیج ابی اوفی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین جسوقت کہ لاتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ اپنی کہتے یا
الٰہی رحمت بھیج اسپر ف دعا کرنی کس کے لیے ساتھ لفظ صلوٰۃ کے تنہا درست نہین سواے انبیا کے اور انبیا کے ساتھ کسی پر صلوٰۃ بھیجے تو درست ہی پس
حضرت جو زکوٰۃ لانے والون پر صلوٰۃ بھیجتے تھے یہ خصائص حضرت کے سے ہے اور کو نہین درست ہو لانا (وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ
جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ
عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا نے عمرؓ کو یعنی عامل کر کر زکوٰۃ لینے پر
پس کہا گیا یعنی خبر دی کسی نے کہ زکوٰۃ ندی ابن جمیل نے اور خالد بن ولید صحابی نے اور عباسؓ نے پس فرمایا پیغمبر خدا نے نہین انکار کیا نعمت خدا کا ابن جمیل
نے مگر اسلیے کہ وہ تھا فقیر پس غنی کیا اسکو اللہ نے اور رسول اسکے نے اور خالد پر تحقیق تم ظلم کرتے ہو یعنی اسواسطے کہ نہین ہی اسپر زکوٰۃ اسلیے کہ اُسنے تحقیق وقف کر رکھی
ہین زرہین اپنی اور سامان لڑائی کا یعنی ہتھیار اور جانور اور اسباب لڑائی کا خدا کی راہ مین یعنی اور تم اسکو سوداگری مال جانتے ہو اور عباسؓ پس زکوٰۃ اُسکی
مجھپر ہی اور مثل اُسکے ساتھ اسکے پھر فرمایا ای عمرؓ کیا نہین جانتا تو کہ چچا آدمی کا مانند باپ اسکے کے ہی یعنی پس عباسؓ کو بجاے باپ میرے کے جان اور تعظیم انکی کر اور ایذا
مت دے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابن جمیل پہلے منافق تھا پھر مسلمان ہوا اور محتاج تھا اُسنے حضرتؐ سے التماس دعا کی کی کہ مجھے ثروت ہووے مین
شکر گزاری کرونگا پس حضرتؐ نے اُسکے لیے دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیے تھا اُسکو شکر کرنا اُسنے کفران نعمت کیا کہ زکوٰۃ کا بھی انکار کیا حضرتؐ نے اُسپر از راہ زجر
کے کلام مذکور فرمایا اور غنی کیا اللہ اور رسول اُسکے نے حضرتؐ نے غنی کرنیکو نسبت اپنی طرف اسلیے کیا کہ حضرتؐ کی دعا سے وہ غنی ہوا تھا اور حضرت عباسؓ چچا تھے
حضرتؐ کے انکی زکوٰۃ جو حضرتؐ نے اپنے ذمے فرمائی سبب اسکا یہ تھا کہ حضرتؐ نے اُنسے دو برس کی زکوٰۃ لے لی تھی ایک تو اسی سال کی کہ جسکی مانگنے تھے اور ایک سال آیندہ کی
جیسا کہ فرمایا ومثلها معها یعنی اور مانند زکوٰۃ حال کے ساتھ اُسکے کہ وہ زکوٰۃ سال آیندہ کی ہی (وَعَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا
مِنْكُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَاْتِيْ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ بَيْتِ اُمِّهِ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى لَهُ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يَاْخُذُ
اَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرًا لَهُ خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ
ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سے کہ کہا عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینے پر ایک
شخص کو قوم ازد مین سے کہا جاتا تھا اُسکو ابن لتبیہ پس جبکہ آیا ابن لتبیہ یعنی مدینہ مین کہا یعنی مسلمانون سے کہ اسقدر مال واسطے تمھارے ہی یعنی
یہ زکوٰۃ اموال کی ہی مستحق اسکے تم ہو اور اسقدر تحفہ بھیجا گیا ہی میرے لیے پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد کی اللہ کی اور تعریف
کی اُسپر پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے تحقیق مین عامل کرتا ہون کئی شخصون کو تم مین سے اوپر کامون کے اُن کامون مین سے کہ حاکم کیا ہی مجکو اللہ
نے پھر آتا ہی ایک اُنکا یعنی اُس کام سے پس کہتا ہی یہ تمھارے لیے ہی اور یہ تحفہ دیا گیا ہی مجکو پس کیون نہ بیٹھا اپنے باپ کے گھر مین یا اپنی ماں
کے گھر مین پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی اُسکو یا نہین قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ قدرت اُسکی کے ہی نہین لے گا کوئی اسمین سے کچھ مگر
لاویگا اُسکو دن قیامت کے اس حال سے کہ اُٹھاے ہوگا اُسکو اپنی گردن پر یعنی رسوائی کے لیے اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطے اُسکے آواز یا ہوگا
بیل ہوگی واسطے اُسکے آواز یا ہوگی بکری آواز کرتی پھر اُٹھاے حضرتؐ نے دونون دست مبارک اپنے یہانتک کہ دیکھی ہمنے سفیدی حضرتؐ کی

بغلون کی یعنی بہت اونچے اُٹھائے ہاتھ پھر فرمایا یا الٰہی تحقیق مین نے پہونچا دیا یعنے جو تونے فرمایا تھا یا الٰہی تحقیق مین نے پہونچا دیا روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی یعنے یہ تحفہ کہ بھیجا گیا ہی اسکے لیے بسبب عاملی کے ہی اگر عامل نہوتا اور گھر مین بیٹھا رہتا کاہیکو بھیجتے اس سے
معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بھیجے کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اسکے لیے تحفہ بھیجتا تھا نہ بسبب اس عمل کے تو جائز ہی لینا اسکا جیسا کہ بیچ تحفہ اور رشوت
قاضی کے کہا گیا ہی اور کہا ابن ملک نے یعنے نہین جائز عامل کو یہ کہ قبول کرے تحفہ اسلیے کہ نہین دیتا ہی اسکو کوئی کچھ مگر واسطے طمع اسکے کہ چھوڑ دے
وہ کچھ زکوٰۃ مین سے اور یہ جائز نہین انتہی ۴۴۴ (قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِي قَوْلِهِ أَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أُمِّهِ أَوْ أَبِيهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ
كُلَّ أَمْرٍ يُتَذَرَّعُ بِهِ إِلَى مَحْظُورٍ فَهُوَ مَحْظُورٌ وَكُلُّ دَخِيلٍ فِي الْعُقُودِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُونُ حُكْمُهُ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ كَحُكْمِهِ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ أَمْ لَا كَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
کہا خطابی نے اور بیچ قول انکی کے کیون نہ بیٹھا بیچ گھر مان اپنی کے یا باپ اپنے کے پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی طرف اسکے یا نہین دلیل ہی
اسپر کہ جو چیز کہ وسیلہ کیا جاوے ساتھ اس چیز کے طرف ایک کام حرام کے پس وہ وسیلہ بھی حرام ہی اور جو عقد داخل ہو بیچ عقدون کے یعنی مثل
بیع اور ہبہ اور نکاح اور مانند انکی کے دیکھا جاوے کہ آیا ہی حکم اسکا نزدیک جدا ہونے کے مانند حکم اسکے کے وقت نزدیک ہونے کے یا نہین پس
پہلی بات صحیح ہی اور دوسری نہین صحیح اسیطرح ہی شرح السنہ مین **ف** پس وہ وسیلہ بھی حرام ہی داخل ہو اسمین قرض کہ حاصل کرے نفع کو اور
گھر گرو کا کہ رہے اسمین گرو لینے والا بغیر کرایہ کے اور جانور گرو کیا گیا کہ سوار ہوا اسپر اور فائدہ اُٹھا وے اس سے بغیر عوض کے اور مثال
دوسرے قاعدے کی یہ ہی کہ بیچنی کسی کے ہاتھ ایک چیز دس روپیہ کی سو روپیے کو تا کہ قرض دے اسکو بھی بیچنے والا اسکو ہزار روپیے مثلاً اور اس
قرض کا نفع اس چیز کے ثمن مین سمجھ لے پس یہ نہین درست اسلیے کہ اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ کاہیکو لیتا اس قرض کے لالچ سے لی ہی گویا سود قرض
کا اس چیز کے مول مین ادا کیا اور جہان دو عقدین ایسی ہون کہ اگر ایک کو دوسرے سے جدا کرین تو بھی روا رکھی تو وہ درست ہی مثلاً اسی صورت
مذکورہ مین دس روپیہ کی چیز دس ہی روپیہ کو بیچتا اور یہ دونون قاعدے جو خطابی نے حدیث سے نکالے پس پہلا قاعدہ تو موافق ہی مذہب ہمارے
کے بھی اور مذہب شافعی کے بھی اسلیے کہ قواعد مقررہ سے ہی کہ وسائل حکم مقاصد کا رکھتے ہین پس وسیلہ طاعت کا ہی طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیت
اور دوسرا قاعدہ موافق مذہب مالک اور احمد کے ہی کہ منع کرتے ہین حیلون کو کہ جنکے سبب سے ربا وغیرہ سے نکلتے ہین اور ابو حنیفہ رح اور شافعی رح اسکو
مباح رکھتے ہین پس نہین وہ قائل اس قاعدے کے اور اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ مسئلہ کہ بطور مثال کے ذکر کیا امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک درست ہی
بلکہ یہ انکے نزدیک بھی نہین درست بسبب اور قاعدہ کے اور اور بعضے حیلے انکے نزدیک درست ہین اسلیے کہا کہ وہ قائل اس قاعدے کے نہین ۱۲
ع ہ مولانا (وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي
بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عدی بن عمیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو عامل کرین ہم تم مین سے کسی کام پر
پھر چھپا وے ہم سے مقدار سوئی کے اور زیادہ اس سے چھوٹا پلے مین یا بڑا پلے مین ہوگا یہ چھپانا خیانت لاویگا اسکو دن قیامت کے یعنی از راہ فضیحت
کے روایت کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ
مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا
سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا جب اتری یہ آیت اور جو لوگ کہ جمع
کرتے ہین سونا اور روپا بھاری ہوئی یہ آیت مسلمانون پر پس کہا عمر رض نے کھول دونگا مین اس فکر کو تمسے پس گئے عمر رض اور کہا اے نبی اللہ کے تحقیق

بھاری ہوئی تمہارے یاروں پر یہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالےٰ نے نہین فرض کی زکوٰۃ مگر اسلیے کہ پاک کرے اُس چیز کو کہ باقی رہا ہی مال تمہارے سے اور سوا اسکے نہین کہ مقرر کی ہی میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تاکہ ہو میراث واسطے اُس شخص کے کہ پیچھے تمہارے ہی پس کہا ابن عباس نے اللہ اکبر کہا عمر رضنے یعنی بسبب خوشی کے کہ دفع ہونے اس اشکال کے سے حاصل ہوئی پھر فرمایا حضرتؐ نے واسطے عمرؓ کے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہترین اُس چیز کے کہ جمع کرے آدمی وہ بہتر عورت نیکبخت ہی جبکہ دیکھے طرف اُسکے خوش کرے اُسکو اور جب حکم کرے اُسکو فرمانبرداری کرے اُسکی اور جب غائب ہو اُس سے محافظت کرے اُسکی روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** ساری آیت یون ہی وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یعنی جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے راہ خدا مین پس خبر دے اُنکو عذاب دردناک کی یعنی اُنکو آگ دوزخ کی ہین گرم کرکر داغین گے اُنسے پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین اُنکی پس جب یہ آیت اُتری تو صحابہ پر گران ہوئی اسلیے کہ وہ ظاہر آیت سے یہ سمجھے کہ مطلق جمع کرنا مال کا منع ہی پھر حضرت عمر رضنے عرض کیا حضرتؐ سے جو کہ مذکور ہوا حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے زکوٰۃ تو اسلیے فرض کی ہی کہ مابقی مال پاک ہو جاوے پس جب زکوٰۃ ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھ مضائقہ نہین پس آیت مذکورہ مین جو وعید آیا ہی مال کے جمع کرنے پر تو وہ اُسی صورت مین ہی کہ زکوٰۃ نہ دے اور اگر زکوٰۃ دیکر جمع کرے داخل اس وعید مین نہین اور ذکر کیا کلمہ یہ قول ابن عباس راوی کا ہی کہ حضرتؐ نے بعد قول وانما فرض المواریث کے ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجھے یاد نہ رہا یاد مجھے اسی قدر رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے میراث اسی سبب فرض کی ہی کہ ہو میراث ثابت تمہارے پچھلون کے لیے کہ وارث ہین یعنی اگر مطلق جمع کرنا منع ہوتا تو فرض کرتا اللہ تعالےٰ زکوٰۃ اور نہ میراث پھر جبکہ بیان کیا حضرتؐ نے صحابہ رضسے کہ جمع کرنا مال کا منع نہین ہی جبتک کہ زکوٰۃ ادا کرتے رہین اور دیکھا خوش ہونا صحابہؓ کا بسبب اسکے رغبت دلائی اُنکو طرف اُس چیز کے کہ وہ بہتر ہی مال سے کہ وہ عورت ہی نیکبخت و خوبصورت اسلیے کہ سونا روپا نہین نفع دیتا تجکو مگر بعد جانے کے تیرے پاس سے بخلاف بیوی کے کہ وہ جبتک ساتھ تیرے ہی رفیق تیری ہی دیکھتا ہی تو خوش کرتی ہی تجکو اور حاجت روائی تیری ہوتی ہی اُس سے اور اطاعت تیری کرتی ہی اور غائبانہ نگہبانی تیرے مال و اولاد کی کرتی ہی اور اولاد اُس سے پیدا ہوتی ہی کہ قوت بازو ہوتی ہی حیات مین اور جانشین ہوتی ہی بعد مرنے کے اور اور بہت کام آتی ہی اور روایت مرفوع مین آیا ہی کہ جس نے نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا ۲۰ ح:

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَاْتِیْکُمْ رُکَیْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْکُمْ فَرَحِّبُوْا بِھِمْ وَخَلُّوْا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ مَا یَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِھِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَیْھِمْ وَاَرْضُوْھُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَکٰوتِکُمْ رِضَاھُمْ وَلْیَدْعُوْا لَکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آویگا تمہارے پاس چھوٹا سا قافلہ یعنی عامل آوینگے زکوٰۃ لینے کو کہ دشمن رکھے گئے ہین یعنی بحکم طبیعت کے لوگ اُنکو دشمن رکھتے ہین اسلیے کہ مال لینے کو آتے ہین پس جسوقت آوے تمہارے پاس پس کہو اُنکو مرحبا یعنی خوش وقت آئے تم اور خالی کرو درمیان اُنکے اور درمیان اُس چیز کے کہ طلب کرین یعنی مال زکوٰۃ کا اُنکے روبرو حاضر کردو کوئی چیز حائل اور مانع درمیان مین نہ رکھو پس اگر زکوٰۃ لینے مین عدل کرینگے پس اپنے لیے کرینگے یعنی ثواب عدل کا پاوینگے اور اگر ظلم کرینگے پس وبال اُنپر ہی اور راضی کرو زکوٰۃ لینے والون کو اسلیے کہ پوری زکوٰۃ تمہاری رضا اُنکی ہی اور چاہیے کہ دعا کرین عامل تمہارے لیے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** اگر ظلم کرینگے مراد یہ ہی کہ اگرچہ ظالم جانو اُنکو بسبب اعتقاد اور گمان اپنے کے یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہ مبالغہ فرمایا والا اگر حقیقۃً ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا کیونکر ہو سکتا ہی اور راضی کرو یعنی خوب کوشش کرو اُنکے راضی کرنے مین حتی الامکان کہ دو اُنکو زکوٰۃ واجب بغیر ڈھیل اور خیانت کے اگرچہ اصل واجب زکوٰۃ کا ساتھ ادا کے مال کے ادا ہو جاتی ہی ولیکن راضی کرنا کمال اُسکا ہی اور مستحب ہی زکوٰۃ لینے والے کو کہ دعا کرے

زکوٰۃ دینے والے کے لیے۔ ع (وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَا فَيَظْلِمُونَا فَقَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنْ ظَلَمُونَا قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا آئے کتنے آدمی یعنے گنواروں میں سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ تحقیق کتنے لوگ زکوٰۃ لینے والوں میں سے آتے ہیں ہمارے پاس پھر ظلم کرتے ہیں ہم پر فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینے والوں کو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ اگرچہ ظلم کریں ہم پر فرمایا راضی کرو اپنے زکوٰۃ لینے والوں کو اگرچہ ظلم کیے جاؤ تم روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی راضی کرو انکو اگرچہ تمہارے اعتقاد میں ظلم ہو بسبب محبت مال کے ۔ ع (وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُونَ قَالَ لَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا کہا ہمنے یعنی پیغمبر خدا کو کہ تحقیق زکوٰۃ لینے والے زیادتی کرتے ہیں ہم پر یعنے مقدار واجب سے زیادہ لیتے ہیں کیا چھپاویں ہم اپنے مالوں میں سے اسقدر کہ زیادتی کرتے ہیں فرمایا کہ نہیں روایت کی یہ ابوداؤد نے ف حضرتؐ نے چھپانے کی اجازت اسلیے نہ دی کہ شاید وہ بحسب اپنے گمان کے زیادتی جانتے تھے اور واقع میں ایسا نہ تھا ۔ مولانا (وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ کے لینے پر ساتھ حق کے مانند غازی کے ہے راہ خدا میں یہانتک کہ پھر کر آوے طرف گھر اپنے کے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف ساتھ حق کے یعنی عامل ہوتا ہے واسطے طلب ثواب کے اور از راہ صدق و اخلاص کے اسکو ثواب غازی کا سا ہوتا ہے ۔ ع (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے نقل کی اپنے دادا سے اس نے نقل کی نبی صلعم سے کہ فرمایا نہ ہو ا منگانا مواشی کو زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ دور جا رہے مواشی والا اور نہ لیجاوے زکوٰۃ مواشی کی مگر بیچ مکانوں انکے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مراد جلب سے یہ ہے کہ عامل زکوٰۃ دینے والوں کے مکانوں سے دور اترے اور وہاں مواشی منگا بھیجے زکوٰۃ لینے کے لیے اور جنب یہ ہے کہ مواشی والا اپنے مکان سے دور جا رہے اور عامل تکلیف اٹھا کر وہاں جاوے ان دونوں باتوں سے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات میں رنج زکوٰۃ دینے والے کو ہوتا ہے اور دوسرے میں زکوٰۃ لینے والے کو آگے اسکے جملہ تاکید اسی کی ہے حاصل یہ کہ نہ زکوٰۃ دینے والا دور چلا جاوے اور نہ زکوٰۃ لینے والا دور اترے بلکہ قریب زکوٰۃ دینے والوں کے اترے اور انکے گھروں میں جا کر نوبت بنوبت زکوٰۃ لے لیا کرے ۔ ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيهِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ أَنَّهُمْ وَقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو کوئی حاصل کرے مال پس نہیں زکوٰۃ ہے اس مال میں یہانتک کہ گذر جاوے اسپر برس روایت کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ تحقیق انہوں نے موقوف کیا ہے اس حدیث کو ابن عمرؓ پر ف یعنی قول ہے ابن عمر کا اور کہا ابن ملک نے کہ معنے اس حدیث کے یہ ہیں کہ کسی پر زکوٰۃ بسبب مال کے دینی فرض ہو اور درمیان برس کے کچھ اور مال اسکو ہاتھ لگے اسی جنس کا تو جبتک اسپر برس نگذرے زکوٰۃ اسپر واجب نہیں یہ مذہب امام شافعی رح کا ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک برس گذرنا اصل مال پر چاہیے اسپر برس گذرے یا نہ گذرے مثلا ایک کے پاس اسی بکریاں تھیں گذرے اسپر چھ مہینے پھر ہاتھ لگیں اسکو اکتالیس بکریاں اور مول کو یا ارث میں یا اور طرح تو نہیں واجب اسپر اکتالیس بکریوں کی زکوٰۃ نزدیک شافعی رح اور احمد رح کے یہانتک کہ تمام ہو اسپر برس خرید کے وقت سے یا ارث کے وقت سے اور ابو حنیفہ رح اور مالک رح کے نزدیک ہوگا مال مستفاد یعنی جو کہ پیچھے ہاتھ لگا تابع اصل مال کے پس جب تمام ہوگا سال اسی پر تو واجب ہونگی دو بکریاں یعنی سب میں اسلیے کہ نصاب بکریوں کی چالیس ہیں کہ چالیس بکریوں میں ایک بکری دینی آتی ہے ایک سو بیس تک اور جب ایک سو اکیس ہوتی ہیں تو دو بکریاں دینی آتی ہیں

سو صورت مذکورہ میں ایکسو اکیس ہوئیں دو بکریاں اسمیں دینگے پس حنفی اس حدیث کے معنی یہ لیتے ہیں کہ جو کوئی پاوے اور حاصل کرے مال ابتدا تو اسپر زکوٰۃ نہیں جبتک کہ برس نہ پورا ہو پس مال سے مال مستفاد مراد نہیں ہے ؎ (وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے علی رض سے یہ کہ حضرت عباس رض نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ شتابی ادا کرنے زکوٰۃ اپنی کے پہلے تمام ہونے برس کے پس اجازت دی انکو اسمیں روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ہمارے نزدیک اور اکثر اماموں کے نزدیک پہلے گذرنے برس کے زکوٰۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مالک ہو مقدار نصاب کا ؎ (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ سے کہ کہا انہوں نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا لوگوں کو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کے لیے مال ہو بقدر نصاب کے پس چاہیے کہ سوداگری کرے اس مال کی اور نہ چھوڑے اسکو بے تجارت یہانتک کہ کھا جاوے اسکو صدقہ دینا یعنی زکوٰۃ دیتے دیتے مال تمام ہو جاوے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے بیچ اسناد اسکی کے گفتگو ہے اسلیے کہ مثنی بن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہے ف لڑکے کے مال میں فرض ہونا زکوٰۃ کا مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا ہے اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے لڑکے کے مال میں یتیم ہو یا غیر یتیم زکوٰۃ فرض نہیں اسلیے کہ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اٹھا لیا گیا قلم تکلیف کا تین شخصوں سے ایک سونے والے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے دیوانہ سے یہانتک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی اور حاکم نے اور حاکم نے اس حدیث کی تصحیح بھی کی ہے ؎ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلعم کی اور خلیفہ ہوئے ابوبکر رض بعد انکے اور کافر ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے عرب سے کہا عمر بن الخطاب نے ابی بکر رض کو یعنی جبکہ انہوں نے ارادہ لڑنے کا کیا کسطرح لڑتے ہو تم لوگوں سے یعنی اہل ایمان سے اور حالانکہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ امر کیا گیا ہوں میں یہ کہ لڑوں لوگوں سے یہانتک کہ کہیں لا الہ الا اللہ یعنی اسلام لاویں پھر جس نے کہا لا الہ الا اللہ بچایا مجھسے مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اسکا اللہ پر ہے پس کہا ابوبکر صدیق رض نے قسم ہے اللہ کی البتہ لڑونگا اس شخص سے کہ فرق کرے درمیان نماز و زکوٰۃ کے اسلیے کہ تحقیق زکوٰۃ حق مال کا ہے یعنی جیسی نماز حق نفس کا ہے قسم ہے اللہ کی اگر نہ دینگے مجھکو بچہ بکری کا کہ تھے ادا کرتے اسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو لڑونگا میں انسے نہ دینے اسکے پر کہا عمر رض نے پس قسم ہے اللہ کی نہ تھا امر کچھ مگر کہ جانا میں نے یہ کہ اللہ نے کھول دیا دل ابی بکر کا یعنی ساتھ الہام کے واسطے لڑنے کے پس جانا میں نے یہی یعنی لڑنا حق ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وہ کافر ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے یعنی غطفان اور بنی سلیم وغیرہم نے زکوٰۃ نہ دی حضرت ابوبکر رض نے انکو کافر کہا یا تو اسلیے کہ انہوں نے انکار کیا وجوب زکوٰۃ کا پس مراد کفر سے کفر حقیقی ہوگا اسلیے کہ وجوب زکوٰۃ کا قطعی ہے پس انکار اسکا کفر ہے یا اسلیے

کا ذکر کہا انھون نے انکار کیا زکوٰۃ کے دینے کا پس اطلاق کفر کا بطریق تغلیظ و تشدید کے ہوگا پس حضرت ابوبکر رضہ نے اُنسے ارادہ لڑنے کا کیا حضرت
عمر رضہ نے اول ظاہر حال اُنکا دیکھکر اُنکے کفر مین تامل کیا اور اعتراض کیا حضرت ابوبکر رضہ پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوئی موافق ہوئے
ساتھ ابی بکر کے اور اقرار کیا کہ حق یہی ہی جو ابوبکر رضہ فرماتے ہین اور جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ مراد اس سے کلمہ توحید ہی کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ ہی اسلیے کہ اجماع ہی اسپر کہ صرف لا الٰہ الا اللہ کہنا معتبر نہین اسلام مین اور ساتھ حق اسلام کے یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کسی کا کسی پر
کچھ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ مین قتل کرینگے اور حساب اُسکا اللہ پر ہی یعنی جو کوئی لا الٰہ الا اللہ کہے اور ظاہر کرے اسلام کو
ہم اُسکے لیے حکم اسلام کا کرینگے اور لڑنا اُس سے ترک کرینگے اور تفتیش نہین کرینگے باطن اُسکے کی کہ آیا مخلص ہی یا نہین حال باطن اُسکے کا
سپرد کرینگے علم الٰہی پر وہ آپ سمجھ لیگا اگر اُسنے دل سے کلمہ نہ کہا ہوگا مانند منافقون کے اور فرق کرنے درمیان نماز اور زکوٰۃ کے کہ وجوب نماز
کا قائل ہو اور وجوب زکوٰۃ کا منکر ہو یا نماز پڑھے اور زکوٰۃ نہ دے اور عناق کہتے ہین بکری کے بچہ کو کہ برس دن سے کم کا ہو یہ کہا از راہ مبالغہ
کے بیچ طلب کرنے حق واجب کے حقیقت اُسکی نہین مراد اسلیے کہ بکری کا بچہ زکوٰۃ مین نہین دیا جاتا اور نہ بچون مین زکوٰۃ ہی ادنیٰ درجہ یہ ہی
کہ مسنہ یعنی برس برس دن کے ہون اور اگر بچے بڑون کے ساتھ ہونگے تو انہین زکوٰۃ دینی آویگی مگر دینا بہر حال مسنہ ہی کا چاہیے ایسا ہی حال گائین
اور اونٹون کا ہی کہ مسنہ چاہیے اور گائین مین مسنہ دو برس کا ہوتا ہی اور اونٹ مین پانچ برس کا اور لڑونگا مین نہ دینے اُسکے پر یا تو بسبب کفر
اور مرتد ہو جانے اُنکی کے اگر منکر ہون وجوب زکوٰۃ کے یا واسطے محافظت شعار اسلام کے اور سد باب فتنہ کے اگر نہ دی ہو بغیر انکار کے اور راویہ
روایتون مین آیا ہی کہ اور صحابہ رضہ نے حتی کہ حضرت علی رضہ نے بھی منع کیا حضرت ابوبکر رضہ کو اور کہا کہ اول عہد خلافت کا ہی اور مخالف بہت ہین
مبادا فتور اسلام مین پڑے توقف کرنا چاہیے حضرت ابوبکر رضہ نے کہا کہ اگر سب لوگ ایک طرف ہون اور مین تنہا ایک طرف ہون تو بھی لڑونگا یہ
کمال شجاعت حضرت ابوبکر رضہ کی تھی ع (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ کَنْزُ اَحَدِکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ یَفِرُّ مِنْہُ
صَاحِبُہٗ وَھُوَ یَطْلُبُہٗ حَتّٰی یُلْقِمَہٗ اَصَابِعَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگا گنج ایک تمھارے کا
دن قیامت کے سانپ گنجا بھاگے گا اُس سے مالک اُسکا اور وہ ڈھونڈھتا ہوگا اُسکو یہانتک کہ لقمہ کریگا انگلیون اُسکی کو روایت کی یہ احمد نے
**ف** گنج سے مراد وہ مال ہی کہ جمع کر رکھا اور زکوٰۃ نہ ادا کی اور اسی کے حکم مین ہین سب حرام مال اور اخیر کی عبارت کے معنون مین دو
احتمال ہین ایک تو یہ کہ لقمہ کریگا سانپ انگلیان مالک مال کی اسلیے کہ ہاتھ سے مال کما کر جمع کر رکھا اور زکوٰۃ نہ دی اسصورت مین لفظ اصابعہ
بدل ہوگا ضمیر سے اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ مالک مال کا بطور لقمہ کے سانپ کے منھ مین انگلیان اپنی دیدیگا جیسے عادت ہی کہ وقت خوف کے
سانپ وغیرہ سے انگلیان اُسکے منھ مین دیدیتے ہین لیکن دوسرے معنون مین کلام ہی ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوةَ مَالِہٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْ عُنُقِہٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَیْنَا مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا
اٰتٰھُمْ مِنْ فَضْلِہٖ الْاٰیَةَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابن مسعود رضہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین
کوئی شخص کہ نہ ادا کرے زکوٰۃ مال اپنے کی مگر کر دالے گا اللہ یعنی لٹکا دیگا دن قیامت کے بیچ گردن اُسکی کے ایک سانپ پھر پڑھی ہمپر مطابق
اُسکے کتاب اللہ مین سے یہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخیلی کرتے ہین ساتھ اُسکے کہ دی اُنکو اللہ نے فضل اپنے سے آخر آیت تک روایت
کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** پہلی فصل مین تمام آیت لکھی گئی ہی ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّکٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَھْلَکَتْہُ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ وَالْحُمَیْدِیُّ وَزَادَ قَالَ یَکُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَیْکَ صَدَقَةٌ

فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِهِ مَنْ يَرَى تَعَلُّقَ الزَّكٰوةِ بِالْعَيْنِ كَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهِ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِيْ خَالَطَتْ تَفْسِيْرُهُ اَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكٰوةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِيٌّ وَاِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ) اور روایت ہی عائشہ رضؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین ملتی زکوٰۃ کسی مال مین کبھی مگر ہلاک کر دیتی ہی اسکو روایت کی یہ شافعی رح نے اور بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اور حمیدی نے اور زیادہ کیا حمیدی نے یعنی مراد اس حدیث کی نقل کی یہ بخاری نے کہا کہ واجب ہوتی ہی تجھپر زکوٰۃ پس نہین نکالتا تو اسکو یعنی پس زکوٰۃ ملی رہے اس مال مین پس ہلاک کرتا ہی حرام حلال کو اور تحقیق دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے یعنی بموجب تفسیر مذکور کے اس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہی متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ عین کے نہ ذمہ پہ اسی طرح منتقی مین ہی اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین احمد بن حنبل سے ساتھ اسناد اپنی کے حضرت عائشہ رضؓ تک اور کہا احمد نے بیچ لفظ خالطت کے کہ تفسیر اسکی یعنی معنی اسکے یا تاویل اسکی یہ ہی کہ ایک شخص لیتا ہی زکوٰۃ اور ہی وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکے نہین کہ زکوٰۃ فقیرون کے لیے ہی ف ہلاک کر دیتی ہی یعنی وہ مال ضایع ہو جاتا ہی یا نقصان آجاتا ہی اسمین یا برکت جاتی رہتی ہی یا لائق نفع اٹھانے کے نہین رہتا اسلیے کہ حرام قابل نفع کے نہین شرعًا اور متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ عین کے یعنے امام شافعی رح اور امام رح کہتے ہین کہ تعلق زکوٰۃ کا ساتھ عین مال کے ہی ذمہ پہ نہین یعنی جس مال کی زکوٰۃ دے تو اسی مال مین سے دے قیمت اسکی دینی جایز نہین پس یہ بات انھون نے لفظ خالطت سے نکالی ہی اور امام اعظم رح کے نزدیک زکوٰۃ ذمہ پہ ہی تعلق اسکا ساتھ عین مال کے نہین اور یا غنی یہ شک راوی ہی کہ لفظ موسر کا کہا یا غنی کا اور جاننا چاہیے کہ معنی حدیث کے دو بیان ہوے ایک تو یہ کہ زکوٰۃ مال کی نہ دے اور زکوٰۃ مال مین ملی رکھے اور دوسرے یہ کہ غنی یعنے مالک نصاب کا ہو کر زکوٰۃ لے تو دونوں صورتون مین مال زکوٰۃ ہلاک کر دیتا ہی اور مال کو اور استدلال مذکور مبنی پہلے ہی معنون پر ہی اور مسئلہ مذکورہ مین جو اختلاف کیا ہی علما نے دلیلین حنفیون کی ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے خوب خوب لکھی ہین بخوف درازگی کے اس کتاب مین نہین لکھین جو چاہے انکی شرحون مین دیکھ لے

بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ باب ہی بیچ بیان اس چیز کے کہ واجب ہوتی ہی اسمین زکوٰۃ ف اتفاق رکھتے ہین سب امام اوپر واجب ہونے زکوٰۃ کے چارپایون مین یعنی اونٹ اور گائین اور بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور بھینس مین خواہ نر ہون خواہ مادہ اور سوائے انکے اور جانورون مین زکوٰۃ نہین لیکن گھوڑی مین امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک ہی آگے تحقیق اسکی آویگی اور اتفاق رکھتے ہین اوپر واجب ہونے زکوٰۃ کے سونے چاندی مین اور اس چیز مین کہ تجارت کے لیے ہو اور اختلاف کیا ہی بیچ ساگون کے اور ترکاریون کے اور میوون کے کہ برس دن تک نہ رہین اور اماموں کے نزدیک واجب نہین زکوٰۃ انمین اور کھجور اور کشمش مین واجب ہی جبکہ پہونچین پانچ وسق کو اس سے کم مین نہین ہی اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک عشر یعنی دسوان حصہ واجب ہی ہر چیز مین کہ زمین سے پیدا ہو وے کم ہو یا بہت مگر بانس اور لکڑی اور گھانس مین نہین ہی دلیل امام رح صاحب کی یہ حدیث حضرت کی ہی ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر یعنے جو چیز نکالے زمین اسمین دسوان حصہ ہی اور معنی وسق کے بیچ فائدہ حدیث آیندہ کے لکھے ہین اور زمین کی پیدا ہوئی چیزون مین جو عشر ہی اسمین سال گذرنے کی قید نہین جب پیدا ہوگا دینا آویگا اور اور اموال مین زکوٰۃ جب واجب ہوگی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بھر گذر جاوے ف ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیچ کم پانچ وسق کے کھجورون مین سے زکوٰۃ اور نہین پانچ اوقیہ سے کم مین بیچ چاندی کے زکوٰۃ اور نہین بیچ کم کے پانچ راس اونٹون سے زکوٰۃ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وسق ساٹھ صاع کا

ہوتا ہی اور صاع آٹھ رطل کا اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہی موافق حساب دہلی کے پانچ وسق اس حساب سے تیس من کی ہوئی پس تیس من کھجور میں دسوان حصہ ہی یعنی تین من دینا واجب ہوتا ہی اور اس سے کم اگر کھجور پیدا ہون اُن مین دسوان حصہ بموجب اس حدیث کے نہین واجب اور یہی مذہب ہی امام شافعی رح اور صاحبین رح کا اور نزدیک امام اعظم کے اندازہ کچھ مقرر نہین جسقدر پیدا ہو اسکا دسوان حصہ دے مثلاً دس سیر ہو تو ایک سیر دے اور اگر دس پیسے بھر ہو تو ایک پیسہ بھر دے اور یہی حکم ہی اور میوؤن کا اور غلون کا یعنی گیہون اور جو اور چنے وغیرہ کا اور جمیع نباتات کا امام اعظم نے تاویل اس حدیث مین یہ کی ہی کہ مراد اس سے زکوٰۃ تجارت ہی اسلیے کہ لوگ خرید و فروخت کرتے تھے ساتھ وسقون کے اور قیمت وسق کی چالیس درہم ہوتے تھے پس پانچ وسق کی قیمت دو سو درہم ہوے اور اواقی جمع اوقیہ کی ہی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوے پس یہ نصاب ہی زکوٰۃ چاندی کی اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہین اور جب اسقدر ہو تو پانچ درہم دینے آتے ہین اور سوا اسے درہم کے اگر چاندی ہو بغیر سکہ کی قسم زیور وغیرہ سے یا روپے کسی سکہ کے ہون تو اُسپر قیاس کرکر زکوٰۃ دے تفصیل اُسکی یہ ہی کہ درہم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہی پس دو سو درہم مین چاندی چھ سو چالیس ماشہ ہوتی ہی اور اُسپر زکوٰۃ کے پانچ درہم ہین اور پانچ درہم مین چاندی ہی سولہ ماشہ چھ رتی پس اگر روپے ہین بارہ بارہ ماشے کے جیسے کلدار سیدھی کل کے اور ڈبل اور تپلی دار تو چھ سو چالیس ماشے کے ساڑھے باون روپے ہوے اُنپر زکوٰۃ کا ہوا ایک روپیہ بارہ ماشے کا اور پانچ آنے اور اگر روپے ہین ساڑھے گیارہ گیارہ ماشے کے مثلاً لکھنؤ وغیرہ کے تو چون روپے بارہ آنے چھ پائی اور چھ جز تیئیس جز پائی کے ہین سے ہوئے اُنپر ایک روپیہ بھی ساڑھے گیارہ ماشے کا اور پانچ آنے دس پائی اور بائیس جز تیئیس جز پائی کے مین سے زکوٰۃ ہوئی حسب تفصیل ذیل ——

| شمار درہم | تعیین زکوٰۃ | وزن چاندی | تعیین زکوٰۃ | سکہ ۱۲ ماشہ کا | زکوٰۃ | سکہ ۱۱ ماشہ | زکوٰۃ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۰۰ درم | ۵ درم | ۶۳۰ ماشہ | ۱۵ ماشہ ۶ سرخ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

[illegible]

یہ حساب نصاب کے سمجھنے کے لیے لکھا گیا اور اگر روپے زیادہ ہون نصاب سے تو سیدھا حساب یہ ہی کہ اڑھائی روپے سیکڑے کے حساب سے زکوٰۃ دے اور نصاب سونے کی اسمین نہین ذکر ہوئی نصاب اُسکی بیس مثقال ہی یہان کے حساب سے ساڑھے سات تولہ بھر ہوتے ہین پس سونا جب اتنا ہو تو چالیسوان حصہ زکوٰۃ مین دے اور اس سے کم ہو تو زکوٰۃ نہین دینی آتی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہون تو زکوٰۃ دینی آویگی مثلاً اگر ایک کے پاس سو چھبیس روپے بھر چاندی کا زیور ہو اور سو چھبیس روپے کا سونے کا تو وہ صاحب نصاب ہی زکوٰۃ دینی آویگی اسیطرح اگر سو چھبیس روپے کا اسباب ہو تجارت کا اور سو چھبیس روپے ہون نقد تو بھی صاحب نصاب ہی اور سونا چاندی کسی طرح کا ہو خواہ زیور ہو خواہ ٹھپہ خواہ ڈلی خواہ ظروف ہر قسم مین زکوٰۃ واجب ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ گوٹے کناری اور کمخواب وغیرہ مین جو چاندی ہوتی ہی اُسکا بھی اندازہ کرو اگر زکوٰۃ دے اگر حد نصاب کو پہونچے اور موتی مونگا اور یاقوت وغیرہ جواہرات پر زکوٰۃ نہین اگرچہ لاکھون روپیہ کا ہو مگر ان نیت تجارت کی ہو تو ہی ہو سولانا و در مختار وغیرہ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ صَدَقَۃٌ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فِیْ فَرَسِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَیْسَ فِیْ عَبْدِہٖ صَدَقَۃٌ اِلَّا صَدَقَۃُ الْفِطْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسلمان پر زکوٰۃ فرض بیچ غلام اُسکے کے اور نہ بیچ گھوڑے اُسکے کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا نہین بیچ غلام اُسکے کے زکوٰۃ مگر صدقہ عید الفطر کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو گھوڑا اور غلام تجارت کے لیے نہون اُن مین زکوٰۃ نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعیؒ اور صاحبینؒ وغیرہم کا لیکن امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک جو گھوڑے اور گھوڑیان ملی ہوئی اکثر سال جنگل مین چرتے ہون اُنمین بھی زکوٰۃ ہی کہ فی راس ایک دینار دے یا قیمت

اسکی شخص کرکر دو سو درہمون مین سے پانچ درہم دیوے اور فتاوے قاضی خان اور درمختار اور فتاوے عالمگیری مین لکھا ہی کہ فتوی صاحبین کے
قول پر ہی کہ ان مین بھی زکوۃ نہین (وعن انس ان ابا بكر كتب له هذا الكتاب لما وجهه الى البحرين بسم الله الرحمن الرحيم هذه فريضة الصدقة
التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين والتي امر الله بها رسوله صلى الله عليه وسلم فمن سئلها من المسلمين على وجهها فليعطها ومن
سئل فوقها فلا يعط في اربع وعشرين من الابل فما دونها من الغنم من كل خمس شاة فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس وثلثين
ففيها بنت مخاض انثى فاذا بلغت ستا وثلثين الى خمس واربعين ففيها بنت لبون انثى واذا بلغت ستا واربعين الى ستين ففيها
حقة طروقة الجمل فاذا بلغت واحدة وستين الى خمس وسبعين ففيها جذعة فاذا بلغت ستا وسبعين الى تسعين ففيها بنتا لبون) اور روایت
ہی انس سے یہ کہ ابوبکر رض نے لکھا ہی انکے لیے یہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا انکو طرف بحرین کے کہ نام ایک موضع کا ہی قریب بصرہ کے شروع کرتا ہون
مین ساتھ نام اللہ کے کہ رحمن ہی اور رحیم ہی یہ ہی بیان صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون پر یعنی ساتھ حکم اللہ تعالی
کے اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ تعالے نے ساتھ اسکے رسول اپنے کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے صدقہ کو مسلمانون مین سے
اوپر طور اسکی کے پس دیوے اسکو اور جو سوال کیا جاوے زیادہ اس سے پس نہ دیوے واجب بیچ چوبیس اونٹون کے اور جو کم ہی چوبیس سے بکری ہی
اسطرح کہ ہر پانچ مین ایک بکری پس جب پہونچین پچیس کو پینتیس تک پس انمین ایک بوتی برس روز کی مادہ پس جسوقت پہونچین چھتیس کو
پینتالیس تک پس انمین بوتی ہی دو برس کی مادہ اور جسوقت کہ پہونچین چھیالیس کو ساٹھ تک پس انمین ہی حقہ یعنے اونٹنی تین برس کی قابل
جفت کرنے اونٹ کے پس جسوقت کہ پہونچین اونٹ اکسٹھ کو پچھتر تک پس انمین ہی بوتی چار برس کی کہ پانچوین برس مین لگی ہو اور جسوقت
پہونچین چھتر کو نوے تک پس انمین دو بوتیان دو دو برس کی ف اور جو سوال کیا جاوے زیادہ پس نہ دیوے اور اوپر حدیث مین گذرا
کہ راضی کرو اپنے زکوۃ لینے والون کو اگرچہ ظلم کیے جاو پس وہ حدیث خلاف ہی اسکے جواب اسکا یہ ہی کہ اس حدیث مین جو زکوۃ لینے والے مذکور
ہوے صحابہ تھے وہ ظالم نہ تھے اور نسبت ظلم کی انکی طرف بموجب گمان زکوۃ دینے والون کے تھی اور اس حدیث مین سوا صحابہ کے اور لوگ مراد
ہین پس کچھ منافات نہین ہی ع (فاذا بلغت احدى وتسعين الى عشرين ومائة ففيها حقتان طروقتا الجمل فاذا زادت على عشرين ومائة ففي
كل اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة) اور جسوقت کہ پہونچین اکیانوے کو ایکسو بیس تک پس انمین دو اونٹنیان تین تین برس کی قابل
جفت کرنے اونٹ کے اور جسوقت کہ ہون زیادہ ایکسو بیس پر پس ہر چالیس مین بوتی دو برس کی ہی اور بیچ ہر پچاس کے اونٹنی تین برس پورے
کی ف کہا قاضی نے کہ دلالت کرتی یہ حدیث اوپر استقرار حساب کے بعد تجاوز کرنے کے عدد مذکور سے یعنی جب زیادہ ہون اونٹ ایکسو بیس سے
تو نہ از سر نو شروع کیجاوے زکوۃ اور یہی مذہب ہی اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ رحمہ نے کہ از سر نو شروع کیجاوے پس جب زیادہ ہون
ایکسو بیس پر پانچ تو لازم آویگی دو حقے اور ایک بکری پھر ہر پانچ مین بکری چوبیس تک پھر بنت مخاض وغیرہ بموجب ترتیب پہلی کے دلیل انکی
یہ حدیث ہی کہ اونٹ جب زیادہ ہون ایکسو بیس پر از سر نو شروع کیجاوے زکوۃ اور مانند اسکے حضرت علی رض سے بھی منقول ہی اور واجب اونٹون
مین مادہ ہی یا قیمت اسکی بخلاف گائین اور بکری کے کہ انمین نر و مادہ برابر ہین ع (ومن لم يكن معه الا اربع من الابل فليس فيها
صدقة الا ان يشاء ربها فاذا بلغت خمسا ففيها شاة ومن بلغت عنده من الابل صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها
تقبل منه الحقة ويجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة فانها تقبل منه
الجذعة ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الا بنت لبون فانها تقبل منه بنت لبون ويعطي شاتين

أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ
وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ
وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ
يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ ) اور وہ شخص کہ نہون ساتھ اسکے مگر چار اونٹ پس نہین انمین زکوٰۃ واجب مگر یہ کہ چاہے مالک اسکا تو بطریق نفل کے دے پس جسوقت
کہ ہون پانچ اونٹ تو انمین ہی ایک بکری اور جو شخص کہ ہون اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی چار برس کی کہ پانچوین مین لگی ہو یعنی
اکسٹھ سے پچھتر تک مین یہ دینی آتی ہی اور نہو نزدیک اسکے چار برس کی اور ہو اسکے پاس تین برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے تین برس کی اور
دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھ اسکے دو بکریان اگر میسر ہون اسکو یا دے بیس درم اور جو شخص کہ اونٹ ہون اس پاس اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی تین
برس کی کہ چھیالیس سے ساٹھ تک مین یہ دینی آتی ہی اور نہو اس پاس تین برس کی اور ہو اس پاس چار برس کی پس قبول کیجاوے اس سے چار
برس کی اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی تین برس کی اور
نہو اس پاس مگر دو برس کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے دو برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا دو بکریان یا بیس درم اور جو شخص کہ ہون اسکے پاس
اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی دو برس کی کہ چھتیس سے پینتالیس تک مین دینی آتی ہی اور ہو اسکے پاس تین برس کی پس قبول کیجاوے اس سے
تین برس کی اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی دو برس کی
اور نہو وہ اسکے پاس اور ہی اس پاس برس دن کی پس تحقیق قبول کیجاوے اس سے برس دن کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھ اسکے بیس درم
یا دو بکریان اور وہ شخص کہ ہون اس پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو انمین اونٹنی برس روز کی کہ پچیس سے پینتیس تک مین دینی آتی ہی اور نہین وہ
اس پاس اور اس پاس ہی دو برس کی پس قبول کیجاوے اس سے اور دیوے اسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریان اور اگر نہو نزدیک اسکے اونٹنی
برس روز کی قابل دینے کے اور ہو اس پاس اونٹ دو برس کا پس وہ قبول کیا جاوے اس سے اور نہین ساتھ اسکے کوئی چیز اور واجب نہ لینا یہ بنا
ف قابل دینے کے کہا ابن ملک نے کہ اسکے معنون مین تین احتمال ہین یا تو یہ کہ نہو اسکے پاس اونٹنی برس روز کی اصلا یا نہو تندرست بلکہ بیمار ہو
پس وہ بھی کالعدم ہی یا اوسط درجے کی نہو بلکہ نہایت خوب ہو بہر تقدیر اسکا حال تو یہ ہوا اور ہو اس پاس ابن لبون یعنی دو برس کا اونٹ نہ اونٹنی تو وہ
قبول کیا جاویگا اور اسکے ساتھ کچھ اور جبر و نقصان کے لیے لینا دینا نہین آتا اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت انوثۃ کا جبر نقصان ساتھ زیادتی سن کے
ہوجاتا ہی وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا
زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً
فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ
مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ
يَشَاءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ) اور بیچ زکوٰۃ بکریون کے کہ چرنے والی ہون جبکہ ہون بکریان چالیس ایکسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جسوقت
زیادہ ہون ایکسو بیس پر دو سو تک پس انمین دو بکریان اور جسوقت زیادہ ہون دو سو پر پس انمین تین بکریان تین سو تک اور جب زیادہ ہون تین سو
پس ہر سو مین ایک بکری اور جبکہ ہون بکریان چرنے والی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہین انمین زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اسکا تو بطریق نفل کے
دے اور نہ دیجاوے زکوٰۃ مین بڑھیا اور نہ عیب والی یعنی خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائے ہو اور نہ بوک مگر اسوقت کہ چاہے زکوٰۃ لینے والا یعنی اگر

وہ چاہے لوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہے اور نہ جمع کیے جاوین جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاوین اکٹھے واسطے خوف زکوٰۃ کے اور جو نصاب کہ
ہو دو شریکون مین پس وہ رجوع کرین آپسمین ساتھ برابری کے اور چاندی مین چالیسوان حصہ دینا فرض ہے اور اگر نہون اسکے پاس مگر ایکسو نوے
درم پس نہین انمین کچھ زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اسکا بطریق نفل کے دے نقل کی یہ بخاری نے ف چرنے والے ہون یعنی زکوٰۃ جانورون مین بکری ہو
یا گائین یا اونٹ جب واجب ہوتی ہے کہ اکثر برس یعنی آدھے برس سے زیادہ جنگل مین چارہ چر آتی ہون اور اگر اکثر برس گھر سے کھلانا پڑتا ہو تو ان
جانورون مین زکوٰۃ واجب نہین ہے اور جبکہ ہون بکریان چالیس الخ یعنی چالیس سے کم مین کچھ زکوٰۃ واجب نہین جب چالیس ہوون تو انمین ایک بکری
واجب ہوتی ہے اور جب چالیس سے زیادہ ہون تو ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے آگے تین سو تک کا حال مفصل مذکور ہے اور جب زیادہ ہون
تین سو پر یعنے ایکسو اور بڑھ جاوین کہ چار سو ہو جاوین تو چار بکریان آوینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہے اور کہا حسن بن صالح نے کہ اگر ایک بھی بڑھیگی تین سو
پر تو چار بکریان دینی آوینگی اور نہ عیب والی یہ کب ہے کہ جب سارا مال اسکا یا بعض مال بے عیب ہو اور اگر سب عیب دار ہو تو لیوے ایک اوسط درجے کی اور
نہ بوک بوک لینے کو اسلیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اسلیے کہ بچے لینے کے لیے ہوتا ہے اور بعضون نے کہا اسلیے منع کیا کہ گوشت اسکا برا اور بدبودار ہوتا ہے اور نہ
جمع کیے جاوین الخ مذہب شافعی رح مین زکوٰۃ گلہ پر دینی آتی ہے اور اعتبار مالکون کا نہین ہے اور ابوحنیفہ رح کے مذہب مین اعتبار مالکون کا ہے نہ گلہ کا پس
اگر مثلاً ایک شخص کی بکریان اسّی ہونگی دو گلون مین تو امام شافعی رح کے نزدیک دو بکریان لیوینگے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک ایک اور اگر دو شخصون
کی اسّی بکریان ایک گلہ مین ہونگی تو امام شافعی رح کے نزدیک ایک ہی بکری لیوینگے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک دو لینگے پس معنی اس قول کے لا یجمع
بین متفرق الخ نزدیک شافعی رح کے یہ ہین کہ یہ نہی مالک کے لیے ہے کہ اگر مثلاً چالیس بکریان اسکی ہون اور چالیس اور کی تو ملا نہ دے واسطے کم کرنے
زکوٰۃ کے یعنی اگر دو گلے چالیس چالیس کے ہونگے تو دو بکریان آوینگی اور ملا دیگا تو ایک آویگی پس یہ نکرے اور نہ جدا کرے کہ مثلاً بیس بکریان اسکی
کسی اور کی بیس بکریون مین ملی ہون تو جدا نکرے واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کے اور نزدیک ابوحنیفہ رح کے یہ نہی ساعی کے لیے ہے یعنی زکوٰۃ لینے والے
کے لیے کہ متفرق کو جمع نکرے مثلاً دو شخصون کے پاس بکریان ہون اتنی کہ ہر ایک پاس حد نصاب سے کم ہون جب دونون ملین تو نصاب پوری
ہو مثلاً بیس بیس ہون دونون پاس تو انکو جمع نکرے زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ جدا کرے اکٹھی کو یعنے جس وقت کہ ہون مثلاً ایک شخص کے پاس اسّی
بکریان چالیس ایک جگہ اور چالیس ایک جگہ تو نہ اعتبار کرے انکو دو نصاب ہین اور نہ لیوے انمین سے دو بکریان بلکہ لیوے ایک بکری اسلیے کہ ملک
ایک کی ہے اور جو نصاب کہ ہو الخ بیان اسکا یہ ہے کہ مثلاً دو آدمی ہین دو سو بکریون مین شریک ایک کی چالیس بکریان اور دوسرے کی ایکسو ساٹھ
پس واجب ہونگی اول پر ایک بکری اور دوسرے پر بھی ایک بکری یہ نہین ہونے کا کہ واجب ہو پہلے پر دو خمس ایک بکری کا اور باقی دوسرے
پر ۱۶ خمس یعنے زکوٰۃ لینے والا تو ایک ایک بکری ہر ایک شریک سے لے لیگا پھر دو دونون رجوع کرین آپسمین ساتھ برابری کے یعنی چالیس بکریون والا
تین خمس اس بکری کے کہ دی ہے دوسرے شریک سے کہ جسکی ایک سو ساٹھ ہین پھر لے پس چالیس والے پر دو خمس پڑینگے موافق اسکے حصہ کے
اور باقی دوسرے پر موافق اسکے حصہ کے پس یہ معنی ہین تیراجعان بینہما بالسویۃ کے یہ مولانا عبدالعزیز بن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عَثَرِیًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت
ہے عبداللہ بن عمر رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ اس چیز کے کہ پانی پلایا آسمان نے اور چشمون نے یا ہو زمین تر و تازہ تو
دسوان حصہ واجب ہوتا ہے اور وہ زمین کہ پلائی گئی کوئین کے پانی سے ساتھ بیل کے یا اونٹ کے اسمین بیسوان حصہ روایت کی یہ بخاری نے
ف پانی پلایا آسمان نے یعنی جس زمین مین مینھ اور نالون اور نہرون کا پانی دیا اس سے جو کھیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسوان حصہ زکوٰۃ مین دیوے

اور عشری اس زمین کو کہتے ہیں کہ پانی دیجا دے ساتھ عاثور کے اور عاثور کہتے ہیں ایک گڑھے کو کہ کھودا جاتا ہے زمین میں بطور تالاب کے اور اسمین سے پانی پہونچتا ہے کھیتی وغیرہ میں اور بعضوں نے کہا کہ عشری کہتے ہیں اس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہے ہمیشہ بسبب قریب ہونے پانی کے ۔ع۔ ۲۸ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو زخم پہونچانا اسکا معاف ہے اور کوئیں کھودوانے میں کوئی مر جاوے اگر وہ معاف ہے اور کان کھدوانے میں اگر کوئی مرجاوے تو معاف ہے اور رکاز میں پانچوان حصہ واجب ہوتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جانور یعنی گھوڑا یا بیل وغیرہ اگر زخمی کرے کسی کو یا تلف کرے کوئی چیز یا مار ڈالے کسی کو اور نہو اسپر کوئی سوار یا ساتھ اُسکے کوئی کھینچنے والا یا ہانکنے والا اور ہو وے دن کو زخمی کرنا اور تلف کرنا اُسکا معاف ہے یعنی اُسکے مالک پر کچھ ضمان یعنی بدلہ نہیں اور اگر اسپر کوئی سوار ہو یا اُسکے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا کھینچنے والا ہو تو وہ ضمان دیگا اسلیے کہ اسمین تقصیر اسکی ہے اور اسیطرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف کرے تو بھی بدلا آویگا کہ قصور مالک کا ہے اسلیے کہ رات کو عادت ہے جانوروں کے باندھنے کی کیوں نہ باندھا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے لیکن یہ قیدیں اور حدیثوں میں اور دلیلوں سے نکالی ہیں اور کوئی اگر کسی کو مزدوری کو لگاوے کنوان کھودنے کے لیے اور وہ مزدور اسمین گر پڑے کھدوانے والے پر کچھ ضمان یعنی خون بہا نہیں آویگا اور اسیطرح اگر کنوان اپنی ملک میں کھودے یا موات میں یعنی زمین افتادہ میں کہ مالک اسکا معلوم نہیں اور اسمین کوئی آدمی یا جانور گر پڑے تو ضمان نہیں اور اگر راستہ میں کھودے یا غیر کی ملک میں بغیر اسکے اذن کے پس ضمان یعنی خون بہا اور عاقلہ کھودنے والے کے آویگا اور اسی طرح حکم اسکا ہے کہ کوئی ایک جگہ کھدوادے سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مٹی وغیرہ کے نکالنے کے لیے اور عاقلہ کہتے ہیں اُنکو کہ جو اُسکے ساتھ ایک آقا کے ہاں نوکر ہوں مثلاً سپاہی کے عاقلہ فوج کے سب سپاہی ہیں اور اگر وہ نہوں تو اُسکے قبیلہ کے لوگ عاقلہ ہیں اور رکاز سے مراد نزدیک ابو حنیفہ رح کے کان ہے اور نزدیک اہل حجاز کے دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسب تر ہیں ساتھ سیاق حدیث کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا کہ رکاز کیا ہے فرمایا سونا اور چاندی کہ پروردگار نے پیدا کیے ہیں زمین میں دن پیدایش اُسکی کے پھر جاننا چاہیے کہ کان میں سے جو چیزیں نکلتی ہیں تین قسم پر ہیں ایک یہ تو جمی ہوئیں لائق پگلنے کے اور منطبع ہونے کے یعنی جنپر سکہ وغیرہ کا نقش ہو سکے جیسے سونا چاندی اور لوہا اور مانند انکے کے اور دوسرے وہ کہ جمی ہوئی نہیں ہیں مانند پانی اور رال اور گندھک کے اور تیسرے وہ کہ منطبع نہو سکیں مانند چونہ اور ہرتال اور تمام پتھروں کے مانند یاقوت وغیرہ کے پس نہیں واجب ہے خمس مگر قسم اول میں اور اسمین گذرنا برس کا شرط نہیں اور امام شافعی رح کے نزدیک فقط سونے چاندی میں ہے اور چیزوں میں نہیں ۔ع۔ ۲۸ م

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَیْسَ فِیْ تِسْعِیْنَ وَمِائَةٍ شَیْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَیْنِ فَفِیْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ زُهَیْرٌ اَحْسِبُهٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هَاتُوْا رُبْعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَیْسَ عَلَیْكُمْ شَیْءٌ حَتّٰی تَتِمَّ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَفِیْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰی حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِی الْغَنَمِ فِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَشَاتَانِ اِلٰی مِائَتَیْنِ فَاِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِیَاهٍ اِلٰی ثَلٰثِمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلَی الثَّلٰثِمِائَةِ فَفِیْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ فَلَیْسَ عَلَیْكَ فِیْهَا شَیْءٌ وَفِی الْبَقَرِ فِیْ كُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعٌ وَفِی الْاَرْبَعِیْنَ مُسِنَّةٌ وَلَیْسَ عَلَی الْعَوَامِلِ شَیْءٌ) روایت ہے حضرت علی رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق معاف کی میں نے زکوٰۃ گھوڑوں میں سے اور غلاموں میں سے یعنی اگر تجارت کے لیے نہوں تو زکوٰۃ انمین نہیں اور گھوڑوں میں جو اختلاف ہے بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے پس دو زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم یعنی بعد اسکے کہ بقدر نصاب کے ہوں کہ دو سو درہم ہیں اور

نہین بیچ ایک سو روپے کے کچھ زکوٰۃ یعنی دوسو سے کم مین زکوٰۃ نہین پس جسوقت کہ ہون دوسو درہم پس اُنمین ہین پانچ درہم زکوٰۃ روایت کی یہ ترمذی
اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی مین حارث اعور سے کہ نقل کی حضرت علی رضہ سے کہا زہیر نے کہ راوی ہی حارث سے گمان کرتا ہون مین حارث
کو کہ کہا روایت کی حضرت علی رضہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو یعنی ہر برس چالیسوان حصہ ہر چالیس درہم مین سے ایک درہم اور نہین تمپر کچھ
یہانتک کہ پورے ہون دوسو درہم اور جسوقت کہ ہون دوسو درہم پس اُن مین ہین واجب پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دوسو پر پس اسی حساب پر ہین
زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور بکریون مین ہر چالیس بکریون مین ایک بکری ہی ایکسو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک اُنپر پس دو بکریان دوسو تک
اور جسوقت زیادہ ہو ایک دوسو پر پس تین بکریان تین سو تک پس جسوقت زیادہ ہون تین سو پر یعنی اور ہون چار سو پس ہر سو مین ایک بکری ہی پس
اگر نہون بکریان مگر انتالیس پس نہین تمپر اُنمین کچھ اور بیچ گاے کے ہر تیس مین ایک بیل برس روز کا اور چالیس مین ایک گاے دو برس کی
اور نہین کام والون مین کچھ صدقہ پس جو زیادہ ہو الخ مذہب صاحبین رح کا یہی ہی کہ جسقدر دوسو درہم سے زیادہ ہو اُسکا حساب کر کر چالیسوان حصہ
زکوٰۃ مین دے اور امام اعظم رح کے نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہون دوسو درہم سے چالیس درہم تو اُنمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور اگر چالیس تک نہ
پہونچین تو اُنمین زکوٰۃ نہین وہی سو کی زکوٰۃ دے اُنھون نے حمل کیا ہی اس حدیث کو اسپر کہ مراد زیادہ ہونے سے دوسو درہم پر زیادہ ہونا چالیس
درہمون کا ہی تا کہ تطبیق ہو جاوے سب حدیثون مین اور بیل برس روز کا الخ یعنی نر و مادہ برابر ہین چاہے بیل دے چاہے گاے جیسا کہ
آگے کی روایت مین آیا ہی جاننا چاہیے کہ گایون اور بکریون مین دینا مادہ ہی کا مقرر نہین ہی بخلاف اونٹون کے اسلیے کہ اونٹون مین مادہ
افضل ہوتی ہی نہ گایین بکری مین اور کہا ابن حجر نے کہ اگر زیادہ ہون بیل یا گایین چالیس سے تو اُنمین کچھ نہین دینا آتا یہانتک کہ ساٹھ
ہون جب ساٹھ ہونگے تو دو تبیعی یعنے برس برس روز کے بیل یا گایین دینی آوینگی پھر ہر چالیس مین ایک مُسنہ یعنی گایین یا بیل دو دو برس کے
اور ہر تیس مین ایک تبیعا دینا آویگا پس مثلاً ستر ہونگے تو ایک مُسنہ اور ایک تبیعا اور جب اسی ہون تو دو مُسنہ جب نوے ہون تین تبیعی جب سو ہون دو تبیعی اور ایک مسنہ
دے اسیطرح ہر تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مُسنہ دیا کرے انتہی یہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہون چالیس سے تو اُنمین کچھ نہین دینا آتا یہ مذہب صاحبین رح
کا ہی اور امام اعظم رح صاحب کے نزدیک جتنے زیادہ ہونگے چالیس سے حساب کر کر زکوٰۃ اُنکی بھی دیجاویگی ساٹھ تک جب ساٹھ ہونگے تو دو تبیعی
دینگے باقی بدستور مذکور پس چالیس پر ایک زیادہ ہوگی تو چالیسوان حصہ مسنہ کا دینگے یا تیسوان حصہ تبیع کا یعنی اُنکی قیمت کا چالیسوان یا تیسوان حصہ
دینگے اسی طرح اور زیادتی کو سمجھ لے روایت معتبر ہمارے مذہب کے نزدیک صاحب ہدایہ اور تابعین اُنکے کی یہی ہی اور بھینس کی زکوٰۃ ایسی ہی ہی
جیسے گایین کی اور بھیڑ دنبہ کی زکوٰۃ مانند زکوٰۃ بکری کے ہی اور نہین کام والون مین کچھ یعنی جو جانور کام مین آوین مثل بیل ہل چلانے مین
یا کنوین کے پانی نکالنے مین یا لادنے مین لگے رہین اگرچہ نصاب کو پہونچین زکوٰۃ اُنمین واجب نہین ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہی اور مذہب تینون
اماموں کا یہی ہی لیکن امام مالک رح کے نزدیک اُنمین بھی زکوٰۃ ہی ع ح (وَعَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ
اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی معاذ سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا اُنکو طرف یمن کے یعنی عامل کر کر حکم کیا اُنکو یہ کہ لیوین ہر تیس گایون مین سے ایک بیل برس روز کا یا گاے
برس روز کی اور ہر چالیس گایون مین سے ایک گاے دو برس کی یا بیل دو برس کا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے
(وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی انس رض سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنے والا زکوٰۃ لینے مین یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لے مانند منع کرنے والے زکوٰۃ کے ہی یعنی

جیسے گناہ زکوٰۃ نہ دینے مین ہی ویسا ہی گناہ زیادہ لینے مین ہی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے (وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَۃٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَۃَ اَوْسُقٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ابی سعید خدری رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین غلہ مین اور نہ کھجورین زکوٰۃ یہانتک کہ ہو پہنچے پانچ وسق کو یعنی تیس من کو روایت کی یہ نسائی نے ف بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث مین ہو چکا ہی (وَعَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ عِنْدَنَا کِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَہٗ اَنْ یَاْخُذَ الصَّدَقَۃَ مِنَ الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہی موسیٰ بن طلحہ سے کہ کہا ہمارے پاس خط ہی معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ معاذ نے کہا سوا اسکے نہین کہ حکم کیا حضرت نے اسکو یعنی مجکو یہ کہ لیوین زکوٰۃ گیہون اور جو اور انگور اور کھجورین سے یہ حدیث مرسل ہی روایت کی یہ شرح السنہ مین ف اسکے معنی یہ نہین ہین کہ نہین واجب زکوٰۃ مگر انھین چار چیزون مین بلکہ واجب ہی نزدیک شافعی رح کے اس چیز مین کہ اوگے زمین مین اور وہ قوت ہو اور ہمارے نزدیک ہر چیز مین کہ اوگے زمین مین قوت ہو یا نہو پس انھین چار چیزون کو ذکر اسلیے کیا کہ یہ چیزین وہان اکثر ہوتی تھین ۱۲ ع ح (وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ زَکٰوۃِ الْکُرُوْمِ اِنَّہَا تُخْرَصُ کَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَکٰوتُہٗ زَبِیْبًا کَمَا تُؤَدّٰی زَکٰوۃُ النَّخْلِ تَمْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہی عتاب بن اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ زکوٰۃ انگورون کے کہ تحقیق کن کیجا دین جیسے کہ کن کیجاتی ہین کھجورین پھر دیجاوے زکوٰۃ انکی درحالیکہ انگور خشک ہون جیسے کہ دیجاتی ہی زکوٰۃ کھجورون کی درحالیکہ کھجورین خشک ہون روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنی جبکہ پیدا ہووے انگور اور کھجورون مین شیرینی تو اندازہ کرے ایک شخص ماہر کہ یہ انگور یا کھجورین جب خشک ہونگی تو کسقدر رہونگی جب خشک ہون تو دسوان حصہ زکوٰۃ مین دے امام صاحب کے نزدیک جسقدر کہ ہون اور صاحبین اور شافعی رح کے نزدیک اگر حد نصاب کو یعنے پانچ وسق کو پہونچین تو دسوان حصہ دے ۱۲ ع ح (وَعَنْ سَہْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سے حدیث کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے جسوقت کہ کن کرو یعنی کھجور و انگور کا پس لو یعنی دو تہائی اور چھوڑ دو تہائی کی قدر پس اگر نہ چھوڑو تہائی پس چھوڑ دو چوتھائی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف یہ خطاب ہی زکوٰۃ لینے والون کو کہ جب معین کرو مقدار زکوٰۃ کی تو اسمین سے دو تہائی لے لو اور تہائی مالک کو چھوڑ دو از راہ احسان کے اسپر تا دے ہمسایون کو اور راہگیرون کو کھلا دے یہی قول قدیم امام شافعی رح کا ہی اور نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور مالک رح کے اور قول جدید شافعی رح کا یہ ہی کہ نہ چھوڑا جاوے زکوٰۃ مین سے کچھ اور تاویل حدیث کی انکے نزدیک یہ ہی کہ یہ یہود خیبر کے حق مین فرمایا کہ حضرت نے مساقات کی تھی انسے اسپر کہ آدھی کھجورین وہ لین اور آدھی حضرت پس حکم فرمایا اندازہ کرنے والے کو کہ چھوڑ دے تہائی یا چوتھائی از راہ احسان کے اور تقسیم کرے باقی کو آدھی حضرت کو دے اور آدھی انکو ۱۲ ع (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ رَوَاحَۃَ اِلٰی یَہُوْدَ فَیَخْرُصُ النَّخْلَ حِیْنَ یَطِیْبُ قَبْلَ اَنْ یُّؤْکَلَ مِنْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے عبداللہ بن رواحہ کو طرف یہود کے یعنی یہود خیبر کے پس کن کرتے کھجورون کا جسوقت کہ شیرینی ظاہر ہوتی انمین پہلے اس سے کہ ہون لائق کھانے کے روایت کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعَسَلِ فِیْ کُلِّ عَشَرَۃِ اَزْقٍ زِقٌّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ فِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ وَلَا یَصِحُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ہٰذَا الْبَابِ کَثِیْرُ شَیْءٍ) اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زکوٰۃ شہد کے کہ ہر دس مشکون مین ایک مشک ہی کہ روایت کی یہ ترمذی نے اور

کہا اسکی اسناد میں گفتگو ہے اور نہیں صحیح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں بہت سی روایتیں ف علما میں اختلاف ہے امام شافعیؒ کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ نہیں اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اسمیں دسواں حصہ ہے کم ہو یا زیادہ اگر عشری زمین میں ہو اور دلیل اُنکی یہ حدیث ہے ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر اور جو شہد پہاڑ میں ہو اسمیں بھی عشر ہے امام صاحب کے نزدیک ؎ (وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے زینب بی بی عبد اللہ بن مسعودؓ کی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے گروہ عورتوں کے نکالو زکوٰۃ مال کی اگرچہ اپنے زیوروں سے ہو اسلیے کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کے روایت کی یہ ترمذی نے ف دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کے کہ باعث ہے ترک زکوٰۃ کی اور تشدد دینے کی اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ زکوٰۃ زیور عورت کے امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک مطلق زیور میں زکوٰۃ ہے اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور کہا مالک اور احمد نے کہ نہیں ہے زکوٰۃ اس زیور میں کہ مباح ہے استعمال اسکا پس جسکا استعمال حرام ہے انکے نزدیک بھی ہے اور یہی قول جدید امام شافعیؒ کا ہے اور دلیل امام ابو حنیفہ رح کی یہ حدیث ہے اور اور بہت سی حدیثیں ہیں اور زیور مباح اور غیر مباح کا بیان مصرح اور کتابوں شافعی مذہب کے میں ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ أَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِّيَا زَكَاتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُن نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ دو عورتیں آئیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُنکے ہاتھوں میں دو کڑے تھے سونے کے پس فرمایا حضرت نے اُن دونوں کو کہ دیتی ہو زکوٰۃ اُنکی کہا دونوں نے کہ نہیں فرمایا اُن دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتی ہو یہ کہ پہنا دے تمکو اللہ دو کڑے آگ کے کہا اُنھوں نے کہ نہیں فرمایا پس دو زکوٰۃ اسکی یعنی سونے کی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث تحقیق روایت کی مثنیٰ بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکے اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ وہ بھی راوی اس حدیث کا ہے ضعیف کیے جاتے ہیں حدیث میں اور نہیں صحیح اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ف یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسپر کہ زکوٰۃ زیور میں واجب ہے اور بہت حدیثیں اسمیں صحت کو پہونچی ہیں چنانچہ مرقاۃ میں مذکور ہیں جو چاہے دیکھ لے ؎ (وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا تھی میں پہنتی وضح سونے کی کہ نام ایک زیور کا ہے پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا گنج ہے یہ پس فرمایا جو پہونچے اسقدر کو کہ دیجاوے زکوٰۃ اسکی یعنی حد نصاب کو پہونچے پھر زکوٰۃ دی گئی پس نہیں گنج روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد نے ف کیا گنج ہے یہ یعنی کلام اللہ میں جو وعید آیا ہے مال جمع کرنے پر اس آیت میں والذین یکنزون الذہب والفضۃ آخر آیۃ تک یہ بھی اسمیں داخل ہے پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہونچا اور زکوٰۃ دی گئی تو وہ داخل اس وعید میں نہیں کلام اللہ میں اس مال جمع کرنے پہ وعید ہے کہ بغیر زکوٰۃ کے جمع کرے ؎ (وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِيْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتے تھے ہمکو یہ کہ نکالیں ہم زکوٰۃ اس چیز کی کہ تیار کی ہو ہمنے بیچنے کے لیے یعنی سوداگری کے لیے روایت کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ

مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكٰوةُ اِلَى الْيَوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے
کہ انھون نے نقل کی بہت صحابہ رضسے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کردین واسطے بلال بن حارث مزنی کے کانین قبل کی اور قبل ہے
جانب فرع کے پس وہ کانین نہین لیجاتین اُنسے مگر زکوٰۃ ابتک روایت کی یہ ابوداؤد نے ف جاگیر دین یعنے اُنکو کانین موضع قبل کی دین تا
جو کچھ انمین سے نکالین اپنی وجہ معیشت کی کرین اور قبلیہ منسوب ہے طرف قبل کے اور قبل نام ہے ایک موضع کا نواحی فرع سے اور فرع بھی نام ایک جگہہ
کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور پس وہ کانین نہین لیجاتین اُنسے مگر زکوٰۃ کہ چالیسوان حصہ ہے یعنی نہین لیجاتی خمس جیسے کہ حکم کانون کا ہے اور یہ مذہب
امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا ہے بحسب ایک قول کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ رح کے اور شافعی رح کے بحسب ایک قول کے کانون مین خمس ہے اور تیسرا
قول امام شافعی رح سے یہ ہے کہ اگر پاوے مشقت و محنت سے تو چالیسوان حصہ دے والا خمس دے پس حنفی اسکا یہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہے اسمین
یہ کہ حضرتؐ نے اس بات کا حکم کیا پس جائز ہے یہ کہ ہو یہ حاکمون کی طرف سے از راہ اجتہاد کے اور ہم تمسک کرتے ہین ساتھ کتاب اور سنت صحیحہ اور قیاس
کے اب تفصیل اسکی مرقات مین جو چاہے دیکھ لے ** اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي
الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ
وَالْعَبِيْدُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ) روایت ہے حضرت علی رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ترکاریون مین زکوٰۃ اور نہ عاریت کے درختون مین
زکوٰۃ اور نہ پانچ وسق سے کم مین زکوٰۃ اور نہ کام کرنے والے جانورون مین زکوٰۃ اور نہ جبہہ مین زکوٰۃ کہا صقر راوی نے جبہہ گھوڑا ہے اور خچر اور غلام
روایت کی یہ دارقطنی نے ف نہین ترکاریون مین زکوٰۃ بیان اسکا ابتدا باب مین ہوچکا اور عرایا جمع ہے عریت کی عریت اُس کھجور کے درخت کو
کہتے ہین کہ عاریت دیتا ہے اسکو مالک اُسکا محتاج کو اور اسکی ملک مین کر دیتا ہے کھجورین اُسکی تمام سال کو پس اُنمین زکوٰۃ نہین اسلیے کہ وہ نکلجاتے
ہین ملک مالک سے پہلے زکوٰۃ واجب ہونے سے اور اس جملہ کے بعد جو چیزین مذکور ہین سب کا بیان اوپر ہوچکا ** (وَعَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ
جَبَلٍ اُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَاْمُرْنِيْ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ) اور روایت ہے
طاؤس سے یہ کہ معاذ بن جبل لائے گئے وقص گایون کی یعنی تا زکوٰۃ اُنکی لیوین پس کہا نہین حکم کیا مجکو اسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی چیز کا یعنے کچھ زکوٰۃ اسمین نہین فرمائی روایت کی یہ دارقطنی اور شافعیؒ نے اور کہا شافعیؒ نے کہ وقص وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو
یعنے پہلے نصاب کو یا دوسرے وغیرہ کو ف کہا طیبی نے کہ وقص ساتھ زبر قاف کے وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین حد نصاب فرض کو خواہ ابتدا خواہ
درمیان دو فریضون کے انتہی ابتدا کی یہ مثال ہے کہ گایین بیل تیس سے کم ہون پس ان مین زکوٰۃ نہین واجب اور مثال درمیان دو فریضون کے
یہ کہ مثلاً تیس گائے بیل پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اور جب تیس سے بڑھین اور چالیس تک نہ پہونچین اُنکے مابین کو بھی وقص کہتے ہین انمین کچھ زکوٰۃ
نہین جب چالیس ہون انمین زکوٰۃ واجب ہے اگر چالیس سے زیادہ ہون یہانتک کہ ساٹھ ہون تب انمین زکوٰۃ واجب ہے لیکن مابین کو بھی وقص
کہتے ہین انمین کچھ زکوٰۃ نہین اور اسیطرح ساٹھ سے بڑھین تو اُنمین زکوٰۃ نہین جب ستر ہون تو انمین زکوٰۃ ہے اسیطرح سے آگے ہر دہائی کے
بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہے درمیان دو دہائیون کے جتنی بیل گایین ہون اُنکو وقص کہتے ہین انمین زکوٰۃ معاف ہے اور مراد اسمین قسم اول ہے یعنی
تیس سے کم اسلیے کہ معاذ پاس جو لائے تھے وہی تھے واللہ اعلم اور مابین دو فریضون کے زکوٰۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق واجب نہین
اور امام صاحب کے نزدیک چالیس سے ساٹھ تک کے مابین مین ہے اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہے
اور کہا میرک نے کہ اسناد اسکی منقطع ہے اسلیے کہ طاؤس نہین ملا معاذ سے ** ومولانا بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ باب ہے بیچ بیان صدقہ فطر کے

**الفصل الاوّل** فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلَی الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمَرَ بِہَا اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کی ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹے پر اور بڑے پر درحالیکہ مسلمان ہوں اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہ کہ دیا جاوے پہلے نکلنے لوگوں کے طرف نماز کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہے نزدیک شافعی رح اور احمد رح کے اور سنت موکدہ ہے نزدیک مالک رح کے اور واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ رح کے پس اس حدیث میں جو لفظ فرض کا آیا ہے شافعی اور احمد تو اسکو ظاہر پر حمل کرتے ہیں اور مالک رح اسکے معنی یہ لیتے ہیں کہ مقرر کی اور حنفی کہتے ہیں کہ ثبوت اسکا دلیل قطعی سے نہیں ہے پس یہ فرض عملی ہے نہ اعتقادی یعنی واجب ہے نہ فرض اور امام شافعی رح کے نزدیک صدقہ فطر کا اسپر فرض ہوتا ہے کہ ایک دن کا قوت رکھتا ہو اپنا اور ان لوگوں کا کہ جنکا اسپر فرض ہے اور زائد بھی ہو اس سے بقدر صدقہ فطر کے اور امام اعظم رح صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہے یعنی سوا ے حاجت اصلی کے بقدر ساڑھے باون روپے کلدار کے اسباب وغیرہ رکھتا ہو یا سونا چاندی اسقدر رکھتا ہو اور فارغ ہو قرض سے اور واجب ہوتا ہے فطرہ وقت طلوع فجر عید کے پس جو کوئی مرجاوے پہلے فجر ہونے کے یا اسلام لاوے یا پیدا ہو بعد فجر کے نہیں واجب ہے فطرہ اسکا اور صاع میں قریب چار سیر غلہ کے آتا ہے اور غلام جو خدمت کے لیے ہو اسکی طرف سے صدقہ فطر کا دینا اسکے مالک پر واجب ہے اور جو غلام تجارت کے لیے ہو اسکی طرف سے دینا واجب نہیں اور اسی طرح جو غلام بھاگ جاوے اسکی طرف سے بھی واجب نہیں مگر بعد آ لے اسکے کے اور چھوٹے فرزند کی طرف سے اسکے باپ پر واجب ہوتا ہے اگر مال رکھتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہیں بلکہ اسکے مال میں سے دے اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکے کے ہے اور اسی طرح بڑے فرزند ہوشیار کی طرف سے باپ پر اور بیوی کی طرف سے خاوند پر واجب نہیں مگر از راہ احسان کے دیگا انکی اجازت سے تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہے لفظ عبد سے اور اسکے مابعد کے لفظوں سے پس نہیں واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ واجب ہوتا ہے اسکا بھی اور ایک حدیث بھی روایت کی ہے جو چاہے ہدایہ میں یا مرقات میں دیکھ لے اور پہلے نماز عید کے دینا صدقۃ الفطر کا مستحب ہے اور اگر اس سے پہلے دیدے اگرچہ ایک مہینہ یا زیادہ پہلے دے تو بھی درست ہے اور تاخیر سے ساقط نہیں ہو جاتا شرح ملتقی الابحر (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے ہم نکالتے صدقہ فطر کا ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع قروط سے یا ایک صاع انگور خشک سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ مراد طعام سے گیہوں ہیں اور ہمارے علما کہتے ہیں کہ مراد طعام سے غلہ ہے سوا ے گیہوں کے پس ہوگا عطف مابعد کا اسپر قبیلہ عطف خاص سے اوپر عام کے اور قروط اسکو کہتے ہیں کہ دہی کو کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اس میں سے پانی ٹپک جاتا ہے وہ مثل پنیر کے ہوتا ہے اور انگور خشک امام اعظم رح کے نزدیک مانند گیہوں کے ہے یعنی آدھی صاع دینی چاہیے اور صاحبین کے نزدیک مانند جو کے یعنی ایک صاع چاہییں اور یہی روایت کیا ہے حسن نے امام صاحب سے بھی شرح ملتقی

**الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَۃَ صَوْمِکُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذِہِ الصَّدَقَۃَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِیْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا آخر رمضان میں نکالو زکوٰۃ روزے اپنے کی یعنی فطرہ دو فرض کیا یعنی واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدھا صاع گیہوں سے اوپر ہر آزاد کے یا غلام لونڈی کے مرد ہو یا عورت یا چھوٹا ہو یا بڑا روایت کی ابوداؤد
اور نسائی نے ف امام اعظم رح بموجب اسی حدیث کے کہتے ہیں کہ گیہوں آدھے صاع دینے چاہییں ۴ع ۴ (وعنه قال فرض رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم زکوٰة الفطر طهرة للصیام من اللغو والرفث وطعمة للمساكين رواه ابوداود) اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا لازم کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کی واسطے پاک کرنے روزے کے بیہودہ بات سے اور کلام برے سے اور لازم کی واسطے کھلانے
مسکینوں کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی فطرہ اسلیے واجب کیا ہے کہ بسبب تقصیر وگناہ کے جو روزے میں خلل آجاوے اس سے
وہ خلل جاتا رہے اور لائق قبولیت کے ہو جاوے اور اسلیے واجب ہوا کہ مسکین کھا کر بے پروا ہو جاویں سوال کرنے سے اسدن اور
زیادہ کیا ہے دارقطنی نے کہ جو کوئی ادا کرے فطرہ پہلے نماز کے پس وہ صدقہ مقبولہ ہے اور جو کوئی ادا کرے اسکو بعد نماز کے پس وہ صدقہ ہے
صدقوں میں سے ۴ع ۴ الفصل الثالث فصل تیسری (عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیه وسلم بعث منادیا فی
فجاج مكة الا ان صدقة الفطر واجبة علی كل مسلم ذكر او انثی حر او عبد صغیر او كبیر مدان من قمح او سواه او صاع من طعام رواه الترمذی)
روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انہنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ڈھنڈوریا مکے کے کوچوں میں تاکہ
خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت ہو آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد گیہوں کے یا سوائے اسکے کہ انگور
خشک ہوں یا چار سیر طعام سے یعنی اور غلہ سوائے گیہوں کے روایت کی یہ ترمذی نے ف دو مد یعنی آدھا صاع اسلیے کہ ایک صاع
چار سیر کا ہوتا ہے اور مد میں قریب سیر بھر کے اناج آتا ہے پس گیہوں دو سیر دے اور آٹا اور ستو گیہوں کے بھی مثل گیہوں کے ہیں کہ دو سیر دے
۴ع ۴ (وعن عبد اللہ بن ثعلبة او ثعلبة بن عبد اللہ بن ابی صعیر عن ابیه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صاع من بر او قمح
عن كل اثنین صغیر او كبیر حر او عبد ذكر او انثی اما غنیكم فیزكیه اللہ واما فقیركم فیرد علیه اكثر مما اعطاه رواه ابوداود) اور روایت ہے
عبداللہ بیٹے ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹے عبداللہ بیٹے ابی صعیر کے سے کہ نقل کی باپ اپنے سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع بر سے یا فرمایا قمح سے یعنی گیہوں
ہر دو کی طرف سے کہ آدھا آدھا صاع ہر ایک کی طرف سے ہوا چھوٹے ہوں یا بڑے آزاد ہوں یا غلام مرد ہوں یا عورت سو اے پر غنی
تمہارا پس پاک کرتا ہے اسکو اللہ اور لیکن فقیر تمہارا پس دیتا ہے اللہ اسکو زیادہ اس چیز سے کہ دی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مشکوٰۃ کے نسخوں
میں نام راوی کا اسیطرح لکھا ہے اور صواب یہ ہے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہے اور آخیر حدیث کے معنی یہ ہیں کہ
غنی بھی فطرہ دے اور فقیر بھی غنی کا مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالی زیادہ اس سے دیگا کہ دیا ہے اور یہ بات غنی کے لیے بھی ہوتی ہے لیکن تخصیص فقیر
کی اسکی تسلی اور رغبت دلانے کے لیے ہے ۴ح ۴ باب من لا تحل له الصدقة باب ہے بیچ بیان اس شخص کے کہ نہیں حلال ہے اسکو زکوٰۃ کھانی
اور لینی ف یہ کتنے مسائل ہیں بیچ بیان اسکے کہ زکوٰۃ کسکو کھانی اور لینی درست ہے اور کسکو درست نہیں مسئلہ نہ دے زکوٰۃ آدمی اپنی اصل کو یعنی
باپ اور ماں اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسی طرح انکے اوپر کے بزرگ ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے کسی کو انہیں سے زکوٰۃ
دینی درست نہیں اور نہ دے زکوٰۃ اپنی فرع کو یعنے بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پروتا اور پروتی اور نواسا اور نواسی اور نہ انکی اولاد کو دے اور
خصم جورو کو زکوٰۃ نہ دے اور نہ جورو خصم کو دے امام اعظم رح کے نزدیک اور صاحبین رح کے نزدیک اگر جورو اپنے خصم کو زکوٰۃ دے تو درست ہے اور باقی
ناتے داروں کو زکوٰۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مستحق زکوٰۃ کے ہوں یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہوں بلکہ بہتر ہے غیروں سے اپنے کو دینا اور بہتر
ہے اس ترتیب سے دینا کہ پہلے بہن بھائی کو دے پھر بعد انکے انکی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھی کو پھر اولاد انکی کو پھر ماموں خالہ کو پھر انکی اولاد کو پھر جو ذوی الارحام

اور مغیث مذکور غلام تھا بریرہ نے بن آزاد ہونے کے نہ قبول کیا اسکو اور مغیث اسکے عشق و فراق میں روتا اور فریاد کرتا پھرتا تھا اور دوسرا حکم بریرہ کے سبب سے یہ وارد ہوا کہ ولا یعنی میراث لونڈی کی اسکے لیے ہی کہ جسنے آزاد کیا بیان اسکا یہ ہی کہ بریرہ لونڈی تھی ایک یہود کی اسکو مکاتب کر دیا تھا یعنی یہ کہ دیا تھا کہ اتنے درہم دے تو آزاد ہی جب وہ عاجز ہوئی درہموں کے دینے سے حضرت عائشہ رضہ کے پاس آئی کہ اگر کچھ دیں تو اپنے مالک کو دیکر آزاد ہو جاؤں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اپنے مالکوں سے کہہ کہ اگر وہ مجھے بیچیں تو میں لیتی ہوں پس وہ گئی اور انسے جاکر یہ کہا انھوں نے کہا کہ بیچتے ہیں بشرطیکہ ولا یعنی میراث اسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہ رضہ نے حضرت سے عرض کیا کہ یہود اسطرح کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتے ہیں ولا اسکے لیے ہی کہ آزاد کرے تو ای عائشہ رضہ خرید اور آزاد کر ولا اسکی تیرے لیے ہوگی شرط انکی باطل ہی اور تیسرا حکم آخر حدیث میں ہی حاصل اسکا یہ ہی کہ جو کوئی فقیر کو کچھ زکوٰۃ میں سے دیوے اور وہ فقیر اسکو دے کہ زکوٰۃ لینی اسکو جائز نہیں تو وہ اسکو حلال ہی اسلیے کہ وہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دے روا ہی شرح (وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تحفہ اور بدلا دیتے تھے اسپر روایت کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بلایا جاؤں میں طرف کراع کے البتہ قبول کروں میں اور اگر تحفہ بھیجا جاوے طرف میرے ایک دست البتہ قبول کروں میں روایت کی یہ بخاری نے ف کراع کہتے ہیں بکری کی پنڈلی کو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کرے بکری کے پاؤں کی کہ ایک چیز حقیر ہی تو بھی قبول کروں اور اگر دست بکری کا بھیجے بطریق تحفہ کے تو وہ بھی قبول کروں اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ حضرت نہایت تواضع اور شفقت رکھتے تھے ساتھ خلق خدا کے اور اسمیں رغبت دلائی اور قبول کرنے تحفہ کے کہ اگر کوئی ادنی چیز بھیجے تو بھی قبول کرے ۱۲ ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مسکین وہ کہ پھرتا ہی لوگوں پہ پھیرتا ہی اسکو ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجوریں ولیکن مسکین وہ ہی کہ نہیں پاتا مال کہ بے پروا کرے اسکو اور نہیں معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہی یعنی بسبب نہ ظاہر کرنے حال کے تا تصدق کیا جاوے اسپر اور نہیں اٹھتا یعنی اپنے گھر سے تا مانگے لوگوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں ہی مسکین یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہی انما الصدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین یہی نہیں ہی کہ جسکو عرف میں لوگ مسکین سمجھتے ہیں کہ جسکے در وازے پر جا کھڑا رہا ایک آدھا ٹکڑا دیکر رخصت کر دیا بلکہ مسکین کامل یہ ہی جو کہ ذکر کیا ۱۲ مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ اَصْحِبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ) روایت ہی ابی رافع رضہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو بنی مخزوم میں سے زکوٰۃ لینے کو پس کہا اسنے ابو رافع کو ساتھ ہو میرے تا کہ پہونچے تو اس زکوٰۃ میں سے پس کہا ابو رافع نے نہیں ہوتا میں ساتھ یہاں تک کہ آؤں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھوں میں انسے کہ ساتھ جاؤں یا نہ جاؤں پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سے پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہیں حلال واسطے ہمارے یعنی بنی ہاشم کے

اور تحقیق مولیٰ یعنی غلام آزاد قوم کا اُسی قوم مین سے ہی یعنی زکوٰۃ لینے کے حکم مین روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف ابو رافع غلام آزاد حضرتؐ کے تھے حضرتؐ نے انکو زکوٰۃ کے مال لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہمکو زکوٰۃ لینی نہین درست ویسے ہی تجکو بھی نہین درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے غلامون کو بھی زکوٰۃ کا مال لینا درست نہین خواہ وہ غلام انکی ملک مین ہون خواہ آزاد ہوگئے ہون ؛ ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَّلَا لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہی زکوٰۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کرنے کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ رضہ سے ف نہین حلال ہی زکوٰۃ غنی کے لیے غنی تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو وہ ہی کہ جسکو زکوٰۃ دینی فرض ہوتی ہی وہ وہ ہی کہ مالک ہو نصاب نامی کا کہ برس گذرا ہو اُسپر اور دوسرا وہ ہی کہ حرام ہوتی ہی اُسکو زکوٰۃ لینی اور واجب ہوتا ہی صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہی کہ جسکے پاس بقدر نصاب کے یعنے ساڑھے باون روپیہ کا اسباب ہو سوا حاجت اصلی کے اور تیسرا وہ ہی کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہی کہ جسکے پاس قوت ہو ایک دن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے اور نہ واسطے صاحب قوت الخ یعنے نہین حلال ہی زکوٰۃ واسطے اُسکے کہ اعضا اُسکے صحیح سالم ہون اور وہ قوی اور قادر ہو کمانے پر بقدر اسکے کہ کفایت کرے اُسکو اور عیال اُسکے کو شافعیؒ کا عمل اسی حدیث پر ہی کہ اُنکے نزدیک حلال نہین ہی زکوٰۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہی زکوٰۃ اُسکو کہ مالک نصاب مذکور کا نہو اگرچہ قوی اور قادر کسب پر ہو اسلیے کہ حضرتؐ دیتے تھے صدقہ فقرا اصحاب اپنے کو اگرچہ قوی اور تندرست ہوتے اور اخیر تک اُسپر عمل حضرتؐ کا رہا پس یہ حدیث منسوخ ہو یا مراد یہ ہی کہ نہین لائق اُسکو کہ قوت و قدرت ہو کسب پہ کہ راضی ہو ساتھ اس ذلت لینے زکوٰۃ کے ؛ ح (وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ اَنَّھُمَا اَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَھُوَ یَقْسِمُ الصَّدَقَۃَ فَسَاَلَاہُ مِنْھَا فَرَفَعَ فِیْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَہٗ فَرَاٰنَا جَلْدَیْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَیْتُکُمَا وَلَاحَظَّ فِیْھَا لِغَنِیٍّ وَّلَا لِقَوِیٍّ مُّکْتَسِبٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا خبر دی مجکو دو شخصون نے کہ تحقیق وہ دونون آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرتؐ تھے حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتے تھے مال زکوٰۃ پس مانگا ان دونون نے حضرتؐ سے صدقہ مین سے پس وہ دونون کہتے ہین کہ بلند کی حضرتؐ نے ہم مین نظر اور پست کی یعنی سر سے پانون تک ہمین دیکھا پس دیکھا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دون مین تمکو اور نہین ہی حصہ اِس صدقہ مین واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف حجۃ الوداع اس حج کو کہتے ہین کہ حضرتؐ نے کیا اور احکام بیان فرمائے اور لوگون کو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کے نزدیک پہونچے اور معنی حدیث کے بموجب مذہب شافعیؒ کے یہ ہین کہ صدقہ کھانا تمکو حرام ہی اور اگر تم حرام ہی کھایا چاہو تو دون تمکو یہ بطریق زجر و توبیخ کے فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ معنی ہین کہ نہین لائق لینا زکوٰۃ کا اُسکو کہ قوی و قادر کسب پر ہو ؛ ح (وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ اِلَّا لِخَمْسَۃٍ لِغَازٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلِعَامِلٍ عَلَیْھَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاھَا بِمَالِہٖ اَوْ لِرَجُلٍ کَانَ لَہٗ جَارٌ مِّسْکِیْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَی الْمِسْکِیْنِ فَاَھْدَی الْمِسْکِیْنُ لِلْغَنِیِّ رَوَاہُ مَالِکٌ وَّاَبُوْدَاؤدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاؤدَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَوِ ابْنِ السَّبِیْلِ) اور روایت ہی عطا بن یسار سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال زکوٰۃ غنی کو مگر واسطے پانچ شخصون کے یعنی یہ اگر غنی بھی ہوتے تو انکو لینی درست ہی ایک جہاد کرنے والے کے لیے راہ خدا مین یعنی جو کہ اسباب جہاد کا نہ رکھتا ہو دوسرے عامل زکوٰۃ کے لیے تیسرے ادا ان

بھرنے والے کے لیے چوتھے اسکے لیے کہ خرید ے چیز زکوٰۃ کی ساتھ مال اپنے کے یعنے فقیر کو کسی نے زکوٰۃ کا مال دیا تھا غنی نے خرید لیا اسکو درست ہی
پانچوان اسکے لیے کہ ہی پاس اسکے ہمسایہ غریب پس زکوٰۃ دی گئی فقیر کو پس تحفہ بھیجا فقیر نے واسطے غنی کے یعنے پس غنی کو اس صورت مین لینی درست ہی
روایت کی یہ مالک اور ابوداود نے اور بیچ ایک روایت ابوداود کے ابی سعید سے لفظ او ابن السبیل کا ہی یعنی مسافر کو بھی دینا اس روایت مین آیا ہی
ف تاوان بھرنے والے کے لیے یعنی وہ غنی ہی لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہی کہ مال اسکا کفایت نہین کرتا تو اسکو بھی زکوٰۃ لینی درست ہی اور مراد
تاوان سے یہ ہی کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسی کا تھا اُسنے آپسمین صلح کروانے کے لیے وہ قرض اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو ا بسبب
اسکے یا مطلق قرضدار مراد ہی اور غازی غنی کو زکوٰۃ دینی امام شافعی رح کے نزدیک درست ہی اور ہمارے نزدیک درست نہین اسلیے کہ اور حدیث مین
مطلق منع فرمایا ہی کہ حلال نہین صدقہ غنی کے لیے اور حدیث معاذ کی بھی مطلق ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو فرمایا کہ لے اُنکے اغنیا سے
اور اُنکے فقرا پر صرف کر دے حدیث یہ نسبت اسکے قوی ہی اور راہ رباتیون کو دینی بالاتفاق درست ہی اسلیے کہ عامل اجرت اپنے عمل کی لیتا ہی غنا اور
فقر اسمین برابر ہی اور تاوان بھرنے والے کا مال کالعدم ہی کہ اس سے زیادہ کا قرضدار ہی اور دو باقی کا حکم بھی ظاہر ہی کہ اپنے محل مین پہونچ چکے
اب مالک اُنکی ہی جسکے ہاتھ چاہین بیچین چاہین ہبہ دین ۞ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ
فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ
حَتّٰى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سے کہ کہا
آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بیعت کی مین نے اُنسے پس ذکر کی حارث نے حدیث لنبی پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا
دو مجکو زکوٰۃ مین سے پس فرمایا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ نہین راضی ہوا ساتھ حکم کسی نبی کے اور نہ ساتھ حکم کسی غیر نبی
کے یعنی علما و مجتہدین کی زکوٰۃ مین یعنی تقسیم کرنے زکوٰۃ مین کہ کسکو دینی چاہیے یہانتک کہ حکم فرمایا آپ زکوٰۃ مین پس بیان کیے زکوٰۃ کے آٹھ مصرف پس
اگر ہی تو ان آٹھ مین سے دون مین تجکو روایت کی یہ ابوداود نے ف آٹھ مصرف کا بیان یہ ہی ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوٰۃ
لینے پر چوتھے واسطے الفت دیون کے کہ ایمان سے نہ پھرین اور پانچوین گردن چھڑانے مین یعنے مکاتب وغیرہ کو اور چھٹے تاوان بھرنے والے کو
اور ساتوین اللہ کی راہ مین یعنی جہاد والون کو اور حاجیون کو اور طالب علمون کو اور آٹھوین مسافرون کو آٹھون کا ذکر اللہ تعالے نے قرآن شریف
مین فرمایا ہی اس آیت مین إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ آخر تک ۞ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری ۞ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَأَعْجَبَهُ فَسَأَلَ الَّذِي سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ
وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَائِي فَهُوَ هٰذَا فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہی
زید بن اسلم سے کہ کہا پیا عمر بن الخطاب رض نے دودھ پس اچھا لگا اُنکو وہ پھر پوچھا اُس شخص سے کہ پلایا تھا اُنکو کہان کا ہی یہ دودھ پس خبر دی اُنکو
کہ گیا تھا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اُسکا پس ناگہان وہان کتنے اونٹ تھے اونٹون زکوٰۃ کے سے اور اونٹ والے پانی پلاتے تھے اونٹون کو
پس دوہا اُنھون نے تھوڑا سا دودھ اُنکا پھر ڈال لیا مین نے اُسکو اپنی مشک مین پس یہ وہی دودھ ہی پس ڈالا حضرت عمر رض نے ہاتھ اپنا منھ اپنے
مین پھر قے کی روایت کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یہ حضرت عمر رض نے بسبب کمال تقوی اور ورع کے کیا والا اگر فقیر سبب
یا تحفہ لادے زکوٰۃ کے مال مین سے کہ کسی نے اُسکو دیا ہو تو روا ہی کھانا اُسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا حدیث بریرہ کی مین کہ
اوپر گذر چکی بیان جواز کے لیے تھا ۞ بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ باب ہی بیچ بیان اُس شخص کے کہ نہین درست

اسکو سوال کرنا اور اُس شخص کے کہ درست ہے اُسکو ف لکھا ہے علمانے کہ نہ چاہیے سوال کرنا اُسکو کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے کہ
سوال بغیر ضرورت کے حرام ہے اور جو قوت ایکدن کا یا ستر ڈھکنے کو کپڑا نہ رکھتا ہو تو حلال ہے کہ سوال کرے اور جس فقیر کو کہ قوت دن کا حاصل ہے یا قادر
ہے کسب پر اُسکو زکوٰۃ لینا حلال ہے اور حرام ہے سوال اور مسکین کہ کچھ نہ رکھتا ہو کہ قوت دن کا کرے اور قادر بھی کسب پر نہو حلال ہے اُسکو سوال کرنا اور کہا نووی
نے شرح مسلم کی بیچ کہ اتفاق رکھتے ہیں علما اسپر کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کے منع ہے اور اختلاف کیا ہے علمانے بیچ سوال کرنے اُسکے کہ قادر ہو کسب پر
صحیح تر یہ ہے کہ حرام ہے اور بعضے کہتے ہیں مکروہ ہے لیکن ساتھ تین شرطوں کے اول یہ کہ ذلیل نکرے اپنے نفس کو دوسرے الحاح یعنی مبالغہ نکرے سوال میں
اور تیسرے ایذا نہ دے اُسکو کہ جس سے مانگتا ہے اور اگر ایک شرط بھی ان تین شرطوں میں سے نہو تو حرام ہے بالاتفاق اور منقول ہے ابن مبارک سے کہ کہا
جو سائل لوجہ اللہ کہکر سوال کرے خوش نہیں آتا مجکو کہ دیا جاوے اُسکو کچھ بھی اسلیے کہ دنیا ناکارا ہے اور جب لوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کی اُس چیز کی کہ حقارت
کی اُسکی اللہ تعالےٰ نے یعنی دنیا کی پس کچھ نہ دیا جاوے اور از راہ زجر و تنبیہ کے اور اگر کہے کہ بحق خدا اور بحق محمدؐ کے دے تو واجب نہیں ہوتا دینا اُسکو
اور جو کوئی کہ لیوے جھوٹی حاجت ظاہر کرکر تو مالک نہیں ہوتا اور ایسے ہی اگر کہے کہ میں سید ہوں اور واقع میں نہ تھا اور اُسنے سید جانکر دیا مالک
نہیں ہوتا اور اگر کسی کو بسبب نیک بختی کے دے اور وہ باطن میں گناہ کرتا ہے کہ اگر دینے والا جانتا تو نہ دیتا تو بھی مالک نہیں ہوتا اور حرام ہے اُسپر
وہ اور واجب ہے پھیر دینا اُسکا مالک کو اور اسیطرح اگر کسی کو کچھ دیا جاوے بسبب بدزبانی اُسکی کے یا شر فعل جو ہے اُسکی کے تو حرام ہے اُسپر اور اگر
کوئی فقیر آوے سوال کے لیے کسی کے پاس اور چاہے کہ ہاتھ اُسکے چومے تا کچھ وہ دیوے تو مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ ہاتھ نہ دے اُسکو چومنے کے لیے اور
نہ دینا چاہیے اُس سائل کو کہ طبل یعنے نقارہ یا ڈھول دروازوں پہ بجاتا پھرے اور مطرب یعنی ڈوم سب سے بدتر ہے یہ سب مسائل مطالب المومنین میں
مذکور ہیں ۱۲ ع ح

الفَصلُ الاَوّلُ فصل پہلی (عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْئَالُهٗ
فِیْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰی تَاْتِیَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ یَا قَبِیْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ
حَتّٰی یُصِیْبَهَا ثُمَّ یُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ وَرَجُلٍ
اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰی یَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجٰی مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ
سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ یَا قَبِیْصَةُ سُحْتٌ یَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہے قبیصہ بن مخارق سے کہ کہا ضامن ہوا
میں ایک دین کا کہ بسبب دیت کے تھا پس آیا میں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ سوال کرتا تھا میں انسے ادا کے
دین کے لیے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ ٹھہر رہ یہانتک کہ آوے ہمارے پاس زکوٰۃ پس حکم کرینگے ہم واسطے تیرے ساتھ اُس زکوٰۃ کے پھر فرمایا
اے قبیصہ تحقیق سوال نہیں درست مگر واسطے ایک کے تین میں سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہے اُسکے لیے سوال یعنی بشرطیکہ
مبالغہ نکرے مانگنے میں یہانتک کہ پہونچے اُس ضمانت کو یعنے پہونچے اتنے مال کو کہ ادا کرے اُس سے مال ضمانت کا پھر بند رہے سوال کرنے
سے اور دوسرا شخص وہ ہے کہ پہونچے اُسکو آفت یعنی مثل قحط وغیرہ کے کہ ہلاک کردیا مال اُسکا پس درست ہے اُسکو سوال یہانتک کہ پہونچے اسقدر کو
کہ حاجت روائی ہو گذران سے یعنے بقدر قوت و لباس کے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اُسکے زندگانی میں اور تیسرا
شخص وہ ہے یعنے غنی کو کہ پہونچے اُسکو حاجت سخت یعنی ایسی حاجت کہ مشہور ہوئی قوم میں یہانتک کہ کھڑے ہوں تین شخص صاحب عقل کے قوم
اُسکی سے کہنے والے ہوں کہ پہونچی فلانے کو حاجت سخت پس درست ہے اُسکو سوال یہانتک کہ پہونچے اسقدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی
کو اور حاجت روائی ہو بسبب اُسکے زندگی میں پس جو کچھ کہ سوا ان تین صورتوں کے ہے سوال سے اے قبیصہ حرام ہے کھاتا ہے صاحب اُسکا حرام روایت کی یہ مسلم نے ف حمالہ

اُس مال کو کہتے ہین کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کے دینا آتا تھا اُسنے اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہوگیا واسطے اصلاح آپس کے یعنی جماعت آپسمین لڑتے
تھے اور خون ریزی کرتے تھے ایک شخص درمیان مین آیا اور صلح کروائی اور دیتین کہ اُنپر لازم آئی تھین اپنے پر لین یعنی ضامن ہوا اور بسبب اُسکے
قرضدار ہوا اور اخیر حدیث مین جو تین شخصون کی گواہی کا ذکر کیا مراد اُس سے مبالغہ ہے بیچ ثبوت حاجت کا اور منع کرنے کے سوال کرنے سے
اور سہل جاننے سے سوال کو ۱۲ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا
فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مانگے لوگون سے مال اُنکے یعنی
کچھ مال مین سے بہتایت کے لیے پس سوا اسکے نہین کہ مانگتا ہے انگارا آگ کا پس چاہیے کہ کم مانگے یا بہت مانگے روایت کی یہ مسلم نے ف
بہتایت کے لیے یعنے تا مال زیادہ ہونے واسطے رفع فقر وحاجت کے اور انگارا آگ کا یعنی آگ دوزخ کی مراد یہ ہے کہ اس مال کے سببسے دوزخ کی
آگ مین عذاب دیا جاویگا اور کم مانگے یا بہت مانگے یہ تنبیہا فرمایا یعنے سوال کرنا بہرحال ضرر رکھتا ہے کم ہو یا بہت ۱۲ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت
ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے آدمی مانگتا لوگون سے یہانتک کہ آویگا دن قیامت کے اس
حالت مین کہ نہ ہوگی اُسکے منہ پر بوٹی گوشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قیامت کو آویگا ذلیل و بے آبرو یا حقیقۃً یہی حال ہوگا
کہ اصلا اُسکے منہ پر گوشت نہوگا از راہ سزا سوال کے اور فضیحت کرینگے لوگ کہ یہ مانگتا تھا دنیا مین اسکی سزا یہ ملی ہے ۱۲ع (وَعَنْ مُعَاوِيَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْاَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْاَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ
لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے معاویہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کرو مانگنے مین پس قسم ہے اللہ کی نہین
مانگتا مجھسے کوئی تم مین سے کچھ پس نکالے واسطے اُسکے سوال کرنا اسکا مجھسے کچھ اس حال مین کہ مین اس چیز کے دینے کو مکروہ جانتا ہون پھر برکت
دیجاوے واسطے اُسکے بیچ اُس چیز کے دی ہے مین نے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی نہین جمع ہوتا دینا میرا ناخوش ہوکر ساتھ برکت کے یعنی
جسکو دیتا ہون ناخوش ہوکر اس مال مین برکت نہین ہوتی ہے ۱۲ع (وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّاْخُذَ
اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت
ہے زبیر بن عوامؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہ کہ لیوے ایک تمھارا رسّی اپنی پھر لاوے ایک گٹھی لکڑیون کی اپنی پیٹھ
پر پس بیچے اُسکو پس رکھے اللہ بسبب اُسکے آبرو اُسکی کہ مانگنے سے جاتی تھی بہتر ہے لئے اسکے اس سے کہ مانگے لوگون سے دین اُسکو یا نہ دین
نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ
هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا
خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت
ہے حکیم بن حزام سے کہا مانگا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ پس دیا مجھکو پھر مانگا پس دیا مجھکو پھر فرمایا مجھکو اے حکیم تحقیق یہ
مال سبز ہے شیرین یعنی خوشنما نظر مین اور لذیذ دلون مین ہوتا ہے پس جو کوئی لے اسکو ساتھ بے پروائی نفس کے یعنی بغیر سوال کے اور بغیر حرص و طمع
کے برکت کیجاتی ہے اسکے لیے اسمین اور جو کوئی لے اُسکو ساتھ طمع نفس کے نہین برکت کیجاتی واسطے اُسکے اُسمین اور ہوتا ہے مانند اس شخص کے کہ کھاتا
ہے اور نہین پیٹ بھرتا یعنے بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہ حال ہوتا ہے اور ہاتھ اونچا یعنے دینے والا بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنے جو کہ مانگے کچھ کھا

حکیم نے پس کہا مین نے یارسول اللہ قسم ہی اُس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہین ناقص کرونگا مین مال کسی کا کچھ یعنی کسی سے کچھ مانگنے کا نہین بعد اِس سوال کرنے کے آپ سے یہانتک کہ جدا ہون مین دنیا سے یعنے مرون مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَذْکُرُ الصَّدَقَۃَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَۃِ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَالْیَدُ الْعُلْیَا ھِیَ الْمُنْفِقَۃُ وَالسُّفْلٰی ھِیَ السَّائِلَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسوقت کہ وہ منبر پر تھے اور وہ ذکر کرتے تھے صدقہ کا اور بچنے کا سوال سے ہاتھ اونچا بہتر ہی ہاتھ نیچے سے اور اونچا ہاتھ وہ ہی خرچ کرنے والا اور نیچا ہاتھ وہ ہی مانگنے والا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاھُمْ ثُمَّ سَاَلُوْہُ فَاَعْطَاھُمْ حَتّٰی نَفِدَ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا یَکُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَہٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِہِ اللّٰہُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً ھُوَ خَیْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا تحقیق کتنے آدمیون نے انصار مین سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ پس دیا اُنکو پھر مانگا اُنھون نے اُنسے پس دیا اُنکو یہانتک کہ ہو چکا جو کچھ کہ تھا حضرت کے پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میرے پاس مال سے پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا مین اُسکو تم سے اور جو شخص بچے سوال کرنے سے بچاتا ہی اُسکو خدا یعنی ممنوع چیزون سے اور محتاج نہین کرتا لوگون کا یعنے جو کوئی قناعت کرتا ہی ادنیٰ قوت پر اور ترک کرتا ہی مانگنا آسان کردیتا ہی اللہ تعالیٰ اُسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہی بے پروائی بے پروا کرتا ہی اُسکو اللہ یعنے جو بے پروا ہوتا ہی لوگون کے اموال سے اور بچتا ہی سوال سے اللہ تعالیٰ اُسکا دل غنی کردیتا ہی اور جو صبر چاہے صبر دیتا ہی اُسکو اللہ تعالیٰ یعنی جو طلب کرتا ہی توفیق صبر کی اللہ تعالیٰ سے اسپر اللہ تعالیٰ صبر آسان کردیتا ہی اور نہین دیا گیا کوئی بخشش کہ وہ بہتر ہی ہو اور فراخ تر ہو صبر سے یعنی صبر اللہ تعالیٰ کی سب عطاؤن مین بہتر عطا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْنِیْ الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِہٖ اَفْقَرَ اِلَیْہِ مِنِّیْ فَقَالَ خُذْہُ فَتَمَوَّلْہُ وَتَصَدَّقْ بِہٖ فَمَا جَاءَکَ مِنْ ھٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْہُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْہُ نَفْسَکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عمر بن خطاب رض سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے مجکو دنیا یعنی اجرت اُنکے عمل کی کہ عامل ہوے تھے زکوٰۃ کے پس کہتا مین دیجیے یہ زیادہ محتاج کو مجسے پس فرماتے کہ لے اُسکو پھر داخل کر اُسکو اپنے مال مین یعنی اگر احتیاج ہو تجھے اور یا تصدق دے اُسکو یعنے اگر ہو زائد حاجت ضروری تیری سے پس جو چیز کہ آوے تیرے پاس مال سے اور تو نہ طمع کرنے والا ہووے نہ مانگنے والا ہو پس لے اُسکو اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنے بغیر طمع اور سوال کے نہ ملتی ہو پس نہ پیچھے لگا اُسکے نفس اپنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے نہ مشقت اُٹھا اُسکی طلب مین اور نہ منتظر اُسکا رہ جیسا کہ لوگون مین مشہور ہی لَا رَدَّ وَلَا کَدَّ اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکو آیا اس مال مین سے کچھ بغیر سوال و طمع کے پھیر پھیر دیا اُسکو پس گویا کہ پھیرا وہ اللہ کو اور منقول ہی کہ امام احمد رح نے لیا کچھ بازار سے پس اُٹھایا اُسکو نان جال نے پس جبکہ آئے گھر مین اور رکھی تھی روٹی کھلی ہوئی ٹھنڈی ہونے کے لیے حکم کیا آپنے لڑکے کو یہ کہ دیوے ایک روٹی نان کو پس وہ دینے لگا روٹی نان کو پس انکار کیا اُنھون نے اور نہ لی پس جب باہر نکلے نان گھر کے حکم کیا امام رح نے لڑکے کو کہ جا اُنکے پاس اور دے روٹی پس اُنھنے بیدرد ہی تولے لی پس تعجب کیا لڑکے نے کہ پہلے کیون انکار کیا تھا اور پھر کیون لے لی پس پوچھا امام رح سے سبب اُسکا کہا کہ جب وہ داخل ہوا تھا اور دیکھی عیش کی چیز آئی اُسکو طمع مقتضاے طبیعت بشری کے پس نہ لی اسلیے اور جب نکلا اور آئی اُسکو روٹی بغیر طمع کے لے لی

## الفصل الثانی فصل دوسری

(عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَسَائِلُ کُدُوْحٌ یَّکْدَحُ بِھَا الرَّجُلُ وَجْھَہٗ فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰی عَلٰی وَجْھِہٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَکَہٗ اِلَّا اَنْ یَّسْاَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ فِیْ اَمْرٍ لَّا یَجِدُ مِنْہُ بُدًّا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہی کہ زخمی کرتا ہی بسبب اُسکے آدمی مُنھ اپنے کو یعنی بسبب سوال کے آبرو ریزی اپنی کرتا ہی کہ وہ مانند زخمی کرنے
مُنھ کے ہی پس جو شخص چاہے باقی رکھنا باقی رکھے اپنے مُنھ پر یعنے آبرو بسبب حیا کرنے کے سوال سے اور ترک کرنے کے سوال کو اور جو شخص چاہے
نہ باقی رکھنا نہ باقی رکھے آبرو یعنی بسبب سوال کرنے کے یہ تہدید ہی سوال کرنے پر کہ سوال کرنا نہ چاہیے مگر یہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا سوال کرے اس امر
مین کہ ضرور ہی اُسکو روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف حاکم سے اور بادشاہ سے کہ اُسکے تصرف مین بیت المال ہو پس مانگے
اس سے حق اپنا دیویگا وہ اگر ہوگا یہ سخت اور کہا طیبی نے کہ اختلاف کیا ہی بیچ عطاے سلطانی کے اور صحیح یہ ہی کہ اگر غالب ہو بیت المال مین مال
حرام تو حرام ہی سوال اس سے اور لینا اس سے والا حلال ہی اور ضرور ہی اسکو یعنے ایسا امر درپیش آیا کہ بغیر سوال کے چھٹکارا نہین ہو سکتا تو
بھی سوال کرنا جائز ہی جیسے کہ کسی کا ضامن ہوا ہو یا آفت آئی کھیتی وغیرہ پر یا فاقہ پہونچا بلکہ واجب ہوتا ہی سوال حالت اضطرار مین خواہ کپڑے
کی طرف مضطر ہو کر ستر ڈھکنے کو کپڑا نہو خواہ بھوک کی طرف سے مضطر ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہی بغیر کھائے اور کہا غزالی رحمہ نے کہ اسی طرح واجب
ہوتا ہی سوال اُسپر کہ استطاعت حج کی رکھتا تھا اور نہ گیا یہانتک کہ مفلس ہو گیا پس اُسکو چاہیے کہ لوگون سے خرچ راہ مانگ کر جاوے حج
(۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَہٗ مَا یُغْنِیْہِ جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَسْئَلَتُہٗ فِیْ وَجْہِہٖ خُمُوْشٌ
اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ كُدُوْحٌ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یُغْنِیْہِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْھَمًا اَوْ قِیْمَتُھَا مِنَ الذَّھَبِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَ
الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے لوگون سے اور واسطے اُسکے ہووے
چیز کہ غنی کرے اُسکو آویگا دن قیامت کے اور سوال اُسکا اوپر مُنھ اُسکے کے خموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا کہا گیا ای رسول خدا کے
کیا چیز غنی کرتی ہی اُسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت اُنکی سونے سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف
خموش جمع خمش کی ہی اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی کہا بعضے عالمون نے کہ یہ الفاظ قریب المعانی ہین کہ حاصل ان سب کے
معنون کا زخم ہی اور لفظ او شک راوی کا ہی کہ راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نے یہ لفظ فرمایا یا یہ اور بعضون نے کہا کہ متباین ہین معنون مین یعنی
ہر ایک کے معنی جدا جدا ہین خدش کے معنی ہین پوست چھیلنا ساتھ لکڑی کے اور خمش پوست چھیلنا ساتھ ناخونون کے اور کدح پوست چھیلنا دانتون سے
اشارہ ہی اوپر تفاوت احوال سائلین کے کہ اگر کم سوال کریگا ہلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر اوسط کے درجہ کا سوال کریگا زخم بھی
اوسط کے درجہ کا ہوگا انتہی (۶ عَنْ سَھْلِ بْنِ الْحَنْظَلِیَّۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَہٗ مَا یُغْنِیْہِ فَاِنَّمَا یَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ
قَالَ النُّفَیْلِیُّ وَھُوَ اَحَدُ رُوَاتِہٖ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ وَمَا الْغِنَی الَّذِیْ لَا یَنْبَغِیْ مَعَہُ الْمَسْئَلَۃُ قَالَ قَدْرُ مَا یُغَدِّیْہِ وَیُعَشِّیْہِ وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَنْ یَّكُوْنَ لَہٗ شِبْعُ
یَوْمٍ اَوْ لَیْلَۃٍ وَیَوْمٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اور اُسکے پاس
اسقدر ہو کہ غنی کرے اُسکو سوا اسکے نہین کہ طلب کرتا ہی بہت آگ یعنی جو کوئی جمع کرے مال مانگ کر بغیر ضرورت کے پس گویا کہ جمع کرتا ہی اپنے لیے
آگ دوزخ کی کہا نفیلی نے کہ ایک ہی راویون اس حدیث کے سے بیچ اور جگہ کے یعنے اور روایت مین کہ پوچھا گیا حضرتؐ سے اور کیا ہی حد غنا کہ نہ چاہیے
ساتھ اُسکے مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اس چیز کے کہ کرے اُسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی نے بیچ اور جگہ کے یعنی جواب حضرتؐ
کا اسطرح روایت کیا ہی کہ ہووے واسطے اُسکے بقدر پیٹ بھرائی دن کے یا رات و دن کے یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلا لفظ فرمایا یا یہ روایت
کی یہ ابوداؤد نے ف نفیلی اُستاد ہین ابوداؤد کے اور بکرے اُسکو قوت صبح و شام کا یعنے جسکے پاس قوت ایک روز و شب کا ہو وہ غنی ہی اُسکو
سوال کرنا حرام ہی اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن مسعودؓ کی کہ گذری دلالت کرتی ہی اسپر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہی یہ ہی کہ مالک پچاس

درہم کا ہو یا قیمت اسکی کا اور حدیث آیندہ مین عطا سے کہ مالک ہو ایک اوقیہ کا کہ چالیس درہم کی ہوتی ہی اور اس حدیث مین ہی کہ صبح و شام کا قوت رکھتا
ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نے پہلی حدیث پر عمل کیا ہی اور بعضون نے تیسری پر اور امام ابو حنیفہ رح نے دوسری پر کہ جسکے پاس ایکروز کا کھانا ہو
وہ غنی ہی اسکو حرام ہی سوال کرنا انکے نزدیک یہ حدیث ناسخ ہی اور حدیثون کی واللہ اعلم ۔ع ۔ح (وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی عطا
بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد مین سے تھا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے تم مین سے اور واسطے اسکے
ہون چالیس درم یا برابر چالیس درم کے یعنی سونا وغیرہ اس قیمت کا ہو پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کے نقل کی یہ مالک اور ابو داود اور نسائی نے
ف بطریق الحاح کے یعنی زیادتی کے بغیر اضطرار کے کہ برا اور ممنوع ہی چنانچہ قرآن شریف مین فقرا کی مدح مین فرمایا ہی لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا
یعنی نہین مانگتے لوگون سے بطریق الحاح کے ۔ع (وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ
وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ
فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی حبشی بن جنادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا
نہین حلال واسطے غنی کے یعنی جسکے پاس قوت ایک دن کا ہو اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست اعضا کے ولیکن حلال ہی واسطے فقیر کے
کہ زمین مین ڈالا یعنی فقر نے اسکو یا حلال ہی واسطے قرضدار کے کہ بھاری قرض رکھتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگون سے تا کہ بڑھاوے سبب مانگنے
کے مال اپنا ہوگا سوال زخم منھ اسکے پر دن قیامت کے اور گرم پتھر کھاویگا اسکو دوزخ مین پس جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے
زیادہ کرے نقل کی یہ ترمذی نے ف زمین مین ڈالا یہ کنایہ ہی نہایت محتاجگی سے کہ محتاج ہی کہ محتاجگی نے خاک مین ڈال رکھا ہی اور اٹھ
نہین سکتا اور اخیر حدیث مین امر تنبیہ و تہدید کے لیے ہی جیسے اس آیت مین فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا یعنی
جو چاہے مومن ہووے اور جو چاہے کافر ہووے ہمنے طیار کی ہی کافرون کے لیے آگ ۔ع (وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ فَقَالَ بَلَى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِي بِهِمَا فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا
بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ فَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَاهُ
بِهِ فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودًا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيعُ
فَجَاءَهُ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجِيءَ الْمَسْأَلَةُ
نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلٰثَةٍ لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ أَوْ لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ
إِلَى قَوْلِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ) اور روایت ہی انس رض سے یہ کہ ایک شخص آیا انصار مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگتا تھا کچھ پس فرمایا حضرت
نے کیا نہین تیرے گھر مین کچھ کہا ہان ایک کملی ہی موٹی اوڑھتا ہون مین کچھ اسمین سے اور بچھاتا ہون مین کچھ اسمین سے اور ایک پیالہ ہی پیتا
ہون مین اسمین پانی فرمایا لے آ ان دونون کو پس لایا وہ حضرت کے پاس ان دونون کو پس لیا ان دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے ہاتھ مین اور فرمایا کون خریدتا ہی ان دونون کو کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون ان دونون کو ایک درم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہی
درہم سے دو بار فرمایا یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون انکو دو درہمون کو پس دیے وہ دونون اس شخص کو پس لین حضرت نے دونون

پڑے ہیں پھر دین دونون انصاری کو اور فرمایا خرید یہ ساتھ ایک کے انہین سے طعام یعنی غلہ اور ڈال اُسکو طرف اہل اپنی کے اور خرید کر ساتھ دوسرے کے کلہاڑی پھر لے آ اُسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرت کے پاس کلہاڑی پس مضبوط ٹھونکدی اُسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیون کو اور بیچ اور نہ دیکھون مین تجکو پندرہ دن تک یعنی یہان نہ رہ بلکہ اس کام مین مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا تھا لکڑیان بیچتا تھا پھر آیا حضرت کے پاس اس حال مین کہ پہونچا تھا دس درہم کو پس خرید اساتھ بعض کے اُنمین کے کپڑا اور ساتھ بعض کے اُنمین سے غلہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہتر ہی تیرے لیے اس سے کہ آوے اور ہووے سوال کرنا نشان برا بیچ منہ تیرے کے دن قیامت کے تحقیق مانگنا نہین لائق مگر واسطے تین شخصون کے واسطے صاحب احتیاج کے کہ زمین مین ڈال رکھا ہو یا واسطے قرضدار کے کہ قرض بھاری اور فضیحت کرنے والا رکھتا ہو یا واسطے صاحب خون کے کہ دردپہونچاوے یعنی دیت دینی آوے بدلے خون کے کہ آپ کیا تھا یا غیر نے کیا تھا اور اُسکی دیت کا یہ ضامن ہوا اور بمقدور اُسکے ادا کرنے کا نہین رکھتا تو سوال کر کر ادا کرے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی ابن ماجہ نے قوم یوم القیمۃ تک (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْہُ فَاقَۃٌ فَاَنْزَلَہَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُہٗ وَمَنْ اَنْزَلَہَا بِاللّٰہِ اَوْشَکَ اللّٰہُ لَہٗ بِالْغِنٰی اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْ غِنًی اٰجِلٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پہونچا فاقہ یعنی حاجت سخت پھر ظاہر کیا اُسکو لوگون پر یعنے بطریق شکایت کے اور چاہی حاجت روائی اُنسے نہین روا کیجاویگی حاجت اُسکی اور جسنے عرض کیا اُسکو اللہ سے جلدی پہونچاویگا اللہ اُسکو فائدہ اور کفایت کو یا بسبب مرجلدی کے یا دولتمندی دیر کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف لفظ عاجل بیچ جملہ غنی عاجل کے عین سے ہی اکثر نسخون مصابیح کے مین جامع الاصول مین یعنے جلدی فائدہ کو پہونچاویگا بسبب دولتمندی جلدی کے لینی جلدی مالدار کردیگا اور سنن ابوداؤد اور ترمذی مین غنی آجل ہی ہمزہ سے اور یہ صحیح تر ہی چنانچہ صاحب ترجمہ نے معنی اسکے لکھے ہین اور یہ حدیث شاید کہ نکالی گئی ہو اس آیت سے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ یعنی جو کوئی ڈرتا ہی اللہ تعالی سے کردیتا ہی اللہ اُسکے لیے جگہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہی اُسکو ایسی جگہ سے کہ گمان نہین رکھتا ہی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہی اُسکو ۔ ع

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِیِّ اَنَّ الْفِرَاسِیَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وَاِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ) روایت ہی ابن فراسی سے کہ تحقیق فراسی نے کہا کہ کہا مین نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا مانگون مین یا رسول اللہ یعنی لوگون سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگ یعنی کچھ اور توکل کر اللہ پر ہر حال مین اور اگر ہو تو ضرور مانگنے والا یعنی اگر بسبب کسی حاجت ضروری کے احتیاج مانگنے ہی کی پڑے تو پس مانگ نیک بختون سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف اسلیے کہ حلال مال ہوتا ہی اُنکے پاس اور بُردبار اور مہربان ہوتے ہین خلق پر اور پردہ دری نہین کرتے چنانچہ اسلیے فقرا بغداد کے مانگتے تھے امام احمد بن حنبلؒ سے کہ وہ اسطرح کا تقوی رکھتے تھے کہ ایکبار اُنکے گھر کے لوگون کو احتیاج خمیر کی پڑی اُنکی بیٹی کے گھر سے مانگ لیا اور وہ تھے قاضی اور حال اُنکے صلاح وتقوی کا بھی یہ تھا کہ گھر کے دروازے کے پاس سوتے تھے تاکوئی حاجت والا نہ پھر جاوے پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو کشف سے معلوم ہوا کہ اسمین شبہہ ہی پس گھر والون سے پوچھا اُنھون نے حال بیان کیا پس نہ کھایا اور گھر والون نے بھی اُنکے اتباع سے نہ کھایا اور پوچھا کہ فقیرون کو دے دین کہا ہان ولیکن بشرط ظاہر کرنے عیب اُسکی کے پس نہ لیا فقرا نے پھر ڈال دیا اُنھون نے دریا مین بغیر حکم اُنکے کے ۔ ع (وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِیْ عُمَرُ

عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِي عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ) اور روایت ہے ابن ساعدی سے کہ کہا عامل کیا مجکو حضرت عمر رض نے زکوۃ لینے پر پس جبکہ فارغ ہوا مین اُس سے اور پہونچا دی مین نے زکوۃ طرف حضرت عمر رض کے حکم کیا واسطے میرے ساتھ مزدوری زکوۃ کے پس کہا مین نے نہین کیا مین نے عمل مگر اللہ کے لیے اور ثواب میرا اللہ پر ہے فرمایا لے تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا مین نے زمانہ رسول خدا صلعم کے مین پس دی مجکو مزدوری یعنی ارادہ کیا دینے کا پس کہا مین نے مانند کہنے تیرے کے پس فرمایا مجکو رسول خدا صلعم نے جبوقت کہ دیا جاوے تو کچھ بدون مانگنے کے پس کھا اور تصدق دے یعنی جو کچھ کہ بچے تیری حاجت سے روایت کی یہ ابوداود نے ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے لینا عوض کا بیت المال سے اوپر عمل عام کے اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور احتساب اور تدریس کے بلکہ واجب ہے امام پر کہ خبر گیران ہوئیگا اور جو کہ انکے حکم مین ہین بیت المال سے اور ظاہر اس حدیث سے اور اس سے کہ پہلے گذری ہے اسیطرح کے مضمون کی معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی کسی کو کچھ دے بغیر سوال کے اور بغیر طمع کرنے اسکی کے تو واجب ہے قبول کرنا اسکا مذہب امام احمد وغیرہ کا بھی ہے اور جمہور نے حمل کیا ہے اس امر کو استحباب پر یا اباحت پر واللہ اعلم ۶ع (وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّاسَ فَقَالَ أَفِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَخَفَقَهُ بِالدِّرَّةِ رَوَاهُ رَزِينٌ) اور روایت ہے حضرت علی رض سے یہ کہ انھون نے سنا دن عرفہ کے ایک شخص کو کہ مانگتا ہے لوگون سے پس کہا حضرت علی رض نے کیا اس دن مین اور اس مکان مین مانگتا ہے تو غیر خدا سے پس مارا اسکو ساتھ دُرے کے نقل کی یہ رزین نے ف اس دن مین کہ دن قبولیت دعا کا ہے اور اس مکان عرفات مین کہ بابرکت ہے سواے اللہ تعالے کے اور سے مانگتا ہے اور اسی طرح مسجد مین بھی سوال نکرنا چاہیے ۹ع (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعْلَمُنَّ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَأَنَّ الْإِيَاسَ غِنًى وَأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا يَئِسَ عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنَى عَنْهُ رَوَاهُ رَزِينٌ) اور روایت ہے عمر رض سے کہ کہا جانو تم اے آدمیون تحقیق طمع محتاجگی ہے اور تحقیق نا امید ہونا یعنی آدمیون سے تونگری اور بے پروائی ہے اور تحقیق آدمی جب نا امید ہوتا ہے ایک چیز سے بے پروا ہوتا ہے اس سے نقل کی یہ رزین نے ف طمع محتاجگی ہے یعنی محتاجگی موجود ہے یا باعث ہے محتاجگی کی اور نا امید ہونا تونگری ہے کہا سید ابو الحسن شاذلی نے جبکہ طلب کیا گیا اُنسے علم کیمیا کا کہ وہ دو کلمون مین ہے ڈال خلق کو نظر اپنی سے یعنے کسی سے امید نہ رکھ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہ کہ دے تجکو غیر اسکے کہ قسمت مین کیا ہے تیری اور معنی طمع کے ہین لطف رکھنا ایک مال پر کہ شک ہو اسکے پہونچنے مین یعنی کسی پر خیال ہو کہ دیکھیے دیتا ہے یا نہین دیتا اور اگر کسی پر ایک حق لازم ہو یا بحکم محبت وکرم کے یقین ہو اسکے دینے کا وہ طمع نہین ۶ع (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَأَتَكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہے ثوبان رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عہد کرے ساتھ میرے یہ کہ نہ مانگے آدمیون سے کچھ پس ضامن ہوتا ہون مین اسکے لیے جنت کا پس کہا ثوبان نے کہ مین عہد کرتا ہون کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تھا ثوبان کہ نہ مانگتا تھا کسی سے کچھ یعنی اگرچہ تنگی ہوتی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف ضامن ہون مین بہشت کا کہ اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اسمین اشارہ ہے طرف بشارت خاتمہ بخیر ہونے نہ مانگنے والے کے اور استثنا سمجھا گیا ہے اس سے جبکہ خوف ہو موت کا اسلیے کہ ضرورت مباح کردیتی ہے ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگے گا یہانتک کہ مر جاویگا تو ہوویگا گنہگار ۹ع (وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتَّى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حال یہ کہ وہ طلب شرط کی کرتے تھے مجھپر کہ نہ مانگ لوگون سے کچھ کہا مین نے کہ ہان یعنی مقرر کی مین نے آپ نے اسپر فرمایا حضرت نے اور نہ مانگ کسی

کوڑا اپنا اگر گر پڑے تجھسے یہاں تک کہ اترے تو طرف اسکے پس لے تو اسکو نقل کی یہ احمد نے ف یہ کمال مبالغہ ہے سوال کے ترک میں کہ واقع میں
یہ مانگنا نہیں ہے اسلیے کہ اپنی گری ہوئی چیز مانگنا ہے لیکن ازبسکہ نام مانگنے کا آیا مبالغۃً اسکو بھی منع فرمایا **باب الانفاق وکراہیۃ الامساک**
باب ہے بیچ بیان فضیلت خرچ کرنے مال کے اور کراہیت بخل کے **الفصل الاول** فصل پہلی (عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لو کان لی مثل احد ذہبا لسرنی ان لا یمر علی ثلث لیال وعندی منہ شیء الا شیء ارصدہ لدین رواہ البخاری) روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے سونا البتہ خوش کرتا مجھکو یہ کہ نگذریں مجھ پر
تین راتیں اور ہووے پاس میرے اسمیں سے کچھ مگر وہ چیز کہ رکھوں میں ادائے دین کے لیے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی اگر کوہ احد کے
برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجھکو کہ تین رات کے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھ اسمیں سے نہ رکھتا مگر کچھ ادائے دین کے لیے رکھ لیتا
اسلیے کہ ادائے دین مقدم ہے صدقہ پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہیں اور عمارتیں بناتے ہیں اور انپر حقوق لوگوں کے چڑھے ہوتے ہیں انکی
طرف التفات بھی نہیں کرتے اور اسمیں بیان حضرت کے نہایت سخاوت کا ہے اور ترغیب ہے امت کو اسپر ۱۲ منہ (وعنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدہما اللہم اعط منفقا خلفا ویقول الاخر اللہم اعط ممسکا تلفا
متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی دن کہ صبح کرتے ہیں بندے اسمیں مگر
کہ دو فرشتے اترتے ہیں پس کہتا ہے ایک انکا یا الٰہی دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنی جو کہ مال جاوے سے خرچ کرتا ہے اسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا
میں مال دے یا آخرت میں ثواب اور کہتا ہے دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہے بلے محل خرچتا ہے اسکا مال تلف ہو نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے (وعن اسماء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک ولا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی
ما استطعت متفق علیہ) اور روایت ہے اسماء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچ کر یعنی جس خرچنے سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر
کہ کتنا دوں اور کیا دوں پس شمار کریگا اللہ تعالی تجھپر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنے برکت کے اور کر دیگا اسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محا
لیگا تجھسے اسپر آخرت میں اور نہ روک رکھ فقیر سے مال کہ حاجت سے زیادہ ہو پس روکے گا اللہ تجھ سے زیادتی اپنی اور دے جو ہو سکے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ لا تحصی کے معنی ایک تو یہی ہیں جو اوپر مذکور ہوے اور ایک معنی یہ ہیں کہ نہ گن مال کو جمع کرنے کے لیے اور مت چھوڑ
خرچ کرنا اس سے اللہ کی راہ میں اور دے جو ہو سکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اسکو حقیر اسلیے کہ وہ اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال میں بہت
ہے ۱۲ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی انفق یا ابن ادم انفق علیک متفق علیہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالی خرچ کر اے بیٹے آدم کے خرچ کرونگا تجھپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی یہ
ہیں کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا میں تاکہ پاوے اموال عالیہ عقبی میں اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ دے لوگوں کو جو کچھ کہ دیا ہے میں نے تجھکو
تاکہ دوں میں تجھکو دنیا و عقبی میں اشارہ ہے طرف اس آیۃ کے وما انفقتم من شیء فہو یخلفہ یعنی جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا
ہے اسکا ۱۲ع (وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن ادم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی
کفاف وابدأ بمن تعول رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی امامہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مال
کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت میں اور بند کر رکھنا تیرا اسکو برا ہے تیرے لیے یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگوں کے نزدیک
اور نہیں ملامت کیا جاوے تو اوپر قدر کفایت کے اور شروع کر یعنی بیچ خرچ کرنے اس مال کے کہ زائد ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنی کے

نقل کی یہ مسلم نے ف اور قدر کفایت کے یعنی مضایقہ نہین ہی اگر رہنے دے مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے اور یہ مختلف
ہوتا ہی ساتھ اختلاف اشخاص اور زمان و احوال کے یعنی بعضون کا قوت کم ہوتا ہی اور بعضون کا زیادہ اور اسی طرح بعضے دنون مین کچھ ہوتا ہی
اور بعضون مین کچھ اور بعضی حالت مین کچھ ہوتا ہی اور بعضے مین کچھ اور عیال اپنی کے یعنے جنکا نفقہ تجھپر لازم ہی پہل دینے مین اُنھین سے کہ جب
اُنسے بچے تب بیگانون کو دے یہ نکر کہ وہ محتاج رہین اور اورون کو دے اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بھی حدیث قدسی ہی اگرچہ صریح لفظ اُسکی نہین ہین
اور احتمال یہ بھی ہی کہ شاید حضرتؐ نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ٭٭ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ
الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْھِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْھِمَا اِلٰی ثُدِیِّھِمَا وَتَرَاقِیْھِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ کُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ انْبَسَطَتْ
عَنْہُ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ کُلَّمَا ھَمَّ بِصَدَقَۃٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَۃٍ بِمَکَانِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ دینے والے کا مانند حال دو شخصون کے ہی کہ ہون اُنپر دو زرہین لوہے کی تحقیق چمٹا لئے گئے ہون ہاتھ
اُنکے طرف چھاتی اُنکی کے اور چنبر گردن اُنکی کے یعنے بسبب تنگی زرہون کے پس شروع کیا صدقہ دینے والے نے جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا کھلجاتی
ہی وہ زرہ اس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا مل جاتے ہین اور بھنچ جاتے ہین سب حلقے جگہ اپنی پر روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف معنی اسکے یہ ہین کہ سخی جب قصد کرتا ہی خرچ کرنے کا فراخ ہوتا ہی سینہ اسکا بسبب اُسکے اور فرمان برداری کرتے ہین اُسکی ہاتھ
اُسکے کہ دراز ہوتے ہین ساتھ دینے کے اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہی اور ہاتھ اُسکے سمٹ جاتے ہین خلاصہ اسکا یہ ہی کہ سخی جب قصد کرتا ہی خیر کا
آسان کیجاتی ہی خیر اُسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہی ٭٭ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَھُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا دِمَآءَھُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو ظلم سے پس تحقیق ظلم اندھیرے ہونگے دن قیامت کے اور بچو بخیلی سے اسلیے کہ بخیلی نے ہلاک کردیا ہی اُن
لوگون کو کہ تھے پہلے تمسے باعث ہوا اُنکو بخل اُسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل کی یہ مسلم نے ف معنی ظلم کے ہین رکھنا ایک چیز کا بیچ
غیر جگہ اُسکی کے پس یہ شامل ہی سب گناہون کو یعنی جو گناہ ہی وہ ظلم ہی اور ظلم اندھیرے ہونگے کہا طیبی نے کہ یہ محمول ہی ظاہر پر کہ ہوگا ظلم بہت سے
اندھیریان ظالم پر نہین راہ پانے کا بسبب اُنکے جیسے کہ مومن راہ پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور اُنکا آگے اُنکے یا مراد اندھیرون سے شدائد اور ہول قیامت کے
ہین یعنی ایک ظلم سبب بہت سی سختیون اور ہولون قیامت کا ہوگا اور بچو بخل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہی ظلم کی اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع
ظلم کی ہی اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہی کہ خرچ کرنا مال کا اور خبرگیری مسلمانون کا باعث ہی اُنکی محبت اور آپس کی
محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہی ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہی لڑائی اور دشمنی کا اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہی
اور مباح کرنا حرام کا بھی ہوجاتا ہی کہ دشمن کی عورتون کو اور مال کو اور آبرو ریزی وغیرہ کو آدمی حلال جانتا ہی ٭٭ (وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ یَمْشِی الرَّجُلُ بِصَدَقَتِہٖ فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُھَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِھَا بِالْاَمْسِ
لَقَبِلْتُھَا فَاَمَّا الْیَوْمَ فَلَا حَاجَۃَ لِیْ بِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی حارثہ بن وہبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو اسلیے کہ آویگا تمپر
ایک زمانہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نہ پاویگا اُس شخص کو کہ قبول کرے اُسکو کہیگا آدمی گر لاتا تو اُسکو کل البتہ قبول کرتا مین اُسکو پس آج کے
دن نہین حاجت مجکو اُسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صدقہ دو یعنی غنیمت جانو ثواب صدقہ دینے کو کہ قبول کرنے والے بہت ہین دیکر ثواب
پاتے ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہین قبول کرنے کا بسبب اسکے کہ سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بے رغبت ہونگے دنیا سے

اور راغب ہونگے آخرت کے یہ بات اخیر زمانہ مین بیچ زمانہ حضرت امام مہدی رضہ کے ہوگی ۲ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہی از روے ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اسوقت کہ تو تندرست ہو حرص رکھتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور نہ ڈھیل کر یہانتک کہ جسوقت پہونچے جان حلق مین کہے تو فلانے کے لیے اتنا اور فلانے کے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے للہ دے حالت تندرستی مین کہ اسوقت بسبب امید درازگی عمر کے حرص ہوتی ہی مال جمع کرنے کی اور بخل کرتا ہی اور ڈرتا ہی محتاجگی سے کہ اگر للہ دونگا تو محتاج ہوجاؤنگا اور آرزو رکھتا ہی تونگری کی پس ایسے وقت مین دینا بڑا کام رکھتا ہی اور دینے مین ڈھیل نکر یہانتک کہ جب حلق مین جان آوے کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اسوقت مال ہوگیا ہی فلانے کا یعنے وارثون کا حق متعلق ہوگیا ہے حاصل یہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہی اور جب وقت مرنے کا آجاوے اسوقت وصیت کرے یا للہ دے تو بہت ثواب نہین ۲ع (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنْتَہَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ ہُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَقُلْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ ہُمْ قَالَ ہُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ ہٰکَذَا وَہٰکَذَا وَہٰکَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَلِیْلٌ مَّا ہُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا پہونچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ مین پس جبکہ دیکھا مجھکو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے مین ہین قسم ہی پروردگار کعبے کی پس کہا مین نے قربان ہو تمہارے باپ میرا اور ماں میری کون ہین وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنے والے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ایدھر اودھر اور یادھر یعنے ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا کہ آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے اور بائین اپنے اور کم ہین وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت ابوذر صحابی رضہ نے اختیار کیا تھا فقر کو غنا پر حضرت نے انکی تسلی کے لیے یہ حدیث بیان فرمائی اسمین اشارہ ہی طرف فضیلت فقر کے ۴ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاہِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے سخی نزدیک ہی اللہ کی رحمت سے نزدیک ہی بہشت سے نزدیک ہی لوگون سے یعنے سب دوست رکھتے ہین اسکو دور ہی آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہی اسپر دور ہی اللہ سے دور ہی بہشت سے دور ہی لوگون سے نزدیک ہی آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہی طرف اللہ کے عابد بخیل سے نقل کی یہ ترمذی نے ف جاہل سخی سے مراد ہی چند عابد یعنی جو کہ ادا کرے فرائض نہ نوافل اور مراد عابد سے وہ ہی کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہی کہ عالم ہو یا نہو ۲ع (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَیٰوتِہٖ بِدِرْہَمٍ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمِائَۃٍ عِنْدَ مَوْتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے البتہ للہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہی اسکے لیے للہ دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہی بہت دینے سے مرتے وقت ۲ع (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِہٖ اَوْ یُعْتِقُ کَالَّذِیْ یُہْدِیْ اِذَا شَبِعَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ) اور روایت ہی ابی درداء رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اس شخص کی کہ خیرات کرتا ہی وقت مرنے اپنے کے یا آزاد کرتا ہی یعنی بردہ وقت مرنے کے مانند اس شخص کے ہی کہ تحفہ بھیجتا ہی یعنے طعام جسوقت کہ پیٹ اسکا بھر چکتا ہی نقل کی یہ احمد اور دارمی اور ترمذی اور نسائی نے اور ترمذی نے

اسکو صحیح کہا **ف** یعنی مرتے وقت اللہ دینا اور آزاد کرنے بردے کے مین ثواب کم ہوتا ہی جیسے کہ کم ثواب ہوتا ہی بعد پیٹ بھر چکنے کے دینے مین اسلیئے کہ اللہ دینا اور آزاد کرنا
حالت صحت مین افضل ہی جیسے کہ سخاوت کرنی وقت بھوک کے افضل ہی ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ
لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین
نہین جمع ہوتین مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی لائق نہین ہی کہ مومن کامل مین یہ خصلتین جمع ہون یا
مراد یہ ہی کہ اسمین نہین پائی جاتین یہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اس سے جدا ہی نہون اور وہ راضی ہو ساتھ اُنکے اور اگر کبھی بمقتضای طبیعت
بشری کی بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے منافی کمال ایمان کی نہین اور مراد بدخلقی سے یہ ہی کہ خلاف
شرع باتین کرے نہ یہ کہ جو لوگون مین مشہور ہی جھکنا اور سہولت کرنی امور مین اسلیئے کہ بعض اللہ شاخون اسلام سے ہی ۱۲ ع ح (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ
الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَلَا بَخِیْلٌ وَلَا مَنَّانٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی بکر صدیقؓ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ اللہ دیکر احسان رکھنے والا نقل کی یہ ترمذی نے
**ف** نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہی کہ حق واجب مال کا نہین
نہ ادا کرے اور معنی منان کے ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوے اور دوسرے معنی اُسکے ہین کاٹنے والا یعنی جو ناتے داروں سے انقطاع کرے اور مسلمانون
سے محبت نہ رکھے ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ ہَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ)
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین خصلتون کی کہ آدمی مین ہوتی ہین دو خصلتین ہین ایک نہایت
بخل اور دوسری نہایت نامردی نقل کی یہ ابو داؤد نے وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ لَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ کِتَابِ الْجِہَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی
اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہؓ کی لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد مین اگر چاہیگا اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (عَنْ
عَائِشَۃَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّنَا اَسْرَعُ بِکَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَۃً
یَذْرَعُوْنَہَا وَکَانَتْ سَوْدَۃُ اَطْوَلَہُنَّ یَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا کَانَ طُوْلُ یَدِہَا الصَّدَقَۃَ وَکَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِہٖ زَیْنَبُ وَکَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَۃَ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُکُنَّ لُحُوْقًا بِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا قَالَتْ وَکَانَتْ یَتَطَاوَلْنَ اَیَّتُہُنَّ اَطْوَلُ
یَدًا قَالَتْ فَکَانَتْ اَطْوَلَنَا یَدًا زَیْنَبُ لِاَنَّہَا کَانَتْ تَعْمَلُ بِیَدِہَا وَتَتَصَدَّقُ) روایت ہی عائشہؓ سے کہ بعضی بی بیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے
کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سی ہم مین سے جلدی ساتھ آپ کے ملنے والی ہی یعنی بعد آپ کی وفات کے کون ہم مین سے پہلے مریگی
فرمایا جو لمبی ہو تم مین سے ہاتھ کی یعنی جو اللہ بہت دیتی ہی پہلے مرے گی بعد میرے پس لی کھپاچ کہ ناپتی تھین اس سے اور تھین سودہ کہ بیوی
تھین حضرتؐ کی لمبی ہاتھ مین پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے کہ مراد لمبائی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھین جلد ملنے والین ہم مین سے ساتھ حضرتؐ کے
زینب اور تھین زینب دوست رکھتی تھین خیرات کو نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم کی روایت مین یہ ہی کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جلد تم مین سے ملنے والی ساتھ میرے جو لمبی ہو تم مین سے ہاتھ کی کہا حضرت عائشہؓ نے اور تھین بی بیان حضرتؐ کی
ناپتی تھین آپسمین لمبان ہاتھون کی کہ کون سی اُنمین سے لمبے ہاتھ کی ہی کہا عائشہؓ نے پس تھین ہم مین سے لمبے ہاتھ کی زینب اسلیئے کہ
تھین وہ کام کرتین ساتھ ہاتھ اپنے کے اور اللہ دیتین **ف** پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے الخ یعنے اگرچہ اول درازی ہاتھ کو ظاہر پر حمل کیا تھا لیکن
آخر کو جبکہ حضرت زینبؓ پہلے مرین تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتھ دراز ہونے سے کثرت صدقہ کی تھی یعنے لمبے ہاتھ کی وہ ہی جو خیرات بہت کرے

اور آیا ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا دباغت کرتی تھیں چمڑوں کو اپنے ہاتھ سے پھر بیچتیں اور اللہ دیتیں قیمت انکی ۶ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَہَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَہَا فِیْ یَدِ زَانِیَۃٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی زَانِیَۃٍ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَۃٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَہَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ قَالَ اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَزَانِیَۃٍ وَغَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَہٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِہٖ وَاَمَّا الزَّانِیَۃُ فَلَعَلَّہَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاہَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّہٗ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا ایک شخص نے یعنے بنی اسرائیل میں سے اپنے دل میں یا کسی اپنے یار سے کہ البتہ دونگا میں کچھ للہ یعنی آج کی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنے جسکی نیت کی تھی تاکہ دے کسی مستحق اسکے کو پس دیا اسکو چور کے ہاتھ میں یعنی بغیر جاننے اسکے کہ وہ چور ہے مستحق نہیں ہے کا پس صبح کی لوگوں نے اس حال میں کہ باتیں کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام الٰہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آجکی رات چور کو پس کہا اس شخص نے کہ یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر دینے چور کے البتہ دونگا میں کچھ للہ یعنے اور صدقہ دونگا تاکہ وہ مستحق کو پہونچے پس نکالی اسنے خیرات اپنی پس دیا اسکو بیچ ہاتھ زنا کرنے والے کے پس صبح کی لوگوں نے باتیں کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات زنا کرنے والے کو پس کہا یا آلٰہی تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر خیرات کرنے زنا کرنے والے کے البتہ خیرات کرونگا میں اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی خیرات غنی کے ہاتھ میں پس صبح کی لوگوں نے باتیں کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات دولتمند کو کہا یا آلٰہی تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر خیرات کرنے چور کے اور زنا کرنے والے کے اور دولتمند کے پس دکھایا گیا وہ خواب میں پس کہا گیا واسطے اسکے یعنی صدقہ تیرے سب مقبول ہوئے اسیے خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہیں پس شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنی مطلق باز رہے یا جبتک کہ وہ مال اکتفا کرے اور ایسے ہی زنا کرنے والی پس شاید کہ باز رہے زنا اپنے سے اور ایسے ہی پر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اسمیں سے کہ دیا اسکو اللہ نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے لیے ہیں ف حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہے اللہ کو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا بطریق تعجب کے یا تسلی خاطر کے حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہ ہے کہ اللہ دینا بہر نوع بہتر ہے جسکو دیگا ثواب پاویگا ؛ ۷ (وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ بِفَلَاۃٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَۃٍ اِسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰی ذٰلِکَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَہٗ فِیْ حَرَّۃٍ فَاِذَا شَرْجَۃٌ مِّنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِکَ الْمَاءَ کُلَّہٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ حَدِیْقَتِہٖ یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِہٖ فَقَالَ لَہٗ یَا عَبْدَ اللّٰہِ مَا اسْمُکَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَۃِ فَقَالَ لَہٗ یَا عَبْدَ اللّٰہِ لِمَ تَسْاَلُنِیْ عَنِ اسْمِیْ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ ہٰذَا مَاؤُہٗ یَقُوْلُ اسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ لِاسْمِکَ فَمَا تَصْنَعُ فِیْہَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ ہٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْہَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِہٖ وَاٰکُلُ اَنَا وَعِیَالِیْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِیْہَا ثُلُثَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اسوقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ جنگل کے زمین میں سے پس سنی ایک آواز ابر میں کہ کہتا ہے کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پھر ایک طرف چلا ابر پس ڈالا پانی اپنا پتھروں کی زمین میں پس ناگہان ایک نالے نے ان نالیوں میں سے یعنی جو کہ اس زمین میں تھیں تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنی نالی میں سے پانی بہنے لگا اسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ میں پانی پہونچا ہے وہ کون ہے پس ناگہان ایک شخص تھا کھڑا ہوا اپنے باغ میں پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچی اپنی کے پس کہا اس شخص نے واسطے اسکے اے بندے خدا کے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہے وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر میں پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو اے بندے خدا کے کیوں پوچھتا ہے مجھسے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سنی تھی میں نے

آواز اُس ابر میں کہ یہ پانی اُس ابر کا ہی کہ کہتے تھے وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اُس ابر کو پانی دے فلانے کے باغ کو واسطے نام تیرے کے
پس کیا کرتا ہی تو یعنے اپنے باغ میں بھلائی کہ جسکے سبب سے لائق اُس بزرگی کا ہوا کہا ہی پر اسوقت کہ کہا اور پوچھا تو نے یہ تو کہتا ہون تجھسے کہ پس
تحقیق میں دیکھتا ہون طرف اس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہی باغ سے پس تصدق دیتا ہون تہائی اُسکا اور کھاتا ہون میں اور کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہون
بیچ اُس باغ میں تہائی نقل کی یہ مسلم نے ف پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ فلان کر کنا یہ کیا حضرتؐ نے باغ والے کے نام سے جیسے کہ
آگے آتا ہی صریحًا یعنے ابر میں نام اُسکا لیا گیا تھا حضرتؐ نے اسطرح فرمایا اور واسطے نام تیرے کے یعنی کہتا ہون فلانا واسطے نام مخصوص تیرے
کے اور بدلہ اُسکے حاصل یہ کہ ہاتف نے نام لیا تھا اور سامع نے کنایہ کیا یعنی فلانا کہا اُسکو بیان کر دیا کہ میں پایا کہ میں نے تیرا نام سنا تھا اُسکو لفظ
فلان کر تعبیر کیا ش ع (وَعَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ
يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ
قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ
الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ
فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا
قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ
قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهٗ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً
وَّالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ انھون
نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یہ کہ تحقیق تین شخص تھے بنی اسرائیل میں سے ایک کوڑھی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس ارادہ
کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ آزماوے اُنکو کہ شکر نعمت کا کرتے ہین یا نہین پس بھیجا طرف اُنکے ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑھی کے پاس
پس کہا اُسنے کون سی چیز بہت پیاری ہی طرف تیرے کہا کوڑھی نے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھسے وہ چیز کہ گھناتے ہین مجھسے
لوگ یعنی کوڑھ جاتی رہے فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اُسپر دور ہوئی اُس سے گھن اُسکی یعنی کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا
کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہی طرف تیرے کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا اسحق نے کہ راوی حدیث کا ہی مگر یہ کہ کوڑھی نے یا گنجے
نے کہا ایک نے اُنہین سے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائین یعنی شک فقط تعین مین ہی کہ اُسنے کیا کہا فرمایا حضرتؐ نے پس دیا گیا اونٹنیان
حاملہ پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لیے اُنمین فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہی طرف تیرے
کہا بال اچھے اور دور ہو جاوے مجھ سے یہ چیز کہ گھن کھاتے ہین مجھسے لوگ فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اُسکے سر پر پس جاتا رہا اُس سے
گنج فرمایا حضرتؐ نے اور دیا گیا بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیرے کہا گائین پس دیا گیا گائین حمل والیان کہا فرشتے
نے برکت دے اللہ تجھکو ان مین فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کون سی چیز بہت محبوب ہی طرف تیرے کہا یہ کہ دے اللہ
طرف میرے بینائی میری پس دیکھون مین ساتھ اُسکے لوگون کو فرمایا حضرتؐ نے پس پھیرا فرشتے نے اُسپر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے اُسکو بینائی
اُسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیرے کہا بکریان پس دیا گیا بکریان بہت بچے دینے والیان پس بچے لئے کوڑھی نے اور گنجے
نے اونٹون کے اور گاؤن کے اور بچے لئے اندھے نے بکریون کے پس ہوا کوڑھی کے لئے ایک جنگل اونٹونکا اور گنجے کے لئے ایک جنگل گاؤنکا

اور اندھے کے لئے ایک جنگل بکریوں کا قَالَ ثُمَّ اَنَّہٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْاَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا
بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ بِہٖ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ
کَثِیْرَۃٌ فَقَالَ لَہٗ کَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ تَکُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُکَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ ھٰذَا الْمَالَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ
اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِہٖ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِھٰذَا وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰی ھٰذَا فَقَالَ اِنْ کُنْتَ
کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ وَاَتَی الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْاَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ وَّابْنُ سَبِیْلٍ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا
بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ شَاۃً اَتَبَلَّغُ بِھَا فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ قَدْ کُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَخُذْ
مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰہِ لَا اَجْھَدُکَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَہٗ لِلّٰہِ فَقَالَ اَمْسِکْ مَالَکَ فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رُضِیَ عَنْکَ وَسُخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْکَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیات اپنی کے یعنی جس صورت و ہیات میں پہلے اس پاس آیا تھا
اسیطرح پھر آیا پس کہا اس فرشتے نے کہ مَیں مرد مسکین ہوں جاتا رہا مجھسے اسباب سفر میرے میں پس نہیں پہونچنا ہو سکتا مجھکو آج اپنی منزل مقصود
کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں تجھسے بواسطے اس ذات کے کہ دیا تجھکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی
مانگتا ہوں اونٹ کہ پہونچوں میں بسبب اسکے بیچ سفر اپنے کے مقصود اپنے کو پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہیں یعنی حقدار بہت ہیں تجھے ایک
اونٹ نہیں پہونچ سکتا اسنے یہ بات جھوٹ کہی اسکے ٹالنے کے لیے پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ میں پہچانتا ہوں تجھکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھناتے
تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجھکو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑھی نے سوا اسکے نہیں کہ وارث گردانا گیا ہوں میں اس مال کا باپ
دادا سے پس کہا اس فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کر دے تجھکو اللہ طرف اس حالت کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرتؐ نے کہ آیا فرشتہ گنجے
کے پاس پہلی صورت اپنی میں پس کہا اسکو مانند اس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے
اگر ہے تو جھوٹا پس کر دے تجھکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرتؐ نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ میں مرد
مسکین ہوں اور مسافر ہوں جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میرے کے پس نہیں پہونچنا ہو سکتا مجھے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے
پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں میں تجھسے بواسطہ اس ذات کے کہ دی تجھکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہوں کہ پہونچوں میں بسبب اسکے سفر
اپنے میں پس کہا اندھے نے تحقیق تھا میں اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے
اللہ کی نہیں تکلیف دونگا تجھکو آج واسطے پھیرنے اس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا یعنی اپنے پاس پس سوا
اسکے نہیں کہ آزمائش کیے گئے تم یعنی امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال یاد ہے یا نہیں اور شکر کرتے ہو یا نہیں پس تحقیق رضا کی گئی تجھسے
اور غصہ کیا گیا اوپر دونوں یاروں تیرے کے یعنی کوڑھی اور گنجے سے اللہ ناخوش ہوا بسبب ناشکری انکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف پھر بسبب تیرے اسیطرح جائز ہے یہ کہنا کسی سے کہ عرض کرتا ہوں حاجت اپنی اللہ تعالے سے پھر تجھسے اور یہ درست نہیں کہ کہے
عرض کرتا ہوں خدا سے اور تجھسے ؛ ح وَعَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ لَیَقِفُ عَلٰی بَابِیْ حَتّٰی اَسْتَحْیِیَ فَلَا اَجِدُ فِیْ بَیْتِیْ
مَا اَدْفَعُ فِیْ یَدِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِدْفَعِیْ فِیْ یَدِہٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُّحْرَقًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ
حَسَنٌ صَحِیْحٌ) اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر یعنی اور مانگتا ہے مجھسے
یہانتک کہ میں حیا کرتی ہوں پس نہیں پاتی میں اپنے گھر میں وہ چیز کہ دوں میں اسکے ہاتھ میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

دے اسکے ہاتھ مین اگرچہ ہو کھر جلا ہوا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف مقصود مبالغہ ہے دینے مین یعنی کچھ نہ کچھ دیدے سائل کو اگرچہ چیز حقیر ہو ع (وَعَنْ مَوْلَى لِعُثْمَانَ قَالَ أُهْدِيَ لِأُمِّ سَلَمَةَ بُضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَوَضَعَتْهُ فِي كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوا بَارَكَ اللهُ فِيكُمْ فَقَالُوا بَارَكَ اللهُ فِيكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ أَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ أُطْعِمُهُ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اذْهَبِي فَأْتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ إِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذَلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوهُ السَّائِلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) اور روایت ہے غلام آزاد حضرت عثمانؓ کے سے کہ کہا تحفہ بھیجا گیا ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنے پکا ہوا اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھاتا تھا انکو گوشت پس کہا ام سلمہؓ نے لونڈی کو رکھدے اس گوشت کو گھر مین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اسکو پس رکھدیا لونڈی نے اسکو گھر کے طاقچہ مین اور آیا مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر پس کہا اے گھر والو بلّٰہ دو برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والون نے برکت دے اللہ تجکو یعنے یہ جواب دیا سائل کو جیسے یہان کہتے ہین سائل کو برکت ہے شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اے ام سلمہ تمھارے پاس کچھ چیز ہے کہ کھلاؤں مین اسکو پس کہا ام سلمہؓ نے کہ ہان کہا لونڈی کو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچہ مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمھارے کے سائل کو نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِي يُسْأَلُ بِاللهِ وَلَا يُعْطِي رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بدترین آدمیون کے مرتبہ مین نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ رضہ نے کہ ہان خبر دیجیے فرمایا وہ شخص سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے اور نہ دیوے ساتھ اس سوال کے نقل کی یہ احمد نے ف یعنی سائل نے کہا دے مجکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے اسنے نہ دیا تو وہ سب لوگون مین برا ہے مرتبہ مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورت مین سائل مستحق نہو گا یا جس سے مانگا اس پاس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنے عیال کی حاجت سے نہو گا تو گنہگار نہین ہونے کا غرضکہ نہ دینے والا گنہگار جب ہو گا کہ سائل مستحق اس مال کا ہو اور اس پاس مال زیادہ حاجت سے ہو ۱۲ ح (وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُثْمَانَ فَأَذِنَ لَهُ وَبِيَدِهِ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَصِلُ فِيهِ حَقَّ اللهِ فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُحِبُّ لَوْ أَنَّ لِي هَذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّي أَذَرُ خَلْفِي مِنْهُ سِتَّ أَوَاقٍ أَنْشُدُكَ بِاللهِ يَا عُثْمَانُ أَسَمِعْتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ انھون نے پروانگی مانگی حضرت عثمان رضہ سے آنے کی پس پروانگی دی انکو اور تھی انکے ہاتھ مین لاٹھی انکی پس کہا حضرت عثمان رضہ نے اے کعب یعنے وہ وہان حاضر تھے تحقیق عبد الرحمن نے وفات پائی اور چھوڑ گئے مال بہت پس کیا کہتے ہو تم اسکے حق مین یعنی کثرت مال کی اسکے کمال کے لیے مضر تھی یا نہین پس کہا کعب رضہ نے کہ اگر ادا کرتے تھے عبد الرحمن اسمین حق اللہ کا یعنے زکوۃ وغیرہ پس نہین ڈر ہے پس اٹھائی ابوذر رضہ نے لاٹھی اپنی اور ماری کعبؓ کو اور کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین اگر ہو واسطے میرے یہ پہاڑ یعنے پہاڑ احد یا اور پہاڑ سونے کا کہ خرچ کرون مین اسکو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے مجھسے یہ کہ چھوڑ جاؤن مین اسمین سے چھ اوقیہ یعنے دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی اے عثمانؓ تمنے بھی سنا ہے اسکو کہا ہے کلام ابوذرؓ نے تین بار کہا حضرت

عثمان رض نے کہا ان لقل کی یہ احمد نے ف ابوذر غفاری فقراء اور زہاد صحابہ سے تھے مذہب انکا یہ تھا کہ مال اپنے پاس کچھ نہ جمع کیجیے سب اللہ
ڈال دیے پس جذبہ غالب آیا انپر مار بیٹھے کعب رض کو اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اگر زکوٰۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جمع کرنا اگرچہ بہت
مال ہو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے اسمین مبالغہ ہے کہ اتنا دون اور باوجود اسکے بھی کا اسکے قبول ہو اور لفظ اذ ساتھ خدا اس کے مفعول
ہے احب کا یعنے اگر اتنا مال ہو اور اسکو اللہ کی راہ میں دون اور قبول ہو تو بھی نہیں دوست رکھتا کہ بقدر چھ اوقیہ کے پیچھے چھوڑ جاؤں
شرح (وعن عقبة بن الحارث قال صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطى رقاب الناس الى
بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج عليهم فرأى انهم قد عجبوا من سرعته قال ذكرت شيئا من تبر عندنا فكرهت ان يحبسني فامرت
بقسمته رواه البخاري وفي رواية له قال كنت خلفت في البيت تبرا من الصدقة فكرهت ان ابيته) اور روایت ہے عقبہ بن حارث سے
کہا پڑھی مین نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین نماز عصر کی پس سلام پھیرا حضرت نے پھر کھڑے ہوے جلدی کرنے والے پھر پھلانگتے
ہوے گردنین لوگون کی متوجہ ہوے طرف بعضے حجرون عورتون اپنی کے پس گھبرا گئے لوگ جلدی کرنے حضرت کی سے پھر نکلے حضرت انپر
پس دیکھا کہ صحابہ رض نے تعجب کیا جلدی کرنے انکی سے فرمایا یاد کی مین نے ایک چیز سونے کی کہ نزدیک ہمارے تھی پس مکروہ جانا مین نے یہ
روکے مجھکو یعنے قرب الٰہی سے پس حکم کیا مین نے یعنی اہلبیت کو ساتھ بانٹ دینے اسکے کے نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی
مین ہے کہ فرمایا حضرت نے تھا مین چھوڑ آیا گھر مین ایک ڈلا سونے کا زکوٰۃ مین سے پس مکروہ جانا مین نے یہ کہ رات کو رکھون مین اسکو ف
اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسواے اللہ کی طرف مقربون کو بھی باز رکھتا ہے مقام قرب سے یا یہ تعلیم امت کے لیے تھا شرح (وعن عائشة
انها قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم عندي في مرضه ستة دنانير او سبعة فامرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
افرقها فشغلني وجع نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم سألني عنها ما فعلت الستة او السبعة قالت لا والله لقد كان شغلني وجعك
فدعا بها ثم وضعها في كفه فقال ما ظن نبي الله لو لقي الله عز وجل وهذه عنده رواه احمد) اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ انہون نے
کہا تھین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے پاس بیماری انکی مین چھ اشرفیان عرب کی یا سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بانٹ دون مین انکو پھر باز رکھا مجکو یعنی بانٹنے انکی سے بیماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یعنی فرصت نہ پائی
انکے بانٹنے کی بسبب بیماری حضرت کے پھر پوچھا مجھ سے حضرت نے حال انکا کہ کیا ہوئین وہ چھ اشرفیان یا سات کہا حضرت عائشہ رض نے
نہین بانٹین مین نے قسم ہے خدا کی تحقیق باز رکھا مجکو یعنے انکے بانٹنے سے بیماری آپ کی نے پس منگوایا حضرت نے ان اشرفیون کو پھر رکھا
انکو اپنے ہاتھ مین پھر فرمایا کیا ہے گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عز وجل سے اور یہ اشرفیان ہون پاس اسکے نقل کی یہ احمد نے
ف یعنے ہونا انکا نبی کے پاس منافی ہے مقام نبوت کے شرح (وعن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على بلال و
عنده صبرة من تمر فقال ما هذا يا بلال قال شيء ادخرته لغد فقال اما تخشى ان ترى له غدا بخارا في نار جهنم يوم القيمة انفق بلال
ولا تخش من ذي العرش اقلالا) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے بلال رض کے پاس اور نزدیک
بلال رض کے ایک تودہ تھا کھجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہے یہ اے بلال رض کہا ایک چیز ہے کہ ذخیرہ کیا مین نے اسکو کل کے لیے یعنی اپنی
حاجت کے لیے کہ زمانہ آیندہ مین پیش آوے فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کل کو بخار آگ دوزخ مین دن قیامت کے
خرچ کر تو اے بلال رض اور نہ ڈر رکھ صاحب عرش سے فقر کا ف کل کو یعنی دن قیامت کے پس لفظ یوم القیمۃ تاکید ہے اسکی اور بخار یعنی اثر

پہونچنے کا طرف تیر سے پس یہ کنایہ ہی قریب ہونے اسکے سے دوزخ سے حاصل یہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور اخیر حدیث کا
حاصل یہ ہی کہ خرچ کر اور محتاجگی سے نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہی روزی پہونچا دیگا اور حضرتؐ نے یہ حکم فرمایا بلال کو واسطے
حاصل کرنے مقام کمال کے یعنے توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو والا جائز ہی ذخیرہ کرنا قوت برس دن کا عیال کے لیے ٠٤٦ (وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّخَاءُ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ فَمَنْ كَانَ سَخِیًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ یَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ
وَالشُّحُّ شَجَرَۃٌ فِی النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِیْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ یَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى یُدْخِلَهُ النَّارَ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت
ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سخاوت درخت ہی بہشت مین پس جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اسمین
پس نہین چھوڑیگی اسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اسکو بہشت مین یعنے اگرچہ آخر الامر ہو اور بخیلی درخت ہی دوزخ مین پس جو شخص کہ بخیل
ہوگا پکڑیگا ٹہنی کو اسمین سے پس نہ چھوڑے گی اسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اسکو دوزخ مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے
شعب الایمان مین ف درخت ہی یعنی سخاوت مانند درخت کے ہی مشابہت دی اسکو درخت کے ساتھ اسلیے کہ جیسے درخت ہوتا ہی
اور ٹہنیان بہت ہوتی ہین ایسے ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہی اور قسمین اسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنی ایک قسم قسمون سخاوت
کے سے ٠٤٧ (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّاهَا رَوَاہُ رَزِیْنٌ) اور روایت
ہی حضرت علی رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ للہ دینے کے یعنے موت یا بیماری سے پہلے دو للہ اسلیے کہ
تحقیق بلا نہین بڑھتی صدقہ سے یعنے للہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہی نقل کی یہ رزین نے باب فضل الصدقہ باب ہی بیچ بیان فضیلت
صدقہ کے ف صدقہ اس مال کو کہتے ہین کہ نکالے اسکو آدمی اپنے مال مین سے اللہ تعالی کی رضامندی اور قرب حاصل کرنے کے لئے
خواہ واجب ہو خواہ نفل ٠٤٨ الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ
بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَتَقَبَّلُهَا بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یُرَبِّیْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ
مِثْلَ الْجَبَلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنی برابر
صورت مین ہو یا قیمت مین کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی اسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے
پھر پالتا ہی اسکو واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہی ایک تمہارا بچھیڑے اپنے کو یہانتک کہ ہوتا ہی صدقہ یا ثواب اسکا مانند پہاڑ کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہی وہ مال کہ جمع کیا ہو اسکو وجہ حلال سے یعنے
بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا ارث مین ہاتھ لگا یا ہبہ کیا کسی نے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمین اشارہ ہی
طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا اور حلال اچھی جا سے صرف ہوتا ہی چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رح نے نقل کی کہ ایک شخص
صالحین مین سے کماتا تھا اور پھر للہ دیتا تھا تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہہ مین پس آیا اُنکے پاس
ایک دنیا دار اور کہا اے شیخ چاہتا ہون مین یہ کہ کچھ للہ دون مین پس بتا مجکو مستحق کہا اُنھون نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ
پہونچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اُنسے اس بات مین غنی نے کہا اُنھون نے نکل جب ملے تو اس شخص سے کہ رحم کرے اسپر دل تیرا دے
اسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا بوڑھا دیا اُسکو پھر دوسرے دن اُسپر گذرا اُسنا کہ وہ کہتا ہی ایک شخص سے کہ پاس اُسکے تھا یہ گذرا
مجھپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا مین نے اسکو شراب خواری مین فلانے بدکار کے ساتھ سنکر

آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہ واقعہ پھر دی اُسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اُسکو کہ جب نکلے تو گھر سے اور اول جس پر تیری نظر پڑے
اُسکو یہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک رویت دار کو کہ ظاہر مین غنی معلوم ہوتا تھا پس ڈرا اُسکے دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کے لاچار اُسی کو دی
درہم پس جب لی اُسنے درہم پھرا راہ اپنی سے اور ساتھ چلا اُسکے غنی دینے والا یہانتک کہ دیکھا اُسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر مین نکلا دوسری
راہ سے اور چلا طرف شہر کے پھر داخل ہوا وہ غنی پیچھے اُسکے اُس کھنڈر مین پس نہ دیکھا اُسمین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے پیچھے گیا اُسکے غنی اور قسم
دی اُسکو یہ کہ خبر دے مجکو اپنے حال کی پس ذکر کیا اُسنے یہ کہ میرے ساتھ اولاد چھوٹی اور تھی وہ نہایت بھوکی پس مین مضطرب ہوا اور نکلا
سرگردان پھر دیکھا مین نے یہ کبوتر مرا ہوا لے لیا مین نے اُسکو اُنکے لیے پس جب مجھے یہ فتوح ہاتھ لگی تو پھینک دیا کبوتر جہان سے لیا تھا پس سمجھا
وہ غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جا بے خرچ ہوتا ہے اور حرام بُری جا سے آور قبول کرتا ہے ساتھ داہنے ہاتھ کے یعنی خوب قبول کرتا ہے اور
راضی ہوتا ہے اُس سے اُسکو داہنے ہاتھ مین لینا اسلیے کہا کہ عادت ہے پسندیدہ چیز کو آدمی داہنے ہاتھ مین لیتا ہے اور پالتا ہے یعنی بڑھاتا جاتا ہے اُسکو
تاکہ بھاری ہو میزان اعمال مین م ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا
بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندے کو بسبب معاف کرنے کے تقصیر کسی کی مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطے خدا کے
مگر بلند کرتا ہے مرتبہ اُسکا اللہ نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگرچہ ظاہر مین لئہ دینا سبب نقصان مال کا ہے لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہے کہ برکت
زیادہ ہوتی ہے اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہے یا یہ کہ دنیا مین بھی بدلا اُسکا ملتا ہے اور جو کوئی قصور کسیکا بخش دیتا ہے باوجود قدرت رکھنے کے
بدلا لینے پر اُسکی اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہے دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ سے منقول ہے کہ کوئی انتقام برابر عفو کے نہین اور جو کوئی تواضع یعنی
عاجزی کرتا ہے واسطے امید قرب الٰہی کے اور نہ کسی غرض کے تو اُسکی اللہ تعالی قدر بلند کرتا ہے دنیا و آخرت مین م ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ
دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ
مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ
كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی خرچ کرے دوہری چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنے اُسکی خوشی کی جگہ تو بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے
اور بہشت کے ہین کتنے ہی دروازے یعنے آٹھ پس جو ہووے اہل نماز سے یعنے بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑھتا ہو بلا جاویگا
دروازے نماز کے سے یعنے جو خاص اہل نماز ہی کے لئے ہے کہا جاویگا کہ اے بندے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی ہو اہل
جہاد سے یعنے جہاد بہت کیا ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد کے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنے بہت دنیا ہوگا بُلایا جاویگا دروازے
صدقہ کے سے اور جو کہ ہو اہل روزہ سے یعنے روزے بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنی باب الصیام سے کہ نام اُسکا
ریان ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے کہ نہین ضرورت اس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان سب دروازون مین سے یہ کہ بلایا جاوے
سب دروازون سے یعنی کچھ ضرورت تو ہے نہین کہ کوئی سبھی دروازون سے بلایا جاوے اور اگر ایک بھی دروازے سے بلایا جاویگا مراد کہ
داخل ہونا بہشت مین ہے حاصل ہے لیکن باوجود اس جاننے کے پس پوچھتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سے بھی فرمایا

کہ ہان اور امید رکھتا ہون مین کہ ہو دیگا تو اُنہین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوہری چیز یعنی مثلاً دو درہم یا دو روپیے یا دو غلام
یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیر ذلک اور بُلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے یعنی بلاوینگے دارو غہ جنت کے سب دروازون سے اِس
معلوم ہوا کہ یہ ایک عمل برابر اُن اعمال کے ہو کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونے کا سب دروازون مین ہوتا ہی اور ریان کے معنی ہین
سیراب کہا گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ بلایا جاتا ہی روزہ دار اُسمین شراب طہور پہلے پہنچنے کے درمیان جنت مین تا کہ جاتی رہے پیاس
روزے مین جو یہان پیاسا رہا تھا اسکے عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو باب الضحیٰ پس جب ہوگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنے والا
یعنے فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمھارا ہی پس داخل ہو اُسمین ساتھ
رحمت خداے تعالےٰ کے اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ باب التوبہ کہ توبہ والے اُسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی کہ غصہ
پینے والے اور عفو کرنے والے گناہ لوگون کے اُسمین سے داخل ہونگے اور ایک اور دروازہ ہی کہ راضی برضاے الٰہی رہنے والے اسمین سے
داخل ہونگے اور لفظ فہل یدعی کے اوپر کا جملہ تمہید ہی سوال کے یعنے فہل یدعی آخر تک کے اور ہو ویگا تو اُنہین سے یعنی اسلئے کہ حضرت
ابو بکر رضہ مین یہ سب باتین پائی جاتی تھین ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا
قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ
الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی
ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہی تم مین سے آج کے دن روزے سے کہا ابو بکر صدیق رضہ نے
کہ مین ہون روزے سے فرمایا کون ہی تم مین سے کہ گیا ہی آج کے دن ساتھ جنازے کے کہا ابو بکر رضہ نے کہ مین ہون فرمایا کون ہی کہ
کھلایا تم مین سے آج کے دن مسکین کو کہا ابو بکر رضہ نے کہ مین ہون فرمایا کون ہی تم مین سے کہ عیادت کی بیمار کی آج کے دن کہا ابو بکر رضہ
نے کہ مین ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوئین یہ چیزین کسی شخص مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ مسلم
نے **ف** نہین جمع ہوئین یہ چیزین یعنی ایک دن مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی بلا حساب و الا نفس ایمان بھی کافی ہی مطلق
داخل ہونے کے لیے یا معنی یہ ہین کہ داخل ہوگا جنت مین جس دروازے سے چاہیگا اور اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ منع نہین ہی انا
کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا بطور خبر دینے کے اپنے حال سے اور بقصد طلب کرنے سوال کے اور بعضے صوفیہ نے جو منع کیا ہی اِسکو
کہ فقیر کو چاہیئے کہ انا زبان پر نہ جاری کرے تو مراد اُنکی یہ ہی کہ بقصد تکبر اور دعوی ہستی اور انانیت کے نہ کہے جیسے ابلیس نے کہا انا خیر منہ
ع (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِھَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت
ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتون مسلمان نہ حقیر جانے ہمسایہ یعنے تحفہ بھیجنے کو یا تصدق
کرنے کو واسطے ہمسایہ اپنے کے اگرچہ ہو کھر بکری کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے نہ باز رہے تم مین سے تحفہ بھیجنے یا ایثار کرنے
سے ہمسائی کو حقیر جانکر اُس چیز کو کہ موجود ہو اُس پاس یعنے جو ہو سکے بھیجے اگرچہ تھوڑی چیز ہو اور بعضون نے کہا کہ یہ خطاب ہی
اُس عورت کو ہی کہ جسکو تحفہ بھیجے پس معنی یہ ہونگے کہ حقیر نہ جانے کوئی تم مین سے اپنے ہمسایہ کے تحفہ کو بلکہ قبول کرے اگرچہ تھوڑا ہو
اور اگرچہ کھر ہو بکری کا یہ قابل بھیجنے اور بھجانے کے اور تصدق کے نہین ہی اسکو مبالغۃً ذکر فرمایا مراد اس سے یہ ہی کہ اگرچہ تھوڑی ہی ہو

حقیر چیز ہو اور بالخاص خطاب عورتوں کو اسلیے کیا کہ اُنکے مزاج مین غصہ اور پھیر دینا تحفہ وغیرہ کا بہت ہوتا ہی ۞ ع (وعن جابر وحذیفۃ قالا
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ متفق علیہ) اور روایت ہی جابر رض اور حذیفہ رض سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو نیکی ہی صدقہ ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کام نیکی کے ہین خواہ کہنے کے خواہ کرنے کے اور ہین موافق مرضی اللہ کے تو اُنکا
ثواب ایسا ہی جیسا اللہ دینے کا ۞ ع (وعن ابی ذر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی اخاک
بوجہ طلیق رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی ذر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر جان تو نیکی سے کسی چیز کو اگرچہ ملاقات کرے
تو اپنے بھائی سے ساتھ چہرے خوش کے نقل کی یہ مسلم نے ف کشادہ پیشانی سے جو کوئی کسی سے ملتا ہی تو وہ خوش ہوتا ہی پس مسلمان کا دل خوش
کرنا بلاشبہہ اچھا ہی ۞ ع (وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی کل مسلم صدقۃ قالوا فان لم یجد
قال فلیعمل بیدیہ فینفع نفسہ ویتصدق قالوا فان لم یستطع او لم یفعل قال فیعین ذا الحاجۃ الملہوف قالوا فان لم یفعلہ قال فیامر
بالخیر قالوا فان لم یفعلہ قال فیمسک عن الشر فانہ لہ صدقۃ متفق علیہ) اور روایت ہی ابی موسی اشعری رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہی یعنی بطریق شکر نعمت الٰہی کے کہا صحابہ رض نے پس اگر نہ پاوے استطاعت کہ تصدق کرے فرمایا پس چاہیے
کہ کماوے مال دونوں ہاتھوں کے سبب سے پس نفع پہونچاوے اپنی ذات کو اور خیرات کرے کہا صحابہ رض نے پس اگر نہ طاقت رکھے یا کہا کہ نہ کر سکے
فرمایا پس مدد کرے یعنی بدن سے یا مال سے حاجتمند غمگین داد خواہ کے عرض کیا صحابہ رض نے پس اگر نہ کر سکے یہ بھی فرمایا امر کرے ساتھ بھلائی کے عرض کیا
صحابہ نے پس اگر یہ بھی نہ کر سکے فرمایا پس باز رکھے یعنی اپنے تئین یا اوروں کو برائی پہونچانے سے لوگوں کو پس تحقیق یہ اسکے لیے ہی صدقہ یعنی اللہ
دینے کا سا ثواب ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف برائی پہونچانے سے یعنی زبان سے یا ہاتھ وغیرہ سے کسی کو ایذا نہ دے اور یہی مضمون کسی نے
اسمین کہا ہی مصرع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ۞ ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کل سلامی من الناس علیہ
صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس یعدل بین الاثنین صدقۃ ویعین الرجل علی دابتہ فیحمل علیہا او یرفع علیہا متاعہ صدقۃ
والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وکل خطوۃ یخطوہا الی الصلوۃ صدقۃ ویمیط الاذی عن الطریق صدقۃ متفق علیہ) اور روایت ہی ابی
ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جوڑ ہین آدمی کے بدن مین لازم ہی اُنپر یعنی اُنکے مقابلہ مین صدقہ ہر روز کہ
نکلتا ہی اُسمین آفتاب عدل کرنا درمیان دو شخصوں کے یہ بھی صدقہ ہی اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اُسکے کے کہ سوار کر دے اُسپر یا لاد دے
اُسپر اسباب اُسکا صدقہ ہی اور بات اچھی صدقہ ہی اور ہر قدم کہ رکھتا ہی اُسکو طرف نماز کے صدقہ ہی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے صدقہ
ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لازم ہی اُنپر یعنی جوڑوں کی پیدایش مین حکمتین اور نعمتین بڑی بڑی ہین اُنکے شکرانہ مین صدقہ لازم
ہی آدمی پر ہر روز بعد ازان بیان کیا کہ صدقہ یہی نہین ہی کہ مال اللہ دے بلکہ یہ چیزین بھی کہ مذکور ہوئین صدقہ ہین اور بات اچھی یعنی
جس سے ثواب حاصل ہو یا سائل وغیرہ سے کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکھتا ہی طرف نماز کے صدقہ ہی اور اسی کے حکم مین ہی جانا طواف کے
لئے اور جہاد کے لئے اور جنازے کے لئے اور طلب علم اور مانند اُنکے کے لئے اور موذی چیز مانند کانٹے اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کے ۞
ع (وعن عائشۃ قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خلق کل انسان من بنی ادم علی ستین وثلثمائۃ مفصل فمن کبر اللہ
وحمد اللہ وہلل اللہ وسبح اللہ واستغفر اللہ وعزل حجرا عن طریق الناس او شوکۃ او عظما او امر بمعروف او نہی عن منکر
عدد تلک الستین والثلثمائۃ فانہ یمشی یومئذ وقد زحزح نفسہ عن النار رواہ مسلم) اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سے اوپر تین سو ساٹھ جوڑ دن کے پس جو کوئی اللہ اکبر کہے اور حمد کرے اللہ کی اور لا الہ الا اللہ
کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفار کرے اللہ سے اور دور کرے پتھر لوگوں کی راہ سے یا دور کرے راہ سے کانٹا یا ہڈی یا حکم کرے ساتھ نیک چیز
کے یا منع کرے بری چیز سے کہے اور کرے یہ اقوال و افعال سب یا بعض موافق گنتی ان تین سو ساٹھ جوڑ دن کے پس تحقیق وہ چلتا ہے اس دن
اس حالت میں کہ دور رکھا اپنی جان کو آگ سے نقل کی یہ مسلم نے ف لفظ اس دن میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ یہ کام ہر روز کرے تا کفارہ
گناہوں کا ہو ۳ ح (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃً وَ
کُلِّ تَہْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃً وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَہْوَتَہٗ وَیَکُوْنُ
لَہٗ فِیْہَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَہَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْہِ فِیْہِ وِزْرٌ فَکَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَہَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ فِیْہَا اَجْرٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے
ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید یعنی
الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کے صدقہ ہے اور منع کرنا بری بات سے صدقہ ہے
اور بیچ صحبت کرنے ایک تمہارے کے بی بی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے صدقہ ہے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ دفع کرے ایک ہمارا اپنی شہوت
اور ہو اسکو اسمیں ثواب فرمایا خبر دو مجکو اگر دفع کرتا شہوت کو حرام میں آیا ہوتا اسپر اسمیں گناہ پس اسی طرح جسوقت کہ دفع کریگا اسکو حلال میں
ہوگا اسکے لیے اسمیں ثواب نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جیسے للہ دینے میں ثواب ہوتا ہے ویسا ہی تسبیحات وغیرہ کے پڑھنے اور کرنے سے ثواب
پاتا ہے اور صحبت کرنی بی بی سے اگرچہ بذات عبادت و صدقہ نہیں لیکن از بسکہ اسمیں ادا کرنا حق بی بی کا ہے اور نفس حرام کی طرف مائل بہت
ہوتا ہے اور شیطان بھی رغبت دلاتا ہے اسکی اور باوجود اسکے اپنے کو بچا کر رجوع حلال کی طرف کرتا ہے بموجب حکم الٰہی کے ثواب پاتا ہے صدقہ کا سا
۳ ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَۃُ اللِّقْحَۃُ الصَّفِیُّ مِنْحَۃً وَالشَّاۃُ الصَّفِیُّ مِنْحَۃً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ
بِاٰخَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہے اونٹنی بہت دودھ والی عاریت دینی واسطے
دودھ پینے کے اور اچھا صدقہ ہے بکری بہت دودھ والی عاریت دینی صبح کو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ اور شام کو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عرب میں یہ معمول ہے کہ جسکو اللہ تعالے نے توفیق دی ہے وہ اونٹنی یا بکری دودھ کی محتاج کو عاریتاً دیتا ہے تا وہ
حاجت روائی اپنی کرے اور بعد حاجت روائی کے وہ مالک کو پھیر دیتا ہے اسکی حضرتؐ نے تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہے یہ ۳ ح (وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْکُلُ مِنْہُ اِنْسَانٌ اَوْ طَیْرٌ اَوْ بَہِیْمَۃٌ اِلَّا کَانَتْ
لَہٗ صَدَقَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سُرِقَ مِنْہُ لَہٗ صَدَقَۃٌ) اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لگاوے کوئی درخت یا بووے کھیتی پھر کھاوے اس سے آدمی یا پرندے یا چارپائے یعنی اگرچہ بغیر اختیار
مالک کے کھاویں مگر ہوتا ہے اسکے لیے صدقہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں جابر رضؓ سے یہ بھی ہے اور جو کچھ چورایا
جاتا ہے اس سے اسکے لیے صدقہ ہے ف یعنی للہ دینے کا سا ثواب پاتا ہے اسکا حاصل یہ کہ کسی سبب سے کھایا جاوے مال مسلمان کا حاصل
ہوتا ہے اسکو ثواب اسمیں تسلی ہے اسکے لیے کہ صبر کرے نقصان مال پر کہ بہت ثواب پاتا ہے ۳ ع ف اگر کوئی کہے کہ ثواب اعمال کا موقوف
نیت پر ہے اور یہاں نیت نہوئی جواب یہ کہ منظور اصلی کھیتی میں میوہ نوع حیوان و انسان کی ہے مطلقاً بیچ کسی فرد کے ہو افراد حیوان و انسان
کی سے متعلق ہوئی نیت اجمالی ساتھ اس فرد کے بھی اور نیت اجمالی کافی ہے ثواب کے ہونے میں واللہ اعلم بالصواب ۱۲ مولانا عبد العزیز

(وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر لامرأۃ مومسۃ مرت بکلب علی رأس رکی یلہث کاد یقتلہ العطش فنزعت خفہا فاوثقتہ بخمارہا فنزعت لہ من الماء فغفر لہا بذلک قیل ان لنا فی البہائم اجرا قال فی کل ذات کبد رطبۃ اجر متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی گئی واسطے ایک عورت بدکار کے کہ گذری ایک کتے پر کہ کھڑا تھا نزدیک کنوین کے نکال رہا تھا زبان اپنی مارے پیاس کے قریب تھا کہ ہلاک کرے اسکو پیاس پس اوتارا اُس عورت نے موزہ اپنا اور باندھا اُسکو ساتھ اوڑھنی اپنی کے پھر نکالا اُسکے لیے پانی پس بخشش کی گئی واسطے اسکے بسبب اِس کام کے کہا گیا یعنی صحابہ رض نے عرض کیا کہ کیا تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنے کے جانوروں پر ثواب ہی فرمایا بیچ احسان کرنے کے ہر صاحب جگر تر یعنی جاندار پر ثواب ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا مظہر نے کہ ہر جانور کے کھلانے اور پلانے مین ثواب ہوتا ہی سواے موذیات کے کہ جنکے لیے حکم مارنے کا ہی یعنے سانپ اور بچھو وغیرہ اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبھی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بھی اللہ تعالے بخش دیتا ہی مذہب ہی اہل سنت کا ہی (وعن ابن عمر وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذبت امرأۃ فی ہرۃ امسکتہا حتی ماتت من الجوع فلم تکن تطعمہا ولا ترسلہا فتاکل من خشاش الارض متفق علیہ) اور روایت ہی ابی عمر اور ابی ہریرہ سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب کی گئی ایک عورت بسبب بلی کے کہ باندھ رکھا تھا اسکو یہانتک کہ مرگئی مارے بھوک کے پس نہ تھی عورت کہ کھلاتی اس بلی کو اور نہ چھوڑتی تھی بلی کو کہ کھاوے جانوروں زمین کے سے یعنے چوہے وغیرہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ صغیرہ گناہ ہی اور جائز ہی عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہی عقائد مین ۱۲ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر رجل بغصن شجرۃ علی ظہر طریق فقال لانحین ہذا عن طریق المسلمین لا یؤذیہم فادخل الجنۃ متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا ایک شخص ٹہنے درخت کے پر کہ تھے اوپر راہ کے یعنے نہ ادھر اُدھر راہ کے پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنے کو مسلمانون کی راہ سے تا نہ ایذا دے اُنکو پس داخل کیا گیا بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ارادہ دور کرنے کا کیا اور پھر دور کیا اُسکو پس داخل ہوا بہشت مین یا فقط نیت ہی سے داخل ہوا (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رأیت رجلا یتقلب فی الجنۃ فی شجرۃ قطعہا من ظہر الطریق کانت تؤذی الناس رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ پھرتا ہی اور چین کرتا ہی بہشت مین بسبب ایک درخت کے کہ کاٹا تھا اُسکو راہ پر سے تھا درخت ایذا دیتا آدمیون کو نقل کی یہ مسلم نے (وعن ابی برزۃ قال قلت یا نبی اللہ علمنی شیئا انتفع بہ قال اعزل الاذی عن طریق المسلمین رواہ مسلم) اور روایت ہی ابی برزہ رض سے کہ کہا کہا مین نے اے نبی اللہ کے سکھلاؤ مجکو ایک چیز کہ نفع پکڑون مین ساتھ اُسکے فرمایا ایک طرف کیا کر موذی چیز کو راہ مسلمانون کی سے نقل کی یہ مسلم نے (وسنذکر حدیث عدی بن حاتم اتقوا النار فی باب علامات النبوۃ ان شاء اللہ تعالے) اور ذکر کرینگے ہم حدیث عدی بن حاتم کی کہ سر اسکا یہ ہی اتقوا النار بیچ باب علامات نبوۃ کے اگر چاہیگا اللہ تعالے

## الفصل الثانی فصل دوسری

(عن عبد اللہ بن سلام قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جئت فلما تبینت وجہہ عرفت ان وجہہ لیس بوجہ کذاب فکان اول ما قال یا ایہا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی) اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا جبکہ آئے نبی صلعم مدینہ مین حاضر ہوا مین پس جبکہ دیکھا مین نے چہرہ حضرت کا معلوم کیا مین نے

یہ کہ چہرہ حضرت کا نہیں ہی چہرہ جھوٹے کا پس تھا اول کلام یہ کہ فرمایا ای آدمیون افشا کرو سلام کو یعنی پکار کر کہو اسطرح کہ جس سے سلام علیک کرو
دہ سے اور ہر ایک سے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کھلاؤ کھانا یعنی بھوکون کو اور سلوک کرو ناتے دارون سے اور پڑھو نماز رات کو
اس حالت میں کہ لوگ سوتے ہون یعنی تہجد داخل ہوگے بہشت مین ساتھ سلامتی کے یعنے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور
دارمی نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ
تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بندگی کرو رحمان کی اور کھلاؤ طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگے بہشت مین ساتھ سلامتی کے نقل کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی انس رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صدقہ کرنا البتہ بجھا دیتا ہی غضب پروردگار
کے کو اور دور کرتا ہی مرنے بد کو نقل کی یہ ترمذی نے ف بجھا دیتا ہی غضب رب کو یعنی دنیا مین عافیت سے رکھتا ہی کہ کوئی بلا نہین
اوتارتا اور مرنے بد کو یعنے بری حالت کو وقت مرنے کے یعنی وقت مرنے کے وسوسہ شیطان سے اور بیماری سخت وغیرہ سے کہ باعث کفر و کفران
کے ہو محفوظ رکھتا ہی حاصل یہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہی ؓح (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ
الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی جابر رضہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیکی ہی صدقہ ہی اور بعضی نیکیون مین سے یہ ہی کہ ملاقات کرے تو مسلمان بھائی اپنے سے ساتھ
کشادہ چہرہ کے اور یہ کہ ڈال دیوے ڈول اپنے سے پانی بیچ باسن بھائی اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے (وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ
الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيَّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ
صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی ابی ذر رضہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا روبرو بھائی اپنے کے صدقہ ہی اور امر کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہی اور منع کرنا تیرا بری
بات سے صدقہ ہی اور بتلا دینا تیرا کسی کو بیچ زمین بے نشان کے واسطے تیرے صدقہ ہی یعنی جس زمین مین بسبب نہونے نشان راہ کے لوگ
راستہ بھولتے ہین اسمین کسی راہ بھولے کو راہ بتا دینے سے صدقہ کا سا ثواب ملتا ہی اور مدد کرنی تیری یعنی ہاتھ پکڑ کر لیجانا اندھے کو یا کم سوجھ
کو تیرے لیے صدقہ ہی اور دور کرنا تیرا پتھر کا اور کانٹے کا اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہی اور ڈالنا پانی کا ڈول اپنے سے بیچ
ڈول بھائی اپنے کے تیرے لیے صدقہ ہی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف جب ڈول سے ڈول مین پانی ڈالنے
مین یہ ثواب ملا تو جس صورت مین بھائی مسلمان پاس ڈول نہو اور تو اپنے ڈول سے پانی دیوے اسکو کیا کچھ ثواب پاویگا ؓع (وَعَنْ
سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ
اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی سعد بن عبادہ رضہ سے کہ کہا ای رسول اللہ تحقیق ماں سعد کی یعنی ماں میری مر گئی پس کونسا صدقہ بہتر ہی
یعنی اسکی روح کے لیے فرمایا پانی پس کھودا سعد نے کنوان اور کہا یہ کنوان صدقہ ہی واسطے ماں سعد کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے
ف پانی بہتر ہی اسلیے کہ بہت کام آتا ہی امور دین و دنیا مین خصوصاً ان شہرون گرم مین ؓع (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّمَا مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرْیٍ کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰی مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَاٍ سَقَاہُ اللّٰہُ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگے پن کے پہناوے گا اسکو اللہ بہشت کے سبز لباسوں مین سے اور جو مسلمان کھلاوے کسی مسلمان کو بھوک پر کھلاویگا اسکو اللہ میوون بہشت کے سے اور جو مسلمان پلاوے کسی مسلمان کو پیاس پر پلاویگا اسکو اللہ شراب مہر کی ہوئی مین سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یعنے شراب جنت کی کہ محفوظ ہی بسبب مہر کے تغیر و تبدیل سے اور جسکے لیے ہی سوا اسکے کوئی نہین پی سکتا اور مراد اس سے یہ ہی کہ نہایت نفیس ہی اسلیے کہ نفیس چیز پر مہر کرتے ہین اور مہر اسپر مشک کی ہی جیسا کہ کلام اللہ مین آیا ہی یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُہٗ مِسْکٌ یعنی بجاے موم وغیرہ کے مشک لگا کر اسپر مہر کی گئی ہی ۱۲ع (وَعَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ ثُمَّ تَلَا لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْہَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَلْاٰیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس کی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مال مین البتہ حق ہی سوا زکوٰۃ کے پھر پڑھی حضرت نے ساری یہ آیت نہین نیکی یہی کہ پھیرو منہ اپنے کو طرف مشرق و مغرب کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنے زکوٰۃ تو فرض ہی ہی ضرور دینی چاہیے سوا زکوٰۃ کے صدقہ نفل بھی مستحب ہی وہ بھی دیا کرے اور وہ یہ ہی کہ نہ محروم کرے سائل اور قرض مانگنے والے کو اور دریغ نہ کرے عاریتاً مانگنے والے سے اسباب گھر کا مانند ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کے اور نہ منع کرے کسیکو پانی اور نمک اور آگ لینے سے کذا ذکرہ الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہ ہی کہ مراد حق سے وہ چیزین ہین کہ آیت مذکورہ مین فرمائین یعنی احسان کرنا قرابتیون سے اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون سے اور خرچ کرنا مال کا بیچ آزاد کرنے بردہ کے اور باقی آیت یون ہی (وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ) یعنی ولیکن نیک وہ ہی کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچھلے پر اور فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر اور دیا مال ساتھ محبت اسکی کے قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون کو اور بردہ آزاد کرنے مین اور قائم کی نماز اور دی زکوٰۃ بس یہ آیت حضرت نے سند کے لیے پڑھی ہے اسلیے کہ اسمین اول تو اللہ تعالے نے تعریف کی مومنون کی ساتھ دینے مال کے اپنون اور یتیمون وغیرہ کو بعد اسکے تعریف کی ساتھ قائم کرنے نماز اور دینے زکوٰۃ کے پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا سوائے دینے زکوٰۃ کے ہی اور وہ صدقہ نفل ہی حاصل یہ کہ حضرت نے جو فرمایا تھا کہ مال مین حق ہی سوا زکوٰۃ کے وہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اول صدقہ نفل ذکر کیا گیا پھر صدقہ واجب ۱۲ج ۱۲ع (وَعَنْ بُہَیْسَۃَ عَنْ اَبِیْہَا قَالَتْ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ الْمَاءُ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَیْرَ خَیْرٌ لَّکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی بہیسہ سے کہ نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ کہا بہیسہ نے کہ کہا باپ اسکے نے یا رسول اللہ کیا ہی وہ چیز کہ نہین حلال منع کرنا اور نہ دینا کسی کو اس سے فرمایا کہ پانی کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہی کہ نہین حلال منع کرنا کسی کو اس سے فرمایا کہ نمک کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہی کہ نہین حلال منع کرنا اس سے فرمایا کرنا تیرا بھلائی کو بہتر ہی تیرے لیے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف پانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت مالک کے اور نمک سے نہ منع کرے اسلیے کہ لوگون کو احتیاج اسکی بہت ہوتی ہی اور لوگ دیتے رہتے ہین اسکو جیسا ان قدر نہین رکھتا اور کلمہ خیر کا جامع ہی سب بھلائیون کو یعنے دے جو کچھ چاہے تو اور جو ہوسکے بھلائی کر نہین حلال تجکو باز رکھنا اپنے کو اور اورون کو اس سے پس یہ تعمیم ہی بعد تخصیص کے اور اشارہ ہی طرف اسکے کہ لفظ لایحل بمعنے لاینبغی کے ہی یعنے لائق نہین ہی منع کرنا ان چیزون سے ۱۲ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا مَیْتَۃً فَلَہٗ فِیْہَا اَجْرٌ وَمَا اَکَلَتِ الْعَافِیَۃُ مِنْہُ فَھُوَ لَہٗ صَدَقَۃٌ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آباد کرے زمین خشک یعنی کھیتی کرے زمین افتادہ مین پس اُسکے لیے اسمین یعنے اُسکے آباد کرنے مین ثواب ہی اور جو کچھ کھاجاوین جانور یا آدمی اُسکے حاصل مین سے پس وہ اسکے لیے صدقہ ہی یعنے جبکہ راضی وشاکر ہوا اسپر نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَۃَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ ھَدٰی زُقَاقًا کَانَ لَہٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی براءؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیوے عاریتاً جانور دودھ کا یا قرض دیوے چاندی یعنی روپے وغیرہ یا راہ بتلادے راہ بھولے کو یا اندھے کو کوچہ اور راہ مین ہوگا اسکے لیے ثواب مانند آزاد کرنے ایک بردہ کے نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنْ اَبِیْ جُرَیٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَرَاَیْتُ رَجُلًا یَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْیِہٖ لَا یَقُوْلُ شَیْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْہُ قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَیْکَ السَّلَامُ عَلَیْکَ السَّلَامُ تَحِیَّۃُ الْمَیِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَیْکَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ الَّذِیْ اِنْ اَصَابَکَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَہٗ کَشَفَہٗ عَنْکَ وَاِنْ اَصَابَکَ عَامُ سَنَۃٍ فَدَعَوْتَہٗ اَنْبَتَہَا لَکَ وَاِذَا کُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاۃٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُکَ فَدَعَوْتَہٗ رَدَّہَا عَلَیْکَ قُلْتُ اعْہَدْ اِلَیَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَہٗ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِیْرًا وَلَا شَاۃً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَیْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُکَلِّمَ اَخَاکَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَیْہِ وَجْہُکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَکَ اِلٰی نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاِلَی الْکَعْبَیْنِ وَاِیَّاکَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّہَا مِنَ الْمَخِیْلَۃِ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمَخِیْلَۃَ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَکَ وَعَیَّرَکَ بِمَا یَعْلَمُ فِیْکَ فَلَا تُعَیِّرْہُ بِمَا تَعْلَمُ فِیْہِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِکَ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ مِنْہُ حَدِیْثَ السَّلَامِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَیَکُوْنُ لَکَ اَجْرُ ذٰلِکَ وَوَبَالُہٗ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی جریؓ سے کہ نام اُسکا جابر بن سلیم ہی کہا آیا مین مدینہ مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ پھرتے ہین لوگ عقل اُسکی سے یعنی عمل کرتے ہین موافق فرمانے اسکے کے جیسا کہ راوی نے واضح کر کر کہا کہ نہین فرماتا کچھ مگر عمل کرتے ہین لوگ اُسپر کہا مین نے کون ہی کہا لوگون نے یہ ہین رسول خدا کے کہا راوی نے دوبارا کہا مین نے علیک السلام یعنے تجھپر سلام ای رسول خدا کے فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السلام کا دعا ہی مردے کی کہہ السلام علیک یعنی سلام ہی تجھپر کہا مین نے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا مین ہون رسول اللہ کا وہ اللہ کہ اگر پہونچے تجکو ضرر پس پکارے تو اُسکو دور کرے ضرر کو تجھسے اور اگر پہونچے تجکو قحط سالی پھر پکارے تو اُسکو پیدا کرے سبزہ زمین مین تیرے لیے اور جسوقت کہ ہو تو زمین مین کہ خالی ہو پانی اور درخت سے یا ہو جنگل مین کہ دور ہو آبادی سے اور گم ہو جاوے سواری تیری پس پکارے تو اُسکو پھیر لاوے سواری تجھپر کہا جابرؓ نے کہ کہا مین نے نصیحت کیجیے مجکو فرمایا نہ بُرا کہہ کسی کو کہا جابرؓ نے پس نہ بُرا کہا مین نے پیچھے اسکے کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنے آدمیون کو بُرا کہنا کیسا حیوانات کو بھی نہین بُرا کہا جیسے کہ عادت عوام کی ہوتی ہی فرمایا حضرتؐ نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے یعنی نیکی کوئی تجھسے کرے یا تو کسی سے کرے اگرچہ تھوڑی ہو حقیر نہ جان بلکہ اگر کوئی تجھسے نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے نیکی ہو سکے کر اور غنیمت جان اور بات کر تو بھائی اپنے سے اور حالانکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اُسکے منھ تیرا یعنی تواضع اور خوش کلامی کر اُس سے تا کہ خوش ہو دل اُسکا بسبب حسن خلق تیرے کے اسلیے کہ تحقیق یہ بھی نیکی سے ہی اور بلند کر ازار اپنی آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنون تک اور بچ تو لٹکانے ازار کے سے اسلیے کہ لٹکانا ازار کا تکبر سے ہی اور تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دے تجکو اور بُرا کہے تجکو ساتھ اس عیب کے

کہ جانتا ہی تجھ مین پس نہ عار دلا تو اسکو ساتھ اس عیب کے کہ جانتا ہی تو اسمین اسلیے کہ نہین ہی گناہ اسکا مگر اسپر نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی ترمذی نے
اس حدیث مین سے حدیث سلام کی یعنی سرحدیث کا کہ اسمین ذکر سلام کا ہی اور باقی حدیث نہین روایت کی اور ایک روایت مین یعنی ترمذی کی بجائے
فانما وبال ذلک علیہ کے یہ ہی کہ ہو گا تیرے لیے ثواب اسکا اور ہو گا وبال اسکا اسپر ف جابر رضہ نے دو بار اسلام اسلیے کیا کہ پہلا سلام یا تو حضرت نے
سنا نہین یا جواب نہین دیا انکے ادب سکھانے کے لیے اور نہ کہ علیک السلام یہ نہی تنزیہی ہی اور کہنا علیک السلام کا دعا مردے کی ہی ظاہر اس عبارت سے یہ
معلوم ہوتا ہی کہ جب مردے کی زیارت کو جاوے کہے علیک السلام نہ السلام علیک جیسے کہ زندہ پر کہتے ہین لیکن تحقیق یہ ہی کہ سنت مردے کے لیے بھی
السلام علیک ہی اسلیے کہ ثابت ہوا ہی حضرت سے کہ جب زیارت قبور کو تشریف لیجاتے تو کہتے السلام علیکم پس معنی اسکے کہ علیک السلام دعا مردے کی ہی یہ ہین
کہ دعا مردے کی تھی ایام جاہلیت مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عرف عرب مین یہ تھا کہ جب سلام کرتے قبر پر کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرت نے کہ علیک السلام تحیت میت
کا ہی موافق عرف وعادت انکی کے نہ یہ مراد تھی حضرت کی کہ سلام کیا جاوے مردون پر اسطرح انتہی اور کہ السلام علیک اسلیے کہ یہ افضل ہی اور جابر رضہ نے جو کہا
کہ بعد اسکے مین نے کسی کو برا نہین کہا یہ بات سد باب کے لیے تھی ورنہ جائز ہی برا کہنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اسکا کفر پر لیکن افضل یہی ہی کہ
کہ مشغول رہے ذکر رحمن مین اور کسی کو برا نہ کہے اسلیے کہ خطرہ آنا اسوی اللہ کا موجب نقصان کا ہی اور کسی کے برا نہ کہنے مین کچھ ضرر نہین
حتی کہ نہ لعنت کرنے شیطان کے مین بھی آور جیسے پائچے ٹخنون سے نیچے کرنے منع ہین ویسا ہی کرتا وغیرہ بھی ٹخنون سے نیچا کرنا منع ہی اور
نہین ہی گناہ اسکا مگر اسی پر تو برا کہ کیون دبال مین پڑتا ہی بسبب بدی رابدی سہل باشد جزا + اگر مردے احسن الی من اساء اوّ
اخیر مین لفظ فی روایۃ کہ جو عبارت نقل کی اس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نے بھی ساری روایت نقل کی ہی اسلیے بعضے حواشی مین لکھا ہی
کہ ترمذی نے بھی تمام حدیث روایت کی ہی ولیکن الفاظ اسکے اور ہین اس کتاب مین جو روایت ہی ساتھ الفاظ ابی داؤد کے ہی ترجمہ ع
(وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَصَحَّحَهُ) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے یہ کہ اہلبیت یا صحابہ نے ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا باقی رہا اسمین سے
کہا حضرت عائشہ رضہ نے کہ نہین باقی رہا اسمین سے مگر شانہ اسکا یعنے سب تقسیم کردی سوائے شانہ کے فرمایا باقی رہی ہی سب سوائے شانے
کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہی ف یعنی باقی وہ ہی کہ جو لوگون کو دیا کہ ثواب اسکا وہان ثابت ہی اور جو کچھ گھر مین رہا فانی ہی
اسمین اشارہ ہی طرف اس آیت کے ماعندکم ینفد وماعند اللہ باق یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ پاس ہی باقی ہی ترجمہ (وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان
کہ پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا جیسے ازار یا چادر یا اور کچھ مگر کہ ہو جاتا ہی بڑی حفاظت مین اللہ کی طرف سے جبتک کہ ہو اسپر اس کپڑے مین سے
ایک ٹکڑا بھی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف یہ فائدہ تو دنیا مین ہی اور آخرت مین ثواب ان گنت ہی ترجمہ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهُ
قَالَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ
فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ) اور روایت
ہی عبد اللہ بن مسعود رضہ سے کہ پہونچایا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہی انکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو
رات کو اس حال مین کہ تلاوت کرتا ہو قرآن کی یعنی نماز مین یا غیر نماز مین اور اوّل ظاہر ہی اور ایک شخص وہ کہ دے کوئی صدقہ یعنی نفل صدقہ

داہنے ہاتھ اپنے سے چھپاوے اُسکو کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین حضرت کو کہ فرمایا بائین ہاتھ اپنے سے اور ایک وہ شخص کہ تھا
لشکر مین پس شکست پائی یارون اُسکے نے پھر وہ سامنے ہوا دشمن کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہی یعنی ضعیف ہی ایک
روایت کرنے والا اُسکا ابو بکر بن عیاش ہی وہ بہت غلطی کرتا ہی ف داہنے اپنے سے اسمین اشارہ ہی طرف ادب دینے کے کہ داہنے ہاتھ سے
دے یا اُسکو دے کہ داہنی طرف ہو اُسکے اور چھپاوے اُسکو بائین ہاتھ سے یعنے داہنے ہاتھ سے دے تو بائین ہاتھ کو نہ خبر ہو ارادہ کیا
ہی ساتھ اسکے کمال مبالغہ یا معنی یہ ہین کہ داہنی طرف والے کو دے تو بائین طرف والے کو نہ خبر ہو غرضکہ اللہ تعالی کی رضامندی اور خوف
ریا کے لیے اسطرح چھپا کر دینے کا بڑا ثواب ہی ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ یُحِبُّہُمُ اللّٰہُ وَثَلٰثَةٌ یُبْغِضُہُمُ
اللّٰہُ فَاَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّہُمُ اللّٰہُ فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَہُمْ بِاللّٰہِ لَمْ یَسْاَلْہُمْ لِقَرَابَةٍ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہُمْ فَمَنَعُوْہُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْیَانِہِمْ فَاَعْطَاہُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ
بِعَطِیَّتِہٖ اِلَّا اللّٰہُ وَالَّذِیْ اَعْطَاہُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَہُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْہِمْ مِمَّا یُعْدَلُ بِہٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَہُمْ فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْ
اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَہُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِہٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَہٗ وَالثَّلٰثَةُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُہُمُ اللّٰہُ اَلشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْرُ
الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ وَثَلٰثَةٌ یُبْغِضُہُمْ) اور روایت ہی ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہی انکو اللہ اور تین شخص ہین کہ دشمن رکھتا ہی انکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکھتا
ہی انکو اللہ یہ ہین ایک تو دینے والا اس شخص کا کہ آیا ایک جماعت کے پاس پس مانگا اُسنے ساتھ قسم اللہ کے یعنی یون کہا کہ قسم دیتا ہون
مین تمکو اللہ کی دو مجکو اور نہ مانگا اُنسے واسطے قرابت کے یعنے یون نہ کہا کہ دو مجکو بسبب حق قرابت کے کہ درمیان میرے اُسکے اور درمیان
اُنکے ہی پس نہ دیا اُنھون نے اُسکو پس پیچھے اپنے چھوڑا قوم کو ایک شخص نے یعنے اسی دینے والے نے کہ وہ بھی قوم مین تھا اور آگے
بڑھا پس دیا اُسکو چپکے سے نہ جانا دینے اسکے کو مگر خدا نے اور اُسنے کہ دیا اُسکو اور دوسرا قیام کرنے والا ایک قوم کا کہ چلے تمام رات یہانتک
کہ جسوقت ہوئی نیند بہت پیاری طرف اُنکے ہر چیز سے کہ برابر ہو نیند کے پس سو رہے قوم پھر کھڑا ہوا وہ شخص گڑگڑاتا ہی میرے روبرو
اور پڑھنے لگا آیتین میری اور تیسرا وہ شخص کہ تھا لشکر مین پس ملاقات کی دشمن سے پس شکست کی گئی اور یہ شخص متوجہ ہوا ساتھ سینے
اپنے کے یہانتک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطے اسکے اور وہ تین شخص کہ بغض رکھتا ہی اُنسے اللہ ایک تو بوڑھا ہو کر زنا کرے اور دوسرا
فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنے والا یعنے جو کہ قرض دینے والے وغیرہ کو نہ دے یا کچھ اور ظلم کرے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے
مانند اسکے اور نہین ذکر کی نسائی نے یہ عبارت وثلثة یبغضہم یعنے ذکر نہین کیا نسائی نے تین شخصون کا کہ دشمن رکھتا ہی انکو اللہ تعالے بلکہ
فقط محبوبان الٰہی ہی کا ذکر کیا ف گڑگڑاتا ہی مجھ سے دلالت کرتی ہی اول حدیث اسپر کہ یہ حدیث کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہی اور آخر اسکے اسپر دلالت کرتی ہی کہ یہ کلام الٰہی سے ہی توجیہ اسکی یہ کی گئی ہی کہ بیان کیا اللہ تعالے نے اپنے نبی سے جو کچھ کہ واقع
ہوتا ہی درمیان بندے کے اور درمیان اُسکے پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ قول اللہ تعالے کا اور شیخ سے مراد یا تو بوڑھا
ہی یا محصن ضد بکر یعنے جسکا نکاح ہوگیا ہو جیسے کہ اس آیت منسوخہ مین ہی الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموہما البتة نکالا من اللہ واللہ عزیز
حکیم یعنے مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کرین دونون پس سنگسار کرو دونون کو ضرور یہ سزا ہی اللہ تعالی کی طرف سے اور اللہ
غالب باحکمت ہی اور فقیر تکبر کرنے والا اور مستثنی ہی اس سے تکبر کرنا اُسکا متکبر سے اسلیے کہ وہ صدقہ ہی یعنی فقیر اگر متکبر سے تکبر کرے
تو وہ دشمن خدا کا نہین بلکہ صدقہ کا سا ثواب پاتا ہی چنانچہ بشیر بن حارث نے امیر المومنین علی رض کو خواب مین دیکھا کہا نصیحت کیجیے مجکو

اے امیر المومنینؓ فرمایا کیا خوب ہے مہربانی کرنی تونگرون کو فقیرون پر واسطے طلب ثواب خدا کے اور بہت خوب ہے اس سے تکبر فقیر کا اغنیا سے بسبب اعتماد و توکل کے خدا پر اور یہ خصلتین مذکورہ سب کے لیے بُری ہین لیکن ان تین کے لیے کہ ذکر کیے گئے بہت ہی بُری ہین چنانچہ سبب اسکا ظاہر ہے اسلیے دشمن خدا کے ہوتے ہین ٭ ۶ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِیْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِہَا عَلَیْہَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ شِدَّۃِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ہَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَدِیْدُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ہَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِیْدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ہَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَآءُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ہَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمْ الرِّیْحُ فَقَالُوْا یَا رَبِّ ہَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّیْحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَۃً بِیَمِیْنِہٖ یُخْفِیْہَا مِنْ شِمَالِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کی اللہ نے زمین ہلنے لگی پھر پیدا کیے پہاڑ پس ٹھہرایا پہاڑون کو زمین پر پس ٹھہر گئی زمین پس تعجب کیا فرشتون نے سختی پہاڑ کے سے پھر کہا فرشتون نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پہاڑون سے فرمایا کہ ہان لوہا ہے یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہے پھر عرض کیا فرشتون نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہان آگ یعنی وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہے پھر عرض کیا فرشتون نے اے رب ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر آگ سے فرمایا ہان پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہے آگ کو بھی پھر عرض کیا فرشتون نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پانی سے فرمایا ہان ہوا یعنی وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہے پھر عرض کیا فرشتون نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہے صدقہ ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے چھپاتا ہے اسکو بائین ہاتھ اپنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

ف فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہ سب سے زیادہ سخت اسلیے ہے کہ اسمین مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہے اور اور چیزون مین کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین یہ بات نہین اور اسمین مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیے ہے کہ نفس چاہتا ہے کہ لوگ میرے دینے کو دیکھین اور میری تعریف کرین اور اپنے ہم عصر پر فخر حاصل ہو مجھے پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضون نے کہا کہ زیادہ سخت اسلیے ہے کہ اس سے حاصل ہوتی ہے رضائے مولیٰ اور رضائے مولیٰ سب سے بڑی چیز ہے ٭ ح (وَذُکِرَ حَدِیْثُ مُعَاذٍ اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ فِیْ کِتَابِ الْاِیْمَانِ) اور ذکر کی گئی حدیث معاذ کی صدقہ بجھاتا ہے گناہون کو کتاب الایمان مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یُّنْفِقُ مِنْ کُلِّ مَالٍ لَّہٗ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْہُ حَجَبَۃُ الْجَنَّۃِ کُلُّہُمْ یَدْعُوْہُ اِلٰی مَا عِنْدَہٗ قُلْتُ وَکَیْفَ ذٰلِکَ قَالَ اِنْ کَانَتْ اِبِلًا فَبَعِیْرَیْنِ وَاِنْ کَانَتْ بَقَرَۃً فَبَقَرَتَیْنِ رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ) روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنے سے دو دو چیزین اللہ کی راہ مین مگر کہ استقبال کرینگے اسکا دربان بہشت کے سارے پکارینگے اسکو طرف اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے کہا ابوذرؓ نے کہ کہا مین نے کسطرح سے ہے یہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہون اونٹ پس دیوے دو اونٹ اور اگر ہووین گائین تو دیوے دو گائین نقل کی یہ نسائی نے

ف اللہ کی راہ مین یعنی اسکی خوشی کی جگہ مین خرچ کرے مانند حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکے کے اور طرف اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے یعنی اچھی نعمتین جنت کی یا ہر دروازے کی طرف بلاتے ہونگے دربان وہانکے

(وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ

ظِلُّ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَدَقَتُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے مرثد بن عبداللہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو بعضے صحابیوں رض نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
نے یہ کہ سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کے صدقہ اُسکا ہوگا نقل کی یہ احمد نے ف یعنی جیسے
سائبان گرمی دھوپ سے بچاتا ہے ویسے ہی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کے یا یہ کہ صدقہ گویا ثواب اُسکے کو بصورت سائبان کے
بنا کر دینے والے کے سر پر تانیں گے تاکہ گرمی اُس دن کی سے بچے ۱۲ ع (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ
وَسَّعَ عَلٰی عِیَالِہٖ فِی النَّفَقَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَائِرَ سَنَتِہٖ قَالَ سُفْیَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاہُ فَوَجَدْنَاہُ کَذٰلِکَ رَوَاہُ رَزِیْنٌ وَرَوَی
الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْہُ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَہٗ) اور روایت ہے ابن مسعود رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشادگی کرے اپنے کنبے پر خرچ کرنے میں دن عاشورے کے کشادگی کریگا اللہ تعالے اُسپر باقی سال اُسکے میں
کہا سفیان ثوری رح نے کہ تحقیق تجربہ کیا ہے ہمنے اسکا پس پایا ہمنے اسکو اسی طرح نقل کی یہ رزین نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابن
مسعود رض سے اور ابو ہریرہ رض اور ابو سعید رض اور جابر رض سے اور ضعیف کہا ہے اسکو بیہقی نے ف بیہقی نے اسکو ضعیف کہکر یہ بھی کہا ہے کہ اگرچہ
طرق اسکے ضعیف ہیں ولیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہو جاتی ہے اور حدیث سرمہ لگانے کی دن عاشورے کے جو بعضوں نے
نقل کی ہے کچھ اصل اسکی نہیں اور اسی طرح اور دس افعال جو دن عاشورے کے کرنے نقل کیے ہیں اُنکی بھی کچھ اصل نہیں سوائے روزے
کے اور وسعت کرنی کھانے کی کہ یہ ثابت ہیں حدیث سے ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَرَأَیْتَ الصَّدَقَۃَ
مَاذَا ہِیَ قَالَ اَضْعَافٌ مُّضَاعَفَۃٌ وَّعِنْدَ اللّٰہِ الْمَزِیْدُ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا کہا ابی ذر رض نے اے نبی خدا کے خبر دو
مجکو کہ صدقہ کیا ہے ثواب اُسکا فرمایا چند در چند ہوتے کئی کئی حصے ہیں اور نزدیک اللہ کے زیادہ بھی ہے نقل کی یہ احمد نے ف کئی کئی
حصے ہیں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دس حصے سے سات سو تک ہے اور زیادہ بھی ہے کہ اگر چاہے سات سو سے بھی زیادہ ثواب دے
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَاءُ یعنی اللہ بڑھاتا ہے ثواب جسکے لیے چاہتا ہے ۱۲ ع باب اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ باب
بیچ بیان بہترین صدقہ کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَحَکِیْمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خَیْرُ الصَّدَقَۃِ مَا کَانَ عَنْ ظَہْرِ غِنًی وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ حَکِیْمٍ وَحْدَہٗ) روایت ہے ابی ہریرہ رض اور حکیم
بن حزام سے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ وہ ہے کہ ہووے بے پروائی سے اور شروع کر ساتھ اس شخص کے
کہ لازم ہے تجھپر نفقہ اُسکا روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے حکیم سے ف بے پروائی سے یعنی صدقہ دے اور پھر غنا
باقی رہے مطلق فقیر نہو جاوے یعنی قوت اہل و عیال کا رکھ لے اور جو زیادہ اس سے ہو تصدق کرے اور عیال کو محتاج اور بھوکا
نہ رکھے جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھ اُس شخص کے کہ لازم ہے تجھپر نفقہ اُسکا اور تحقیق یہ ہے کہ ضرور ہے پہلے دینے والے کو یا تو غنا نفس حاصل
ہو یعنی ازراہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کر دیا جاوے اور دل غنی رہے کچھ پروا نہ کرے جیسے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے
تمام مال دے دیا اور حضرت نے پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا انہوں نے اپنے عیال کے لیے عرض کیا کہ اللہ اسپر حضرت نے اُنکی تعریف کی اور یا غنا
مال باقی رہے کہ دے اور پھر مالدار رہے مفلس نہو جاوے جیسے کہ اوپر گذرا حاصل یہ کہ اگر توکل حاصل ہو دیوے جو کچھ چاہے والا
مقدم رکھے نفس و عیال کو اتنا نہ دے کہ آپ اور عیال بھوکے رہیں ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَۃً عَلٰی اَہْلِہٖ وَہُوَ یَحْتَسِبُہَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی مسعود رض سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خرچ کرتا ہی مسلمان کچھ خرچ اپنے اہل پر یعنی بیوی اور قرابتیوں پر اور اسمین توقع رکھتا ہی ثواب کی
ہوتا ہی اسکے لیے صدقہ یعنی بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِیْ رَقَبَۃٍ وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِہٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ اَعْظَمُھَا
اَجْرًا اَلَّذِیْ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار ہی
کہ خرچ کرے تو اسکو اللہ کی راہ مین یعنی حج یا جہاد یا طلب علم مین اور ایک دینار ہی کہ خرچ کرے تو اسکو بیچ آزاد کرنے بردے کے اور
ایک دینار ہی کہ للہ دے تو مسکین کو اور ایک دینار ہی کہ خرچ کرے تو اسکو اپنے اہل پر بہت بڑی اُن دیناروں مین از روے ثواب کے
وہ دینار ہی کہ خرچ کیا تو نے اسکو اپنے اہل پر نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِیْنَارٍ
یُنْفِقُہُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی عِیَالِہٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی دَابَّتِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ)
اور روایت ہی ثوبانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے اسکو آدمی وہ دینار ہی کہ خرچ کرے
اسکو اوپر عیال اپنی کے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اسکو اپنے جانور پر کہ پالا ہو اسکو جہاد کے لیے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اسکو اوپر
یاروں اپنے کے اس حال مین کہ وہ جہاد کرنے والے ہون اللہ کی راہ مین نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی خرچ کرنا ان تین پر افضل ہی
اوروں پر خرچ کرنے سے ۱۲ع (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِیْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اِنَّمَا ھُمْ بَنِیَّ فَقَالَ
اَنْفِقِیْ عَلَیْھِمْ فَلَکِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ام سلمہ رضہ سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے
ثواب ہی خرچ کرنے مین اوپر بیٹوں ابی سلمہ کے سوائے اسکے نہین کہ وہ بیٹے میرے ہین پس فرمایا خرچ کرا اُنپر پس تیرے لیے ثواب ہی اس
چیز کا کہ خرچ کریگی تو اُنپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت ام سلمہ پہلی بی بی ابو سلمہ صحابی کی تھین اُنسے کئی بچے ہوے تھے عمر اور
زینب اور ذرہ جب وہ مرے تو حضرت سے نکاح ہوا اُنکا پس اُن بچوں کو ام سلمہ کچھ دیا کرتی تھین اُسکو پوچھا کہ مجھے ثواب بھی ہوتا ہی
اُنکے دینے مین یا نہین پس اس صورت مین مراد بیٹوں سے بیٹے سگے ہونگے یا ابو سلمہ کے اور بیوی سے جو بچے تھے اُنکے دینے کا
حکم پوچھا اسصورت مین بیٹوں سے سوتیلے بیٹے مراد ہونگے ۱۲ع ح (وَعَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ فَقُلْتُ اِنَّکَ رَجُلٌ خَفِیْفُ ذَاتِ الْیَدِ وَاِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَۃِ فَاْتِہٖ فَاسْئَلْہُ فَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ یَجْزِیْ عَنِّیْ وَاِلَّا صَرَفْتُھَا اِلٰی غَیْرِکُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ
بَلِ ائْتِیْہِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجَتِیْ حَاجَتُھَا قَالَتْ وَکَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِیَتْ عَلَیْہِ الْمَھَابَۃُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَیْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَہٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْہُ
اَنَّ امْرَاَتَیْنِ بِالْبَابِ تَسْئَلَانِکَ اَتَجْزِیُ الصَّدَقَۃُ عَنْھُمَا عَلٰی اَزْوَاجِھِمَا وَعَلٰی اَیْتَامٍ فِیْ حُجُوْرِھِمَا وَلَا تُخْبِرْہُ مَنْ نَّحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ھُمَا قَالَ امْرَاَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَیْنَبُ فَقَالَ لَہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الزَّیَانِبِ قَالَ امْرَاَۃُ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَۃِ
وَاَجْرُ الصَّدَقَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ) اور روایت ہی زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود رضہ کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تصدق کرو اے گروہ عورتوں کے اگرچہ ہو زیوروں تمہارے سے کہا زینب نے پس پھر آئی مین یعنی حضرت کی مجلس سے طرف عبد اللہ

بن مسعود رضہ کے پس کہا مین نے کہ تحقیق تو مرد ہی سبک ہاتھ کا یعنی فقیر ہی اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہی ہمکو ساتھ دینے
صدقہ کے پس جا حضرتؐ کے پاس اور پوچھ اُنسے یعنے یہ کہ آیا کفایت کرتا ہی مجکو تصدق کرنا تجھپر اور تیری اولاد پر یا نہین پس اگر ہو یہ تصدق کرنا
تجھپر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کرے مجھ سے تصدق کرون تمپر اور اگر نہ کفایت کرے خرچ کرون اُسکو طرف غیر تمہارے کے کہا زینب نے
پس کہا واسطے میرے عبد اللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب نے پس گئی مین حضرتؐ کے پاس پس ناگہان ایک عورت تھی انصار
مین سے کھڑی تھی اوپر دروازے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت میری مانند حاجت اُسکی کے تھی یعنی وہ بھی یہی پوچھنے کو
آئی تھی کہ آیا خاوند اور اُسکے متعلقون کو دون یا نہین کہا زینب نے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تھی اُنپر ہیبت کہا پس
نکلے ہمپر بلال رضہ پس کہا ہمنے اُنکو جا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دے اُنکو یہ کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتی ہین آپسے
کہ کیا کفایت کرتا ہی صدقہ دینا اُنسے خاوندون اُنکے کو اور یتیموں کو کہ اُنکی پرورش مین ہین اور نہ خبر کر تو حضرتؐ کو کہ کون ہین ہم
یعنی مبالغہ کیا بیچ نفی ریا کے کہ اسمین بالکل ریا کو دخل نہین کہا زینب نے پس گئے بلالؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھا
حضرتؐ سے وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہین وہ دونون کہا بلال نے ایک عورت ہی انصار مین سے
اور ایک زینب ہی پس فرمایا حضرتؐ نے بلال کو کون سی زینب یعنی زینبین کئی ہین یہ کون سی ہی کہا عورت عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُنکے دو ہرا ثواب ہی ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
اور لفظ واسطے مسلم کے ف ڈالی گئی تھی اُنپر ہیبت یعنے اللہ تعالی نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور عظمت
دی تھی کہ لوگ اُنسے ڈرتے تھے اور تعظیم کرتے تھے اُنکی اسلیے کوئی جرأت نکرتا تھا یکایک داخل ہونے کی اُن پاس اور یہ ہیبت خداداد تھی
کہ اللہ تعالے نے سبب عزت کا کیا تھا اُسکو نہ یہ کہ اپنی طرف سے بسبب بدخلقی کے تھی اور بلال رضہ نے اُن عورتون کو بتا دیا باوجودیکہ
اُنھون نے منع کیا تھا اسلیے کہ جب حضرت نے پوچھا تو واجب ہوا اُنکو بتا دینا اور نہ دیوے آدمی زکوٰۃ اپنی بیوی اپنی کو بالاتفاق اور نہ دیوے
بیوی زکوٰۃ اپنی خاوند اپنے کو نزدیک ابو حنیفہ رح کے اسلیے کہ دونون شریک ہوتے ہین منافع مین عادۃً اور صاحبین کے نزدیک درست
ہی بیوی کو کہ خاوند کے تئین زکوٰۃ دے پس امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اس حدیث مین صدقہ سے مراد صدقہ نفل ہی اور صاحبین کے نزدیک
صدقہ محتمل فرض اور نفل دونون کو ہی ٭ (وَعَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ام المومنین
میمونہ بیٹی حارث کی سے یہ کہ اُنھون نے آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پھر ذکر کیا میمونہ نے یہ رو برو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرتؐ نے اگر دیتی تو یہ لونڈی اپنے ماموؤن کو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجکو نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف اسلیے کہ وہ احتیاج رکھتے تھے خادم کی پس اُنکو دیتی تو صدقہ بھی ہوتا اور صلہ رحم بھی ٭ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ
اللهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا اے رسول خدا کے
تحقیق واسطے میرے ہین دو ہمسائے پس کسکو ان مین سے تحفہ بھیجون یعنے پہلے یا زیادہ کسکو بھیجون فرمایا طرف اُسکے کہ بہت نزدیک ہو تجھ
جسکا دروازہ ان مین سے نقل کی یہ بخاری نے ف ایک ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہو اور ایک کا دروازہ تو قریب دروازے والے کو مقدم
رکھے اور حدیث مین مراد حصر نہین ہی کہ اسی کو دے دوسرے کو نہ دے بلکہ مراد یہ ہی کہ پہلے یا زیادہ اُسی کو بھیجے کہ جسکا دروازہ قریب ہو

شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہی اُس سے اکثر اختلاط رہتا ہی اور اطلاع اُسکے حال کی بہت رہتی ہی پس اُس سے سلوک و محبت
کرنی اولیٰ ہی ؏ (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَۃً فَاَکْثِرْ مَاءَھَا وَتَعَاھَدْ جِیْرَانَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت
ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت پکاوے تو شوربا پس بہت کر پانی اُسکا اور خبرگیری کر ہمسایوں اپنے کی
نقل کی یہ مسلم نے یعنی خیال لذت کا نکرے بلکہ بہت سا شوربا کرے سالن میں اور ہمسایوں کو بانٹے ؏ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری
(عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ جُھْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہت سا ثواب رکھتا ہی فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والے کی اور پہلے دے اُسکو کہ لازم ہو تجھپر نفقہ اُسکا
نقل کی یہ ابوداود نے یعنی بہت کوشش کرنی کم مال والے کی یعنے افضل صدقہ وہ ہی کہ آدمی کم مال والا مشقت کھینچے اور جو کچھ استطاعت
اُسکی ہو دیوے اور اوپر حدیث میں گذرا تھا کہ صدقہ حالت غنا کا افضل ہی تطبیق ان دونون میں یہ ہی کہ فضیلت متفاوت ہی بحسب
اشخاص اور قوت توکل اور ضعف یقین کے یعنے پہلی حدیث اُنکے حق میں ہی کہ جو توکل نہ رکھتے ہون اور یہ اُنکے حق میں ہی کہ جو توکل و یقین
کامل رکھتے ہون اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتھ مقل کے یعنی کم مال والے کی غنی القلب یعنے دل غنی ہی تا کہ موافق ہو جاوے اس حدیث کے
اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ مَا کَانَ عَنْ ظَھْرِ غِنًی حاصل یہ کہ تصدق کرنا فقیر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہی تصدق کرنے مالدار کے سے اگرچہ
بہت ہو ؏ (وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَۃُ عَلَی الْمِسْکِیْنِ صَدَقَۃٌ وَھِیَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ
ثِنْتَانِ صَدَقَۃٌ وَّصِلَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی سلیمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہو یعنے ایک ثواب صدقہ ہی کا ہوتا ہی اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکھتا ہی
ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنے ناتے دار کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ؏ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِیْ دِیْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی نَفْسِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی وَلَدِکَ قَالَ
عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی اَھْلِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی خَادِمِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا میرے پاس ایک دینار ہی یعنے
اور چاہتا ہون خرچ کرنا اُسکا فرمایا خرچ کر اُسکو اپنے پر کہا اُسنے میرے پاس اور ایک دینار ہی فرمایا خرچ کر اُسکو اپنی اولاد پر کہا اُسنے
میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اُسکو اپنی اہل پر یعنی بیوی اور ماں باپ اور قرابتیون پر کہا اُسنے میرے پاس ایک اور دینار
ہی فرمایا خرچ کر اُسکو اپنے خادم پر کہا اُسنے میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا تو خوب جانتا ہی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے یعنی تو خود جانتا ہی
یعنے اُسکے مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہی جسکو مستحق جانے اُسکو دے ؏ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُّمْسِکٌ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِالَّذِیْ یَتْلُوْہُ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ لَّہٗ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰہِ
فِیْھَا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ یُّسْاَلُ بِاللّٰہِ وَلَا یُعْطِیْ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی ابن عباس رضؓ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہترین آدمی کے وہ شخص ہی کہ پکڑے ہوے ہی لگام گھوڑے اپنے کی اللہ
کی راہ مین یعنے سوار ہو کر منتظر جنگ کا ساتھ کافرون کے ہی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اُس شخص کے کہ قریب ہو مرتبے مین شخص مذکور کے وہ شخص
کہ گوشہ پکڑا ہی اپنی چند بکریون مین ادا کرتا ہی حق اللہ کا اُن مین یعنی جنگل مین جا رہا الگ ہو کر لوگون سے اور بکریون سے گذران اپنی

کرتا ہی اور زکوٰۃ انکی ادا کرتا ہی کیا خبر دون مین تمکو ساتھ بدترین آدمیون کے وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہی ساتھ قسم اللہ کے یعنی سائل اسطرح مانگتا ہی
اس سے کہ دے مجکو تجھے خدا کی قسم اور نہین دیتا ساتھ اسکے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **ف** ساتھ بہترین آدمی کے یعنی اچھے لوگون
مین سے ایک یہ بھی ہی یہ اسلیے کہا کہ غازی سب لوگون سے افضل نہین ہی اور اسی طرح بدترین آدمیون سے بھی یہ مراد ہی کہ بد ترین مین سے ایک
یہ بھی ہی ع (وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ مَعْنَاهُ) اور روایت ہی ام بجید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دو مانگنے والے کو اگرچہ ساتھ سم
جلے ہوے کے ہو نقل کی یہ مالک اور نسائی نے اور نقل کی ترمذی اور ابوداؤد نے معنی اسکے **ف** یہ مبالغہ ہی بیچ پھیرنے سائل کے ساتھ
ادنی اس چیز کے کہ میسر ہو یعنی جو کچھ میسر ہو سائل کو دے بغیر دیے نہ پھیرے پس حقیقت اس کلام کی نہین مراد ہی اسلیے کہ کھر جلا ہوا
قابل انتفاع کے نہین ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَأَلَ
بِاللّٰهِ فَأَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس پناہ دو
اسکو اور جو کوئی مانگے ساتھ نام اللہ کے پس دو اسکو اور جو شخص کہ بلاوے تمکو یعنی کھانے کے لیے پس قبول کرو بلانا اسکا یعنی اگر کوئی مانع حسی
یا شرعی نہو اور جو شخص کرے طرف تمھارے احسان یعنی قولی ہو یا فعلی پس بدلا دو اسکو یعنی تم بھی احسان کرو ویسا جیسا اسنے کیا پس اگر نہ پاؤ
مال کہ بدلا دو اسکا پس دعا کرو واسطے محسن کے یہانتک کہ گمان کرو یہ کہ بدلا دیا تمنے اسکا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف**
جو شخص پناہ مانگے الخ یعنی جو شخص پناہ مانگے تمسے اور طلب کرے تمسے دفع شر تمھارے کی یا شر غیر تمھارے کی اور وقت پناہ مانگنے کے
کہے خدا کا واسطہ دیتا ہون تجکو یہ کہ دفع کر مجسے شر پس قبول کرو کہنا اسکا اور دفع کرو اس سے شر واسطے تعظیم نام خدا تعالے کے اور
احتمال ہی کہ حرف بے صلہ استعاذہ کا ہی یعنی جو کوئی پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس نہ تعرض کرو اس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اس سے اور
یہانتک کہ گمان کرو الخ یعنے مکرر کرو دعا یہانتک کہ گمان کرو تم کہ ادا کیا حق تم اسکا اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف
اسکے احسان پس کہا اسنے احسان کرنے والے کو جزاک اللہ خیرا پس تحقیق مبالغہ کیا ثنا مین پس دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ جسنے کہا کسی کو
جزاک اللہ خیرا ایکبار ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہو اسلیے کہ اسکے کہنے مین گویا اسنے اپنے نفس کو عاجز جانا بدلہ اتارنے مین اور سپرد کیا
حق سبحانہ تعالی کو پس اسکا ایکبار کہنا بہتر ہ مکرر دعا کرنے کے ہوا اور عادت تھی ام المومنین عائشہ رض کی کہ جب دعا کرتا انکے لیے سائل
تو وہ بھی اسی طرح دعا کرتین اسکے لیے پھر دیتین اسکو مال پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر نہ دعا کرون مین اسکے لیے تو البتہ ہو
حق اسکا مجھپر بسبب دعا کے میرے لیے زیادہ حق میرے سے اسپر بسبب صدقہ کے پس دعا کرتی ہون اسکے لیے جیسے کہ وہ دعا کرتا ہی میرے
لیے تاکہ بدلا اوتاردون مین دعا اسکی کا ساتھ دعا اپنی کے اور خالص ہو صدقہ ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی
جاوے ساتھ ذات اللہ تعالے کے مگر بہشت نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے نہ مانگو لوگون سے کوئی چیز بواسطے ذات خدا کے یعنی نہ کہو
کہ دے مجکو کوئی چیز واسطے ذات خدا کے یا واسطے اللہ کے اسلیے کہ نام اللہ تعالی کا بہت بڑا ہی اس سے کہ مانگی جاوے ساتھ اسکے متاع
دنیا کی بلکہ مانگو ساتھ اسکے جنت کہ یا اللہ مانگتے ہین ہم تجھ سے بواسطہ ذات کریم تیری کے یہ کہ داخل کرے تو ہمکو جنت مین ۱۴۶ الفصل

**الفصل الثالث** فصل تیسری (عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرَحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرَحَاءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی انس رضہ سے کہ کہا تھے ابو طلحہ بہت مالدار مدینہ کے انصار مین قسم کھجوروں سے اور تھا بہت محبوب مالوں انکے سے طرف انکی بیرحا کہ نام انکے باغ کا تھا اور تھا وہ سامنے مسجد کے یعنی مسجد نبوی کے اور تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے اسمین اور پیتے پانی اسمین کا کہ اچھا تھا یعنی شیرین یا حلال بلا شبہہ کہا انس رضہ نے پس جب اتری یہ آیت ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یعنی جنت کو یہانتک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو کھڑے ہوے ابو طلحہ طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور تحقیق بہت محبوب مال میرے سے طرف میری بیرحا ہی اور تحقیق وہ صدقہ ہی واسطے اللہ کے امید رکھتا ہون نیکی اسکے کی یعنی بموجب آیت کریمہ کے اور امیدوار ہون ذخیرہ رکھنے اسکے کا نزدیک اللہ کے پس رکھو اسکو اے رسول خدا کے جہان دکھلاوے تمکو اللہ یعنی آپ جس جگہ مناسب جانیے خرچ فرمائیے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شاباش شاباش یہ یعنی بیرحا مال ہی نفع دینے والا اور تحقیق سنا مین نے جو کہا تو نے اور تحقیق مین مناسب جانتا ہون یہ کہ تقسیم کردے اسکو اپنے قرابتیون مین یعنی محتاج قرابتیون کو تا ثواب صدقہ کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ یعنی جو فرمایا آپ نے پھر تقسیم کیا اس باغ کو ابو طلحہ نے اپنے قرابتیون مین اور چچا کے بیٹون مین نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے ف بنی عم بیان ہی اقارب کا یا اقارب سے سوا اسکے اور ناتے دار مراد ہون شرح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا یہ ہی کہ پیٹ بھر دے ایک جگر بھوکے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی جو چیز کہ جاندار ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور لیکن جانور موذی کہ جنکے لیے حکم مارنے کا ہی یعنی سانپ وغیرہ مستثنی ہین یعنی کھلانا انکا اچھا نہین باب یہ باب بلا ترجمہ کے ہی عادت ہی مولف کی کہ کہیں نرا باب ہی ذکر کرتا ہی بغیر ترجمہ کے اور ذکر کرتا ہی اسمین حدیثین متمات اور ملحقات پہلے باب کی چنانچہ یہ باب بھی ویسا ہی ہی اور بعضے نسخون مین یون ہی باب ما ینفقه المرأة من مال زوجها یعنی اس باب مین بیان ہی اس چیز کا کہ خرچ کرے عورت اپنے خاوند کے مال مین سے **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تصدق کرتی ہی عورت اپنے گھر کے طعام مین سے اس حال مین کہ نہ اسراف کرنے والی ہو ہوتا ہی واسطے اسکے ثواب اسکا بسبب خرچ کرنے اسکی کے اور ہوگا اسکے خاوند کو ثواب اسکا بسبب کمانے اس مال کے اور واسطے دار وغہ کے مانند اسی کے یعنی کھانا جسکے حوالے ہی اسکو بھی ثواب بسبب خرچ کرنے کے ایسا ہی ہوتا ہی یہ سب نہین کم کرتے بعض انکے ثواب بعض کے کو کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ محمول ہی اسپر کہ خاوند نے اذن دے دیا ہو بیوی کو

تصدق ہی کرنے کا صریحاً یا دلالۃً اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم جاری ہوا ہی اوپر عادت اہل حجاز کے کہ عادت اُنکی یہ ہی کہ اپنی بی بیون کو اور خادمون کو اجازت دے دیتے ہین یہ کہ ضیافت کرین وہ مہمانون کی اور کھلاوین سائل و مساکین اور ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرتؐ نے اپنی امت کو کہ یہ عادت نیک حاصل کرین ۔ (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ کَسْبِ زَوْجِہَا مِنْ غَیْرِ اَمْرِہٖ فَلَہَا نِصْفُ اَجْرِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرتی ہی عورت کمائی یعنے مال خاوند اپنے کے سے بغیر حکم اُسکے کے پس واسطے اُسکے ہی آدھا ثواب اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بغیر اُسکے حکم کے مراد بغیر حکم اُسکے سے یہ ہی کہ خاص اُس صدقہ کا خاوند نے حکم نہین کیا لیکن جانتی ہی رضا خاوند کی بالاجمال صریحاً یا دلالۃً اپنی تھوڑی چیز ہو کہ اُسکے دینے کو کوئی منع نہین کرتا جیسے یہان فقیر کو ٹکڑا آیا کوڑی دیدیتے ہین ۔ (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَةً بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی موسی اشعری رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داروغہ مسلمان امانتدار ایسا کہ دیوے اُس چیز کو کہ حکم کیا گیا ساتھ اُسکے یعنے صدقہ اور مانند اُسکے کے پورے بدون نقصان کے خوشی دل اپنے کے سے پس دیوے اُس چیز کو طرف اُسکے کہ حکم کیا گیا ہی اُسکے لیے ساتھ اُسکے ایک ہی دو تصدق کرنے والون مین کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین چار شرطین مذکور ہوئین ایک تو حکم ہونا مالک کا اور دوسرے پورا دینا اور تیسرے خوشی سے دینا یہ اسلیے کہا کہ بعضے داروغہ اور خادم خوشی سے نہین دیتے جو کہ مالک دلواتے ہین اور چوتھے دینا اُسی کو کہ جسکے لیے حکم کیا گیا ہی نہ اور مسکین کو اور لفظ متصدقین ساتھ صیغہ تثنیہ کے ہی یعنے ایک مالک اور دوسرا یہ داروغہ یہ جو دو صدقہ کرنے والے ہین اُنمین کا ایک یہ بھی ہی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ صیغہ جمع کے ہی یعنی داروغہ بھی ایک تصدق کرنے والون مین سے ہی حاصل یہ کہ جو داروغہ مسلمان امانتدار ہو کہ جو کچھ مالک دینے کا حکم کرتا ہو پورا دیتا ہو اور خوش ہو کر دیتا ہو اور دیتا ہو اُسکو کہ جسکے لیے مالک نے حکم کیا تو اُسکو بھی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہی ۔ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیَ افْتُلِتَتْ نَفْسُہَا وَاَظُنُّہَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَہَلْ لَہَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْہَا قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق مان میری ناگہان مرگئی اور گمان کرتا ہون مین اُسکو کہ اگر بولتی کچھ للہ دیتی یا وصیت کرتی للہ دینے کی پس کیا ہی واسطے اُسکے ثواب اگر صدقہ دون مین اُسکی طرف سے فرمایا ہان ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہونچتا ہی اور اسی طرح دعا و استغفار میت کے لیے مفید ہی مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہی اور عبادات بدنیہ مین اختلاف ہی مانند نماز و تلاوت قرآن کے اور مختار یہ ہی کہ انکا بھی ثواب پہونچتا ہی اور امام عبد اللہ یافعی رح نے لکھا ہی کہ شیخ بزرگ قدر عبد السلام کو بعد مرنے کے کسی نے خواب مین دیکھا کہتے ہین ہم دنیا مین حکم کرتے تھے ساتھ نہ پہونچنے ثواب تلاوت قرآن کے اور اس عالم مین برخلاف اُسکے پایا ہمنے ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَیْئًا مِنْ بَیْتِ زَوْجِہَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِہَا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِکَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روایت ہی ابی امامہ رض سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبہ اپنے کے سال حجۃ الوداع کے ہین کہ نہ خرچ کرے عورت کچھ گھر خاوند اپنے کے سے مگر ساتھ اذن خاوند اپنے کے یعنی اذن صریحاً ہو یا دلالۃً کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کرے طعام بھی فرمایا یہ نفیس ترین ہی

مالون ہمارے سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جب ادنی چیز طعام سے تصدق کری بغیر اذن خاوند کے تو درست ہوئی تو طعام تو افضل چیز ہی یہ کاہے کو درست ہوگا اور ظاہر مین اس حدیث مین اور اوپر کی بعضی حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہی لیکن فائدون کو جو کوئی دیکھیگا تو کچھ تعارض و شبہہ باقی نہ رہیگا اسلیے کہ انسے تطبیق معلوم ہو جائیگی ؏ (وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتْ امْرَأَةٌ جَلِيْلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ اِنَّا كَلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْكُلْنَهُ وَتُهْدِيْنَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی سعد رضہ سے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی یعنی عہد لیا اوپر قائم کرنے احکام شریعت کے عورتون سے تو کھڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قدر یا دراز قد گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتون سے تھی پس کہا ای نبی اللہ کے تحقیق ہم بھاری ہین اپنے باپون پر اور اپنے بیٹون پر اور اپنے خاوندون پر پس کیا حلال ہی ہمارے لیے مالون انکے سے یعنے بغیر انکے حکم کے فرمایا تازہ مال کھاؤ تم اسکو اور بطریق تحفہ کے بھیجو اسکو نقل کی یہ ابوداود نے **ف** مراد تازے مال سے یہ ہی کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودھ اور مانند انکی کے اور بعضے میوے کہ جلدی بگڑ جاتے ہین پس ایسی چیزون مین حاجت اذن کی نہین اسلیے کہ عرف و عادت جاری ہی کہ لوگ ایسی چیزون کے خرچ کرنے کو منع نہین کرتے پس اذن دلالۃً حاصل ہی بخلاف خشک چیز کے کہ اسمین اذن و رضا ضرور چاہیے ؏ ۃ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِيْ مَوْلَايَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِيْ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهٗ قَالَ يُعْطِيْ طَعَامِيْ بِغَيْرِ اَنْ اٰمُرَهٗ فَقَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہی عمیر غلام آزاد ابی اللحم کے سے کہ کہا حکم کیا مجکو صاحب میرے نے کہ چیزون مین گوشت کو یعنے سکھانے کے لیے پس آیا میرے پاس ایک مسکین پس کھلایا مین نے اسکو اسمین سے پس جانا یہ صاحب میرے نے پس مارا مجکو پھر مین آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا مین نے یہ روبرو حضرت کے پس بلایا حضرت نے صاحب میرے کو پھر فرمایا کیون مارا تو نے اسکو کہا دیتا ہی طعام میرا بدون حکم میرے کے فرمایا ثواب درمیان تم دونون کے ہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عمیر نے تھا مین غلام کسی کا پس پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنے کے سے کچھ یعنے چیز قلیل یا وہ چیز کہ اذن ہی اسمین عادتاً فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونون کے ہی آدھون آدھ نقل کی یہ مسلم نے **ف** ثواب درمیان تم دونون کے یعنے اگر امر کرتا تو دیکھا یا راضی ہوتا اور کہا طیبی نے کہ مقصود حضرت کا یہ نہین کہ غلام کو حق تصرف ہی ملک مولی مین علی الاطلاق بلکہ مکروہ جانا حضرت نے مارنا غلام کو ایسے امر پر کہ مولی کے حق مین اچھا تھا پس رغبت دلائی مولی کو اسپر کہ غنیمت جانے ثواب کو اور درگذر کرے اس سے غرضکہ یہ تعلیم اور رہنمائی تھی ابی اللحم کے لیے نہ تقریر یعنے جائز رکھنا فعل غلام کا ؏ بَابُ مَنْ لَا يَعُوْدُ فِي الصَّدَقَةِ باب ہی بیچ بیان اس شخص کے کہ نہ لیوے صدقے دیے ہوئے اپنے کو یعنے نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِيَهٗ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَبِيْعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عمر بن خطاب رضہ سے کہ کہا سوار کیا مین نے کسی کو گھوڑے پر راہ خدا مین یعنے ایک غازی پاس گھوڑا نہ تھا مین نے اسکو گھوڑا دیا پس ضائع کیا اس شخص نے کہ تھا گھوڑا اس پاس یعنی بسبب بے غوری کے دبلا کر دیا پس

چاہا مین نے یہ کہ مول لون مین اُسکو اور گمان کیا مین نے یہ کہ بیچے گا وہ اُسکو سستا پھر پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ خرید کر اُسکو اور
نہ عود کر اپنے صدقہ مین اگرچہ دیوے تجکو وہ بدلے ایک درہم کے یعنی یہ عود صورۃً ہی نہ حقیقۃً اسلیے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ مین مانند کتے
کے ہی کہ چاٹتا ہی اپنی قی کو اور ایک روایت مین ہی کہ نہ رجوع کر اپنے صدقہ مین یعنی اگرچہ صورت مین ہو اسلیے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ مین
مانند چاٹنے والے کے ہی اپنی قی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچے گا اُسکو سستا یعنی بسبب دُبلے ہوجانے کے یا اسلیے کہا کہ مین محسن اُسکا
تھا اور نہ خرید کر یہ نہی تنزیہی ہی کہا ابن مالک نے کہ گئے ہین بعضے عالم طرف اسکے کہ صدقہ دینے والے کو خریدنا اپنے صدقہ کا حرام ہی بموجب
ظاہر اس حدیث کے اور اکثر علما کہتے ہین کہ یہ مکروہ تنزیہی ہی اسلیے کہ اسمین قبح لغیرہ ہی وہ یہ ہی کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہی وہ اکثر سستے مول
کو بیچتا ہی صدقہ دینے والے کے ہاتھ بسبب پہلے احسان اُسکے کے پس ہوتا ہی مانند عود کرنے والے کے اپنے صدقہ مین بیچ اس مقدار کے کہ
رعایت کیا گیا ہی ع (وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ
عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ
صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی اُنکے پاس ایک عورت پھر کہا ای رسول خدا کے تحقیق تصدق کی تھی مین نے اپنی مان کو ایک لونڈی اور تحقیق مان
مرگئی یعنی پس آیا لون مین اُسکو اور عود کریگی میرے ملک مین یا نہین فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا یعنی بسبب تصدق کرنے کے اور پھیر دیا لونڈی
کو تجھپر میراث نے کہا عورت نے ای رسول اللہ کے تحقیق تھی مان پر روزے مہینہ بھر کے کیا روزے رکھون مین اُسکی طرف سے یعنی حقیقۃً
یا حکماً فرمایا کہ روزے رکھ اسکی طرف سے کہا اُس عورت نے کہ تحقیق مان میری نے نہین حج کیا کبھی کیا حج کرون مین اسکی طرف سے فرمایا
کہ ہان حج کر اُسکی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف پھیر دیا میراث نے یہ نسبت مجازاً ہی یعنی پھیرا اُسکو اللہ نے تجھپر بسبب میراث کے اور ہوئی
لونڈی ملک تیری بسبب ارث کے اور آئی تیرے پاس ساتھ وجہ حلال کے حاصل یہ کہ صدقے مین عود کرنا جو منع ہی یہ اُس قبیلہ سے نہین ہی
اسلیے کہ یہ امر اختیاری نہین ہی اور روزے رکھ یعنی حکماً کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہی مذہب جمہور علما کا یہی ہی کہ روزہ رکھنا کسی کی طرف سے
کسی کو درست نہین بلکہ وارث فدیہ دین کہ بیان اُسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضا روزون مین ہوگا انشاء اللہ تعالے اور تفصیل
اُسکی یہ ہی کہ عبادت کئی قسم پر ہی ایک تو نری مالی جیسے زکوٰۃ اور دوسری نری بدنی جیسے نماز اور تیسری مرکب مالی اور بدنی سے جیسے حج
پس مالی مین نیابت جائز ہی حالت اختیاری مین بھی اور ضرورت مین بھی اسلیے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہی سو حاصل ہے
بسبب ادا کرنے نائب کے اور بدنی مین نیابت کسی حال مین جائز نہین اسلیے کہ مقصود مشقت مین ڈالنا نفس کا ہی اور وہ حاصل نہین ہوتا
نائب کے کرنے سے اور مرکب مین جائز ہی وقت عجز کے نہ حالت قدرت مین اور حج نفل مین جائز ہی نائب کرنا حالت قدرت مین بھی اسلیے
کہ باب نفل کا وسیع تر ہی اور ہان حج کر یعنی برابر ہی کہ واجب ہوا تھا اسپر یا نہین وصیت کی تھی اُسکو یا نہین وارث کو درست ہی کہ مورث
کی طرف سے حج کروا دے یا آپ کرے بغیر اذن اسکی کے اور غیر کو اذن شرط ہی واللہ اعلم تمام ہوئی کتاب الزکوٰۃ ساتھ مدد و توفیق اللہ
کے اب آگے اسکے ہی کتاب الصوم نسال اللہ اتمامہ شروع شرح كِتَابُ الصَّوْمِ کتاب ہی بیچ بیان روزے کے ف صوم کے معنی لغت مین
ہین مطلق بند رہنے کے اور شرع مین نام ہی اسکے ہین بند رہنا کھانے پینے اور جماع کرنے سے اور داخل کرنے کسی چیز کے سے اندر بدن کے کہ
اُسکو حکم اندر کا ہی فجر سے غروب تک ساتھ نیت کے اور روزہ رکھنے والا اہل بھی ہو یعنی مسلمان بھی ہو اور پاک بھی ہو حیض و نفاس سے

اور روزہ یعنی رمضان کا تیسرا رکن ہی اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالے نے بڑے بڑے فائدون کے لیے سب ہین بڑے فائدے اسکے دو ہین ایک تو
یہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہی نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہی تیزی اسکی اور سبب آنکھ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہو جاتے ہین بسبب اسکے
پس خواہش گناہ کی کم ہوتی ہی چنانچہ اسلیے کہا گیا ہی کہ جب بھوکا ہوتا ہی نفس سیر ہوتے ہین تمام اعضا یعنی رغبت نہین کرتے مناسب اپنے کی
اور جب سیر ہوتا ہی نفس بھوکے ہوتے ہین سب اعضا یعنی رغبت کرتے ہین مناسب اپنے کی اور مناسب سے مراد وہ چیز ہی کہ عضو اسکے لیے
پیدا ہوا ہی مثلاً آنکھ دیکھنے کے لیے پیدا ہوتی ہی پس حالت بھوک مین کسی چیز کے دیکھنے کی رغبت نہین ہوتی اور پیٹ بھرے پر ہوتی ہی اسیطرح
باقی کو سمجھ لے اور دوسرا فائدہ یہ ہی اس سے دل صاف ہو جاتا ہی کدورتون سے اسلیے کہ کدورت دل کی بسبب فضول زبان اور
آنکھ اور اور اعضا کے ہوتی ہی یعنی کلام زائد حاجت سے کرنے اور دیکھنا بلا ضرورت اور اور اعضا سے کام زیادہ حاجت سے کرنے اور روزہ دار
ان چیزون سے امن مین ہوتا ہی اور بسبب صفائی دل کے اچھے کام کرتا ہی اور درجات عالی حاصل ہوتے ہین اور اور فائدہ اسکا یہ ہی
کہ بسبب رحم کا ہوتا ہی مساکین پر اسلیے کہ بعض اوقات جو رنج بھوک کا چکھتا ہی تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہی پس اور کو بھوکا دیکھتا ہی تو
رحم کرتا ہی اور اور فائدہ اسکا یہ ہی کہ موافقت کرتا ہی فقرا کی اٹھاتا ہی کبھی وہ چیز کہ اٹھاتے ہین وہ اور اس سے بلند ہوتا ہی مرتبہ اسکا
نزدیک اللہ تعالے کے جیسے کہ منقول ہی بشر حافی سے کہ ایک شخص انکے پاس گیا جاڑے مین پس پایا انکو کہ بیٹھے ہوے کانپتے تھے اور کپڑے
انکے لٹکتے تھے سہ پایہ پر پس کہا انکو کہ ایسے وقت مین کپڑے اتار رکھے کہا اے بھائی فقرا بہت ہین اور مجکو طاقت نہین کہ خبرگیری انکی کرون
کپڑون کی طرف سے پس موافقت کرتا ہون انکی ساتھ اٹھانے تکلیف جاڑے کے جیسے کہ وہ اٹھاتے ہین انتہی اور اسلیے تھے کہتے بعضے اولیا
عارفین وقت کھانے ہر نوالے کے اللہم لاتواخذنی بحق الجائعین یعنے یا اللہ نہ مواخذہ کر مجھسے ساتھ حق بھوکون کے اور حضرت یوسف
علیہ السلام نہین سیر ہوتے تھے طعام سے سال قحط مین باوجود کثرت غلہ کے کہ انکے پاس تھا تا کہ نہ بھول جاوین بھوکون کو اور مشابہ
ہون ساتھ انکے تکلیف اٹھانے مین پھر ہوئی فرضیت رمضان کی دس روز بعد تحویل قبلہ کے شعبان کے مہینے مین کہ اٹھارہ ان مہینہ
تھا ہجرت سے اور بعضون نے کہا ہی کہ نہین فرض تھا پہلے اسکے کوئی روزہ اور بعضون نے کہا کہ تھا پھر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون
نے کہا کہ عاشورہ کا تھا اور بعضون نے کہا ایام بیض کے اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ نماز افضل ہی یا روزہ مشہور جمہور کے نزدیک یہ ہی
کہ نماز افضل ہی سب اعمال سے اور بعضون نے کہا روزہ افضل ہی اور منکر فرضیت روزہ رمضان کی کافر ہوتا ہی اور تارک اسکا سخت
گنہگار چنانچہ درمختار کے باب ما یفسد الصوم مین لکھا ہی و لو اکل عمداً شہرة بلا عذر یقتل یعنے جو شخص کھاوے رمضان مین قصداً بلا عذر
علی الاعلان و بیباکانہ قتل کیا جاوے ﴿الفصل الاول﴾ فصل پہلی عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایة فتحت ابواب الجنة و غلقت ابواب جهنم و سلسلت الشیاطین وفی
روایة فتحت ابواب الرحمة متفق علیه) روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہی
رمضان کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور ایک روایت مین ہی کہ کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے اور بند کیے جاتے ہین
دروازے دوزخ کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین اور ایک روایت مین ہی کھولے جاتے ہین دروازے رحمت کے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے یہ کنایہ ہی اس سے کہ پے در پے رحمت نازل ہوتی ہی اور چڑھتے ہین اعمال بغیر
مانع کے اور دعا قبول ہوتی ہی اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے یہ کنایہ ہی اس سے کہ توفیق ہوتی ہی نیک کامون کی کہ باعث

دخول جنت کے ہیں اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے یہ کنایہ اس سے ہے کہ باز رہتا ہے روزہ دار ایسے کاموں سے کہ باعث داخل ہونے دوزخ کے ہون اسلیے کہ روزہ دار بچتا ہے کبائر سے اور بخشے جاتے ہیں اسکے صغیرہ گناہ بسبب برکت روزے کے اور قید کیے جاتے ہیں شیاطین یعنے زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں سرکش شیطانوں میں کے اور بعضوں نے کہا کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ باز رہتے ہیں شیاطین لوگوں کے بہکانے سے اور لوگ وسوسے انکے نہیں قبول کرتے اسلیے کہ بسبب روزے کے جاتی رہتی ہے قوت حیوانیہ جو جڑ ہے غضب اور شہوت کی جو کہ باعث ہوتے ہیں طرح طرح کے گناہوں کے اور قوی ہوتی ہے قوت عقلیہ جو باعث ہوتی ہے طاعات کی جیسے کہ دیکھا ہی جاتا ہے کہ رمضان میں بہ نسبت اور مہینوں کے گناہ کم ہوتے ہیں اور عبادت بہت ہوتی ہے اور جملہ فتحت ابواب الرحمۃ کہ ایک روایت میں آیا ہے بدلے فتحت ابواب السماء کے ہے اور باقی حدیث وہی ہے جو کہ مذکور ہوتی ہے (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت میں آٹھ دروازے ہیں انمیں سے ایک دروازہ ہے کہ نام رکھا گیا ہے اسکا ریان نہ داخل ہونگے اسمیں مگر روزہ دار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ریان کے معنی ہیں سیر ہونیوالے اور بیان اسکا باب فضل الصدقہ میں تفصیل کیا گیا ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزہ رکھا رمضان کا ایمان سے یعنے سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کے یعنے نہ لوگوں کے ڈر سے اور نہ سنانے دکھانے کے لیے رکھا بخشے جاوینگے اسکے لیے جو کہ پہلے کیے گناہوں سے اور جو کوئی کھڑا ہوا رمضان میں ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہیں گناہوں سے اور جو کوئی کھڑا ہوا شب قدر کو ایمان سے یعنی ایمان رکھتا ہو اسکے ہونے پر اور واسطے طلب ثواب کے بخشے جاینگے اسکے لیے جو پہلے کیے گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور کھڑا ہوا رمضان میں یعنی رمضان کی راتوں میں تراویح پڑھے اور تلاوت قرآن کرے اور ذکر کرے اور طواف اور عمرہ کرے اور مانند انکے کے اور عبادتیں کرے اور کھڑا ہو شب قدر کو خواہ جانا اسکو یا نہ جانا اور بخشے جاینگے الخ کہا نووی نے کہ مکفرات یعنی اعمال گناہ جھاڑنے والے گناہوں صغائر کو مٹا ڈالتے ہیں اور کبائر کو ہلکا کر دیتے ہیں اور اگر گناہ اسکے ذمہ نہیں ہوتے تو بسبب مکفرات کے بلند ہوتے ہیں درجے جنت میں ...... ہے قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہے ثواب اسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اسکی کے سات سو چند تک فرمایا اللہ تعالے نے مگر روزہ اسلیے کہ روزہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی جزا دونگا اسکی یعنے اسکی جزا میں ہی جانتا ہوں آپ ہی دونگا نہ سونپونگا اسکو طرف غیر اپنے کے چھوڑتا ہے خواہش اپنی اور کھانا اپنا میرے لیے یعنے بسبب امر میرے کے اور قصد رضا میری کے اور ثواب میرے کے لیے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی نزدیک افطار اپنے کے اور ایک خوشی وقت ملاقات پروردگار اپنے کے یعنے بسبب ملنے ثواب کے اور البتہ

اور منھ روزہ دار کی خوشتر ہی نزدیک اللہ کے بو مشک کی سے اور روزہ سپر ہی یعنی اسکے سبب سے بچتا ہی شر شیطانون سے دنیا مین اور آگ دوزخ سے آخرت مین پس جب ہو دن روزے ایک تمہارے کا پس نہ بات فحش کرے اور نہ آواز بلند کرے ساتھ بیہودگی کے پس اگر برا کہے اسکو کوئی یا ارادہ کرے لڑنے اسکے کا پس چاہیے کہ کہے تحقیق مین شخص روزہ دار ہون نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک نیکی کی جو دس نیکیان لکھی جاتی ہین یہ ادنی درجہ ہی اور اور زیادہ کیجاتی ہی سات سو حصہ تک بسبب بہت ریاضت اور صدق نیت اور خلوص کے بلکہ بعضے جاے اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہی جیسا کہ آیا ہی کہ مکہ مین ایک نیکی کی لاکھ نیکیان لکھی جاتی ہین اور مگر روزہ یعنی ثواب اسکا بے نہایت ہی کہ مقدار اسکی کوئی نہین جانتا سواے اللہ تعالے کے ایسی فضیلت روزے کی دو سبب سے ہی ایک تو یہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہی لوگون سے بخلاف تمام عبادتون کے کہ وہ ایسی نہین ہوتین پس ہوتا ہی یہ خالص اللہ تعالے ہی کے لیے ریا کو اسمین دخل نہین چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے فانہ لی یعنے روزہ خاص میرے ہی لیے ہی اسلیے کہ روزے کے لیے صورت نہین ہی وجود مین بخلاف اور عبادات کے اور دوسرا سبب یہ ہی کہ روزہ مین نفس کشی ہی اور نقصان بدن کا ہی اور صبر کرنا پڑتا ہی بھوک اور پیاس پر اور اور عبادات مین یہ باتین نہین چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے یدع شہوتہ یعنی چھوڑتا ہی ان چیزون کو کہ دل چاہتا ہی یعنے جو چیز منع ہین روزے مین وہ چھوڑ دیتا ہی اور لفظ طعامہ بعد لفظ شہوتہ کے ہی تخصیص بعد تعمیم کے یا شہوت سے مراد جماع ہی اور طعام سے اور چیزین روزہ توڑنے والین اور ایک خوشی نزدیک افطار کے بسبب نکلنے کے عہدہ حکم الٰہی سے یا بسبب نورانیت اور توفیق عبادت کے یا بسبب کھانے اور پینے کے حالت بھوک اور پیاس مین اور اخیر جملہ کے معنی یہ ہین کہ اگر کوئی روزہ دار کو برا کہے یا ارادہ لڑنے کا کرے تو وہ اسکو برا نہ کہے اور نہ لڑے بلکہ کہے کہ مین روزہ دار ہون یہ بات یا تو زبان سے کہے تاکہ باز رہے دشمن اسلیے کہ گویا اسنے کہا اسکو کہ جب مین روزہ دار ہو تو نہین جائز مجھے لڑنا تجھسے پس نہین لائق تجھے بھی لڑنا اسوقت اسلیے کہ یہ خلاف مروت کے ہی پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہ ہین کہ مین روزے سے ہون پس نہین لائق تجھے زبان درازی یا دست درازی اسلیے کہ مین اللہ تعالے کے ذمہ مین ہون یا یہ بات اپنے دل مین کہے کہ مین روزہ سے ہون مجھے نہ چاہیے کہ برا کہون یا لڑون ف شرح لفظ الا الصوم پر مولانا عبدالعزیز رح نے لکھا ہی کہ کہا بعضے شارحون نے کہ ہم جانتے نہین کہ یہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہی لیکن واجب ہی ہمپر تصدیق کرنی اسکی اور بعضون نے کہا کہ عرب روزہ رکھنے مین اللہ کا شریک کسی کو نہین کرتے تھے یعنے سجدہ وغیرہ اوروں کے لیے کرتے ہین ویسے روزہ کسی کا نہین رکھتے تھے سواے اللہ تعالے کے اور حق یہ ہی کہ روزہ دار جو کھانا پینا وغیرہا چھوڑتا ہی تو ایک طرح کی پاکی [illegible] متخلق ہوتا ہی ساتھ خلق باری تعالے کے یعنے جیسے باریتعالی منزہ ہی کھانے پینے سے ویسے ہی یہ بھی اپنے کو منزہ کرتا ہی کھانے پینے سے تو ان کو پن اس سبب سے خصوصیت ہی اسکی انتہی ف آپ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسی کا نہین رکھتے تھے اور یہان کے بعضے لوگون نے انسے بھی بڑھ کر قدم رکھا ہی شرک کرتے ہین کہ بعضے بزرگون کے روزے بھی رکھتے ہین بچاوے اللہ تعالے ہم سب کو اس بلا سے بفضلہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہی پہلی رات

مہینے رمضان کے سے قید کیے جاتے ہین شیطان اور سرکش جنون کے اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے پس نہین کھولا جاتا ہی اس سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے پس نہین بند کیا جاتا ہی اُس سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہی پکارنے والا اے طلب کرنے والے خیر کے یعنے عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنے اللہ کی طرف اور اے ارادہ کرنے والے برائی کے بندرہ بُرائی سے اور واسطے اللہ کے ہین آزاد کیے ہوے آگ سے یعنی اللہ تعالے آزاد کرتا ہی بہت بندون کو آگ سے بحرمت اس ماہ مبارک کے پس شاید کہ تو بھی ہو اُن مین سے اور یہ پکارنا ہر شب ہوتا ہی یعنے رمضان کی شبون مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد نے ایک شخص سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف شیطانون کو قید کرتے ہین اسلیے کہ وہ وسوسہ نہ ڈالین روزہ دارون کے دلون مین اور نشانی اسکی یہ ہی کہ اکثر گرفتار گناہ ان دنون مین پرہیز کرتے ہین گناہ سے اور رجوع کرتے ہین طرف اللہ تعالے کے اور بعضون مین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہی تو سبب اسکا یہ ہی کہ وہ تاثیر ہی پہلے بہکانے شیاطین کی کہ بیٹھ رہی ہی اندر بُرے نفسون کے یعنے پہلے جو شیطان بہکاتا تھا نفس کو عادت اسکی پڑ رہی ہی اس سے اب بھی کرتا ہی اور متوجہ ہو طرف اللہ تعالے کے یعنی بہت کوشش کر اُسکی عبادت مین اسلیے کہ یہ وقت ایسا ہی کہ دیا جاویگا ثواب بہت تھوڑے عمل پر اور بندرہ برائی سے یعنے باز آ گناہ سے اور رجوع کر طرف اللہ تعالے کے اسلیے کہ یہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہی شروع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَکٌ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ صِیَامَہٗ تُفْتَحُ فِیْہِ اَبْوَابُ السَّمَاۗءِ وَتُغْلَقُ فِیْہِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَتُغَلُّ فِیْہِ مَرَدَۃُ الشَّیٰطِیْنِ لِلّٰہِ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ) روایت ہو ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیے اللہ تعالے نے تمپر روزے اُسکے کھولے جاتے ہین اسمین دروازے آسمان کے اور بند کیے جاتے ہین اسمین دروازے دوزخ کے اور طوق پہنائے جاتے ہین اسمین سرکش شیطانون کے واسطے اللہ کے اُسمین یعنی رمضان کی راتون مین یا عشرہ اخیر رمضان مین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینون سے یعنی عمل کرنا اسمین افضل ہی عمل کرنے سے ہزار مہینون مین کہ نہواین لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا بھلائی اُسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بھلائی سے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف سرکش شیطانون سے سمجھا جاتا ہی اس حدیث سے کہ مقید فقط سرکش شیطان ہونگے یہ عجیب معنی ہین دور ہو جاتا ہی بسبب اُنکے اشکال پہلا پس ہوگا عطف مردۃ کا شیطان پر پہلی حدیث مین عطف تفسیر و بیان اور محروم رہا بھلائی اُسکی سے یعنے نہ توفیق ہوئی شب بیداری کی اگرچہ اوّل شب اور آخر ہی شب جاگتا اور بندگی کرتا ایسا ... عشا اور صبح کی جماعت سے پس پایا اُسنے حصہ اپنا لیلۃ القدر سے اور محروم رہا ہر بھلائی سے اسمین بڑا مبالغہ ہی اور مراد محروم رہنا ثواب کامل سے ہی ف یہ جو ملا علیؒ نے کہا کہ دور ہو جاتا ہی بسبب اُنکے پہلا اشکال مراد پہلی اشکال سے وہ ہی جو کہ اوپر کی حدیث کے فائدہ مین گذرا کہ بعضون مین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہی حاصل یہ کہ اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ شیطان جو قید ہوتے ہین تو پھر گناہ کیون ہوتے ہین ایک تو اسکا جواب اوپر کے فائدہ مین لکھا گیا کہ وہ تاثیر پہلے بہکانے شیطان کی ہی اور دوسرا جواب یہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتے ہین اور ایسے ویسے چھوٹے رہتے ہین وہ بہکاتے ہین لیکن فصل اول کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مطلق شیاطین قید ہوتے ہین پس دوسرا جواب کچھ خوب نہوا ایک تقریر میرے استاد مکرم مولانا اسحق زاد اللہ شرفہٗ نے بیان فرمائی کہ وہ ان سب سے افضل ہی اس سے اشکال مذکور نہین باقی رہتا اور تطبیق احادیث مین خوب حاصل ہو جاتی ہی وہ یہ ہی کہ سرکش شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے ہی اور مطلق شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے یعنی سرکش شیطان فاسقون کے بہکانے سے

روکے جاتے ہین کہ وہ بہ نسبت اوروں کے گناہ کم کرتے ہین اور ایسے ویسے شیطان بہکاتے رہتے ہین اور مطلق شیاطین صلحا کے بہکانے سے
روکے جاتے ہین کہ وہ کبیرہ گناہون سے باز رہتے ہین اور اگر کرتے بھی ہین بمقتضاے بشریت کے تو توبہ و استغفار کرتے ہین اور ایک جواب یہ ہے
کہ بعضے گناہ بسبب بہکانے شیطان کے ہوتے ہین اور بعضے بمقتضاے نفس کے پس جو کہ شیطان کے بہکانے سے ہوتے ہین ایسے لوگ محفوظ
رہتے ہین اور جو کہ بمقتضاے نفس کے ہوتے ہین وہ ان دنون مین بھی ہوتے ہین انتہی ۔ مولف (وعن عبد اللہ بن عمرو ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام ای رب انی منعتہ الطعام والشہوات بالنہار فشفعنی فیہ
ویقول القرآن منعتہ النوم باللیل فشفعنی فیہ فیشفعان رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کے کہیگا روزہ اے رب میرے تحقیق مین نے منع
کیا اسکو کھانے سے اور رغبت کی چیزون سے دن مین یعنی پانی اور جماع اور غیبت وغیرہا سے پس شفاعت قبول کر میری اسکے حق مین اور
کہیگا قرآن باز رکھا تھا مین نے اسکو نیند سے رات کو پس قبول کر شفاعت میری اسکے حق مین پس قبول کیجاویگی شفاعت انکی نقل کی یہ
بیہقی نے شعب الایمان مین ف قرآن یعنی پڑھنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور قیام رات کا ہے اور اشارہ ہے کہ رمضان
کی شفاعت سے گناہ مٹائے جاوینگے اور قرآن کی شفاعت سے درجے اعلی پاوینگے ۱۲ ع (وعن انس بن مالک قال دخل رمضان
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا الشہر قد حضرکم وفیہ لیلۃ خیر من الف شہر من حرمہا فقد حرم الخیر کلہ ولا یحرم خیرہا
الا کل محروم رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق یہ مہینا آیا ہے تمہارے اور اسمین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینون سے یعنے شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اس سے یعنی خیر اسکی سے کہ
توفیق عبادت کی نہوئی اسمین اور قیام بعض شب کا بھی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سے اور نہین محروم کیا جاتا خیر اسکی سے مگر ہر
بے نصیب نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف آیا تمہارے پاس یعنی پس غنیمت جانو اسکے آنے کو دنون کو روزے رکھو اور قیام کرو راتون کو اور مگر
ہر بے نصیب یعنی جو کہ بے نصیب سعادت سے ہے اور نہین ذوق ہے اسکو عبادت مین وہی محروم رہتا ہے اس سے (وعن سلمان الفارسی
قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر یوم من شعبان فقال یا ایہا الناس قد اظلکم شہر عظیم شہر مبارک شہر فیہ لیلۃ
خیر من الف شہر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی
فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وہو شہر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشہر المواساۃ وشہر یزاد فیہ رزق المومن من فطر
فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینتقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ
لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ہذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من
ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظما حتی یدخل الجنۃ وہو شہر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واخرہ عتق من النار
ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار) اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بیچ آخر دن شعبان کے یعنی خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا اے لوگو تحقیق سایہ ڈالا تم پر مہینے بڑے نے یعنے قریب آیا مہینہ رمضان کا مہینہ
ہے بابرکت مہینا ہے کہ اسمین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینون سے یعنے لیلۃ القدر کیے اللہ تعالی نے روزے اسکے فرض اور کیا قیام رات
اسکی کا نفل جو کوئی نزدیکی ڈھونڈھے اللہ کی اسمین ساتھ کسی خصلت کے نیکی سے یعنے انواع نفل ہوتا ہے مانند اسکے کہ ادا کیا فرض سوا اسکے

رمضان کے یعنے نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہی جیسے فرض کا ادر دنون مین اور جسنے ادا کیا فرض رمضان مین یعنی بدنی یا مالی ہوتا ہی مانند اسکے کہ ادا کیے ستر فرض سواے رمضان کے اور وہ مہینہ صبر کا ہی اور صبر ثواب اُسکا بہشت ہی اور مہینہ غمخواری کا ہی اور مہینا ہی کہ زیادہ کیا جاتا ہی اسمین رزق مومن کا یعنے رزق حسّی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنے افطار کروایا رمضان مین روزہ دار کو یعنی کسب حلال سے ہوتا ہی اُسکے لیے سبب بخشش کا واسطے گناہون اُسکے کے اور سبب آزادی ذات اُسکی کا آگ سے اور ہوگا واسطے اُسکے ثواب مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکے کہ کم ہو ثواب اُسکے سے کچھ کہا ہمنے کہ یا رسول اللہ نہین ہین سب ہمارے کہ پاوین اسقدر کہ افطار کرواوین ساتھ اُسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیتا ہی اللہ تعالی یہ ثواب اس شخص کو کہ افطار کرواوے روزہ دار کو ساتھ ایک گھونٹ لسی کے یا ایک کھجور کے یا ایک گھونٹ پانی کے اور جو شخص کہ پیٹ بھر دیگا روزہ دار کا پلا دیگا اُسکو اللہ حوض میرے سے یعنے حوض کوثر سے پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا پینے بعد اُسکے یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ مہینا ہی کہ پہلے اُسکے رحمت ہی اور بیچ مین اُسکے بخشش ہی یعنے وہ زمانہ مغفرت کا ہی اور آخر اُسکے آزادی ہی آگ سے یعنے یہ تینون چیزین مومنون ہی کے لیے ہوتی ہین نہ کافرون کے لیے اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجھ لونڈی غلام سے مہینے رمضان کے مین بخشتا ہی اللہ تعالے واسطے اُسکے اور آزاد کرتا ہی اُسکو آگ سے ف اور کیا قیام رات اُسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری اُسکی واسطے تراویح پڑھنے اور مانند اسکی کے سنت موکدہ پس جسنے کیا یہ پہونچا ثواب عظیم کو اور جسنے ترک کیا اُسکو محروم رہا خیر سے اور گرفتار رہا اللہ تعالے کے عتاب مین اور ابو داؤد مین بیچ باب سے فی شہادۃ الواحد علی رویۃ ہلال رمضان کے آیا ہی فامر بلالا فنادی فی الناس ان یقوموا وان یصوموا یعنے جب گواہی گذری رمضان کے چاند کی تو حضرت نے حکم کیا بلال کو ندا کرنے کا پس ندا کی اُنھون نے لوگون مین یہ کہ قیام کرین یعنی تراویح پڑھین اور روزہ رکھین اور وہ مہینہ صبر کا ہی کہ بند رہتا ہی آدمی کھانے پینے وغیرہ سے اور وہ مہینہ غمخواری کا ہی کہ فقیرون اور بھوکون کی خبرگیری کرنی چاہیے اور یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہ معلوم ہی ہی کہ جنت مین پیاس نہین ہونے کی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُ فِيْهَا یعنے اور تحقیق تو نہین پیاسا ہونے کا بہشت مین پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہونے کا کبھی اور پہلے اُسکے رحمت ہی یعنے وقت اوترنے رحمت عام کا ہی اگر اُسکی رحمت نہو تو کوئی روزہ نہ رکھے اور نہ تراویح وغیرہ پڑھے اور ہلکا کیا بوجھ یعنے کام کم کروایا اس سے رحم کرکر بسبب روزہ دار ہونے اُسکے کے ۲ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ) اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتا مہینہ رمضان کا چھوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر مانگنے والے کو ف چھوڑ دیتے ہر قیدی کو یعنے جو سبب کے جاتے تھے واسطے حق اللہ تعالے کے یا واسطے حق بندون کے بندون کے حق کے لیے جو قید ہوتے اُنکے چھوڑنے سے مراد یہ ہی کہ اُنکو اُنسے کر چھڑوا دیتے تھے اور احتمال یہ بھی ہی کہ جو قیدی کہ حضرت کے حق کے لیے ہوتے ہون اُنھین کو چھوڑتے ہون اور دیتے ہر مانگنے والے کو حضرت سواے رمضان کے بھی ہر سائل کو دیتے تھے پس یہان مراد یہ ہی کہ زیادہ عادت سے دیتے تھے ۴ع وہ مولانا عبد العزیز (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلَى الْحَوْلِ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہی واسطے آنے رمضان کے سر سال سے سال آیندہ تک کہا ہیں

جس وقت کہ ہوتا ہی پہلا دن رمضان کا چلتی ہی باد نیچے عرش کے پتون بہشت کے سے اوپر سر حور عین کے پھر کہتی ہین حورین ای رب ہمارے گردان ہمارے لیے اپنے بندون سے خاوند ٹھنڈے ہون یعنی لذت اٹھا دین لسبب انکے یعنے بسبب صحبت انکی کے آنکھین ہماری اور ٹھنڈی ہون آنکھین انکی بسبب ہمارے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** ہر سال سے سال آیندہ تک ہر سال غرہ محرم سے ہی اور بعید نہین ہی کہ یہ ہر سال غرہ شوال سے ہو حاصل یہ کہ جنت تمام سال بناؤ کرتی رہتی ہی واسطے آنے رمضان کے اور واسطے اس چیز کے کہ رمضان مین ہوتی ہی یعنے کثرت مغفرت کی اور بلند ہونے درجات جنت مین اور اپنے بندون سے یعنے جو کہ نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ راتون کو پڑھتے ہین اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکھے ایکدن رمضان سے مگر بیاہ دیگی ایک زوجہ حور عین سے بیچ خیمہ موتی کے جیسے کہ بیان کیا اللہ تعالے نے حور مقصورات فی الخیام ہ ع (وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یغفر لامتہ فی اٰخر لیلۃ فی رمضان قیل یا رسول اللہ اہی لیلۃ القدر قال لا ولکن العامل انما یوفی اجرہ اذا قضی عملہ رواہ احمد) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کیجاتی ہی واسطے امت حضرت کے یعنی جو کہ روزہ دار ہین بیچ آخر رات رمضان کے کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہی فرمایا نہین ولیکن کام کرنے والا سواے اسکے نہین کہ پوری دیجاتی ہی مزدوری اسکی جس وقت کہ کر چکتا ہی کام اپنا نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی یہ مغفرت بسبب شب قدر کے نہین بلکہ بسبب فراغت پانے کے ہی کام سے کہ وہ رکھنا روزون کا ہی اور اوپر جو کہا یغفر لامتہ تو حضرت نے جو لفظ فرمایا تھا اسکے معنی ابو ہریرہ رض نے بیان کیے نہ لفظ حضرت کا کہ وہ لفظ یون ہی یغفر لامتی

ح ع **بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ** باب ہی بیچ بیان دیکھنے چاند کے یعنے پہلی رات کے چاند کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروا الہلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ وفی روایۃ قال الشہر تسع وعشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین متفق علیہ) روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھو یعنے بہ نیت رمضان کے تیسوین شعبان کو یہانتک کہ دیکھو چاند اور نہ افطار کرو یہان تک کہ دیکھو اسکو یعنے عید کے چاند کو پس اگر ڈھانکا جاوے چاند تمپر یعنے تیسوین شب کو بسبب ابر کے یا دھوین کے یا غبار کے یا کسی اور سبب سے پس اندازہ کرو واسطے اسکے یعنے تیس دن پورے کرلو اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نے مہینا ہوتا ہی کبھی انتیس رات کا پس نہ روزہ رکھو یعنے بقصد رمضان کے یہانتک کہ دیکھو چاند پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پوری کرو گنتی تیس دن کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ روزہ رکھو یہانتک کہ دیکھو چاند الخ یعنے دیکھو چاند یا ثابت ہو تمہارے نزدیک رویت چاند کی ساتھ گواہی کے کہ تفصیل اسکی دوسری فصل مین مذکور ہووے گی انشاء اللہ تعالے اور یہ جو فرمایا کہ مہینا کبھی ہوتا ہی انتیس رات کا اسمین رغبت دلا[illegible] [illegible] کرنے چاند کے تیسوین شب کو ۱۲ ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلثین متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنے عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گنتی شعبان کی تیس دن اور اسی طرح رمضان کے تیس دن پوری کرو ۱۲ ع (وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشہر ہکذا وہکذا وہکذا وعقد الابہام فی الثالثۃ ثم قال الشہر ہکذا وہکذا وہکذا یعنی تمام ثلثین یعنی مرۃ تسعا وعشرین ومرۃ ثلثین متفق علیہ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق ہم یعنے عرب جماعت ہین امی کہ حساب و کتاب نہین جانتے ہین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹھے کو

تیسری بار مین یعنی دو بار تو دونون ہاتھ کی انگلیان بند کر کر کھول کھول دین اور تیسری بار مین تو انگلیان کھولین اور ایک انگوٹھا بند رکھا واسطے
گنتی کرنے انتیس کے پھر فرمایا مہینا ہوتا ہے ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی اس بار تیسری دفعہ مین انگوٹھا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنے تیس کے جیسا کہ
کہا یعنی پورا تیس دن کا مراد یہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہے اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** امی یہ کو اسلیے کہا کہ
جیسے کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے ویسے ہی رہتے تھے لکھتے پڑھتے نہین تھے اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہے کہ اکثر اہل عرب ایسے ہی
ہوتے تھے نہ سب یا مراد یہ ہے کہ اچھی طرح حساب وکتاب نہین جانتے اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ عمل کرنا قاعدہ دن پر نجوم کے ہمارا طریقہ نہین ہے
بلکہ علم ہمارا متعلق ہے ساتھ رویت چاند کے پس دیکھتے ہین ہم اسکو ایکبار انتیس کا اور ایکبار تیس کا اور دونون جملے کہ جنکے سر دن پر
لفظ یعنے کا ہے کلام راوی کا ہے کہ ساتھ پہلی لفظ یعنے کے اشارہ اخیر کو بیان کیا پھر ساتھ دوسری لفظ یعنے کے دونون اشارون کو کھول دیا ❊
ع (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے
ابی بکرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے عید کے نہین ناقص ہوتے رمضان اور ذیحجہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
**ف** رمضان کو عید باعتبار اسکے فرمایا کہ قریب ہے عید کے اور معنی حدیث کے یا تو یہ ہین کہ ایک سال مین مہینا رمضان کا اور ذیحجہ کا دونون
ناقص نہین ہوتے ہین یعنی انتیس انتیس دن کے نہین ہوتے یا یہ معنی کہ حضرت کے زمانہ مین ناقص نہین ہوتے تھے اور یا یہ کہ باعتبار
حکم اور ثواب کے ناقص نہین ہوتے اگرچہ گنتی مین ایک تیس کا ہو اور ایک انتیس کا یا دونون انتیس کے ہون ثواب پورے تیس کا ہوتا ہے
❊ ع (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ
کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْ ذٰلِکَ الْیَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے
رکھے ایک تمہارا رمضان سے روزہ ایک دن کا یا دو دن کا مگر یہ کہ ہو ایک شخص کہ رکھتا ہو عادت روزہ رکھنے کی پس چاہیے کہ روزہ
رکھے اس دن کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی عادت اسکی تھی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقاً پہلے رمضان
کے وہی دن واقع ہوا تو اسکو منع نہین اس دن روزہ رکھنا اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکھے اور نہی اسمین تنزیہی ہے اور منع اسلیے فرمایا کہ تا نفل
اور فرض مل نہ جاوین اور مشابہت ساتھ اہل کتاب کے نہو کہ وہ فرض روزہ دن کے ساتھ اور بھی ملا لیتے ہین اور کہا مظہر نے کہ مکروہ ہے روزہ آخر
شعبان مین ایک روزہ یا دو روزے ❊ ع ہے یہ روزہ یوم الشک کا نہین ہے بلکہ مطلق ایک یا دو روزے آخر شعبان کے سے منع فرمایا سوا
روزہ عادت کے ❊ مولانا [illegible] ری (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ
شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس وقت کہ گذر رہے آدھا مہینا شعبان کا پس نہ رکھو روزے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی سوا روزے
قضا کے یا اور واجب کے روزے نہ رکھے بعد گذرنے آدھے مہینے شعبان کے یہ نہی تنزیہی ہے واسطے شفقت امت کے تا ضعف نہ لاحق ہو
اور بسبب ضعف کے روزے رمضان کے دشوار نہون اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی اسکے حق مین ہے کہ جو طاقت پے در پے روزے رکھنے کی نہ رکھے
پس مستحب ہے اسکو افطار کرنا جیسے کہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تا کہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکھتا ہو اسکے لیے نہی نہین اسلیے کہ ثابت ہوا ہے
حضرت سے کہ تمام مہینے شعبان کے مین روزے رکھتے تھے ❊ ع (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا ہِلَالَ شَعْبَانَ
لِرَمَضَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گنو مہینا شعبان کا واسطے رمضان کے

نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے شعبان کے مہینے کے دن گنتے رہو تاکہ جانو آنا رمضان کا ﷺ ع (و عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا نہیں دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ روزے رکھتے ہوں دو مہینے پے در پے مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنے تمام مہینے شعبان کے بھی روزے سے رہتے اور مفصل معنی اس حدیث کے باب صیام التطوع مین بیان ہونگے انشاء اللہ تعالے ﷺ ع (و عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ کہا جو شخص کہ روزہ رکھے اس دن کہ شک کیا جاتا ہے اسمین پس تحقیق نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف شعبان کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کے نہ معلوم ہو یا گواہی دے چاند دیکھنے کی ایک شخص پھر رد کیجاوے گواہی اس شخص کی یا دو فاسق گواہی دین پھر رد کیجاوے گواہی انکی اسکی صبح کو دن جو ہو اسکو دن شک کا کہتے ہین اسلیے کہ احتمال ہے کہ رمضان کا دن ہو وہ اور یہ بھی احتمال ہے کہ رمضان کا نہو اور اگر ابر نہو اسکی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہین اس دن شک کے روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور واجب کے مکروہ ہے اور اس دن نفل روزہ رکھنے کی تفصیل یہ ہے کہ اگر ایک شخص اول شعبان سے روزہ رکھتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اس روز آپڑا ہے کہ بیان اسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہے اسکو روزہ رکھنا اس دن کا اور اسی طرح افضل ہے یہ روزہ یوم الشک کا اسکے لیے کہ تین دن اخیر شعبان مین روزے رکھتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکھین اس دن ساتھ نیت نفل کے اور عوام دوپہر تک انتظار کر کر افطار کرین ابن عمر رض اور اور بہت صحابہ کا معمول تھا کہ جب انتیس روز شعبان کے گذرتے تو تلاش کرتے چاند کی اگر دیکھتے چاند یا خبر سنتے چاند کی روزہ رکھتے والا اگر مطلع صاف ہوتا ابر و غبار سے افطار کرتے اور اگر صاف نہوتا روزہ رکھتے اور حمل کیا ہے اسکو علماء نے روزے نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کی این جو منع ہے روزہ تو مراد اس سے یہ ہے کہ ساتھ نیت رمضان یا اور واجب کے نہ رکھے واللہ اعلم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتے ہون نیت کرنی روزہ شک کے دن کی اور جو نہ جانتے ہون وہ عوام ہین اور نیت اسکی اسطرح ہے کہ نیت کرے نفل کی وہ شخص کہ نہ عادت رکھتا ہو اس دن کے روزے کی اور نہ خیال آوے اسکے دل مین یہ کہ اگر ہو آج دن رمضان کا تو یہ روزہ بھی رمضان کا ہے اور مکروہ ہے اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہ رو[illegible] ہے اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور روزے مین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہوگا رمضان کا ہونا تو یہ روزہ رمضان کا ہوگا اور اگر یون نیت کرے کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ رمضان کا رکھونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونے کا نہ نفل ہوگا اور نہ رمضان کا اگرچہ ثابت ہو اس دن رمضان کا ہونا ﷺ ح فتاوی عالمگیری رو (و عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین نے دیکھا چاند یعنی چاند رمضان کا پس فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہے تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہے تو یہ کہ محمد پیغمبر خدا کا ہے کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے

اے بلال پکار دے لوگون مین کہ روزہ رکھیں کل کو نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہ حدیث
دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فاسق ہونا اُسکا معلوم نہو مقبول ہے گواہی اُسکی رمضان کے چاند مین اور شرط نہین
لفظ شہادت کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کی مقبول ہے رمضان کے چاند مین چنانچہ مذہب حنفیہ مین صحیح یہی ہے کہ ثابت ہوتا
ہے چاند رمضان کا ساتھ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد پرہیزگار ہے اور مستور الحال سے وہ کہ جسکا حال کچھ معلوم
نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اِس صورت مین ہے کہ ابر وغبار ہو اور عید کی چاند رات کو ابر ہو تو شرط ہے کہ دو مرد
یا ایک مرد اور دو عورتین عادل حر گواہی دین اور لفظ شہادت بھی شرط ہے اور اگر ابر وغبار نہو تو دونون مین شرط ہے گواہی جماعت
کثیر کی اور مراد کثیر سے اتنے لوگ ہین کہ ساتھ خبر اُنکی کے ظن غالب کل کا ہو اور تحدید عدد کی مفوض ہے طرف رائے امام کے اور بعضون کے
نزدیک جماعت کثیر سے مراد ایک محلہ کے لوگ ہین اور ابو یوسف رحمہ سے ایک روایت ہے کہ پچاس مرد ہون ۞ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ کہا جمع ہوئے لوگ چاند دیکھنے کے لیے پس خبر دی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکھا مین نے
چاند پس روزہ رکھا اور حکم فرمایا لوگون کو ساتھ روزے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت گنتے رہتے دن مہینے شعبان کے اسقدر کہ نہ گنتے سوا شعبان کے
پھر روزہ رکھتے وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاتا اُنپر گنتے تیس دن پھر روزہ رکھتے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف شعبان کے
ایام بہت گنتے رہتے اسلیے کہ رمضان کے چاند مین غلطی نہ پڑے اور اور مہینون کے دنون کی اتنی محافظت نہ کرتے اسلیے کہ اور مہینون سے
کوئی امر شرعی متعلق نہین مگر حج کے مہینے سے البتہ ہے سو وہ نادر ہے نہین محتاج ہوتا طرف اُسکے ہر کوئی ہر سال ۞ (وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ
قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا
رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا
إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا
الْعِدَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی البختری سے کہ کہا نکلے ہم یعنی اپنے شہر سے کہ کوفہ تھا عمرہ کرنے کے لیے پس جبکہ اُترے ہم بطن نخلہ مین کہ
نام ایک مکان کا ہے درمیان مکہ اور طائف کے جمع ہوئے ہم چاند دیکھنے کے لیے پس کہا بعضی قوم نے کہ وہ تیسری شب کا ہے اور کہا بعضی قوم نے کہ وہ دوسری شب کا ہے
پھر ملاقات کی ہمنے ابن عباس رضہ سے پس کہا ہمنے تحقیق دیکھا ہمنے چاند پس کہا بعضون نے تیسری شب کا ہے اور کہا بعضون نے دوسری شب کا پس کہا ابن عباس رضہ
نے کس رات دیکھا تمنے اُسکو کہا ہمنے دیکھا ہمنے رات ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شب کو بتایا اُسکو کہ دیکھا تھا جسمین مثلاً پیر کی شب مین یا منگل کی
شب مین پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرائی مدت رمضان کی وقت دیکھنے چاند کے یعنی جب چاند دیکھین رمضان کرین پس
وہ اُس رات کا ہے کہ دیکھا ہے تمنے اسکو اسمین اور ایک روایت مین ابی البختری رحمہ سے ہے کہا کہ دیکھا ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تھے ذات عرق
مین کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب بطن نخلہ مذکورہ کے پس بھیجا ہمنے ایک شخص کو طرف ابن عباس رضہ کے کہ پوچھے اُنسے یعنی یہ کہ کس رات کا ہے

یہ چاند بسبب اختلاف مذکور کے پس کہا ابن عباسؓ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دراز کی مدت شعبان کی تا وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاوے تم پر پس پوری کرو گنتی یعنے تیس روز شمار کرو اور روزہ رکھو نقل کی یہ مسلم نے ف حاصل یہ کہ مدار چاند کے دیکھنے پر ہے اعتبار اُسکے بڑے ہونے کا کچھ نہیں بلکہ وارد ہوا ہے کہ بڑا ہونا ہلالوں کا قیامت کی علامتوں سے ہے اور روایت دوسری منافی پہلی روایت کی نہیں واسطے احتمال اسکے کہ وہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے ہوں ذات عرق میں اور اختلاف کیا ہو انمیں پھر بھیجا آدمی پوچھنے کے لیے ابن عباسؓ کے پاس پس جواب مذکور دیا اُنکو پھر جبکہ پہونچے ہوں بطن نخلہ میں پوچھا ہوا نسے بالمشافہ پس جواب پایا ہو اُنکو مطابق پہلے جواب کے اور اگر شعبان کی تیسوین تاریخ چاند دیکھے دن کو پہلے زوال کے یا بعد زوال کے تو وہ شب آیندہ کا ہے پس حکم رمضان ہونے کا اور روزہ رکھنے کا نہین کیا جاویگا اور اسیطرح رمضان کی تیسوین کو دیکھے تو بھی شب آیندہ کا کہا جاویگا پس روزہ افطار نہین کیا جاویگا اور یہ حکم عید کا کیا جاویگا اور واجب علی الکفایہ ہے لوگون پر کہ تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کو اور جب ثابت ہوگا چاند ایک جگہ تو لازم ہوگا سبھون پر روزہ رکھنا بموجب ظاہر روایت کے اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلاً اگر دہلی مین شب جمعہ کو چاند دیکھین اور اور جگہ ہفتہ کی شب کو رویت دہلی کی معتبر ہے اور سب جگہ روز جمعہ سے روزہ رکھنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکھے اور پھر رد کیا جاوے قول اُسکا تو اُسکو روزہ رکھنا چاہیے اور اگر افطار کریگا اس روزے کو تو قضا لازم آئیگی فقط ع باب یہ باب ہے بیچ مسائل متفرقہ روزون کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ اسلیے کہ تحقیق بیچ کھانے سحر کے برکت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سحری کھاؤ یعنی کھاؤ سحر کیوقت کچھ نہ کچھ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کا ہو اور امر اسمین استحباب کے لیے ہے اور سحر کہتے ہین چھٹے حصے اخیر رات کو اور سحور مین کے زبر سے اسم ہے کھانے پینے اخیر شب کا اور ساتھ پیش سین کے مصدر ہے یعنے کھانا کھانا اُسوقت اور روایت محفوظ نزدیک محدثین کے ساتھ زبر کے ہے اور بعضون نے کہا صواب ساتھ پیش کے ہے اسلیے کہ اجر فعل مین ہوتا ہے نہ طعام مین اور برکت ہے اور مراد برکت سے یہ ہے کہ اجر عظیم ہوتا ہے بسبب بجا لانے سنت کے اور قوت ہوتی ہے روزہ رکھنے کی ع (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَہْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عمرو ابن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان روزے ہمارے کے اور روزون اہل کتاب کے یعنے یہود و نصاری کے [illegible] سے کہ اہل کتاب کے ان حرام تھا کھانا رات کو بعد سو رہنے کے اور ہمارے ہان بھی ابتدائے اسلام مین یہی حکم تھا پھر مباح ہوا پس مخالفت کرنی اُن کی شکر گذاری اس نعمت کی ہے ع (وَعَنْ سَہْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے سہلؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ ساتھ بھلائی کے جبتک کہ جلدی کرینگے افطار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بعد غروب ہونے آفتاب کے افطار کرنے مین دیر نہ لگاوے اور علامت غروب ہونے آفتاب کی شہرون مین یہ ہے کہ مشرق کیجانب سیاہی بلند ہو جاوے یعنے جہان سے صبح صادق شروع ہوتی ہے وہانتک پہونچ جاوے بیچون بیچ آسمان کے پہونچنا سیاہی کا شرط نہین پس جلدی کرنے مین مخالفت ہوتی ہے ساتھ اہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتے ہین یہانتک کہ ستارے گھن کے نکلین اور ہماری ملت مین یہی عادت اہل بدعت کی ہے یعنی رافضیون کی اُنکی بھی مخالفت ہو جاویگی اسمین کہ یہی

ضروری اور سنت ہی پہلے نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح کے ؛ ع (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عمر رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے رات اس جگہ سے یعنی مشرق کی جانب سے سیاہی رات کی اُٹھے اور جاوے دن اس جگہ سے یعنے مغرب سے اور چھپ جاوے آفتاب یعنے سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چھپ جاوے آفتاب تاکید ہی پہلے جملون کی اور افطار کیا یعنے حکماً یہ افطار کرنے والا ہو چکا اگرچہ کھاوے پیوے نہین اور بعضون نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار مین اور ممکن ہی کہ معنی یہ ہون چاہیے کہ افطار کرے ؛ ع (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزہ رکھنے سے پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ طے کا روزہ رکھتے ہین یا رسول اللہ فرمایا کون ہی تم مین مانند میرے تحقیق مین رات گذارتا ہون کہ کھلاتا ہی مجکو رب میرا اور پلاتا ہی مجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف طے کا روزہ اسکو کہتے ہین کہ دو روزے یا زیادہ رکھے اسطرح کہ درمیان مین افطار نکرے اس سے اسلیے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہی اور وہ باعث قصور کا اور طاعات مین ہوتا ہی اور اختلاف ہی علما کو اسمین کہ روزہ طے کا سواے حضرت کے اورون کے لیے جائز ہی یا حرام ہی یا مکروہ ہی بعضے تو کہتے ہین کہ جائز ہی اسلیے کہ قادر ہو اسپر اور نہی رحمت اور شفقت اور تخفیف کے لیے ہی اور سند انکی یہ حدیث حضرت عائشہ کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگون کو وصال سے واسطے رحمت کے اُنپر اور بعضے صحابہ رضہ سے مثل عبداللہ بن زبیر وغیرہ کے اور تابعین سے مثل عبداللہ بن ابی نعیم اور عامر بن عبداللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی کے رکھنا اسکا منقول ہی اور اکثر کہتے ہین کہ جائز نہین اور امام ابو حنیفہ رح اور مالک رح اور شافعی رح نے مکروہ کہا ہی اسکو اور اختلاف کیا ہی کہ کراہت تحریمی ہی یا تنزیہی ہی اور صحیح تر یہی ہی کہ مکروہ تحریمی ہی اور جمہور علما اسپر ہین کہ یہ خصائص حضرت کے ہی اور ظاہر حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور اہل سلوک کہ شوق ریاضت اور نفس کشی کا رکھتے ہین افطار کرتے ہین ساتھ چاول یا پانی کے تا حقیقت وصال سے نکلجاوین واللہ اعلم اور کھلاتا ہی اور پلاتا ہی سے مراد کیا ہی اسمین کئی قول ہین قول مختار یہ ہی کہ مراد کھلانا پلانا ظاہر کا نہین ہی بلکہ غذاے روحانی مراد ہی کہ بسبب ذوق معارف اور لذت مناجات اور طاعات کے حاصل ہوتا ہی — غذاے جسمانی سے مستغنی تھے اور تجربہ اسکا محبتون مجازیہ اور مسرتون میں کیا گیا ہی یہ حالت محبت حقیقی اور مسرت معنوی ؛ ع (الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری (عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَفَهُ عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُونُسُ الْأَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ) روایت ہی حفصہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نیت کرے روزے کی پہلے فجر کے پس نہین روزہ واسطے اسکے یعنے کامل روزہ نہین ہوتا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داؤد نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ رضہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی نے سب نے نقل کیا زہری سے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزے کی رات سے نکرے اور درست نہین خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل و لیکن علمانے اختلاف کیا ہی اسمین مذہب امام مالک رح کا تو یہی ہی کہ شرط ہی نیت رات سے کرنی ہر طرح کے روزے مین اور امام شافعی رح اور امام احمد رح بھی اسی کے قائل ہین سواے نفل کے نفل مین امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے پہلے جائز ہی اور شافعی رح کے نزدیک آفتاب غروب ہونے کے پہلے تک بھی جائز اور

مذہب ہمارا یہ ہی کہ روزہ رمضان اور نفل اور نذر معین میں جائز ہی نیت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے پہلے اور آدھا دن شرعی پہلے زوال کے ہی اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کے لیے شرط ہی نیت کرنی رات سے اور دلیلیں سبھوں کی فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں اور ربیع نے یعنے معمر اور زبیدی اور ابن عینیہ اور یونس نے روایت کیا ہی زہری سے اور موقوف رکھا ہی حفصہ پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے ہیں ۳ح ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِنَاءُ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سنے اذان یعنی صبح کی ایک تمہارا اور باسن ہو اسکے ہاتھ میں یعنی ارادہ پانی پینے کا یا کچھ کھانے کا رکھتا ہو پس نہ رکھے باسن کو یہانتک کہ روا کرے حاجت اپنی اس سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یہ حکم اسوقت ہی کہ یقیناً جانے کہ صبح نہیں ہوئی یا گمان غالب نہ ہونے صبح کا یعنے اگر یقین ہو صبح ہونے کا یا گمان ہو اسکا تو فقط سننے سے کھانا پینا موقوف نکرے اور اگر جانے کہ صبح ہوگئی ہی یا گمان ہو اسکا تو موقوف کرے اور کہا ابن ملک نے کہ اگر نہ جانے طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع ہوئی ہی صبح یا شک ہو اسکا تو موقوف کرے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اذان سے اذان مغرب کی ہی یعنی اگرچہ ترک کرنا کھانے پینے کا وقت اذان کے مسنون ہی لیکن افطار کے وقت اذان مغرب کی سنے اور کچھ پیتا ہو تو پینا موقوف نکرے بلکہ پی لے اور پھر نماز کو جاوے ۴ح ﴿وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے بہت پیارا میرے بندوں میں طرف میرے وہ ہی کہ جلدی کرے افطار میں نقل کی یہ ترمذی نے ف بہت پیارا یہ اسلیے ہوتا ہی کہ ثابت کرتا ہی سنت کی اور مخالفت کرتا ہی اہل کتاب کی اور روافض کی ۵ح ﴿وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ﴾ اور روایت ہی سلمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ افطار کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ افطار کرے کھجور پر پس تحقیق کھجور سبب برکت کی ہی پس اگر نہ پاوے کھجور پس افطار کرے پانی پر پس تحقیق وہ پاک کرنے والا ہی نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ اور دارمی نے اور نہیں ذکر کیا کسی نے لفظ فانہ برکۃ سوا ترمذی کے ف امراس حدیث میں استحباب کے لیے ہی اور شاید حکمت کھجور سے افطار کرنے میں یہ ہی کہ جب معدہ خالی ہوتا ہی اور خواہش کرتا ہی [illegible] نے کو معدہ خوب قبول کرتا ہی پس ایسی حالت میں جو شیرینی معدہ میں پہونچتی ہی تو بدن کو نہایت [illegible] ہوتا ہی اسلیے کہ شیرینی سے قوت قوی میں جلدی سرایت کرتی ہی خصوصاً قوت باصرہ کو شیرینی سے بہت فائدہ ہوتا ہی اور شیرینی عرب میں اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہی اور اُنکے مزاجوں کو مناسبت اسکے ساتھ بہت ہی اسلیے اس شے سے افطار کرنے کو فرمایا اور کھجور نہ پاوے تو پانی سے افطار کرے کہ اُسمیں نیک فالی ہی ساتھ طہارت ظاہر و باطن کے ۶ح ﴿وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ﴾ اور روایت ہی انس رضہ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم افطار کرتے پہلے نماز مغرب سے چند تازی کھجوروں سے پس اگر نہوتیں تازی کھجوریں تو افطار کرتے خشک کھجوروں سے پس اگر نہوتیں خشک کھجوریں تو پیتے چند چلو پانی کے یعنے تین چلو نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی ف ابو یعلی نے روایت کیا ہی کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے افطار کرنا تین کھجوروں سے

یا ایسی چیز سے کہ نہ پہونچتی اسکو آگ اور بعضون نے جو کہا ہی کہ سنت مکہ مین یہ ہی کہ مقدم کرے آب زمزم کو کھجورون پر یا ملالے اسکو ساتھ اس پانی کے یہ قول مردود ہی اسلیے کہ یہ اختلاف اتباع کی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون مکہ مین رہے آپ سے یہ نہین نقل کیا گیا ۴ع (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ) اور روایت ہی زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرواوے روزہ دار کو یا سامان درست کر دے کسی غازی کا پس اسکو ثواب مانند ثواب اسکے ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی یہ محی السنہ نے شرح السنہ مین اور کہا یہ صحیح ہی **ف** یعنے جیسا ثواب روزہ دار کو روزے کا ہوتا ہی اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی افطار کرنے والے کو اور سامان جہاد درست کر دینے والے کو بھی ہوتا ہی اسلیے کہ مددگار ہوا نیک کام کا ۴۵ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے فرماتے گئی پیاس اور تر ہوئین رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالی نے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اسمین رغبت دلائی حضرت نے عبادات پر کہ مشقت عبادت کی تھوڑی سی ہی اسلیے کہ جاتی رہتی ہی اور ثواب بہت ہی اسلیے کہ ثابت و باقی رہتا ہی ۴ع (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ مُرْسَلًا) اور روایت ہی معاذ بن زہرہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ افطار کرتے فرماتے یا الٰہی تیرے ہی لیے روزہ رکھا مین نے اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا مین نے نقل کی یہ ابو داود نے بطریق ارسال کے **ف** کہا ابن ملک نے کہ حضرت یہ دعا بعد افطار کے پڑھتے تھے اور بعد لک صمت کے جو لوگون نے وبک آمنت وعلیک توکلت زیادہ کر لیا ہی کچھ اصل اسکی نہین اگرچہ معنی صحیح ہین اور روایت کیا ابن ماجہ نے کہ روزہ دار کے لیے نزدیک افطار اسکے ایک دعا ہی کہ رد نہین کیجاتی اور یہ بھی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا واسع الفضل اغفر لی اور یہ بھی پڑھتے تھے الحمد للہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت انتہی۔

**اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا دین غالب جب تک کہ جلدی کرینگے لوگ افطار کرنے مین اسلیے کہ یہود و نصاری دیر کرتے ہین افطار مین نقل کی یہ ابو داود و ابن ماجہ نے **ف** دیر کرتے ہین افطار مین یعنی اسقدر کہ تارے گھن کے نکل آوین اور اب اس زمانے مین پیروی انکی رافضیون نے کی ہی پس انکے خلاف مین غلبہ اور شوکت دین کی ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدائے دین کے ہی اور انکی موافقت مین نقصان دین کا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم یعنی اے ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست بعضے انکے دوست ہین بعضون کے اور جو کوئی دوستی کرے انسے تم مین سے پس وہ انھین مین سے ہی ۶ (وَعَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُوْ مُوْسٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی عطیہ سے کہ کہا گیا مین اور مسروق حضرت عائشہؓ پاس پس کہا ہمنے اے مان مومنون کی دو شخص ہین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین ایک انمین دوسرے کو جلدی افطار کرتا ہی اور جلدی نماز پڑھتا ہی

اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہی اور دیر کرتا ہی نماز پڑھتا ہی کہا حضرت عائشہ رض نے کون اُنمین سے جلد افطار کرتا ہی اور جلد نماز پڑھتا ہی کہا ہمنے عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ نے اسیطرح کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا کہ دیر لگاتا ہی افطار مین اور نماز مین ابو موسی ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** عبد اللہ بن مسعود رض بڑے عالم اور فقیہ تھے اُنھون نے عمل کیا سنت پر اور ابو موسی رض بھی بڑے صحابی تھے اُنھون نے عمل کیا بیان جواز پر یا کچھ عذر ہوگا اُنکو اور شاید کہ کبھی کبھی کرتے ہونگے واللہ اعلم ❀ ع (وَعَنِ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السُّحُوْرِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہ کہا بلایا مجکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سحری کے رمضان مین پس کہا آ طرف کھانے بابرکت کے نقل کی یہ ابو داود و نسائی نے (وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی ہی سحر مومن کی کھجور نقل کی یہ ابو داؤد نے

**بَابُ تَنْزِيْهِ الصَّوْمِ** باب ہی بیچ بیان پاک کرنے روزے کے **ف** یعنی اس باب مین بیان ہی اسکا کہ روزہ کس چیز سے جاتا رہتا ہی اور کس چیز سے ثواب اُسکا باطل ہوتا ہی اور کس چیز سے ثواب اُسکا کم ہوتا ہی پس واجب ہی پرہیز کرنا اُنسے **ف** عرض کرتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اگرچہ بعضے مفسدات وغیرہ روزے کے متفرق آگے حدیثون مین مذکور ہین لیکن مین نے چاہا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کی سے یہ مسائل تفصیل ایک جگہ لکھون تا مفید بہت ہون پس کتاب امداد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج عرب مین ہی خوب ترتیب سے یہ مسائل مذکور تھے اُنہین سے لکھے جاتے ہین اور بعضے در مختار مین سے بھی لکھے ہین ۔

**فصل** بیچ بیان اُن چیزون کے کہ روزے کو توڑتی نہین ہین اگر کھاوے یا پیوے یا جماع کرے بھولکر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا بھولکر پھر یاد آگیا اگر نکال لیا فی الفور روزہ ٹوٹنے کا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون نے کہا یہ جب ہی کہ نہ حرکت دے نفس اپنے کو یعنے دہکا نہ دے بعد یاد آنے کے یہانتک کہ منزل ہوجاوے اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکے تو اسپر کفارہ لازم ہوگا جیسے کہ اگر نکالکر پھر داخل کرے تو کفارہ لازم ہوتا ہی اور اگر جماع کرے قصداً پہلے فجر کے اور پھر طلوع ہو فجر تو واجب ہی نکالنا اُسکا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹھہرنے ہی سے ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بخوف طلوع ہونے فجر کے پھر منزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنے کے نہین اُسپر کچھ اور اگر ایک شخص بھولکر کھاتا ہو اور ہی وہ قوی کہ قدرت رکھتا ہی روزے کی تمام کرنے کی رات تک بغیر مشقت کے تو یاد دلا دے اُسکو دیکھنے والا اور مکروہ ہی نہ یاد دلانا اُسکو اور اگر یاد دلا[illegible] وقت اور اُسکو نہ یاد آوے تو لازم آویگی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہی تو اولی یہ ہی کہ نہ یاد دلاوے اور اگر [illegible] ہووے ساتھ نظر کرنے کے طرف شرمگاہ عورت کے تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہی اسمین کہ منزل ہووے ساتھ فعل ہم کرنے کے جانور سے بعضون کے نزدیک اس سے ٹوٹتا ہی اور بعضون کے نزدیک نہین اور اگر منزل ہو تو روزہ نہین ٹوٹتا بلا خلاف اور اگر ہاتھ سے منی گرادے روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور قضا آتی ہی نہ کفارہ اور حلال نہین ہی یہ فعل غیر رمضان مین بھی اگر قصد کرے نکالنا شہوت کا اور اگر قصد کرے تسکین شہوت کا امید ہی کہ نہ ہو اُسپر وبال یعنی فقط لذت کے لیے کرے تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہو اور نہ نکالنے مین خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہی کہ گنہگار نہو اور گنہگار ہوتا ہی اگر مداومت کرے اسپر اور اگر دھیان کرے کسی عورت کا اور منزل ہوجاوے تو روزہ نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل ہم کرین آپسمین قصداً اور منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہوونگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل لگاوے تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ مسامات سے داخل ہونا منافی نہین یہ ایسا ہی جیسے نہاوے اور ٹھنڈک جگر کو پہونچے اور سرمہ لگانے سے بھی روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ پاوے مزا اسکا حلق مین یا رنگ اسکا رینٹ مین یا تھوک مین

اسلیے کہ حضرت عائشہؓ سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور درمیان آنکھ کے اور دماغ کے راہ نہین ہی اور
آنسو جو نکلتے ہین ٹپک کر نکلتے ہین مانند عرق کے اور جو چیز داخل مسام سے ہو منافی روزے کی نہین جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر کسی آنکھ مین دودھ
یا دوا ساتھ تیل کے پھر پاوے مزا اسکا یا تلخی اسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہی روزہ اور اگر نگلجاوے کچھ یعنی روئی وغیرہ کہ بندھی ہو ڈوری مین اور
ڈورہ اسکے ہاتھ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک کہ ڈوری سے کھل کر گر پڑے جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کرے حلق مین لکڑی یا مانند
اسکے کے اور ایک سرا اسکا اسکے ہاتھ مین ہو نہین روزہ ٹوٹیگا اور اسی طرح اگر داخل کرے انگلی اپنی دبر مین یا عورت اپنی شرمگاہ مین تو نہین
ٹوٹنے کا مگر تر ہوگی ساتھ پانی کے یا تیل کے تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سے روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سے مگر ثواب جاتا رہتا ہی اور اگر نیت کرے
افطار کی اور افطار نکرے تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دھوان داخل ہو بغیر اسکے فعل کے تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ اس سے بچ نہین سکتا
اگر منھ بند کرے تو ناک مین سے جاتا ہی پس یہ ہی مانند تری کے کہ باقی رہتی ہی منھ مین بعد کلی کرنے کے اور قید بغیر اسکے فعل کے اسلیے لگائی
کہ جو قصد کر کر دھوان داخل کریگا حلق مین کسی صورت سے ہو داخل کرنا روزہ اسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہی کہ دھوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوا
انکے کا پس اگر کوئی خوشبوئی جلا کر دھوان اپنی طرف لیگا اور سونگھیگا دھوان اسکا اس حال مین کہ یاد رکھتا ہو روزے کو ٹوٹ جاویگا روزہ اسلیے
کہ ممکن ہی احتراز کرنا اس سے اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہین آگاہ ہونا چاہیے اور یہ وہم کسی کو نہ پیدا ہو کہ یہ مانند سونگھنے گلاب مشک
وغیرہ کے ہی اسلیے کہ نری خوشبو مین اور جوہر دھوین مین کہ آدمی کے اندر پہونچے اسکے فعل سے فرق ظاہر ہی اور اسی طرح دھوین حقہ کے
سے روزہ جاتا رہتا ہی اسلیے کہ قصداً کھینچا جاتا ہی اور تسکین ہوتی ہی اس سے اور بطور دوا کے استعمال کیا جاتا ہی اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کے حلق مین
جاوین اور ہووین وہ تھوڑے تو روزہ نہین ٹوٹنے کا اور اگر بہت ہونگے کہ نمکینی انکی حلق مین معلوم ہوگی تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگھنے سے
روزہ نہین جاتا اور اگر جاوے حلق مین غبار یا آٹا چکی پیستے ہوے یا مکھی یا اثر دواؤن کا یعنی دوا کوٹتے ہوے یا پڑیا باندھتے ہوے آہستہ سے
کچھ اڑ کر حلق مین جاوے نہین جاتا روزہ اسلیے کہ نہین ممکن ہی احتراز انسے اور اگر روزہ دار صبح کرے حالت جنابت مین روزہ نہین جاتا اگرچہ
سارے دن یا کئی دن اسیطرح رہے لیکن ثواب سے محروم رہتا ہی بسبب نجس رہنے کے اور نماز وغیرہ نہ پڑھنے کے اور اگر ڈالے سوراخ ذکر مین دوا
یا تیل اور وہ مثانہ مین پہونچ جاوے روزہ نہین جاتا امام ابوحنیفہ اور امام محمد رح کے نزدیک اسلیے کہ مثانہ مین سے منفذ یعنی راستہ اندر کو نہین
اور پیشاب جو نکلتا ہی ٹپک کر نکلتا ہی ... کے نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی ڈنڈی ہی مین رہے تو تینون کے نزدیک نہین جاتا
اور پانی مین بیٹھے اور کان مین پانی جاوے یا کان کھجاوے ... سے اور تنکے اسپر میل پھر ڈالے تنکے کو کان مین کئی بار یون ہی کرے نہین
روزہ جاتا اور اگر اترے دماغ سے رینٹ اور پہونچے ناک مین پھر دماغ مین چڑھا جاوے یا نگلجاوے اسکو روزہ نہین جاتا اور اگر نکلا
تھوک منھ سے اور منقطع نہوا بلکہ لگا رہا تار اسکا اور لٹک آیا ٹھوڑی تک پھر نگلگیا اسکو تو نہین جاتا روزہ اور اگر منقطع ہوا تھوک پھر منھ
مین ڈال لیا جاتا رہیگا اور اگر بلغم منھ بھرا ہوا نگلجاوے ابو یوسف کے نزدیک روزہ جاتا رہیگا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نہین اور لائق ہی
پھینک دینا تھوک کا تاکہ نہ ٹوٹے روزہ نزدیک امام شافعی کے اسلیے کہ جب جاری ہوتا ہی تھوک اپنی مجرا یعنی جگہ جاری ہونے کے سے اور
پہونچتا ہی منھ مین اور یہ قادر ہی اسکے پھینک دینے پر اور نہ پھینکا بلکہ نگلگیا جاتا رہتا ہی روزہ انکے نزدیک اور اگر قی آپسے آوے روزہ جاتا
نہین اگرچہ منھ بھر کر آوے اور اسی طرح سے نہین جاتا اگر پھر حلق مین اتر جاوے وہ بغیر اسکے فعل کے اگرچہ منھ بھری ہوئی ہو اور امام ابو یوسف
کے نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر قصداً نگلجاوے اور ہو وہ منھ بھری ہوئی سبکے نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہین آنے کا اور منھ بھر کر قی نہ ہوگی

تو اُسکے نکلنے سے روزہ نہین جانے کا مختار یہی ہی اور اگر قصداً قی کرے منہ بھر کر تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہے گا اور منہ بھر کر نہ کرے تو نہین جاتا نزدیک
ابو یوسف کے اور صحیح یہی ہی اور کہا امام محمد نے کہ جاتا رہتا ہی اور یہ ظاہر الروایۃ ہی پھر اگر وہ حلق مین اتر جاوے آپ سے نہین جاتا اور اگر قصداً نگلجاوے
اسمین دو روایتین ہین صحیح یہ ہی کہ نہین جاتا اور اگر دانتون مین کوئی چیز رات کے کھانے مین سے اٹک رہے اور ہووے وہ کم چنے سے اُسکے
نگلجانے سے دن کو روزہ نہین جاتا یا نکلے خون اُسکے دانتون مین سے اور داخل ہو اُسکی حلق مین اور نہ پہونچے اُسکے پیٹ مین تو بھی روزہ
نہین جاتا اور اگر پہونچے پیٹ مین پس اگر غالب ہو خون تھوک پر یا برابر ہون خون اور تھوک فاسد ہو جائیگا اور اگر خون کم ہو تھوک سے کہ ملا ہوا
ہی ساتھ اُسکے نہین ٹوٹنے کا روزہ مگر جبکہ پاوے مزہ اُسکا در المختار اور اگر کوئی چیز بقدر تل کے باہر سے منہ مین ڈالکر چباوے یہانتک کہ وہ
پھیل جاوے منہ مین اور مزہ اُسکا حلق مین نہ پاوے تو بھی روزہ نہین جاتا اور اگر منہ مین پھیلی نہین اور مزہ اُسکا حلق مین معلوم ہو یا بغیر چبائے
ثابت وہ چیز نگلجاوے اگر مزہ حلق مین نپاوے روزہ جاتا رہیگا پھر اگر وہ چیز اُن چیزون مین سے ہی کہ اُنسے کفارہ آتا ہی کفارہ آویگا والا
قضا۔ فصل پانچ بیان ان چیزون کے کہ فاسد ہوتا ہی اُنسے روزہ اور لازم آتی ہی قضا اور کفارہ اور کفارہ اُنسے جب لازم آتا ہی کہ روزہ رکھنے
والا مکلف یعنی عاقل بالغ ہو اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنی قضا مین نہین اور رات سے نیت کیے ہوئے ہو اگر بعد طلوع فجر کے
نیت کی ہوگی اُسکے توڑنے سے کفارہ نہین آنے کا اور بعد روزہ توڑنے کے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفارہ کی پیش نہ آوے مانند بیماری اور حیض
اور نفاس کے اگر روزہ توڑنے کے بعد اُن چیزون مین سے کوئی چیز پیش آجاویگی کفارہ نہین آنے کا چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور نہ پہلے
توڑنے کے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفارہ کی ہو مانند سفر کے کہ اگر سفر مین توڑیگا کفارہ نہین آنے کا اور اگر بعد توڑنے کے سفر کریگا تو کفارہ
نہین ساقط ہوگا اور بخوشی کرے حالت جبر مین کفارہ نہین لازم آئیگا اور قصداً کرے بھول چوک کر کریگا تو کفارہ نہین آنے کا اور وہ مضطر
نہو مضطر پر کفارہ نہین پس جب اتنی شرطین پائی جائینگی اور ان چیزون مفسدات مین سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزین
یہ ہین جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل و مفعول دونون پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہی اور کھانا اور پینا خواہ از راہ غذا کے ہو خواہ دوا کے اور یہ ہی
معنی غذا یہ کے علما نے اختلاف کیا ہی بعضون نے تو کہا ہی کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ خواہش کرے طبیعت اُسکے کھانے کی اور مقتضی ہو خواہش پیٹ کی
بسبب اُسکے اور بعضون نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ اُسکے کھانے سے اصلاح بدن کی ہو اور بعضون نے کہا غذا کی چیز وہ ہی کہ کھائی جاتی ہی عادۃ
پس کفارہ آتا ہی اگر مینہ یا اولے یا برف نگلجاوے یا کھاوے کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو [illegible] خشک کیا ہو گوشت یا کھاوے
گیہون مگر یہ کہ ایک آدھ گیہون چباوے اور منہ مین پھیل جاوے تو کفارہ نہین آتا اور اگر نگلجاوے تھوک بی بی کا یا یار کا تو کفارہ آتا ہی اسلیے
کہ خواہش طبع ہوتی ہی اسمین اور اپنے تھوک نگلنے مین روزہ جاتا رہتا ہی اور کفارہ نہین آتا فقط قضا ہی آتی ہی اور تھوڑے سے نمک کھانے سے
کفارہ آتا ہی نہ بہت سے بموجب روایت مختار کے کذا فی المستغنی اور خلاصہ اور بزازیہ مین لکھا ہی کہ مختار یہ ہی کہ مطلق نمک کھانے سے کفارہ آتا ہی
یعنے تھوڑا ہو یا بہت اور اگر کھاوے جَو بغیر پکے پس نہین کفارہ اُسپر اسلیے کہ نہین کھاتے جاتے ہین کچے اور یہ خشک جو کا حکم ہی اور اگر تازے
بال مین سے نکالکر کھاوے تو کفارہ آتا ہی اور کفارہ آتا ہی کھانے گل ارمنی کے سے مطلق یعنی برابر ہی کہ عادت ہو اُسکے کھانے کی یا نہ عادۃ ہو اسلیے کہ وہ کھائی جاتی
ہی دوا کے لیے پس ہوگا افطار کامل اور کفارہ آتا ہی کھانے غیر گل ارمنی کے سے مانند ملتانی وغیرہ کے اگر عادت ہو اُسکے کھانے کی پس نہین کفارہ
ہی اُسپر کہ نہین عادت رکھتا ہی اُسکی اور اگر بعد غیبت کرنے کے قصداً کھانا کھالے کفارہ لازم آتا ہی برابر ہی کہ پہونچی ہو اُسکو حدیث یا نہ پہونچی ہو
تاویل اُسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی نے فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلیے کہ افطار ہونا غیبت سے خلاف قیاس کے ہی اور حدیث الغیبۃ

تفطر الصیام تاویل کی گئی ہے بالاجماع ساتھ جاتے رہنے ثواب کے بخلاف حدیث حجامت یعنی پچھنون کے کہ بعضے علمانے اسکے ظاہر پر بھی عمل
کیا ہے مانند اوزاعی وغیرہ کے پس اگر کھاویگا بعد حجامت کے یا بعد چھونے عورت کے یا بعد بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے یا بعد خواب ہونے کے
اور مباشرت فاحشہ کے بغیر انزال کے یا بعد سرمہ لگانے کے یا بعد فصد کے یا بعد بدکاری کرنے کے جانور سے بغیر انزال کے یا بعد داخل کرنے
انگلی کے دبر مین اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزون مذکورہ کے تو کفارہ آویگا لیکن جب کہ فتوی دیگا اسکو فقیہ اگرچہ خطا کریگا یا سنی پچھنے
لگانے والے نے اور لینے والے نے حدیث افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانے تاویل اسکی بموجب مذہب کے نہین کفارہ آنے کا اور اگر پہچانے گا تاویل تو کفارہ واجب
ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کا کر کر قصداً کھایا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنے کے بعد غیبت کے ہے جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنے کا غیبت
کے جو اوپر مذکور ہوا اکثرون کے نزدیک تو اسی طرح ہے لیکن ملتقی اور بحر الرائق مین اسکو مانند حجامت کے کہا ہے اور واجب ہوگا کفارہ اس عورت پر
کہ خوشی سے صحبت کرادے ایک شخص سے کہ اسپر جبر کیا تھا کسی نے صحبت کرنے کے لیے اور مرد پر نہین آنے کا اور ایک عورت نے جانا طلوع ہونا
فجر کا اور چھپایا اسکو اپنے خاوند سے یہانتک کہ اسنے صحبت کی اور وہ نہین جانتا تھا کہ فجر ہوگئی ہے تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ مرد پر

فصل بیچ بیان کفارہ کے اور ان چیزون کے کہ ساقط کرتی ہین کفارے کو ذمہ سے ایک عورت نے قصداً کھانا کھایا یا جماع کروایا خوشی
پھر اسی دن اسکو حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہوجاتا ہے اور اسی طرح کوئی بیمار ہوگیا اسی دن اسطرح کا کہ جائز ہے اسمین افطار اور بیماری
آپ سے ہوئی بغیر اسکے فعل کے تو کفارہ ساقط ہوجاویگا اور یہ قید کہ بیماری آپ سے ہوئی الخ اسلیے لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پھر زخمی کیا
اپنے تئین اس سے بیمار ہوگیا اسطرح کا کہ نہین روزہ رکھ سکتا اس حالت مین یا ڈالا اپنے تئین چھت پر سے یا پہاڑ پر سے تو اسمین اختلاف
کیا ہے مشایخ نے بعضون نے کہا کہ ساقط ہوجاتا ہے اس سے کفارہ اور بعضون نے کہا کہ نہین ہوتا اور کمال نے کہا کہ مختار یہ ہے کہ نہین ساقط
ہوتا اور ذکر کیا گیا ہے جمع العلوم مین کہ اگر کسی نے رنج مین ڈالا نفس اپنے کو بسبب چلنے کے یا کچھ کام کیا یہانتک کہ بہت لگی اسکو پیاس پس
افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضون نے کہا کہ کفارہ نہین آنے کا اسپر عمل کیا ہے بقالی نے کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ یہ ہے کہ آزاد کرے
بردہ اگرچہ ہو کافر پھر اگر نہ کرسکے یہ روزے رکھے دو مہینے پدرپے کہ نہون انمین دن عیدین کے اور نہ ایام تشریق کے اسلیے کہ انمین روزے
رکھنے منع ہین اور اگر درمیان مین ایک روزہ فوت ہوجاوے بعذر یا بلا عذر تو روزے پھر از سر نو شروع کرے مگر بسبب حیض کے اگر افطار
کرے تو مضائقہ نہین بسبب [illegible] افطار کرے تو بھی از سر نو رکھے پھر اگر نہ رکھ سکے روزے بسبب مرض کے یا بڑھاپے کے کھلاوے
ساٹھ مسکینون کو پیٹ بھر کے صبح کو کھلاوے انکو اور شام کو کھلاوے یا دو دن صبح کو کھلاوے یا دو دن شام کو یا عشا اور سحر کو اور شرط
یہ ہے کہ اول جنکو کھلاوے انھین کو دوبارہ بھی کھلاوے یہانتک کہ اگر صبح کو کھلایا ساٹھ کو پھر شام کو کھلایا ساٹھ غیر انکے کو نہین کفایت کرے گا
یہانتک کہ پھر کھلاوے دونون فرقون مین سے ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساٹھ روز تک کھلایا کرے یا ہر روز نئے فقیر کو کھلاوے ساٹھ روز تک
کافی ہے اور اگر ایک روز صدقہ ساٹھ فقیرون کا یا کم کا انسے ایک فقیر کو دے تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہے روٹی گیہون کی بغیر سالن کے
بخلاف جو کی روٹی کے کہ اسکے ساتھ سالن ضرور ہے اسلیے کہ بسبب سختی کے پیٹ بھر کر نہین کھا سکتا بغیر سالن کے عادۃً بخلاف گیہون کی روٹی
کے کہ وہ کھا سکتا ہے بغیر سالن کے پیٹ بھر کر اسلیے کہا گیا ہے کہ روٹی گیہون کی سالن اسکا اسی مین ہے پس جسنے طلب کیا اسکے ساتھ سالن نہین ہے
وہ بھوکا اور شرط یہ بھی ہے کہ نہو کوئی انمین پیٹ بھرا یہانتک کہ اگر ہوگا پیٹ بھرا اور کھاویگا مانند بھوکے کے احتیاج ہوگی اور کے کھلانے کی
پس یا تو کھانا کھلاوے جسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوے ہر فقیر کو آدھی صاع یعنے پونے دو سیر گیہون یا آٹا اسکا یا ستو اسکے یا ایک صاع جو یا انگور یا کھجور

یا دیوے قیمت اُنکی اگرچہ اوقات متفرقہ مین دے اور اگر کئی روزے توڑے جماع کر کر یا کھا کر قصداً تو ایک کفارہ کافی ہے بشرطیکہ درمیان اُنکے کفارہ
نہ دیا ہو مثلاً اگر دس روزے توڑے اور درمیان مین کفارہ نہ دیا تو دسون کے لیے ایک کفارہ کافی ہے اور اگر درمیان مین کفارہ دیا تو باقی
کے لیے کفارہ اور چاہیے اور وہ کئی روزے جو توڑے عام ہین کہ ایک رمضان کے ہون یا دو رمضان کے صحیح یہی ہے کذا فی الدر المختار اور بعضون نے
کہا کہ یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ وہ روزے ایک رمضان کے ہون اور اگر کئی رمضانون کے ہونگے تو ہر رمضان کے لیے کفارہ علیحدہ علیحدہ دے
فتاوی عالمگیری مین بھی روایت نقل کی ہے فصل بیچ بیان اُن چیزون کے کہ روزے کو توڑتے ہین اور قضا ہی اُنسے آتی ہے نہ کفارہ
اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ اُسمین غذا نہو یا غذا ہو لیکن ہو عذر شرعی اور پہونچاوے اُسکو پیٹ مین یا دماغ مین
اور جو چیز ایسی ہو کہ نہ دفع ہو اس سے شہوت ستر کی پوری یعنی جلق وغیرہ تو اُنسے کفارہ نہین آتا پس اگر کھاوے روزہ دار ادا رمضان
مین چاول کچے یا آٹا گندھا ہوا یا نشاستہ تو روزہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور آٹا گیہون کا اور جو کا جبکہ بھگوئے ساتھ پانی کے اور ملاوے اسمین شکر
واجب کرتے ہین کفارہ کو اور اگر کھاوے نمک بہت ایکبارگی یا کھاوے مٹی سوائے گل ارمنی کے کہ نہ عادت ہو اُسکے کھانے کی یا گٹھلی یا روئی
یا نکلی تھوک اپنا کہ متغیر تھا ساتھ رنگ سبز یا زرد وغیرہ ڈورا ریشم وغیرہ کے اور وہ یا در کھتا تھا روزہ اپنا یا کھایا کاغذ یا مانند اُسکے وہ چیز کہ
نہین کھائی جاتی ہے عادۃً یا کھائے پھل کچے بھی یا مانند اُسکے ایسے پھل کچے کہ نہین کھائے جاتے ہین پہلے پختہ ہونے کے اور اُنکو پکا کر یا نمک
ملا کر نہ کھایا یا کھایا اخروٹ تازہ کہ نہو اسمین گودہ یا نگلیا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتھر اگرچہ زمرد وغیرہ ہو واجب ہوگی قضا
نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک مین دوا لی یا منہ مین دوا رکھی اور اسمین سے کچھ حلق مین اوتر گئی یا تیل ڈالا کان مین قضا آویگی نہ کفارہ اور
اگر پانی قصداً ڈالے کان مین تو اسمین اختلاف ہے ہدایہ اور ملتقی اور در مختار اور شرح وقایہ اور اکثر متون مین تو لکھا ہے کہ روزہ نہین ٹوٹتا
اور قاضی خان اور فتح القدیر مین لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور اگر دوا ڈالی پیٹ کے زخم مین اور وہ پیٹ مین پہونچی
یا دماغ کے زخم مین ڈالی اور وہ دماغ مین پہونچی یا داخل ہوا حلق مین مینھ یا برف اور نہ نگلا اُنکو اپنے فعل سے بلکہ از خود حلق سے اوتر گئی
یا چوک کر روزہ ٹوٹ گیا مثلاً کلی کرنے مین پانی حلق مین اوتر گیا یا ناک مین پانی دیتے ہوئے دماغ کو چڑھ گیا یا زبردستی کسی نے روزہ تڑوا ڈالا
اگرچہ ساتھ جماع کے ہو یعنی خاوند نے زبردستی بیوی سے جماع کیا یا بیوی نے زبردستی خاوند سے جماع کروایا قضا آویگی ان سب صورتون مین نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع مین زبردستی
کرنے والے پر کفارہ آویگا اور جسپر زبردستی کی اُسپر قضا۔ اور اگر افطار کرے عورت لونڈی ہو [illegible] بیمار ہو جانے کے سبب
خدمت کے یا افطار کرے لونڈی بسبب ضعف کے کہ حاصل ہو اُسکو بسبب [illegible] قسم پکانے سے یا کپڑے دھونے سے قضا لازم ہے اور
لونڈی کو چاہیے کہ نہ کہنا ماننے ہوئے کا اگر ایسے کام کو کہے کہ عاجز کرے اُسکو ادائے فرائض سے۔ اور اگر ڈال دیوے کوئی سوتے کے منھ
مین پانی یا پی جاوے سوتے والا پانی اُسپر قضا ہے اور نہین ہے وہ مانند بھولنے والے کے کیا نہین جانتا ہے تو کہ سونے والا یا جسکی عقل جاتی
رہے اگر ذبح کرے نہین درست ہے اُسکا ذبح کیا ہوا کھانا اور جو بسم اللہ بھول جاوے ذبح کے وقت اُسکا ذبح کیا ہوا جانور کھانا درست ہے اور
اگر روزے مین بھول کر کھانے کو کھایا پھر قصداً کھایا یا جماع کیا بھول کر پھر قصداً کیا یا دن کو روزے کی نیت کی پھر کھایا یا پیا یا جماع کیا قصداً
یا رات سے نیت کی ایک غیر روزے کی پھر صبح کو سفر کیا پھر نیت کی اقامت کی اور کھایا اگرچہ نہین درست تھا اُسکو افطار یا رات سے ایک
غیر روزے کی کی اور صبح کو مقیم تھا پھر مسافر ہوا اور کھایا حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہین تھا اُسکو افطار تو قضا لازم ہوگی
نہ کفارہ اور سفر مین [illegible] کی قید اسلیے لگائی کہ اگر وطن کو پھر جاویگا کسی چیز بھولی ہوئی کے لینے کے لیے اور قصداً کھاویگا تب کفارہ نہین

مسئلہ کھانے کو مانند اُسکے کے ۱۲

یا پہلے جدا ہونے کے آبادی مقام اپنے کے سے تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہونگے اور اگر کھانے پینے وغیرہ سے بند رہا تمام دن بغیر نیت روزے
کے اور افطار کی یا سحر کھائی یا جماع کیا اس حال میں کہ شک رکھتا تھا بیچ طلوع ہونے فجر کے اور فجر اسوقت ہو چکی تھی یا افطار کیا ساتھ ظن
غالب غروب ہونے آفتاب کے اور آفتاب اسوقت باقی تھا تو قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک رکھتا ہوگا غروب میں پس بیچ لازم ہونے کفارے
کے دو روایتیں ہیں مختار فقیہ ابو جعفر کی یہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر ظن غالب ہوگا نہ غروب ہونے کا اور افطار کر ڈالیگا تو اسپر کفارہ
لازم ہوگا اور اگر منزل ہوا بسبب فعل بد کرنے کے جانور سے یا میت سے یا منی گرانے کسی کی ران میں یا ناف میں یا ہاتھ میں یا منزل ہوا
بسبب بوسہ لینے کے یا چھونے کسی کے یا توڑا روزہ غیر اداے رمضان کا یا عورت سے جماع کیا کسی نے سوتے میں اور وہ روزے سے تھی روزہ
جاتا رہیگا اسکا اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسی طرح ایک عورت نے رات سے نیت روزے کی کی تھی اور پھر دن کو دیوانی ہو گئی اور اس سے
جماع کسی نے کیا اس عورت پر بھی قضا آویگی اور اگر ٹپکائی دوا یا پانی ایک عورت نے اپنی شرمگاہ میں یا داخل کی کسی نے انگلی بھیگی ہوئی
پانی کی یا تیل کی اپنے دبر میں یا استنجا کیا اور پانی پہونچا دبر میں حقنے کی جگہہ تک اگرچہ یہ ہوتا ہے کم یا پہونچا پانی فرج داخل تک بسبب
مبالغہ کے استنجا کرنے میں قضا لازم آویگی اور اگر نکل آویں مسے بواسیر والے کے اور دھوئے انکو اگر خشک کر لیا انکو پہلے اٹھنے کے اور سے
پھر اوپر چڑھ گئے نہیں ٹوٹنے کا روزہ اسلیے کہ پانی پہونچا تھا ظاہر بدن پر پھر زائل ہو گیا پہلے پہونچنے کے طرف باطن کے بسبب عود کرنے
مقعد کے اور اگر خشک نہونگے تو روزہ فاسد ہو جاویگا اور اگر داخل کریگی عورت انگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل میں
یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتھر اپنی دبر میں یا عورت داخل کریگی ان چیزوں کو اپنی فرج داخل میں اور غائب ہو جاوینگی یہ
چیزیں اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتھ میں رہا یا عورت کی فرج خارج میں نہیں فاسد ہوگا
اور اگر نگلا ڈورا اور ایک سرا ہاتھ میں ہو پھر نکال لے نہیں ٹوٹنے کا روزہ اگر سب نگلجاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل
کریگا دھواں اپنے فعل سے قصداً دماغ میں یا پیٹ میں قضا لازم آویگی اور یہ حکم بیچ دھوئیں عبیر و عنبر و عود کے ہے اور ان دونوں بیچ دھوئیں
میں بعید نہیں ہے لازم آنا کفارہ کا بھی واسطے فائدہ مند اور دوا ہونے اسکے کے اور اسیطرح حقہ کے دھواں داخل کرنے سے بعید نہیں ہے لازم
آنا کفارہ کا۔ اور اگر قے قصداً کی اگرچہ منہ بھر کر نہ آئی قضا لازم آویگی بموجب ظاہر روایت کے اور ابو یوسف کے نزدیک منہ بھر کر آنا
شرط ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر نگلجاوے قے آپسے آئی ہوئی کو اور ہو وہ منہ بھری ہوئی یا کھا جاوے دانتوں کی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہو
بقدر چنے کے یا زیادہ یا نیت کرے روزہ [illegible] چکنے کے بھولکر پہلے نیت کرنے کے دن کو یا بیہوش ہو جاوے اگرچہ مہینے بھر
تک بیہوش رہے قضا لازم آویگی مگر یہ کہ قضا نہ کرے اس دن کے کہ جسمیں بیہوشی شروع ہوئی ہے یا جسکی رات میں شروع ہوئی ہے اسلیے
کہ مسلمان کا فعل صلاح پر حمل کرنا چاہیے کہ اسنے رات سے نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ تو ہو گیا اسکے بعد جتنے دنوں بیہوش رہیگا انکی
قضا کریگا اسلیے کہ امساک بغیر نیت کے ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہیں نیت کی تو اس دن کی بھی قضا آویگی۔ اور اگر مہینے بھر سے کم دیوانہ
رہا قضا آویگی اور اگر سارے مہینے دیوانہ رہا نہیں قضا آویگی۔ اور اگر مہینا بھر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہو گیا یا دن کو آرام ہو گیا
بعد فوت ہونے وقت نیت کے تو بھی قضا نہیں آنے کی کہ یہ بھی سارے ہی مہینے کے حکم میں ہے۔ اور اگر رمضان میں نیت روزے کی نہ کی
اور کھانا کھایا امام اعظم کے نزدیک کفارہ واجب نہیں اور صاحبین کے نزدیک واجب ہے کذا فی لا بد منہ۔ اور اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جاوے
اگرچہ بسبب عذر کے ٹوٹے اور پھر عذر جاتا رہے تو واجب ہے بند رہنا کھانے پینے وغیرہ سے بقیہ روز میں اور واجب ہے بند رہنا حائض اور نفسا پر جبکہ

پاک ہون بعد طلوع ہونے فجر کے اور واجب ہی بند رہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچھا ہو جاوے اور دیوانہ پر جبکہ ہوشیار ہوا اور لڑکے پر جبکہ
بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوے اور ان سب پر قضا ہی سوا دو شخصون اخیر کے۔ اور حائض اور نفسا اور بیمار اور مسافر کو بند رہنا نہ چاہیے
لیکن ظاہر نہ کھاوین بلکہ پوشیدہ کھاوین **فصل** بیچ بیان اُن چیزون کے کہ مکروہ ہین روزہ دار کو اور جو کہ نہین مکروہ ہین اور جو کہ مستحب ہین مکروہ
ہی روزہ دار کے لیے چکھنا کسی چیز کا یعنے چکھ کر تھوک دینا اور ذخیرہ مین ہی کہ مکروہ ہی چکھنا کسی چیز کا جبکہ ضرور نہوا اور جب ضرور ہو جیسے
کوئی چیز خریدتا ہو اور ڈر ہو اسکا کہ اگر نہ چکھونگا تو غبن دیا جاؤنگا یا موافق میری مرضی کے نہوگی تو نہین مکروہ اور فتاواے نسفی مین ہی کہ اگر
ایک عورت کا خاوند بدخلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کمی زیادتی نمک پر تو درست ہی اسکو بھی چکھ لینا کھانے کا تا اُسکے ظلم سے بچے اور اگر
نیک خلق ہو خاوند تو نہین درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہی اور ممکن ہی کہ یہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنے جو کہ پکانے کے لیے ہون اور
مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسے ایک عورت چاہتی ہی کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچے کے منھ مین دے اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حائضہ اُسکے
پاس ہو تو اُس سے چبوا کر دے آپ چبا کر دینا اُسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزہ دار نہ ہاتھ لگے تو آپ ہی دے کہ اسصورت مین مکروہ
نہین اور مکروہ ہی چبانا [illegible] کا روزہ دار کے لیے برابر ہین اسمین مرد و عورت اسلیے کہ اُسکے چبانے سے تہمت افطار کی لگتی ہی اور سواے
روزے کی حالت کے مردون کے لیے چبانا اُسکا مکروہ ہی مگر خلوت مین بسبب عذر کے جائز ہی اور بعضون نے کہا مباح ہی بخلاف عورتون کے
کہ اُنکے لیے مستحب ہی چبانا اُسکا اسلیے کہ یہ اُنکے لیے قائم مقام ہی مسواک کے اور مکروہ ہی بوسہ لینا اور مباشرت کرنی یعنی عورت کو گلے لگانا اور
مساس وغیرہ کرنا اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا و الا نہین مکروہ اور مکروہ ہی جمع کرنا تھوک کا منھ مین قصداً اور پھر نگلجانا اُسکا۔ اور
مکروہ ہی روزہ دار کے لیے کرنا اُس چیز کا کہ ضعف ہو اس سے مانند فصد اور پچھنون کے اور جو فصد و پچھنے ایسے ہون کہ ضعف ہو اُنسے تو
نہین مکروہ۔ اور نہین مکروہ ہی سرمہ لگانا اور تیل لگانا مونچھون کو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کے ہو اور مسواک تازی ہو یا بھگوئی ہو پانی
مین۔ اور نہین مکروہ ہی کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا بغیر وضو کے اور نہین مکروہ ہی غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑے کا بدن پر بقصد ٹھنڈک کے
بموجب روایت مفتی بہ کے اسلیے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہی چنانچہ وہ حدیث آگے آویگی اور مستحب ہین روزہ دار کے لیے
تین چیزین سحر کھانی اور دیر کرنے سحری مین اور جلدی کرنی افطار مین بیچ غیر روز ابر کے اور روز ابر کے روز احتیاط ضرور ہی **فصل** بیچ بیان اُن
عوارض کے کہ مباح ہی بسبب اُنکے افطار وہ دس ہین مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی کرنی اور حمل اور دودھ پلانا اور بھوک اور پیاس
اور بہت بڑھاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہی افطار اس بیمار کے لیے کہ اگر روزہ رکھے [illegible] ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کر اچھے ہونے کا اسلیے
کہ زیادتی مرض کی اور طول اُسکا کبھی ہوتا ہی باعث ہلاکت کا پس واجب ہی اُس سے احتراز۔ اور مرض ایک چیز ہی کہ باعث ہوتی ہی تغیر
طبیعت کی طرف فساد کے شروع ہوتی ہی اول باطن مین پھر ظاہر ہوتا ہی اثر اُسکا اور پس برابر ہی کہ ہو وہ مرض آنکھ دکھنے کا یا زخم یا درد
سر کا غرضکہ کوئی مرض ہو جب خوف ہو اُسکی زیادتی یا دیر کر اچھے ہونیکا تو جائز ہی اسمین افطار۔ اور لکھا ہی علمانے کہ غازی جبکہ جانتا ہو
یقیناً کہ مین لڑونگا کفار سے رمضان کے مہینے مین اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنے مین پس پہلے لڑائی کے افطار کرے مسافر ہو یا مقیم۔
اور اسی قیاس پر کہا ہی علمانے اُس شخص کے حق مین کہ اُسکا دن باری کا ہی پس افطار کیا اول روز مین پہلے آنے تپ کے بگمان اسکے کہ
آج تپ آویگی پس ضعیف کردیگی تو نہین مضائقہ افطار کا اُسکے لیے پھر اگر تپ نہ آویگی تو صحیح تر یہ ہی کہ نہین آنے کا کفارہ۔ اور اسی طرح عورت
نے حیض آنے کا گمان کر کر افطار کیا اور پھر حیض نہ آیا تو صحیح تر یہ ہے کہ کفارہ نہین آنے کا اُسپر۔ اور فتاواے عالمگیری مین لکھا ہی کہ دونون

صورتون مین کفارہ آویگا۔ اور اسیطرح بازارو اسے اگر سنین آواز طبل کی تیسوین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہی اور پھر افطار کر ڈالین پھر معلوم ہو کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تھا تو نہین کفارہ اُنپر اور زبردستی سے مراد یہ ہی کہ کوئی پچھاڑ کر منہ مین کچھ دیدے یا ڈر ہو نہ افطار کرنے مین مار ڈالنے کا یا بہت مارنے کا۔ اور جائز ہی افطار حاملہ کے لیے اور دودھ والی کے لیے اگر ڈرے نقصان عقل سے یا ہلاک سے یا بیماری سے خواہ اپنے نفس پر ڈر ہو ان چیزون کا یا بچے پر اور دودھ والی خواہ ماں ہو خواہ دایہ اور یہ جو کہا گیا ہی کہ مراد دودھ والی سے دایہ ہی یہ قول مردود ہی اسلیے کہ حدیث مین عام ہی دودھ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم اور دوسرے یہ کہ دودھ پلانا ماں پر واجب ہی دیانۃً خصوصاً جبکہ باپ ہو مفلس۔ اور جائز ہی دودھ والی کے لیے پینا دوا کا جبکہ طبیب کہے کہ یہ بچے کی بیماری کو فایدہ کریگی اور خوف معتبر مباح ہونے افطار کے لیے دو سبب سے ہوتا ہی کہ یا تو ظن غالب ہو ضرر کا بسبب پہلے تجربہ کے یا طبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہے کہ ضرر کریگا روزہ اور جائز ہی افطار اُسکے لیے کہ ہو اُسکو پیاس شدید یا بھوک بہت کہ خوف ہو اُنسے ہلاک کا یا نقصان عقل کا یا جاتے رہنے بعض حواس کا۔ اور نہو یہ بسبب مشقت مین ڈالنے نفس اپنے کے اسلیے کہ اگر ہوگا یہ بسبب مشقت مین ڈالنے نفس کے مثلاً دوڑا اور پیاسا ہو کر افطار کر ڈالا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضون نے کہا کہ نہین لازم آنے کا۔ اور پوچھے گئے علی بن احمد حال حرفہ کرنے والے کے سے کہ جب جانے وہ کہ اگر مین مشغول ہونگا حرفہ مین تو لاحق ہوگا مرض کہ مباح ہوگا اسمین افطار اور ہی وہ محتاج طرف حاصل کرنے نفقہ کے آیا مباح ہی اُسکو کھانا پہلے بیمار ہونے کے یا نہین پس منع کیا اُنھون نے اشد منع اور در مختار مین لکھا ہی کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اُسکو چاہیے کہ آدھے دن کسب کرے اور آدھے دن استراحت کرے تا وجہ معیشت کی بھی حاصل ہو اور روزہ بھی ہاتھ سے نہ جاوے۔ اور جائز ہی افطار اُس مسافر کو کہ سفر کرے پہلے طلوع ہونے فجر کے اور اگر سفر کرے حالت روزے مین بعد طلوع ہونے فجر کے تو نہین مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوے بعد اُسکے تو درست ہی اور بہر صورت قضا ہی آویگی نہ کفارہ خواہ سفر مین بغیر بیماری کے توڑے خواہ بیمار ہو کر۔ اور روزہ رکھنا مسافر کو مستحب ہی اگر ضرر نہ کرے اور یہ کب ہی کہ جب نہون تمام رفیق اُسکے افطار کیے ہوے اور نہ شریک ہون خرچ کرنے مین پس اگر ہون شریک یا افطار کیے ہو تو افضل افطار ہی ہی واسطے موافقت جماعت کے۔ اور نہین واجب ہی وصیت کرنی ساتھ فدیہ اس روزے کے کہ افطار کیا اُسپر کہ مرے پہلے زوال عذر کے خواہ عذر بیماری کا ہو یا سفر کا یا اور عذرون مذکورہ سے اور قضا کرے اُن روزون کی کہ قادر ہو اُنکی قضا پر اور اگر قضا نکرے تو لازم ہی اُسکو وصیت کرنی بقدر اقامت کے سفر سے اور بقدر صحت کے مرض سے اور بقدر زوال عذر کے اور نہین شرط ہی قضا روزے مین پے در پے رکھنا لیکن مستحب ہی [illegible] ذمہ سے اوتر جاوے اور اسی لیے مستحب ہی یہ کہ نہ تاخیر کرے بعد قدرت کے تنبیہ شرع مین روزے تیرہ قسم کے آئے ہین اُنہین سے سات قسم کے روزے تو پے در پے رکھے جاتے ہین مہینے رمضان کے اور کفارہ ظہار کے اور کفارہ قتل کے اور کفارے یمین کے اور رمضان مین جو قصداً افطار کرے اُسکے کفارہ کی اور نذر معین کی اور اعتکاف واجب کی اور چھ قسم کے روزون مین اختیار رکھتا ہی چاہے پے در پے رکھے اور چاہے متفرق نفل روزے اور قضا رمضان کے روزے اور روزے متعہ کے اور فدیہ حلق کے اور جزاء صید کے اور نذر مطلق کے اور جائز ہی افطار کرنا شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو اور شیخ فانی اُسکو کہتے ہین کہ عاجز ہو ادا سے فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اُسکا یہانتک کہ ناامید ہو روزہ رکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لازم ہی شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو فدیہ اور نہین لازم اور عذر والون کو سوا انکے مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سے یعنے نذر مانے کہ مین ہمیشہ روزہ رکھونگا پھر عاجز ہوا اس سے بسبب اشتغال معیشت کے تو افطار کرے اور فدیہ دیا کرے ہر روز اور فدیہ یہ ہی کہ بدلے ہر دن کے آدھا صاع یعنی دو سیر

گیہون دے یا قیمت اُنکی بشرطیکہ ہمیشہ رہنے عجز کے موت تک اور اگر ہو فانی مسافر اور مرے پہلے اقامت کے تو لائق ہی یہ کہ نہ واجب ہو اُسپر فدیہ
مانند اور دن کے اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر دہ کہ جسپر فدیہ لازم ہو تو استغفار کرے اللہ تعالی سے اور جائز ہی فدیہ اور کفارہ مین اباحت طعام
کی یعنی دونون وقت ہر دن پیٹ بھر کر بھوکے کو کھلاوے جیسے کہ جائز ہی تملیک بخلاف صدقہ فطر کے کہ ضرور ہی اسمین تملیک مانند زکوۃ کے
جاننا چاہیے کہ جو صدقہ مشروع ہی ساتھ لفظ طعام کے یا اطعام کے جائز ہی اسمین تملیک اور اباحۃ اور جو کہ مشروع ہی ساتھ لفظ ایتا کے اور
ادا کے شرط ہی اسمین تملیک اور نہین جائز ہی نفل روزہ رکھنے والے کو توڑ ڈالنا اسکا بلا عذر اور جاننا چاہیے کہ توڑ ڈالنا روزے کا اور
نماز کا بعد شروع کرنے کے مکروہ ہی اور نفل روزہ شروع سے واجب ہوتا ہی پس کسی حالت مین توڑے واجب ہوتی ہی اُسپر قضا مگر جبکہ
پانچ دنون مین نفل روزے رکھے دونون عیدون مین اور ایام تشریق مین تو نہین لازم آتی ہی قضا اُنکے توڑنے مین اسلیے کہ ان دنون مین
روزے منع ہین شروع سے واجب نہین ہوتے اور اگر ان پانچ دنون کے روزے نذر مانے یا تمام سال کے روزے نذر مانے تو ان دنون
مین افطار کرے اور قضا انکی رکھے اور دنون مین اور حکم کیا جاوے لڑکا ساتھ روزہ رکھنے کے جبکہ طاقت آوے اُسمین اور مارا جاوے
اُسکے ترک پر جبکہ ہو دس برس کا مانند نماز کے **الفصل الاول** فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور کام کرنا بُرا اپنے روزے مین پس نہین اللہ کو کچھ حاجت اسمین کہ چھوڑا ہی اُس
شخص نے کھانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہ بخاری نے **ف** باطل بولنا کلام باطل وہ ہی کہ جسکے بولنے مین گناہ لازم آوے یعنی باتین کفر کی کرنی
اور گواہی جھوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ بہتان زنا کا ہو یا اور کچھ اور گالیان دینی اور بُرا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند
اُنکے اور چیزین کہ واجب ہی انسان کو پرہیز کرنا اُنسے پس حاصل یہ کہ جس روزہ دار نے باطل بولنا اور بُرے کام کرنے نہ چھوڑے تو اللہ تعالی کو
کچھ حاجت نہین اسکی کہ وہ ترک کرے کھانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہ ہی کہ مقصود روزہ سے توڑنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا
نفس امارہ کا ہی پس جب حاصل ہوا اس سے یہ یعنی بُرے قول و فعل نچھوڑے تو نہین پروا کرتا اللہ تعالی روزے اُسکے کی اور اُسکی طرف نظر عنایت
کی نہین کرتا پس نہونے حاجت سے مراد ہی نہ التفات کرنا اُسپر اور نہ قبول کرنا اُسکے روزے کا اور کیونکر التفات کرے اللہ تعالی اُسکی طرف
کہ اُسنے ترک تو کیا اُس چیز کو کہ مباح تھی غیر روزے مین قسم کھانے پینے وغیرہ سے اور مرتکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تھی اُسپر ہر وقت مین اور مشایخ
نے لکھا ہی کہ روزہ تین قسم پر ہی ایک روزہ عوام کا ہی کہ باز رہے کھانے پینے اور جماع [illegible] روزہ خواص کا ہی وہ یہ ہی کہ باز رکھے تمام
اعضا اور حواس کو لذتون اور خواہشون حرام اور مکروہ سے بلکہ منہمک رہنے سے مباح مین بھی جو مباح کہ منافی کسر نفس کے ہین اور ایک روزہ
اخص الخواص کا ہی وہ یہ ہی کہ باز رہے ہر چیز سے کہ جو سوائے حق کے ہی اور نہ التفات کرے اُسکے غیر کی طرف ٭ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تھے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے یعنے اپنی بی بیون سے یہ معاملہ کرتے اُس حال مین کہ وہ روزہ دار ہوتے اور
تھے حضرت بہت قادر تم سے واسطے حاجت اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاجت سے مراد شہوۃ ہی یعنی حضرت بہ نسبت تمہارے
بہت قادر تھے اپنی شہوۃ پر کہ باوجود بوسہ لینے اور بدن لگانے کے رُکے رہتے تھے صحبت کرنے سے اور سے رُکنا مشکل ہی اور اہل علم نے اسمین
اختلاف کیا ہی اور ہمارے نزدیک مکروہ ہی بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بدن سے بدن لگانا عورت سے اگر خوف ہو جماع کرنے کا یا منزل

ہوجاتیگا اور اگر خوف نہو تو نہیں مکروہ ہے ٭ (وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پالیتی انکو فجر رمضان میں یعنی کبھی اور وہ ہوتے تھے جنابت سے بغیر احتلام کے پس نہاتے
اور روزہ رکھتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت کو نہانے کی احتیاج ہوتی تھی بسبب جماع کے نہ بسبب احتلام کے اور باوجود اسکے روزہ رکھتے
اور پھر نہا لیتے پس معلوم ہوا کہ حالت جنابت میں نیت روزہ کی کرنی اور صبح کو نہانا منع نہیں اور بسبب جماع کے جنابت اختیاری ہوتی ہے جب
اسمین روزہ درست ہوا تو احتلام کے سبب سے جو نہانے کی حاجت ہوگی اسمین بطریق اولی درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزہ کی حالت میں بھی تو مضر نہیں
اور بغیر احتلام کے اسلیے کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہیں ہوتا تھا اسلیے کہ وہ علامت ہے شیطان کے آنے کی خواب میں اور وہ
امن میں تھے اس سے ٭ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور
روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی بھری ہوئی کھنچوائی حالت احرام میں اور بھری ہوئی سینگی کھنچوائی روزے کی
حالت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا شیخ جزری نے کہ مراد ابن عباس کی یہ ہے کہ حضرت حالت احرام میں روزے سے تھے اور پھر
بھری ہوئی سینگی لی یہ مراد جانی ابوداود کی اس حدیث سے انہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم ہو صائما محرما اور کہا مظہر نے کہ جائز ہے احرام والے کو
سینگی یعنی بشرطیکہ بال نہ ٹوٹے اور اسیطرح روزہ دار کو بھی جائز ہے بغیر کراہت کے تینوں اماموں کے نزدیک اور کہا احمد نے کہ باطل ہوتا ہے روزہ بھری
ہوئی سینگی لگانیوالے کا اور لگوانے والے کا لیکن کفارہ نہیں واجب آتا ہے ٭ (وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے جو شخص کہ بھول جاوے اور وہ روزہ دار ہے پس کھایا یا پیا پس چاہیے کہ پورا کرے اپنا روزہ پس سوا اسکے نہیں کہ کھلایا اسکو اللہ نے
اور پلایا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حکم عام ہے ہر روزے کا فرض ہو یا نفل بھولکر کھالیوے یا پی لیوے تو روزہ نہیں جاتا اور
مذہب اماموں کا یہی ہے مگر امام مالک کہتے ہیں کہ لازم ہے قضا روزہ رمضان کی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا یہ حکم کھانے اور پینے میں ثابت
ہوا جماع میں بھی یعنی جماع بھولکر کرے اسکا بھی یہی حکم ہے ٭ (وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِيْ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ
فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا
نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ [illegible] فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ
فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ناگاہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا میں یعنی بسبب گناہ کرنے کے فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کہا گرا میں اپنی عورت
پر یعنی جماع کیا اور تھا میں روزے سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پاتا ہے تو بردہ کہ آزاد کرے اسکو کہا کہ نہیں فرمایا حضرتؐ نے پس
کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے کہا کہ نہیں فرمایا کیا مقدور رکھتا ہے ساٹھ مسکینوں کے کھلانے کا کہا کہ نہیں فرمایا حضرتؐ نے
بیٹھ جا اور ٹھہرے رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انتظار کیا کہ کوئی کچھ لاوے تو اسکو دیں تا وہ کفارہ ادا کرے پس اسوقت کہ ہم اسیطرح بیٹھے تھے
آیا حضرتؐ کے پاس ایک عرق کہ اسمیں تھیں کھجوریں اور عرق کہتے ہیں تھیلے بڑے کو یعنی کھجور کے پٹھے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اسمیں پندرہ [illegible]

لے ہیں چوبیس دن تک کھجوریں آئی ہیں فرمایا کہاں ہے پوچھنے والا کہا اُسنے کہ میں حاضر ہوں فرمایا لے یہ کھجوریں اور اللہ دے اُنکو پھر کہا اُس شخص نے کیا اللہ دوں میں ایسے کو کہ زیادہ محتاج ہو مجھسے یا رسول اللہ یعنی میں سب سے زیادہ محتاج ہوں فقیروں کو کسطرح دوں پس قسم ہے خدا کی نہیں درمیان دونوں طرفوں مدینہ کے کوئی گھر والے محتاج زیادہ میرے گھر والوں سے اور مراد رکھتا تھا دونوں طرفوں سے دو پہاڑیاں کہ جانب مشرق اور مغرب مدینہ کے ہیں پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں حضرتؐ کی پھر فرمایا کھلا اسکو اپنے اہل کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نام اس شخص آنے والے کا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تھا اور روزہ رمضان کا رمضان میں جو قصداً توڑ ڈالے خواہ جماع کر خواہ کھا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہے اسی ترتیب مذکور سے کہ بردہ آزاد کرے اور یہ نہو سکے تو دو مہینے کے روزے رکھے پے در پے اور یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھلاوے اگر کچا اناج دے تو سراسم دو دو سیر گیہوں یا چار چار سیر جو دے اور اگر پکا کر دے تو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلاوے اور کفارہ اپنے اہل کو یعنی اصول و فروع کو دینا درست نہیں اور حضرت نے جو اس شخص کو اجازت دی تو اسمیں اختلاف کیا ہے علما نے کہ اسکے ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہیں اکثر تو کہتے ہیں کہ ادا ہو گیا اور یہ خاص اُسی کے واسطے تھا اور کو درست نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کفارہ اسکے ذمہ پر رہا اسواسطے کہ واجب ہونا کفارہ کا باطل اسوقت ہے کہ اسکے کھانے سے اور اسکے اہل کے کھانے سے بچے اور نہیں تو ذمہ پر رہتا ہے جب مقدور ہو ادا کرے پس وہ محتاج تھا اسکو حضرت نے اجازت دی کہ اب تو اپنے اہل کو کھلا دے جب مقدور ہوگا ادا کرنا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا واللہ اعلم ؂ ؂ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُھَا وَھُوَ صَائِمٌ وَیَمُصُّ لِسَانَھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) روایت ہے عائشہ رضہ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے حضرت عائشہ رضہ کا اور ہوتے روزہ دار اور چوستے زبان اُنکی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یہ حدیث ضعیف ہے اور کہا گیا ہے تھوک نگلنے غیر کیسے روزہ ٹوٹ جاتا ہے سب کے نزدیک پس حضرت کے زبان چوسنے کا برتقدیر صحت حدیث کے یہ جواب دیا گیا ہے کہ حضرت زبان چوس کر تھوک دیتے ہونگے نگلتے نہونگے ؂ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَہٗ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَسَاَلَہٗ فَنَھَاہُ فَاِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَہٗ شَیْخٌ وَاِذَا الَّذِیْ نَھَاہُ شَابٌّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مباشرت کا واسطے روزہ دار کے یعنی بدن سے بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سے پس اجازت دی حضرتؐ نے اُسکو اور آیا حضرت کے پاس ایک اور پس پوچھا اُسنے حال مباشرت کا پس منع کیا اُسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تھی اُسکو وہ تھا بڈھا اور وہ شخص کہ منع کیا تھا اُسکو وہ تھا جوان نقل کی یہ ابو داؤد نے ف بڈھا امن میں ہوتا ہے خوف جماع کرنے کا اسکو نہیں ہوتا اسلیے اسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہے اُسکو منع فرمایا اور [illegible] کی تحریمی ہے یا تنزیہی ؂ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَہُ الْقَیْءُ وَھُوَ صَائِمٌ فَلَیْسَ عَلَیْہِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْیَقْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِیْسَی بْنِ یُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ لَا اُرَاہُ مَحْفُوْظًا) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو غلبہ کرے قے یعنی آپ سے آجاوے اور وہ ہو روزے سے پس نہیں اُسپر قضا اور جو شخص قے لاوے یعنی اُنگلی وغیرہ حلق میں ڈالکر قصداً پس چاہیے کہ قضا کرے نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کے سے اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے نہیں گمان کرتا میں اس حدیث کو محفوظ یعنی منکر ہے ف قصداً جو کہا تو اس سے احتراز کیا نسیان سے یعنی قے لاوے اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہے اور بھولکر لاوے تو قضا نہیں اور مسئلہ اتبادار باب میں مفصل ذکر کیا گیا ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے ؂ (وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ

حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَاَنَا صَبَبْتُ لَہٗ وَضُوْءَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی معدان بن طلحہ سے یہ کہ ابو درداء نے حدیث کی اُنکو یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قی کی پھر افطار کیا کہا معدان نے پس ملا مین ثوبان سے دمشق کی مسجد مین اور کہا مین نے کہ ابو درداء نے مجکو حدیث کی ہی یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی پھر افطار کیا کہا سچ کہا ابو درداء نے اور مین نے ڈالا تھا حضرت کے واسطے پانی وضو اُنکے کا نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی و دارمی نے ف یعنی روزے نفل مین قصداً قی کرکر روزہ توڑ ڈالا بسبب کسی عذر کے یعنی عذر بیماری کا تھا یا ضعف کا اور عذر کی قید اسلیے لگائی کہ حضرت بغیر عذر کے روزہ نہ توڑتے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی ولا تبطلوا اعمالکم یعنے اپنے عملون کو باطل نہ کر ڈالو اور اسی حدیث سے دلیل پکڑی ہی امام ابو حنیفہ اور احمد وغیرہما نے کہ قی سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور شافعی اور اور علما کہ قائل نہین ہین وضو ٹوٹنے کے قی سے انھون نے وضو کرنے سے مراد لی ہی کلی کرنی اور دھونا منھ کا واللہ اعلم ذ ع ہ ح (وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِیْ یَتَسَوَّکُ وَھُوَ صَائِمٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر کہ نہین گن سکتا مسواک کرتے تھے اور وہ ہوتے روزے سے نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد نے ف یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی مسواک کرنی روزہ دار کو ہر وقت اور ہر طرح کی مسواک کرنی اور بہت حدیثین اسیطرح کی آئی ہین چنانچہ مرقاۃ مین مذکور ہین اور علما نے اسمین اختلاف کیا ہی امام ابو حنیفہ اور مالک جائز کہتے ہین مسواک کرنی خواہ مسواک سبز یعنی تازی ہو یا تر کی ہوئی ہو پانی مین اور خواہ پہلے زوال کے ہو خواہ بعد اسکے اور ابو یوسف نے کہا مکروہ ہی تازی اور بھیگی ہوئی اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہی بعد زوال کے ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَکَیْتُ عَیْنِیْ اَفَاَکْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَاَبُوْ عَاتِکَۃَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دکھتی ہین آنکھین میری کیا لگاؤن مین سرمہ اور مین ہون روزہ دار فرمایا کہ ہان نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا سند اس حدیث کی نہین قوی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کے چنانچہ اکثر علما کا یہی مذہب ہی اور کہا امام اعظم اور امام شافعی نے کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہین اگرچہ مزہ سرمہ کا حلق مین ظاہر ہو اور احمد اور اسحق اور سفیان کے نزدیک مکروہ ہی اور امام مالک سے بعضون نے کراہت نقل کی ہی اور بعضون نے عدم کراہت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن اور حدیثین بھی آئی ہین سبب سے اُنکے قابل دلیل پکڑنے کے ہو جاتی ہی ذ ع ہ ح (وَعَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ [illegible] وَھُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہی بعضے صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج مین ڈالتے اپنے سر پر پانی حالت روزے کے مین واسطے دفع کرنے پیاس کے یا کہا دفع کرنے گرمی کے نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد نے ف عرج نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نہین مکروہ روزہ دار کو یہ کہ ڈالے سر پر پانی اور داخل ہووے پانی مین اگرچہ ظاہر ہو ٹھنڈک اسکی بیچ باطن اسکے کے ع نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہی لکھا ہی کہ نہین مکروہ ہی روزہ دار کو نہانا اور لپٹنا تر کپڑے مین واسطے ٹھنڈک کے اور دفع گرمی کے بموجب روایت مفتی بہ کے انتہی اور اسیطرح درمختار مین لکھا ہی (وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی رَجُلًا بِالْبَقِیْعِ وَھُوَ یَحْتَجِمُ وَھُوَ اٰخِذٌ بِیَدِیْ لِثَمَانِیْ عَشْرَۃَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَتَاَوَّلَہٗ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِی الْحِجَامَۃِ اَیْ تَعَرَّضَا لِلْاِفْطَارِ الْمَحْجُوْمُ لِلضَّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِاَنَّہٗ لَا یَاْمَنُ مِنْ اَنْ یَصِلَ شَیْءٌ اِلٰی

جو فیہ بمعنی الملازم ) اور روایت ہی شداد بن اوس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک شخص کے پاس جنت البقیع مین کہ نام ہی ایک
مقبرے کا اور وہ شخص بھری ہوئی سینگیان کھچواتا تھا اور حضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ میرا اٹھارہوین تاریخ رمضان کی پس فرمایا حضرت نے کہ روزہ
توڑ ڈالا سینگی کھینچنے والے اور کھچوانے والے نے نقل کی یہ ابوداود وابن ماجہ ودارمی نے کہا شیخ امام محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ نے اور تاویل کیا ہی اس
حدیث کو بعضون نے ان شخصون مین سے کہ اجازت دی ہی روزہ دار کو بیچ سینگی کھینچنے اور کھچوانے کے یعنی قریب افطار کے ہوجاتا ہی کھچوانے والا
ضعیف سبب کے اور کھینچنے والا اسواسطے کہ نہین امن ہوتا اس سے کہ پہونچ جاوے کچھ پیٹ مین اسکے بسبب چوسنے سینگی کے ف شخصون سے مراد جمہور یعنی
اکثر علما ہین مذہب اکثر علما کا یہی ہی کہ سینگی لینے کا کچھ مضائقہ نہین روزہ دار کو اسلیے کہ ثابت ہوا ہی ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے سینگی لی یعنی بھری ہوئی حالت احرام اور روزے مین اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کا ہی اور معنی اس حدیث کے انھون نے یہی
کہے ہین جو کہ مذکور ہوئے کہ قریب افطار کے ہو جاتا ہی یعنی بھری ہوئی سینگی لوانے والے کو بسبب خون نکلجانے کے ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہی کہ قریب
ہوتا ہی افطار کرنے کے تا ہلاک نہوجاوے اور سینگی کھینچنے والے کو خوف ہوتا ہی کہ مبادا سینگی لگاتے ہوئے کہ منہ سے چوسنی پڑتی ہی پیٹ مین خون اتر جاوے اور بعضے
کہتے ہین کہ بھری ہوئی سینگی سے روزہ جاتا نہین لیکن مکروہ ہوتا ہی بسبب لاحق ہونے ضعف اور خوف ہلاک کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حدیث
خاص دو شخصون کے حق مین فرمائی کہ انھون نے بھری ہوئی سینگی کھینچتے وقت غیبت کی تھی پس اس غیبت کرنے پر فرمایا کہ دونون کا روزہ ٹوٹ گیا
اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا ۱۲ منہ (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افطر یوما من
رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدہر کلہ وان صامہ رواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجہ والدارمی والبخاری
فی ترجمۃ باب وقال الترمذی سمعت محمدا یعنی البخاری یقول ابو المطوس الراوی لا اعرف لہ غیر ہذا الحدیث) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرے قصدا ایک دن بھی رمضان سے بدون رخصت کے اور بدون مرض کے نہین بدلا ادا کرتا
اس سے روزہ رکھنا تمام عمر اگرچہ روزے رکھے تمام عمر نقل کی یہ احمد وترمذی وابوداود وابن ماجہ ودارمی نے اور بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے اور کہا ترمذی نے
کہ سنا مین نے محمد کو یعنی بخاری کو کہ کہتا تھا ابو المطوس راوی نہین جانتا مین واسطے اسکے سوا اس حدیث کے ف بدون رخصت کے یعنی بدون رخصت شرعی کے
کہ حالت سفر وغیرہ ہی چنانچہ بیان اسکا تفصیل سے ہوچکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہی پہلے جملہ کی اور یہ حدیث بطریق مبالغہ کے اور تشدد کے
فرمائی اور مراد یہ ہی کہ ثواب روزہ فرض کا اسدرجہ ہی کہ روزہ نفل سے نہین ہاتھ آتا اگرچہ تمام عمر رکھے والا اگر ایک روزہ نہ رکھا ہو بدلے
اسکے ایک روزہ رکھے فرض ادا ہوجاویگا اور اگر رکھکر توڑ ڈالا ہو دو مہینے کے روزے [illegible] ابن حجر نے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم
ہوتا ہی کہ اگر روزہ رمضان کا نہ رکھے اور پھر اسکے بدلے تمام عمر روزے رکھے تو نہین کفایت کرتے چنانچہ حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ کا یہی مذہب
ہی اور اکثر علما کا مذہب یہ ہی کہ کفایت کرتا ہی ایک دن بدلے ایک دن کے یعنی فرض ادا ہوجاتا ہی اگرچہ نہ رکھا ہو نہایت بڑے دنون مین اور گرمی
مین اور رکھے بدلے اسکے چھوٹے دنون مین اور سردی مین اور ظاہر یہ ہی کہ نماز بھی روزے کے حکم مین ہی اسلیے کہ نہین فرق ہی دونون مین بلکہ
نماز افضل ہی روزے سے سب علما کے نزدیک واللہ اعلم ۱۲ منہ مولانا (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من صائم
لیس لہ من صیامہ الا الظما وکم من قائم لیس لہ من قیامہ الا السہر رواہ الدارمی) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت روزہ دار ہین کہ نہین انکو حاصل روزے انکے سے مگر پیاسا رہنا اور کتنے قیام کرنے والے ہین کہ نہین انکو قیام انکے سے
مگر جاگنا نقل کی یہ دارمی نے ف یعنی جو شخص روزہ رکھے اور خالص نیت خدا کے واسطے نہو اور نہ بچے جھوٹ بولنے سے اور جھوٹی گواہی اور بہتان

لگانے اور غیبت کرنے اور مانند اُنکے کے اور ممنوعات سے ہوتی ہی اسکو بھوک اور پیاس اور نہین ہوتا ثواب اُسکو روزے کا اگرچہ فرض ذمہ سے ساقط ہوتا ہی
اور اسیطرح سے جو رات کو قیام کرے بغیر حضوری کے یا واسطے فائدہ دنیا کے تو اُسکو کچھ بھی ثواب نہین ہوتا جیسے نماز زمین یا گھر چھنے ہوئے مین پڑھے تو اسمین
کچھ ثواب نہین ہوتا اگرچہ ذمہ سے فرض ساقط ہوتا ہی اور اسیطرح جو نماز پڑھے بدون جماعت کے بلے عذر ذمہ سے اُسکے فرض ساقط ہوا قضا نہ آویگی لیکن اسکو
ثواب نہین حاصل ہوتا اور اسیطرح اور عبادتین مانند حج و زکوٰۃ وغیرہما کے اگر خلوص سے نہون کچھ نہین فائدہ اُنسے سوا تضیع مال اور رنج بدن کے ہو لانا
من الطیبی وغیرہ (وَ ذُکِرَ حَدِیْثُ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَۃَ فِی بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ) اور ذکر کی گئی حدیث لقیط بن صبرہ کی بیچ باب سنتون وضو کے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل تیسری (عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا یُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ اَلْحِجَامَۃُ وَالْقَیْءُ وَالْاِحْتِلَامُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدٍ الرَّاوِیُّ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ) روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تین چیزین نہین افطار کرتین روزہ روزہ دار کا سینگی اور قی یعنی جو قی آپ سے آوے اور احتلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین
محفوظ اور عبد الرحمان بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین ف روایت کیا ہی اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی اور ابو داود نے بھی اور حدیث
ابو داود کے اشبہ ساتھ صواب کے ہی ۱۲ (وَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِیِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ کُنْتُمْ تَکْرَہُوْنَ الْحِجَامَۃَ لِلصَّائِمِ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ثابت بنانی سے کہ کہا پوچھے گئے انس بن مالک کہ تم مکروہ جانتے تھے سینگی کو
واسطے روزہ دار کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہا کہ نہین مگر سبب ضعف کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی سینگیون کو بسبب لاحق ہونے ضعف کے
مکروہ جانتے تھے نہ اس جہت سے کہ روزے کو توڑتی ہین ۱۲ (وَ عَنِ الْبُخَارِیِّ تَعْلِیْقًا قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَحْتَجِمُ وَہُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَکَہٗ فَکَانَ یَحْتَجِمُ بِاللَّیْلِ)
اور روایت ہی بخاری سے بطور تعلیق کے کہ کہا تھے ابن عمر سینگی کھچواتے اور وہ ہوتے روزے سے پھر چھوڑ دی سینگی کھچوانی پس تھے سینگی کھچواتے رات کو
ف یعنے احتیاطاً چھوڑ دی یا واسطے خوف ضعف کے اور معنی حدیث بخاری نے بغیر سند کے روایت کی ہی اُسکو تعلیق کہتے ہین اور مصنف کو چاہیے تھا
کہ اول کہتا عن ابن عمر الخ پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقاً ۱۲ (وَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَا فِیْ فِیْہِ مِنَ الْمَاءِ لَا یَضِیْرُہٗ اَنْ یَّزْدَرِدَ رِیْقَہٗ
وَمَا بَقِیَ فِیْ فِیْہِ وَلَا یَمْضَغُ الْعِلْکَ فَاِنِ ازْدَرَدَ رِیْقَ الْعِلْکِ لَا اَقُوْلُ اِنَّہٗ یُفْطِرُ وَلٰکِنْ یُنْہٰی عَنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ) اور روایت ہی
عطار سے کہ کہا اگر کلی کرے روزہ دار پھر ڈال دے پانی کو کہ اُسکے منہ مین ہی یعنے بالکل ڈال دے نہین ضرر کریگا اُسکو یہ کہ نگلجاوے تھوک اپنا
اور وہ چیز کہ باقی ہی منہ اُسکے مین اور نہ چباوے مصطگی پس اگر نگل گیا تھوک مصطگی کا نہین کہتا مین کہ افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہی اس سے نقل کی
یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے [illegible] الفم مین حرف ما صلہ ہی اور عطف ہی اسکا لفظ ریقہ پر یعنے ضرر نہین کرتا کہ نگلے بعد کلی کرنے کے تھوک اور
جو کچھ کہ باقی رہے تراوت پانی کی اسلیے کہ احتراز اس سے غیر [illegible] ہی اور مصطگی یعنے آدمی دانتون کی تقویت کے لیے منہ مین رکھتے تھے پس حالت روزہ
مین اُسکے چبانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اُسکے چباتے ہوئے تھوک جو منہ مین جمع ہوا اُسکے نگلنے سے روزہ جاتا نہین اسلیے کہ وہ منہ مین سمٹ جاتی
ہی اس سے کچھ جدا نہین ہوتا کہ حلق مین اُتر جاوے اور روزہ توڑ ڈالے ولیکن منع ہی یہ احتیاطاً پس نہی اسمین تنزیہی ہی اسلیے ہمارے علمانے
کہا ہی کہ مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا مصطگی ہو یا اور کچھ ہو مگر لڑکے کو ٹکڑا وغیرہ چبا کر دینا جائز ہی ضرورت کے لیے اور یہ مصطگی وغیرہ کے چبانے کی
کراہت اُسی صورت مین ہی کہ یقین ہو اُسکے نہ اُترنے کا حلق مین اور اگر یقین ہو کہ اُسمین سے کچھ حلق مین اُتر گیا ہی تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر
درزی ایک ڈورا رنگا ہوا منہ سے صاف کرے اور تھوک ہو جاوے مانند رنگ ڈورے کے اور پھر نگلجاوے تو فاسد ہو جاتا ہی روزہ اُسکا
اور نہین تو نہین فاسد ہوتا انتہی اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اعتبار غلبہ کا ہی واللہ اعلم ۱۲ بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ باب ہی بیچ بیان روزہ کے

مسافر کے ف یعنی مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں اور افضل کیا ہے ان دونوں میں ۰ع الفصل الاوّل فصل پہلی ﴿عن عائشة قالت ان حمزة
بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر متفق علیہ﴾ روایت
ہے عائشہ رضی سے کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا روزہ رکھوں میں سفر میں اور تھا حمزہ بہت روزے رکھنے والا
پس فرمایا حضرتؐ نے اگر چاہے تو پس روزہ رکھ اور اگر چاہے تو پس افطار کر نقل کی اسکو بخاری اور مسلم نے ف کیا روزہ رکھوں میں سفر میں یعنی رمضان
میں اگر سفر کرون تو روزہ رکھوں یا نہ رکھوں یعنی حکم کیا ہے اسکا گناہ ہے یا ثواب اور اتفاق رکھتے ہیں اکثر علما اسپر کہ افطار اور روزہ رکھنا دونو
جائز ہیں سفر میں خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھ اسکو تکلیف نہیں ہوتی ہے تو رکھنا روزے کا بہتر ہے اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہے
تو افطار روزے کا بہتر ہے اور سفر طاعت اور سفر اباحت اور سفر معصیت برابر ہیں بیچ افطار کے نزدیک حضرت امام اعظم کے اور نزدیک امام شافعی
کے سفر معصیت میں افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہیں ہے ۰ع ومولانا ﴿وعن ابی سعید الخدری قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لست عشرة مضت من شهر رمضان فمنا من صام ومنا من افطر فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم رواہ مسلم﴾
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جہاد کو چلے ہم ساتھ رسول مقبول صلعم کے سولھوین رمضان کو بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا یعنی قویوں نے اور بعضوں نے ہم میں سے افطار کیا
یعنی ضعیفوں نے یا اسیر دن کے خادموں نے پس نہ عیب کیا روزہ دار نے افطار کرنے والے پر اسلیے کہ عمل کیا اسنے رخصت پر اور نہ افطار کرنے والے نے روزہ دار پر اسلیے کہ عمل کیا
اسنے عزیمت پر نقل کی یہ مسلم نے ﴿وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرأی زحاما ورجلا قد ظلل علیه فقال
ما هذا قالوا صائم فقال لیس من البر الصوم فی السفر متفق علیہ﴾ اور روایت ہے جابر رضی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پس دیکھا
مجمع اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا تھا اسپر یعنی دھوپ بچاؤ کے لیے پس فرمایا کیا ہے یہ کہا انھوں نے کہ یہ روزہ دار ہے یعنی بسبب ضعف کے گر پڑا ہے پس فرمایا
نہیں نیکی روزہ رکھنا سفر میں نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف یعنی روزے سے جب ایسی حالت ہو جاوے تو سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں افطار ہی
افضل ہے ۰ع ﴿وعن انس قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا فی یوم حار فسقط الصوامون وقام
المفطرون فضربوا الابنية وسقوا الرکاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذهب المفطرون الیوم بالاجر متفق علیہ﴾ اور روایت ہے
انس سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس بعضے ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعضے ہم میں سے افطار کرنے والے پس اترے ہم ایک منزل میں
بیچ دن گرمی کے پس گر پڑے روزہ دار یعنی بسبب ضعف کے لائق کاروبار کے نہ رہے اور کھڑے رہے افطار کرنے والے یعنی خدمت میں مشغول ہوتے
اور کھڑے کیے خیمے اور پلایا پانی اونٹوں کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لے گئے [illegible] آج کے دن ثواب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ثواب یعنی ثواب کامل تر لے گئے اسلیے کہ افطار انکے حق میں ایسے وقت میں بہتر تھا اور لفظ الیوم میں اشارہ ہے اسپر کہ فضیلت افطار کی بسبب
خدمتگاری روزہ داروں کے تھی نہ مطلق اور اسمیں دلیل اسپر بھی ہے کہ خدمت صالحوں کی افضل ہے نوافل سے۔ ذکرہ الشیخ فی العوارف ۰ع ۰ج
﴿وعن ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینة الی مکة فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعه الی یده لیراه الناس
فافطر حتی قدم مکة وذلک فی رمضان فکان ابن عباس یقول قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر
متفق علیہ وفی روایة لمسلم عن جابر انه شرب بعد العصر﴾ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے طرف
مکے کے یعنی جس سال میں مکہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہونچے عسفان تک کہ نام ہے ایک جگہ کا دو منزل ہے مکے سے پھر منگایا پانی پھر اٹھایا اسکو
ہاتھ میں یعنی ہاتھ میں لیکر بہت اونچا کیا اسکو تاکہ دیکھیں اسکو لوگ پھر افطار کیا یہانتک کہ آئے مکہ میں اور یہ سفر تھا رمضان میں پس تھے ابن عباس کہتے

کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بھی کیا پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک
روایت مسلم کی مین جابر سے یہ ہے کہ حضرت نے پیا پانی پیچھے عصر کے ف تا دیکھین اسکو لوگ یعنی جانین کہ جائز ہے افطار کرنا یا اختیار کرین متابعت حضرت
کی ؂ ع الفصل الثانی فصل دوسری (عن انس بن مالک الکعبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وضع عن المسافر شطر
الصلوٰۃ والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلی رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ) روایت ہے انس بن مالک کعبی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے موقوف کر دی مسافر سے آدھی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودھ پلانے والی سے اور حمل والی سے
نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے ف موقوف کر دی یعنی سر سے ہی سے مسافر پر آدھی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو چاہئے
اور دو کی قضا نہین اسپر نہ یہ کہ پہلے چار تھین پھر دو ہوگئین اور معاف کیا روزہ یعنے واجب نہین حالت سفر مین روزہ رکھنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب
ہے اسپر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ کو بھی روزہ معاف ہے اگر نقصان کرے بچہ کو یا انکو اور بعد دفع عذر کے قضا لازم ہے اور فدیہ نہین ہمارے نزدیک
اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہے اسپر فدیہ بھی ؂ ع (وعن سلمۃ بن المحبق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ حمولۃ
تاوی الی شبع فلیصم رمضان حیث ادرکہ رواہ ابو داود) اور روایت ہے سلمہ بن محبق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
ہو واسطے اسکے سواری کہ پہونچا دے منزل کو حالت سیری اور آسانی مین یعنی اچھی حالت مین سفر کرتا ہے پس چاہیے کہ روزہ رکھے رمضان کا جہان
آجاوے رمضان اسکو نقل کی یہ ابو داود نے ف یہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے ورنہ جائز ہے سب علما کے نزدیک افطار کرنا سفر مین اگرچہ مشقت نہو
اور یہ حدیث ضعیف بھی ہے ؂ ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الی مکۃ فی رمضان
فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعہ حتی نظر الناس الیہ ثم شرب فقیل لہ بعد ذلک ان بعض الناس قد صام
فقال اولئک العصاۃ اولئک العصاۃ رواہ مسلم) روایت ہے جابر رض سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلے سال فتح مکہ کے بیچ
طرف مکہ کے رمضان مین پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہونچے کراع الغمیم تک پس روزہ رکھا آدمیون نے پھر منگوایا حضرت نے پیالہ پانی کا پھر اٹھایا
اسکو یہانتک کہ دیکھا لوگون نے طرف اسکے پھر پیا پانی پس کہا گیا واسطے حضرت کے بعد اسکے کہ تحقیق بعضے آدمیون نے روزہ رکھا یعنی روزے ہی سے
رہے افطار نکیا پس فرمایا یہ ہین پکے گنہگار یہ ہین پکے گنہگار نقل کی یہ مسلم نے ف کراع الغمیم نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکے اور مدینے کے قریب عسفان
کے اور لفظ اولئک العصاۃ مکرر فرمایا زیادتی جبر کے لیے اسلیے کہ حضرت نے یہ فعل اسلیے کیا کہ لوگ دیکھکر پیروی انکی کرین بیچ قبول کرنے رخصت
اللہ تعالیٰ کے پس جنھون نے [illegible] کی فعل رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نہ کی رخصت اللہ تعالیٰ کی تو اسلیے حضرت نے خفا ہوکر
اسطرح فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہے سفر مین ؂ ع (وعن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائم رمضان فی السفر
کالمفطر فی الحضر رواہ ابن ماجۃ) اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے والا رمضان کا سفر
مین مانند افطار کرنے والے کے ہے حضر مین یعنی گھر مین نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر مین برا گناہ ہے جیسا
افطار کرنا گھر مین لیکن یہ حدیث اکثرون کے نزدیک منسوخ ہے یا محمول ہے اس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزے سے سفر مین اور خوف ہلاک کا ہو
ملخصاً من الشروح (وعن حمزۃ بن عمرو الاسلمی انہ قال یا رسول اللہ انی اجد بی قوۃ علی الصیام فی السفر فہل علی جناح قال ہی رخصۃ من اللہ
تعالیٰ فمن اخذ بہا فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ رواہ مسلم) اور روایت ہے حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہ انہے کہا یا رسول اللہ مین
پاتا ہون اپنے مین قوت روزہ رکھنے کی سفر مین پس کیا ہے مجھپر گناہ یعنے روزہ رکھنے مین یا افطار کرنے مین فرمایا یعنے افطار کرنا رخصت ہے اللہ عزوجل

کی طرف سے پس جسنے کہ لی یہ رخصت پس اچھا کیا اور جو شخص چاہے روزہ رکھنا پس گناہ نہیں اسپر نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ افطار اولی ہی ف
ح باب القضاء باب ہی بیچ بیان قضا ر روزہ کے ف یعنی حکم اور آداب قضا رکے اور ظاہر یہ ہی کہ مراد قضا ر روزے رمضان کی ہی اور رمضان کا
روزہ جو افطار کر ڈالے اسکے تین حکم ہین اگر بھولکر افطار کرے نہ قضا ہی اور نہ کفارہ اور اگر قصداً ہو بغیر عذر کے کفارہ ہی اور اگر بعذر ہو مانند سفر
اور مرض وغیرہ [illegible] مین قضا ہی ح الفصل الاول فصل پہلی (عن عائشة قالت كان يكون علي الصوم من رمضان فما استطيع ان اقضي
الا في شعبان قال يحيى ابن سعيد تعني الشغل من النبي صلى الله عليه وسلم او بالنبي صلى الله عليه وسلم متفق عليه) روایت ہی عائشہ رض سے
کہا ہوتے مجھپر روزے رمضان کے پس نہ طاقت رکھتی مین قضا کرنے کی مگر شعبان مین کہا یحیی بیٹے سعید کے نے کہ منع کرنا عائشہ رض کو یعنی قضا سے مشغول
ہونا خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین یا کہا مشغول ہونا ساتھ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی حضرت عائشہ رض
کے ذمے جو قضا روزے رمضان کے ہوتے بسبب عذر حیض کے تو انکے رکھنے کی فرصت نہ ملتی سوا شعبان کے اسلیے کہ اور دنون مین مستعد رہتی تھین
حضرت کی خدمت بابرکت مین کہ جب صحبت کے لیے بلاوین حاضر ہون اور شعبان مین اکثر حضرت روزے سے ہوتے تھے پس یہ فرصت پاتین اور روزہ
قضا کرتین ح (وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل للمرأة ان تصوم وزوجها شاهد الا باذنه ولا تاذن
في بيته الا باذنه رواه مسلم) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین درست عورت کو روزہ رکھنا
نفل اس حالت مین کہ خاوند اسکا موجود ہو مگر ساتھ حکم اسکے کے اور نہ اذن دے کسی کو اپنے گھر مین آنے کا بدون پروانگی اپنے خاوند کے
نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو اسکے پاس اسکو نفل روزہ رکھنا درست نہین بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صراحةً ہو خواہ
دلالةً اسلیے کہ تکلیف ہوگی اسکو صحبت کرنے کی طرف سے اور حدیث سے مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہی پس یہ حجت ہی شافعیہ پر کہ انھون نے
استثنا کیا ہی عرفہ اور عاشورے کے روزون کو اور نہین درست عورت کو کہ اذن دے کسی کو گھر مین آنے کا بغیر اذن خاوند کے آنے والا خواہ قرابتی
ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بھی بغیر اذن خاوند کے نہ اذن دے اور بیچ حکم اذن کے ہی علم رضا اسکی کا یعنی زبانی اذن نہ دیا مگر جانتی ہی یہ کہ راضی
ہوگا خاوند اسکے آنے سے تو بھی اجازت دے آنے کی کہ اذن دلالةً ہی ح (وعن معاذة العدوية انها قالت لعائشة ما بال الحائض
تقضي الصوم ولا تقضي الصلوة قالت عائشة كان يصيبنا ذلك فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوة رواه مسلم) اور روایت ہی معاذہ
عدویہ سے یہ کہ کہا انہنے حضرت عائشہ رض سے کہ کیا حال ہی عورت حائضہ کا کہ قضا کرتی ہی روزہ اور نہین قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہ رض نے کہ ہوتین
ہم حیض سے حضرت کے زمانے مین پس حکم کیجاتی تھین ہم ساتھ قضا روزے کے اور نہ حکم کیجاتی تھین [illegible] قضا نماز کے نقل کی یہ مسلم نے ف
یعنی شارع نے جو حکم فرمایا اسکی علت پوچھنے کی حاجت نہین جو فرمایا کرنا چاہیے [illegible] تھا کہ نہین حضرت عائشہ رض کو قضا نماز مین حرج ہی کہ بہت
ہین اسلیے قضا اسکی نہین اور روزے کم ہین کہ سال بھر مین ایک ہی بار آتے ہین انکی قضا مین اتنا حرج نہین اسلیے قضا انکی مقرر ہوئی پس یہ علت
ہوسکتی تھی لیکن حضرت عائشہ رض نے جواب مذکور دیکر راہ گفتگو کی بند کی اسلیے کہ شاید دیکھتی کہ مجکو حرج و مشقت نہین ح (وعن عائشة قالت
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وعليه صوم صام عنه وليه متفق عليه) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اور اسپر ہو روزہ روزہ رکھے یعنی فدیہ دے اسکی طرف سے وارث اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اختلاف
کیا ہی علما نے اس شخص کے حق مین کہ مرجاوے اور اسکے ذمہ روزے واجب ہون پس جمہور علما کہ انھین مین امام مالک رح اور ابو حنیفہ اور شافعی رح
ہین گئے ہین طرف اسکے کہ نہ روزہ رکھے اسکی طرف سے کوئی اور تاویل اس حدیث کی یہ کی ہی کہ فدیہ دیوے بدلے ہر روزے کے وارث اسکا

ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگے ہوگا پس یہ بمنزلہ روزہ رکھنے کے ہے چنانچہ اگلی حدیث سے یہ توجیہ معلوم ہوتی ہے اور روزہ رکھنے کو میت کیطرف سے منع اسلیے کرتے ہیں کہ ایک حدیث میں صریح منع آیا ہے چنانچہ اخیر باب میں وہ حدیث موجود ہے اور امام احمدؒ نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے کہ روزہ رکھے اسکی طرف سے وارث اسکا پھر ہمارے نزدیک اگر وصیت کرے میت تو لازم ہوتا ہے وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکے تہائی مال میں سے پس اگر زیادہ ہو تہائی سے تو نہیں واجب وارث پر جتنا کہ زیادہ ہے پس اگر نکالیگا تو یہ اسکا احسان کرنے والا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتھ جائز ہونے اسکے کے اور یہ سب جب ہے کہ فوت ہو اس سے بعد ممکن ہونے قضا اسکی کے اور جس سے فوت ہو کچھ رمضان میں سے پہلے ممکن ہونے قضا کے پس نہیں لازم تدارک اسکا اور نہ گناہ ہے اسپر اجماع ہے علما کا اسپر مگر طاؤس اور قتادہ نے واجب کیا ہے تدارک ساتھ روزے یا فدیہ کے اگرچہ مرجاوے پہلے ممکن ہونے قضا کے اور امام شافعی رحمہ کے نزدیک وصیت کرے یا نہ کرے دیا جاوے کل مال سے ﴿اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ﴾ فصل دوسری (عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صِیَامُ شَھْرِ رَمَضَانَ فَلْیُطْعَمْ عَنْہُ مَکَانَ کُلِّ یَوْمٍ مِسْکِیْنٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ وَالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ عُمَرَ) روایت ہے نافع سے کہ نقل کی ابن عمر رضہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مرے اور اسپر ہوں روزے مہینے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوے اسکی طرف سے بدلے ہر روز کے ایک مسکین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے ابن عمر رضہ پر یعنی قول ابن عمر کا ہے ف بدلے ہر روز کے مسکین یعنی دو دو سیر گیہوں دے سیر اسم یا چار چار سیر جو یا قیمت انکی اور اسی قدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے اور یہ حدیث دلیل جمہور کی ہے اور غالب ہے کہ یہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہے یا اول تاویل کی گئی ہے ساتھ اسکے جیسا کہ کہا گیا اور یہ موقوف بیچ حکم مرفوع کے ہے اسلیے کہ مانند اسکے نہیں کہا جاتا اپنی عقل سے ﴿اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ﴾ فصل تیسری (عَنْ مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُسْئَلُ ھَلْ یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَیَقُوْلُ لَا یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّاِ) روایت ہے مالک سے کہ پہنچا انکو یہ کہ ابن عمر رضہ تھے پوچھے جاتے کہ کیا روزہ رکھے کوئی کسی کی طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کسی کی طرف سے پس کہتے کہ نہ روزہ رکھے کوئی کسی کی طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی کسی کی طرف سے نقل کی یہ موطا میں ف یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور حنیفہ کا کہ نماز و روزہ کسی کی طرف سے کرنا کہ وہ بری الذمہ ہو جاوے درست نہیں لیکن حنفیہ کے نزدیک یہ جائز ہے کہ آدمی بخشے ثواب عمل اپنے کا کسی کو خواہ نماز ہو یا اور کچھ اور مذہب امام کا اوپر گذرا ﴿بَابُ صِیَامِ التَّطَوُّعِ﴾ باب ہے بیچ بیان روزے نفل کے ﴿اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ﴾ فصل پہلی (عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَھْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَیْتُہٗ فِیْ شَھْرٍ اَکْثَرَ مِنْہُ صِیَامًا فِیْ [illegible] قَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ کُلَّہٗ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھینگے اور نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پورے کیے ہوں روزے تمام مہینے کے کبھی مگر رمضان میں اور نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کسی مہینہ میں کہ بہت روزے رکھتے ہوں بہ نسبت شعبان کے یعنی شعبان میں اتنے روزے رکھتے کہ اور مہینہ میں اتنے نہ رکھتے سوا رمضان کے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا عائشہ رضہ نے کہ تھے حضرت روزے رکھتے تمام شعبان میں تھے روزے رکھتے شعبان میں مگر کم یعنی کم نہ رکھتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی ابتدا حدیث کے یہ ہیں کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل میں یہ تھی کہ ہمیشہ رکھیں کبھی کتنے دنوں متصل روزے رکھتے حتی کہ لوگ گمان کرتے اور کہتے کہ افطار نہیں کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ گمان کرتے کہ روزے رکھنے ہی کے نہیں اور جملہ اخیر یعنے لفظ کان دوسرے سے بیان جملہ اول کا ہے کہ تمام سے مراد یہ ہے کہ اکثر شعبان میں رکھتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ آنحضرت روزے

رکھتے تمام شعبان مین ایکسال اور اکثر شعبان دوسرے سال ﴿ج﴾ ﴿ع﴾ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَھْرًا کُلَّہٗ قَالَتْ مَا عَلِمْتُہٗ صَامَ شَھْرًا کُلَّہٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَ کُلَّہٗ حَتّٰی یَصُوْمَ مِنْہُ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق سے کہ کہا کہا مین نے واسطے حضرت عائشہؓ کے کہ کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے تمام مہینہ کہا نہین جانتی ہین مین انکو کہ روزے رکھے ہون کسی مہینے مین تمام مہینے سوائے رمضان کے اور نہین افطار کیے تمام اپنے یہانتک کہ روزے رکھتے کچھ ایمین سے یہانتک کہ وفات ہوئی نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سَاَلَہٗ اَوْ سَاَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ یَسْمَعُ فَقَالَ یَا اَبَا فُلَانٍ اَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ یَوْمَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عمران بن حصینؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انھون نے پوچھا عمران سے یا پوچھا کسی سے اور عمران سنتا تھا پس فرمایا ای باپ فلانے کے کیا نہین روزے رکھے تونے آخر شعبان کے کہا نہین فرمایا جسوقت افطار کرے تو یعنی فارغ ہووے رمضان سے پس تو روزے رکھ دو دن نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف اُس شخص نے واجب کیے تھے اپنے نفس پر دو روزے آخر مہینے کے بسبب نذر کے پس جبکہ فوت ہوے روزے رکھنے ایک مہینے شعبان کے ہین فرمایا جب رمضان ہو چکے اور افطار کرے اسکے بدلے دو روزے رکھ لینا اور بعضون نے کہا کہ اسکو عادت تھی آخر ہر مہینے کے دو روزے رکھنے کی ایکدفعہ آخر شعبان مین اتفاق روزہ رکھنے کا نہوا پس حضرت نے بنابر استحباب کے حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونے مہینے رمضان کے دو روزے رکھ دینا ﴿ع﴾ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین روزے بعد روزے رمضان کے روزے مہینے اللہ کے ہین کہ محرم ہی اور بہترین نماز پیچھے نماز فرض کے نماز رات کی ہی نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ہی بعضے حفاظ نے کہ اکثر محدثین جب کے روزون کی موضوع ہین اور پیچھے نماز فرض کے یعنی اور سنتون موکدہ اسکی کے یا کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہی سنتون موکدہ سے باعتبار مشقت کے اور دور ہونے کے ریا کے سے اور سنتین موکدہ افضل ہین اس سے باعتبار بہت تاکید ہونے انکے کے اور تابع ہونے فرضون کے اور داخل ہی فرض ہین وتر بھی ﴿ع﴾ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَہٗ عَلٰی غَیْرِہٖ اِلَّا ھٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَھٰذَا الشَّھْرَ یَعْنِیْ شَھْرَ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتے ہون روزے کسی دن کا کہ بزرگی دیتے ہون اسکو اسکے غیر پر مگر اس دن کو یعنی روزے دن عاشورہ کے کو اور اس مہینے کو یعنی مہینے رمضان کے کو نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف یعنی حضرت کسی روزے کو اسکے غیر پر فضیلت نہ دیتے تھے سوا عاشورہ [illegible] رمضان کے روزون کے کہ انکو سب سے افضل فرماتے لکھا ہی علماء نے کہ یہ فہم ابن عباس کا ہی کہ انھون نے حال ومقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ایسا سمجھا والا روزہ عرفہ اور روزہ اسکا افضل ہین عاشورے سے اور روزے اسکے سے ﴿ع﴾ (وَعَنْہُ قَالَ حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ یَوْمٌ یُعَظِّمُہُ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا اسوقت کہ روزہ رکھا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عاشورے کے اور حکم کیا ساتھ روزے رکھنے اسکے کے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ تحقیق یہ دن ہی کہ تعظیم کرتے ہین اسکی یہود ونصاری یعنی اور ہم روزہ رکھنے مین مخالفت انکی ہین کیونکر موافقت کرین ہم انکی اسکی تعظیم کرنے مین پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر زندہ رہا مین سال آئندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نوین کو بھی نقل کی یہ مسلم نے ف سارا قصہ اس روزہ رکھنے کا فصل تیسری کے اول حدیث مین آتا ہی اور حکم کیا یعنی

صحابہ کو اول ساتھ واجب ہونے اُسکے کے پھر بعد نسخ کے ساتھ مستحب ہونے کے پس جبکہ ہوا دسواں سال ہجری عرض کیا صحابہؓ نے جو کہ مذکور ہوا اُسکے جواب مین
حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر زندہ رہا مین سال آیندہ تک تو نوین کو رکھونگا یعنی فقط نوین ہی کو یا نوین کو ساتھ دسوین کے پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور اول
ظاہر تر ہی پھر نہ زندہ رہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سال آیندہ تک بلکہ وفات پائی بارھوین ربیع الاول کو پس ہوا نوین کا روزہ بھی سنت اسلیے کہ
ارادہ کیا حضرتؐ نے روزے کا اگرچہ رکھا نہین اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہی روزہ عاشورے کے دن کا اور مستحب ہی روزہ رکھنا ایکدن پہلے اُسکے یا بعد
اُسکے پس اگر رکھے دسوین کو رکھے مکروہ ہی بسبب مشابہت کے ساتھ یہود کے انتہی ۱۲ع (وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ اُنَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ
صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ
فَشَرِبَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ام فضل بیٹی حارث کی سے یہ کہ کتنے شخص جھگڑے اُنکے پاس دن عرفہ کے بیچ روزہ رکھنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس کہا بعضون نے کہ حضرت روزے سے ہین اور کہا بعضون نے کہ نہین روزے سے پس بھیجا مین نے طرف حضرتؐ کے پیالہ دودھ کا اور وہ کھڑے تھے اپنے اونٹ پر بیچ
میدان عرفہ کے پس پی لیا اس دودھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ام الفضل بیوی حضرت عباسؓ کی تھین اور چچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کے دن حج کرنیوالے کو سنت نہین اور غیر حج کرنیوالے کو سنت ہی ۱۲ح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے سے بیچ دہے کے نقل
کی یہ مسلم نے ف مراد دہے سے دس دن اول بقرعید کے ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنون مین یعنی سوا دسوین کے
نوین تک ثواب ہی برابر روزہ رکھنے برس کے اور قیام کرنا ہر شب مین اسی دہے کے برابر ہی قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہؓ کی اس حدیث سے
یہ ہی کہ حضرت عائشہ رضہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ مین نے نہین دیکھا نہ دیکھنا حضرت عائشہ رضہ کا دلیل نہین اسپر کہ حضرت نے نہ رکھا ہو اور یا یہ احتمال
ہی کہ حضرت نے ثواب روزہ رکھنے ان دنون کا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا نہین ہوا ۱۲ مولانا من المرقاۃ (وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا
اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا
وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ
اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُّ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [illegible] شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ
يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی
قتادہ سے یہ کہ ایک شخص آیا حضرتؐ کے پاس پس کہا کسطرح روزہ رکھتے ہو تم پس غصے ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنے اُسکے سے پس جبکہ دیکھا
حضرت عمرؓ نے غصہ حضرتؐ کا کہا راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمدؐ کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہین ہم
ساتھ اللہ کے غضب سے اللہ کے سے اور غضب رسول اُسکے سے پھر شروع کیا حضرت عمر رضہ نے کہ بار بار کہتے تھے یہ کلام یہانتک کہ ٹھہر گیا غصہ حضرتؐ کا
پھر کہا حضرت عمر رضہ نے یا رسول اللہ کیا حال ہی اس شخص کا کہ روزے رکھے ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکھا اُسنے اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکھا اور
نہ افطار کیا یعنی راوی کو شک ہوا کہ وہ لفظ کہی یا یہ کہا حضرت عمر رضہ نے کیا حال ہی اس شخص کا کہ روزہ رکھے دو دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا
کوئی طاقت رکھتا ہی اسکی کہا عمر رضہ نے کیا حال ہی اسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایکدن فرمایا یہ ہی روزہ حضرت داؤد کا کہا کیا حال ہی

اسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے دو دن فرمایا کہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ طاقت دیا جاؤن مین اسکی پھر فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تین روزے ہر مہینے مین اور رمضان تا رمضان پس یہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنی ثواب انکا ایسا ہوتا ہی جیسے ہمیشہ روزے رکھنے کا روزہ دن عرفہ کا
یعنی غیر حج کرنیوالے کو امید رکھتا ہون خدا سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ اس سال کے کہ پہلے اس سے ہی اور گناہ اس سال کے کہ پیچھے اس سے ہی یعنی بچا دے
گناہ کرنے سے اسمین یا اگر واقع ہون گناہ اسمین بخشے جاوین اور روزہ رکھنا دن عاشورے کا امید رکھتا ہون اللہ سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ برس
روز کے کہ پہلے اس سے ہی نقل کی یہ مسلم نے ف غصے ہوئے یعنی نشانی غصے کی معلوم ہوئی چہرہ مبارک پر سبب غصہ کا یہ تھا کہ اسکو چاہیے تھا کہ
سوال کرتا حال اپنے سے کہ مین کیونکر روزہ رکھون تا جواب دیتے حضرتؐ جو کچھ کہ موافق حال اسکے کے ہوتا نہ یہ کہ حال حضرت کے سے سوال کرے
اسلیے کہ حضرتؐ کے افعال مین بیچ قلت وکثرت کے اسرار اور مصلحتے تھے کہ ہر کسی کے افعال مین ویسے نہین ہو سکتے اور حضرت بہت روزے نہ رکھتے
تھے اسلیے کہ مشغول رہتے تھے مصالح مسلمین کے بیچ اور حقوق بی بیون اور مہمانون کے مین اور روزے رکھے ہمیشہ یعنی یہ اچھا ہی یا برا دہ شخص جو
کچھ کہ سوال کرتا تھا اسکو حضرت عمرؓ نے ساتھ تفصیل کے ادب وعاجزی سے پوچھا اور جملہ لاصام ولا افطر یا دعا بد ہی اسپر تنبیہ کے لیے یا خبر ہی کہ نہ
روزہ رکھا اسلیے کہ شارع کے حکم سے نہین ہی اور نہ افطار کیا اسلیے کہ نہ کھایا کچھ کہا شافعیؒ اور مالکؒ نے کہ یہ اسکے حق مین ہی کہ جو ممنوع روزے
بھی رکھے یعنی تمام سال رکھے حتی کہ عیدین اور ایام تشریق مین بھی نہ چھوڑے اور جو کہ وہ روزے نہ رکھے اسکو کچھ مضائقہ نہین باقی روزے رکھنے کا
اسلیے کہ ابو طلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزے رکھتے تھے سوائے ان دنون منع کیے گئے کے اور نہین انکار کیا انپر رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے یا علت نہی کی یہ ہی کہ اسطرح کے روزے ضعیف کر دیتے ہین پس عاجز ہوتا ہی آدمی جہاد سے اور ادائے حقوق سے پس جو کہ ضعیف نہو وے
اس سے نہین مضائقہ اسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنی مکروہ تنزیہی اسلیے کہ ضعیف کر دیتے ہین وہ اور لکھا وا سے
عالمگیری اور ردمختار مین بھی لکھا ہی کہ صوم دہر مکروہ ہی اور جو کوئی طاقت رکھتا ہی اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکھے تو نہین مضائقہ اسکو یا
پس یہ افضل ہی اور یہ روزہ داؤد کا ہی یعنے یہ نہایت معتدل ہی اور رعایت ہے اسمین عبادت وعادت کی کہا ہی بعضے علما نے
کوشش کر علم مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور کوشش کر عمل مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو علم سے خیر الامور اوسطہا وشر الامور تفریطہا وافراطہا
اسلیے وارد ہوا ہی افضل الصیام صیام داؤد علی نبینا وعلیہم السلام اور طاقت دیا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا ہون مین کہ طاقت دیا جاؤن مین
ایک دن روزہ رکھنے کی اور دو دن افطار کرنے کی اور مانع نہ آوین مجکو اسسے حقوق اور مصالح مسلمین کے اس عبادت مین اشارہ ہی اسپر کہ مین
اسکی طاقت نہین رکھتا مگر یہ کہ حقتعالی قوت دیوے مجکو اسکی حاصل یہ کہ پسند کیا آنحضرتؐ [illegible] بسبب عدم طاقت کے عمل مین
نہین لائے اور تین روزے ہر مہینے مین یعنی ایام بیض کے تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین اور بعضون نے کہا کوئی سے تین روزے رکھے
مہینے مین بھی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہی بموجب حدیث حضرت عائشہؓ کے کہ آگے آتی ہی ؏ (وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا سوال کیے گیے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم روزے پیر کے سے فرمایا اس دن مین پیدا کیا گیا ہون مین اور اس دن مین شروع ہوئی کتاب اترنی مجھپر نقل کی یہ مسلم نے ف
احتمال ہی کہ پوچھا سبب حضرتؐ کے روزے رکھنے کا پیر کو یا سبب اس روز کے روزے کے مستحب ہونے کا پوچھا ہر تقدیر سبب اسکا یہ ہی کہ بڑی نعمت
اسمین ملی کہ حضرت پیدا ہوئے اور دین اترا اسکے شکرانہ مین یہ رکھتے ہین ؏ (وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّهٖ

أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے معاذہ عدویہ سے یہ کہ اُسنے پوچھا حضرت عائشہؓ سے کہ کیا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہر مہینے
مین تین دن کہا کہ ہان پھر کہا مین نے واسطے حضرت عائشہؓ کے کہ کون سے دنون مین مہینے کے روزے رکھتے تھے کہا نہ پروا کرتے کسی دن مین مہینے
کے روزہ رکھنے کی یعنی جسدن چاہتے رکھتے کچھ معین نہ تھا نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافی ہین تین روزے ہر مہینے مین جب
چاہے رکھے کچھ قید تیرھوین چودھوین پندرھوین کی نہین ولیکن اکثر حدیثین اور آثار انہین بھی واقع ہوئے ہین پس وہ افضل ہین اور اور بھی کتنی
طرحین آئی ہین ان روزون کی آگے منقول ہونگی ع ح (وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ
رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے یہ کہ ابوایوبؓ نے بیان کی حدیث اپنی راوی سے
کہ عمرو بن ثابت ہے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کے پھر پیچھے اُسکے روزے رکھے چھ دن شوال کے مہینے مین ہوگا
مانند روزہ رکھنے ہمیشہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف امام شافعی رح کے نزدیک متصل ان روزون کا رکھنا بہتر ہے یعنی دوسری تاریخ سے ساتوین تک مین رکھے
اور امام اعظم رح کے نزدیک متفرق رکھنے افضل ہین کہ سارے مہینہ مین رکھ لے (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے دن فطر کے
سے اور نحر کے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نحر سے مراد جنس ہے یعنی سب دن نحر کے اور اسمین تغلیب ہے اسلیے کہ تشریق کے دنون مین بھی
حرام ہے اور بیان اسکا یہ ہے کہ دن نحر کے تین ہین اور ایام تشریق کے بھی تین ہین اور سب چار دن ہوتے ہین اسلیے کہ دسوین ذیحجہ کے نحر ہی فقط
اور دو دن بعد اسکے یعنی گیارھوین بارھوین نحر بھی ہے اور تشریق بھی اور ایک دن بعد ان دونون کے یعنی تیرھوین تشریق ہی فقط حاصل یہ کہ پانچ
روزے حرام ہین دو روزے دونون عیدون کے اور تین روزے بعد عید اضحی اسکے تیرھوین تک ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے روزہ بیچ دو دن
کے یعنے دو وقتون کے دن فطر کے اور عید قربان کے یعنی چار دن تیرھوین تک نقل کی یہ بخاری و مسلم نے (وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے نبیشہ ہذلیؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایام تشریق کے دن کھانے اور پینے اور یاد کرنے اللہ کے ہین نقل کی یہ مسلم نے ف ایام تشریق کے تین ہین گیارھوین بارھوین
تیرھوین اور اسمین تغلیب ہے اسلیے کہ نحر کا بھی دن کھانے اور پینے کا ہے بلکہ وہ اصل ہے اور باقی تابع اسکے پس یہ چار دن روزے حرام ہین اور کہا
ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا [illegible] ہے کہ اسلیے کہ اسمین تعظیم ہوتی ہے ان دنون کی اور رد ہ منع ہے مگر جسکا روزہ معمولی آپڑے اسدن
تو نہین مضائقہ اور یاد کرنے اللہ کے ہین یعنی باوجود کھانے اور پینے کے غافل ذکر خدا سے نہو اسمین اشارہ ہے اس آیت پر واذکروا اللہ فی ایام معدودات
اور یاد کرنے خدا کے سے مراد ہے تکبیرات نمازون کے بعد کی اور وقت ذبح اور رمی جمار اور اور سوا اُنکے کے ع ح (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے ایک تمہارا دن جمعہ کے مگر اسطرح کہ روزہ رکھے پہلے اس سے یا روزہ رکھے پیچھے اس سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی تنہا دن جمعہ کے روزہ نہ رکھے بلکہ ایک روزہ پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملا لیوے اور اگر دونون دن رکھے بہتر ہے اور یہ نہی
تنزیہی ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہین مضائقہ اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنا نزدیک ابی حنیفہؒ اور محمد رح کے ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ

أَحَدُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتھ قیام کرنے کے درمیان راتوں کے اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتھ روزہ رکھنے کے دنوں مین مگر ہو جمعہ بیچ دن روزون کے کہ روزہ رکھتا تھا ایک تمہارا نقل کی یہ مسلم نے ف یہود ہفتہ کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کے لیے اور نصاری اتوار کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کے لیے پس اسلیے حضرتؐ نے منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کی شب کو معظم اور مخصوص عبادت کے لیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصاری کے ساتھ جتنی تعظیم و تخصیص شرع مین آئی ہے وہ تو ثابت ہے کرنی چاہیے اگرچہ مشابہت ہو کسی کے ساتھ لیکن اپنی طرف سے تعظیم و تخصیص نکرے یا سبب منع کا یہ ہے کہ بندے کو چاہیے کہ سب اوقات مین عبادات و طاعات مین مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الٰہی کا رہے ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اور اوقات مین معطل رہنا کچھ نہین واللہ اعلم اور مگر ہو جمعہ الخ یعنے مثلاً عادت تھی کہ دسوین یا گیارھوین دن روزہ رکھتا تھا اُس روز جمعہ آپڑا یا مثلاً روزہ مانا تھا کہ فلانی تاریخ روزہ رکھونگا اور وہ تاریخ جمعہ مین آن پڑے تو اس عذر سے نرے جمعہ کا روزہ منع نہین اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین نہی صریح ہے خاص کرنے شب جمعہ کے سے واسطے نماز کے اور اُسپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے علمانے اوپر مکروہ ہونے اس نماز مبتدعہ کے کہ نام اُسکا صلوٰۃ الرغائب ہے کہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب مین پڑھتے ہین اور علمانے بہت سی کتابین اُسکی برائی مین اور گمراہی اُسکی نکالنے والے کے مین لکھی ہین انتہی اور نرے جمعہ کے روزہ رکھنے مین جو شارحین رحمہ اللہ نے توجیہات لکھے ہین تو یہ بموجب مذہب اُنکے کے ہین کہ جو اُسکو مکروہ کہتے ہین اور بموجب مذہب حنفیہ کے حاجت ان توجیہات کی کچھ نہین اسلیے کہ اُنکے نزدیک یہ مکروہ نہین چنانچہ فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے کہ جائز ہے نرے جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار مین مستحب لکھا اسکو پس اُنکے نزدیک شاید کہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ آگے آتی ہے ناسخ ہے ان حدیثون کی کہ جنسے منع معلوم ہوتا ہے ۱۲ مولانا (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایکدن راہ خدا مین دور کریگا اللہ منہ اسکا یعنی ذات اُسکی آگ سے بمقدار مسافت ستر برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا خالصۃً للہ ۱۲ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ [illegible] لَيَالٍ مَرَّةً وَلَا تَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عبداللہ کیا نہین خبر دیا گیا مین یعنے خبر پہونچی ہے مجکو یہ کہ تو روزے رکھتا ہے دن کو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہے تمام رات یعنی ہر شب پس کہا مین نے مقرر یا رسول اللہ کرتا ہون فرمایا کہ نکر روزے بھی رکھ اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہ اسواسطے کہ واسطے بدن تیرے کے تجھپر حق ہے یعنے بہت مشقت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوے اور واسطے آنکھون تیری کے تجھپر حق ہے یعنے کبھی سویا بھی کر تا آنکھین آرام پاوین اور تحقیق تیری بی بی کا تجھپر حق ہے یعنے اسکے ساتھ سو اور صحبت اور مخالطت کر اور تحقیق تیرے مہمان کا بھی تجھپر حق ہے یعنے کلام کر اُنسے اور خاطر داری کر اور کھانا کھا اُنکے ساتھ نہ روزہ رکھا جس نے کہ روزہ رکھا ہمیشہ روزے تین دن کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہین روزے رکھ ہر مہینے مین تین دن یعنی ایام بیض کے یا مطلق تین روزے اور پڑھ قرآن ہر مہینے مین یعنے ختم ہر مہینے مین کر لیا کر کہا مین نے طاقت رکھتا ہون مین زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکھ بہترین روزہ روزہ داؤد کا روزہ رکھتا ایک دن

اور افطار کرتا ایک دن اور پڑھ قرآن پیج سات رات کے ایکبار اور نہ زیادہ کر اسپر یعنی جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یہن کرا سیلیے کہ اس سے بدن ضعیف ہوجاتا ہی اور بعضی عبادتون ضروریہ مین خلل پڑتا ہی اور ہر مہینے مین تین روزے رکھنے سے ثواب ہمیشہ روزہ
رکھنے کا اسیلیے لکھا جاتا ہی کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین پس تین روزون کے تیس لکھے گئے گویا سارے مہینے روزے ہی سے رہا ع
اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ الاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) روایت
ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے پیر اور جمعرات کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الاَعْمَالُ یَوْمَ الاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہین عمل یعنی درگاہ رب العزت مین دن پیر اور جمعرات کے پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ عرض
کیے جاوین عمل میرے اور مین ہون روزے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف عمل ہر صبح و شام ملایک لیجاتے ہین اور عرض ان دو دنون مین ہوتے ہین
پس تعارض نہ رہا ان حدیثون اور اس حدیث مین کہ بلند کیے جاتے ہین عمل رات کے پہلے عمل دن کے اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے یا یہ کہ مفصل
ہر روز عرض ہوتے ہین اور مجمل ان دو دنون مین ع (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ
اَیَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اے ابوذر جسوقت کہ روزہ رکھا چاہے تو مہینے سے تین دن پس روزہ رکھ تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف
یہ تین روزے مہینے کے کئی طرح پر آئے ہین لیکن افضل اسطرح ہین کہ ان تین دنون مذکورہ مین رکھے کہ انکو ایام بیض کہتے ہین ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ یُفْطِرُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اِلٰی ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ) اور روایت ہی عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یعنی کبھی اول مہینے کے
سے تین دن اور کم تھے کہ افطار کرین دن جمعہ کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابوداود نے ثلثۃ ایام تک ف پہلی حدیثین گذرین
انسے معلوم ہوا کہ نرے جمعہ کو روزہ نہ رکھے اور اس سے رکھنا ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہ ہی کہ ایکدن پہلے یا ایکدن پیچھے جمعہ کے روزہ رکھتے
تھے اور یا دن جمعہ کے فقط روزہ رکھنا خاص حضرتؐ کا تھا جیسے روزے ملے کے رکھنے یا مراد روزے سے روزہ لغوی ہی یعنی بند رہتے تھے کھانے وغیرہ سے
نماز جمعہ تک ع یہ تاویل بموجب مذہب شافعی کے ہی کہ جو مکروہ رکھتے ہین نرے جمعہ کے روزے کو اور بموجب حنفیہ کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہین بلکہ وہ
اسی حدیث سے جائز ہونا اس روزے کا ثابت کرتے ہین ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ
وَالاَحَدَ وَالاِثْنَیْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الاٰخَرِ الثُّلٰثَاءَ وَالاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِیْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
روزہ رکھتے کسی مہینے مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور ایک اور مہینے مین منگل اور بدھ اور جمعرات کو نقل کی یہ ترمذی نے ف حضرت عدل کرتے
تھے کہ سب دنون ہفتے کے مین روزہ رکھتے اسیلیے کہ سب دن اللہ تعالی کے ہین مناسب نہ جانا کہ بعض مین رکھین اور بعض مین نہ رکھین جمعہ کا روزہ
پہلی حدیث مین ذکر کیا گیا اور باقی چھ دنون کا اسمین ع (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلٰثَةَ
اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے
مجکو یہ کہ روزے رکھون مین تین دن ہر مہینے سے پہلا انکین سے پیر یا جمعرات نقل کی یہ ابوداود و نسائی نے ف لفظ والخمیس مین واو بمعنی او کے
ہی یعنی تین روزے رکھ کہ اول انکا پیر کا دن ہوا اور دو شنگل اور بدھ یا اول انکا دن جمعرات کا ہوا اور دو جمعہ ہفتہ چنانچہ طبرانی کی روایت مین لفظ او ہی کا

آیا ہی غرضکہ روزے رکھنے والا اختیار رکھتا ہی کہ ابتدا پیرسے کرے یا جمعرات سے دونون دن متبرک ہین ع ح (وَعَنْ مُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی مسلم قریشی سے کہ کہا پوچھا مین نے یا پوچھے گئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزے رکھنے سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل تیرے کے تجھپر حق ہی روزے رکھ رمضان کے اور ان ایام کے کہ متصل انکے ہین یعنی شش عید کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اسوقت تونے روزے رکھے ہمیشہ نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی نے ف واسطے اہل تیرے کے تجھپر حق ہی یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا سبب ضعف کا ہی اور اس سے انکی ادائے حقوق مین قصور آتا ہی اور اسی طرح اور عبادتون کے کرنے مین بھی خلل پڑتا ہی پس اسی لیے یہ مکروہ ہی اور جسکو اس سے ضعف نہو اسکے لیے نہین مکروہ بلکہ مستحب ہی اور اس سے حاصل ہو جاتی ہی تطبیق درمیان حدیثون کے اور درمیان فعل بعض سلف کے یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور شاید کہ یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی اس حدیث سے کہ پہلے گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کے روزون کا ثواب ہوتا ہی بسبب تین روزون کے ہر مہینے سے ع ح - اوپر ایک فائدہ مین قول ابن ہمام وغیرہ کے نقل کیے گئے اُنسے معلوم ہوا کہ مطلق روزے ہمیشہ کے مکروہ ہین اور درمختار مین بھی لکھا ہی کہ روزے ہمیشہ کے مکروہ تنزیہی ہین اور یہان جو ملا علی رحمہ نے لکھا ہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہین اور نہین تو نہین تطبیق ان مین یون دیجاوے کہ وہ روایتین بھی محمول ہین خوف ضعف پر ۱۲ مولانا (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ رکھنے دن عرفہ کے سے عرفات مین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اسلیے کہ بسبب ضعف کے وہان کے افعال مین قصور واقع ہوگا اور یہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سے کہ نقل کی اپنی بہن سے کہ نام اسکا صماء تھا یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتے کے یعنی اکیلا مگر اسصورت مین کہ فرض کیا جاوے تمپر پس اگر نہ پاوے ایک تمھارا مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چباوے اُسکو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف فرض کیا جاوے تمپر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اسی کے حکم مین ہین روزے سنت موکدہ مانند عرفہ اور عاشورہ کے اور روزے معمولی پس اگر ان روزون مین سے کوئی روزہ [illegible] دن پڑے تو منع نہین اور پس چاہیے کہ چباوے اُسکو یعنی افطار کرے روزہ ہفتے کا اگر رکھا ہو اور اگر اور کچھ نپاوے مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کے سے توڑ ڈالے اور سبب منع کا روزے ہفتہ کے سے یہ ہی کہ اسمین تعظیم اسکی لازم آتی ہی اور اُسکی تعظیم کرنے مین مشابہت یہود کے ساتھ ہوتی ہی اگرچہ وہ روزہ نہین رکھتے بسبب ہونے اسکے کے عید انکی ولیکن تعظیم کرتے ہین اور یہ نہی تنزیہی ہی نزدیک جمہور کے ع ح (وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ رکھے ایک دن کا خدا کی راہ مین گردانتا ہی اللہ تعالیٰ درمیان اُسکے اور درمیان آگ کے خندق جیسے درمیان آسمان و زمین کے نقل کی یہ ترمذی نے ف خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج کی راہ مین یا عمرہ مین یا طلب علم مین یا اللہ کی رضامندی طلب کرنے کے لیے اور خندق یعنی رکاوٹ اور پردہ شدید ع (وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَنِیْمَۃُ الْبَارِدَۃُ الصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ ) اور روایت ہے عامر بن مسعودؓ
سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت ٹھنڈی روزہ رکھنا جاڑے میں ہے یعنی بلا محنت ثواب پاتا ہے نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث مرسل ہے وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ فِیْ بَابِ الْاُضْحِیَّۃِ ) اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رضی ما من ایام احب
الی اللہ قربانی کے باب میں

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَہُوْدَ
صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ہٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَہٗ فَقَالُوْا ہٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ
فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَہٗ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مدینہ میں پس پایا یہودیوں کو روزے سے دن
عاشورے کے پس فرمایا انکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہ دن جسمین روزہ رکھتے ہو تم کہا یہودیوں نے یہ دن بڑا ہے نجات دی اللہ نے اسمین موسیٰ کو
اور قوم اسکی کو اور ڈبویا فرعون کو اور اسکی قوم کو پس روزہ رکھا اس دن موسیٰ نے واسطے شکر کے پس ہم بھی روزہ رکھتے ہیں اسدن پھر فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہم لائق تر اور نزدیک تر ہیں ساتھ موسیٰ کے تمسے پس روزہ رکھا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھ
روزے اسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ یَوْمَ السَّبْتِ وَیَوْمَ الْاَحَدِ اَکْثَرَ مِمَّا یَصُوْمُ
مِنَ الْاَیَّامِ وَیَقُوْلُ اِنَّہُمَا یَوْمَا عِیْدٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَہُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ ) اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
روزہ رکھتے دن ہفتہ کے اور اتوار کے اکثر اس چیز سے کہ روزہ رکھتے اور دنوں میں اور فرماتے کہ تحقیق یہ دو دن عید کے ہیں واسطے مشرکون کے یعنے
وہ انمین روزے نہیں رکھتے بسبب عید ہونے کے پس میں بہت دوست رکھتا ہوں یہ کہ خلاف کروں میں انکا نقل کی یہ احمد نے ف مشرکون کے یعنی
یہود و نصاریٰ کے انکو مشرک اسلیے کہا کہ یہود کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاریٰ کہتے تھے کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہے اور تطبیق اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں
کہ جسمین منع کیا روزہ رکھنے سے ہفتے کو یہ ہے کہ یہ خصوصیات حضرتؐ کے سے ہے اور وہ خصوصیات امت کے سے یا وہ روزہ کہ جس سے منع کیا گیا وہ ہے کہ ہو بطریق تعظیم کے اور
روزہ مطلوب وہ ہے کہ بطریق مخالفت کے ہو ۱۲ (وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِصِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَیَحُثُّنَا عَلَیْہِ وَ
یَتَعَاہَدُنَا عِنْدَہٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ یَاْمُرْنَا وَلَمْ یَنْہَنَا عَنْہُ وَلَمْ یَتَعَاہَدْنَا عِنْدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ) اور روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے ہمکو ساتھ روزے دن عاشورا کے اور رغبت دلاتے ہمکو اسپر اور خبر گیری کرتے ہماری یعنی نصیحت کرتے نزدیک آنے اس دن کے پس جبکہ ہوا فرض
رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا [illegible] خبر گیری رکھی ہماری وقت آنے اس دن کے نقل کی یہ مسلم نے ف لفظ یامرنا اکثر نسخوں مشکوٰۃ کے
میں بغیر لفظ نا کے ہے مگر صحیح مسلم میں موجود ہے (وَعَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ یَکُنْ یَدَعُہُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِیَامَ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَۃِ
اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ وَرَکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ ) اور روایت ہے حفصہؓ سے کہ کہا چار چیزیں ہیں کہ نہ چھوڑتے تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی سنتوں موکدہ سے ہیں روزہ رکھنا عاشورا کا اور دہی ذیحجہ کا یعنی نو دن اول ذیحجہ کا اور تین دن کا ہر مہینے سے اور دو رکعتیں فجر سے پہلے یعنی
سنتیں فجر کی نقل کی یہ نسائی نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُفْطِرُ اَیَّامَ الْبِیْضِ فِیْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ ) اور
روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتے ایام بیض میں نہ گھر میں نہ سفر میں نقل کی یہ نسائی نے ف مراد ایام بیض سے
دن چاندنی راتوں کے ہیں یعنی تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں پس بیض صفت لیالی کی یعنی راتوں کی ہے ان راتوں کو بیض اسواسطے کہتے ہیں کہ چاندنی
اول سے آخر تک رہتی ہے اور یا بیض صفت ایام کی ہے انکو بیض اسلیے کہتے ہیں کہ روزے انکے دور کرتے ہیں گناہوں کو اور روشن کرتے ہیں دلوں کو یا اسواسطے

بعض کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اُترے تو اُنکا تمام بدن سیاہ ہوگیا تھا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے ان تین دنون مین رکھو
جب تیرھوین کو روزہ رکھا تو تہائی بدن اُنکا سفید اور روشن ہوگیا جب چودھوین کو روزہ رکھا تو دو تہائی بدن اُنکا سفید اور روشن ہوگیا اور جب پندرھوین
کو رکھا تو تمام بدن روشن و سفید ہوگیا اور جاننا چاہیے کہ تین روزے جو مہینے مین رکھنے مسنون ہین بارہ طرح پر آئے ہین ایک تو غیر معین کہ سارے مہینے مین
جب چاہے جب رکھ لے اور دوسرے یہ کہ تین روزے اول مہینے کے یعنی پہلی سے تیسری تک اور تیسرے یہ ہفتے اور اتوار اور پیر اور چوتھے منگل بدھ جمعرات اور پانچوین
تیرھوین چودھوین پندرھوین اور چھٹے یہ کہ اول اُنکا دوشنبہ ہو یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ اور ساتوین یہ کہ اول اُنکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور
آٹھوین تو چند پیر اور دو جمعراتین اور نوین تو چند دو جمعرات اور دو پیرین اور دسوین پیر اور جمعرات اور پھر پیر دوسرے ہفتہ کی اور گیارھوین عشرے
مین ایک روزہ اور بارھوین تین روزے اخیر مہینے مین اور سب روزے مسنون برس مین اکیاون ہین تینتیس تو یہی ہین بحساب فی مہینے تین روزے
کے اور نو روزے ذی الحجہ مین یعنی پہلی سے نوین تک اور ایک روزہ عاشورے کا اور ایک اول عاشورے کے یا بعد اسکے اور ایک پندرھوین شعبان مین
اور چھ روزے شوال کے کہ جنکو شش عید کہتے ہین ۱۲ مولانا نا قلا من کتب الحدیث (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لِکُلِّ شَیْءٍ زَکٰوةٌ وَزَکٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر چیز کے زکوٰۃ ہے
اور زکوٰۃ بدن کی روزہ رکھنا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف واسطے ہر چیز کے زکوٰۃ ہے یعنی بڑھنا ہے کہ دیا جاتا ہے بعض اُسکا یا طہارت ہے کہ طہارت رکھاتی ہے
ساتھ اسکے اور زکوٰۃ بدن کی روزہ ہے کہ گھلتا ہے بعض بدن اور ناقص ہوتا ہے ترسے اور پاک ہوتا ہے گناہون سے سبب اسکے پس زکوٰۃ عبادت مالیہ ہے اور
روزہ طاعت بدنیہ ہے ۱۲ (وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّکَ تَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ
وَالْخَمِیْسِ فَقَالَ اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْهِمَا لِکُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا هَاجِرَیْنِ یَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰی یَصْطَلِحَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے روزہ رکھتے دن پیر اور جمعرات کے پس کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تم روزہ رکھتے ہو یعنی اکثر پیر اور جمعرات
کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کے بخشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان دونون مین واسطے ہر مسلمان کے مگر وہ شخص جو ترک ملاقات کرتے ہین فرماتا ہے اللہ تعالےٰ
چھوڑ دے اُنکو یہانتک کہ صلح کرین نقل کی یہ احمد و ابن ماجہ نے ف بخشش کرتا ہے الخ یعنی روزہ رکھتا ہون مین بسبب بزرگی ان دنون کے اور واسطے
ادا کرنے شکر نعمت مغفرت اور رحمت الٰہی کے اور فرماتا ہے اپنے فرشتے کو جو کہ معین ہے لکھنے برائیون پر وقت ظاہر ہونے آثار مغفرت کے اور صلح کرین اپنے
آپس مین پس جب مغفرت کیجاویگی انکی ۱۲ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ
جَهَنَّمَ کَبُعْدِ غُرَابٍ طَارَ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰی مَاتَ هَرِمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [illegible]) اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایکدن واسطے طلب کرنے رضامندی اللہ تعالیٰ کے دور رکھتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ
دوزخ سے مانند دور رکھنے کوے اڑتے ہوئے کے اور وہ ہو بچہ یہانتک کہ بوڑھا ہو کے مرجاوے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان
مین سلمہ بن قیس سے ف کہا گیا ہے کہ عمر کوے کی ہزار برس کی ہوتی ہے پس فرمایا کہ اگر کوا ابتدا سے عمر کے اخیر عمر تک اڑتا رہے تو دیکھا چاہیے کہ قدر
مسافت طے کریگا جتنی وہ مسافت طے کریگا اتنا ہی اللہ تعالے روزے دار کو دوزخ سے دور رکھتا ہے ۱۲ بیہقی سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ سونا روزے دار کا عبادت ہے اور چپ رہنا اسکا تسبیح ہے اور عمل اسکا مضاعف ہے اور دعا اسکی مقبول ہے اور گناہ اسکا بخشا گیا ہے اور یہ
بھی منقول ہے بیہقی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی طرف ایک نبی کے بنی اسرائیل مین سے یہ کہ خبر دے قوم اپنی کو
کہ نہین کوئی بندہ کہ روزے رکھے کسی دن واسطے طلب کرنے خوشی میری کے مگر کہ تندرست کرتا ہون جسم اسکے کو اور بہت دیتا ہون ثواب اسکو

خطیب نے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نفل روزہ رکھے کہ نہ مطلع ہو اُسپر کوئی نہین راضی ہوتا اللہ تعالی واسطے اُسکے
ساتھ ثواب کے سوائے جنت کے یعنی اُسکا ثواب یہی ہے کہ جنت مین داخل کرتا ہے اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
تحقیق واسطے اللہ تعالی کے ایک خوان ہے کہ اُسپر ایسی چیزین ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی کے دل مین
خطرہ اُنکا آیا ہے نہین بیٹھینگے اُسپر مگر روزہ دار باب بابہی بیچ تتمہ اور لواحق بابون پہلے کے الفصل الاول فصل پہلی (عن عائشۃ قالت دخل
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ہل عندکم شیء فقلنا لا قال فانی اذا صائم ثم اتانا یوما آخر فقلنا یا رسول اللہ اہدی لنا حیس
فقال ارینیہ فلقد اصبحت صائما فاکل رواہ مسلم) روایت ہے عائشہ سے کہ کہا داخل ہوئے مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہے نزدیک
تمھارے کچھ یعنی کھانے کی چیز کہا ہمنے کہ نہین فرمایا تحقیق مین اُسوقت روزہ دار ہون پھر آئے ہمارے پاس ایکدن یعنی اور پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ ہے
عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ بھیجا گیا ہے ہمکو حیس پس فرمایا دکھلاؤ مجھکو وہ تحقیق صبح کی تھی مین نے روزے سے پھر کھا لیا نقل کی یہ مسلم نے ف مین اُسوقت
روزہ دار ہون یعنی نیت روزے کی کرلی مین نے اس سے معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دن مین کرنی جائز ہے اور یہی مذہب ہے اکثر امامون کا لیکن امام مالک کہتے
ہین کہ رات سے نیت کرنی واجب ہے ہر طرح کے روزے مین بیان اسکا اوپر ہوچکا ہے اور حیس نام ایک کھانے کا ہے کہ مثل مالیدہ کے ہوتا ہے کھجور اور
گھی اور قروت کا بنتا ہے اور قروت اُسے کہتے ہین کہ دہی یا چھاچھ گاڑھی کو کپڑے مین باندھ کر لٹکا دیتے ہین اُسکا پانی ٹپک جاتا ہے اور پس کھایا
اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزے نفل کا بغیر عذر کے جائز ہے اور اسپر ہین اکثر علما اور امام ابو حنیفہؒ اور علما اُنکے کہتے ہین کہ واجب ہے تمام کرنا
اُسکا اور جائز نہین افطار کرنا مگر ساتھ عذر ضیافت اور مانند اسکے کے اور واجب ہے قضا اُسکی اگر افطار کرے پس اس حدیث مین تاویل کرتے ہین کہ
افطار کرنا بسبب کسی عذر کے تھا اور دلیل اُنکے مذہب کی آگے آتی ہے شرح (وعن انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ام سلیم فاتتہ
بتمر وسمن فقال اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی وعائہ فانی صائم ثم قام الی ناحیۃ من البیت فصلی غیر المکتوبۃ فدعا لام سلیم واہل بیتہا
رواہ البخاری) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تشریف لے گئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس پس لائی ام سلیم حضرت کے لیے کھجور
اور گھی پس فرمایا ڈال رکھو گھی اپنے کو بیچ مشک اُسکے کے اور کھجور اُسکے باسن مین اسلیے کہ تحقیق مین روزے سے ہون پھر کھڑے ہوئے طرف کونے
کے گھر مین سے پس نماز پڑھی سوا فرض کے اور دعا کی واسطے ام سلیم کے اور گھر والون اُسکے کے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر حضرت نے روزہ اسلیے
نہ افطار کیا کہ جانتے تھے کہ نہ افطار کرنے سے ام سلیم رنجیدہ نہین ہوئینگی اور اختلاف کیا ہے مشائخ نے کہ آیا نفل روزے واسطے ضیافت عذر ہے
یا نہین صحیح یہ ہے کہ ضیافت عذر ہے [illegible] کرنے والے کے لیے اگر صاحب اُسکا نرے حاضر ہونے سے بغیر شریک ہوئے کے کھانے پینے مین راضی نہو بلکہ ملول
ہو حاصل یہ کہ اگر اسکے نہ کھانے سے ملول ہو تو ضیافت عذر ہے تو توڑ ڈالے پھر قضا کرے اور اگر جانے کہ ملول نہین ہونے کا تو فقط حاضر ہی ہووے
اور روزہ نہ توڑے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے مہمان روزہ دار کو یہ کہ دعا کرے مہمانی کرنے والے کے لیے ۶۶ در مختار (وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وہو صائم فلیقل انی صائم وفی روایۃ قال اذا دعی
احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمھارا طرف طعام کے اور وہ ہو روزے سے پس چاہیے کہ کہے مین ہون روزے سے اور ایک روایت مین ہے
کہ کہا جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمھارا پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر ہووے روزہ دار پس چاہیے کہ دو رکعت پڑھے اور اگر نہو روزے سے پس چاہیے
کہ کھاوے نقل کی یہ مسلم نے ف واجب ہے افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش مین پڑے دعوت کرنے والا اور حاصل ہو بسبب نہ کھانے کے

دشمنی اور اگر جانے کہ دعوت کرنے والا خوش ہوگا بسبب کھانے اسکے کے اور نہین تشویش مین پڑیگا بسبب کھانے کے تو مستحب ہی اور اگر دونون امر برابر ہون اُسکے نزدیک تو افضل ہی یہ کہ کہے انی صائم یعنی مین روزے سے ہون برابر ہی کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ اُمِّ ہَانِیٍٔ قَالَتْ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ جَاءَتْ فَاطِمَۃُ فَجَلَسَتْ عَلٰی یَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ ہَانِیٍٔ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَجَاءَتِ الْوَلِیْدَۃُ [illegible] بِاِنَاءٍ فِیْہِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْہُ فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ نَاوَلَہٗ اُمَّ ہَانِیٍٔ فَشَرِبَتْ مِنْہُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَکُنْتُ صَائِمَۃً فَقَالَ لَہَا اَکُنْتِ تَقْضِیْنَ شَیْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا یَضُرُّکِ اِنْ کَانَ تَطَوُّعًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِیِّ نَحْوَہٗ وَفِیْہِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَا اِنِّیْ کُنْتُ صَائِمَۃً فَقَالَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِیْرُ نَفْسِہٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ) اور روایت ہی ام ہانی رضی اللہ عنہا سے کہا جبکہ ہوا دن فتح مکہ کا آئین حضرت فاطمہؓ اور بیٹھین بائین طرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام ہانی داہنی طرف حضرت کے تھین پس لائی ایک لونڈی باسن کہ اُسمین تھی کچھ پینے کی چیز پھر دیا لونڈی نے وہ باسن حضرت کو پس پیا اس سے پھر دیا وہ باسن حضرت نے ام ہانی کو پھر پیا ام ہانی رضی اللہ عنہا نے اس سے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا مین نے اور تھی مین روزے سے پس فرمایا واسطے ام ہانی کے کہ کیا قضا کرتی تھی تو کچھ یعنے یہ روزہ قضا رمضان کا یا نذر کا تھا کہا کہ نہین فرمایا پس نہین ضرر تجکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی و دارمی نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی کے مانند اسکے اور بیچ اسکے پس کہا ام ہانی نے یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق مین تھی روزے سے پس فرمایا روزہ نفل رکھنے والا مالک ہی نفس اپنے کا اگر چاہے روزہ رکھے اور اگر چاہے افطار کرے ف مالک ہی نفس اپنے کا یعنی ابتدا میں اگر چاہے روزہ رکھے یعنی نیت روزے کی کرے اور اگر چاہے افطار کرے یعنی اختیار کرے روزہ نہ رکھنے کو یا معنی یہ ہین کہ مالک ہی نفس کا بعد روزہ رکھنے کے اگر چاہے تمام کرنے روزے کو اور اگر چاہے افطار کرے اسصورت مین دلیل اسکی یہ ہی کہ نفل روزے والے کو پہونچتا ہی کہ افطار کرے اگر مصلحت جانے جیسے کہ کوئی ضیافت کرے یا وارد ہو ایک قوم پر اور جانتا ہی کہ اگر افطار نکرونگا تو لوگ وحشت مین پڑینگے پس اُسکو پہونچتا ہی کہ افطار کرے تا اُنس و الفت ہو آپسمین مین پس اسمین دلیل نہین اسپر کہ قضا نہین ہی بعد التزام کے اور علاوہ اسکے حکم قضا کا آیا بھی ہی حدیث آیندہ مین اور اس حدیث ام ہانی رضی اللہ عنہا کے مین کلام کیا ہی محدثین نے اور ترمذی نے کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور منذری نے کہا کہ ثابت نہین اور اسکے اسناد مین اختلاف بہت ہی ع ش ح (وَعَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَنَا وَحَفْصَۃُ صَائِمَتَیْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَہَیْنَاہُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ فَقَالَتْ حَفْصَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا صَائِمَتَیْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَہَیْنَاہُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ قَالَ اقْضِیَا یَوْمًا اٰخَرَ مَکَانَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَذَکَرَ جَمَاعَۃً مِنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عَائِشَۃَ مُرْسَلًا وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنْ عُرْوَۃَ وَہٰذَا اَصَحُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ عَنْ زُمَیْلٍ مَوْلٰی عُرْوَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ) اور روایت ہی زہری سے کہ نقل کی عروہ سے نقل کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا عائشہؓ نے تھی مین اور حفصہ روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اُسکی پس کھایا ہمنے اسمین سے پس کہا حفصہؓ نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تھین روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اسکی پس کھایا ہمنے اسمین فرمایا قضا کرو تم دونون ایکدن اور بدلے اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظون سے کہ روایت کیا انہون نے زہری سے زہری نے روایت کیا عائشہؓ سے بطریق ارسال کے اور نہ ذکر کیا اسمین واسطہ عروہ کا اور یہ صحیح تر ہی اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نے زمیل سے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہی کہ نقل کیا زمیل نے عروہ سے عروہ نے عائشہؓ سے ف یہ حدیث دلیل ہی حنفیہ کی کہ انکے نزدیک اگر روزہ نفل افطار کرے لازم ہی قضا اسکی اسلیے کہ ظاہر یہ امر وجوب کے لیے ہی اور شافعیہ کہتے ہین کہ یہ امر استحباب کے لیے ہی انکے مذہب مین واجب نہین قضا نفل کی اور بطریق ارسال کے ارسال یہان معنی سقوط راوی کے ہی سند سے یعنی منقطع ہی کہ پہلی روایت مین جو واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہؓ کے تھا وہ اسمین نہین یہ بھی ایک اصطلاح ہی اور مشہور یہ ہی کہ مرسل اس حدیث کو کہتے ہین کہ تابعی روایت کرے بغیر ذکر صحابیؓ کے ع ح (وَعَنْ اُمِّ عُمَارَۃَ بِنْتِ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْہَا فَدَعَتْ لَہٗ بِطَعَامٍ

بقیہ

فَقَالَ لَهَا كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى يَفْرَغُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ) اور روایت ہی ام عمارہ بیٹی کعب کے سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اسکے پاس پس منگوایا اُسنے واسطے حضرت کے کھانا پس فرمایا حضرت نے اُسکو کھا تو کہا اُسنے مین روزے سے ہون پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق روزہ دار جسوقت کہ کھایا جاتا ہی نزدیک اُسکے یعنی اور رغبت کرتا ہی دل اُسکا کھانے پر اور دشوار ہوتا ہی روزہ اُسپر رحمت بھیجتے ہین اُسپر فرشتے یہانتک کہ فارغ ہون کھانے والے نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَدَاءَ يَا بِلَالُ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ ) روایت ہی بریدہ سے کہ کہا داخل ہوئے بلال رض حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ طعام صبح کا کھاتے تھے پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہو کھانے کے لیے ای بلال رض کہا بلال رض نے تحقیق مین روزہ دار ہون یا رسول اللہ پھر فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھاتے ہین ہم رزق اپنا اور بہتر رزق بلال رض کا جنت مین ہی کیا جانتا تو نے ای بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتی ہین ہڈیان اُسکی اور بخشش چاہتے ہین اُسکے لیے فرشتے جبتک کہ کھایا جاوے نزدیک اُسکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب لیلۃ القدر

باب ہی بیچ بیان لیلۃ القدر کے یعنی ہمین بیان لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور اُسکے وقتون کا کہ جنمین توقع قوی ہی اُسکے ہونے کی اور اُسکو لیلۃ القدر اسلیے کہتے ہین کہ لکھے جاتے ہین اُسمین رزق اور اجلین اور احکام کہ سال بھر مین واقع ہونگے اور بعضون نے کہا کہ یہ نام ہوا بسبب عظیم القدر ہونے اسکے کے اور بیچ تعیین اس شب کے بہت قول آئے ہین اور اکثر حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ لیلۃ القدر رمضان مین ہی خصوصًا طاق راتون عشرہ اخیر کے مین خصوصًا ستائیسوین شب مین چنانچہ اکثر علما کے نزدیک یہی ہی اور لیلۃ القدر خاص اِسی امت کے لیے مقرر ہوئی اسلیے کہ باوجود چھوٹی عمرون کے ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امتون کی عمرون کا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کے لوگ تھوڑی سی عمرین اُنکے سے عمل نہین کرسکنے کے پس دی اُنکو اللہ تعالے نے لیلۃ القدر کہ ہزار مہینے سے بہتر ہی اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ ایکروز حضرت نے ذکر کیا چار شخصون کا بنی اسرائیل مین سے کہ اُنھون نے عبادت کی تھی اللہ تعالی کی اسی اسی برس اور نہ نافرمانی کی تھی ایک لحظہ وہ شخص یہ تھے حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون پس تعجب کیا اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اس سے پس آئے حضرت کے پاس جبریل اور کہا ای محمد تعجب کیا آپ کی اُمت نے عبادت کرنی اُن لوگون کے سے اسی اسی برس پس تحقیق اُتاری اللہ تعالے نے خیر پھر پڑھی اُنپر اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ساری سورۃ یعنی لیلۃ القدر [illegible] چیز ہے کہ تعجب کیا آپنے اور آپ کی اُمت نے پس خوش ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ابن ابی حاتم نے جاننا چاہیے کہ ہزار مہینے کے تراسی برس اور چار مہینے ہوتے ہین اسلیے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر ہی ہزار مہینے سے کہ جسکے تراسی برس اور چار مہینے ہوئے اور لیلۃ القدر مین تجلی رحمت خاص جناب باریتعالی کی آسمان دنیا پر وقت غروب سے صبح تک ہوتی ہی اور اسمین اُترتے ہین ملائکہ اور روح واسطے ملاقات صلحا اور عابدین کے اور اسمین نزول قرآن شریف کا ہوا اور اسمین پیدایش ملائکہ کی ہوئی اور اسمین جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اُسمین درخت جنت مین لگائے گئے اور اُسمین دعا قبول ہوتی ہی اور اُسمین ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور حکمت اُسکی پوشیدہ ہونے مین یہ ہی کہ تا لوگ کوشش کرین طاعت مین اور اعتماد نکرین اُسپر اور لکھا ہی علما نے کہ جو کوئی کوشش کرے بیچ بیداری شبون ایک سال تمام کے پاویگا اُسکو انشاءاللہ تعالے چنانچہ اسی لیے کہا ہی من لم یعرف قدر لیلۃ القدر لم یعرف لیلۃ القدر اور بعض علما نے کہا ہی کہ اس رات کی

علامتیں ہیں کہ استنباط کیا ہے انکو احادیث و آثار سے اور پایا ہے بعضی علامتوں کو اہل کشف نے طبری نے ایک قوم سے نقل کیا ہے کہ درخت اس رات میں سجدہ
کرتے ہیں اور زمین پر گر پڑتے ہیں پھر بجا سے خود آجاتے ہیں اور سجدہ کرتی ہے ہر چیز اور صواب یہ ہے کہ شرط نہیں ہے پانے اُس رات کے دیکھنا ان
امور کا بہت لوگ پاتے ہیں اس رات کو اور دیکھتے نہیں کوئی چیز انمیں سے اور روا ہے کہ دو آدمی ایکجا سے ہوں اور دونوں اُس شب کو پاویں اور
ایک کو کچھ معلوم ہوا ان چیزوں میں سے اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہوا اور بڑی علامت یہ ہے کہ توفیق ہو اسمیں ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع
اور خشوع اور حضور و اخلاص کی اور مختار یہ ہے کہ معتبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہے اور اگر تمام رات شب بیدار رہیگا اور باعث مرض اور ملال
اور خلل کا اداے فرائض اور سنتوں موکدہ میں نہو افضل و اکمل ہے والا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوے مقصود حاصل ہے دلیس للانسان الا ماسعی
وکان سعیہ مشکورا رزقنا اللہ ۱۲ منہ ح مولانا نا قلا من الدر المنثور وغیرہ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تلاش کرو شب قدر کو بیچ طاق راتوں کے اخیر دہی رمضان کے سے نقل کی یہ بخاری نے ف بیچ طاق راتوں کے یعنی اکیسوین شب
اور تیئیسوین شب اور پچیسوین شب اور ستائیسوین شب اور انتیسوین شب ۱۲ منہ ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ
فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْہَا فَلْیَتَحَرَّہَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا تحقیق کتنے شخص اصحاب نبی صلعم کے سے دکھلائی گئی شب قدر خواب میں بیچ سات
راتوں اخیر کے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ دیکھتا ہوں میں تمہارے خوابوں کو کہ متفق ہوئے ہیں اوپر سات راتوں اخیر کے پس جو کوئی تلاش کرے اسکو پس چاہئے کہ تلاش کرے اسکو بیچ
سات راتوں اخیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف احتمال ہے کہ مراد وہ راتیں ہوں کہ متصل بیس کے ہیں یعنی اکیسوین شب سے ستائیسوین شب تک یا سات راتیں سب سے
اخیر کی یعنی تیئیسوین شب سے انتیسوین شب تک اسلیے کہ انتیس کا چاند یقینی ہے اُسی کے موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہے واللہ اعلم
ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِیْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰی فِیْ سَابِعَةٍ تَبْقٰی
فِیْ خَامِسَةٍ تَبْقٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلاش کرو اسکو بیچ دہی اخیر کے
رمضان سے یعنی شب قدر کو بیچ نوین رات کے کہ باقی رہی یعنی اکیسوین شب بیچ ساتوین رات کے کہ باقی رہی یعنی تیئیسوین شب بیچ پانچوین
رات کے کہ باقی رہی یعنی پچیسوین شب نقل کی یہ بخاری نے ف یا گننا شروع کیجیے آخر سے یعنی تلاش کرو بیچ نوین رات کے بعد بیسوین شب
کے کہ وہ انتیسوین شب ہے اور بیچ ساتوین رات کے بعد بیسوین شب کے کہ وہ ستائیسوین شب ہے اور بیچ پانچوین رات کے بعد بیسوین شب کے
کہ وہ پچیسوین شب ہے ظاہر معنی یہی ہیں اور طیبی نے کہا کہ یہ راتیں مذکورہ یہ ہیں بائیسوین شب اور [illegible] اور چھبیسوین (وَعَنْ اَبِیْ
سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِیْ قُبَّةٍ تُرْکِیَّةٍ ثُمَّ اَطْلَعَ
رَاْسَہٗ فَقَالَ اِنِّی اعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ ہٰذِہِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ
اعْتَکَفَ مَعِیْ فَلْیَعْتَکِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِیْتُ ہٰذِہِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اُنْسِیْتُہَا وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَّطِیْنٍ مِنْ صَبِیْحَتِہَا فَالْتَمِسُوْہَا فِی الْعَشْرِ
الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْہَا فِیْ کُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْکَ اللَّیْلَةَ وَکَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰی عَرِیْشٍ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَیْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَعَلٰی جَبْہَتِہٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ مِنْ صَبِیْحَةِ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ فِی الْمَعْنٰی وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اِلٰی قَوْلِہٖ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْبَاقِیْ
لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ رِوَایَةِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ لَیْلَةَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی سعید خدری رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے اعتکاف کیا پہلے دہے مین رمضان کے پھر اعتکاف کیا بیچ کے دہے مین بیچ خیمہ ترکی کے پھر نکالا سر اپنا یعنی خیمہ سے پس فرمایا کہ تحقیق مین نے کیا تھا
اعتکاف پہلے دہے مین تلاش کرتا تھا مین شب قدر کو پھر اعتکاف کیا مین نے بیچ کے دہے مین پھر آیا میرے پاس فرشتہ پس کہا مجھکو فرشتے نے
کہ تحقیق شب قدر بیچ دہے آخر کے ہی پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کرے ساتھ میرے پس چاہیے کہ اعتکاف کرے دہے آخر کے مین پس تحقیق مین
دکھلایا گیا خواب مین تعین شب قدر کو پھر بھلایا گیا مین یعنی جبرئیل نے خبر دی کہ فلانی شب ہی لیکن مین بھول گیا اور تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین
یعنی خواب مین کہ سجدہ کرتا ہون کیچڑ مین اسکی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس بھول گیا مین کہ کون سی رات تھی وہ پس تلاش کرو اسکو بیچ دہے
آخر کے اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو بیچ ہر طاق رات کے یعنی اخیر کے دہے کے طاق راتون مین کہا راوی نے کہ برسا مینہ اس رات کو یعنی جس رات کہ
حضرت نے دیکھا اسکو اور تھی چھت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکھا آنکھون میری نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال
مین کہ انکی پیشانی پر تھا نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسوین شب کو متفق ہین اسکے نقل کرنے مین بخاری اور مسلم بیچ معنون کے اور لفظ واسطے مسلم
کے اس قول تک فقیل لے انہا فی العشر الاواخر اور لفظ باقی حدیث کے واسطے بخاری کے اور بیچ روایت عبداللہ انیس کے کہ کہا تئیسوین شب
یعنی عوض صبح اکیسوین شب کے نقل کی یہ مسلم نے ف خیمہ ترکی ایک قسم ہی خیمے کے نمدے کا بنتا ہی چھوٹا سا کہ اسکو فارسی مین خرگاہ کہتے ہین
اور من صبیحتہ مین حرف من کا بمعنی فی کے ہی اور متعلق ہی ساتھ قول ابصرت کے اور حاصل کلام راوی کا یہ ہی کہ جس رات حضرت نے لیلۃ القدر کو
خواب مین دیکھا تو یہ بھی دیکھا تھا کہ مین مٹی اور پانی مین سجدہ کرتا ہون لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اس رات مینہ بھی برسا تھا وہی علامت انہون نے
پائی اس خواب کی رات مین کہ اکیسوین شب یا تئیسوین شب تھی معلوم کیا اس علامت سے کہ حضرت نے جو لیلۃ القدر دیکھی تھی وہ اکیسوین شب یا
تئیسوین شب ہی ع و مولانا (وعن زر بن حبیش قال سألت ابی بن کعب فقلت ان اخاک ابن مسعود یقول من یقم الحول یصب لیلۃ القدر
فقال رحمہ اللہ اراد ان لا یتکل الناس اما انہ قد علم انہا فی رمضان وانہا فی العشر الاواخر وانہا لیلۃ سبع وعشرین ثم حلف لا یستثنی انہا
لیلۃ سبع وعشرین فقلت بای شیء تقول ذلک یا ابا المنذر قال بالعلامۃ او بالآیۃ التی اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا تطلع یومئذ
لا شعاع لہا رواہ مسلم) اور روایت ہی زر بن حبیش سے کہ کہا ارادہ پوچھنے کا کیا مین نے ابی بن کعب سے پس کہا مین نے کہ تحقیق بھائی تمھارے یعنی دینی
بھائی ابن مسعود کہتے ہین کہ جو شخص کہ قیام کرے تمام سال تو پاوے شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نے رحم کرے انکو اللہ ارادہ کیا یعنی اس کہنے سے اسکا
کہ نہ اعتماد کرین لوگ خبردار ہو تحقیق ابن مسعود نے جانا کہ شب قدر رمضان مین ہی اور تحقیق وہ دہے آخر کے مین ہی اور تحقیق وہ ستائیسوین رات ہی
قسم کھائی ابی بن کعب نے ایسی کہ انشاء اللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسوین رات ہی پس کہا مین نے ساتھ کس دلیل کے کہتے ہو یہ اے ابو منذر کہ کنیت
ابی بن کعب کی ہی کہا بسبب علامت کے [illegible] نشانی کے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ طلوع ہوتا ہی آفتاب اس دن نہین روشنی
ہوتی واسطے اسکے یعنی اور دیکھا مین نے آفتاب صبح ستائیسوین کو کہ نکلا اسیطرح نقل کی یہ مسلم نے ف نہ اعتماد کرین لوگ یعنی ایک قول پر اگرچہ وہ
صحیح ہی اور بحسب ظن غالب کے فتوی اسپر ہی یعنی اگر جانینگے کہ وہ ستائیسوین ہی شب ہی تو اسی رات مین قیام کرینگے اور ترک کرینگے قیام تمام راتون کا سالم
ابن مسعود نے کہا کہ وہ تمام سال مین ہی اور قسم کھائی یعنی بنا بر ظن غالب کے اور انشاء اللہ نہ کہا یعنی انشاء اللہ کہنے مین قسم جزم اور منعقد نہین ہوتی پس ابی
بن کعب نے قسم کھائی اور انشاء اللہ نہ کہا تا قسم جزم ہو ع (وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتہد فی العشر الاواخر ما لا یجتہد
فی غیرہ رواہ مسلم) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتے رمضان کے اخیر کے عشرے مین اسقدر کہ نہ کوشش کرتے
بیچ غیر اسکے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کوشش کرتے یعنی زیادتی طاعت مین بامید اسکے کہ لیلۃ القدر اسمین ہی ع (وعنہا قالت کان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیی لیلہ وایقظ اھلہ متفق علیہ) اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جس وقت کہ آتا اخیر دہا یعنے یعنی رمضان کا مضبوط باندھتے تہ بند اپنا اور زندہ کرتے رات کو اور جگاتے اہل اپنے کو نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف
مضبوط باندھتے تہ بند کنایہ ہے اس سے کہ کوشش فرماتے عبادت میں زیادہ عادت سے یا کنایہ ہے اس سے کہ عورتوں سے الگ رہتے اور زندہ کرتے
رات کو یعنی اکثر رات یا تمام رات نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتے اور ایک روایت میں جو آیا ہے انہ علیہ السلام ما سہر جمیع اللیل کلہ
یعنی حضرت تمام شب نہیں جاگے تو مراد یہ ہے کہ ہمیشہ یا اکثر تمام رات نہیں جاگتے پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا منافی اسکی نہیں واللہ اعلم
اور جگاتے اہل اپنے کو یعنی جگاتے بی بیوں اور بیٹیوں کو اور لونڈیوں کو اور غلاموں کو بعض اوقات عشرے کے میں واسطے عبادت کے اور تلاش
کرنے لیلۃ القدر کی۔ع وسولانا الفصل الثانی فصل دوسری (عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ارأیت ان علمت ای لیلۃ لیلۃ القدر
ما اقول فیہا قال قولی اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی رواہ احمد وابن ماجۃ والترمذی وصححہ) روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا کہا
میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر جانوں میں کون سی رات ہے شب قدر کی کیا کہوں میں اسمیں یعنی کیا دعا مانگوں اسوقت فرمایا کہو یا الٰہی تحقیق
تو معاف کرنے والا ہے دوست رکھتا ہے معاف کرنے کو پس معاف کر مجھسے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ف یہ دعا
جامع ہے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نہ مانگی اللہ سے بندوں نے کوئی چیز افضل اس سے کہ بخشے انکو اور عافیت
دے انکو) (وعن ابی بکرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول التمسوہا یعنی لیلۃ القدر فی تسع یبقین او فی سبع یبقین او فی
خمس یبقین او ثلث یبقین او آخر لیلۃ رواہ الترمذی) اور روایت ہے ابی بکرہ رضہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے تلاش کرو اسکو یعنی شب قدر کو بیچ نویں رات کے کہ باقی رہی یعنی انتیسویں شب یا بیچ ساتویں کے کہ باقی رہی یعنی ستائیسویں شب یا پانچویں
میں کہ باقی رہی یعنی پچیسویں شب یا تیسری میں کہ باقی رہی یعنی تئیسویں شب یا آخر رات میں یعنی سلخ کی رات نقل کی یہ ترمذی نے (وعن ابن
عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر فقال ہی فی کل رمضان رواہ ابوداؤد وقال رواہ سفیان وشعبۃ عن
ابی اسحق موقوفا علی ابن عمر) اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال شب قدر کے سے پس فرمایا کہ وہ
ہر رمضان میں ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا نقل کی یہ سفیان اور شعبہ نے ابی اسحق سے موقوف ابن عمر رضہ پر ف ہر رمضان میں اس لفظ کے
دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ رمضان خالی نہیں جاتا شب قدر سے یعنی ہر سال میں کہ رمضان واقع ہوتا ہے اسمیں شب قدر بھی ہوتی ہے اور دوسرے
معنی یہ کہ شب قدر تمام رمضان میں ہوتی ہے کچھ خاص دہے آخر ہی پر نہیں اول حضرت کو یہی معلوم ہوا تھا آخر کو یہ ٹھہرا کہ آخر کے دہے
میں ہے اسکے سوا نہیں ہوتی۔ مولانا (وعن عبداللہ بن انیس قال قلت یا رسول اللہ [illegible] بادیۃ اکون فیہا وانا اصلی فیہا بحمد اللہ فمرنی
بلیلۃ انزلہا الی ہذا المسجد فقال انزل لیلۃ ثلث وعشرین قیل لابنہ کیف کان ابوک یصنع قال کان یدخل المسجد اذا صلی العصر
فلا یخرج منہ لحاجۃ حتی یصلی الصبح فاذا صلی الصبح وجد دابتہ علی باب المسجد فجلس علیہا ولحق بادیتہ رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے عبد اللہ
بن انیس سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے جنگل ہے یعنے میرا گھر جنگل میں ہے کہ رہتا ہوں اسمیں اور نماز پڑھتا ہوں اسمیں شکر
اللہ کا پس حکم فرماؤ مجکو ساتھ ایک رات کے کہ اتروں میں اسمیں طرف اس مسجد کے یعنے شب قدر رمضان میں کون سی ہے اس رات مسجد نبوی میں
آنکر عبادت کروں پس فرمایا حضرت نے تئیسویں رات کو کہا گیا واسطے بیٹے عبد اللہ کے کہ نام اسکا ضمرہ تھا کس طرح تھا باپ تیرا کرتا کہا بیٹے
نے تھا باپ میرا داخل ہوتا مسجد میں جبکہ پڑھتا نماز عصر کی یعنی بائیسویں تاریخ رمضان کی پس نہ نکلتا اس سے واسطے کسی کام کے یعنی جو کام

کرنا فی اعتکاف کے ہی یہانتک کہ نماز پڑھے صبح کی پس جسوقت کہ نماز پڑھ چکتے فجر کی پاتے جانور اپنا دروازے پر مسجد کے پس سوار ہوتے اسپر اور پہنچتے جنگل
اپنے مین نقل کی یہ ابو داود نے ف اگر کوئی کہے کہ لازم آتی اس سے تعیین لیلۃ القدر کی جواب یہ کہ جس سال حضرت نے انکو یہ فرمایا اس سال تیئسوین
کو لیلۃ القدر ہوئی ہوگی و حضرت کو اسکا علم ہو گیا ہوگا یہ سمجھے کہ ہر سال اسی تاریخ ہوتی ہے اور یہ جو ہے کہ حضرت کو بھی تعیین اسکی [illegible] نہ تھی تو مراد یہ ہے کہ
تعیین ہر سال کی معلوم نہ تھی اور کبھی کبھی کا معلوم ہونا منافی اسکے نہین اور احتمال یہ بھی ہے کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کے ہو پس
انکو ثواب لیلۃ القدر کا اسی شب مین ہوتا ہو واللہ اعلم۔ الفصل الثالث فصل تیسری (عن عبادۃ بن الصامت قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لیخبرنا بلیلۃ القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال خرجت لاخبرکم بلیلۃ القدر فتلاحی فلان وفلان فرفعت وعسی ان یکون خیرا لکم فالتمسوہا فی
التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ رواہ البخاری) روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ خبر دین ہمکو شب قدر کی پس جھگڑے
دو شخص مسلمانون مین سے پس فرمایا حضرت نے نکلا تھا مین کہ خبر دون تمکو شب قدر کی پس جھگڑا فلانا اور فلانا پس اٹھائی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید
کہ ہو یہ بہتر تمھارے لیے پس تلاش کرو اسکو انتیسوین اور ستائیسوین مین اور پچیسوین مین نقل کی یہ بخاری نے ف کہا بعضون نے کہ نام دو شخصون کا
عبد اللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تھا اور اٹھائی گئی یعنی تعیین اسکی میری خاطر سے اٹھ گئی بسبب شومی جھگڑنے انکے کے اس سے معلوم ہوا
کہ جھگڑنا اور دشمنی کرنی آپسمین بری ہے اور اسکے سبب سے محروم ہوتا ہے آدمی برکات و بھلائیون سے اور ہو بہتر تمھارے لیے کہ سبب کوشش اور زیادتی
کا عبادت مین ہوگا۔ ع (وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لیلۃ القدر نزل جبریل علیہ السلام فی کبکبۃ من الملائکۃ
یصلون علی کل عبد قائم او قاعد یذکر اللہ عز وجل فاذا کان یوم عیدہم یعنی یوم فطرہم باہی بہم ملائکتہ فقال یا ملائکتی ما جزاء اجیر وفی
عملہ قالوا ربنا جزاءہ ان یوفی اجرہ قال ملائکتی عبیدی وامائی قضوا فریضتی علیہم ثم خرجوا یعجون الی الدعاء وعزتی وجلالی وکرمی وعلوی
وارتفاع مکانی لاجیبنہم فیقول ارجعوا فقد غفرت لکم وبدلت سیاتکم حسنات قال فیرجعون مغفورا لہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان)
اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہے شب قدر اترتے ہین جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت کے فرشتون
سے دعا بخشش کی کرتے ہین ہر بندے کے لیے کہ کھڑا ہو یعنی نماز پڑھتا ہو یا طواف کرتا ہو یا اور کچھ عبادت کرتا ہو کھڑے ہوے یا بیٹھے ہوے یاد کرتا
ہو اللہ عز وجل کو پس جسوقت کہ ہوتا ہے دن عید انکے کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہے بسبب انکے اللہ تعالی فرشتون اپنے سے یعنی ان فرشتون سے کہ جنھون
نے طعن کیا تھا بنی آدم پر پس فرماتا ہے اے فرشتو میرے کیا ہے بدلا اس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتے ہین فرشتے اے رب ہمارے بدلا اسکا یہ ہے
کہ پوری دیجاوے مزدوری عمل [illegible] کا ہے اللہ تعالی اے فرشتو میرے غلامون میرے اور لونڈیون میری نے ادا کیا فرض میرا کہ تھا انپر
یعنے روزہ پھر نکلے یعنی گھرون سے طرف عیدگاہ کے چلاتے ہوے ساتھ دعا کے قسم ہے عزت اپنے کی اور بزرگی اپنے کی اور جود اپنے کی اور بلند قدری
اپنی کی اور بلندی مرتبہ اپنے کی البتہ قبول کرونگا مین دعا انکی پس فرماتا ہے اللہ تعالی پھر جاؤ یعنی اپنے گھرون کو تحقیق بخشا مین نے تمکو اور بدل ڈالی
مین نے برائیان تمھاری نیکیون سے لکھی گئی بدلے ہر برائی کے نیکی صحیفہ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نے پس پھرتے ہین لوگ اس حالت مین کہ بخشش کیا
ہے واسطے انکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین باب الاعتکاف باب ہے بیچ بیان اعتکاف کے ف اعتکاف کے معنی لغت مین
ٹھہرنا ایک جگہ اور شرع مین ٹھہرنا بیچ مسجد جماعت کے ساتھ نیت اعتکاف کے اور نیت معتبر ہے مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سے اور
حیض و نفاس سے اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت موکدہ ہے اسلیے کہ ہمیشہ حضرت اعتکاف کرتے رہے اسمین اور در مختار مین لکھا ہے کہ
سنت موکدہ علی الکفایہ ہے یعنی بعض کے ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہے اور تارک اسکے ملامت نہین کیے جاتے اور واجب ہوتا ہے اعتکاف ساتھ نذر کرنے کے

زبان سے خواہ فی الحال ہو جیسے کہے کہ مین نے اپنے پر اعتکاف اتنے دنون کا اللہ کے لیے لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسے کہے کہ مین نے نذر مانی یہ کہ اگر میرا یہ کام ہو جاویگا تو مین اتنے دنون کا اعتکاف کر دونگا اور سوا اسکے ان دونون قسمون کے مستحب ہے پھر اکثر مدت اعتکاف نفلی کے لیے حد معین نہین اگر نیت تمام عمر کے [illegible]کاف کی کرے جائز ہے اور اقل مدت مین اختلاف ہے کہ کیا ہے امام محمدؒ کے نزدیک اقل مدت ایکساعت ہے خواہ رات مین ہو خواہ دن مین اور یہی ظاہر روایت ہے امام اعظم رح سے اور اسی پر فتوی ہے پس لائق ہے آدمی کو کہ جب مسجد مین آوے تو نیت اعتکاف کی کرے اس طرح کہ نیت اعتکاف کی کی مین نے جبتک کہ ہون مسجد مین تا ثواب اعتکاف کا ہاتھ سے نجاوے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اکثر روز ہے یعنی آدھے دن سے زیادہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ سے سوائے ظاہر روایت کے یہ منقول ہے کہ اقل مدت اعتکاف کی ایک دن ہے ع ج در مختار

**اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اعتکاف کرتے آخر دہے رمضان کے مین یہانتک کہ قبض روح اُنکی کی اللہ نے پھر اعتکاف کیا اُنکی بی بیون نے پیچھے اُنکے نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف پھر اعتکاف کیا حضرتؐ کی بی بیون نے یعنی اپنے گھرون مین اسلیے کہا ہے فقہانے کہ مستحب ہے عورتون کو یہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہ کو گھر مین مسجد ٹھہرا کر اُسمین اعتکاف کرین پس وہ اُنکے حق مین حکم مسجد کا رکھتی ہے بلا ضرورت اُسمین سے نہ نکلین اور عورت کو مسجد مین اعتکاف کرنا مکروہ ہے ع۔ عالمگیری درمختار

(وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَکَانَ اَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ کَانَ جِبْرَئِیْلُ یَلْقَاہُ کُلَّ لَیْلَۃٍ فِیْ رَمَضَانَ یَعْرِضُ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِیَہٗ جِبْرَئِیْلُ کَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگون مین ساتھ بھلائی کے اور تھے بہت سخاوت کرتے رمضان مین تھے جبرئیلؑ ملاقات کرتے حضرتؐ سے ہر شب رمضان مین پڑھتے روبرو جبرئیلؑ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنی ساتھ تجوید کے پس جس وقت ملاقات کرتے حضرتؐ سے جبرئیلؑ ہوتے حضرت بہت سخاوت کرنے والے ساتھ بھلائی کے باد چھوٹی ہوئی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بہت سخی لوگون مین ساتھ بھلائی کے یعنے حضرت نفع بہت پہونچاتے تھے اور بھلائی بہت کرتے تھے بہ نسبت اورون کے خصوصاً رمضان مین کہ وہ ایام بابرکت ہین نیکی کرنی اُن مین افضل ہے اور ہوا چلائی گئی سے یعنی جو ہوا کہ مینہ لاتی ہے حاصل یہ کہ نفع اس ہوا کا عام ہوتا ہے اور بہت ہوتا ہے اس سے بھی زیادہ حضرتؐ ہوتے تھے نفع پہونچانے اور بھلائی کرنے مین وقت ملاقات جبرئیلؑ کے اور اس حدیث مین اشارہ ہے ساتھ اسکے کہ آدمی کو افضل وقتون مین اور صحبت نیکون مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے بھلائی کے کر[illegible] یہ حدیث باب الاعتکاف مین اسلیے لائے کہ حضرتؐ رمضان مین اعتکاف بھی کرتے تھے ع ح

(وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ یُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ کُلَّ عَامٍ مَرَّۃً فَعُرِضَ عَلَیْہِ مَرَّتَیْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ وَکَانَ یَعْتَکِفُ کُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا پڑھا جاتا تھا یعنی جبرئیلؑ پڑھتے تھے روبرو نبی صلعم کے قرآن ہر سال مین ایکبار پس پڑھا گیا قرآن روبرو حضرتؐ کے دوبار اُس سال مین کہ حضرتؐ وفات کیے گئے اور تھے حضرتؐ اعتکاف کرتے ہر سال مین دس دن پھر اعتکاف کیا بیس دن اس سال مین کہ وفات کیے گئے نقل کی یہ بخاری نے ف اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ قرآن پڑھتے تھے روبرو جبرئیلؑ کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبرئیلؑ پڑھتے تھے دونون روایتون مین مخالفت کچھ نہین ہے اسواسطے کہ ایکبار پڑھتے ہون جبرئیلؑ اور پھر پڑھتے ہون روبرو اُنکے حضرتؐ جیسا دو حافظ دور کرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ دور کرنا بھی سنت ہے اور دوبار قرآن پڑھا گیا اور اعتکاف بیس دن کیا آخر سال مین واسطے کمال شوق کے

اور مستعد ہونے کے ساتھ حاضر ہونے کے درگاہ رب العزت مین سبب وعدۂ وصل چون شود نزدیک + آتش شوق تیز تر گردد + اور اسمین تنبیہ ہی اسبات کو
یہ کہ لازم ہی ہر انسان پر آخر عمر مین یہ کہ محنت کرے نیک اعمال اور ہو وے نہایت مستعد واسطے ملاقات اللہ تعالیٰ کے اور واسطے کھڑے ہونے کے روبرو
اُسکے رزقنا اللہ ع ح۔ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ أَدْنٰى إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ
وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جب [illegible] کرتے نزدیک کر
طرف میرے سر اپنا اور وہ ہوتا مسجد مین پس کنگھی کر دیتی مین انکا اور نہ داخل ہوتے گھر مین مگر واسطے حاجت انسانی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یہ دلیل ہی اسپر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو نہین باطل ہوتا ہی اعتکاف اُسکا اور دلیل ہی اسپر کہ کنگھی کرنی معتکف کو درست
ہی اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر دھووے اعتکاف والا کوئی عضو اپنا باسن مین بیچ مسجد کے اسطرح کہ نہ آلودہ ہو مسجد تو نہین مضائقہ اسکا اور مگر واسطے
حاجت انسانی کے امام اعظم رح کے نزدیک اگر ایکساعت بھی بغیر حاجت یعنے ضرورت کے نکلے اعتکاف والا تو فاسد ہو جاتا ہی اعتکاف اور حاجت
دو طرح کی ہوتی ہی طبعی اور شرعی طبعی جیسے پیشاب و پاخانہ او رغسل اگر احتلام ہو اور غسل جمعہ کے حق مین کوئی روایت صریح اصول مین نہین آئی ہی مگر
شرح اوراد مین لکھا [illegible] کہ نکلے غسل کے لیئے غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسے نماز عید کی اور اذان یعنی اذان کی جگہ خارج مسجد سے ہو تو اسپر جانا
داخل حاجت مین ہی اس سے اعتکاف ٹوٹنے کا نہین اور موذن اور غیر موذن آپمین برابر ہین بموجب روایت صحیح کے اور نماز جمعہ کہ جمعہ کے لیے نکلے
وقت زوال سے اور جس سے جامع مسجد دور ہو تو ایسے وقت سے نکلے کہ پاوے جمعہ کو سنتون سمیت اور نماز سے زیادہ جامع مسجد مین ٹھہریگا تو اعتکاف فاسد
نہین ہونے کا مگر مکروہ تنزیہی ہی زیادہ ٹھہرنا اور اگر کسی پاس خادم نہو تو گھر سے کھانے لے آنا بھی داخل حاجت مین ہی اور اگر مسجد گرنے لگے یا کوئی زبردستی
مسجد سے نکالے اور وہ اسی ساعت نکلکر اور مسجد مین داخل ہو تو نہین فاسد ہونے کا اعتکاف اُسکا استحسانًا کذا فی البدائع اور اسی طرح اگر بخوف جان یا مال کے
اور مسجد مین جاوے تو نہین فاسد ہونے کا اور اگر نکلا پیشاب یا پائخانہ کے لیے اور قرضخواہ نے روک رکھا ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظم کے
نزدیک اور صاحبین رح کے نزدیک نہین فاسد ہونے کا اور کوئی ڈوبتا ہو یا جلتا ہو اور یہ اُسکے نکالنے کے لیے نکلے یا جہاد کے لیے اگر نفیر عام ہو یا
ادائے شہادت کے لیے تو فاسد ہو جائیگا اعتکاف غرضکہ اگر بغیر عذر دون مذکورۃ الصدر کے نکلیگا ایکساعت یعنی لمحہ بھر بھی اگرچہ سہو سے نکلے اعتکاف
فاسد ہو جائیگا اور صاحبین رح کے نزدیک اکثر روز نکلا رہیگا تو فاسد ہوگا والا نہین مع شرح۔ عالمگیری۔ دُر مختار ف اس حدیث سے یہ بھی
نکل سکتا ہی کہ حجامت بنوانی بھی معتکف کو مسجد مین جائز ہی مگر بال وغیرہ مسجد مین نہ گرین۔ مولانا (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ
عمرؓ نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی [illegible] نے جاہلیت مین کہ اعتکاف کرونگا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا پوری
کر نذر اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاہلیت مین جاہلیت اس حالت کو کہتے ہین کہ تھے اسپر عرب پہلے حضرتؐ کی نبوت کے اور بعضون نے
کہا کہ مراد اس سے وہ حالت ہی کہ پہلے ظاہر ہونے اسلام کے تھی اور ایک رات یعنی دن سمیت جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی اور پوری کر نذر اپنی امر
استحباب کے لیے ہی اگر نذر کی ہو پہلے اسلام کے اور اگر بعد اسلام کے کی ہو تو امر وجوب کے لیے ہی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نذر
جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کے واجب ہی پورا کرنا اسکا یعنی بعد اسلام کے مذہب شافعی یہی ہی اور کہا ابو حنیفہ رح نے کہ نہین صحیح ہی نذر اُسکی دلیلین انکی
فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور اس حدیث کے معنی جو وہ لیتے ہین اوپر بیان کیے گئے اور کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ روزہ شرط نہین ہی
واسطے صحت اعتکاف کے جیسا کہ مذہب شافعی رح ہی اور امام ابو حنیفہ رح سے ظاہر الروایۃ یہ ہی کہ روزہ شرط ہی اعتکاف واجب مین نہ نفل مین اور

یہی قول صاحبین کا ہی اور مالک سے اور ایک روایت امام اعظم رح سے یہ ہی کہ مطلق اعتکاف مین روزہ شرط ہی خواہ واجب ہو خواہ نفل
پس وہ یہ جواب دیتے ہین کہ اعتکاف حضرت عمرؓ کا جو بعضی روایتون مین آیا ہی اُسمین روزہ بھی آیا ہی چنانچہ ابو داؤد اور نسائی اور دارقطنی نے
ایک روایت نقل کی ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ حضرت عمرؓ نے لازم کیا اپنے نفس پر جاہلیت مین یہ کہ اعتکاف کرین ایک رات یعنی دن سمیت یا
ایک دن نزدیک کعبہ کے پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھ اور دلیل اُنکی حدیث عائشہؓ کی ہی کہ آگے آتی
ہی لا اعتکاف الخ اس سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ روزہ رکھنا شرط ہی اعتکاف مین پس اگر نذر مانی کہ اعتکاف کرونگا رات کو تو نہین صحیح اور اگر نذر
مانی کہ رمضان کے مہینے مین اعتکاف کرونگا تو کفایت کرتے ہین روزہ رمضان کے اور اگر نفل روزہ رکھا ہو اور پھر نذر کرے اعتکاف
اُس دن کا تو نہین صحیح اور اگر نہ اعتکاف کیا رمضان معین مین تو اور مہینے مین قضا اُسکی کرے ساتھ روزون مستقلہ کے پس نہین جائز ہونے کی
قضا اُسکی اور رمضان مین اور نہ اور واجب مین خواہ قضا روزے رمضان کے رکھتا ہو یا اور کچھ اور اگر کئی روز کے اعتکاف کی نیت
کرے تو اُن دنون کی راتون کا بھی اعتکاف لازم ہو جاتا ہی اور اسیطرح بیچ نذر کرنے اعتکاف دو دن کے اعتکاف دو راتون کا بھی لازم
ہوتا ہی اور ابو یوسف کے نزدیک اعتکاف بیچ کی ایک شب کا اور اگر نذر کرے کہ اعتکاف ایک مہینے کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک
مہینہ کا لازم ہوتا ہی اگرچہ متصل نہ کہا ہو ۶ ۲ ح - درمختار - مالا بدمنہ اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ) روایت ہی انسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے دس دن اخیر کے بیچ رمضان کے
پس نہ اعتکاف کیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کے نہ کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آیندہ اعتکاف کیا بیس دن نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی
یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابی بن کعبؓ سے ف شاید کہ یہ حدیث تفسیر ہی اس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابو ہریرہؓ سے اور کہا طیبی نے کہ دلالت
کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ نوافل موکدہ قضا کیے جاوین جبکہ فوت ہون جیسے کہ قضا کیے جاتے ہین فرائض انتہی تشبیہ نہی قضا کرنے مین ہی بعد فوت ہونے
کے والا قضا فرض کی فرض ہی اور قضا نوافل کی نفل ۶ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ
صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی عائشہ رضؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتے
اعتکاف کرنے کا نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہ اعتکاف اپنی کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث
کے اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول روز سے ہی اور چارون امامون کے نزدیک یہ ہی کہ [illegible] آفتاب کے اگر ارادہ کرے اعتکاف
ایک مہینے یا عشرے وغیرہ کا اور نکلے اخیر روز مین بعد غروب آفتاب کے پس اُنکے نزدیک تاویل اس حدیث کی یہ ہی کہ حضرت ساتھ نیت اعتکاف کے
پہلے غروب کے مسجد مین آتے تھے اور شب کو وہان رہتے جب نماز صبح کی پڑھتے تو اُس حجرے مین کہ اعتکاف کے لیے بوریے کا بنایا جاتا تھا داخل ہوتے تاکہ الگ
رہین لوگون سے پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہوتی اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہ مین صبح کو ۶ ہ ح (وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی عائشہ رضؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی جبکہ نکلتے حاجت کے لیے پوچھتے بیمار کو اس حالت مین کہ ہوتے اعتکاف مین یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد سے پس گذرتے جسطرح کہ ہوتے پس نہ
ٹھہرتے پوچھتے اس سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف پس گذرتے یعنی گذرتے اُس ہیات پر کہ ہوتے وہ اُسپر نہ میل کرتے اور طرف اور نہ ٹھہرتے
بلکہ سیدھے پوچھتے چلے جاتے اور لفظ فلا یعرج بیان ہی اوپر کے مجمل کا اسلیے کہ معنی فلا یعرج کے یہ ہین کہ نہ ٹھہرتے اور نہ میل کرتے راہ سے اور

طرف اور لفظ یسال بیان ہی یعود کا بطریق استیناف کے کہا حسن اور نخعی نے کہ جائز ہی معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کے اور عیادت مریض کے اور نماز
جنازے کے اور نزدیک چارون امامون کے جبکہ نکلے قضاے حاجت کے لیے اور اتفاق پڑے اسکو عیادت مریض کا اور نماز کا میت پر پس نہ ٹھہرا ہو
راہ سے اور نہ ٹھہرے زیادہ قدر نماز سے تو نہین باطل ہوئے گا اعتکاف اور اگر ٹھہرا ہوگا راہ سے اور زیادہ ٹھہر یگا قدر نماز سے باطل ہوگا
انتہی اور قصد کر کر جنازے کے لیے اور نماز جنازے کے لیے اور عیادت کے لیے نہ نکلے اور اگر نکلے گا اُن چیزون کے لیے تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا اور اگر
شرط کرے وقت نذر کے اور التزام کے یہ کہ نکلونگا عیادت مریض اور نماز جنازے اور حاضر ہونے مجلس علم یعنی وعظ سننے کے لیے تو جائز ہی یہ سب
عالمگیری (وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ
وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا سنت ہی یعنی طریقہ لازم ہی اعتکاف کرنے والے کو
یہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی یعنی ساتھ قصد کے اور ٹھہرنے کے اور نہ حاضر ہو واسطے نماز جنازے کے یعنی خارج مسجد کے مطلقاً اور نہ صحبت کرے عورت
سے اور نہ مباشرت کرے عورت سے اور نہ نکلے واسطے کسی کام کے مگر اس کام کے لیے کہ ضروری ہی یعنی پیشاب و پائخانہ وغیرہ کے لیے اور نہین ہوتا اعتکاف
مگر ساتھ روزے کے اور نہین اعتکاف مگر مسجد جامع مین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف نہ مباشرت کرے مباشرت سے مراد وہ چیزین ہین کہ باعث
جماع کی ہین مانند بوسہ لینے اور گلے لگانے اور چھونے وغیرہ کے پس صحبت کرنی اور یہ افعال کرنے معتکف کو حرام ہین لیکن صحبت کرنے سے اعتکاف
فاسد ہو جاتا ہی اگرچہ رات ہو یا بھول کر ہو اور بوسہ لینے وغیرہ سے اگر منزل ہو تو فاسد ہوتا ہی اور نہین تو نہین اور جائز ہی معتکف کو مسجد مین کھانا
اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنے اُس چیز کے کہ خریدتا ہی یا بیچتا ہی اور حاضر کرنا اُس چیز کا مکروہ تحریمی ہی اور یہ خرید و فروخت
اگر اپنے نفس کے لیے یا عیال کے لیے ہو تو درست ہی اور تجارت کے لیے ہو تو نہین درست اور غیر معتکف کو کسی طرح خرید و فروخت نہین درست مسجد
مین اور چپ رہنا معتکف کو مسجد مین مکروہ تحریمی ہی اگر عبادت جانے اسکو اور چپ رہنا بُری اور بیہودہ باتون سے واجب ہی اور کلام مباح بے ضرورت
مکروہ ہی اور ساتھ ضرورت کے داخل خیر مین ہی فتح القدیر مین لکھا ہی کہ کلام کرنا بے ضرورت مسجد مین ایسا حسنات کو کھاتا ہی یعنی نابود کرتا ہی جیسے آگ
خشک لکڑیون کو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالے کا مستحب ہی پس معتکف کو چاہیے کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتابون حدیث و تفسیر و سیر انبیا
اور صالحین اور اور کتابون دین کا کرتا رہے یا لکھتا رہے اُنکو اور نہین اعتکاف مگر ساتھ روزے کے یہ دلیل حنفیہ کے ہی بیچ شرط ہونے روزے کے
اعتکاف مین اور مگر مسجد جامع مین یعنی جسمین لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہون امام ابو حنیفہ رح سے منقول ہی کہ نہین صحیح ہوتا اعتکاف مگر اس مسجد
مین کہ پڑھی جاوین جماعت سے پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول احمد کا ہی پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہی یا بیان افضل کا ہی لکھا ہی علما
نے کہ افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین پھر مسجد نبوی مین پھر مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین پھر مسجد جامع مین پھر اس مسجد مین کہ نماز یں بہت
ہون اور صاحبین اور مالک اور شافعی رح کے نزدیک درست ہی اعتکاف ہر مسجد مین جامع نہر - درمختار (اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ) فصل تیسری (عَنِ
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ اَوْ يُوْضَعُ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) روایت
ہی ابن عمر رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ تھے جب اعتکاف کرتے بچھایا جاتا اُنکے لیے بچھونا اُنکا یا رکھی جاتی اُنکے لیے چارپائی
اُنکی پیچھے یا آگے ستون توبہ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ستون توبہ نام ہی ایک ستون کا ستونون مسجد نبوی کے سے یہ نام اسواسطے ہوا
کہ ابو لبابہ انصاری سے ایک تقصیر ہوئی تھی اُنھون نے اپنے تئین اس ستون سے باندھ دیا تھا کئی روز تک بندھے رہے بعد کئی دن کے توبہ اُنکی
قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو کھول دیا ہ ح لـ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكِفُ

الذُّنُوبَ وَيُجْرٰى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۔ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف کرنے والے کے حق مین کہ وہ بند رہتا ہی گناہون سے اور جاری کیجاتی ہین واسطے اُسکے نیکیان مانند کرنے والے سب نیکیون کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** بند رہتا ہی گناہون سے یعنی جو کہ مسجد مین رُکا رہتا ہی اُسکی شان سے ہی یہ کہ بچتا ہی اکثر گناہون سے اور لفظ یجری ساتھ جیم اور رے مہملہ کے ہی اور صیغہ مجہول کا ہی اور بعضون نے کہا معروف کا یعنی جاری کیے جاتے ہین اور ہمیشہ رہتے ہین اعتکاف کرنے والے کے لیے ثواب اُن نیکیون کے کہ باز رہتا ہی اُنسے بسبب اعتکاف کے مثل عبادت وغیرہ کے مانند ثواب کرنے والے اُن نیکیون کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ جیم اور زے معجمہ کے ہی صیغہ مجہول کا یعنے دیا جاتا ہی اسکو ثواب اُن نیکیون کا کہ باز رہتا ہی اُنسے بسبب اعتکاف کے مانند عیادت مریض کے اور ساتھ جانے جنازے کے اور ملاقات کرنے مسلمانون کے اور سوائے اُنکے جیسے دیا جاتا ہی ثواب کرنے والے اُن نیکیون کے کو اور اور خوبیان اعتکاف کی یہ ہین کہ دل فارغ رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سے اور سپرد کرتا ہی نفس اپنا طرف مولیٰ کے اور ہمیشہ عبادت اور خانہ خدا مین رہتا ہی اور ہمیشہ قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت الٰہی نازل ہوتی رہتی ہی اور گویا اللہ تعالیٰ کے قلعہ مین رہتا ہی کہ مکر شیطان سے بچا رہتا ہی اور مثال معتکف کی ایسی ہی جیسے ایک شخص بادشاہ کے دروازے پر پڑا ہو عرض حاجت اپنی کرتا ہی پس معتکف گویا زبان حال سے کہتا ہی کہ اے مولیٰ میرے تیرے دروازے سے ٹلنے کا نہین جبتک کہ تو مجھے بخشیگا نہین اور میرے سب مقاصد بر لانے کا نہین اور میرے غم کو دور نہین کرنے کا ہ‍ ع امداد الفتاح **کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ** کتاب ہی بیچ بیان فضیلت قرآن کے **ف** جاننا چاہیے کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی خصوصاً جبکہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب اسکا ایسا ہی کہ تحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور نماز مین پچیس اور پڑھنا قرآن کا نزدیک کرتا ہی خدا سے اور روشن کرتا ہی دلون کو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور حبل متین بھی قرآن ہی اور مقصد اعلیٰ تلاوت سے یہ ہی کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد دلانے امور دین اور آخرت کے ہو اور بسبب کثرۂ تلاوت کے احکام الٰہی یاد اور مستحضر ہون تا اُسپر عمل کیا جاوے اور عبرت اس سے پکڑی جاوے نہ یہ کہ نری آواز و حرف آراستہ کرین اور دل غفلت مین رہے پس جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل اُسپر نکرے قرآن دشمن اُسکا ہوتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی رُبَّ تَالٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهُ یعنے بعضے قرآن پڑھتے ہین اور قرآن لعنت کرتا ہی اُنکو اور وہ پڑھنا اُسکا سبب حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد ازین جاننا چاہیے کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معنی سوائے پڑھنے قرآن کے ساتھ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کے اسی لیے تجوید قرآن کی لازم ہی اور کم پڑھنا قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہی کہ بیچ ادا کرنے حق قرآن کے ختم چالیس دن مین بلکہ ایکسال مین کافی ہی اور عبادت کے لیے بھی تین روز سے کم مین نہ چاہیے اور جسقدر اس سے زیادہ مین ختم کرے افضل ہی اور جو کوئی معانی قرآن کے نہ جانے اُسکو بھی چاہیے کہ حضور دل سے شروع کرے اور ہمیشہ اپنے دل مین مستحضر رکھے کہ یہ کلام خدا تعالیٰ کا اور احکام اُسکے ہین کہ اپنے بندون پر کیے ہین اور ایسا عاجزی اور فروتنی سے بیٹھے کہ گویا کلام اللہ سے سنتا ہی **آداب تلاوت** کے یہ ہین کہ وضو ساتھ مسواک کے کر کر اچھی جگہ مین متواضع اور رو بقبلہ بیٹھے اور ذلیل اپنے کو جانے اور ساتھ حضور دل کے اسطرح کہ گویا روبرو خدا تعالیٰ کے ہی دعا شروع کرے اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھکر شروع کرے اور جانے کہ کلام خدا تعالیٰ کا بیواسطہ سنتا ہون اور آہستہ آہستہ ساتھ تدبر اور تفکر اور ترتیل کے پڑھے اور آیت وعدہ رحمت پر خوشدل ہو کر دعا کرے اور مغفرت و رحمت اپنے لیے مانگے اور آیت عذاب وعید پر پناہ چاہے اور آیت تنزیہ او تقدیس پر تسبیح کہے یعنی جس آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہوا سپر سبحان اللہ کہے اور درمیان پڑھنے کے روئے اور اگر رونا نہ آوے تکلیف سے غمگین ہو کر اپنے کو رونا کرے اور درپے اسکے نہو کہ جلدی ختم کرے اسلیے کہ کم پڑھنا ساتھ تدبر و تفکر کے بہت بہتر ہی زیادہ پڑھنے سے کہ خالی ہو ان چیزون سے اور زیادہ پڑھنے مین سوا ختم شماری کے کچھ فائدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہی اور یہ جو اس زمانے مین رواج نکلا ہی کہ ایک روز کے ختم کرنے کو

اور مانند اسکے پر فخر کرتے ہین نہایت بُری بات اور کمال غفلت و نادانی ہی بیت خواجہ پندارد کہ طاعت میکند بیخبر کز معصیت جان میکند ۔ اور بعضے بزرگون سے جو زیادہ پڑھنا منقول ہی وہ کرامت ہی اُنکی اور ون کو اُنکی پیروی اس بات مین اچھی نہین پس جسقدر رکہ ساتھ تدبر اور ذوق و حضور دل کے میسر ہو اُسپر اکتفا کرے اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وہان تلاوت نکرے اور اگر حضور رہو اور جگہ میسر نہو تو آہستہ پڑھے اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور ساکت ہون تو پکار کر پڑھنا افضل ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ پڑھنے والا اور سننے والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور اسیطرح مصحف مین دیکھکر پڑھنا یاد پڑھنے سے افضل ہی اسلیے کہ اسمین آنکھین اور اور اعضا بھی عبادت مین مشغول ہوتے ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہی اور چاہیے کہ قرآن کو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکھے تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کے کلام دنیوی اور کھانے اور پینے اور سب کامون سے باز رہے اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوے تو قرآن کو بند کرکر کلام کرے بعد ازان پھر اعوذ باللہ پڑھکر شروع کرے اور غلط پڑھنے سے پرہیز کرے اور ترتیل و تجوید سے بے تکلف پڑھے اور وقت تلاوت کے تعظیم کسی کی نکرے مگر عالم باعمل اور استاد اور والدین کے لیے جائز ہی قیام و تعظیم اور ختم جو کرے لوگون کے مجمع مین کرے اور محب اور اپنے قرابتیون کو اُسوقت حاضر کرے اور دعا مین شامل کرے کہ وقت قبولیت کا ہی اور بعد ختم قرآن کے پھر الحمد اور بقرہ مفلحون تک پڑھکر ختم کرے کہ افضل ہی اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کر قرآن کو پڑھنا جائز ہی لیکن افضل یہی ہی کہ مودب بیٹھکر پڑھے اور اسی طرح راہ مین پڑھنا جائز ہی اگر جنگل ہو پکار کر پڑھے و الا چپکے پڑھے اور نجس جگہ اور مکروہ جگہ مانند حمام اور کمیلے اور کوڑے وغیرہ کے پڑھنا مکروہ ہی اور قرآن کی تقطیع بہت چھوٹی اور ٹکڑے ٹکڑے متفرق نکرے تا حرمت اُسکی کم نہو اگرچہ بسبب ضرورت کے ہیکل و تعویذ اور مانند اُنکے کرنی جائز ہین اور قرآن کو اس لشکر مین کہ اعتماد امن پر نہو اور دار الحرب مین بھی نہ لیجاوے تا مبادا کافرون کے ہاتھ مین پڑے اور وہ بے حرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سے نماز ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہی اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہی کہ اگر ایک شخص مابین مشرق اور مغرب کے حفظ کرے تو سب کے ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہی اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا سب مسلمانون پر واجب ہی کذا فی فتاوی الحجۃ اور سیکھنا باقی قرآن کا اور سیکھنا اُسکے احکام اور تفقہ کا اولی ہی نماز نفل سے کذا فی الخانیۃ اور پاؤن پھیلانے مصحف کی طرف اگر سامنے پاؤن کے نہو مکروہ نہین اور اسیطرح مصحف اگر کھونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق مین رکھا ہو تو ادھر پاؤن پھیلانے منع نہین اور مصحف خرجی مین رکھ کر اسپر سوار ہونا یا سر کے نیچے رکھنا سفر مین حفاظت کے لیے مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکھا ہو تو اسمین جماع کرنیکا مضائقہ نہین کما فی الخانیۃ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہ پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا الْكِتَابَ الْمُنَزَّلَ مِنْ عِنْدِكَ عَلٰی رَسُوْلِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَكَلَامُكَ

یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ یہ کتاب تیرا کلام اُتاری گئی ہی تیری پاس سے تیرے رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین رحمت ہو اللہ کی اُنپر اور اولاد پر اور اُنکے اصحاب پر اور تابعداروں پر سب پر اور گواہی دیتا ہون کہ یہ کلام

النَّاطِقُ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّكَ جَعَلْتَهٗ هَادِيًا مِّنْكَ لِخَلْقِكَ وَحَبْلًا مُّتَّصِلًا فِيْمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِیْ فِيْهِ عِبَادَةً وَّقِرَاءَتِیْ فِيْهِ

ناطق تیرا ہی اوپر زبان نبی تیرے کے کیا تو نے اسکو ہدایت کرنے والا اپنی طرف سے اپنے خلق کے لیے اور وسیلہ متصل رسی درمیان اپنے اور درمیان اپنے بندون کے یا اللہ پس کر نظر میری کو اسمین عبادت اور قراءۃ میری کو اسمین

فِكْرًا وَّفِكْرِیْ فِيْهِ اِعْتِبَارًا اِنَّكَ اَنْتَ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ

فکر اور فکر میرے کو اسمین عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہی رحم والا اے رب تیری پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے وسوسون شیطانون کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اے رب میرے اس سے کہ حاضر ہوں شیطان میرے پاس

بعد اسکے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر کہے

اَللّٰهُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَهٗ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِیْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ نُوْرًا لِّبَصَرِیْ وَشِفَاءً لِّصَدْرِیْ وَذَهَابًا لِّهَمِّیْ وَحُزْنِیْ وَبَيِّضْ بِهٖ وَجْهِیْ

یا اللہ ساتھ حق کے اُتارا تو نے اسکو اور ساتھ حق کے اُترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری اسمین اور کر اسکو تو نور بینائی میری کا اور شفا سینہ میرے کا اور سبب جانے رہنے فکر و غم میرے کا اور روشن کر ساتھ اسکے منہ میرے کو

وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ وَفَهْمَ مَعَانِیْهِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اور نصیب کر مجھ کو تلاوت اسکی اور سمجھ معانی اسکے کی ساتھ رحمت اپنی کے اے بہت مہربان مہربانوں کے۔

اور بعد تلاوت ہر روز کے یہ دعا پڑھے ہاتھ اٹھا کر۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَّفِی الْاٰخِرَةِ شَافِعًا وَّفِی الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَّفِی الْقِیَامَةِ صَاحِبًا وَّعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِی الْجَنَّةِ رَفِیْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا
یا اللہ کر قرآن کو ہمارے لیے دنیا میں ہمنشین اور آخرت میں شفاعت کرنے والا اور قبر میں غمخوار اور قیامت میں یار اور صراط پر نور اور جنت میں رفیق اور آگ سے پردہ
اور راہ رو جو دل چاہے دعا کرے کذا فی منیۃ الطالب ؛ اور ابن مردویہ نے روایت کیا ابوہریرہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرتے
قرآن دعا کرتے کھڑے ہو کر اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے قرآن اور
حمد کرے رب کی اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی خیر کو ٹھکانے سے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتے قرآن تعریف کرتے اللہ کی بہت سی اس حال میں کہ وہ کھڑے ہوتے پھر کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰهِ وَضَلُّوْا ضَلَالًا بَعِیْدًا
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَذَبَ الْمُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْمَجُوْسِ وَالْیَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰی وَالصَّابِئِیْنَ وَمَنْ دَعَا لِلّٰهِ وَلَدًا اَوْ صَاحِبَةً اَوْ نِدًّا اَوْ شَبِیْهًا
اَوْ مِثْلًا اَوْ سَمِیًّا اَوْ عَدْلًا فَاَنْتَ رَبَّنَا اَعْظَمُ مِنْ اَنْ تَتَّخِذَ شَرِیْكًا فِیْمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی
الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ
وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّاكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا
اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُوْلِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ
لَهَا وَمَا یُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی آللّٰهُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِكُوْنَ بَلِ اللّٰهُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی وَاَحْكَمُ
وَاَكْرَمُ وَاَعْظَمُ مِمَّا یُشْرِكُوْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُهُ الْكِرَامُ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ
الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَیْرٍ وَّافْتَحْ لَنَا بِخَیْرٍ وَّبَارِكْ لَنَا فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَانْفَعْنَا بِالْاٰیٰتِ
وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ در منثور

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہے عثمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں سے وہ شخص ہے کہ سیکھا
قرآن اور سکھایا اسکو نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی جو کوئی سیکھے قرآن جیسے کہ حق ہے سیکھنے کا اور سکھاوے اسکو وہ سب سے
بہتر ہے اور حق سیکھنے سے مراد یہ ہے کہ احکام حقائق اور دقائق قرآن کے سیکھے ع (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِی الصُّفَّةِ فَقَالَ اَیُّكُمْ یُحِبُّ اَنْ یَّغْدُوَ كُلَّ یَوْمٍ اِلٰی بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِیْقِ فَیَاْتِیَ بِنَاقَتَیْنِ كَوْمَاوَیْنِ فِیْ غَیْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا یَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیَعْلَمَ اَوْ یَقْرَاَ اٰیَتَیْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَیْنِ وَثَلٰثٌ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ
وَاَرْبَعٌ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا باہر تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم اور ہم تھے بیٹھے ہوئے اوپر چبوترے سایہ دار کے پس فرمایا کونسا تم مین سے دوست رکھتا ہی یہ کہ جاوے ہر روز طرف بطحان کے یا عقیق کے پس لاوے
دو اونٹنیان بڑے کوہان کی بدون گناہ کے اور بدون توڑنے ناتے کے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ ہم سب دوست رکھتے ہین یہ فرمایا کیا نہین جاتا
ایک تمہارا طرف مسجد کے پس سکھاوے یا پڑھے دو آیتین کتاب اللہ سے بہتر ہی واسطے اُسکے دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین واسطے اُسکے
تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین واسطے اُسکے چار اونٹنیون سے اور گنتی آیتون کی سوا اسکے بہتر ہی گنتی اونٹنیون کی سے یعنے زیادہ
چار آیتون سے بہتر ہین زیادہ چار اونٹنیون سے مثلاً پانچ افضل ہین پانچ اونٹنیون سے اسیطرح بعد اسکے اور سمجھ لے نقل کی یہ مسلم نے ف
اوپر چبوترے سایہ دار کے ایک چبوترہ پٹا ہوا تھا سامنے مسجد کے اسمین فقراء مہاجرین رہتے تھے نہایت عابد و زاہد اور بطحان ایک نالہ ہی مدینہ مین
اور عقیق بھی نام ہی ایک جگہ کا دو کوس مدینہ سے اُن دونون جگہون مین بازار لگتا تھا اور اونٹ اسمین بکتے تھے اور عرب اونٹون کو بہت دوست
رکھتے ہین خصوصاً بڑے کوہان کے پس حضرتؐ نے سوال مذکور کر کے رغبت دلائی صحابہ کو باقیات مین اور نفرت دلائی فانیات سے پس ذکر کیا
یہ بطریق تمثیل کے اور اُنکے سمجھانے کے لیے والا تمام دنیا کچھ قدر نہین رکھتی مقابلہ مین ایک آیت کے ؏ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَھْلِہٖ اَنْ یَّجِدَ فِیْہِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰیَاتٍ یَقْرَأُ بِھِنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ ثَلٰثِ
خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا دوست رکھتا ہی ایک تمہارا جسوقت کہ پھرے طرف گھر اپنے کے یہ کہ
پاوے اپنے گھر مین تین اونٹنیان حمل والی بڑی فربہ عرض کیا ہمنے کہ ہان فرمایا تین آیتین کہ پڑھے اُنکو ایک تمہارا بیچ نماز اپنی کے بہتر ہی واسطے اُسکے تین اونٹنیان
حمل والیون بڑی موٹیون سے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَاھِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ
الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ لَہٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ماہر قرآن کا ساتھ فرشتون لکھنے والون
بزرگ نیکوکار کے اور وہ شخص کہ پڑھتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی اسمین اور قرآن اُسپر مشکل ہوتا ہی واسطے اُسکے دو ثواب ہوتے ہین نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف ماہر قرآن وہ ہی کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکے نہین پڑھنے مین اور نہ دشوار ہو پڑھنا اُسپر اور مراد فرشتون سے وہ فرشتے
ہین کہ جو کہ لوح محفوظ سے اللہ تعالی کی کتابین لکھتے ہین یا وہ فرشتے کہ اعمال بندہ دن کے لکھتے ہین پس فرمایا کہ ماہر ساتھ اُنکے ہی یعنی دنیا مین انکا
عمل کرتا ہی اور آخرت مین اُسکے لیے منازل ہونگے کہ ہوگا اُنمین رفیق اُن فرشتون کا اور دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا
ثواب مشقت کا اسمین رغبت دلائی ہی پڑھنے پر اور یہ معنی اسکے نہین ہین کہ جو اٹکہ اٹکہ کر پڑھتا ہی وہ ثواب زیادہ پاتا ہی ماہر سے بلکہ ماہر کو بہت ثواب
ہوتا ہی کہ وہ بیچ جماعت ملائکہ مذکورین کے داخل ہوتا ہی حاصل یہ کہ ماہر تو افضل ہی ہی لیکن اٹک کر پڑھنے والے کو بھی باعتبار مشقت کے ایکطرح
کی فضیلت اور ثواب ثابت ہی ؏ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یَقُوْمُ بِہٖ اٰنَاءَ
اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَھُوَ یُنْفِقُ مِنْہُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہین رشک مگر اوپر دو شخصون
کے یعنے کسی چیز مین رشک کرنا خوب نہین مگر دو شخصون کے حال پر ایک وہ شخص کہ دیا اُسکو اللہ نے قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہی ساتھ اُسکے اوقات
رات کے مین اور اوقات دن کے مین یعنی غافل نہین ہوتا مگر بعض وقت اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اُسکو اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہی مال بیچ
اوقات رات کے مین اور اوقات دن کے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا میرک نے کہ حسد دو قسم پر ہی حقیقی اور مجازی حقیقی یہ ہی کہ آرزو
کرے زوال نعمت کی کسی کے لیے پس وہ حرام ہی بالاجماع ساتھ آیات و احادیث صحیحہ کے اور مجازی یہ ہی کہ کسی پاس نعمت دیکھکر آرزو کرے
کہ میرے پاس بھی ہو بغیر آرزو کرنے زوال اُسکے کے اِس سے اُسکو غبطہ کہتے ہین یعنی رشک پس اگر ہو یہ امور دنیا مین مباح ہی اور اگر

ہو طاعت مین مستحب ہے یعنی مثلاً کسی کو مسجد وغیرہ بناتے دیکھکر آرزو کرے کہ اگر میرے پاس پیسا ہو تو مین بھی بناؤن خوب ہی ثواب پاتا ہے اسپر لیکن لفظ حدیث مین غبطہ ہے یعنے غبطہ اچھا نہین مگر دو خصلتون مین انتہی یعنی ان دو ہین اور مانند اُنکے مین چنانچہ اسلیے کہا ہے مظہر نے کہ یعنی نہین لائق آرزو کرنی آدمی کو یہ کہ ہو واسطے اُسکے نعمت جیسے کہ اور پاس ہے مگر یہ کہ ہو نعمت ایسی کہ قرب الٰہی حاصل ہو بسبب اُسکے مانند تلاوت قرآن اور تصدق کرنے کے اور سوائے اُنکے [illegible] بھلائیان آتی اور دیا اُسکو قرآن یعنی یاد ہے اُسکو قرآن جیسا کہ چاہیے اور وہ قیام کرتا ہے ساتھ اُسکے یعنی تلاوت کرتا ہے اُسکی اور یاد کرتا ہے معانی اُسکے یا تامل کرتا ہے اُسکے احکام مین اور معنی مین یا عمل کرتا ہے اوامر و نواہی اُسکے پر یا نماز مین پڑھتا ہے اُسکو ۱۲ع (وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المومن الذی یقرأ القران مثل الاترجۃ ریحھا طیب وطعمھا طیب ومثل المومن الذی لا یقرأ القران مثل التمرۃ لا ریح لھا وطعمھا حلو ومثل المنافق الذی لا یقرأ القران کمثل الحنظلۃ لیس لھا ریح وطعمھا مر ومثل المنافق الذی یقرأ القران مثل الریحانۃ ریحھا طیب وطعمھا مر متفق علیہ وفی روایۃ المومن الذی یقرأ القران ویعمل بہ کالاترجۃ والمومن الذی لا یقرأ القران ویعمل بہ کالتمرۃ) اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حال مسلمان کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال ترنج کے ہے کہ بو اُسکی خوب ہوتی ہے اور مزہ اُسکا اچھا ہوتا ہے اور حال اُس مومن کا کہ نہین پڑھتا ہو قرآن مانند حال کھجو[ر] کے ہے نہین بو اُسمین اور مزہ اُسکا شیرین ہے اور حال اُس منافق کا کہ نہین پڑھتا قرآن مانند حال اندرائن کے پھل کے نہین اُسمین بو اور مزہ اُسکا تلخ اور حال اُس منافق کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال پھول خوشبودار کے کہ بو اُسکی اچھی اور مزہ اُسکا تلخ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ وہ مسلمان کہ پڑھتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اُسپر مانند ترنج کے ہے اور وہ مومن کہ نہین پڑھتا قرآن اور عمل کرتا ہے اُسپر مانند کھجور کے ف مومن پڑھنے والا قرآن کا مانند ترنج کے یون ہوا کہ خوش مزہ ہے بسبب ثابت ہونے ایمان کے اُسکے دل مین اور خوشبو رکھتا ہے کہ لوگ ثواب پاتے ہین بسبب سننے قراۃ اُسکے کے اور سیکھتے ہین قرآن اُس سے ۱۲ع (وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما ویضع بہ اخرین رواہ مسلم) اور روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے بلند کرتا ہے ساتھ اس کتاب کے یعنے کلام اللہ کے کتنے لوگون کو اور پست کرتا ہے ساتھ اُسکے کتنے لوگون کو نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جسنے پڑھا قرآن اور عمل کیا اُسپر اُسکا درجہ بلند کرتا ہے اللہ تعالے دنیا و آخرت مین کہ دنیا مین اچھی طرح زندہ رکھتا ہے اور عقبی مین داخل کرتا ہے اُن لوگون مین کہ جنپر انعام کیا ہے اور جسنے قرآن نہ پڑھا اور نہ عمل کیا اُسپر اُسکا درجہ پست کرتا ہے ۱۲ ح (وعن ابی سعید الخدری ان اسید بن حضیر قال بینما ھو یقرأ من اللیل سورۃ البقرۃ وفرسہ مربوطۃ عندہ اذ جالت الفرس فسکت فسکنت فقرأ فجالت فسکت فسکنت ثم قرأ فجالت الفرس فانصرف وکان ابنہ یحیی قریبا منھا فاشفق ان تصیبہ ولما اخرہ رفع راسہ الی السماء فاذا [illegible] الظلۃ فیھا امثال المصابیح فلما اصبح حدث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرأ یا ابن حضیر اقرأ یا ابن حضیر قال فاشفقت یا رسول اللہ ان تطأ یحیی وکان منھا قریبا فانصرفت الیہ ورفعت راسی الی السماء فاذا مثل الظلۃ فیھا امثال المصابیح فخرجت حتی لا اراھا قال وتدری ما ذاک قال لا قال تلک الملئکۃ دنت لصوتک ولو قرأت لاصبحت ینظر الناس الیھا لا تتواری منھم متفق علیہ واللفظ للبخاری وفی مسلم عرجت فی الجو بدل فخرجت علی صیغۃ المتکلم) اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ اسید بن حضیر نے کہا اُسوقت کہ وہ بیچ بیچ رات کو سورہ بقرہ پڑھتا تھا اور گھوڑا اُسکا بندھا ہوا تھا نزدیک اُسکے ناگاہ شوخی کی گھوڑے نے پس ٹھہر گیا پڑھنے سے یعنے تاکہ دیکھے کہ کیا سبب ہے شوخی کا پس گھوڑا بھی ٹھہر گیا یعنی پس گمان کیا کہ یون ہی شوخی کرتا تھا پھر پڑھنے لگے پھر جولانی کی گھوڑے نے پھر چپ ہو رہے پس ٹھہر گیا گھوڑا پھر پڑھنے لگے پھر شوخی کی گھوڑے نے یعنی پس جانا کہ یہ شوخی کسی سبب سے ہے

پس موقوف کیا پڑھنا اور تھا بیٹا سعید کا یحیی قریب گھوڑے کے ڈرا یہ کہ پہونچاوے اسکو ایذا یعنی پس گیا اسید بیٹے کی طرف تا کہ سرکا وے گھوڑے
کے پاس سے پس جب سرکایا اسکو اٹھایا سر اپنا طرف آسمان کے پس ناگہان ایک چیز ہی مانند ابر کے اسمین ہی مانند چراغون کے پس جب صبح کی
اسید نے بیان کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو پس فرمایا حضرت نے پڑھے گیا ہوتا ای ابن حضیر کہا ابن حضیر نے ڈرا مین یا رسول اللہ اس سے
کہ کچلے گھوڑا یحیی کو اور تھا گھوڑا یحیی کے نزدیک پس پھرا مین طرف یحیی کے اور اٹھایا مین نے سر اپنا طرف آسمان کے پس تھی ناگہان ایک چیز مانند
ابر کے اسمین مانند چراغون کے پس نکلا مین یعنی اپنے گھر سے یہانتک کہ نہ دیکھا مین نے اسکو یعنی چراغون کو فرمایا حضرت نے جانتا ہی تو کیا تھا یہ کہا
کہ نہین فرمایا یہ تھے فرشتے نزدیک ہوئے تھے واسطے آواز قرآۃ تیری کے اگر پڑھتا رہتا تو البتہ صبح کرتے فرشتے دیکھتے لوگ طرف انکے نہ چھپتے ان سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کے ہین اور مسلم مین بدلے فخرجت صیغہ متکلم کے یون ہی عرجت فی الجو یعنی چڑھ گئے ہوا مین درمیان آسمان
و زمین کے ف گھوڑا شوخی کرتا تھا ان فرشتون کے ڈر سے کہ اترے تھے واسطے سننے قرآن کے اور ٹھہر جاتا تھا بسبب چڑھ جانے فرشتون کے
آسمان پر حالت چپ رہنے مین اور لفظ اقرا کے معنی ابن حجر نے یہ لکھے ہین کہ ہمیشہ پڑھتا رہ اسی سورۃ کو کہ سبب ہی ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر
در پیش آوے زمانہ [illegible] بندہ مین ایسی حالت تو نہ چھوڑنا اسکو بلکہ پڑھتا رہتا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے طلب [illegible] دتی کے ہین زمانے ماضی
مین پس گویا کہ کہا کیون نہ زیادہ کیا تو نے اور اسی لیے کہا اسکے جواب مین فاشفقت آخر تک پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہی
اور ایک چیز ہی مانند ابر کے وجہ تشبیہ کی یہ ہی کہ ملائکہ ازدحام کرتے ہین قرآن کے سننے پر یہانتک کہ ہوتے ہین مانند ایک چیز پردہ ہونے والی
کے درمیان اسکے اور درمیان آسمان کے اور تھے یہ چراغ منہ انکے ؟ ع (وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ
مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ
تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی براء سے کہ کہا تھا ایک شخص پڑھتا سورہ کہف اور ایک طرف اسکے گھوڑا تھا بندھا ہوا ساتھ دو
رسیون کے ڈھانک لیا اس گھوڑے کو ایک ابر نے اور ہونے لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا گھوڑے اسکے نے اچھلنا کودنا پس
جب صبح کی اس شخص نے آیا حضرت کے پاس ذکر کیا یہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا یہ تھی سکینہ اتری تھی بسبب پڑھنے قرآن کے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف سکینہ کہتے ہین خاطر جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور اسکے سبب سے دل صاف ہوتا ہی اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی
ہی اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہی اور کبھی بصورت ابر وغیرہ کے ظاہر ہوتی ہی ؟ ع ح (وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ
فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ
ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ
لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت
ہی ابی سعید بن معلے سے کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا مسجد مین پس بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ جواب دیا مین نے انکو پھر آیا مین حضرت
کے پاس پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین نماز پڑھتا تھا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نے جواب دو واسطے اللہ کے اور رسول کے اور اطاعت
کرو حکم اسکے کی جسوقت پکارے تمکو پھر فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورۃ یعنی افضل سورۃ قرآن مین پہلے اسکے کہ نکلے تو مسجد سے پھر پکڑا
حضرت نے ہاتھ میرا پس جبکہ ارادہ کیا ہمنے یہ کہ نکلین کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق آپنے فرمایا تھا کہ البتہ سکھلاؤن مین تجکو بہت بڑی سورۃ قرآن
سے فرمایا وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتین ہین کہ مکرر پڑھی جاتی ہین نماز مین اور قرآن ہی بڑا کہ دیا گیا مین وہ نقل کی یہ بخاری نے

ف جواب دوالخ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے سے نماز نہیں جاتی تھی جیسے خطاب کرنے پیغمبر خدا کے سے نماز
نہیں جاتی اور سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ اسلیے فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہے اللہ کے نزدیک اور فوائد اور معنی اسکے بہت ہیں باوجود اختصار لفظوں کے
چنانچہ کہا گیا ہے کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہیں نیچے قول ایاک نعبد و ایاک نستعین کے بلکہ کہا ہے بعضے عارفین نے کہ جو کچھ اگلی کتابوں میں ہے
وہ سب قرآن میں ہے اور جو کچھ قرآن میں ہے وہ سب سورۂ فاتحہ میں ہے اور جو کچھ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے اور وہ سات آیتیں ہیں یعنی
ہے اس آیت پر وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ یعنے دین ہمنے تجکو سات آیتیں کہ مکرر پڑھی جاتی ہیں نماز میں یا ثنا کی گئی ہے انکی
ساتھ فصاحت کے اور اعجاز کے مراد انسے سورہ فاتحہ ہے اور دیا ہمنے تجکو قرآن عظیم مراد اس سے بھی فاتحہ ہے از بسکہ یہ جزء اعظم قرآن کی ہے مبالغۃً فرمایا
کہ یہ قرآن عظیم ہے ۱۲ ع ج (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ
یُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھہراؤ اپنے گھروں کو مقبرے تحقیق شیطان
بھاگتا ہے اس گھر سے کہ پڑھی جاتی ہے اسمیں سورہ بقرہ نقل کی یہ مسلم نے ف نہ ٹھہراؤ گھروں کو مقبرے یعنے جیسے مقبرے خالی ہوتے ہیں ذکر اور نماز گی
اور تلاوت قرآن سے اسطرح گھروں کو نہ ٹھہراؤ کہ مردوں کے مانند پڑے رہو اور ذکر وغیرہ نہ کرو بلکہ گھروں میں ذکر اور قرآن اور نماز پڑھا کرو بعد ازان
ذکر کی وہ چیز کہ افضل اور بہت فائدہ مند ہے گھروں اور گھر والوں کو کہ وہ تلاوت قرآن ہے فرمایا ان الشیطان آخر تک اور خاص سورہ بقرہ کو اسلیے
ذکر کیا کہ اسمیں بہت ہیں اسمار اور احکام اللہ تعالیٰ کے ۱۲ ع ج (وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ
فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَایَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ
مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھو قرآن پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کے شفاعت کرنے والا پڑھنے والوں کی پڑھو یعنی
علی الخصوص دو صورتیں جھلکتی ہوئیں سورۂ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونوں آوینگی دن قیامت کے گویا کہ وہ دونوں ٹکڑے ہیں ابر کے یا
دونوں سایہ کرنے والی چیزیں ہیں یا دونوں ٹکڑیاں ہیں پرند جانوروں کی صف باندھے ہوئے جھگڑینگی پڑھنے والوں اپنے کی طرف سے پڑھو
سورۂ بقرہ پس تحقیق مداومت کرنی اسکی پڑھنے پر اور تامل کرنا معانی اسکے میں اور عمل کرنا اسپر برکت ہے یعنی نفع عظیم ہے اور چھوڑنا اسکا حسرت ہے
یعنے ندامت ہوگی قیامت کو اور نہیں طاقت رکھتے اسکے حاصل کرنے کی اہل باطل کسلمند یعنے بسبب درازگی اسکے نقل کی یہ مسلم نے ف پڑھو
قرآن یعنی غنیمت جانو پڑھنا اسکا اور مداومت کرو اسکی تلاوت پر اور جھلکتی ہوئیں یعنی بسبب نور اور ہدایت اور زیادتی ثواب کے روشن ہیں پس گویا
کہ یہ دونوں سورتیں بہ نسبت اور سورتوں کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بمنزلہ چاند [illegible] ہیں بہ نسبت تمام تاروں کے اور ٹکڑے ہیں ابر کے کہ سایہ کرینگے
اپنے پڑھنے والوں پر گرمی موقف کی سے اور سایہ کرنے والی چیزیں ہیں یعنی ابر ہو یا اور کچھ اور دل انکا کم ہوگا بہ نسبت اول کے اور قریب ہونگے
اپنے پڑھنے والوں کے سر سے جیسے بادشاہوں کے سر پر سایہ کرتے ہیں چتر وغیرہ کا پس سایہ بھی ہوگا اور روشنی بھی اور کہا طیبی نے کہ لفظ او لفظ غیایتان
وغیرہ پر تنویع کے لیے ہے پس اول یعنے بصورت ابر کے یہ صورتیں اسکے لیے ہونگی کہ پڑھا انکو اور نہ سمجھا معنے انکے اور دوسرا یعنی بصورت سایہ کے چیز کے
اسکے لیے ہونگی کہ پڑھا بھی اور معنی بھی سمجھا اور تیسرا یعنی بصورت ٹکڑیوں کے اسکے لیے ہونگی کہ پڑھا اور سمجھا معنی اور اوروں کو تعلیم بھی کیں ۱۲ ع
(وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُؤْتٰى بِالْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِیْنَ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ
وَاٰلِ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَیْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے

نواس بن سمعان سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لایا جاویگا قرآن دن قیامت کے اور پڑھنے والے قرآن کے وہ عمل کرتے تھے ساتھ اسکے آگے ہونگے سارے قرآن کے سورہ بقرہ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑے ہین ابر کے یا دو ٹکڑے ہین ابر کے سیاہ درمیان ہین انکے ایک چمک ہی یا گویا کہ وہ دو ٹکڑیان ہین پرندے جانورون کی صف باندھے ہوئے جھگڑینگی پڑھنے والون کی طرف سے یعنی اپنے پڑھنے والون کی شفاعت کرینگی نقل کی یہ مسلم نے ف لایا جاویگا قرآن یعنی ایک صورت بنا کر لایا جاویگا یا ثواب اسکا لایا جاویگا اور عمل کرنے [illegible] دلالت کرتی ہے یہ اسپر کہ جسنے پڑھا قرآن اور عمل نکیا اسپر نہ ہوا اہل قرآن سے اور نہو گا وہ شفاعت کرنے والا اسکا بلکہ ہوا قرآن حجت اسپر اور آگے ہونگے یعنے سارے قرآن کے ثواب کے آگے ہوگا ثواب ان سورتون کا اور بعضون نے کہا کہ صورت بنائی جاویگی ایسی کہ دیکھینگے اسکو لوگ جیسی کہ صورت بنے گی اور اعمال کے تولنے کے لیے میزان مین اور سیاہ یعنے بسبب دلدار اور تہ بتہ ہونے کے سیاہ ہونگے اور ایسے ابر کا سایہ خوب ہوتا ہے اور درمیان مین انکے ایک چمک ہی یعنے باوجود دلدار ہونے کے نہین مانع ہونگے روشنی کے اور بعضون نے کہا کہ شرق کے معنی ہین درز یعنی درمیان ان دونون سورتون کے فرق ہوگا واسطے تمیز کے ساتھ بسملہ کے ۲ع (وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَۃٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَعَکَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰہُ وَ[illegible]رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَۃٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَعَکَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ [illegible] قَالَ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ لِیَھْنِکَ الْعِلْمُ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ابن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اے ابو المنذر کہ کنیت ہے ابی کی کیا جانتا ہے تو کون سی آیت کتاب اللہ تعالیٰ سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا مین نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا اے ابو المنذر جانتا ہے تو کون ہی آیت کتاب اللہ سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا مین نے اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یعنے ساری آیت الکرسی کہا ابی نے کہ مارا حضرت نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پہ اور فرمایا چاہیے کہ خوشگوار ہو تجکو علم اے ابا المنذر نقل کی یہ مسلم نے ف اولی یہ ہے کہ کہا جاوے کہ سپرد کیا حضرت کے اول از راہ ادب کے اور جواب دیا دوسری بار واسطے پوچھنے حضرت کے پس جمع کیا ادب اور فرمانبرداری کو جیسے کہ طریقہ ہے اہل کمال کا اور بعضون نے کہا کہ منکشف ہوا انکو دوسری بار علم اللہ کی طرف سے یا مدد رسول اسکے سے بسبب برکت تفویض اور حسن ادب کے پیچ جواب دینے سوال کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اسلیے کہا کہ اسمین بیان توحید اور تعظیم الٰہی اور ذکر اسمار حسنے اور صفات باری تعالیٰ کا ہے ۲ع (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ وَکَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَکٰوۃِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَلِیْ حَاجَۃٌ شَدِیْدَۃٌ قَالَ فَخَلَّیْتُ عَنْہُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَکٰی حَاجَۃً شَدِیْدَۃً وَّعِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ سَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّہٗ فَجَآءَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ [illegible] صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَیَّ عِیَالٌ لَّا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا داروغہ کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نگہبانی کرنے یعنے جمع کرنے زکوٰۃ رمضان کے یعنی صدقہ عید الفطر کے تاکہ بعد جمع ہونے کے بانٹین حضرت فقرا کو پس آیا میرے پاس ایک شخص پس شروع کین لپین بھرنی غلہ مین سے یعنی لیکر اپنے پاس اور دامن مین رکھتا جاتا تھا پس پکڑا مین نے اسکو اور کہا مین نے کہ البتہ پہونچاؤنگا مین تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اسنے کہ تحقیق مین محتاج ہون اور میرے ذمہ پہ نفقہ عیال کا ہے اور مجکو حاجت سخت ہے یعنے قرض وغیرہ ہے میرے ذمہ کہا ابو ہریرہ نے پس چھوڑ دیا مین نے اسکو پس صبح کی مین نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خبر غیب کی دی کہ اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات گذری ہوئی تھی کہا مین نے یا رسول اللہ شکایت کی اسنے حاجت سخت کی اور عیال داری کی پس رحم کیا مین نے اسپر پس چھوڑ دیا مین نے اسکو فرمایا حضرت نے

خبردار ہو تحقیق اُسنے جھوٹ بولا تجھسے یعنی بیچ ظاہر کرنے حاجت کے اور وہ پھر آویگا یعنی پس ڈرتا رہ اس سے پس جانا مین نے کہ وہ پھر آویگا
بسبب فرمانے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ وہ پھر آویگا پس منتظر رہا مین اُسکا پھر آیا پس لپ بھر لگا غلہ مین سے پس پکڑا مین نے اُسکو اور
کہا مین نے کہ البتہ لیجاؤنگا مین تجکو طرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اُسنے چھوڑ دے مجکو کہ مین محتاج ہون اور میرے ذمہ پر نفقہ کنبے
کا ہی پھر نہ آونگا پس رحم کیا مین نے اُسپر پس چھوڑ دی مین نے راہ اُسکی ف اس بار شاید کہ رحم کیا بسبب کہنے اُسکے کے کہ پھر نہ آونگا
والا ثابت ہو چکا تھا جھوٹ اُسکا بیچ ظاہر کرنے حاجت کے زبانی مخبر صادق کے ع فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَى حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ
فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ
تَعُودُ قَالَ دَعْنِي اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ
فَاِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطٰنٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَ اَمَا اِنَّهُ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ قُلْتُ
لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطٰنٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) پس صبح کی مین نے پھر فرمایا مجکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ہریرہ رض کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا
مین نے یا رسول اللہ شکایت کی اُسنے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کھایا مین نے اُسپر چھوڑ دی مین راہ اُسکی یعنی بسبب عہد اُسکے
کے کہ پھر نہ آونگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اُسنے جھوٹ بولا تجھسے یعنی اسمین کہ پھر نہ آونگا اور پھر آویگا وہ پس منتظر رہا مین اُسکا پھر آیا پس لپ لین
غلہ سے پھر پکڑا مین نے اُسکو اور کہا مین نے البتہ لیجاؤنگا مین تجکو طرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ اخیر ہی تین مرتبہ کے تحقیق تو کہتا ہی
کہ مین نہین آنے کا اور پھر آتا ہی تو کہا اُسنے چھوڑ دو مجکو سکھلاؤنگا مین تمہ کتنے کلمے نفع دیگا تمکو اللہ بسبب اُنکے جسوقت کہ جگہ پکڑو طرف بچھونے
اپنے کے یعنے سونے کے لیے پس پڑھو آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یہانتک کہ ختم کرو تم آیۃ کو یعنی وہو العلی العظیم تک پڑھو پس تحقیق ہمیشہ
رہیگا تجپر اللہ کی طرف سے نگہبان یعنی فرشتہ اور نہین نزدیک ہونے کا تمہارے کوئی شیطان یعنی جن وانس سے واسطے ایذا دینے دینی و دنیوی کے
صبح تک پس چھوڑ دی مین نے راہ اُسکی پس صبح کی مین نے پھر فرمایا مجکو رسولخدا صلعم نے کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مین نے کہ کہا قیدی نے یہ کہ سکھلا دے مجکو کتنے
کلمے کہ نفع دے مجکو اللہ بسبب اُنکے فرمایا حضرت نے کہ خبردار ہو تحقیق اُسنے سچ کہا تجھسے یعنی اس سکھانے مین اور وہ ہی جھوٹا یعنی اور باتون مین جانتا ہی
تو کس سے خطاب کرتا تھا تو تین رات سے کہا مین نے نہین فرمایا یہ شیطان تھا یعنے صدقات کے ناقص کرنے کے لیے آیا تھا نقل کی یہ بخاری نے
(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِنَ
السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ
بِنُورَيْنِ اُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن
عباس رض سے کہ کہا اُسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سنی جبرئیل نے آواز دروازہ کھلنے کی سی اوپر
کی طرف سے پس اُٹھایا سر اپنا پس کہا جبرئیل نے یہ دروازہ ہی آسمان کا کھولا گیا آج کے دن نہین کھولا گیا کبھی مگر آج پس اُترا اس دروازے
سے ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نے یہ فرشتہ اُترا طرف زمین کے نہین اُترا کبھی مگر آج پس سلام کیا یعنی فرشتے نے حضرت کو پھر کہا خوش وقت ہو تم
ساتھ دو نورون کے کہ دیے گئے ہو تم وہ دو نور نہین دیا گیا کوئی نبی پہلے تم سے سورہ الحمد اور خاتمہ سورہ بقر کا نہین پڑھیگا تو کوئی حرف نہین سے

اگر کہ دیا جاویگا تو ثواب اسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری نقل کی یہ مسلم نے ف پس اترا یہ کلام راوی کا ہے کہ سنا اسکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور ساتھ دو نوروں کے انکا نام نور اسلیے ہوا کہ یہ روشنی ہونگے کہ چلینگے آگے پڑھنے والے اپنے کے قیامت کو اور خاتمہ سورہ بقرہ کا ظاہر تر یہ
ہے کہ مراد خاتمہ سے للہ ما فی السموات وما فی الارض آخر سورہ تک ہے چنانچہ کعبؓ سے بھی یہی منقول ہے اور کوئی حرف [illegible] سے مراد کلمہ ہے اور
کلمے اسمین دو طرح کے ہین ایک تو وہ ہین کہ جنمین دعا ہے مانند اہدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا اور سوائے اسکے کے اور دوسرے کلمے فقط
حمد و ثنا کے ہین پس جو کلمہ دعا کا ہے پڑھنیوالا دیا جاویگا وہ چیز کہ اس کلمے مین ہے اور جو کلمہ کہ حمد و ثنا کا پڑھنیوالا دیا جاویگا ثواب اسکا جیسا کہ
قرآن کے حرفون پر ملتا ہے (وعن ابی مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآیتان من آخر سورۃ البقرۃ من قرأ بھما فی لیلۃ
کفتاہ متفق علیہ) اور روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کی یعنی امن الرسول سے آخر
تک جو شخص پڑھے انکو رات مین کفایت کرتی ہین اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کفایت کرتی ہین یعنی دفع کرتی ہین اس سے
شرارت جن و انس کی گویا کفایت کرتی ہین قیام لیل سے ۳ع (وعن ابی الدرداءؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
حفظ عشر آیات [illegible] اول سورۃ الکھف عصم من الدجال رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی درداءؓ سے کہ کہا [illegible] رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص کہ یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا شر دجال کے سے نقل کی یہ مسلم نے ف دجال سے یا وہ دجال مراد ہے کہ
اخیر زمانے مین پیدا ہوگا یا دجال سے مراد ہر جھوٹا فریبیہ ہے اور ترمذی کی روایت آگے آتی ہے اسمین یون ہے کہ جسنے پڑھین تین آیتین اول
کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کے سے کہا بعضون نے کہ وجہ جمع کی انمین یہ ہے کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین تو بچایا جاویگا شر اسکے سے
اگر ملیگا اس سے اور جو کوئی پڑھیگا تین آیتین تو بچایا جاویگا فتنہ اسکے سے اگر نہ ملیگا اس سے حاصل یہ کہ فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت
فتنہ عدم ملاقات کے پس دس آیتون کے یاد کرنے سے فتنہ ملاقات سے بچیگا اور تین آیتون کے پڑھنے سے اس فتنہ سے بچیگا کہ بغیر اسکے ملنے کے
لوگ اسمین گرفتار ہونگے واللہ اعلم ۳ع (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یقرأ فی لیلۃ ثلث القرآن
قالوا وکیف یقرأ ثلث ۳ع القرآن قال قل ھو اللہ احد یعدل ثلث القرآن رواہ مسلم ورواہ البخاری عن ابی سعید) اور روایت ہے
ابی درداءؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے ایک تمہارا یہ کہ پڑھے ایک رات مین تہائی قرآن عرض کیا صحابہؓ نے
اور کسطرح پڑھے تہائی قرآن فرمایا قل ھو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے نقل کی یہ مسلم نے اور نقل کی بخاری نے ابی سعید سے ف قل ہو
اللہ برابر تہائی قرآن کے اسلیے ہے کہ قرآن مین مذکور ہین قصے اور احکام اور توحید اسمین توحید خوب مذکور ہے اور بعضون نے کہا کہ ثواب اسکا
مضاعف ہوتا ہے بقدر اصل ثواب تہائی قرآن کے پس [illegible]ب تقریر اول کے نہین لازم آتا کہ تین بار پڑھنے سے ثواب ایک قرآن کا ہو اور
بموجب تقریر دوسری کے تین بار پڑھنے سے اصل ثواب ایک قرآن کا حاصل ہوجاتا ہے ۳ع (وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بعث رجلا علی سریۃ وکان یقرأ لاصحابہ فی صلاتھم فیختم بقل ھو اللہ احد فلما رجعوا ذکروا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال سلوہ
لای شیء یصنع ذلک فسألوہ فقال لانھا صفۃ الرحمن فانا احب ان اقرأ بھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبروہ ان اللہ یحبہ متفق علیہ
اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو امیر کر کر ایک لشکر پر اور تھا وہ امامت کرتا اپنے رفیقون کی نماز مین اور
ختم کرتا یعنی قراءۃ اپنی ساتھ قل ھو اللہ احد کے پس جبکہ پھرے یعنی لشکر کے لوگ ذکر کیا وہ حضرتؐ کے پس فرمایا پوچھو اس سے کس واسطے کرتا ہے
یہ پس پوچھا اس سے کہا اسنے کرتا ہون مین یہ اسلیے کہ تحقیق اسمین ہے صفت رحمان کی اور مین دوست رکھتا ہون یہ کہ پڑھون اسکو یعنی ہمیشہ واسطے

ہونے صفت رحمان کے اُسمین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردو اُسکو کہ اللہ دوست رکھتا ہی اُسکو یعنی بسبب دوست رکھنے اُسکے کے اُسکو نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ختم کرنا ساتھ قل ہو اللہ کے یعنی پڑھنا آخر رکعت ہر نماز کی مین بعد سورۂ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نے
کہ پڑھنا بعد فاتحہ کے یا بعد فاتحہ اور سورہ کے ہر رکعت مین قل ہو اللہ اور معنی اول جو ہمنے لکھے ہین وہ خوب ہین کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہی
بالاتفاق ع (وعن انس قال ان رجلا قال یا رسول اللہ انی احب ہذہ السورۃ قل ہو اللہ احد قال ان حبک ایاہا ادخلک
الجنۃ رواہ الترمذی وروی البخاری معناہ) اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکھتا
ہون اس سورہ کو مراد اس سے سورۂ قل ہو اللہ احد فرمایا حضرت نے کہ تحقیق دوستی تیری اس سورہ سے داخل کریگی تجکو بہشت مین نقل
کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری نے معنی اسکے (وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم تر آیات انزلت
اللیلۃ لم یر مثلہن قط قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس رواہ مسلم) اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب آیتین ہین اُتاری گئین آج کی رات نہین دیکھی گئین مانند اُنکے کبھی یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے کہ وہ قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین نقل کی یہ مسلم نے (وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع
کفیہ ثم نفث فیہما فقرا فیہما قل ہو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بہما ما استطاع من جسدہ یبدا بہما علی راسہ
ووجہہ وما اقبل من جسدہ یفعل ذلک ثلث مرات متفق علیہ) اور روایت ہی عائشہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جگہ پکڑتے
طرف بچھونے اپنے کے ہر شب ملاتے دونون ہاتھ اپنے پھر دم کرتے دونون ہاتھون مین پس پڑھتے اُنمین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونون ہاتھون کو بدن اپنے پر جہانتک ہوسکتا شروع کرتے پھیرنا ہاتھون کا اپنے سر پر اور اپنے منہ پر اور
اگلے جانب بدن اپنے کے پر یعنی بعد اسکے ہاتھ اور جگہہ پھیرتے کرتے یہ یعنی پڑھنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھ کا تین بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلے ہاتھون پر کرتے تھے اور پڑھتے تھے بعد اسکے پس بعضون نے تو کہا ہی یہ اسلیے کرتے تھے کہ تا
مخالفت ہووے ساحرون کی کہ وہ پہلے پڑھتے ہین اور دم پیچھے کرتے ہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ ارادہ دم کرنے کا کرتے پھر پڑھتے اور
پھر دم کرتے ع وسنذکر حدیث ابن مسعود لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی باب المعراج ان شاء اللہ تعالی اور ذکر
کرینگے ہم حدیث ابن مسعود کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج مین انشاء اللہ تعالی الفصل الثانی فصل دوسری (عن
عبد الرحمن بن عوف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ تحت العرش یوم القیامۃ القرآن یحاج العباد لہ ظہر وبطن والامانۃ والرحم تنادی
الا من وصلنی وصلہ اللہ ومن قطعنی قطعہ اللہ رواہ فی شرح السنۃ) روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا تین چیزین ہونگی نیچے عرش کے دن قیامت کے ایک تو قرآن جھگڑیگا بندون سے اور واسطے قرآن کے ظاہر بھی ہی اور باطن بھی ہی اور
دوسرے نیچے عرش کے امانت اور تیسرے ناتا پکاریگا ناتا یا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار ہو جسنے ملایا مجکو یعنی رعایت کی میرے حق کی ملادیگا
اُسکو اللہ یعنی ساتھ رحمت اپنی کے اور جسنے توڑا مجکو یعنی رعایت میرے حق کی نہ کی توڑیگا اُسکو اللہ یعنی متوجہ نہین ہونے کا اُسپر نقل کی یہ شرح السنۃ
مین ف نیچے عرش کے یہ کنایہ ہی اس سے کہ کمال قرب اور اعتبار ہوگا اُنکو درگاہ عزت مین کہ ضائع نہین کرنے کا حق سبحانہ اُنکے حق کو اور
ثواب اُن لوگون کے کہ محافظت کرینگے اُنکی جیسا کہ حال بادشاہون کے مقربون کا ہوتا ہی اور جھگڑیگا بندون سے یعنی جنھون نے اسکی تعظیم نہ کی
اور عمل نکیا اُسپر اُنسے جھگڑیگا اور جنھون نے تعظیم اُسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اُسپر اُنکی طرف سے جھگڑے گا یعنی جناب الٰہی مین شفاعت اُنکی

کریگا اور ظاہر ہی یعنے معنے ظاہر ہین کہ اکثر لوگ سمجھتے ہین احتیاج تامل کی نہین اور باطن ہی یعنی بعضے معنی قرآن کے محتاج ہین تامل اور فکر و تفسیر کے
کہ نہین سمجھتے اُسکو مگر خواص مقربین علما ربانیین سے یہ اشارہ ہی اسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجھ اپنی کے ساتھ قرآن کے موافق [illegible] جاویگا اگر عمل کریگا
اُسپر اور امانت سے مراد ہی حق اللہ تعالی کے اور بندون کے کہ لازم ہی ادا اُنکا ۱۲ ع ح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَۃٍ تَقْرَأُھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ
وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جاویگا واسطے صاحب قرآن کے پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے
درجون پر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کے کہ پڑھیگا تو اُسکو نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابو داؤد اور نسائی نے ف صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا رہے قرآن کی اور عمل کرتا رہے اُسپر نہ وہ کہ پڑھے قرآن اور قرآن لعنت کرے اسپر
یعنی جو عمل نہین کرتا اُسکا یہ حال ہوتا ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی عمل کرے قرآن پر پس گویا کہ پڑھتا ہی اُسکو ہمیشہ اگرچہ نہ پڑھا اُسکو اور
جسنے نہ عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ نہ پڑھا اُسکو اگرچہ پڑھتا ہی اُسکو ہمیشہ اور پڑھ اور چڑھ یعنی چڑھتا جا درجات جنت پر بقدر آیتون کے کہ پڑھے تو
اور آیا ہی ایک روایت مین کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآن کے ہین پس اگر تمام قرآن پڑھیگا اوپر کے درجہ جنت کے پر کہ لائق حال اُسکے کے
ہوگا چڑھیگا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو حافظ ترتیل سے پڑھتے ہین اُنکا بڑا رتبہ ہوگا جنت مین اور آیتین قرآن کی بحسب گنتی کوفیون کے کہ
اس دیار مین قراءۃ اور گنتی اُنکی مروج ہی چھ ہزار اور دوسو چھتیس ہین اور سوا اسکے اور بھی قول بہت سے آئے ہین اسمین جو چاہے قراءۃ
کی کتابون مین سے دیکھ لے ۱۲ ع بحر العلوم (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ
الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ شخص کہ نہین اُسکے دل مین کچھ قرآن سے کہ مانند گھر ویران کے ہی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ
حدیث صحیح ہی ف اسلیے کہ جو کوئی کچھ بھی قرآن نہ جانتا ہو اور نہ ایمان رکھتا ہو اُسپر یا جانتا ہو اور ایمان نہ رکھتا ہو اُسپر وہ مانند گھر ویران کے
ہی اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان بھی رکھتا ہو اُسپر اُسکا باطن آباد ہی نور ایمان سے تھوڑا جانتا ہوگا تھوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد ہوگا
(وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی
السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ کَلَامِ اللّٰہِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ
حَسَنٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی پروردگار با برکت اور بلند جسکو باز رکھے قرآن یاد
میری سے اور مانگنے میری سے دیتا ہون مین اُسکو بہتر اُس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والون کو اور بزرگی کلام الٰہی کی اوپر تمام کلامون کے
مانند بزرگی اللہ کے تمام مخلوقات اُسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونے والے کی اسمین اوپر غیر اسکے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور بیہقی نے
شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی ف جسکو باز رکھے قرآن یعنی جو کوئی مشغول رہے یاد کرنے قرآن کے مین اور جاننے
اور سمجھنے معانی اسکے مین اور عمل کرنے مین اُس چیز پر کہ اسمین ہی اور باز رہے اور ذکر و دعا میری سے کہ سواے کلام اللہ کے ہین تو دیتا ہون اُسکو زیادہ مانگنے
والون سے اور ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اُسکو زیادہ مانگنے والون اور ذکر کرنے والون سے لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتھ ذکر کرنے مانگنے والون
کے اسلیے کہ ذکر بھی حقیقت مین دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثنا کریم سے مقصود یہ ہوتا ہی کہ کچھ ہمکو دے اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکھتا ہی کہ تتمہ ہی قول اللہ
کا اور احتمال یہ بھی ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظاہر یہی ہی ۱۲ ع ح (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ

حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا ) اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن مین سے پس واسطے اُسکے عوض ہر حرف کے نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کے یعنی ہر حرف پہ دس نیکیان لکھی جاتی ہین نہین کہتا مین کہ سارا الم ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف ہی اور میم ایک حرف یعنی الم کے کہنے مین تیس نیکیان لکھی جاتی ہین نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کے (وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَاُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ) اور روایت ہی حارث اعور یعنی کانے سے کہا کہ گذرا مین مسجد مین یعنی مسجد کوفہ مین لوگون پر کہ بیٹھے تھے پس ناگہان لوگ مشغول تھے بیچ باتون بیفائدہ کے یعنے قصون وغیرہ مین اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا مین حضرت علیؓ کے پاس پس خبر دی مین نے انکو پس فرمایا حضرت علی رضنے کیا تحقیق کی اُنھون نے یہ بات یعنے چھوڑ دیا اُنھون نے قرآن اور مشغول ہوئے بیفائدہ باتون مین کہا مین نے کہ ہان فرمایا حضرت علی رضنے خبردار ہو تحقیق سُنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق ہو گا فتنہ یعنے اختلاف واقع ہو گا لوگون مین اور بُرے مذاہب نکالینگے کہا مین نے کسطرح خلاصی ہوگی اِس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اُس سے عمل کرنا ہی کتاب اللہ پر اُسمین خبر ہی پہلون تمھارے کی یعنی اگلی اُمتون کی خبرین اور خبر ہی اُس چیز کی کہ پیچھے تمھارے ہی یعنی علامتین قیامت کی اور احوال قیامت کے اور اُسمین حکم ہی اُس چیز کا کہ واقع ہی درمیان تمھارے یعنی کفر اور ایمان اور طاعت و گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام کے اور معاملات آپس کے وہ فرق کرنے والا ہی درمیان حق و باطل کے نہین بیہودہ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اُسکو اللہ اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اُسکی غیر مین یعنی کتابون مین اور علمون مین کہ نہین نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہین ساتھ اُسکے گمراہ کریگا اُسکو اللہ اور وہ رسی اللہ کی ہی استوار یعنی وسیلہ قوی ہی معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ ہی مذکور باحکمت اور وہ راہ ہی سیدھی اور وہ ایسا ہی کہ نہین کج ہوتین بسبب اتباع اُسکے کے خواہشین حق سے طرف باطل کے اور نہین ملتین ساتھ اُسکے زبانین اور نہین سیر ہوتے اُس سے علماء اور نہین پُرانا ہوتا بسبب کثرت مزاولت کے اور نہین تمام ہوتے عجائب اُسکے اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنون نے اُسوقت کہ سُنا اُسکو یہانتک کہ کہا تحقیق ہمنے سُنا قرآن عجب راہ بتاتا ہی طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے جسنے کہا موافق اُسکے اُسنے سچ کہا اور جسنے عمل کیا ساتھ اُسکے ثواب دیا جاویگا اور جسنے حکم کیا ساتھ اُسکے یعنی درمیان لوگون کے انصاف کیا اور جسنے بلایا یعنے خلق کو طرف اُسکے یعنے طرف ایمان لانے اور عمل کرنے کے اُسپر راہ دکھایا گیا طرف سیدھی راہ کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث سند اسکی مجہول ہی اور حارث مین گفتگو کی ہی یعنے وہ جھوٹا ہی ف جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنی ایمان نلایا اُسپر اور نہ عمل کیا اُسپر اور ہلاک کریگا اُسکو توڑیگا گردن اُسکی اصل لغت مین قصم کے معنی ہین توڑنے اور جدا کرنے کے پس معنی یہ ہین کہ

قطع کریگا اُسکو اللہ اور دور کریگا رحمت اپنی کی سے بخلاف اُسکے کہ عمل کرے قرآن پر اُسکو پہونچا دیگا اللہ تعالیٰ اعلیٰ مراتب کو اور کہا طیبی نے کہ جسنے
ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر ایسی آیت و کلمے کہ واجب ہی عمل کرنا اُسپر یا ترک کی قراءۃ اُسکی از راہ تکبر کے کافر ہوجاتا
ہی اور جس نے چھوڑا پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل و ضعف کے باوجود اعتقاد تعظیم اُسکی کے پس نہین گناہ اُسپر ولیکن وہ محروم ہی ثواب سے
اور نہین کجی ہوتین بسبب اتباع اُسکی کے خواہشیں یعنی جو کوئی اتباع کرے اُسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سے اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی روافض
و خوارج وغیرہما بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہ کہ سبب اُنکی گمراہی کا یہ ہی کہ وہ کامل دلیل
نہین پکڑتے ہین اسلیے کہ چھوڑ دین اُنھون نے حدیثین حضرت کی کہ جنسے مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہی اور نہ تقلید کی اُنھون نے اُنکی
کہ جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے مین یعنی صحابہ وغیرہم پس نہ پہچانا اُنھون نے قرآن کو حق پہچاننے کا اسلیے کہا ہی جنید رح نے کہ جو کوئی نہ
یاد کرے قرآن اور نہ سیکھے حدیث نہ پیروی کیجاوے اُسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہمارے مین بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر
پس وہ مسخرہ ہی شیطان کا اسلیے کہ علم ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب و سنت کے واللہ اعلم اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین قادر ہوتے
اہل اہوا یعنی مبتدع اوپر تبدیل و تغییر و کج کرنے اسکی کے اس صورت مین ب تعدیہ کے لیے ہی اور نہین ملتین ساتھ اسکے زبانین یعنی اور عبارت
اسکے مانند نہین ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی کے یا مراد یہ ہی کہ قرآن دشوار نہین ہی مومنون کی زبانون پر اگرچہ عربی نہون بسبب
خوش ہونے دلون کے اوپر تلاوت اُسکی کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ اور نہین سیر ہوتے اُس سے علما یعنی
نہین احاطہ کرسکتے کنہ اُسکے کو علما اسقدر کہ ٹھہر رہین طلب اسکی سے مانند ٹھہر رہنے اُس شخص کے کہ سیر ہوتا ہی کھانے سے بلکہ جب مطلع ہوتے
ہین ایک چیز پر حقائق اُسکے سے مشتاق ہوتے ہین اور چیز کے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرات اُسکے کی اور
سننے اذکار و اخبار اُسکے کی بار بار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہی بندہ یا سنتا ہی اُسکو زیادہ پاتا ہی حلاوت بہ نسبت پہلی بار کے اگرچہ نہ سمجھے
معنی اُسکے ۂع (وَعَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْؤُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے
معاذ جہنی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن اور عمل کرے ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہی پہنائے جاوینگے
ماباپ اُسکے تاج دن قیامت کے کہ روشنی اُسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب کی سی بیچ گھرون دنیا کے اگر ہو آفتاب اندر گھرون تمھارے
کے پس کیا گمان ہی تمھارا ساتھ اُس شخص کے کہ عمل کیا ساتھ قرآن کے نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے ف پڑھے قرآن یعنی خوب طرح پڑھے
اُسکو اور کہا ابن حجر نے کہ یاد کرے اُسکو اور اگر ہو آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر تمھارے گھرون مین اسمین مبالغہ ہی بیچ روشنی کے کہ آفتاب با
باوجود اس روشنی کے اگر اندر گھرون کے ہو تو روشنی اُسکی زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ ہی باہر اور اونچا اور آخیر حدیث کا مطلب یہ ہی کہ جب اُسکے
مان باپ کی یہ قدر ہوویگی اُسکے سبب سے تو اُسکا کیا کچھ درجہ ہوگا ۂع (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت عقبہ بن عامر سے کہ کہا سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر گردانا جاوے قرآن چمڑے مین پھر ڈالا جاوے آگ مین یعنی بالفرض والتقدیر تو نہ جلے نقل کی یہ دارمی نے
ف بعضون نے کہا ہی کہ یہ معجزہ قرآن کا حضرت کے زمانے مین تھا جیسے معجزے اور انبیا کے اُنکے زمانے مین ہوتے تھے اور بعضون نے کہا
کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل کرے اُسپر تو دوزخ کی آگ مین نہین جلانے کا پس مراد چمڑے سے پوست و بدن آدمی کا ہی ۂع

(وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْہَرَہٗ فَاَحَلَّ حَلَالَہٗ وَحَرَّمَ حَرَامَہٗ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ وَشَفَّعَہٗ فِیْ عَشَرَۃٍ مِنْ
اَہْلِ بَیْتِہٖ کُلُّہُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَہُ النَّارُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَیْمَانَ الرَّاوِیُّ لَیْسَ
ہُوَ بِالْقَوِیِّ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ) اور روایت ہی حضرت علی رضہ سے کہ کہا جس شخص نے کہ پڑھا قرآن پھر یاد کیا اُسکو اور حلال جانا حلال اُسکے کو
اور حرام جانا حرام اُسکے کو داخل کریگا اُسکو اللہ بہشت مین یعنی اول وہلہ مین اور قبول کریگا اُسکی شفاعت بیچ حق دس شخصون کے گھر والون سے
کہ سب ایسے ہی ہونگے کہ واجب ہو گی واسطے اُنکے آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخ کے ہونگے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی اور حفص بن سلیمان راوی نہین قوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ کَیْفَ تَقْرَأُ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا اُنْزِلَتْ فِی
التَّوْرَاۃِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْفُرْقَانِ مِثْلُہَا وَاِنَّہَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُعْطِیْتُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ
مِنْ قَوْلِہٖ مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ یَذْکُرْ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابی بن کعب کو کسطرح سے پڑھتے ہو تم یعنی کیا پڑھتے ہو نماز مین پس پڑھی سورہ فاتحہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اُس ذات کی
کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین اُتاری گئی توریت مین اور نہ انجیل مین اور نہ زبور مین اور نہ قرآن مین کوئی سورہ مانند اُسکے اور تحقیق سورہ
فاتحہ سات آیتین ہین مکرر پڑھی جاتی ہین اور قرآن عظیم ہی کہ دیا گیا ہون مین وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی دارمی نے قول ما انزلت سے
اور نہین ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** تحقیق مثانی اور قرآن عظیم کے معنون کی پہلی فصل مین ہو چکی ہی (وَعَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْہُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِہٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْکًا تَفُوْحُ رِیْحُہٗ
کُلَّ مَکَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَہٗ فَرَقَدَ وَہُوَ فِیْ جَوْفِہٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْکِیَ عَلٰی مِسْکٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن پھر پڑھو اُسکو پس تحقیق حال قرآن کا واسطے اُس شخص کے کہ سیکھتا ہی پھر پڑھتا ہی اور ہمیشہ پڑھتا ہی یا عمل
کرتا ہی اُسپر یا رات کو قیام کرتا ہی ساتھ اُسکے مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے مشک سے ہی کہ پہونچتی ہی بو اُسکی تمام مکان مین اور حال اُس شخص کا
کہ سیکھا اُسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قراۃ اور قیام سے یا عمل نکیا اور کلام اللہ اُسکے دل مین ہی مانند حال تھیلی کے ہی کہ باندھی گئی مشک پر نقل کی
یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** سیکھو قرآن یعنی لفظ و معانی اُسکے کہا ابو محمد جوینی نے کہ سیکھنا اور سکھانا قرآن کا فرض کفایہ ہی انتہی اور
فرض عین ہی سیکھنا بعض قرآن کا یعنے جسقدر پڑھنا فرض ہی نماز مین اور کہا نووی نے کہ مشغول ہونا یاد کرنے قرآن مین کہ زیادہ ہی فاتحہ سے افضل
ہی نماز نفل سے اسلیے کہ وہ فرض کفایہ ہی اور فتوی دیا ہی بعض متاخرین نے اسپر کہ مشغول ہونا ساتھ حفظ قرآن کے افضل ہی مشغول ہونے سے اور
علمون مین کہ جو فرض کفایہ ہین نہ فرض عین یعنی فرض عین علم سے افضل نہین ہی یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے الخ یعنی
سینہ قاری کا مانند تھیلی کے ہی اور قرآن اُسمین مانند مشک کے پس جب وہ پڑھتا ہی پہونچتی ہی برکت اُسکی گھر اُسکے مین اور سننے والون کو اور اخیر
جملہ کا یہ مطلب ہی کہ جسنے سیکھا قرآن اور نہ پڑھا نہ پہونچی برکت اُسکی نہ اُسکو اور نہ اورون کو پس ہوا مانند مشک کی تھیلی کے کہ سر اُسکا بندھا ہو ہی
نہین پہونچتی خوشبو کسی کو **ع** (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلٰی اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ حِیْنَ
یُصْبِحُ حُفِظَ بِہِمَا حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَرَأَہُمَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ بِہِمَا حَتّٰی یُصْبِحَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حم کہ اُسکو سورہ مومن کہتے ہین الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت

صبح کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت اُنکی کے بیچے سب آفات و بلیات ظاہر و باطن کے سے شام تک اور جو پڑھے اُنکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت اُنکی کے صبح تک نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی ف الیہ المصیر تک آیتہ مذکور یون ہی حٰم تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ (وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے لکھی کتاب یعنی حکم کیا فرشتون کو ساتھ لکھنے قرآن کے لوح محفوظ مین پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے دو ہزار برس اُتارین اُس کتاب مین سے دو آیتین کہ ختم کیا ساتھ اُنکے سورۂ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سے آخر تک اور جس مکان مین پڑھی جاوین یہ آیتین تین رات تک نہین نزدیک آتا اُسکے شیطان نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی (وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ) اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تین آیتین اول سورۂ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی ف پہلی فصل مین ایک حدیث ابو درداء سے گذری کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورۂ کہف کی بچایا جاویگا دجال سے پس ایک وجہ جمع کی تو وہان بیان کی گئی ہی اور دوسری وجہ جمع کی یہ بھی ہو سکتی ہی کہ اول دس آیتون کے یاد کرنے کی یہ خاصیت مترتب ہوئی ہو بعد ازان از راہ وسعت فضل کے تین آیتون کے پڑھنے کی یہ خاصیت ٹھہری واللہ اعلم ۱۲ ح (وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ہر چیز کے دل ہی اور دل قرآن کا یٰس ہی اور جو شخص کہ پڑھتا ہی یٰس لکھتا ہی اللہ واسطے اُسکے بسبب پڑھنے اُسکے کے ثواب پڑھنے قرآن کا دس بار نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ اسکا یٰس ہی اسلیے کہ احوال قیامت کے اور اور مقاصد عمدہ قرآن کے اسمین مذکور ہین ۱۲ ع (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰئِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوبٰى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوبٰى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوبٰى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے پڑھی سورۂ طٰہٰ اور یٰس پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے ہزار برس پس جبکہ سنا فرشتون نے قرآن یعنی پڑھنا اُسکا کہا خوشحالی ہی واسطے اُس امت کے کہ اُتارا جاویگا یہ قرآن یعنی یہ دونون سورتین اُسپر اور خوشحالی ہی واسطے اُن دلون کے کہ اُٹھاوینگے یہ یعنی یاد کرینگے اور محافظت کرینگے اُسکی اور خوشحالی ہو واسطے اُن زبانون کے کہ پڑھینگے یہ قرآن نقل کی یہ دارمی نے ف پڑھین یعنی ظاہر کین یہ سورتین اور بیان کیا ثواب تلاوت اُنکی کا یا سمجھایا اُنکو اپنے فرشتون کے تئین اور الہام کیے اُنکو معنی اُنکے اور کہا ابن حجر نے کہ حکم کیا بعضے فرشتون کو ساتھ پڑھنے اُنکے کے باقی فرشتون پر تا وہ جانین بزرگی اُنکی اور جبکہ سنا فرشتون نے قرآن مراد قرآن سے قرآۃ ہی یعنی سنا پڑھنا اِن سورتون کا یا قرآن سے بھی طٰہٰ اور یٰس مراد ہین کہ قرآن نام جزو و کل دونون کا ہی ۱۲ ع ح (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي خَثْعَمٍ الرَّاوِي يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حٰم الدخان رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اسکے لیے ستر ہزار فرشتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور عمر بن ابی خثعم کہ راوی اس حدیث کا ہی ضعیف کیا جاتا ہی اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے کہ وہ منکر ہی حدیث کا (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَھِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حٰم الدخان رات جمعہ کی مین بخشش کیجاتی ہی واسطے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہی حدیث مین (وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَّرْقُدَ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْھِنَّ اٰیَةً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَةٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے مسبحات پہلے سونے سے فرماتے تحقیق انمین ہی ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی دارمی نے خالد بن معدان سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی ف مسبحات وہ سورتین ہین کہ جنکے سرے پر لفظ سُبحان یا سبح یا یسبح یا سبح کا ہی وہ سات سورتین ہین سبحان الذی اسری بعبدہ اور سورہ حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلیٰ اور ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے بعضون نے کہا وہ آیت لو انزلنا ہذا القرآن ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ آیت ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شیئ علیم ہی اور طیبی نے کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہی مانند لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کے یہ قول صحیح تر ہی ش ع مولانا (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِی الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَہٗ وَھِیَ تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک سورۃ قرآن مین تیس آیت کی ہی کہ شفاعت کی اُن نے واسطے ایک شخص کے یہانتک کہ بخشش کی گئی واسطے اسکے اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف لفظ شفعت کے معنون مین دو احتمال ہین یا یہ کہ خبر دی یہ زمانہ ماضی کی کہ ایک شخص پڑھتا تھا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تھا اسکی پس جب مرا تو شفاعت کی اسنے اسکی یہانتک کہ دور ہوا اس سے عذاب اور یا یہ کہ شفعت بمعنے مستقبل کے ہی یعنے شفاعت کریگی یہ سورۃ قبر مین اور قیامت مین اُس شخص کی کہ پڑھیگا اسکو ش ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِبَاءَہٗ عَلٰی قَبْرٍ وَّھُوَ لَا یَحْسِبُ اَنَّہٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْہِ اِنْسَانٌ یَّقْرَأُ سُوْرَةَ تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ حَتّٰی خَتَمَھَا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ الْمَانِعَةُ ھِیَ الْمُنْجِیَةُ تُنْجِیْہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کھڑا کیا ایک نے صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین سے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ نہ گمان کرتے تھے کہ یہ قبر ہی پس ناگہان اسمین ایک آدمی پڑھتا ہی سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک یہانتک کہ تمام کیا اسکو پھر آیا کھڑا کرنے والا خیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ ملک منع کرنے والی ہی وہ نجات دینے والی ہی نجات دیتی ہی پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف سنا خیمہ کھڑا کرنے والے نے اسی مردہ کو سورۃ ملک پڑھتے ہوئے نیند مین یا جاگتے مین اور ظاہر تر یہ ہی کہ منع کرنے والی ہی یعنی بچاتی ہی عذاب قبر سے یا گناہون سے جو کہ سبب ہین عذاب قبر کے یا بچاتی ہی اپنے قاری کو اس سے کہ پہونچے اسکو رنج محشر مین ش ع (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ وَتَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی جابر سے

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ سوتے یہانتک کہ پڑھتے الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے اور
کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہی اور اسی طرح سے کہا محی السنۃ نے شرح السنۃ مین کہ یہ حدیث صحیح ہی اور مصابیح مین کہا کہ یہ غریب ہی **ف** غریب ہونا
منافی صحیح ہونے کی نہین اسلیے کہ غریب کبھی ہوتی ہی صحیح ۞ ( وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ )
اور روایت ہی ابن عباس رض سے اور انس بن مالک رض سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ اذا زلزلت برابر ہی آدھے
قرآن کے اور قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کے اور قل یا ایہا الکفرون برابر ہی چوتھائی قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** قرآن بیان
مبدا و معاد کا ہی اور اذا زلزلت مین بیان معاد کا خوب ہی اسلیے برابر آدھے قرآن کے ہوئی اور وجہ ہونے قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن
کے پہلے معلوم ہو چکی اور قل یا برابر چوتھائی قرآن کے اسلیے ہی کہ قرآن مین بیان توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہی اور اس سورۃ
مین بیان توحید کا خوب ہی واللہ اعلم ۞ ( وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ
فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ) اور روایت
ہی معقل بن یسار سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کہے وقت صبح کے تین بار پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ سننے والا
جاننے والا ہی شیطان راندے ہوئے سے پھر پڑھے تین آیتین آخیر سورہ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو سے آخر سورۃ تک متعین کرتا
ہی اللہ تعالے ساتھ اسکے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہین اسکے لیے یعنے توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش مانگتے ہین اسکے گناہون کے لیے
شام تک اور اگر مرے اس دن مین مرتا ہی شہید اور جو شخص پڑھے اس اعوذ کی آیۃ کو وقت شام کے ہوتا ہی ساتھ اسی مرتبہ کے یعنی جو کہ مذکور ہوا
نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ( وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ )
اور روایت ہی انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ پڑھے ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد دور کیے جاتے ہین اس سے یعنی
اسکے اعمالنامہ مین سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اسپر دین نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور ایک روایت مین پچاس بار یعنی بجائے دو سو بار
کے اور نہین ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین **ف** مگر یہ کہ ہو اسپر دین اس استثنا کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ گناہ دین نہین مٹایا جاویگا اور
دوسرے یہ کہ بر تقدیر ہونے دین کے اور گناہ نہین مٹائے جاوینگے اور قراۃ اس سورہ کی تاثیر نہین کرنے کی اور ظاہر اول ہی معنی ہین واللہ
اعلم اور مراد دین سے حقوق بندون کے ہین ۞ ( وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى
يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيَ ادْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ غَرِيْبٌ ) اور روایت ہی انس رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ ارادہ کرے سونے کا اپنے بچھونے پر پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ
پر پھر پڑھے سو بار قل ہو اللہ احد جسوقت ہوگا دن قیامت کا فرماویگا اسکو پروردگار اے بندے میرے داخل ہو اپنے داہنے طرف بہشت مین
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اطاعت کی کہ داہنی کروٹ سے لیٹا اور ایسی
سورۃ پڑھی کہ اسمین صفات ہین اللہ تعالے کے اسکے بدلے مین یہ ملیگا اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ باغ جنت کے اور محل اسکے کہ داہنی

طرف ہونگے فضل ہونگے بائین طرف کے باغون اور محلون سے ۔ع۔ (وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقرأ قل ہو اللہ احد فقال وجبت قلت وما وجبت قال الجنۃ رواہ مالک والترمذی والنسائی) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ پڑھتا ہے قل ہو اللہ احد فرمایا واجب ہوئی یعنی اسکے لیے کہا مین نے کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور نسائی نے

**ف** یہ واجب ہونا جنت کا بسبب وعدہ اور فضل اللہ تعالے کے ہے نہ اور کچھ ۔ع۔ (وعن فروۃ بن نوفل عن ابیہ انہ قال یا رسول اللہ علمنی شیئا اقولہ اذا اویت الی فراشی فقال اقرأ قل یا ایہا الکافرون فانہا براءۃ من الشرک رواہ الترمذی وابو داود والدارمی) اور روایت ہے فروہ بن نوفل سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا یا رسول اللہ سکھلاؤ مجکو کچھ کہ کہون مین اسکو جسوقت کہ جاؤن مین طرف بچھونے اپنے کے فرمایا پڑھ قل یا ایہا الکافرون اسلیے کہ تحقیق وہ بیزاری ہے شرک سے یعنے پس اسکو پڑھ کر سوویگا تو پاک ہوکر سوویگا شرک سے اور مریگا تو توحید پر مریگا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نے (وعن عقبۃ بن عامر قال بینا انا اسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الجحفۃ والابواء اذ غشیتنا ریح وظلمۃ شدیدۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ویقول یا عقبۃ تعوذ بہما فما تعوذ متعوذ بمثلہما رواہ ابو داود) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہ اسوقت ہم چلے جاتے تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جحفہ اور ابواء کے کہ ناگاہ ڈھانکا ہمکو باد نے اور اندھیرے سخت نے پس شروع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑتے تھے ساتھ اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کے اور فرماتے اے عقبہ پناہ پکڑ ساتھ ان دونون سورتون کے پس نہین پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنے والے نے ساتھ مانند ان دونون کے یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے سب سے افضل ہین نقل کی یہ ابو داود نے

**ف** جحفہ اور ابواء نام ہین مکانون کے درمیان مکے اور مدینے کے (وعن عبد اللہ بن خبیب قال خرجنا فی لیلۃ مطر وظلمۃ شدیدۃ نطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فادرکناہ فقال قل قلت ما اقول قال قل ہو اللہ احد والمعوذتین حین تصبح وحین تمسی ثلث مرات تکفیک من کل شیء رواہ الترمذی وابو داود والنسائی) اور روایت ہے عبد اللہ بن خبیب سے کہ کہا نکلے ہم بیچ رات مینھ اور اندھیری سخت کے ڈھونڈھتے ہوے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے حضرت کہین تشریف لیے جاتے تھے ہم بھی ڈھونڈھتے ہوے نکلے تا ساتھ جاوین پس پایا ہمنے انکو پس فرمایا حضرت نے کہ کہا مین نے کیا کہون مین فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس وقت صبح کے اور وقت شام کے تین بار کفایت کرینگے تجکو ہر چیز سے یعنے دفع کرینگے ہر آفت و بلا کو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے (وعن عقبۃ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ اقرأ سورۃ ہود او سورۃ یوسف قال لن تقرأ شیئا ابلغ عند اللہ من قل اعوذ برب الفلق رواہ احمد والنسائی والدارمی) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ پڑھون مین سورہ ہود یا سورہ یوسف یعنے بقصد پناہ پکڑنے اور دفع برائی کے فرمایا ہرگز نہ پڑھیگا تو کچھ بہت پوری نزدیک اللہ کے قل اعوذ برب الفلق سے نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے

**ف** بہت پوری یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے واسطے دفع برائی وغیرہ کے اس سورہ کے برابر کوئی سورہ کامل تر نہین یہ اسلیے سب سے زیادہ کامل ہے کہ اسمین ہر مخلوق کی برائی سے پناہ مانگی ہے قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق اور کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے کہ دونون سورتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے برابر کوئی سورہ مقدمہ پناہ پکڑنے مین کامل تر نہین اور کہا ابن ملک نے کہ مراد رغبت دلانی ہے پناہ پکڑنے پر ساتھ ان دونون سورتون کے انتہی حاصل ان دونون کے قول کا یہ ہے کہ ایک سورہ کو ذکر کیا اور دوسری سمجھی گئی قرینے سے ۔ع۔ مولانا

## الفصل الثالث فصل تیسری

(عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعربوا القرآن واتبعوا غرائبہ وغرائبہ فرائضہ وحدودہ) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرو

معانی قرآن کے اور پیروی کرو غرائب اُسکے کی اور غرائب اُسکے فرائض اُسکے ہین اور حدین اُسکی **ف** مراد فرائض سے مامورات ہین یعنی جن چیزون کے کرنیکو فرمایا اور مراد حدود سے منہیات ہین یعنی جن چیزون کے کرنے سے منع فرمایا ہے ؛ (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ فِی الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوۃِ وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّسْبِیْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَۃِ وَالصَّدَقَۃُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّۃٌ مِّنَ النَّارِ) اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنا قرآن کا نماز مین بہتر ہی پڑھنے قرآن کے سے غیر نماز مین اور پڑھنا قرآن کا غیر نماز مین زیادہ ثواب رکھتا ہی تسبیح و تکبیر سے اور تسبیح بہت ثواب رکھتی ہی صدقہ دینے سے اور صدقہ دینا بہت ثواب رکھتا ہی روزے سے اور روزہ ڈھال ہی آگ دوزخ کے سے **ف** جو نماز کھڑے ہوکر پڑھے اُسمین پڑھنا قرآن کا افضل ہی پڑھنے اُسکے سے اُس نماز مین کہ بیٹھ کر پڑھے اور تسبیح اور تکبیر سے یعنی اور ذکرون اور دعاؤن سے بھی افضل ہی اسلیے کہ قرآن کلام آلٰہی ہی اور اُسمین احکام اُسکے ہین اور تسبیح یعنے اور اوراد اذکار بہت ثواب رکھتے ہین اللہ دینے سے مشہور یہ ہی کہ عبادت متعدی کہ نفع اُسکا غیر کو پہونچے افضل ہی عبادت لازم سے کہ نفع اُسکا کرنے والے ہی کو پہونچے لیکن یہ حکم مخصوص ساتھ غیر ذکر کے ہی ذکر اُس سے مستثنیٰ ہی ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہی جیسا کہ صحیح حدیثون مین آیا ہی کہ ذکر بہتر اور افضل ہی خرچ کرنے چاندی اور سونے کے سے راہ خدا مین اور اللہ دینا افضل ہی روزے سے یعنی نفل روزے سے اسلیے کہ نفع اُسکا متعدی ہی یعنے غیر کو پہونچتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ ہر عمل بنی آدم کا دس حصے ثواب بڑھتا ہی مگر روزہ میرے ہی لیے اور مین جزا دونگا اُسکی پس پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہی روزے سے اور دوسری سے معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہی صدقہ سے تطبیق اُنمین یون دی گئی ہی کہ فضیلت باعتبار جہات کے ہی یعنی صدقہ افضل ہی باعتبار اسکے کہ متعدی ہی اور روزہ باعتبار اسکے کہ روزہ دار صفت رحمان کی حاصل کرتا ہی کہ باز رہتا ہی کھانے پینے وغیرہ سے ؛ ع ؛ ح (وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِیِّ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِرَاءَۃُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِیْ غَیْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَۃٍ وَقِرَاءَتُہٗ فِی الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰی ذٰلِکَ اِلٰی اَلْفَیْ دَرَجَۃٍ) اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی سے کہ نقل کی اپنے دادا سے یعنے اُس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب پڑھنے آدمی کا قرآن کو بیچ غیر مصحف کے یعنے یاد پڑھنا ہزار درجے اور ثواب پڑھنے اُسکی کا مصحف مین یعنے دیکھکر زیادہ کیا جاتا ہی اوپر ثواب یاد پڑھنے کے دو ہزار درجے تک **ف** دیکھکر پڑھنے مین ثواب زیادہ اسلیے ہوتا ہی کہ تدبر اور تفکر اُسمین خوب ہوتا ہی اور دیکھتا ہی قرآن مین اور ہاتھ لگاتا ہی اور اُٹھاتا ہی اُسکو اور یہ آیا ہی ہی کہ دیکھنا قرآن مین عبادت ہی اور بہت صحابہ اور تابعین دیکھ ہی کر پڑھتے تھے آیا ہی کہ حضرت عثمانؓ کے پاس دو قرآن پھٹے تھے بسبب بہت پڑھنے کے اُنمین اور کہا نووی نے کہ یہ حکم مطلق نہین ہی بلکہ اگر قاری کو یاد پڑھنے مین تدبر اور تفکر اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہی دیکھکر پڑھنے سے تو یاد پڑھنا افضل ہی اور اگر دونون برابر ہون دیکھکر پڑھنا افضل ہی ؛ ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ہٰذِہِ الْقُلُوْبَ تَصْدَاُ کَمَا یَصْدَاُ الْحَدِیْدُ اِذَا اَصَابَہُ الْمَاءُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا جِلَاؤُہَا قَالَ کَثْرَۃُ ذِکْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَۃُ الْقُرْاٰنِ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ دل زنگ پکڑتے ہین جیسا کہ زنگ پکڑتا ہی لوہا جس وقت کہ پہونچتا ہی اُسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلا اُسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑھنا قرآن کا نقل کین بیہقی نے چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنے بسبب کرنے گناہون کے اور واقع ہونے غفلت کے دل زنگ آلودہ ہو جاتا ہی موت کے بہت یاد کرنے سے اور قرآن کے پڑھنے سے جلا یعنی صفائی اُسکو حاصل ہو جاتی ہی ؛ ع ؛ (وَعَنْ اَیْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْکَلَاعِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ قَالَ فَاَیُّ اٰیَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قَالَ فَاَیُّ اٰیَۃٍ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ تُحِبُّ اَنْ تُصِیْبَکَ وَاُمَّتَکَ قَالَ خَاتِمَۃُ

سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ أَعْطَاهَا هٰذِهِ الْأُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ایفع بن عبد الکلاعی سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون سی سورۃ قرآن میں بہت بڑی ہے یعنی بیچ بیان صفات باری تعالیٰ کے فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اس شخص نے کون سی آیت قرآن میں بہت بڑی ہے فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم کہا اس نے کون سی آیت یا رسول اللہ دوست رکھتے ہو یہ کہ پہونچے تمکو اور امت تمہاری کو یعنی ثواب اور فائدہ اسکا فرمایا خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی تحقیق وہ آخری ہے خزانوں رحمت خدا کے سے نیچے عرش اسکے سے دیا ہے وہ اس امت کو نہیں چھوڑی کوئی بھلائی دنیا و آخرت کی سے مگر شامل ہے اسپر نقل کی یہ دارمی نے

ف پہلے ایک حدیث گذری اسمیں سورۃ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ کہا اور اسمیں قل ہو اللہ کو پس انمیں منافات نہیں ہے اسلیے کہ وہ بڑی ہے باعتبار اسکے کہ مشتمل ہے حمد اور دعا و عبادت کو اور خلاصہ ہے قرآن کا اور یہ اس باعتبار بڑی ہے کہ اسمیں توحید خوب مذکور ہے اور خاتمہ سورۃ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک یعنی دوست رکھتا ہوں یہ کہ پہونچے مجھکو اور امت میری کو فائدہ اسکا پہلے باقی قرآن کے اور نہیں چھوڑی کوئی بھلائی الخ آمن الرسول سے اشارہ ہے ایمان و تصدیق پر اور سمعنا اور اطعنا اشارہ ہے اسلام و احکام پر و الیک المصیر اشارہ ہے جزا عمل پر آخرت میں اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ ہے منافع دنیوی و اخروی پر جو ہیں (وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) اور روایت ہے عبد الملک بن عمیر سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ فاتحہ میں شفا ہے ہر بیماری سے نقل کی یہ دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی اگر پڑھے اسکو ساتھ ایمان و یقین کے تو شفا ہوتی ہے ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سے اور لکھکر لٹکانا اسکو یا چاٹنا بھی نفع کرتا ہے امراض کو ع (وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ آخِرَ آلِ عِمْرَانَ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ) اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھے آخر آل عمران کا رات میں لکھا جاتا ہے واسطے اسکے ثواب قیام رات کا یعنی تہجد کا ف آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سے آخر سورۃ تک اور رات میں یعنی اول رات میں یا آخر رات میں اور ثابت ہوا ہے پڑھنا اسکا حضرت سے بعد جاگنے کے تہجد کے لیے پہلے وضو وغیرہ کے ع (وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ (رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھے سورۃ آل عمران دن جمعہ کے دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اسکے لیے فرشتے رات تک نقل کیں یہ دونوں حدیثیں دارمی نے (وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَإِنَّهَا صَلٰوةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا) اور روایت ہے جبیر بن نفیر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ختم کی سورۂ بقرہ ساتھ دو آیتوں کے یعنی آمن الرسول سے آخر تک دیا گیا ہوں میں وہ دو آیتیں بیچ خزانہ اسکے سے کہ نیچے عرش کے ہے پس سیکھو انکو اور سکھلاؤ تم انکو اپنی عورتوں کو اسلیے کہ وہ آیتیں رحمت ہیں اور سبب نزدیکی کا ہیں اور دعا ہیں نقل کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے (وَعَنْ كَعْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے کعب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو سورۂ ہود دن جمعہ کے نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ) اور روایت ہے ابی سعید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۂ کہف دن جمعہ کے روشن ہو جاتا ہے واسطے اسکے نور ایمان و ہدایت اسکے دل میں درمیان دو جمعوں کے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں (وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الم تَنْزِيْلُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَؤُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا

عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِي فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالَى فِيهِ وَقَالَ اكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ خَطِيئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوا لَهُ دَرَجَةً وَقَالَ أَيْضًا إِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِي عَنْهُ وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي تَبَارَكَ مِثْلَهُ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيتُ حَتَّى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاوُسٌ فُضِّلَتَا عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی خالد بن معدان سے کہ کہا پڑھو یعنے اول رات نجات دینے والی کو یعنی عذاب قبر و حشر کے سے اور وہ سورہ الم تنزیل ہی اسلیے کہ پہونچا ہی مجکو یہ کہ تھا ایک شخص پڑھتا اسکو اور نہ پڑھتا کسی چیز کو سوا اسکے یعنے ورد اپنا نہین ٹھہرایا تھا کچھ سوا اسکے اور تھا وہ بہت گنہگار پس پھیلائے اُس صورت نے بازو اپنے اسپر کہا ای پروردگار میرے بخش اسکو پس تحقیق وہ تھا بہت پڑھتا مجکو پس قبول کی شفاعت اسکی پروردگار تعالے نے اُس شخص کے حق مین اور فرمایا لکھو واسطے اُسکے بدلے ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو واسطے اُسکے درجہ اور کہا خالد نے بھی کہ تحقیق یہ سورت جھگڑتی ہی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے [illegible] مین کہتی ہی یا الٰہی اگر ہون مین تیری کتاب مین سے یعنی قرآن سے جو کہ لکھا ہوا ہی لوح محفوظ مین پس شفاعت [illegible]ل کر میری اُسکے حق مین اور اگر نہین مین کتاب تیری سے یعنے بالفرض پس مٹا ڈال مجکو [illegible] سے اور کہا خالد نے تحقیق یہ سورت ہو گی یعنی قبر مین مانند جانور پرندے کے رکھیگی بازو اپنے اسپر پھر شفاعت کریگی واسطے اُسکے پس باز رکھیگی اُسکو عذاب قبر سے اور کہا خالد نے بیچ حق سورۂ تبارک کے مانند اُسکے اور تھے خالد نہین سوتے تھے یہانتک کہ پڑھتے یہ دونون سورتین اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی دی گئین ہین یہ دونون سورتین ہر سورت پر قرآن مین ساتھ ساٹھ نیکیون کے نقل کی یہ دارمی نے ف پہونچا مجکو یعنے صحابہ سے خالد تابعی ہی ستر صحابیون سے ملاقات کی ہی پس یہ اور روایت دوسری کہ طاؤس سے منقول ہی مرسل ہین لیکن حکم مرفوع مین ہین اسلیے کہ یہ چیزین معلوم نہین ہوتین مگر حضرت کے فرمانے سے اور پھیلاتے بازو یعنے وہ سورت یا ثواب اسکا بصورت جانور کے بن گیا اور بازو پھیلاتے اسپر تاکہ سایہ کرے اسپر یا بازو رحمت کے پھیلاتے اسپر یعنے اپنی پناہ مین لیا اور حمایت کی اُسکی اور جھگڑتی ہی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے یعنی جو کہ بہت پڑھتا ہی اسکو اسکی شفاعت کرتی ہی قبر مین واسطے تخفیف عذاب اُسکے کے یا فراخ کرنے قبر اُسکی کے اور مانند اسکے اور طاؤس بڑے تابعین سے ہین اور بزرگی دی گئین الخ یہ منافی نہین ہی خبر صحیح کے کہ بقرہ افضل سورتون قرآن کی ہی بعد فاتحہ کے اسلیے کہ اسکو فضیلت اس جہت کر ہی کہ اسمین مضامین عمدہ ہین اور انکو فضیلت اس جہت کر ہی کہ عذاب قبر سے بچاتی ہین اور روایت کی یہ دارمی نے یہ دو حدیثین ہین کہ دارمی نے روایت کین یعنے ایک تو قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا انکو مصنف نے جمع کر دیا ہی مع شرح مولانا (وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا) اور روایت [illegible] ہی عطا بن ابی رباح سے کہ کہا پہونچی مجکو یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے یٰس اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اُسکی یعنے حاجتین دینی و دنیوی نقل کی یہ دارمی نے مرسل (وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَاقْرَؤُوهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) اور روایت ہی معقل بن یسار مزنی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورہ یٰس واسطے طلب رضامندی اللہ تعالے کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے ہین پڑھو اس سورت کو نزدیک مردون اپنے کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف گناہون سے مراد صغیرہ گناہ ہین اور اسیطرح کبیرہ بھی بخشے جاتے ہین اگر چاہے اللہ تعالے اور پڑھو نزدیک مردون اپنے کے یعنی جو کہ قریب المرگ ہون تاکہ وہ سنین اسکو اور معانی اسکے سمجھین پس یہ ہووے بیچ حکم پڑھنے اُنکے کے اور ہووے سبب مغفرت کے یا مراد یہ ہی کہ پڑھو نزدیک قبرون مردون اپنے کے اسلیے کہ وہ بہت احتیاج رکھتے ہین مغفرت کی مع شرح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ

القرآن سورۃ البقرۃ وان لکل شیء لبابا وان لباب القرآن المفصل رواہ الدارمی) اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ انھون نے کہا تحقیق
واسطے ہر چیز کے بلندی ہے اور تحقیق بلندی قرآن کی سورہ بقرہ اور تحقیق واسطے ہر چیز کے خلاصہ یعنی مقصود ہے اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہے نقل
کی یہ دارمی نے ف بلندی قرآن کی سورہ بقرہ اسلیے ہے کہ بڑی ہے سب سورتون سے اور احکام بہت مذکور ہین اسمین اور مفصل یعنی سورہ حجرات سے
آخر قرآن تک یہ خلاصہ ہے سارے قرآن کا اسلیے کہ انمین مفصل ہین وہ مضمون کہ مجمل ہین اور سورتون مین اور وجہ تسمیہ انکے کی بھی یہی خوب ہے
ع (وعن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لکل شیء عروس وعروس القرآن الرحمن) اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا سنا مین
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے ہر چیز کے زینت ہے اور زینت قرآن کی سورۃ الرحمن ہے ف اسلیے کہ اسمین بیان ہے دنیا اور آخرت
کی نعمتون کا اور بیان ہے اوصاف حورون کا کہ دلھنین ہین جنت کی اور بیان انکے زیور وغیرہ کا ع (وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من قرا سورۃ الواقعۃ فی کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابدا وکان ابن مسعود یامر بناتہ یقران بہا کل لیلۃ رواہما البیہقی فی
شعب الایمان) اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے سورہ واقعہ ہر شب نہین پہونچیگا اسکو
فاقہ کبھی اور تھے ابن مسعود حکم کرتے اپنی بیٹیون کو کہ پڑھین یہ سورہ ہر شب مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف فاقہ کے معنی
ہین محتاجگی اور حاجتمندی یعنی یہ ہین کہ نہین ضرر کرتی ہے اسکو محتاجگی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہے صبر یا نہین پہونچتی اسکو محتاجگی دل کی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہے فراخی
دل کی اور معرفت رب کی اور توکل اور اعتماد اسپر بسبب فائدہ اٹھانے کے معنی اس سورت کی سے اور جاننا چاہیے کہ شارع نے رغبت دلائی ہے بعضے
عبادتون کی کہ موثر اور نافع ہین امور دنیا کے مین بھی کہ حاصل ہونا انکا مدد ہے دین مین تا بہر تقدیر مشغول ہون عبادت مین جسطرح کہ ہو ع (وعن
علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ہذہ السورۃ سبح اسم ربک الاعلی رواہ احمد) اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا تھے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اس سورت کو مراد سبح اسم ربک الاعلی ہے نقل کی یہ احمد نے ف دوست رکھتے تھے حضرت اسکو اسلیے کہ اسمین یہ آیت ہے
ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسی کہ یہ شاہد ہے اوپر حق ہونے قرآن کے اور رد ہے مشرکون اور اہل کتاب پر اور روایت ہے ابو ذر سے کہ کہا کہا مین نے
یا رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم کے صحیفون مین فرمایا تھین تمام مثالین کہ اے بادشاہ مسلط گرفتار فریب خوردہ دنیا مین تحقیق نہین بھیجا مین نے تجھکو تا کہ
جمع کرے دنیا بہت سی ولیکن بھیجا مین نے تجھکو کہ پھیرے تو دعا مظلوم کی مجھسے اسلیے کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہے عاقل کو جبتک
کہ اسمین عقل ہو یہ کہ ہون واسطے اسکے چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کرے اسمین رب اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کرے نفس اپنے سے
اور ایک وقت ہو کہ تفکر کرے اسمین بیچ صنعت خدا کے اور ایک وقت رکھے اپنی [illegible] یعنی کھانے پینے وغیرہا کے لیے اور لازم ہے عاقل کو یہ کہ نہو طمع
کرنے والا مگر واسطے تین چیزون کے واسطے توشہ تیار کرنے معاد کے یا درست کرنے معاش اپنے کے یا لذت اٹھانے کے غیر حرام سے اور لازم ہے عاقل کو یہ کہ
ہو بینا ساتھ زمانے اپنے کے متوجہ ہو حال اپنے پر محافظت کرنے والا واسطے زبان اپنی کے اور جسنے محاسبہ کیا کلام اپنے کا اعمال اپنے سے کم ہوگا کلام اسکا
نہین کلام کرنے کا مگر ضروری عرض کیا مین نے یا رسول اللہ پس کیا ہے صحیفون موسی کے مین فرمایا ہین عبرتین تمام یعنی ڈرانے کی باتین کہ تعجب کرتا ہون
مین واسطے اسکے کہ یقین کرتا ہے موت کا پھر وہ خوش بھی ہوتا ہے تعجب کرتا ہون مین واسطے اسکے کہ یقین رکھے آگ کا اور پھر ہنسے بھی اور تعجب کرتا ہون مین
واسطے اسکے کہ یقین کرے ساتھ تقدیر کے اور پھر وہ رنج اٹھاوے یعنی طلب کرنے معاش کے مین تعجب کرتا ہون مین واسطے اسکے کہ دیکھے دنیا کو اور انقلاب اسکے کو اور پھر
اطمینان کرے طرف اسکے تعجب کرتا ہون مین واسطے اسکے کہ یقین کرے حساب کا کل کے دن اور پھر عمل نکرے ع (وعن عبد اللہ بن عمرو قال اتی رجل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرئنی یا رسول اللہ فقال اقرا ثلثا من ذوات الر فقال کبرت سنی واشتد قلبی وغلظ لسانی قال فاقرا ثلثا من ذوات حم فقال

مِثْلَ مَقَالَتِہٖ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقْرِئْنِیْ سُوْرَۃً جَامِعَۃً فَاَقْرَاَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰی فَرَغَ مِنْہَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدُ عَلَیْہَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا پڑھاؤ مجکو یا رسول اللہ پس فرمایا پڑھ تین سورتین اُنمین سے کہ جنکے اول مین الرا ہی کہا بڑی ہوئی عمر میری اور سخت ہو دل میرا یعنی غالب ہوا اسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان کی اور موٹی ہو زبان میری یعنی کلام اللہ نہین یاد ہو سکتا خصوصاً بڑی سورت فرمایا یعنی اگر وہ نہین پڑھ سکتا پس پڑھ تین سورتین اُنمین سے کہ اول اُنکے حم ہی یعنی یہ چھوٹی ہین بہ نسبت اُنکے پھر کہا اُسنے بات پہلے کہنے کے کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ پڑھاؤ مجکو ایک سورۃ جامعہ یعنے جسمین جمع ہون بہت سی باتین پس پڑھائی اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اذا زلزلت یہانتک کہ فارغ ہوئے اُس سے یعنی تمام سورۃ پڑھی پس کہا اُس شخص نے قسم ہی اُس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہ زیادہ کرونگا بیچ اُسکے یعنے اوپر عمل کرنے اُسکی کے کبھی پھر پیٹھ پھیری اُس شخص نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اِس شخص نے دو بار فرمایا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** جن سورتون کے سرے پر الرا ہی وہ پانچ سورتین ہین اور سورہ اذا زلزلت جامعہ اسلیے ہی کہ اسمین ایک آیت جامع ہی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اسمین سب چیزین کرنے نکرنے کی آگئین ہ ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَاَ اَلْفَ اٰیَۃٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ یَّسْتَطِیْعُ اَنْ یَّقْرَاَ اَلْفَ اٰیَۃٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قَالَ اَمَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَاَ اَلْہٰکُمُ التَّکَاثُرُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین طاقت رکھتا ہی ایک تمھارا یہ کہ پڑھے ہزار آیتین ہر دن مین عرض کیا صحابہ نے کون طاقت رکھتا ہی یہ کہ پڑھے ہزار آیتین ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑھ سکتا ہی فرمایا کیا نہین طاقت رکھتا ایک تمھارا یہ کہ پڑھے سورۂ الھٰکم التکاثر نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی اگر یہ سورۃ پڑھے تو ثواب پڑھنے ہزار آیتون کا پاتا ہی اسلیے کہ اسمین بے رغبتی دلاتی ہی دنیا سے اور رغبت دلاتی ہی عقبی مین ہ ع (وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِیَ لَہٗ بِہَا قَصْرٌ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَرَاَ عِشْرِیْنَ مَرَّۃً بُنِیَ لَہٗ بِہَا قَصْرَانِ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَرَاَہَا ثَلٰثِیْنَ مَرَّۃً بُنِیَ لَہٗ بِہَا ثَلٰثَۃُ قُصُوْرٍ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذًا لَنُکْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پڑھے قل ہو اللہ احد دس بار بنایا جاتا ہی اسکے لیے بسبب اُسکے ایک محل بہشت مین اور جو پڑھے بیس بار بنائے جاتے ہین اُسکے لیے بسبب اس سورت کے دو محل بہشت مین اور جو پڑھے اسکو تیس بار بنائے جاتے ہین اسکے لیے بسبب پڑھنے اُسکے کے تین محل بہشت مین پھر کہا حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے نے قسم ہی خدا کی یا رسول اللہ اسوقت بہت بنائینگے ہم محل اپنے لیئے یعنی ایسا ثواب ہی تو بہت پڑھینگے اسکو تا بہت سے محل بنین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت فراخ ہی اس سے یعنی ثواب و فضل اُسکا بہت فراخ ہی پس رغبت کرو اسمین اور تعجب نکرو نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَۃٍ مِائَۃَ اٰیَۃٍ لَمْ یُحَاجَّہُ الْقُرْاٰنُ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَمَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَۃٍ مِائَتَیْ اٰیَۃٍ کُتِبَ لَہٗ قُنُوْتُ لَیْلَۃٍ وَمَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَۃٍ خَمْسَمِائَۃٍ اِلٰی الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَہٗ قِنْطَارٌ مِّنَ الْاَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی حسن سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے بیچ رات کے سو آیتین نہین جھگڑیگا اُس سے قرآن اُس رات مین اور جو شخص کہ پڑھے رات مین دو سو آیتین لکھا جاتا ہی واسطے اُسکے ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑھے رات مین پانسو آیتین سے ہزار تک صبح کرتا ہی اس حال مین کہ ہوتا ہی اُسکے لیے بقدر قنطار کے ثواب عرض کیا صحابہ نے کیا ہی قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنے درہم یا دینار نقل کی یہ دارمی نے

ف نہین جھگڑیگا الخ یعنے قرآن جھگڑیگا اور دشمن ہوگا اُس کسی کا کہ نہ پڑھے اُسکو اور ملازمت نکرے اُسپر پس پڑھنا سو آیتون کا شب کو بیچ دفع دشمنی قرآن کے اور ادائے حق اُسکے کے اُس شب مین کافی ہی اور جاننا چاہیے کہ جھگڑنا قرآن کا دو سبب سے ہوگا ایک سبب نہ پڑھنے کے اور ایک بسبب نہ عمل کرنے کے پس بسبب نہ پڑھنے کے جو جھگڑیگا وہ تو پڑھنے سے رفع ہوگا اور بسبب نہ عمل کرنے کے جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر نہ عمل کریگا حاصل یہ کہ اگر قرآن پڑھیگا اور عمل بھی کریگا بالکل اُسکے جھگڑنے اور دشمنی کرنے سے محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اُسکا ہوگا اور اگر ایک بات مین بھی قصور ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ قراءت قرآن کی لازم و واجب ہی ہر انسان پر پس جب نہ پڑھیگا تو اللہ تعالےٰ جھگڑیگا اُس سے پس نسبت جھگڑنے کی طرف قرآن کے مجازاً ہی حقیقت مین وہ جھگڑنا خدا کا ہوگا اور بقدر قنطار کے یعنی بقدر گنتی قنطار کے یا بقدر وزن اُسکی کے مراد اس سے یہ ہی کہ بہت ثواب پاتا ہی ج دع ف فضائل بعضی سورتون اور آیتون کی تفسیر عزیزی اور در منثور سے لکھی جاتی ہین تا لوگ اُنکے ثواب اور فضیلت کے سننے سے خوشدل ہوکر سرگرم بیچ حاصل کرنے اس نعمت عظمیٰ کے ہووین لکھا ہی مولانا عبد العزیز رحمہ نے کہ کہا ہی مفسرین نے کہ حضرت نوح علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہوے تو خوف غرق سے ہراسان تھے واسطے نجات پانے کے غرق سے بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کہی اُنکی غرق سے سالم رہی پس جب بسبب اُس آدھے کلمے کے نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر بیچ ابتداے کار کے مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات سے ہوگا اور لکھا ہی علما نے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اُنیس حروف ہین اور موکل دوزخ کے بھی اُنیس ہین ساتھ ہر حرف کے بلا ہر ایک کی اُنمین سے دفع ہوسکتی ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ روز و شب کی چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعتون کے لیے تو پانچ نمازین مقرر فرمائین ہین اور اُنیس باقی کے لیے یہ اُنیس حرف دیے تا ہر نشست و برخاست اور حرکت اور سکون ہین کہ ان اُنیس ساعتون بین ہون برکت و عبادت حاصل کرے یعنی ان حرفون کی برکت سے وہ ساعتین بھی عبادت مین لکھی جاوین اور یہ بھی لکھا ہی علما نے کہ سورۂ برات کو کہ مشتمل ہی اوپر حکم قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے بھی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہین اسلیے کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہی اور رحمت مقتضی اُسکی ہی نہین پس جو کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت و ہر آن مداومت کرے اور ادنیٰ درجہ یہ ہی کہ ہر روز سترہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کرے یقین ہی کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محظوظ ہوویگا اور خواص اس آیت کے سے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب آدمی پائخانے کو جاوے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہکر جاوے تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ اُسکی کے اور نظر جنات کے پس جب یہ کلمہ درمیان آدمی کے اور دشمنان ظاہری اُسکے کے پردہ ہوا تو امید ہی کہ درمیان آدمی کے اور عذاب عقبیٰ کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہی کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سانپ بچھو کے کاٹے ہوؤن کو اور مرگی والون کو اور دیوانون کو سورۂ فاتحہ کے رقیہ کرتے تھے یعنے پڑھ کر دم کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو جائز رکھا اور دارقطنی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہی کہ اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورت کے رقیہ فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد پڑھنے اس سورت کے اوپر مقام درد اُنکے کے ملا اور بزار اپنی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پہلو اپنا بچھونے پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھ کر اپنے پر دم کین ہر بلا سے امان مین ہوا مگر یہ کہ موت اُسکی مقدر رہے یعنی موت سے کوئی چیز نہین بچاسکتی اور عبد بن حمید اپنی مسند مین لایا ہی ابن عباس سے بطریق مرفوع کے فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن کے ہی ثواب مین اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ چار چیزین گنج عرش سے مجکو دی ہین اور کوئی چیز سواے ان چار کے اُس گنج سے کسی کو نہین پہونچی اُم الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا

اور سورہ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو درداء سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہے اُس چیز سے کہ کوئی چیز قرآن سے کفایت نہیں کرتی ہے اور اگر فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کے بیچ رکھیں اور تمام قرآن کو دوسرے پلہ میں تو البتہ فاتحۃ الکتاب سات قرآن کے برابر ہو اور ابو عبید فضائل قرآن میں حسنؓ بصری سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑھے گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑھا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم کی میں وارد ہوا ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر میں نوحہ اور زاری کرنے اور خاک ڈالنے کا سر پر چار بار اتفاق پڑا اول اُسوقت کہ اُسپر لعنت ہوئی اور دوسرے جبکہ اُسکو آسمان سے زمین پر ڈالا اور تیسرے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور چوتھے جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابو الشیخ کتاب الثواب میں لایا ہے کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیے کہ فاتحۃ الکتاب پڑھے اور بعد ختم کرنے کے حاجت چاہے اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اُنکے پاس آیا اور شکایت درد گردے کی کی شعبی نے اُسکو کہا کہ تجکو لازم ہے کہ اساس القرآن پڑھکر درد کی جگہ دم کر اُسنے کہا کہ اساس القرآن کیا ہے شعبی نے کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشائخ کے مذکور ہے کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہے واسطے ہر مطلب کے پڑھنی چاہیے اور اُسکے دو طریق ہیں ایک تو یہ ہے کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کے میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتھ لام [illegible] کے ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑھے جو مطلب کہ ہو گا بر آئیگا انشاء اللہ تعالی اور اگر شفا مریض کی یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی پر دم کر کر اُس مریض اور سحر زدہ کو پلا وے اور دوسرے یہ کہ نوچندے اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کے بے قید ملانے میم کے ساتھ لام کے ستر بار پڑھے بعد ازاں ہر روز اُسی وقت پڑھے اور دس دس بار کم کرتا جاوے تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینے میں مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرے اور تیسرے مہینے میں اسی طرح کرے اور لکھنا اس سورت کا چینی کے پیالے پر ساتھ گلاب و مشک و زعفران کے پھر دھوکر پلانا اُسکا واسطے شفا از امراض مزمنہ کے چالیس روز تک مجرب ہے اور دانتوں کے درد اور درد سر اور درد شکم اور اور درد دن کے لیے سات بار پڑھکر دم کرنا اُسکا مجرب ہے اور سورہ بقرہ کی بھی بہت فضیلت آئی ہے صحیح مسلم میں انس بن مالک سے منقول ہے کہ جب ہم میں کوئی سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ لیتا تو اُسکو ہم میں عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہیں بھیجتے تھے اور تعین امیر میں تردد تھا ہر ایک لشکر والوں کو اپنے سامنے بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کون سی سورت قرآن کی پڑھی ہے ہر ایک کو جو کچھ یاد تھا عرض کرتا تھا جتنے کہ نوبت ایک نوجوان کی پہونچی کہ عمر میں سب سے چھوٹا تھا اس سے بھی پوچھا کہ کون کون سی سورت قرآن کی یاد رکھتا ہے تو عرض کیا فلان فلان سورت اور سورہ بقرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورہ بقرہ بھی یاد رکھتا ہے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطابؓ نے سورہ بقر [illegible] تہ حقائق اور دقائق اُسکی کے بارہ برس کے عرصہ میں پڑھا اور ختم کے روز ایک اونٹ کو ذبح کر کر طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کو کھلایا اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی منقول ہے کہ آٹھ برس تک بیچ پڑھنے سورہ بقرہ کے توقف کیا اور بعد آٹھ برس کے ختم کی غرض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یاروں کے نزدیک یہ سورت ایسی عظمت رکھتی تھی کہ اور سورت ویسی نہ رکھتی تھی اور خواص مجربہ اس سورت کے سے یہ ہے کہ جس موسم میں بچوں کو چیچک نکلتی ہے جس لڑکے کی عافیت منظور ہو اُسکے روبرو نہار منہ اس سورت کو تجوید و ترتیل سے پڑھ کر دم کرے اور وہ لڑکا بھی نہار منہ ہو فضل الہی سے اُس لڑکے کو اُس سال چیچک نہیں نکلیگی اور اگر نکلیگی بھی تو انجام بخیر ہو گا لیکن شرط یہ ہے کہ جسوقت پڑھنا اس سورت کا شروع کرے تو ڈھائی پاؤ چاول اور دہی اور کھانڈ اُسپر ڈالکر اسی مجلس میں کسی مستحق کو کھانے کے لیے دے تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز کا اب شروع ہوتا ہے ترجمہ در منثور کی حدیثوں کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور ایسے ہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورت کے اخیر
کی اور جو کوئی پڑھیگا سورہ کہف کی دس آیتین وقت سونے کے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور جو کوئی پڑھیگا خاتمہ اسکا وقت سونے کے ہوگا اسکے لیے
نور نزدیک اسکے قرارہ اٹھی سے قدم اسکے تک دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی سورہ کہف دن جمعہ کے ہوتا ہی کفارہ اسکے لیے دوسرے
جمعہ تک اور ایک مین ہی کہ جس گھر مین پڑھی جاوے سورہ کہف نہین داخل ہوتا اسمین شیطان اس رات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جسنے پڑھین چار رکعتین پیچھے عشا کے پڑھے پہلے دو رکعتون مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون مین تبارک الذی اور
الم تنزیل السجدہ لکھا جاتا ہی اسکے لیے ثواب مانند چار رکعتون کے کہ لیلۃ القدر مین پڑھی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی تبارک الذی اور
الم تنزیل السجدہ درمیان مغرب اور عشا کے پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر مین اور ایک روایت مین ہی کعب سے کہ جسنے پڑھی رات کو الم تنزیل السجدہ اور
تبارک الذی لکھی جاتی ہین اسکے لیے ستر نیکیان اور دور کیجاتی ہین اس سے ستر برائیان اور بلند کیے جاتے ہین اسکے لیے ستر درجے اور ایک
روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی الم تنزیل اور تبارک الذی رات مین لکھتا ہی اسکے لیے اللہ تعالے ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کے اور روایت کی ابن
ضریس اور ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نے ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ یسین نام رکھی گئی ہی توریت مین معمہ کہ
مشتمل ہی بھلائیون دنیا اور آخرت کے کو اپنے پڑھنے والے کے لیے اور دور کرتی ہی اس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کریگی اس سے ہول
آخرت کی اور نام رکھا گیا ہی اسکا رافعہ اور خافضہ یعنے بلند مرتبہ کرتی ہی مومنون کو اور پست کرتی ہی کافرون کو دفع کرتی ہی پڑھنے والے اپنے سے ہر برائی
اور روا کرتی ہی اسکی ہر حاجت جو کوئی پڑھے اسکو برابر ہوتی ہی اسکے لیے بیس حجون کے اور جو کوئی سنے اسکو برابر ہوتی ہی اسکے لیے ہزار دینار کے کہ دے
فی سبیل اللہ یعنے جہاد مین اور جو کوئی لکھکر پیوے اسکو داخل کرتی ہی اسکے لیے اندر ہزار دوائین اور ہزار نور اور ہزار الیقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین
اور نکال ڈالتی ہی ہر کینہ اور دکھ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہون مین کہ سورہ یسین میری امت کے
ہر انسان کے دل مین ہو اور فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے مداومت کی اوپر پڑھنے یسین کے ہر رات پھر مر گیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یسین اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اسکی اور ابن عباسؓ سے ہی کہ کہا جسنے پڑھی یسین وقت صبح کے دیا جاتا ہی
آسانی اس دن کے شام تلک اور جسنے پڑھی یسین اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اس رات کی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ابی قلابہ سے کہ کہا
جسنے پڑھی یسین مغفرت کیجاتی ہی اسکی اور جسنے پڑھی حالت بھوک مین سیر ہو جاتا ہی اور جسنے پڑھی یسین اس حالت مین کہ راہ بھولا ہوا تھا راہ پا لیتا ہی اور جسنے
پڑھی یہ اس حال مین کہ جانور اسکا جاتا رہا تھا پا لیتا ہی اسکو اور جسنے پڑھی یہ وقت کھانے کے کہ ڈرتا تھا کمی کھانے سے کفایت کریگی اسکو اور جسنے
پڑھا اسکو نزدیک میت کے آسانی کیجاتی ہی اسپر اور جسنے پڑھا اسکو نزدیک ایک عورت کے کہ دشوار تھا اسپر ہونا بچے کا آسانی ہوتی ہی اسپر اور جسنے پڑھا اسکو
پس گویا کہ پڑھا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یسین اور کہا مقبری نے پس نہ پہونچے تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا دشمن
سے مگر کہ پڑھے یسین پس وہ چیز دفع کیجاویگی تمسے بسبب اسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھی یسین اور والصافات دن جمعہ کے
پھر سوال کیا اللہ تعالے سے دیتا ہی اللہ تعالے سوال اسکا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا تھے ہم پہچانتے فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا نماز سے ساتھ کہنے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیہ تک کے اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا پیچھے نماز کے سبحان ربک
رب العزۃ آخر آیت تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگے یہ کہ لے ثواب
پیمانہ پورے مین دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے یہ آیت یعنی سبحان ربک الخ آخر مجلس اپنی مین جس وقت کہ ارادہ کرے اٹھنے کا اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دین مجکو سبع طوال یعنے سات سورتین بڑی کہ اول قرآن مین ہین جگہہ توریت کے اور دین مجکو الرآئیت طواسین تک
جگہہ انجیل کے اور دین مجکو یا ہین طواسین کے حامیمون تک جگہہ زبور کے اور فضیلت دی مجکو ساتھ حامیمون کے اور مفصل کے [illegible] پڑھا انکو کسی نبی نے
پہلے میرے اور ابن عباس سے ہی کہ ہر چیز کے لیے خلاصہ ہی اور خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرہ بن جندب سے ہی بطریق مرفوع کے کہ حامیمین باغ
ہین باغون جنت کے سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کے بھی سات آوینگے ہر حم انمین سے
کھڑی رہیگی ہر دروازے پر اُن دروازون مین [illegible] کہیگی یا الٰہی نہ داخل کر اس دروازے سے اسکو کہ ایمان رکھتا تھا مجہپر اور پڑھتا تھا مجکو اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کے لیے پھل ہی اور پھل قرآن کے حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنے والے سیر کرنے والے گھن کے پس جو
کوئی دوست رکھے یہ کہ چرے باغون جنت کے مین پس چاہیے کہ پڑھے حامیمین اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نہ سوتے تھے یہانتک کہ پڑھین تبارک الذی اور الم السجدہ اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑھے شب جمعہ مین حم الدخان اور یٰس صبح کرتا ہی اس حال
مین کہ بخشش [illegible] ہی اُسکے لیے اور ایک روایت مین [illegible] کہ فرمایا جو کوئی پڑھے حم الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بنا [illegible] لیے اللہ تعالی گھر جنت مین اور ایک
روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی سورہ دخان رات [illegible] کے مین صبح کرتا ہی اس حالت مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اُسکی اور نکاح کیا جاویگا اُسکا حور عین سے اور جو کوئی
پڑھے سورہ دخان رات مین بخشے جاتے ہین پہلے گناہ اُسکے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جسنے پڑھی الم تنزیل اور یٰس اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہونگے
اُسکے لیے نور اور پناہ شیطان سے اور شرک سے اور بلند کیے جاوینگے اُسکے لیے درجے دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو کوئی
پڑھے اقتربت الساعۃ ہر رات مین اُٹھا دیگا اُسکو اللہ دن قیامت کے اس حال مین کہ مُنھ اُسکا مانند چودھوین رات کے چاند کے ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قاری سورۃ
حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہی بیچ رہنے والون آسمان و زمین کے ساکن الفردوس یعنی یہ جنت فردوس مین کہ اعلی جنت ہی رہیگا
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ [illegible] وسلم نے کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہی پس پڑھو اسکو اور سکھاؤ اسکو اولاد اپنی کو اور ایک روایت مین ہی کہ سکھاؤ
اسکو بیبیون اپنی کو اور حضرت عائشہؓ سے ہی کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز ہووے ایک تمھارے کو یہ کہ پڑھے سورہ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اخیر سورہ حشر کا پھر مرجاوے اُس رات مین یا دن مین تو دور کیجاوینگی اُس سے تمام خطائین کہ کی ہین اور حکم
کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ جب جگہہ پکڑے طرف بچھونے اپنے کے یہ کہ پڑھے سورہ حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار پھر پڑھے اخیر سورہ حشر کا بھیجتا ہی اللہ تعالی ستر ہزار فرشتے کہ
دفع کرتے ہین اُس سے شیاطین جن و انس کو اگر رات کو پڑھتا ہی صبح [illegible] دفع کرتے ہین اور اگر صبح کو پڑھتا ہی شام تک دفع کرتے ہین اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسنے پڑھین
حشر کی اخیر آیتین رات مین یا دن مین پھر مرا اُس دن یا رات مین پس واجب ہوئی اُسکے لیے جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہو تبارک الذی بیچ دل ہر انسان کے امت میری سے اور کہا عکرمہ بن سلیمان نے کہ پڑھا مین نے یعنے قرآن اسمعیل کے آگے
پس جب پہونچا مین والضحی کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ نزدیک خاتمہ ہر سورہ کے اخیر کلام اللہ تک اسلیے کہ مین نے پڑھا عبد اللہ بن کثیر کے آگے پس جب پہونچا مین
والضحی تک کہا تکبیر کہہ اخیر کلام اللہ تک اور ابن عباس نے بھی حکم کیا اُسکا اور خبر دی ابن عباسؓ نے اور حکم کیا ابی بن کعبؓ نے مجکو اُسکا اور خبر دی مجکو ابی
نے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذا زلزلت برابر ہی آدھے قرآن کے اور والعادیات بھی برابر ہی
آدھے قرآن کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالی سے اُس حال مین کہ وہ ہنستا ہوگا عرض
کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکھتا ہی ہزار آیتون پر پس [illegible] پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم الھکم التکاثر آخر سورہ تک اور فرمایا کہ قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری

اُنکے پاس ہین ہو کہ یہ سورہ برابر ہی ہزار آیتون کے اور روایت کی ابو الشیخ نے عظمہ مین اور ابو محمد سمرقندی نے بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کے انس سے کہ کہا آئے
یہود خیبر کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا اُنھون نے کہ اے ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالے نے ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو حمأ مسنون سے یعنی کیچڑ
سڑی ہوئی سے اور ابلیس کو شعلہ آگ سے اور آسمان کو دھوئین سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سے پس خبر دے اپنے رب سے یعنی رب کاہے سے بنا پس نہ
جواب دیا اُنکو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لائے اُنکے پاس جبرئیل اس سورۃ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہ اللہ ایک ہی نہ اُسکے اصول و فروع ہین اور نہ شریک
اللہ الصمد اللہ بے پرواہی نہ کھاتا ہی اور نہ پیتا اور نہ اور احتیاج رکھتا ہی پڑھی ساری سورۃ یہ سورۃ ہی کہ نہ اسمین ذکر جنت کا ہی اور نہ آگ کا اور نہ آخرت کا
اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نے طرف اپنے پس یہ خاص اُسی کے لیے ہی جسنے پڑھا اسکو تین بار برابر ہوے ساتھ پڑھنے تمام وحی کے
اور جسنے پڑھا اسکو تیس بار نہین افضل ہونے کا کوئی اہل دنیا سے اُس دن مگر جسنے زیادہ پڑھا ہو اس سے اور جسنے پڑھا اسکو دو سو بار رہیگا جنت الفردوس مین
اور جسنے پڑھا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنے گھر مین دور ہوتا ہی اُس سے فقر اور ایک روایت مین ہی کہ رات گذاری رسولخدا صلعم نے ایک رات کہ
پڑھتے تھے اُسکو اور بار بار پڑھتے [illegible] اسکو صبح تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑھا تہائی قرآن [illegible] ایک روایت
مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد دو سو بار بخشے جاتے ہین اُسکے گناہ دو سو برس کے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشے
جاتے ہین اُسکے گناہ پچاس برس کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جسنے پڑھی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکھی جاتی ہین اُسکے
لیے ڈیڑھ ہزار نیکیان اور دور کیے جاتے ہین اُس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اُسپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن جی اور ابو یعلی اور بیہقی نے دلائل
مین انس سے کہ کہا تھے نبی صلعم شام مین پس اُترے جبرئیل اور کہا اے محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مرگیا پس آیا دوست رکھتے ہو تم یہ کہ نماز پڑھو اُسپر کہا ہان پھر مارا بازو
اپنا زمین پر پس پست ہوگئی اُنکے لیے ہر چیز اور بلند کیا گیا اُنکے لیے جنازہ اُسکا پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز سے دیا گیا معویہ یہ فضیلت کہ نماز پڑھی اُسپر دو صفون نے ملائکہ سے کہ ہر صف مین چھ لاکھ فرشتے تھے کہا جبرئیل نے
بسبب پڑھنے قل ہو اللہ احد کے تھا پڑھتا اُسکو کھڑے اور بیٹھے اور آتے جاتے اور سوتے یعنی لیٹے اور ایک روایت انس سے اسطرح آئی ہی کہ کہا
تھے ہم ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایک دن ساتھ روشنی اور شعاع و نور کے کہ نہ دیکھا تھا ہمنے اُسکو پہلے اُسکے
پس تعجب کرنے لگے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی روشنی و نور سے کہ ناگہان جبرئیل آگئے پس پوچھا جبرئیل سے کیا ہی واسطے آفتاب کے کہ نکلا ہی ایسا
روشن و نورانی کہ نہین دیکھا مین نے اُسکو کہ نکلا ہو پہلے اس سے کہا پس سبب یہ ہی کہ معویہ بن معویہ لیثی مرگیا ہی مدینہ مین آج پس بھیجے اللہ نے
طرف اُسکے ستر ہزار فرشتے کہ نماز پڑھین اُسپر کہا یہ کس سبب سے اے جبرئیل کہا تھا [illegible] پڑھتا قل ہو اللہ احد کھڑے اور بیٹھے اور چلتے اور اوقات رات
اور دن مین بہت پڑھو تم اسکو اسلیے کہ یہ نسبت ہی تمھارے رب کی اور جو کوئی پڑھے اُسکو پچاس بار بلند کرتا ہی اللہ اُسکے لیے پچاس ہزار درجے اور
دور کرتا ہی اُس سے پچاس ہزار برائیان اور لکھتا ہی اُسکے لیے پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑھے اسکو زیادہ دیوے اللہ تعالے ثواب کہا جبرئیل
نے پس کیا سمیٹ لون تمھارے لیے زمین پس نماز پڑھو تم اُسپر کہا کہ ہان پھر نماز پڑھی حضرت نے اُسپر اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین
ہین جو کوئی کرے اُنکو واسطے پورا کرنے ایمان کے داخل ہوگا جس دروازے جنت کے سے کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حور عین سے جس سے چاہیگا جو کوئی
معاف کرے قاتل اپنے سے اور ادا کرے دین خفیہ اور پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابو بکر نے اور اگر ایک کرے ان مین سے
یا رسول اللہ فرمایا ایک کرے ان مین سے یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بھی یہی ثواب پاویگا اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ
احد ہر دن مین پچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کے قبر مین سے اے مدح کرنے والے اللہ کے داخل ہو جنت مین اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا

رسول

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے بسم اللہ کہنی اپنے طعام پر پس چاہیے کہ پڑھے قل ہو اللہ احد جب فارغ ہو اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد جس وقت کہ داخل ہو گھر اپنے مین دور ہوتی ہی محتاجگی گھر والون سے اور ہمسایون سے
اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل اچھی صورت مین ہنستے ہوئے خوش اور کہا ای محمد علی
اعلی تجھے سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کے لیے نسب ہی اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میرے پاس امت تیری سے اس حال
مین کہ پڑھی ہوگی قل ہو اللہ احد ہزار بار کبھی دونگا اسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اسکو نزدیک عرش اپنے کے اور شفاعت قبول کرونگا اسکی ستر
آدمیون کے حق مین اُن لوگون مین سے کہ واجب ہوگا عذاب اور اگر نہ لازم کیا ہوتا مین نے اپنے نفس پر کل نفس ذائقۃ الموت تو نہ قبض کرتا
مین روح اسکی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار پناہ مین رکھتا ہی اسکو اللہ برائی سے دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو
اللہ احد ہزار بار ہوئی [illegible] اسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہزار گھوڑون بالگام و بازین سے کہ دیوے فی سبیل اللہ یعنی جہاد میں اور کعب احبار سے
ہی کہ کہا کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہی اللہ تعالے گوشت اسکے کو آگ پر اور کعب احبار سے یہ بھی آیا ہی کہا کہ جو کوئی مواظبت کرے
اوپر پڑھنے قل ہو اللہ اور آیۃ الکرسی کے دس بار رات و دن مین واجب کرے خوشنودی اللہ تعالے کی بڑی اور ہوگا ساتھ انبیا اسکی کے اور بچایا
جاتا ہی شیطان سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ بعد زوال عرفہ کے ہزار بار دیتا ہی اسکو اللہ جو کچھ مانگے اور ایک روایت
مین ہی کہ جو کوئی پڑھے اسکو ہزار بار پس بتحقیق مول لے لیا نفس اپنا اللہ سے یعنے آزاد ہوا آگ سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑھے اسکو
دوسو بار ہوتا ہی اسکے لیے ثواب پانسو برس کی عبادت کا اور ایک روایت مین ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نکاح کیا حضرت علی رضہ کا
حضرت فاطمہ سے منگایا پانی پھر کلی ڈالی [illegible] مین پھر لے گئے علی کو ساتھ اپنے یعنے گھر مین اور چھڑکا وہ پانی اُنکے گریبان مین اور درمیان دونون مونڈھون
اُنکے کے اور اللہ کی پناہ مین دیا اُنکو ساتھ پڑھنے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑھی قل ہو اللہ
احد سو بار بعد نماز صبح کے پہلے کلام کرنے کے کسی سے اُٹھائے جاتے مین اسکے لیے اُس دن مین عمل پچاس صدیقون کے باب باب ہی بیچ بیان متعلقات پہلے
باب کے الفصل الاول فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَاہَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ
لَھُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کرو قرآن کی یعنی
ہمیشہ پڑھا کرو تاکہ بھولو نہیں پس قسم ہی اُس ذات کی کہ جان [illegible] اسکے ہاتھ مین ہی کہ البتہ قرآن جلد نکلجاتا ہی سینے سے بہ نسبت اونٹ کے رسی اپنی
سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سے غفلت کرے تو اونٹ رسی مین سے نکل بھاگتا ہی اسی طرح سے قرآن اگر نہ پڑھا
کرے اسکو اور خبر نہ رکھے اسکی تو اُس سے بھی زیادہ سینے مین سے نکلجاتا ہی یعنی بہت بھول جاتا ہی + مولانا (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِھِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ نُسِّیَ وَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِھَا) اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بُری چیز ہی واسطے ایک اُنکی کے یہ کہ
کہے بھول گیا مین آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہ کہے کہ بھلا یا گیا اور یاد کرتے رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانے والا ہی سینہ لوگون کے سے بہ نسبت چارپایون
کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ بندھے ہوئی ساتھ رسی اپنی کے ف بھولگیا کہنا اسلیے منع ہی کہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ چھوڑ
دیا اور بھول گیا مین بسبب لے پروائی کے اور اس کہنے مین کہ بھلایا گیا ظاہر کرنا حسرت اور تقصیر کا ہی بیچ حاصل کرنے اس سعادت اور نعمت کے

ح ۲ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل اونٹ والے کے کہ اونٹ باندھا گیا ساتھ زانوں کے اگر خبر گیری رکھتا ہے اسکی تھما تا ہے اسکو اور اگر چھوڑ دیتا ہے اسکو جاتا رہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن جبتک کہ خواہش کریں اسپر دل تمھارے پس جس وقت کہ آپسمیں مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلوں کا پس کھڑے ہو اس سے یعنی پڑھنا موقوف کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ جس صورت میں کہ دل نہ لگے تو نہ پڑھنا افضل ہے بغیر حضور کے پڑھنے سے لیکن یہاں ایک نکتہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ عادت کرے اور نفس کو ریاضت میں ڈالے تا بہت پڑھنے سے ملال نہ آوے بلکہ خوشی زیادہ ہو اسلیے کہ کاہل اور آسودہ دل کہ عادت ریاضت کی نہیں رکھتے جلدی ملول ہو جاتے ہیں ایک تو ایسے ہوتے ہیں کہ ایک سیپارہ پڑھنے میں ملول ہوتے ہیں اور ایک ایسے ہوتے ہیں کہ ایک سیپارہ ساتھ ذوق و شوق کے پڑھتے ہیں کہ ملول ہرگز نہیں ہوتے اع ح ۲ (وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا پوچھے گئے انس کسطرح سے تھی قراۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تھی قراۃ درازی کے ساتھ پھر پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم دراز کرتے تھے ساتھ بسم اللہ کے یعنی الف اللہ کو مد کرتے تھے بقدر الف کے اور دراز کرتے تھے ساتھ رحمن کے یعنی اسکے بھی الف کو اسی طرح اور دراز کرتے تھے ساتھ رحیم کے یعنی ی کو مد کرتے تھے بقدر الف کے نقل کی یہ بخاری نے ف تھی قراۃ درازگی کے ساتھ مراد یہ ہے کہ حضرت مد کرتے حروف مد اور لین کو بقدر معروف کے اور شرط معلوم کی نزدیک ارباب وقوف کے اور کہا طیبی نے کہ حروف مد کے تین ہیں واو الف ی پس جبکہ ہو بعد انکے ہمزہ مد کرے بقدر الف کے اور بعضوں نے کہا کہ بقدر دو الفون کے پانچ الفون تک اور مراد بقدر الف کے بقدر دراز کے آواز کرے جس قدر کہ کہے با یا تا اور اگر ہو بعد انکے تشدید مد کرے بقدر چار الفون کے اتفاقاً مانند دابۃ کے اور اگر بعد انکے ہو ساکن مد کرے بقدر دو الفون کے اتفاقاً مانند صاد اور یعلمون کے اور اگر ہو بعد انکے غیر ان حروف کے نہ مد کرے مگر بقدر نکلنے اسکے کے منہ سے مانند ایاک کے اور مدات بسم اللہ کے اسی قبیلے کے ہیں ۲ ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سنتا اللہ تعالی کسی چیز کو مانند سننے کے آواز نبی کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہو قرآن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قبول نہیں کرتا اور دوست نہیں رکھتا کسی چیز کو ان چیزوں میں سے کہ سنی جاتی ہیں جیسا کہ دوست رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہے قرآن ح ۲ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کان رکھتا ہے اللہ یعنے نہیں قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان رکھتا ہے واسطے نبی کے کہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے اس حال میں کہ پکار کر پڑھے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے خوب ہی خوش آوازی کرنی قرآن پڑھنے میں بشرطیکہ تغیر حرف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اور طرح سے نہو اور راگ کے طور پر بھی نہو اور جو شخص کہ پڑھے قرآن کو جان کر راگ میں تو حرام ہے پڑھنا نہ پڑھنا چاہیے۔ مولانا۔ من الشروح (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِقْرَاْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ

سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ منبر پر تھے پڑھ روبرو میرے کہا مین نے پڑھون مین روبرو آپکے حال آنکہ آپ پر اُتارا گیا ہی قرآن فرمایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون یہ کہ سنون قرآن غیر اپنے سے کہا ابن مسعود نے پس پڑھی مین نے سورہ نسا یہانتک کہ پہونچا مین اس آیت تک پس کیا کرینگے یہ یہود وغیرہ جسوقت کہ لاوینگے ہم ہر امت مین سے ایک گواہ یعنی انکے فعلون کی گواہی دیگا نبی انکا اور لاوینگے تجکو اس امت پر گواہ فرمایا حضرت نے بس موقوف کر پڑھنا اب یعنی اسلیے کہ مین مشغول ہوتا ہون ساتھ فکر کرنے کے اسمین پھر التفات کیا مین نے طرف حضرت کے پس ناگہان آنکھین حضرت کی آنسو بہاتی تھین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آپ پر اُتارا گیا ہی یعنی قرآن پڑھنا حق آپ ہی کا ہی کہ جیسا اُتارا گیا ہی ویسا پڑھینگے اور کو کیا یارا کہ آپ کے روبرو پڑھے اور مین دوست رکھتا ہون یعنے بعضے وقت کہ حاصل ہوتا ہی عارف کو اسمین سکوت جیسے کہ کہا گیا ہی مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ اور ایک حالت عارف کی اور ہوتی ہی کہ اسکے حق مین یون کہا گیا ہی مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ طَالَ لِسَانُهٗ حاصل [illegible] بعضے وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہی سکوت کرتا ہی اور بعضے وقت ہوشیار ہوتا ہی حقائق ومعارف وغیرہ بیان کرتا ہی اور اور سے سننے مین فائدہ یہ ہی کہ معانی خوب سمجھ مین آتے ہین اور فکر اور سوچ کامل ہو [illegible] اور مقصود آیت مذکورہ سے یاد دلانا دن قیامت کا ہی اسلیے حضرت ہول اُس دن کا اور ضعف اپنی امت ضعیفہ کا یاد کر کر روے کہ حضرت بڑے شفیق اور عنایت فرما اپنی امت کے ہین صلی اللہ علیہ الف الف صلوٰۃ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ع م ح (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون تجھپر قرآن عرض کیا ابی بن کعب نے کہ اللہ تعالیٰ نے نام لیا میرا روبرو آپکے فرمایا کہ ہان کہا ابی نے تحقیق ذکر کیا مین نزدیک پروردگار عالمون کے فرمایا کہ ہان پس بہے آنسو دونون آنکھون ابی کے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا ابی کو کہ تحقیق اللہ نے حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون تجھپر سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نے کیا نام لیا ہی میرا فرمایا ہان پس روئے ابی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑے قاری تھے کہ حضرت نے انکے حق مین فرمایا تھا اَقْرَؤُكُمْ اُبَيٌّ یعنے بڑے قاری تم مین ابی ہین اور اللہ تعالیٰ نے نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہ بات بسبب عاجزی اور گمنامی اپنی کے اور از راہ تعجب کے کہی کہ مین کہان لائق اس مرتبہ کے ہون یا از راہ ذوق ولذت کے کہی کہ یہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابی رض کا بسبب حاصل ہونے خوشی کے تھا کہ وقت لطف ووصال محبوب کے آتا ہی اور حقیقت مین غم آنکھون کی راہ سے باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی پڑھنے کا اسلیے حکم ہوا کہ مختصر ہی اور فوائد اسمین بہت ہین کہ اصول دین کے اور وعدہ وعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے پڑھنا قرآن کا ماہر قرآن اور اہل علم وفضل کے آگے اگرچہ قاری افضل ہو سننے والے سے ش ح م س (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنے سے مع قرآن کے طرف ملک دشمن کے یعنی دار الحرب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کے مین ہی کہ نہ سفر کرو مع قرآن کے اسلیے کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سے کہ لیوے اسکو دشمن ف اگر کوئی کہے کہ لکھنا قرآن کا مصحف مین آنحضرت کے زمانے مین نہ تھا بلکہ بعد حضرت کے زمانے کے مقرر ہوا اسپے کیونکر منع کیا حضرت نے سفر کرنے سے ساتھ قرآن کے جواب یہ کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف مین [illegible] لکھا گیا تھا لیکن جو کچھ نازل ہوتا ہر کوئی اپنے اپنے صحیفہ مین لکھکر رہنے دیتا یا یہ خبر

غیب کی دی کہ بعد میرے زمانے کے جو لکھا جاویگا اسکو ساتھ نہ لیجاوین کفار کے ملک مین اور کہا بعضے علما نے کہ ساتھ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کے مکروہ
ہے اور اگر کوئی خط کفار کو بھیجے اور اسمین آیت لکھے تو مضائقہ نہین اسلیے کہ حضرت نے ہرقل کے خط مین یہ آیت لکھی تھی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم ؁ ح ؁

ع ؁ **الفصل الثانی فصل دوسری** (عن) ابی سعید الخدری قال جلست فی عصابۃ من ضعفاء المہاجرین وان بعضھم لیستتر ببعض من العری
وقاری یقرأ علینا اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علینا فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکت القاری فسلم ثم قال
ما کنتم تصنعون قلنا کنا نستمع الی کتاب اللہ تعالی فقال الحمد للہ الذی جعل من امتی من امرت ان اصبر نفسی معھم قال فجلس وسطنا لیعدل
بنفسہ فینا ثم قال بیدہ ھکذا فتحلقوا وبرزت وجوھھم لہ فقال ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین بالنور التام یوم القیمۃ تدخلون الجنۃ قبل
اغنیاء الناس بنصف یوم و ذلک خمس مائۃ سنۃ رواہ ابوداؤد ت روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا بیٹھا مین بیچ ایک جماعت غربا مہاجرین کے
یعنی اصحاب صفہ کے اور تحقیق بعضے انکے البتہ اوٹ کرتے تھے ساتھ بعضے کے سبب ننگے ہونے کے اور پڑھنے والا پڑھتا تھا قرآن ہم پر کہ ناگہان آئے رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم پس کھڑے ہوئے ہم پر پس جبکہ کھڑے ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہوا پڑھنے والا پھر سلام علیک کی حضرت نے پھر فرمایا
حضرت نے کیا کرتے ہو تم کہا ہمنے سنتے تھے ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہے اس خدا کو کہ پیدا کیے امت میری سے وہ شخص کہ حکم کیا گیا مین یہ
کہ ٹھہراؤن مین نفس اپنے کو ساتھ انکے کہا راوی نے پھر بیٹھ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی نہ کسی کے پہلو مین تاکہ برابر کرین ذات
شریف اپنے کو ہم مین پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اسطرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ کرکر بیٹھو پس حلقہ باندھا اور ظاہر ہوئے منھ انکے واسطے حضرت کے
پس فرمایا خوشوقت ہو اے گروہ مفلس مہاجرین کے ساتھ نور پورے کے دن قیامت کے داخل ہوگے جنت مین پہلے دولتمندون سے آدھے دن
اور یہ آدھا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اور تحقیق بعضے انکے الخ یعنی جس پاس کپڑا کم ہوتا بہ نسبت کپڑے یار کے وہ بیٹھتا پیچھے
یار اپنے کے پردہ کرنے کے لیے اور مراد ننگے ہونے سے ننگا ہونا ہوا سے ستر کے ہے اور پردہ اسلیے کرتے تھے کہ آدمیت مقتضی نہین اسکی کہ کھولے اس چیز کو
کہ عادت اسکے کھولنے کی نہین اور مقصود اس سے بیان کرنا فقر و احتیاج انکی کا ہے کہ کپڑے بھی درست بدن پر نہ رکھتے تھے اور اس سبب سے آپسمین مل کر
بیٹھتے تا ایکطرح کی پوشیدگی حاصل ہو اور پھر سلام علیک کی حضرت نے اس سے معلوم ہوا کہ سلام علیک کرنی قرآن کے پڑھنے والے سے مکروہ ہے
جیسے کہ فقہ مین مذکور ہے اور لکھا ہے علما نے کہ اگر کوئی سلام علیک کرے قرآن پڑھنے والے سے تو جواب اسکا لازم نہین اور کیا کرتے ہو حضرت نے پوچھا انسے
جان بوجھ کر تاکہ بشارت دین انکا جواب سنکر اور حکم کیا گیا مین الخ یہ اشارہ ہے اس آیت کی طرف واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم آخر آیت تک
اور معنی لیعدل الخ کے یہ ہین کہ تاکہ ہون عدل کرنے والے ساتھ بٹھانے نفس اپنے کے بیچون بیچ مین تاکہ قرب سب سے برابر ہو اور طیبی نے یہ معنی کہے ہین کہ تاکہ
برابر کرین ذات شریف اپنی کو درمیان ہمارے اور ممتاز ہون ہم سے اور پس حلقہ [illegible] یعنی سامنے چہرہ مبارک حضرت کے اور ظاہر ہوئے منھ انکے
یعنے اسطرح بیٹھے کہ دیکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کے منھ کو اور ساتھ نور پورے کے اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ نور اغنیا کا نہین ہوگا
پورا اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے دوست رکھا آخرت اپنی کو ضرر پہونچایا دنیا اپنی کو اور جسنے دوست رکھا دنیا اپنی کو ضرر پہونچایا آخرت
اپنی کو پس اختیار کرو باقی کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلے دولتمندون سے جاننا چاہیے کہ مراد فقرا سے فقرا صالح اور صابر ہین اور دولتمندون
سے دولتمند صالح اور شاکر ادا کرنے والے حق اموال اپنے کے پس وہ کھڑے کیے جاوینگے میدان محشر مین حساب کے لیے کہ کہان سے حاصل کیا مال
اور کہان صرف کیا اس سے معلوم ہوا کہ حصہ فقرا کا قیامت مین زیادہ ہوگا حصہ اغنیا سے اسلیے کہ پائی اغنیا نے لذت و راحت دنیا مین اور وہ محروم
رہے ؁ ع ؁ ح ؁ (وعن) البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینوا القرآن باصواتکم رواہ ابوداود وابن ماجۃ والدارمی

اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینت دو قرآن کو ساتھ آوازون اپنی کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مراد زینت دینے سے یہ ہی کہ ترتیل و تجوید سے اور نرمی آواز سے پڑہے اور راگ مین پڑہنا قرآن کو اسطرح کہ زیادتی اور نقصان ہو حرفون مین یا حرکات مین حرام ہی اسطرح کا پڑھنے والا فاسق ہوتا ہی اور سُننے والا گنہگار اور واجب ہی [illegible] کو منع کرنا اسواسطے کہ بہت بڑی بدعت ہی ؀ع (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ یَنْسَاہُ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَجْذَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی سعد بن عبادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہین کوئی شخص کہ پڑھے قرآن پھر بھول جاوے اسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سے دن قیامت کے کٹا ہوا ہاتھ نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے **ف** بھولنا ہماری نزدیک یہ ہی کہ دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہی کہ یاد کیا ہوا یاد نہ پڑھ سکے یا معنی یہ ہین کہ چھوڑ دیوے پڑھنا اُسکا بھول یا نہ بھولے ؀ع دیا بھولنا مستعد والے کا یہ ہی کہ یاد کیے ہوئے کو یاد نہ پڑھ سکے اور بھولنا غیر مستعد والے کا یہ ہی کہ دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کو بعد سیکھنے کی اور یاد کرنے کے بھولنا بہت گناہ ہی پس چاہیے کہ اُسکے پڑھنے سے تغافل نکرے اور ہمیشہ اور بہت پڑھتا رہے مولانا (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَفْقَہْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول خدا نے [illegible] درود بہیجے اللہ کا اونپر اور سلام فرمایا کہ نہین سمجھا یعنی خوب نہین سمجھا وہ شخص کہ پڑھا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے **ف** کہا طیبی نے مراد یہ ہی کہ سمجھا ظاہر معنی قرآن کے اور دقائق قرآن کے سمجھنے کو عمرین بھی نہین کفایت کرتین بلکہ ایک کلمہ کے بھی دقائق نہین سمجھ سکتا اور مراد نفی سمجھ کی ہی نہ نفی ثواب پھر سمجھین متفاوت ہین لوگون کی اتنی جاننا چاہیے کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ایک جماعت نے سلف سے کہ ختم کرتے قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتے ختم کرنا تین دن سے کم مین وہ یہ سمجھے ہون کہ یہ حکم مختلف ہی باعتبار اشخاص کے بابہ کہ نفی فہم کی کی ہی نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم ❊ مولانا ❊ اور اورون نے نہین عمل کیا اسپر پس ختم کرتے تھے ایک بار ایک رات دن مین ایکبار اور بعضے دو بار اور بعضے تین بار اور بہتون سے ایک رکعت مین بھی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضے دو مہینے مین ایک ختم کرتے اور بعضے ہر مہینے مین اور بعضے دس دن مین اور بعضے سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل اسی پر تھا اور روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کہ پڑھ سات دن مین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتے ہین اور صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یہ قید لگانے اسلیے لگائی کہ بعضون نے ختم الاحزاب اسکو لکھا ہی کہ روز جمعہ کے اول قرآن سے اخیر سورہ مائدہ تک پڑھے اور روز ہفتہ کے انعام سے آخر سورہ توبہ تک اور اتوار کو یونس سے آخر مریم تک اور پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سے آخر ص تک اور بدھ کو زمر سے آخر رحمٰن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑھے واسطے قضاے اکثر حاجات کے اس ختم کو مجرب لکھا ہی علما نے اور اسی طرح ختم فمی بشوق کو واسطے کشایش رزق کے اور اور حاجات روائی کے مجرب کہا ہی اور اسکو بھی جمعہ سے شروع کرنے کو کہا ہی کذا فی المغنی الطالب حاصل اسکا یہ ہوا کہ ختم فمی بشوق اور ہی اور ختم الاحزاب اور اور ملا علی کے قول کا حاصل یہ ہی کہ ختم احزاب کے کہتے ہین ترتیبین علما نے نقل کی ہین لیکن صحیح تر ترتیب اُسکی فمی بشوق ہی پس دونون ایک ہی ہوئے ترتیب اسکی فمی بشوق ہی یعنے سات منزلین سات دن مین اسطرح پڑھے کہ اُنکے سرون پر حروف فمی بشوق کے واقع ہون بیان اسکا یہ ہی کہ ف سے اشارہ ہی طرف سورہ فاتحہ کے اور میم سے طرف مائدہ کے اور ی سے طرف یونس کے اور ب سے طرف بنی اسرائیل کے اور شین سے طرف شعرا کے اور واو سے طرف والصافات کے اور ق سے طرف سورہ ق کے یہ ترکیب حضرت علی رضہ کی طرف نسبت کرتے ہین کہ اُنسے منقول ہی اور کہا نووی نے کہ مختار یہ ہی کہ یہ مختلف ہی ساتھ اختلاف اشخاص کے [illegible] جسکو کہ دقائق و معارف خوب سوجھتے ہون کلام اللہ کے وہ اقتصار کرے اسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اُس چیز کا کہ پڑہی اور جو کوئی مشغول [illegible] علم کے پھیلانے مین یا جھگڑون کے فیصلہ کرنے مین پس وہ اکتفا کرے اسقدر پر کہ نہ باکے

رکھے اس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے نفقہ اہل وعیال کے میں مشغول ہو اسکے لیے بھی یہی حکم ہے اور جو کہ انہیں سے تھوڑی بہت پڑھے جسقدر پڑھ سکے بہتر بلکہ جدال اور سرعت قراۃ کو نہ پہونچے ۃ ع ۃ ح ؛ (وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھنے والا قرآن کا مانند ظاہر دینے والے صدقہ کے ہے اور آہستہ پڑھنے والا قرآن کا مانند چپکے دینے والے صدقہ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنی چپکے سے جو صدقہ نفل دے تو ثواب زیادہ ہے بہ نسبت ظاہر دینے کے پس اسیطرح چپکے پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے کہا طیبی نے کہ حدیثیں پکار کر پڑھنے کی فضیلت میں بھی آئی ہیں اور چپکے پڑھنے کی فضیلت میں بھی پس تطبیق انمیں یہ ہے کہ چپکے پڑھنا افضل اسکے لیے ہے کہ ڈرتا ہو ریا سے اور پکار کر پڑھنا افضل ہے اسکے لیے کہ نہ ڈر رکھتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دے کسی کو نمازیوں میں سے یا سوتے ہوؤں میں سے یا اور کسی کو اور پکار کر پڑھنا افضل اسلیے ہے کہ اسکا نفع اوروں کو بھی پہونچتا ہے کہ لوگ سنتے ہیں اسکو سیکھتے ہیں یا ذوق پاتے ہیں یا افضل اسلیے ہے کہ پکار کر پڑھنا شعار دین سے ہے اور بیدار کرتا ہے قاری کے دل کو اور راہ نہیں کسی طرف دھیان بٹنے نہیں دیتا اسکا اور دور کرتا ہے نیند کو پڑھنے والے کے دل سے اور اوروں کو شوق دلاتا ہے عبادت کا پس جسکو ان تینوں میں سے کوئی نیت حاصل ہو پکار کر پڑھنا اسکو افضل ہے ۃ ع ؛ (وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ) اور روایت ہے صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ایمان لایا ساتھ قرآن کے وہ شخص کہ حلال جانتا حرام اسکے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی ف جس نے حلال جانا اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے وہ کافر ہوا مطلق یعنی یہ ہیں کہ ایمان کامل قرآن پر نہ لایا وہ شخص کہ معاملہ حلال کا سا کیا ساتھ ان چیزوں کے کہ حرام ہیں قرآن میں یعنی مرتکب ہوا حرام وممنوع چیزوں قرآن کا حق ایمان لانے کا قرآن پر یہ ہے کہ عمل کرے اس پر جیسے کہ حق محبت یہ ہے کہ متابعت کرے محبوب کی ۃ ع ۃ ح ؛ (وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہے لیث بن سعد سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے اسنے نقل کی یعلی بن مملک سے یہ کہ اسنے پوچھا ام سلمہؓ سے حال قراۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہؓ نے بیان کی قراۃ واضح حرف حرف جدی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنی حضرت اسطرح پڑھتے تھے کہ ممکن تھا گننا حروف قراۃ کی کا مراد یہ ہے کہ خوب ترتیل سے بطور تجوید کے پڑھتے تھے اور کہا طیبی نے کہ بیان کرنا ام سلمہ کا محتمل دو وجہ کو ہے ایک تو یہ ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت اس اس طرح پڑھتے تھے اور دوسرے یہ کہ ام سلمہؓ نے پڑھی قراۃ ترتیل سے جیسے حضرت پڑھتے تھے کہا ابن عباسؓ نے کہ پڑھنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سے محبوب تر ہے میرے نزدیک سارے قرآن کے پڑھنے سے بغیر ترتیل کے ۃ ؛ (وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ) اور روایت ہے ابن جریج سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے اسنے نقل کی ام سلمہؓ سے کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑھتے تھے اپنی قراۃ پڑھتے تھے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہیں سند اسکی متصل اسلیے کہ لیث نے روایت کی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اسنے نقل کی یعلی بن مملک سے اسنے نقل کی ام سلمہؓ سے یعنی جیسے کہ پہلی حدیث میں گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہے صحیح تر ہے ف کہا بعضوں نے کہ یہ روایت نہیں ہے لائق

حجت کے اور نہین پسند کرتے ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف تام مالک یوم الدین پر ہی اسی لیے کہا کہ حدیث لیث کی صحیح تر ہی ذکرہ الطیبی اور جمہور کے نزدیک بیچ مثل ایسی آیتون کے کہ متعلق ہین آپسمین وصل اولی ہی اور جزری کہتے ہین کہ مستحب ہی وقف اور دلیل پکڑی ہی انھون [illegible] اسی حدیث کے اور اسی پر اور شافعیہ ہین اور جمہور نے یہ جواب دیا ہی کہ یہ وقف اسلیے تھا کہ تا معلوم کرادین سننے والون کو سیرے آیتون کے واللہ اعلم ؁ ع ؁ ح ؁

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) روایت ہی جابر رضہ سے کہ کہا نکلے ہم پہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑھتے تھے قرآن اور ہم مین تھے گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑھو ہر ایک شخص اچھا پڑھتا ہی اور آویگی ایک قوم سیدھا کرینگے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہی تیر جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نہ رکھینگے آخرت پر نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین

ف عجمی یعنے سواے اہل عرب کے فارسی اور روم اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کے تھی اور قراۃ اُن گنوارون کی اور عجمیون کی مانند اہل عرب کی نہ تھی باوجود اسکے حضرت نے فرمایا کہ تم سب کی قراۃ اچھی اور لائق ثواب کے ہی اسلیے کہ اختیار کیا تمنے آخرت کو دنیا پر تمکو نہ آراستہ کرنے زبانون مین کچھ ضرر نہین اور تمھارے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ سیدھا کرینگے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہی تیر یعنے خوب سنوارینگے الفاظ اور کلمات قرآن کو اور تکلف کرینگے رعایت مخرجون مین واسطے دکھانے اور سنانے اور فخر اور شہرت کے جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نہ رکھینگے آخرت پر یعنی دنیا کے فائدے کے لیے پڑھینگے آخرت پر کے ثواب سے کچھ غرض نہین رکھینگے پس دنیا کو آخرت پر ترجیح دینگے اور دین کو بدلے دنیا کے بیچینگے حاصل یہ کہ قرآن کے پڑھنے مین خلوص چاہیے اور فکر کرنا اسکے معانی مین نرے الفاظ مخارج سے نکالنے اور خوش آوازی سے پڑھنا کچھ کام نہین آتا ؁ ع ؁ ح (وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ رَوَاہُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ) اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن بطور عرب کے اور آوازون انکی کے اور بچو تم طور اہل عشق کے سے اور طور اہل کتابون کے سے اور آویگی پیچھے میرے ایک قوم کہ بنا کر پڑھینگے قرآن مانند بنانے راگ کے اور نوحہ کے حال انکا یہ ہوگا کہ نہ بڑھیگا قرآن حلقون انکی سے یعنی قبول نہین ہونے کا فتنہ مین پڑے ہونگے دل انکے اور دل ان لوگون کے کہ اچھا لگیگا انکو پڑھنا انکا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین ف بطور عرب کے اہل عرب بلا تکلف پڑھتے ہین اپنے دل کی امنگ سے بغیر رعایت قوانین موسیقی کے اسطرح تم بھی پڑھو اور [illegible] د [illegible] ہوا تھا عطف تفسیری ہی اور بچو طور اہل عشق کے سے الخ یعنی جو کہ عاشق ہین اور غزلین اور شعر پڑھتے ہین اور رعایت قواعد موسیقی کی کرتے ہین انکے طور پر قرآن نہ پڑھو اور یہود و نصاری بھی اپنی کتابون کو پڑھتے تھے مانند اسکے اسطرح پڑھنے سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور فتنہ مین پڑے ہونگے دل انکے یعنی مبتلا ہونگے حب دنیا مین اور لوگون کے اچھا کہنے مین ؁ ع ؁ ح (وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا رَوَاہُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی برا بن عازب سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھی طرح پڑھو قرآن کو ساتھ اپنی آوازون کے یعنی ترتیل و خوش آوازی سے پڑھو اسلیے کہ آواز اچھی زیادہ کرتی ہی قرآن مین خوبی نقل کی یہ دارمی نے (وَعَنْ طَاوٗسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَاُ اُرِيْتَ اَنَّهٗ يَخْشَى اللّٰہَ قَالَ طَاوٗسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ رَوَاہُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی طاؤس سے بطریق ارسال کے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمیون مین سے بہت خوب ہی

ازروے آواز کے واسطے پڑھنے قرآن کے اور بہت خوب ہی پڑھنے مین یعنی ازراہ ترتیل کے وارد کے فرمایا وہ شخص کہ جسوقت سنے تو اسکو پڑھتے گمان
کرے تو یہ کہ وہ ڈرتا ہی اللہ سے کہا طاؤس نے اور تھا طلق ایسا ہی نقل کی یہ دارمی نے ف وہ ڈرتا ہی اللہ سے یعنی تیرے دل پر تاثیر ہو اسکے پڑھنے
کی یا ظاہر ہون اسپر نشانیان خوف الٰہی کی مانند متغیر ہونے رنگ کے اور کثرت رونے کے اور طلق تابعی تھے اور مولف نے لکھا کہ صحابی تھے ۱۲ ع
ح ۹ (وعن عبیدۃ الملیکی وکانت له صحبة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یا اهل القرآن لا تتوسدوا القرآن واتلوه حق تلاوته
من آناء اللیل والنهار وافشوه وتغنوه وتدبروا ما فیه لعلکم تفلحون ولا تعجلوا ثوابه فان له ثوابا رواه البیهقی فی شعب الایمان) اور روایت ہی عبیدہ
ملیکی سے اور تھے وہ صحابی حضرت کے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن سے اور پڑھو قرآن کو حق پڑھنے اسکے کا
اوقات رات اور اوقات دن کے بیچ اور ظاہر کرو قرآن کو اور آواز خوش مین پڑھو اسکو اور فکر کرو اس چیز مین کہ اسمین ہی تاکہ تم مطلب یاب ہو اور
نہ جلدی کرو ثواب اسکے کی یعنی دنیا مین اسکا بدلا نہ چاہو اسلیے کہ واسطے اسکے ہی ثواب بڑا آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف
نہ تکیہ کرو قرآن سے یعنی غافل نہو تلاوت قرآن سے اور ادائے حقوق اسکے سے بلکہ پڑھا کرو اسکا حق بھی ادا کیا کرو کہ حروف اچھی طرح ادا کرو اور سمجھو
معانی اسکے اور عمل کرو اسپر اور کہا ابن حجر نے کہ حرام ہی تکیہ کرنا قرآن کو اور پاؤن پھیلانے اسکی طرف اور رکھنا کسی چیز کا اسپر اور پیٹھ کرنی اسکی
طرف اور روندنا اسکو اور پھینکنا دینا اسکو اور مکروہ ہی فال نکالنی اسمین اور بعضے مالکیہ کے نزدیک حرام ہی اور پڑھو حق پڑھنے اسکے کا حق پڑھنے اسکے
مین چار باتین چاہیین ایک تو یہ کہ لفظون کو درست پڑھنا اور دوسرے معنون کو سمجھنا اور تیسرے معنون کا مقصد سمجھنا اور چوتھے اسکے موافق عمل کرنا
اور ظاہر کرو یعنے پکار کر پڑھو اور تعلیم کرو اور عمل کرو اور لکھو اسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آیتین تنبیہ کی ہین اور وعید کی اور ہول کی انمین خوب فکر
کرو ۱۲ مولانا بابٌ ف اکثر نسخون مین نرا باب لکھا ہی یعنی یہ باب ہی بیچ بیان اور متعلقات قرآن کے اور بعضے نسخون مین ہی باب اختلافات القرآن جمع القرآن یعنی
باب ہی بیچ بیان اختلافات قراۃ اور لغات اسکی کے اور جمع کرنے قرآن کے اور مراد جمع قرآن سے لکھنا اسکا ہی ایک مصحف مین ۱۲ م الفصل الاول فصل پہلی (عن
عمر بن الخطاب قال سمعت هشام بن حکیم بن حزام یقرأ سورۃ الفرقان علی غیر ما اقرأها وکان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اقرأنیها فکدت
ان اعجل علیه ثم امهلته حتی انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت هذا یقرأ سورۃ
الفرقان علی غیر ما اقرأتنیها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ارسله اقرأ فقرأ القراءة التی سمعته یقرأ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم هکذا انزلت ثم قال لی اقرأ فقرأت فقال هکذا انزلت ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف فاقرؤا ما تیسر منه متفق علیه واللفظ
لمسلم) روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا سنا مین نے ہشام بن حکیم بن حزام سے کہ پڑھتے سورۂ فرقان غیر اسکے کہ پڑھتا تھا مین اسکو اور تھے رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم کہ پڑھائی تھی مجکو وہ سورۃ پس قریب تھا مین کہ جلدی کرون اسپر یعنی لڑون اس سے پہلے تمام کرنے کے پھر مہلت دی مین نے اسکو
یہانتک کہ فارغ ہوا پڑھنے سے پھر ڈالی مین نے اسکی گردن مین چادر اسکی اور کھینچا اسکو پھر لایا مین اسکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا مین نے
یا رسول اللہ تحقیق مین نے سنا ہی اس سے کہ پڑھتا ہی سورہ فرقان اور غیر اسطرح کے کہ پڑھائی آپنے مجکو وہ سورہ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے چھوڑ دے اسکو ای عمر اور فرمایا ہشام کو پڑھ تو پس پڑھا ہشام نے اسطرح کا پڑھنا کہ سنا تھا مین نے اسکو پڑھتے پھر فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح سے اتاری گئی پھر فرمایا مجکو کہ پڑھ تو پس پڑھا مین نے پھر فرمایا اسیطرح سے اتاری گئی ہی یہ سورہ تحقیق یہ قرآن
اتارا گیا سات طرح پر پس پڑھو جو ہو سکے اسمین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہین ف اس حدیث کے معنون مین علما کو
بہت اختلاف ہی قریب چالیس قول کے آئے ہین ایک قول یہ ہی کہ یہ حدیث متشابہات سے ہی اسکے معنی خوب طرح سے ہر کسی کو معلوم نہین اور بعضون نے

کہا ہے کہ قرائتیں اگرچہ زیادہ ہیں سات طرح سے لیکن رجوع کرتی ہیں طرف سات وجہوں کے اختلافات سے پہلے وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اسکی میں ساتھ زیادتی اور نقصان کے دوسری وجہ تغیر ہونا ساتھ صیغہ جمع اور واحد کے تیسرے اختلاف مذکر اور مونث کا چوتھے اختلاف تصریف یعنی حرف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح اور کسرہ اور ضمہ کے مانند مَیْت اور مَیِّت اور لِیَقْطَعُوا اور لِیُقَطِّعُوا اور یَعْرِشُ اور یَعْرُشُ کے پانچویں اختلاف حرکات چھٹے اختلاف حروف کا مانند لکن الشیاطین بعضوں نے پڑھا ہے ساتھ تشدید نون کے اور بعضوں نے پڑھا ہے ساتھ تخفیف نون کے اور ساتویں اختلاف لغات کا مانند تخفیف اور امالہ اور کتاب العلم میں معنی اسکے مفصل لکھے گئے ہیں بہ نسبت [قر]ان کے، مولانا من المرقاۃ (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَ[لَّمَ فَأَ]خْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا سنا [میں نے] ایک شخص کو کہ پڑھتا تھا اور سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے خلاف اسکے پس لے آیا میں اُس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس [پس خبر د]ی میں نے انکو پھر پہچانی میں نے حضرت کے چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جھگڑنے اور خلاف کے پس فرمایا حضرت نے دونوں اچھا پڑھتے ہو پس نہ اختل[اف کرو] پس تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تمسے اختلاف کیا آپسمیں یعنی [...] یا بعضوں نے بعضوں کو پس ہلاک ہوئے روایت کی یہ بخاری نے ف مراد ا[ختلاف سے] یہاں انکار ایک وجہ کا وجوہ قرآن سے ہے کہ جیسا کہ ہے قرآن اُترا اور قرائتیں سب حق ہیں کسی کا انکار نکرنا چاہیے اور اگر ایک کا اُنمیں سے انکار کیا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قرائتیں متواتر ہیں اور بعضے احاد متواتر یہ سات قرائتیں ہیں کہ پڑھی جاتی ہیں شرح (وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَءَا فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِيْ يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ کہا تھا میں مسجد پس داخل ہوا ایک شخص نماز پڑھنے لگا پس پڑھی قرأۃ یعنی نماز میں یا بعد اسکے ایسی کہ انکار کیا میں نے اسکا اُسپر یعنے دل سے یا زبان سے پھر داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی قرأۃ خلاف قرأۃ پہلے شخص کے پس جب پڑھ چکے ہم نماز داخل ہوئے ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے اُنکی نماز کی جگہ کہ [...] پڑھتے تھے یا حجرے میں داخل ہوئے پس کہا میں کہ تحقیق اس شخص نے پڑھی قرأۃ کہ انکار کیا میں نے اس قرأۃ کا اُسپر اور داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی اُسنے قرأۃ خلاف قرأۃ پہلے پڑھنے والے کے پھر حکم دیا اُن دونوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پڑھا دونوں نے پس تحسین کی قرأۃ اُنکے کی پس ڈالا گیا میرے دل میں تردد و شبہ جھوٹ سے اور نہ ایسا تردد و شبہ کہ تھا جاہلیت میں یعنی بلکہ تردد و شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ شبہ دل میں آیا پس جبکہ دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ ڈھانک لیا اُسنے مجکو یعنے حضرت نے معلوم کیا کہ میرے دل میں شبہ پڑا مارا ہاتھ میرے سینہ پر یعنی تا وسوسہ اس جاتا رہے دست مبارک کی برکت سے پس ہو گیا میں پسینہ پسینہ پس گویا کہ میں دیکھنے لگا طرف اللہ کے مارے ڈر کے پھر فرمایا مجکو اے ابی بھیجا گیا فرشتہ طرف میرے یعنی جبرئیل کو بھیجا اللہ تعالے نے یہ کہ پڑھ قرآن ایک طور پر یعنے ایک قرأۃ پر یا ایک لغت پر پھر تکرار کی میں نے طرف اللہ تعالے کے یہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑھنے میں تنگی ہے کسی طرح کا حکم ہونا آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے دوسری بار یہ کہ پڑھ قرآن دو طور پر پھر تکرار کی میں نے طرف اسکے یہ کہ آسانی کر

میری امت پر یعنے اور زیادہ آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے تیسری بار یہ کہ پڑھ اُسکو سات طور پر یعنے سات قرأۃ یا سات لغات پر اور واسطے
تیرے عوض ہر بار کے کہ حکم کیا ہمنے اُس بار کا سوال ہے کہ کرے تو مجھسے اُسکو پس کہا مین نے یا آلہی بخش امت میری کو یعنی اہل کبائر کو یا آلہی
بخش امت میری کو یعنے اہل صغائر کو اور تاخیر کی مین نے تیسرے سوال کی واسطے اُس دن کے کہ خواہش کریگی طرف میرے تمام خلق یہان تک
کہ ابراہیم اُنپر سلام ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** جب پڑھ چکے ہم نماز ظاہر یہ ہے کہ وہ نماز ضحیٰ کی تھی یا کوئی اور نفل اور ڈالا گیا تردد اور شبہ جھٹلانے
سے یعنے بسبب اسکے کہ حضرت نے دونون قرأتون کو اچھا کہا کلام خدا ایک طرح پر چاہیے [illegible] ہر طرح پر کہ پڑھے کیونکر درست ہو اور تردد اور شبہ
جاہلیت کے سے بھی زیادہ یعنی بسبب اسکے کہ جاہلیت مین جاہل تھا اور واقع ہونا خطرہ [illegible] کا اُس حالت مین اتنا بعید و بُرا نہ معلوم ہوتا تھا
اور بعد حاصل ہونے یقین و معرفت کے بُرا معلوم ہوا اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے [illegible] تین بار کہ تو نے سوال کیا اور مین نے اُسکا جواب دیا
اُسکے عوض تین سوال کر تا قبول کرون مین وہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینون [illegible] مغفرت ہی کے کیے اسلیے کہ اصل مغفرت ہی اگر مغفرت
نہو کسی کو خلاصی ممکن [illegible] جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ [illegible] الْخٰسِرِيْنَ لیکن مغفرت کو تین قسم [illegible] دو تو اپنی اُمت
کبیرہ اور صغیرہ کرنے والی کے لیے مانگین اور تیسری رکھی تمام خلائق کے لیے اولین [illegible] سے کہ اُسکو شفاعت کبریٰ کہتے ہین کہ قیامت کو سب
نفسی نفسی کہتے ہونگے اور آخر کو حضرت سے آرزو شفاعت کی کرینگے حضرت سب کی شفاعت کرینگے اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کو ذکر
اسلیے کیا کہ افضل ہین سب انبیا سے بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ۶۰ ہ ح ر وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ
تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھایا مجکو جبرئیل نے ایک طور پر یعنی اول [illegible] تکرار کی مین نے [illegible] سے یا اللہ سے یا جبرئیل سے پس ہمیشہ
رہا مین زیادہ کرواتا اُس سے یعنی طلب کرتا اللہ سے زیادتی یا طلب کرتا جبرئیل سے یہ کہ طلب کرے اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تھا وہ مجکو
یہانتک کہ پہونچا یعنی امر قراءۃ کا یا جبرئیل سات طور پر کہا ابن شہاب نے یعنی زہری تابعی نے کہ پہونچا مجکو کہ تحقیق وہ سات طور نہین بیچ امر
دین کے مگر ایک یعنی متفق و متحد ہین نہین اختلاف حلال ہین اور نہ حرام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اختلاف قراۃ سے حکم متبدل
نہین ہوتا یعنے ایک قراۃ سے حکم ایک چیز کے حلال ہونے کا معلوم ہوا اور دوسری قراۃ سے حکم اُس چیز کے حرام ہونے کا معلوم ہو سو اس طرح
نہین بلکہ اگر ایک قراۃ سے حکم ایک چیز کے حلال ہونے کا معلوم ہو تو دوسری قراۃ سے بھی یہی حکم معلوم ہو قراتون مین اختلاف لفظون کا
ہے حکمون کا نہین ۱۲ مولانا من الشروح اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری ر عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ
فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَاْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ
اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ
قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِيْ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ
اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ) روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبرئیل سے پس کہا حضرت نے اے جبرئیل تحقیق مین بھیجا گیا ہون طرف اُمت کے ناخواندہ کے کہ اُنمین بڑھیا ہین اور بوڑھے بڑے ہین
اور لڑکے اور لڑکیان اور اُنمین ایسا شخص ہے کہ نہین پڑھی کتاب کبھی کہا جبرئیل نے اے محمد تحقیق قرآن اُتارا گیا ہے سات طرح پر یعنی سات

لغات پر یا سات قراۃ پر پس پڑھے ہر کوئی جو سہل ہو اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت احمد اور ابو داؤد کے کہا یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کے کہ نہیں اُن طرحون مین سے کوئی طرح مگر شافی ہی یعنی بیماری کفر و شرک وجہل وغیرہ کو دفع کرتی ہی کافی ہی یعنی کفایت [illegible] بیچ حجت ہونے کے صدق نبی پر اور حق ہونے دین پر اور بیچ الزام دینے منکرون کے اور بیچ روایت نسائی کے فرمایا حضرت نے کہ تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئے میرے پاس پس بیٹھے جبرئیل داہنی طرف میرے اور میکائیل بائین طرف میرے پس کہا جبرئیل نے پڑھو قرآن ایکطرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کراؤ ایک طرح سے یعنے اللہ سے چاہو کہ اور طرح بھی پڑھنے کا حکم ہو یا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالے سے عرض کر کر زیادہ کرداؤ پھر حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ پہونچا یعنے امر قرار دیا جبرئیل نے سات طرح کو پس ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہی ف طرف امت ناخواندہ کے یعنے اچھی طرح پڑھ نہیں سکتی اور اگر پڑھاؤن اُنکو ایک قراۃ پر نہین قادر ہونے کی اُسپر اسلیے کہ بعضے اُن مین ایسے ہین کہ جاری ہوتی ہی زبان اُنکی امالہ پر یا فتح پر اور بعضے ایسے ہین کہ غالب ہوتا اُنکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند اُنکے پس اُنکے لیے کئی ذاتین چاہیین کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو وہ پڑھے اور باوجود اسکے بعضی اُنمین بڑھیا ہین اور بعضے بوڑھے کہ وہ زیادہ عاجز ہین سیکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لڑکے بسبب صغر سن کے ہین (وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰی قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْاَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہ کہ وہ گذرے ایک قصہ کہنے والے پر اس حال مین کہ پڑھتا تھا قرآن اور پھر مانگتا تھا یعنی لوگون سے کچھ پس انا للہ وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی اسلیے کہ یہ بدعت ہی اور علامت قیامت کی ہی پھر کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتھ اسکے پس [illegible] آوینگے لوگ پڑھینگے قرآن مانگینگے بسبب قرآن کے لوگون سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف سوال کرے اللہ سے ساتھ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا اور آخرت کے نہ لوگون سے یعنی اگر آیت رحمت پر یا ذکر جنت پر پہونچے مانگے وہ اللہ تعالی سے اور اگر آیت عذاب اور ذکر دوزخ پر پہونچے پناہ مانگے خدا تعالے سے اُس سے یا مراد یہ ہی کہ دعا کرے بعد فراغ قراۃ کے ساتھ دعاؤن ماثورہ کے اور لائق ہی کہ ہو دعا واسطے امر آخرت اور بھلائی مومنین کے دین و دنیا مین ہو

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) روایت ہی بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن کہ کھاوے بسبب اُسکے لوگون سے یعنے قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کے اور چہرہ اُسکا ہڈی ہوگا نہین اُسپر گوشت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يُنَزَّلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہچانتے تھے فرق سورۃ کا یعنے دوسری سورۃ سے یہانتک کہ نازل ہوتی اُنپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بسم اللہ آیت ہی قرآن کی نازل ہوئی فرق کے لیے درمیان دو سورتون کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہی ہو (وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتٰبِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت علقمہؓ سے کہ کہا تھے ہم حمص مین کہ نام شہر کا ہی پس پڑھی ابن مسعودؓ نے سورۃ یوسف پس کہا ایک شخص نے نہین اسطرح سے نازل کی گئی پھر کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے قسم خدا کی تحقیق پڑھی مین نے یہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ پس فرمایا حضرت نے خوب پڑھا تو نے پس اُسوقت کہ وہ شخص کلام کرتا تھا ابن مسعودؓ سے کہ ناگاہ

ناگاہ پائی اُس سے بو شراب کی پھر کہا ابن مسعودؓ نے کیا شراب پیتا ہے تو خلاف کرتا ہے قرآن کا اور جھٹلاتا ہے تو کتاب اللہ کو یعنی قرأت اُسکی کو یا ادا اُسکی کو پس ماری اُسکو حد نقل کی یہ بخاری [illegible] نے ف ابن مسعودؓ جو پڑھتے تھے اگر وہ قرأۃ مشہورہ تھی تو یقیناً کتاب اللہ تھی تکذیب و انکار اسکا کفر ہے یقیناً اور اگر قرأۃ شاذ پڑھتے تھے تو تغلیظاً کہا اور ظاہر یہی ہے اسلیئے کہ حکم مرتد ہونے اُسکے کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور کہا طیبی نے کہ یہ تغلیظاً کہا اسلیے کہ جھٹلانا کتاب کا اور انکار قرأت کا پہنچ اصل کلمہ کے کفر ہے نہ انکار ادا کا حاصل یہ کہ اُسنے انکار ادا کا کیا تھا نہ اصل قرآن کا اسلیئے جاری کی اُسپر حد شراب کی نہ مرتد ہونے کی پھر ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے ماری اُسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونے پینے شراب کے ساتھ بو کے اور یہی مذہب ہے ایک جماعت کا علماء سے اور ہمارے اور شافعی کے مذہب میں بو کے آنے سے حد نہیں ماری آتی اسلئے کہ بو سبب ترش کے اور امرود کے مشابہ ہوتی ہے بو شراب کی پس شاید کہ اقرار کیا ہو اُسنے یا گواہ قائم ہوئے ہوں شراب پینے پر اس سبب سے حد لگائی ہو ع ج (وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِذٰلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ کہا بھیجا طرف میرے کسی کو حضرت ابو بکرؓ نے بیچ دنوں قتل اہل یمامہ کے پس گیا میں اُنکے پاس ناگہاں عمر بن الخطاب بیٹھے ہوئے تھے نزدیک ابو بکرؓ کے کہا ابو بکرؓ نے کہ تحقیق عمرؓ آئے میرے پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کے ساتھ قاریوں قرآن کے یعنے اس لڑائی میں بہت قاری مارے گئے ہیں اور تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کثرت سے ہوگا مارا جانا قاریوں کا کتنی جگہوں میں پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق میں مصلحت دیکھتا ہوں یہ کہ حکم کرو ساتھ جمع کرنے قرآن کے کہا میں نے یعنے ابو بکرؓ نے واسطے حضرت عمرؓ کے کسطرح کروگے تم ایک چیز کو کہ نہیں کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عمرؓ نے یہ قسم خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے عمرؓ گفتگو کرتے مجھسے یہانتک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکے یعنی واسطے جمع کرنے قرآن اور دیکھی میں نے مصلحت اسمیں جو کہ دیکھی عمرؓ نے کہا زید نے کہ کہا مجھکو ابو بکرؓ نے تحقیق تو مرد جوان ہے سمجھ والا نہیں متہم جانتے تجکو یعنے جو کہ نقل کرے اسمیں تہمت جھوٹ وغیرہ کی نہیں لگا سکتے بسبب نیک بختی تیری کے اور تحقیق تھا تو لکھتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹھا کر اسکو یعنے ایک مصحف میں پس قسم ہے اللہ کی اگر تکلیف دیتے مجکو نقل کرنے پہاڑ کی پہاڑوں میں سے نہوتا بہت بھاری مجھپر اس چیز سے کہ حکم کیا مجکو ساتھ اُسکے جمع کرنے قرآن سے یعنے اسلیئے کہ اسمیں محنت بدن کی بھی ہے اور روح کی بھی کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زید نے کہا میں نے کسطرح کروگے تم ایک چیز کہ نہیں کی وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا حضرت صدیق رضؓ نے کہ قسم ہے خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے ابو بکرؓ گفتگو کرتے مجھسے یہانتک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اُس چیز کے کہ کھولا واسطے اُسکے سینہ ابو بکرؓ کا اور عمرؓ کا پس ڈھونڈھا میں نے قرآن کو درحالیکہ جمع کرتا تھا اُسکو شاخوں کھجور کے سے اور سفید پتھروں سے اور لوگوں کے یعنے حافظوں کے سینوں سے یہانتک کہ پایا میں نے آخر سورۃ توبہ کا پاس

ابوخزیمہ انصاری کے نہ پایا مین نے اُسکو ساتھ کسی کے سوا اُنکے وہ آخر سورۃ کا یہ ہی لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سورہ برات تک پس تھے صحیفے لکھے ہوئے نزدیک ابوبکر رض کے یہانتک کہ وفات دی اُنکو اللہ نے پھر نزدیک عمر رض کے اُنکی زندگی مین پھر نزدیک حفصہ بیٹی عمر رض کے نقل کی یہ بخاری نے

ف یمامہ نام شہر کا ہے حضرت ابوبکر رض نے اپنی خلافت مین خالد بن ولید کو ساتھ لشکر کے وہان بھیجا اور وہان کے لوگون سے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بھی اُسمین مارا گیا اور بہت قاری ایدھر کے مارے گیے بعضون نے کہا سات سو اور بعضون نے کہا بارہ سو پس وہان کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر رض نے زید بن ثابت کو بلایا جیسا کہ حدیث مین مذکور ہوا اور تھا تو لکھتا وحی یعنی اکثر لکھتا تھا اسلیے کہ لکھنے والے حضرت کے چوبیس تھے کہ اُن مین خلفاء اربعہ بھی تھے پس معنی یہ ہین کہ تم اُسکے جمع کرنے اور لکھنے مین امانت دار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لکھا ہوا سب تھا لیکن مصحف مین نہ تھا بلکہ پتھر کے ٹکڑون وغیرہ پہ تھا پس جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکر رض نے ساتھ مشورہ حضرت عمر رض کے [illegible] پس یہ ایسا ہوا کہ گویا پائے اوراق متفرق کہ اُن مین قرآن لکھا ہوا تھا اُنکو جمع کردیا اور [illegible] ہیے کہ ترتیب حضرت کے زمانے مین سورتون کی نہ تھی بعد حضرت کے ہوئی صحابہ کے اجتہاد سے اور ترتیب آیتون کی حضرت کے زمانے مین ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیت قرآن کی برحسب واقعہ کے لاتے تو کہتے کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد فلانی آیت کے رکھو اور لوح محفوظ مین بھی اسی ترتیب سے لکھا ہے اور وہان سے آسمان دنیا پر بھیجا اور وہان سے جبرئیل بحسب واقعہ کے سورتین اور آیتین لاتے اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کے ہے اور جبرئیل ہرسال رمضان مین ایکبار تمام قرآن حضرت سے اسی ترتیب سے دور کرتے اور جس سال مین حضرت کا انتقال ہوا تو دو بار دور کیا اور نہ پایا مین نے اُسکو الخ حضرت کے زمانے مین یاد کیا تھا تمام کلام اللہ بعضے صحابیون نے مانند ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی درداء کے پس مراد نہ پانے سے ساتھ کسی کے [illegible] کہ لکھا ہوا کسی پاس [illegible] پایا سوائے اُنکے اور تھے صحیفے الخ یعنے جب جمع کیا قرآن زید بن ثابت نے ساتھ اتفاق صحابہ کے تو بیچ متعدد صحیفون کے یعنے جزون کے لکھا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنے ایک مصحف مین نہ ہوا تھا پس وہ صحیفے حضرت ابوبکر رض کے پاس تھے تادم زیست پھر حضرت عمر رض کے پاس رہے اُنکی زندگی بھر پھر اُنکی بیٹی پاس رہے کہ حفصہ نام تھا اُنکا پھر حضرت عثمان رض نے جمع کیا اُنکو ایک مصحف مین اور لکھوا کر کئی مصحف شہرون اسلام کے مین بھیجے جیسا کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہے ع ہج

(وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے انس بن مالک سے یہ کہ حذیفہ بیٹے یمان کے آئے حضرت عثمان رض کے پاس اور تھے حضرت عثمان رض کے سامان جہاد درست کرتے تھے اہل شام اور عراق کے لیے واسطے لڑائی ارمینیہ اور آذربیجان کے پس خوف مین ڈالا حذیفہ کو لوگون کے اختلاف نے بیچ قرأۃ کے یعنے آپسمین ایک دوسرے کی قرأۃ سنکر انکار کرتا تھا پس کہا حذیفہ رض نے واسطے حضرت عثمان رض کے اے امیرالمومنین

تدارک کر اس امت کا پہلے اس سے کہ اختلاف کرین کلام اللہ مین مانند اختلاف یہود و نصاری کے پس بھیجا حضرت عثمان رض نے طرف حفصہ رض کے یہ کہ بھیجدے
طرف ہمارے صحیفے [illegible] کرو اوین ہم انکو مصحفون مین پھر پہونچا وینگے انکو طرف تمہارے پس بھیجے صحیفے حفصہ رض نے طرف عثمان رض کے پس حکم کیا
حضرت عثمان رض نے زید بن ثابت کو یعنے انصار مین سے اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش مین سے
پس نقل کیے سبنے وہ صحیفے مصحفون مین اور فرمایا حضرت عثمان رض نے واسطے جماعت قریش کے کہ تین تن تھے یعنی سوا ے زید رض کے اور اصحاب جو مذکور ہوے
انکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت کسی جگہ قرآن مین یعنی لغات قرآن مین پس لکھو اسکو موافق لغت قریش کے اسلیے کہ کلام اللہ نازل
ہوا ہی موافق زبان انکی کے پس کیا سبنے اسی طرح سے یہانتک کہ جسوقت نقل کرچکے صحیفے مصحفون مین بھیجدیے حضرت عثمان رض نے صحیفے طرف حفصہ رض
کے اور بھیجے طرف ہر جانب کے ایک ایک مصحف ان مین سے کہ نقل کیے تھے اور حکم کیا ساتھ قرآن کے کہ تھا سوا ے ان مصحفون کے بیچ ہر صحیفے
کے یا مصحف کے جلا دینے کا کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو خارجہ بیٹے زید ابن ثابت کے نے یہ کہ سنا زید بن ثابت سے کہا نہ پائی مین نے
ایک آیت سورۂ احزاب مین سے اسوقت کہ نقل کیے ہمنے یعنی مین نے اور قریشون نے مصحف تحقیق سنا کرتا تھا مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ پڑھتے تھے اسکو پس تلاش کی مین نے وہ آیت پس پائی مین نے وہ آیت یعنے لکھی ہوئی پاس خزیمہ بیٹے ثابت انصاری کے وہ آیت یہ ہی
من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ پس ملا دی ہمنے وہ آیت بیچ سورۂ اسکی کے یعنے احزاب کے مصحف مین نقل کی یہ بخاری نے ف
کرمانی نے شرح بخاری کے مین لکھا ہی معنی یغازی کے یغزی ہین ای کان عثمان رض یجہز اہل الشام واہل العراق لغزوۃ ہاتین لغزوۃ الناحیتین و
فتحہا پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہی اور یہ بھی کرمانی مین لکھا ہی کہ ارمینیہ قصبہ ہی نواح روم سے اور آذربیجان قصبات تبریز سے
انتہی اور ملا علی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے اسم کان کا اور فاعل یغازی کا حذیفہ کو لکھا ہی اور قاموس سے [illegible] نے لکھا ہی کہ ارمینیہ شہر ہی
آذربیجان مین پس آذربیجان تعمیم بعد تخصیص ہی مانند اختلاف یہود و نصاری کے یعنی جیسے [illegible] اور انجیل مین یہود و نصاری نے تغیر و تبدل اور کمی
اور زیادتی کی ہی مبادا قرآن مین بھی مسلمان کرین پہلے برپا ہولے اس فتنہ کے کچھ تدبیر کیجیے جب حذیفہ نے یہ کہا تو حضرت عثمان رض نے لوگون کو جمع کیا اور
وہ اس دن پچاس ہزار تھے پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حال مین کہ تحقیق پہونچا مجکو یہ کہ کہتا ہی بعض انکا کہ قراۃ میری بہتر ہی قراۃ تیری سے اور
یہ قریب ہی اسکے کہ ہو کفر کہا لوگون نے کہ کیا مناسب جانتے ہو تم کہا حضرت عثمان رض نے مناسب جانتا ہون یہ کہ جمع کرون لوگون کو ایک مصحف پہ
پس نہو اختلاف کہا لوگون نے خوب ہی وہ چیز کہ مناسب جانی تمنے پس قصد کیا لوگون کے جمع کرنے کا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسل
الخ مین ہی اور نازل ہوا ہی موافق زبان انکی کے پہلے معلوم ہوا کہ قرآن اول مین نازل ہوا لغت قریش مین پھر حضرت کے التماس سے فراخی ہوئی
یعنے اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑھے اب حضرت عثمان رض نے ساتھ اتفاق صحابہ کے بخوف اختلاف لوگون کے موقوف کرنے ان لغات کا
حکم کیا اور سبھون کو لغت قریش مین پڑھنے کو فرمایا پس یہ ہین معنی انکے قول کے کہ لکھو اسکو لغت قریش مین کہا سخاوی نے کہ پس اختلاف کیا لوگون نے
لفظ تابوت مین پس کہا زید نے التابوۃ اور کہا اورون نے التابوت اس رجوع کی لوگون نے طرف عثمان رض کے پس کہا انھون نے لکھو اسکو ساتھ
ت کے اسلیے کہ قریش کی زبان مین یون ہی ہی اور پوچھا لوگون نے حضرت عثمان رض سے لفظ لم یتسن پس کہا عثمان رض نے کہ لکھو اسمین ہ اور بیچ ہر صحیفے
کے یا مصحف کے ظاہر مراد ہر صحیفے سے وہ ہین کہ حضرت حفصہ کے پاس تھے اور مراد ہر مصحف سے وہ کہ اور بعضے لوگون نے جمع کیے تھے اور ہوسکتا ہی
کہ شک راوی ہو اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حفصہ رض کے پاس جو صحیفے تھے بطور وفا ے وعدہ پھیرنے کے وہ بھی حضرت عثمان رض نے جلا ڈالے اور کہا
سخاوی نے کہ جب فارغ ہوے حضرت عثمان رض لکھوانے مصحف کی سے تو وہ صحیفے حضرت حفصہ رض کو پھیر دیے اور سوا ے انکے اور اپنی مصحف کے اور مصحف

جلا ڈالے پس وہ صحیفے حضرت حفصہؓ کے پاس رہے جب حاکم ہوا مروان مدینے کا تو منگوایا اُنکو جلانے کے لیے اُنھون نے نہ دیے جب حفصہؓ کا انتقال ہوا تو مروان نے اُنکے بھائی عبداللہ بن عمر سے منگا کر جلا ڈالے بخوف اسکے کہ اگر ظاہر ہونگے تو لوگ پھر اختلاف کرینگے اور اختلاف ہے بیچ گنتی اُن مصحفون کے کہ حضرت عثمانؓ نے ہر طرف بھیجے کہ کتنے تھے مشہور یہ ہے کہ پانچ تھے اور ابوداؤد نے کہا کہ سنا مین نے ابو حاتم سجستانی سے کہ سات مصحف تھے ایک مکہ کو بھیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفی کو اور ایک مدینہ مین رکھا اور اختلاف کیا ہے عالمون نے بیچ پرانے ورق مصحف کے کہ جب نہ باقی رہے اسمین نفع کو آیا اولی تو دھو ڈالنا ہے یا جلا دینا بعضون نے تو کہا جلا دینا بہتر ہے اسلیے کہ دفع کیجاتی ہین تمام صورتین ذلت کی بخلاف دھونے کے کہ روندا جاتا ہے دھوون اُسکا اور بعضون نے کہا کہ دھونا اولی ہے اور ڈالا جاوے دھوون اُسکا پاک جگہ مین بلکہ لائق ہے کہ پی جاوے پانی اُسکا اسلیے کہ وہ دوا ہے ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی علتون کی آور حضرت عثمانؓ نے جلایا بنا بر مصلحت کے کہ اختلاف نہ باقی رہے اور طعن حضرت عثمانؓ پر سبب وارد ہو کہ کہین شرع مین آیا ہو کہ جلانا بے ادبی ہے جبکہ شرع مین یہ آیا نہو اور اُنھون نے بنا بر مصلحت کے یہ فعل کیا ہو تو کیون اُنپر طعن کرے بحسب عادت اپنی کے تنبیہ لکھا ہے علما نے کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایکبار تو روبرو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیکن ایک مصحف مین نہ تھا مرتب اور دوسری بار روبرو حضرت ابوبکرؓ کے ہو منقول ہے حضرت علیؓ سے کہا بہت بڑا ہے لوگون کے بیچ مقدمہ مصحف کے از روے ثواب کے ابوبکرؓ ہین رحمت کرے اللہ ابوبکرؓ پر اور وہ اول جمع کرنے والے ہین کتاب خدا عز و جل کو اور تیسری بار حضرت عثمان کے وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہؓ کو پھر لکھا مصحفون مین ساتھ لغت قریش کے اور جوانب و اطراف مین بھیجے یہ بات سنہ پچیس مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکرؓ اور جمع عثمانؓ کے یہ ہے کہ ابوبکرؓ نے جمع کیا اُس ڈر سے کہ مبادا قرآن مین سے کچھ جاتا رہے اور حضرت عثمانؓ نے جمع اسلیے کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمانؓ حقیقت مین جمع کرنے والے قرآن کے نہین ہین بلکہ جمع کرنے والے ہین لوگون کو لغت قریش پر ﴿ع﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى انْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَاْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا کہا مین نے واسطے عثمانؓ کے کیا سبب ہوا تمکو اسپر کہ قصد کیا تمنے طرف سورۂ انفال کے اور وہ ہے مثانی مین سے اور طرف سورۂ براۃ کے اور وہ ہے مئین مین سے پس نزدیک کیا تمنے ان دونون سورتون کو آپسمین اور نہ لکھی تمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے درمیان دونون سورتون کے اور رکھا تمنے سورۂ انفال کو بیچ سات سورتون لمبیون کے کیا باعث ہوا تمکو اسپر فرمایا حضرت عثمانؓ نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تھا زمانہ اِس حالت مین کہ اُترتی تھین اُنپر سورتین آیتون والی اور تھے حضرت جسوقت کہ اُترتا اُنپر کچھ یعنے قرآن مین سے بلاتے بعضے اُسکے کو کہ لکھتا تھا یعنے وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کے اور فرماتے رکھدو یہ آیتین بیچ سورۃ کے کہ ذکر کیا جاتا ہے اُسمین ایسا اور ایسا یعنے مانند طلاق اور حج وغیرہا کے پس جسوقت کہ نازل ہوتی اُنپر کوئی آیت فرماتے رکھدو اس آیت کو بیچ اُس سورۃ کے کہ مذکور ہے اسمین ایسا اور ایسا اور تھی سورۂ انفال اول اُن سورتون کے کہ نازل ہوئی ہین مدینہ مین اور تھی سورۂ براءت آخر قرآن اُترنے مین اور تھا قصہ سورۂ انفال کا مشابہ قصہ

سورۂ برات کے یعنی دونون مین ذکر ہی کافرون سے لڑنے کا اور عہد توڑ دینے کا پس وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہ کہ تحقیق برات
سورۂ انفال سے ہی پس بسبب نہ بیان کرنے حضرت کے اور مشابہ ہونے قصہ کے نزدیک کیا ہمنے دونون سورتون کو اور نہ لکھی ہمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی
اور رکھدی ہمنے وہ اکٹھی ان سورتین لمبی بیچ سات سورتون کے یعنے و لیکن فاصلہ درمیان مین چھوڑا واسطے شبہ ہونے کے بیچ اتحاد اور تعدد دونون
سورتون کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف قصہ، کیا تمنے طرف انفال کے الخ کلام اللہ کی سورتون کو اسطرح سے تقسیم کر رکھا ہی کہ سورۂ بقرہ سے
سورۂ یونس تک کو طوال کہتے ہین عربی مین طوال لمبے کو کہتے ہین اور یہ سورتین لمبی لمبی ہین اور سورۂ یونس سے سورۂ شعرا تک کو مئین کہتے ہین اور
مئین جمع مائۃ کی ہی مائۃ عربی مین سو کو کہتے ہین اور یہ سورتین زیادہ سو سو آیتون سے ہین یا قریب سو کے اسلیئے انکو مئین کہتے ہین اور سورۂ شعرا سے سورۂ حجرات کو
مثانی کہتے ہین وہ سو آیتون سے کم کم کی ہین اور قصے انمین مکرر ہین اسلیئے مثانی نام ہوا انکا اور سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہین اسلیئے
کہ ان سورتون کے درمیان مین فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک نزدیک ہی پھر مفصل کو تین قسم کر رکھا ہی ایک طوال دوسری اوساط تیسری قصار سورۂ
حجرات سے والسماء ذات البروج تک کو طوال مفصل کہتے ہین اور والسماء ذات البروج سے سورۂ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتے ہین اور لم یکن سے
آخر تک کو قصار مفصل کہتے ہین پس ابن عباسؓ نے حضرت عثمانؓ کو کہا کہ انفال مثانی مین سے ہی اسلیئے کہ سو آیتون سے کم کی ہی اور براۃ مئین مین سے
ہی اسلیئے کہ سو آیتون سے زیادہ کی ہی پس انکو آپنے نزدیک کر کر طوال مین کیون رکھا چاہیے تھا کہ انفال کو مثانی مین لکھتے اور براۃ کو مئین مین
اور نہ یہ بھی کیا کہ بسم اللہ درمیان مین انکے نہ لکھی حضرت عثمانؓ نے اسکا جواب دیا کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ بیچ امر ان دونون سورتون کے اشتباہ ہی
ایک وجہ سے تو یہ دونون سورتین ایک سورۃ ہین اس سبب سے رکھنا انکا بیچ طوال مین اور نہ لکھنا بسم اللہ کا درمیان مین انکے درست ہوا اور ایک
وجہ سے دو سورتین ہین اسلیئے فاصلہ درمیان مین چھوڑا انہ ع ج ۞ **کتاب الدعوات** کتاب ہی بیچ بیان دعاؤن کے ف دعا کے معنی ہین
طلب کرنا ادنی کا اعلی سے کچھ بطریق عاجزی کے اور کہا نووی نے کہ تمام شہرون کے [illegible] ہر عصر مین متفق ہین اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہی
اور دلیل اسکی ہی ظاہر قرآن و حدیث اور فعل انبیا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم کا کہ سب دعا کرتے رہے ہین اور بعضے زہاد و اہل معارف نے کہا کہ ترک
دعا کا افضل ہی واسطے راضی ہونے کے اپنی قسمت پر اور راضی ہونے کے رضائے مولی پر ۞ ع قول بعضے زہاد کا محمول ہی ایک حالت پر کہ بعضون کو
ایک حالت ہوتی ہی کہ اسمین غالب ہوتی ہی رضا بقضا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تھا وقت ڈالنے کے آگ مین کہ جبرئیل نے دعا کے لیے
کہا انھون نے کہا کہ اللہ تعالی حال میرا جانتا ہی مجھے حاجت سوال کی نہین ۞ مولانا **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی الی یوم القیمۃ فہی نائلۃ ان شاء اللہ
من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا رواہ مسلم وللبخاری اقصر منہ ۞ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے
ہر نبی کے ایک دعا ہی کہ قبول کیجاتی ہی پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی اور تحقیق مین نے چھپا رکھی ہی اپنی دعا واسطے شفاعت امت اپنی کے تاخیر
دی گئی ہی دن قیامت تک پس وہ پہونچنے والی ہی اگر چاہا اللہ نے اس شخص کو کہ مرا امت میری سے کہ نہ شریک کیا ساتھ اللہ کے کسی کو نقل کی یہ
مسلم نے اور بخاری کی روایت کمتر ہی اس سے ف واسطے ہر نبی کے الخ یعنے حکم فرمایا تھا اللہ تعالے نے ہر نبی کو کہ اپنے مخالفین پر بددعا کر تباہی
کے لیے اور وہ کرتے تھے اور اللہ تعالے قبول فرماتا تھا پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بددعا کی اپنی امت
کی ہلاکت کے لیے حتی کہ غرق کی گئی امت طوفان مین اور حضرت صالح نے بددعا کی اپنی امت پر یہانتک کہ ہلاک ہوئی ساتھ آواز جبرئیل کے اور مین نے
اپنی دعا کو چھپا رکھا ہی یعنے صبر کیا ہی انکی ایذا پر اور بددعا نہ کی اسلیئے کہ مین رحمۃ للعالمین ہون اور اس دعا کو موقوف رکھا ہی قیامت پر کہ اسکے بدلے

شفاعت کرونگا ہر شخص کے لیے کہ با ایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار تھا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضے تو حضرت کی شفاعت سے دوزخ مین داخل ہی نہین ہونے کے اور بعضے جلدی نکلینگے دوزخ سے اور بعضے جلدی سے داخل ہونگے جنت مین اور بعضون کے درجے بلند ہونگے جنت مین اللھم ارزقنا شفاعتہ نبینا علیہ الف الف صلوٰۃ ہ ع ۴ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اتَّخَذْتُ عِنْدَکَ عَھْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْہِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُہٗ شَتَمْتُہٗ لَعَنْتُہٗ جَلَدْتُہٗ فَاجْعَلْھَا لَہٗ صَلٰوۃً وَّزَکٰوۃً وَّقُرْبَۃً تُقَرِّبُہٗ بِھَا اِلَیْکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی تحقیق مانگی مین نے تجھسے ایک حاجت پیر ہ ستد کر مجکو ساتھ اسکے اور نہ ناامید کر مجکو اسمین یعنے امیدوار ہون کہ ضرور قبول ہی کرے پس سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون پس جس مومن کو ایذا دی ہو مین نے کہ برا کہا ہو مین نے اسکو لعنت کی ہو مین نے اسکو مارا ہو مین نے اسکو پس کران سب چیزون کو بیچ حق اسکے سبب رحمت کا اور پاکی کا گنا ہون سے اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک کرے تو اسکو بسبب ان چیزون کے طرف اپنے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ فانما انا البشر تمہید ہے عذر کی کہ مین آدمی ہون کبھی کبھی کسی پر خفا بھی ہوتا ہون ساتھ حکم بشریت کے اور لفظ فای المومنین بیان اور تفصیل ہے اس چیز کی کہ التماس کی حضرت نے ساتھ قول اپنے کے اتخذت عندک عہدًا پس حاصل یہ کہ جسکو مین ایذا وغیرہ دون اسکو سبب رحمت وغیرہا کا کر منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نکلے تھے حجرے اپنے سے نماز کے لیے کہ آئین حضرت کے پاس حضرت عائشہ رضہ [illegible] مانگی انسے کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنے مین اور پکڑ لیا دامن حضرت کا پس فرمایا حضرت نے انکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹے اللہ ہاتھ تیرے پھر چھوڑ دیا حضرت عائشہ رضہ نے حضرت کو اور بیٹھین اپنے حجرے مین غصہ ہوکے اور تنگدل پس جب پھر آئے حضرت انکے پاس اور دیکھا انکو اسطرح فرمایا انکے خوش کرنے کے لیے اللھم انی اتخذت عندک عہدًا الخ پس سنت ہے اسکے لیے کہ بد دعا کرے کسی پر یہ کہ دعا کرے اسکے لیے بدلے اسکے ع ۴ ح ۴ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْیَعْزِمْ مَسْئَلَتَہٗ اِنَّہٗ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ لَا مُکْرِہَ لَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دعا مانگے ایک تمھارا پس نہ کہے یا الٰہی بخش واسطے میرے اگر چاہے تو اور رحم کر مجھپر اگر چاہے تو اور روزی دے مجکو اگر چاہے تو اور چاہیے کہ عزم بالجزم کرے اپنے مانگنے مین کلمہ شک کا نہ کہے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے نہین زبردستی کرنے والا اسپر کوئی نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے دعا جزمًا مانگو کہ یا اللہ یہ مطلب ہمارا پورا کر وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یہ نہ کہو کہ اگر چاہے تو دے اسلیے کہ یہ شک کرتا ہے قبول مین اور وہ اپنے وعدہ مین خلاف نہین کرتا وعدہ کیا ہے کہ دعا کرو مین قبول کرونگا اور نہین کوئی زبردستی کرنے والا اللہ پر اوپر کرنے کسی کام کے بلکہ کرتا ہے جو چاہتا ہے پس بے فائدہ ہے یہ کہنا کہ اگر چاہے دے [illegible] ح ۴ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰکِنْ لِّیَعْزِمْ وَلْیُعَظِّمِ الرَّغْبَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَتَعَاظَمُہٗ شَیْءٌ اَعْطَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دعا مانگے ایک تمھارا پس نہ کہے یا الٰہی بخش مجکو اگر چاہے تو ولیکن طلب کرے یقین کر کر بغیر شک کے اور بڑی کرے رغبت اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہین مشکل ہوتی اسکو کوئی چیز کہ دیتا ہے وہ نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ مَا لَمْ یَسْتَعْجِلْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ یُسْتَجَابُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِکَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیجاتی ہے یعنی دعا بندے کی بعد شرطون قبولیت کے جب تک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے کی جب تک کہ نہین جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے جلدی فرمایا کہے کہ تحقیق دعا مانگی مین نے اور تحقیق دعا مانگی مین نے یعنی اکثر [illegible] مانگی پس نہ دیکھا مین نے کہ قبول کی گئی واسطے میرے پھر تھک جاوے نزدیک اسکے

اور چھوڑ دے دعا مانگنی نقل کی یہ مسلم نے **ف** جتنبک کہ دعا نہین مانگتا گناہ کی جیسے کہ کہے یا اللہ قدرت دے مجھکو فلانے شخص کے قتل پر اور حال یہ کہ وہ
مسلمان ہو یا کہے یا اللہ نصیب کر مجھکو شراب یا کہے یا اللہ بخش فلانے کو اور وہ مرا ہو کافر یقیناً اور مانند اُنکے ہی مانگنا محال چیزون کا جیسے کہ دیکھنا اللہ تعالی کا
دنیا مین بیچ حالت بیداری کے اور توڑنے ناتے کے جیسے کہ کہے یا اللہ جدائی ڈال مجھ مین اور میرے باپ مین حاصل یہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہی جتنبک کہ گناہ
کی اور توڑنے ناتے کی نہین کرتا اور جلدی نہین کرتا اور جب دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہی نہین قبول ہوتی اور تھک جاوے نزدیک اسکے لائق نہین ہی بندے کو
کہ تھکے دعا سے اسلیے کہ یہ عبادت ہی اور تاخیر قبولیت مین یا تو اسلیے ہوتی ہی کہ نہین آتا وقت اُسکا اسلیے کہ ہر چیز کے یہ ایک وقت مقرر ہی ازل مین یا اسلیے
کہ مقدر نہین ہوتا ازل مین قبول ہونا دعا اُسکی کا دنیا مین پس دیا جاتا ہی آخرت مین ثواب عوض اُسکے یا تاخیر کیجاتی ہی دعا اُسکی تاکہ مبالغہ کرے دعا مین
اسلیے کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنے والون کو دعا مین ع ۹ (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ الْمَرْءِ
الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَہْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ عِنْدَ رَأْسِہٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی درداء سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطے بھائی مومن اپنے کے پیٹھ پیچھے قبول کیجاتی ہی نزدیک سر دعا کرنے والے کے ایک
فرشتہ معین کیا جاتا ہی جب [illegible] کرتا ہی واسطے بھائی اپنے کے بھلائی کی کہتا ہی فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتھ اُسکے قبول کر دعا اسکی اور واسطے تیرے مانند
اسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پیٹھ پیچھے اور اسی طرح اگر سامنے بھائی مسلمان کے دعا کرے اپنے دل مین یا چپکے تو بھی اسی مین داخل ہی بسبب خلوص کے
اور کہتا ہی فرشتہ الخ یعنے فرشتہ عرض کرتا ہی جناب الٰہی مین کہ دعا اسکی قبول کر بیچ حق بھائی اُسکے کے اور دعا کرنے والے کو خطاب کرکر کہتا ہی کہ تجھکو بھی ہو
مانند اسکے ع ۱۰ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَوْلَادِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَمْوَالِکُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰہِ سَاعَۃً یُسْاَلُ
فِیْہَا عَطَاءٌ فَیَسْتَجِیْبُ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بد دعا کرو اپنی جانون پر اور نہ بد دعا
کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنے مالون پر یعنے غلام و لونڈیون پر اور جانورون پر [illegible] پاؤ اللہ کی طرف سے [illegible] ساعت کو کہ مانگی جاوے
اُسمین بخشش پس قبول کرے واسطے تمھارے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے بعضے اوقات [illegible] ہوتے ہین [illegible] ہونے کے ایسا نہو کہ وہی وقت دعا
قبول ہونے کا ہو اور تم بد دعا کرو اپنے اوپر یا اپنی اولاد اور مال پر پھر قبول ہو جاوے تو پشیمان ہو پس بعضے نادان کہ وقت غصے اور مصیبت کے اپنے
لیے بد دعا کرتے ہین خوب نہین ع ۱۱ (وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فِیْ کِتَابِ الزَّکٰوۃِ) اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس رض کی ڈرو
دعا مظلوم کی سے کتاب الزکوۃ مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری (عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ ہُوَ الْعِبَادَۃُ
ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا وہی ہی عبادت پھر پڑھی یہ آیت [illegible] کہا پروردگار تمھارے نے دعا مانگو مجھسے قبول کرونگا مین واسطے تمھارے نقل کی یہ
احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** ازراہ مبالغہ کے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی اسلیے کہ دعا ایسی عبادت ہی کہ بندہ متوجہ ہوتا
ہی اسمین حقتعالی کی طرف اور منھ پھیرتا ہی سواے حق سے اور امید و ڈر نہین رکھتا مگر اسی سے اور دعا مین ہی اخلاص اور حمد اور شکر اور مانگنا اور
وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجھنا اپنے کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی پھر آیت کو سند اس حدیث کی اسلیے لائے کہ اس سے
معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہی یعنے حکم ہی اُسکے کرنے کا اور ہوتا ہی اسپر ثواب اور جو چیز ایسی ہوتی ہی عبادت ہی اور آخر آیت مین بھی دلیل ہی اسپر کہ دعا عبادت
ہی کہ فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَہَنَّمَ دَاخِرِیْنَ یعنے جو تکبر کرتے ہین عبادت یعنی دعا میری سے قریب ہی کہ داخل ہونگے دوزخ مین
خوار و ذلیل ع ۲ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا فرمایا

رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کو وا ہی عبادت کا نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی خلاصہ عبادت کا اور مقصود بالذات اُسکا دعا ہی اسلیے کہ حقیقت
عبادت کی اور خلاصہ اُسکا عاجزی اور ذلیل سمجھنا اپنے کو ہی اور یہ دعا مین حاصل ہی ہرح ؛ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ کے دعا سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث حسن غریب ہی ف نہین کوئی چیز الخ یعنے اذکار وعبادات مین کوئی چیز دعا برابر نہین پس نہین منافی ہی یہ قول اللہ تعالے کے اِنَّ
اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ مرع ؛ (وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی سلمان فارسیؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتی عمر کو
مگر نیکی نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد تقدیر سے اترنا ایک چیز مکروہ کا ہی کہ جس سے ڈرتا ہی آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہی بندہ دعا کی دفع کرتا ہی
اُسکو اللہ تعالے اُس سے اور تقدیر دو قسم پر ہی ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم مین کچھ تغیر و تبدل نہین اور قضاء معلق مین بعضے سبب سے
تغیر و تبدل ہوتی ہی پس یہان تقدیر معلق مراد ہی نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی یہان بھی کمی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کے ہی لکھا جاتا
ہی کہ اگر نیکی کرے گا اتنی عمر ہوگی اور اگر نہ کریگا اتنی ہوگی صورت اُسکی یہ ہی کہ لکھا جاتا ہی لوح محفوظ مین کہ مثلاً اگر حج کریگا فلانا یا جہاد کریگا پس عمر
اُسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر حج اور جہاد دونون کریگا پس عمر اُسکی ساٹھ برس کی ہوگی پھر جب دونون کیے ساٹھ برس کو پہونچا پس بڑھی عمر اُسکی
اور جب ایک ہی چیز کی نہ زیادہ ہوئی چالیس سے پس کم ہوئی انتہاے عمر اُسکی سے کہ ساٹھ برس تھے اور بعضون نے معنے اسکے یہ کہے ہین کہ جب نیکی
کی تو نہ ضائع ہوئی عمر اُسکی پس گویا کہ زیادہ ہوئی مرع ؛ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ
وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی ابن عمرؓ
سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دعا نفع کرتی ہی اُس چیز سے کہ اُتری اور اُس چیز سے کہ نہین اُتری پس لازم کرو اپنے پر اے
بندو اللہ کے دعا کو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ احمد نے معاذ بن جبل سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف اُس چیز سے کہ اُتری یعنی
بلا کہ اُتری ہی اُسکو دعا دفع کردیتی ہی اگر ہوتی ہی معلق اور اگر مبرم ہوتی ہی صبر عطا فرماتا ہی اللہ تعالے پس سہل ہوتا ہی اُسپر تحمل اُس بلا کا اور راضی
ہوتا ہی اُس سے یہ نہین چاہتا کہ یہ ہو بلکہ لذت پاتا ہی ساتھ اُس بلا کے جیسے کہ لذت پاتے ہین اہل دنیا ساتھ نعمتون کے اور دعا نفع دیتی ہی اُس بلا
کو کہ نہین اُتری یعنے اُسکو اُترنے نہین دیتی روکتی ہی مرع ؛ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا
اٰتَاہُ اللّٰہُ مَا سَاَلَ اَوْ کَفَّ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَہٗ مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ مانگے دعا مگر دیتا ہی اُسکو اللہ جو مانگتا ہی یعنے اگر مقدر ہوتا ہی ازل مین دینا اُسکا یا بند رکھتا ہی اُس سے برائی
مانند اُسکے یعنے دفع کرتا ہی بلا بقدر مانگنے خیر کے عوض نہ دینے کے اگر نہین مقدر ہوتا دینا اُسکا جب تک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے
کی نقل کی یہ ترمذی نے (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّسْاَلَ
وَاَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے مانگو اللہ تعالے سے فضل اُسکے سے اسواسطے کہ اللہ دوست رکھتا ہی یہ کہ مانگا جاوے یعنے فضل اُسکا اور بہترین عبادت کے انتظار کرنا کشادگی
کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف انتظار کرنا کشادگی کا یعنے امید وار رہنا جانے بلا اور غم کا ساتھ ترک کرنے شکایت کے خلق

غیر اللہ تعالے لئے یہ اشارہ ہی صبر کی طرف اور بیشک جزای صبر بے حد و بے نہایت ہی ع ﴿ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ نہ مانگے اللہ سے غضب ہوتا ہی اللہ اسپر نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ ترک کرنا سوال کا تکبر اور استغنا ہی ع ﴿ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [illegible] وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ ﴾ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ کھولا گیا واسطے اسکے تم مین سے دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا
بہت دعا کی مع شرائط و آداب کے کھولے گئے واسطے اسکے دروازے رحمت کے یعنے کبھی مانگی ہوئی چیز ملتی ہی اور کبھی دفع ہوتی ہی اس سے برائی
مانند اسکے اور نہین سوال کیا گیا اللہ تعالے سے کوئی چیز یعنے بہت محبوب طرف اللہ کے اس سے کہ سوال کیا جاوے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے ف
یعنے اللہ تعالے عافیت کے مانگنے کو بہت دوست رکھتا ہی اس برابر اور چیز کے مانگنے کو دوست نہین رکھتا اور عافیت کے معنی ہین سلامتی تمام آفات اور
بیماریون سے اور بلاؤن اور مکروہات ظاہری و باطنی سے دنیا و آخرت مین پس یہ شامل ہی سب بھلائیون کو نسال اللہ العافیۃ ع ﴿ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ ﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ قبول کرے اللہ دعا اسکی نزدیک
سختیون کے پس چاہیے کہ بہت دعا کرے حالت فراخی مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ﴿ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ﴾
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگو اللہ سے اور تم یقین رکھنے ہو ساتھ قبولیت کے اور جانو کہ اللہ نہین
قبول کرتا دعا دل غافل کھیلنے والے کی سے یعنے غافل ہو اللہ سے اور مشغول ہو غیر خدا مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف
یقین رکھنے ہو ساتھ قبولیت کے یعنی ہو وقت دعا کے ایسی حالت پر کہ مستحق ہو بسبب اسکی قابلیت کے یعنی اچھے کام کرنے ہو اور بری باتون سے
بچتے ہو اور رعایت کرتے ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کے یہانتک ہو قبولیت [illegible] دلون تمھارے غالب تر نہ قبول ہونے سے یا مراد
یہ ہی کہ تم معتقد ہو اسکے کہ اللہ نہین نا امید کریگا تمکو بسبب فضل وسیع اپنے کے ع ﴿ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا فَإِذَا
فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ﴾ اور روایت ہی مالکؓ بن یسار سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مانگو تم اللہ سے پس
مانگو اس سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور نہ مانگو اس سے ساتھ اوپر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور ایک روایت مین ابن عباسؓ سے
کہ کہا مانگو اللہ سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے [illegible] مانگو اس سے ساتھ اوپر کی جانب ہاتھون اپنے کے پس جسوقت کہ فارغ ہو تم اپنے
دعا سے پس پھیرو ہاتھون کو اپنے منہ پر یعنی تا برکت جو ہاتھون پر اترتی ہی منہ پر پہونچے نقل کی یہ ابوداود نے ف اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے
یعنے دعا کرنے مین ہاتھ اسطرح رکھو کہ اندر کا رخ ہاتھون کا سامنے منہ کے رہے جیسے کہ معمول ہی دعا مانگنے مین الٹے ہاتھ کر کر دعا نہ مانگو اور حالت استسقا
اس سے مستثنیٰ ہی اسمین الٹے ہاتھ سے دعا مانگنی آئی ہی چنانچہ بیان اسکا باب استسقا مین ہو چکا ہی + مولانا ﴿ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ ﴾ اور
روایت ہی سلمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پروردگار تمھارا بہت حیا مند ہی یعنی معاملہ کرتا ہی حیا مندون کا سا دینے والا

بغیر سوال کے حیا کرتا ہی بندے اپنے سے یہ کہ پھیرے اُنکو خالی جسوقت کہ اُٹھاتا ہی بندہ اپنے دونون ہاتھ طرف اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے
اور بیہقی نے دعوات کبیر مین (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
اور روایت ہی عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے دعا مین نہ رکھتے اُنکو جب تک کہ پھیرتے اُنکو
اپنے منہ پر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ ہاتھون کا اُٹھانا اور مُنھ پر پھیرنا سنت [illegible] دعا مین ؛ مولانا
(وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہی
عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھا جانتے تھے اُن دعاؤن کو کہ جامع ہون اور چھوڑتے تھے اُن دعاؤن کو کہ نہ جامع ہین
نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** دعا جامع وہ ہی کہ لفظ اُسکے تھوڑے ہون اور معنی بہت شامل ہو امور دنیا اور آخرت کو جیسے یہ دعائین ہین رَبَّنَا
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ اور مانند انکے بہت دعائین
جامع آئی ہین حدیث شریف مین اور چھوڑتے الخ [illegible] جو دعا کہ جامع نہو خاص مطلب اُسمین مذکور ہو وہ حضرتؐ نے ترک کی تھی مانند اُرزُقْنِي
زَوْجَةً حَسَنَةً یعنی دے مجکو بیوی اچھی وغیر ذلک کے اور [illegible] باعتبار اکثر کے ہی کہ حضرتؐ اکثر دعائین جامع ہی مانگتے تھے [illegible] مطلب کی نہ مانگتے
تھے والا کبھی کبھی خاص مطلب بھی مانگنا ثابت ہوا ہی [illegible] مولانا (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَوٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونے والی دعا غائب کی واسطے غائب کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اسلیے کہ غائب کی دعا غائب کے لیے
خلوص سے ہوتی ہی خیال سنانے دکھانے کا نہین ہوتا ہی ؛ (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِي
وَقَالَ اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ وَلَا تَنْسَنَا) اور
روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا [illegible] مانگی مین نے نبی [illegible] علیہ وسلم سے بیچ ادا کرنے عمرے کے پس اذن دیا مجکو اور فرمایا شریک کرنا ہمکو اے چھوٹے
بھائی میرے بیچ دعا اپنی کے اور نہ بھولنا مجکو [illegible] وقت دعا [illegible] فرمایا حضرتؐ نے ایک کلمہ کہ نہین خوش کرتا مجکو یہ کہ واسطے میرے ہو بدلے اُسکے
تمام دنیا نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور تمام ہوئی [illegible] ترمذی کے نزدیک لفظ ولا تنسنا کے **ف** مراد کلمہ سے یا تو یہی بات ہی کہ جو حضرتؐ نے اُنکو
فرمائی یا اور کوئی بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرت نے جو التماس دعا کی کی اُسمین ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہی مقام بندگی مین اور رغبت دلائی اُمت
کو کہ اچھے لوگون اور عابدون سے طلب دعا کی کرین اور تنبیہ ہی اُمت کو کہ [illegible] اپنے ہی لیے دعا نکرین بلکہ شریک کرین قرابتیون اور دوستون کو بھی
دعا مین خصوصًا بیچ مقامون قبولیت کے اور اِس سے بزرگی حضرت عمرؓ [illegible] معلوم ہوئی ہی ؛ (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ
وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین رد
ہوتی دعا اُنکی ایک روزہ دار جسوقت کہ افطار کرتا ہی یعنے اسلیے کہ بعد ادائے عبادت کے ہوتی ہی اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہی اور دوسرا سردار سبکا
کہ عدل کرے یعنے اسلیے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ عدل ایک ساعت کا بہتر ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اور تیسرے دعا مظلوم کی اُٹھاتا ہی
اُسکو اللہ تعالےٰ اوپر ابر کے اور کھولے جاتے ہین واسطے دعا اُسکی کے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہی پروردگار قسم عزت اپنے کی البتہ مدد کرونگا
مین تیری اگرچہ ہو بعد مدت کے یعنے ضائع نہین کرنے کا حق تیرا اور نہین رد کرونگا دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوے نقل کی یہ ترمذی نے **ف**

اوپر ایک کے اٹھانا اور کھلنا دروازون کا کنایہ ہی اوپر چڑھنے سے اور جلدی قبول ہونے سے ع ﴿وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْہِنَّ دَعْوَۃُ الْوَالِدِ وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ﴾ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دعائین قبول کیجاتی ہین نہین شک ہی انہین یعنی انکے قبول ہونے مین دعا ر باپ کی اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف دعا باپ کی یعنی باپ بیٹے کو خواہ دعا دے یا بد دعا کرے جلد قبول ہوتی ہی اور ماں کی دعا بطریق اولی قبول ہوتی ہی بسبب نہایت شفقت اسکی کے اگرچہ یہان نہین ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہی کہ دعا اسکی قبول ہوتی ہی اسکے حق مین جو احسان کرے اور بد دعا قبول ہوتی ہی اسکے لیے کہ ایذا دے اور بد سلوکی کرے اس سے یا یہ کہ مطلق اسکی دعا قبول ہوتی ہی خواہ اپنے لیے کرے یا اور کسی کے لیے اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کرے مظلوم کی یا تسلی دے اسکو اور وہ دعا دے اسکو یا جسنے ظلم کیا اسپر اور اسنے بد دعا دی اسکو قبول ہوتی ہی ع ح ﴿اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ﴾ تیسری فصل ﴿عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْاَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّہَا حَتّٰی یَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ مُرْسَلًا حَتّٰی یَسْاَلَہُ الْمِلْحَ وَحَتّٰی یَسْاَلَہٗ شِسْعَہٗ اِذَا انْقَطَعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ﴾ اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ مانگے ایک تمہارا پروردگار اپنے سے ساری حاجتین اپنی یہانتک کہ مانگے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے زیادہ کی ترمذی نے ایک روایت مین ثابت بنانی سے بطریق ارسال کے یہانتک کہ مانگے اس سے نمک اور یہانتک کہ مانگے اس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جسوقت کہ ٹوٹ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف زیادہ کی مصنف کو چاہیے تھا کہ یون کہتا رواہ الترمذی وزاد فی روایۃ اور دوسری روایت مین حتی یسالہ شسعہ الخ مکرر آیا تاکید کے لیے تاکہ دلالت کرے اسپر کہ وہان رکا و اور محرومی نہین ہی سائل کو اللہ نہایت مہربان ہی بندون پر دیتا ہی جو مانگتے ہین پس نہ التجا کرے بندہ مگر اس سے اور نہ اعتماد کرے مگر اسپر کہا ابوعلی دقاق نے کہ نشانیون معرفت کی سے یہ ہی کہ نہ مانگے حاجتین اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سے جیسے کہ حضرت موسی علیہ السلام مشتاق رویت الہی کے ہوے کہا رب ارنی انظر الیک اور جب محتاج روٹی کے ہوے کہا رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر ع ح ﴿وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ﴾ اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اٹھاتے ہاتھ اپنے دعا مین یہانتک کہ دکھلائی جاتی سپیدی حضرت کے بغلون کی ﴿وَعَنْ سَہْلِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ یَجْعَلُ اِصْبَعَیْہِ حِذَاءَ مَنْکِبَیْہِ وَیَدْعُوْ﴾ اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے حضرت کرتے دونون انگلیان اپنی یعنی سر دونون ہاتھون کی انگلیون کے برابر مونڈھون کے اور دعا مانگتے ف یہ اوسط درجہ ہی ہاتھ اٹھانیکا اور اکثر اسی طرح اٹھاتے تھے اور پہلی حدیث مین جو زیادہ ہاتھ اٹھانا آیا ہی محمول ہین بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا مین بیچ شل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت کے تو اپنے اٹھاتے کہ سپیدی بغلون کی معلوم ہوتی ع ﴿وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ مَسَحَ وَجْہَہٗ بِیَدَیْہِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ﴾ اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اسکی اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا مانگتے اور اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پھیرتے اپنے منھ پر دونون اپنے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین دعوات کبیر مین ف کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اٹھاتے ہاتھ اپنے دعا مین نہ پھیرتے منھ پر پس نماز مین اور طواف مین اور وقت سونے کے اور بعد کھانے کے اور مانند انکی کے جو حضرت سے دعائین منقول ہین اور ان مین ہاتھ نہ اٹھاتے تھے تو منھ پر بھی ہاتھ نہ پھیرتے تھے ع ﴿وَعَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْئَلَۃُ اَنْ تَرْفَعَ یَدَیْکَ حَذْوَ مَنْکِبَیْکَ

اَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ
وَجْهَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب سوال کرنے کا یہ ہے کہ اُٹھاوے تو دونوں ہاتھ اپنے برابر اپنے مونڈھوں
کے یا قریب اُنکے اور ادب استغفار کا یہ ہے کہ اشارہ کرے تو ساتھ ایک اُنگلی کے اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا میں یہ ہے کہ دراز کرے تو دونوں ہاتھ
اپنے اکٹھے یعنے اسقدر کہ سفیدی بغلوں کی معلوم ہو اور ایک روایت میں ہے کہ کہا عاجزی کرنی اس طرح سے ہے اور اُٹھائے [illegible] ہاتھ اپنے اور کر کی
پیٹھ ہاتوں اپنے کی قریب مُنھ اپنے کے یعنے جیسے کہ استسقا میں آیا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اشارہ کرے تو ساتھ ایک اُنگلی کے یعنی سبابہ کے
کہ جسکو اُنگلی شہادت کی کہتے ہیں مقصود اس سے ہے یعنے ملامت کرنا نفس امارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ ڈھونڈھنی شر اُنکے سے اور قید ایک کی
اسلیے لگائی کہ مکروہ ہے اشارہ کرنا دو اُنگلیوں سے چنانچہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ اشارہ کرتا تھا دو اُنگلیوں سے فرمایا
اُسکو ایک سے اشارہ کر اور اُٹھائے دونوں ہاتھ اپنے الخ یعنے اُٹھائے دونوں ہاتھ اپنے خوب طرح یہانتک کہ ظاہر ہووی سفیدی بغلوں
کی اور ہووے ہاتھ مقابل سر کے ۱۲ ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اِلَى الصَّدْرِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ) اور [illegible]بت ہے ابن عمر رضہ سے یہ کہ وہ [illegible] تھے کہ تحقیق اُٹھانا تمہارا اپنے ہاتھوں کو یعنے بہت اُٹھانا بدعت ہے نہیں زیادہ کیا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے اکثر اسپر یعنے سینہ تک اُٹھاتے تھے نہ زیادہ اُس سے نقل کی یہ احمد نے **ف** انکار کیا ابن عمر نے [illegible] اسلیے کہ اکثر اوقات
بہت ہی اُٹھاتے تھے اور فرق نکرتے تھے حالات میں [illegible] ایک امر کے لیے سینہ تک اُٹھاتے اور مونڈھوں تک اور امر کے لیے اور مونڈھوں سے اونچے اور امر
کے لیے پس اس تقریر سے خوب تطبیق حاصل ہوگئی ۱۲ ع حاصل یہ کہ حضرت کا ہاتھ اُٹھانا باعتبار اختلاف حالات کے مختلف تھا کہ اکثر تو سینہ تک
اُٹھاتے تھے اور بعضے امر کے لیے مونڈھوں تک اور بعضے امر کے لیے مونڈھوں سے اونچے اور یہ لوگ اکثر اوقات اونچے ہی اُٹھاتے تھے اور رعایت
اختلاف حالات کی [illegible] کرتے تھے اسلیے ابن عمر رضہ نے اُن پر طعن کیا ۱۲ مولف (وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ [illegible] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہے ابی بن کعب رض سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم جسوقت کہ ذکر کرتے کسی کا پھر دعا [illegible] مانگتے اُسکے لیے یعنی ارادہ کرتے دعا مانگنے کا شروع کرتے دعا مانگنی پہلے واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث غریب صحیح ہے **ف** اسمیں تعلیم ہے [illegible] کو کہ اگر کوئی کسی کے لیے دعا کرے تو پہلے اپنے لیے دعا کرے پھر اسکے لیے مثلاً کہے اللّٰھم اغفرلی
ولفلان ۱۲ ع (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْا بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ
بِهَا اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يُعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ رَوَاهُ
اَحْمَدُ) اور روایت ہے ابی سعید خدری رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ [illegible] نے فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ دعا مانگے کوئی دعا کہ نہو اسمیں مانگنا گناہ کا
اور نہ توڑنا ناتے کا مگر دیتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ بسبب اُس دعا کے ایک [illegible] چیز ان میں [illegible] یا یہ کہ جلدی دے اُسکے لیے مطلب اسکا اور یا یہ کہ
ذخیرہ کر رکھے دعا کو اُسکے لیے اور دیوے آخرت میں اور یا یہ کہ پھیر دیوے اُس سے بُرائی مانند اُسکے عرض کیا صحابہ نے اب بہت دعا کرینگے ہم
یعنے اسلیے کہ بڑے فائدے دعا کے سُنے ہمنے فرمایا فضل اللہ کا بہت ہی نقل کی یہ احمد نے **ف** فضل اللہ کا بہت ہے یعنی جو کچھ کہ دیتا ہے فضل سے
اور وسعت کرم اپنے سے بہت ہے اُس چیز سے کہ دیتا ہے تمکو بیچ مقابلہ دعا تمہاری کے ۱۲ ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَاَ وَدَعْوَةُ
الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعْوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) اور روایت ہے ابن

عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ دعائیں ہیں کہ قبول کیجاتی ہی واسطے اُنکے دعا مظلوم کی یہانتک کہ بدلا لیوے یعنی ظالم
سے ساتھ زبان یا ہاتھ اپنے کے اور دعا حاجی کی یہانتک کہ پھر آوے یعنی طرف شہر اپنے کے اور اہل اپنے کے یا فارغ ہووے حج سے اور
دعا جہاد کرنے والے کی یا کوشش کرنے والے کی بیچ طلب علم و عمل کے یہانتک کہ بیٹھے یعنی جہاد کرنے سے یا کوشش کرنے سے اور دعا مریض کی یہانتک
کہ اچھا ہو یا مرے اور دعا بھائی کی واسطے بھائی مسلمان اپنے کے غائبانہ پھر فرمایا بہت جلدی قبول ہوتی ہیں اُن دعاؤں سے دعا بھائی کی
پس پشت نقل کی بیہقی نے دعوات کبیر میں **بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ اِلَيْهِ** باب ہی بیچ بیان ذکر خدا کے اور نزدیکی حاصل کرنے
کے طرف خدا کے **ف** یعنی نزدیکی حاصل کرنے ساتھ ذکر اللہ کے طرف خدا کے یا نزدیکی حاصل کرنے ساتھ نوافل کے طرف اُسکے اور ذکر اللہ تعالیٰ
کا دل سے بھی ہوتا ہی اور زبان سے بھی اور افضل یہ ہی کہ دل اور زبان دونوں سے ہوئے اگر ایک سے ہو تو دل کا افضل ہی پھر ذکر دل کا دو قسم
ہی ایک تو فکر کرنی عظمت خدا میں اور جبروت و ملکوت میں اور نشانیوں قدرت اُسکی میں کہ آسمان و زمین میں ہیں اُسکو ذکر خفی کہتے ہیں حدیث
شریف میں آیا ہی کہ ستر درجہ افضل ہی ذکر خفی وہ جو نہیں سنتے اُسکو حفظہ یعنی فرشتے اعمال لکھنے والے جب ہوگا دن قیامت کا اور جمع کریگا
اللہ تعالیٰ خلائق کو اُنکے حساب کے لیے اور لاوینگے حفظہ اُس چیز کو کہ یاد رکھتے تھے اور لکھا تھا اُسکو فرماویگا اللہ تعالیٰ اُنکو دیکھو کیا باقی رہا ہی
واسطے اُسکے کچھ پس کہینگے وہ نہیں چھوڑا ہمنے کچھ اُس چیز میں سے کہ جانا ہمنے اور یاد رکھا ہمنے مگر کہ جمع کیا ہمنے اُسکو پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ یعنی بندہ
کو کہ تحقیق تیرے لیے میرے پاس ایک نیکی ہی کہ نہیں جانتا تو اُسکو اور میں بدلا دونگا اُسکا اور وہ ذکر خفی ہی ؎ ذکرہ السیوطی فی بدور السافرۃ
اور دوسری قسم ذکر دل کی یہ ہی کہ وقت امر و نہی اللہ تعالیٰ کے اُسکو یاد کرتا ہی اور پہلی قسم افضل و اعلیٰ ہی اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ ذکر نہیں
ہوتا مگر ساتھ زبان کے اور ادنیٰ مرتبہ اُسکا بموجب قول مختار کے یہ ہی کہ سناوے اپنے تئیں بغیر اسکے معتبر نہیں اور دل سے جو ہوتا ہی فعل دل کا
ہی قسم علم و تصور سے ذکر نہیں ذکر نام اُسکا ہی کہ زبان سے ہو پس یہ بات خلاف ہی اسکے کہ لغت کی کتابوں میں لکھا ہی صحاح و قاموس میں
لکھا ہی کہ ذکر ضد نسیان کی ہی اور یہ خود فعل دل کا ہی ہاں جو کچھ کہ زبان سے ہو اُسکو بھی ذکر کہتے ہیں پس ذکر لفظ مشترک ہی درمیان فعل دل اور
فعل زبان کے اور کہا مشائخ طریقت رحمہم اللہ کے نے کہ ذکر دو نوع پر ہی قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگ تر اور بہتا ہی ذکر زبانی
سے پس شاید مقصود بعضے فقہا کو یہ ہو کہ جہاں ذکر زبان سے کرنا آیا ہی شرع میں مانند تسبیحات بعد قراءۃ نماز کے اور ذکر بعد نماز کے اور سوائے اُنکے کے
وہاں دل سے ذکر کرنا کفایت نہیں کرتا بلکہ زبان سے کرنا چاہیے نہ یہ کہ اُسپر ثواب اخروی نہیں مترتب ہوتا **ہ** **ح** **ع** **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل
پہلی (عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ
عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ اور ابی سعید خدری سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہیں بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر کریں اللہ کا مگر گھیر لیتے ہیں اُنکو فرشتے یعنی ڈھونڈتے پھرتے ہیں راہوں میں اہل ذکر کو اور ڈھانک
لیتی ہی اُنکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کثیراً و الذاکرات کے لیے ہی اور اُترتی ہی اُنپر سکینہ اور ذکر کرتا ہی اُنکو اللہ تعالیٰ اُن شخصوں میں
کہ نزدیک اُسکے ہیں یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا علیہم السلام میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** سکینہ خاطر جمعی دل کی ہی کہ اُسکے سبب سے
خواہش لذتوں دنیا کی اور لذت ماسوا اللہ کی دل سے نکلجاتی ہی اور حضور ساتھ اللہ کے بہم پہونچتا ہی اور اُترنا سکینہ کا اس آیت سے بھی ثابت
ہوتا ہی اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ع (وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِیْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهٗ
جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت

ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم چلتے بیچ راہ مکہ کے پس گذرے ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تھا اُسکو جمدان پس فرمایا چلو یہ ہے جمدان
پیشدستی لے گیے مفردون عرض کیا صحابہ نے کون ہیں مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو یاد کرین بہت اور وہ عورتیں کہ یاد کرین اللہ تعالیٰ
کو بہت نقل کی یہ مسلم نے **ف** ما المفردون سوال ہے صفت سے کہ کیا صفت ہے مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لائق [illegible] تنہائی نفس کی ہے
اللہ کے ذکر کے لیے آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سے ہے پہونچے تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئے بعضے الگ
ہو کر اور ون سے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والون کو حضرتؐ نے فرمایا کہ گھر قریب پہونچا جلد چلو کہ بعضے مفردون یعنی الگ ہونے والے آگے
پہونچ گئے صحابہؓ نے صفت مفردون کی پوچھی فرمایا [illegible] حاصل اُسکا یہ ہے کہ معنے ان مفردون کے ظاہر ہین اس سے کیا سوال کرتے ہو بلکہ پوچھو نیکیون کے
سبقت کرنے والون کو کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور [illegible] کیا نفس اپنے کو اللہ کے ذکر کے لیے یعنے انقطاع کیا لوگون سے اور گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذکر
اللہ مین مشغول رہتے ہین اور مراد بہت یاد کرنے سے یہ ہے کہ ہمیشگی کرے ذکر پر بغیر غفلت کے اور جو غفلت ہو بھی جاوے تو جلدی سے دور کر کر مشغول ہووے
اور ابن عباسؓ نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہے [illegible] ساتھ ذکر کرنے کے نمازون کے بعد اور صبح شام سوتے بیٹھتے اور مانند اُنکے کے حسطرح مشغول ہے
حدیث شریف [illegible] س ۶ (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ [illegible] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ [illegible] لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اُس شخص کے کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنے کو اور اُس شخص کی
کہ نہیں یاد کرتا مانند زندہ اور مُردے کے ہے نقل کی [illegible] بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے ذکر حیات قلب ذاکر کی ہے اور غفلت موت اُسکی اور جیسے کہ
زندہ یعنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی ذکر کرنے والا اپنے عمل سے بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنے والا کہ اُسکو اپنے عمل سے بہرہ نہین مانند
مُردے کے ہے کہ اُسکو زندگی سے کچھ بہرہ نہیں ہوتا [illegible] زندگانی نتوان گفت حیاتے کہ مراست + زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد علی فخر
(وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ [illegible] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ [illegible] وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ
فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَ[illegible] فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ [illegible] خَیْرٍ مِّنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ مین نزدیک گمان [illegible] بندے اپنے کے ہون کہ ساتھ میرے رکھتا ہے اور مین ساتھ اُسکے ہون جب یاد کرتا ہے مجھکو یعنی دل
یا زبان سے پس اگر یاد کرے مجھکو ذات اپنی مین یعنی [illegible] یاد کرتا ہون مین اُسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب اُسکو اور متولی ہوتا
ہون آپ اُسکے ثواب کا اور کے سپرد نہین کرتا اُسکو اور اگر یاد کرے مجھکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اُسکو اُس جماعت مین کہ بہتر ہے اُن سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نزدیک گمان بندے اپنے کے یعنی [illegible] کرتا ہون بندے سے موافق گمان اور توقع اُسکی کے اگر اُمید عفو کی
رکھتا ہے عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا رکھتا ہے عذاب [illegible] دلالت ہے اسپر کہ امید اللہ تعالیٰ کے خوف پر غالب رکھے اور
گمان اچھا رکھے کہ بخشے گا مجھکو ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک [illegible] شخص کو دوزخ مین [illegible] کا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا ہو گا
تو عرض کرے گا اے رب میرے میرا گمان تیرے ساتھ اچھا تھا فرماویگا اللہ تعالیٰ پھیر لاؤ اُسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت اُمید کی یہ ہے
کہ عمل کرے اور پھر اُمیدوار بخشش کا رہے اور بغیر عمل کے امید رکھنی لوا[illegible] دُنیا ہے یعنے بیفائدہ اور مین ساتھ اُسکے ہون یعنی توفیق دیتا ہون اور
رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت کرتا ہون ع فخر (وَعَنْ اَبِیْ [illegible] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ
اَمْثَالِھَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَآءُ سَیِّئَۃٍ مِّثْلُھَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا [illegible] مِنْہُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ
اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو شخص کہ لادے ایک نیکی پس واسطے اسکے ثواب ہوتا ہے دس برابر اسکے اور زیادہ بھی دیتا ہوں یعنی جسکو چاہتا ہوں موافق صدق
واخلاص کے سات سو تک بلکہ زیادہ اس سے اور جو شخص کہ لاوے برائی پس سزا برائی کی برابر اسکے یا بخش دیتا ہوں اور جسنے نزدیکی ڈھونڈھی مجھ سے
یعنی ساتھ طاعت کے ایک بالشت یعنی بمقدار قلیل نزدیک ہوتا ہوں میں اس سے ایک گز یعنی پہونچاتا ہوں رحمت اپنی طرف اسکے زیادہ اس سے اور جس نے
نزدیکی ڈھونڈھی مجھسے ایک گز نزدیک ہوتا ہوں میں اس سے بمقدار پھیلانے دونوں ہاتھوں کے اور جو شخص کہ آتا ہے میرے پاس چال چلکر آتا ہوں میں اسکے
پاس دوڑکر اور جو شخص ملے مجھسے بمقدار زمین کے گناہ لیکن نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسی کو ملاقات کرونگا میں اس سے مانند اس زمین کے بخشش سے یعنی
اگر چاہونگا میں یہ اسکے لیے نقل کی یہ مسلم نے ف حاصل یہ کہ اگر بندہ تھوڑی سی رجوع کرتا ہے تو وہاں سے توجہ اور التفات اور رحمت اس سے زیادہ ہوتی
ہے ع (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قال من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب وما تقرب الی عبدی
بشیء احب الی مما افترضت علیه وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببته فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به ویده
التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها وان سألنی لاعطینه ولئن استعاذنی لاعیذنه وما ترددت عن شیء انا فاعله ترددی عن نفس المؤمن یکره
الموت وانا اکره مساءته ولا بد له منه رواه البخاری) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ
نے فرمایا جو شخص کہ ایذا دے میرے ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہوں میں اسکو ساتھ لڑائی کے اور نہیں نزدیکی حاصل کی طرف میری بندے میرے نے
یعنی مومن نے ساتھ کسی چیز کے یعنی اعمال سے کہ بہت محبوب ہو طرف میرے اس چیز سے کہ فرض کیا میں نے اسپر اور ہمیشہ رہتا ہے بندہ میرا یعنی جو کہ قائم ہے
ساتھ قرب فرائض کے نزدیکی ڈھونڈھتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈھونڈھتا طرف میری ساتھ نفلوں کے یعنی طاعتوں کے کہ زائد ہیں فرائض پر یہانتک کہ دوست رکھتا ہوں میں اسکو
یعنی واسطے جمع کرنے فرائض و نوافل کے اور جسوقت دوست رکھتا ہوں اسکو پس ہوتا ہوں میں شنوائی اسکی کہ سنتا ہے ساتھ اسکے اور ہوتا ہوں میں بینائی
اسکی کہ دیکھتا ہے ساتھ اسکے اور ہاتھ اسکا کہ پکڑتا ہے ساتھ اسکے اور پاؤں اسکا کہ چلتا ہے ساتھ اسکے اور اگر مانگتا ہے مجھسے … البتہ دیتا ہوں میں اسکو اور اگر
پناہ پکڑتا ہے ساتھ میرے یعنی برائیوں اور مکروہات سے البتہ پناہ دیتا ہوں اسکو اور نہیں … اور تردد کرتا کسی … کہ کرنے والا ہوں میں اسکو مانند
تردد میرے کے قبض کرنے جان مومن کے سے ناخوش رکھتا ہے وہ موت کو اور حال یہ ہے کہ میں ناخوش رکھتا ہوں ناخوشی اسکی کو اور چارہ نہیں اسکو مرگ سے
نقل کی یہ بخاری نے ف ساتھ لڑائی کے یعنی ساتھ لڑائی اپنی کے اس سبب ایذا ولی اپنی کے یا خبردار کرتا ہوں ساتھ لڑائی اسکی کے مجھسے پس گویا
کہ وہ لڑنے والا ہے مجھسے کہا اماموں نے کہ نہیں کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نے اسکے کرنے والے کو کہ وہ لڑنے والا ہے اس سے سوائے اس گناہ کے
اور کھانے بیاج کے کہ اسمیں بھی فرمایا ہے فأذنوا بحرب من اللہ ورسوله معلوم ہوا کہ ان دونوں میں خطر عظیم ہے اسلیے کہ لڑائی اللہ کی بندے سے
دلالت کرتی ہے خاتمہ بد ہونے پر اسلیے کہ جس سے اللہ تعالیٰ لڑا … کبھی اور فرض کیا میں نے یعنی جو کچھ … واجب کیا ہے میں نے
اسپر یعنی فرمانبرداری کرنی اوامر کی اور بچنا مناہی سے انکو … کر جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہے سب سے زیادہ محبوب ہے اسکے برابر اور
چیز ادا کر کر نزدیکی نہیں حاصل کر سکتا … ہوتا ہوں میں شنوائی اسکی الخ کہا خطابی نے یعنے آسان کرتا ہوں میں اسپر افعال کہ
نسبت کیے گئے ہیں طرف ان اعضا کے اور توفیق دیتا ہوں میں اسکو ان افعال کی یہانتک کہ گویا میں وہ اعضا ہی ہو جاتا ہوں اور بعضوں نے
یہ معنی کہے ہیں کہ گردانتا ہے اللہ تعالیٰ حواس اسکے اور اعضا اسکے وسیلہ رضا اپنی کا پس نہیں سنتا مگر جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور پسند کرتا ہے اسکو
پس گویا کہ سنتا ہے ساتھ اسکے الخ اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ گردانتا ہے … سلطان حب اپنے کو غالب اسپر یہانتک کہ نہیں دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست
رکھتا ہے اللہ اور نہیں سنتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور ہوتا ہے اللہ سبحانہ اسمیں مددگار و کارساز بچاتا ہے سمع اور بصر اور ہاتھ اور پاؤں اسکے کو

اُس چیز سے کہ نہین پسند کرتا اُسکو اور نہین تردد کرتا کسی چیز سے الخ یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین بسبب عنایت کے کہ بندے کے حال پر رکھتا ہون اُسکے مارنے مین بسبب اُسکے کہ ناخوش آتا ہی اُسکو مرنا لیکن مرنے سے چارہ نہین اور وہ بھی پہونچاتا ہی بزرگیون اور درجات عالی کو کہ مقصود جناب باریتعالیٰ اور جنت اُس سے حاصل ہوتی ہی اور تردد کے معنی ہین تحیر کرنا دو امرون مین کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا ان دونون مین سے اصلح ہی اور اسکا محال ہی حق سبحانہٗ تعالیٰ کی ذات پر پس معنی یہ ہین کہ مین تاخیر و توقف نہین کرتا کسی امر مین مانند تاخیر و توقف شخص متردد کے ایک کام مین مگر بیچ قبض کرنے روح بندہ مومن کے کہ توقف کرتا ہون مین تا آسان ہو موت اُسپر اور مائل ہو دل اُسکا طرف اُسکے اور مشتاق ہو ساتھ اُسکے پس داخل ہو بیچ سلک مقربین کے اور جگہ پکڑے اعلیٰ علیین مین ؂ ع ‌ ح (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَہْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ہَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَہُمْ بِاَجْنِحَتِہِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَسْئَلُہُمْ رَبُّہُمْ وَہُوَ اَعْلَمُ بِہِمْ مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالَ یَقُوْلُوْنَ یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ ہَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ مَا رَاَوْکَ قَالَ فَیَقُوْلُ کَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْکَ کَانُوْا اَشَدَّ لَکَ عِبَادَۃً وَاَشَدَّ لَکَ تَمْجِیْدًا وَاَکْثَرَ لَکَ تَسْبِیْحًا قَالَ فَیَقُوْلُ فَمَا یَسْئَلُوْنَ قَالُوْا یَسْئَلُوْنَکَ الْجَنَّۃَ قَالَ یَقُوْلُ وَہَلْ رَاَوْہَا قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْہَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْہَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّہُمْ رَاَوْہَا کَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْہَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَہَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِیْہَا رَغْبَۃً قَالَ فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ فَہَلْ رَاَوْہَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْہَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْہَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْہَا کَانُوْا اَشَدَّ مِنْہَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَہَا مَخَافَۃً قَالَ فَیَقُوْلُ فَاُشْہِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہُمْ قَالَ یَقُوْلُ مَلَکٌ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ فِیْہِمْ فُلَانٌ لَیْسَ مِنْہُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَۃٍ قَالَ ہُمُ الْجُلَسَآءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُہُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے کئی فرشتے ہین پھرتے ہین راہون مین یعنی لوگون کی راہون مین ڈھونڈھتے ہین ذکر کرنے والون کو یعنی تا کہ ملین اُنسے اور سنین ذکر اُنکا پس جبکہ پاتے ہین ایک جماعت کو کہ ذکر کرتے ہین اللہ کا پکارتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو آؤ جلدی طرف مطلب اپنے کے یعنی سننے ذکر کے اور ملنے ذکر کرنیوالون کے فرمایا حضرتؐ نے پس گھیر لیتے ہین فرشتے اُنکو پرون اپنے سے آسمان دنیا تک فرمایا حضرتؐ نے پس پوچھتا ہی فرشتون سے پروردگار اُنکا حال حال آنکہ وہ بہت جانتا ہی فرشتون سے حال اُنکا کیا کہتے ہین بندے میرے فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے کہ تسبیح کرتے ہین تیری یعنی پاکی سے یاد کرتے ہین تجکو اور بڑائی بیان کرتے ہین تیری اور تعریف کرتے ہین تیری اور ساتھ بزرگی کے یاد کرتے ہین تجکو فرمایا حضرتؐ نے پھر فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہی اُنھون نے مجکو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہین فرشتے قسم خدا کی نہین دیکھا تجکو کہا حضرتؐ نے پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اُنکا اگر دیکھتے مجکو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے تجکو ہوتے بہت تیری بندگی کرنے والے اور ہوتے بہت واسطے تیرے بزرگی کر یاد کرنے والے اور ہوتے بہت واسطے تیرے تسبیح کرنے والے فرمایا حضرتؐ نے پھر فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ کیا مانگتے ہین مجھسے کہتے ہین فرشتے مانگتے ہین تجھ سے بہشت فرمایا حضرتؐ نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہی اُنھون نے بہشت کو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہین فرشتے قسم ہی اللہ کی اے پروردگار نہین دیکھا اُنھون نے اُسکو فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوتا اُنکا اگر دیکھتے جنت کو کہا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے اُسکو ہوتے بہت اُسپر حرص کرنیوالے اور بہت ہوتے اُسکو طلب کرنے والے اور بہت کرتے اُسمین رغبت یعنی اسلیے کہ نہین ہی خبر مانند دیکھنے کے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ پس کس چیز سے پناہ مانگتے ہین فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہی اُنھون نے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے قسم خدا کی اے پروردگار ہمارے نہین دیکھا اُنھون نے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکھتے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے اُسکو ہوتے بہت اُس سے بھاگنے والے یعنی جو چیزین کہ باعث

داخل ہونے دوزخ کی ہین اُنسے بہت بھاگتے اور ہوتے بہت اُس سے ڈرنے والے یعنی اپنے دلون مین کہا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتون سے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ مین نے بخشا اُنکو فرمایا حضرت نے کہتا ہی ایک فرشتہ فرشتون مین سے کہ ذکر کرنے والون مین فلانا شخص ہی کہ نہین ہی ذکر کرنے والا سوا اسکے نہین کہ آیا تھا کسی [illegible] کے لیے پھر بیٹھ گیا انہین یعنی وہ لائق مغفرت کے نہین فرماتا ہی اللہ تعالے کہ وہ ایسے بیٹھنے والے ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین انکا نقل کی یہ بخاری نے ف پوچھنا ہی فرشتون سے پوچھتا ہی اللہ تعالی باوجود جاننے کے واسطے الزام دینے ملائکہ کے کہ انھون نے بنی آدم کے حق مین کہا تھا کہ یہ فساد و فسق کرینگے اور ہم تسبیح اور تقدیس تیری کرتے ہین اور اخیر حدیث مین رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر کہا ہی کسی عارف نے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے پس پھر اگر نہ کرسکو پس صحبت رکھو ساتھ اُسکے کہ صحبت رکھتا ہی اللہ سے یعنی دوام حضور رکھتا ہو ساتھ اللہ کے ؎ ع ؛ (وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَبْتَغُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيرُونِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا يَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ يَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ) اور مسلم کی روایت مین ہی کہ کہا تحقیق اللہ تعالے کے کتنے فرشتے ہین پھرنے والے زیادہ یعنی اعمال لکھنے والون وغیرہ کے سوا ہین کہ انکو مقصود سوا ے حلقون ذکر کے کچھ نہین ڈھونڈتے ہین یعنی مجلسین ذکر کی پس جب پاتے ہین مجلس کہ ہین ہو ذکر غالبا بیٹھتے ہین ساتھ اُنکے اور گھیر لیتا ہی بعض اُنکا بعض کو ساتھ پرون اپنے کے یہانتک کہ بھر جاتے ہین فرشتے درمیان ذکر کرنے والون کے اور درمیان آسمان دنیا کے پس جسوقت کہ جدا ہوتے ہین ذکر کرنے والے چڑھتے ہین فرشتے اور پہونچتے ہین آسمان [illegible] یعنی ساتوین آسمان تک فرمایا حضرت نے پھر پوچھتا اُنسے اللہ تعالے اور وہ خوب جانتا ہی حال اُنکا کہان سے آئے ہو پس کہتے ہین فرشتے آئے ہم تیرے بندون کے پاس سے کہ زمین مین ہین تسبیح کرتے ہین تیری اور کلمہ پڑھتے ہین تیرا اور ساتھ بزرگی کے یاد کرتے ہین اور مانگتے ہین تجھسے فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا مانگتے ہین مجھسے کہتے ہین فرشتے کہ مانگتے ہین تجھسے بہشت تیری فرماتا ہی اللہ تعالے کیا دیکھی ہی انھون نے بہشت میری کہتے ہین فرشتے نہین ای رب ہمارے فرماتا ہی اللہ تعالے کیا حال ہوتا اگر دیکھتے وہ بہشت میری کہتے ہین فرشتے اور [illegible] مانگتے ہین تجھسے فرماتا ہی اللہ تعالے اور کس چیز سے پناہ مانگتے ہین مجھسے کہتے ہین فرشتے آگ تیری سے پناہ مانگتے ہین فرماتا ہی اللہ تعالی [illegible] انھون نے آگ میری عرض کرتے ہین فرشتے کہ نہین فرماتا ہی اللہ تعالے کیا حال ہوتا اگر دیکھتے آگ میری کہتے ہین [illegible] طلب [illegible] ہین تجھسے فرمایا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ تحقیق بخشا مین نے اُنکو اور دی مین نے اُنکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ دی مین نے اُنکو اُس چیز سے کہ پناہ مانگی یعنی آگ سے فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے ای پروردگار ہمارے اُن مین فلانا بندہ ہی بڑا گنہگار سوا اسکے نہین کہ گذرا تھا یعنی کسی کام کے لیے پس بیٹھ گیا ساتھ اُنکے فرمایا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور اُسکو بھی بخشا مین نے وہ قوم ہی کہ نہین بدبخت ہوتا بسبب اُنکے اور برکت اُنکی کے ہمنشین انکا ف بخاری کی روایت مین جواب کیف لو رأوا جنتی وغیرہ کا مذکور ہی کہ لو انہم رأوہا الخ اور اس مین نہین مذکور اسلیے کہ بخاری کی روایت مین یہ جملہ فقط سوال ہی کے لیے ہی اور اسمین تعجب اور تعجب دلانے کے لیے ہی ؎ ع (وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأُسَيِّدِيِّ قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَوَاللّٰہِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ ھٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ كَاَنَّا رَاْیَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِہٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِیْ وَفِی الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَۃُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِیْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَّسَاعَۃً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حنظلہ بن ربیع اسیدی سے کہ کہا ملاقات کی مجھسے حضرت ابو بکرؓ نے پھر کہا کیا حال ہے تیرا اے حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری اُس چیز پر کہ سنی تو نے حضرتؐ سے آیا موجود ہے یا نہیں کہا مین نے منافق ہوگیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار حال کے ہے نہ ایمان کے کہا حضرت ابو بکرؓ نے سبحان اللہ کیا کہتا ہے تو یعنی از راہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہے بیان کر معنی اُس چیز کے کہ کہتا ہے تو کہا مین نے یعنی عجب نہین اسمین اسلیے کہ ہوتے ہین ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیحت کرتے ہین ہمکو ساتھ دوزخ کے یعنی عذاب اسکے کے کبھی اور ساتھ جنت کے یعنی نعمتوں اسکی کے کبھی گویا کہ ہم دیکھتے ہین جنت و دوزخ کو آنکھون سے پس جسوقت کہ نکلکر جاتے ہین ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مشغول ہوتے ہین بی بیون اور اولاد مین اور زمینون اور باغون مین بھول جاتے ہین ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ حضرتؐ کی صحبت مین سنتے ہین اُسمین سے بہت بھول جاتے ہین وہ حالت نہین رہتی کہ جو حضرتؐ کی صحبت مین ہوتی ہے کہا ابو بکرؓ نے یعنے جبکہ بیان کیا تو نے یہ پس قسم ہے اللہ کی تحقیق ہم بھی پہنچتے ہین مانند اس حالت کو یعنی ہمارا بھی یہی حال ہے کہ حاضر و غائب مین تفاوت ہے پس چلا مین اور ابو بکرؓ یہانتک کہ آئے ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مین نے کہ منافق ہوگیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے اس کا کہا مین نے یا رسول اللہ ہوتے ہین ہم آپ کے پاس نصیحت کرتے ہین آپ ہمکو ساتھ دوزخ کے اور بہشت کے گویا کہ دیکھتے ہین آنکھون سے جسوقت کہ نکلکر جاتے ہین ہم آپ کے پاس سے مشغول ہوتے ہین ہم بی بیون اور اولاد اور زمینون اور باغون مین بھول جاتے ہین ہم بہت سی نصیحت کی باتین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے اگر ہمیشہ رہو تم اُس حالت پر کہ ہوتے ہو نزدیک میرے اور حالت ذکر مین یعنی صاف دل اور ڈرنے والے اللہ سے تو البتہ مصافحہ کرین تمسے فرشتے اوپر بچھونے تمھارے کے اور بیچ راہون تمھاری کے ولیکن اے حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت کہا یہ تین بار نقل کی یہ مسلم نے ف مصافحہ کرین تمسے فرشتے یعنی علانیہ والا مصافحہ کرتے ہین فرشتے اہل ذکر سے خفیہ اور اوپر بچھونوں الخ یعنی حالت فراغ مین اور شغل مین مراد ہمیشہ ہے اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت [illegible] حضور تا ادا کرو حقوق پروردگار کے اور ایک ساعت مین غفلت تا ادا کرو حقوق نفس کے پس ایسی حالت ہونے مین منافق نہین ہو [illegible] کہا یہ یعنی [illegible] یا حنظلہ الخ ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاھَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰہِ رَوَاہُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّ مَالِكًا وَقَفَہٗ عَلٰى اَبِی الدَّرْدَاءِ) روایت ہے ابی درداءؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبردار کرون مین تمکو ساتھ بہترین عملون تمھارے کے اور بہت پاکیزہ عملون کے نزدیک بادشاہ تمھارے کے اور بہت بلند عملون کے بیچ درجون تمھارے کے اور بہتر واسطے تمھارے خرچ کرنے سونے اور روپے کے سے اور بہتر واسطے تمھارے اس سے کہ ملو اپنے دشمنون سے یعنی کافرون سے پھر مارو تم گردنین اُنکی اور مارین وہ گردنین تمھاری عرض کیا صحابہؓ نے ہان خبر دیجیے فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہے

یہ حدیث ابو درداؓ اپر **ف** ظاہر یہ ہی کہ مراد ذکر سے یہان وہ ذکر ہی کہ دل اور زبان دونون سے ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور اور عملون سے افضل ذکر خدا کا ہی ج: (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ فَقَالَ طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمْرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن بسرؓ سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا خوشحالی ہی اُسکے لیے یعنی بہتر ہو وہ کہ دراز ہوئی عمر اُسکی اور نیک ہوئے عمل اُسکے کہا یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا یہ کہ جدا ہو تو دنیا سے اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** تر ہو ذکر اللہ سے تری زبان کی کنایہ ہی روانی زبان سے جیسے خشکی زبان کی کنایہ ہی رُکنے اُسکی سے یا کنایہ ہی مداومت سے ذکر پر مرتے دم تک کہ ذکر سے ہنوز زبان خشک نہ ہوئی ہو کہ مرے اور ذکر شامل ہی قلبی [illegible] رخصی کو اور زبان محتمل ہی قلبی اور قالبی کو یعنی دل کی زبان سے ذکر کرے یا اسی زبان سے اور دونون سے ہونا بہت ہی خوب ہی ع: ج: (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ت کہ گذرو تم بیچ باغون بہشت کے پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہؓ نے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا حلقے ذکر کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جب گذرو ایک جماعت پر کہ یاد کرتے ہون اللہ تعالیٰ کو پس تم بھی اُنکے ساتھ یاد کرو اللہ تعالیٰ کو ذکر کے حلقون کو باغ جنت اسلیے کہا کہ اُنکے سبب سے بہشت کے باغون مین داخل ہوتا ہی آدمی اور کہا نووی نے کہ جیسے مستحب ہی ذکر کرنا ویسے ہی مستحب ہی بیٹھنا بیچ حلقۂ ذکر کے اور ذکر کبھی دل سے ہوتا ہی اور کبھی زبان سے اور افضل یہ ہی کہ دونون سے ہو اور اگر ایک ہی سے ہو تو دل سے افضل ہی [illegible] بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبان سے ہو تو بھی خالی ثواب سے نہین منقول ہی کہ ایک [illegible] نے اپنے شیخ سے کہا کہ مین یاد کرتا ہون اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہی اُنھون نے کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اُسنے مشغول کیا تیرے ایک [illegible] کو اپنی یاد مین ع: (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک مجلس مین نہ یاد کرے اللہ کو اُسپر ہوگا بیٹھنا اُسپر اللہ کی طرف سے یعنی بسبب حکم اللہ تعالیٰ کے اور قضا و قدر اُسکی کے افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹے خوابگاہ مین کہ نہ یاد کرے اللہ کو اُسپر ہوگا اُسپر اللہ کی طرف سے افسوس و ٹوٹا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی ہر حال مین اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے اور جاگتے اور شب و روز ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہیے اور جو وقت [illegible] سے ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت مین ؎

چو دل شب آہنگ خواب آورم + بہ تسبیح نامت [illegible] اورم [illegible] سر برآرم زخواب + ترا خوانم و ریزم از دیدہ آب + دگر بامدادت راہم بہ نیست + ہمہ روز تا شب ہمانم [illegible] نیست + ج: (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ یَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ فِیْہِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِیْفَۃِ حِمَارٍ وَکَانَ عَلَیْہِمْ حَسْرَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی قوم کہ کھڑے ہون ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو اسمین مگر کھڑے ہوئے مانند مردار گدھے کے سے اور ہوگی اُنپر حسرت نقل کی یہ احمد و ابو داؤد نے **ف** یعنی جس مجلس مین نہ ذکر کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار گدھے کے ہی اور جو لوگ وہان سے اُٹھے گویا وہ مردار کھا کر اُٹھے + ج: (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّہِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِمْ تِرَۃً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے نہیں بیٹھتی کوئی قوم کسی مجلس میں نہ ذکر کیا اللہ کا انہوں نے اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس اوپر افسوس پھر اگر چاہے عذاب
کرے انکو اور اگر چاہے بخشے انکو نقل کی یہ ترمذی نے ف اگر چاہے عذاب کرے یعنے بسبب انکے اگلے پچھلے گناہوں کے اور اگر چاہے بخشے
یعنی از راہ فضل و رحمت اپنی کے اور اسمیں اشارہ ہے کہ جب اہل مجلس یاد کرتے ہیں اللہ تعالی کو تو نہیں عذاب کرتا انکو بلکہ بخشتا ہے انکو یقینا ۱۲
ع ﴿وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ
أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ﴾ اور روایت ہے ام حبیبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہر کلام ابن آدم کا وبال ہے اسپر نہیں نفع اسکو مگر امر کرنا ساتھ نیکی کے یا منع کرنا برائی سے یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کلام میں کوئی قسم مباح نہیں لیکن یہ محمول ہے مبالغہ اور تاکید
پر منع کرنے کے ایسے کلام سے کہ نہیں درست اور اسمیں شک نہیں کہ کلام مباح میں نفع پہنچنے کے نہیں یا یوں کہا جاوے کہ تقدیر کلام
کی یوں ہے کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرت ہے اسپر نہیں [illegible] اسکے لیے اسمیں مگر ان چیزوں میں کہ مذکور ہوئیں اور مانند انکے میں اپنا موافق
ہوگی یہ ساتھ باقی احادیث مذکورہ کے اور اس سے اٹھ جاتا ہے اضطراب شراح کا امر مباح میں ۱۲ ع ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ﴾ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت کرو کلام بغیر ذکر خدا کے اسلیے کہ بہت کلام کرنا
بدون ذکر خدا کے سبب ہے سختی دل کا اور بہت دور آدمیوں [illegible] سخت دل ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف [illegible] سبب ہے سختی دل کا یعنی بہت
کلام کرنے والا حق بات سے [illegible] نہیں اور خواہش رکھتا ہے مخالفت حق کی اور کم رکھتا ہے خوف خدا وغیرہ اور رغبت رکھتا ہے غفلت آخرت سے
۱۲ ع ﴿وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ
أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ﴾ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا جب نازل ہوئی یہ آیت اور وہ لوگ کہ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی
تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے سفروں انکے میں پس کہا بعضے اصحاب انکے نے کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ مقدمہ سونے
اور چاندی کے یعنی اور پہچانا ہمنے حکم انکا اور مذمت انکی کاش کہ جانیں ہم کونسا مال بہتر ہے یعنی سوا سونے اور چاندی کے تو ذخیرہ کریں
ہم اسکو فرمایا بہترین مال زبان ہے یاد کرنے والی اللہ کو اور دل شکر کرنے والا اور بیوی مسلمان کہ مدد کرے اسکی اوپر ایمان اسکے کے
نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ظاہر یہ ہے اگرچہ [illegible] کہا [illegible] انکی یہ تھی کہ ایسی چیز فرمایے کہ نفع دے
وقت در پیش آنے حاجتوں کے پس اسلیے حضرت نے وہ چیزیں بتائیں کہ مفید ہیں [illegible] اور اوپر ایمان اسکے کے یعنی مددگار رہے ہمیشہ اسکے دین کی کہ یاد
دلاوے نماز روزہ اور اور عبادتیں اور منع کرے اسکو زنا اور تمام حرام چیزوں [illegible] ۱۲ ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا آللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِنِّي
لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى
حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا آللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا
إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾ اور روایت ہے ابی سعید

کہ کہا نکلے معاویہ ایک حلقہ پر کہ تھا مسجد مین پھر کہا کس چیز نے بٹھلایا ہی تمکو کہا اُنھون نے بیٹھے ہین ہم اللہ کی یاد کرنے کو کہا قسم ہی خدا کی کہ نہین بٹھلایا تمکو
مگر اسی نے کہا اُنھون نے قسم خدا کی کہ نہین بٹھلایا ہمکو سوائے اسکے نے کہا معاویہؓ نے خبردار ہو تحقیق مین نے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کے تمپر
یعنے تمکو جھوٹا جان کر قسم نہین دی ہی بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اُنھون نے بھی اسی طرح کیا تھا چنانچہ اس حدیث مین مذکور ہی
اور نہین تھا کوئی بیچ مرتبہ میرے کے بہ نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمتر نقل کرنے مین حدیث کو مجھسے یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تھا
احتیاط کے لیے کہ مبادا کمی زیادتی ہو جاوے مقصود اس سے آگاہ کرنا تھا اپنے نہ بھولنے پر کہ جو بہت روایت کرتا ہی احتمال نسیان کا ہوتا ہی مین ایسا
نہ تھا اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اوپر ایک حلقہ کے اپنے صحابیون مین سے پھر کہا کس چیز نے بٹھایا تمکو اس جگہ عرض کیا بیٹھے ہم اللہ کے
یاد کرنے کو اور تعریف کرتے ہین ہم اُسکی اُس چیز پر کہ ہدایت کیا ہمکو واسطے اسلام کے اور منت رکھی ساتھ اُسکے ہمپر فرمایا حضرتؐ نے قسم ہی خدا کی
نہین بٹھایا تمکو مگر اسی نے عرض کیا اُنھون نے قسم ہی خدا کی نہین بٹھایا ہمکو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو تحقیق مین نے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے
کے تمپر یعنے جھوٹا جان کر ولیکن آئے میرے پاس جبرئیل پھر خبر دی مجکو کہ تحقیق اللہ عزوجل فخر کرتا ہی ساتھ تمھارے فرشتون سے نقل کی یہ مسلم نے ف
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقسم پوچھا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کے نہ متہم بکذب جان کر اور فخر کرتا ہی یعنے فرماتا ہی فرشتون کو کہ دیکھو میرے
ان بندون کو کسطرح مسلط کیا مین نے اُنپر نفسون اور خواہشون اور شیاطین کو اور باوجود اسکے مشغول ہین عبادت مین پس لائق ہین اسکے کہ تعریف
کیے جاوین زیادہ تمسے اسلیے کہ تم نہین پاتے ہو عبادت مین مشقت اور عبادت بہ نسبت تمھارے ایسی ہی جیسے اُنکو دم آتا ہی ع ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ﴾ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسرؓ سے یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
تحقیق احکام اسلام کے یعنی نوافل بہت غالب ہوتے ہین مجھپر یعنے بہت ہین [illegible] عاجز ہون ادا کرنے سے انکے بسبب ضعف اپنے کے پس خبر دو مجکو
ساتھ ایسی چیز کے کہ بھروسا کرون مین ساتھ اُسکے یعنے ایسا عمل [illegible] کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور آسان ہو اور موقوف کسی
زمان و مکان و حال پر نہو اُسکو ورد اپنا کرون بعد ادائے فرائض کے اور [illegible] ہون بسبب اُسکے سب نوافل سے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری
تر یعنی جاری یاد خدا کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی ف زبان سے مراد یا تو یہی زبان
بدن کی ہی یا دل کی ہی ع ﴿وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ
اَلذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ [illegible] فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ
دَمًا فَاِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ﴾ اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سوال کیے گئے کہ کونسا بندہ بہتر ہی یعنی بہت سا ثواب پانیوالا اور بلند تر ہی درجہ مین نزدیک خدا کے دن قیامت کے فرمایا یاد کرنے والے مرد اللہ کو
بہت اور عورتین یاد کرنے والیان بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنے والے سے یہ افضل اور بلند تر درجے مین ہی فرمایا کہ اگر مارے تلوار
اپنی کافرون اور مشرکون مین یہانتک کہ ٹوٹ جاوے اپنی تلوار اور رنگین ہو جاوے خون سے یعنی وہ یا تلوار اُسکی یہ کنایہ ہی شہید ہو جانے
پس تحقیق یاد کرنے والا خدا کا بہتر ہی اس سے درجے مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف یعنی اگر مجاہد اس حد کو پہونچے
تو پھر بھی یاد کرنے والا اللہ ہی کا افضل ہی چہ جائے زخمی لڑائی ابن ح ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا﴾ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شیطان لگا ہوا ہی اوپر دل ابن آدم کے پس جسوقت کہ یاد کرتا ہی اللہ تعالیٰ کو یعنی دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہی
اور جسوقت غافل ہوتا ہی یاد خدا سے وسوسہ ڈالتا ہی نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے (وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّينَ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ كَغُصْنٍ أَخْضَرَ فِي شَجَرٍ يَابِسٍ
فِي رِوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِي وَسَطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللَّهِ [illegible] الْغَافِلِينَ يُرِيهِ اللَّهُ
مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ يُغْفَرُ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيحٍ وَأَعْجَمَ وَالْفَصِيحُ بَنُو آدَمَ وَالْأَعْجَمُ الْبَهَائِمُ رَوَاهُ رَزِينٌ) اور روایت
ہی مالک سے کہ کہا پہونچا مجکو یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ذکر کرنے والا خدا کا غافلون مین مانند لڑنے والون کے پیچھے بھاگنے والون کے
یعنی ایک جماعت تو بھاگ گئی لڑائی سے اور بعد انکے ایک شخص لڑتا رہا کافرون سے یہ بڑی فضیلت رکھتا ہی اور یاد کرنے والا خدا کا بیچ غافلون کے مانند
ٹہنی سبز کے بیچ درختہا خشک کے اور ایک روایت مین مانند درخت سبز کے درختون کے درمیان مین اور ذکر کرنے والا اللہ کا غافلون مین مانند چراغ
بیچ گھر اندھیرے کے اور ذکر کرنے والا خدا کا غافلون مین دکھلاتا ہی اسکو اللہ تعالیٰ ٹھکانا اسکا جنت مین حالت زندگی مین یعنی ساتھ مکاشفہ کے دکھاتا ہی
یا خواب مین [illegible] مین ایسا بخشتا ہی کہ گویا دیکھتا ہی [illegible] اور یاد کرنے والا خدا کا غافلون مین بخشے جاتے ہین واسطے اسکے گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم
کے اور مراد فصیح سے بیٹے آدم کے اور اعجم سے مراد [illegible] نقل کی یہ رزین نے (وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ
ذِكْرِ اللَّهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا نہین عمل کیا بندہ نے کوئی عمل کہ بہت نجات دے اسکو عذاب
خدا سے ذکر خدا سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ذکر کے برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہین کرد اسلئے کہ یہی سب سے
افضل ہی (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہی مین ساتھ بندے اپنے کے ہون یعنی مدد کرتا ہون اور توفیق
دیتا ہون اور رحمت ورعایت [illegible] ہون جسوقت یاد [illegible] مجکو اور ہلاتا ہی ساتھ ذکر میرے کے دونون ہونٹھ اپنے یعنی دل اور زبان سے یاد کرتا ہی نقل کی
یہ بخاری نے (وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ
مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرماتے واسطے ہر چیز کے صفائی ہی اور صفائی دلون کی یاد خدا کی اور نہین کوئی چیز کہ بہت نجات دینے اسکو
عذاب سے ذکر اللہ کے سے عرض کیا صحابہ نے اور نہ جہاد [illegible] اسکے فرمایا نہ یہ کہ مارے ساتھ تلوار اپنی کے یہانتک کہ ٹوٹ جاوے نقل کی بیہقی
نے دعوات کبیر مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ [illegible] ذکر افضل ہی کتاب اسماء اللہ تعالیٰ کتاب ہی بیچ بیان ناموں
اللہ تعالیٰ کے **ف** جاننا چاہیے کہ نام اللہ تعالیٰ کے توقیفی ہین یعنی [illegible] وف ہین سماع اور [illegible] شارع پر جو نام کہ شرع مین آیا ہی وہی کہنا چاہیے
اپنی طرف سے از راہ عقل کے نہ رکھنا چاہیے اگرچہ دونون نامون کے ایک معنی ہون مثلاً اللہ تعالیٰ کو عالم کہے نہ عاقل اور جواد کہے نہ سخی
اور شافی کہے نہ طبیب اور بندے کو چاہیے کہ صفات اللہ تعالیٰ کے اپنے مین حاصل کرے جسقدر ہو سکے چنانچہ بیان اسکا بیچ شرح اسماء حسنیٰ
کے لفظ نصیبہا بندہ کرا در بعضے جا ساتھ اور عبارت کے کیا ہی جو [illegible] کو چاہیے کہ سعی کرے انکے حاصل کرنے مین اللہم وفقنا ویسر لنا حصولہا اور
منقول ہی کہ ایک بزرگ کے پاس جب کوئی بارادہ بیعت کے آتا تو اسکو حکم کرتے کہ وضو کر یا جب وضو کر کر آتا تو اسکے آگے اسماء جناب باری تعالیٰ
کے پکار کر ساتھ عظمت و جلال کے پڑھتے جس اسم مبارک کی تاثیر اسمین دیکھتے وہی تعلیم کرتے جانتے کہ اس سے کشود اسکو جلد ہوگا سو ہی ہوتا

شرح مولانا اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَّھُوَ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالےٰ کے ننانوے نام ہین یعنی ایک کم سو جو شخص یاد کرے انکو داخل ہوگا بہشت مین یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالی طاق ہی دوست رکھتا ہی طاق کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین حصر ننانوے پر نہین ہی نام اللہ تعالےٰ کے بہت ہین چنانچہ بعد ان اسماء مبارک کے کچھ ان مین سے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی بلکہ مقصود یہی کہ یہ فضیلت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھ ان ناموں کے ہی اور عالموں نے بیچ معنے احصاھا کے اختلاف کیا ہی کہا بخاری نے اور غیروں نے اور صحیح یہی ہی کہ معنے اسکے یاد کیے ہین چنانچہ بعضی روایت مین لفظ حفظھا کا آیا ہی اور بعضوں نے کہا پڑھ انکو یا ایمان لایا یا معانی جانے انکے اور عمل معانی انکے پر کیا اور دوست رکھتا ہی طاق کو یعنے اعمال واذکار طاق کو مراد یہ ہی کہ دوست رکھتا ہی انہین سے انکو کہ ہوں اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کے لیے شرح اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالی کے ننانوے نام ہین جو کوئی انکو یاد کرے داخل ہوگا بہشت مین ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یہ مطلب ... یعنی علیحدہ ہی بیان ہی ایک کم سو ناموں کا اور اس کلمے کے کئی مراتب ہین ایک تو یہ کہ اسکو منافق کہتا ہی کہ خالی ہوتا ہی تصدیق سے ... یہ نفع دیتا ہی اسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتی ہی جان اور مال اور اہل اسکے اور آخرت کے لیے کچھ مفید نہین اور دوسرا یہ کہ ملادے اسکے ... عقیدہ دل کا ساتھ محض تقلید کے اگلی ... اختلاف ہی صحیح یہ ہی کہ یہ صحیح ہو اور سیر ... اسکے اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو ... قدرت الٰہی سے اکثروں کے نزدیک ... اور تیسرا یہ کہ اسکے ساتھ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کے اور یہ مقبول ہی اتفاقاً اور ... یہ کہ ہو کہنے والا اسطرح کہ دیکھے معنی اسکے دل کی آنکھوں سے اور یہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہ کلمہ فقط دل ہی سے کہے تو اگر کچھ عذر رکھتا ... نزدیک کا تو نفع ... دنیا اور آخرت مین اور اگر کچھ عذر نہین تو آخرت مین کچھ مفید نہین نقل کیا ہی نووی نے اسپر اجماع اہل سنت کا ... لفظ اللہ ... ہین مستحق عبادت اور نزدیک اکثر علماء کے یہ نام سب ناموں مین بڑا ہی اور کہا گیا ہی کہ عوام کے لیے یہ ہی کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر ذکر کرین انکو بطور خشیت و تعظیم کے اور خواص کو چاہیے کہ تامل کرین اسکے معنوں مین اور جانین کہ اطلاق اسکا نہین لائق ہی مگر اوپر موجود جامع الصفات الوہیت کے اور خواص الخواص کو چاہیے کہ مستغرق رکھین دل اپنا ساتھ اللہ کے پس نہ التفات کرین طرف کسی کے سواے اسکے اور نہ ... رکھین اور نہ ڈرین مگر اسی سے اسلیے کہ وہی حق اور ثابت ہی اور سواے اسکے باطل جیسے کہ بخاری کی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا ... کلمہ شاعروں کے کلام مین کلمہ لبید کا ہی اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ خاصیت جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑھے ... یقین ہو اور جو ... انکو بعد نماز کے سو بار پڑھے باطن اسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ بخشنے والا مہربان اور نصیب بندہ کا ان دونوں ناموں سے یہ ہی کہ متوجہ ہووے اسکی جناب پاک کی طرف اور توکل کرے اسپر اور مشغول رکھے باطن اپنا اسکے ذکر مین اور بے پروائی کرے غیر اسکے سے اور رحم کرے بندگان خدا پر پس مدد کرے مظلوم کی اور پھیرے ظالم کو ظلم سے ساتھ طریق نیک کے اور خبردار کرے غافل کو اور دیکھے طرف گنہگار کے ساتھ نظر رحمت کے نہ حقارت کے اور کوشش کرے بیچ دور کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت کے اچھی طرح اور سعی کرے حاجت روائی محتاجوں مین بقدر وسعت و طاقت کے خاصیت الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کے کہے الرحمن الرحیم حق تعالےٰ غفلت اور نسیان اور قساوت اسکے دل سے اٹھا دے اور جو کوئی سو بار الرحیم کہے تمام خلق اسپر مہربان اور مشفق ہوں شرح اَلْمَلِکُ بادشاہ حقیقی کہ ملک

دو جہان کا اُسی کے قبضہ قدرت مین ہو اور وہ بے نیاز ہر سبسے اور سب اُسکے محتاج پس جب بندے نے یہ جانا تو بندہ درگاہ اُسکی کا اور گدا گلی اُسکی کا ہو وے
اور طلب عزت کی آستان خدمت اُسکی سے کرے اور واجب ہو کہ تعلق کرے بیچ جناب قدرت اور تصرف اُسکی کے اور بے نیاز ہو وے سب سے بالکل اور ظاہر نکرے
احتیاج اپنی اُنسے اور ڈر اور امید نہ رکھے اُنسے اور تصرف کرے ملک دل اور نفس اور قالب اپنے مین اور مالک ہووے اعضا [illegible] اپنے کا اور مسخر
کرے اُنکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے **خاصیت الملک** جو کوئی اس اسم کو ساتھ اسم القدوس کے ملازمت کرے
اگر صاحب ملک ہو حق تعالے اُسکے ملک کو قائم ودائم رکھے والا نفس اسکا مطیع وفرمانبردار اُسکا ہوگا اور اگر واسطے عزت وحرمت کے پڑھے مجرب ہے
م ح اور حضرت شاہ عبد الرحمن نے خاصیت اُسکی یہ کہی ہے کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوے بار کہے روشن اور تونگر ہو اور بادشاہ مسخر اسکے ہوں اور
واسطے جاہ اور زیادتی عزت وحرمت کے مجرب ہے (اَلْقُدُّوْسُ) نہایت پاک کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی نہایت پاک ہے تو آرزو کرے اُسکی
کہ پاک کرے اُسکو اللہ تعالے عیبون اور آفتون سے اور پاک کرے نجاست گناہون سے ہر حال مین - القدوس جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کے
پڑھے دل اُسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتھ اسم السبوح کے روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھاوے فرشتہ صفت ہو اور واسطے پناہ
حاصل ہونے کے دشمنون سے وقت بھاگنے کے [illegible] قدر پڑھ سکے پڑھے اور اگر مسافر راہ مین مداومت کرے [illegible] ماندہ اور عاجز نہو اور اگر
تین سو انیس بار شیرینی پر پڑھ کر دشمن کو دے مہربان ہو م ح (اَلسَّلَامُ) سلامت وبے عیب اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ بے عیب ہووے
برے اخلاق سے اور برے کامون سے اور کہا قشیری نے کہ نصیبہ اس سے یہ ہے کہ رجوع کرے اپنے مولی کی طرف ساتھ قلب سلیم کے اور بعضون نے
کہا یہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان زبان اُسکی سے اور [illegible] سے بلکہ بہت شفقت کرے اُنپر پس جب اپنے سے بڑی عمر والے کو دیکھے تو کہے یہ بہتر
ہے مجھسے اسلیے کہ بہ نسبت میرے طاعت بہت کی ہے [illegible] سبقت رکھتا ہے ایمان ومعرفت مین اور اگر چھوٹے کو دیکھے تو اسکو بھی کہے کہ یہ بہتر ہے
مجھسے اسلیے کہ بہ نسبت میرے گناہ کم کیے ہین اور اگر کچھ [illegible] مسلمان سے قصور ہو جاوے اور وہ عذر کرے تو قبول کرے اور معاف کرے قصور اُسکا السلام جو کوئی اس
اسم کو ایک سو گیارہ بار بیمار پر پڑھے حق تعالے صحت [illegible] دے اُسے اور اگر مداومت کرے اُسپر خوف سے نڈر رہو م ح (اَلْمُؤْمِنُ) امن دینے والا
نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ امن مین رکھے [illegible] اپنی برائی سے اور غیر کی برائی سے۔ المومن اس اسم کو بہت پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے
حقتعالی اُسکو شر شیطان سے نڈر رکھے اور کوئی اُسپر قدرت نپاوے اور ظاہر وباطن اُسکا حقتعالی کی امان مین ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے خلق
مطیع اور منقاد اُسکی ہو م ح (اَلْمُهَيْمِنُ) نگہبان ہر چیز کا خوب طرح اور نصیب [illegible] ف کا یہ ہے کہ نگاہ رکھے دل اپنے کو برے عقیدون سے اور بری خلقون سے
مانند حسد وکینہ وغیرہا کے اور درست کرے احوال اپنا اور محفوظ [illegible] اعضا کو مشغول ہونے سے اُن چیزون مین کہ غافل کرین دل کو اللہ تعالی
کی طرف سے المہیمن جو کوئی غسل کرے اور اس اسم کو ایک سو پندرہ بار [illegible] باطنون اور [illegible] کے مطلع ہو اور اگر اُسپر مواظبت کرے تمام آفتون سے
پناہ پاوے م ح (اَلْعَزِيْزُ) غالب اور بے مثل کہ کوئی اُسپر غالب نہین نصیب بندے کا یہ ہے کہ غالب ہووے نفس پر اور شیطان پر
اور بے مثل ہووے علم وعمل وعرفان مین اور عزت دیوے اپنے نفس کو ساتھ [illegible] سوال کے مخلوق سے اور ذلیل نکرے اسکو ساتھ سوال کے اُنسے کہا
ابو العباس مرسی نے قسم ہے اللہ کی نہین دیکھی مین نے عزت مگر بیچ بلند [illegible] ہمت کے مخلوق سے اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالے کو عزیز اُسنے جانا
کہ عزیز کیا امر وطاعت اُسکے کو اور جسنے سہل جانا اُسکے امر کو اُسنے [illegible] جانی عزت اُسکی فرمایا اللہ تعالی نے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین
لا یعلمون ۔ العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اسکو پڑھے [illegible] اور عقبے مین کسی کا محتاج نہو اور بعد خواری کے عزیز ہو اور اس اسم مین خاصیتین
عجیب وغریب ہین (اَلْجَبَّارُ) درست کرنے والا کامون بگڑے ہوؤن کا اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین لانے والا بندون کا اُس چیز پر کہ ارادہ

کرتا ہی نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ نقصانون نفس اپنے کو ساتھ حاصل کرنے کمال و فضائل کے درست کرے اور نفس سرکش اپنے پر غالب ہو کر ساتھ لازم
کرنے تقوی اور ہمیشہ کرنے طاعت کے کامل ہووے اور کہا قشیری نے کہ بعضی کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے ای بندے میرے ارادہ کرتا ہی تو اور ارادہ
کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہون مین پس اگر راضی ہوا تو ساتھ اس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہون مین کفایت کرونگا تجکو اس چیز کو کہ
ارادہ کرتا ہی تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتھ اس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہون مین نہ کفایت کرونگا تجکو اس چیز مین کہ ارادہ کرتا ہی تو پھر نہین ہوتا مگر جو کچھ
کہ ارادہ کرتا ہون مین انتہی الجبار جو کوئی بعد مسبعات عشر کے اکیس بار یہ اسم پڑھے ظالمون کے شر سے امن مین ہو اور جو کوئی مداومت کرے اسپر غیبت
کرنی اور بدگوئی خلق کی سے نڈر اور امان مین ہو اور اہل دولت اور سلطنت ہو اور اگر انگوٹھی پر نقش کر کر پہنے ہیبت اور شوکت اسکی خلق کے دل مین قرار
پکڑے ح المتکبر نہایت بزرگ نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب معلوم کی تونے بزرگی اللہ تعالی کی تو تکبر کرنے پر ہیز کر میل کرنے سے طرف شہوات کے
اور آرام پکڑنے سے طرف الفت کی چیزون کے اسلیے کہ ان چیزون کی طرف رغبت کرنا کام جانورون کا ہی اگر رغبت کریگا شریک انکا ہوگا بلکہ تکبر کر
ہر چیز سے کہ باز رکھے تیرے باطن کو حق سے اور حقیر جان ہر چیز کو سوائے پہونچنے کے طرف جناب پاک اسکے کے اور لازم کر ساتھ تواضع اور تذلل کا
اور زائل کر اپنے سے تمام [illegible] کہ تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اسمین بیٹھے پس نہ باقی رہے واسطے نفس کے اختیار اور نہ ساتھ غیر اللہ کے قرار ح
المتکبر اگر اسکو بیچ بستر حلال اپنے کے پہلے دخول سے دس بار پڑھے حق تعالے اسکو فرزند خلف اور پرہیزگار عطا فرماوے اور اگر ابتدا سے ہر کام مین
بہت کہے مراد کو پہونچے ح الخالق اندازہ کرنے والا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کے الخالق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے حقتعالی فرشتہ پیدا کرے
تا کہ اسکے لیے عبادت کرے روز قیامت تک اور دل اور منہ اسکا روشن و نورانی کر دے اور [illegible] عبدالرحمن نے لکھا ہی کہ جو کوئی اسم الخالق کو رات مین
بہت پڑھے دل اور منہ اسکا روشن ہو اور تمام کامون مین قوی ہو ح البارئ پیدا کرنے [illegible] جو کوئی ہفتہ مین سو بار اسم البارئ پڑھے حقتعالی اسکو
قبر مین نہ چھوڑے اور ریاض قدس کی طرف لیجاوے ح اور جو طبیب اسم الباری پر [illegible] کرے جو علاج کرے [illegible] موافق پڑے ح المصور صورت
بنانے والا نصیب عارف کا ان تینون نامون سے یہ ہی کہ نہ دیکھے کوئی چیز اور نہ تصور کرے کوئی امر مگر [illegible] کرے بیچ قدرتون اور عجائب کاریگریون
کے کہ اسمین ہین اور جو عورت بانجھ ہو سات روز روزہ رکھے اور افطار کے نزدیک [illegible] مصور کو پڑھے اور پانی پر دم کر کر پیوے حق تعالے
فرزند نیک اور نرینہ عطا فرماوے اور جو کوئی بہت پڑھے کام دشوار اسپر آسان ہون ح الغفار بخشنے والا بندون کے گناہون کا اور ڈھانکنے والا
عیبون انکے کا نصیب تیرا اس سے یہ ہی پہچانے تو یہ کہ نہین بخشتا گناہون کو [illegible] مگر وہ اور ڈھانکے تو عیب لوگون کا اور بخشے قصور انکے اور لازم
کرے استغفار کو خصوصاً وقت سحر کے ح جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سو بار [illegible] لی ذنوبی حق تعالی اسکو منجملہ بخشے گیون مین سے گردانتا ہی ح
القہار غالب کہ سب اسکی قدرت کے آگے عاجز و مغلوب [illegible] نصیب بندے [illegible] ہو اوپر بڑے دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین جو کوئی اس اسم کو
بہت پڑھتا ہی حق تعالے محبت دنیا کی اسکے دل سے اٹھا دیتا ہی اور [illegible] اسکا بخیر ہوتا ہی اور حقتعالی شوق و محبت اسکے دل مین پیدا کرتا ہی ح
ح اور واسطے ہر مہم کے اگر اسم القہار سو بار پڑھے مہم اسکی آسان ہو اور اگر اسپر مداومت کرے محبت دنیا کی اسکے دل سے جاتی رہے اور اگر درمیان سنت و
فرض کے سو بار پڑھے بہ نیت مقہوری دشمن کے دشمن مقہور ہو الوہاب بہت دینے والا بغیر عوض کے نصیب بندے کا یہ ہی کہ خرچ کرے جان و مال اپنے
اللہ تعالی کی راہ مین بلا غرض و بلا عوض ح جو کوئی فقر و فاقہ سے رنج مین ہو اس اسم پر مداومت کرے حق تعالی اسکو ایسی نجات دیتا ہی کہ حیران ہو جاتا
ہی اور جو کوئی لکھکر اسکو اپنے پاس رکھتا ہی ایسا ہی پاتا ہی اور اگر بعد نماز چاشت کے آیت سجدہ کی پڑھے اور سر سجدہ مین رکھے اور سات بار پڑھے خلقت سے
بے پروا ہو جاتا ہی اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو آدھی رات کو درمیان صحن گھر کے یا مسجد کے تین بار سجدہ کرے اور ہاتھ اٹھا کر سو بار پڑھے حاجت اسکی روا

ہوتی ہو ح واسطے فراخی رزق کے وقت چاشت کے چار رکعت پڑہے اور بعد از فراغت کے سجدہ مین جاوے اور سجدہ مین ایکسو چار مرتبہ یا وہاب پڑھے
اور اگر فرصت نہو پچاس بار پڑہے ۱۸ مولانا عبد العزیز رح اَلرَّزَّاقُ رزق پیدا کرنے والا اور پہونچانے والا رزق مخلوقات کو رزق اُسکو کہتے ہین کہ
جس سے فائدہ اُٹھایا جاوے پھر وہ دو قسم پر ہی ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہی کہ جس سے بدن کو فائدہ ہو مانند کھانے کی چیزون کے اور
اسباب کے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دل کو فائدہ ہو مانند علوم و معارف کے اور نصیب عارف کا اس سے یہ ہی کہ یقین کرے
اسکا کہ نہین کوئی لائق رزق دینے کے سوا اللہ تعالےٰ کے پس نہ توقع رکھے اُسکی مگر اللہ ہی سے پس سونپے امور اپنے طرف اُسکے اور ہاتھ اور
زبان سے رزق جسمانی اور روحانی لوگون کو پہونچاوے یعنی مال خرچ کرے اور تعلیم و ہدایت کرے اور دعاے خیر کرے وغیر ذلک کہا گیا بعضے عارفین
کو کہان سے کھاتا ہی تو پس کہا جسنے کہ پیدا کیا ہی منہ [illegible] نہین شک کیا مین نے اپنے رزق مین اور کہا گیا ایک عارف سے کہ کیا ہی قوت
پس کہا ذکر حی الذی لایموت کا جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کے پہلے نماز فجر کے گھر کے ہر چارون کونون مین دس دس بار پڑہے اُس گھر مین
رنج اور مفلسی نہووے لیکن داہنے سے شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے ۱۹ ح اَلْفَتَّاحُ حکم کرنے والا اور [illegible] نے کہا کھولنے والا دروازون
رزق و رحمت کا نصیب بندہ کا اس سے یہ ہی کہ سعی کرے فیصلہ کرنے مین درمیان لوگون کے اور یہ کہ مدد کرے تو مظلومون کی اور ارادہ کرے تو لوگون کی
حاجت روائی کا امور دنیا اور آخرت مین کہا قشیری نے جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ کھولنے والا دروازون رزق و رحمت کا ہی اور میسر کرنے والا اسباب کا
اور درست کرنے والا امور کا تو وہ نہین لگاویگا غیر اُسکے مین دل اپنا جو کوئی بعد نماز فجر کے دونون ہاتھ سینہ پر رکھکر ستر بار اُسکو پڑہے زنگ اُسکے دل سے
جاتا رہے اور روشنائی ارزانی ہو ۲۰ ح اَلْعَلِيمُ جاننے والا [illegible] پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسی نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہی حال میرا تو صبر کرے
اُسکی بلاؤن پر اور شکر کرے اُسکی عطا پر اور بخشش چاہے [illegible] گناہون سے اور بعضی کتابون مین ہی کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ اگر نہین جانتے تم کہ مین دیکھتا
ہون تمکو تو خلل ہی تمہارے ایمان مین اور اگر جانتے ہو تم کہ [illegible] دیکھتا ہون تمکو تو کیون کیا تمنے مجھکو حقیر تر دیکھنے والون کا کہ دیکھنے مین تمکو یعنی اوروں سے
شرم کرتے ہین کہ کوئی ہماری برائی پر مطلع [illegible] اللہ تعالےٰ سے کچھ شرم نہین کرتے عیاذًا باللہ منہ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے حق تعالیٰ معرفت اپنی
ارزانی کرے اور جو کوئی بعد از نماز کے سو بار کہے یا عالم [illegible] حق تعالےٰ اُسکو اہل کشف سے کرے ح اور اگر چاہے کہ کار پوشیدہ سے آگاہی پاوے
چاہیے کہ شب جمعہ کو بعد از نماز عشا کے سو بار سجدہ مین کہکر سووے ماہیت اُس کار کی اُسپر آشکار ہو ۲۱ ع اَلْقَابِضُ تنگ کرنے والا روزی کا یا دل بندون کا
اور قبض کرنے والا روح اُنکی کا جو کوئی اُسکو چالیس روز تک ہر [illegible] چار نوالون کے لکھکر کھایا کرے عذاب قبر سے اور بھوک سے امن مین رہیگا
ح اَلْبَاسِطُ فراخ کرنے والا روزی کا یا دل بندون کا نصیب [illegible] نامون سے یہ ہی کہ نہ نا امید ہو اُس سے بلا مین اور نہ امن مین رہا ہو بلکہ
بین امید و رجا [illegible] تنگی کو عدل اُسکی طرف سے پھر صبر کرا اور فراخی کو فضل [illegible] شکر کرا اور کہا قشیری [illegible] نے کہ یہ دونون صفتین وارد ہوتی ہین عارفون کے
دلون پر پس جب غالب ہوتا ہی خوف تنگ ہوتے ہین دل اور جب غالب ہوتی ہی امید فراخ ہوتے ہین [illegible] حضرت جنید رح سے کہ کہا انہون
نے خوف دل تنگ کرتا ہی میرا اور امید کشادہ کرتی ہی دل کو اور حق جمع کرتا ہی مجکو یعنے حقتعالیٰ کی یاد سے خاطر جمعی ہو جاتی ہی اور خلق متفرق کرتی ہی
مجکو یعنے اُنکی صحبت سے پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہون انتہیٰ اور لائق ہی بندے کو کہ پرہیز کرے بیقراری سے حالت تنگی مین اور چھوڑے خوشی اور
بے ادبی کو وقت فراخی کے اور اس سے ڈرے ہین بڑے بڑے لوگ جو کوئی وقت سحر کے ہاتھ اُٹھا کر اُسکو دس بار پڑہے اور ہاتھ منہ پر پھیرے ہرگز
اُسکو حاجت اُسکی نہو دے کہ کسی سے کچھ چاہے ۲۲ ح اَلْخَافِضُ پست کرنے والا کافرون کا ساتھ خوار کرنے کے یا دور کرنے کے اپنی درگاہ سے جو کوئی
تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس مین اُسکو ستر ہزار بار پڑہے دشمن پر فتح پاوے اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا یعنی مومنون کو ساتھ مدد کرنے

کے یا قریب کرنے کے اپنی درگاہ سے نصیب تیرا ان دونون نامون سے یہ ہی کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنے سے اور نہ بھروسا کر کسی چیز پر علوم و اعمال
اپنے سے اور پست کر اُس چیز کو کہ اللہ تعالے نے اُسکے پست کرنے کا حکم کیا ہی مانند نفس و ہوا کے اور بلند کر اُس چیز کو کہ حکم کیا ہی تجکو اللہ نے اُسکے بلند
کرنے کا مانند دل [illegible] وح کے دیکھا گیا ایک شخص اُڑتا ہوا ہوا مین پس کہا گیا اُسکو کہ کیونکر پہونچا تو اِس مرتبہ کو کہا اُسنے کہ گردانی مین نے ہوا
یعنی خواہش اپنی پیچھے قدم اپنے کے پس مسخر کی اللہ نے ہوا ہ جو کوئی اس اسم کو آدھی رات مین یا دوپہر کو سو بار پڑھے حقتعالے اُسکو خلائق مین سے
برگزیدہ کرے اور توانگر و بے نیاز کرے ۱۰ح اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ مین یا شب جمعہ مین بعد از نماز شام کے اکیسو چالیس بار پڑھے
اُسکے لیے خلق کی نظر مین ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوا ے حقتعالی کے کسی سے نہ ڈرے ۱۱ح اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا نصیب تیرا ان دونون
نامون سے یہ ہی کہ عزیز رکھے اُنکو کہ جنکو عزیز رکھا اللہ تعالے نے بسبب علم و معرفت کے اور خوار رکھے اُنکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نے بسبب
کفر و ضلالت کے جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سے ڈرتا ہو چھہتر بار اسکو پڑھے بعد اُسکے سجدہ کرے اور کہے الٰہی فلانے ظالم کی شر سے امان دے
حق تعالے امان دیگا ح اَلسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ سننے والا دیکھنے والا نصیب تیرا ان نامون سے یہ ہی کہ [illegible] سننے اور دیکھنے خلاف شرع کی چیزون سے پرہیز
کر اور اللہ تعالے کو افعا [illegible] ال اپنے پر حاضر و ناظر جان کہا امام غزالی رحمہ نے کہ جسنے چھ [illegible] یا غیر اللہ سے اُس چیز کو کہ نہین چھپاتا اُسکو اللہ سے
پس حقیر جانا اُسنے اللہ کی نظر کو پس جسنے کیا گناہ اور وہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی دیکھتا ہی اُسکو کیا بڑی جرأت کی اُسنے اور
جسنے گمان کیا کہ اللہ نہین دیکھتا ہی اُسکو کیا بڑا کفر کیا اُسنے اور اسیلیے کہا گیا ہی جب گناہ کرے تو مولی اپنے کا پس کر ایسی جگہ مین کہ نہ دیکھے
وہ تجکو اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی ایسی جگہ کہان ہی کہ جہان اللہ نہ دیکھے حاصل [illegible] نہ کر گناہ السمیع جو کوئی اسکو بروز پنجشنبہ بعد از نماز
چاشت کے پانسو بار پڑھے اور بموجب ایک قول کے ہر روز سو بار پڑھے وقت [illegible] کلام نہ کرے اور بعد اُسکے [illegible] کرے دعا اُسکی قبول
ہوگی ح البصیر جو کوئی اسکو درمیان سنت و فرض فجر کے ساتھ اعتقاد درست کے ایک [illegible] بار پڑھے مخصوص [illegible] نظر عنایت حق کے ہوگا ح اَلْحَکَمُ
حکم کرنے والا ایسا کہ کوئی اُسکا حکم پھیر نہین سکتا اور نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ تو [illegible] پہچانا کہ [illegible] حاکم ہی تو مان اُسکے حکم کو اور تابعدار ہو اُسکی
قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اُسکی قضا کا باختیار جاری کریگا تجپر زبردستی اور اگر راضی [illegible] سے مہربانی کریگا تجپر اور زندہ رہیگا خوش اور نہین
محتاج ہوگا فریاد کرنے کا طرف غیر اُسکے کے جو کوئی اُسکو شب جمعہ مین اور بموجب ایک قول کے آدھی رات کو اتنا پڑھے کہ بیہوش ہو جاوے
حق تعالے اُسکے باطن کو معدن اسرار کریگا ح اَلْعَدْلُ انصاف کرنے وا [illegible] نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب جانا تونے کہ وہ عادل ہی تو نہ پاوے
تو اپنے نفس مین گھبراہٹ اور تنگی اُسکے احکام سے بلکہ جان کہ جو [illegible] تیرے حق مین عین انصاف ہی پس آرام طلب کر ساتھ توکل اور
اعتماد کے اُسپر اور جو کچھ کہ پہونچے تجکو اللہ تعالی [illegible] اُسے خرچ کر اُس [illegible] مین کہ لایق ہی خرچ کرنا اُسمین از راہ شرع اور عقل کے اور ڈر تو اُسکے
عدل سے اور امید رکھہ اُسکے فضل [illegible] پرہیز کر اپنے سب امورمین افراط و تفریط سے اور لازم کر اوسط درجے کے امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی
کے بیس لقمہ پر لکھکر کھاوے حق تعالی تمام خلق کو مسخر اُسکا کریگا ح اَللَّطِیْفُ باریک بین کہ دور و نزدیک سکے نزدیک یکسان ہین اور نرمی کرنیوالا
بندون پر نصیب بندے کا اِس سے یہ ہی کہ غور کرے امور دین و دنیا مین اور نرمی سے لوگون کو راہ حق کی طرف بلاوے جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو
اور فقر و فاقہ مین رہتا ہو یا غربت مین کوئی غمخوار نہو یا بیمار ہو اور کوئی [illegible] ار داری اُسکی نکرے یا بیٹی رکھتا ہو اور کوئی درخواست اُس سے نکاح
کی نہین کرتا ہو وضو اچھی طرح کرے اور دو رکعت نماز کی پڑھکر اِس اسم کو ا [illegible] نیت سے سو بار پڑھے حق تعالی مہم اُسکی کفایت کریگا ح واسطے
نصیب کھلنے بیٹیون کے اور صحت امراض کے اور کفایت مہمات کے بعد از تحیۃ الوضوء کے سو بار مداومت کرے اور عمل پیران خوانہ رح کا یہ ہی

کہ واسطے ہر مہم دینی و دنیوی کے خالی جگہ مین ساتھ شرائط دعا کے سولہ ہزار اور تین سو اور اکتالیس بار پڑھے مراد کو پہونچیگا ع (الخبیر) خبردار دل کی باتون کی
اور سب امور پر نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب جانا تو نے کہ وہ میرے بھیدون پر مطلع ہی اور جانتا ہی میرے دل کی باتین تو تو بھی اُسی کو یاد رکھ اور بھول
غیر اسکے کو آگے یاد اُسکی کے اور رہو تو پرہیزگار گمراہی کی راہون سے اور لازم کر اپنے پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوی کا اور مشغول ہو [illegible] کی درستی مین
غفلت نکر اسمین اور امور دین و دنیا کے مین خبردار رہ جو کوئی نفس امارہ کے ہاتھ گرفتار رہو اس اسم کو بہت پڑھے خلاصی پاویگا ح (الحلیم) بردبار کہ نہین جلدی
کرتا مومنون کے عذاب دینے مین بلکہ ڈھیل دیتا ہی اُنکو تاکہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ تحمل کر ایذاے بدبختون پر اور تامل کر زیردستون کے
عذاب دینے مین اور دور کر غصے کو اور کمال حلم کا یہ ہی کہ نیکی کر اس سے کہ برائی کرے تجھسے جو کوئی اسکو کاغذ پر لکھکر دھووے اور پانی اُسکا کھیتی یا درخت پہ
ڈالے آفتون سے امن مین رہیگا اور کمال کو پہونچیگا ا[ور] برکت اُسمین ہوگی ح ش ع (العظیم) بزرگ و برتر ذات وصفات مین حد اوہام سے نصیب تیرا اس
سے یہ ہی کہ عظمت الہی کے آگے ملک کونین کو حقیر جانے او[ر] دنیا کیلیے سر نہ جھکاوے اور حقیر جانے نفس اپنے کو اور ذلیل کرے اُسکو اللہ تعالی کی خوشی کے
سبب ساتھ بجالانے او[امر] کے اور بچنے نواہی کے اور کوشش کر[illegible]کے اُن چیزون مین کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اُنکو جو کوئی اس [illegible] دوست کرے خلق کی
نظر مین عزیز و مکرم ہوگا ح (الغفور) بہت بخشنے والا نصیب [تیرا] اس سے یہ ہی کہ لازم کر استغفار کو اوقات رات اور دن مین خصوصا وقت سحر کے اور بخش اُسکو
کہ ایذا دے تجکو جسکو کچھ بیماری ہو مانند تپ اور درد سر وغیرہ کے یا غم و اندوہ اُسپر غلبہ کرے اُسکو کاغذ پہ لکھے اور روٹی پر اُسکے نقش کو جذب کرے اور
کھاوے حق تعالے شفا اور خلاصی اُسکو بخشے اور اگر اسکو بہت [illegible] سیاہی اُسکے دل سے جاتی رہے اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدے
مین یا رب اغفر لی تین بار کہے حق تعالی گناہ اگلے پچھلے اُسکے [illegible] ح جسکو درد سر اور یا کوئی بیماری اور یا غم ہووے تین بار مقطعات یا غفور کے
لکھکر کھاوے شفا پاویگا ک (الشکور) قدردان اور دینے والا [illegible]ت کا تھوڑے عمل پر منقول ہی کہ ایک شخص دیکھا گیا خواب مین پس کہا گیا اُسکو کہ کیا کیا
اللہ تعالے نے ساتھ تیرے کہا حساب [illegible] اللہ تعالی نے مجھسے [illegible] کا ہوا پلہ نیکیون میری کا پس پڑی اُسمین ایک تھیلی پھر بھاری ہوگیا وہ پس کہا مین نے
کیا ہی یہ کہا مٹھی مٹی کی کہ ڈالی تھی تو نے ایک مسلمان کی قبر مین [illegible] نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ شکر کرے اللہ تعالی کا اسطرح کہ سب نعمتون کو اُسکی طرف
سے جانکر ہر عضو کو کہ جس واسطے پیدا کیا ہی اُسمین مصروف [illegible] اور شکر ادا کرے لوگون کا اور احسان کرے اُنپر حدیث شریف مین آیا ہی لا یشکر اللہ من لا یشکر
الناس یعنی نہین شکر کرتا اللہ کا وہ کہ نہین شکر کرتا لوگون کا جسکو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل کی یا آنکھ کی پیدا ہو اکتالیس بار اس اسم کو پانی پر پڑھکے
اور پیوے اور آنکھ پہ ملے شفا پاوے اور تونگر ہو ح (العلی) بلند مرتبہ [illegible] اس سے یہ ہی کہ ذلیل کر اپنے نفس کو اُسکی طاعتون اور عبادتون ظاہر و
باطن کی مین اور خرچ کر طاقت اپنی حاصل کرنے علم و عمل مین [illegible] تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالی
دوست رکھتا ہی اعلی امور کو اور مکروہ رکھتا ہی ادنی امور کو اور اسیلیے کہا [illegible] علی کرم اللہ وجہہ نے کہ علو ہمت ایمان سے ہی جو کوئی اس اسم پر مداومت
کرے یا اپنے پاس رکھے اگر خوار و حقیر ہو بزرگ ہو اور اگر فقیر ہو تونگر اور اگر مسافرت مین مبتلا ہو پھر وطن مالوف کو پہونچے ح (الکبیر) بڑا ایسا بڑا کہ
کوئی اس سے زیادہ بڑا نہین اور نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ یاد رکھے تو برائی اپنی ہمیشہ یہانتک کہ بھول جاوے برائی غیر اسکے کی اور کوشش کر بیچ
کامل کرنے نفس اپنے کے ساتھ حاصل کرنے علم و عمل کے یہانتک کہ پہونچے کما[ل] [illegible] اورون کو اور مبالغہ کر تواضع مین اور احتراز کر بے ادبی سے ساتھ
لازم کرنے خدمت ولی کے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام اور والی اسپر مداومت کرین سب اس سے ڈرین اور مہمات
خوب سرانجام پاوین ح (الحفیظ) نگاہ رکھنے والا عالم کا آفتون اور ضائع ہونے سے نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ نگاہ رکھ اعضا اپنے کو گناہون سے
اور باطن کو ملاحظہ اغیار سے اور اکتفا کر تمام امور اپنے مین ساتھ تدبیر اُسکی کے اور راضی ہو اُسکے قضا و قدر پہ قول ہی کسی بزرگ کا کہ جسکے محفوظ رکھے

اللہ تعالیٰ نے اعضا محفوظ رکھا دل اسکا اور جسکا محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے دل محفوظ رکھا بدن اسکا اور منقول ہی کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایکدن ایک چیز ممنوع پر پس کہا الٰہی چاہتا تھا میں بینائی اپنی واسطے عبادت تیری کے پس جب ہوئی سبب مخالفت امر تیرے کی تو لے لے اسکو پس اندھے ہو گئے اور تھے وہ نماز پڑھتے [illegible] ات کو پس محتاج ہوتے پانی کی طہارت کے لیے پانی نہ ہاتھ لگا پس کہا الٰہی کہا تھا میں نے واسطے تیرے کرنے لیے بینائی میری پس رات میں محتاج ہوں میں اسکا واسطے عبادت تیری کے پس پھر سکی ہو گئے جو کوئی اسکو لکھکر دائمیں باز و پہ باندھے خوف غرق اور جلنے اور دیو و پری اور نظر بد کے سے نڈر ہو ع (اَلْمُقِیْتُ) پیدا کرنے والا قوت بدنوں اور ارواح کا اور دینے والا اسکا انکو نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ جب جانا تو نے کہ وہ قوت پیدا کرنے والا اور دینے والا اسکا ہی تو بھولے تو ذکر قوت کا آگے ذکر اسکے کہ ایک حبیب سے منقول ہی بسیل سے کہ وہ پوچھے گئے قوت سے پس کہا وہ ذکر ہے الذی لا یموت کا ہی اور نہ طلب کر قوت و قوت مگر مولیٰ اپنے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان من شئ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہیں کوئی چیز مگر کہ نزدیک ہمارے خزانے اسکے ہیں اور نہیں اتارتے ہم مگر اندازہ مقرر کیے اور دے تو ہر متعلق اپنے کو وہ قوت کہ مستحق ہی اسکا پس [illegible] ہے طریقہ تیرا نفع پہونچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کہلانا بھوکے کا اور کہا قشیری نے کہ مختلف [illegible] ہیں قوت پس بعضے بندے ایسے ہیں کہ [illegible] اللہ تعالیٰ قوت نفس انکی کا توفیق عبادات کو اور قوت دل [illegible] کا ہونے مکاشفات کو اور قوت روح انکی کا مداومت مشاہدات کو اور جب مشغول کرتا ہی اللہ تعالیٰ بندے کو اپنی طاعت میں قائم کرتا ہی [illegible] ایسے شخص کو کہ خبر گیری اور خدمت اسکی کرتا ہی اور جب کہ رجوع کرتا ہی طرف متابعت خواہش کے سونپتا ہی طرف قوت اسکی کے اور [illegible] لیتا ہی اس سے سایہ عنایت و حمایت اپنی کا اگر کسی کو غریب دیکھے یا خود اسکو غریبی پیش آئے یا کوئی لڑکا بدخوئی کرے یا بہت رو[illegible]ت بار رہالی کوزہ یعنی آبخورہ وغیرہ [illegible] کر دم کرے اور بعد اسکے پانی اس کوزہ میں ڈالے اور پیوے اور دوسرے کو پینے کو دیو[illegible] روزہ دار کو خوف ہلاک [illegible] ل پر پڑھکر سونگھے قوت پاویگا اور ہر روز روزہ رکھ سکیگا ع (اَلْحَسِیْبُ) کفایت کرنے والا ہر حال [illegible] ب لینے والا [illegible] دن قیامت کے نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ کفایت کرے حاجت محتاجوں کو اور حساب کرنے والا ہووے نفس اپنے [illegible] کفایت کرنا اللہ کا بندے کو یہ ہی کہ کفایت کرتا ہی اسکو ہر حال اور شغل اسکے میں اور جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ کافی میرا ہی نہ پریشان [illegible] ے خلق کے نہ متوجہ ہووے [illegible] اعتماد کرنے کے ساتھ اسکے کہ جو کچھ قسمت کا ہی بہر حال پہونچیگا اگرچہ بے توجہی کریں [illegible] لوگ اور جو کچھ قسمت میں نہیں ہی نہیں پہونچیگا اگرچہ متوجہ ہوں لوگ جیسا اور جو کوئی اکتفا کریگا ساتھ نیک سرانجامی اللہ تعالیٰ کے [illegible] میں پس راضی کریگا اسکو مولیٰ اسکا ساتھ اس چیز کے کہ اختیار کریگا اسکے لیے پس اختیار کریگا نہ ہونے کو ہونے پر اور فقر کو غنی پر اور [illegible] اسباب کے بسبب مشاہدہ تصرف مولیٰ کے جو کوئی کسی چور یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سے یا چشم زخم سے ڈرتا ہو ہر صبح [illegible] ستر بار کہے حسبی اللہ الحسیب اور ابتدا اور [illegible] سے کرے اللہ تعالیٰ اسکے شر سے [illegible] گا ع ہنوز ہفتہ نہ گذرا کہ درستی کام کی ہو جاویگی ع (اَلْجَلِیْلُ) بزرگ قدر نصیب تیرا اس سے یہ ہی کہ نفس اپنے کو آراستہ کرے ساتھ صفتوں کمال کے جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سے لکھکر اپنے پاس رکھے یا کھاوے تمام خلائق تعظیم و توقیر اسکی کریں ع (اَلْکَرِیْمُ) بڑا سخی اور بہت دینے والا کہ نہیں [illegible] دینا اسکا اور نہیں خالی ہوتے خزانے اسکے اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ دیوے بغیر وعدے کے اور پرہیز کرے برے اخلاق و افعال [illegible] اگر اپنے بستر میں یہ اسم بہت پڑھے سو جاتا کہ سو جاوے فرشتے دعا کریں اور کہیں اکرمک اللہ اور یا کرم اور [illegible] ہو اور کہتے ہیں کہ [illegible] علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑھتے تھے اسی سبب سے انکو کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں ع (اَلرَّقِیْبُ) نگہبان کرنے والا [illegible] کا اور بعضوں نے کہا کہ جاننے والا احوال بندوں کا اور افعال انکے کا اور نصیب تیرا اس

یہ ہی کہ نگاہ رکھے تو اُسکو ہر حال مین اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اُسکے کے سوال مین اور کرے تو نگہبانی اُنکی کہ کیا ہی تجکو نگہبان اُنکا حدیث شریف
مین آیا ہی کہ تم سب راعی یعنی نگہبان ہو اور تم سب پوچھے جاؤ گے رعیت اپنی سے یعنی جسکی خبر گیری کرنے کو فرمایا ہی اُسکی خبر گیری کا حال پوچھا جائیگا اور
کہا قشیری نے کہ مراقبہ نزدیک اِس طائفہ کے یعنی جماعت اولیاء اللہ کے یہ ہی کہ ہووے غالب بندے پر یاد رب کی ساتھ [illegible] اور جانے یہ کہ
اللہ تعالی مطلع ہی میرے حال پر پس رجوع کرے اُسکی طرف ہر حال مین اور ڈرے عذاب اُسکے سے ہر دم پس مراقبہ والا چھوڑتا ہی باتین
خلاف شرع از راہ حیا کے اللہ تعالی سے اور ہیبت اُسکی کے زیادہ اُس شخص سے کہ چھوڑتا ہی گناہ بسبب خوف عذاب اُسکے کے اور جو کوئی
رعایت کرتا ہی اپنے دل کی تو کوئی دم یاد خدا سے اور طاعت اُسکی سے خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی حساب لیگا مجھسے ہر عمل
کا خواہ تھوڑا ہو یا بہت منقول ہی ایک ولی سے کہ اُنکو خواب مین کسی نے دیکھا بعد انتقال کے پس کہا کیا کیا اللہ تعالی نے ساتھ تیرے کہا کہ بخشا اللہ
نے مجکو اور احسان کیا مجھپر مگر یہ کہ حساب لیا مجھسے یہانتک کہ مواخذہ کیا مجھسے اس عمل پر کہ ایک دن تھا مین روزے سے پس جبکہ ہوا وقت
افطار کا لیا مین نے ایک گیہون اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا مین نے اُسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ نہین ہی میری مال [illegible] ڈال دیا مین نے اُسکو
گیہون پر پس لے گئین میری نیکیون سے مقدار بدلے توڑنے اُسکے کے اور جسکو معلوم ہو گی یہ بات نہین ضائع کریگا باطل چیزون مین عمر اپنی
اور نہین کھوسنے کا غفلتون مین وقت اپنا انتہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کرو یعنی اپنے اعمال کا پہلے اس سے کہ حساب لیا جاوے
تمسے جو کوئی اِس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑھے اور اُنکے گرد دم کرے تمام دشمنون سے اور سب آفتون سے نڈر رہوگا
ح (اَلْمُجِیْبُ) قبول کرنے والا دعا بیچارون کا اور جواب [illegible] والا پکارنے والون کا نصیب بندے کا اِس سے یہ ہی کہ فرمانبرداری اللہ تعالی کی
کرے اوامر و نواہی مین اور حاجت روائی کرے حاجت [illegible] کی جو کوئی اِس اسم کو بہت پڑھے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اور اگر لکھکر اپنے
پاس رکھے حق کی امان مین رہے ح (اَلْوَاسِعُ) علم اُسکا [illegible] ہی اور نعمت اُسکی سب کو پہونچے نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ سعی کرے فراخی علم
اور سخاوت اور معارف اور اخلاق مین اور [illegible] سے کشادہ پیشانی رہے اور نہ فکر کرے حاصل کرنے مقاصد مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے
حقتعالی اُسکو قناعت و برکت دے ح (اَلْحَکِیْمُ) اُستوار [illegible] دانا نصیب بندے کا اِس سے یہ ہی کہ کوشش کرے بیچ خلق پکڑنے کے اور علاقہ پکڑنے
کے ساتھ کتاب اللہ کے اور محکم کرے کام اپنے اور چاہیے کہ سفاہت یعنی بیوقوفی سے پرہیز کرے اور کوئی کام بے باعث حقانی اور داعیہ ربانی کے
نکرے تا مستحق اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہی ذوالنون مصری سے [illegible] مین نے کہ زمین مغرب مین ایک شخص ساتھ علم و حکمت کے معروف مشہور ہی
اُنکی زیارت کو گیا مین چالیس روز اُنکے دروازے پر پڑا رہا نماز کے [illegible] آتے اور پریشان و حیران پھرتے اور میری طرف کچھ التفات نکرتے
اِس حال سے تنگ آیا مین کہا مین نے ای جوانمرد چالیس روز ہوئے ہین [illegible] یہان ٹھہرا ہون مین [illegible] تم میری طرف کچھ التفات نہین کرتے اور
کلام نہین کرتے مجکو کچھ نصیحت کرو اور کچھ حکمت سکھاؤ تا یاد کرون مین کہا اُسنے [illegible] کریگا تو یا نہین کہا ہان کرونگا کہا [illegible] خدا تعالی توفیق دیگا کہا دنیا کو
دوست نرکھ اور فقر کو غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع کو یعنی نہ ملنے کو عطا جان اور ساتھ غیر حق کے اُنس مت پکڑ اور صحبت نرکھ اور خواری کو عزت
جان اور حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکھ اور توکل کہ اپنی معاش کا [illegible] از سینہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر الا کسی کہ مید ہد او دی نشان ترا
جسکو کوئی کام پیش آوے کہ اُس سے سر انجام اُسکا نہو سکتا ہو اِس اسم کو مداومت کرے مہم اُسکی سر انجام پاوے ح (اَلْوَدُوْدُ) دوست رکھنے والا
فرمانبردارونکا یا محبوب اولیا کے دلون مین نصیب بندے کا اِس سے یہ ہی کہ دوست رکھے خلق کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اپنے لیے اور احسان کرے
خلق پر بقدر طاقت اپنی کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا ایک تمھارا یہانتک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے وہ چیز

کہ دوست رکھتا ہو اپنے نفس کے لیے اور دوست رکھتا اللہ تعالیٰ کا بندون کو یہ ہو کہ رحمت نازل کرتا ہو اُنپر اور تعریف کرتا ہو اُنکی اور بھلائی پہونچاتا ہو اُنکو اور
دوست رکھنا بندون کا اللہ تعالیٰ کو یہ ہو کہ تعظیم کرتے ہین اُسکی اور ہیبت رکھتے ہین اُسکی دلون مین اور آیا ہو حدیث قدسی مین کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
کہ بڑا دوست [illegible] مین طرف میرے وہ ہو کہ عبادت کرے واسطے عبر عطا کے یعنی خالص اُسی کی خوشی کے لیے عبادت کرے نہ ساتھ امید عطا کے اگر میان
بیوی مین ناموافقت ہو اور خصومت پڑے اس اسم کو ایک ہزار وایکبار طعام پر پڑھے اور جس جانب سے کہ ناموافقی ہو اُسکو دین تا کھاوے اُنکے
درمیان مین اتفاق والفت ہو جائیگی ۲ ح (اَلْمَجِیْدُ) بزرگ وشریف ذات وافعال مین نصیب بندے کا اس سے اسم مبارک عظیم مین معلوم ہوا جسکو
آبلہ پا یا باد فرنگ یا جذام یا برص ہو ایام بیض مین روزے رکھے اور وقت افطار کے بہت پڑھے اور پانی پر دم کرکر پیوے شفا پاویگا اور جسکو اپنے بھائیون
مین عزت وحرمت نہو ہر صبح ننانوے ۹۹ بار پڑھے اور اپنے پر پھونکے عزت وحرمت حاصل ہو گی ۲ (اَلْبَاعِثُ) اُٹھانے والا اور زندہ کرنے والا مردون
کا قبرون سے اور بیدار کرنے والا دل غافلون کا خواب غفلت سے نصیب بندے کا اس سے [illegible] کہ زندہ کرے نفسون جاہل کو ساتھ نصیحت کرنے اور
تعلیم کرنے کے اور [illegible] کے دنیا سے اور رغبت دلانے کے نعمتون آخرت کی مین پس ابتدا کرے ساتھ نفس اپنے کے پھر اور [illegible] جو کوئی چاہے
کہ دل اُسکا زندہ ہو وقت سونے کے ہاتھ سینہ پر رکھے اور اس اسم کو ایکسو بار پڑھے حق تعالیٰ [illegible] مردہ اُسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا ۲ ح
(اَلشَّهِيْدُ) حاضر اور مطلع ظاہر پر باطن پر کہا قشیری نے کہ اہل معرفت نہین طلب کرتے ساتھ [illegible] کے کوئی مونس سواے اُسکے بلکہ راضی ہوتے نہین ساتھ
اُسکے کہ وہ دیکھتا ہو احوال ہمارا اور جانتا ہو امور وافعال ہمارے فرمایا اللہ تعالیٰ نے [illegible] یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ یعنے کیا نہین کفایت کرتا
پروردگار تیرا یہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہو اور نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ نگاہ رکھے تو اُسکو [illegible] نہ دیکھے تجکو اُس جگہ کہ منع کیا ہو تجکو [illegible] سے اور نہ
غائب دیکھے تجکو اُس جگہ سے کہ حکم کیا ہو تجکو اُسکا اور باز رہے تو بسبب علم اور دیکھنے [illegible] سے کہ پیش کرے تو حاجت [illegible] طرف غیر اُسکے کے اور
باز رہے میل کرنے سے طرف غیر اُسکے کے اور خلق پکڑنا تیرا اس سے یہ ہو کہ ہووے تو گواہ [illegible] رعایت کرنے والا [illegible] کہ جسکا بیٹا نافرمان ہو یا بیٹی غیر صالح
ہر صبح کے وقت ہاتھ اُسکی پیشانی پر رکھے اور منہ آسمان کی طرف کرکر اکیس بار [illegible] تعالیٰ اُسکو صالح کرے ۲ ح (اَلْحَقُّ) ثابت ساتھ شہنشاہی
کے اور لائق ساتھ خدائی کے اور نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ جب پہچانا تو نے کہ وہ حق ہو بھولے [illegible] مقابلہ مین یاد خلق کی اور خلق پکڑنا تیرا ساتھ اُسکے یہ ہو
کہ لازم کرے تو حق کو تمام اقوال وافعال اور احوال اپنے مین جسکا اسباب کچھ جاتا [illegible] ہو ایک کاغذ کے چارون کونون پر یہ اسم لکھے اور کاغذ کے بیچ مین
نام اس اسباب کا بھی لکھے اور آدھی رات کو ہتھیلی پر رکھے اور نظر آسمان کی طرف [illegible] شفیع لاوے پایا جاوے یا اُسمین سے کچھ پاوے اور اگر قیدی آدھی رات
کو سر ننگا کرکر ایکسو آٹھ بار پڑھے خلاصی پاوے ۲ ح (اَلْوَكِيْلُ) [illegible] نے وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا یعنی کفایت کرتا ہو اللہ تعالیٰ کارساز ہو
مین وَعَلَی اللّٰهِ فَتَوَکَّلُوْا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یعنی [illegible] پر کام سونپو اگر [illegible] وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہو اللہ پر
پس وہ کفایت کرتا ہو اُسکو وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ یعنی اور بھروسا کر ایسے زندہ پر کہ نہین مرتا وَتَوَکَّلْ عَلَی الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ یعنی اور بھروسا کر
غالب مہربان پر نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ ضعیفون اور عاجزون کے کام مین کوشش کرے اور حاجت روائی اُنکی مین ایسی سعی کرے کہ گویا
وکیل اُنکا ہو اگر بجلی گرنے سے یا ہوا سے یا پانی سے یا آگ سے خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہ مین بہت پڑھے نڈر رہو ۲ ح
(اَلْقَوِیُّ الْمَتِيْنُ) قوت والا استوار سب امور مین نصیب بندے کا یہ ہو کہ خواہش نفس [illegible] پر غالب وقوی ہووے اور دین مین سخت وچست ہووے اور جاری
کرنے احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دے جسکا دشمن قوی ہو کہ اُسکی دفع سے عاجز ہو تھوڑا سا آٹا گوندھے اور اُسکی ایکہزار ایکسو گولیان بناوے
اور ایک ایک گولی اُٹھاوے اور کہے یا قوی اور بہ نیت دفع دشمن کے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالیٰ اُسکے دشمن کو مقہور ومغلوب کرے ۲ ح اور اگر

جمعہ کی دوسری ساعت مین بہت پڑھے نسیان جاتا رہے ہو ع (اَلْمَتِیْنُ) جسنے بچہ کا دودھ چھٹایا ہو اور وہ صبر نہین کرسکتا ہو یا دودھ پلانے والی کے دودھ مین نقصان ہو چاہیے کہ لکھکر اُس بچہ کو پلا دے اور دودھ والی کو بھی پلا وے تا صبر کرے بچہ اور دودھ والی کا دودھ زیادہ [illegible] اور اگر کوئی اشغال و اعمال ملکی مین سے کچھ چاہے روز اتوار کے اول ساعت مین اُس نیت سے تین سو ساٹھ بار پڑھے وہ منصب پاوے ہو (اَلْوَلِیُّ) اور مددگار اور دوست رکھنے والا مومنون کا نصیب بندے کا یہ ہے کہ دوستی کرے مسلمانون سے اور کوشش کرے تائید دین مین اور سعی کرے حاجت روائی خلق کی مین اور کہا قشیری نے کہ علامتون دوستی اللہ تعالی کے سے یہ ہے کہ ہمیشہ توفیق دے اللہ تعالے بندے کو خیر کی یہانتک کہ اگر ارادہ کرے بُرائی کا بچاوے اُسکو اللہ تعالے مرتکب ہونے اُسکے سے اور اگر ناگہان اُسمین پڑ ہی جاوے تو ساتھ توبہ اور انابت کے جلدی سے پھیر لاوے اور اُسمین نہ چھوڑے اور یہی معنی ہین اسکے اذا احب اللہ عبداً لم یضرہ ذنب یعنی جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالی کسی بندے کو تو نہین ضرر کرتا اُنکو کوئی گناہ اور اگر سستی یا طرف قصور کرنے کے [illegible] طاعت اُسکی مین تو توفیق کرنے [illegible] کی دے اور یہ علامت سعادت کی ہے اور عکس اُسکا علامت شقاوت [illegible] اور علامتون دوستی اُسکی سے یہی ہے کہ اُسکی محبت اپنے اولیا کے دلون مین ڈالتا ہے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے خلق کے دل کی باتون پر آگاہ ہو اور جسکی لونڈی یا بیوی ہو کہ اُسکی سیرت سے خوش نہو جسوقت کہ اُسکے آگے جاتا چاہے اس اسم کو بہت پڑھے حقتعالی اُسکو صلاحیت پر لاوے ح (اَلْحَمِیْدُ) تعریف کرنے والا ذات و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندے کا یہ ہے کہ حمد [illegible] تعریف کرنے والا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھ صفتون کمال کے یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندون [illegible] کوئی اس اسم کو بہت پڑھے پسندیدہ [illegible] ہو اور جسپر فحش اور بدزبانی غالب آوے اور اپنے تئین اُس سے نہین نگاہ رکھ سکتا ہے اس اسم کو پیالہ پر لکھے اور [illegible] نے کہا نوے بار پیالہ پر [illegible] ہمیشہ اس پیالے مین پانی پیا کرے فحش گوئی سے امان پاویگا ح (اَلْمُحْصِیْ) گھیرنے والا ہے علم اُسکا ہر چیز کو اور ظاہر ہی [illegible] اُسکے گنتی سب [illegible] اور نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ نہو تجھے غفلت حرکت و سکون مین کسی لحظہ و لمحہ اور نہ نکلے کوئی سانس مگر بیچ طاعت خدا کے اسلیے کہ آیا ہے حدیث [illegible] مین کہ نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اُس ساعت پر کہ گذری ہو گی بغیر یاد خدا کے اور کوشش کر اسمین کہ اعمال و احوال باطن اپنے پر اطلاع [illegible] اور خلق پکڑنا ساتھ اسکے یہ ہے کہ تکلف کرے تو بیچ شمار کرنے نعمتون کے کہ پہونچائی ہین اللہ تعالی نے تجھکو تا کہ جانے تو عاجز ہونا اپنا شکر اپنے کے سے اور گناہ اپنے شمار کر کر عذر کر اور یاد کر اُن دنون کو کہ خالی رہے طاعت اُسکی سے اور پھر افسوس کر اُنپر جو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کے تئین ایک ہزار ایکبار [illegible] عذاب گور سے اور عذاب قیامت سے نڈر ہوگا ح (اَلْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ) پیدا کرنے والا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ [illegible] اُسکے ہر چیز مین اول بار اور دوبارہ اور سعی کر بیچ پیدا کرنے نیکیون کے اور اعادہ کر یعنی پھر کر ادا کر اُس عمل کو کہ اُسمین کچھ رہ گیا ہو [illegible] ہو اَلْمُبْدِئُ جسکی بیبی [illegible] حمل ہو اور اسقاط حمل سے ڈرتا ہو یا حمل دیر تک رہے چاہیے کہ خاوند اُسکا سحر کے وقت نوے بار اسکو پڑھے اور اُنگلی شہادت کی گرد پیٹ کے پھراوے حمل [illegible] نہو اور خلاصی پاوے اور اُسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور جو کوئی اُسپر مداومت کرے جو کچھ اُسکی زبان پر جاری ہو تصدیق و ثواب ہو ع (اَلْمُعِیْدُ) جسکا کوئی غائب ہو اور چاہیے کہ وہ آجاوے یا اُسکی خبر پاوے جسوقت کہ اُسکے گھر کے لوگ سوتے ہون اس اسم کو گھر کے چارون کونون مین ستر ستر بار پڑھے اور بعد اُسکے کہے یا معید پھیر مجھپر فلانے کو سات روز نگذرینگے کہ غائب آجاویگا یا اُسکی خبر آدیگی [illegible] اور اگر کچھ جاتا رہے اسی اسم کو بہت پڑھے پا جاوے ح (اَلْمُحْیِیْ اَلْمُمِیْتُ) زندہ کرنے والا اور مارنے والا یعنی زندہ کرتا ہے دلون کو ساتھ نور ایمان کے اور پیدا کرتا ہے حیات جسم مین اور مارتا ہے بدنون کو اور دل کو ساتھ خواب غفلت و نادانی کے نصیب بندے کا اُس سے یہ ہے کہ زندہ کرے خلق کو ساتھ نفع پہونچانے کے علم سے اور دل کو ساتھ معرفت الٰہی کے اور مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کرے واسطے حیات کے اور نہ موت کے بلکہ ہو تابعدار اُسکی قضا و قدر کا اور کہتا رہے یہ دعا کہ آئی ہے حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً مِّنْ کُلِّ شَرٍّ جو کوئی [illegible] رنج اور ضائع ہونے کسی عضو کے سے خائف ہو اسم اَلْمُحْیِیْ کو سات بار پڑھے حق تعالیٰ اُسے نڈر کرے ۲ج واسطے دفع درد ہفت اندام کے سات روز تک ہر روز پڑھ کر دم کرے اور اگر مداومت کرے اسپر دل اُسکا زندہ ہو اور اُسکے بدن میں تقویت پیدا ہو ۶ج اَلْمُمِیْتُ جو کوئی نفس پر قادر نہو کہ تابعت میں غلبہ کرے وقت سونے کے ہاتھ سینے پر رکھے اور اسم الممیت کو پڑھے یہانتک کہ سو وے حقتعالیٰ اُسکے نفس کو فرمانبردار کرے ۳ج (اَلْحَیُّ) زندہ سب سے پہلے اور سب سے بعد بھی نصیب بندے کا یہ ہے کہ زندہ ہووے ساتھ یاد پروردگار تعالیٰ کے اور خرچ کرے جان اپنی اُسکی راہ میں تا حیات ابدی پاوے اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت پڑھے صحت پاوے یا اور کوئی پڑھے بیمار پر تو بھی صحت پاوے ہرج اور اگر بیمار پر اُسکے سامنے کر کر پڑھے صحت پاوے اور اگر ہر روز ننہتر بار پڑھے عمر اُسکی دراز ہو اور قوت روحانیہ اُسمیں زیادہ ہو ۶ع (اَلْقَیُّوْمُ) قائم آپ [illegible] اور قائم رکھنے والا اور خبر گیری کرنے والا مخلوقات کا نصیب [illegible] بندے کا اس سے یہ ہے کہ بے [illegible] ماسوا اللہ سے اور کہا قشیری [illegible] سمجھا تا کہ وہ قیوم ہے راحت پائی رنج تدبیر و اشتغال سے اور [illegible] ساتھ راحت تفویض کے پس نہ تحمل کریگا اور نہ حقیقت سمجھیگا دنیا کی عیش قیمت چیز کی جو کوئی اُسکو بہت پڑھے وقت سحر کے دلوں میں تصرف اُسکا ظاہر ہو یعنی دوست رکھینگے لوگ اُسکو ہرج اور اگر بہت پڑھے مہمات اُسکے بحسب دلخواہ برآوینگے ۲ع (اَلْوَاجِدُ) غنی کہ محتاج [illegible] کا کسی چیز میں نہیں نصیب بندے کا یہ ہے کہ نہ حاصل کرے کمال ضروری کے سعی کرے تا مستغنی ہو ساتھ فضل خدا کے ماسوا اللہ [illegible] ہوئی کہ وقت کھانا کھانے کے ساتھ [illegible] کے اُسکو پڑھے وہ کھانا پیٹ میں نور ہو اور جو کوئی خلوت میں اسکو بہت پڑھے تو [illegible] (اَلْمَاجِدُ) بزرگ نصیب بندے کا وہی ہے جو اوپر بندے کو ہوا (اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ) یکتا ذات و صفات میں نصیب بندے کا یہ ہے کہ یکتا ہو [illegible] میں جیسے کہ [illegible] خدائی میں اور موصوف ہووے ساتھ ایسے فضائل کے کہ ہمجنس اُسکے ویسے نہوں اگر کسی کا دل خلوت سے [illegible] ہزار دفعہ ایکبار اس اسم کو پڑھے خوف اُسکے دل سے جاتا رہے اور مقرب حضرت حق کا ہو اور اگر طلب فرزند کی رکھے اس اسم کو لکھ [illegible] ساتھ رکھے فرزند پیدا ہو ۲ع (اَلصَّمَدُ) بے پرواہ کہ نہیں محتاج کسی کا اور سب اُسکے محتاج نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ ہر حاجت میں رجوع اُسکی طرف کرے اور بے فکر ہو اپنے رزق سے اور اسپر توکل کرے اور نیچے دنیا کی حرام چیزوں سے اور بے رغبت ہو [illegible] چیزوں اُسکی سے اور نہ رغبت کرے اُسکے حلال میں اور بے پرواہ ہو خلق سے اور سعی کرے حاجت روائی خلق کے میں جو کوئی سحر [illegible] کو سجدہ کرے اور ایکسو پندرہ[115] بار اس اسم کو پڑھے صادق الحال اور صادق القول ہو اور کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہو اور اگر بہت پڑھے [illegible] کا نہو اور اگر حاجت [illegible] سب سے بے پرواہ ہو ۲ج (اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ) قدرت والا قدرت ظاہر کرنیوالا نصیب بندے کا یہ ہے کہ قادر [illegible] ہو اوپر باز رکھنے نفس کے خواہشوں اور لذتوں سے اگر وقت دھونے اعضاء وضو کے ہر عضو دھوتے میں اسم القادر پڑھے کسی ظالم کے ہاتھ گرفتار نہو اور کوئی دشمن اُسپر فتح نپاوے اور اگر کچھ کار مشکل درپیش آوے اکتالیس[41] بار پڑھے وہ کار درستی پاوے ۲ج المقتدر اگر اس اسم پر ملازمت کرے غفلت ساتھ ہوشیاری کے مبدل ہو اور جو کہ وقت اُٹھنے کے سونے سے اسم المقتدر کو بیس[20] بار پڑھے تمام کام اُسکے حقتعالیٰ کی طرف رجوع کریں ۲ج (اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ) آگے کرنے والا دوستوں کو ساتھ نزدیک کرنے کے درگاہ عزت اپنی سے اور پیچھے ڈالنے والا دشمنوں کا لطف اپنے سے نصیب بندے کا ان ناموں پاک سے یہ ہے کہ نیکیوں کی طرف سبقت کر کر اپنے تئیں آگے کرے یعنی افضل ہو اور وں سے اور آگے کرے اُنکو کہ مقرب درگاہ عزت کے ہیں یعنی عزیز رکھے اُنکو اور پیچھے ڈالے نفس اور شیطان کو اور مردودوں درگاہ الٰہی کو اور اہتمام کرے امور اپنے کا پس مقدم کرے اس امر کو کہ بہت ضرور ہے پھر اُسکو کرے کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہے درمیان خوف و رجا کے المقدم جو کہ معرکہ جنگ میں

اسکو پڑھے یا اپنے پاس رکھے کچھ رنج اسکو نہ پہونچے اور اگر بہت پڑھے نفس طاعت الٰہی میں فرمانبردار ہو ۔ح الْمُؤَخِّرُ اگر سو بار پڑھے دل اسکا ساتھ غیر حق کے آرام نہ پکڑے ۔م۔ اور جو کہ ہر روز سو بار پڑھے تمام کام اسکے بانجام پہونچیں اور اگر اکتالیس بار پڑھے نفس اسکا مطیع ہو ۔ع (اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ) پہلا اور پیچھے سب سے نصیب بندے کا یہ ہے کہ جلدی کرے طاعتوں میں اور بجا لانے اوامر میں اور جان خرچ کرے اللہ کے لیے تا حیات ابدی پاوے الاوّل اگر کسی کے فرزند نہو چالیس بار ہر روز چالیس دن تک پڑھے مراد اسکی بر آوے ۔ح جسکو آرزوے فرزند اور یا غنا کی یا اور کوئی حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑھے تمام حاجتیں بر آویں ۔ع الآخر جسکی عمر آخر کو پہونچے اور اعمال نیک نہ رکھتا ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے حق تعالی عاقبت اسکی بخیر کرے ۔م (اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ) آشکارا باعتبار مصنوعات کے دلالت کرنے میں اور پہچان مصنوعوں اسکی سکے اور پوشیدہ وہم و خیال سے باعتبار کنہ ذات کے الظاہر جو کوئی بعد نماز اشراق کے اسکو پانسو بار پڑھے حق تعالی آنکھیں اسکی روشن کرے ۔ح اور اگر خوف ہوا و مینہ وغیرہ کا ہو بہت پڑھے امان پاوے اور اگر گھر کی دیوار پر لکھے دیوار سلامت رہے ۔ع الباطن جو کوئی ہر روز تینتیس بار [illegible] باطن کے صاحبان اسرار الٰہی سے ہو ۔ح اور اگر مداومت کرے [illegible] اسکو دیکھے دوست ہو ۔ع (اَلْوَالِیْ) کارساز و مالک نصیب بندے کا شکل نصیب [illegible] وکیل کے ہے جو کوئی چاہے کہ گھر اسکا یا غیر اسکے کا معمور و آباد ہو اور [illegible] اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے اسم الوالی کو اوپر کوزہ آب نارسیدہ کے لکھے اور پانی اس کوزہ میں ڈالے اور اس کوزہ کو گھر کی دیواروں پہ مارے در و دیوار گھر کے سلامت رہیں اور بہیت کسی کی تسخیر کے پڑھے چاہیے گیارہ بار پڑھے [illegible] وہ شخص مطیع و منقاد اسکا ہو ۔ح جو کوئی چاہے کہ گھر اسکا یا غیر اسکے کا خراب نہو تین سو بار اسم الوالی پڑھے [illegible] سلامت رہے ۔ح (اَلْمُتَعَالِیْ) بہت [illegible] بندے کا اس سے وہی ہے جو العلی میں کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے جو دشواری کہ آسان ہو اور بعضوں نے کہا جو عورت کہ حالت حیض [illegible] کو بہت پڑھے اسکی آفتوں سے خلاصی پاوے ۔ح (اَلْبَرُّ) نہایت احسان کرنے والا نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ نیکی کرے [illegible] باپ سے اور استاد [illegible] بزرگوں سے اور قرابتیوں سے اور اور حقداروں سے جو کوئی آفتوں ہوا وغیرہ سے ڈر رکھتا ہو اس اسم کو پڑھے امان پاویگا اور جسکے کوئی [illegible] ہوا اس [illegible] سات بار پڑھے اور اس لڑکے کو خدا تعالی کے سپرد کرے وقت بلوغ تک امن میں رہیگا اور بعضوں نے کہا کہ اگر کوئی شرابخواری اور زنا میں مبتلا ہو ہر روز [illegible] بار پڑھے دل اسکا اس سے سرد ہو ۔ح (اَلتَّوَّابُ) توبہ قبول کرنے والا اصل معنی توبہ کے ہیں پھرنا جب نسبت اسکی بندے کی طرف کریں تو پھرنا گناہ سے مراد رکھتے ہیں اور اگر پروردگار کی طرف نسبت کریں تو پھرنا برحمت و توفیق ارادہ کرتے ہیں اور اللہ تعالی میسر کرتا ہے اسباب توبہ کے اور توفیق دیتا ہے بندہ کو [illegible] اور بیدار کرتا ہے خواب غفلت سے ساتھ تخویفات اور تحذیرات اور آگاہ کرنے کے آگے گناہوں کے عذاب پر پس رجوع کرتا ہے بندہ ساتھ توبہ [illegible] اور رجوع کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ فضل و کرامت کے پس حقیقت میں توبہ حق کی سابق ہے بندہ کی توبہ پر جیسا کہ فرمایا تاب علیھم لیتوبوا [illegible] بہ دہی تسلیم [illegible] یہ ہے کہ ہمیشہ امیدوار رہے اور دروازہ ناامیدی بند کرے اور جناب حق سے توبہ طلب کرے اور گناہوں سے پشیمان ہوا و [illegible] عبرت کے کھلے رکھے اور [illegible] تاخیر نکرے اور امر عجلوا التوبۃ قبل الموت کی فرمانبرداری کرے ۔

حکایت ایک وزیر عیسی بن عیسی نام ساتھ ایک جماعت سوار دن کے چلا جاتا تھا لوگ بسبب عادت کے پوچھتے تھے کہ یہ کون ہے ایک بڑھیا راہ میں بیٹھی تھی اسنے کہا چند آدمی کہتے ہیں یہ کون ہے یہ ایک بندہ ہے چشم عنایت حق سے گرا ہوا اور اس حال میں مبتلا ہے عیسی بن عیسی نے یہ سنا اور اپنے مکان کو پھر کر آیا اور ترک وزارت کی اور [illegible] دولت توبہ کے مشرف ہوا اور مکہ مبارک میں مجاور رہا التواب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کے تین سو ساٹھ بار پڑھے حق تعالی اسکو توبہ نصوح کرامت فرماوے اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے سب کار اسکے اصلاح پذیر ہوں اور نفس طاعت میں آرام پکڑے ۔ح نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ امید قوی رکھے قبول ہونے توبہ کی اور ناامید نہو دست اثر نے رحمت اسکی سے اور درگذر کرے تقصیر واروں سے اور قبول کرے عذر عذر کرنے والوں کا اگرچہ کئی بار ہو اور ساتھ کرم و انعام کے اوپر رجوع کرے اور جو کوئی بعد

نماز چاشت کے کہے اللہم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اسکے بخشے جاوین کذا جاء فی کتب الحدیث (المنتقم) بدلا لینے والا کافرون
اور سرکشون سے [illegible] عذاب کے نصیب بندے کا یہ ہی کہ بدلا لے بڑے دشمنون سے کہ نفس و شیطان ہین اور دشمن ہین دشمنون کا نفس امارہ ہی اور
سزا اسکی یہ ہی کہ جب کچھ گناہ کرے یا عبادت مین قصور کرے تو انتقام لے اور عقوبت کرے بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ میرے نفس نے
کاہل کیا ایک رات راتون مین سے بیچ درد کے پس سزا دی مین نے اسکو کہ پانی ندیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکر سکے تین جمعون تک
ملازمت اسکی کرے دوست ہو اور جس نیت سے کہ آدھی رات کو پڑھے وہ کام سرانجام پا دے اور بیچ روایت غیر ابو ہریرہ کے المنعم بھی آیا ہی جو کوئی اسم المنعم
پر مداومت کرے ہرگز محتاج کسی کا نہووے (العفو) درگذر کرنے والا گناہون اور تقصیرات سے نصیب بندے کا اس سے وہی ہی جو الغفور مین کہا اور
حضرت شیخ رح نے شرح اسماء حسنی مین یون لکھا ہی کہ العفو محو کرنے والا سیئات کا اور درگذر کرنے والا معاصی سے قریب معنی غفور کے ہی ولیکن اس سے ابلغ ہی
اسلیے کہ غفران بمعنی [illegible] کے ہی پس غفار بمعنے ڈھانکنے والے کے اور عفو مشعر بہ محو و معدوم کرنے کے ہی اور بندہ ہرچند گنہگار رہے لیکن عفو پروردگار کا
امیدوار رہے پس [illegible] گنہگار کی پیشانی پر نہ رکھنا چاہیے شاید کہ مولی کریم بخش دے [illegible] بسبب اقامت حد شرع اور حکم دین کے رباعی زد
ملکن بد راچہ دانی کز ازل + نام او در نامہ نیکان بود + او رود بر جای نیکان وان گمان + [illegible] در روز حشر تاوان بود + اور تخلق اس سے یہ ہی کہ تقصیرات
لوگون کی اور گناہ انکے کہ اسکے حق مین کیے ہین عفو کرے تا درجہ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پا دے جسکے گناہ بہت ہون اس اسم کو ورد اپنا کرے
حقتعالی تمام گناہ اسکے عفو فرما دے (الرؤف) بہت مہربان نصیب بندے کا [illegible] منقول ہی کہ ایک شخص کا ہمسایہ [illegible] جب وہ مرا تو
اس شخص نے اسکی نماز نہ پڑھی پھر دکھایا گیا وہ میت خواب مین پس کہا گیا کہ کیا کیا [illegible] ساتھ تیرے کہا کہ بخشدیا مجھے [illegible] اسنے کہ کہنا فلانے
شخص سے یعنی نماز نہ پڑھنے والے سے لو انتم تملکون خزائن رحمت ربی اذا لامسکتم خشیۃ [illegible] ق + حاصل یہ کہ [illegible] بہت مہربان ہی اگر تمہارا اختیار
ہوتا تو خدا جانے کیا کرتے یہ اسنے طعن کیا نماز نہ پڑھنے پر الرؤف جو چاہے کہ کسی مظلوم [illegible] کے ہاتھ [illegible] چھڑا دے اسکو دس بار پڑھے وہ ظالم شفاعت
اس شخص کی قبول کریگا اور جو کوئی اسپر مداومت کرے دل اسکا مہربان ہو اور سب [illegible] رکھے اور سب لوگ اسپر مہربان ہون + (مالک الملک)
مالک سارے جہان کا نصیب بندے کا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نے کہ [illegible] ایک دروازے پر یعنی اللہ کے دروازے پر آتا کہ کھولے جاوین تیرے
لیے بہت سے دروازے اور گردن جھکا ایک بادشاہ کے لیے یعنی اللہ تعالی [illegible] تا کہ جھکین تیرے لیے بہت سی گردنین فرمایا اللہ تعالی نے وان من شی
الا عندنا خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کرے تونگر ہو اور [illegible] کے درستی پا دین اور یہی خاصیت اسم ذوالجلال والاکرام کی ہی +
(ذو الجلال والاکرام) صاحب بزرگی اور بخشش [illegible] ہے کہ جلال [illegible] کرے اسکی درگاہ مین اور جسنے اکرام اسکا دیکھا شکر کیے اسکا پس خدمت
نکرے غیر اسکے کی اور سوال نکرے غیر [illegible] نصیب بندہ کا اس سے یہ ہی کہ حاصل کرے اپنے نفس کے لیے بزرگی اور سلوک کرے بندگان خدا سے (المقسط) عدل
کرنیوالا نصیب بندے کا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑھے [illegible] شیطان سے اور وسوسہ اسکے سے نڈر ہو اور اگر سات سو بار پڑھے جو مقصود کہ رکھتا ہو
حاصل ہو + (الجامع) جمع کرنیوالا لوگون کا قیامت کو نصیب بندے کا یہ ہی کہ [illegible] علم و عمل کو اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کو اور سعی کرے بیچ جمع کرنے فکر اور تسکین دل اور جمعیت
مع اللہ کے بیت در جمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی + ترسم کہ پراگندہ شوی مات شوی + جسکے اہل اور اقارب اور اتباع متفرق ہوتے ہون وقت چاشت کے غسل کرے اور
منہ آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو دس بار پڑھے اور ایک انگلی ہر بار مین بند کرتا جاے پھر ہاتھ اپنے منہ پر پھیرے تھوڑے عرصہ مین سب جمع ہو جاوینگے + (الغنی)
بے پروا ہر چیز سے جو کوئی بلای طمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کے اعضا اپنے سے پڑھے اور ہاتھ نیچے کو لاوے حقتعالی بلا اسکی دفع کریگا اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑھے
اسکے مال مین برکت ہوگی اور کبھی محتاج نہوگا + (المغنی) بے پروا کرنیوالا جسکو چاہے نصیب بندے کا اس سے یہ ہی کہ استغنا کرے ماسوائے اللہ سے اس اسم کو

دس جمعون تک ملازمت کرے کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے خلق سے بے پروا ہوگا + ۲۸ (اَلْمَانِعُ) باز رکھنے والا ہلاک ونقصان کا بندون سے دین و دنیا مین نصیب بندے کا یہ ہی کہ نفس وطبیعت کو خواہشون نفسانی سے باز رکھے جب درمیان میان بیوی کے خفگی اور نزاع واقع ہو جسوقت کہ بچھونے پر جاوے اسکو بیس بار پڑھے حق تعالیٰ اُس غصہ کو دفع کرے + ۲۸ اور حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنیٰ مین پہلے اسم المانع کے اسم المعطی بھی نقل کی ہی اور ترجمہ اور شرح دونون اسمون کی یون کی ہی کہ جسکو جو کچھ چاہے دے اور جسکو چاہے نہ دے لامانع لما اعطی ولا معطی لما منع اور بندے نے [illegible] جانا کہ حق تعالیٰ معطی اور مانع ہی اُسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیے اور اُسکے منع سے خائف اور تخلق یہ کہ صالحون اور مستحقون کو دیوے اور فاسقون اور ظالمون کو منع کرے یا قلب وروح کو انوار حضور وطاعت کے عطا کرے اور نفس وطبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوے اور ابوہریرہؓ کی روایت مین کہ مشکوٰۃ مین ہی ذکر معطی کا نہین ہی اور منع کو بموجب اس روایت کے تفسیر کرتے ہین ساتھ رد وہلاک کے یہ سبب حضرت شیخ نے لکھکر پھر خاصیت معطی کی یہ لکھی ہی کہ جو کوئی المعطی کو ورد اپنا کرے یا معطی اسا ایلین بہت پڑھے کسی سوال کا محتاج نہو (اَلضَّارُّ اَلنَّافِعُ) ضرر پہونچانے والا اور فائدہ پہونچانے والا جسکو چاہے کہا قشیری نے کہ ان [illegible] اشارہ ہی اسکی طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی قضا وقدر سے ہی پس چاہیے کوئی بندہ ہو اُسکے حکم کا پس [illegible] چیا راحت مین اور رنجہ تابع [illegible] ہوا پڑا ہر آفت مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَن لَّمْ يَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِي وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِي وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِي كَانَ عَبْدِي حَقًّا وَمَن لَّمْ يَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِي وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِي فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِي + شرح اسماء حسنیٰ مین حضرت شیخ نے [illegible] دونون اسمون النافع الضار کے یون لکھا ہی کہ خالق خیر وشر اور نفع وضرر کا وہی اللہ تعالیٰ ہی اور پیدا کرنے والا درد اور رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور خشکی اور تری مین وہی ہی اس [illegible] گمان نہ لیجاوین کہ دارو نافع بذات خود ہی اور [illegible] ہلاک کرنے والا نفس خود اور طعام بنفس خود سیر کرتا ہی اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہی یہ تمام اسباب عا[illegible] ہین باین معنی کہ عادت اسپر جار[illegible] ہی کہ اللہ سبحانہ نے انکو اسباب کیا ہی اور بوساطت [illegible] نکے پیدا کرتا ہی یعنی چیزون مذکورہ کو اور اگر چاہے بغیر انکے بھی پ[illegible] اکرے اور چاہے باوجود [illegible] اسی طرح تمام اجزاے عالم کو علویات وسفلیات سے اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ باریتعالیٰ کے ہین اور یہ تمام بہ نسبت [illegible] قدرت ازلیہ کے ما[illegible] بیچ ہاتھ کاتب کے ہین اور بندہ کو چاہیے کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالیٰ سے جانے اور عالم اسباب کو مغلوب قدرت اُسکی کا جانے اور [illegible] قضاء الٰہی [illegible] بعدار ہو اور تمام امور سپرد اُسی کے کرے تا زندگانی بسر کرے اس حال مین کہ خلق سے راحت مین ہو۔ حکایت لاتے ہین کہ موسیٰ علیہ [illegible] دانتون کے درد سے حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گھانس دانت پر رکھ تا آرام ہو موسیٰ علیہ السلام نے وہ گھانس دانتون پر رکھی آرام پایا بعد ایک مدت کے پھر ایک دانت مین درد ہوا وہی گھانس دانت پر رکھی درد زیادہ ہوا کہا الٰہی یہ وہی گھانس ہی کہ تونے تعلیم فرمائی تھی خطاب [illegible] پہونچا کہ اُس دفعہ توجہ ہماری جناب مین کی تھی تونے شفا دی ہمنے اور اسدفعہ توجہ گھانس کیطرف کی تونے درد زیادہ کیا مین نے تا جانے تو کہ [illegible] ہم ہین نہ گھانس اور تخلق یہ ہی کہ ساتھ امر الٰہی اور حکم شریعت کے ضرر پہونچاوے اور زجر کرے دشمنان دین کو اور نفع پہونچاوے اور [illegible] دوستان خدا کی [illegible] جسکو ایسا حال اور مقام میسر ہو اس اسم کو جمعہ کی شبون مین سو بار پڑھے حق تعالیٰ اُسکو اُس مقام مین ثابتی عطا فرماوے اور [illegible] اہل قرب مین پہونچے + ۲۸ النافع [illegible] کوئی کشتی مین بیٹھے ہر روز اسم النافع پر ملازمت کرے کوئی آفت اُسکو نہ پہونچے اور اگر ابتداء ہر کار مین اکتالیس بار پڑھے تمام کام حسب دلخواہ اُسکے ہون + ۲۸ (اَلنُّوْرُ) روشن کرنیوالا آسمان کا ساتھ ستارون کے اور روشن کرنیوالا زمین کا ساتھ انبیاء اور علماء وغیرہ کے اور دل مؤمنون کا ساتھ نور معرفت وطاعت کے نصیب بندہ کا یہ ہی کہ روشن ہووے ساتھ نور ایمان وعرفان کے جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورۂ نور اور ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑھے اُسکے دل مین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کرے دل اُسکا روشن ہو + (اَلْهَادِيْ) راہ دکھلانے والا نصیب بندے کا یہ ہی کہ بندگان خدا تعالیٰ کو اُسکی راہ بتاوے

اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنی مین یون لکھی ہے کہ ہدایت راہ دکھانی اور منزل مقصود کو پہونچانا راہ نما تمام رہرو دن کا وہی ہے جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہے راہ نما وہی ہے اور جو کہ راہ عقبیٰ کی چلتا ہے راہبر وہی ہے بیت گر نہ چراغ لطف تو راہ نماید از کرم + قافلہ ہاے شہسوار ان پی نبرد بمنزلے + اور پروردگار تعالیٰ کی انواع انواع ہدایت کے لیے حصر نہین ہے الذی اعطی کل شئی خلقہ ثم ہدی جیسے کہ لڑکے کو مجرد پیدا ہونے کے پیٹ سے چھاتی چوسنے کی راہ بتائی اور چوزہ کو مجرد نکلنے کے انڈے سے دانہ چگنے کی راہ بتائی اور شہد کی مکھی کو گھر بنانے کی راہ اور افضل اور بزرگترین ہدایت کی راہ دکھائی ہے اس طریق کے کہ موصل بجناب فیضمآب اور رویت ذات پاک اُسکے کی ہے اور خواص کے باطن مین پیدا کرنا نور دن توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کے ہین اور بہرہ مند ترین بندون کے متعلق ساتھ اس اسم کے انبیا اور اولیا اور علما ربین کہ راہ دکھانے والے خلائق کے ہین طرف صراط مستقیم کے خصوصا سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین + ذوالنون مصری قدس سرہٗ نے کہا کہ تین چیزین عارفون کے اخلاق سے ہین تنگدل اور غمزدون کو کشادگی اور فرحت کی طرف لانا اور حقتعالی کی نعمتون غافلون کو یاد دلانی اور زبان تو بیدسے مسلمانون کو راہ حق دکھانی یعنی مُنہ اُنکے دلون کے دنیا سے طرف دین [illegible] معاش سے معاد کی طرف لانے الہادی جو کوئی ہاتھ اُٹھاوے اور مُنہ آسمان کی طرف کرے [illegible] اس اسم کو بہت پڑھے اور ہاتھ اوپر منہ اور [illegible] کے پھیرے مرتبہ اہل معرفت کا پاوے + (البدیع) پیدا کرنے والا عالم کا بدون مثال کے کہا بعضون نے کہ جسنے امیر کیا سنت کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہے حکمت کی باتین اور جس نے امیر کیا خواہش کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہے بدعت کی باتین اور کہا قشیری نے کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہین پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق [illegible] افعال مین اور کھانے مین کہ حلال ہو اور سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہ بھی کہا ہے کہ جسنے مداہنت یعنی نرمی کی مبتدع سے لے [illegible] حلاوت سنتون کی اعمال اُسکے سے [illegible] جو کوئی ہنستا ہے بدعتی کو دیکھکر نکال لیتا ہے اللہ تعالیٰ نور ایمان کا دل اُسکے سے البدیع جسکو کوئی غم یا مہم پیش [illegible] ستر ہزار بار اور ایک روایت [illegible] ہزار بار یا بدیع السموات والارض پڑھے وہ مہم انجام پاوے اور اگر باوضو منہ قبلہ کی طرف کر کر اتنا پڑھے کہ سو جاوے [illegible] خواب مین [illegible] (الباقی) ہمیشہ رہنے والا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑھے تمام عمل اُسکے قبول ہون اور کسی سے رنج اُسکو نہ پہونچے (الوارث) [illegible] فنا [illegible] ذات کے اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندے کا یہ ہے کہ اُن اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سے ہین کوشش کرے مثل تعلیم علم اور صدقہ [illegible] غیرہا کے مراد وارث سے باقی بعد فنا سے موجودات کے ہے کہ تمام املاک بعد فنا سے مالکون کے رجوع اُسکی طرف کرینگے اور یہ بنظر ظاہر ہے و [illegible] وہی مالک علی الاطلاق ازل سے ابد تک بے تبدل ملک کے اور تمام ملک و ملکوت اُسی کے لیے ہے بے شریک کے اور صاحبان بصائر ہمیشہ ندا لمن الملک [illegible] الیوم للہ الواحد القہار کی گوش ہوش سے سنتے ہین بندے کو چاہیے کہ ہم فکر مال و میراث کے نہو اور جانے کہ سب کچھ چھوڑ جانا ہے ہو تو اقبل ان تموتوا [illegible] ان کا ہے مصرع دل برین منزل فانی چہ نہی رخت بہ بند + اور تخلق یہ ہے کہ تحصیل علوم اور معارف دین کرے تا وارث [illegible] کا ہو خاصیت جو [illegible] نکلنے آفتاب کے اس اسم کو سو بار پڑھے کچھ رنج اُسکو نہ پہونچے + اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے تمام کام اُسکے بن آویں + (الرشید) رہنما عالم کا کہا بعض [illegible] نے کہ راہ دکھانا اللہ کا بندے اپنے کو یہ ہے کہ راہ دکھاوے نفس اُسکے کو طرف طاعت الٰہی کے اور قلب اُسکے کو طرف معرفت الٰہی کے اور روح اُسکی کو طرف محبت الٰہی کے اور علامت اُس شخص کی کہ راہ دکھاتا ہے اُسکو حق واسطے سنوارنے نفس اُسکے کے یہ ہے کہ الہام کرتا ہے اللہ توکل و تفویض تمام امور [illegible] منقول ہے کہ بھوک لگی ایک روز ابراہیم بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو ساتھ گرد کرنے ایک چیز کے کہ اُن پاس نتھی کھانے کے لیے پس نکلا وہ ناگہان [illegible] ایک شخص ملا کہ اُسکے ساتھ ایک خچر تھا کہ اُسپر چالیس ہزار دینار تھے پس پوچھا اُسنے اُس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ یہ میراث اُسکی ہے کہ اُسکے باپ کے مال [illegible] سے پہونچی ہے اور مین غلام اُسکا ہون پھر لے آیا وہ شخص اُسکو ابراہیم

کے پاس پس کہا ابراہیم نے کہ اگر ہی تو سچا تو آزاد ہو اللہ کی خوشی کے لیے اور جو کچھ کہ ساتھ تیرے ہی بخشا مین نے تجکو پس چلا جا میرے پاس سے پس جب نکلا وہ کہا ابراہیم نے ای رب میری کلام کیا مین نے تجھ سے بیچ مقدمہ روٹی کے اور تو نے دی دنیا مجکو بکثرت پس قسم تیرے حق کی اگر مار ڈالیگا تو مجھے بھوک سے نہین مانگنے کا مین تجھسے کچھ جو کوئی تدبیر اپنے کار کی نہ جانے اس اسم کو درمیان نماز شام اور سونے کے ہزار بار پڑھے بیچ کہ مطلوب ہو اُسپر ظاہر ہو اور اگر مداومت کرے اُسکی مہمات اُسکے بے سعی اُسکی کے سرانجام پاوین ۹۹ (اَلصَّبُوْرُ) بردبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کرنے گنہگارون کے اور نصیب بندے کا اس سے ظاہر ہی صبر لغت مین شکیبائی کرنی صبور وہ کہ بیچ پکڑنے گنہگارون کے شتابی نکرے اور بیچ عقوبت اُنکی کے جلدی نکرے اور صبور نزدیک یعنی حلیم کے ہی اور فرق یہ ہی کہ صبور مشعر ہی اسپر کہ اگرچہ اب صبر کیا ولیکن آخرت مین پکڑیگا اور حلیم مطلق ہی اور بعضون نے کہا کہ صبر بمعنے صبر دینے والے کے ہی بندون کو مصیبت مین اور بلا مین اور صبر دینے والا اوپر تحمل بار امانت کے اور صبر دینے والا اوپر مخالفت ہوا اور شہوت کے اور صبر دینے والا اوپر مشقت کے ساتھ ادائے عبادت کے وہی سبحانہ تعالیٰ ہی اور بندے کو چاہیے کہ بیچ تمام بلاؤن اور رنجون کے صبر اُسی سے چاہے اور نافرمانی سے دور رہے آور تخلق یہ کہ کسی کام مین سبکی اور شتابی نکرے اور آرام و تمکین اختیار کرے اور رنج و فراق مین پناہ اللہ تعالیٰ سے ڈھونڈھے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ یَا یُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا [illegible] تُفْلِحُوْن ایک شیخ نے مشایخ مین سے کہا کہ جام صبر پی اگر مارا جاوے تو شہید ہو گا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہو گا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا درد یا مصیبت پیش آوے تینتیس ۳۳ بار اسکو پڑھے اطمینان باطن پاوے اور اگر آدھی رات یا دوپہر کو مداومت کرے واسطے زبان بندی اور خوشنودی دشمنون کے اور رضائے سلطان کے بعد غضب کے اور قبولیت دلون کے خاصیت [illegible] رکھتا ہی ۲۶۷ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر [illegible] کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ کتاب اللہ مین اور حدیث رسول اللہ مین سوائے ان اسماء [illegible] بھی پائے ہین ہمنے کتاب اللہ مین یہ ہین الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الستار الشاکر العادل العالم العلام [illegible] الناظر [illegible] القدیر القریب القاہر الکفیل الکافی المنیر المحیط الملک المولیٰ النصیر احکم الحاکمین ارحم الراحمین احسن الخالقین ذو الفضل ذو الطول [illegible] ذو العرش رفیع الدرجات غافر الذنوب قابل التوب الفعال لما یرید مخرج الحی من المیت آور حدیث شریف مین یہ آئے ہین الحنان [illegible] المغیث اور سوائے انکے اور کتابون مین توریت وغیرہ سے اور بھی نقل کیے ہین للہ الحمد تمام ہوئی شرح اسماء حسنیٰ کی شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کے سے (وَعَنْ بُرَیْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ [illegible] اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَی اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا [illegible] رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی بریدہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی یا الٰہی [illegible] مین مانگتا ہون تجھسے [illegible] مطلب و مقصود اپنا بوسیلہ اسکے کہ تو ہی اللہ نہین کوئی معبود دیگر تو ایک ہے بنیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین [illegible] ہمسر کوئی پس فرمایا حضرت نے کہ دعا مانگی اسنے اللہ تعالیٰ سے ساتھ اسم اعظم کے ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے دیتا ہی اور جسوقت [illegible] دعا کیجاتی ہی ساتھ اسکے قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ اسم اعظم اسماء الٰہی مین پوشیدہ ہی مثل لیلۃ القدر کے لیکن جمہور علما کہتے ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ شرط [illegible] اسکے کہ اللہ کہے تو اور نہ ہو تیرے دل مین سوا اسکے کچھ تاثیر جبھی ہوگی کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئے ہین چنانچہ کچھ باب کے اخیر مین مذکور ہونگے اور علما نے فرق سوال اور دعا مین نقل کیا ہی

کہ سوال کے معنی ہیں طلب کرنا جیسے کہ کہیں اللّٰھم اعطنی اور اعطاء دینا اسکا اور دعا کے معنی ہیں پکارنا جیسے کہ کہیں یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اسکا جیسے کہ فرماوے لبیک عبدی یعنی ہاں بندے میرے ۲۶۴ فخرج (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ یُصَلِّیْ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں اور ایک شخص پڑھتا تھا نماز پس کہا اُسنے یا الٰہی مانگتا ہوں میں تجھسے مطلب اپنا بوسیلہ اسکے کہ تیرے لیے ہی سب تعریف نہیں کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا اے صاحب بزرگی اور بخشش کے اے زندہ اے خبر گیری کرنے والے سوال کرتا ہوں میں تجھسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مانگی اللہ سے ساتھ نام اسکے کے کہ بڑا ہی ایسا نام کہ جب مانگا جاوے ساتھ اسکے قبول کرے اور جب سوال کیا جاوے ساتھ اسکے دیوے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ [illegible] ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [illegible] اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم بیچ ان دو آیتوں کے ہے اور معبود تمھارا معبود ایک ہی نہیں کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان اور بیچ ابتدا سورہ آل عمران کے [illegible] نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ ہے خبر گیری کرنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے (وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ [illegible] صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ ذِی النُّوْنِ اِذْ دَعَا [illegible] وَھُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ لَمْ یَدْعُ بِھَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ [illegible] اِلَّا اسْتَجَابَ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) [illegible] روایت ہے سعد رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا صاحب مچھلی کی یعنی حضرت یونس کی [illegible] دعا مانگی اپنے رب سے [illegible] وقت میں کہ تھے بیچ پیٹ مچھلی کے دعا یہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق میں تھا ظالموں سے نہیں دعا مانگ[illegible] اسکے کوئی شخص [illegible] بیچ کسی چیز یعنی حاجت کے مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ واسطے اسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف مختصر قصہ حضر[illegible] کا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بھیجا انکو طرف رہنے والوں شہر نینوی کے پس بلایا انکو طرف ایمان کے وہ ایمان نہ لائے پھر وحی بھیجی اللہ [illegible] کہ انکو آگاہ کردے کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کے وہ یہ بات کہکر نکل کھڑے رہے ان میں سے پس ظاہر ہوا ایک ابر سیاہ او[illegible] قریب ہوا یہانتک کہ ٹھہرا انکے شہر پر اور نکلا اسمیں سے ایک دھواں پس جب یقین کیا انھوں نے کہ قریب ہے آترنا عذاب کا نکلے ساتھ بی[illegible] اولاد اور جانوروں اپنے کے طرف جنگل کے اور جدا کیا آدمیوں اور جانوروں کے بچوں کو ماؤں سے اور بلند کی آ[illegible] ایمان لائے اور توبہ کی کفر اور گناہوں سے اور کہا یا حی حین لا حی لا الٰہ الا انت پس دفع کیا اللہ تعالےٰ نے انسے عذاب پھر قریب [illegible] شہر کے آئے حضرت یونس علیہ السلام تاکہ معلوم کریں حال انکا پس دیکھا درستے کہ شہر انکا آباد ہے جیسا کہ تھا اور لوگ اسکے زندہ ہیں پس حیا کی انھوں نے اور کہا کہ میں نے کہا تھا انکو کہ عذاب نازل ہوگا تمپر بعد تین دن کے اور وہ نازل ہوا پس چلے گئے اور نہ جانا کہ عذاب اترا تھا انپر پھر دفع ہوگیا پس یہانتک کہ آئے ایک کشتی پر اور بیٹھے اسمیں پس جب بیٹھے ٹھہر گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا اسکے جاری کرنے میں نہ جاری ہوئی پس کہا ملاحوں نے کہ یہاں کوئی غلام بھاگا ہوا ہے پھر قرعہ ڈالا انھوں نے درمیان کشتی والوں کے پس نکلا قرعہ یونس کے نام پر کہا انھوں نے کہ میں ہوں غلام بھاگا ہوا پھر ڈال دیا اپنے کو دریا میں پس نگلگئی مچھلی اللہ کے حکم سے اور حکم کیا مچھلی کو اللہ تعالےٰ نے یہ کہ محفوظ رکھے انکو پس ٹھہرے اسکے پیٹ میں اور سیر کروائی انکو دریا سے نیل اور دریاے فارس کی اور دجلے

کی پھر کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یعنی مین ظالمون مین سے ہون بسبب نکلنے کے قوم مین سے پہلے اسکے کہ اذن دے تو مجھکو نکلنے کا پس قبول کیا اللہ تعالی نے دعا اُنکی اور حکم کیا مچھلی کو انکے ڈالنے کا طرف زمین نصیبین کے کہ وہ ایک شہر ہی شام کے شہرون مین سے ۱۲ تفصیل

الثالث فصل تیسری عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَقُولُ هٰذَا مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ قَالَ وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهِ ثُمَّ جَلَسَ أَبُو مُوسَى يَدْعُو فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخْبِرُهُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَنْتَ الْيَوْمَ لِي أَخٌ صَدِيقٌ حَدَّثْتَنِي بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ رَزِينٌ روایت ہی بریدہ سے کہ کہا داخل ہوا مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین وقت عشا کے پس ناگہان ایک شخص پڑھتا تھا قرآن اور بلند کرتا تھا آواز اپنی پس کہا مین نے یا رسول اللہ کیا کہتے ہو تم اسکو ریاکار ہے والا یعنی منافق کہ پڑھتا ہی پکار کر دکھانے اور سنانے کے لیے [illegible] حضرت نے بلکہ مسلمان رجوع کرنے والا یعنی غفلت سے طرف ذکر کے کہا بریدہ نے اور ابو موسی اشعری پڑھتے تھے قرآن اور بلند کرتے تھے آواز اپنی پر جو گذرا کہ ایک شخص پڑھتا تھا وہ ابو موسی ہی تھے پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا قراۃ انکی کا پھر بیٹھے ابو موسی یعنی شاید کہ وہ تشہد مین بیٹھے یا بعد نماز کے دعا مانگنے لگے پس کہا یا الٰہی تحقیق مین گواہ کرتا ہون تجھکو [illegible] اعتقاد کرتا ہون تیرے حق مین کہ تو اللہ ہی نہین کوئی معبود سوا تیرے ایک ہی بے نیاز نہ جنا اس نے کسی کو نہ جنا گیا اور نہین ہی واسطے اسکے ہمسر [illegible] پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مانگا اللہ تعالی سے ساتھ نام اسکے کے ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہی ساتھ اسکے دیتا ہی اور [illegible] دعا مانگی جاتی ہی ساتھ اسکے قبول کرتا ہی کہا بریدہ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ خبر پہونچاؤن مین ابو موسی کو ساتھ [illegible] چیز کے کہ سنی مین [illegible] فرمایا کہ ہان پھر خبر دی مین نے انکو ساتھ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ابو موسی نے مجھکو کہ تو آج کے دن سے میرا [illegible] سچا بیان [illegible] نے مجھ سے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ رزین نے ف بیان اسم اعظم کے اور بہت سے قول وارد ہوئے ہین بعضون نے کہا اسم [illegible] رحمن الرحیم ہی اور بعضون نے لفظ ہو کو کہا اور بعضون نے الحی القیوم کو اور بعضون نے مالک الملک کو اور بعضون نے کلمہ توحید کو اور بعضون نے [illegible] لا الہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہی کہ انہون نے سوال کیا رب العزت سے کہ تعلیم کر مجھکو اسم اعظم پس دکھایا انکو [illegible] کہ اسم اعظم لا الہ الا اللہ ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ مخفی ہی اسماء حسنی مین اور بعضون نے کہا کہ اللہم ہی بعض سلف سے منقول ہی کہ کہا جس کسی نے کہا اللہم دعا کی خدا [illegible] سکے اور مانند اسکے حسن بصری سے بھی منقول ہی اور بعضون نے کہا الم ہی اور بعضون نے کہا کہ جو اسم اسماء الٰہی سے یاد کرے بندہ اللہ کو ساتھ اسکے [illegible] عراق [illegible] [illegible] مین اس حالت مین سوائے اسکے کچھ نہو وے وہ اسم اعظم ہی اور دعا ساتھ اسکے قبول ہوتی ہی یہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہی ابو سلیمان دارانی نے کہا کہ پوچھا مین نے بعضے مشائخ سے اسم اعظم کہا اپنے دل کو پہچانتا ہی تو کہا مین نے ہان کہا جس وقت کہ دیکھے تو دل اپنے کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کے اور نرم ہوا مانگ حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہی اور ابو الربیع سے کسی نے پوچھا کہ تعلیم کر مجھکو اسم اعظم کہا کہ لکھ اطیع اللہ یطیعک یعنی فرمانبرداری کر اللہ کی قبول کریگا عرض تیری حاصل یہ کہ اطاعت کر اللہ کی اسم اعظم ہی کہ اس سے مہربان ہوتا ہی اللہ تعالی اور قبول کرتا ہی دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible] سے مانند کن کے ہی کہ اللہ تعالی سے یعنے جیسے اللہ تعالی کن کے کہنے مین جو چاہتا ہی پیدا کر دیتا ہی ویسے ہی بندے کے لیے بسم اللہ کی برکت سے سرانجام جس کام کا چاہتا ہی ہو جاتا ہی اور کہا بعضے محققین نے کہ یہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنے اسمین سب اسم اعظم کہ بزرگون نے نقل کیے ہین آجاتے ہین اللّٰہم انی اسئلک بان لک

اَلْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاہِرُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُحْیِیْ یَا مُعْطِیْ یَا [illegible] یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَہَّابُ یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ح حز

## بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّہْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ

باب ہے بیچ بیان ثواب کہنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی (عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّہِنَّ بَدَاْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر کلام آدمی کے چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت میں ہے بہت پیارے کلام طرف اللہ کے چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہیں ضرر کرتا ہے تجکو ساتھ کسی کے ان میں سے شروع کرے تو **ف** یعنی بعد اللہ تعالے کے کلام کے بندوں کے کلام [illegible] یہ چار کلمے افضل ہیں یہ اسلیے کہا کہ چوتھا کلمہ قرآن میں نہیں [illegible] یا اور جو چیز قرآن میں نہیں وہ افضل نہیں ہے اس چیز سے کہ قرآن میں ہے اور ایک حدیث میں آیا بھی ہے افضل الکلام بعد القرآن وہی ہیں [illegible] القرآن اور احتمال ہے کہ شامل ہو کلام کلام اللہ کو بھی یعنے اللہ تعالے کے کلاموں میں سے بھی یہ کلمے افضل ہیں اسلیے کہ تین تو قرآن میں بعینہ [illegible] ہیں اور چوتھا قرآن میں یعنی اس آیت میں وکبرہ تکبیرا اور یہ کلمے افضل ہیں لیکن جو ذکر حدیث سے ثابت ہوا ہے کسی حال میں یا وقت میں [illegible] ونا ساتھ اسکے افضل ہے تسبیح وغیرہ سے اور ساتھ کسی کے انہیں سے شروع کرے یعنی پہلے سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الٰہ الا اللہ یا اللہ [illegible] کو ضرر نہیں کرتا کہا طیبی نے کہ ترتیب مذکور سے پڑھنا بہت یعنی اولی ہے بلا ترتیب رخصت یعنی جائز ہے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ [illegible] اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور [illegible] ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کو بہت محبوب ہے طرف میرے [illegible] کہ نکلا ہے اسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِّائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن میں سو بار دور کیے جاتے ہیں گناہ اسکے اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے یعنے بہت نقل [illegible] اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ برابر ہے سو بار متفرق پڑھے یا اکٹھے اول روز میں پڑھے یا آخر روز میں مگر اولی اکٹھا پڑھنا ہے [illegible] روز میں [illegible] رسول اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جسنے کہ کہا وقت صبح کے اور وقت شام کے سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کے کوئی عمل بہتر اس چیز سے کہ لاویگا یہ مگر وہ کہ کہا اسنے مانند اسکے کہ کہا یا زیادہ کہا اسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ ظاہر عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جسنے کہا مانند اس چیز کے کہ کہا اسنے وہ افضل لاویگا اس چیز سے کہ لاویگا وہ اور یوں نہیں ہے بلکہ جسنے کہا مانند اس چیز کے کہ اسنے کہا لاویگا مانند اس چیز کے کہ وہ لاویگا نہ افضل اس سے جواب یہ کہ تقدیر کلام کی اور معنی اسکے یہ ہیں کہ نہ لاویگا کوئی برابر اس چیز کے کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اس چیز سے کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اس چیز کے کہ اسنے کہا ہیں وہ برابر اسکے لاویگا اور جسنے کہا زیادہ اس چیز سے کہ کہا اسنے لاویگا وہ افضل اس چیز سے کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا بمعنے واو کے ہے ش ع ح

(وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہیں ہلکے زبان پر بھاری ترازو میں یعنی ثواب انکا بھاری ہوگا میزان اعمال میں پیارے طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمے یہ ہیں پاک ہے اللہ اور موصوف ہے ساتھ حمد اپنی کے پاک ہے اللہ بڑا نقل کی بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ كِتَابِهٖ فِيْ جَمِيْعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ اَوْ يُحَطُّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَيَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ) اور روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کیا عاجز ہے ایک تمہارا اس سے کہ حاصل کرے ہر روز ہزار نیکیاں پس پوچھا انسے ایک پوچھنے والے نے انکے ہمنشینوں میں سے کہ کسطرح حاصل کرے ایک ہمارا ہزار نیکیاں یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑھے سو بار سبحان اللہ لکھی جاوینگی اسکے لیے ہزار نیکیاں یعنی اس حساب سے کہ ہر نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا دور کیے جاوینگے اس سے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہے اللہ تعالیٰ نقل کی یہ مسلم نے اور کتاب مسلم میں یعنی صحیح مسلم میں تمام روایتوں میں موسیٰ جہنی سے لفظ او یحط کا ہے کہا [illegible]قانی نے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے اور ابو عوانہ نے اور یحییٰ بن سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے پس انھوں نے یعنے شعبہ وغیرہ نے لفظ ویحط کا بدون الف کے اور اسیطرح کتاب حمیدی کی میں ہے یعنی جمع بین الصحیحین میں ف او یحط [illegible] یعنی یہ ہوتے ہیں کہ دونوں باتوں میں سے ایک بات ہوتی ہے یا نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا گناہ جھڑتے ہیں اور ویحط کے معنی یہ ہیں کہ نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں [illegible] بھی جھڑتے ہیں اور مؤید ہیں اسکی روایتیں ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی انمیں بھی ویحط واو سے ہے پس ظاہر ان [illegible] میں منافات معلوم ہوتی [illegible] انمیں یوں بجاوے کہ کبھی آتی ہے واو معنے او کے پس نہیں منافات ہے دونوں روایتوں میں اور معنی یوں ہونگے کہ [illegible] یہ تسبیح لکھی جاتی [illegible] نیکیاں اگر ہوں اسکے ذمے گناہ یا جھڑتے ہیں اس سے ہزار گناہ اگر ہوں گناہ اسکے ذمہ ۱۲ ح (وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى [illegible] وَسَلَّمَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا [illegible] وسلم کہ کونسا کلام بہتر ہے فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نے واسطے فرشتوں اپنے کے سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہ مسلم نے ف چن لیا یعنی ذکر میں تسبیح فرشتوں [illegible] لیے اور حکم کیا انکو ہمیشہ پڑھنے کا بسبب نہایت فضیلت اسکی کے اور یہ مختصر ہے چاروں کلموں کا یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا اسلیے کہ تسبیح [illegible] نفی شرک کی بھی ہے اور یہی معنی تہلیل کے ہیں اور لازم آتا ہے اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنے بہت بڑا ۱۲ ع (وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ [illegible] خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا [illegible] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ [illegible] رِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جویریہؓ سے کہ بیوی حضرتؐ کی تھیں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے انکے پاس سے وقت صبح کے اسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھی ہوئی تھیں اپنے مصلے میں پھر پھرے حضرت وقت چاشت کے اور وہ بیٹھی ہوئی تھیں اسی جگہ فرمایا ہمیشہ رہی تو اس حالت پر کہ جدا ہوا میں تجھ سے اس حالت پر یعنی وقت صبح کے اب تک کہ وقت چاشت کا آگیا بیٹھی ہوئی ذکر میں مشغول [illegible] کہا ہاں فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہے میں نے بعد نکلنے کے تیرے پاس سے چار کلمے تین بار وہ ایسے ہیں کہ اگر تولے جاویں ساتھ اس چیز کے کہ کہی تو نے ابتدا اس دن سے تو البتہ غالب آویں اس پر یعنی اذکار تیرے ثواب انکا زیادہ ہو ثواب انکے سے وہ چار کلمے یہ ہیں پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی اور تعریف کرتا ہوں اسکی بقدر گنتی مخلوقات اسکی کے اور موافق

مرضی ذات اسکی کے اور موافق بوجھ عرش اسکے کے اور موافق مقدار کلموں اسکے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کلموں یعنی کتابوں اور صحیفوں اسکے کے یا اسما یا صفات یا اوامر اسکے کے اور دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ اعتبار ذکر مین کیفیت کا ہی نہ کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون انکا خوب ہو اور حضور دل سے پڑھے اگرچہ کم ہون افضل ہین ان تسبیحات سے کہ جو ایسے نہون اگرچہ بہت ہون اور اسی قیاس پر قرأۃ قرآن کی ساتھ تدبر اور تفکر حضور کے اگرچہ ایک آیت ہو افضل ہی بہت قرأۃ سے کہ خالی ہو ان چیزون مذکورہ سے ۞ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اسکا اسی کے لیے ہی بادشاہت اور اسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی جو کہے دن مین سو بار ہوگا اسکے لیے ثواب برابر آزاد کرنے دس بردون کے اور لکھی جاتی ہین اسکے لیے سو نیکیان اور دور کیجاتی ہین اس سے سو برائیان اور ہوتی ہی اسکے لیے پناہ شیطان سے اس دن شام تک اور نہین لایا کوئی [illegible]ت کے عمل بہتر اس چیز سے کہ لایا اسکو مگر وہ شخص کہ عمل کرے زیادہ اس سے [illegible] ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر شام کو پڑھے صبح تک اسی طرح پناہ مین رہے پس احتمال ہی کہ ہو یہ اختصار راوی سے یا حضرت ہی نے نہ بیان کیا ہو اسلیے کہ ظاہر ہی واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ یہ ثواب سو کا ہی اور جسقدر زیادہ پڑھیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہ سو خواہ اکٹھے پڑھے یا متفرق یہی ثواب پاویگا لیکن افضل یہ ہی کہ اکٹھے پڑھے اور اول روز مین پڑھے تاکہ تمام دن پناہ مین رہے شیطان سے (وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا [illegible] ارْبَعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ [illegible] رَاحِلَتِهِ قَالَ أَبُو مُوسٰى [illegible] أَنَا خَلْفَهُ أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فِي نَفْسِي فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ [illegible] يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] شروع کیا لوگون نے پکارنا ساتھ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے آدمیو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی اتنی [illegible] کہ تحقیق تم نہین پکارتے یعنی ساتھ تکبیر کے یعنی نہین یاد کرتے بہرے کو نہ غائب کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے دیکھنے والے کو اور [illegible] ساتھ تمھارے ہی یعنی مطلع ہی تمھارے حال پر جہان کہین کہ ہو تم برابر ہی کہ پکار کر یاد کرو یا چپکے اور وہ کہ پکارتے ہو اسکو بہت نزدیک ہی [illegible] تمھارے کے گردن سواری اسکی سے کہا ابو موسیٰ نے اور مین تھا پیچھے حضرتؐ کے یعنی اونٹ پر یا پیادہ کہتا تھا مین [illegible] نہین پس فرمایا حضرتؐ نے اے عبد اللہ بن قیس کہ نام ہی ابو موسیٰ اشعری کا کیا نہ خبردار کرون مین تجکو اوپر [illegible] گنج کے گنجون بہشت [illegible] کہا مین نے مقرر خبردار کیجیے یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نے وہ گنج یہ ہی لاحول ولاقوۃ الا باللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پکارنا ساتھ تکبیر کے یعنی بلند جگہ پر چڑھتے ہوتے جو تکبیر کہے سنت ہی پکار کر کہتے تھے یا مراد اس سے تکبیر اور مانند اسکے کے ہی یعنے ذکر اللہ پکار کر کرتے تھے اور [illegible] حدیث مین لاحول کو گنج اسلیے کہا کہ اسکے پڑھنے والے کو بہت ثواب ملتا ہی مانند گنج دنیا کے بلکہ دنیا کے گنج کی کچھ بھی حقیقت نہین اسکے آگے اور شائع رہنے لگا [illegible] کہ کوئی ذکر مدد کرنے والا عمل کا اس سے زیادہ نہین اور معنی اس کلمے کے یہین کہ نہین پھر سکتا گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہین قوت اللہ کی طاعت [illegible] مگر ساتھ مدد اللہ کے ۞

## الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

(عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہی

جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سُبحَانَ اللہِ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہی اُسکے لیے درخت کھجور کا بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے
**ف** خاص کیا گیا درخت کھجور کا واسطے کثرت منفعت اُسکی کے اور اچھے ہونے پھل اُسکے کے ۶۰ (وَعَنِ الزُّبَیرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ مَا مِن صَبَاحٍ یُصبِحُ العِبَادُ فِیہِ اِلَّا مُنَادٍ یُنَادِی سُبحَانَ المَلِکِ القُدُّوسِ رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ) اور روایت ہی زبیرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول [illegible] اللہ علیہ وسلم نے
نہین کوئی صبح کہ صبح کرین بندے اُسمین مگر کہ ایک فرشتہ پکارنے والا پکارتا ہی کہ ساتھ پاکی کے یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی کہو
سبحان الملک القدوس یا کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یا معنی یہ ہین کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہی سب عیبون سے ۶۰ (وَعَن جَابِرٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَفضَلُ الذِّکرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفضَلُ الدُّعَاءِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ وَابنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر کا لا الٰہ الا اللہ ہی اور بہترین دعاؤن کا الحمد للہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** لا الٰہ الا اللہ
افضل اسلیے ہی کہ ایمان بغیر اسکے صحیح نہین اور کہا بعضے محققین نے کہ یہ کلمہ افضل سب ذکرون مین اسلیے ہی کہ اسکو تاثیر عجیب ہی بیچ پاک کرنے باطن کے او صفا
کرنے سے کہ وہ [illegible] بیچ باطن ذاکر کے فرمایا اللہ تعالے نے افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ پس جب لا الٰہ کہتا ہی تو نفی [illegible] سب معبودون کی
اور الا اللہ کے کہنے سے ثابت ہوتا ہی ایک معبود یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہی ذکر ظاہر زبان سے طرف تہ دل کے پھر قرار پکڑتا ہی اُسمین اور غالب ہوتا ہی
اُسمین اور غالب ہوتا ہی اعضا اُسکے پر پاتی حلاوت [illegible] اُسنے کہ چکھا مزہ اُسکا اور الحمد للہ کو دعا اسلیے کہا کہ تعریف کریم کی بیچ معنی دعا و سوال کے
ہی اور افضل اسلیے کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہی بیچ معنی شکر [illegible] ہی اور شکر موجب زیادتی نعمت کا ہی فرمایا اللہ تعالی نے وَلَئِن شَکَرتُم لَاَزِیدَنَّکُم ۶۰
(وَعَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ عَمرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی [illegible] عَلَیہِ وَسَلَّمَ الحَمدُ رَاسُ الشُّکرِ مَا شَکَرَ اللّٰہَ عَبدٌ لَا یَحمَدُہٗ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمروؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنی [illegible] کا نہین شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اُس بندے نے کہ نہ تعریف کی اُسکی **ف** حمد فقط
زبان سے ہوتی ہی اور شکر زبان [illegible] اور اعضا سے [illegible] حمد ایک شاخ شکر کی ہی اور حمد کو سر شکر کا اسلیے کہا کہ وہ فعل زبان کا ہی اور زبان سے
بیان نعمت و تعریف الٰہی کا خوب ہوتا ہی اور [illegible] اعضا کی ہی پس گویا حمد بھی مجمل شکر ہی اور مفصل شکر کا جزو اعظم ہی اسلیے فرمایا کہ نہین
شکر کیا اللہ کا اُس بندے نے کہ جسنے اُسکو حمد نکی اور اس [illegible] اشارہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بھی کرے
۶۰ (وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَن یُدعٰی اِلَی الجَنَّۃِ یَومَ القِیٰمَۃِ الَّذِینَ یَحمَدُونَ اللّٰہَ فِی السَّرَّاءِ
وَالضَّرَّاءِ رَوَاہُمَا البَیہَقِیُّ فِی شُعَبِ الاِیمَانِ) اور روایت ہی ابن [illegible] سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اُن شخصون کے کہ بلائے
جاوینگے طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف [illegible] وقت خوشی کے اور وقت سختی کے یعنی ہر حال راضی برضا مولیٰ
ہین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین (وَعَن [illegible] سَعِیدٍ الخُدرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسٰی عَلَیہِ
السَّلَامُ یَا رَبِّ عَلِّمنِی شَیئًا اَذکُرُکَ بِہٖ وَاَدعُوکَ بِہٖ فَقَالَ یَا مُوسٰی قُل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ یَا رَبِّ کُلُّ عِبَادِکَ یَقُولُ ہٰذَا اِنَّمَا اُرِیدُ شَیئًا تَخُصُّنِی بِہٖ قَالَ
یَا مُوسٰی لَو اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبعَ وَعَامِرَہُنَّ غَیرِی وَالاَرَضِینَ السَّبعَ وُضِعنَ فِی کِفَّۃٍ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِی کِفَّۃٍ لَمَالَت بِہِنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ فِی
شَرحِ السُّنَّۃِ) اور روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسیٰ نے اے پروردگار میرے سکھلا مجکو ایک
چیز کہ یاد کرون مین تجکو ساتھ اُسکے اور دعا کرون مین تجھسے ساتھ اُسکے پس فرمایا اللہ تعالے نے اے موسیٰ کہہ لا الٰہ الا اللہ پس کہا موسیٰ نے اے پروردگار
میرے سارے بندے تیرے یعنی موحد یہ کہتے ہین ہر سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہون مین ایسی چیز کو کہ خاص کرے تو مجکو ساتھ اُسکے یعنی ذکر و دعا
خاص فرما کہ اُسمین شریک میرے نہو وین فرمایا اے موسیٰ اگر ساتون آسمان اور آباد رکھنے والے اُنکے سوا میرے یعنی فرشتے اور ساتون زمینین

رکھی جاوین ایک پلڑہ مین اور لا الہ الا اللہ یعنی ثواب اسکا رکھا جاوے ایک پلڑہ مین البتہ جھک جاوے ان چیزون کے پلڑے سے پلڑا لا الہ الا اللہ کا نقل کی بغوی نے یہ شرح السنہ مین **ف** اگر کوئی کہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے ذکر و دعا ایسی طلب کی تھی کہ بسبب اسکے اورون پر فائق ہو پس مطابقت [illegible]ب کی ساتھ سوال کے کیا ہوئی کہ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ جواب یہ کہ گویا اللہ تعالے نے فرمایا کہ طلب کی تو نے محال چیز اسواسطے کہ نہین کوئی دعا و ذکر افضل اس سے سو وہ سب پڑھتے ہین اور حضرت موسی علیہ السلام نے ذکر و دعا خاص طلب کی بحسب عادت بشری کے کہ آدمی بہت خوش نہین ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہی ساتھ ایک چیز کے کہ وہ اور کے پاس نہو مثلاً اگر اسکے پاس جواہر ایسا ہو کہ اور کے پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہی اسی طرح اسما اور دعاؤن اور علوم نادر اور کاریگریون کا حال ہی کہ ان مین سے کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہی کہ اور پاس نہین ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہی باوجودیکہ عادت اللہ بسبب رحمت عام کے جاری اسپر ہوئی ہی کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہی مانند زندگی اور نمک اور پانی کے کہ یہ چیزین کیسی عزیز ہین اور ہین بہت خلاف موتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کے کہ یہ انکے برابر عزیز نہین اور ہین کم اور مصحف شریف عزیز [illegible] کتابون سے افضل ہی اور پایا جاتا ہی بہت اور سنتا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہی اسکے آگے وہ پایا کم جاتا ہی اور جاہل اس سب[illegible] سے خوش ہوتے ہین کہ علم قرآن و حدیث سے خوش نہین ہوتے اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات ہین اور نفیس تر سب عبادتون ہین اور افضل سب اذکارون ہین اور کامل تر سب حسنات ہین ہین حالانکہ اکثر ہین وجود مین اور آسان تر ہین حصول مین اور عوام نے ترک کر دیا ہی انکو اور مواظبت کرتے ہین اسمار غریبہ اور دعا[illegible] عجیبہ کی کہ اکثر انمین ایسے ہین کہ جنکی کچھ اصل ہی نہین کتاب و سنت مین حاصل سب [illegible]ون کے بیان سے یہ ہی کہ اکثر چیزین حقیقت مین [illegible] خوب ہین لیکن بسبب کثرت کے لوگ [illegible] قدر نہین جانتے اور بعضی چیزین اس درجہ کی عزیز نہین ہین اور لوگ انکو عزیز رکھتے ہین بسبب [illegible] اور اللہ تعالے نے یہ سوال حضر[illegible] موسی علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچھین اور رب العزت جواب دے اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خو[illegible] کے اور رو[illegible] اسکا ہر وقت و ہر مقام مین (وعن أبي سعيد وأبي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال لا [illegible] الله و[illegible] أكبر صدقه ربه قال لا إله إلا أنا وأنا أكبر وإذا قال لا إله إلا الله وحده لا شريك يقول لا إله إلا أنا وحدي لا شريك [illegible] قال لا إله إلا الله له الملك وله الحمد قال لا إله إلا أنا لي الملك ولي الحمد وإذا قال لا إله إلا الله ولا حول ولا قوة إلا [illegible] قال لا إله إلا أنا لا حول ولا قوة إلا بي وكان يقول من قالها في مرضه ثم مات لم تطعمه النار رواه الترمذي وابن ماجه) [illegible]یت ہی ابی سعید و ابی ہریرہؓ سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ [illegible] اکبر تا ہی اسکو رب اسکا یعنی ثابت رکھتا ہی اور قبول کرتا ہی ان اقوال کو اور موافق کہنے اسکے کے فرماتا ہی نہین [illegible] معبود مگر مین [illegible] ان اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک اسکا کوئی فرماتا ہی اللہ تعالے نہین کوئی معبود مگر مین ایک [illegible] نہین کوئی شریک [illegible] واسطے میرے اور جب کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اسی کے لیے بادشاہت ہی اور اسی کے لیے تعریف فرماتا ہی اللہ تعالے نہین کوئی معبود مگر مین میرے ہی لیے بادشاہت ہی اور میرے ہی لیے تعریف ہی اور جب کہتا ہی بندہ نہین معبود کوئی مگر اللہ اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ تعالے کے فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد میری کے اور تھے حضرتؐ فرماتے جس شخص نے کہ کہا ان کلمات کو اپنے سوا سے ہوا بون مذکورہ کے اپنی بیماری مین پھر مرگیا نہ جلاوے گی اسکو آگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے (وعن سعد بن أبي وقاص أنه دخل مع النبي صلى الله عليه وسلم على امرأة وبين يديها نوى أو حصى تسبح به فقال ألا أخبرك بما هو أيسر عليك من هذا أو

اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی سعد بن ابی وقاصؓ سے یہ کہ وہ داخل ہوئے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ایک عورت کے پاس اور آگے اُسکے گٹھلیان کھجور کی تھین یا کنکریان تسبیح پڑھتی تھی ساتھ اُنکے یعنی تسبیح کو گنتی تھی ساتھ اُنکے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتھ اُس تسبیح کے کہ وہ بہت آسان ہو تجپر اس سے یعنی اس تسبیح پڑھنے سے بہت سی گٹھلیون پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہ ہی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اُس چیز کے کہ پیدا کی آسمان مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اُس چیز کے کہ وہ پیدا کرنے والا ہی یعنی بعد اسکے یا ازل سے ابد تلک اور مراد اس سے ہمیشگی ہی اور اللہ اکبر مانند اسی کے اور الحمد للہ مانند اسی کے اور لا الہ الا اللہ مانند اسی کے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف ایک عورت پاس بعضی روایتون مین آیا ہی کہ وہ عورت حضرت کی [illegible] مین سے تھین جویریہ یا کوئی اور یا کنکریان یہ شک راوی ہی راوی کو شک ہوا ہی کہ گٹھلیان تھین یا کنکریان اور تسبیح اسطرح کی کہ اب متعارف ہی [illegible] حضرت کے زمانہ شریف مین نہ تھی بعضے گٹھلیون یا سنگریزون پر پڑھتے تھے اور بعضے ڈورے مین گرہین دیتے جاتے تھے لیکن یہ حدیث اصل صحیح ہی واسطے جائز ہونا اس تسبیح کے بھی بسبب تقریر یعنی جائز رکھنے حضرت کے اسلیے کہ [illegible] تسبیح اُسی کے حکم مین ہی کیونکہ فرق نہیں ہی درمیان پروئے ہوئے دانون کے اور بغیر پروئے ہوؤن کے بیچ تقریر گنتی کے اور نہ اعتماد کیا جاوے اسکے [illegible] کہ گنا ہی اُسکو بدعت اور کہا ہی مشایخ نے کہ یہ کوڑا ہی شیطان کے لیے اور منقول ہی کہ کسی نے تسبیح دیکھی جنید رحمۃ اللہ کے ہاتھ مین بیچ حالت منتہی ہونے [illegible] پوچھا اس سے کہا کہ یہ ایسی چیز ہی کہ پہونچے ہم بسبب اسکے طرف اللہ کے پس کیونکر چھوڑون مین اسکو اور اللہ اکبر [illegible] اسی کے یعنے کہا [illegible] عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہی کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو بجائے عدد ما خلق فی السماء الخ اور اسی طرح اسکے مابعد کے جاون مین دونون احتمال ہین (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ مِائَۃً بِالْغَدَاۃِ وَمِائَۃً بِالْعَشِیِّ کَانَ [illegible] حَجَّۃٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰہَ مِائَۃً بِالْغَدَاۃِ وَمِائَۃً بِالْعَشِیِّ کَانَ کَمَنْ حَمَلَ عَلٰی مِائَۃِ فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَنْ ھَلَّلَ اللّٰہَ مِائَۃً بِالْغَدَاۃِ وَمِائَۃً بِالْعَشِیِّ کَانَ کَمَنْ اَعْتَقَ مِائَۃَ رَقَبَۃٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَمَنْ کَبَّرَ اللّٰہَ مِائَۃً بِالْغَدَاۃِ وَمِائَۃً بِالْعَشِیِّ لَمْ یَاْتِ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ اَحَدٌ بِاَکْثَرَ مِمَّا اَتٰی بِہٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ اَوْ [illegible] مَا قَالَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے سبحان اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اُس شخص کے کہ کیے سو [illegible] اور جسنے الحمد للہ [illegible] بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اُس شخص کے کہ سوار کیا اُسنے لوگون کو سو گھوڑون پر خدا کی راہ مین اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اُس شخص کے کہ آزاد کیے اُسنے سو بردے اولاد حضرت اسمٰعیلؑ کے سے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین نہین لاویگا اُس دن مین یعنے قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اُس ثواب سے کہ لاویگا وہ اُسکو مگر وہ شخص کہ کہے مانند اسکے یعنے وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھے یعنے وہ افضل اس سے ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف مانند اسکے کہ کیے سو حج دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ ذکر سہل بشرط حضور کے ساتھ اللہ کے افضل ہی عبادات شاقہ سے کہ ساتھ غفلت کے ہون اور ممکن ہی کہ ہو یہ قبیلہ لاحق کرنے ناقص کے سے ساتھ کامل کے واسطے مبالغہ کے بیچ بیان فضیلت اس عمل کے اور بعضون نے کہا کہ ثواب مضاعف تسبیح کا اصل ثواب حج کے برابر ہوتا ہی اور خدا کی راہ مین یعنے جہاد

کے پیچھے ڈالے یا عاریتہً دے اور اسمین رغبت دلائی ذکر کی تاکہ نہ التفات کرے طرف دنیا کے اور جمع کرے ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کے اسواسطے کہ مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سے اور مرکب بدنی اور مالی سے ذکر اللہ ہی ہے اور کچھ اور اسمین شبہہ نہین کہ مطلوب اولی ہوتا ہی وسیلہ سے اور آزاد کیے سو بردے اسمین [illegible] ہو واسطے ذکر کرنے والون محتاجون کے کہ عاجز ہین عبادتون مالیہ سے کہ غنی ادا کرتے ہین اور مراد اولاد اسماعیل سے عرب ہین اسلیے کہ وہ افضل ہین بسبب ہونے اُنکے کے قرابتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ظاہر اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ اکبر افضل ہی سب تسبیحوں سے کہ اوپر اُسکے مذکور ہوئین اور اور بہت حدیثین صحیحہ دلالت اسپر کرتی ہین کہ افضل انمین لا الہ الا اللہ ہی پھر الحمد للہ اور پھر اللہ اکبر اور سبحان اللہ پس تاویل اسمین یون کیجاویگی کہ نہین لاویگا اس دن مین ثواب کوئی سواے لا الہ الا اللہ پڑھنے والے اور الحمد للہ پڑھنے والے کے زیادہ اس ثواب سے کہ لاویگا یہ ۱۲ ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاُهٗ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا [illegible] وسلم نے سبحان اللہ کہنا بھرتا ہی آدھی ترازو سے اعمال کو یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہی نیکیون کے تولنے کیلیے اسکو بھر دیگا اور الحمد للہ کہنا بھرتا ہی ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ نہین واسطے اُسکے پردہ ورے اللہ کے یہانتک کہ پہونچتا ہی طرف اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی قوی ف الحمد للہ کہنا الخ یعنی ثواب الحمد [illegible] کا بھر دیتا ہی ساری ترازو کو اور افضل ہی سبحان اللہ سے یا مراد یہ ہی کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہی کہ آدھی ترازو کو بھر دیتا ہی ثواب سبحان الل[illegible] اور آدھی کو بھر دیتا ہی ثواب الحمد للہ کا دونون ملکر ساری ترازو کو بھرتے ہین اور اخیر حدیث کے معنی یہ ہین کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہو[illegible] ہ کبریائی مین اور بہت ثواب [illegible] ہی پڑھنے والا اسکا اور اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہی سبحان اللہ اور الحمد [illegible] ۱۲ م (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِ[illegible] مَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] بندہ لا الہ الا اللہ خالص دل سے یعنی بدون ریا کے کبھی مگر کہ کھولے جاتے ہین اُسکے لیے دروازے آسمان کے یہانتک کہ پہونچتا ہ[illegible] کے یعنی جلدی قبول ہوتا ہی جبتک کہ بچتا ہی کبیرہ گناہون سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف بچتا کبیرہ گناہون [illegible] شرط ہی جلدی قبول ہونے کی نہ اصل ثواب کی یعنی جلدی قبول جبھی ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہون سے بچے اور اصل ثواب بہرحال ملتا ہ[illegible] عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ [illegible] اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَ[دِيْثٌ حَ]سَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا) اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا مین ابراہیم سے اُس رات کہ معراج ہوئی مجکو یعنی ساتوین آسمان پر ملے تکیہ لگائے ہوئے بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نے اے محمد کہنا اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا اُنکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہی مٹی اسکی یعنی مشک و زعفران ہی بجاے مٹی کے شیرین ہی پانی اسکا اور وہ میدان پٹ پڑ ہیں ہموار خالی درختون سے اور تحقیق درخت اُسکے ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی از راہ اسناد کے ف میری طرف سے سلام لائق ہی پھر سننے والے کو کہ کہے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اسکے سبحان اللہ الخ معنی اسکے یہ ہین کہ آگاہ کر اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکے کے پڑھنے سے آدمی جنت مین داخل ہوتا ہی اور بہت سے درخت جنت مین لگائے جاتے ہین یعنی ہر کلمہ کے پڑھنے سے ایک درخت لگتا ہی پس جتنے زیادہ پڑھیگا اُتنے ہی درخت زیادہ لگائے جاوینگے ۱۲ ح (وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَ[illegible]

وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہی یسیرہ سے اور تھی وہ ہجرت کرنے والیون سے کہا کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو اپنے پر کہنا سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنون ساتھ انگلیون کے یعنی تسبیحات مذکورہ اسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی گویا گرادی جاوینگی اور نہ غافل ہو تم یعنے ذکر نہ چھوڑو پس بھلائی جاؤگی رحمت سے یعنی اگر ذکر چھوڑوگی محروم رہوگی ثواب اسکے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف پوچھی جاوینگی الخ یعنی قیامت کو پوچھے گا اللہ تعالے کہ کیا کیا تھا تمنے اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالی اُن مین پھر گواہی دینگی اپنے صاحب کے اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالے نے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور اسمین رغبت دلائی اسپر کہ استعمال کرے اعضا کو اُس چیز مین کہ راضی ہو اللہ تعالے اُس سے اور بچاوے گناہون سے اور اس سے معلوم ہوا کہ انگلیون پر پڑھنا اذکار کا افضل ہی اگرچہ جائز ہی تسبیح پر پڑھنا + ع +

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [illegible] فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک زمیندار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا سکھلاؤ مجکو ایک ذکر کہ کہتا رہون مین یعنی ورد کرون اسکو فرمایا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک [illegible] اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور تعریف واسطے اللہ کے بہت ہی پاکی ہی اللہ کو پالنے والا عالمون کا نہین پھرنا گناہون سے اور نہین طاقت عبادت [illegible] مدد اللہ غالب حکمت والے کے کہا اُسنے پس یہ الفاظ ہین واسطے ذکر رب میرے کے پس کیا ہی واسطے میرے کہ دعا کرون ساتھ اسکے اپنے [illegible] فرمایا کہ یا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجھپر یعنے ساتھ توفیق دینے طاعت کے حرکات و سکنات مین اور ہدایت کر مجکو یعنے طرف بہتر احوال [illegible] مجکو یعنے مال حلال اور عافیت سے رکھ مجکو شک کیا راوی نے لفظ عافنی مین کہ یہ لفظ ہی یا نہین نقل کی یہ مسلم نے ف آیا ہی بزار [illegible] مین لفظ العلی العظیم کا یعنی بجاے العزیز الحکیم کے اور مشہور بھی العلی العظیم ہی ہی لوگون کی زبان پر اگرچہ نہین وارد ہوا صحیح مسلم مین +ع+ (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا [illegible] اللّٰهُ اَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق [illegible] گذرے اوپر ایک درخت خشک پتون کے کے پھر مارا اُسکی ٹہنیون کو اپنی لاٹھی سے پس جھڑے پتے پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جھاڑتا ہی گناہ بندون کے جیسے کہ جھڑتے ہین پتے اس درخت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی (وَعَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهَا الْفَقْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ) اور روایت ہی مکحول سے کہ نقل کی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتایت کر کہنے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے پس تحقیق یہ گنج ہی گنجون بہشت کے سے کہا مکحول نے پس جو شخص کہ کہے نہین حیلہ یعنے واسطے دفع ضرر کے اور نہین قوت یعنی اوپر حاصل کرنے نفع کے مگر ساتھ محافظت اور قدرت اللہ کے اور نہین چھٹکارا عذاب اللہ کے سے مگر طرف اُسی کے یعنی ساتھ رجوع کرنے کے طرف رضا اور رحمت اُسکی کے

دور کرتا ہی اللہ تعالی اُس سے ستر دروازے یعنی ستر قسمین ضرر کہ ادنیٰ اُنکی محتاجگی ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین سند اسکی متصل اسلیے کہ مکحول نے نہین سنا ابوہریرہ سے **ف** گنج یعنے ذخیرہ ہی جنت کا کہ نفع اُٹھا دیگا اُس سے پڑھنے والا اُسکا اُس دن کہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد اور مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی [illegible] آئی ہی حدیث مین کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا پس دل کی محتاجگی دور ہوتی ہی اسکے پڑھنے سے اسلیے کہ جب اسکے پڑھنے والے نے معنی اسکے تصور کیے تو یقین ہوتا ہی اُسکے دل مین کہ ہر امر اللہ ہی کے اختیار مین ہی اور نفع اور ضرر اور دینا اور نہ دینا اُسی کے ہاتھ ہی پس صبر کرتا ہی بلا پر اور شکر کرتا ہی نعمتون پر اور سونپتا ہی امر اپنا اللہ تعالی پر اور راضی ہوتا ہی قضا و قدر پر پس ہوتا ہی بڑا ولی شیخ امام قطب ابوالحسن شاذلی نے کہا کہ صحبت رکھی مین نے اپنی سیاحت مین ساتھ ایک شخص کے پس وصیت کی مجھکو کہ نہین اقوال مین کوئی چیز بہت مدد و معاون اعمال نیک پر برابر لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے اور نہین کوئی چیز افعال مین بہت مدد و معاون برابر بھاگنے کے طرف خدا کے اور چنگل مارنے کے ساتھ فضل اُسکے کے وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور نہین سند اسکی متصل یہ حدیث اگرچہ منقطع ہی لیکن قوت دیتی ہی اسکو یہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی ابو موسیٰ سے مرفوع لاحول ولا قوۃ الا باللہ فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کی ہی یہ صحاح ستہ والون نے اور روایت کی نسائی اور بزار نے ابوہریرہ سے مرفوع لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ ٤٥ پہ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَۃٍ وَّتِسْعِیْنَ دَاءً اَیْسَرُهَا الْهَمُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ دوا ہی ننانوے بیماریون کی یعنی بیماریون دنیویہ اور اخرویہ کی ادنیٰ اُنمین سے غم ہی یعنے غم دین اور دنیا کا (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ [illegible] اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤن مین تجھکو ایک کلمہ کہ اترا ہی [illegible] کے نیچے سے گنج بہشت سے وہ کلمہ یہ ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ جب یہ کہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالے تابعدار ہوا بندہ میرا اور [illegible] نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دعوات کبیر مین (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ هِیَ صَلٰوۃُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ [illegible] وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَلِمَۃُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُ رَزِیْنٌ) اور روایت ہی ابن عمر رضی سے یہ کہ کہا سبحان اللہ وہ ہی عبادت مخلوقات کی اور الحمد للہ کلمہ [illegible] اور لا الہ الا اللہ کلمہ ہی اخلاص کا یعنی توحید کا کہ سبب ہی خلاصی کا آگ سے اپنے پڑھنے والے کے لیے اور ثواب اللہ اکبر [illegible] کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور جب کہتا ہی بندہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ساتھ حضور دل کے فرماتا ہی اللہ تعالی کہ فرمانبردار ہوا [illegible] بہت فرمانبردار ہوا نقل کی یہ رزین نے **ف** عبادت مخلوقات کی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ ﴿ بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَۃِ ﴾ باب ہی بیچ بیان استغفار و توبہ کے **ف** استغفار کے معنی ہین طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبھی نہین اسلیے کہا التوبۃ یا استغفار زبان سے ہوتی ہی اور توبہ دل سے اور توبہ کے معنے ہین رجوع کرنا گناہون سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ تعالی کی بندہ کے لیے یہ ہی کہ ڈھانکے گناہ اُسکے دنیا مین کہ نہ مطلع کرے کسی کو اُسپر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کرے اسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنے بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکلجاوے کہ گویا پہچانتا ہی نہین گناہ کو اور سہل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ [illegible] بسبب خوف خدا کے انتہی اور توبہ اور استغفار کرنی بموجب امر وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا کے

ہر بندے پر واجب ہی اسلیے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبہ اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چا[ہے]
اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح اور شام توبہ اور استغفار کو ورد کرے تا کہ کفارہ ہوتا رہے تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصداً کیے ہون یا خطا یا سہو
اور بسبب شومی گناہون کے توفیق طاعت سے محروم نہ رہے اور ظلمت اصرار کے گناہون پر دل کو بالکل نہ گھیر لے اور کفر و دوزخ کو نہ پہونچاوے اور شرطین
توبہ کی چار ہین ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے اور بسبب تعظیم امر اسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند تعریف کرنے لوگون کے
اور ضعف اور فقر اور مانند اسکے کے دوسرے یہ کہ گناہون گذرے ہوؤن سے شرمندہ ہو تیسرے یہ کہ آیندہ ترک کرنا گناہون ظاہر و باطن کا کرے چوتھے
یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ ہرگز کوئی گناہ نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہی کہ ابتداے بلوغ اپنے سے وقت توبہ تلک تلاش کرے
کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہین تا تدارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوتے ہون قضا انکی کرے اور سستی نکرے انکے ادا
کرنے مین ساتھ صرف کرنے وقت کے نفل مین اور فرض کفایہ مین کہ نہ متعین یعنی نہ موقوف ہو اوسپر اور جو منع چیزین کی ہین مانند پینے شراب وغیرہ کے
انسے درگاہ خدا [illegible] مین توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور تصدق دے تا توبہ اسکی مقبول ہو اور بخشا [illegible] کہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالیٰ نے
وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ اور یہ توبہ اللہ تعالیٰ سے کرنی ان گناہون سے ہی کہ محض گناہ خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب
تلف ہونے حقوق بندون کے ہون تو اللہ سے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اسکی کی اور انسے بھی تدارک اسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا
کرے یا بخشواوے اور اگر سواے مال کے ہو مانند غیبت [illegible] کے تو اس سے بخشواوے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اس قصور کا اور نہین تو بغیر
ذکر کرنے نام [illegible] گناہ معاف کرواوے اور اگر [illegible] خوف فتنہ کا ہو تو رجوع خدا تعالیٰ سے کرے اور تضرع اور زاری اور اعمال خیر کرے
اور تصدق کرے تا اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو اور [illegible] سے اسکے دشمنون کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو
تو وارث اسکے قائم مقام اسکے ہین [illegible] سے بخشواوے اور [illegible] انسے اور مردہ کے لیے بھی کچھ اللہ دے اور توبہ اور استغفار مین دیر نکرے اور ساتھ وسوسہ
ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نہ کہے کہ مین توبہ [illegible] کا توبہ کیونکر کرون اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہی تو گناہ اگلے اسکے بخشے جاتے ہین اگر
آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر تو[بہ] [illegible] دن مین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اسکے دل مین نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ
کرونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مر جاؤن اور [illegible] توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدہ مین
جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے او[ر] [illegible] ہوؤن کو یاد کر کر عذاب الٰہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ
ہاتھ اٹھا کر کہے یا الٰہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرے دروازے پر [illegible] بخشندہ ہے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھ
نظر رحمت کے میری طرف دیکھ اور میرے سب گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم [illegible] بچا اپنے گناہ سے نگاہ رکھ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت مین ہی اور تو ہی
بخشنے والا ہی بعدہ درود پڑھے اور مسلمانون کے لیے بھی بخشش چاہے یہ توبہ عوام کی ہی کہ صاحب اسکا مستحق بشارت إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ
کا ہوتا ہی اور توبہ خواص کی یہ ہی کہ برے اخلاق سے کہ واجب ہی پاک کرنا دل کا انسے توبہ کرین اور توبہ محبون کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے
ماسواے اللہ سے ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہی اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر
و علامات النفاق مین تفصیل سے کیا گیا ہی جو چاہے وہان سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین اور پرہیز کرنا بھی انسے دشوار ہی اور سبب شبہ سب مختار
کے تقوی مین بھی خلل نہین لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہی پس مومن کو واجب ہی کہ کبائر سے
بلکہ حتے المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کرتے لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و

رنج کو نہ پہونچاوین اور سہل تر علاج گناہون سے بچنے کا یہ ہی کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھہرے اور وہ یہ ہی لقمہ دفع کرنے والا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان محافظت کرنے والا گرمی و سردی سے اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے حد ضرور سے اور ساتھ وسعت کرنے کے مباح مین پڑتا ہی شبہات و مکروہات مین اور بسبب پڑنے کے مکروہات مین مرتکب حرام چیزون کا ہوتا ہی اور یہان سے حد اسلام کی تمام ہوتی ہی اور مین بعد اسکے گھر کفر و آگ کا ہی نعوذ باللہ منہ +۴+۲+ و تفسیر بحر العلوم

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ تعالی سے اور توبہ کرتا ہون طرف اسکے دن مین زیادہ ستر بار سے نقل کی یہ بخاری نے ف توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہین تھا واسطے گناہ کے اسلیے کہ حضرت معصوم تھے بلکہ اسلیے تھا کہ حضرت اپنے اعتقاد مین جانتے تھے کہ قصور ہوا مجھ سے بندگی مین کہ لائق حضرت ذی الجلال والاکرام کے نہین ہوئی اور بنظور رغبت دلانی تھی امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت [illegible] معصوم اور بہتر المخلوقات تھے جب ام لوگون نے توبہ و استغفار کی ہر دن زیادہ ستر بار سے تو گنہگارون کو بطریق اولی کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت علی رضی نے کہ تھین زمین مین دو امان عذاب خدا سے پس ایک تو اٹھ گئی اور دوسری موجود ہی پس چنگل مارو ساتھ اسکے وہ امان جو اٹھ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ جو باقی ہی استغفار ہی فرمایا اللہ تعالے نے وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون +۴+

(وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ [illegible] عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی [illegible] وسلم نے تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ [illegible] کیا جاتا ہی دل میرے پر اور تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے بیچ دن کے سو بار نقل کی یہ مسلم نے [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری مین حاضر رہے غافل نہو ادھر سے پس بسبب مشغول ہونے کے [illegible] مباح کے جیسے مشغول کھانے کے اور بیویون سے خلطہ کرنے کے اور سوا اسکے جو تھوڑی سی بھلا ادھر سے غفلت ہوتی تھی اسکو نسبت اپنے پر [illegible] استغفار کرتے تھے اور اسکے اور بھی کتنے معنی لکھے ہین علما نے بخوف درازگی کے یہان نہین ذکر کیے اور مختار وہ ہی کہ جو بعضے اچھے لوگون نے [illegible] مختار یہ ہی کہ یہ حدیث متشابہات سے ہی علم اسکا اللہ اور رسول کو ہی ایمان اسپر لاوے اور درپے سمجھنے معنون اسکی کے نہووے +۴ فخ

(وَعَنْ [illegible] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت [illegible] سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو توبہ کرو طرف اللہ کے پس تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف اسکے [illegible] سو بار [illegible] اولی چاہیے کہ توبہ کرو ایک ساعت مین ہزار بار نقل کی یہ مسلم نے

(وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْئَلَتَہٗ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا ھِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْھَا عَلَیْکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاھَا فَمَنْ وَّجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَمَنْ وَّجَدَ

غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے بیچ ان حدیثوں کے کہ روایت کرتے تھے اللہ برکت والے اور بلند سے
یعنی حدیث قدسی ہے یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے میرے بندو تحقیق میں نے حرام کیا ظلم اپنی ذات پر یعنی پاک ہوں میں ظلم سے پس وہ میرے حق میں ایسا ہے جیسا لوگوں کے حق میں حرام
اور کیا میں نے اسکو درمیان تمھارے حرام پس نہ ظلم کرو آپس میں اے بندو میرے سب تم گمراہ ہو مگر میں جسکو ہدایت کروں پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا میں [illegible] اے بندو میرے سب تم
بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو کھلاؤں میں یعنی اور فراخ کروں اسپر رزق اور بے پروا کروں اسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا میں تمکو اے بندو میرے سب تم ننگے یعنی
محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنا دوں یعنی پس مانگو مجھسے لباس پہناؤنگا میں تمکو اے بندو میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمھارے خطا کرتے ہیں رات اور دن اور میں بخشتا
ہوں گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا میں تمکو اے بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہونچو گے میرے ضرر کو تاکہ ضرر پہونچا سکو مجھکو اور ہرگز نہ پہونچو گے نفع میرے
کو تاکہ نفع پہونچا سکو مجھکو یعنی گناہ کرنے سے درگاہ میری میں کچھ نقصان نہیں اور طاعت کرنے سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ نقصان و فائدہ تمھارا ہے ہی
لیے ہے چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے سب ملکر
ہوں اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم میں سے نہ زیادہ کرے یہ میرے ملک میں کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار [illegible] جیسے حضرت ہیں ویسے
ہو جاؤ تو ہمارے ملک میں کچھ زیادتی نہیں ہوتی اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے سب یعنی ملکر ہوں
اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم میں سے یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک میں سے کسی چیز کو اے بندو میرے اگر اگلے تمھارے
اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے کھڑے ہوں ایک مقام میں پھر مانگیں مجھسے پس دوں میں ہر آدمی کو موافق مانگنے اسکے
کے یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان میں نہ گھٹاوے [illegible] س چیز سے کہ نزدیک میرے ہے مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی
جاوے دریاے شور میں اے بندو میرے سوا اسکے نہیں کہ [illegible] تمھارے یاد رکھتا ہوں اور لکھتا ہوں تمپر پھر پورا دونگا میں تمکو بدلا انکا پس جو شخص
کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پا [illegible] ر عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور جو پاوے سوا بھلائی کے
یعنی برائی پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اسلیے کہ [illegible] اسکے نفس سے نقل کی یہ مسلم نے ف سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ
اور دنیویہ سے مگر جسکو میں ہدایت کروں مراد یہ ہے کہ اگر [illegible] میں لوگ اس حالت پر کہ انکی طبیعت میں ہے گمراہ ہوں لیکن میں ہدایت کرتا ہوں جسکو
چاہتا ہوں اور یہی معنی ہیں اس قول صلے اللہ علیہ وسلم کے ان اللہ خلق الخلق فی ظلمۃ ثم رش علیہم من نورہ اور یہ منافی نہیں ہے ساتھ اس حدیث کے
کل مولود یولد علی الفطرۃ اسلیے کہ مراد فطرت سے توحید ہے اور مراد [illegible] سے نہ جاننا ہے تفصیل احکام ایمان کی کو اور حدود اسلام کی کو اور بخشتا
ہوں گناہ سب یعنی ساتھ توبہ و استغفار کے یا مراد یہ ہے کہ سوا شرک [illegible] اگر چاہتا ہوں اور مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی کہا طیبی نے کہ گھٹانا سوئی
کا محسوس اور قابل اعتماد کے نہیں عقل کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہی ہے [illegible] مشابہت دی [illegible] اللہ کے خزانہ میں کمی کا کیا بانٹنے اور کہا ہے
ملک نے کہ یا کہا جاوے کہ یہ قبیلہ بالفرض والتقدیر کے سے ہے یعنی اگر فرض کریں نقصان اللہ کے خزانہ میں تو اسقدر ہو ۱۲ ع (وعن ابی سعید الخدری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی بنی اسرائیل رجل قتل تسعۃ وتسعین انسانا ثم خرج یسأل فاتی راھبا فسألہ فقال الہ توبۃ
قال لا فقتلہ وجعل یسأل فقال لہ رجل ائت قریۃ کذا وکذا فادرکہ الموت فناء بصدرہ نحوھا فاختصمت فیہ ملئکۃ الرحمۃ وملئکۃ العذاب
فاوحی اللہ الی ھذہ ان تقربی والی ھذہ ان تباعدی فقال قیسوا ما بینھما فوجد الی ھذہ اقرب بشبر فغفر لہ متفق علیہ) اور روایت ہے
ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ بنی اسرائیل کے ایک شخص کہ مارے ایک کم سو آدمی پھر نکلا یعنی انھیں سے پوچھتا تھا
یعنی لوگوں سے حال قبول ہونے توبہ اپنی کا پھر آیا ایک عابد زاہد پاس اور پوچھا اس سے پس کہا کیا ہے واسطے اسکے یعنی اس فعل کے پاؤ اسطے اس کام

کرنے والے کے یعنے میرے لیے توبہ یعنی قبول ہو گی یا نہین کہا اُسنے کہ نہین پس مارڈالا اُس شخص نے اُس عابد زاہد کو بھی اور شروع کیا پوچھنا پس کہا اُسکو ایک شخص نے جا تو بستی فلانی اور ایسی مین یعنے نام اُسکا لیا اور وصف اُسکا بیان کیا کہ وہ خوب بستی ہے کہ اُسمین ایک عالم رہتا ہے فتوی دیگا تجکو قبول ہونے توبہ تیری کا [illegible] آئی اُسکو موت یعنے جب اُس بستی کی طرف روانہ ہوا اور قریب آدھی راہ کے پہونچا تو معلوم ہوئی اُسکو علامات مرنے کی پس جھکایا اُسنے سینہ اپنا طرف اُس بستی کے پس جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اُسکی کے فرشتے رحمت کے اور فرشتے عذاب کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے اُس بستی کو کہ جہان جاتا تھا طرف اُسکے توبہ کے لیے یہ کہ نزدیک ہو جا تو یعنے طرف میت کے اور حکم کیا طرف اُس بستی کے کہ راہب کو جسمین مار کر چلا تھا یہ کہ دور ہو جا میت سے پھر فرمایا اللہ تعالے نے یعنی اُن فرشتون کو کہ ناپو تم درمیان دونون بستیون کے یعنے جس بستی سے نزدیک ہو گا اُسی کے فرشتون کے حوالے ہو گا پس پایا گیا طرف اُس بستی کے کہ جاتا تھا اُسکی طرف نزدیک تر ایک بالشت پس بخشش کی گئی واسطے اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اُسکی کے حضرت عزرائیل سے اور کہا ابن ملک نے کہ یعنی کہا ملائکہ رحمت کے نے کہ ہم لیجاوین اُسکو طرف رحمت کے اسلیے کہ یہ تائب تھا بسبب متوجہ ہونے [illegible] اُس بستی کے توبہ کے لیے اور کہا ملائکہ عذاب نے کہ ہم لیجاوینگے اُسکو طرف عذاب کے اسلیے کہ مارا اُسنے سو آدمیون کو اور نہین توبہ کی اب [illegible] یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر فراخ ہونے رحمت اللہ تعالے کے طالب توبہ کے لیے اور کہا طیبی نے کہ جب راضی ہوتا ہے اللہ اپنے بندے سے راضی کر دیتا ہے اُس سے دشمنون اُسکے کو اور حدیث مین ثابت دلالت توبہ پر اور منع کیا لوگون کو نا امید ہونے سے ۞ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے [illegible] کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے اگر نہ گناہ کرو تم البتہ لیجاوے اللہ تمکو اور البتہ لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کرین پھر بخشش مانگین اللہ سے [illegible] اللہ اُنکو نقل کی یہ مسلم نے ف مقصود بیان کرنا مغفرت اور وسعت رحمت اللہ تعالی کا ہے وہ ایسا بخشنے والا ہے واسطے ظاہر کرنے معنی اسم [illegible] تا لوگ توبہ کرنے مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہے اسلیے کہ اُس سے منع کیا ہے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اسلیے بھیجا [illegible] الدین ۞ (وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ [illegible] اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تا کہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تا کہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا یہانتک کہ نکلے آفتاب مغرب [illegible] سے نقل کی یہ مسلم نے ف پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہے طلب کرنے سے اسلیے کہ عادت ہے لوگون کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہین تو ہاتھ [illegible] کے آگے پس معنی یہ ہین کہ بلاتا ہے گنہگارون کو توبہ کی طرف اور بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہے وسعت مغفرت [illegible] سے اور یہان [illegible] آفتاب الخ یعنے جب طلوع ہو گا آفتاب مغرب کی طرف سے تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا پھر کسی کی توبہ نہین قبول ہونے کی ۞ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہے یعنے اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہے قبول کرتا ہے اللہ تعالی توبہ اُسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۞ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کرے پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے قبول کریگا اللہ تعالی توبہ اُسکی نقل کی یہ مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ یہ حد ہے قبول ہونے توبہ کی کہ پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے توبہ قبول ہوتی ہے اور بعد اُسکے نہو گی اور ایک حد اُسکی [illegible] ہے کہ پہلے حالت غرغرہ کے توبہ کرے حالت غرغرہ کی توبہ بھی قبول نہین ہوتی ۞ (وَعَنْ عَائِشَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ اَحَدِکُمْ کَانَتْ رَاحِلَتُہٗ بِاَرْضِ فَلَاۃٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْہُ وَ عَلَیْہَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاَیِسَ مِنْہَا فَاَتٰی شَجَرَۃً فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّہَا قَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِہٖ فَبَیْنَا ہُوَ کَذٰلِکَ اِذْ ہُوَ بِہَا قَائِمَۃٌ عِنْدَہٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِہَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے ساتھ توبہ کرنے بندے اپنے کے جس وقت کہ توبہ کرتا ہے طرف اسکے بہ نسبت ایک تمہارے کے کہ ہو سواری اسکی بیچ زمین جنگل کے پھر جاتی رہے سواری اس سے اور اسپر تھا کھانا اور پینا اسکا پس ناامید ہوا اس سے یعنے بعد تلاش کرنے کے پھر آیا ایک درخت کے پاس پس لیٹ رہا اسکے سایہ مین ناامید ہوکر اپنی سواری سے پس اسوقت کہ وہ تھا اسطرح سے دیکھا کہ ناگہان سواری کھڑی ہے نزدیک اسکے پس پکڑی مہار اسکی پھر کہا مارے نہایت خوشی کے یا الٰہی تو ہے بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا چوک گیا مارے زیادتی خوشی کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہنا یون تھا کہ تو رب میرا ہے اور مین بندہ تیرا بسبب نہایت خوشی کے مدہوش ہوکر کہنے لگا بجاے اسکے کہ تو ہے بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا مقصود بیان کرنا [illegible] ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ سے نہایت راضی ہوتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اسکو مشابہت دی [illegible] کی خوشی کے ساتھ کہ گم ہوئی سواری اپنی جنگل مین پائی ہو (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْہُ فَقَالَ رَبُّہٗ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِہٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَکَثَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْہُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِہٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَکَثَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْہُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِہٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک بندے نے یعنے [illegible] مین سے یا اگلی امتون مین سے کیا گناہ پھر کہا اے پروردگار میرے گناہ کیا مین نے پس بخش اس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اسکے نے یعنے فرشتون سے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اسکے لیے پروردگار ہے بخشتا ہے گناہون کو یعنے جسکے لیے چاہتا ہے اور پکڑتا ہے ساتھ گناہون کے یعنے جسکے لیے چاہتا ہے بخشا مین نے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا یعنے گناہ کرنے سے ایک مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ اور کہا اے پروردگار مین نے گناہ پس بخش اسکو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اسکے لیے پروردگار ہے بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے ساتھ اسکے بخشا مین نے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا بندہ اس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ کہا اے پروردگار میرے کیا مین نے گناہ اور پس بخش اسکو واسطے میرے پس کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق واسطے اسکے پروردگار ہے بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے ساتھ اسکے بخشا مین نے بندے اپنے کو پس چاہیے کہ کرے جو چاہے [illegible] بخاری اور مسلم نے ف کرے جو چاہے یعنی جبتک استغفار کرتا رہے حاصل یہ کہ جبتک کہ گناہ کرتا رہیگا اور استغفار کرتا رہیگا بخشونگا گناہ اسکے [illegible] بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہے اور تاثیر اسکی کا بخشش گناہون مین نہ امر ساتھ گناہ کے ہو (وَعَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ اَوْ کَمَا قَالَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جندبؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے یعنی اس امت مین سے یا اگلی امتون مین سے کہا قسم ہے خدا کی نہین بخشنے کا اللہ فلانے کو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون شخص ہے کہ قسم کھاتا ہے مجھپر یہ کہ نہ بخشون گا فلانے کو پس تحقیق مین نے بخشا فلانے کو اور ناپید کیا عمل تیرا یا مانند اسکے کہا نقل کی یہ مسلم نے ف کوئی شخص گناہ بہت کرتا تھا اسکو کسی نے کہا کہ فلانے کو اللہ نہین بخشنے کا کہی یہ بات ازراہ تکبر کے کہ اسکو سمجھا گنہگار جانا اور اپنے کو اچھا جانا تکبر کہ صادر ہوتی ہے بعضے جاہل صوفیون سے اور ناپید کیا

عمل تیرا یعنی باطل اور جھوٹی کی مین نے قسم تیری حاصل یہ کہ اُس قسم کھانے والے نے جو یقین کیا تھا اُسکے نہ بخشے جانے کا اُسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس لازم نہین ہی کسی کو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکے حق مین نص وارد ہوئی ہی مضائقہ نہین انکو کہنا ہی (وعن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الاستغفار ان تقول اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت قال ومن قالہا من النہار موقنا بہا فمات من یومہ قبل ان یمسی فہو من اہل الجنۃ ومن قالہا من اللیل وہو موقن بہا فمات قبل ان یصبح فہو من اہل الجنۃ رواہ البخاری) اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل استغفار یہ ہی کہ کہے تو یا الٰہی تو ہی ہی پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیرے عہد پر ہون یعنی مستقیم ہون اوپر وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہون یعنی یقین کرنیوالا ہون ساتھ وعدے تیرے کے کہ حشر کے ہونے کا اور سوا اسکے کا جو کیا ہی بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اُس چیز کی سے کہ کی مین نے اقرار کرتا ہون مین [illegible] تیرے ساتھ نعمتون تیری کے کہ مجپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھ گناہون اپنے کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو مگر تو فرمایا حضرت [illegible] نے جو شخص کہ پڑھے ان لفظون کو دن مین یقین کر کر معنون انکے پر پھر مرے اُس دن پہلے شام ہونے کے پس وہ بہشتیون مین سے ہی اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنے والا ہو ساتھ معنون ان الفاظ کے پھر مرے پہلے صبح سے پس وہ بہشتیون مین سے ہی نقل کی یہ بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری (عن انس قال قال رسول اللہ [illegible] اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی یا ابن آدم انک ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لک علی ما کان فیک ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک [illegible] عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالی یا ابن آدم انک لو لقیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابہا [illegible] رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابی ذر وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب) روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا [illegible] اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے تحقیق کہ تو جبتک مانگے گا مجسے یعنے بخشش گناہون کی اور امید رکھیگا مجسے بخشونگا مین تجکو [illegible] رہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو اے بیٹے آدم کے اگر پہونچین گناہ تیرے بلندی [illegible] پھر بخشش مانگے مجسے بخشون مین تجکو اور نہین پروا رکھتا مین اے بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجسے ساتھ بھری زمین کے خطاؤن سے پھر ملے مجسے [illegible] حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسی کو البتہ آؤن مین تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کے اندر روے بخشش کے نقل کی یہ ترمذی [illegible] ل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی (وعن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال [illegible] من علم انی ذو قدرۃ علی مغفرۃ الذنوب غفرت لہ ولا ابالی ما لم یشرک بی شیئا رواہ فی شرح السنۃ) اور [illegible] ہی ابن عباس [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالی نے جس شخص نے جانا کہ مین صاحب قدرت ہون اوپر بخشنے گناہون کے کہ بخشتا ہون واسطے اسکے اور نہین پروا کرتا ہون جبتک کہ نہ شریک کرے ساتھ میرے کسی کو نقل کی یہ شرح السنہ مین ف دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ جاننا بندے کا اسکو کہ اللہ قادر ہی مغفرت گناہون پر سبب ہی مغفرت کا اسلیے کہ کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی گناہون کے بخشنے پر امید رکھتا ہی اس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کریم سے وہ محروم نہین کرتا اُسکو پس یہ حدیث مانند اس حدیث کے ہی انا عند ظن عبدی بی کے منقول ہی کہ حماد بن سلمہ نے عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہی تو کہ بخشیگا اللہ مجھ جیسے کو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤن مین درمیان حساب یعنے اللہ کے مجسے اور درمیان حساب لینے باپ اپنے کے تو اللہ ہی کو مین اختیار کرون اسلیے کہ اللہ زیادہ باپ سے رحم کرتا ہی مجپر حاصل یہ کہ تم امیدوار مغفرت کے رہو وہ ارحم الراحمین ہی ۱۲ م (وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار

جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اسکو یعنی حلال طیب

اُس جگہ سے کہ نہین گمان کرتا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہین کہ مداومت

کرے اُسپر اسلیے کہ ہر دم مین محتاج ہی اسکا اسلیے فرمایا ہی پیغمبر خدا صلعم نے طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا اور یہ فضیلت مذکورہ اسلیے ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار

کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہی اور بخشے جاتے ہین گناہ اسکے پس یہ حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہی اور انکی شان مین آیت وارد ہوئی ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ

يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ پس یہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہی اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا

اسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا

منقول ہی حسن بصریؒ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اُنسے قحط سالی کا پس کہا استغفار اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجگی کا پھر ایک اور نے

کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیداوش کا زمین اپنی مین پس سبھون کو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اُنسے کہ شکوہ کیا لوگون نے تمسے کئی چیزون کا

اور حکم کیا تمنے اُن سبھون کو استغفار کرنے کا پس پڑھی اُنھون نے آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ یعنی جنھنے جواب دیے ہین سو [illegible] اس آیت سے ثابت

ہین ۶ (وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي [illegible] مَرَّةً رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی ابی بکر صدیقؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین دوام کیا گناہ پر اُس شخص نے کہ استغفار

کی اگرچہ عود کرے دن مین ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف اصرار دوام یعنی گناہ پر برا ہی کہ اصرار صغیرہ پر

کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہونچاتا ہی پس فرمایا جو [illegible] استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی حد اصرار سے

کہ مصر وہی ہی جو استغفار نکرے اور نادم نہووے + فخر + (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَّخَيْرُ

الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) [illegible] روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی آدم ہی خطاکار

ہی یعنی سوائے انبیاء علیہم السلام کے اسلیے کہ وہ معصوم ہین خطا [illegible] اور بہترین خطا کرنے والون کے توبہ کرنے والے ہین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ

اور دارمی نے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ [illegible] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ فِيْ قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ

وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ [illegible] الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) او[illegible]ت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق

مومن جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہ اسکے دل مین [illegible] ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی صاف کیا جاتا ہی دل اسکا اور اگر زیادہ

کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہانتک کہ چھا جاتا ہی اسکے دل پر [illegible] زنگ کہ ذکر [illegible] تعالےٰ نے اس آیت مین ہرگز نہین یون بلکہ

زنگ باندھا ہی انکے دلون پر اُس چیز نے کہ تھے کرتے یعنے گناہ یہانتک کہ نہین باقی رہی اُن مین خیر ہرگز نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے

اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی ف چھا جاتا ہی یعنے ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندھا ہوتا ہی بینائی دل کی سی پس نہین دیکھتا کوئی

چیز علون نفع دینے والی سے اور حکمتون فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہی نہ اَورون پر اور ثابت ہوتے ہین

اسکے دل مین آثار ظلم اور فتنہ کے اور جرأت کرتا ہی گناہ پر ۶+ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ

تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالےٰ

قبول کرتا ہے توبہ بندے کی جبتک کہ نہیں غرغرہ لگتا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جبتک کہ غرغرہ نہیں لگتا ہے یعنی جبتک کہ یقین نہیں ہوتا موت کا
جبتک توبہ مقبول ہے اور جب یقین ہو موت کا تو توبہ نہیں مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مطلق توبہ وقت مرنے کے نہیں درست
خواہ توبہ کفر سے کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت لیست التوبۃ الخ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ توبہ گناہوں سے صحیح ہے نہ کفر سے پر انکے
نزدیک ایمان یاس کا غیر مقبول ہے اور توبہ یاس کی مقبول ہے اور کہا طیبی نے کہ یہ حکم گناہوں سے توبہ کرنے کا ہے اور اگر کسی سے حق اسکا بخشوا دے
ایسی حالت میں تو صحیح ہے ۱۲ (وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِکَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ
عِبَادَکَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْسَادِھِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ
اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سے قسم تیری عزت کی ای رب میرے
ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیرے بندوں کو جبتک کہ ارواح انکی بدنوں انکے میں ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہے اپنی عزت اور بزرگی
کی اور بلندی مرتبہ اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا میں انکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجھسے نقل کی یہ احمد نے (وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُہٗ مَسِیْرَۃُ سَبْعِیْنَ عَامًا لِلتَّوْبَۃِ لَا یُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِہٖ
وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ [illegible] یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہے
صفوان بن عسال سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا جانب مغرب کے ایک دروازہ توبہ کے لیے کہ عرض اسکا
مسافت ستر برس کی ہے نہیں بند کیا جاتا جبتک کہ نکلے آفتاب جانب مغرب سے [illegible] یعنی طلوع ہونا آفتاب کا مغرب کی طرف سے مانع ہے
قبول توبہ کا جیسے ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے جس دن کہ آویگی بعضی نشانی [illegible] ردگار تیرے کی نہیں نفع دیگا کسی جان کو ایمان اسکا ایسی
جان کہ نہ تھی ایمان لاتی پہلے سے یعنے پہلے آنے بعضی نشانیوں کے نقل کی یہ تر[مذی اور ابن] ماجہ نے ف توبہ کے لیے یعنی کھلا ہوا ہے توبہ کرنے والوں کے
لیے یا علامت ہے واسطے صحت توبہ اور قبول توبہ کے حاصل یہ کہ لوگوں کے لیے دروا[زہ] کھلا ہوا ہے جبتک کہ آفتاب مغرب کی طرف سے نہیں نکلتا
جب ادھر سے نکلیگا تو دروازہ توبہ کا بند ہو جائیگا پس نہیں قبول ہو ویگا ایمان اور [illegible] ہوں سے اور اس دن کہ آویگی الخ یعنے ظاہر کریگا بعضی نشانیاں رب
تیرا جبکہ قریب ہوگی قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہے مغرب سے اور [illegible] او کسبت فی ایمانہا خیرا یعنے یا نہ تھی جان کہ کی تھی حالت ایمان
اپنی کی میں بھلائی یعنی تو نہ نفع دیگی اسکو توبہ حاصل آیت کا یہ ہے کہ جس دن آ[فتاب] مغرب کی جانب سے نکلیگا تو جو کوئی پہلے اسکے ایمان نہ لایا ہوگا یا
ایمان پر ہوگا لیکن گناہوں سے توبہ نہ کی ہوگی تو اسکو ایمان یا توبہ [illegible] سے نہ نفع دیگی ۱۲ (وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْھِجْرَۃُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ التَّوْبَۃُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَۃُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَ[illegible] اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں موقوف ہوگی ہجرت [illegible] گناہوں سے [illegible] یہاں تک کہ موقوف ہو توبہ اور نہیں موقوف ہوگی توبہ یہاں تک کہ نکلے
آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نے ف یعنے جبتک توبہ موقوف نہیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہے تب تلک گناہوں
سے آدمی پاک ہو سکتا ہے اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہوں سے نہیں پاک ہو سکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سے نکلیگا حاصل
یہ کہ جب تک آفتاب مغرب سے نہیں نکلتا توبہ کر کر پاک ہو سکتا ہے اور جب ادھر سے نکلیگا تو توبہ سے نہیں پاک ہونے کا ۱۲ (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَیْنِ کَانَا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُتَحَابَّیْنِ اَحَدُھُمَا مُجْتَھِدٌ فِی الْعِبَادَۃِ وَالْاٰخَرُ یَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ
یَقُوْلُ اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِیْہِ فَیَقُوْلُ خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ حَتّٰی وَجَدَہٗ یَوْمًا عَلٰی ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَہٗ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِیْبًا فَقَالَ وَاللّٰہِ

لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا اَوْ لَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلَى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ اِذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی [illegible] علیہ وسلم نے تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل مین آپسمین دوست ایک انمین سے بہت محنت کھینچتا تھا بندگی کرنے مین اور وہ [illegible] کہتا تھا کہ مین [illegible] گنہگار ہون یعنے اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنے والے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اُس چیز سے کہ تو اسمین ہی یعنی گناہ سے پس کہا گنہگار کہ چھوڑدے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے یعنے اسلیے کہ وہ غفور الرحیم ہی یہانتک کہ پایا اُس عابد نے اُسکو ایک دن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اُسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑدے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے کیا بھیجا گیا ہی تو مجھپر داروغہ پس کہا عبادت کرنے والے نے قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بھیجا اللہ تعالے نے طرف اُن دونون کے فرشتہ پھر قبض کی ارواح اُن دونون کی پس [illegible] اکٹھی ہوئین دونون یعنے ارواحین اُنکی نزدیک اللہ تعالے کے یعنے برزخ مین یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت [illegible] کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہی تو یہ کہ محروم کرے بندے میرے کو رحمت میری سے پس کہا اُسنے کہ نہین طاقت رکھتا [illegible] پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتون کو [illegible] جو کہ دوزخ پر متعین ہین کہ لیجاؤ اُسکو طرف دوزخ کے نقل کی یہ احمد نے ف اُس شخص نے جو [illegible] کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اُس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالے نہین بخشیگا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسلیے کہا ہی کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئین وہ بہتر ہی اُس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو ۶۰ (وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ [illegible] الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُوْلُ بَدَلَ يَقْرَأُ ) اور روایت ہی اسماء بنت [illegible] سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے یہ آیت اے میرے بندو کہ زیادتی کی ہی نفس اپنے پر یعنی بسبب گناہ کرنے کے ناامید مت [illegible] خدا کی سے اسواسطے کہ اللہ تعالی بخشتا ہی گناہ سب اور نہین پروا رکھتا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی اور شرح [illegible] مین لفظ یقول کا ہی بدلے یقرأ کے ف بخشتا ہی گناہ یعنی کافرون کے ساتھ توبہ کے اور مومنون کے ساتھ توبہ اور بغیر توبہ کے بھی اگر چاہتا ہی ۶۱ (وَعَنِ [illegible] فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا اَلَمَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا [illegible] حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے الا اللمم کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشے تو یا الٰہی تو بخشدے [illegible] بڑے گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہی کہ جسنے نہین کیے چھوٹے گناہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی ف ساری آیت یون ہی والذین [illegible] الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرۃ یعنی جو لوگ کہ پرہیز کرتے ہین بڑے گناہون سے اور بے حیائیون سے سوائے چھوٹے گناہو[illegible] [illegible] دگار تیرا [illegible] کرنے والا ہی مغفرت کا پس اس آیت مین جو ہی سوائے چھوٹے گناہون کے اُسپر حضرت نے بطور رشد کے شعر مذکور پڑھا کہ اس سے [illegible] معلوم ہوتا ہی کہ مومن خالی نہین [illegible] چھوٹے گناہون سے اور حاصل یہ ہی کہ شان و فضل تیرا ایسا ہی کہ اگر چاہے تو بخشے تو کبیرہ گناہون کو چھوٹون کی تو کیا حقیقت ہی اور کونسا بندہ تیرا ہی کہ چھوٹے گناہ نہین کرتا اور تو نہین بخشتا بلکہ جھاڑ دیتا ہی اُنکو بسبب نیکیون کے اور یہ شعر امیہ بن ابی صلت کا ہی کہ ایام جاہلیت کے شاعرون مین سے ہی بہت عبادت کرتا تھا اُسوقت مین اور ایمان رکھتا تھا قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تھا اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے شعر سنتے تھے اور خود بھی کبھی پڑھتے تھے ۶۲ (وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسْئَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسْئَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ

استغفرنی غفرت لہ ولا ابالی ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذلک فی ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما نقص ذلک من ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا فی صعید واحد فسال کل انسان منکم ما بلغت امنیتہ فاعطیت کل سائل منکم ما نقص ذلک من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بالبحر فغمس فیہ ابرۃ ثم رفعہا ذلک بانی جواد ماجد افعل ما ارید عطائی کلام وعذابی کلام انما امری لشیء اذا اردت ان اقول لہ کن فیکون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی اے بندو میرے سب تم گم کیے ہو راہ مگر جسکو ہدایت کی مین نے پس مانگو مجھسے ہدایت ہدایت کرونگا مین تمکو اور سب [illegible] تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین مگر جسکو دولتمند کیا مین نے پس مانگو مجھسے روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال اور طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہے [illegible] سے گناہ مگر جسکو بچا لیا مین نے یعنی انبیا کو پس جسنے جانا تم مین سے کہ تحقیق مین قدرت والا ہون بخشنے پر پھر بخشش مانگی مجھسے بخشدونگا مین اسکو یعنے سب گناہ اسکے اور نہین پروا رکھتا مین اور اگر اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے اور خشک [illegible] جوان ہو بوڑھے تمھارے یا عالم و جاہل تمھارے یا فرمانبردار و گنہگار تمھارے غرض کہ سب مخلوقات جمع ہون اوپر پرہیزگار تر دل بندے کے میرے بندون مین سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین نہ زیادہ کرے یہ یعنی جمع ہونا میرے ملک مین بقدر بازو مچھڑ کے اور اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے اور خشک تمھارے جمع ہون اوپر بدبخت ترین دل بندے کے میرے بندون مین سے کہ وہ ابلیس لعین ہے نہ کم کرے یہ میرے ملک مین سے [illegible] بر بازو مچھڑ کے اور اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے اور خشک تمھارے جمع ہون [illegible] مین پھر مانگے ہر آدمی تم مین سے اسقدر کہ پہونچے آرزو اسکی یعنی جو حاجت دل مین رکھتا ہو پھر دون مین ہر مانگنے والے کو تم مین سے [illegible] مقصد اسکے نہ کم کرے یہ یعنی دینا اور حاجت روائی کرنی ملک میرے سے کچھ مگر جیسا کہ اگر ایک تم مین کا گذرے دریا پر پھر ڈالے اسمین سوئی پھر اٹھا دے اسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو کہ جتنا پانی سوئی مین لگ جاتا ہے و الا اسکے ملک مین کمی کا کیا باعث وہ کتنا ہی دے [illegible] ہرگز کمی نہین ہوتی یعنی نہ کم ہونا یا روا کرنا حاجتون کا بسبب اسکے ہے کہ مین بہت سخی ہون بہت دینے والا کرتا ہون جو چاہتا ہون یعنی یہ تمام [illegible] ساتھ ارادہ اور اختیار میرے کے ہے ارادہ بندے کو دخل نہین دینا میرا حکم کرنا ہے اور عذاب میرا حکم کرنا ہے یعنی ایک حکم مین یہ سب کرتا ہون محتاج اسباب کا نہین ہے امر میرا واسطے کسی چیز کے جس وقت کہ چاہتا ہون مین یعنی پیدا کرنا اسکا سوا اسکے کہ کہتا ہون مین اس چیز کو ہو جا [illegible] جاتی ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے (وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرا ہو اہل التقوی واہل المغفرۃ [illegible] انا اہل ان اتقی فمن اتقانی فانا اہل ان اغفر لہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی) اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انھون نے پڑھی یہ آیت کہ وہی صاحب ہے تقوی کا اور بخشش کا فرمایا حضرت نے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے کہ فرمایا رب تمھارے نے کہ مین لائق اسکے ہون کہ لوگ پرہیز کرین شریک کرنے سے ساتھ میرے پس جو کوئی پرہیز کرتا ہے شریک کرنے سے ساتھ میرے پس مین ہون لائق اسکے کہ بخشون مین اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے مضمون اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کے ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی تحقیق اللہ نہین بخشتا یہ کہ شریک کیا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے سوائے اسکے واسطے جسکے کہ چاہتا ہے ع (وعن ابن عمر قال ان کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس یقول رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الغفور مائۃ مرۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ) اور روایت ہے

ابن عمرؓ سے کہ کہا تحقیق تھے ہم البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہ کہتے سو بار ای پروردگار میرے بخش واسطے میرے اور قبول
کر توبہ میری تحقیق تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ
الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ لٰكِنَّهُ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ) اور روایت ہے بلال بیٹے یسار بیٹے زید کے سے کہ زید مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ کہا حدیث کی مجھے باپ میرے نے کہ نقل
کی دادا میرے سے یہ کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کہ کہے طلب بخشش کی کرتا ہوں میں اللہ سے وہ اللہ کہ نہیں
کوئی معبود مگر وہ زندہ خبرگیری کرنے والا اور توبہ کرتا ہوں میں طرف اسکے بخشش کیجاتی ہے واسطے اسکے اگرچہ بھاگا ہو لڑائی کفار [illegible] ہے کہ کبیرہ
گناہ ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے لیکن نزدیک ابی داؤد کے ہلال بن یسار ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے [illegible] لفظ الحی القیوم کو زبر
بھی ہے اور پیش بھی لیکن [illegible] مشہور تر اکثر روایتوں میں ہے اور جب استغفار پڑھے تو صدق دل سے پڑھے چنانچہ آیا [illegible] کرنے والا گناہ
سے اس حال میں کہ مقیم ہو اس گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنے والے کے ہے ساتھ رب اپنے کے عیاذاً باللہ منہ ۱۲ (الْفَصْلُ الثَّالِثُ) فصل تیسری (عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَنّٰى لِي هٰذِهِ فَيَقُولُ
بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ [illegible] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہے درجہ واسطے
بندے نیکبخت کے بہشت میں پس کہتا ہے بندہ ای پروردگار [illegible] سے حاصل ہوا مجھکو یہ درجہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہ درجہ بسبب استغفار
فرزند تیرے کے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ [illegible] عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيقِ
الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ فَإِذَا أُلْحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
لَيُدْخِلُ عَلٰى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ [illegible] هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
اور روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا ہے مردہ قبر میں مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے
کے کہ کوئی ہاتھ اسکا پکڑے منتظر ہوتا ہے دعا کا کہ پہونچے اسکو باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے یا بھائی کیطرف سے یا دوست کی طرف سے پس جس وقت
کہ پہنچتی ہے دعا اسکو ہوتا ہے پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اسکے دنیا سے اور [illegible] چیزوں سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ پہونچاتا ہے قبر والوں کو بسبب
دعا زمین والوں کے مانند پہاڑوں کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت [illegible] تحفہ زندوں کا طرف مردوں کے استغفار کرنا ہے انکے لیے نقل کی
یہ بیہقی نے شعب الایمان میں (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِي عَمَلِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ) اور روایت ہے عبداللہ بن بسرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اس شخص کے
کہ پائے اپنے اعمال نامہ میں استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے بیچ کتاب عمل یوم ولیلہ کے [illegible] روایت کی
بزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ ہیں دونوں فرشتے اعمال لکھنے والے اٹھا لیجاتے ہیں اعمال نامہ بندہ کا ہر دن پھر دیکھتا ہے اللہ تعالے
اول اعمال نامہ میں اور اخیر میں استغفار مگر کہ فرماتا ہے تبارک وتعالی بخشے میں نے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان دونوں طرفوں اعمال نامہ
کے ہیں حاصل یہ کہ صبح وشام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے ۱۲ (وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي
مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی کر مجھکو ان لوگون مین سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات
کبیر مین ٥ وعن الحارث بن سوید قال حدثنا عبد اللہ بن مسعود حدیثین احدہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاخر عن نفسہ
قال ان المؤمن یری ذنوبہ کانہ قاعد تحت جبل یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر یری ذنوبہ کذباب مر علی انفہ فقال بہ ہکذا ای
بیدہ فذبہ عنہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ افرح بتوبۃ عبدہ المؤمن من رجل نزل فی ارض دویۃ
مہلکۃ معہ راحلتہ علیہا طعامہ وشرابہ فوضع راسہ فنام نومۃ فاستیقظ وقد ذہبت راحلتہ فطلبہا حتی اذا اشتد علیہ الحر والعطش او ما شاء
اللہ قال ارجع الی مکانی الذی کنت فیہ فانام حتی اموت فوضع راسہ علی ساعدہ لیموت فاستیقظ فاذا راحلتہ عندہ علیہا زادہ وشرابہ
فاللہ اشد فرحا بتوبۃ العبد المؤمن من ہذا براحلتہ وزادہ روی مسلم المرفوع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ فحسب وروی البخاری
الموقوف علی ابن مسعود ایضا ٥ اور روایت ہی حارث بن سوید رض سے کہ کہا حدیث کہین مجکو عبداللہ بن مسعود نے دو حدیثین ایک انمین سے نقل
کی نبی صلی اللہ [illegible] سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے کہ وہ یہ ہی کہا کہ تحقیق مومن دیکھتا ہی اپنے گناہون کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہی نیچے پہاڑ
کے ڈرتا ہی اس سے کہ گر پڑے پہاڑ اسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہی اپنے گناہون کو مانند مکھی کے کہ اڑے اسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اس مکھی کے
اسطرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے پس اڑا دیا اسکو اپنی ناک سے یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اسکا کہ پکڑا نہ جاون اور فاجر کو اپنے
گناہ کرنے کی پروا نہین ہوتی پھر کہا عبداللہ نے یعنی حدیث جو حضرت سے سنی تھی بیان کی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے تھے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے اپنے بندے مومن [illegible] بہت اس شخص کے کہ اترا ایک میدان مین کہ خالی ہی درخت
اور گھانس سے جگہہ ہی ہلاکت کی ساتھ اسکے تھی سواری اسکی اسپر تھا کھانا اس[illegible]نیا اسکا پس رکھا سر اپنا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا
پھر سونا پھر جاگا اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی سواری اسکی پھر تلاش کیا اسکو یہانتک کہ جسوقت سخت ہوئی اسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی
نے یعنی بیچ وبلا سوائے گرمی وپیاس کے کہا پھر جاون مین طرف مکان اپنے کے کہ تھا [illegible] پس سو رہون یہانتک کہ مرجاون پس رکھا اپنا سر اپنے بازو
تا کہ مر رہے پھر جاگا پس ناگہان سواری اسکی اسکے پاس حاضر ہی اسپر ہی توشہ اس[illegible] اسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے بندے مومن
کے اس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور توشہ اپنے کے یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہی اس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی
بندے کے توبہ کرنے سے نقل کی مسلم نے ان دونون حدیثون سے اسکو [illegible] طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فقط یعنی جسمین قصہ سواری کے کھا جانے
اور پانے کا ہی اور حدیث جو موقوف ہی ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مان[illegible]تا ہی وہ نہین ذکر کی اور نقل کی بخاری نے حدیث موقوف بھی ف

حاصل یہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہی اور حدیث موقوف افراد بخاری سے ہی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اس آیت کے ان اللہ یحب التوابین
کہا امام غزالی رح نے کہ منقول ہی بڑے عالم باعمل استاد ابی اسحاق اسفرائنی رحمہ اللہ سے کہ انھون نے کہا دعا کی مین نے اللہ سبحانہ تعالی سے تیس برس تک
یہ کہ نصیب کرے مجکو توبہ نصوح پس نہ قبول کی گئی دعا میری پھر تعجب کیا مین نے اپنے دل مین اور کہا مین نے سبحان اللہ ایک حاجت کے لیے دعا کی مین نے
تیس برس تک اور نہ روا ہوئی اتنا کہا پس دیکھا مین نے خواب مین کہ کوئی کہتا ہی مجکو آیا تعجب کیا تو نے اس سے یہ بھی جانتا ہی کہ کیا مانگتا ہی تو مانگتا ہی تو اللہ
تعالی سے یہ کہ دوست رکھے تجکو کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالی سے کہ فرماتا ہی ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین پس یہ حاجت کیا آسان ہی ٥ ع
وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد المؤمن المفتن التواب ) اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اس بندے مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہی گناہون مین اور بہت توبہ کرتا ہی ف یہ دوست رکھنا بسبب

توبہ کے ہو نہ بسبب گناہ کے ؎ (وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا بِھٰذِہِ الْاٰیَةِ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا الْاٰیَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَکَ فَسَکَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ) اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین کہ تحقیق میرے لیے دنیا ہو بدلے اس آیت کے اے ایسے بندو میرے کہ زیادتی کی اپنی جانون پر یعنے ساتھ گناہ کرنے کے نہ ناامید ہو آخر آیت تک۔ پھر کہا ایک شخص نے پس جسنے شرک کیا یعنی وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم مین یا نہین یعنے بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہو رہے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم یعنی واسطے انتظار امر الٰہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے اداے جواب مین پھر فرمایا یعنے بموجب وحی کے یا اپنے اجتہاد سے کہ خبردار ہو اور جس شخص نے کہ شرک کیا [illegible] جسنے شرک کیا اور توبہ کی اپنی زندگی مین توبہ اسکی قبول ہوئی پس وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم مین تین بار فرمایا یہ کلمہ ف نہین [illegible] رکھتا مین الخ یعنی نہین دوست رکھتا مین کہ اس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزین ہاتھ لگین اور انکو تصدق دون اور لذت اٹھاؤن اسکی [illegible] کی چیزون سے اس لیے کہ خوشخبری ہے اسمین مغفرت گناہون کی اور بعد لفظ لا تقنطوا کے باقی آیت یہ ہے مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ [illegible] ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یہی مضمون حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان شعرون مین باندھا ہے شعر یَا صَاحِبَ الذَّنْبِ لَا تَقْنَطَنْ + فَاِنَّ الْاِلٰہَ رَؤُفٌ رَؤُفٌ + وَلَا تَرْحَلَنْ بِلَا عُدَّةٍ فَاِنَّ الطَّرِیْقَ مَخُوْفٌ مَخُوْفٌ + اور یہی مضمون ان شعرون فارسی کے مین ہے شعر غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را + در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش + ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند + ؏ وغیرہ (وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَغْفِرُ لِعَبْدِہٖ مَا لَمْ یَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا [illegible] اللّٰہِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَھِیَ مُشْرِکَةٌ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَخِیْرَ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ) [illegible] روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی البتہ بخشتا ہے واسطے بندے اپنے کے یعنی جو کچھ چاہتا ہے گناہون سے جبتک کہ نہو پردہ درمیان بندے کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا پردہ فرمایا یہ کہ مرے آدمی اس حال مین کہ ہو شرک [illegible] نقل کین یہ تینون حدیثین احمد نے اور نقل کی بیہقی نے اخیر کی کتاب بعث و نشور مین (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [illegible] اللّٰہَ لَا یَعْدِلُ بِہٖ شَیْئًا فِی الدُّنْیَا ثُمَّ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ) اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے یعنی مرے اس حال مین کہ نہ برابر کرتا ہو ساتھ اللہ تعالی کے کسی کو دنیا مین [illegible] پر مانند پہاڑ کے گناہ یعنے بعد مرنے کے بخشیگا اللہ تعالی واسطے اسکے یعنی سب گناہ اگر چاہیگا نقل کی یہ بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِہِ النَّھْرَانِیُّ وَھُوَ مَجْھُوْلٌ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ رُوِیَ عَنْہُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ) اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرنے والا گناہون سے یعنی توبہ صحیحہ مانند اس شخص کے ہے کہ نہین گناہ واسطے اسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نے کہ فقط نقل کیا اسکو نہرانی نے اور وہ مجہول ہے اور شرح السنہ مین روایت کی بغوی نے عبداللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہ کہا عبداللہ بن مسعود نے پشیمانی توبہ ہے یعنی پشیمانی بڑا رکن ہے توبہ کا اور توبہ کرنے والا مانند اس شخص کے ہے کہ نہین گناہ واسطے اسکے ف جاننا چاہیئے کہ توبہ جب ہوتی ہے ساتھ شرطون معتبرہ کے تو نہین شک اسکے قبول ہونے مین اور ہوتی ہے اس سے مغفرت بموجب وعدہ الٰہی کے وہو الذی یقبل التوبة عن عبادہ اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کے کبھی ہوتی ہے مٹانے والی گناہون کی اور کبھی نہین ہوتی لیکن ثواب پاتا ہے اسپر البتہ حاصل یہ کہ یہ موقوف ہے مشیت ایزدی پر

چاہتا ہی استغفار سے گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہیں دور کرتا ۱۲ ﴿باب﴾ یہ باب ہی بیچ بیان اُن حدیثون کے کہ متعلق ہین پہلے باب کے **ف** اکثر نسخون مین فقط لفظ باب کا ہی اور بعضے نسخون مین ہی باب فی سعۃ رحمۃ اللہ یعنے اس باب مین بیان ہی وسعت رحمت باریتعالی کا ۱۲ **الفصل الاول**

فصل اول (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَی اللّٰہُ الْخَلْقَ کَتَبَ کِتَابًا فَھُوَ عِنْدَہٗ فَوْقَ عَرْشِہٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ غَلَبَتْ غَضَبِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کیا اللہ تعالی نے پیدا کرنا مخلوقات کا یعنی دن میثاق کے یا شروع کیا پیدا کرنا اُنکا لکھی کتاب یعنی فرشتون کو یا قلم کو حکم کیا لکھنے کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالی کے ہی اوپر عرش اُسکے کہ اُس مین یہ ہی کہ تحقیق رحمت میری سبقت لی گئی ہی غضب میرے سے اور ایک روایت مین ہی کہ غالب ہی رحمت میری غضب میرے پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کتاب مشتمل اس حکم کی رکھی گئی اوپر عرش کے بسبب بزرگ قدری اُسکی کے اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اُسکی سے غضب پر غالب ہونا اُسکا ہون رحمت کا اور بخشش اور انعام اُسکے کا ہی کہ تمام مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہی اور بے انتہا ہی اور نشانیان غضب کی کم ہین جیسے کہ فرمایا اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اور فرمایا ہی عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَاءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اور بندے جو قصور کرتے ہین ادائے شکر نعمت اُسکی مین وہ زیادہ از حد ہی جیسا کہ فرمایا وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِھِمْ مَا تَرَکَ عَلٰی ظَھْرِھَا مِنْ دَآبَّۃٍ پس یہ رحمت اللہ تعالی کی ہی کہ باقی رکھتا ہی اُنکو اور روزی دیتا ہی اور نعمت پہونچاتا ہی اور عذاب نہین کرتا یہ تو ظہور اُسکی رحمت کا دنیا مین ہی اور آخرت مین اس سے زیادہ ہوگا جیسا کہ حدیث آئندہ مین بیان اُسکا ہی ۱۲ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ اَنْزَلَ مِنْھَا رَحْمَۃً وَاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَھَائِمِ وَالْھَوَامِّ فَبِھَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِھَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِھَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِھَا وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً یَرْحَمُ بِھَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَہٗ وَفِیْ اٰخِرِہٖ قَالَ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَکْمَلَھَا بِھٰذِہِ الرَّحْمَۃِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالی کے سو رحمتین ہین اُتاری اُن مین سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کے اور چارپایون کے اور زہریلے جانورون کے پس بسبب اُسی رحمت کے آپس مین میل کرتے ہین اور بسبب اُسی کے آپس مین رحم کرتے ہین اور بسبب اُسی رحمت کے مہربانی کرتا ہی جانور وحشی اپنے بچے پر اور رکھ چھوڑی ہین اللہ تعالی نے ننانوے رحمتین کہ رحمت کریگا ساتھ اُنکے اپنے بندون پر یعنی مومنون پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے سلمان سے مانند اسکے اور بیچ آخر اُسکے کے یہ ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے پس جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوے رحمتون کو ساتھ اُس رحمت کے یعنی جو کہ دنیا مین ہو چکی ہی **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہان کی رحمت بھی ہوگی قیامت مین اور ننانوے سے وہ ہوکر سو رحمتین ہو جاوینگی ۱۲ (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ وَلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے مومن اُس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہی عذاب سے نہ طمع کرے ساتھ بہشت اُسکی کے کوئی اور اگر جانے کافر اُس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہی رحمت سے نا امید نہووے جنت اُسکی سے کوئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وارد ہوئی ہی یہ حدیث بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اُسکے کے تا کہ نہ مغرور ہو مومن ساتھ رحمت اُسکی کے پس نڈر ہو عذاب اُسکے سے اور نہ نا امید ہو کافر رحمت اُسکی سے اور نہ چھوڑدے توبہ کرنی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ بندے کو لائق ہی کہ ہو درمیان خوف و رجا کے منقول ہی حضرت عمرؓ سے کہ کہا اگر پکارا جاویگا قیامت مین یہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امید رکھونگا کہ وہ مین ہون اور اسیطرح اگر پکارا جاوے گا کہ ایک شخص دوزخ مین جاویگا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون ۱۲ (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ

مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت بہت نزدیک ہی طرف [illegible]
ایک تمھارے کے تسمے پاپوش اسکے سے اور دوزخ بھی مانند اسی کے نقل کی یہ بخاری نے ف حاصل یہ کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہین [illegible] کام
کرے اور امیدوار جنت کا رہے اور برے کاموں سے بچے اور ڈرتا رہے دوزخ سے ۴ (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِاَهْلِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ [illegible] نِصْفَهُ فِي
الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ
مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا [illegible] یا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا واسطے اپنے گھر کے لوگوں کے ایک شخص نے کہ نہین کی تھی بھلائی کبھی اور ایک روایت مین ہی [illegible] ی کی تھی ایک شخص نے
اپنے نفس پر یعنے گناہ بہت کیے تھے پس جب آئی اسکو موت وصیت کی اپنے بیٹوں کو کہ جب مرجاوے یہ شخص یعنی [illegible] جلادو اسکو یعنی مجکو پھر اڑادو
آدھی راکھ اسکی جنگل مین اور آدھی دریا مین پس قسم ہی خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اسپر اور مناقشہ کریگا حساب مین [illegible] کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب
کریگا کسی کو عالم مین سے پس جب مرگیا کیا بیٹوں اسکے نے جو کہہ گیا تھا انسے پس حکم کیا اللہ تعالے نے دریا کو پس جمع کیا دریا نے اس چیز کو کہ اسمین
تھی اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نے وہ چیز کہ اسمین تھی یعنے دریا اور جنگل نے اجزا اس شخص کے سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہوکر پیدا ہوا
پھر فرمایا اللہ تعالے نے کسواسطے کیا تھا تو نے یہ کہا [illegible] شخص نے کیا مین نے ڈر تیرے سے ای پروردگار میرے اور تو داناتر ہی پس بخشا اللہ تعالے نے اسکو
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس شخص نے جلانے [illegible] کا حکم اسلیے کیا کہ وہ سمجھا تھا کہ عذاب خاص اسی کو ہوتا ہی کہ دفن کیا جاتا ہی پس اللہ
ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نواز ہی یہی بات اسکے پسند آئی اور بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کے معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئے اس صورت مین تو کچھ
اشکال نہین وارد ہونا اور اگر معنی اسکے یہ لین کہ اگر قادر ہوگا اللہ تو یہ اشکال لازم آتا ہی کہ یہ شک کرنا ہی قدرت باریتعالی مین اور وہ کفر ہی
پس جواب اسکا بعضون نے یہ کہا ہی کہ وہ شخص [illegible] نبوت کے تھا یعنی اسوقت مین کوئی نبی نہ تھا پس اسوقت مین فقط توحید کافی تھی اور
بعضون نے کہا یہ غلبہ حیرت و دہشت سے واقع ہوا [illegible] آدمی حکم مجنون اور مغلوب العقل کا رکھتا ہی ماخوذ نہین ہوتا جیسا کہ ایک شخص کا ذکر
اوپر کے باب مین ہوا کہ وقت پانے سواری کے بسبب نہایت [illegible] شی کے کہا انت عبدی وانا ربک واللہ اعلم ۴ (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ [illegible] تَسْعٰى اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ
لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا [illegible] فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا آئے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بندی پس ناگہان ایک عورت تھی بندی
کہ تحقیق بہتی تھی چھاتی اسکی یعنی دودھ بہتا تھا بسبب کثرت کے اسلیے کہ بچا اسکے ساتھ نہ تھا دوڑتی تھی یعنی بچے کی تلاش مین جسوقت کہ پاتی
کسی لڑکے کو بندی مین لیتی اسکو اور لگاتی اسکو اپنے پیٹ سے اور دودھ پلاتی اسکو یعنے بسبب محبت بچے اپنے کے پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیا گمان کرتے ہو اس عورت کو کہ ڈالے بچا اپنا آگ مین یعنے جب غیر کے بچے پر یہ محبت رکھتی ہی تو کیا گمان کرتے ہو کہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالیگی
پس کہا ہمنے کہ نہین ڈالیگی اس حالت مین کہ قادر ہو نہ ڈالنے پر پس فرمایا کہ البتہ اللہ بہت رحم کرنے والا ہی اپنے بندون پر یعنی مومن بندون پر
بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّنْجِيَ اَحَدًا مِنْكُمْ
عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ

لَغَفَرَ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نجات دیگا یعنی آگ سے کسی کو تم مین سے عمل اُسکا یعنی نہ [illegible] نہین نفع دیگا بلکہ جب فضل اور رحمت اُسکے ساتھ ہو تو مفید ہی عرض کیا صحابہؓ نے اور نہ تمکو یعنی آپ کو بھی عمل نہین نجات دیگا باوجود کامل ہونے [illegible] فرمایا اور نہ مجکو مگر یہ کہ ڈہانکے مجکو اللہ اپنی طرف سے ساتھ رحمت اپنی کے پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کے اور میانہ روی کرو عمل مین [illegible] یا دتی اور کمی نہ کرو عمل مین اور اول روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچھ رات کو یعنی نماز تہجد پڑھو اور میانہ روی اختیار کرو [illegible] عبادت مین پہونچوگے تم منزل مقصود کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ [illegible] وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل کریگا [illegible] تم مین سے عمل اُسکا بہشت مین اور نہ بچاویگا اُسکو دوزخ سے یعنی عمل اُسکا اور نہ مجکو یعنی نہین داخل کریگا مجکو عمل جنت مین مگر ساتھ رحمت اللہ کے [illegible] کی یہ مسلم نے ف مگر ساتھ رحمت اللہ کے یعنے عمل کہ ساتھ رحمت کے ہوگا وہ یہ کام کریگا پس دخول جنت کا ساتھ محض فضل الٰہی کے ہوگا اور درجات [illegible] فق اعمال کے ہم (وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اسلام لاوے بندہ پس اچھا ہو اسلام اُسکا یعنے خالص ہو نفاق سے کہ ظاہر و باطن یکسان ہو جھاڑتا ہی اللہ تعالی اُس سے [illegible] کہ پہلے اسلام کے کیا تھا اور ہوتا ہی بعد اُسکے بدل یعنی بعد اسلام لانے کے جو عمل کرتا ہی اُسپر بدلا ملتا ہی بیان اُسکا یہ کہ ایک نیکی دہ چند لکھی [illegible] ہو سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور بُرائی مانند اُسکے یعنی جتنی کرتا ہی اُتنی ہی لکھی جاتی ہی مگر یہ کہ تجاوز کرے اللہ اُس سے نقل کی یہ بخاری نے ف یہ فضل اور رحمت الٰہی ہی کہ نیکی کا ثواب دہ چند دیتا ہی سات سو چند تک اور جسکے لیے چاہتا ہی زیادہ بھی دیتا ہی موافق مشقت اور صدق و اخلاص اُسکے کے اور بدی جتنی کرتا ہی اُتنی ہی لکھی جاتی ہی اور جس سے چاہتا ہی درگذر بھی کرتا ہی ۴م (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ [illegible] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا [illegible] لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نے لکھ[illegible] [illegible]ان اور بُرائیان یعنی حکم فرمایا فرشتون کو ساتھ لکھنے اُنکے کے لوح محفوظ مین تفصیل اُسکی یہ کہ جو شخص قصد کرے نیکی کا پھر نہ [illegible] نیکی یعنی نہ میسر ہو کرنا [illegible] سبب کسی عذر کے لکھتا ہی اُس نیکی کو اللہ واسطے کرنے والے کے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پھر اگر قصد کرے نیکی کا اور کرے اُسکو لکھتا ہی اُسکو اللہ واسطے اُسکے نزدیک اپنے دس نیکیان سات سو چند تک بلکہ زیادہ اس سے بہت یعنی جسکے لیے چاہتا ہی بندون اپنے مین سے زیادہ بھی لکھتا ہی از راہ فضل و کرم اپنے کے موافق اخلاص اور بجا لانے شرائط و آداب اُسکے کے اور جس شخص نے قصد کیا بُرائی کا پھر نہ کی بُرائی یعنے بسبب خوف الٰہی کے لکھتا ہی اللہ تعالے واسطے اُسکے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا بُرائی کا پھر کی بُرائی لکھتا ہی اللہ تعالے واسطے اُسکے ایک بُرائی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد نیکیون سے وہ اعمال ہین کہ جنکے کرنے سے ثواب پاتا ہی اور مراد بُرائیون سے وہ اعمال ہین کہ جنکے کرنے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کرے اور پھر نہ کرے تو اُسکے لیے ایک نیکی اسلیے لکھی جاتی ہی کہ ثواب [illegible] کا ہو [illegible] نیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہی عمل اُسکے سے اسلیے کہ ثواب دیا جاتا ہی نیت پر بدون عمل کے اور نہین ثواب دیا جاتا عمل پر بدون نیت [illegible] لیکن مضاعف نہین ہوتا ثواب نیکی کا ساتھ نری نیت کے اور بلکہ زیادہ اس سے اس زیادتی کی

حد کوئی نہیں جانتا ہی کہ کسقدر ہوتی ہی اور مبہم رکھا اُسکو اللہ تعالی نے اسلیے کہ ذکر کرنا مبہم کا رغبت دلانے مین قوی تر ہی ذکر کرنے معین کے سے چنانچہ اسلیے فرمایا ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ۞ اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ أُخْرٰى فَانْفَكَّتْ [illegible] حَتّٰى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) روایت ہی عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حال [illegible] کرتا ہو برائیاں پھر کرے نیکیاں مانند حال اُس شخص کے ہی کہ ہو اُسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہی حلقون زرہ کے نے اُسکو پھر کی [illegible] پس کھل گئے حلقے اُسکے پھر عمل کیا اور یعنے نیکیاں یہانتک کہ کشادہ ہو کر نکل پڑی طرف زمین کے نقل کی یہ شرح السنہ مین ف حاصل یہ [illegible] کرنے سے سینہ تنگ ہوتا ہی اور متحیر ہوتا ہی امور مین اور دشمن رکھتے ہین اُسکو لوگ اور نیکیون کے کرنے سے سینہ فراخ ہوتا ہی اور آسان [illegible] امور اُسکے اور ہوتا ہی محبوب لوگون کے دلون مین مشابہت دی اُسکو ساتھ پہنے زرہ تنگ کے کہ سبب گھٹنے کا ہی اور کھلنا اُسکا سبب فراخی [illegible] خوشدلی کا ہی ۞

۳۷ (وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قُلْتُ [illegible] وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی درداءؓ سے یہ کہ اُنھون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نصیحت فرماتے تھے منبر پر اور [illegible] تھے اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا کھڑے ہونے سے روبرو پروردگار اپنے کے یعنی حساب کے لیے دن قیامت کے دو بہشتین ہین کہا مین نے اگرچہ زنا [illegible] اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنی ڈرنے والے نے تو بھی دو بہشتین ہونگی اُسکے لیے پھر فرمایا دوسری بار اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنے کے سے دو بہشتین ہین پس کہا مین نے دوسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ پھر فرمایا تیسری بار اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنے کے سے دو بہشتین ہین پھر کہا مین نے تیسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری [illegible] رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداء کی نقل کی یہ احمد نے ف دو بہشتین ہین بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ ایک بہشت [illegible] کے ہین مکان اور محل اور زیور وغیرہ اُسکے اور ایک بہشت ہی کہ اسی طرح چاندی کا ہی سامان اُسکا اور ابو درداء نے از بسکہ بعید جانا اس حکم کو اُسپر حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداء کی یعنی ناخوش معلوم ہو اُسکو یہ حکم بات یون ہی ہی جو کہ مین نے کہی ۞ (وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ يَعْنِيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِيْ يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِيْ كِسَائِيْ فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَأْسِيْ فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِيْ فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِيْ قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُوْمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی عامر تیرانداز سے کہ کہا اُسوقت کہ تھے ہم نزدیک اُسکے یعنے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا ایک شخص اُسپر تھی ایک کملی اور اُسکے ہاتھ مین تھی کچھ چیز لپیٹ رکھی تھی کملی اُسپر پھر کہا یا رسول اللہ گذرا تھا مین درختون کے بن پس سنی مین نے اُسمین آوازین جانورون کے بچون کی پس پکڑ لیا مین نے اُنکو اور رکھ لیا مین نے اُنکو اپنی کملی مین پھر آئی بچون کی مان پھرنے لگی میرے سر پر پس کھولدی مین نے کملی بچون پر سے واسطے مان کے یعنی تاکہ دیکھے مان بچون کو پس آپڑی اُنپر پھر لپیٹ لیا مین نے مان اور بچون کو چادر اپنی مین پس یہ سب میرے پاس ہین فرمایا رکھ دے اُنکو پس رکھ دیا مین نے اُنکو یعنی

اور کھول دیا اُنکو اور چھوڑ دی ماں اُنکی نے ہر چیز سواے چمٹنے کے اُنسے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تعجب کرتے ہو واسطے رحم کرنے ماں بچون کے اپنے بچون پر پس قسم ہی اُس ذات کی کہ بھیجا ہی مجکو ساتھ حق کے البتہ اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا ہی اپنے بندون پر بہ نسبت ماں بچون کے ساتھ اپنے کے پھر بھیجا اُنکو یہانتک کہ رکھدے اُنکو جہان سے پکڑا تھا تو نے اُنکو حال آنکہ ماں اُنکی ساتھ اُنکے ہو پھر لیگیا وہ اُنکا نقل کی یہ ابوداود نے

الفصل الثالث فصل تیسری (عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ فَقَالُوا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ قَالَ بَلٰى قَالَتْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلٰى قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَأَبٰى أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعض غزوہ حضرت کے پس گذرے حضرت کتنے ایک لوگون پر پھر فرمایا کون لوگ ہو تم عرض کیا اُنھون نے ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تھی آگ نیچے ہانڈی اپنی کے اور اُسکے ساتھ تھا بیٹا اُسکا پس جسوقت کہ اُٹھتی لپٹ آگ کی دور کرتی لڑکے کو یعنی تا آگ کی گرمی سے رنج نہ اُٹھاوے پھر آئی وہ عورت نبی کے پاس اور کہا تم ہو رسول خدا کے فرمایا ہاں کہا اُس عورت نے قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمھارے کیا نہین اللہ بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالون کا فرمایا کہ ہاں کہا اُس عورت نے کیا نہین اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرنیوالا اپنے بندون پر ماں سے ساتھ بچے اپنے کے فرمایا کہ ہاں کہا اُس عورت نے کہ تحقیق ماں نہین ڈالتی اپنے بچے کو آگ مین پس جھکایا سر اپنا رسول خدا صلعم نے روتے ہوئے پھر اُٹھایا سر اپنا طرف اُس عورت کے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہین عذاب کرتا اپنے بندون کو لیکن ہمیشہ نکرسرکشی کرنیوالے کو ایسے سرکش کو کہ سرکشی کرے اللہ پر یعنی خلاف کرے اُسکے حکم کا اور انکار کرے کہنے لا الٰہ الا اللہ کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے

(وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيلَ إِنَّ فُلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِي أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِي عَلَيْهِ فَيَقُولُ جِبْرِيلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ [illegible] وَيَقُولُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُولَهَا أَهْلُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ أَحْمَدُ) اور روایت ہی ثوبان رضہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ [illegible] سے کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈھونڈھتا ہی رضا مندی اللہ کی یعنی ساتھ ادا کرنے طاعات کے پھر ہمیشہ رہتا ہی ساتھ اُس ڈھونڈھنے کے پس فرماتا ہی اللہ عزوجل جبرئیل کو کہ فلانا بندہ میرا ڈھونڈھتا ہی یہ کہ راضی رکھے مجکو خبردار ہو کہ رحمت یعنی رحمت کاملہ میری اُسپر ہی پھر کہتا ہی جبرئیل رحمت خدا کی فلانے پر ہو جیو اور کہتے ہین یہی بات فرشتے اُٹھانے والے عرش کے اور کہتے ہین اُسکو وہ فرشتے کہ گرد اُنکے ہین یہانتک کہ کہتے ہین اُس بات کو فرشتے ساتون آسمانون کے پھر اُترتی ہی رحمت اُس شخص کے لیے طرف زمین کے نقل کی یہ احمد نے ف اُترتی ہی رحمت یعنی دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکو پھر رکھی جاتی ہی اُسکے لیے قبولیت زمین مین یعنی لوگ عزیز رکھتے ہین اُسکو اور یہ حدیث مانند اس حدیث کے ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہی ایک بندے کو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دوست رکھتا ہون فلانے بندے کو تو بھی دوست رکھ اُسکو پھر دوست رکھتا ہی اُسکو جبرئیل پھر پکارتا ہی جبرئیل آسمان مین کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی فلانے کو پس دوست رکھو تم اُسکو پس دوست رکھتے ہین اُسکو آسمان والے پھر رکھی جاتی ہی اُسکے لیے قبولیت زمین مین یعنی لوگ دوست رکھتے ہین اُسکو اور جب دشمن رکھتا ہی اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دشمن رکھتا ہون فلانے کو تو بھی دشمن رکھ اُسکو پھر دشمن رکھتا ہی اُسکو جبرئیل پھر پکارتا ہی آسمان والون مین کہ اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہی فلانے کو پس دشمن رکھو تم اُسکو پس دشمن رکھتے ہین اُسکو پھر رکھی جاتی ہی اُسکے لیے دشمنی زمین مین یعنی لوگ دشمن رکھتے ہین اُسکو انتہیٰ یہی سبب ہی قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اُنکو دوست

رکھتے ہین اور جو کہ ساتھ مکر و فریب کے اور خرچ کرنے مال کے عوام کے دلون کو اپنی طرف مائل کرتے ہین وہ خارج ہین دائرہ اعتبار سے ؀ (وَعَنْ
اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ) اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ عزوجل کے پس بعضے اُنہین سے ظالم
ہین واسطے نفس اپنے کے اور بعضے اُنہین سے میانہ رو ہین اور بعضے اُنہین سے سبقت کرنے والے ہین نیکیون مین فرمایا سب یہ بہشت مین ہین

---

کی یہ بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین ف اوپر سے آیت یون ہے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ الخ یعنی پھر دیے ہم نے
کتاب و شریعت اُن لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہم نے اُنکو یعنی ساتھ ایمان و اسلام کے اپنے بندون مین سے پس بعضے برگزیدہ بندون [illegible] سے وہ
ہین کہ ظلم کرتے ہین اپنے نفسون پر یعنی مرتکب ہوتے ہین منہیات کے اور بعضے اُنہین سے میانہ رو ہین یعنی نیکی بھی کرتے ہین اور [illegible] بھی اور بعضے
اُنہین وہ ہین کہ سبقت کرتے ہین بھلائیون مین یعنے نہایت جد و جہد کرتے ہین بیچ سیکھنے علم اور کرنے عمل کے اور باوجود علم [illegible] کے تعلیم و ارشاد
بھی اورون کو کرتے ہین اور کہا حسن بصری رحمۃ نے کہ سبقت کرنے والا وہ ہے کہ غالب ہون نیکیان اُسکی برائیون پر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہون نیکیان
اور برائیان اُسکی اور ظالم وہ کہ غالب ہون برائیان اُسکی نیکیون پر یہ تینون قسمین برگزیدہ بندون مین سے ہین [illegible] مین داخل ہونگے
بحسب تفاوت مراتب اور درجات کے اور اس سے فراخی رحمت باریتعالی کی معلوم ہوئی ؀ **باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام**
باب ہے اُن دعاؤن کا کہ پڑھے وقت صبح کے اور شام کے اور سونے کے ف صبح کہتے ہین اول روز کو آفتاب نکلنے تک اور شام وقت غروب ہونے
آفتاب کے سے تا غروب ہونے شفق کے پس دعائین جو صبح [illegible] شام کے پڑھنے کی آئین ہین چاہیے پہلے نماز فجر و مغرب کے پڑھے اور چاہے بعد ؀

**اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا
فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ
رَبِّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ [illegible]) روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ
شام کرتے کہتے داخل ہوئے ہم شام مین اور داخل ہوا [illegible] ملک اس حال مین کہ ملک ہے واسطے اللہ کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے
اور نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک واسطے اُسکے اُسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر
ہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون بھلائی اُس رات کی سے اور بھلائی اُس چیز کی سے کہ اُسمین ہے یعنی جو چیز رات مین پیدا ہوئی ہے اور پناہ مانگتا
ہون مین ساتھ تیری برائی اس رات کی سے اور برائی اُس چیز کی سے کہ اُسمین ہے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کاہلی سے یعنی طاعت
مین اور نہایت بڑھاپے سے کہ خلل آجاوے بعضے قوی مین اور برائی بڑھاپے کی سے یعنی عقل جاتی رہے اور وہ چیزین پیدا ہون کہ برا ہو بسبب اُسکے
حال اور پناہ مانگتا ہون فتنہ دنیا کے سے یعنی دنیا کے فتنون مین اور محبت دنیا مین گرفتار ہونے سے اور عذاب قبر کے سے اور جس وقت صبح کرتے حضرت کہتے
یہ ہے یعنی جو کہ شام مین پڑھتے وہ صبح مین بھی پڑھتے ولیکن پڑھتے بدلے امسینا وامسی الملک للہ کے اصبحنا واصبح الملک للہ اور ایک روایت مین بعد لفظ
سوء الکبر کے یہ ہے کہ اے رب میرے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب سے کہ دوزخ مین ہے اور عذاب سے کہ قبر مین ہے نقل کی یہ مسلم نے ف صبح کے
وظیفہ مین بجاے اللیلۃ کے الیوم پڑھے یعنی اسطرح اللہم انی اسالک من خیر ہذا الیوم اور بجاے مونث ضمیرون کے مذکر ضمیرین پڑھے یعنی ہا کی جگہ ہ
پڑھے ؀ (وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى

وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ) اور روایت ہی حذیفہ رضؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے بچھونے پر رات کو رکھتے ہاتھ اپنا یعنی داہنی ہتھیلی نیچے گال اپنے کے یعنی داہنے گال کے پھر کہتے یا الٰہی ساتھ نام تیرے کے مرتا ہون مین اور زندہ ہوتا ہون مین یعنی سوتا ہون اور جاگتا ہون اور جسوقت جاگتے کہتے سب تعریف ہی واسطے اُس خدا کے کہ جلایا جگایا بعد مارنے ہمارے کے یعنی بعد سلانے کے اور طرف اُسی کے رجوع نقل کی یہ بخاری نے اور نقل کی مسلم نے براءؓ سے ف طرف اُسی کے ہی رجوع یعنی بعد موت کے حساب اور جزا کے لیے دن قیامت کے بعضون نے تو یہ معنی کہے ہین اور ظاہر یہ ہی کہ مراد نشور سے یہان متفرق ہونا ہی بیچ طلب معاش کے بعد سونے کے اور رخسارہ کے نیچے ہاتھ رکھ کر سونے مین بہت غفلت نہین ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کرنے مین وقت سونے اور جاگنے کے یہ ہی کہ اعمال کا اور شروع افعال عبادت پر ہووے (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَلْیَنْفُضْ فِرَاشَہٗ بِدَاخِلَۃِ اِزَارِہٖ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ مَا خَلَفَہٗ عَلَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْہَا وَاِنْ اَرْسَلْتَہَا فَاحْفَظْہَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ لْیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ لْیَقُلْ بِاسْمِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلْیَنْفُضْہُ بِصَنِفَۃِ ثَوْبِہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَہَا) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جگہ پکڑے ایک تمہارا طرف اپنے بچھونے کے چاہیے کہ جھاڑے بچھونا اپنا ساتھ اندر کے کونے لنگی اپنی کے یعنی جو کونہ کہ متصل بدن سے ہی اسلیے کہ وہ نہین جانتا کہ کیا چیز پڑی ہی پیچھے اُسکے بچھونے پر یعنی شاید کہ کوئی کیڑا یا کوڑا کرکٹ اُسپر پڑا ہو پھر کہے یعنی لیٹنے کے ساتھ نام تیرے کے ای پروردگار میرے رکھی مین نے کروٹ اپنی اور ساتھ نام تیرے کے اور مدد تیری کے اُٹھاونگا مین اُسکو اگر قبض کرے تو جان میری پس مہر کر اُسپر یعنی بخشدے اُسکو اور اگر چھوڑ دے تو اُسکو یعنی پھیرے تو حیات طرف میرے اور بدن کے تو محکو پس نگہبانی کر اُسکی ساتھ اسطرح کے کہ نگہبانی کرتا ہی ساتھ اُسکے اپنے نیکبخت بندون کی اور ایک روایت مین ہی کہ جب آوے ایک تمہارا بچھونے پر جھاڑے بچھونا پھر چاہیے کہ لیٹے داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہے باسمک یعنی آخر تک پڑھ جاوے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یہ ہی پس چاہیے کہ جھاڑے بچھونے کو ساتھ کونے کپڑے اپنے کے تین بار اور اس روایت مین ہی وان امسکت نفسی فاغفر لہا یعنی بجائے فارحمہا کے فاغفر لہا ہی ف لنگی کے اندر کے کونے سے جھاڑنے کو اسلیے فرمایا کہ اوپر کا کونا میلا نہو اور اسمین ستر اچھی طرح ڈھکا رہتا ہی اور اگر قبض کرے تو جان میری الخ آدمی جب سوتا ہی تو حکم مردے کا رکھتا ہی کہ حق تعالیٰ روح اُسکی قبض کر لیتا ہی بعد ازان یا روح رکھ چھوڑتا ہی یا مار ڈالتا ہی یا پھر بھیجدیتا ہی جلا دیتا ہی پس دعا کی کہ خداوندا اگر روح رکھ چھوڑے تو اور مارے تو بخشدے اور اگر پھر بھیجے روح کو اور زندہ رکھے محفوظ رکھ جیسے نیک بدن کو محفوظ رکھتا ہی یعنی توفیق بھلائی کی دے اور گناہون سے بچا اور مدد کر ہر امر مین اور نیک بندے وہ ہین کہ حق اللہ تعالےٰ کے اور بندون کے ادا کرتے ہین اور داہنی کروٹ سے سونے مین حکمت یہ ہی کہ دل بائین پہلو مین ہی جب داہنی کروٹ سوتا ہی تو دل لٹکتا رہتا ہی اُس سے بہت استراحت اور غفلت نیند مین نہین ہوتی اور آسان ہوتا ہی نماز تہجد کے لیے اور بائین کروٹ سے سونے مین دل اپنی جگہ ٹھہرا رہتا ہی اُس سے راحت اور غفلت نیند مین بہت ہوتی ہی (وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ نَامَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّہْتُ وَجْہِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَہْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَہْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَہُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَیْلَتِہٖ مَاتَ عَلَی الْفِطْرَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ یَا فُلَانُ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَکَ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰہُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ اِلٰی قَوْلِہٖ اَرْسَلْتَ

وَقَالَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی براء بن عازبؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جگہ پکڑتے طرف بچھونے اپنے کے سوتے داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہتے یا الٰہی خالص متوجہ کیا میں نے ذات اپنی کو طرف حکم تیرے کے اور متوجہ کیا میں نے منھ اپنا طرف تیرے یعنی طرف قبلہ تیرے کے اور سونپا میں نے کام اپنا طرف تیرے اور لگائی میں نے پیٹھ اپنی طرف تیرے یعنی اعتماد کیا میں تجھ پر اور پناہ لایا طرف تیرے واسطے خواہش کرنے کے طرف ثواب تیرے کے اور ڈرنے کے عذاب تیرے سے نہیں پناہ اور نہیں نجات تیرے عذاب سے [illegible] رحمت تیری کے ایمان لایا میں ساتھ کتاب تیری کے کہ اتاری ہی تو نے اور ساتھ نبی تیرے کے کہ بھیجا ہی تو نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ [illegible] شخص نے کہا ان کلمات کو پھر مر گیا اُسی رات میں مرا دین اسلام پر اور ایک روایت میں ہی کہ کہا براءؓ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے [illegible] شخص کے اے فلانے جسوقت کہ جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنے پورا پھر لیٹ داہنی کروٹ اپنے پر پھر کہہ اللھم اسلمت نفسی [illegible] قول ارسلت تک اور فرمایا حضرتؐ نے پس اگر مرے تو اُس رات اپنی میں مریگا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو نے پہونچیگا بھلائی کو یعنی بہت بھلائی [illegible] روایت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِىَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِىَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسو[illegible]ف بچھونے اپنے کے کہتے سب حمد واسطے اللہ کے ہی ایسا اللہ کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہماری کو اور ٹھکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہیں کہ نہیں ہی کہ نہیں کفایت کرنے والا واسطے اُنکے اور نہ ٹھکانا دینے والا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی بہت لوگ ہیں کہ نہیں کفایت کرتا اُنکو اللہ تعالیٰ ہر دن کی بُرائی سے یعنی محفوظ نہیں رکھتا اُنکو ہر دن کی ایذارسانی سے بلکہ وہ غالب ہو رہے ہیں [illegible]پر اور نہ مہیا کیا ہی اُنکے لیے ٹھکانا بلکہ چھوڑ دیا ہی اُنکو کہ سرگردان رہتے ہیں کوچوں اور بازاروں اور جنگلوں میں اور ایذا پاتے ہیں گرمی اور جاڑے میں ۲۶ (وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِىْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَاءَهٗ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى بَطْنِىْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ [illegible] مِنْ خَادِمٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ تحقیق حضرت فاطمہؓ آئین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارادہ اسکے کہ شکایت کرین طرف حضور[illegible] مشقت کی کہ پاتی تھی آپ اپنے ہاتھوں مین بسبب پیسنے چکی کے اور پہونچی تھی خبر حضرتؐ فاطمہ کو یہ کہ آئے ہیں حضرتؐ کے پاس بردے پس نہ پایا حضرتؐ فاطمہؓ نے حضرتؐ کو پس ذکر کیا یہ روبرو عائشہؓ کے یعنی کہا اُنسے کہ حضرتؐ سے عرض کردینا کہ خادم کے مانگنے کے لیے آئی تھی پھر جب آئے حضرتؐ خبر دی حضرتؐ کو عائشہؓ نے یعنی جو کہ حضرت فاطمہؓ نے کہا تھا کہا حضرت علیؓ نے پس آئے حضرتؐ ہمارے پاس اُس حالت میں کہ لیٹ رہے تھے ہم اپنے بچھونوں پر پس ارادہ کیا ہم نے اُٹھنے کا پس فرمایا حضرتؐ نے ٹھہرے رہو اپنی جگہ پھر آئے حضرتؐ اور بیٹھ گئے درمیان میرے اور درمیان فاطمہؓ کے یہانتک کہ پائی میں نے ٹھنڈک حضرتؐ کے قدم مبارک کی اپنے پیٹ پر پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تمکو بہتر اُس چیز سے کہ مانگی تم نے یعنی بردہ وہ یہ ہی کہ جسوقت جاؤ تم اپنے بچھونے پر پس سبحان اللہ پڑھو تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہو تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار پس یہ بہتر ہی تمہارے لیے خادم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت جو اُن دونوں صاحبوں کے درمیان میں آ بیٹھے تو یہ بسبب نہایت شفقت اور بے تکلفی کے تھا جیسا کہ کہا گیا ہی اذا جاءت الالفۃ رفعت الکلفۃ اور پائی میں نے ٹھنڈک الخ اِس سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ ایک لحاف میں سوتے تھے اور حضرت علیؓ ننگے تھے سوائے ستر کے اور کہا جزری نے شرح مصابیح میں کہ بعضی روایات صحیحہ میں تکبیر پہلے ہی پس شیخ ہمارے حافظ ابن کثیر کہتے تھے کہ بعد نمازوں کے سبحان اللہ پہلے پڑھے اور وقت سونے کے اللہ اکبر پہلے پڑھے انتہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ کبھی اللہ اکبر پہلے پڑھے اور کبھی پیچھے تاکہ عمل دونوں

روایتون پر ہوجاوے اور یہ اولیٰ اور لائق تر ہے اور یہ بہتر ہی تھا سب لیے خادم سے یہ رغبت دلائی اور صبر کرنے کے مشقت دنیا پر اور مکروہات دنیا پر یعنی فقر و مرض وغیر ذلک پر اور اسمین اشارہ ہے طرف فضیلت فقیر صابر کے غنی شاکر پر ۱۶ ؎ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّکِ عَلٰی مَا هُوَ خَیْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتُکَبِّرِیْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِکِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آئین حضرت فاطمہؓ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارادہ اسکے کہ مانگین حضرت سے خادم یعنی اور حضرتؐ نہ ملے پس جب سنا تو تشریف لائے اور فرمایا حضرتؐ نے کیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سے سبحان اللہ پڑھو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار بعد ہر نماز کے اور نزدیک سونے کے نقل کی یہ مسلم نے ف پڑھنا اس تسبیحات کا وقت سونے کے دور ہے مشقت خدمت دن کی کو اور رنج کو ۱۶ ؎ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ وَاِذَا اَمْسٰی قَالَ اَللّٰهُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت صبح کرتے کہتے یا الٰہی ساتھ نام تیرے کے صبح کی ہمنے اور ساتھ قدرت تیری کے شام کی ہمنے اور ساتھ نام تیرے کے جیتے ہین ہم اور ساتھ نام تیرے کے مرتے ہین ہم اور طرف تیرے ہی رجوع اور جسوقت کہ شام کرتے کہتے یا الٰہی ساتھ قدرت تیری کے شام کی ہمنے اور ساتھ قدرت تیری کے صبح کی ہمنے اور ساتھ مدد تیری کے زندہ رہتے ہین ہم اور ساتھ مدد تیری کے مرتے ہین ہم اور طرف تیرے ہی اُٹھنا یعنی بعد مرنے کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْکِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا کہا حضرت ابو بکرؓ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ حکم کیجیے مجکو ساتھ ایک چیز کے کہ کہون مین اسکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کے جسوقت کہ صبح کرون مین اور جسوقت کہ شام کرون مین فرمایا کہ یا الٰہی جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے اور رب ... کے اور مالک ہر چیز کے اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی نفس اپنے کے سے اور برائی ... سے اور شرک کرانے شیطان کے سے کہ اسکو جسوقت کہ صبح کرے تو اور جسوقت کہ شام کرے تو اور جسوقت کہ لیوے تو جگہ سونے اپنے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے (وَعَنْ اَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَّقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَّمَسَاءِ کُلِّ لَیْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَیَضُرُّهٗ شَیْءٌ فَکَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ اِلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ اِلَیَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِیْثَ کَمَا حَدَّثْتُکَ وَلٰکِنِّیْ لَمْ اَقُلْهُ یَوْمَئِذٍ لِیُمْضِیَ اللّٰهُ عَلَیَّ قَدَرَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاؤدَ وَفِیْ رِوَایَتِهٖ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُمْسِیَ) اور روایت ہے ابان بن عثمان سے کہ کہا سنا مین نے اپنے باپ سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ کہ کہے بیچ صبح ہر روز کے اور شام ہر رات کے صبح کی مین نے اور شام کی مین نے ساتھ نام اُس اللہ کے کہ نہین ضرر کرتی ساتھ نام اُسکے کوئی چیز زمین مین نہ آسمان مین اور وہ ہے سننے والا اور جاننے والا کہے تین بار پس ضرر کرے اُسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین بار پڑھ لے تو کوئی چیز اُسکو ضرر نہ کرے اور نہ کوئی اُسکو آفت پہونچے پس تھے ابان تحقیق پہونچی تھی اُنکو ایک قسم بیماری فالج کی پس شروع کیا شخص سننے والے نے کہ دیکھا تھا طرف ابان کے یعنی از راہ تعجب کے دیکھتا تھا کہ یہ روایت کرتے ہین کہ جو اس دعا کو پڑھے اُسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور خود بیماری فالج مین گرفتار ہین اپر

کہا اسماء وابان نے کہ کیا و کہتا ہی طرف میرے خبردار ہو تحقیق حدیث اسی طرح ہی کہ جسطرح بیان کی مین نے تجھسے یعنی صحیح ہی ولیکن مین نے نہین پڑھی تھی یہ دعا
اُس دن تاکہ جاری کرے اللہ تعالی مجپر تقدیر اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابو داؤد نے اور ابو داؤد کی روایت مین یہ ہی لم تصبہ فجاءۃ بلاء الخ یعنی جو پڑھے
دعا ہر شام تین بار نہین پہونچتی اُسکو ناگہانی بلا صبح تک اور جو پڑھے اسکو وقت صبح کے نہین پہونچتی اُسکو بلا ناگہانی شام تک (وَعَنْ عَبْدِ [illegible] عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰی اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ [illegible] عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَہَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہَا رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ [illegible] مِنْ سُوْءِ الْکِبَرِ اَوِ
الْکُفْرِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مِنْ سُوْءِ الْکِبَرِ وَالْکِبْرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِکَ اَیْضًا اَصْبَحْنَا [illegible] الْمُلْکُ لِلّٰہِ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ لَمْ یَذْکُرْ مِنْ سُوْءِ الْکُفْرِ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] یعنی جب شام کرتے
شام کی ہمنے اور شام کی ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شر[illegible] سکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت
اور اُسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اے پروردگار میرے مانگتا ہون مین تجھسے بھلائی اُس چیز کی [illegible] مین واقع ہوا اور بھلائی
اُس چیز کی کہ بعد اس شب کے واقع ہوا اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے بُرائی اُس چیز کی سے کہ اس رات مین [illegible] بُرائی اُس چیز کی سے کہ بعد
اس رات کے واقع ہو اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے کاہلی سے یعنی عبادت مین اور بُرائی بڑھاپے کی سی سے یا کہا بُرائی کفر کی سے
اور ایک روایت مین ہی کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے بُرائی بڑھاپے کی سے اور تکبر کی سے اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے
عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کے سے اور جسوقت کہ صبح کرتے کہتے یہی یعنی جو کہ شام مین پڑھتے وہ صبح مین بھی پڑھتے ولیکن پڑھتے بدلے امسینا و امسی الملک
کے اصبحنا و اصبح الملک للہ نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور بیچ روایت ترمذی کے نہین ذکر کیا لفظ من سوء الکفر کا (وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُہَا فَیَقُوْلُ قُوْلِیْ حِیْنَ تُصْبِحِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ
اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا فَاِنَّہٗ مَنْ قَالَہَا حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَالَہَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ حَتّٰی یُصْبِحَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ)
اور روایت ہی بعضی بیٹیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے اُنکو پس فرماتے کہ کہے تو جسوقت کہ صبح کرے تو پاکی ہی اللہ کو
ساتھ تعریف اُسکی کے اور نہین قوت یعنی تسبیح و حمد وغیرہ پر مگر ساتھ مدد اللہ کے جو کہ چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا نہوا جانتی ہون مین یعنی اعتقاد رکھتی ہون مین
یہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور تحقیق اللہ نے گھیرا ہی ہر چیز کو از روے جاننے کے پس تحقیق جس شخص نے کہے یہ کلمے وقت صبح کے محفوظ رہتا ہی یعنی بلاؤن اور
خطاؤن سے شام تک اور جسنے کہے یہ کلمے شام کو محفوظ ر[illegible]صبح تک نقل کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ اِلٰی قَوْلِہٖ وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ
اَدْرَکَ مَا فَاتَہٗ فِیْ یَوْمِہٖ ذٰلِکَ وَمَنْ قَالَہُنَّ حِیْنَ یُمْسِیْ اَدْرَکَ مَا فَاتَہٗ فِیْ لَیْلَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے پس ساتھ پاکی کے یاد کرو اللہ کو یا نماز پڑھو اللہ کی اُسوقت کہ شام کرتے ہو یعنی وقت مغرب اور عشا کے اور اُسوقت
کہ صبح کرتے ہو اور اُسی کے لیے ہی تعریف آسمانون مین اور زمین مین اور ساتھ پاکی کے یاد کرو یا نماز پڑھو وقت عصر کے اور وقت ظہر کے تا قول وکذلک تخرجون
جسنے پڑھین یہ آیتین صبح کو پائی اُسنے وہ چیز کہ رہ گئی تھی اُس سے اُس دن مین اور جسنے پڑھین یہ آیتین وقت شام کے پائی وہ چیز کہ رہ گئی تھی اُس سے
اُس رات مین نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بعد لفظ تظہرون کے آیت یون ہی یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحیی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون یعنی
نکالتا ہی اللہ تعالی زندہ کو مردہ سے یعنی بچے کو منی سے اور انڈے سے اور نکالتا ہی مردے کو زندے سے یعنی منی اور انڈے کو آدمی اور جانور سے اور زندہ

[illegible] کرتا ہی زمین کو بعد مرنے اسکے کے یعنی سرسبز کرتا ہی بعد خشک ہونے کے اور اسی طرح نکالے جاوگے تم یعنی قبرون سے اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ جو کوئی یہ آیت [illegible] پڑھتا ہی تو جو بھلائی اور ورد اُس دن مین فوت ہو جاتا ہی اُسکا ثواب حاصل ہو جاتا ہی اور اسی طرح شام کے پڑھنے سے رات کی بھلائی اور ورد فوت ہو[illegible] اب پاتا ہی [illegible] معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ کہا نافع بن ازرق نے ابن عباس سے کہ آیا پاتے ہو تم پانچون نمازین قرآن مین کہا اُنھون نے ہان [illegible] یہ دونون آیتین یعنی فسبحان اللہ سے لفظ تظہرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہی ان آیتون نے پانچون نمازون کو اور اُنکے وقتون کو [illegible] (وعن [illegible] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کان لہ [illegible] رقبۃ من ولد اسمٰعیل وکتب لہ عشر حسنات وحط عنہ عشر سیئات ورفع لہ عشر درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالہا [illegible] امسی کان لہ مثل ذلک حتی یصبح فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک [illegible] وکذا قال صدق ابو عیاش رواہ ابوداود وابن ماجۃ) اور روایت ہی ابی عیاش سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے و[illegible] نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اُسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہوتا ہی اُسکے [illegible] موافق آزاد کرنے بردے کے اولاد حضرت اسمعیل کی سے اور لکھی جاتی ہین اُسکے لیے دس نیکیان اور دور کیجاتی ہین اُس سے دس برائیان اور بلند کیے جاتے ہین واسطے اُسکے دس درجے اور رہتا ہی پناہ مین شیطان سے یعنی شر بہکانے اُسکے سے شام تک اور جو کہا ان کلمات کو وقت شام کے ہوتا ہی اُسکے لیے مانند اُسی کے صبح تک کہا حماد بن سلمہ نے کہ ایک راوی ہی اس حدیث کا کہ پس دیکھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہی حدیث آپ سے ایسی اور ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے نقل کی یہ ابوداود و ابن ماجہ نے (وعن الحارث بن مسلم التمیمی عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اسر الیہ فقال اذا انصرفت من صلوۃ المغرب فقل قبل ان تکلم احدا اللہم اجرنی من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک جوار منہا واذا صلیت الصبح فقل کذلک فانک ان مت فی یومک کتب لک جوار منہا رواہ ابوداود) اور روایت ہی حارث بن مسلم تیمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انھون نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ نے چپکے سے کہی اُنسے بات پس [illegible] وقت کہ فارغ ہووے تو نماز مغرب کی سے پس کہہ سات بار پہلے اسکے کہ کلام کرے تو کسی سے یا الٰہی پناہ دے مجکو آگ سے پس تحقیق تو جسوقت کہ کہے گا یہ پھر مرے تو اُسی رات مین لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے اور جسوقت کہ پڑھے تو نماز صبح کی پھر کہے تو اسی طرح یعنی سات بار پہلے کلام کرنے سے پس تحقیق اگر مرے تو اُس دن مین لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے نقل کی یہ ابوداود نے (وعن ابن عمر قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ہؤلاء الکلمات حین یمسی وحین یصبح اللہم انی اسئلک العافیۃ فی الدنیا والآخرۃ اللہم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واہلی ومالی اللہم استر عوراتی وآمن روعاتی اللہم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک من ان اغتال من تحتی یعنی الخسف رواہ ابوداود) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑ دین ان کلمات کو وقت شام کے اور صبح کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے عافیت دنیا اور آخرت مین یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے معافی گناہون سے اور سلامتی یعنی عیبون سے بیچ امور دین اپنے کے اور دنیا اپنے کے اور بیچ حق اہل اپنے کے اور مال اپنے کے یا الٰہی ڈھانک عیب میرے اور امن مین رکھ خوف کی چیزون سے یعنی دفع کر بلائین مجسے یا الٰہی محفوظ رکھ مجکو آگے میرے سے اور پیچھے میرے سے اور داہنے میرے سے اور بائین میرے سے اور اوپر میرے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ بڑائی تیری کے اس سے کہ ہلاک کیا جاؤن مین ناگہان نیچے اپنے سے یعنی زمین مین دھنس جانے سے نقل کی یہ ابوداود نے (وعن انس قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح اللھم اصبحنا نشھدک ونشھد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر اللہ لہ ما اصابہ فی یومہ ذلک من ذنب وان قالہا حین یمسی غفر اللہ لہ ما اصابہ فی تلک اللیلۃ من ذنب رواہ الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی ھذا حدیث غریب) اور روایت ہے انس سے کہ کہا [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کہتا کوئی وقت صبح کے یا الٰہی صبح کی ہمنے اس حال مین کہ گواہ کرتے ہین ہم تجکو اور گواہ کرتے ہین ہم اٹھانے وا[illegible] تیرے کو اور فرشتون تیرے کو اور سب مخلوقات تیری کو ساتھ اسکے کہ تحقیق تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو اکیلا نہین کوئی شریک واسطے [illegible] یعنی افعال وصفات مین اور تحقیق محمد بندے تیرے ہین اور رسول تیرے نہین کہتا کوئی یہ کلمے صبح کو مگر کہ بخشتا ہے اللہ تعالے واسطے اسکے [illegible] گناہ کہ صادر ہوئے اُس سے اُس دن مین یعنی سوائے کبیرہ گناہون اور حقوق العباد کے اور اگر کہے ان کلمات کو وقت شام کے بخشتا ہے اللہ تعا[illegible] واسطے اسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئے اُس سے اُس رات مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف لفظ [illegible] جملہ من قال مین بمعنے ما نافیہ کے ہے اور ممکن ہے یہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور موید ہے اسکا جملہ وان قالہا الخ ۱۲ (وعن ثوبان قال [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یقول اذا امسی واذا اصبح ثلثا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ یوم القیمۃ رواہ احمد والترمذی) اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ کہے وقت شام کے اور وقت صبح کے تین بار راضی ہوا مین ساتھ اللہ کے رب ہونے کے اور ساتھ اسلام کے دین ہونے کے اور ساتھ محمد کے نبی ہونے کے مگر ہوگا لازم اللہ پر یعنی از راہ فضل وکرم کے یہ کہ راضی کرے اُسکو دن قیامت کے یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جائیگا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف بعضی روایتون مین لفظ نبیا ہے اور بعضی مین رسولا پس مستحب ہے کہ دونون پڑھے یعنی کہے نبیا ورسولا ۱۲ (وعن حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وضع یدہ تحت راسہ ثم قال اللھم قنی عذابک یوم تجمع عبادک او تبعث عبادک رواہ الترمذی ورواہ احمد عن البراء) اور روایت ہے حذیفہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ ارادہ کرتے سونے کا رکھتے ہاتھ اپنا نیچے سر اپنے کے پھر کہتے یا الٰہی بچا مجکو اپنے عذاب سے اُس دن کہ جمع کریگا تو اپنے بندون کو یا کہا اُٹھاویگا تو اپنے بند[illegible] یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ تجمع عبادک کہا یا بجائے اُسکے تبعث عبادک کہا نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی احمد نے براء سے ف اس روایت مین آیا کہ دست مبارک سر کے نیچے رکھتے تھے اور اور روایت مین آیا کہ رخسارہ مبارک کے نیچے رکھتے تطبیق اسمین یون دیجاوے کہ کبھی سر کے نیچے رکھتے ہونگے اور کبھی رخسارہ کے نیچے جس راوی نے جو دیکھا سو روایت کیا یا یہ کہ کچھ ہاتھ سر کے نیچے ہوتا ہوا اور کچھ رخسارہ کے نیچے پس بیان کیا ہر راوی نے بعض اُس چیز کا کہ دیکھا ۱۲ (وعن حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یدہ الیمنی تحت خدہ ثم یقول اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلث مرات رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے حفصہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ ارادہ کرتے سونے کا رکھتے داہنا ہاتھ اپنا نیچے گلے اپنے کے پھر کہتے تین بار یا الٰہی بچا مجکو عذاب اپنے سے اُس دن کہ اُٹھاویگا تو اپنے بندون کو نقل کی یہ ابوداؤد نے (وعن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول عند مضجعہ اللھم انی اعوذ بوجہک الکریم وکلماتک التامات من شر ما انت اٰخذ بناصیتہ اللھم انت تکشف المغرم والماثم اللھم لا یھزم جندک ولا یخلف وعدک ولا ینفع ذا الجد منک الجد سبحانک وبحمدک رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے نزدیک سونے اپنے کے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ ذات بزرگ تیری کے اور کلمات پورے تیرے کے یعنی اسماء وصفات کے پاک تیری برائی اُس چیز کی سے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اُسکی کے یعنی جو چیز تیرے قبضہ قدرت مین ہے یعنی ہر چیز کی برائی سے یا الٰہی تو دور کرتا ہے قرض کو اور

گناہ کو یا الٰہی نہین شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنے نہین مغلوب ہوتا آخر الامر مین اور نہین خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی یعنے بلکہ نفع دیتے ہین عمل صالح پاک ہے تو اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف تیری کے نقل کی یہ ابو داود نے (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِيْ إِلَى فِرَاشِهٖ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ أَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے اسوقت کہ جاوے اپنے بچھونے پر بخشش چاہتا ہون مین اللہ سے ایسا اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ ہمیشہ [illegible] والا خلق کا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اسکے تین بار کہے بخشتا ہے اللہ تعالےٰ واسطے اسکے گناہ اسکے اگرچہ ہون مانند کف دریا کے یا گنتی ریت عالج کے یا گنتی پتون [illegible] کے یا گنتی دنون دنیا کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف عالج ساتھ زبر اور زیر لام کے نام ہے ایک جنگل کا زمین مغرب مین وہان ریت بہت [illegible] ہے اور غرض ان چیزون کے بیان سے یہ ہے کہ اگر بہت بھی گناہ ہونگے تو بھی بخشے جاوینگے ۱۶ (وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [illegible] مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهٗ يَقْرَأُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے شداد بن اوسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ لیوے خوابگاہ اپنی ساتھ پڑھنے کسی سورت کے کتاب اللہ سے مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالےٰ ساتھ اسکے ایک فرشتہ یعنے حکم کرتا ہے اسکو کہ نگہبانی کرے اسکی ضرر کرنے والی چیزون سے پس نہین نزدیک ہوتی اسکے کوئی چیز کہ ایذا دے اسکو یہانتک کہ جاگے جسوقت کہ جاگے یعنی بعد دیر کے خواہ جلدی نقل کی یہ ترمذی نے ف روایت ہے انسؓ سے بطریق مرفوع کے کہ جب رکھے تو پہلو اپنا بچھونے پر اور پڑھے تو فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد پس تحقیق امن مین رہیگا تو ہر چیز سے سواے موت کے ۱۶

(وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهٗ يُسَبِّحُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَأْتِيْ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ [illegible] فَيَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيْهِ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَكَذَا فِيْ رِوَايَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَفِيْ أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ نہین محافظت کرتا اوپر مرد مسلمان مگر کہ داخل ہوتا ہے بہشت مین یعنی نجات پانے والون کے ساتھ داخل ہوگا خبردار ہو وہ دونون چیزین آسان ہین یعنی اسلیے کہ دشوار نہین کرنا انکا اوپر کہ آسان کرے اللہ اوپر اور عمل کرنے والے اوپر کم ہین یعنی مداومت کرنے والے اوپر نادر ہین بسبب ہونے توفیق کے ایک چیز تو یہ ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرے اللہ کو یعنی سبحان اللہ پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار اور حمد کرے خدا کی یعنی الحمد للہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار کہا ابن عمروؓ نے پس دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے ان تسبیحات کو اپنے ہاتھ سے یعنی انگلیون پر فرمایا حضرت نے پس یہ ڈیڑھ سو ہین یعنی بابت پانچون نمازون کے زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہین میزان مین یعنی میزان اعمال مین بحساب اسکے کہ ہر نیکی دس برابر لکھی جاتی ہے اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی تسبیح کرے اللہ کو اور تکبیر کہے اسکو اور حمد کرے اسکو سو بار یعنے سبحان اللہ تنتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار اور الحمد للہ تنتیس ۳۳ بار پڑھے کہ سب ملکر سو بار ہون پس یہ سو بار ہین زبان پر اور ہزار ہین میزان اعمال مین پس کون تم مین سے کرتا ہوگا دن رات مین اڑھائی ہزار برائیان عرض کیا اصحابؓ نے کسطرح نہ محافظت کرینگے ہم ان چیزون پر فرمایا آتا ہے ایک

تمھارے کے پاس شیطان اس حال مین کہ وہ اپنی نماز مین ہوتا ہی پھر کہتا ہی شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یعنی امور دنیا اور احوال نفسانیہ سے یا جو کچھ کہ متعلق نہ تھا نماز کے نہین اگرچہ امور آخرت سے ہو یہانتک کہ نماز پڑھ کر پھرتا ہی پس شاید کہ وہ نکرے یعنی محافظت ان کلمات پر اور آتا ہی شیطان بیچ خوابگاہ اسکی کے پس ہمیشہ رہتا ہی سلاتا ہی اسکو یہانتک کہ سو جاتا ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور بیچ روایت ابوداؤد کے اختلاف ہی یعنی لفظون مین اسطرح ہی کہ فرمایا حضرت صلعم نے دو خصلتین ہین یا فرمایا دو خلتین ہین راوی کو شک ہوا ہی کہ وہ لفظ فرمایا یا یہ معنی دونون کے ایک ہی ہین یعنی دو چیزین ہین [illegible] نہین محافظت کرتا اوپر انکے بندہ مسلمان یعنی بجائے لا یحصیھما رجل مسلم کے لا یحافظ علیھما عبد مسلم ہی اور اسی طرح سے بیچ روایت ابوداؤد کے پیچھے قول انکے [illegible] وخمسمائۃ فی المیزان کے اسطرح ہی کہ فرمایا اور تکبیر کہے چونتیس بار جسوقت کہ آوے اپنی خوابگاہ مین اور حمد کرے تینتیس بار اور تسبیح کرے تینتیس [illegible] اکثر نسخون مصابیح کے مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے ہی یعنی بیاو رفائدہ ذکر کیا گیا کہ مؤلف نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ حدیث نقل کی او [illegible] کے اکثر نسخون مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے ہی قولہ پس کون تم مین سے الخ یہ جواب ہی شرط محذوف کا اور استفہام مین ایک طرح کا انکار ہی یعنی [illegible] محافظت کی دونون چیزون پر اور حاصل ہوئین اڑھائی ہزار نیکیاں دن رات مین تو معاف کیجاتی ہین اس سے بدلے ہر نیکی کے برائی [illegible] یا اللہ تعالی نے اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ پس کون تم مین سے کرتا ہی برائیاں زیادہ ان نیکیون سے دن رات مین کہ نہون معاف انکے سبب [illegible] کو کہ نہ محافظت کرو اوپر حاصل یہ کہ نیکیاں بہت ہوتی ہین برائیون سے انسے گناہ جھڑ جاتے ہین بلکہ بسبب زیادہ ہونے نیکیون کے درجے بلند ہوتے ہین تمھین چاہیے کہ محافظت کرو اوپر صحابہؓ نے عرض کیا کہ جب اتنا ثواب ہوتا ہی تو کیون نہ محافظت کرینگے ہم اوپر گویا انھون نے بعید جانا انکے ترک کرنے کو پس حضرت صلعم نے انکی استبعاد یعنی بعید جاننے کو رد کیا کہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہی نماز مین یہانتک کہ غافل کر دیتا ہی ذکر سے پیچھے نماز کے اور سلا رکھتا ہی اسی طرح غافل کر کر ذکر سے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی عبد اللہ بن غنام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے وقت صبح کے یا الٰہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجکو صبح مین نعمت سے یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسی کو مخلوق تیری سے پس تیرے ہی [illegible] تنہا نہین شریک کوئی واسطے تیرے پس تیرے ہی لیے تعریف ہی اور تیرے ہی لیے شکر ہی پس جو کوئی یہ دعا صبح کو پڑھے پس تحقیق ادا کیا شکر اس دن کا اور جو کوئی کہے مانند اسکے وقت شام کے پس تحقیق ادا کیا شکر اس رات کا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف شام کو یہ دعا پڑھے تو لفظ امسی کہے بدلے اصبح کے اور آیا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا ای پروردگار میرے نعمتین تیری میرے پاس بہت ہین شکر انکا کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ ای داؤد جب جانا تو نے کہ [illegible] تیرے پاس ہین سب میرے ہی طرف سے ہین تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے انکا ع ح (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ تھے کہتے جب آتے طرف بچھونے اپنے کے یا الٰہی ای پروردگار آسمانون کے اور ای پروردگار زمین کے اور ای پروردگار ہر چیز کے اور ای پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے یعنی انکو پھاڑ کر زراعت اور درخت کھجور کا نکالتا ہی ای اتارنے والے توریت اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی ہر برے کی سے کہ تو پکڑنے والا ہر بال پیشانی اسکے کے یعنی تیرے قبضہ قدرت مین ہی تو ہی ہی پہلے یعنی قدیم بلا ابتدا اسکے پس نہین پہلے تجسے کوئی چیز اور تو ہی آخر یعنی باقی بغیر انتہا کے پس نہین پیچھے

تیرے کوئی چیز اور تو ہی ظاہر یعنی باعتبار افعال و صفات کے پس نہیں اوپر تیرے یعنی اوپر ظہور تیرے کے کوئی چیز یعنی نہیں کوئی چیز ظاہر تجھسے اور تو ہی پوشیدہ
یعنی باعتبار ذات کے پس نہیں کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تجھسے ادا کر مجھسے دین یعنی حقوق اللہ تعالی کے اور بندوں کے اور غنی کر مجھکو فقر سے یعنی محتاج ہونے سے طرف
خلق کے یا ہاتھ کی محتاجگی سے نقل کی یہ ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ مسلم نے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے ف جب آتے طرف بچھونے
[illegible] کے اور حصن حصین میں ہے کہ پڑھے یہ دعا لیٹ کر ۱۲ (وعن ابی الازہر الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ
من [illegible] قال بسم اللہ وضعت جنبی للہ اللہم اغفرلی ذنبی واخسأ شیطانی وفک رہانی واجعلنی فی الندی الاعلی رواہ ابوداود) اور روایت
ہے ابی [illegible] انماری سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جاتے خوابگاہ اپنے میں رات کو کہتے ساتھ نام اللہ تعالے کے سوتا ہوں میں رکھی
میں نے [illegible] اپنی واسطے اللہ کے یا الٰہی بخش میرے لیے گناہ میرے اور دور کر شیطان میرے کو اور چھڑا گروی میری کو اور کر مجھکو مجلس بلند میں یعنی ملائکہ
مقربین اور [illegible] مجلس میں نقل کی یہ ابوداود نے ف مراد گروی سے نفس ہے یعنی خلاص کر نفس میرے کو بندوں کے حق سے اور اپنے عذاب سے یعنی گناہ
میرے بخشدے [illegible] ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال الحمد للہ الذی کفانی وآوانی واطعمنی و
سقانی والذی [illegible] فافضل والذی اعطانی فاجزل الحمد للہ علی کل حال اللہم رب کل شیء وملیکہ والہ کل شیء اعوذ بک من النار رواہ ابوداود
اور روایت ہے عبداللہ بن عمر رض سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ لیتے خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتے سب تعریف ہے خدا کے لیے جسنے
کفایت کیا مجکو یعنی خلق سے بے پروا کیا مجکو اور جگہ دی مجکو یعنی مکان دیا رہنے کو کہ دفع کرتا ہے سردی اور گرمی کو اور کھلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ
احسان کیا مجپر یعنی بسبب دینے اس چیز کے کہ احتیاج پڑتی ہے اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سے اور وہ خدا کہ دیا مجکو پس بہت دیا شکر ہے اللہ کے لیے ہر حال
یا اللہ پروردگار ہر چیز کے اور مالک اسکے اور معبود ہر چیز کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے آگ سے یعنی ان چیزوں سے کہ باعث عذاب دوزخ کی
ہیں نقل کی یہ ابوداود نے (وعن بریدۃ قال شکی خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما انام اللیل من الارق فقال
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اویت الی فراشک فقل اللہم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت
کن لی جارا من شر خلقک کلھم جمیعا ان یفرط علی احد منھم او ان یبغی عز [illegible] ثناؤک ولا الہ غیرک لا الہ الا انت رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی والحکم بن ظھیر الراوی قد ترک حدیثہ بعض اہل الحدیث) اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا شکایت کی خالد بن
ولید نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہیں سوتا میں رات کو بسبب بیخوابی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس کہہ یا الٰہی پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور اس چیز کے کہ سایہ کیے ہوئے ہیں آسمان اسپر اور اے پروردگار زمینوں کے
اور اس چیز کے کہ اٹھا رہی ہیں زمینیں یعنی مخلوقات اور اے پروردگار شیطانوں کے اور انکے کہ گمراہ کیا ہے شیطانوں نے انکو یعنی جن وانس ہو میرے لیے
پناہ دینے والا برائی سب مخلوقات اپنی کی سے اس سے کہ زیادتی کرے مجپر کوئی انمیں سے یا ظلم کرے غالب ہے پناہ چاہنے والا تیرا اور بزرگ ہے تعریف
تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی اور حکیم بن ظہیر راوی اس
حدیث کا تحقیق چھوڑ دی ہے حدیث اسکی بعضے اہل حدیث نے ف حکم ساتھ زبر ح اور کاف کے ہے اور اصل نسخہ سید کے میں حکیم ساتھ یے کے ہے اور حاشیہ
پر لکھا ہے کہ صواب حکم ہے اور حصن حصین میں ہے کہ روایت کی یہ طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے لیکن انکی روایت میں بجاے اجمعین کے
جمیعا ہے اور بجاے یبغی کے یطغی ہے اور بجاے جل ثناؤک آخر تک کے وتبارک اسمک پس اسی لفظ پر تمام ہوئی ہے یہ دعا آمین ۱۲ الفصل الثالث
فصل تیسری (عن ابی مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصبح احدکم فلیقل اصبحنا واصبح الملک للہ رب العالمین اللہم انی

أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ثُمَّ إِذَا أَمْسٰى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

روایت ہی ابی مالکؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ صبح کرے ایک تمھارا پس چاہیے کہ کہے صبح کی ہمنے اور صبح کی [illegible]

خاص واسطے خدا کے پروردگار عالموں کا یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بھلائی اس دن کی کشائش اسکی یعنی مقصود کو پہونچون اور مدد اسکی [illegible] دن

مین مدد میری کر کہ نفس اور شیطان اور اور دشمنون پر غالب ہون اور نور اسکا یعنی توفیق علم اور عمل کی ہو آمین اور برکت اسکی یعنی اُس دن [illegible] حلال

طلب ہاتھ لگے اور ہدایت اسکی یعنی عمل اور اعتقاد حق پر رہون اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی اُس چیز کی سے کہ اُس دن مین [illegible] برائی اُس چیز

کی سے کہ پیچھے اسکے ہی پھر جبکہ شام کرے پس چاہیے کہ کہے مانند اسکے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف شام کو یہ دعا پڑہے تو بجاے اصبحنا و اصبح [illegible] امسینا و امسی

الملک پڑھے اور ہذا الیوم کی جگہ ہذہ اللیلۃ اور مذکر ضمیرون کی جگہ مونث ضمیرین پڑھے یعنی ۃ کی جگہ ہا ۱۲ (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ [illegible] بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ

لِأَبِيْ يَا أَبَتِ أَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ [illegible] تُكَرِّرُهَا ثَلَاثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَ

ثَلَاثًا حِيْنَ تُمْسِيْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ [illegible] دَاوُدَ) اور روایت ہی

عبدالرحمن بن ابی بکرہؓ سے کہ کہا کہا مین نے واسطے باپ اپنے کے کہ اے باپ میرے سنا مین نے تمکو کہتے ہو ہر روز یا الٰہی عافیت دے مجکو بدن میرے مین

یا الٰہی عافیت دے مجکو شنوائی میری مین یا الٰہی عافیت دے مجکو بینائی میری مین نہین کوئی معبود مگر تو مکرر پڑھتے ہو تم اسکو تین بار وقت صبح کے

اور تین بار وقت شام کے پس کہا اے بیٹے میرے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتے تھے ساتھ ان کلمون کے پس مین دوست رکھتا ہون کہ

پیروی کرون حضرتؐ کی سنت کی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ دعا اور اور اعمال خیر کے کرنے مین منظور اصلی بجا لانا امر حضرتؐ کا

اور اتباع سنت انکی کا ہونا ہزار عمل اور قبولیت دعا ۱۲ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ

قَالَ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ

صَلَاحًا وَأَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَآخِرَهٗ فَلَاحًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِيْ كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ) اور روایت ہی عبداللہ بن ابی

اوفیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کرتے کہتے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے

اور بزرگی ذات کی اور بزرگی صفات کی خدا ہی کے لیے ہی اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پکڑتے ہین رات مین اور دن مین سب

اللہ ہی کے لیے ہین اور مخلوق ملک اسکی ہین یا الٰہی کر اول اس دن کا سبب نیکی کا یعنے خرچ کرین ہم اسکو طاعت مین اور درمیان اسکے کو سبب برآمد

حاجات کا اور آخر اسکے کو سبب نجات کا اے بہت رحم کرنے والے سب رحم کرنے والون کے ذکر کی یہ حدیث نووی نے کتاب الاذکار مین ساتھ روایت

ابن سنی کے ف ختم کیا حضرتؐ نے اس دعا کو لفظ یا ارحم الراحمین پر اسلیے کہ اس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہی جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہی اور روایت

کی حاکم نے مستدرک مین ابی امامہ سے بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالٰی کا ایک فرشتہ متعین ہی اسپر کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار

تو کہتا ہی اسکو فرشتہ کہ ارحم الراحمین متوجہ ہی تجھپر پس مانگ ۱۲ (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

إِذَا أَصْبَحَ أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابزیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے جسوقت صبح کرتے صبح کی ہمنے اوپر دین اسلام

کے اور کلمہ توحید کے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور اوپر دین نبی اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اوپر دین باپ اپنے ابراہیم کے کہ دین باطل سے

بیزار ہو کر متوجہ تھے دین حق پر اور نہ تھے ابراہیم مشرکون سے نقل کی یہ احمد اور دارمی نے ف پر دین نبی اپنے کے الخ ظاہر اس لفظ کا یہ ہی کہ حضرتؐ

مبعوث بھیجے طرف خلق کے اور طرف اپنے بھی یا تعلیم امت کے لیے فرمایا

## بَابُ الدَّعَوَاتِ فِی الْاَوْقَاتِ

باب ہے بیچ دعاؤں متفرق کے وقتوں مختلف کے ف جو اذکار کہ شارع سے کسی وقت یا کسی حال میں وارد ہوئے ہیں مسنون ہے ہر کسی کو بجالانا انکا اگرچہ ایکبار ہو واسطے اتباع [illegible] شریعت کے

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِیَ اَهْلَهٗ [illegible] بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک تمہارا ارادہ کرے صحبت کرنے کا بیوی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے کہے مدد چاہتا ہوں [illegible] ہم ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی دور رکھ ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے کہ نصیب کرے تو ہمکو پس تحقیق شان یہ ہے کہ اگر مقدر ہو [illegible] یا جاوے درمیان مرد و عورت کے فرزند اس جماع میں ضرر نہیں کرتا اسکو شیطان کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے [illegible] لوگ یہ پڑھتے ہیں اور فرزند انکے شیطان کے تصرف سے محفوظ نہیں رہتے جواب یہ ہے کہ ضرر نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ شیطان اسے کافر نہیں [illegible] اسمیں اشارہ ہے طرف خاتمہ بخیر ہونے فرزند کے بسبب برکت ذکر اللہ کے اسوقت یا معنی یہ ہیں کہ ضرر نہیں پہونچاتا شیطان ساتھ آسیب اور [illegible] ہاتھ پاؤں ٹیڑھے کر دینے کے اور مانند انکے کے اور کہا ابن جوزی نے کہ نہیں مسلط ہوتا شیطان اسکے دین پر اور نہیں ظاہر ہوتی مضرت اسکے فرزند کے حق میں بہ نسبت غیر اسکے اور بعضوں نے کہا مراد ضرر نہ پہونچانے سے یہ ہے کہ شیطان اسکے انگلی زور سے نہیں مارتا

(وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلعم تھے کہتے نزدیک شدت فکر وغم کے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے کہ بزرگ ہے بردبار نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پروردگار عرش بڑے کا نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بڑے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

(وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہ کہا برا کہا دو شخصوں نے آپسمیں نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم نزدیک حضرت کے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک انمیں سے بہت برا کہتا تھا دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا تحقیق سرخ ہو گیا تھا چہرہ اسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں ایک کلمہ اگر کہے اسکو البتہ جاتا رہے اس سے وہ غصہ کہ پاتا ہے وہ یہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے پس کہا صحابہ نے اس شخص کو کہ کیا نہیں سنتا تو وہ چیز کہ فرماتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اسنے کہ نہیں تحقیق میں دیوانہ نقل یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث نکالی گئی ہے اس آیت سے وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور میں نہیں دیوانہ یعنی یہ کلمہ اسکو پڑھنے کو کہتے ہیں کہ دیوانہ ہوتا ہے اور میں نہیں دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتھ شریعت کے نہیں تھا اور سمجھ دین میں نہیں رکھتا تھا پس توہم کیا کہ یہ دیوانہ ہی کہتا ہے یہ نہ سمجھا کہ غصہ بھی شیطان کے بہکانے سے ہوتا ہے اسکو یہ مفید ہے اور کہا طیبی نے احتمال ہے کہ وہ شخص منافق ہو یا بدخو گنوار دن سے

(وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَيْطَانًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم آواز مرغوں کی پس مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل اسکا اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتے ہیں فرشتے کو اور جب سنو تم

آواز گدھے کی پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتا ہی شیطان کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مرغ فرشتے کو دیکھکر آواز کرتا ہی اسوقت دعا کرو تاوہ آمین کہے اور بخشش چاہے تمہارے لیے اور گدھے کی آواز سنکر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو اسلیے کہ وہ شیطان کو دیکھکر آواز کرتا ہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نیکوں کے آنے کے وقت رحمت و برکت اُترتی ہو پس مستحب ہی اسوقت دعا کر[illegible] دلالت کرتی ہی اسپر کہ نازل ہوتا ہی غضب و عذاب کافروں پر پس مستحب ہی پناہ مانگنی وقت گذرنے کفار کے بخوف اسکے کہ پہونچے اسکو شر[illegible]

(وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجًا اِلَی السَّفَرِ کَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّ[illegible] [illegible]نَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا [illegible]وِلْنَا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَ[illegible] الْاَھْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے یہ کہ رسول [illegible]لی اللہ علیہ وسلم تھے جب سوار ہوچکتے اپنے اونٹ پر حالت نکلنے میں طرف سفر کے کہتے اللہ اکبر تین بار پھر پڑھتے یہ آیت پاک ہی وہ ذات [illegible]ر کی واسطے ہمارے یہ سواری اور نہیں تھے ہم واسطے اسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ پھرنے والے ہیں یا ال[illegible] ہم مانگتے ہیں تجھسے بیچ اس سفر اپنے کے نیکی اور تقوی اور عمل سے جو راضی ہووے تو اُس سے یعنے قبول کرے اسکو یا آلہی آسان کر پھر سفر ہمارا یہ اور لپیٹ واسطے ہمارے یعنے دفع کر درازگی اسکی یا آلہی تو ہی ہی صاحب یعنے نگہبان سفر میں اور خبر گیری کرنے والا اہل میں یا آلہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے مشقت سفر کی سے اور بُری حالت دیکھنے کی سے یعنے بسبب نقصان دیکھنے کے اہل و مال میں غمگین ہوں اور حالت بُری ہو اس سے پناہ مانگتا ہوں اور بُرائی پھرنے کی سے مال میں اور اہل میں اور اولاد میں یعنی اس سے بھی پناہ ہی کہ سفر سے پھر کر اہل و مال میں نقصان وغیرہ دیکھوں اور رنج اُٹھاؤں اور جسوقت کہ پھرتے حضرت سفر سے کہتے یہ الفاظ اور زیادہ کرتے اُنمیں ہم پھرنے والے ہیں یعنی سفر سے ساتھ سلامتی کے طرف وطنوں اپنے کے توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنے والے ہیں پروردگار اپنے کے لیے تعریف کرنے والے ہیں نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْ[illegible]وَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پناہ مانگتے مشقت سفر کی سے اور بُری حالت پھرنے کی سے اور نقصان سے پیچھے زیادتی یعنی اعمال صالح میں اور اہل و مال میں اور بد دعا مظلوم کی سے اور بُری حالت دیکھنے کی سے اہل و مال میں نقل کی یہ مسلم نے ف پناہ مانگتے بد دعا مظلوم کی سے حقیقت میں پناہ مانگنی ہی ظلم سے کہ ظلم نکروں میں کسی پر تا مظلوم بد دعا نہ کرے مجھپر (وَعَنْ خَوْلَۃَ بِنْتِ حَکِیْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ مَّنْزِلِہٖ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی خولہ بیٹی حکیم کی سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی اُترے کسی مکان میں یعنی سفر میں ہو یا حضر میں پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ تعالی کے کہ پورے ہیں یعنی اسماء و صفات یا کتابیں اسکی بُرائی اُس چیز کی سے کہ پیدا کی نہیں ضرر کرتی اُسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کرے اس منزل سے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی الْبَارِحَۃَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی میں نے ایک بچھو سے کہ کاٹا مجھکو رات گذری میں فرمایا خبردار ہو اگر کہتا تو جسوقت کہ شام کی تو نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ تعالی کے کہ پورے ہیں بُرائی اُس چیز کی سے کہ پیدا کی نہ ضرر پہونچاتا تجھکو نقل کی یہ مسلم نے ف

اور ترمذی کی ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی پڑھے اسکو وقت شام کے تین بار نہیں ضرر کرتا اسکو زہر یعنی کسی جانور کا اُس رات میں اور ایک روایت میں
ہے وقت صبح کے بھی پڑھنا اسکا آیا ہے پس ایسا ہی فائدہ صبح کے پڑھنے میں ہوتا ہے کہ محفوظ رہتا ہے دن کو موذی چیزوں سے اور معقل بن یسار صحابی سے منقول ہے
[illegible] یہ اعوذ پڑھے تو متعین ہوتے ہیں اُسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہیں اُسکے لیے اور اگر مر تا ہے شہید مرتا ہے+ف المرقات و شرح الحصن۔
([illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کان فی سفر و اسحر یقول سمع سامع بحمد اللہ و حسن بلائہ علینا ربنا صاحبنا و افضل علینا عائذا باللہ
من [illegible] رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت ہوتے سفر میں اور وقت سحر کا ہوتا کہتے سنی سننے والے نے تعریف کی
میری خدا [illegible] کرار میرا ساتھ خوبی نعمت اسکی کے ہمپر اے رب ہمارے نگہبانی کر ہماری اور احسان کر ہمپر کہتے ہیں ہم یہ کلام پناہ چاہتے ہوئے ساتھ خدا کے آگ سے
نقل کی یہ مسلم [illegible] (وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض ثلث
تکبیرات ثم [illegible] لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون
صدق اللہ وعدہ [illegible] عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پھرتے
جہاد سے یا حج سے یا [illegible] کہتے اوپر ہر جگہ بلند کے زمین سے تین تکبیریں پھر کہتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے نہیں شریک کوئی اسکا اسی کے لیے
ہے ملک اور اُسی کے لیے ہے حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پھرنے والے ہیں یعنی طرف وطن کے توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں یعنی اللہ کو سجدہ کرنے
والے ہیں یعنی اللہ کو واسطے پروردگار اپنے کے تعریف کرنے والے ہیں سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کرنے دین کا اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی
اور شکست دی کفار کے گروہوں کو تنہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی غزوۂ خندق میں کہ دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوا یہود اور قریظہ اور نضیر کے جمع
ہوکر مدینہ پر آچڑھے تھے اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سے رکھتے تھے اللہ تعالی نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اُنپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا+ (وعن
عبد اللہ بن ابی اوفی قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب علی المشرکین فقال اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اللھم
اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم متفق علیہ) اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی رضؓ سے کہ کہا بد دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن جنگ احزاب
کے مشرکوں پر پس کہا یا الٰہی اُتارنے والے کتاب کے جلدی کرنے والے حساب کے یعنی [illegible] قیامت کے کہ آدھے دن میں سب حساب لیگا یا الٰہی شکست دے
گروہ کافروں کو یا الٰہی شکست دے اُنکو اور ہلا دے اُنکو یعنی ثابت نہ رکھ اُنکو مقابلہ [illegible] کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن عبد اللہ بن بسر قال
نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقربنا الیہ طعاما و وطبۃ فاکل منھا ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی بین اصبعیہ ویجمع
السبابۃ والوسطی وفی روایۃ فجعل یلقی النوی علی ظھر اصبعیہ السبابۃ والوسطی ثم اتی بشراب فشربہ فقال ابی واخذ بلجام دابتہ ادع اللہ
لنا فقال اللھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم رواہ مسلم) اور روایت ہے عبد اللہ بن بسرؓ سے کہ کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے
باپ کے پاس مہمان پس نزدیک لیگئے ہم طرف حضرت کے کھانا اور ایک چیز مانند مالیدہ کے پس کھایا اُسمیں سے پھر لائے گئے کھجور خشک پس تھے حضرتؐ
کھاتے اُسکو اور ڈالتے گٹھلی درمیان دونوں انگلیوں اپنی کے اور اکٹھی کرتے اُنگلی شہادت اور بیچ کی اور ایک روایت میں ہے پس شروع کیا حضرتؐ نے کہ ڈالتے
گٹھلی اوپر پیٹھ دونوں اُنگلیوں اپنی کے اُنگلی شہادت کے اور بیچ کے پھر لائے گئے پانی پس پیا اُسکو پھر کہا باپ میرے نے اس حال میں کہ پکڑے تھے لگام جانور
حضرتؐ کی کہ دعا مانگو اللہ سے میرے لیے پس کہا حضرتؐ نے یا الٰہی برکت دے اُنکے لیے بیچ اُس چیز کے کہ روزی دی تو نے اُنکو اور بخش واسطے اُنکے اور رحم
کر اُنپر نقل کی یہ مسلم نے ف پہلی روایت میں یوں آیا کہ گٹھلیاں ڈالتے تھے درمیان دونوں انگلیوں کے اور دوسری میں یہ کہ دونوں اُنگلیوں کی پیٹھ پر ڈالتے
تھے تطبیق اُنمیں یہ ہے کہ کبھی اسطرح ڈالتے ہونگے اور کبھی اسطرح اور اُنگلیوں کی پیٹھ پر اسلیے ڈالتے تھے کہ تا ہاتھ کا اندر کا رخ بھرے نہیں ستھرائی اندر

کی اولی ہی باہر کی سطر اتی سے اور انگلیون سے مراد بائین ہاتھ کی انگلیان ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہی پکڑنا اکابر اور مہمان کی رکاب اور لگام کا ازراہ تواضع
اور خاطر داری کے اور اسی طرح سنت ہی دروازے تک مہمان کے ساتھ جانا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت ہی ضیافت کرنے والے کے لیے یہ کہ طلب دعا کی کرے مہمان سے
اور سنت ہی مہمان کے لیے یہ کہ دعا کرے ضیافت کرنے والے کے لیے ✤ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ اِذَا رَاٰی الْہِلَالَ قَالَ اَللّٰہُمَّ اَہِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ [illegible]
روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت دیکھتے چاند کہتے یا الٰہی نکال تو اس چاند کو ہمپر ساتھ امن اور ایمان اور سلامتی [illegible]
رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف ہلال کہتے ہین پہلی اور دوسری اور تیسری رات کے چاند [illegible] قمر کہلاتا
ہی پس حضرت ہلال دیکھتے تو دعا مذکورہ پڑھتے حاصل اسکا یہ ہی کہ یا الٰہی اس مہینے مین ہم با امن و با ایمان و با سلامت سب آفات سے اور [illegible] اسلام پر مستقیم
رہین بعد ازان خطاب چاند کو کر کر فرماتے کہ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی ہی اسمین رد ہی انکا کہ جو چاند اور سورج کو پوجتے ہین اور [illegible] ین ✤ (وَعَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰی مُبْتَلًی فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی
کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اِلَّا لَمْ یُصِبْہُ ذٰلِکَ الْبَلَاءُ کَائِنًا مَا کَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ [illegible] غَرِیْبٌ وَعَمْرُو بْنُ
دِیْنَارٍ الرَّاوِیُّ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ ) اور روایت ہی عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ دیکھے
کسی مبتلاے بلا کو پھر کہے سب تعریف واسطے اس اللہ کے کہ بچایا مجکو اس چیز سے کہ گرفتار کیا تجکو ساتھ اسکے اور بزرگی دی مجکو بہتون پر ان لوگون سے
کہ پیدا کیا بزرگی دینا مگر کہ نہین پہونچی اسکو یہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابن عمر رضی سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی
اور عمرو بن دینار راوی نہین قوی ف حاصل یہ کہ جو کوئی مبتلاے بلا کو دیکھکر یہ دعا الحمد للہ الذی لفظ تفضیلا تک پڑھتا ہی اس بلا مین نہین گرفتار ہوتا اور
بلا عام ہی خواہ بدنی ہو مانند برص اور جذام اور اندھے ہونے کے اور سواے انکے کے اور خواہ بلاے دنیوی ہو مانند حاصل کرنے مال وجاہ اور مانند انکے
کے اور خواہ بلاے دینی ہو مانند فسق اور ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند انکے کے غرضکہ ہر طرح کے مبتلاے بلا کو دیکھکر یہ دعا پڑھے ولیکن لکھا ہی علما نے
کہ جو کوئی مبتلاے بیماری کو دیکھے تو چپکے سے اس دعا کو پڑھے تا [illegible] آزردہ نہو اور اگر گناہ مین یا دنیا مین کسی کو مبتلا دیکھے تو پکار کر پڑھے تا وہ باز رہے اور
اگر دیکھے کہ پکار کر کہنے مین فساد ہوتا ہی تو اسکو بھی دیکھکر چپکے پڑھے ✤ (عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَمَحَا عَنْہُ اَلْفَ
اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ وَبَنٰی لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ مَنْ قَالَ
فِیْ سُوْقٍ جَامِعٍ یُبَاعُ فِیْہِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ ) اور روایت ہی عمر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص داخل ہو بازار مین اور کہے نہین
کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک واسطے اسکے اسی کے لیے ہی بادشاہت اور اسی کے لیے ہی تعریف وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی
نہ مریگا اسی کے ہاتھ ہی بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکھتا ہی اللہ اسکے لیے دس لاکھ نیکیان اور دور کرتا ہی اس سے دس لاکھ برائیان اور بلند کرتا ہی اسکے
لیے دس لاکھ درجے اور بناتا ہی اسکے لیے گھر بہشت مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی اور شرح السنہ مین بدلے من دخل
السوق کے یون ہی کہ جو شخص کہے یعنے کلمہ مذکور بیچ بازار جامع کے یعنے بڑی بازار کے کہ خرید و فروخت کیجاوے یعنی اکثر چیزین بکتی ہون اسمین ف سبب اسکے
ثواب کا یہ ہی کہ بازار جگہ غفلت اور جھوٹی قسمون اور جگہ سلطنت شیطانون کی ہی ایسی جگہ مین اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے بہت ثواب پاتا ہی ✤ (وَعَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَۃِ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ تَمَامُ النِّعْمَۃِ قَالَ دَعْوَۃٌ اَرْجُوْ بِہَا خَیْرًا

فقال ان من تمام النعمة دخول الجنة والفوز من النار وسمع رجلا یقول یا ذا الجلال والاکرام فقال قد استجیب لک فسل وسمع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم رجلا وهو یقول اللهم انی اسئلک الصبر فقال سالت اللہ البلاء فسله العافیة رواه الترمذی) اور روایت ہے معاذ بن جبل رضہ سے کہ
سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہے کہتا ہے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون تجھسے پوری نعمت اور فرمایا کہ چیز کیا ہے پوری نعمت پس
[illegible] شخص نے کہ یہ دعا ہے کہ امید رکھتا ہون ساتھ اسکے مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہے اور نجات پانا دوزخ سے اور سنا
حضرت [illegible] ایک شخص کو کہ کہتا ہے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے پھر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیری پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص [illegible] کہتا ہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے صبر پس کہا مانگی تونے اللہ سے بلا پس مانگ اس سے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے ف حاصل
مطلب [illegible] ہے کہ وہ شخص نعمت دنیا کو نعمت پوری سمجھکر دعا اسکے حاصل ہونے کی مانگ رہا تھا حضرت نے فرمایا کہ یہ فانی ہے نعمت پوری داخل
ہونا جنت مین [illegible] نجات پانا دوزخ سے اور مانگی تونے بلا یعنے اسلیے کہ صبر بلا پر ہوتا ہے پس مانگ عافیت کہ سب بلا اور آفتون سے نگاہ رکھے کہ بلا
بھی چیز ہے نہ مانگنی [illegible] اور اگر بلا نازل ہو صبر کرے ۱۲ (وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا
فکثر فیه لغطه فقال [illegible] قوم سبحانک اللهم وبحمدک اشهد ان لا اله الا انت استغفرک واتوب الیک الا غفر له ما کان فی مجلسه ذلک
رواه الترمذی والبیهقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک جگہ اور
بہت ہون اسمین بیفائدہ باتین پھر کہے پہلے اٹھنے سے پاک ہے تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہین تیری ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین
کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہون مین تجھسے اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیرے مگر کہ بخشا جاتا ہے واسطے اسکے جو کچھ کہ ہوا اس مجلس مین نقل کی یہ ترمذی نے
اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف لغط سے مراد یہان وہ کلام ہے کہ جس سے گنہگار ہو اور بعضون نے کہا لغط کے معنی ہین کلام بیفائدہ اور اس دعا کو کفارة
المجلس کہتے ہین یعنے اس دعا کے پڑھنے سے جو اس مجلس مین گناہ یا بیفائدہ باتین یا ہنسی ٹھٹھا ہوا ہو تو اللہ تعالی اس دعا کے پڑھنے سے جھاڑ دیتا ہے ۱۲
(وعن علی انه اتی بدابة لیرکبها فلما وضع رجله فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظهرها قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا هذا
وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلثا واللہ اکبر ثلثا سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحک
فقیل من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول
اللہ قال ان ربک لیعجب من عبده اذا قال رب اغفر لی ذنوبی یقول اللہ یعلم انه لا یغفر الذنوب غیری رواه احمد والترمذی وابو داود) اور
روایت ہے حضرت علی رضہ سے کہ حاضر کیا گیا انکے پاس جانور تاکہ سوار ہون اسپر جبکہ رکھا اپنا پاؤن رکاب مین یعنی ارادہ کیا پاؤن رکھنے کا کہا بسم اللہ
پس جبکہ چڑھے اسکی پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنے شکر ہے اوپر نعمتون سواری کے اور سوا اسکے کے پھر کہا پاک ہے وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اس جانور
کو اور نہ تھے ہم واسطے اسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ پھرنے والے ہین پھر کہا الحمد للہ تین بار واللہ اکبر تین بار
پاک ہے تو تحقیق مین نے ظلم کیا اپنے نفس پر پس بخشش کر واسطے میرے پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی سواے تیرے پھر ہنسے حضرت علی رض کہا گیا
کس واسطے ہنسے تم اے امیر المومنین کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا مین نے پھر ہنسے پس کہا مین نے کس چیز سے ہنسے تم
یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے پس جب کہتا ہے اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے گناہ میرے فرماتا
ہے اللہ تعالی کہ جانتا ہے یہ بندہ کہ نہین بخشتا گناہون کو کوئی سواے میرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ
تعالے کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علی رض بسبب پیروی حضرت کے ہنسے ۱۲ (وعن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع

رَجُلًا اَخَذَ بِیَدِہٖ فَلَا یَدَعُهَا حَتّٰی یَکُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ یَدَعُ یَدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَاٰخِرَ عَمَلِکَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا لَمْ یَذْکُرْ وَاٰخِرَ عَمَلِکَ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت رخصت کرتے کسی شخص کو یعنے مسافر کو پکڑتے ہاتھ اسکا پس نہ چھوڑتے ہاتھ اسکے کو یہانتک کہ وہ شخص چھوڑتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو یعنی یہ پس [illegible] ق اور تواضع حضرتؐ کے تھا اور فرماتے سونپتا میں نے اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنے طلب کرتا ہوں حفاظت دین و امانت تیری کی [illegible] تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو اور ایک روایت میں ہے وخواتیم عملک یعنی بجائے آخر عملک کے یہ لفظ ہے یعنی اعمال آخری تیرے بھی سپرد اللہ تعالیٰ [illegible] طلب ہے یہی ہے جو پہلے جملہ کا تھا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کے نہیں ذکر کیا گیا لفظ وآخر [illegible] ف مراد امانت سے اموال ہیں کہ لین دین کرتا ہے ساتھ انکے لوگوں سے اور بعضوں نے کہا مراد امانت سے اہل و اولاد ہیں کہ گھر میں [illegible] (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ الْخَطْمِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّسْتَوْدِعَ الْجَیْشَ قَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَا[تِیْمَ اَعْمَا]لِکُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے عبد اللہ خطمی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتے رخصت کرنے لشکر کا فرماتے [illegible] اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہارے نقل کی یہ ابوداؤد نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ [وَسَلَّ]مَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِیْ فَقَالَ زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی قَالَ زِدْنِیْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَکَ قَالَ زِدْنِیْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَالَ وَیَسَّرَ لَکَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس توشہ دیجیے مجھکو یعنے دعا کیجیے کہ برکت اسکی ساتھ میرے سفر میں مانند توشہ کے ہو پس فرمایا توشہ دے تجھکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری نصیب کرے کہ توشہ راہ آخرت کا ہے کہا اسنے زیادہ دعا کرو میرے لیے فرمایا اور بخشے اللہ گناہ تیرے کہا زیادہ دعا کیجیے میرے لیے قربان ہو باپ میرا تمہارے اور ماں میری فرمایا اور آسان کرے تیرے لیے اور توفیق دے تجھکو بھلائی دین و دنیا کی جہاں ہو تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالتَّکْبِیْرِ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّی الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَیْهِ السَّفَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور [illegible] ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس مجکو نصیحت فرمایئے فرمایا لازم کر اپنے پر تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہ بلند کے پس جب پیٹھ پھیری اس شخص نے کہا حضرتؐ نے یا الٰہی لپیٹ اسکے لیے دوری سفر کی یعنے دور کر مشقت سفر کی بسبب نزدیک کر دینے مسافت دراز کے اور آسان کر اسپر سفر یعنی سب امور سفر کے نقل کی یہ ترمذی نے ف لازم کر اپنے پر تقوی خدا کا یعنے ڈر اللہ تعالیٰ سے اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہہ کی چیزوں کو اور ان چیزوں کو کہ زیادہ ہیں حاجت سے اور غفلت کو اور خطرہ ماسوائے اللہ کو اور غیر خدا پر اعتماد کرنے کو ۔ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّیْلُ قَالَ یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا فِیْکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پھر آتی رات کہتے اے زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے تیری برائی سے یعنی جو کہ تیری ذات میں برائی ہے مثل خسف وغیرہ کے اور برائی اس چیز کی سے کہ تجھمیں ہے یعنی پانی یا کوئی بوٹی ایسی زمین سے پیدا ہو کہ کسی کو ہلاک کرے اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور برائی اس چیز سے کہ پیدا کی گئی تجھ میں یعنی زہریلے جانور اور اور چیزیں ہلاک کرنے والی اور برائی اس چیز کی سے کہ چلتی پھرتی ہیں تجھپر یعنے حشرات الارض اور حیوانات کہ ضرر پہونچاتے ہیں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے شیر سے اور کالے سانپ سے اور ہر طرح کے

سانپ سے اور بچھو سے اور برائی رہنے والوں شہر کے سے یعنی آدمیوں کی برائی سے اور بعضوں نے کہا کہ مراد جن ہیں کہ ہر شہر و ہر زمین میں رہتے
[illegible] اور برائی جننے والے کی ہے اور اس چیز کی سے کہ جنا یعنے شر ابلیس کی سے اور اولاد اسکی سے یا ہر جننے والے کی شر سے اور اولاد اسکی سے نقل کی
یہ [illegible] نے (وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللھم انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصول
وبک [illegible]ل رواہ الترمذی وابوداود) اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے یا الٰہی تو ہے معتمد علیہ
میرا یعنی [illegible] بھروسا ہے مجھے ہر امر میں اور مددگار میرا ساتھ قوت تیری کے حیلہ کرتا ہوں میں واسطے دفع کرنے کر کفار کے اور ساتھ قوت تیری کے
حملہ کرتا ہوں [illegible]ان دین پر اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہوں میں یعنی دشمنان دین سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے (وعن ابی موسی
ان النبی صلی [illegible] علیہ وسلم کان اذا خاف قوما قال اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم رواہ احمد وابوداود) اور روایت
ہے ابی موسیٰ سے [illegible]ق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت اندیشہ کرتے کسی قوم سے کہتے یا الٰہی تحقیق ہم کرتے ہیں تجکو مقابل کفار کے یعنے مانگتے
ہیں تجھسے یہ کہ دفع کر[illegible] جیسا اور حائل ہو درمیان ہمارے اور درمیان انکے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائیوں انکی سے نقل کی احمد
اور ابوداود نے ف [illegible]ین میں لکھا ہے کہ جو کوئی ڈرے دشمن سے یا اور کسی سے پس پڑھنا لایلاف قریش کا امان ہے ہر برائی سے یہ عمل
مجرب ہے (وعن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من بیتہ قال بسم اللہ توکلت علی اللہ اللھم انا نعوذ بک من ان
نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجہل او یجہل علینا رواہ احمد والترمذی والنسائی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح وفی روایۃ ابی داود وابن
ماجۃ قالت ام سلمۃ ما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللھم انی اعوذ بک ان اضل او
اضل او اظلم او اظلم او اجہل او یجہل علی) اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ نکلتے اپنے گھر سے
کہتے نکلتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اللہ پر یا الٰہی تحقیق ہم پناہ مانگتے ہیں ساتھ تیرے اس سے کہ پھسلیں ہم یعنے بغیر قصد کے گناہ
کریں یا گمراہ ہو دیں ہم یعنی قصداً گناہ کریں یا ظلم کریں ہم یا ظلم کیے جاویں یا جہل کریں ہم یا جہل کیا جاوے ہم پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور
نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیچ روایت ابوداود [illegible]اجہ کے یوں ہے کہ کہا ام سلمہؓ نے نہیں نکلے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے کبھی مگر کہ اٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کے پھر کہا یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ گمراہ ہوں میں
یا گمراہ کیا جاؤں یعنی کوئی گمراہ کر دے مجھے یا ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں یا جہل کروں میں یا جہل کیا جاوے مجھ پر (وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج الرجل من بیتہ فقال بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یقال لہ حینئذ ھدیت و
کفیت ووقیت فیتنحی لہ الشیطان ویقول شیطان آخر کیف لک برجل قد ھدی وکفی ووقی رواہ ابوداود وروی الترمذی الی قولہ لہ الشیطان
اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے کوئی شخص اپنے گھر سے پھر کہے نکلتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا
میں نے اللہ پر نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے کہا جاتا ہے اسکے لیے اسوقت یعنی ندا کرتا ہے اسکو فرشتہ کہ اے
بندے اللہ کے راہ راست دکھایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو یعنی تمام مہمات میں اور محفوظ رہا تو سب برائیوں سے پس کنارے ہو جاتا ہے اس سے شیطان
اور کہتا ہے دوسرا شیطان یعنی اس شیطان کی تسلی کے لیے کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اس شخص پر کہ تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا
اور محفوظ رہا سب برائیوں سے نقل کی یہ ابوداود نے اور نقل کی ترمذی نے لفظ لہ الشیطان تک کتاب ابن سنی میں ہے حضرت عمرؓ سے کہ وہ نقل کرتے
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ کونسی چیز منع کرتی ہے ایک تمہارے کو جسوقت کہ تنگ ہو اسپر امر معیشت کا پڑھنے اس دعا کے سے

جسوقت کہ نکلے گھر سے بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَدِیْنِیْ اَللّٰھُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَائِکَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا قُدِّرَ لِیْ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ

یہ روایت کتاب الاذکار امام نووی کی میں ہے اور ابن ماجہ میں ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نکلے اپنے گھر سے طرف نماز کے پس کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ) متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسپر ذات خود اور [illegible] اسکے لیے ستر ہزار فرشتے ف راہ راست دکھایا گیا یعنی تو نے جو نام خدا کا لیا اور توکل اسپر کیا اور لاحول پڑھی یعنی اپنے کو [illegible] راہ راست پائی تو نے اسلیے کہ راہ راست یہی ہے کہ بندہ یاد خدا میں رہے اور اپنے کام سپرد اسکے کرے بیت کار خود را بخدا باز گذار + کہ [illegible] کارساز [illegible] بہتر کار ہے

(وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ثُمَّ لِیُسَلِّمْ عَلٰی اَھْلِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو اپنے گھر میں پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بھلائی داخل [illegible] بھلائی نکلنے کی یعنی آنا اور نکلنا ساتھ بھلائی کے ہو ساتھ نام اللہ کے داخل ہوئے ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہے بھروسا کیا ہمنے پھر سلام علیک کرے [illegible] پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حصن حصین میں بھی یہ دعا ابوداؤد ہی سے نقل کی گئی ہے اسمیں بعد لفظ ولجنا کے وبسم اللہ خرجنا بھی ہے پھر ابوداؤد میں جو دیکھا اسمیں بھی یہ جملہ موجود ہے پس مولف مشکوٰۃ کا یا کاتب اسکے اس جملہ کو لکھنا بھول گئے ہونگے اور پھر سلام علیک کرے لکھا ہے علماء نے کہ اگر گھر میں کوئی نہو تو بھی سلام کرے ساتھ نیت ملائکہ کے کہ وہاں ہیں اسطرح السلام علی عباد اللہ الصالحین + ح + مولف (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا دیتے آدمی کو یعنی ارادہ کرتے دعا کا جبکہ نکاح کرتا کہتے برکت دے اللہ تعالیٰ واسطے تیرے اور برکت دے تم دونوں کو یعنی میاں بیوی کو یعنی رحمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے درمیان تمہارے بیچ بھلائی کے یعنی طاعت کرتے رہو اور صحت اور عافیت [illegible] ہو اور سلوک رہے آپسمیں اور اولاد نیک ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُکُمْ اِمْرَاَةً اَوِ اشْتَرٰی خَادِمًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاِذَا اشْتَرٰی بَعِیْرًا فَلْیَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِہٖ وَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَةٍ فِی الْمَرْاَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لِیَاْخُذْ بِنَاصِیَتِھَا وَلْیَدْعُ بِالْبَرَکَةِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمروؓ سے اور عبداللہ نے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ نکاح کرے ایک تمہارا کسی عورت سے یا خریدے بردہ پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھسے بھلائی اسکی یعنی بھلائی اسکی ذات کی اور بھلائی اُس چیز کی کہ پیدا کیا تو نے اسکو اُسپر یعنی اخلاق اچھے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اُسکی سے اور برائی اُس چیز کی سے کہ پیدا کیا تو نے اسکو اُسپر یعنی برے اخلاق و افعال اور جبکہ خریدے اونٹ پس چاہیے کہ پکڑے بلندی کوہان اُسکی کی اور کہے مانند اسکے یعنی دعا سے مذکور پڑھے اور ایک روایت میں بیچ عورت اور بردے کے یوں آیا ہے کہ پھر چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردے کے اور دعا کرے ساتھ برکت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف دعا کرے ساتھ برکت کے یعنی اوپر کی دعا پڑھے یہ بات سمجھی جاتی ہے حصن حصین سے اور کہا جزری نے کہ اگر اور جانور خریدے تو بھی اسی طرح پڑھے + ع (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَکْرُوْبِ اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ

فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غمزدے کی یعنی اسکے پڑھنے سے غم جاتا رہتا ہے یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہون پس نہ سونپ مجکو طرف نفس میرے کے ایک لحظہ یعنی اسلیئے کہ وہ دشمن [illegible] اور عاجز ہے نہیں قدرت رکھتا حاجت روائی کی اور درست کر میرے لیے کام میرا سب نہین کوئی معبود سوائے تیرے نقل کی یہ ابو داؤد نے (وَعَنْ اَبِیْ [illegible] رِیْ قَالَ قَالَ رَجُلٌ ہُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ وَدُیُوْنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُکَ کَلَامًا اِذَا قُلْتَہٗ اَذْہَبَ اللّٰہُ ہَمَّکَ وَقَضٰی عَنْکَ دَیْنَکَ قَالَ قُلْتُ [illegible] لَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْہَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ [illegible] الدَّیْنِ وَقَہْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَذْہَبَ اللّٰہُ ہَمِّیْ وَقَضٰی عَنِّیْ دَیْنِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اور روایت ہے ابو سعید خدری رض سے کہ کہا ایک شخص [illegible] کہ فکرین لگین ہین مجکو اور میرے ذمہ پر دین ہین یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو ایک کلام کہ جسوقت کہے تو اسکو دور کرے اللہ فکر تیری [illegible] کرے تجسے دین تیرا کہا مین نے مقرر بتلایے فرمایا کہ جسوقت صبح کرے تو اور جسوقت کہ شام کرے تو یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فکر اور [illegible] پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عاجزی سے اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے بخیلی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے [illegible] ہونے دین کے سے یعنی کثرت اسکی سے اور غلبہ لوگون کے سے کہا اس شخص نے پس کیا مین نے یہ پس دور کی اللہ نے فکر میری اور ادا کیا ذمہ میرے سے دین میرا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف کہا مین نے مقرر بتلایے کہا طیبی نے ظاہر یہ ہے کہ کہا جاتا کہا مقرر بتلایے اسلیے کہ ابو سعید نے نہین روایت کی اس شخص سے بلکہ دیکھا حال اسکا اور بیان کیا اسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہے اول کلام یا الٰہی کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوے اور کہا جاوے کہ تقدیر اسکی یہ ہے کہ کہا ابو سعید نے کہ کہا واسطے میرے اس شخص نے کہ کہا مین نے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الخ اور عاجزی سے یعنی ادائے طاعت اور عبادت سے اور تحمل مصیبت سے عاجز ہون اس سے پناہ ہے اور بخل یہ ہے کہ ترک کرے ادائے زکوٰۃ کو اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور پھیر دے سائل کو اور ترک کرے ضیافت مہمان کی اور ترک کرے سلام اور جواب اسکے کو اور جس علم اور مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہ جانتا ہو اور پھر سکھا دے اور بتا دے نہین اور ترک کرے درود کو وقت سننے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نامردی سے مراد یہ ہے کہ وقت جہاد کافرون سے ڈر کر مقابلہ نہ کر سکے اور اسمین داخل ہے نہ جراٴت کرنی وقت امر بالمعروف [illegible] نہی عن المنکر کے اور دل سے نہ توکل کرنا اللہ پر بیچ امر رزق وغیرہ کے (وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ جَاءَہٗ مُکَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّیْ عَجَزْتُ عَنْ کِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْہِنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ عَلَیْکَ مِثْلُ جَبَلٍ کَبِیْرٍ دَیْنًا اَدَّاہُ اللّٰہُ عَنْکَ قُلِ اللّٰہُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ) اور روایت ہے حضرت علی رض سے یہ کہ آیا انکے پاس ایک مکاتب [illegible] پس کہا تحقیق مین عاجز ہون بدل کتابت اپنی سے یعنی پہونچا ہے وقت ادا کرنے مال کتابت کا اور میرے پاس مال نہین ہے پس مدد کر میری یعنی ساتھ مال اور دعا کے فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو وہ کلمات کہ سکھلائے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تجپر مانند پہاڑ بڑے کے دین ادا کرے اسکو اللہ تعالیٰ تیرے ذمے سے کہہ یا الٰہی کفایت کر مجکو ساتھ حلال اپنے کے حرام اپنے سے یعنے رزق حلال پہونچا کہ بسبب اسکے حرام سے بے پروا ہون اور بے پروا کر مجکو ساتھ فضل اپنے کے اس شخص سے کہ سوا تیرے ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف مکاتب اس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اسکا لکھوالے کہ جب تو اتنے روپیہ ادا کرے تو اسوقت تو آزاد ہے اور بدل کتابت اس مال کو کہتے ہین کہ اس غلام مکاتب نے اپنے ذمے پہ ادا کرنا اسکا قبول کر لیا پس جب ادا کریگا اسیوقت آزاد ہوگا ع وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْکِلَابِ فِیْ بَابِ تَغْطِیَۃِ الْاَوَانِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر رض کی اذا سمعتم نباح الکلاب بیچ باب تغطیۃ الاوانی کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلی تکلم بکلمات فسألته عن الکلمات فقال ان تکلم بخیر کان طابعا علیہن الی یوم القیمۃ وان تکلم بشر
کان کفارۃ لہ سبحانک اللہم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک رواہ النسائی) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جب بیٹھتے ایک جگہ یا نماز پڑھتے پڑھتے کتنے کلمے یعنے وقت اٹھنے کے مجلس سے اور فارغ
ہونے کے نماز سے پس پوچھا مین نے انسے یعنی فائدہ انکا پس فرمایا اگر کلام کیا جاوے نیک یعنی پہلے ان کلمون کے ہونگے یہ کلمے مہر اس کلام نیک
پر قیامت تک یعنی وہ کلام محفوظ رہیگا ثواب اسکا ضائع نہین ہونے کا اور اگر کلام کیا جاوے برا یعنی پہلے ان کلمون کے کلام ... کیا جاوے
ہونگے یہ کلمے سبب بخشش اسکے کے وہ کلمے یہ ہین پاک ہے تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہین تیری ساتھ تعریف تیری کے نہین ... ود سوائے تیرے
بخشش چاہتا ہون مین تجھسے اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیرے نقل کی یہ نسائی نے (وعن قتادۃ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای
الہلال قال ہلال خیر ورشد ہلال خیر ورشد امنت بالذی خلقک ثلث مرات ثم یقول الحمد للہ الذی ذہب بشہر کذا وجاء بشہر
کذا رواہ ابو داود) اور روایت ہے قتادہ سے پہونچا اسکو یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ دیکھتے ماہ کو کہتے چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت
کا چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا مین ساتھ اس ذات کے کہ پیدا کیا تجکو ... یہ بھی تین بار کہتے پھر کہتے
سب تعریف ہے واسطے اس خدا کے کہ لیگیا اس مہینے کو اور لایا اس مہینے کو یعنی ماہ گذشتہ اور آیندہ کا نام لیتے نقل کی یہ ابو داود نے ف کہتے یعنی بعد
کہنے اللہ اکبر کے یہ کہتے ہلال خیر ورشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی مین آیا ہے حدیث ابن عمر رض کی سے اور چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا یہ معنی دعا کے ہے
یعنی اس چاند مین بھلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہے بطور فال نیک کے ہے (وعن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کثر ہمہ فلیقل
اللہم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک وفی قبضتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضاءک اسألک بکل اسم ہو لک سمیت
بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استاثرت بہ فی مکنون الغیب عندک ان تجعل القران ربیع قلبی وجلاء ہمی وغمی
ما قالہا عبد قط الا اذہب اللہ غمہ وابدلہ بہ فرحا رواہ رزین) اور روایت ہے ابن مسعود سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کہ بہت ہو فکر اسکو پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا ہون بندہ تیرے کا اور بیٹا ہون لونڈی تیری کا اور تیرے قبضہ
مین ہون یعنے تیرے ملک وتصرف مین ہون بال پیشانی میرے کے تیرے ہاتھ مین ہین نہین حرکت وقوت مگر ساتھ مدد تیری کے جاری ہے میرے
حق مین حکم تیرا یعنے تیرے حکم کو توقف اور کوئی روکنے والا نہین جو کہے اور چاہے وہی ہو عدل ہے میرے امر مین قضا تیری مانگتا ہون مین تجھسے
ساتھ وسیلہ ہر نام کے کہ وہ واسطے تیرے ہے نام رکھا تونے ساتھ اسکے ذات اپنی کا یا اتارا تونے اسکو کتاب اپنی مین یا سکھایا تونے وہ اسم کسی کو
مخلوق اپنے سے یعنی انبیا کو الہام کیا بغیر ذکر کرنے کے کتاب مین یا اختیار کیا تونے اسکو بیچ پردہ غیب کے نزدیک اپنے یعنی کسی کو اسکی اطلاع نہین سوا
تیرے یہ کہ کرے تو قرآن کو بہار دل میرے کی اور روشنی آنکھون میرے کی اور دور کرنے والا غم میرے کا اور لیجانے والا اندیشہ اور غم میرے کا نہین
کہتا اسکو کوئی بندہ کبھی مگر دور کرتا ہے اللہ تعالے غم اسکا اور بدل دیتا ہے جگہ غم کے خوشی کو نقل کی یہ رزین نے (وعن جابر قال کنا اذا صعدنا
کبرنا واذا نزلنا سبحنا رواہ البخاری) اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا تھے ہم جب چڑھتے یعنے بلند جگہ پہ اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے سبحان اللہ کہتے
نقل کی یہ بخاری نے (وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کربہ امر یقول یا حی یا قیوم برحمتک استغیث رواہ الترمذی و
قال ہذا حدیث غریب ولیس بمحفوظ) اور روایت ہے انس رض سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب غمگین کرتا انکو کوئی امر کہتے اے
زندہ قائم رکھنے والے یعنے مخلوق کے ساتھ رحمت تیری کے فریاد رسی چاہتا ہون نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہین محفوظ ف اور

روایت کی یہ حاکم اور ابن سنی نے ابن مسعود رضہ سے اور روایت کی حاکم اور نسائی نے حضرت علی رضہ سے مرفوع اُسکے لفظ یہ ہین وہ کرر وہو ساجد یا حی یا قیوم
بار بار کہتے یا حی یا قیوم حالت سجدے مین ۴ع (وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قُلْنَا یَوْمَ الْخَنْدَقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلْ مِنْ شَیْءٍ نَقُوْلُہٗ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ
الْحَ[illegible] قَالَ نَعَمْ اَللّٰہُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰہُ وُجُوْہَ اَعْدَائِہٖ بِالرِّیْحِ وَہَزَمَ اللّٰہُ بِالرِّیْحِ رَوَاہُ اَحْمَدُ) اور روایت ہی ابی سعید
خدر[illegible] کہا عرض کیا ہمنے دن خندق کے یا رسول اللہ کیا ہی کوئی چیز یعنی ذکر و دعا کہ پڑھیں ہم اُسکو یعنی تا فتح ہو پس تحقیق پہونچے ہین دل حنجر گردن
کو لینے نہا[illegible]اری اور محنت لاحق ہوئی ہی فرمایا ہان وہ یہ ہی یا الٰہی ڈھانک عیب ہمارے اور امن مین رکھ ہمکو ڈر ہمارے سے کہا ابو سعید نے پس
مارے اللہ [illegible] منون اُنکے کے ساتھ باد کے اور شکست دی اللہ نے ساتھ باد کے نقل کی یہ احمد نے ف دن خندق کے کہ اُسکو غزوۂ احزاب بھی کہتے
ہین اللہ تعالے [illegible]اے تند مسلط کی کافرون پر کہ ہانڈیان اُنکی اُلٹ دین اور خیمے اُکھاڑ ڈالے اور طرح طرح کی تکلیفین پہونچا کر تباہ و برباد کیا ۴ع
(وَعَنْ بُرَیْدَۃَ [illegible]نِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ہٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْہَا وَاَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّہَا وَشَرِّ مَا فِیْہَا اَللّٰہُمَّ [illegible] اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْہَا صَفْقَۃً خَاسِرَۃً رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ) اور روایت ہی بریدہؓ سے کہ کہا تھے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم ج[illegible]مین کہتے آیا مین ساتھ نام اللہ تعالےٰ کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اس بازار کی یعنی رزق حلال
یسر ہو اور نفع اور برکت ہو اُسمین اور بھلائی اُس چیز کی کہ اُسمین ہی یعنی لوگ اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے بُرائی اُسکی سے اور بُرائی اُس چیز
کی سے کہ اُسمین ہی یعنی عقدین فاسدہ اور نقصان اور لوگ مفسد یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ پہونچون مین اسمین معاملہ
نقصان کے کو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **بَابُ الْاِسْتِعَاذَۃِ** باب ہی بیچ بیان پناہ مانگنے کے ف یعنی اسمین ایسی دعائین ہین کہ
اُنمین واقع ہوا ہی پناہ مانگنا اکثر چیزون سے اور اختلاف کیا ہی علماء نے کہ کلام اللہ پڑھنے کے پہلے افضل اعوذ باللہ پڑھنا ہی یا استعیذ باللہ اکثر
کہتے ہین کہ استعیذ باللہ افضل ہی اسلیے کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہی کہ فرمایا ہی فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار مین اعوذ باللہ
بھی وارد ہوا ہی ۴ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ جَہْدِ الْبَلَاءِ
وَدَرْکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑو ساتھ
اللہ تعالیٰ کے مشقت بلا کی سے اور پہونچنے بدبختی کی سے اور بری تقدیر سے اور خوش ہ[illegible]دشمنون کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بلا اُس
حالت کو کہتے ہین کہ امتحان کیا جاوے اور فتنہ مین ڈالا جاوے آدمی اُسمین اور دشوار ہو اُسپر اور جہد کے معنی ہین مشقت و نہایت پس مراد اُس سے
مصیبتین ہین کہ پہونچین آدمی کو دین یا دنیا مین اور عاجز ہو سکے دفع کرنے سے اور صبر نکر سکے اُنکے واقع ہونے پر اور بُری تقدیر سے مراد وہ چیز ہی
کہ بُری ہو آدمی کے حق مین اور خوش ہونے دشمنون کے سے یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا مین ہمکو نہ پہونچے کہ دشمن خوش ہون پس یہ دعا جامع
ہی سب مطالب کو ۴ع (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْہَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ
وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ
تیرے اندیشہ سے اور غم سے اور عاجز ہونے سے اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بوجھ دین کے سے اور غلبہ لوگون کے سے یعنی ظالمون کے سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْہَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ
اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰہُمَّ
اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے سُستی سے یعنی طاعت مین اور بڑھاپے سے
یعنے بسبب بڑھاپے کے بیحواس ہونے اور اعضا ناکارہ ہونے سے اور چٹی سے یا قرض سے اور گناہ سے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب
آگ کے سے اور فتنہ آگ کے سے اور فتنہ قبر کے سے اور عذاب قبر کے سے اور بُرائی فتنہ دولت کے سے اور بُرائی فتنہ فقر کے سے اور بُرائی فتنہ کانے دجا[illegible]
سے یا الٰہی دھو گناہ میرے ساتھ پانی برف اور اولے کے یعنی پاک کر مجکو گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے جیسے کہ پاک کرتی ہین [illegible]
سے اور پاک کر دل میرے کو یعنے بُرے اخلاق سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سے اور دُوری ڈال درمیان میرے اور درمیا[illegible]ن میرے
کے جیسے کہ دُوری رکھی تونے درمیان مشرق اور مغرب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عذاب آگ کے سے یعنی پناہ مانگتا ہون [illegible]ن دوزخیون
سے کہ وہ کفار ہین اسلیے کہ عذاب کافر ہی دیے جاوینگے اور موحد عذاب دیے جاوینگے اور پاک کیے جاوینگے ساتھ آگ کے نہ عذاب [illegible] آگ کے سے
مراد ہین وہ چیزین کہ باعث عذاب آگ و قبر کی ہین یعنی گناہ اور فتنہ قبر سے مراد ہی تحیر ہونا بیچ جواب منکر و نکیر کے اور عذاب قبر سے [illegible] نا لوہے کے گُرزون
سے اور اور عذاب ہونا اُسکو کہ جواب نہ دے سکیگا اور مراد قبر سے برزخ ہی خواہ قبر ہو یا اور کچھ اور فتنہ دولت کا ہی تکبر و سرکشی [illegible] اور حاصل کرنا مال کا
حرام سے اور خرچ کرنا اُسکو گناہ مین اور فخر کرنا ساتھ مال و جاہ کے اور فتنہ فقر کا ہی حسد کرنا اغنیا پر اور طمع کرنا اُ[illegible]ا اور نہ راضی ہونا اُس
چیز پر کہ قسمت مین کی ہی اللہ تعالیٰ نے اور اور چیزین مانند اُنکے اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اِن سب چیزون سے امن مین کیا تھا
لیکن پناہ مانگی واسطے تعلیم امت کے (۲) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ
قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین
پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عاجز ہونے سے یعنی نہ قدرت رکھنے سے طاعت پر اور سستی سے یعنی اچھے کامون مین اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے
سے یعنے ناکارہ ہونے اعضا اور بیحواسی سے بسبب بڑھاپے کے اور عذاب قبر کے سے یعنی تنگی قبر کی اور وحشت اور مارنا گرزون سے اور ڈنک مارنا بچھوؤن کا
اور ڈسنا سانپون کا اور مانند اُنکے کے یا الٰہی دے نفس میرے کو پرہیزگاری اُسکی اور پاک کر اُسکو تو بہترین اُن شخصون کا ہی کہ پاک کرتے ہین اُسکو تو کارساز
اُسکا اور مالک ہی اُسکا یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اُس علم سے کہ نفع دے اور اُس دل سے کہ نہ ڈرے یا اُسکو چین پاوے ساتھ ذکر اللہ
کے اور اُس نفس سے کہ نہ سیر ہو یعنے حریص ہو اور جو کچھ اللہ نے دیا اُسپر قناعت نکرے اور اُس دعا سے کہ نہ قبولیت کیجاوے واسطے اُسکے نقل کی یہ مسلم نے
ف اُس علم سے کہ نہ نفع دے یعنے اُس علم سے کہ نہ عمل کرون اُسپر اور نہ سکھاؤن اُسکو لوگون کو اور نہ درست کرے اخلاق و افعال کو یا اُس علم سے کہ نہ
احتیاج ہو طرف اُسکے دین مین یا اُس علم سے کہ نہ ہو اُسکے سیکھنے مین اذن شرعی اور کہا ابو طالب مکی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ایک
قسم علم کے سے جیسے کہ پناہ مانگی شرک اور نفاق اور بُرے اخلاق سے اور جس علم کے ساتھ تقوی نہو تو وہ ایک باب ہی ابواب دنیا سے اور ایک قسم ہی قسمون
ہوا کے سے (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ
عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا اُن
مین سے دعا یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے جاتی رہنے نعمت تیری کے سے اور بدلنے عافیت تیری کے سے یعنے مثلاً بدلے صحت کے بیماری ہو
اور بدلے غنا کے محتاجگی وغیرہ ذالک اور ناگہانی عذاب تیرے سے اور سب غصون تیرے سے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد نعمت سے ایمان اور اسلام اور نیکیان
اور عرفان ہی (۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا آلہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے بُرائی اُس کام کی سے کہ کیا مین نے اور بُرائی اُس کام کی سے کہ نہین کیا مین نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو بُرے کام کر چکا ہون اُنکی بُرائی سے پناہ مانگتا ہون یعنی اُنپر عذاب نہو اور بخشے جاوین اور جو کام نہین کیے ہین اُنکی بُرائی سے بھی پناہ مانگتا ہون یعنی آیندہ کو کوئی کام ایسا نکرون کہ باعث نارضامندی تیری کا ہو یا بسبب ترک [illegible] کے کامون کے عجب نکرون بلکہ محض تیرے فضل سے جانون ٭ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ [illegible] وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ [illegible] وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے یا آلہی واسطے تیرے فرمانبرداری [illegible] مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا مین اور تجھی پر توکل کیا مین نے اور طرف تیرے رجوع کی مین نے یعنی گناہون سے طرف طاعت تیری کے رجوع کی [illegible] اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہون مین یعنی کافرون سے یا آلہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ عزت تیری کے نہین کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجکو تو زندہ ہی کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی مرینگے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ [illegible] عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِیُّ عَنْھُمَا) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتے یا آلہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے چار چیزون سے اُس علم سے کہ نہ نفع دے اور اُس دل سے کہ نہ عاجزی کرے اور اس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اُس دعا سے کہ نہ قبول کیجاوے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبداللہ بن عمروؓ سے اور نسائی نے ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمروؓ سے (وَعَنْ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے پانچ چیزون سے نامردی سے اور بخیلی سے اور بُرائی عمر کی سے یعنی اتنی عمر ہو کہ قویٰ اور حواس مین فرق آجاوے اور قوت طاعت کی نہ رہے اور فتنہ سینہ کے سے یعنی سینہ مین بُرے اخلاق اور بُرے عقائد جگہ پکڑین یا حق بات نہ قبول کرے اور متحمل بلاؤن کا نہو انسے پناہ مانگتے اور پناہ مانگتے عذاب قبر کے سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی [illegible] عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا آلہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی ہی یعنی دل حریص ہو جمع کرنے مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہی کہ اسمین صبر نہو پس حقیقت مین پناہ مانگی فتنہ محتاجی کے سے اور کمی سے مراد ہی کمی نیکیون کی نہ کمی مال کی اسلیے کہ حضرتؐ نے اختیار کی تھی کمی مال کی اور مکروہ جانتے تھے کثرت مال کو یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہی کہ قوت لایموت کو کفایت نکرے اور ہرج ہو عبادت کے کرنے مین اور بعضون نے کہا کہ کمی صبر کی مراد ہی اور مراد ذلت سے ذلت بسبب گناہون کے ہی کہ اللہ کے نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہی یا مراد ہی ذلیل ہونا اغنیا کی نظر مین بسبب مسکینی کے ٭ (وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا آلہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے خلاف سے اور نفاق سے اور بری خلقون سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف خلاف سے یعنی مخالفت حق سے اور بعضون نے کہا خلاف وعداوت سے

آئے ہیں اور نفاق سے سب اقسام نفاق کے مراد ہیں خواہ نفاق عقیدہ میں ہو یا عمل میں یعنی دل میں کفر رکھنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی سے خلاف اُس چیز کے کہ دل میں ہی اور بہت جھوٹ بولنا اور خیانت امانت میں کرنی اور بد کہا کرنا وقت لڑنے کے اور خلاف وعدہ کا کرنا وغیر ذلک ٭٭ (وَعَنْ [illegible]

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ رَوَاہُ [illegible] اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں [illegible] بھوک سے پس تحقیق وہ بری ہی ہمخواب اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے خیانت سے پس تحقیق وہ بُری خصلت اندر کی ہی نقل کی یہ ا[illegible] [illegible]سائی اور ابن ماجہ نے ف بھوک سے اسلیے پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا ہی آدمی کے بدن اور قوی اور حواس میں اور فتور آتا ہی حضور میں [illegible] [illegible]بادت کے کرنے میں پس بھوک بُری وہ ہی کہ موجب ضرر کی اور اکثر ہو اور جو کہ ریاضت کے لیے بطور اعتدال کے اور موافق حال کے ہو [illegible] [illegible] نہین بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل اور صحت و سلامتی بدن کے ہی بیماریوں سے اور خیانت سے مراد ہی نافرمانی کرنی اللہ و رسول کی ا[illegible]ت کرنی لوگون کے مالون اور بھیدون میں چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا ا[illegible] (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ رَوَ[illegible]دَ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کوڑھ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بُری بیماریوں سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف بُری بیماریوں سے اسکو تعمیم بعد تخصیص کے کہتے ہیں یعنی پہلے خاص بُری بیماریوں سے پناہ مانگے پھر عام مانند استسقا اور دق وغیرہا کے ایسے اسلیے پناہ مانگے کہ اکثر لوگ گھن کھاتے ہیں اور ہیئت متغیر ہو جاتی ہی اور آدمی آدمیت سے نکلجاتا ہی اور ہمیشہ رہتے ہیں بخلاف اور بیماریوں کے مانند بخار و درد سر وغیرہا کے کہ اُنمیں یہ حال نہیں ہوتا اور رنج کم ہوتا ہی اور ثواب بہت اور کہا ابن مالک نے حاصل یہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ احتراز کرتے ہوں لوگ صاحب اُس مرض سے اور نہ منتفع ہوتے ہوں اُس سے اور نہ وہ منتفع ہوتا ہو اُنسے اور عاجز ہو بسبب اُس مرض کے اللہ کے حقون سے اور بندون کے حقون سے تو مستحب ہی پناہ مانگنی اُس سے انتہی اور کوڑھ اور جذام بالطبع متعدی نہین ہین یعنی کسی کو لگ نہین جاتا مگر اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بسبب بد[illegible] [illegible]لے کے کوڑھی یا جذامی سے جیب لگ کر یہ بیماریان پیدا ہو جاتی ہین معاذ اللہ ٭٭ (وَعَنْ قُطْبَۃَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُّنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی قطبہ بن مالکؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بُرے خلقون سے اور بُرے عملون سے اور بُری خواہشون سے نقل کی یہ ترمذی نے ف منکر اُسکو کہتے ہیں کہ نہ معلوم ہو بھلائی اُسکی شرع سے یا معلوم ہو بُرائی اُسکی شرع سے اور مراد اخلاق سے اعمال باطن کے ہین حاصل یہ کہ بُرے اعمال دل کے سے مانند حسد و کینہ وغیرہا کے پناہ مانگتا ہوں اور بُرے اعمال سے مراد بُرے افعال ظاہر کے ہین اور بُری خواہشون سے مراد بُرے عقیدے ہین ٭٭ (وَعَنْ شُتَیْرِ بْنِ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ تَعْوِیْذًا اَتَعَوَّذُ بِہٖ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی شتیر بن شکل بن حمید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شکل سے کہا کہ کہا میں نے ای نبی اللہ کے سکھاؤ مجھکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ پناہ پکڑون ساتھ اُسکے فرمایا کہہ الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے بُرائی شنوائی اپنی کی سے یعنی نہ سنون اُس سے کلام بد اور بُرائی بینائی اپنی کی سے یعنی بُری چیز اُس سے نہ دیکھون اور بُرائی زبان اپنی کی سے یعنے کلام بُرے اور بیفائدہ اُس سے نکرون اور بُرائی دل اپنی کی سے یعنے بُرے عقیدے اور حسد و کینہ وغیرہ دل میں نہ آوین اور بُرے کام پر ارادہ مصمم نکرون اور بُرائی منی اپنی کی سے یعنے زنا میں صرف نہو اور نظر شہوت سے کسی کو نہ دیکھون نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے

(وعن ابی الیسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللھم انی اعوذ بک من الھدم واعوذ بک من التردی ومن الغرق والحرق والھرم واعوذ بک من ان یتخبطنی الشیطان عند الموت واعوذ بک من ان اموت فی سبیلک مدبرا واعوذ بک من ان اموت لدیغا رواہ ابوداود والنسائی و زاد فی روایۃ اخری والغم) اور روایت ہے ابوالیسرؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے دعا مانگتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے مکان [illegible] سے یعنی مجھپر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑے کہ ہلاک ہو جاؤن اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گر پڑنے سے بلند جگہ سے اور ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت [illegible] بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ حیران کرے مجکو شیطان نزدیک مرنے کے یعنی وسوسے ڈالکر دین کو تباہ کرے اور پناہ مانگتا ہون [illegible] تیرے اس سے کہ مرون مین تیری راہ مین پشت دیکر یعنی جہاد مین کفار سے بھاگ کر اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ مرون مین لدیغ یعنی سانپ [illegible] بچھو اور مانند انکے کے زہریلے جانورون کے کاٹنے سے نقل کی یہ ابوداوؒد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور ایک روایت مین لفظ غم کا یعنی پناہ [illegible] ہون ساتھ تیرے غم سے **ف** اگر کوئی کہے کہ بعضی چیزین انمین ایسی ہین کہ انسے آدمی درجہ شہادت کا پاتا ہی پھر حضرتؐ نے پناہ انسے کیون مانگی جواب [illegible] ایسے اوقات مین رنج بہت ہوتا ہی آدمی صبر نہین کرسکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ کر دے اسلیے انسے پناہ مانگی اور بہت بڑھاپے سے [illegible] بڑھاپے کی سے کہ حواس اور قوی مین فرق آجاوے اور کلام بیہودہ کرنے لگے اور عبادت مین فتور آوے اس سے بھی پناہ ہی اور آیا ہی کہ جو کوئی یاد کرتا ہی قرآن محفوظ رہتا ہی اس سے ۱۴ (وعن معاذ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال استعیذوا باللہ من طمع یھدی الی طبع رواہ احمد والبیہقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہی معاذؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے طمع سے کہ پہونچاوے طرف طبع کے نقل کی یہ احمدؒ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** طمع کے معنی ہین امید رکھنی مال کی لوگون سے اور طبع اصل مین کہتے ہین تلوار کے زنگ لگنے کو اور یہان مراد ہی عیب یعنی یہ ہین کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے طمع سے کہ پہونچاوے مجکو طرف اس حالت کے کہ عیب دار کرے مجکو کہ وہ تواضع کرنی ہی اہل دنیا کی اور ذلیل ہونا ہی سفلون کے آگے اور ظاہر کرنا سمعہ اور ریا کا اور سوا اسکے اور چیزین کہ حالت طمع مین ہوتی ہین اور اسلیے کہا گیا ہی کہ طمع باعث فساد دین کی ہی اور ورع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی رح نے کہا کہ طمع اسکو کہتے ہین کہ امید رکھے اس مال کی کہ شک ہو اسکے حاصل ہونے مین اور اگر یقین ہو جیسے کسی پر حق [illegible] کا ہو یا وعدہ صادق یا محبت راسخ کسی سے ہو اس سے توقع رکھنے کو طمع نہین کہتے ۱۴۲ (وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر الی القمر فقال یا عائشۃ استعیذی باللہ من شر ھذا فان ھذا ھو الغاسق اذا وقب رواہ الترمذی) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کے پس فرمایا اے عائشہ پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے برائی اسکی سے پس تحقیق یہ ہی غاسق یعنی اندھیرا کرنے [illegible] جب اسکے نور ہوجاوے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** قرآن شریف مین جو آیا ہی غاسق اذا وقب اسکو حضرتؐ نے بیان فرمایا کہ مراد اس سے چاند ہی جبکہ گہجاوے پس اس سے پناہ مانگنے کا سبب یہ ہی کہ گہنا اسکا نشانیون خدا تعالیٰ کی سے ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر اترنے بلاؤن کے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوتے تھے ترسان اور ہولناک اور مراد ان بلاؤن کے اترنے سے وہ نہین ہی کہ جو منجم احکام کسوف و خسوف سے ثابت کرتے ہین اسلیے کہ اہل اسلام کے نزدیک وہ معتبر نہین بلکہ مراد یہ ہی کہ وقت عبرت کا ہوتا ہی کہ جب چاند باوجود اس نورانیت کے گہ گیا اور نور اسکا جاتا رہا تو ایسا نہو کہ نور ایمان اور عمل کا مجسے جاتا رہے اور مانند اسکے اور اکثر مفسرون نے تفسیر من شر غاسق اذا وقب کی یہ بھی کی ہی کہ برائی رات کی سے جبکہ تاریک ہو ۱۴۳ (وعن عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی یا حصین کم تعبد الیوم الھا قال ابی سبعۃ ستا فی الارض وواحدا فی السماء قال فایھم تعد لرغبتک ورھبتک قال الذی فی السماء قال یا حصین اما انک لو اسلمت علمتک کلمتین تنفعانک قال فلما اسلم حصین قال یا رسول اللہ

عَلِّمْنِی الْکَلِمَتَیْنِ اللَّتَیْنِ وَعَدْتَنِی فَقَالَ قُلْ اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِی رُشْدِی وَاَعِذْنِی مِنْ شَرِّ نَفْسِی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے باپ میرے کے یعنی پہلے اسلام لانے کے کہ ای حصین کتنے معبودون کو بندگی کرتا ہی آج کے دن کہا باپ میرے نے
سات معبودون کو چھہ زمین مین یعنی یغوث اور یعوق اور نسر اور لات اور منات اور عزی کہ نام بتون کے ہین اور ایک آسمان مین کہ خالق سب کا ہی
حضرت نے پس کسکو انمین سے گنتا ہی واسطے امید و ڈر اپنے کے یعنی کس سے امید بھلائی کی رکھتا ہی اور ڈرتا ہی کہا حصین نے اسکو کہ آسمان مین ہی
حضرت نے ای حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکھلاتا مین تجکو دو کلمے کہ فائدہ دیتے تجکو یعنی دارین مین کہا عمران نے پس جب مسلما[ن ہوئے حص]ین
عرض کیا یا رسول اللہ سکھلائیے مجکو وہ دو کلمے کہ وعدہ کیا تھا آپ نے مجسے فرمایا حضرت نے کہہ یا الٰہی میرے دل مین ڈال ہدایت میری [اور] پناہ دی مجکو
برائی نفس میرے کی سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ایک آسمان مین یہ اسنے بموجب گمان اپنے کے کہا و الا اللہ کے لیے ایک مکان مقرر نہیں [یعن]ی یہ ہین کہ
وہ جو آسمان مین عبادت کیا جاتا ہی ۱۶+ (وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا [فَزِعَ] اَحَدُکُمْ فِی النَّوْمِ
فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ وَکَا[نَ عَبْدُ اللّٰہِ] بْنُ عَمْرٍو یُعَلِّمُھَا مَنْ
بَلَغَ مِنْ وَلَدِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَبْلُغْ مِنْھُمْ کَتَبَھَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَھَا فِیْ عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہٗ) اور روایت ہی عمرو بن شعیب [سے نق]ل کی اپنے باپ اپنے
شعیب سے اور اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ ڈرے ایک تمہارا نیند مین پس چاہیے کہ کہے
پناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلمون اللہ کے کہ پورے ہین غضب اسکے سے اور عذاب اسکے سے اور برائی بندون اسکی سے اور وسوسے شیطانون کے سے اور اس سے
کہ حاضر ہون شیطان میرے پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہونچا دیگا کہنے والے ان کلمات کے کو اور تھے عبداللہ بیٹے عمرو کے سکھلاتے یہ کلمات اسکو کہ
بالغ ہوتا اولاد انکی سے اور جو کہ نابالغ ہوتا انمین سے لکھتے ان کلمات کو پرچہ کاغذ مین پھر لٹکاتے اسکو گردن اسکی مین نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے
اور یہ لفظ ترمذی کے ہین ف اس سے معلوم ہوا کہ ڈرنا نیند مین شیطان کے تصرف سے ہوتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہی لٹکانا تعویذ کا گلے مین اور بعضے
علمانے اسمین اختلاف کیا ہی لیکن مختار یہ ہی کہ لٹکانا منکون وغیرہ کا حرام ہی اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسمار الٰہی لکھ کر لٹکا دین تو مضائقہ نہین ۱۷+
(وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَ[اَلَ] اللّٰہَ الْجَنَّۃَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّۃُ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
قَالَتِ النَّارُ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے
اللہ سے جنت تین بار یعنی یون کہے اللھم انی اسالک الجنۃ یا کہے اللھم ادخلنی الجنۃ یا زبان ہندی وغیرہ میں اس مضمون کو کہتی ہی جنت یا الٰہی داخل کر تو
اسکو جنت مین اور جو شخص کہ پناہ مانگے آگ سے تین بار یعنی یون کہے اللھم اجرنی من النار یا اور زبان مین کہے اسمضمون کو کہتی ہی آگ یا الٰہی محفوظ
رکھ اسکو آگ سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف تین بار کہے ایک مجلس مین یا کہے مجلسون مین گو ہر گز اکر ۴ ؎ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنِ
الْقَعْقَاعِ اَنَّ کَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا کَلِمَاتٌ اَقُوْلُھُنَّ لَجَعَلَتْنِیْ یَھُوْدُ حِمَارًا فَقِیْلَ لَہٗ مَا ھُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْہُ
وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ رَوَاہُ مَالِکٌ) روایت ہی
قعقاع سے یہ کہ کعب احبار نے کہا اگر نہ کہتا مین کتنے کلمے البتہ کر ڈالتے مجکو یہود گدھا پس کہا گیا واسطے انکے کیا ہین وہ کلمے کہا کعب نے پناہ مانگتا ہون مین
ساتھ ذات اللہ کے کہ بڑا ہی وہ اللہ کہ نہین کوئی چیز بڑی اس سے اور ساتھ کلمون اللہ کے کہ پورے ہین نہین تجاوز کرتا انسے نیک اور نہ بد اور ساتھ نامون
اللہ کے کہ نیک ہین جو کچھ کہ جانتا ہون مین ان نامون سے اور جو کچھ کہ نہین جانتا برائی اس چیز کی سے کہ پیدا کی اور پراگندہ کی اور برابر کی یعنی تناسب
الاعضا کی نقل کی یہ مالک نے ف کعب الاحبار یہودیون مین بڑے دانشمند تھے اور حضرتؐ کے زمانے مین تھے لیکن حضرتؐ کو دیکھا نہین حضرت

عمر شکے زمانے مین ایمان لائے وہ کہتے ہین کہ بسبب ایمان لانے کے یہود مجسے نہایت بغض رکھتے ہین اگر مین یہ دعا نہ پڑھا کرتا تو سحر کر کر مجھے گدھا کر دیتے اور گدھا کرنے سے یہ ہی کہ مجھے ذلیل اور بے وقوف مسلوب العقل مانند گدھے کے کر دیتے اور مراد کلمون اللہ کے سے تو قرآن ہی پس معنی نہ تجاوز کرینگے اس سے اسکے ثواب و عذاب وغیرہ سے کوئی خارج نہین یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا اور جنیرون کا قرآن مین کیا ہی بلاشبہہ ہوتا ہی اور یا مراد کلمون کے سے صفات الٰہی یا علوم الٰہی ہین انسے بھی کوئی چیز باہر نہین سبکو محیط یعنی گھیرے ہوتے ہین +ح (وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ کَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَکُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْکَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُهُنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِیْثِ وَعِنْدَهٗ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ) اور روایت ہی مسلم بیٹے ابی بکرہ کے سے کہ کہا تھا باپ میرا کہتا پیچھے نماز کے یعنی فرض نماز کے پیچھے یا ہر نماز کے پیچھے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کفر اور فقر سے یعنی فتنۂ فقر قلبی کے سے کہ وہ بے صبری ہی اور کفران نعمت اور مانند اسکے کے اور عذاب قبر سے پس تھا مین کہتا یہ کلمے پس کہا اسنے اے بیٹے میرے کس سے سیکھے تو نے یہ کلمے کہا مین نے آپ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے ان کلمون کو پیچھے نماز کے نقل کی یہ نسائی اور ترمذی نے مگر ترمذی نے نہین ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوۃ کا اور نقل کی احمد نے لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کرنے باپ بیٹے کے اور نزدیک احمد کے لفظ فی دبر کل صلوۃ ہی یعنی لفظ کل کا اسمین زیادہ ہی اوعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْدِلُ الْکُفْرَ بِالدَّیْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَیُعْدَلَانِ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے کفر سے اور دین سے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا برابر کیا آپ نے کفر کو ساتھ دین کے فرمایا کہ ہان اور ایک روایت مین ہی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کفر سے اور فقر سے کہا ایک شخص نے اور برابر کیے جاتے ہین دونون یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہان نقل کی یہ نسائی نے ف کفر اور دین کو برابر اسلیے فرمایا کہ آدمی بسبب دین کے جھوٹ بولتا ہی اور خلاف وعدے کے کرتا ہی اور یہ صفات کافرون اور منافقون کے سے ہی اور کفر و فقر کو برابر اسلیے کیا کہ بسبب فقر کے آدمی بے صبری کرتا ہی اور ایسے کلام کر بیٹھتا ہی کہ باعث کفر کے ہین +ح بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ باب ہی بیچ بیان ان دعاؤن کے کہ جامع ہین ف یعنی اسمین ایسی دعائین ہین کہ الفاظ تھوڑے ہین اور معانی بہت یا جامع سے مراد یہ ہی کہ اسمین ایسی دعائین ہین کہ جمع کرنے والی ہین مقاصد و مطالب کو +ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعریؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق وہ تھے مانگتے یہ دعا یا الٰہی بخش میرے لیے خطا میری اور نادانی میری یعنی جن چیزون کا جاننا یا عمل کرنا اوپر واجب تھا اور مین نے نہین جانا انکو اسکو بخشدے اور زیادتی میری بیچ کام میرے کے اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی انکو مجھ سے یعنی مجھے انکا علم نہین جیسا تجھے ہی یا الٰہی بخش میرے لیے قصد سے کرنا میرا اور ہنسی سے کرنا میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور جانکر کرنا میرا اور یہ سب ہین میرے پاس یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے مین نے اور وہ گناہ کہ ہونگے بعد اسکے یعنی بالفرض والتقدیر اور وہ گناہ کہ چھپ کر کیے ہین مین نے اور وہ گناہ کہ آشکارا کیے مین نے اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی انکو مجھسے تو آگے کرنے والا ہی یعنی جسکو چاہے ساتھ توفیق اپنی کے طرف رحمت اپنی کے اور تو پیچھے ڈالنے والا ہی اپنی رحمت سے جسکو چاہے اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یہ سب ہین میرے پاس یہ حضرت نے از راہ تواضع اور کسر نفسی اور زاری کے

جناب کبریائی مین کہا وا لاحضرت پاک تھے سب گناہون سے اور حقیقت مین یہ تعلیم ہی امت کو کہ یون بخشش مانگا کرین ۱۲ (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِي الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ
وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ [illegible]
وسلم کہتے یا الٰہی درست کر میرے لیے دین میرا وہ جو بچاؤ ہی کام میرے کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتے ہین اور آخرت کے [illegible]
نجات پاتا ہی اور درست کر میرے لیے دنیا میری کہ اسین ہی زندگانی میری اور درست کر میرے لیے آخرت میری وہ کہ اسین ہی رجوع کر[illegible] [illegible]ردان
زندگی کو سبب زیادتی کا میرے لیے ہر نیکی مین کہ بہت جیون اور نیک کام بہت کرون اور کر موت کو سبب آرام کا میرے لیے ہر [illegible] [illegible]ل کی مسلم
نے ف درستی دنیا کی ساتھ حاصل ہونے قوت کے ہوتی ہی وجہ حلال سے کہ اُس سے گذران اچھی طرح ہوتی ہی اور قوت ہوتی ہی طا[illegible] [illegible]لی اور خاطر جمعی
ہوتی ہی خلل وتشویش عبادت مین نہین ہوتی اور درستی آخرت کی ساتھ توفیق ہونے اُس چیز کے ہوتی ہی کہ بسبب اُسکے نجا[illegible] [illegible] عذاب سے اور پہونچے
سعادت اُس جہان کو اور اخیر جملہ کا حاصل یہ ہی کہ موت میری کلمہ شہادت اور اچھے اعتقاد پر اور توبہ کر کر ہو تا کہ ہو سبب [illegible]ی کی مشقت دنیا سے
اور باعث حاصل ہونے راحت کی عقبے مین ۱۲ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ [illegible] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى
وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ [illegible]ے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون
تجھے ہدایت اور تقوی اور باز رکھنا نفس کا حرام و مکروہ سے اور سوال کرتا ہون بے پروائی یعنی دل کی اور ظاہر کی نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ عَلِيٍّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت
ہی حضرت علی رضہ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ یا الٰہی ہدایت کر مجکو یعنی سیدھی راہ دکھا اور سیدھا کر مجکو یعنی افعال وگفتار میرے
کو راست و درست کر اور یاد و تصور کر بیچ طلب کرنے ہدایت کے سیدھا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کرنے راستی کے راستی تیر کی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی
جب ہدایت طلب کرے تو تو یہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجکو مانند رہنمائی اُس شخص کے کہ چلتا ہی سیدھی راہ پر اور جب راستی مانگے تو یہ خیال کر کہ راستی
حاصل ہو مجھے مانند راستی تیر کے حاصل یہ کہ نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب کر ۱۲ (وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا
اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ [illegible] بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی
مالک اشجعی سے کہ اُن نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھا آدمی جب مسلمان ہوتا سکھلاتے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پھر حکم کرتے اُسکو کہ دعا کرے ساتھ ان
کلمات کے یا الٰہی بخش واسطے میرے اور رحم کر مجھپر یعنی ساتھ ڈھانکنے عیبون میرے کے اور ہدایت کر مجکو اور عافیت سے رکھ مجکو اور روزی دے مجکو یعنی حلال نقل
کی یہ مسلم نے (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی
انسؓ سے کہ کہا تھی اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا آلٰہی دے ہمکو دنیا مین نیکی یعنی نعمتین اور حالت اچھی اور آخرت مین یعنی بعد موت کے نیکی یعنی
مراتب اچھے اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آیت اکثر دعا اسلیے تھی کہ جامع ہی سب مقاصد
دین و دنیا کو اور کلام اللہ مین کی ہی طالب صادق اگر دقت اور مناجات کے خلوت مین بیٹھکر ساتھ صفائی باطن کے ہر افراد حسنات دنیا و آخرت کے اور
ظاہر و باطن کے تصور کر کر دعا کرے تو دیکھے کیا کچھ ذوق وجمعیت اور نورانیت وسعادت حاصل ہوتی ہین ۱۲ اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَ
انْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا لَّكَ ذَاكِرًا لَّكَ رَاهِبًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُّنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ

وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ) روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے
نبی صلعم دعا مانگتے کہتے اے رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دے مجکو اپنے ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنے کی اور نہ مدد کر مجپر یعنی غالب نہ کر
[illegible] نکو کہ منع کریں مجکو طاعت تیری سے خواہ شیاطین ہوں خواہ نفس خواہ کفار اور فتح دے مجکو اور نہ فتح دے مجپر یعنی غالب کر مجھے کفار پر
اور [illegible] کر انکو مجپر اور مکر کر واسطے میرے اور نہ مکر کر میرے ضرر پر اور راہ سیدھی دکھا مجکو اور آسان کر سیدھی راہ پہ چلنا واسطے میرے اور مدد کر
میری [illegible] ادتی کی مجپر اے رب میرے کر مجکو واسطے اپنے شکر کرنیوالا یعنے ہر وقت واسطے اپنے ذکر کرنے والا یعنی ہر حال میں واسطے اپنے ڈرنے والا
واسطے اپنے [illegible] رابنردار واسطے اپنے عاجزی کرنے والا طرف اپنے بہت آہ کرنے والا یعنی زاری کرنے والا رجوع کرنے والا اے پروردگار میرے قبول
کر توبہ میری اور [illegible] ڈال گناہ میرے اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکھ دلیل میری یعنی اپنے دشمنوں پر دنیا اور عقبی میں اور سچی اور درست کر
زبان میری یعنے [illegible] لے مگر سچ اور حق اور سیدھی راہ دکھا دل میرے کو اور نکال سیاہی سینہ میرے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے
ف مکر کر یعنے دشمنوں پر واسطے مدد کرنے میری کے مکر کے معنی ہیں فریب اور مراد مکر خدا سے پہونچنا بلا کا ہے دشمنان دین پر اس جگہ سے کہ گمان نرکھیں
اور سیاہی سینہ سے مراد ہے [illegible] بغض اور سوا اسکے اور اخلاق بد ہیں (وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ
ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ ا[illegible]فِیَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِّنَ الْعَافِیَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ
غَرِیْبٌ اِسْنَادًا) اور روایت ہے ابی بکرؓ سے کہ کہا کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر روئے اور فرمایا مانگو اللہ سے بخشش اور عافیت اسلیے
کہ کوئی نہیں دیا گیا ہے بعد یقین یعنی ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے یعنی بعد دولت ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے نہیں نقل کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار سند کے ف حضرت جانتے تھے کہ امت گرفتار ہو گی فتنوں اور غلبہ شہوت اور حرص میں اسلیے
روئے اور حکم کیا کہ طلب کریں بخشش اور عافیت تاکہ بچا وے انکو اللہ ان بلیات سے اور عافیت کے معنی ہیں سلامتی ہونی دین میں فتنہ سے اور بدن
میں بری بیماریوں اور رنج سخت سے ہو (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ
سَلْ رَبَّکَ الْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اَتَاهُ
فِی الْیَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِکَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِیْتَ الْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا [illegible]خِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ
التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا) اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول
اللہ کون سی دعا بہت بہتر ہے فرمایا مانگ رب اپنے سے عافیت یعنی سلامتی دین میں اور بدن میں اور معافات یعنی عافیت سے رکھے تجکو اللہ لوگوں سے
اور عافیت سے رکھے انکو تجھسے دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ شخص حضرتؐ پاس دوسرے [illegible] دن پھر کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہتر ہے پس فرمایا انکو
مانند اسی کے یعنی جو کہ پہلے دن فرمایا تھا پھر آیا وہ تیسرے دن پس فرمایا واسطے اسکے مانند اسی کے فرمایا جس وقت دیا جاوے تو عافیت اور معافات
دنیا اور آخرت میں پس تحقیق چھٹکارا پایا تونے اور مقصد کو پہونچا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے
(وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَکَ
اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہے عبد اللہ
بن یزید خطمیؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے دعا اپنی میں یا الٰہی نصیب کر مجکو دوستی اپنی اور دوستی اس شخص کی کہ نفع
دے مجکو دوستی اسکی نزدیک تیرے یا الٰہی جو کچھ کہ دیا تونے مجکو اس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں میں پس گردان اسکو سبب قوت میری کا اس چیز

مین کہ دوست رکھتا ہی تو یعنی جو نعمتین کہ دی ہین تو نے قسم مال اور عافیت اور اور نعمتون دنیویہ سے انکو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کر کہ خرچ کرون انکو تیری
راہ مین اور خوشنودی تیری مین یا الٰہی جو کچھ کہ سمیٹ رکھا ہی تو نے مجھسے اس چیز سے کہ دوست رکھتا ہون پس گردان اسکو سبب فراغت میری کا
اس چیز مین کہ دوست رکھتا ہی تو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی مال ذخیرہ مین جو نہین دیا ہی اسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر کہ بغیر مانع کے
تیری عبادت ہی مین مشغول رہون اور حاصل دونون جملون کا یہ ہی کہ اگر نعمت دنیا کی دے تو توفیق شکر اسکے کی دے تا اغنیا شاکرین سے
اور اگر نہ دے تو مجکو تو اس سے فارغ رکھ دل میرے کو کہ اسمین دل نہ لگا رہے اور عبادت مین مشغول رہون اور جزع فزع نکرون تا فقرا [illegible]
ہون مین ۲۶ (وعن ابن عمر قال قلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بھؤلاء الدعوات لاصحابہ اللہم اقسم
لنا من خشیتک ما تحول بہ بیننا وبین معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تھون بہ علینا مصیبات الدنیا ومتعنا
باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا
ولا تجعل الدنیا اکبر ہمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب) اور روایت ہی ابن عمر رض
سے کہ کہا نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے کسی مجلس سے یہانتک کہ دعا کرتے ساتھ ان دعاؤن کے واسطے [illegible] کے یعنی اسلیے کہ وہ
داخل ہین اسمین یا واسطے تعلیم انکی کے یا الٰہی نصیب کر ہمارے لیے خوف اپنا اسقدر کہ حائل ہو دے تو بسبب اسکے درمیان ہمارے اور درمیان گناہون اپنے
کے یعنی اس ڈر کے سبب تیرے گناہون سے بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی اسقدر کہ پہونچا دے تو ہمکو بسبب اسکے بہشت اپنی مین یعنی عالی درجون بہشت کے
مین اور نصیب کر یقین سے اسقدر کہ آسان کرے تو بسبب اسکے ہمپر مصیبتین دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتھ شنوائیون ہماری کے اور بینائیون ہماری
کے اور قوت ہماری کے جبتک کہ زندہ رکھے تو ہمکو اور کر بہرہ مندی کو وارث ہمارا یعنی باقی رکھ اسکو اخیر عمر تک یعنی تمام عمر اعضا اور حواس ہمارے
کو سلامت رکھ اور گردان کینہ کشی ہماری اسپر کہ ظلم کیا ہمپر یعنی قادر کر ہمکو کہ ظالمون سے بدلہ لین یا ہماری طرف سے تو بدلہ لے اور فتح دے
ہمکو اسپر کہ دشمنی رکھے ہمسے یعنی دشمن دینی ہو یا دنیوی اور نہ گردان مصیبت ہماری دین ہمارے مین یعنی ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین
کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کی اور نہ مسلط کر ہمپر اسکو کہ نہ رحم کرے ہمپر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
حسن غریب ہی ف نصیب کر یقین الخ یعنی یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرماتے ہوئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پر ایسا دے کہ سختیان
دنیا کی آسان ہون مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز نہین فکر کرنے کا اور بھروسا کریگا اسپر یا جو کوئی یقین کریگا کہ مصیبتین آخرت کی
اشد ہین اور یہان کی مصیبتین ناپائدار اسکو یہان کی مصیبتین آسان ہو جاوینگی پس ایسا یقین عطا فرما اور نکر دنیا کو الخ یعنی دنیا کی بہت فکر و
تدبیر مین نہ لگے رہین بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرت ہی کا بہت رکھین اور تھوڑی فکر معاش کی رکھنی جائز ہی بلکہ مستحب ہی ۶م ۴ س (وعن
ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما الحمد للہ علی کل حال واعوذ باللہ
من حال اہل النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اسنادا) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی نفع دے مجکو ساتھ اس چیز کے کہ سکھلائی تو نے مجکو یعنی عمل نصیب ہو علم پر اور سکھلا مجکو وہ چیز کہ نفع دے مجکو یعنی
ایسا علم دے کہ نفع دے مجکو وہ اور عمل کرون اسپر دین مین اور آخرت مین اور زیادہ کر مجکو علم یعنی علم دین کا سب تعریف ہی واسطے اللہ کے ہر حال
اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے حال دوزخیون سے یعنی دنیا مین کفر و فسق سے بچون اور عقبی مین عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور
کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی باعتبار سند کے (وعن عمر ابن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ الوحی یسمع عندہ دوی

دَوِیٌّ کَدَوِیِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَیْہِ یَوْمًا فَمَکَثْنَا سَاعَۃً فَسُرِّیَ عَنْہُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُھِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَیَّ عَشْرُ اٰیَاتٍ مَنْ اَقَامَھُنَّ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی خَتَمَ عَشْرَ اٰیَاتٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ ) اور روایت ہی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ اُترتی اُنپر وحی سنی جاتی نزدیک مُنہ حضرت کے مانند آواز شہد کی مکھی کے پس اُتاری گئی اُنپر وحی ایک دن پس ٹھہرے ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہے کہ سختی جو بسبب اُترنے وحی کے وارد ہوئی تھی پس دور کی گئی وہ حالت حضرت سے پھر سامنے ہوئے قبلہ کے اور اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے اور کہا یا الٰہی زیادہ کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا ... ہون اور نہ کم کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا اسلئے اون کو کم نہ کر اور بزرگ رکھ ہمکو یعنی ساتھ حاجت روائی کے دنیا مین اور بلند کرنے منازل کے عقبی مین اور نہ ذلیل کر ہمکو یعنے بسبب نہونے چیزون مذکورہ کے اور دے ہمکو یعنی خیر دنیا اور آخرت کی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنے ساتھ رحمت و عنایت اپنی کے اور نہ برگزیدہ کر ہمپر یعنی غیر ہمارے کو ساتھ لطف و حمایت اپنی کے یا نہ غالب کر دین کے دشمنون کو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنے اپنی قضا پر ساتھ دینے صبر و توفیق شکر کے اور راضی ہو ہمسے یعنی ساتھ طاعت تھوڑی کے پھر فرمایا کہ اُتاری گئی ہین مجھپر یعنی ابھی دس آیتین جو شخص ... اُنکو یعنی عمل کرتا رہے اُنپر داخل ہوگا بہشت مین نیکیون کے ساتھ پھر پڑھین حضرت نے یہ آیتین تحقیق فلاح پائی مومنون نے یہانتک ... دس آیتین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف آواز مانند آواز مکھی شہد کے یہ آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تھی کہ پہونچاتے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سمجھ مین نہین آتی تھی جیسے کوئی آواز مکھی کی سنتا ہی اور کچھ سمجھتا نہین اِس سے اور دس آیتین یہ ہین قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ماملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذین ہم علی صلوٰتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی مطلب یاب ہوئے وہ مومن کہ اپنی نمازمین عاجزی کرتے ہین یعنی دل سے اور بدن سے اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزون سے یعنی خواہ کہنے کی ہون خواہ کرنے کی اعراض کرتے ہین اور وہ مومن کہ زکوٰۃ ادا کرتے ہین اور وہ مومن کہ اپنے سترون کو محفوظ رکھتے ہین یعنی حرام کاری سے مگر اپنی بیویون سے یا لونڈیون سے صحبت کرتے ہین پس وہ نہین ملامت کیے گئے ہین پھر جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنی اغلام کرے یا ہاتھ وغیرہ سے منی گرادے یا متعہ کرے پس وہ ہین تجاوز کرنے والے یعنی حد حلال سے اور پڑنے والے ہین حرام مین اور وہ مومن کہ اپنی امانتون کی اور عہدون کی محافظت کرتے ہین اور وہ مومن کہ اپنی نمازون پر محافظت کرتے ہین یعنی شرائط و آداب سے ادا کرتے ہین یہ لوگ وہی ہین وارث جو وارث ہونگے فردوس کے کہ وہ جنتون مین اعلی جنت ہی وہ اسمین ہمیشہ رہنے والے ہین ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَنِیْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَ فَادْعُہُ قَالَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّتَوَضَّاَ فَیُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَیَدْعُوَ بِھٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ لِیَقْضِیَ لِیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ ) روایت ہی عثمان رضی اللہ عنہ بن حنیف سے کہ کہا تحقیق ایک شخص کم سوجھ یا اندھا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دعا مانگو اللہ سے یہ کہ عافیت دے مجکو یعنی آنکھ کے خلل سے پس فرمایا اگر چاہے تو دعا دعا کرون مین یعنی تیرے لیے اور اگر چاہے تو صبر و رضا صبر کر پس صبر کرنا بہتر ہی تیرے لیے کہا اُس شخص نے دعا کیجیے اللہ کی جناب مین کہا عثمان رضی اللہ عنہ نے پس حکم کیا حضرت نے اُسکو یہ کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ سنتون اور آداب کے اور اور روایت مین آیا ہی کہ حکم کیا اُسکو دو رکعت پڑھے اور دعا مانگے ساتھ اِس دعا کے یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے یعنی مقصود اپنا اور متوجہ ہوتا ہون طرف تیرے

بوسیلہ نبی تیرے کے کہ محمد ہین نبی رحمت کے تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون ساتھ وسیلہ تمھارے کے ای نبی طرف پروردگار اپنے کے تاکہ حکم کرے واسطے میرے
بیچ حاجت میری کے کہ یہ ہی یا الٰہی شفاعت قبول کر نبی کی بیچ حق میرے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی ف صبر کرنا
بہتر ہی اسلیے کہ ثواب اسکا بہشت ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے جب مبتلا کرتا ہون بندے اپنے کو ساتھ دو پیاری آنکھون اسکی کے
اور بندہ صبر کرتا ہی عوض اسکے بہشت دیتا ہون ۲ (وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ
یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ
الْبَارِدِ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَکَرَ دَاوٗدَ یُحَدِّثُ عَنْہُ یَقُوْلُ کَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)
اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھی دعاؤن داؤد علیہ السلام کی سے یہ کہ کہتے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے
دوستی تیری اور دوستی اُس شخص کی کہ دوست رکھے تجکو اور وہ عمل کہ پہونچا دے مجکو دوستی تیری کو یا الٰہی گردان دوستی اپنی کو بہت پیاری طرف میری
محبت جان میری کی سے اور مال میرے کے سے اور اہل میرے کے سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر
کرتے حضرت داؤد کا درحالیکہ حدیث کرتے اُنسے کہتے تھے داؤد بڑے عابد آدمیون مین یعنی اپنے زمانہ کے آدمیون مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث حسن غریب ہی (وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلّٰی بِنَا عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ صَلٰوۃً فَاَوْجَزَ فِیْھَا فَقَالَ لَہٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ
الصَّلٰوۃَ فَقَالَ اَمَا عَلٰی ذٰلِکَ لَقَدْ دَعَوْتُ بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُھُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ ھُوَ اَبِیْ غَیْرَ اَنَّہٗ کَنّٰی عَنْ
نَفْسِہٖ فَسَاَلَہٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ وَاَخْبَرَ بِہِ الْقَوْمَ اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ
اَللّٰھُمَّ وَاَسْاَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَاَسْاَلُکَ کَلِمَۃَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُکَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْاَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَاَسْاَلُکَ
قُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُکَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْاَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُکَ لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّاءَ
مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مُّھْتَدِیْنَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) اور روایت ہی عطاء بن سائب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے
کہا نماز پڑھائی ہمکو عمار بن یاسر نے ایک نماز پس کوتاہی کی بیچ اسکے یعنی قراءۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہ پڑھین پس کہا اُنکو بعضے لوگون نے کہ تحقیق
ہلکی پڑھی تمنے نماز اور مختصر کیا نماز کو پس کہا عمار نے اسپر خفا نہ کیا نہین مجکو ضرر تخفیف البتہ تحقیق مانگی مین نے اس نماز مین یعنی اسکے قعدے مین یا سجدے مین
کئی دعائین کہ سنا مین نے اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس جبکہ کھڑے ہوئے عمار ساتھ ہوا اُنکے ایک شخص قوم مین سے وہ تھا باپ میرا یعنی
عطا راوی نے کہا کہ وہ شخص میرا باپ تھا یعنی سائب غیر اسکے کہ اُسنے کنایت کی نفس اپنے سے یعنی شخص کہا اپنے کو اور یون نہ کہا کہ مین ساتھ گیا عمار کے
پس پوچھا اُس شخص نے عمار سے حال دعا کا یعنی پس بتادی اُسنے دعا پھر آیا وہ شخص اور خبر دی ساتھ دعا کے قوم کو کہ وہ یہ ہی یا الٰہی بحق جاننے اپنے
کے غیب کو اور بحق قدرت اپنی کے خلق پر زندہ رکھ مجکو جبتک کہ جانے تو زندگانی بہتر میرے لیے یعنی جبتک بھلائی بُرائی پر غالب ہو زندگانی
بہتر ہی اور مار مجکو جبکہ جانے تو مرنے کو بہتر میرے لیے یعنی جب بُرائی بھلائی پر غالب ہو اور ظاہر ہون فتنے ظاہر و باطن کے مرنا بہتر ہی یا الٰہی اور
مانگتا ہون مین تجھسے ڈر تیرا باطن و ظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی مین اور خفگی مین اور مانگتا ہون مین تجھسے میانہ روی حالت فقر اور
دولت مین یعنی نہ بہت فقیر ہون اور رنج اُٹھاؤن اور نہ نہایت تو انگر ہون کہ اسراف کرون اور مانگتا ہون مین تجھسے نعمت کہ نہ تمام ہو یعنی نعمتین جنت کی اور
مانگتا ہون مین تجھسے ٹھنڈک آنکھ کی کہ نہ تمام ہو اور مانگتا ہون مین تجھسے رضا پیچھے قضا کے اور مانگتا ہون مین تجھسے ٹھنڈک زندگانی کی بعد مرنے کے
یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت مین اور مانگتا ہون مین تجھسے لذت دیکھنے کی طرف منھ تیرے کے یعنی آخرت مین اور شوق طرف ملنے تیرے کے

بیچ غیر حالت سخت کے کہ ضرر پہونچاوے اور نہ بیچ فتنہ کے کہ گمراہ کرے یا الٰہی زینت دے ہمکو ساتھ زینت ایمان کے یعنی ثابت رہیں ایمان پر اور نیکیاں
بہت سی کریں اور کر ہمکو راہ راست دکھانے والے راہ راست چلنے والے نقل کی یہ نسائی نے ف مانگتا ہوں کہنا حق کا یعنی حق ہی کہوں خواہ خلق
راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی تنگی میں حق بات کہوں مثل عوام کے نہوں کہ خفگی میں برا کہتے ہیں اور خوشی میں خوش آمد کرتے ہیں اور ٹھنڈک
[illegible] ان چیزوں سے کہ انسان کامل لذت پاتا ہے یعنی طاعات اور عبادات مانگتا ہوں یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہے بعد اسکے یا مراد ہے ہمیشگی
کرنے [illegible] مراد ہے بھلائی دونوں جہان کی اور بیچ غیر حالت سخت کے یا یہ تو متعلق ہے ساتھ شوق کے یعنی شوق تیرے ملنے کا ایسا چاہتا ہوں کہ نقصان
نکرے [illegible] یا سیر کے اور استقامت میری کے راہ ادب پر اور رعایت احکام پر اسلیے کہ کبھی شوق ایسا ہوتا ہے کہ نقصان کرتا ہے وقت غلبہ حال کے
اور یہی مراد [illegible] جملہ سے ہے کہ فرمایا ولا فتنۃ مضلۃ یعنی شوق ایسا چاہتا ہوں کہ آزمائش گمراہ کرنے والے میں نہ ڈالے اور یا یہ متعلق ہے ساتھ لفظ احینی کے
کہ اوپر مذکور ہوا تا سبکو شامل ہو یعنی زندہ رکھ مجکو ساتھ ان نعمتوں مذکورہ کے اسطرح کہ نہ گرفتار ہوں کسی بلا میں کہ اسمیں صبر اور شکر نہ کروں
اور راہ راست چلنے [illegible] جیسے اوروں کو اچھی راہ بتا دیں آپ بھی اسپر عمل کریں ایسے نہوں کہ خود را فضیحت و دیگران را نصیحت ۲۷ (وعن
ام سلمۃ ان النبی [illegible] وسلم کان یقول فی دبر الفجر اللھم انی اسئلک علما نافعا وعملا متقبلا ورزقا طیبا رواہ احمد وابن ماجۃ و
البیہقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہے ام سلمہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے پیچھے نماز فجر کے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے علم نفع
دینے والا اور عمل قبول کیا گیا اور رزق حلال نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ۲۸ (وعن ابی ہریرۃ قال دعاء حفظتہ
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ادعہ اللھم اجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع نصحک واحفظ وصیتک رواہ الترمذی) اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ایک دعا یاد کی ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں چھوڑتا ہوں میں اسکو یا الٰہی گردان مجکو کہ کروں میں بڑا شکر تیرا
اور بہت کروں میں ذکر تیرا اور پیروی کروں میں نصیحت تیری کی اور یاد رکھوں میں وصیت تیری نقل کی یہ ترمذی نے ف نصیحت سے مراد حقوق بندوں کے
ہیں اور وصیت سے حقوق اللہ تعالیٰ کے یعنی تونے جو لوگوں کے حق ادا کرنے کو اور اپنے حقوق ادا کرنے کو فرمایا ہے اسکی محافظت کروں یعنی ادا کرتا رہوں ۲۹ ع
(وعن عبد اللہ بن عمرو قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی [illegible] الصحۃ والعفۃ والامانۃ وحسن الخلق والرضا بالقدر) اور روایت
ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے صحت یعنی تندرستی بدن کی بری بیماریوں سے یا صحت احوال
اور افعال اور اعمال کی اور بچنا حرام سے اور امانت یعنی لوگوں کے اموال میں یا تمام حقوق شرعی میں خیانت نکروں اور اچھا خلق اور راضی ہونا ساتھ تقدیر کے
(وعن ام معبد قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم طہر قلبی من النفاق وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانۃ فانک
تعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور رواہما البیہقی فی الدعوات الکبیر) اور روایت ہے ام معبد سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے یا الٰہی پاک کر دل میرے کو نفاق سے اور عمل میرے کو ریا سے اور زبان میری کو جھوٹ سے اور آنکھ میری کو خیانت سے یعنی نظر حرام سے پس تحقیق تو جانتا
ہے خیانت آنکھوں کی کو اور اس چیز کو کہ چھپاتے ہیں دل یعنی خواہشیں اور گناہ نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دعوات کبیر میں ف ابن عباس رض سے بیچ تفسیر
خائنۃ الاعین کے منقول ہے کہ مثلاً ایک جماعت مردوں کی بیٹھی تھی ناگاہ ایک عورت انکے آگے گذری سبھوں نے آپس کی شرم سے اسکو نہ دیکھا جب سبھوں
نے نظر نیچی کی ایک شخص نے انمیں سے آنکھ اٹھائی اور چوری سے اسکو دیکھا ۳۰ ح (وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا من المسلمین
قد خفت فصار مثل الفرخ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل کنت تدعو اللہ بشیء او تسألہ ایاہ قال نعم کنت اقول اللھم ما کنت معاقبی بہ فی
الآخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ لا تطیقہ ولا تستطیعہ افلا قلت اللھم آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰہَ بِہٖ فَشَفَاہُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی انس رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی مسلمانون مین سے کہ ضعیف ہو گیا تھا مانند چوزے پرندے کے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تو دعا مانگتا تھا اللہ تعالی سے ساتھ کسی چیز کے یا یہ کہا کہ مانگتا تھا تو اللہ تعالی سے کچھ چیز کہا کہ ہان تھا مین کہتا یا الہی جو کہ عذاب کرنے والا ہو تو مجکو ساتھ اسکے آخرت مین پس جلدی کر اسکی میرے لیے دنیا [illegible] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب دعا مانگی تونے نہین طاقت رکھتا تو اللہ کے عذاب کی یعنی دنیا مین اور نہین اٹھا سکیگا تو اسکے [illegible] یعنے آخرت مین آیا پس کیون نہ کہا تونے یا الہی دے ہمکو دنیا مین بھلائی یعنی عافیت اور آخرت مین بھلائی یعنی عفو تقصیرات اور بچا [illegible] دوزخ کے سے کہا روایت کرنے والے نے پس دعا مانگی اس شخص نے اللہ تعالے سے یہ دعا پس شفا دی اللہ تعالی نے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْ [illegible] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَہٗ قَالُوْا وَکَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَہٗ قَالَ یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا یُطِیْقُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) اور روایت ہی حذیفہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق واسطے مومن کے یہ کہ خوار کرے نفس اپنے کو عرض کیا صحابہ نے کسطرح خوار کرتا ہی نفس اپنے کو فرمایا پڑے بلا [illegible] نہ طاقت رکھتا ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی ف مثلاً [illegible] نہین جانتا ہی اور وہ امور حساب کے اپنے سر لیلیے اس سے منع فرمایا اور اس حدیث کو اس باب مین اسلیے لائے کہ جس چیز کا تحمل نہو اسکی دعا بھی نہ مانگے جیسا کہ اوپر کی حدیث مین گذرا + مولانا (وَعَنْ عُمَرَ رض قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰہُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْاَہْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَیْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی حضرت عمر رض سے کہ کہا سکھلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ یا الہی گردان باطن میری کو بہتر ظاہر میرے سے اور گردان ظاہر میرے کو شائستہ یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بہترائی اس چیز کی کہ دیتا ہی تو لوگون کو اہل سے اور مال سے اور اولاد سے کہ نہ گمراہ ہون اور نہ گمراہ کرے تو نقل کی یہ ترمذی نے

## کِتَابُ الْمَنَاسِکِ

کتاب ہی بیچ بیان افعال حج کے ف حج فرض ہوا سنہ نو ہجری مین یا سنہ پانچ یا سنہ چھ مین پھر حضرت نے بسبب مشغول ہونے کے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب سفر حج کے تاخیر کی [illegible] نوین سال مین حضرت ابو بکر رض کو امیر حاجیون کا کر کے مکے کو بھیجا تا لوگون کو حج کروا دین پھر دسوین سال حضرت حج کو تشریف لیگئے ع ف حج فرض ہی عمر مین ایکبار فی الفور پس منکر اسکا کافر ہی اور تارک اسکا باوجود قدرت کے فاسق اور گنہگار ہوتا ہی اور شرط حج کی اسلام ہی یعنی مسلمان پر فرض ہی نہ کافر پر اور حریت ہی یعنی آزاد پر ہی نہ بردے پر اور عقل ہی یعنی ہوشیار پر ہی نہ دیوانہ اور بیہوش پر اور بلوغ ہی یعنے بالغ پر ہی نہ لڑکے پر اور صحت ہی یعنی تندرست پر ہی نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہی یعنی جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اسپر فرض ہی اور نہین تو نہین اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے اور آتے کفایت کرے اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اسکے سے وقت پھرنے تک اور امن راہ ہی غالبًا یعنی اگر اکثر لوگ امن سے پہونچ جاتے ہین تو فرض ہی اور اگر اکثر راہ مین ہلاک ہوتے ہون بسبب ڈوبنے وغیرہ کے یا لٹ جاتے ہون تو فرض نہین اور کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اسکا اعتبار نہین جیسے اس زمانہ مین حال ہی کہ اکثر تو سلامت حج کر آتے ہین اور بعضے تباہ ہوتے ہین پس یہان والون کے لیے وہ شرط پائی جاتی ہی یہ نہ باز رہین حج سے اور شرط حج کی ہی ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کے لیے اگر ہو درمیان اسکے اور درمیان مکے کے مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہون تو عورت حج کو نہ جاوے اور شرط ہی ہونا محرم کا عاقل و بالغ اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ اسکا اس عورت پر ہی اور حج فرض محرم کے ساتھ کرے بغیر اذن خاوند کے بھی اور اگر احرام باندھے لڑکا یا غلام پھر بالغ ہو جاوے لڑکا یا آزاد ہو جاوے غلام پھر حج پورا کرے فرض نہین ادا ہونے کا پھر اگر از سر نو احرام باندھے لڑکا حج فرض کے لیے صحیح ہوگا بخلاف غلام کے کہ اسکا احرام

حج فرض کے لیے اِس صورت مین نہین درست ہونے کا اور فرض حج کے یہ ہین احرام اور وقوف عرفہ مین اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضۃ
اور طواف الرکن بھی کہتے ہین احرام شرط ہی اور باقی دونون رکن اور واجبات حج کے یہ ہین وقوف مزدلفہ اور سعی درمیان صفا او رمروہ کے اور
[illegible] اور طواف الصدر کہ اُسکو طواف الوداع بھی کہتے ہین آفاقی کے لیے یعنی غیر مکے اور حلق یا بال کتراوے اور ہر چیز کہ واجب ہو بسبب ترک
[illegible] یعنی جانور ذبح کرنا اور سوا اسکے کہ سنتیں ہین اور آداب ملتقی الابحر (اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ) فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا
رَسُوْلُ [illegible] اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ
قُلْتُ نَعَمْ [illegible] وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِھِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ
مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے لوگو
تحقیق فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو پھر کہا ایک شخص نے آیا ہر سال کرین ہم حج یا رسول اللہ پس چپ رہے حضرت یہانتک کہ کہی اُس شخص نے
یہ بات تین بار پھر فرمایا [illegible] ہان البتہ فرض ہوتا حج یعنی ہر سال ہین اور نہ طاقت رکھتے تم پھر فرمایا چھوڑ دو مجکو جبتک کہ چھوڑون مین تمکو
پس سوا اسکے نہین [illegible] وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے یعنی یہود و نصاری بسبب بہتایت سوال اپنے کے اور اختلاف کرنے اُنکے کے اوپر انبیا اپنے
کے یعنی جیسے کہ قوم بنی اسرائیل سے منقول ہی پس جسوقت کہ حکم کرون مین تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اُسمین سے اُس چیز کو کہ طاقت رکھو تم اور جسوقت کہ منع
کرون مین تمکو کسی چیز سے پس چھوڑ دو اُسکو تم نقل کی یہ مسلم نے ف جب حضرتؐ نے حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس صحابی نے عرض کیا
کہ ہر سال حج کیا کرین وہ سمجھے کہ جیسے اور عبادات نماز روزہ اور زکوۃ مکرر ہوتی ہین عمر مین ویسی ہی یہ بھی ہوگا لیکن حضرت کو سوال اُنکا ناگوار معلوم
ہوا اسلیے تنبیہًا چپکے رہے جواب نہ دیا اور اُنھون نے کئی بار سوال کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا یعنی اسلیے کہ جو بات
حکم خدا تعالی کے کہتا بغیر اُسکے حکم کے نہین بولتا ہون اور تمسے پھر نہو سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑ دو مجکو یعنی نہ پوچھو مجسے کہ یہ فعل کتنا ہی اور کیسا ہی جبتک
کہ چھوڑون مین تمکو یعنی بیان نکرون کہ کتنا ہی اور کیسا ہی حاصل یہ کہ جو کچھ مین کہون وہ کرو اگر مطلق حکم کرون بلا قید عدد کے اُسی طرح بجا لاؤ اور اگر بیان
کردون کہ اتنی بار کرو اسی طرح کرو اسلیے کہ مجکو واسطے بیان شرائع اور پہونچانے احکام کے [illegible] ہی جو کچھ ہی مین آپ بیان کرتا ہون حاجت تمھارے سوال کی
نہین ہی اور اُس چیز کو کہ طاقت رکھو تم یہ تاکید اور مبالغہ ہی بیچ بجا لانے احکام کے یعنی احکام خدا اور رسولؐ کے بجا لاؤ جہانتک طاقت ہو یا اشارہ ہی
رفع حرج پر کہ مثلاً نماز کے بعضے شرائط اور ارکان کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو جسقدر ہو سکے اُسیقدر ادا کرو (وَعَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی
ابی ہریرہؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتر ہی فرمایا ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے کہا گیا کہ پھر کونسا فرمایا کہ
جہاد خدا کی راہ مین کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حدیثین مختلف آئی ہین بیچ بیان افضل اعمال کے یعنی کسی حدیث مین
کسی عمل کو افضل فرمایا ہی اور کسی مین کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہ ہی کہ یہ اختلاف بحسب حیثیات اور مقامات اور احوال سائلین کے ہی بیان مفصل اسکا
کتاب الصلوۃ مین ہو چکا ہی (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس نہ صحبت کرے اپنی عورت سے
اور نہ فسق کرے پھرتا ہی مانند اُس دن کے کہ جنا اُسکو ماں اُسکی نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے اللہ کے یعنی محض اُسی کی رضا کے لیے کرے نہ
دکھانے اور سنانے اور اغراض کے لیے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی حج کو جاوے بقصد حج اور تجارت کے تو اُسکو ثواب کم ہوتا ہے بہ نسبت اُسکے کہ جو فقط حج ہی کے

لیے جاوے اور رفث کے معنی ہیں جماع کرنا اور کلام فحش بکنا اور بات کرنی عورتوں سے بیچ مقدمہ جماع کے اور نہ فسق کرے یعنی کبیرہ گناہ اسمیں نکرے اور
نہ اصرار کرے صغائر پر اور کبائر سے ہی ترک کرنا توبہ کا گناہوں سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ حاصل یہ کہ جو کوئی خالص [illegible]
حج کرے اور اسمیں جماع اور کلام بد نکرے اور نہ اور گناہ کی چیزیں کرے تو وہ ایسا پاک گناہوں سے ہو کر پھرتا ہے کہ جیسے پاک گناہوں [illegible] ہوا تھا
ماں کے پیٹ سے ۱۲ منہ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے اُن گناہوں کا [illegible] درمیان اُن دونوں
کے ہیں یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول نہیں اُسکا بدلہ مگر بہشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان
میں برابر ہوتا ہے حج کے بیچ ثواب میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ
قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ [illegible] مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن
عباسؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملے ایک قافلہ سے روحا میں پس فرمایا کون قوم ہیں کہا قافلہ [illegible] نے ہم ہیں مسلمان پھر پوچھا
قافلہ والوں نے کہ تم کون ہو فرمایا کہ میں ہوں رسول اللہ تعالیٰ کا پس بلند کیا طرف حضرتؐ کے ایک عورت نے لڑکے کو یعنی کجاوے میں سے لڑکے کو ہاتھ
میں اونچا کرکر دکھایا پھر کہا کیا ہے واسطے اسکے حج یعنی ثواب حج کا فرمایا ہاں اور واسطے تیرے بھی ثواب ہے نقل کی یہ مسلم نے ف روحا نام ایک جگہ کا ہے چھتیس
کوس ہے مدینہ سے اور فرمایا ہاں الخ یعنی اسکے لیے ثواب حج نفل کا ہے اور تجھکو بھی ثواب ہوگا کہ تو افعال حج کے تعلیم کریگی اور خبرگیران اسکی اور باعث حج
کی ہے اور لڑکا اگر لڑکپنے میں حج کرے تو حج فرض اُسکے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا اگر بعد بالغ ہونے کے شرائط فرضیت حج کی پائی جاویں تو پھر حج
کرے اور اسیطرح غلام اگر حج کرے تو اُسکے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا بعد آزاد ہونے کے پھر حج کرے اور فقیر اگر حج کرے تو حج فرض ہی ادا ہوتا ہے بعد
غنی ہونے کے پھر حج کرنا اُسکو واجب نہیں ۱۲ منہ (وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ
أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق ایک عورت نے
خثعم میں سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کا کہ اُسکے بندوں پر ہے بیچ امر حج کے پایا باپ میرے کو بڈھا بڑا نہیں ٹھہر سکتا سواری پر کیا حج کروں اُسکی
طرف سے فرمایا کہ ہاں حج کر اور یہ سوال وجواب تھا حجۃ الوداع میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل اس عورت کے کلام کا یہ ہے کہ میرے باپ
پر بڑھاپے میں حج فرض ہوا ہے اس سبب سے کہ وہ بڑھاپے میں مسلمان ہوا ہے اور اُسکے پاس مال ہے یا مال ہاتھ لگا ہے اُسکے بڑھاپے میں اور وہ سواری پر
بیٹھ نہیں سکتا کیا میں اُسکی طرف سے نیابۃً حج کروں فرمایا ہاں جاننا چاہیے کہ حج کرنا غیر کی طرف سے اگر فرض ہو جائز ہے وقت عجز کے اگرچہ عاجز
رہے مرنے دم تک اور امر کرے وہ غیر کو اور خرچ راہ دے اور جائز ہے بعد موت کے اگر وہ وصیت کرے اور بعضوں کے نزدیک جائز ہے والدین کی طرف
سے حج کرنا بغیر امر اور بغیر وصیت کے بھی اور اگر حج نفل ہو تو جائز ہے باوجود قدرت کے مطلق ۱۲ منہ موافق اول روایت فقہی کے یہ حدیث محمول ہوگی
اسپر کہ باپ نے اجازت خرچ دیا ہوگا چنانچہ یہ تاویل حضرت شیخ کی تقریر سے سمجھی جاتی ہے کہ وہ تقریر بیچ شرح حدیث ابی رزین کے کہ آگے ہے لکھی ہے اور حسب
قول بعض کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہیں بلکہ یہ حدیث دلیل ہے اُسکی ۱۲ مولانا (وَعَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُخْتِي
نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری نے نذر مانی تھی یہ کہ حج کرے اور وہ مر گئی پس

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا اسپر دین کیا تو ادا کرتا اسکو کہا کہ ہاں فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لائق تر ہی ساتھ ادا کرنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اس شخص کو اپنی بہن سے کچھ مال ہاتھ لگا ہوگا ارث مین پس قیاس کیا حضرت نے حق اللہ تعالی کو حق العباد پر مگر [illegible] ارث کو درست ہی کہ عورت کی طرف سے حج کرواوے یا آپ حج کرے بغیر اذن کے بھی اور اورکو اذن بھی شرط ہی درمختار (وعنہ قال قال رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون رجل بامرأۃ ولا تسافرن امرأۃ الا ومعہا محرم فقال رجل یا رسول اللہ اکتتبت فی غزوۃ کذا وکذا وخرجت [illegible]تی حاجۃ قال اذہب فاحجج مع امرأتک متفق علیہ) اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خلوت کرے [illegible] کوئی شخص ساتھ عورت کے یعنے مرد و عورت اجنبی ایک مکان مین تنہا جمع ہون اور نہ سفر کرے عورت مگر اس حالت مین کہ ہووے ساتھ اسکے محرم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ لکھا گیا ہون مین بیچ غزوہ فلانے اور فلانے کے یعنی فلانا جہاد جو درپیش ہی اور وہان لشکر جاتا ہی ان مین میرا نام بھی لکھا گیا ہی کہ مین بھی انکے ساتھ جاؤن اور ارادہ نکلنے کا کیا ہی بیوی میری نے حج کے لیے یعنی پس کیا کرون آیا جہاد کو جاؤن اور بیوی کو اکیلا حج کے [illegible]ن یا بیوی کے ساتھ جاؤن اور جہاد مین نہ جاؤن فرمایا جا اور حج کر ساتھ عورت اپنی کے یعنی اسلیے کہ غازی بہت ہین اور تیری بیوی کے [illegible] سوا تیرے کوئی محرم ہی نہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہی مرد و عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان مین جمع ہونا اور عورت کو سفر کرنا حد سفر تک یعنی تین منزل بغیر محرم کے یا خاوند کے درست نہین حتی کہ سفر حج مین بھی عورت کے لیے ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اسکے شرط ہی واجب ہونے حج کی یعنی عورت پر جب حج فرض ہوتا ہی کہ اسکے ساتھ محرم یا خاوند بھی ہو اور محرم سے مراد وہ ہی کہ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہی بسبب قرابت کے یا علاقہ دودھ کے یا سسرال کے بشرطیکہ وہ عاقل و بالغ اور نہ ہو مجوسی اور نہ فاسق ۲۴۴۱ (وعن عائشۃ قالت استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الجہاد فقال جہادکن الحج متفق علیہ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا پروانگی مانگی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ جہاد کرنے کے پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی تمپر جہاد نہین ہی اور حج ہی اگر استطاعت ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر امرأۃ مسیرۃ یوم ولیلۃ الا ومعہا ذو محرم متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کرے کوئی عورت بقدر مسافت ایکدن اور رات کے مگر کہ ساتھ اسکے محرم ہو نقل [illegible] یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ ہدایہ وغیرہ مین لکھا ہی کہ مباح ہی عورتون کو نکلنا طرف اسجگہ کے کہ کم ہو حد سفر سے کہ حد سفر تین منزل ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کے ایک رات دن کی راہ پر بھی نہ جاوے اور روایت صحیحین مین بھی آئی ہی کہ نہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر کہ اسکے ساتھ خاوند اسکا ہو یا محرم اسکا پس ظاہر قول فقہا کا خلاف ان روایات کے معلوم ہوتا ہی جواب یہ کہ حدیث مین جو مطلق آیا ہی کہ نہ سفر کرے عورت مگر کہ اسکے ساتھ محرم ہو اسکو فقہا نے حمل کیا ہی تین دن پر اسلیے کہ سفر شرعی کم تین دن سے نہین ہوتا اور حدیثون مین جو ایک یا دو دن کے سفر سے منع آیا ہی تو اس صورتون مین ہی کہ [illegible] فساد کا ہو یا یہ کہ جہان تین دن کے سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ ہر منزل آدھے دن سے زیادہ کی نہو اور جہان دو دن کے سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ تمام دن چلے اور جہان ایک دن رات کے سفر سے منع آیا ہی تو مراد یہ ہی کہ شب و روز چلے پس یہ ایک یا دو دن کا سفر بھی برابر تین دن کے ہو جاویگا ۲۴۴۲ (وعن ابن عباس قال وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاہل المدینۃ ذا الحلیفۃ ولاہل الشام الجحفۃ ولاہل نجد قرن المنازل ولاہل الیمن یلملم فہن لہن ولمن اتی علیہن من غیر اہلہن لمن کان یرید الحج والعمرۃ فمن کان دونہن فمہلہ من اہلہ وکذاک وکذاک حتی اہل مکۃ یہلون منہا متفق علیہ) اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ احرام باندھنے کی اہل مدینہ کے لیے ذو الحلیفہ کو اور شام والون کے لیے جحفہ کو اور نجد والون کے لیے قرن منازل کو اور یمن والون کے لیے یلملم کو پس یہ سب جگہ احرام باندھنے کی ہین ان شہر والون کے لیے کہ مذکور ہوے اور انکے لیے کہ گذرین ان جگہون پر بغیر اہل انکے سے

یعنی مثلاً اہل ہندوستان جب راہ مین پرپہونچین تو یلملم سے احرام باندھین اور اسی طرح اور شہر والون کا حال ہی کہ جبکہ احرام کی جگہ پر آوین وہین احرام
باندھین یہ جگہین احرام کی ہین اُسکے لیے کہ ارادہ کرے حج کا اور عمرے کا پس جو شخص کہ ہو اندر رہنے والا ان مواضع کے پس جگہ احرام اُسکے [illegible]
اور اسی طرح اور اسیطرح یہانتک کہ اہل مکہ احرام باندھین مکہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ذا الحلیفہ نام ہی ایک جگہ کا کہ [illegible]
اور دس منزل ہی مکہ سے اور نجد اصل مین کہتے ہین زمین بلند کو اور اب نام ہو شہرون عرب کا تہامہ سے زمین عراق تک اور قرن [illegible] نام ایک جگہ
کا ہی قریب طائف کے اور یلملم ایک پہاڑ ہی دو منزل مکے سے اور یہ جگہین احرام کی ہین الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی احرام کی جگہ سے گذرے
بغیر ارادہ حج اور عمرے کے تو لازم نہین ہی اُسکو احرام باندھنا واسطے داخل ہونے مکے کے جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور مذہب حنفی مین جائز نہین ہی داخل
ہونا مکہ مین بغیر احرام کے اگرچہ ارادہ حج اور عمرے کا نہ رکھتا ہو اور انھون نے عمل اس حدیث پر کیا ہی لا تجاوز وا المیقات الا محرما یہ حدیث مطلق ہی
اسمین قید ارادہ حج اور عمرے کی نہین اور دوسرے یہ کہ احرام واسطے تعظیم اس مکان بزرگ کے ہی پس اسمین تاجر اور عمرہ کرنے والا وغیرہ برابر ہین اور جو کہ
اندر میقات کے یعنی جگہون احرام کے ہین اُنکو جائز ہی مکہ مین داخل ہونا اپنی حاجت کے لیے بغیر احرام کے اسلیے کہ [illegible] مین آنا پڑتا ہی اگر ہر بار
احرام واجب ہو تو حرج ہی پس حکم اُنکا حکم اہل مکہ کا سا ہی اس بات مین یعنی جیسے اُنکو درست ہی کہ اگر کسی کام کے لیے مکہ سے نکلین اور پھر داخل ہون مکہ
مین بغیر احرام کے چلے آوین ویسی ہی اُنکو بھی کذا فی الہدایۃ اور جو شخص کہ ہو اندر رہنے والا یعنی جو ان احرام کی جگہون کے اندر رہتا ہو تو اُسکی جگہ احرام کے گھر
سے تا حد حرم ہی اُسکو میقات پہ جانا ضرور نہین اگرچہ قریب ہو میقات کے اور جو کہ ان احرام ہی باندھنے کی جگہون مین رہتے ہین اُنکا حکم اس سے نہ معلوم
ہوا جمہور علما کہتے ہین کہ حکم اُنکا حکم اندر والون کا سا ہی اور اسیطرح اور اسی طرح یعنی جسقدر نزدیک ہوتا جاوے مکہ سے اور رہو اندر احرام کی جگہ کے
پس احرام باندھنے کی جگہ اُسکی وہین سے ہی جہان رہتا ہو آخر حل تک اور اہل مکہ یعنی اہل حرم احرام باندھین حج کا مکہ سے یعنی نفس مکہ سے اور حرم مکہ سے
اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مکہ کی جگہ احرام کی مکہ ہی حج مین اور عمرہ مین اور مذہب یہ ہی کہ عمرہ کرنے والا نکلے احرام کے لیے طرف حل کے اسلیے کہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عائشہ کو ساتھ نکلنے کے طرف تنعیم کے کہ حل مین ہی احرام عمرہ کے لیے پس یہ حدیث مخصوص ہی ساتھ حج کے یعنی یہ حکم
حج کرنے والے مکہ کا ہی کہ وہان سے احرام باندھے اور عمرہ کرنے والا حل مین آنکر باندھے جیسا کہ حدیث عائشہ رض کی سے معلوم ہوا ۲۲۴۴ (وَعَنْ جَابِرٍ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُھَلُّ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ وَالطَّرِیْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَۃُ وَمُھَلُّ اَہْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُھَلُّ اَہْلِ نَجْدٍ قَرْنٍ
وَمُھَلُّ اَہْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا احرام کی جگہ مدینہ والون کی ذی الحلیفہ
ہی اور راہ دوسری جحفہ اور احرام کی جگہ عراق والون کی ذات عرق ہی کہ نام ایک جگہ کا ہی دو منزل ہی مکہ سے اور احرام کی جگہ نجد والون کی قرن ہی اور
احرام کی جگہ یمن والون کی یلملم ہی نقل کی یہ مسلم نے ف اور راہ دوسری جحفہ یعنی جگہ احرام راہ دوسرے کی واسطے اُنکے جحفہ ہی یعنی مدینہ والون کی
دوسری راہ مین جحفہ ملتا ہی اُس راہ سے آوین تو وہان سے احرام باندھین جاننا چاہیے کہ پہلے دو راہین تھین مدینہ والون کی ایک مین ذی الحلیفہ ملتا
تھا اور ایک مین جحفہ اور اب ایک ہی راہ ہی اُسمین اول ذی الحلیفہ ملتا ہی اور پھر جحفہ پس اسصورت مین دو میقات ہوئین مدینہ والون کی پس احرام کہان
باندھین لکھا ہی علما نے کہ اولی یہ ہی کہ جو میقات دور ہی مکہ سے وہان سے احرام باندھے یعنی ذی الحلیفہ سے اور جائز جحفہ سے بھی ہی مولانا (وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ کُلُّھُنَّ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ اِلَّا الَّتِیْ کَانَتْ مَعَ حَجَّتِہٖ عُمْرَۃً مِنَ الْحُدَیْبِیَۃِ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ وَعُمْرَۃً مِنَ الْعَامِ
الْمُقْبِلِ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ وَعُمْرَۃً مِنَ الْجِعْرَانَۃِ حَیْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَیْنٍ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ وَعُمْرَۃً مَعَ حَجَّتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا عمرے
کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سب ذی قعدہ مین تھے مگر وہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج اُنکے کہ وہ ذیحجہ کے مہینے مین تھا اور بیان اُن چار عمرون کا

ہیں کہ ایک عمرہ حدیبیہ سے بیچ مہینہ ذیقعدہ کے اور دوسرا عمرہ اس سے اگلے برس میں وہ بھی ذیقعدہ میں ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سے اس جگہ کہ بانٹی غنیمت غزوۂ حنین کی یہ بھی عمرہ بیچ مہینے ذیقعدہ کے ہوا اور چوتھا عمرہ ساتھ حج انکے کے ذیحجہ میں تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حدیبیہ نام ایک کا ہی نو کوس ہی مکہ سے کہ اکثر اسکا حرم میں ہی اور کچھ حل میں آور بیان مجمل عمرۂ حدیبیہ کا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے مدینہ سے سال ہجری میں پہلی تاریخ ذیقعدہ کی پیر کے دن ساتھ قصد عمرے کے اور چودہ سو آدمی یا کچھ زیادہ ساتھ تھے جب حدیبیہ میں پہونچے تو قریش جمع ہو کر آنحضرت کو مکہ کے آنے سے منع کیا اور عہد کیا کہ سال آئندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت صلح کر کر پھر آئے پس حقیقت میں یہ عمرہ تو نہوا و لیکن بسبب ثواب ملنے عمرے کے پہلا عمرہ گنا گیا اور حکم احصار کا یہیں سے شروع ہوا اور سال آئندہ میں اسی عمرے کی قضا کو گئے مکے میں اور تین روز وہاں رہے چوتھے روز روانہ ہوئے وہاں سے یہ دوسرا عمرہ ہوا اس عمرے کو عمرۃ القضا کہتے ہیں چنانچہ یہ نام اسکا حدیثوں میں بھی آیا ہی اور یہ مؤید ہی مذہب حنفی کا کہ وہ کہتے ہیں کہ محرم بسبب احصار کے یعنے رکنے کے احرام سے نکل آوے اور واجب ہوتی ہی قضا اسکی اور شافعیہ کے نزدیک اسکی قضا نہیں آور تیسرا عمرہ وہ ہی کہ حضرت جعرانہ سے جاکر کہ جہاں غنیمت یعنی لوٹ حنین کی بانٹی بیان اس اجمال کا یہ ہی کہ جعرانہ نام ایک موضع کا ہی کہ نو کوس ہی مکہ سے آٹھویں سال ہجری میں بعد فتح مکہ کے غزوۂ حنین کا ہوا اور غنیمت بیشمار وہاں سے ہاتھ لگی حضرت پندرہ یا سولہ روز جعرانہ میں رونق افروز رہے اور وہ غنیمت بانٹی انھیں دنوں میں ایک روز رات کو بعد از نماز عشا کے سوار ہو کر مکے میں تشریف لے گئے اور عمرہ کیا اور اسی رات پھر آگئے اور نماز صبح کی جعرانہ میں ادا کی اور چوتھا عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نے حج کے ساتھ کیا بعد فرض ہونے حج کے یہ ذیحجہ میں ہوا اور باقی ذیقعدہ میں پس چار دن عمرہ کہ حضرت نے کیے یہ ہیں اور حج اسلام سوا اے ایک کے نہ تھا اور ایام جاہلیت میں قریش حج کرتے تھے اور حضرت بھی کرتے تھے لیکن گنتی انکی علما کو نہیں معلوم ہوئی کہ کہ کیے واللہ اعلم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرے کا آگے ہوگا اور بیان مجمل اسکا یہ ہی کہ حج میں وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے ہوتی ہی اور عمرے میں فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہی اور احرام دونوں میں شرط ہی حج میں بھی اور عمرے میں بھی اور حج فرض بھی ہوتا ہی اور نفل بھی اور عمرہ سنت و نفل ہی مگر کوئی نذر مانے عمرہ تو واجب ہو جاتا ہی کرنا اسکا + (وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّحُجَّ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا عمرے کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے ذیقعدہ میں حج کے پہلے دو بار نقل کی یہ بخاری نے ف پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے تین عمرے کیے اور اس حدیث میں آیا کہ حج سے پہلے دو عمرے کیے پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہ ہی کہ ظاہر میں بیچ صلح حدیبیہ کے حضرت نے عمرہ نہیں کیا لیکن اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ تم حلال ہو جاؤ تمکو ثواب عمرے کا ہو چکا گو ظاہر میں افعال عمرے کے نہ کیے پس جس روایت میں دو عمرے آئے ہیں حج سے پہلے مراد یہ ہی کہ ظاہر میں دو ہی عمرے ہوئے اور جس روایت میں آیا ہی کہ تین عمرے کیے پہلے حج سے مراد ایک عمرے سے ثواب ہی عمرے کا اس اعتبار سے تین عمرے ہوئے + سوا نا (اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ) فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَوْ قُلْتُہَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِہَا وَلَمْ تَسْتَطِیْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّۃً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای لوگو تحقیق اللہ نے فرض کیا تمپر حج پس کھڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا بیچ ہر سال کے ہی حج فرض ای رسول خدا کے فرمایا اگر کہتا میں اس حج کے لیے یعنی واسطے واجب ہونے حج کے ہاں البتہ واجب ہوتا یعنی ہر سال میں حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نکرتے تم اسکو اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک ہی بار فرض ہی پس جو زیادہ کرے ایکبار سے پس نفل ہو نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے (وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ إِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَهِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُوْلٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ) اور روایت ہی علی رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور سواری کا کہ پہونچا وے اسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کیا پس نہیں فرق اسپر اسبات مین کہ مرے یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر اور یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زاد و راحلہ کا اور وعید اسکے ترک کرنے پر اسواسطے ہی کہ اللہ تعالیٰ بابرکت و برتر نے فرمایا اور واسطے اللہ کے واجب ہی لوگون پر حج کرنا خانہ کعبہ کا اسپر کہ طاقت رکھے طرف اسکی راہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور اسکی سند مین گفتگو ہی اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہی اور حارث ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین ف مالک ہو توشہ کا یعنی اتنا خرچ ہو کہ راہ مین جاتے آتے کفایت کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی بقدر ضرورت دیجاوے جبتک یہ آوے انکو کافی ہو پس جس پاس اتنا خرچ ہو اور سواری ہو اگرچہ کرایہ ہو اور وہ پھر حج نکرے تو گو مرتا ہی اس حالت مین کہ مانند یہودی اور نصرانی کے مرتا ہی یعنی مانند انکے ہوتا ہی کفر مین اگر منکر اسکی فرضیت کا ہو کر ترک کرے اور بغیر انکار کے نکرے تو مانند انکے ہوتا ہی گناہ مین اور بعضون نے کہا ... زاد و توشہ پیکے فرمایا غرضکہ ہر نوع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہی کہ جسکو حضرت نے فرمایا کہ یہودی اور نصرانی ہوکر مرتا ہی عیاذا باللہ ... باقی آیت یہ ہی وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ یعنی اور جو کوئی کفر کرے اور کفران نعمت خدا تعالیٰ کا کرے یعنی ... بجا لانے والا عاشق کے پس اللہ تعالیٰ بے نیاز ہی عالم کے لوگون سے یعنی طاعت کرین یا نکرین انکو نفع اور نقصان اس سے نہین فائدہ اور نقصان انہین کو ہی پہونچتا ہی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیت پڑھی ہوگی راوی نے لفظ سبیلا ہی تک پڑھی اسلیے کہ پورا استدلال ساری ہی آیت سے حاصل ہوتا ہی واللہ اعلم ٭٭ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَرُوْرَةَ فِي الْإِسْلَامِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی ابن عباس رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین صرورت اسلام مین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف صرورت اسکو کہتے ہین کہ جسنے کبھی حج نہ کیا ہو یعنی جسنے حج نہ کیا بعد واجب ہونے کے تو نہین وہ مسلمان کہا طیبی نے کہ دلالت کرتا ہی ظاہر اس حدیث کا اسپر کہ جو استطاعت رکھے حج کی اور حج نکرے تو نہین وہ مسلمان اور مراد اس سے تغلیظ ہی یا یہ کہ مسلمان کامل نہین ہوتا اور بعضون نے کہا کہ صرورت کے ہین ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنی ترک کرنا نکاح و حج کا اسلام مین نہین ہی بلکہ رہبانیت مین ہی حاصل یہ کہ مسلمانون کو ترک کرنا حج کا اور نکاح کا نہ چاہیے ٭٭ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی ابن عباس رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے حج کا پس چاہیے کہ جلدی کرے نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے ف یعنی جو کوئی چاہے حج کرنا اور قادر ہو اسکے ادا کرنے پر پس چاہیے کہ جلدی کرے اور فرصت کو غنیمت جانے اسلیے کہ بہت سی آفتین ہین اسکی تاخیر مین اور بہت صحیح روایت ہمارے مذہب کی اور امام مالک اور احمد سے یہ ہی کہ حج واجب علی الفور ہی یعنی جب حج فرض ہو اور موسم جانے کا ہو اور قافلہ بہم پہونچے اگر احتیاج ہو قافلہ کی تو اسی سال حج کرے دوسرے سال تک تاخیر نہ کرے اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہین کیجائیگی گواہی اسکی پھر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض اسکے ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی کے نزدیک واجب علی التراخی ہی یعنی اخیر عمر تک جائز ہی تاخیر اسکی جیسے کہ جائز ہی تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہ کہ گمان ہو فوت ہونے حج کا تو نہ تاخیر کرے پس اگر مرا باوجود فرض ہونے حج کے اور حج نہ کیا تو گنہگار مرا سب کے نزدیک اور ہمارے علما نے لکھا ہی کہ اگر حج نکرے یہانتک کہ تلف ہو جاوے مال اسکا تو پہونچتا ہی اسکو یہ کہ قرض لے مال اگرچہ نہ قادر ہو سکے ادا پر اور امید ہی یہ کہ نہ مواخذہ کریگا اس سے اللہ تعالیٰ اسپر اگر نیت ادا کی رکھتا ہو گا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا ٭٭ فی المرقاۃ المناسک و در مختار (وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَبَثَ الْحَدِيْدِ) اور روایت ہے ابن مسعود رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے کرو حج اور عمرہ پس تحقیق یہ دونوں یعنی ہر ایک انمین سے دور کرتے ہین فقر کو اور [illegible]ن کو جیسے دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا اور سونے کا اور روپے کا اور نہین ہی واسطے حج مقبول کے ثواب مگر بہشت نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور [illegible] احمد اور ابن ماجہ نے حضرت عمر رض سے لفظ خبث الحدید تک **ف** پے در پے کرو حج اور عمرہ یعنی قران کرو کہ اسمین حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہین چنانچہ بیان [illegible] کے آویگا یا مراد یہ ہی کہ عمرہ کیا ہو تمنے تو پھر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پھر عمرہ کرو اور فقر سے مراد فقر ظاہر یا فقر باطن ہی یعنی مالدار ہو جاتا ہی یا دل غنی ہو جاتا ہی ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو یعنی کیا ہی شرط واجب ہونے حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر رہو کہ [illegible] سکو اور اسکے عیال کو کفایت کرے اور سواری کہ اسپر سوار ہو کر جاوے اور شرطین واجب ہونے حج کی کتنی ہی اہین چنانچہ آگے انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] ہونگی پس خاص انھین دو شرطون کو اسلیے ذکر کیا کہ یہ اصل اور بہ ضرور ہین اور اس حدیث مین رد ہی امام مالک پہ کہ وہ کہتے ہین واجب ہوتا ہی حج اسپر بھی کہ قادر ہو پیادہ پا چلنے پر اور تجارت پر یا کسب پر ع ۲ (وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ زَادٌ وَرَاحِلَةٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِي سُنَنِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا ہی صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ بال بو آتی ہو بسبب پسینے اور میل کے یعنی تارک الزینۃ ہو پھر کھڑا ہوا ایک اور شخص اور کہا یا رسول اللہ کون سی چیزین حج مین بہت ثواب رکھتی ہین یعنی بعد ارکان حج کے فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتھ کہنے لبیک کے اور بہانا خون قربانی یا ہدی کا پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا یا رسول اللہ کیا ہی سبیل یعنی کلام اللہ مین حج کی آیت مین جو آیا ہی من استطاع الیہ سبیلا تو سبیل سے کیا مراد ہی فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہ شرح [illegible]ین اور نقل کی ابن ماجہ نے بیچ سنن اپنے کے مگر نہین ذکر کی عبارت اخیر کی یعنے فقام آخر فصل اخیر ہی (وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہی ابن رزین عقیلی سے یہ کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑھا ہی نہین طاقت رکھتا حج کی اور نہ عمرے کی اور نہ سوار ہونے کی یعنی افعال حج اور عمرے کے نہین کر سکتا اور نہ سوار ہو کر انکے لیے جا سکتا ہی فرمایا حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ کر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ اَخٌ لِيْ اَوْ قَرِيْبٌ لِيْ قَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی لبیک شبرمہ کی طرف سے فرمایا پیغمبر خدا نے کون ہی شبرمہ کہا اسنے بھائی میرا ہی یا کہا قریب میرا ہی فرمایا کیا حج کر چکا ہی تو اپنی طرف سے کہا نہین فرمایا حج کر تو اپنی طرف سے پھر حج کر شبرمہ کی طرف سے نقل کی یہ شافعی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یہی مذہب ہی امام شافعی اور امام احمد کا کہ جبتک اپنا حج فرض نہ ادا کرے اور کی طرف سے اسکو حج کرنا درست نہین اور امام مالک اور امام اعظم کے نزدیک درست ہی حج کرنا غیر کی طرف سے

گو کہ آپ حج نکیا ہو لیکن اولی یہ ہی کہ پہلے آپ حج کرلے پھر اور کی طرف سے کرے پس اُنکے نزدیک یہ امر استحباب کے لیے ہی یعنی یہ بات بہتر ہی نہ کہ واجب اور بہتر جواب یہ ہی کہ یہ حدیث ضعیف ہی یا منسوخ ہی اسلیے اُنھوں نے اسپر عمل نہیں کیا ۱۲ ع + ح (وَعَنْهُ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ احرام اہل مشرق والوں کیلیے عقیق نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** عقیق نام ایک جگہ کا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کے اور مشرق والوں سے وہ لوگ مراد ہین کہ جو ... کے جانب شرقی مکے کے ہین اور وہی عراقی کہلاتے ہین جو کہ اگلی حدیث مین مذکور ہین پس مشرق والون کی جگہ احرام کی دو ہوئین ایک عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونون جگھون مین سے جس جگہ پر گذرے وہین سے احرام باندھے ۱۲ مولانا (وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معین فرمائی عراق والون کےلیے احرام کی جگہ ذات عرق نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے (وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ و[illegible]) اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ احرام باندھے حج کا یا عمرے کا بیت المقدس سے [illegible] حرم تک یعنی مکے تک بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے اور وہ گناہ کہ پیچھے کریگا یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہی اُسکے لیے بہشت یعنی ابتدا نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** او عمرة مین لفظ او کا تنویع کے لیے ہی اور او وجبت الجنة مین شک راوی کا ہی اور جب آدمی بیت المقدس سے آتا ہی مکہ کی طرف تو راستہ مین مدینہ مطہرہ سے ملتا ہی پس مشرف ہوتا ہی ساتھ افضل مقامات کے اول اور اوسط اور آخر مین اس سبب سے یہ ثواب عظیم پاتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اُتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انتہی اور جاننا چاہیے کہ تقدیم احرام کی مواقیت سے یعنی احرام کی جگھون سے احرام پہلے باندھنا اور اپنے گھر سے احرام باندھ کر جانا ہمارے نزدیک افضل ہی اور شافعی کا بھی ایک قول یہی ہی اور یہ جب ہی کہ بچ سکے ممنوعات احرام سے اور اگر جانے کہ نہین بچ سکنے کا تو میقات سے افضل ہی اور حج کے مہینون سے پہلے احرام باندھنا مکروہ ہی ہمارے نزدیک بلکہ یہی کہا مالک اور احمد نے اور شافعی سے ایک روایت تو یہ ہی کہ اُسکا احرام ہی درست نہیں ہوتا [illegible] مشہور روایت اُنکے یہاں کی یہ ہی کہ وہ احرام حج کا بدلکر احرام عمرے کا ہو جاتا ہی ۱۲ ع + ح

**اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے یمن والے حج کرتے اور نہ توشہ لیتے تھے اور کہتے ہم توکل کرنے والے ہین پس جب آتے مکہ مین مانگتے اُنسے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگاری کرو سوال سے اسلیے کہ تحقیق بہترین توشہ پرہیزگاری ہی یعنی یہ سفر آخرت کا توشہ ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** اُن لوگون نے توکل کو توشہ خیال کیا تھا اگرچہ حقیقت مین وہ توکل نہ تھا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اُس سے ہی اسکو توشہ ٹھہراؤ اور آیت اور حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اسباب رکھنا منافی توکل کے نہین ہی بلکہ یہ افضل ہی کاملین کے نزدیک بھی اور جو کوئی ارادہ کرے بڑے توکل کا یعنی بدون اسباب کے اُسکو بھی کچھ حرج نہین بشرطیکہ مضبوط ہو کہ صبر کر سکے ۱۲ ع + ح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ عورتون پر ہی جہاد فرمایا کہ ہان عورتون پر ایسا جہاد ہی کہ نہین لڑائی اُسمین کہ وہ حج و عمرہ ہین نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** حج و عمرہ مین لڑائی تو نہین لیکن مشقت سفر اور مفارقت گھر کے لوگون کی اور وطن کی ایسی ہوتی ہی جیسی جہاد مین پس وہ عورتون کے حق مین بمنزلہ جہاد کے ہین ۱۲ ح (وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ وَسُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ

فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) اور روایت ہی ابی امامہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس شخص کو منع کیا اُسکو حج سے حاجت ظاہری نے کہ نہ تھا توشہ اور سواری کا ہی یا بادشاہ ظالم نے یا مرض بند کرنے والے نے پس مرگیا اور حج نہ کیا پس چاہیے
اگر چاہے یہودی ہوکر اور اگر چاہے نصرانی ہوکر نقل کی یہ دارمی نے ف بادشاہ ظالم نے یعنی راستہ مین بادشاہ ظالم سے ڈرتا ہی اپنے جان
و مال [illegible] پر تو حج فرض نہین ہوتا اور اسی طرح بیماری کہ اُس سے سفر نکرسکے مانع حج کی ہی پس اندھے اور فالج والے وغیرہ پر حج فرض نہین حاصل
حدیث کا یہ جس پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بھی مانع نہو اور باوجود اسکے حج نکرے تو چاہے یہودی ہوکر مرے
چاہے نصرانی ہوکر اللہ کو کچھ پروا اُسکی نہین اور بیان اسکا اوپر گذر چکا ہی ع + (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْحُجَّاجُ
وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہ کہ انھون نے فرمایا کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے مہمان ہین اللہ تعالی کے اگر دعا مانگتے ہین اللہ تعالی سے قبول کرتا ہی دعا انکی اور اگر
بخشش چاہتے ہین اُس [illegible] ہی واسطے اُنکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے (وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ
اَلْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے مہمان اللہ کے تین ہین جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے نقل کی یہ نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ)
اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ملاقات کرے تو حاجی سے یعنی جو کہ حج کر چکے پس سلام کر اُسپر اور
مصافحہ کر اُس سے اور کہہ اُس سے یہ کہ بخشش چاہے تیرے لیے پہلے اس سے کہ داخل ہو اپنے گھر مین اسلیے کہ تحقیق وہ بخشا گیا ہی نقل کی یہ احمد نے
ف پہلے داخل ہونے کی قید اسلیے لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا مین ہی اور اپنے اہل وعیال مین مشغول نہین ہوا پاک ہی گناہون سے دعا اُسکی بہت قبول
ہوگی اور حاجی کے حکم مین عمرہ کرنیوالا اور جہاد کرنے والا اور طالب علم بھی ہین یعنی یہ جب گھر کو آوین تو انسے بھی پہلے داخل ہونے کے گھر مین اسی
طرح سلام وغیرہ کر کر دعا بخشش کی کرواوے کہ وہ بھی مغفور ہین ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا
اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِيْ طَرِيْقِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الْغَازِيْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کے یا عمرے کے یا جہاد کے پھر مرگیا بیچ راہ اُسکی کے لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اُسکے ثواب جہاد کرنے
والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف انھین کے حکم مین ہی وہ شخص کہ طلب علم دین کے لیے نکلا
تھا اور پھر مرگیا یعنی اُسکے لیے بھی ثواب عالمون کا سا لکھا جاتا ہی ع بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ باب بیچ بیان احرام باندھنے کے اور لبیک کہنے کے
ف احرام کو احرام اسلیے کہتے ہین کہ کتنی چیزین احرام باندھنے والے کو اپنے پر حرام کرنی ہوتی ہین چنانچہ بیان اُنکا آگے ہو گا انشاءاللہ تعالی ع
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ
بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی عائشہؓ سے
کہ کہا تھی مین خوشبو لگاتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے احرام اُنکے کے پہلے احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے اُنکے کے احرام سے پہلے طواف کرنے
کے ساتھ خانہ کعبہ کے ساتھ خوشبوئی کے کہ ہوتا تھا اُسمین مشک گویا کہ دیکھتی ہون مین طرف چمک خوشبوئی کے بیچ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور وہ ہوتے محرم یعنی وہ چمک گویا میری آنکھون کے تلے پھرتی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے احرام اُنکے کے حضرت عائشہ کہتی ہین کہ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ احرام کا کرتے تو مین خوشبو حضرت کے لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی کہ اسمین مشک بھی ہوتا پس اس حدیث سے یہ معلوم
ہوا کہ اگر خوشبو پہلے احرام کے لگاوے اور اثر اسکا بعد احرام کے باقی رہے تو کچھ مضر نہین اسلیے کہ ممنوعات احرام سے استعمال کرنا خوشبو کا بعد احرام کے ہی نہ پہلے
پس مذہب امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ کا تو یہی ہی اور امام مالک اور امام شافعیؒ کے نزدیک مکروہ ہی پہلے احرام کے لگانا ایسی خوشبو کا کہ باقی رہے اثر اسکا
بعد احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے اُنکے کے احرام سے جاننا چاہیے کہ روز عید کے کہ مزدلفہ سے منیٰ کو آتے ہین بعد رمی جمرہ عقبہ کے احرام
سے نکل آتے ہین اور سب کچھ حلال ہو جاتا ہی مگر عورت حلال نہین ہوتی ہی یہانتک کہ مکے کو آتے ہین اور طواف افاضت کرتے ہین پھر عورت بھی حلال
ہو جاتی ہی پس حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ جب حضرت احرام سے نکلتے تو جب بھی مین حضرت کے خوشبو لگاتی پہلے طواف کرنے کے ++ (وَعَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آواز بلند کرتے
تھے تلبیہ کیے ہوے کہتے حاضر ہون خدمت تیری مین یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون خدمت تیری مین نہین کوئی شریک تیرا
حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہی اور بادشاہت نہین شریک واسطے تیرے [illegible] کرتے تھے ان کلمات
پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تلبید کیے ہوئے تلبید یہ ہی کہ ڈالے محرم سر مین گوند یا خطمی یا منہدی یا اور کچھ تا کہ بال جما دین آپس مین اور نہ
بیٹھے انہین غبار اور جوؤن سے محفوظ رہین اور لفظ والملک کا عطف ہی الحمد پر اسلیے مستحب ہی وقف کرنا لفظ والملک پر اور اختلاف کیا گیا ہی لبیک
کہنے مین ہمارے نزدیک تو شرط ہی واسطے صحت احرام کے اور امام مالک نے کہا کہ نہین واجب لیکن اسکے ترک کرنے مین دم آتا ہی اور امام شافعی
کے نزدیک سنت ہی نہین دم آتا اسکے ترک کرنے مین اور نہ زیادتی کرتے تھے یعنی اکثر اسی قدر کہتے تھے والا اور الفاظ بھی سوا اسکے روایت کیے گئے
ہین پھر کمی کرنی ان الفاظ مین مکروہ ہی اور زیادتی کرنی نہین مکروہ بلکہ مستحب ہی اور مستحب ہی سب علما کے نزدیک بلند آواز سے لبیک کہنی ++
(وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتے پاؤن اپنا رکاب مین اور اُٹھاتی آنکو اونٹنی درحالیکہ کھڑے ہوتے
احرام باندھتے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پڑھ کر مدینہ سے روانہ ہوئے اور
نماز عصر کی ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی جا پڑھی اور رات وہان گذاری اور صبح کو احرام باندھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد بیٹھنے کے اونٹ کی پیٹھ پر اور کھڑے ہونے اسکے کے لبیک کہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ بعد دو رکعتون احرام کے لبیک کہی
اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ بیدا مین کہ نام ایک جگہ بلند کا ہی پہونچ کر لبیک کہی پس امام شافعی نے تو اول روایت پر عمل کیا ہی کہ اونٹ پر بیٹھکر
لبیک کہی اور امام اعظم اور امام مالک اور احمد نے دوسری روایت پر عمل کیا ہی کہ انکے نزدیک مستحب یہ ہی کہ بعد پڑھنے دو رکعت احرام کے نیت احرام کی کر
اور لبیک کہے اس حال مین کہ بیٹھا ہو چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر اونٹ پر بیٹھ کر لبیک کہے تو درست ہی لیکن بعد نماز کے افضل ہی اور تطبیق ان روایات
مین یون دی گئی ہی کہ حضرت نے مصلے پر لبیک کہی پھر جب اونٹنی پر بیٹھے جب بھی کہی پھر جب بیدا پر پہونچے جب بھی کہی چنانچہ اسلیے علما نے اختیار کیا
مستحب ہی تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتون اور زمانون اور مکانون کے پس جس راوی نے جہان لبیک کہتے سنا وہ یہ سمجھا کہ یہین سے لبیک کہنی
شروع کی اور مؤید اس توجیہ کی روایت ابن عباسؓ کی ہی کہ ترجمہ حضرت شیخ کی مین ذکر کی گئی ہی ++ (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے اس حال میں کہ چلاتے تھے ہم ساتھ حج کے چلانا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بلند آواز سے لبیک کہتے تھے حج کے لیے اور شاید کہ اقتصار ذکر حج پر اسلیے
کیا کہ وہ اصل اور مقصود اعظم ہی اور بعضوں نے کہا کہ یہ حال راوی کا ہی اور جو کہ موافق اسکے تھے اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکوت عنہ ہی
[...] اور روایت سے واضح ہوگا پس نہیں منافی ہی یہ روایت روایات آیندہ کی ۴+ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ
بِهِمَا اَلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا پیچھے ابو طلحہ رض کے سواری پر اور تحقیق صحابہ رض یعنی اکثر صحابہ رض
البتہ [...]تے تھے ساتھ دونوں کے اکٹھے یعنی حج اور عمرے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قران افضل ہی اور معنی قران
کے آگے معلوم ہونگے انشاء اللہ تعالی اور یہی مذہب ہی ہمارا اسلیے کہ صحابہ رض حضرت کے ساتھ تھے وہ مخالفت حضرت کی کب کرتے یعنی حضرت نے قران
کیا ہوگا باتباع حضرت کے صحابہ نے بھی قران کیا ۴+ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ
اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ
بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال
حجۃ الوداع کے پس [بعضے ہم]ین سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ نرے عمرے کے اور بعضے ہمے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج اور عمرے کے اور بعضے ہمے
وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ نرے حج کے اور احرام باندھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ حج کے پھر جسنے احرام باندھا ساتھ عمرے کے پس حلال
ہوگیا اور جسنے احرام باندھا ساتھ حج کے یا جمع کیا احرام حج اور عمرے کے میں پس نہیں حلال ہوا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
**ف** جاننا چاہیے کہ حج کرنے والے تین قسم پر ہیں ایک تو مفرد اور مفرد وہ ہی کہ نرے حج کا احرام باندھے اور دوسرا قارن اور قارن وہ ہی کہ احرام حج
اور عمرے کا دونوں کا باندھے اور تیسرے متمتع اور متمتع وہ ہی کہ اول احرام عمرے کا باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کا بجا لاوے
پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہی تو احرام باندھے رہے اور اگر ہدی نہیں لایا ہی تو احرام سے نکل آوے اور مکے میں بیٹھا رہے جب ایام حج کے آدین تو احرام
حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے چنانچہ بیان ان احکام کا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی اور حدیثیں مختلف آئی ہیں حضرت کے حج میں بعضی حدیثوں سے
معلوم یہ ہوتا ہی کہ حضرت مفرد تھے چنانچہ یہ حدیث بھی انھیں میں سے ہی اور اکثر حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت قارن تھے اور اور بعضی حدیثوں
سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت متمتع تھے پس تطبیق ان میں یوں دیگئی ہی کہ بعضوں نے حضرت سے فقط لبیک بحجۃ ہی سنا اور لفظ وعمرۃ کا نہ سنا انھوں نے کہا
کہ حضرت مفرد تھے اور بعضوں نے لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا انھوں نے کہا کہ حضرت قارن تھے اور بعضوں نے لبیک بعمرۃ سنا انھوں نے کہا کہ حضرت متمتع تھے
اور احتمال یہ ہی کہ حضرت کہتے ہوں کبھی لبیک بحجۃ اور کبھی لبیک بعمرۃ اور کبھی لبیک بحجۃ وعمرۃ پس جسنے جو کچھ سنا وہ روایت کیا اور افعال قران کے اور تمتع کے
آپسمیں مشابہ ہیں بعضے صحابہ رض نے جانا کہ حضرت نے قران کیا وہی نقل کیا اور بعضوں نے جانا کہ تمتع کیا وہی نقل کیا اور یا تمتع سے مراد لغوی ہی یعنی
نفع اٹھانا اور وہ قران میں موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمرے کر ساتھ حج کے واللہ اعلم اور جسنے احرام باندھا ساتھ عمرے کے یعنی پہلے حج کے پس
حلال ہوگیا یعنی نکل آیا احرام عمرے کے سے بعد طواف کرنے اور سعی کرنے اور حلق یعنی سر منڈانے کے پس حلال ہوگئے اسکو سب ممنوعات احرام کے پھر
احرام باندھا حج کا اور جسنے احرام باندھا حج کا یا حج وعمرے کا وہ احرام سے نہیں نکلا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا پس دن نحر کے حلال ہوا بعد رمی کرنے
جمرۃ العقبہ اور حلق کے پھر اسکو سب ممنوعات احرام کے کرنے درست ہوئے سوا مباشرت عورتوں کے کہ وہ بعد طواف رکن کے درست ہوئی ہی مولانا (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے
کہ کہا تمتع کیا یعنی فائدہ اٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ عمرے کے طرف حج کے بیان اسکا یہ ہی کہ شروع کیا احرام عمرے کا

پھر احرام باندھا حج کا یعنی داخل کیا حج کو عمرے میں پس قارن ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری (عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) روایت ہے زید بن ثابت سے یہ کہ انھوں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ننگے ہوئے واسطے احرام لینے کے اور غسل کیا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف ننگے ہوئے یعنی سیے ہوئے کپڑے اتارے اور لنگ باندھا اور چادر اوڑھی کہ حالت احرام میں سیا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو پہننا منع ہے اور غسل کرنا احرام کے لیے افضل ہے اور کافی وضو بھی ہے ع + (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْغِسْلِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے ابن عمر رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جما لیے بال سر اپنے کے ساتھ ایسی چیزوں کے کہ اُن سے سر دھویا جاتا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی گوند یا خطمی وغیرہ سے بال جما لیے تا غبار وغیرہ سے محفوظ رہیں چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے ع (وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَأَمَرَنِيْ أَنْ آمُرَ أَصْحَابِيْ أَنْ يَرْفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوِ التَّلْبِيَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے خلاد بن سائب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل پس حکم کیا مجکو یہ کہ امر کروں میں یاروں [illegible] بلند کریں آوازیں اپنی ساتھ اہلال کے یا کہا تلبیہ کے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اور تلبیہ میں لفظ او کا شک راوی کا ہے کہ بالاہلال کہا یا بالتلبیہ یعنی دونوں کے ایک ہی ہیں لبیک کہنا اور پکار کر لبیک کہنی مرد کو مستحب ہے لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکے کہے اسطرح کہ آپ ہی سُنے اور نہ سنے ع (وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو مگر کہ لبیک کہتے ہیں جو ہیں داہنی طرف اُسکے اور بائیں طرف اُسکے قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہانتک کہ تمام ہو وے زمین اسطرف سے اور اسطرف سے یعنی داہنے اور بائیں طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب چیزیں زمین کی موافقت اُسکی کرتی ہیں یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہیں ع س (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ) اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پھر جسوقت کہ اُٹھاتی حضرت کو اونٹنی کھڑی نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے بلند کرتے آواز اپنی ساتھ ان کلمات کے یعنی لبیک مشہور کے اور کہتے یعنی زیادہ کہتے لبیک مشہور سے یہ کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیکی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت طرف تیرے ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے مسلم کے ہیں ف پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں کہ سنت احرام کی ہیں پڑھتے اُنہیں قل یا اور اخلاص اور نیت کرتے احرام کی اور لبیک کہتے بعد اُنکے پھر جبکہ اونٹنی حضرت کو سوار کر کر کھڑی ہوتی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو لبیک مشہور کہتے اور نہ زیادہ اُس سے کہتے لبیک الخ ع (وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ) اور روایت ہے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی خزیمہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت جب فارغ ہوتے اپنے لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اُسکی اور جنت اور طلب معافی کرتے اُس سے ساتھ رحمت اُسکی کے آگ سے نقل کی یہ شافعی نے ف کہا علما ہمارے نے کہ مستحب ہے یہ کہ درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنے

سے اور آواز پست کرے درود بھیجنے میں بہ نسبت لبیک کہنے کے اور مانگے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اُسکی اور جنت اور پناہ مانگے اُس سے آگ سے اور دعا کرے اپنے لیے جو چاہے اور ایسی حالت میں مکروہ ہے کسی کو سلام علیک کرنی اُس سے لیکن اگر کوئی سلام علیک کرے تو اُسکو جواب دینا جائز ہے پھر لبیک کہی اگر شروع ہے چار سے خبر یک اور زیادہ ایکبار سے سنت ہے یہاں تک کہ لازم آتی ہے اسائت ساتھ ترک اُسکی کے ۶ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری ﴿عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِی النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا أَتَی الْبَیْدَاءَ أَحْرَمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ﴾ روایت ہے انس رضی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا حج کا خبردار کر دیا لوگون کو پس جمع ہوئے پھر جب آئے میدان بیدا کے میں احرام باندھا انتہی کی یہ بخاری نے خبردار کر دیا یعنی ندا کرنے والے کو حکم فرمایا کہ ندا کر دے لوگون میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہیں پس جمع ہوئی خلق کثیر مدینہ میں پس جب آئے بیدا میں کہ نام ایک میدان کا ہے قریب ذی الحلیفہ کے احرام باندھا یعنی ظاہر کیا احرام کو لبیک کہکر دوبارہ اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے احرام باندھا ابتدا مسجد ذی الحلیفہ میں بعد دو رکعتون احرام کے ۶ ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ إِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾ اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہا کہتے تھے مشرک حاضر ہین تیری خدمت میں نہیں شریک واسطے تیرے کوئی پس فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس ہے تمکو بس بس یعنی بس اتنا ہی کہو اس سے زیادہ نہ کہو کہتے تھے مشرک زیادہ اس سے مگر وہ شریک کہ ملک واسطے تیرے ہے یا مالک ہے تو اسکا اور نہیں وہ شریک مالک تیرا کہتے مشرک ان کلمات کو اس حالت میں کہ طواف کرتے خانہ کعبہ کا نقل کی یہ مسلم نے ف مشرک بھی حج اور عمرہ اور طواف وغیرہ خانہ کعبہ کا کرتے اور ہمیشہ تعظیم اُسکی کرتے لیکن بسبب شرک کے لبیک اسطرح کہتے لبیک لا شریک لک الا شریکا ہو لک نفی شریک کی حق تعالیٰ سے کرتے اور بتون کو استثنا کرتے کہ وہ شریک خدا کے ہیں ولیکن مملوک اسکے ہیں پس جب وہ یہانتک پہونچتے لبیک لا شریک لک تو حضرت فرماتے کہ بس اسی قدر کہو کہ کوئی شریک نہیں خدا کا اور زیادہ اس سے نہ کہو الا شریکا الخ اور حقیقت میں یہ کہنا اُنکا اُنکے حمق پر دلالت کرتا ہے اور مملوک شریک مالک کا کیونکر ہو سکتا ہے ۶ بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ باب ہے بیچ قصہ حجۃ الوداع کے ف وداع وداع کے زبر سے بمعنی رخصت کرنے کے ہے اور حجۃ الوداع اُس حج کو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فرض ہونے حج کے دسوین سال ہجری میں کیا ہے نام اسلیے رکھا گیا کہ حضرت نے اُسمین لوگون کو تعلیم احکام شرع کی کی اور رخصت کیا اُنکو اور خبر دی اپنی رحلت کی اور اُنکو گواہ پکڑا ادا سے رسالت پر اور احکام کے پہونچانے پر اور یہ حدیث جابر کی جامع ہے احادیث کی ہے آسمین ڈیڑھ سو مسئلے فقہ کے ہیں اور اگر کوئی تامل کرے تو اس سے بھی زیادہ نکل سکتے ہیں ۶ مؤلف اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی ﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَثَ بِالْمَدِیْنَۃِ تِسْعَ سِنِیْنَ لَمْ یَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ فِی الْعَاشِرَۃِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بَشَرٌ کَثِیْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَہٗ حَتّٰی إِذَا أَتَیْنَا ذَا الْحُلَیْفَۃِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِیْ بَکْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِیْ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَکِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰی إِذَا اسْتَوَتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ عَلَی الْبَیْدَاءِ أَہَلَّ بِالتَّوْحِیْدِ لَبَّیْکَ اللّٰہُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِیْ إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَۃَ حَتّٰی إِذَا أَتَیْنَا الْبَیْتَ مَعَہٗ اسْتَلَمَ الرُّکْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰی أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلٰی مَقَامِ إِبْرَاہِیْمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاہِیْمَ مُصَلًّی فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ أَنَّہٗ قَرَأَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ وَقُلْ یَا أَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ﴾ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہے مدینہ میں نو برس کہ حج نہیں کیا یعنی لیکن عمرہ کیا چنانچہ گذرا پھر خبر کی لوگون میں یعنی ندا کی ندا کرنے والے نے حضرت کے حکم سے دسوین سال میں یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا کئے ہیں

پس آئے مدینہ میں آدمی بہت پس نکلے ہم ساتھ حضرت کے یعنی جبکہ پانچ دن باقی تھے ذیقعدہ کے درمیان ظہر و عصر کے یہانتک کہ جب پہونچے ہم ذوالحلیفہ میں پس جنی
اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر کو پس بھیجا اسماء نے یعنی کسی کو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا کروں میں یعنی بیچ مقدمہ احرام کے آیا احرام باندھوں
یا نہیں اور باندھوں تو کیونکر باندھوں فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندھ ساتھ کپڑے کے اور احرام باندھ پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذی الحلیفہ
میں پھر سوار ہوئے قصوا پر کہ نام حضرت کی اونٹنی کا تھا یہانتک کہ جب کھڑی ہوئی ساتھ حضرت کے اونٹنی انکی میدان بیدا پر آواز بلند کی لبیک کہنے
کے کہ وہ یہ ہیں حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں نہیں کوئی شریک واسطے تیرے حاضر ہوں
تیری خدمت میں تحقیق تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور بادشاہت نہیں شریک کوئی واسطے تیرے کہا جابر نے نہیں تھے ہم یعنی پہلے اس سے نیت کرتے مگر
حج کی نہ تھے ہم جانتے عمرے کو یعنی حج کے مہینوں میں یہانتک کہ جسوقت آئے ہم نزدیک خانۂ کعبہ کے ساتھ حضرت کے بوسہ دیا حجر اسود کو یعنی ہاتھ رکھے اسپر
اور بوسہ دیا پھر جلدی چلے تین بار پھرنے میں اور چار بار پھرے اپنے طور پر یعنی آہستہ پھر آگے بڑھے طرف مقام ابراہیم کے پھر پڑھی یہ آیت اور پکڑو تم مقام
ابراہیم کو یعنی حوالی اسکے کو جائے نماز پھر گردانا مقام ابراہیم کو حضرت نے درمیان اپنے اور درمیان خانہ کعبہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھی حضرت نے
دو رکعتوں میں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ف آدمی بہت کہا بعضوں نے کہ اس حج میں حضرت کے ساتھ [illegible] آدمی جمع ہوئے تھے اور بعضوں
نے کہا ایکسو تیس ہزار تھے اور اسماء سے پہلے جعفر بن ابی طالب نے نکاح کیا پھر انکے انتقال کے بعد حضرت ابو بکر نے نکاح [illegible] پھر انکے انتقال کے بعد حضرت علی
سے ہوا پس جبکہ حضرت حج کو تشریف لائے تو اسماء حضرت ابو بکر کے نکاح میں تھیں اور انسے محمد بن ابو بکر پیدا ہوئے اور غسل کر دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر
کہ غسل کرنا نفاس والی عورت کو احرام کے لیے سنت ہے اور یہ غسل نظافت یعنی ستھرائی کے لیے ہے نہ طہارت کے لیے اور اسی لیے عورت نفاس والی کو احرام کے لیے
تیمم کرنا نہیں آیا اور یہی حکم حائض کا ہے اور احرام باندھ یعنی نیت احرام کی کر اور لبیک کہہ اس سے معلوم ہوا کہ احرام نفاس والی عورت کا صحیح ہے اور اسپر
اجماع ہے سب علماء کا اور نماز پڑھی الخ یعنی دو رکعتیں سنت احرام کی پڑھیں اور لائق ہے کہ اگر میقات میں مسجد ہو تو نماز پڑھے اسمیں اور اگر اور جگہ سوائے مسجد کے پڑھے
تو بھی مضائقہ نہیں اور اوقات مکروہہ میں نماز نہ پڑھے اور نماز فرض بھی قائم مقام اس نماز کے ہو جاتی ہے مانند تحیۃ المسجد کے اور نہ تھے ہم جانتے عمرے کو یہ تاکید ہے
پہلے جملہ کی معمول تھا ایام جاہلیت میں کہ حج کے مہینوں میں عمرے کے کرنے کو بڑا گناہ جانتے تھے اب حضرت نے اسکو دور کیا اور حکم فرمایا عمرہ کر لے کا حج کے مہینوں میں
چنانچہ بیان اسکا آگے آتا ہے اور جسوقت کہ آئے ہم الخ یعنی او[illegible]ی طوی میں اترے اور رات کو وہیں رہے پھر نہائے اور داخل ہوئے مکہ میں ثنیہ علیا کی طرف
سے چوتھی ذیحجہ کو اور قصد کیا مسجد کا جانب باب السلام سے اور نماز تحیۃ المسجد نہیں پڑھی اسلیے کہ وہاں کا تحیہ طواف ہے اور پھر جلدی چلے الخ یعنی کعبہ کے طواف کرنے
میں سات بار گرد اسکے پھرتے ہیں پس تین بار پھرتے ہیں جلدی چلے کندھے ہلا کر جیسے پہلوان چلتے ہیں اور چار بار اپنی چال چلے اور جلدی چلنے کا سبب یہ تھا
کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کے لیے مکہ میں آئے تو [illegible] مشرکوں نے کہا کہ انکو تپ یثرب یعنی مدینہ کی نے لاغر و سست کر دیا پس آنحضرت نے مسلمانوں کو
فرمایا کہ اسطرح چلکر اظہار قوت کرو پھر بعد دور ہونے علت کے بھی وہی حکم باقی رہا اور اس حدیث میں ذکر اضطباع کا نہوا وہ بھی مسنون ہے وقت طواف کے جنانچہ
اور حدیثوں میں مذکور ہے اور اضطباع اسکو کہتے ہیں کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائیں کاندھے پر ڈال لیتے ہیں وہ بھی اظہار قوت کے لیے تھا اور آگے
بڑھے طرف مقام ابراہیم کے یعنی بعد طواف کرنے کے مقام ابراہیم کی طرف گئے اور مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہے کہ اسپر حضرت ابراہیم نے کھڑے ہو کر
کعبہ کو بنایا تھا اسمیں نشان ہے انکے پاؤں کا اور معنی مقام ابراہیم کے ہیں جگہ کھڑے رہنے ابراہیم کی اور اب وہ آگے خانۂ کعبہ کے ایک حجرے میں رکھا ہے
پس اسکے پیچھے کھڑے ہو کر حضرت نے دو رکعتیں پڑھیں اور اسجگہ کھڑے ہو کر یہ نماز پڑھنی افضل ہے اور جائز ہے ہر جگہ حرم میں خواہ مسجد حرام میں پڑھے خواہ باہر
مسجد سے اور یہ دو رکعت واجب ہیں ہمارے نزدیک بعد ہر طواف کے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہیں اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ظاہرا

یہ معلوم ہوتا ہے کہ قل ہو اللہ پہلی رکعت میں پڑھے اور قل یا دوسری میں پس تقدیم سورہ متاخر کی اوپر سورہ مقدم کے لازم آئی توجیہ اسکی یہ لکھی ہے علما نے کہ
واو مطلق جمع کے لیے ہے یعنی دونوں رکعتوں میں دونوں سورتیں پڑھیں تقدیم و تاخیر کچھ نہیں سمجھی جاتی پس اشکال مذکور نہیں لازم آتا اور کہا طیبی نے
کہ سر [illegible] یہ ہے کہ قل ہو اللہ احد اثبات توحید کے لیے اور قل یا ایہا الکافرون واسطے تبرے شرک کے پس مقدم کیا توحید کو واسطے اہتمام شان اسکی کے
اور بعضی [illegible]ن میں تقدیم قل یا ایہا الکافرون کی بھی آئی ہے ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا
حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادٰى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدٍ أَبَدٍ پھر پھرے طرف حجر اسود کے پس بوسہ دیا اسکو پھر نکلے دروازہ مسجد کے
یعنے باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کے پس جب نزدیک ہوئے صفا سے پڑھی یہ آیت تحقیق صفا اور مروہ نشانیوں اللہ کی سے ہیں یعنی اللہ کے دین کی نشانیوں سے
ہیں اور فرمایا حضرت نے کہ شروع کرتا ہوں میں ساتھ اس چیز کے کہ شروع کیا اللہ نے ساتھ اسکے یعنے جیسے اللہ تعالی نے اول ذکر صفا کا کیا اور پھر مروے کا اسیطرح
میں بھی اول صفا پر چڑھتا ہوں اور پھر مروے پر چڑھونگا پس شروع کیا ساتھ صفا کے پس چڑھے اسپر یہانتک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو پھر سامنے ہوئے بیت اللہ کے
پس وحدانیت بیان کی اللہ کی یعنے لا الہ الا اللہ کہا اور بڑائی بیان کی اسکی یعنی اللہ اکبر کہا اور کہا نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہیں شریک کوئی اسکا اسی کے
لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنے اسلام کے بول بالے کا جو کیا تھا
اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی حضرت کی اور شکست دی گروہ کافروں کو تنہا یعنے خندق کی لڑائی میں پھر دعا کی درمیان اسکے کہا مانند اسکے تین بار یعنی ذکر کیا اور
دعا کی پھر ذکر کیا اور دعا کی تین بار اسی طرح کیا پھر اترے صفا سے اور چلے طرف پہاڑ مروے کے یہانتک کہ پہنچے قدم حضرت کے بیچ نشیب میدان کے یعنی بلندی میدان سے پستی میں آئے
پھر دوڑے یہانتک کہ جب چڑھنے لگے دونوں قدم حضرت کے یعنے نشیب سے بلندی مروے پر چڑھنے لگے آہستہ چلے یعنے دوڑنا موقوف کیا یہانتک کہ آئے مروے پر
پھر کیا مروے پر جو کیا تھا صفا پر یہانتک کہ جب ہوا آخر پھرنا مروے پر پکارا اس حالت میں کہ وہ تھے مروے پر اور لوگ تھے نیچے پہاڑ کے فرمایا اگر میں پہلے جانتا
امر اپنے سے جو کچھ کہ جانا میں نے پیچھے نہ لاتا میں ہدی ساتھ اپنے اور کر ڈالتا میں حج کو عمرہ پس جو ہو تم میں سے کہ نہو ساتھ اسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے
یعنے احرام حج کے سے باہر ہو اور کر ڈالے حج کو عمرہ پس کھڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے لیے ہے یہ حکم یا ہمیشہ کے لیے
پس ڈالیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں اپنے ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج میں دو بار فرمایا نہیں یعنی یہ
حکم خاص اسی برس میں نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کو ہے یعنی جائز ہے عمرہ حج کے مہینوں میں ہمیشہ کو ف یہانتک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو اور اس زمانہ میں کعبہ صفا پر سے معلوم
ہوتا تھا اور اب عمارت مسجد الحرام کی سے چھپ گیا ہے لیکن حجر اسود بعضے دروازوں حرم کے سے کہ محاذی اسکے ہے معلوم ہوتا ہے اور جو کیا تھا صفا پر یعنی جیسے
ذکر اور دعا صفا پر کی تھی ویسے ہی مروے پر کی اور سعی درمیان صفا اور مروے کے سات بار کی صفا سے مروے تک ایکبار اور مروے سے صفا تک دوسری بار
اسیطرح سات بار سعی کی پس ابتدا صفا سے ہوئی اور ختم مروے پر جیسا کہ فرمایا یہانتک کہ جب ہوا آخر پھرنا مروے پر الخ اور یہ سعی کرنی یعنی پھرنا
درمیان صفا اور مروے کے واجب ہے اور اصل اسکی یہ ہے کہ حضرت اسمعیل جب دونوں میں چھوٹے تھے انکی والدہ حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش کو گئیں جب

نشیب مین پہونچین تو حضرت اسمٰعیل انکی نظر سے پوشیدہ ہو گئے وہ صفا اور مروے پر چڑھ کر انکو دیکھتی تھین پس یہ انکی سنت ہی حضرت بھی بجا لائے اور اب مٹی بھر گئی ہی درمیان صفا اور مروہ کے وہ پستی باقی نہین رہی وہان نشان بنا دیے ہین بجا آوری سنت کے لیے وہان دوڑتے ہین اور اگر مین پہلے جانتا امر اپنے سے الخ شرح اس کلام کی دراز ہی حاصل اسکا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین پہونچے اور عمرہ ادا کر چکے تو صحابہ کو حکم کیا کہ جو ہدی ساتھ نہین لایا ہی عمرہ کرے اور احرام سے نکل آوے اور فسخ حج ساتھ عمرے کے کرے اور بعد ازان ایام حج مین احرام باندھے اور حج کرے اور جو ہدی ساتھ لایا ہی عمرہ کرے اور اپنے احرام پر رہے حج تک بعد ازان ادا کرے حج کے احرام سے نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدی لائے تھے اور احرام باندھے رہے پس یہ بات صحابہ کو گران گذری کئی سبب سے ایک تو اسلیے کہ ہم احرام سے نکلین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے رہین اور ترک متابعت انکی کا کرین دوسرے اسلیے کہ درمیان ہمارے اور عرفہ کے سوا پانچ روز کے نہین ہی پس مناسب نہین کہ احرام سے نکلین اور عورتون پاس جاوین اور منہ تر ہونا ہمارے منی ٹپکتی ہو اور پھر عرفہ مین جاوین اور حج کرین اور تیسرے اسلیے کہ جاہلیت مین عمرہ کرنا حج کے مہینون مین نہایت برا تھا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور فرمایا کیا کرون مین حکم الٰہی اسی طرح ہی اگر مین پہلے سے جانتا کہ نکلنا احرام کا تمپر دشوار ہوگا تو مین بھی ہدی نہ لاتا اور احرام سے نکل آتا اور فسخ حج ساتھ عمرے کے کرتا مین اور مین نہ جانتا تھا کہ حکم الٰہی اسطرح ہوگا اور کہا نووی نے کہ اختلاف ہی بیچ اس فسخ حج کے ساتھ عمرے کے کہ آیا یہ خاص صحابہ ہی کے لیے تھا اس برس مین یا اورون کو بھی جائز ہی قیامت تک پس کہا احمد اور ایک جماعت نے اہل ظاہر سے کہ یہ خاص صحابہ رضہ ہی کے لیے نہ تھا بلکہ یہ حکم باقی ہی قیامت تک پس جائز ہی واسطے اس شخص کے کہ احرام باندھا حج کا اور ہدی اسکے ساتھ ہووے نہین فسخ کرنا احرام حج کا ساتھ عمرے کے اور حلال ہو جانا ساتھ اعمال عمرے کے اور کہا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جماہیر علما نے سلف و خلف سے کہ یہ خاص صحابہ رضہ ہی کے لیے تھا اس برس مین تا کہ مخالفت ہو جاوے اس چیز کی کہ تھے اسپر اہل جاہلیت کہ حرام جانتے تھے عمرے کو حج کے مہینون مین اور اسی حدیث پر عمل کیا ہی امام ابو حنیفہ رح اور احمد نے کہ جو کوئی احرام باندھے عمرے کا اور ہدی نہ لایا ہو تو احرام سے نکل آوے اور جو کوئی احرام باندھے عمرے کا اور ہدی لایا ہو تو احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی اسکی دن نحر کے اور امام مالک اور امام شافعی رح نے کہا کہ حلال ہو جاوے عمرے سے بمجرد فارغ ہونے کے اعمال عمرے سے اگرچہ ہدی ساتھ لایا ہو ۱۲ ح وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا إِلٰى مِنًى فَأَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوْهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا

اِلَی السَّمَاءِ وَیَنْکُبُہَا اِلَی النَّاسِ اَللّٰہُمَّ اشْہَدْ اَللّٰہُمَّ اشْہَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ) اور لائے حضرت علی یمن سے کتنے اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت علی یمن کے
حاکم ہو کر گئے تھے وہان سے کتنے ایک اونٹ حضرت کے لیے لائے پھر فرمایا حضرت نے حضرت علی کو کہ کیا کہا تھا تونے سوقت کہ لازم کیا تھا حج یعنی وقت باندھنے احرام
کے کیا کہا تھا اور کیا نیت کی تھی کہا حضرت علی نے کہ کہا تھا مین نے یا اللہ تحقیق مین احرام باندھتا ہون ساتھ اس چیز کے کہ احرام باندھا ساتھ اسکے
رسول [illegible] نے فرمایا حضرت نے پس تحقیق ساتھ میرے ہدی ہے یعنی یہ نیت کی ہے تمنے تو مین تو احرام عمرے کا باندھے ہوئے ہون اور میرے ساتھ ہدی ہے
مین احرام سے [illegible] نہین نکل سکتا یہانتک کہ فارغ ہون عمرے اور حج سے پس تم بھی احرام سے نہ نکلو کہا جابر نے پس تھے سب اونٹ کہ لائے انکو حضرت علی یمن
اور وہ کہ لائے انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو کہا جابر نے پس حلال ہوئے لوگ سب اور کتروائے بال اپنے یعنی جنکے ساتھ ہدی نہ تھی وہ احرام عمرے
کے سے نکل آئے بعد فارغ ہونے کے عمرے سے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تھے انکے ساتھ ہدی نہ حلال ہوئے پس جبکہ ہوا دن ترویہ کا
یعنی آٹھوین تاریخ ذیحجہ کی متوجہ ہوئے یعنی ارادہ کیا متوجہ ہونے کا طرف منی کے پس احرام باندھا حج کا صحابہ نے یعنی انھون نے کہ احرام عمرے سے نکل آئے
تھے بعد فارغ ہونے کے عمرے سے اور سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے جبکہ آفتاب طلوع ہوا اور پہونچے منی مین پس نماز پڑھی منی مین یعنی مسجد خیف
مین ظہر اور عصر اور مغرب [illegible] اور فجر کی پھر ٹھہرے رہے یعنی بعد ادا کرنے نماز فجر کے تھوڑی سی دیر یہانتک کہ نکلا آفتاب اور حکم کیا ساتھ خیمہ کے
کہ تھا بنا ہوا بالون کا کہ [illegible] واسطے حضرت کے بیچ وادی نمرہ مین پھر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منی سے طرف عرفات کے اور نہین گمان
کرتے تھے قریش مگر یہ کہ حضرت کھڑے ہونگے حج کے لیے نزدیک مشعر حرام کے جیسا کہ تھے قریش کرتے جاہلیت مین پس گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مزدلفہ سے یہانتک کہ آئے میدان عرفات مین پس پایا خیمہ کہ کھڑا کیا تھا حضرت کے لیے نمرہ مین پس اترے اسمین یعنی اور ٹھہرے رہے اسمین یہانتک
کہ جب ڈھلی دوپہر حکم کیا ساتھ لانے قصوی کے کہ نام تھا حضرت کی اونٹنی کا پس زین کی گئی حضرت کے لیے پھر آئے حضرت یعنی اونٹنی پر سوار ہو کر
اندر وادی نمرہ کے پھر خطبہ فرمایا روبرو لوگون کے اور فرمایا کہ تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے حرام ہین تمپر یعنے آپسمین ایک دوسری کا نہ خون
کرے اور نہ مال کسی کا چوری دغابازی سے کہا جاوے مانند اس دن تمہارے کے یعنی عرفہ کے بیچ اس مہینے تمہارے کے یعنی ذیحجہ کے بیچ اس شہر
تمہارے کے یعنی مکہ کے یعنے جیسا تم حرام جانتے ہو کسیکے مال لینے کو اور خون کرنے کو اسدن مین اور اس مہینے مین اور اس شہر مین اسیطرح سے
[illegible] اور ہر جگہ خون کرنا اور ناحق مال لینا آپسمین حرام ہے خبردار ہو ہر چیز امر جاہلیت کی نیچے قدمون میرے کے رکھی گئی ہے اور پست و پامال ہے
یعنی باطل و موقوف ہے یعنی جو کچھ کسی نے کیا پہلے اسلام کے معاف کیا مین نے اور جو رسمین جاہلیت کی تھین موقوف کین اور خون جاہلیت کے موقوف
کیے یعنی نہ قصاص ہے اسمین اور نہ دیتہ اور نہ کفارہ اسکو اور سود کو جدا بیان فرمایا ہے واسطے زیادتی اہتمام کے اور تحقیق اول خون کہ موقوف کرتا ہون
اپنے خونون سے خون ابن ربیعہ بن حارث کا ہے اور وہ دودھ پیتا تھا بیچ بنی سعد کے قتل کیا تھا اسکو ہذیل نے اور سود جاہلیت کا موقوف کیا گیا اور اول
سود کہ موقوف کیا مین نے اپنے سودون مین سے سود عباس بن عبد المطلب کا ہے پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا بالکل پھر ڈرو اللہ سے بیچ حق عورتون کے
پس تحقیق تمنے لیا ہے انکو ساتھ امان اللہ کے یعنے ساتھ عہد اسکے کہ تمسے کیا ہے یا ساتھ عہد کے کہ تمنے اس سے کیا ہے بیچ رعایت حقوق انکے کے اور
حلال کیا تمنے انکی شرمگاہون کو ساتھ حکم اللہ کے کہ فانکحوا ہے اور تمہارا حق انپر یہ ہے کہ نہ آنے دین تمہارے بچھونون پر کسی کو کہ مکروہ جانتے ہو تم اسکے
آنے کو یعنے نہ اذن دیوین گھر مین آنے کا کسی کو بغیر مرضی تمہاری کے خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر کرین یہ یعنی اذن دین آنے کا پس مارو انکو
مارنا بغیر سختی کا اور انکا حق تمپر روزی انکی ہے یعنے کھانا پینا اسی کے حکم مین داخل ہے مکان رہنے کا اور کپڑا انکا موافق مقدور اپنے کے اور تحقیق چھوڑی
مین نے تم مین ایسی چیز کہ ہرگز نہین گمراہ ہونے کے بعد چھوڑنے میرے کے اسکو تم مین یا بعد جنگل مارنے کے ساتھ اسکے اور عمل کرنے کے اسپر اگر جنگل

مارو گے ساتھ اُسکے وہ چیز کتاب اللہ ہی اور تم پوچھے جاؤ گے یعنی میرے پہونچانے اور نہ پہونچانے سے احکام دین کو پس کیا جواب دوگے کہا صحابہ رضنے گواہی
دینگے ہم یعنی روبرو اللہ تعالیٰ کے یہ کہ تحقیق پہونچائی تُنے پیغمبری اور ادا کی تُنے امانت اور خیر خواہی کی تُنے پھر اشارہ کیا حضرت نے ساتھ شہادت کی اُنگلی اپنی کے
اس حال مین کہ اُٹھایا اُسکو طرف آسمان کے اور جھکایا اُسکو طرف لوگون کے اور کہا تین بار یا الٰہی گواہ رہ یعنی اپنے بندون کے اقرار پر کہ اُنھون نے
اقرار کیا پہونچانے کا ف کتروائے بال منڈانا بالون کا وقت نکلنے کے احرام سے افضل ہی اور باوجود اسکے صحابہ رضنے بال کتروائے تا باقی
بال حج میں منڈواوین اور متوجہ ہوئے طرف منیٰ کے آٹھوین تاریخ منیٰ مین جانا اور وہان رات کو [illegible]
اور نمرہ ساتھ زبر نون کے اور زیر میم کے نام ایک پہاڑ کا ہی قریب عرفات کے [illegible] عرفات حل مین ہی اور نہین گمان
کرتے تھے الخ یعنے قریش گمان کرتے تھے کہ حضرت ٹھہرینگے نزدیک مشعر حرام کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہی مزدلفہ مین جیسے کہ قریش جاہلیت مین کرتے تھے
کہ مزدلفہ مین ٹھہرتے تھے اور اُسکو کہتے تھے کہ یہ موقف حمس کا یعنی جگہ ٹھہرنے قریش اور اہل حرم اللہ کی ہی اور عرفات مین نہین جاتے تھے بخلاف تمام عرب کے
کہ وہ وقوف عرفات مین کرتے تھے پس اُنھون نے گمان کیا کہ حضرت بھی مزدلفہ مین ٹھہرینگے پر حضرت وہان نہ ٹھہرے اور عرفات مین پہونچے اور
خطبہ فرمایا یعنے دو خطبے پڑھے اول مین احکام حج کے بیان کیے اور رغبت دلائی کثرت ذکر و دعا کی عرفہ مین [illegible] یہ چھوٹا تھا بہ نسبت پہلے کے
اُسمین ہی دعا تھی اور ابن ربیعہ بن حارث الخ چچا تھے حضرت کے بیٹے عبد المطلب کے اُنکا بیٹا تھا ربیعہ اور ربیعہ کا بیٹا تھا ایاس اسکو قبیلہ بنی سعد
مین دودھ پلانے کے لیے دیا تھا جن ایام کہ بنی سعد اور ہذیل مین لڑائی ہوئی ہذیل مین سے کسی نے ایاس کو پتھر مارا وہ مر گیا پس ایاس حضرت کے
چچا کے پوتے تھے اُنکے خون لینے کا حضرت کو حق تھا حضرت نے معاف فرمایا اور عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کے ایام جاہلیت مین سود کھاتے تھے
اور سود لوگون کے ذمہ بہت تھا وہ بھی حضرت نے معاف فرمایا ۔ (ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ
حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ
الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا
شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ
وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ
سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ
رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ
فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى
بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ
مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) پھر اذان دی بلال نے پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز ظہر کی پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز عصر کی اور نہ پڑھا درمیان ان دونون کے کچھ بھی نہ سنت
نہ نفل پھر سوار ہوئے یہانتک کہ آئے میدان عرفات مین ٹھہرنے کی جگہ پس کیا پیٹ اپنی اُنٹنی قصوا کا طرف پتھرون کے اور کیا جبل مشاۃ کو کہ نام
ایک جگہ کا ہی آگے اپنے اور سامنے ہوئے قبلہ کے پس ہمیشہ رہے کھڑے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تھوڑی سی یہانتک کہ غائب
ہوا گردہ آفتاب کا اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلے یہانتک کہ آئے مزدلفہ مین پھر نماز پڑھی اُسمین مغرب اور عشا کی ساتھ ایک اذان اور
دو تکبیرون کے اور نہ پڑھی درمیان اُن دونون کے کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پھر لیٹ رہے یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر پھر پڑھی نماز فجر کی اسوقت

کہ ظاہر ہوئی واسطے انکے فجر ساتھ اذان اور تکبیر کے پھر سوار ہوئے اونٹنی پر یہانتک کہ آئے مشعر حرام پر پس سامنے کھڑے ہوئے قبلہ کے اور دعا مانگی اللہ تعالیٰ سے
اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدانیت اللہ کی کہی یعنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس ہمیشہ رہے کھڑے یہانتک کہ صبح ہوئی خوب
روشن پس چلے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پیچھے سوار کیا فضل بن عباس کو یہانتک کہ آئے درمیان وادی محسر کے پس حرکت دی سواری کو تھوڑی سی
پھر چلے بیچ کی راہ کہ نکلتی ہے اوپر جمرہ کبری کے یہانتک کہ آئے جمرہ کے پاس کہ نزدیک درخت کے ہے پس پھینکیں اسپر سات کنکریاں مانند کنکریوں خذف کے
یعنی چھوٹی کنکریاں جو کہ انگلیوں پر رکھ کر پھینکتے ہیں مراد بیان کرنا مقدار انکی کا ہے کہ بقدر دانہ باقلا کے تھیں تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے ان کنکریوں سے مارین
حضرت نے کنکریاں نالے کے اندر سے پھر پھرے طرف قربانی کی جگہ کی پس ذبح کیے حضرت نے تریسٹھ اونٹ ساتھ ہاتھ اپنے کے پھر دیے
باقی حضرت علی کو پس ذبح کیے انھوں نے باقی یعنی سینتیس اور شریک کیا حضرت نے حضرت علیؓ کو بیچ ہدی اپنے کے پھر حکم کیا حضرت نے ساتھ لینے ایک
ایک ٹکڑے گوشت کے ہر اونٹ میں سے پھر ڈالے گئے ٹکڑے گوشت کے ایک ہانڈی میں پس پکائے گئے ٹکڑے پس کھایا دونوں صاحبوں نے اس قربانی
کے گوشت میں سے اور پیا دونوں نے اسکے شوربے میں سے پھر سوار ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف
کیا پس نماز پڑھی مکے میں ظہر کی پس آئے اولاد عبد المطلب کے پاس یعنے اپنے چچا عباس اور اولاد انکی کے پاس کہ پلاتے تھے پانی زمزم کا پس فرمایا
کھینچو اے اولاد عبد المطلب کی پانی زمزم کا کہ بہت ثواب کی بات ہے پس اگر نہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگے لوگ تمپر اوپر پانی پلانے تمہارے کے تو البتہ
کھینچتا میں پانی ساتھ تمہارے یعنی خوف اسکا ہے کہ لوگ مجھے کھینچتے دیکھکر بسبب اتباع میرے کے کھینچیں گے اور ازدحام کرینگے اور یہ منصب تمہارے
ہاتھ سے جاتا رہیگا اگر اسکا خوف نہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا پس دیا اولاد عبد المطلب نے انکو ڈول پس پیا حضرت نے اس سے نقل کی یہ مسلم
نے قوله پھر پڑھی نماز عصر کی الخ یعنے جمع کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں اسکو جمع تقدیم کہتے ہیں عرفات میں وقوف کرنے کے لیے یہ دونوں نمازیں
ملا کر پڑھ لیتے ہیں اور انکے درمیان میں سنن و نوافل نہ پڑھے تاکہ نہ باطل ہو جاوے جمع اسلیے کہ پے در پے پڑھنا ان نمازوں کا واجب ہے اور غائب ہوا اگر وہ
آفتاب کا یہ تاکید اور بیان غروب کا ہے تاکوئی گمان نکرے کہ غروب سے مراد قریب غروب کے ہے اور یہانتک کہ آئے مزدلفہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان عرفات
اور منیٰ کے وہاں رات کو رہنا ہمارے نزدیک سنت ہے اور امام احمد اور شافعی کے نزدیک واجب ہے پس حضرت نے وہاں پہونچکر نماز پڑھی ساتھ ایک اذان
اور دو تکبیروں کے جیسے کہ ظہر و عصر عرفات میں پڑھیں تھیں اور یہی مذہب تینوں اماموں کا ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ رحمہ کے ساتھ ایک اذان اور
ایک تکبیر کے ہیں اسلیے کہ عشا یہاں اپنے وقت میں ہے پس احتیاج جدی تکبیر کے واسطے زیادتی اعلام کے نہیں اور عصر عرفہ میں اپنے وقت میں نہیں ہوتی
ہے پس احتیاج ہے زیادتی اعلام کی اور صحیح مسلم میں اسکو ابن عمر سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے بھی اسکو تحسین و تصحیح کیا ہے اور مشعر الحرام نام ایک
پہاڑ کا ہے مزدلفہ میں وقوف یعنی ٹھہرنا وہاں کا واجب ہے ہمارے نزدیک اور محسر نام ایک جگہ کا ہے درمیان مزدلفہ اور منیٰ کے جب حضرتؐ وہاں پہونچے
تو سواری کو حرکت دی یعنے جلدی ہانکی تھوڑی سی دوڑ یعنی بقدر مسافت اس وادی کے اور سبب جلدی چلنے کا یہ تھا کہ عادت شریف یہ تھی کہ جس جگہ
کسی قوم پر عذاب نازل ہوا ہوتا تو وہاں سے جلدی گذرتے از راہ عبرت کے پس محسر میں اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے وہاں سے جلدی گذرے اور بعضوں
نے کہا کہ وہاں نصاریٰ یا مشرکین عرب ٹھہرا کرتے تھے انکی مخالفت کے لیے جلدی چلے پس ہر کسی کو مستحب ہے کہ وہاں سے جلدی گذرے حضرتؐ کی پیروی
کے لیے اور پھر چلے بیچ کی راہ جس راہ سے جاتے ہوئے تشریف لے گئے تھے وہ راہ اور تھی اور یہ راہ اور اسکو طریق ضب کہتے ہیں اور اسکو طریق مازمین کہ
نام دو پہاڑوں کا ہے اور یہ راہ جا نکلتی ہے جمرہ کبری یعنے جمرۃ العقبہ پر اور یہانتک کہ آئے اس جمرہ پر کہ نیچے درخت کے ہے مراد وہی جمرۃ العقبہ ہے کہ مذکور
ہوا اور جمرہ کہتے ہیں مناروں کو وہاں کئی منارے ہیں کہ انپر سنگریزے مارتے ہیں مفصل بیان انکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور شریک کیا الخ یعنی حضرتؐ نے

انکو پھر اونٹ دیے کہ تا اپنی طرف سے ذبح کریں یا تو باقی اونٹوں میں سے دیے یا اوروں میں سے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی قربانی کے گوشت
میں سے کھانا مستحب ہے اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ اور طواف رکن کہتے ہیں یہ بھی ایک رکن ہے حج کا اور سپر
تمام ہوتا ہے حج اور یہ طواف افضل ہے روز نحر کے اور جائز بعد بھی ہے اور نماز پڑھی ظہر کی مکے میں اور ابن عمر رض سے ایک روایت آئی ہے کہ حضرت نے نماز
ظہر کی منیٰ میں پڑھی وجہ تطبیق کی دونوں میں یہ ہے کہ حضرت نے مکے میں ظہر کی نماز پڑھی اور منیٰ میں نفل پڑھی ہوں اسکو عبد اللہ بن عمر رض نے گمان کیا
کہ ظہر کی نماز پڑھی یا یوں کہا جاوے کہ دونوں روایتیں جب متعارض ہوئیں تو دونوں ساقط ہوئیں پھر ترجیح دی گئی اسکو کہ حضرت نے ظہر مکے میں پڑھی
اسلیے کہ وہاں نماز پڑھنی افضل ہے واللہ اعلم بالصواب ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ
أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى
فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ
وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ
وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ [illegible] التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ
الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا
طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ﴾ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں پس بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ
احرام باندھا ساتھ عمرے کے فقط اور بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج کے یعنی نرے حج کا یا حج اور عمرے کا پس جب آئے ہم مکہ میں
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے احرام باندھا ہے عمرے کا فقط اور نہیں ہدی لایا پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام سے نکل آوے
ساتھ سر منڈانے کے یا بال کتروانے کے اور جسنے احرام باندھا ہے عمرے کا اور ہدی بھی ساتھ لایا ہے پس چاہیے کہ احرام باندھے حج کا ساتھ عمرے کے یعنی داخل
کرے حج کو عمرے میں پس ہووے قارن پھر نہ نکلے احرام سے یہاں تک کہ حلال ہو دونوں سے یعنی تمام کرے افعال حج اور عمرے کے اور ایک روایت میں ہے
کہ پس نہ حلال ہو یہاں تک کہ حلال ہو ساتھ ذبح کرنے ہدی اپنے کے یعنی دن عید کے اور جسنے احرام باندھا ہے حج کا یعنی برابر ہے کہ ہدی ساتھ لایا ہو یا نہ لایا ہو
حج کے ساتھ احرام عمرے کا باندھا ہو یا نہ باندھا ہو پس چاہیے کہ تمام کرے حج اپنا یعنی مگر جو کوئی حکم کیا گیا فسخ کرنے حج کا ساتھ عمرے کے وہ نہ تمام کرے
کہا حضرت عائشہ رض نے پس حائض ہوئی میں اور نہ طواف کیا تھا میں نے خانہ کعبہ کا یعنی واسطے عمرے کے اور نہ سعی کی تھی میں نے درمیان صفا اور مروے
کے یعنی اسلیے کہ نہیں صحیح ہوئی سعی مگر بعد طواف کے ورنہ حیض میں سعی نہیں منع پس ہمیشہ رہی میں حائض یہاں تک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہیں احرام
باندھا تھا میں نے مگر عمرے کا پس حکم فرمایا مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھولوں میں سر اپنا اور کنگھی کروں میں یعنی نکلوں میں احرام عمرے
کے سے اور مباح کروں ان چیزوں کو کہ حرام ہوئی تھیں بسبب احرام کے اور احرام باندھوں حج کا بعد اسکے اور چھوڑ دوں میں عمرے کو یعنی پھر جب
فارغ ہوں حج سے تو احرام قضاء عمرے کا کروں پس کیا میں نے یہاں تک کہ ادا کیا میں نے حج اپنا بھیجا ساتھ میرے عبد الرحمن بیٹے ابی بکر کے کو اور حکم
کیا مجکو یہ کہ عمرہ کروں میں بدلے عمرے اپنے کے تنعیم سے کہا حضرت عائشہ رض نے پس طواف کیا خانہ کعبہ کا ان شخصوں نے کہ احرام باندھا تھا ساتھ عمرے
کے یعنی طواف عمرے کا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور مروے کے پھر احرام سے نکلے پھر کیا اور طواف پیچھے اسکے کہ پھرے منیٰ سے یعنی طرف مکے کے اور یہ طواف
حج کے لیے کیا کہ اسکو طواف افاضہ کہتے ہیں اور جن شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو پس سوا اسکے نہیں کہ کیا انہوں نے طواف ایک نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف تنعیم نام ایک جگہ کا ہے کہ تین کوس مکے سے ہے خارج حد حرم سے یعنی حل میں ہے اور احرام عمرے میں شرط ہے کہ حل سے باندھا جاوے

خواہ احرام باندھنے والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سے باندھے اور غیر مکی حل سے اور جن شخصون نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو یعنی ابتدا یا داخل کیا ایک کو دوسرے مین اُنھون نے ایک ہی طواف کیا یعنے دن نحر کے اور یہی مذہب ہی شافعی کا اور ہمارے نزدیک لازم ہین قارن کو دو طواف کرنے ایک طواف عمرے کے لیے جبکہ داخل ہو مکہ مین اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے حج کے لیے حدیث شریف سے ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور وہ جبکہ مکے مین تشریف لائے تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ کیا بعد وقوف کے اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہی اسکا حاصل بھی یہی ہی کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے صفا اور مروے مین اور حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اسیطرح منقول ہی کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی ۔ **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَہُ الْہَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ وَبَدَأَ فَاَہَلَّ بِالْعُمْرَۃِ ثُمَّ اَہَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ فَکَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَہْدٰی وَمِنْہُمْ مَنْ لَّمْ یُہْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ اَہْدٰی فَاِنَّہُ لَا یَحِلُّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَجَّہُ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مِنْکُمْ اَہْدٰی فَلْیَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَلْیُقَصِّرْ وَلْیَحْلِلْ ثُمَّ لِیُہِلَّ بِالْحَجِّ وَلْیُہْدِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ ہَدْیًا فَلْیَصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَۃً اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَہْلِہٖ فَطَافَ حِیْنَ قَدِمَ مَکَّۃَ وَاسْتَلَمَ الرُّکْنَ اَوَّلَ شَیْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَۃَ اَطْوَافٍ وَمَشٰی اَرْبَعًا فَرَکَعَ حِیْنَ قَضٰی طَوَافَہُ بِالْبَیْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَی الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ یَحِلَّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ حَتّٰی قَضٰی حَجَّہُ وَنَحَرَ ہَدْیَہُ یَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْہَدْیَ مِنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فائدہ اٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ساتھ عمرے کے طرف حج کے یعنی اول عمرے کا احرام باندھا اور پھر حج کا پس لے چلے ساتھ اپنے ہدی ذی الحلیفہ سے کہ نام ایک جگہ کا ہی وہین حضرت نے احرام باندھا تھا اور شروع کیا پس احرام باندھا ساتھ عمرے کے پھر احرام باندھا ساتھ حج کے پس تمتع کیا لوگون نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرے کے طرف حج کے یعنی ملایا عمرے کو طرف حج کے پس تھے بعضے لوگون مین سے یعنے جنھون نے کہ احرام عمرے کا باندھا تھا کہ ہدی لائے اور بعضے اُن مین سے وہ تھے کہ نہین ہدی لائے پس جب کہ آئے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین فرمایا واسطے لوگون کے یعنی عمرہ کرنے والون کے جو ہی تم مین سے ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہی اُس سے یعنی احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ ادا کرے حج اپنا اور جو شخص کہ نہو تم مین سے ہدی لایا پس طواف کرے خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرے کا کرے اور سعی کرے صفا اور مروے مین اور کترواوے بال اور چاہیے کہ نکلے احرام سے یعنے احرام عمرے کے سے یعنی جو چیزین منع تھین احرام مین وہ اب مباح ہوئین پھر احرام کرے ساتھ حج کے یعنی زمین حرم سے اور ذبح کرے ہدی یعنی دن نحر کے بعد رمی جمار کے پہلے سر منڈانے کے کہ واجب ہی یہ متمتع کو واسطے شکر گذاری اس نعمت کے کہ توفیق ادا ہے عمرے اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نپاوے ہدی پس چاہیے کہ روزے رکھے تین دن بیچ حج کے یعنے حج کے مہینون مین بعد احرام کے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہی کہ ساتوین آٹھوین نوین کو رکھے اور سات دن جبکہ پھرے طرف اہل اپنے کے یعنی فارغ ہو افعال حج سے اگرچہ مکے مین ہو پھر طواف کیا حضرت نے خانہ کعبہ کا جبکہ آئے مکے مین یعنے طواف عمرے کا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزون سے یعنی افعال جو طواف کے ہین اُن مین سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کے پھر جلدی چلے طواف کرنے مین تین بار اور چار بار چلے اپنی چال یعنے ایکبار جو گرد خانہ کعبہ کے پھرتے ہین اسکو شوط کہتے ہین پس سات شوط بطور مذکور کے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی پھر پڑھے نماز نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت اُسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد خانہ کعبہ کے پھر سلام پھیرا یعنے صلوۃ الطواف پڑھی کہ وہ واجب ہی ہمارے نزدیک پھر پھرے یعنی خانہ کعبہ سے اور آئے صفا پر پھر پھرے صفا مروے مین سات

پھر نہ حلال ہوئی کسی چیز سے کہ باز رہے تھے اُس سے یعنی احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ تمام کیا حج اپنا اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کے یعنی دسوین ذیحجہ کو پس آپ
حلال ہوئی ساتھ حلق کے ہر چیز سوائے جماع کے اور چلے یعنی منا سے مکے مین آئے پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پھر حلال ہوئی ہر چیز سے کہ باز رہے تھے
اُس سے یعنی اب جماع کرنا بھی حلال ہوگیا اور کیا مانند اُس چیز کے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص نے کہ لایا تھا ہدی صحابہؓ مین سے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تھے اور صحیح تر یہ ہی کہ حضرت قارن تھے تاویل اسکی
یہ ہی کہ مراد تمتع سے تمتع لغوی ہی یعنی نفع اُٹھانا اور وہ قران مین موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمرے کر ساتھ حج کے ۱۲ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذِہٖ عُمْرَۃٌ اِسْتَمْتَعْنَا بِہَا فَمَنْ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَہُ الْہَدْیُ فَلْیَحِلَّ الْحِلَّ کُلَّہٗ فَاِنَّ الْعُمْرَۃَ قَدْ دَخَلَتْ فِی الْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ
الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَہٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمرہ ہی کہ فائدہ
اُٹھایا ہمنے ساتھ اسکے پس جو شخص کہ نہو پاس اسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہوجاوے سب طرح کا حلال ہونا اسلیے کہ تحقیق عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی
جائز ہوا بیچ مہینون حج کے روز قیامت تک نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب خالی ہی فصل دوسری سے ف یہان [illegible] سے مراد تمتع لغوی ہی یعنی
فائدہ اُٹھانا اور باقی شرح اس حدیث کی اوپر ذکر ہوچکی ہی ۶ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ
فِیْ نَاسٍ مَّعِیْ قَالَ اَہْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَّحْدَہٗ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَۃٍ مَّضَتْ مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ
فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِیْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَّلَمْ یَعْزِمْ عَلَیْہِمْ وَلٰکِنْ اَحَلَّہُنَّ لَہُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ یَکُنْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ عَرَفَۃَ اِلَّا خَمْسٌ
اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِیَ اِلٰی نِسَائِنَا فَنَاْتِیَ عَرَفَۃَ تَقْطُرُ مَذَاکِیْرُنَا الْمَنِیَّ قَالَ یَقُوْلُ جَابِرٌ بِیَدِہٖ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی قَوْلِہٖ بِیَدِہٖ یُحَرِّکُہَا قَالَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّیْ اَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَصْدَقُکُمْ وَاَبَرُّکُمْ وَلَوْلَا ہَدْیِیْ لَحَلَلْتُ کَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ
الْہَدْیَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِیٌّ مِّنْ سِعَایَتِہٖ فَقَالَ بِمَ اَہْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَہَلَّ بِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَہْدِ وَامْکُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَہْدٰی لَہٗ عَلِیٌّ ہَدْیًا فَقَالَ سُرَاقَۃُ بْنُ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلِعَامِنَا ہٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہی عطاؒ سے کہ کہا سنا مین نے جابر بن عبد اللہ کو بیچ کتنے آدمیون کے کہ شریک تھے میرے ساتھ
سننے مین کہا جابرؓ نے کہ احرام باندھا ہمنے یعنی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے ساتھ حج کے خالص نرا یعنی بغیر آمیزش عمرے کے کہا عطا نے
کہ کہا جابرؓ نے پس آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتھی تاریخ کے کہ گذری تھی ذیحجہ کی پس حکم کیا ہمکو یہ کہ حلال ہوجاوین ہم کہا عطا نے
فرمایا حضرتؐ نے کہ حلال ہوؤ اور پہونچو عورتون کے پاس یعنی انسے بھی صحبت کرو کہا عطا نے اور نہ واجب کی حضرتؐ نے صحبت کرنی اُنپر و لیکن
حلال کردین عورتین اُنپر یعنی حلال ہونے کا امر وجوب کے لیے تھا اور صحبت کرنے کا اباحت کے لیے پس کہا ہمنے یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہ رہین
درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہ کہ صحبت کرین ہم اپنی بی بیون سے پھر حاضر ہون میدان عرفہ مین پس حال یہ کہ
ٹپکاتے ہون عضو مخصوص ہماری منی کو یعنی قریب جماع کے ہوئے ہونگے اور اسکو عیب گنتے تھے جاہلیت مین بلکہ باعث نقصان کا جانتے تھے
حج مین کہا عطا نے کہ اشارہ کیا جابرؓ نے ساتھ ہاتھ اپنے کے گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف اشارہ کرنے اُنکے کے ساتھ ہاتھ اپنے کے کہ ہلاتے تھے اُسکو
کہا جابرؓ نے پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو پس فرمایا کہ تحقیق جانا تمنے کہ تحقیق مین بہت ڈرتا ہون
بہ نسبت تمہارے خدا سے اور بہت سچا ہون تم مین اور بہت نیک ہون تم مین اور اگر نہوتی ہدی میرے ساتھ البتہ حلال ہوجاتا مین جیسے کہ حلال
ہوتے ہو تم اور اگر پہلے سے جانتا مین کام اپنے سے اُس چیز کو کہ پیچھے جانا مین نے نہ لاتا مین ہدی کو یعنی اگر مین جانتا کہ تمپر احرام سے نکلنا ایسا شاق

ہوگا تو ہدی ساتھ نہ لاتا اور مین بھی احرام سے نکل آتا پس حلال ہو جاؤ پھر حلال ہوئے ہم اور سنا ہمنے اور اطاعت کی ہمنے کہا عطار نے کہ کہا جابرؓ نے
پس آئے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ یمن سے یعنی یمن کے قاضی وغیرہ جو ہو کر گئے تھے وہان سے آئے پس فرمایا حضرتؐ نے ساتھ کس چیز کے احرام باندھا تمنے کہا ساتھ
اس چیز کے کہ احرام باندھا ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس ہدی ذبح کرنا یعنی دن نحر کے کہ قارن
ہو وجب ہی اور ٹھہرے رہو حالت احرام مین یعنی اب جیسے کہ مین نے کیا ہی کہا جابرؓ نے کہ لائے واسطے حضرتؐ کے یا واسطے اپنے حضرت علیؓ ہدی پس کہا سراقہ
بیٹے مالک بیٹے جعشم کے نے یا رسول اللہ آیا واسطے اس سال کے ہی یا ہمیشہ یعنی جائز ہونا عمرے کا حج کے مہینون مین اسی سال ہی یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل
کی یہ مسلم نے ف ساتھ حج کے خاص یہ بات جابرؓ نے بسبب علم اپنے کے کہی اسلیے کہ حضرت عائشہؓ کی روایت مین اوپر گذر چکا ہی کہ بعضون نے نرے عمرے کا
احرام باندھا اور بعضون نے حج اور عمرے کا اور بعضون نے نرے حج کا یا مراد صحابہ رضی سے اکثر صحابہ ہین یا بعض صحابہ مراد ہین کہ ہدی ساتھ نہین
لائے تھے اور یہ ظاہر تر ہی اور اشارہ کیا جابرؓ نے یعنی تشبیہ دی سفر کے ملنے کو ساتھ ہاتھ کے ملنے کے کہ اسطرح سفر ملتے جاوین عادت عرب کی ہی کہ کلام کے کرنے
مین اشارہ ساتھ اعضا کے [illegible] (وعن عائشة انها قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم لاربع مضين من ذي الحجة او خمس فدخل
علي وهو غضبان فقلت من اغضبك يا رسول الله ادخله الله النار قال اوما شعرت اني امرت الناس بامر فاذا هم يترددون ولو اني استقبلت
من امري ما استدبرت ما سقت الهدي معي حتى اشتريه ثم احل كما حلوا رواه مسلم) اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ انھون نے کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم چوتھی تاریخ کہ گذری تھی ذیحجہ سے یا پانچوین پھر آئے میرے پاس اس حالت مین کہ غصے تھے پس کہا مین نے کسنے غصہ دلایا آپ کو یا رسول اللہ
داخل کرے اسکو اللہ آگ مین فرمایا کیا نہین جانتی تو کہ تحقیق مین نے حکم کیا لوگون کو یعنی بعضون کو ساتھ ایک امر کے یعنی توڑنے حج کے ساتھ عمرے کے
پھر وہ تردد کرتے ہین اور اگر تحقیق مین پہلے سے جانتا کام اپنے سے اس چیز کو کہ پیچھے جانی مین نے نہ لاتا مین ہدی اپنے ساتھ یہانتک کہ خریدتا مین اسکو یعنی
مکہ مین یا راہ مین پھر حلال ہوتا جیسے حلال ہوتے لوگ نقل کی یہ مسلم نے **باب دخول مكة والطواف** باب ہی بیچ بیان داخل ہونے مکہ کے
اور طواف کرنے کے ف یعنی اس باب مین ذکر کی ہی کیفیت داخل ہونے مکے کی کہ کسطرف سے داخل ہووے اور کسطرف سے نکلے اور کس وقت آوے
اور ذکر کی ہی کیفیت طواف کی اور متعلقات اسکے کی یعنی بوسہ دینا حجر اسود کا وغیرہ اور مکہ کے معنی ہین ہلاک اور نقصان کرنے کے اور اس شہر شریف
کو مکہ اسلیے کہتے ہین کہ وہ ہلاک و ناقص کرتا ہی گناہون کو اور ہلاک کرتا ہی اسکو کہ ظلم و کجروی کرے اسمین **الفصل الاول** فصل پہلی (عن نافع
قال ان ابن عمر كان لا يقدم مكة الا بات بذي طوى حتى يصبح ويغتسل ويصلي فيدخل مكة نهارا واذا نفر منها مر بذي طوى وبات بها حتى يصبح و
يذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك متفق عليه) روایت ہی نافعؓ سے کہ کہا تحقیق ابن عمرؓ تھے نہ آتے مکہ مین مگر رات گذارتے ذی طوی
مین یہانتک کہ صبح کرتے اور نہاتے اور نماز پڑھتے پھر داخل ہوتے مکہ مین دن کو اور جسوقت نکلتے مکہ سے گذرتے ذی طوی پر اور رات کو رہتے اسمین صبح
تک اور ذکر کرتے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کرتے یہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ذی طوی نام ایک جگہ ہی قریب مکہ کے اندر حرم کے پس جب حضرت
مکے مین آتے تو رات کو ذی طوی مین رہتے استراحت کے لیے پھر صبح کو نہاتے اور نماز پڑھتے ظاہر مراد نماز سے نماز نفل ہی کہ وہان کے جانے کے لیے پڑھتے تھے
پھر جب مکہ سے پھرتے تو بھی ذی طوی مین رہتے تا اسباب اور صحابہ سب اکٹھے ہو جاوین اور کہا ابن مالک نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہی کہ
مین آنا دن کو تا کعبہ کو دیکھے اور دعا کرے ۲۶۰۰ (وعن عائشة قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم لما جاء الى مكة دخلها من اعلاها
وخرج من اسفلها متفق عليه) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آئے طرف مکے کے بیچ
حجة الوداع مین داخل ہوئے اسمین بلندی کی طرف سے اور نکلے نشیب کیطرف سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بلندی کیطرف

کہ اسی طرف ذی طوی ہے اور معلا مقبرہ مکہ کا بھی اُدھر ہی ہے اور ثنیہ سفلیٰ دوسری جانب ہے ٭ ان دونوں روایتوں میں منافات نہیں اسلیے کہ ثنیہ کی طرف سے جو نکلکر مدینہ کو آتے تو ذی طوی پر گذرتے اور وہاں رات کو رہتے اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ ہوتے ٭ مولانا ٭ (وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عروہ بن زبیر سے کہا تحقیق حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس خبر دی مجکو عائشہؓ نے کہ تحقیق اول چیز کہ شروع کی ساتھ اسکے حضرت نے اُسوقت کہ آئے مکہ مین یہ تھی کہ وضو کیا پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرے کا کیا اسلیے کہ حضرتؐ قارن تھے یا متمتع پھر نہ ہوا عمرہ پھر حج کیا ابوبکرؓ نے یعنی بعد حضرت کے پس تھا اول اُس چیز کا کہ شروع کیا ساتھ اُسکے طواف خانہ کعبہ کا پھر نہو اعمرہ پھر حضرت عمرؓ نے پھر حضرت عثمانؓ نے کیا مانند اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وضو کیا یعنے وضو پر وضو کیا اسلیے کہ پہلے گذر ہی چکا ہے کہ حضرت ذی طوی مین غسل کرتے تھے اور طہارت شرط ہے صحت طواف کی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہے اور نہو اعمرہ اوپر کی حدیثون سے معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ نے بعد آنے کے مکہ مین [illegible] لیکن جو کہ ہدی لائے تھے احرام باندھے رہے اور جو نہ لائے تھے وہ احرام سے نکل آئے پس مراد انہوں نے عمرے سے یہ ہے کہ حج کو فسخ یعنے موقوف کر [illegible] نہین کیا اور احرام سے باہر نہین آئے بلکہ احرام پر رہے اسلیے کہ قارن تھے دن نحر کے احرام سے نکلے اور عروہ نے یہ کلام واسطے رد کرنے اُن لوگون کے کیا کہ گمان کرتے تھے کہ حضرت نے حج کو فسخ کر کر عمرہ کیا یا یہ مراد ہے کہ صحابیون نے نرا عمرہ بعد حج کے نہین کیا بلکہ اکتفا کیا اسی عمرے پر کہ حج کے ساتھ ملا ہوا تھا ٭ ٭ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت طواف کرتے بیچ حج کے یا عمرے کے اول آنے مین جلدی چلتے تین شوط مین اور چلتے اپنی چال چار بار پھر نماز پڑھتے دو رکعت یعنی طواف کی پھر سعی کرتے درمیان صفا اور مروہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کعبہ کے گرد جو ایکبار پھرے تو اسکو شوط کہتے ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پس طواف کرنے مین تین بار تو حضرتؐ جلدی چلتے تھے اسطرح کہ قدم پاس پاس رکھتے جلد جلد اور [illegible] تے اور اُچھلتے تھے اور چار بار اپنی چال ٭ ٭ (وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا جلدی کی چلنے مین بیچ طواف کے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے تا حجر اسود تین پھیرون مین اور چلے موافق چال اپنی کے چار پھیرون مین اور تھے دوڑتے بطن مسیل مین جسوقت کہ سعی کرتے درمیان صفا [illegible] مروے کے نقل کی یہ مسلم نے ف سعی کرنے یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروے کے سات بار واجب ہے ہمارے نزدیک اور رکن ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اور بطن مسیل نام ایک جگہ کا ہے درمیان صفا اور مروے کے اُسکے سرون پر نشان بنا دیے ہین پہچاننے کے لیے اسمین جلدی چلنا سنت ہے سب کے نزدیک وقت سعی کرنے کے ٭ ٭ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے مکہ مین تو آئے حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اُسکو پھر چلے داہنے ہاتھ اپنے کی طرف پس جلدی چلے بازو ہلا کر یعنی جیسے کہ پہلوان چلتے ہین تین بار اور اپنی چال چلے چار بار نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے زبیر بن عربی سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے ابن عمرؓ سے احوال بوسہ دینے حجر اسود کے پس کہا دیکھا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے اُسکو اور بوسہ دیتے تھے اُسکو نقل کی یہ بخاری

(وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُ مِنَ الْبَیْتِ اِلَّا الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے ہون خانہ کعبہ کو مگر دو رکنون کو کہ جانب یمن کے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کعبہ کے چار رکن یعنی چار کونے ہین ایک تو وہ ہی کہ جسمین حجر اسود ہی اور دوسرا سامنے اسکے ہی رکن یمانی حقیقت مین یمانی یہی ہی لیکن تغلیبا دونون کو رکن یمانی کہتے ہین اور دو رکن اور ہین ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی مگر دونون کو شامی کہتے ہین اور جس رکن مین حجر اسود ہی اسکو دوہری فضیلت ہی ایک تو یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہی اور دوسرے یہ کہ اسمین حجر اسود ہی اور رکن یمانی کو ایک ہی فضیلت ہی کہ وہ حضرت ابراہیم کا بنایا ہوا ہی غرضکہ یہ دونون فضیلت رکھتے ہین شامیون پر اسی سبب سے خاص کیے گئے ہین ساتھ استلام کے اور استلام کے معنی ہین لمس کرنا یعنی چھونا یا تو ساتھ ہاتھ وغیرہ کے یا ساتھ بوسہ لینے کے یا ساتھ دونون کے پس رکن اسود اور بلکہ افضل ہی اسکو بوسہ دیتے ہین یا ہاتھ وغیرہ لگا کر یا اشارہ کر کر چومتے ہین اور رکن یمانی کو فقط ہاتھ ہی سے چھوتے ہین اور دو رکن شامیون کو نہ بوسہ دیتے ہین نہ ہاتھ لگاتے ہین ۞ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ عَلٰی بَعِیْرٍ یَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ع مین اونٹ پر بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو ساتھ محجن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اونٹ پر حضرت نے جو طواف کیا تو یہ خصوصیت آپ کی ہو گی یا بسبب کسی عذر کے کیا پیادہ پا طواف کرنا ہمارے نزدیک واجب ہی اور طیبی اور شافعی نے کہا کہ اگرچہ پیادہ پا طواف کرنا افضل ہی لیکن حضرت نے سوار ہو کر اسلیے کیا کہ تا سب لوگ دیکھین حضرت کو اور ایک اشکال یہان اور وارد ہوتا ہی کہ یہ ثابت ہوا ہی بلا شبہہ کہ حضرت نے رمل کیا یعنی جلدی چلے مونڈھے ہلا کر حجۃ الوداع مین اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے طواف کیا سوار ہو کر اونٹ پر حجۃ الوداع مین جواب یہ ہی کہ پیادہ پا طواف کرنا طواف قدوم مین تھا اور سوار ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ مین دن نحر کے کہ اسکو طواف الرکن بھی کہتے ہین جو کہ فرض ہی تا کہ لوگ دیکھکر افعال طواف کے سیکھین اور محجن کہتے ہین اس لکڑی کو کہ سر اسکا خمدار ہو اس لکڑی سے حضرت اشارہ کرتے تھے اور اسکو پھر چومتے تھے ۞ (وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَیْتِ عَلٰی بَعِیْرٍ کُلَّمَا اَتٰی عَلَی الرُّکْنِ اَشَارَ اِلَیْہِ بِشَیْءٍ فِیْ یَدِہٖ وَکَبَّرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابن عباس رض سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اونٹ پر جب آتے حجر اسود پر اشارہ کرتے طرف اسکے ساتھ ایک چیز کے یعنی لکڑی کے کہ ہاتھ انکے مین تھی اور اللہ اکبر کہتے نقل کی یہ بخاری نے ف حضرت ازدحام خلائق کے سبب اسطرح اشارہ کرتے ہونگے اسلیے ہمارے مذہب مین یہ ہی کہ نہ اشارہ کیا جاوے مگر جبکہ عاجز ہو بوسہ لینے یا ہاتھ لگانے سے تو اشارہ کرے ۞ (وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَیَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَہٗ وَیُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی طفیل سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کو یعنی سوار اور اشارہ کرتے تھے طرف حجر اسود کے ساتھ لکڑی خمدار سرے کی کہ ساتھ تھی آپ کے اور بوسہ دیتے اس لکڑی کو نقل کی یہ مسلم نے ف حضرت سے بعضی روایتون مین بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی مین ہاتھ لگا کر چومنا اور بعضی مین اشارہ کرنا پس تطبیق ان مین یون دیجاوے کہ کسی طواف مین بوسہ دیا ہو اور کسی مین ہاتھ لگا کر چوما ہو اور کسی مین اشارہ کیا ہو بسبب ازدحام کے یا یہ کہ ہر شوط کے بعد بوسہ دینا وغیرہ ہی کسی شوط کے بعد بوسہ دیتے ہون اور کسی کے بعد ہاتھ لگا کر چومتے ہون اور کسی کے بعد اشارہ کرتے ہون بسبب ازدحام کے ۔مولانا (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْکُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا کُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقَالَ لَعَلَّکِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِکِ شَیْءٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِیْ مَا یَفْعَلُ الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَطْہُرِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی

کعبہ
رکن شامی
باب

صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین ذکر کرتے تھے ہم یعنی لبیک کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ نہین قصد کرتے تھے ہم مگر حج کو یعنی مقصود اصلی حج تھا نہ عمرہ پس ذکر کرنے عمرے کے سے یہ نہین لازم آتا کہ نیت مین بھی نہ تھا پس جبکہ پہونچے ہم سرف مین حائض ہوئی مین پس تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مین روتی تھی یعنی بگمان اسکے کہ حیض باز رکھیگا حج سے پس فرمایا حضرتؐ نے شاید کہ تو حائض ہوئی کہا مین نے ہان فرمایا پس تحقیق یہ ایک چیز ہی کہ مقدر کیا ہی اسکو اللہ نے اوپر بیٹیون آدم کے پس کر تو جو کرتے ہین حاجی سوا اسکے کہ طواف کرے تو خانہ کعبہ کا یہانتک کہ پاک ہووے تو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف سرف نام ایک جگہ کا ہی چھ کوس مکے سے ہی اور سوا اسکے کہ طواف کرے تو یعنی طواف نہ کر اور اسی طرح سعی بھی نہ کرے حائض اسلیے کہ نہین درست ہی سعی مگر بعد طواف کے اور یہانتک کہ پاک ہووے تو یعنی حیض سے اور نہالے تو طواف و سعی کرنا اور یہ حدیث منافی ہی حضرت عائشہ رض کے پہلے قول کی ولم اہل الا العمرۃ یعنی نہین احرام باندھا تھا مین نے مگر عمرے کا یا الٓہی کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ قول حضرت عائشہ رض کا کہ نہین ذکر کرتے تھے ہم مگر حج مراد اس سے یہ ہی کہ نہین تھا قصد اصلی ہمارا اس سفر سے مگر حج کوئی سی قسم قسمون اسکی سے کہ وہ قران اور تمتع اور افراد ہین پس بعضا ہم مین سے افراد کرنے والا تھا اور بعضا تمتع کرنے والا اور بعضا قران کرنے والا اور مین نے قصد کیا تھا تمتع کا پس عمرہ کیا مین نے [illegible] حاصل ہوا مجکو عذر حیض کا اور باقی رہا دن عرفہ تک اور وقت وقوف حج تک حکم کیا حضرتؐ نے مجکو یہ کہ موقوف کرون مین اسکو اور کرون مین تمام [illegible] حج کے سوائے طواف اور سعی کے ۴۰ ع + (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ رض فِی الْحَجَّةِ الَّتِیْ اَمَّرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یَوْمَ النَّحْرِ فِیْ رَهْطٍ اَمَرَهُ یُؤَذِّنُ فِی النَّاسِ اَلَا لَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا یَطُوْفَنَّ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا بھیجا مجکو ابوبکرؓ نے اس حج مین کہ امیر کیا تھا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حج کے لوگون پر پہلے حجۃ الوداع کی دن نحر کے بیچ جماعت کے کہ حکم کیا تھا اسکو کہ اعلام کرے لوگون مین خبردار ہو نہ حج کرے بعد اس سال کے کوئی مشرک اور نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف جب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونے کے غزوات مین حج کو نہ جاسکے حضرت ابوبکر رض کو امیر قافلہ حاجیون کا کرکے حج کے لیے بھیجا اور یہ حج ایک برس پہلے ہوا حجۃ الوداع کے پس جب ابوبکر رض وہان پہونچے تو ایک جماعت کو کہ انہین ابوہریرہؓ بھی تھے دن نحر کے لوگون کی طرف بھیجا اور اس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام کرے لوگون مین کہ بعد اس سال کے کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوے حج کرنا خاص مسلمانون ہی کے لیے ٹھہرا یہ بات بموجب اس آیت کے کہی انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا اور یہ اعلام کرے کہ نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ ننگے طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ عبادت خدا کی نہ کرینگے ہم ان کپڑون مین کہ جنمین گناہ کرتے ہین اس سے منع فرمایا اح ع + اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّیِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ یَرَی الْبَیْتَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ) روایت ہی مہاجر مکی سے کہ کہا سوال کیے گئے جابرؓ حال اس شخص کے سے کہ دیکھے خانہ کعبہ کو اٹھاوے دونون ہاتھ اپنے یعنی یہ مشروع ہی یا نہین پس کہا جابرؓ نے کہ تحقیق حج کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس نہ تھے ہم کرتے یعنی ہاتھ نہ اٹھاتے تھے وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے دعا کرنے مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ اور مالکؒ کا کہ ہاتھ نہ اٹھاوے کعبہ کا دیکھنے والا دعا کے لیے اور امام احمد رح کے نزدیک ہاتھ اٹھاوے اور دعا کرے طیبی ملا علی قاری نے مرقات مین مذہب امام ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کا برخلاف اسکے نقل کیا ہی کہ ہاتھ اٹھاوے پھر مناسک مین کہ تصنیف ملا قاری کی ہی جو دیکھا تو اسمین اسکو مکروہ لکھا ہی اور بعض سے جواز اسکا نقل کیا ہی اور ہدایہ اور درمختار سے بھی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہی مولف + (وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَاَقْبَلَ اِلَی الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ اَتَی الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰی یَنْظُرَ اِلَی الْبَیْتِ فَرَفَعَ یَدَیْهِ فَجَعَلَ یَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ

وَيَدْعُوْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئے مکہ مین پھر متوجہ ہوئے طرف حجر اسود کے
پھر بوسہ دیا اسکو پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر آئے صفا کے پاس یعنی بعد نماز طواف کے پس چڑھے اسپر یہانتک کہ نظر کی طرف خانہ کعبہ کے پس اُٹھائے دونون
ہاتھ اپنے پھر شروع کیا ذکر کرتے تھے اللہ کا یعنی تکبیر و تہلیل کرتے تھے جسقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اُٹھاتے ہاتھ اپنے یعنی دعا کے لیے
اور یہ جو عوام کرتے ہین کہ ہاتھ اُٹھاتے ہین وہان ساتھ تکبیر کے جیسے کہ نماز مین اُٹھاتے ہین کچھ اصل اسکی نہین ہے ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَيْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کے مانند نماز
کے ہے مگر تحقیق تم بولتے ہو اسمین پس جو کوئی بولے اسمین پس نہ بولے مگر ساتھ نیکی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک
جماعت کو کہ موقوف کی ہے یہ حدیث ابن عباس پر ف مانند نماز کے ہے یعنی ثواب مین لیکن فرق یہ ہے کہ طواف مین کلام کرتے ہو اور کلام مفسد نہین
جیسے نماز مین مفسد ہے اور ۔۔۔ کلام اور جو چیزین کہ حکم مین کلام کے ہین منافی نماز کی یعنی کھانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کے
نہین اور جانا گیا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نہین شرط ہے طواف مین منھ کرنا قبلہ کی طرف اور نہین شرط کیا گیا ہے واسطے اصل طواف کے
وقت اور اور شرطین نماز کی یعنی طہارت حقیقیہ اور حکمیہ اور ڈھکنا ستر کا معتبر ہین نزدیک شافعی رہ کے مانند نماز کے یعنی یہ چیزین جیسی نماز مین شرط ہین ایسے ہی
طواف مین بھی شرط ہین اور ہمارے نزدیک واجب ہین اسلیے کہ مثل نماز ہونے سے یہ نہین لازم آتا کہ بعینہ نماز ہو جاوے اور طواف کو جو مانند نماز کے کہا
اس سے معلوم ہوا کہ نماز افضل ہے طواف سے ۲+۶+۲ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ
بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ سفید دودھ سے پس سیاہ کردیا اسکو گناہون بنی آدم کے نے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف یعنی لوگون نے جو اسکو ہاتھ لگائے اُنکے گناہون کی تاثیر سے سیاہ ہوگیا پس دیکھا چاہیے کہ جب پتھر مین یہ اثر ہوا
گناہون کا تو کیا حال ہوتا ہوگا اُنکے دلون کا بسبب کرنے گناہون کے معاذ اللہ منہ ۶+۷ (وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْحَجَرِ وَاللهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے
ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق حجر اسود کے قسم ہے اللہ کی البتہ اُٹھا دیگا اسکو اللہ دن قیامت کے کہ واسطے اسکے ہونگی
دو آنکھین دیکھیگا ساتھ اُنکے اور ہوگی زبان بولیگا ساتھ اسکے گواہی دیگا اُس شخص کے لیے کہ بوسہ دیا ہوگا اسکو ساتھ حق کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے ف ساتھ حق کے یعنی ساتھ ایمان اور صدق اور یقین کے اور واسطے طلب ثواب کے بوسہ دیا ہوگا اسکے لیے گواہی دیگا کہ اسنے مجھے بوسہ
دیا تھا اور یہ حدیث بھی محمول ہے ظاہر پر اسلیے کہ حق سبحانہ قادر ہے اوپر پیدا کرنے بینائی اور گویائی کے جمادات مین ۲+ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم
یاقوت ہین یاقوتون بہشت کے سے دور کیا اللہ تعالے نے نور ان دونون کا اور اگر نہ دور کرتا نور اُنکا البتہ روشن کردیتے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق
و مغرب کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف شاید حکمت اُنکے نور دور کرنے مین یہ ہے کہ تا ایمان بالغیب ہو ۶+ (وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ
يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ) اور روایت ہی عبید بن عمیر سے یہ کہ ابن عمرؓ تھے غلبہ کرتے لوگون پہ اوپر ہاتھ لگانے رکنون کے یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے غلبہ کرنا کہ نہین دیکھا مین نے کسی کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ غلبہ کرتا ہو اوپر یعنے ہر ایک پر ان دونون رکنون سے کہتے ابن عمرؓ اگر کرون مین غلبہ کا ذکر وجہہ اسلیے کہ تحقیق سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق ہاتھ لگانا ان دونوان رکنون کا کفارہ ہی واسطے گناہون کے اور سنا مین نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے جو کوئی طواف کرے خانۂ کعبہ کا سات بار اور محافظت کرے اسکی یعنی واجبات وسنن وآداب اسکے بجالاوے ہوگا ثواب اسکا مانند ثواب آزاد کرنے بردے کے اور سنا مین نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے نہین رکھتا کوئی قدم اور نہین اٹھاتا دوسری بار یعنی طواف مین مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی اُس سے بسبب اسکے گناہ اور لکھتا ہی اسکے لیے بسبب اسکے نیکی نقل کی یہ ترمذی نے ف غلبہ کرنے لوگون پہ یعنی لوگون کو پہاڑ چیر کر وہان پہونچتے ہاتھ لگانے کے لیے لیکن اسطرح کہ لوگونکو ایذا نہو تی اور اگر لوگون کو ایذا ہو کہ ڈھکیلتا ہوا وہان پہونچے تو گنہگار ہوگا ایسی صورت مین چاہیے کہ دور سے ساتھ ہاتھ کے اشارہ کرے چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور سات بار مین تین احتمال ہین ایک تو یہ کہ سات شوط کرے یعنی سات بار گرد کعبہ کے [illegible] شوط کا ایک طواف ہوتا ہی اور دوسرے یہ کہ سات طواف کرے اور تیسرے یہ کہ سات روز تک طواف کرے ۱۲ مظہر مولانا ( وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ) اور روایت ہی عبد اللہ بن سائبؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے درمیان دونون رکنون کے یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کے سے نقل کی یہ ابوداود نے ( وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تَجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهُ يَسْعٰى وَاِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ ) اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سے کہ کہا خبر دی مجکو بیٹی ابی تجراۃ کی نے کہا گئی مین ساتھ عورتون قریش کے گھر آل ابی حسین کے مین تاکہ دیکھین ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ پھرتے ہون درمیان صفا اور مروے کے یعنی تاکہ مشرف ہووین انکے جمال باکمال سے اور مستفید ہووین انکے عمل و برکت سے پس دیکھا مین نے انکو دوڑتے ہوے درمیان صفا اور مروے کے اس حال مین کہ تحقیق تہبند انکا البتہ پھرتا تھا یعنی گرد پانون انکے کے بسبب شدت دوڑنے کے اور سنا مین نے انکو کہ فرماتے تھے سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالے نے لکھا تمپر سعی کرنا نقل کی یہ شرح السنۃ مین اور نقل کی احمد نے ساتھ اختلاف کے ف لکھا تمپر سعی کرنا امام شافعیؒ تو اسکے معنی یہ لیتے ہین کہ فرض کیا انکے نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے فرض ہے جو سعی نکرے اسکا حج باطل ہوتا ہی اور امام اعظم رح لکھنے کے معنی یہ لیتے ہین کہ واجب کیا انکے نزدیک سعی کرنی واجب ہی اسکے ترک سے دم واجب ہوتا ہی یعنی دنبہ وغیرہ ذبح کرنا آتا ہی ۱۲ ( وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ) اور روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمارؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتے ہوتے درمیان صفا اور مروے کے اونٹ پر نہ مارتا تھا اور نہ ہانکتا تھا اور نہ کہتا تھا کہتا ایک طرف ہو جاؤ ایک طرف ہو جاؤ نقل کی [illegible] شرح السنۃ [illegible] سے معلوم ہوا کہ سعی حضرتؐ نے سوار ہو کر کی اور اوپر کی حدیث سے اور اور بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ

پیادہ ہو یا کی تطبیق انہین یعنی دیجاوے کہ کسی سعی کرنے مین پیادہ پاسعی کی اور کسی مین سوار ہو کر تعلیم کے لیے یا بسبب کسی اور عذر کے اور امام ابو حنیفہ رحمہ کے
نزدیک پیادہ پاسعی کرنی بشرط قدرت کے واجب ہے پس بلا عذر ترک کرے تو دم آتا ہے اور نہ مارتا تھا یعنی لوگون کو مارتے تھے اور نہ ہانکتا یعنی ہاتھ
سے ہٹاتے تھے انکو اور نہ کہتے تھے ایک طرف ہو جاؤ جیسے کہ عادت ہے بادشاہون اور ظالمون کی اور مقصود اس سے طعن ہے اُن لوگون پر کہ
یہ حرکت کرتے ہین ش ع ۲ (وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اس حال مین کہ
اضطباع کرنے والے تھے ساتھ چادر سبز کے یعنے سبز خطون کی چادر تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اضطباع اسکو کہتے
ہین کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین کندھے پر ڈالے جیسے بانکے اوڑھتے ہین اور سبب اسطرح کے اوڑھنے کا اوپر مذکور ہو چکا ہے ش ح ۲
(وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ ثَلٰثًا وَجَعَلُوا أَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ ثُمَّ
قَذَفُوهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب انکے نے عمرہ کیا
جعرانہ سے کہ نام ہے [illegible] کو مکہ سے پس جلد چلے بیچ طواف خانہ کعبہ کے تین بار اور کیا اپنی چادرون کو نیچے اپنی بغلون کے پھر ڈالا انکو
اپنے بائین مونڈھون پر نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی اضطباع کیا جو کہ اوپر مذکور ہوا اور اضطباع سنت ہے سارے طواف مین بخلاف رمل یعنی جلدی چلنے کے
کہ وہ تین شوطون مین ہے اور نہین مستحب ہے اضطباع سوائے طواف کے اور یہ جو عوام ابتدا احرام سے اضطباع کرتے ہین حج مین یا عمرے مین اسکی کچھ اصل نہین بلکہ
مکروہ ہے حالت نماز مین ۳ ۴ الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ) روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ کہا نہین چھوڑا ہمنے ہاتھ لگانا اِن دونون رکنون کا رکن یمانی اور حجر اسود کا بھیڑ
مین اور نہ بے بھیڑ مین جب سے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے اِن دونون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت
بخاری اور مسلم کی مین یہ ہے کہ کہا نافع نے دیکھا مین نے ابن عمر رضہ کو کہ لگاتے تھے حجر اسود کو ہاتھ اپنا پھر بوسہ دیتے تھے ہاتھ اپنے کو اور کہا نہین چھوڑا مین نے
اسکو جب سے کہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے اسکو (وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي
أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
اور روایت ہے ام سلمہ رضہ سے کہ کہا شکایت کی مین نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون یعنی پیادہ پا طواف نہین کر سکتی
پس فرمایا طواف کر تو پرے پرے لوگون کے اس حال مین کہ تو ہو سوار پس طواف کیا مین نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے طرف
پہلو سے خانہ کعبہ کے یعنی متصل دیوار کعبہ کے پڑھتے تھے سورہ طور وکتاب مسطور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سورہ طور ایک رکعت مین پڑھی
جیسے کہ عادت شریف تھی یا دونون رکعتون مین پڑھی ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسبب عذر کے سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے اور بلا عذر
نہین جائز اسلیے کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہے ۴ ۶ (وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا
تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ مَا قَبَّلْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا مین نے حضرت عمر
کو کہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تحقیق مین البتہ جانتا ہون کہ تحقیق تو پتھر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا مین نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے تو نہ بوسہ دیتا مین تجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حضرت عمر رضہ نے اسلیے کہا تا کہ بعضے نو مسلم فتنہ مین

نہ پڑین بسبب پوچھنے اسکے کے اور مراد حضرت عمر رضہ کی یہ تھی کہ یہ پتھر بذاتہ کچھ نفع و ضرر نہین پہونچا سکتا اگرچہ باعتبار بجا آوری حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نفع ہوتا ہی اسکے چومنے سے کہ ثواب پاتا ہی ** (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهِ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِيْ اَلرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْنَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعین ہین ساتھ اسکے ستر فرشتے یعنی رکن یمانی مین پس جو کوئی کہے یا الٰہی تحقیق مین چاہتا ہون تجھسے درگذر کرنا گناہون سے اور عافیت دنیا و آخرت مین اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سے کہتے ہین فرشتے قبول کر نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف جب رکن یمانی کی یہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود کی اس سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ یہ فضیلت اور خاصیت رکن یمانی ہی کے لیے ہو اور رکن اسود کے لیے اور فضیلتین زیادہ اس سے ہوون اور نہین منافاۃ ہی اسمین اور اُس حدیث مین جو پہلے گذری کہ حضرتؐ درمیان دونون رکنون کے ربنا الخ پڑھتے تھے اسلیے کہ جب پہونچے طرف رکن یمانی کے اور شروع کی یہ دعا چلتے مین تو شک نہین کہ واقع ہوگی وہ درمیان اُن دونون کے اسلیے کہ ٹھہرنا دعا کے لیے طواف مین تو درست ہی نہین جیسے کہ عوام جاہل کرتے ہین ** (وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا [illegible] سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے مگر ساتھ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے دور کیجاتی ہین اُس سے دس بُرائیان اور لکھی جاتی ہین واسطے اُسکے دس نیکیان اور بلند کیے جاتے ہین واسطے اسکے دس درجے اور جو شخص کہ طواف کرے اور کلام کرے اور وہ بیچ اُس حالت کے ہی یعنی حالت طواف مین داخل ہوتا ہی دریاے رحمت مین ساتھ دونون پانون اپنے کے مانند داخل ہونے والے پانی کے ساتھ دونون پانون اپنے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف کلام کرے یعنی کلمات مذکورہ پڑھے اور دوبارہ لانے اس کلام کو تاکہ بیان ثواب کرین غیر اول کے اور ظاہر معنی بلا تکلف یہ ہین کہ کلام کرے سواے ان کلمات کے مانند اور اذکار کے اور اخبار علما اخیار کے اور اولیا کرام کے واللہ اعلم ** باب الوقوف بعرفۃ باب ہی بیچ بیان ٹھہرنے کے میدان عرفہ مین ف عرفہ نام ہی مکان مخصوص کا اور آتا ہی بمعنے زمان کے بھی کہ روز عرفہ ہی اور عرفات ساتھ لفظ جمع کے فقط بمعنی مکان ہی کے آتا ہی اور جمع باعتبار جوانب و اطراف کے ہی اور عرفہ اسکا نام اسلیے رکھا گیا کہ حضرت آدم و حوا مین تعارف واقع ہوا اُس مکان مین بعد اُترنے کے جنت سے یا یہ نام اسلیے ہو کہ جبریل تعلیم کرتے تھے حضرت ابراہیم کو افعال حج کے اور کہتے تھے عرفت یعنی پہچانا تو نے وہ کہتے تھے عرفت یعنی پہچانا مین نے اور وقوف عرفہ کا ایک رکن اعظم حج کا ہی دو رکنون مین سے ** اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ نِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی محمد بن ابی بکر ثقفی سے یہ کہ انہون نے پوچھا انس رضہ بن مالک سے اُس حال مین کہ دونون جاتے تھے صبح کے وقت منی سے طرف عرفات کے کہ کسطرح کرتے تھے تم اس دن مین یعنی عرفہ مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انس رضہ نے لبیک کہتا تھا ہم مین سے لبیک کہنے والا پس نہ انکار کیا جاتا تھا اُسپر اور تکبیر کہتا تھا تکبیر کہنے والا ہم مین سے پس نہین انکار کیا جاتا تھا اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ تکبیر کہنی جائز ہی اُس دن حاجیون کے لیے مانند اور اذکار کے ولیکن سنت نہین بلکہ سنت

انکے لیے لبیک کہنی ہی جبتک کہ رمی کرین جمرۃ العقبہ پر انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سے پیچھے نمازون کے واجب ہی حاجیون و غیر حاجیون کے لیے آخر ایام تشریق تک یعنی تیرھوین کی عصر تک اور واجب ہی ہر فرض پڑھنے والے پر فتوی اسی پر ہی ۞ (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ ہٰہُنَا وَمِنًی کُلُّہَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِیْ رِحَالِکُمْ وَوَقَفْتُ ہٰہُنَا وَعَرَفَۃُ کُلُّہَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ ہٰہُنَا وَجَمْعٌ کُلُّہَا مَوْقِفٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نحر کیا مین نے اس جگہ اور منی تمام جگہ نحر کرنے کی ہی پس نحر کرو اپنے ڈیرون مین اور وقوف کیا مین نے یعنی ٹھہرا اس جگہ اور عرفات تمام جگہ وقوف کی ہی اور وقوف کیا مین نے اس جگہ اور مزدلفہ تمام جگہ ہی وقوف کی نقل کی یہ مسلم نے ف نحر کیا مین نے اس جگہ اشارہ کیا حضرت نے طرف جگہ معین کے منی مین کہ جہان حضرت نے نحر کیا تھا اور اب وہ جگہ معلوم و معروف ہی اسکو منحر النبی کہتے ہین پس اسکی طرف حضرت نے اشارہ کرکے کہا کہ مین نے تو یہان نحر کیا ہی اور منی مین ہر جگہ نحر کرنا درست ہی اور اسی طرح عرفات مین اپنے وقوف کی جگہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ مین نے تو وقوف یہان کیا ہی اور تمام عرفات مین یعنی سواے بطن عرنہ کے وقوف درست ہی اور مزدلفہ مین کہ اسکو جمع بھی کہتے ہین اپنے وقوف کی جگہ کی طرف کہ قریب مشعر حرام کے ہی اشارہ کرکے فرمایا کہ مین نے تو یہان وقوف کیا ہی اور تمام مزدلفہ مین وقوف درست ہی یعنی سواے وادی محسر کے اور اس مین شک نہین کہ حضرت کی [illegible] ۞ (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰہُ فِیْہِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَّوْمِ عَرَفَۃَ وَاِنَّہٗ لَیَدْنُوْ ثُمَّ یُبَاہِیْ بِہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ فَیَقُوْلُ مَا اَرَادَ ہٰٓؤُلَآءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی دن کہ زیادہ ہو اور جسمے آزاد کرے اللہ تعالی کسی بندے کو آگ سے دن عرفہ کے یعنی اس عرفہ کے دن عرفات مین سب دنون سے زیادہ اللہ تعالی آزاد کرتا ہی بندون کو آگ سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ نزدیک ہوتا ہی یعنی ساتھ رحمت و مغفرت کے پھر فخر کرتا ہی ساتھ حاجیون کے روبرو فرشتون کے پس فرماتا ہی کیا چاہتے ہین یہ لوگ یعنی جو کچھ یہ چاہتے ہین وہ دونگا نقل کی یہ مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَّہٗ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ بْنُ شَیْبَانَ قَالَ کُنَّا فِیْ مَوْقِفٍ لَّنَا بِعَرَفَۃَ یُبَاعِدُہٗ عَمْرٌو مِّنْ مَّوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْکُمْ یَقُوْلُ لَکُمْ قِفُوْا عَلٰی مَشَاعِرِکُمْ فَاِنَّکُمْ عَلٰٓی اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِیْکُمْ اِبْرٰہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) روایت ہی عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے کہ نقل کی اپنے مامون سے کہ کہا جاتا تھا اسکو یزید بن شیبان کہا تھے ہم بیچ جگہ ٹھہرنے اپنے کے کہ تھی واسطے ہمارے بیچ میدان عرفہ کے کہ دور بیان کرتا تھا اسکو عمرو جگہ ٹھہرنے امام کی سے بہت دور پس آئے ہمارے پاس بیٹے مربع انصاری کے پھر کہا تحقیق مین ایلچی ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے طرف تمھارے فرماتے ہین حضرت واسطے تمھارے کہ ٹھہرو اوپر جگہ عبادت اپنی کے پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کے یعنی متابعت کی میراث باپ اپنے کی کہ ابراہیم ہین اوپر انکے سلام نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف حاصل معنی حدیث کے یہ ہین کہ عرب کے ہر قوم و قبیلہ کا اگلے زمانہ مین ایک موقف معین تھا عرفات مین کہ وہان ٹھہرتے تھے اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تھا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ موقف امام عبارت اس سے ہی پس انھون نے چاہا کہ حضرت سے عرض کرین کہ ہم آپکے پاس کھڑے ہون حضرت نے دریافت کیا کہ ایسی بات کی درخواست کرینگے ایک صحابی کے ہاتھ کہ ابن مربع انکا نام تھا انکو یہ کہلا بھیجا کہ اپنے ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمھارے باپ دادا سے چلا آتا ہی کہ مشاعر عبارت اسی سے ہی انتقال نکرو کہ عرفات تمام موقف ہی دوری اور نزدیکی موقف امام سے کچھ فرق نہین کرتی پس یہ بات انکی تسلی کے لیے کہلا بھیجی تا آپسمین خلاف و نزاع نہ واقع ہووے ۞ (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ عَرَفَۃَ مَوْقِفٌ وَّکُلُّ مِنًی مَنْحَرٌ وَّکُلُّ مُزْدَلِفَۃَ مَوْقِفٌ وَّکُلُّ فِجَاجِ مَکَّۃَ طَرِیْقٌ وَّمَنْحَرٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میدان ہی عرفہ کا جگہ ٹھہرنے کی ہی

اور جو جگہ ہی منیٰ مین جگہ ذبح کرنے کی ہی اور جو جگہ ہی مزدلفہ مین جگہ ٹھہرنے کی ہی اور سب راہین مکہ کی راہ ہی اور جگہ ذبح کرنے کی نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے ف یعنی جس راہ سے مکہ مین جاوین درست ہی اور جس جگہ مکہ مین ہی ذبح کرین روا ہی اسلیے کہ ذبح کرنا اسکا حرم مین چاہیے اور مکہ حرم مین ہی ولیکن منیٰ مین عادت ہوئی ہی ذبح کرنے کی کہ دن نحر کے کہ دسوین ذیحجہ کی ہی منیٰ مین ہوتے ہین وہان ذبح کرتے ہین اور مقصود اصل جواز ہی والا آنحضرت کے وقوف کی جگہ اور ذبح کی جگہ اور راہ انکی افضل ہین ﴿ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ﴾ اور روایت ہی خالد بن ہوذہ سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے لوگون کو دن عرفہ کے یعنے عرفات مین اونٹ پر کھڑے ہو کر دونون رکابون پر نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اونچے ہونے کے لیے رکابون پر کھڑے ہوتے تا دور والے دیکھ سکین ﴿ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ﴾ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دعا اُن کی دعا دن عرفہ کی ہی یعنے عرفات مین یا ہر جگہ کہ کرین اور بہترین اُس چیز کی کہ کہی مین نے اور نبیون نے پہلے مجھسے یہ ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے طلحہ بن عبیداللہ سے قول لا شریک لہ تک ﴿ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ قَدْ رَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ ﴾ اور روایت ہی طلحہ بن عبیداللہ بن کریز سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین دیکھا گیا شیطان کسی دن کہ وہ اُسمین بہت ذلیل اور بہت راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصے مین ہوا اپنے سے برابر دن عرفہ کے یعنی شیطان ہمیشہ بھلائیان دیکھکر آدمیون سے غصہ کھاتا ہی اور خوار ہوتا ہی اور روز عرفہ کے سب دنون سے زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہی اور نہین یہ مگر اس سبب سے کہ دیکھتا ہی اُترنا رحمت کا یعنی خاص و عام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑے گناہون کو مگر وہ کہ دیکھا گیا دن بدر کے یعنے اُس دن کہ فتح مسلمانون کی اور عزت اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری وغیرہ شیطان کی مانند خواری وغیرہ عرفہ کے تھی یا زیادہ پس تحقیق شیطان نے دیکھا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتے ہین اور برابر کرتے ہین فرشتون کی صفون کو یعنے مشرکون کی لڑائی کے لیے نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے اور شرح السنۃ مین روایت کی یہ حدیث ساتھ لفظ مصابیح کے ﴿ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةُ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ عَتِيْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ﴾ اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہوتا ہی دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہی طرف آسمان دنیا کے یعنی قریب ہوتا ہی ساتھ رحمت و احسان و کرم کے پھر فخر کرتا ہی ساتھ حاجیون کے روبرو فرشتون کے اور فرماتا ہی دیکھو طرف میرے بندون کے آئے میرے پاس پراگندہ بال گرد آلودہ چلاتے ہوئے راہ دور سے یعنی ساتھ لبیک و ذکر کے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ تحقیق بخشا مین نے اُنکو پھر کہتے ہین

فرشتے ای پروردگار ہمارے فلانا شخص ہی کہ نسبت بہ گناہ کیا جاتا ہی اور فلانا شخص اور فلانی عورت گناہ کرتی ہی فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہی اللہ عزوجل
کہ تحقیق بخشا مین نے اُنکو بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہین کوئی دن کہ بہت آزاد کیے جاوین اُسمین آگ سے برابر دن عرفہ
نقل کی یہ شرح السنة مین **الفَصْلُ الثَّالِث** فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ
الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ
ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے قریش اور جو شخص کہ تابع تھے دین قریش کے کھڑے ہوتے
تھے مزدلفہ مین اور تھے قریش نام رکھے جاتے تھے حمس یعنی شجاع اور تھے تمام عرب ٹھہرتے تھے بیچ میدان عرفہ کے پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ
نے نبی اپنے کو یہ کہ آوین عرفات مین اور ٹھہرین اُسمین پھر پھرین وہان سے پس یہی معنی ہین قول اللہ عزوجل کے پھر پھرو اُس جگہ سے کہ پھرتے
ہین لوگ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مزدلفہ حرم مین ہی اور عرفات حل مین پس قریش اور جو کہ تابع اُنکے دین کے تھے مزدلفہ مین ٹھہرتے
تھے واسطے ترفع اور تفوق کے لوگون پر اور کہتے تھے کہ ہم اہل اللہ اور رہنے والے اُسکے حرم کے ہین ہم حرم سے باہر نہین نکلنے کے اور
سوائے قریش کے اور [illegible] مین ٹھہرتے تھے پس جب اسلام آیا تو قریش منع کیے گئے اسے اور حکم ہوا کہ عرفات مین وقوف کیا کرین جیسے اور
لوگ کرتے ہین **ع** وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأُجِيْبَ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ
مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَإِنِّيْ اٰخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهٗ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ
الدُّعَاءَ فَأُجِيْبَ إِلٰى مَا سَأَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ إِنَّ هٰذِهٖ
لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا فَمَا الَّذِيْ أَضْحَكَكَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِيْ
وَغَفَرَ لِأُمَّتِيْ أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَأْسِهٖ وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَأَضْحَكَنِيْ مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ
وَالنُّشُوْرِ) اور روایت ہی عباس بن مرداسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی واسطے امت اپنی کے عرفہ کی شام کو بخشش کی
پس قبول کی گئی کہ تحقیق مین نے بخشا واسطے اُنکے سوائے حقوق بندون کے پس تحقیق مین لونگا واسطے مظلوم کے حق اُسکا ظالم سے کہا حضرتؐ
نے ای رب میرے اگر چاہے تو دے مظلوم کو نعمتون جنت کی سے یعنی بدلے اُسکے حق کے کہ ظالم نے لیا ہی اور بخشدے واسطے ظالم کے پس نہ قبول کی گئی
عرفہ کے شام کو پس جب صبح کی حضرتؐ نے مزدلفہ مین پھر مانگی دعا پس قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تھی کہا راوی نے پس ہنسے حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا راوی نے مسکرائے پس کہا واسطے حضرتؐ کے ابوبکرؓ اور عمرؓ نے قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمھارے تحقیق یہ ہی
وقت کہ نہین تھے تم اُسمین ہنستے اُسمین یعنی مقتضائے حال اس ساعت کا یہی ہی کہ نہ ہنسو تم پس کس چیز نے ہنسایا تمکو ہمیشہ ہنساوے اللہ تمھارے
دانتون کو یعنی ہمیشہ خوش رہو فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نے قبول کی دعا میری اور بخشا
واسطے امت میری کے لی مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنے سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتھ ویل اور ہلاکت کے یعنی کہنے لگا واویلاہ واثبوراہ
پس ہنسایا مجھکو اُس چیز نے کہ دیکھی مین نے اضطراب اُسکی سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی بیہقی نے کتاب بعث ونشور مین مانند اسکے **ف**
ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مغفرت عام ہوئی کہ حق اللہ بھی بخشے گئے اور حق بندون کے بھی لیکن یہ قابل قید لگانے کے ہی کہ آنحضرتؐ
کے ساتھ تھے اُس سال مین اُنکے لیے یہ بات ہوئی یا اُسکے حق مین ہی کہ جسکا حج مقبول ہو کہ فسق وفجور حج مین نہ واقع ہو یا محمول ہی

اُس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن عاجز ہی ادائے حقوق سے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ

ف اور جاننا چاہیے کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچیگی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ گنہگار پس صالح کے زیادہ کریگا اللہ تعالی درجات جنت مین بسبب شفاعت کے اور بخشیگا اکثر گنہگارون کو بسبب شفاعت اُنکی کے پھر داخل کریگا اُنکو جنت مین اور جو لوگ کہ دوزخ مین ہونگے پس اثر حضرت کی شفاعت کا اُنکے حق مین یہ ہوگا کہ کم ہو جائیگا عذاب اور کم ہو جائیگی مدت اور اسی طرح مغفرت اللہ تعالی کی پہونچے گی انتہا اللہ تعالی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کے تو درجے بلند ہونگے جنت مین زیادہ اُس چیز سے کہ مستحق تھا اُسکا بسبب عمل کے اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت مین بغیر عذاب کے یا کم کر دیگا مدت اُسکے عذاب کی پس یہ بھی ایک نوع ہی مغفرت کی ۱۲ مولانا ولی اللہ رح **بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ** باب ہی بیچ بیان پھرنے کے عرفات و مزدلفہ سے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ہشام بن عروہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے عروہ سے کہ کہا عروہ نے پوچھے گئے اسامہ بن زید کہ کس طرح تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے حجۃ الوداع مین جس وقت کہ پھرے عرفات سے کہا تھے چلتے جلد پس جب پاتے راہ کشادہ دوڑاتے یعنی اپنی سواری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ [illegible] زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهِ اِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ وہ پھرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن عرفہ کے یعنی عرفات سے طرف منی کے پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے زجر شدید یعنے ہانکنا جانورون کا ساتھ آواز بلند کے اور مارنا اونٹون کو پس اشارہ کیا ساتھ کوڑے اپنے کے طرف لوگون کے [illegible] تاکہ متوجہ ہون طرف حضرت کے اور سنین بات حضرت کی اور فرمایا اے لوگو لازم ہی تمکو آرام سے چلنا اسلیے کہ تحقیق نیکی نہین ہی دوڑانا نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی نیکی فقط دوڑانے ہی مین نہین ہی بلکہ ساتھ ادا کرنے افعال حج کے اور پرہیز کرنے ممنوعات کے ہی حاصل یہ کہ جلدی کرنی نیکیون کی طرف خوب ہی لیکن نہ اسطرح کہ پہونچے طرف مکروہات کے اور مترتب ہو اسپر گناہ پس نہ منافات ہوئی اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین ۱۲ ع (وَعَنْهُ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ اسامہ بن زید تھے پیچھے بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ سے مزدلفہ تک پھر پیچھے بٹھا لیا فضل کو مزدلفہ سے منی تک پس دونون نے کہا ہمیشہ رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہانتک کہ پھینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنے دن نحر کے جب پہلے کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب اور عشا کی مزدلفہ مین یعنی عشا کے وقت مین دونون اکٹھی پڑھین پڑھی ہر ایک اُنمین سے ساتھ تکبیر کے یعنے مغرب کے لیے جدی تکبیر کہی اور عشا کے لیے جدی اور نفل نہ پڑھی درمیان اُن دونون کے اور نہ پیچھے ہر ایک کے اُن دونون مین سے نقل کی یہ بخاری نے ف ان نمازون کے بعد جو نفل پڑھنے کی نفی کی تو اس سے نفی سنتون کی اور وترون کی بعد ان دونون کے نہین لازم آتی ۱۲ ع باب قصہ حجۃ الوداع مین جو بڑی حدیث جابر سے گذری اُسمین جو یہ جملہ ہی لم یسبح بینہما شیئا اسکی شرح مین ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ جب مغرب و عشا مزدلفہ مین پڑھ چکے تو سنتین مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑھی چنانچہ ایک روایت مین بھی یہ آیا ہی انتہی اور شیخ عابد سندھی نے بھی بیچ حاشیہ در مختار کے اسمین اختلاف نقل کر کے لکھا ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ بعد

عشا کے سنتین اور وتر پڑھی (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَارَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوۃً اِلَّا لِمِیْقَاتِہَا اِلَّا صَلٰوتَیْنِ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّی الْفَجْرَ یَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِیْقَاتِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود رض سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھی ہو کوئی نماز مگر اپنے وقت مین سوائے دو نمازون کے نماز مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ مین یعنی مغرب کی نماز عشا کے وقت مین پڑھی اور پڑھی نماز فجر کی اُس دن یعنی مزدلفہ مین دن نحر کے پہلے وقت اُسکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوائے دو نمازون کے الخ اور نماز ظہر اور عصر کی بھی حضرت نے عرفات مین جمع کی ہین کہ عصر ظہر کے وقت مین پڑھی اُسکا ذکر یہان نہین کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تھا بسبب اسکے کہ دن تھا حاجت اُسکے بیان کرنے کی کچھ نہین اور پہلے وقت سے مراد یہ ہو کہ تاریکی مین پڑھی پہلے وقت معمولی سے کہ اُجالے مین پڑھتے تھے نہ یہ کہ پڑھی پہلے فجر کے اسلیے کہ پہلے فجر سے پڑھنی نماز فجر کی درست نہین سب عالمون کے نزدیک ع ج (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْمُزْدَلِفَۃِ فِیْ ضَعَفَۃِ اَہْلِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہو ابن عباس رض سے کہ کہا مین اُن شخصون مین تھا کہ آگے بھیجا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات کو بیچ زمرے ضعیفون اہل اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ضعیفون سے مراد عورتین اور لڑکے ہین اُنکو حضرت نے پہلے روانہ کر دیا تھا منی کو [illegible] ابن عباس رض بھی تھے اور حضرت بعد روشن ہونے صبح کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے سوار ہوئے سنت یہی ہو اور حضرت نے اہل کو [illegible] یا تا ایذا نہ پاوین بسبب ازدحام کے یہ جائز ہو اور روایت مین آیا ہو چنانچہ وہ آگے آتی ہو کہ حضرت نے اِن لوگون کو آگے روانہ کیا اور یہ فرمایا کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نکرنا بعد نکلنے آفتاب کے مذہب امام اعظم رح کا بھی یہی ہو اور بعضی رواتون مین مطلق آیا ہو کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کی کرو اُسپر امام شافعی رح اور امام احمد رح نے عمل کیا ہو کہ اُنکے نزدیک بعد آدھی رات کے رمی جمار جائز ہو ط ح ع (وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَکَانَ رَدِیْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ عَشِیَّۃِ عَرَفَۃَ وَغَدَاۃِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِیْنَ دَفَعُوْا عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ وَہُوَ کَافٌّ نَاقَتَہٗ حَتّٰی دَخَلَ مُحَسِّرًا وَہُوَ مِنْ مِنًی قَالَ عَلَیْکُمْ بِحَصَی الْخَذْفِ الَّذِیْ یُرْمٰی بِہِ الْجَمْرَۃُ وَقَالَ لَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَی الْجَمْرَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عبداللہ بن عباس رض سے کہ نقل کی فضل بن عباس سے اور تھے فضل سوار پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی جبکہ چلے مزدلفہ سے منی کو یہ کہ حضرت نے فرمایا بیچ شام عرفہ کے اور صبح مزدلفہ کے لوگون کو جسوقت کہ پھرے اور جلد ہانکین سواریان اور بار بار کوٹ بہت کی لازم ہو تمکو چلنا ساتھ آہستگی کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روکے ہوئے تھے اونٹنی اپنی کو یہانتک کہ داخل ہوئے میدان محسر مین اور وہ بیچ منی سے فرمایا لازم ہو تمکو اُٹھا لینا کنکریون کا یعنی اِس میدان سے مانند کنکریون خذف کے کہ ماری جاوینگی جمرہ پر یعنی منارہ پر اور کہا فضل نے کہ ہمیشہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہانتک کہ ماری کنکری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو جب پہلی کنکری ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** فرمایا بیچ شام عرفہ کے یعنی جبکہ عرفات سے مزدلفہ کو چلے اور اُسوقت فضل حضرت کے ساتھ سوار نہ تھے اور صبح مزدلفہ کے یعنی جبکہ مزدلفہ سے منا کو آتے تھے اور اُسوقت فضل حضرت کے ساتھ سوار تھے اور محسر منی سے ہو یعنی وہ ایک جگہ ہو منی کے قریب آخر مزدلفہ مین اور خذف کہتے ہین اُسکو کہ چھوٹی کنکری یا گٹھلی کھجور کی دونون شہادت کی انگلیون مین رکھ کر پھینکتے ہین اور مراد یہ ہو کہ چھوٹی چھوٹی کنکریان چنے چنے برابر کہ جیسی وہ ہوتی ہین یہان سے اُٹھا لو اور کنکریان جس جگہ سے اُٹھاوین جائز ہو مگر وہ کنکریان کہ مناروں پر ایک دفعہ ماری جاوین پھر اُنکو نہ اُٹھاوے اور اگر اُنمین سے بھی اُٹھاوے جائز ہو ولیکن خلاف اولی اور شمنی نے شرح نقایہ مین لکھا ہو کہ اُن کنکریون سے رمی کرنی کفایت تو کرتی ہو لیکن یہ فعل بُرا ہو اور اسمین بھی اختلاف ہو کہ سات کنکریان اُٹھاوے کہ واسطے رمی جمرۃ العقبہ کے آج کام آوینگی یا ستر اُٹھاوے کہ سات تو آج کام آوین اور تریسٹھ اور دنون کے لیے رکھے ع ح طیبی (وَعَنْ جَابِرٍ

قَالَ اَفَاضَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ
وَقَالَ لَعَلِّیْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے اور آپ پر تھی تسکین چلنے مین اور حکم کیا
لوگون کو ساتھ آہستہ چلنے کے اور جلدی چلائی اونٹنی اپنی بیچ میدان محسر کے اور حکم کیا لوگون کو یہ کہ مارین ساتھ مانند کنکریون خذف کے یعنی چنے
چنے برابر اور فرمایا حضرت نے یعنے صحابہ رض کو کہ شاید کہ مین نہ دیکھونگا تمکو پیچھے اس برس کے ف یعنی مین انتقال کرونگا احکام دین کے اور حج
کے مجھسے معلوم کر لو اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کیے احکام اور وداع کیا یارون کو اور
سال آیندہ مین کہ گیارھوان سال ہجری تھا ربیع الاول کو حضرت کا انتقال ہوا ش ح ع ۂ (لم اجد هٰذا الحديث في الصحيحين الا في جامع
الترمذي مع تقديم وتاخير) کہا صاحب مشکوۃ نے کہ نہین پائی مین نے یہ حدیث بخاری اور مسلم مین مگر پائی جامع ترمذی مین ساتھ تقدیم تاخیر کے یعنے
صاحب مصابیح جو اسکو پہلی فصل مین لایا تو دلالت کرتا ہی کہ صحیحین کی ہی اور اسمین ہی نہین پس چاہیے تھا کہ اسکو پہلی فصل مین نہ لاتا دوسری فصل
مین لاتا اور اعتراض پھر بھی باقی رہتا بسبب تقدیم وتاخیر کے اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ [illegible] وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ
وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ
اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالشِّرْكِ رَوَاهُ) روایت ہی محمد بن قیس بن مخرمہ سے کہ کہا خطبہ پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے پس فرمایا کہ تحقیق اہل جاہلیت کے تھے پھرتے عرفات سے جسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان ہین مردون کی بیچ چہرون انکے کے پہلے
غروب ہونے کے یعنے چلتے عرفات سے پہلے ڈوبنے آفتاب کے اور چلتے مزدلفہ سے بعد نکلنے آفتاب کے اسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیان ہین
مردون کی اوپر چہرون انکے کے اور تحقیق ہم نہین چلینگے عرفات سے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب اور چلینگے ہم مزدلفہ سے پہلے نکلنے آفتاب کے
طریقہ ہمارا مخالف ہی بت پوجنے والون کے طریقہ کے اور شرک کرنے والون کے طریقہ کے ف پگڑیان مردون کی یعنی آدھا آفتاب باہر ہوتا تھا
اور آدھا غروب مشابہت پگڑی کے ساتھ اسلیے دی کہ آدھا کرہ پگڑی کی شکل ہوتا ہی اور اسی طرح مزدلفہ سے ایسے وقت چلتے کہ آدھا آفتاب
طلوع ہوتا اور آدھا اندر اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور ایک صحیح نسخہ مین لکھا ہی حاشیہ پر رواہ البیہقی في شعب الايمان
ولفظ البيهقي خطبنا وساقه بنحوه ش ع ح ۂ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
عَلٰی حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِیَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابن عباس رض
سے کہ کہا آگے بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی منی کو رات مزدلفہ کے مین یعنی عید الضحی کی شب مین کہ ہم کتنے ایک لڑکے تھے اولاد
عبد المطلب کی سے سوار گدھون پر پس شروع کیا حضرت نے کہ مارتے تھے ہماری رانون پر یعنی از راہ محبت کے وقت رخصت کے اور فرماتے تھے
ای چھوٹے بیٹون میرے نہ پھینکنا تم کنکریان منارے پر یعنے جمرۃ العقبہ پر یہانتک کہ نکلے آفتاب نقل کی یہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ف یہ دلیل ہی اسپر کہ نہین جائز ہی رمی رات مین اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ رح اور اکثر علما کا اور امام شافعی رح کے نزدیک آدھی رات
کے بعد سے جائز ہی اور بعد طلوع فجر کے رمی کرنی جائز ہی سب کے نزدیک لیکن امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک جائز ہی ساتھ کراہت کے اور بعد طلوع آفتاب کے
مستحب ہی ش ع ح ۂ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ
وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِیْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا بھیجا پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کو یعنے مزدلفہ سے منی کو رات عید قربان کے پس کنکریان ماریں منارے پر یعنی جمرۃ العقبہ پہ پہلے فجر کے پھر چلیں اور طواف کیا یعنے طواف فرض اور تھا یہ دن ایسا دن کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس یعنی انکی نوبت کا دن تھا نقل کی یہ ابو داود نے اسمیں اشارہ ہے طرف سبب بھیجنے انکے کے رات سے اور طرف سبب رمی کے رات سے اور طواف افاضہ کرنے کے دن میں بخلاف اور بیبیوں کے کہ مضمون فی رات آیندہ میں طواف افاضہ کیا اور شافعی رحمہ نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر جائز ہونے رمی جمرہ کے پہلے فجر کے اگرچہ افضل بعد فجر کے ہے اور اوروں نے کہا کہ یہ رخصت ام سلمہ ہی کو تھی اور اوروں کو درست نہیں پہلے فجر کے بسبب حدیث ابن عباسؓ کے اور ممکن ہے کہ فجر سے مراد نماز فجر ہو ۳ ح ۲ ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُلَبِّي الْمُقِيمُ وَالْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ﴾ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا لبیک کہے مقیم اور عمرہ کرنیوالا یہاں تک کہ بوسہ دے حجر اسود کو نقل کی یہ ابو داود نے یعنی مرفوع اور کہا ابو داود نے کہ روایت کی گئی ہے موقوف ہو ابن عباسؓ پر فقط مقیم یعنی جو کہ مکہ کا رہنے والا ہے عمرہ کرنے والوں میں سے اور یا عمرہ کرنے والا یعنی جو کہ باہر کا آیا ہوا عمرہ کرے پس اخیر تلبیہ کے یہ ہے اور یہاں تک کہ بوسہ دے الخ مقصود یہ ہے کہ عمرے میں موقوف کرے لبیک وقت چومنے حجر اسود کے جیسے کہ حج میں موقوف کرتے [illegible] رمی جمرۃ العقبہ کے ۳ ح ۱ ﴿اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ﴾ فصل تیسری ﴿عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْاَرْضَ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ﴾ روایت ہے یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی سے کہ سنا شرید صحابی کو کہ کہا پھرا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے عرفات سے پس نہ لگے پاؤں حضرتؐ کے زمین کو یہاں تک کہ آئے مزدلفہ میں نقل کی یہ ابو داود نے مقصود یہ ہے کہ تمام راہ میں حضرت سوار چلے پیادہ پا نہیں چلے نہ یہ کہ اصلا زمین پہ اترے ہی نہیں اسلیے کہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ حضرتؐ راہ میں درہ پہاڑ کی طرف تشریف لے گئے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اسامہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کا وقت آیا فرمایا نماز آگے ہی یعنے مزدلفہ میں پڑھینگے ۳ ح ۲ ﴿وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ نَصْنَعُ بِالْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ﴾ اور روایت ہے ابن شہابؒ سے کہ کہا خبر دی مجھکو سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ کہ حجاج بن یوسف نے جس سال کہ قتل کیا عبد اللہ بن زبیر کو یعنے مکہ میں آنکر پوچھا عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کسطرح کریں ہم بیچ ٹھہرنے کے دن عرفہ کے یعنی نماز ظہر اور عصر پہلے وقت کے پڑھیں یا بیچ میں یا پیچھے پس کہا سالم نے اگر ارادہ کرتا ہے تو سنت کا پس سویرے پڑھ یعنی ظہر و عصر دن عرفہ کے پس کہا عبد اللہ ابن عمرؓ نے کہ سچ کہا سالم نے کہ تھے صحابہ جمع کرتے درمیان ظہر و عصر کے واسطے ادا کرنے طریقہ سنت کے کہا ابن شہاب نے کہ کہا میں نے سالم کو کہ کیا کیا ہے پیغمبر خدا نے پس کہا سالم نے نہیں اتباع کرتے ہیں یعنی اسطرح نماز نہیں پڑھتے ہیں مگر طریقہ پیغمبر خدا کا نقل کی یہ بخاری نے ف حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے کہ جسنے ایک لاکھ اور بیس ہزار آدمی باندھکر قتل کیے تھے وہ عبد الملک بن مروان کیطرف سے عبد اللہ بن زبیر پر چڑھکر آیا تھا مکہ میں اور انکو سولی پہ کھینچا بعد ازان عبد الملک نے اسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیوں پر اور حکم کیا اسکو کہ پیروی کرنا تمام افعال حج میں عبد اللہ بن عمرؓ کے اقوال اور افعال کی اور پوچھتا رہنا انسے مسائل حج کے اور مخالفت انکی نہ کرنا بس اسحالت میں اسنے یہ مسئلہ مذکور بھی پوچھا تھا ۳ ح ۱ ﴿بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ﴾ باب ہے بیچ بیان پھینکنے کنکریوں کے مناروں پہ ف جمار اصل میں سنگریزوں کو کہتے ہیں اور جمار حج نام ان سنگریزوں کا ہے کہ مناروں پہ مارے جاتے ہیں اور جن مناروں پہ کہ وہ سنگریزے مارتے ہیں انکو جمرات کہتے ہیں بسبب پھینکنے جمار کے انپر اور جمرات تین ہیں جمرہ اولی اور جمرۂ وسطی اور جمرۃ العقبہ عید کے روز تو فقط جمرۃ العقبہ ہی پر کنکریاں مارتے ہیں اور گیارھویں اور بارھویں

اور تیرھوین کو تینون پر اور اُنپر کنکریان مارنی واجب ہی ۞ ح ۞ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَرْمِیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ یَوْمَ النَّحْرِ وَیَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ ھٰذِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہی جابر سے کہ کہا دیکھا مین
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتے تھے کنکریان سوار اپنی سواری پہ دن نحر کے اور فرماتے کہ سیکھو حج افعال کے اسلیے کہ تحقیق مین نہین
جانتا شاید کہ مین حج نکرون پیچھے اس حج اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا شافعی رحمہ نے کہ مستحب ہی اسکو کہ پہونچے منی مین سوار یہ کہ رمی کرے
جمرۃ العقبہ کو دن نحر کے سوار اور جو کوئی پہونچے منی مین پیادہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارھوین بارھوین کو رمی کرے سب جمرات کو
پیادہ اور تیرھوین کو سوار اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جو رمی کہ بعد اسکے رمی ہی جیسے کہ رمی جمرۂ اولی اور جمرۂ وسطی کے اسمین افضل یہ ہی کہ پیادہ پا
کرے اسلیے کہ بعد اسکے کھڑا رہنا ہی اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پائی کی قریب تر ہی ساتھ عاجزی کے اور جو کچھ کہ حدیثون صحیحہ مین آیا ہی
ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرۃ العقبہ کی کی دن نحر کے سوار اور دونون مین رمی کی پیادہ سب پہ ع ن ۞ (وَعَنْہُ قَالَ رَأَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَی الْجَمْرَۃَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ مارتے منارے کو ساتھ مانند کنکریون خذف کے یعنی چھوٹی چھوٹی کنکریون کے نقل کی یہ مسلم نے ف اور کنکریان پھینکنے کا مختلف
لکھا ہی لیکن صحیح تر یہ ہی کہ انگلی شہادت اور انگوٹھون کے سرون سے پکڑ کر یعنے چٹکی مین رکھکر پھینکے اور معمول بھی اب اسی طرح ہی ۞ (وَعَنْہُ
قَالَ رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِکَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا
پھینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان منارے پر دن نحر کے وقت چاشت کے اور پیچھے دن نحر کے جسوقت کہ دوپہر ڈھلی نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف اگر کنکریان منارون پر ڈال دے پھینکے نہین تو کافی ہی لیکن ہی برا بخلاف رکھ دینے کے کہ یہ کافی ہی نہین اور ضحوۃ
کہتے ہین بعد طلوع آفتاب سے زوال کے پہلے تک کو اور پیچھے دن نحر کے یعنے ایام تشریق مین کہ تیرھوین تک ہین بعد زوال کے رمی کرتے
تھے کہا ابن ہمام نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن یعنی گیارھوین کو نہین ہوتا ہی مگر بعد زوال کے اور اسی طرح
تیسرے دن پھر اگر مکہ کو جاوے تو پہلے ہونے فجر تیرھوین کے چلا جاوے اور اگر بعد ہونے فجر کے جاویگا تو رمی ضرور ہی اور اسدن پہلے زوال کے
بھی رمی جائز ہی ۞ ع ۞ (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ انْتَہٰی اِلَی الْجَمْرَۃِ الْکُبْرٰی فَجَعَلَ الْبَیْتَ عَنْ یَّسَارِہٖ وَمِنًی عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَرَمٰی بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ
یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا رَمَی الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ وہ پہونچے طرف
جمرۂ کبری کے یعنے جمرۃ العقبہ کے پس کیا خانہ کعبہ کو بائین طرف اپنے اور منی کو داہنے اپنے اور پھینکین سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے ساتھ ہر
کنکری کے پھر کہا ابن مسعود نے کہ اسی طرح پھینکین کنکریان اس شخص نے کہ اتاری گئی اسپر سورہ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس کیا کعبہ کو بائین اور منی کو داہنی طرف اور اور جمرات کو رمی کرے تو مستحب ہی کہ قبلہ رو کھڑا ہووے ۞
اور بیہقی نے روایت کیا ہی کہ حضرت تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے اللہ اکبر اللہ اکبر اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا وعملا مشکورا اور خاص سورۃ
بقرہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اسمین افعال حج کے مذکور ہین ۞ ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْیُ الْجِمَارِ
تَوٌّ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ استنجا طاق ہی یعنے ڈھیلے لیوے اور پھینکنا کنکریون کا طاق ہی یعنے سات کنکریان پھینکے اور پھرنا درمیان صفا اور
مروہ کے طاق ہی یعنی سات بار اور گرد پھرنا خانہ کعبہ کے طاق ہی یعنے سات بار اور جسوقت کہ ڈھونڈ اگر کی لیوے ایک تم مین الس چاہیے کہ

طاق لیوے یعنے تین بار یا پانچ بار یا سات بار نقل کی یہ مسلم نے ف سات سات کنکریاں پھینکنی جمرات پر واجب ہی اور سات بار سعی کرنی درمیان
صفا اور مروے کے واجب ہی اور طواف میں سات بار پھرنا فرض ہی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک چار اشواط یعنی پھیرے فرض ہیں اور
باقی واجب ہیں ع ٭ الفصل الثانی فصل دوسری (عن قدامة بن عبد الله بن عمار قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم یرمی الجمرة یوم النحر
علی ناقة صهباء لیس ضرب ولا طرد ولیس قیل الیک الیک رواه الشافعی والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی) روایت ہی قدامہ بن
عبد اللہ بن عمار سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تھے کنکریاں یعنی جمرة العقبہ پہ دن نحر کے سوار اونٹنی صہبا پر نہ تھا
اُس جگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہو ایک طرف ہو نقل کی یہ شافعی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف صہبا اُس
اونٹنی کو کہتے ہیں کہ سفیدی اُسکی ساتھ سرخی کے ملی ہو اسطرح کہ نوکیں بالوں کی سرخ ہوں اور اندر سے سفید اور آخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ جیسے
امیروں کے آگے نقیب و چوبدار اہتمام کرتے چلتے ہیں حضرت کے آگے معمول نہ تھا ٭ وعن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انما جعل
رمی الجمار والسعی بین الصفا والمروة لاقامة ذکر الله رواه الترمذی والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح) اور روایت ہی عائشہ سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ [illegible]م سے کہ فرمایا نہیں مقرر کیا گیا مارنا مناروں کا اور پھرنا درمیان صفا اور مروہ کے مگر واسطے قائم کرنے یاد خدا کے
نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی ف ظاہر میں یہ فعل ایسے ہیں کہ انکا عبادت ہونا نہیں معلوم
ہوتا ہی اسلیے فرمایا کہ یہ مقرر ہوئے واسطے قائم کرنے ذکر اللہ کے یعنی تکبیر سنت ہی ساتھ ہر کنکری کے اور دعائیں مذکورہ سنت ہیں سعی میں
ع ٭ (وعنها قالت قلنا یا رسول الله الا نبنی لک بناء یظلک بمنی قال لا منی مناخ من سبق رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی)
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا نہ بنا دیں ہم آپ کے لیے عمارت کہ سایہ کرے تمکو منی میں فرمایا نہیں منی جگہ ہی بٹھانے
اونٹ اُس شخص کی کہ پہلے پہونچے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف معنی یہ ہیں کہ خصوصیت اُمیں ساتھ سبقت کے ہی نہ ساتھ
مکان بنانے کے یعنے منی ایسی جگہ ہی کہ کسی کے لیے خصوصیت اُمیں نہیں جو پہلے پہونچے کسی جگہ منی میں مستحق اُسکا وہی ہی ع الفصل الثالث
فصل تیسری (عن نافع قال ان ابن عمر کان یقف عند الجمرتین الاولیین وقوفا طویلا یکبر الله ویسبحه ویحمده ویدعو الله ولا یقف عند
جمرة العقبة رواه مالک) روایت ہی نافع سے کہ کہا تحقیق ابن عمر رض تھے ٹھہرتے نزدیک دو مناروں پہلے کے ٹھہرنا دراز اللہ اکبر کہتے اور سبحان اللہ
کہتے اور الحمد للہ کہتے اور دعا مانگتے اللہ سے یعنے ہاتھ اُٹھا کر اور نہ ٹھہرتے نزدیک جمرة العقبہ کے نقل کی یہ مالک نے ف مراد دو مناروں پہلے
سے جمرہ اولی اور وسطی ہی ابن عمر رض جب اُنپر رمی کر چکتے تو ٹھہر کر دعا وغیرہ کرتے وہاں ٹھہرنا اور دعا و زاری کرنا اور تسبیحات مذکورہ پڑھنی
مسنون ہیں اور لکھا ہی علما نے کہ بقدر پڑھنے سورۂ بقرہ کے کھڑے رہنا چاہیے اور بعضے اہل اللہ اتنے کھڑے رہے ہیں کہ اُنکے پانوں ورم
کر گئے ہیں اور نہیں ٹھہرتے تھے یعنے دعا کے لیے نزدیک جمرہ عقبہ کے نہ دن نحر کے اور نہ اور ایام میں اور اس سے نہیں لازم آتا ہی ترک کرنا
دعا کا بالکل اور باب یوم النحر میں آویگا کہ کہا ابن عمر رض نے کہ اسیطرح دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ٭ باب الهدی
باب ہی بیچ بیان ہدی کے ف ہدی ساتھ زبر ہ کے اور سکون دال کے نام اُن چارپایوں کا ہی کہ حرم میں ذبح کیے جاتے ہیں
واسطے طلب ثواب کے خواہ بکری دنبہ بھیڑ ہو خواہ گائیں بیل بھینس خواہ اونٹ اور عمر وغیرہ جو قربانی میں شرط ہی سو ہی اُنمیں ہی کفایت
کرتی ہی بکری اور مانند اسکے ہر جگہ مگر جبکہ طواف الزیارة کرے حالت جنابت میں یا حیض میں یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے
کے تو نہیں کفایت کرتا اُسمیں مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائیں اور ہدی دو قسم پر ہیں واجب اور تطوع یعنے نفل [illegible] واجب کی کئی قسمیں

ہین ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہ ہی کہ بندہ ہدیہ بھیجتا ہی اسکو جناب حق مین اور نزدیکی حاصل کرتا ہی اللہ تعالے سے بسبب اسکے ٭ ح ٭ مولانا التقی الامجد اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِہٖ فَاَشْعَرَھَا فِیْ صَفْحَۃِ سَنَامِھَا الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْھَا وَقَلَّدَھَا نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَکِبَ رَاحِلَتَہٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَھَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کے پھر منگوائی اونٹنی اپنی پس زخم کیا اونٹنی کو بیچ کنارے کوہان داہنے اسکی کے اور پونچھ ڈالا خون اسکا اور ہار ڈالا گلے مین دو جوتیون کا پھر سوار ہوے اپنی اونٹنی پر کہ نام اسکا قصوا تھا پس جبکہ اٹھایا اونٹنی نے آنحضرت کو بیدا پر کہ نام ایک جگہ کا ہی لبیک کہی ساتھ حج کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے جب حضرت حج کے لیے چلے او ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی پہونچے تو ظہر کی نماز پڑھی پھر منگوائی اونٹنی اپنی کہ جسکو بطور ہدی کے لے چلے تھے پس نیزہ مارا اسکی کوہان کی داہنی جانب مین اور خون پونچھ کر دو جوتیان اسکے گلے مین ڈالین واسطے علامت ہدی کے تا کہ لوگ اس نشانی سے معلوم کرلین کہ ہدی ہی پس نہ تعرض کرین قزاق اور اگر راہ بھول جاوے تو لوگ پہونچا دیوین اور یہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ جسپر یہ علامت نہ دیکھتے تو اسکو لوٹ لیتے اور جسکو دیکھتے اسطرح پر تو چھوڑ دیتے پھر شارع نے [illegible] روا رکھا واسطے اغراض مذکورہ کے اور جمہور ائمہ متفق ہین اسپر کہ اشعار یعنے یہ زخمی کرنا سنت ہی لیکن غنم مین یعنی بکری دنبہ بھیڑ مین ترک کرے اشعار کو اسلیے کہ ضعیف ہین اور تقلید کافی ہی اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک ہار ڈالنا مستحب ہی اور اشعار مطلق مکروہ ہی اور علما نے تاویل اسکی یہ کی ہی کہ امام ابوحنیفہ رح نے اپنے زمانہ کے اشعار کو مکروہ کہا ہی کہ اسوقت مین لوگ بہت زخمی کر دیتے تھے کہ خوف ہوتا تھا سرایت زخم کا نہ یہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتے تھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے نماز ظہر کی ذی الحلیفہ مین پڑھی اور باب صلوۃ السفر مین بخاری اور مسلم کی حدیث گذری اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے نماز ظہر کی مدینہ مین پڑھی اور عصر ذی الحلیفہ مین پس تطبیق انمین یون دیجاوے کہ ابن عباس رض نے حضرت کے ساتھ نماز ظہر کی مدینہ مین نہ پڑھی ہوگی حضرت کو نفل پڑھتے دیکھکر ذی الحلیفہ مین گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑھتے ہین اور لبیک کہی ساتھ حج کے یعنے اور عمرے کی اسلیے کہ صحیحین مین انس سے آیا ہی کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتے تھے ساتھ حج اور عمرے کے پس راوی نے فقط حج ہی ذکر کیا اسلیے کہ وہ اصل ہی یا یہ کہ سنا نہو عمرے کا ذکر کرنا ٭ ح ٭ مولانا ٭ (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَھْدَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً اِلَی الْبَیْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا ہدی بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار طرف خانہ کعبہ کے بکریان پھر ہار ڈالا انکے گلے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ متفق ہین علما اسپر کہ اشعار یعنے زخمی کرنا بکریون مین نہین ہی اور تقلید یعنی ہار ڈالنا انکے سنت ہی خلاف ہی اسمین امام مالک کا ٭ ع ٭ (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَۃَ بَقَرَۃً یَوْمَ النَّحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ کی طرف سے ایک گاے دن نحر کے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ نَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِہٖ بَقَرَۃً فِیْ حَجَّتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیون کیطرف سے ایک گاے اپنی حجۃ الوداع مین نقل کی یہ مسلم نے ف کہا گیا ہی کہ یہ حدیث اور اوپر کی حدیث محمول ہین اسپر کہ حضرت نے انکے اذن سے قربانی کی ہوگی اسلیے کہ قربانی کرنی غیر کی طرف سے بغیر اذن اسکے کے روا نہین ذکرہ الطیبی ٭ آور مشہور ائمہ کے نزدیک یہ ہی کہ گاے سات تک کی طرف سے قربانی کرنی جائز ہی اور امام مالک کے نزدیک ایک گاے یا ایک بکری وغیرہ تمام گھر والون کی طرف سے کفایت کرتی ہی پس یہ حدیث دلیل انکی ہوسکتی ہی اگر سات سے زیادہ کیطرف سے ہو اور اورون کے

نزدیک محمول ہے اسپر کہ سات کیطرف سے کی ہوگی ؛ ع ح ؛ (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا بٹے مین نے ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کے اپنے ہاتھ سے پھر ڈالے اُنکے گلے مین اور زخمی کیا اُنکو یعنی کوہان اُنکے زخمی کیے اور ہدی کر کے بھیجا اُنکو طرف خانہ کعبہ کے یعنے جب نوین سال حج فرض ہوا تو حضرت ابو بکر رضہ کو امیر حاجیون کا کر کے بھیجا اور اُنکے ساتھ اونٹ ہدی کے بھیجے پس نہ حرام ہوی حضرت پر کوئی چیز کہ تھی حلال کی گئی اُنکے لیے نقل کی گئی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت پر احکام احرام کے جاری نہوئے اور حضرت عائشہ رض نے یہ بات اسلیے کہی کہ اُنھون نے سنا تھا کہ ابن عباس رض کہتے ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بھیجے حرام ہوتی ہین اُسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر جبتک کہ پہونچے ہدی حرم مین اور ذبح کیجاوے پس یہ حدیث بیان کر کے قول ابن عباس کا رد کیا ؛ ع ح ؛ (وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا بٹے مین نے ہار اونٹون کے صوف سے کہ تھا میرے پاس پھر بھیجا اونٹون کو ہدی کر کے ساتھ باپ میرے کے یعنے حضرت ابو بکر رضہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہی اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر پھر کہا اُسنے کہ تحقیق یہ ہدی ہی یعنی کیونکر سوار ہون اسپر وہ سمجھا کہ مطلق ہدی پہ سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پھر کہا اُسنے کہ یہ ہدی ہی فرمایا سوار ہو واسطے ہی تجھکو یعنی مین کہتا ہون اور پھر تو عذر کرتا ہی یہ بات دوسری بار مین فرمائی یا تیسری بار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی الزبیر سے کہ کہا سنا مین نے جابر بن عبد اللہ سے کہ پوچھے گئے سوار ہونے ہدی کے سے پس کہا کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ سوار ہو اسپر اچھی طرح یعنے اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچے اُسکو جس وقت کہ مضطر ہووے تو طرف اُسکے یہانتک کہ پاوے تو اور سواری نقل کی یہ مسلم نے ف اختلاف کیا ہی علما نے کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہی یا نہین بعضے تو کہتے ہین کہ اگر ضرر نہ کرے تو سوار ہووے اور حنفیہ کہتے ہین کہ اگر ضرورت پڑے تو سوار ہووے اور نہین تو نہین پس جن روایتون مین کہ مطلق امر سوار ہونے کا آیا ہی وہ محمول ہی ضرورت پر ؛ ح ع ؛ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَّرَهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ ساتھ ایک شخص کے یعنی ناجیہ اسلمی کے مکہ کو اور امیر کیا اُسکو اُنمین یعنے نگہبانی کرتا ہوا لیجاوے اور مکہ مین پہونچکر ذبح کرے پس کہا اُسنے یا رسول اللہ کیا کرون مین اُس اونٹ کو کہ نہ چل سکے اُنمین سے یعنے بسبب تھک جانے کے یا دُبلا پنے کے قریب المرگ ہو فرمایا ذبح کر اُسکو پھر رنگدے دونون پاپوشین اُسکی خون اُسکے مین یعنی وہ پاپوشین کہ گلے مین ڈالین تقلید بطریق ہار کے پھر چھاپ دے تو اُن پاپوشون سے اوپر کنارے کوہان اُسکے کے اور نہ کھا اُسمین سے تو اور نہ کوئی رفیقون تیرے سے نقل کی یہ مسلم نے ف چھاپ دینے کو اسلیے فرمایا کہ تا جانین راہ چلنے والے کہ ہدی ہی پس کھاوین اُسمین سے فقیر نہ اغنیا کہ کھانا اُسکا اغنیا پر حرام ہی اور نہ کھا تو اُسمین سے اگرچہ ہو کہ فقیر ہو یا غنی ہو اُنکو مطلق منع اسلیے کیا کہ کہین بہانہ ماندگی کا کر کے اپنے کھانے کے لیے ذبح نکر ڈالین اور اگر کوئی کہے کہ جب نہ کھاویگا اُسکو کوئی قافلہ مین سے تو یونہی ضائع ہوگا جواب یہ کہ جنگل کے رہنے والے اُسکے پیچھے منتفع ہونگے اور کبھی

اور قافلے والے کہ بعد اُنکے آتے ہین وہ فائدہ اُٹھاتے ہین اِس سے ع ؛ راستے مین جو ہدی ہلاک ہونے لگے اور اُسکو ذبح کرے اُسکا تو یہ حکم
ہی جو مذکور ہوا کہ اُسکا کھانا غنیا کو اور قافلہ والون کو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہی چنانچہ وہ ملتقی الابحر اور در مختار مین مذکور ہی کہ ہدی واجب
جو ہلاک ہونے لگے یا عیب دار فاحش ہو تو اور ہدی قائم مقام اُسکے کرے اور اُسکو جو چاہے سو کرے اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونے لگے تو ذبح
کرے اُسکو اور جوتی اُسکے خون مین رنگ کر اُسکی گردن پر چھاپہ دے اور نہ کھاوے اُس سے وہ اور نہ غنی انتہی اور جو ہدی جا کر ذبح ہو اُسکا حکم
اسی فصل کے اخیر حدیث کے فائدہ مین مذکور ہی کہ ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی مین کھانا مستحب ہی اور سوا اُنکے نہین درست اور
شارحین کو اِس حدیث کی شرح مین چوک ہوئی ہی کہ لکھا ہی کہ یہ حکم اُس ہدی کا ہی کہ واجب کیا ہو اُسکو اپنے پر یعنی ہدی نذر اور جبکہ ہو نفل تو کھانا
اُسکا درست ہی انتہی اِس اُنھون نے راستے کی ہدی کو وہان کی ہدی پر قیاس کرکے یہ لکھا ہی اور یہ ہی خلاف متنون کے واللہ اعلم مولانا ؛ (وعن
جابر قال نحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ رواہ مسلم) اور روایت ہی جابر سے کہا
نحر کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سال حدیبیہ کے اونٹ سات کی طرف سے اور گائے سات کی طرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف
اسمین دلیل ہی واسطے امام اعظم رح اور اکثر اہل علم کے کہ جائز ہی شریک ہونا سات کا اونٹ مین اور گائے مین جبکہ ہو [illegible] یعنی ثواب منظور ہو
خواہ قربت ایک طرح کی ہو جیسے کہ ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسرے کو بھی ہدی یا قربت مختلفہ ہو جیسے کہ بعضے ہدی کا ارادہ کرین اور بعضے
قربانی کا اور امام شافعی رح کے نزدیک اگر بعضے ارادہ کرین قربت کا اور بعضے گوشت کا تو بھی جائز ہی اور امام مالک رح کے نزدیک نہین جائز ہی
شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہی بالاجماع ط طیبی ش ع ؛ (وعن ابن عمر انہ اتی علی رجل قد اناخ بدنتہ
ینحرھا قال ابعثھا قیاما مقیدۃ سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے یہ کہ وہ آئے ایک شخص کے پاس کہ
بٹھایا تھا اونٹ اپنا در حالیکہ نحر کرتا تھا اُسکو کہا ابن عمر نے کہ کھڑا کر تو اُسکو اور پاؤن باندھ یعنی بایان لازم پکڑ طریقہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نحر کہتے ہین نیزہ مارنے کو اونٹ کے سینہ مین اور ذبح کہتے ہین چھری سے گائے وغیرہ کا گلا کاٹنے کو پس نحر اونٹ
مین سنت ہی اور ذبح گائے بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہ ہی کہ اونٹ کو کھڑا کرکے بایان زانو رسی سے باندھے اور اُسکے سینہ پر نیزہ مارے
تا خون جاری ہو اور وہ گر پڑے اور ابن ہمام نے لکھا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ کھڑا کرکے نحر کرنا افضل ہی اور اگر کھڑا نہ کر سکے تو بٹھا کر کرنا افضل ہی لٹا کر
کرنے سے اور گائے بکری وغیرہ کو بائین پہلو پر لٹا کر پاؤن کھلے ذبح کرے ش ح ع ؛ (وعن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اقوم علی بدنہ وان اتصدق بلحمھا وجلودھا واجلتھا وان لا اعطی الجزار منھا قال نحن نعطیہ من عندنا متفق علیہ) اور روایت ہی حضرت
علی رض سے کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خبر گیری کرون مین اُنکے اونٹون کی اور یہ کہ تصدق کرون مین اُنکے گوشت اور پوست
اور جھولین اور یہ کہ نہ دون مین قصاب کو اُنمین سے یعنے مزدوری اُنکی اُنمین سے نہ دون فرمایا حضرت نے ہم اُسکو دینگے یعنے مزدوری اُسکی اپنے
پاس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد اونٹون سے وہ اونٹ ہین کہ حضرت بطریق ہدی کے لے گئے تھے مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کے
اور وہ سو تھے جیسے کہ اوپر گذرا اور جھول اور مہار اور کھال وغیرہ ہدی کی خیرات دے دے قصاب کو اُسکی مزدوری مین نہ دے اور اگر دیا تا
دیدے تو جائز ہی بالاجماع اور کھال کو بیچ کر قیمت اُسکی اگر خیرات دیدے تو بھی جائز ہی اور ہدی کا دودھ نہ دوہے بلکہ اُسکی چھاتی پر ٹھنڈا پانی
چھڑک دے تا دودھ منقطع ہو جاوے اور اگر دوہے تو خیرات دے دے ع ملتقی (وعن جابر قال کنا لا ناکل من لحوم بدننا فوق ثلث
فرخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کلوا وتزودوا فاکلنا وتزودنا متفق علیہ) اور روایت ہی جابر رض سے کہ کہا تھے ہم نہ کھاتے گوشت اونٹون

اپنی کا زیادہ تین دن سے پھر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کھاؤ اور توشہ کرو رکھو اپنی لیے یعنی تین دن کے بعد بھی پس کھایا ہمنے
اور توشہ کیا ہمنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابتدا اسلام میں لوگون کو احتیاج گوشت کی بہت تھی حضرت نے حکم فرما دیا تھا کہ گوشت قربانی
کا بعد تین دن کے جمع نہ کرو کھا کرو کھلانے کے لیے اللہ دے دیا کرو پھر ازان کہ احتیاج نہ رہی اور قربانی کرنی سبکو میسر ہوئی اجازت فرما دی
کہ اگر بعد تین دن کے بھی جمع کرو مضائقہ نہیں اور کہا شمنی نے کہ مستحب ہے کھانا ہدی نفل اور تمتع اور قران اور قربانی میں سے اور نہیں جائز
ہے سوا اسکے اور ہدایا میں سے کھانا اسلیے کہ وہ کفارات ہیں حج کے الفصل الثانی فصل دوسری عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اہدی عام الحدیبیۃ فی ہدایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جملا کان لابی جہل فی راسہ برۃ من فضۃ وفی روایۃ من ذہب
یغیظ بذلک المشرکین رواہ ابو داود روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لے گئے سال حدیبیہ کے بیچ ہدایا اپنی کے
اونٹ کہ تھا ابوجہل کا اسکی ناک میں نتھنی تھی چاندی کی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ سونے کی تھی غصہ میں ڈالتے تھے سبب اسکے
مشرکون کو نقل کی یہ ابو داود نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھٹے سال ہجری میں عمرے کو تشریف لے چلے تھے کہ مشرکون نے حدیبیہ میں
روکا اور مکہ میں نہ آنے دیا چنانچہ یہ قصہ مشہور ہے پس اس سفر میں جو حضرت اونٹ اپنے ہدی کے لے گئے ذبح کرنے کے لیے انمین ایک
اونٹ ابوجہل کا بھی تھا کہ بدر کی لڑائی میں غنیمت میں آیا تھا اسکو حضرت اسی لیے لے گئے تا مشرک دیکھکر غمگین ہون اور جلیں کہ مسلمانون
کے ہاتھ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ غمگین کرنا اور غصہ میں ڈالنا کافرون کو مستحب ہے ٤ وعن ناجیۃ الخزاعی قال
قلت یا رسول اللہ کیف اصنع بما عطب من البدن قال انحرھا ثم اغمس نعلہا فی دمہا ثم خل بین الناس وبینہا فیاکلوہا رواہ
مالک والترمذی وابن ماجۃ ورواہ ابو داود والدارمی عن ناجیۃ الاسلمی اور روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ
کسطرح کرون میں ساتھ اس جانور کے کہ قریب مرنے کے پہونچا ہو اونٹون ہدی کے میں سے فرمایا کہ ذبح کر ڈال اسکو پھر رنگ پاپوش اسکی
اسکے خون میں یعنی جو کہ اسکے ہار میں ہے اسکو خون میں رنگ کر اسکی گردن پر چھاپا لگا پھر چھوڑ دے درمیان لوگون کے اور درمیان ہدی کے
یعنی منع نہ کر فقرا کو اسکے کھانے سے پس کھا دین وہ اس سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نے
ناجیہ اسلمی سے ف کھاوین وہ اس سے یعنی فقرا سوا اسکے ہمراہیون کے جیسا کہ پہلی فصل میں بیان اسکا مفصل ہو چکا ہے اور ناجیہ اسلمی سے
ظاہر یہ ہے کہ اختلاف نسبت میں ہے اور ذات ایک ہی ہے اسلیے کہ ناجیہ صحابہ میں ایک ہے پس بعضون نے اسلمی کہا اور بعضون نے خزاعی اور یہ
دونون نام اسکے قبیلے کے ہیں ٥ وعن عبد اللہ بن قرط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الایام عند اللہ یوم النحر ثم یوم القر
قال ثور وہو الیوم الثانی قال وقرب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنات خمس او ست فطفقن یزدلفن الیہ بایتہن یبدأ قال
فلما وجبت جنوبہا قال فتکلم بکلمۃ خفیۃ لم افہمہا فقلت ما قال قال من شاء اقتطع رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن قرط سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ بہت بڑا دن دنون میں نزدیک اللہ کے دن نحر کا ہے پھر دن قر کا کہا ثور نے کہ راوی حدیث کا
ہے اور وہ دن دوسرا ہے یعنی گیارھوین تاریخ کہا راوی نے اور نزدیک کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پانچ یا چھ پس شروع کیا اونٹون نے
کہ نزدیک ہوتے طرف حضرت کے تاکہ ساتھ انہین کے پہلے ذبح کریں کہا راوی نے پس جب گر پڑے وہ اونٹ اور زمین پر کہا راوی نے
پس بولے حضرت بولنا آہستہ کہ نہ سمجھا میں اسکو پھر کہا میں نے یعنی اس شخص کو کہ پاس تھا میرے کہ کیا فرمایا حضرت نے کہا اسنے کہ فرمایا
جو شخص کہ چاہے کاٹ کر لیجاوے یعنی اسمین سے نقل کی یہ ابو داود نے ٦ وذکر حدیث [illegible] فی باب الاضحیۃ اور ذکر کی

لیکن دونوں حدیثیں ابن عباسؓ اور جابرؓ کی باب الاضحیہ میں ف بہت بڑا دن الخ کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے کہ جملہ بزرگ ایام سے دن
نحر کا ہے اسلیے کہ عشرہ افضل ہے اپنے سوا دسے انتہی مراد عشرہ رمضان کا ہے یا عشرہ ذیحجہ کا ہے پھر بعضی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ افضل
ایام عشرہ ذیحجہ کا ہے اور بعضی سے معلوم ہوتا ہے کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہے ان میں تطبیق یون دیجاوے کہ حدیثوں عشرہ
ذیحجہ کو مقید کریں ساتھ اشہر حرم کے یعنی اشہر حرم میں عشرہ ذیحجہ کا افضل ہے پس حاصل یہ کہ عشرہ ذیحجہ کا حرام مہینوں میں افضل ہے اور عشرہ
رمضان کا مطلق افضل ہے اور نہیں بعید ہے یہ کہ کہا جاوے کہ افضلیت مختلف ہے باعتبار حیثیت کے یعنی رمضان میں روزے رکھے جاتے ہیں
اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہے اور عشرہ اخیر میں اعتکاف ہوتا ہے اس جہت سے تو عشرہ اخیر رمضان کا افضل ہے اور عشرہ ذیحجہ میں افعال
حج کے اور قربانی ہوتی ہے اس جہت سے وہ افضل ہے اور پھر دن قر کا عید کے دوسرے دن کا یہ نام اسلیے ہوا کہ لوگ قرار و آرام پکڑتے ہیں
اس دن منی میں بعد رنج اٹھانے کے ادائے مناسک میں اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ عرفہ افضل ایام ہے پس یہاں بھی وہی مراد ہے کہ
جملہ افضل ایام سے دن قر کا ہے اور تاکہ گوا نہیں پہلے ذبح کریں یعنی واسطے حاصل کرنے برکت دست مبارک حضرت [illegible] ایا یہ منتظر اسکا تھا کہ مجھے
پہلے ذبح کریں اور یہ معجزہ تھا حضرتؐ کا ع الفصل الثالث فصل تیسری (عن سلمة بن الاكوع قال قال النبي صلى الله عليه وسلم
من ضحى منكم فلا يصبحن بعد ثالثة وفي بيته منه شيء فلما كان العام المقبل قالوا يا رسول الله نفعل كما فعلنا العام الماضي قال كلوا واطعموا
وادخروا فان ذلك العام كان بالناس جهد فاردت ان تعينوا فيهم متفق عليه) روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ قربانی کرے تم میں سے پس نہ صبح کرے پیچھے تیسرے دن کے اس حال میں کہ اسکے گھر میں ہو کچھ گوشت قربانی کا پس
جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نے اے رسول خدا کے کریں ہم جیسا کہ کیا تھا ہمنے سال گذرے ہوئے میں یعنی نہ رکھیں گوشت قربانی بعد تین
دن کے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلیے کہ تحقیق اس سال میں لوگوں پر تھی محنت و مشقت دیکھا تنگی میں چاہا میں نے یہی ساتھ منع کرنے
کے جمع کرنے سے یہ کہ مدد کرو تم انکی یعنی اب حاجت نہ رہی کمی بھی نہ رہی اگر رکھو گے اجازت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک سال
قحط شدید ہوا تھا مدینہ میں کہ تمام مدینہ بھر گیا تھا باہر کے رہنے والوں سے اس سال حضرتؐ نے فرمایا تھا کہ جتنا گوشت لوگوں پاس ہو تقسیم
کردیں جمع نہ کر رکھیں سال آیندہ میں جب حاجت نہ رہی تو اجازت دیدی رکھنے کی ع (وعن نبيشة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم انا كنا نهيناكم عن لحومها ان تاكلوها فوق ثلث لكي تسعكم جاء الله بالسعة فكلوا وادخروا واتجروا الا وان هذه الايام
ايام اكل وشرب وذكر الله رواه ابوداود) اور روایت ہے نبیشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تھے ہم منع کرتے
تمکو گوشت قربانی یا ہدی کے سے یہ کہ کھاؤ تم اسکو زیادہ تین دن سے تاکہ وسعت ہو تمکو یعنی تمہارے فقرا کو بھی پہونچے لایا اللہ تعالی وسعت
پس کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتھ تصدق کرنے کے خبردار ہو اور تحقیق یہ دن یعنی منی کے چار دن ہیں کھانے اور پینے
یعنی پس روزہ حرام ہے انمیں اور یاد کرنے خدا کے نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی یہ دن بہت یاد کرنے خدا کے ہیں بموجب قول اللہ تعالی کے
فاذا قضيتم مناسككم فاذكروا الله كذكركم اباءكم او اشد ذكرا ع باب الحلق باب ہے بیچ بیان سر منڈانے کے ف اس باب میں
سر منڈانے کا ذکر ہے اور بال کتروانے کا بھی اور مولف نے اکتفا کیا ہے ساتھ بیان کرنے افضل کے کہ احرام سے نکلے تو سر منڈانا افضل ہے بال
کتروانے سے اور تفصیل اسکی آگے ذکر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور ثابت نہیں ہوا ہے منڈانا سر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا
حج اور عمرے کے ع الفصل الاول فصل پہلی (عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق راسه في حجة الوداع واناس

مِنْ اَصْحَابِہٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈایا سر اپنا حجۃ الوداع میں اور بعضے لوگون نے
بھی منڈایا صحابیون میں سے اور کترواکے بال بعضے صحابیون نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعضون نے واسطے متابعت حضرتؐ کے اور
حاصل کرنے فضیلت کے سر منڈایا اور بعضون نے عمل جواز پر کیا کہ بال کترواے اور صحیحین وغیرہما میں آیا ہی کہ حضرتؐ نے عمرۃ القضا میں بال کترواے
پس دونون چیزین حضرتؐ سے ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ہوا ۴ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِيْ مُعٰوِيَةُ اِنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا کہا واسطے میرے معاویہؓ نے کہ تحقیق میں نے
کترے بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مروہ کے ساتھ پیکان تیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضون نے کہا کہ مشقص بڑی
قینچی کو کہتے ہین اور یہ معنی مناسب تر اور ظاہر تر ہین اور ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال نہین کترواے اپنے حج مین بلکہ سر
منڈایا پس یہ بال کتروانے جو معاویہؓ نے روایت کی عمرے میں تھے چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر یہ کہنا نزدیک مروے کے اسلیے کہ اگر حج مین
ہوتا تو کہتے منیٰ مین ۔ (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع مین یا الٰہی رحم کر سر منڈانے والون پر عرض کیا صحابہؓ نے اور کتروانے والے بالون کے
لیے بھی دعا رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ فرمایا یا الٰہی رحم کر سر منڈانے والون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانے والے بالون کے لیے بھی دعا رحمت
کی کیجیے یا رسول اللہ کہا حضرتؐ نے اور کتروانے والون پر بھی رحم کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے فضیلت سر منڈانے کی معلوم ہوئی
کہ حضرتؐ نے کئی بار سر منڈانے والے کے لیے دعا کی اور کتروانے والون کے لیے کئی بار کے بعد ۴ (وَعَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلٰثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی یحییٰ بن حصین سے کہ نقل کی
اپنے دادی سے کہ کنیت اسکی ام الحصین ہی یہ کہ اسنے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین کہ دعا کی واسطے منڈانے والون کے تین بار
اور واسطے کتروانے والون کے ایکبار یعنی اخیر کو نقل کی یہ مسلم نے ف صحیحین کی روایت کہ اسکے اوپر مذکور ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے
دو بار سر منڈانے والون کے لیے دعا کی اور تیسری بار مین کتروانے والون کے لیے اور صحیحین ہی کی ایک اور روایت مین آیا ہی کہ چوتھی بار مین
حضرتؐ نے دعا کی کتروانے والون کے لیے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانے والون کے لیے دعا کی اور ایکبار کتروانے والون کے
لیے خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کر لیا خواہ چوتھی بار مین علحدہ انکے لیے دعا کی وجہ تطبیق کی انمین یہ ہی کہ یہ دعا کئی مجلسون مین کی ہو
کسی مین دو بار سر منڈانے والون کے لیے اور تیسری بار کتروانے والون کے لیے اور کسی مجلس مین تین بار سر منڈانے والون کے لیے اور چوتھی بار
کتروانے والون کے لیے یا یہ کہ جس راوی نے جو سنا اور تحقیق ہوا اسکے نزدیک وہ روایت کیا ۴ مولانا (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَنَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ
اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم آئے منیٰ مین پھر آئے جمرۃ العقبہ کے پاس پس مارین کنکریان اسکو پھر آئے اپنے مکان مین کہ منیٰ مین تھا اور ذبح کی ہدی اپنی
پھر بلایا سر مونڈنے والے کو کہ نام اسکا معمر بن عبد اللہ تھا اور آگے کی سر مونڈنے والے کے داہنی طرف اپنے سر کی پس مونڈا سر حضرتؐ کا پھر بلایا
حضرتؐ نے ابو طلحہ انصاری کو اور دیے بال منڈے ہوئے انکو پھر آگے کی بائین طرف سر کی اور فرمایا مونڈ پس مونڈا سر پس لیے بال منڈے ہوے

ابو طلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر بالوں کو درمیان لوگوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے ابتدا کرنی سر منڈانے
میں سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ داہنی طرف سر منڈانے والے کی معتبر ہے اور بعضوں نے کہا کہ داہنی طرف مونڈنے والے کی معتبر ہے ع + ح
(وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا
تھی میں خوشبو لگاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے احرام باندھنے کے یعنی احرام حج کا باندھتے یا عمرے کا یا دونوں کا دن نحر کے پہلے طواف کرنے
خانہ کعبہ کے یعنی بعد سر منڈانے اور کپڑے پہننے کے ساتھ خوشبو کے کہ اس میں ہوتا مشک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علماء نے کہ اولیٰ ہے
خوشبوئی احرام کے مشک و گلاب ہے اور دن نحر کے احرام سے نکل آتے ہیں اور سب چیزیں حلال ہو جاتی ہیں سوائے عورت کے اور بعد طواف کے عورت
بھی حلال ہو جاتی ہے یعنی جماع کرنا اس سے ہے (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى رَوَاهُ
مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مکہ میں دن نحر کے یعنی بعد رمی اور ذبح کرنے کے اور طواف فرض
کیا وقت چاشت کے پھر پھرے یعنی اسی روز اور نماز پڑھی ظہر کی منیٰ میں نقل کی یہ مسلم نے ف باب حجۃ الوداع میں جابرؓ سے حدیث گذری
اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے نماز ظہر کی مکے میں پڑھی اور اس سے معلوم ہوا کہ منیٰ میں پڑھی وجہ تطبیق کی جابرؓ کی حدیث کے فائدہ میں ذکر
کی گئی ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری (عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے حضرت علی رضہ اور حضرت عائشہ رضہ سے کہا دونوں نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منڈوا دے عورت
سر اپنا نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب احرام سے نکلے تو سر نہ منڈا دے یا مطلق مراد ہے اسلیے کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے مانند داڑھی منڈانے
کے مرد کو مگر بضرورت جائز ہے عورت کو سر منڈانا ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ
إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
ہے عورتوں پر سر منڈانا سوائے اسکے نہیں کہ عورتوں پر ہے کترانا نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے ف یعنی عورتیں احرام سے نکلیں
تو انپر سر منڈانا واجب نہیں بلکہ حرام ہے اور واجب ہے انپر کتروانا بالوں کا بخلاف مردوں کے کہ واجب ہے انپر ایک انمیں سے اور سر منڈانا
افضل ہے پھر ہمارے نزدیک کتروانے میں تو واجب یہ ہے کہ بقدر ایک انگشت کے سر سے چوتھائی سر کے بالوں کے کتروا دے اور تمام سر کے
کترانے مستحب ہیں اور منڈانے میں چوتھائی سر کا منڈوانا واجب ہے اور سارے سر کا افضل مذہب تو یہ ہے اور اختیار کیا ہے ابن ہمام نے جو کہ
اختیار کیا ہے امام مالکؒ نے کہ واجب ہے منڈوانا اور کتروانا سارے سر کا اور دعوی کیا ہے کہ ثواب یہی ہے ع درمختار **وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ
الْفَصْلِ الثَّالِثِ** اور یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے **بَابٌ** باب ہے بیچ بیان متعلقات پہلے باب کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ
قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ
وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ) اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے حجۃ الوداع میں بیچ منیٰ کے واسطے لوگوں کے کہ پوچھتے تھے مسائل حضرت سے پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص
اور کہا نہ جانتا تھا میں پس منڈوایا میں نے سر اپنا پہلے ذبح کرنے کے پس فرمایا کہ ذبح کر لے اب اور نہیں گناہ پھر آیا ایک اور شخص اور کہا

کہ نہیں جانتا تھا میں پس نحر کی میں نے پہلے کنکریوں مارنے کے مناروں پر فرمایا اب پھینک کنکریاں اور نہیں گناہ پس نہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کسی چیز سے کہ مقدم ہوئے یا موخر ہوئے مگر کہ فرمایا کر اور نہیں گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یہ ہے کہ آیا حضرت
کے پاس ایک شخص اور کہا کہ سر منڈایا میں نے پہلے پھینکنے کنکریوں کے فرمایا پھینک نہیں گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا میں نے
خانہ کعبہ کا پہلے پھینکنے کنکریوں کے فرمایا اب کنکریاں پھینک لے اور نہیں گناہ **ف** دن نحر کے چار چیزیں اس ترتیب سے کرنی چاہییں کہ پہلے
منیٰ میں پہونچکر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منارے کا ہے سات کنکریاں مارے پھر جانور کہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ذبح کرے پھر سر منڈاوے پھر مکہ میں
جاکر طواف کرے خانہ کعبہ کا اس ترتیب سے کرنا ان چیزوں کا سنت ہے اکثروں کے نزدیک بموجب اس حدیث کے اور امام شافعی رح اور امام احمد بھی
انھیں میں ہیں پس نہیں آتا دم یعنے جانور ذبح کرنا انکے نزدیک اگر کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے اور کہا ایک جماعت نے کہ یہ ترتیب واجب ہے
اور امام اعظم رح اور امام مالک انھیں میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ مراد ہونے حرج سے ہونا گناہ کا ہے بسبب جہل ونسیان کے لیکن دم واجب ہے یعنے
ان میں سے کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے تو ایک بکری یا مانند اسکے ذبح کرے اور طیبی نے کہا کہ روایت کی ابن عباس نے مثل اس حدیث کے
اور واجب کیا دم پس اگر واجب نہ سمجھتے تو کیوں دم واجب کرتے واللہ اعلم ؀ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے جاتے دن نحر کے منیٰ میں فرماتے نہیں گناہ پس پوچھا آپ سے ایک شخص نے کہا کنکریاں پھینکیں میں نے
پیچھے شام ہونے کے پس فرمایا نہیں گناہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** نزدیک اور اماموں کے اگر دن نحر کے تاخیر کرے کنکریاں پھینکنے میں غروب
تک تو لازم ہوتا ہے دم اور مراد پیچھے شام سے انکے نزدیک بعد عصر ہے اور بیچ مذہب ہمارے کے یہیں تفصیل ہے کہ کنکریاں پھینکنے کے لیے یا بعد طلوع
فجر کا دن نحر کے وقت جواز کا ہے ساتھ اساءۃ کے یعنی جائز ہے لیکن برا اور مابعد طلوع آفتاب کا زوال تک وقت مسنون ہے اور مابعد زوال کا
غروب تک وقت جواز کا ہے بغیر اساءۃ کے اور رات وقت جواز ہے ساتھ اساءۃ کے اور اساءۃ اس صورت میں ہے کہ بلا عذر رات تک تاخیر کرے
پس اگر چرواہے اور مانند انکے رات کو کنکریاں پھینکیں تو انکے حق میں اساءۃ نہیں چنانچہ اس حدیث میں جو فرمایا کہ نہیں گناہ تو وہ شخص چرواہا
اور مانند اسکے ہوگا اسکو فرمایا کہ گناہ نہیں اسلیے کہ معذور تھا اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر تاخیر کرے رمی کو صبح تک بلا عذر تو رمی کرے اور اسپر دم لازم آتا ہے ابو حنیفہ
کے نزدیک بخلاف صاحبین کے پھر وقت مسنون بیچ دونوں کے کہ بعد دن نحر کے ہیں اجزا زوال سے غروب ہونے آفتاب تک ہے اور مابعد غروب سے
طلوع ہونے فجر تک وقت مکروہ ہے اور جب طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک باقی ہے اور
وقت قضا کا باقی ہے اتفاقاً اور جب غروب ہوا آفتاب چوتھے دن کا یعنے تیرھویں کا تو فوت ہوتا ہے وقت ادا اور قضا کا سب کے نزدیک ؀

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

(عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ فَقَالَ احْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ آخَرُ
فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے طواف افاضہ یعنے طواف فرض کیا پہلے سر منڈانے کے فرمایا اسکو اب سر منڈالے یا کتروا لے
اور نہیں گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا ذبح کیا میں نے پہلے پھینکنے کنکریوں کے فرمایا پھینک کنکریاں اور نہیں گناہ نقل کی یہ ترمذی نے

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ فَمَنْ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوْفَ أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ

اَلَّذِیْ خَرَجَ وَہَلَکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہا نکلا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کرنے کو پس تھے لوگ آتے

حضرت کے پاس بعضا کہنے والا کہتا یا رسول اللہ پھرا مین صفا مروے مین پہلے طواف کرنے کے یا پیچھے کی مین نے ایک چیز یا پہلے کی مین نے ایک چیز

یعنی بیچ افعال ایام منیٰ کے پس تھے حضرت فرماتے نہین کچھ گناہ لیکن گناہ اُس شخص پر ہے کہ آبرو ریزی کرے مسلمان کی اسحال مین کہ وہ شخص ہے

ظالم پس یہ شخص ہے گنہگار اور ہلاک ہوا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف پھرا مین صفا مروے بیچ یعنی حج کے لیے پیچھے احرام کے اور طواف قدوم کے

اگر آفاقی تھا یا پیچھے طواف نفل کے اگر مکی تھا پہلے طواف کے یعنی طواف افاضہ کے اور آخر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بیچ تقدیم و تاخیر افعال منیٰ کے

بسبب نادانستگی کے گناہ نہین ہے گناہ اُس پر ہے کہ از راہ ظلم کے ناحق کسی کی آبرو ریزی کرے یعنی اہانت یا غیبت وغیرہ کرے اُس سے وہ نکل گیا

کہ دین کے لیے کسی کی آبرو ریزی کرے وہ گنہگار نہوگا یہ بَابُ خُطْبَۃِ یَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْیِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَالتَّوْدِیْعِ باب ہے

بیچ بیان خطبہ کے دن نحر کے اور پھینکنے کنکریون کے تشریق کے دنون مین کہ وہ تین دن ہین بعد روز نحر کے اور

بیچ بیان طواف رخصت کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی (عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ

قَدِ اسْتَدَارَ کَہَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَۃُ اِثْنَا عَشَرَ شَھْرًا مِنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذُوالْقَعْدَۃِ وَذُوالْحِجَّۃِ وَالْمُحَرَّمُ

وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ فَقَالَ اَلَیْسَ ذَا الْحِجَّۃِ

قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَۃَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ

وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ

شَھْرِکُمْ ھٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْئَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ

فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے

فرمایا تحقیق زمانہ یعنی برس پھر گیا ہے مانند وضع اپنی کے کہ تھا بیچ دن پیدا کرنے اللہ تعالیٰ کے آسمان و زمین کو یعنی برس بارہ مہینے کا ہوگیا اُن مین سے

چار مہینے باحرمت ہین تین تو پے در پے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مضر کا وہ رجب کہ درمیان جمادی اور شعبان کے ہے اور فرمایا حضرت

نے کونسا مہینہ ہے یہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ نام رکھینگے اُسکا سوا نام اُسکے

کے پھر فرمایا کیا نہین ہے ذیحجہ کہا ہمنے ذیحجہ مقرر ہے فرمایا کون سی بستی ہے یہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہانتک

کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اُسکا سوا نام اُسکے کے فرمایا کیا نہین بلدہ کہ نام مکہ کا ہے عرض کیا ہمنے مقرر ہے بلدہ فرمایا کونسا دن ہے یہ عرض کیا

ہمنے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اُسکا سوا نام اُسکے کے فرمایا کیا نہین ہے

دن نحر کا عرض کیا ہمنے کہ ہان مقرر ہے فرمایا پس تحقیق خون تمھارے اور مال تمھارے اور آبروئین تمھاری تمپر حرام ہین مانند حرام ہونے اس دن تمھارے

کے بیچ اس بستی تمھاری کے بیچ اس مہینے تمھارے کے اور البتہ ملوگے پروردگار اپنے سے پس پوچھیگا تمسے عملون تمھارے سے خبردار ہو پس نہ

نہ پھر جانا میری وفات کے پیچھے گمراہ ہوکر کہ مارے بعض تمھارا گردن بعض کی خبردار ہو آیا پہونچا دیا مین نے یعنی احکام الٰہی کو عرض کیا ہمنے

کہ ہان پہونچا دیا کہا حضرت نے یا الٰہی تو گواہ رہ بیچ انکے اقرار پر تا روز قیامت کے منکر نہون پس چاہیے کہ پہونچائے حاضر غائب کو پس بعضی پہونچائے

گئے زیادہ یاد رکھتے ہین سُننے والے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خطبہ فرمایا الخ مستحب ہے نزدیک شافعیہ کے خطبہ بیچ اوّل ایام نحر کے

اور ہمارے نزدیک دوسرے دن نحر کے چنانچہ حدیثون صحیحہ مین قید دوسرے دن کی آئی ہے وہ موید ہین ہمارے مذہب کی پس یہ خطبہ مذکورہ

نصیحت کا ہوگا اور خطبہ معروف دوسرے دن نحر کے واللہ اعلم اور پیدا کیا آسمان و زمین یعنی بارہ مہینے کا برس ہوگیا جیسا کہ ابتدا سے پیدایش میں تھا
جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموات والارض آخر آیت تک یعنی کلام کے یہ ہیں
کہ عرب نے ایام جاہلیت میں تغیر کر دیا تھا اُسکو ایک برس بارہ مہینے کا مقرر کر دیا تھا اور ایک برس تیرہ مہینے کا یعنی تاخیر کرتے تھے حج کو ہر دو برس
میں ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کے کہ ایسا ہوتا یعنی تبدیل ہوتے مہینے اسکے اور حلال ٹھہراتے مہینوں حرام کو اور حرام ٹھہراتے غیر اُنکے کو یعنی پہلے مہینوں
حرام میں لڑتے تھے اور بہت تعظیم کرتے تھے اُنکی اور اس حساب سے حرام مہینوں کو حلال کر ڈالا تھا یعنی اگرچہ واقع میں مثلاً محرم ہوتا اُسکو وہ اپنے
حساب سے محرم نہ جانتے اور لڑتے اور ان مہینوں کے عوض اَور حرام ٹھہراتے اپنے حساب سے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انما النسئ زیادۃ فی الکفر
آلآیۃ پس باطل کیا اللہ تعالیٰ نے اُسکو اور مقرر کیا اُسکو اصل ہیأت پر پس جس برس میں کہ حجۃ الوداع کیا حضرت نے اُس برس میں ذیحجہ
اپنی جگہ پر تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الزمان قد استدار کہیئتہ یعنی حکم کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ ہو ذیحجہ اسوقت میں پس یاد رکھو اُسکو
اور کیا کرو حج اسوقت میں اور نہ تبدیل کیا کرو ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کے اور کہا بیضاوی نے کہ تھے عرب جب آتا مہینا حرام اور
اُنکو اسمیں لڑنا منظور ہوتا حلال ٹھہرا لیتے اور ٹھہراتے جگہ اُسکی اور مہینا یہانتک کہ ترک کر دی تھی خصوصیت مہینوں کی اور اعتبار کیا تھا
نرا عدد انتہی پس گویا کہ تھے عرب مخالف تاخیر میں واللہ اعلم اور حرمت اثنا عشر شہرا جملہ مستانفہ ہے یعنے علیحدہ ہے میں واسطے جملہ پہلے کے
اور چار مہینے با حرمت ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے فلا تظلموا فیہن انفسکم کہا جمہور نے کہ حرمت قتال کی انمیں منسوخ ہے اور تاویل کیا ہے اُنھوں نے ظلم
کو ساتھ ارتکاب معاصی کے انمیں یعنے گناہ نہ کرو انمیں کہ بہت بڑا ہی مانند گناہ کرنے کے حرم میں اور حالت احرام میں اور موید ہی قول جمہور کا یہ کہ
حضرت نے گھیرا طائف کو اور غزوہ کیا ہوازن سے حنین میں بیچ شوال اور ذیقعدہ کے اور بعضوں نے کہا حرمت اُنکی اب بھی باقی ہے اور مضر
نام قبیلہ کا ہے عرب میں وہ رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے اسلیے رجب اُنکی طرف نسبت کیا گیا کہ کہا رجب مضر اور حضرت نے مہینے وغیرہ کو اسلیے
پوچھا کہ لوگوں کے نفسوں میں حرمت مہینہ کی اور شہر کی اور دن کی خوب قرار پکڑے تاکہ بنا کریں اُسپر جو کہ منظور تھا بیان کرنا پھر لوگوں نے
جو کہا جواب میں کہ اللہ و رسول اُسکا خوب جانتا ہے از راہ ادب کے کہا اور تاکہ معلوم کریں کہ غرض اس سوال سے کیا ہے اور ایک روایت میں
کفار آیا ہے بدلے ضلالا کے یعنے مشابہ کافروں کے ہو جاؤ افعال میں کہ بعض بعض کو قتل کرنے لگو (وَعَنْ وَبَرَۃَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ
عُمَرَ مَتٰی اَرْمِی الْجِمَارَ قَالَ اِذَا رَمٰی اِمَامُکَ فَارْمِہٖ فَاَعَدْتُ عَلَیْہِ الْمَسْئَلَۃَ فَقَالَ کُنَّا نَتَحَیَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَیْنَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)
اور روایت ہے وبرہ سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر رضہ سے کہ کس وقت پھینکوں میں کنکریاں مناروں پر یعنی گیارھویں بارھویں ذیحجہ کو فرمایا جسوقت
پھینکے امام تیرا پس پھینک یعنی پیروی کر اُسکی اُسکی کہ وہ نسبت تیرے زیادہ جانتا ہے وقت رمی کو پس پھر عرض کیا میں نے اُنپر مسئلہ یعنی
چاہی میں نے تحقیق وقت رمی کی پس فرمایا کہ تھے ہم انتظار کرتے یعنے وقت رمی کا پس جسوقت ڈھلتی دوپہر رمی کرتے ہم یعنی پھینکتے کنکریاں
نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَرْمِیْ جَمْرَۃَ الدُّنْیَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ عَلٰی اِثْرِ کُلِّ حَصَاۃٍ ثُمَّ یَتَقَدَّمُ حَتّٰی یُسْہِلَ فَیَقُوْمُ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ طَوِیْلًا وَیَدْعُوْ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ ثُمَّ یَرْمِی الْوُسْطٰی بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ کُلَّمَا رَمٰی بِحَصَاۃٍ ثُمَّ یَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَیُسْہِلُ وَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ
الْقِبْلَۃِ ثُمَّ یَدْعُوْ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ وَیَقُوْمُ طَوِیْلًا ثُمَّ یَرْمِیْ جَمْرَۃَ ذَاتِ الْعَقَبَۃِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ عِنْدَ کُلِّ حَصَاۃٍ وَلَا یَقِفُ عِنْدَہَا
ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْلُ ہٰکَذَا رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہے سالم سے کہ نقل کی ابن عمر رضہ سے یہ
وہ تھے پھینکتے نزدیک کے منارے پر سات کنکر ان اللہ اکبر کہتے تھے پیچھے ہر کنکری کے پھر آگے بڑھتے یہانتک کہ آتے زمین نرم پر پھر کھڑ

ہوتے سامنے قبلہ کے دیر تک یعنی بقدر پڑھنے سورہ بقرہ کے اور دعا مانگتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے پھر پھینکتے بیچ کے ریجے پر سات کنکریاں
اللہ اکبر کہتے جب پھینکتے کنکری پھر چلتے بائیں طرف یہاں تک کہ آتے زمین نرم میں اور کھڑے ہوتے سامنے قبلہ کے پھر دعا مانگتے اور اٹھاتے
دونوں ہاتھ اپنے اور کھڑے رہتے دیر تک پھر پھینکتے منارے عقبہ پر نالے کے اندر سے سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے نزدیک ہر کنکری کے
اور نہ ٹھہرتے نزدیک اسکے پھر پھرتے اور کہتے اسطرح سے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتے تھے اسکو نقل کی یہ بخاری نے ف
ترتیب مذکور سے رمی کرنی ہمارے نزدیک سنت ہے لیکن احتیاط مقتضی اسکی ہے کہ اسکو ترک نہ کرے اسلیے کہ واجب ہے امام شافعیؒ وغیرہ کے نزدیک
پھر موالات یعنی پے در پے رمی کرنی سنت ہے اور امام مالکؒ کے مذہب میں واجب اور نالے کے اندر سے ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر کنکریاں پھینکیں جمرۃ العقبہ
پر اوپر کے جانب سے تو کافی ہے لیکن یہ خلاف سنت ہے اور پہلے دو مناروں کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا ثابت ہوا اور تیسرے کے پاس نہیں
حکمت اسکی کچھ معلوم نہیں اگرچہ بعضوں نے کچھ کچھ لکھا ہے ع (وعن ابن عمر قال استاذن العباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی من اجل سقایتہ فاذن لہ متفق علیہ) اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا پروانگی مانگی عباسؓ بیٹے عبدالمطلب کے
نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو رہنے کی مکے میں راتوں منی کے بسبب خدمت سبیل زمزم کے پس [illegible] دیا حضرتؐ نے انکو نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پانی زمزم کا پینا پیچھے طواف افاضہ کے مستحب ہے پس اس زمانے میں کتنے ایک حوض بھرے رہتے تھے آب زمزم سے
کہ کنوئیں پر اگر بسبب ازدحام کے کوئی نہ پی سکے تو ان حوضوں میں سے پیوے اور اسکے داروغہ عباسؓ بن عبدالمطلب چچا حضرتؐ کے تھے
اور نائب انکے کئی تھے وہ پلایا کرتے تھے پس جن راتوں میں کہ منی میں رہتے ہیں انہیں پروانگی چاہی حضرت عباسؓ نے کہ حکم ہووے تو میں
مکے میں رہوں واسطے خدمت پانی پلانے کے حضرتؐ نے پروانگی دی اور رات کو منی میں رہنا راتوں معلومہ میں واجب ہے جمہور علماء کے نزدیک
اور سنت ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور ایک روایت شافعیؒ اور احمدؒ سے بھی یہی ہے اور معتبر رات کے رہنے میں اکثر رات ہے یعنی آدھی رات سے
زیادہ اور ایسا ہی حکم اس جگہ کا ہے کہ قیام رات کا وہاں مستحب ہے مانند لیلۃ القدر وغیرہ کے کہ اکثر رات قیام کرنا معتبر ہے اور جو کہ سنت کہتے ہیں
وہاں رات کے رہنے کو دلیل انکی یہی حدیث ہے کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرتؐ اجازت دیتے رات کے رہنے کی مکہ میں اور کہا بعض علماء
ہمارے نے کہ جائز ہے اسکو کہ مشغول ہو پانی پلانے میں مانند عباسؓ کے اور اسکو کہ اور عذر رکھتا ہو یہ کہ ترک کرے رات کو رہنا منی میں منی کے
شبوں میں انتہی پس اشارہ کیا طرف اسکے کہ نہیں جائز ہے ترک کرنا سنت کا مگر ساتھ عذر کے اور ساتھ عذر کے دور ہوتی ہے اس سے اسارۃ یعنی
برائی ع (وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء الی السقایۃ فاستسقی فقال العباس یا فضل اذہب الی امک فأت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشراب من عندہا فقال اسقنی فقال یا رسول اللہ انہم یجعلون ایدیہم فیہ قال اسقنی فشرب منہ ثم اتی زمزم
وہم یسقون ویعملون فیہا فقال اعملوا فانکم علی عمل صالح ثم قال لولا ان تغلبوا لنزلت حتی اضع الحبل علی ہذہ واشار الی عاتقہ رواہ
البخاری) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے طرف سبیل کے پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباسؓ نے اپنے
بیٹے کو اے فضل جا تو اپنی ماں کے پاس اور لے آ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی اپنی ماں کے پاس سے یعنی پانی خاص کہ مستعمل نہ ہو پس
فرمایا حضرتؐ نے پلا مجھکو پینے میں سے پس کہا حضرت عباسؓ نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتے ہیں ہاتھ اپنے اسمیں فرمایا پلا مجھکو یعنی اسی میں سے پس
پیا حضرتؐ نے اس پانی میں سے پھر آئے کنوئیں زمزم کے پاس اور وہ لوگ یعنی اولاد عبدالمطلب پانی پلاتے تھے لوگوں کو اور محنت کرتے تھے پلانے
میں پھر فرمایا کام کیے جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کے ہو پھر فرمایا اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کیے جاؤ گے تم یعنی غالب آوینگے تمپر لوگ

پانی کھینچتے مین بسبب اتباع سنت میری کے اور نہین کھینچنے دینگے تمکو پانی اور یہ کام تمھارے ہاتھ سے جاتا رہیگا البتہ اُترتا مین یعنی اونٹنی پر سے کہ حضرت سوار تھے اُسپر تاکہ لوگ دیکھین اور احکام سیکھین یہانتک کہ رکھتا مین رسی اسپر اور اشارہ کیا طرف مونڈھے اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے ف لوگ ڈالتے ہین ہاتھ اپنے الخ یعنی گمان یہ ہے کہ اکثر لوگون کے ہاتھ ستھرے نہین ہوتے اور وہ اُسمین ہاتھ ڈالتے ہین اسلیے آپکے واسطے الگ رکھے ہوئے پانی مین سے منگایا ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے اسی مین سے پلاؤ پس پیا اُس سے اور موافق اُسکے ہے وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے پینا بقیہ پانی وضو لوگون کے سے ازراہ تبرک کے اور منقول ہے انس رض سے بطریق مرفوع کے کہ تواضع سے ہے یہ کہ پیوے آدمی جھوٹے بھائی اپنے کے سے اور حدیث سور المومن شفاء غیر معروف ہے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت اونٹنی پر سے اُترے نہین پانی کھینچنے اور پینے کے لئے اور ایک اور روایت مین عطاء سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کر چکے تو کھینچا ڈول یعنی زمزم سے نہ کھینچا ساتھ اُنکے کسی نے پس پیا پھر ڈالا پانی ڈول کا کوئین مین پس وجہ تطبیق کی انمین یہ ہے کہ اول آنحضرت بھیڑ کو دیکھکر نہ اُترے ہونگے پھر دوبارہ تشریف لائے تو بھیڑ دیکھکر پانی کھینچا اور پیا ہوگا ( وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ) اور روایت ہے انس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی اور عصر کی اور مغرب اور عشا کی پھر سو رہے تھوڑا سا سونا محصب مین پھر سوار ہوئے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اُسکا یعنی طواف الوداع نقل کی یہ بخاری نے ف محصب اصل مین اُس جگہ کو کہتے ہین کہ جہان سنگریزے بہت ہون اور اب نام ایک جگہ معین کا ہے متصل منی کے اور اُسکو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہین اسی لیے اُسمین کہا راوی نے کہ حضرت نے نماز پڑھی محصب مین اور دوسری حدیث مین کہا کہ نماز پڑھی ابطح مین اور اُترنا محصب مین بعد نکلنے کے منی سے تھا تیرھوین ذیحجہ کو ۱۲ ( وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ) اور روایت ہے عبد العزیز بن رفیع سے کہا پوچھا مین نے انس رض بن مالک سے کہا مین نے خبر دے مجکو ساتھ اُس چیز کے کہ جانی تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہان پڑھی نماز ظہر کی آٹھوین تاریخ ذیحجہ کے کہا انس رض نے کہ منی مین کہا عبد العزیز نے یعنی کہا مین نے انس رض سے کہ پس کہان پڑھی نماز عصر کی دن نفر کے یعنی چلنے کے کہ تیرھوین تاریخ ذیحجہ کی ہے کہا انس رض نے کہ پڑھی نماز ابطح مین پھر کہا انس رض نے کر تو جیسا کہ کرتے ہین سردار تیرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت نے تو اسی طرح کیا ہے اور تو اُسطرح کر کہ جسطرح کرتے ہین امرا تیرے مخالفت اُنکی نکر کہ باعث فتنہ انگیزی کا ہو اور یہ کچھ امر ضروری بھی نہین اور پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نے محصب مین پڑھی اور اسمین سکوت ہے ظہر کی نماز سے یعنی اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منی مین پڑھی یا محصب مین کہ اُسی کو ابطح بھی کہتے ہین پس تعارض نہین دونون مین مولانا ۱۲ ( وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ) اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا اُترنا ابطح مین نہین ہے سنت نہین اُترے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مگر اسواسطے کہ اُترنا اُسمین تھا بہت آسان واسطے نکلنے حضرت کے جب نکلے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ابطح مین حضرت اسلیے اُترے تھے کہ تا چھوڑ جاوین وہان اسباب اپنا اور مکے مین جاکر طواف الوداع کرین پھر جب وہان سے نکلکر مدینے کو آنے لگین تو آسان ہو نکلنا کہ سبکبار ہون اور جاننا چاہیے کہ اختلاف ہے اسمین کہ تحصیب یعنی اُترنا محصب مین سنت ہے یا نہین بعضے کہتے ہین کہ وہ سنن حج سے ہے اور تتمہ افعال حج سے ہے یہ قول ابن عمر رض کا ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منی مین

فرمایا کہ ہم اُترنے والے ہین انشاء اللہ کل کو خیف بنی کنانہ مین کہ وہان مشرکون نے آپس مین عہد کیا تھا اور قسم کھائی تھی کہ ساتھ بنی ہاشم کے اور بنی عبد المطلب کے مخالطت اور نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہین کرینگے یہانتک کہ محمد کو ہمارے سپرد نہین کرینگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ظاہر کرین اسلام کی نشانیون کو اُس مکان مین کہ ظاہر کی تھین کافرون نے نشانیان کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالی کا ادا کرین اور طبرانی اوسط مین عمر بن الخطاب سے لایا ہی کہ اُنھون نے فرمایا کہ جملہ سنت سے ہی اُترنا ابطح مین بیچ رات یوم النفر کے اور حکم کرتے تھے لوگون کو اسکا اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ اُترنا آنحضرتؐ کا محصب مین بقصد اسکے تھا کہ دکھاوین مشرکون کو قدرت باری تعالے پس سنت ہی وہان اُترنا انتہی اور بعضون نے کہا کہ سنت نہین ہی بلکہ ایک امر اتفاقی تھا کہ ابو رافع مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ دارو غہ اسباب کا تھا وہان اُترپڑا اور خیمہ آنحضرتؐ کا وہان کھڑا کیا بحسب اتفاق وراے اپنی کے نہ بحسب امر حضرت کے اور یہ قول ابن عباسؓ اور عایشہؓ کا ہی جیسا کہ اس حدیث مین کہا جاننا چاہیے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان اُترے اگرچہ بطریق اتفاق کے تھا اُترنا تو اچھا ہی وہان اُترنا اور صحابہؓ اور خلفاے راشدینؓ بھی اسپر عمل کرتے تھے اور اگر نہ اُترے تو کچھ لازم نہین آتا ہی (وَعَنْهَا قَالَتْ أَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ حَتَّى فَرَغْتُ فَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ هٰذَا الْحَدِيثُ مَا وَجَدْتُهُ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَمَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيرٍ فِي آخِرِهِ) اور روایت ہی عایشہؓ سے کہ کہا احرام باندھا مین نے تنعیم سے ساتھ عمرے کے پس داخل ہوئی مین یعنے مکہ مین اور ادا کیا مین نے عمرہ اپنا یعنی جو کہ رہگیا تھا بسبب حیض کے اُسکی قضا کی جیسا کہ بیچ باب قصہ حجۃ الوداع کے گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابطح مین یہانتک کہ فارغ ہوئی مین پھر حکم فرمایا لوگون کو ساتھ کوچ کرنے کے پھر نکلے حضرتؐ یعنے ابطح سے اور گذرے خانۂ کعبہ پر پس طواف کیا اُسکا پہلے فجر کی نماز سے یعنی طواف وداع پھر نکلے طرف مدینہ کے کہا مؤلف نے کہ یہ حدیث نہین پائی مین نے ساتھ روایت بخاری اور مسلم کے یعنی ایک کے اُن دونون مین سے بلکہ ساتھ روایت ابوداؤد کے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے بیچ آخر اُسکے کے ف پھر نکلے طرف مدینہ کے احتمال ہی کہ پہلے نماز فجر کے نکلے ہون یا بعد نماز کے اور ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے یعنے ابوداؤد کی روایت مین اور مصابیح کی روایت مین تھوڑا اختلاف ہی پس اسمین اعتراضات ہین صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث فصل اول مین اور مخالفت کی ابوداؤد کی واللہ اعلم ع (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے آدمی پھرتے تھے ہر طرف مین یعنے بعد حج کرنے کے لوگ اپنے اپنے ملک کی طرف چلے جاتے تھے خواہ طواف کرتے خواہ نکرتے یعنے مقید اسکے نہ تھے کہ مکہ مین آوین اور طواف وداع کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکلے ایک تمھارا یعنے آفاقی یہانتک کہ ہو آخر وقت اُسکا ساتھ خانۂ کعبہ کے یعنی طواف کرے مگر موقوف کیا گیا ہی یعنی طواف وداع عورت حائضہ سے یعنے اور اسیطرح نفاس والی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس طواف کو طواف وداع بھی کہتے ہین اور طواف الصدر بھی یہ طواف واجب ہی اور مضائقہ نہین ہی اسکا کہ اقامت کرے بعد اسکے جسقدر رہا ہے لیکن افضل یہ ہی کہ وقت نکلنے کے کرے چنانچہ منقول ہی امام ابوحنیفہ رح سے کہ کہا اگر طواف الوداع کرے کوئی پھر اقامت کرے عشا تک تو مجھو سب تر ہی میرے نزدیک یہ کہ اور طواف کرے اور نہین ہی یہ طواف اہل مکہ پر اور نہ اسپر کہ جو میقات کے اندر رہتا ہو اور اسی طرح اُسپر بھی نہین ہی کہ جو مکہ مین آرہا اور پھر منظور رہو اُسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنے والے حج پر ہی اور نہ عمرہ کرنے والے پر ہی اور اس طواف مین رمل یعنی اکڑ کر چلنا نہین اور نہ بعد اسکے سعی ہی

ع ، ح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ
قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا حائض ہوئی صفیہ رات روز نفر کے میں پس کہا نہیں گمان کرتی میں اپنے کو
مگر کہ روکونگی تمکو یعنے کوچ کرنے سے مدینہ کو اسلیے کہ میں حائضہ ہوتی اور طواف وداع کیا ہی نہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے اسکو
اللہ اور زخمی کرے کیا طواف کیا ہی دن نحر کے یعنے طواف الزیارۃ کہا گیا کہ ہاں فرمایا پس چل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رات روز نفر سے
مراد وہی رات ہی کہ جسمین حضرتؐ محصب میں رہے تھے یعنی تیرھوین کی رات اور وہ رات باب الحج مین منسوب ہوتی ہی ساتھ روز سابق کے نزدیک
کے پس رات روز نفر کی یعنے تیرھوین کی وہ ہی کہ بعد تیرھوین دن کے آتی ہی اور حضرت صفیہ نے یہ گمان کیا تھا کہ طواف وداع مانند طواف زیارۃ
کے ہی کہ ترک اسکا نہیں جائز بسبب عذر کے اور حضرت نے جانا کہ انھون نے طواف الزیارۃ نہیں کیا ہی آپ ٹھہرنا پڑیگا اسلیے یہ فرمایا کہ ہلاک کرے
الخ اور یہ اصل میں بددعا ہی لیکن یہان ارادہ دعاے بد کا نہیں بلکہ عادت عرب کی ہی کہ ایسے کلمات از راہ پیار کے بولتے ہین اور پس چل یعنی
مدینہ کو بغیر طواف وداع کے اسلیے کہ وجوب اسکا ساقط ہی بسبب عذر کے اور طواف الزیارۃ کر ہی چکی ہی و الا ٹھہرنا پڑتا ۱۲ ع + ح ۱

الفصل الثانی

فصل دوسری (عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ
قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ
عَلَى وَالِدِهِ أَلَا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَبَدًا وَلٰكِنْ سَيَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تَحْتَقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ) روایت ہی عمرو بن احوصؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حجۃ الوداع مین یعنی دن نحر کے
کہ کونسا دن ہی یہ عرض کیا صحابہؓ نے کہ دن ہی حج اکبر کا فرمایا پس تحقیق خون تمھارے اور مال تمھارے اور آبروئین تمھاری درمیان تمھارے
حرام کی گئی ہین مانند حرمت اس دن تمھارے کے بیچ اس شہر تمھارے کے خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا مگر اپنی جان پر یعنی جو کوئی کسی پر
ظلم کرتا ہی وبال اسکا اسی پر پڑتا ہی کہ وہ ماخوذ ہوتا ہی اسکے کرنے سے اور نہین پکڑا جاتا خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے بیٹے پر اور
اور نہ بیٹا اپنے باپ پر خبردار رہو تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے کہ عبادت کیا جاوے بیچ اس شہر تمھارے کے یعنی مکہ کے ہمیشہ ولیکن ہوگی
شیطان کی فرمانبرداری بیچ ان چیزون کے کہ حقیر جانوگے اپنے عملون سے پس خوش ہوگا ساتھ اسکے یعنے گناہون کے کہ حقیر جانوگے انکو نقل کی
یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور صحیح کیا ترمذی نے اسکو ف دن یوم حج اکبر کا حج اکبر نام ہی مطلق حج کا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہی وَاَذَانٌ مِنَ
اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللّٰهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ کہا بیضاوی نے کہ وہ دن عید کا ہی اسلیے کہ اس دن حج تمام ہوتا ہی اور بڑے
بڑے افعال حج کے اسمین ہوتے ہین اور صریح ابھی کہا گیا ہی کہ حضرت کھڑے ہوئے دن نحر کے نزدیک جمرات کے حجۃ الوداع مین اور فرمایا کہ
یہ دن حج اکبر کا ہی اور حج کی صفت اکبر اسلیے لائے کہ عمرے کو حج اصغر کہتے ہین اور اوپر کی حدیث مین جواب صحابہ کا تھا اللہ ورسولہ اعلم اور اسمین
جواب مذکور ہوا کہ یہ دن حج اکبر کا ہی شاید کہ بعضون نے وہ جواب دیا ہو اور بعضون نے یہ اور تحقیق خون تمھارے الخ یعنی جیسا اس دن اور اس
شہر مین آپس مین خون کرنے کو اور مال لینے کو اور بے آبروئی کرنے کو حرام و برا سمجھتے ہو اسی طرح سے ہر جگہ اور ہر وقت حرام و برا ہی اور نہین ظلم
کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے بیٹے پر الخ ظاہر یہ ہی کہ یہ نفی ہی یعنے نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنے والا اپنے فرزند پر اور نہ فرزند اپنے باپ پر یعنی کوئی
کسی کے ظلم کرنے سے ماخوذ نہین ہوتا پس موافق ہی یہ قول اللہ تعالے کے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى یعنی نہین بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا
بوجھ دوسرے کا اور خاص یہ دونون ذکر کیے گئے اسلیے کہ قریب تر اقربا کے ہین پس جب یہ نہین ماخوذ ہوتے ساتھ فعل کے اسکے تو غیر انکے بطریق اولیٰ

نہین ماخوذ ہونگے پس گویا یہ تاکید ہی پہلے جملہ کی اور عبادت کیا جاوے یعنی فرمانبرداری کیا جاوے بیچ عبادت غیر خدا تعالے کے یعنی کوئی شیطان کے بہکانے سے عبادت غیر اللہ کے نہین کریگا کے مین اور مراد یہ ہی کہ ظاہر مین نہین کرنے کا اسلیے کہ کبھی جاتے ہین کفار کے مین نجفیہ اور عملون اپنے سے یعنے قتل کرنا اور لوٹنا اور مانند انکے کے اور حقیر جاننا صغائر کا مراد یہ ہی کہ گناہ کرتے ہو اور انکو حقیر جانتے ہو ان عملون مین فرمانبرداری شیطان کی ہی کہ راضی ہوتا ہی شیطان انسے اور وہ عمل باعث فتنہ و فساد کے ہوتے ہین ۱۲ قولہ لایجنی جان علی الا کو شارحین نے بدون لفظ الا کے نقل کیا ہی اور لکھا ہی کہ یہ نفی ہی یعنے نہی کے یعنے نہ ظلم کرے کوئی ظلم کرنے والا اپنے نفس پہ مراد یہ ہی کہ کوئی کسی پہ ظلم نہ کرے اسلیے کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہی حقیقت مین اپنے نفس پر کرتا ہی کہ مستحق عذاب کرتا ہی اسکو پس یہ لکھکر لکھا ہی کہ ایک روایت مین یہ جملہ ساتھ لفظ الا کے آیا ہی یعنے لایجنی جان الا علی نفسہ لیکن اِس عاجز نے جو ابن ماجہ مین دیکھا تو لفظ الا کا موجود ہی اور مولانا صاحب زاد اللہ شرفا کے نسخہ مین بھی لفظ الا کا ہی اسی لیے ترجمہ موافق اسکے کیا گیا + مؤلف (وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِينَ ارْتَفَعَ الضُّحٰى عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَعَلِيٌّ يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَاعِدٍ وَقَائِمٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہی رافع بیٹے عمرو مزنی کے سے کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے لوگون کو منی مین اسوقت کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنے اول دن نحر کے اوپر خچر کے کہ سر سے اسکے بالون کے سرخ تھے اور اندر سے سفید اور حضرت علی رض بیان کرتے تھے حضرت کی طرف سے یعنی جو لوگ کہ دور رہتے انکو حضرت علی سمجھاتے تھے جو کچھ کہ حضرت فرماتے تھے اور لوگ بعضے کھڑے تھے اور بعضے بیٹھے نقل کی یہ ابوداود نے (وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ) اور روایت ہی عائشہ رض اور ابن عباس رض سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کے رات تک نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** تاخیر کی یعنے جائز کیا تاخیر طواف زیارت کو یا تو سب کے لیے یا عورتون کے لیے اسلیے کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے طواف زیارت کیا دن نحر کے پھر نماز پڑھی مکے مین یا منی مین کہا طیبی نے اول وقت اسکا نزدیک شافعی کے عید کی آدھی رات کے بعد ہی اور اوروں کے نزدیک بعد طلوع ہونے فجر عید کے ہی اور آخر وقت اسکا جب طواف کرے جائز ہی انتہی لیکن واجب ہی ابوحنیفہ رح کے نزدیک یہ کہ ہو ایام نحر مین پس اگر تاخیر کریگا اُسے لازم آویگا اُسپر دم یعنے جانور ذبح کرنا ۱۲ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ أَفَاضَ فِيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ) اور روایت ہی ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رمل کیا بیچ طواف زیارت کے نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** رمل کہتے ہین اسکو کہ جلدی چلے چھاتی نکالکر مونڈھے ہلاتے ہوئے پس یہ حضرت نے طواف زیارت مین کہ فرض ہی نہین کیا اسلیے کہ طواف القدوم مین کر چکے تھے ۱۲ مسئلہ طواف الزیارت کرے بغیر رمل اور سعی کے اگر سعی اور رمل کر چکا ہی پہلے اس طواف کے اور اگر یہ دونون چیزین نہین کی ہین تو طواف الزیارۃ مین کرے + درمختار (وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَمٰى أَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ) اور روایت ہی عائشہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ کنکریان مارے ایک تمھارا جمرۃ العقبہ کو یعنے اور سر منڈاوے اور بال کترواوے پس حلال ہوئی اسکے لیے ہر چیز سواے عورتون کے یعنی عورتون سے صحبت کرنی ابھی نہین حلال ہوئی یہ بعد طواف زیارت کے حلال ہو گی نقل کی یہ یعنی صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی اور بیچ روایت احمد اور نسائی کے ابن عباس رض سے یون ہی کہ کہا جسوقت کہ مارے کنکریان جمرہ کو

یعنی جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اُسکے ہر چیز سوائے عورتون کے (وَعَنْهَا قَالَتْ أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ
حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ
عِنْدَ الْأُوْلَى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ) اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا کہ طواف
فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر دن نحر کے یعنی عید قربان کے آخر روز مین اُسوقت کہ نماز ظہر کی پڑھی پھر پھر کر آئے طرف منی کے
پھر ٹھہرے منی مین راتون مین تشریق کے یعنی گیارھوین بارھوین تیرھوین ذیحجہ کے مارتے تھے کنکریان جمرہ کو جسوقت ڈھلتی دوپہر ہر جمرہ کو یعنی
منارے کو سات سات کنکریان تکبیر کہتے ساتھ ہر کنکری کے اور ٹھہرتے نزدیک پہلے منارے کے اور دوسرے کے یعنی وسطی کے اور دراز کرتے ٹھہرنا
یعنی اذکار کے لیے اور زاری کرتے یعنی ساتھ طرح طرح کی دعاؤن اور عرض حاجات کے اور مارتے تیسرے منارے کو اور نہ ٹھہرتے پاس اُسکے
نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ حضرت نے ظہر کی نماز دن نحر کے مکے ہی مین پڑھی اور طواف بعد ظہر کے کیا اور نہ ٹھہرتے تھے
پاس سکے یعنے دعا کے لیے نہ یہ کہ دعا نکرتے تھے پاس سکے یا بعد اُسکے یعنی ٹھہر کر دعا نکرتے تھے چلتے مین کرتے تھے ۱۲ (وَعَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ
بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ أَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ
فَيَرْمُوْهُ فِي أَحَدِهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے کہ نقل
کی اپنے باپ سے کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے چرانے والون اونٹون کے بیچ ترک کرنے شب باشی کے منی مین اور یہ کہ
کنکریان مارین یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کے یعنے پہلے دن نحر کے پھر جمع کرین مارنا دو دن کا پیچھے دن نحر کے پس مارین دونون دن کا مارنا بیچ
ایک کے ان دونون مین سے نقل کی یہ مالک نے اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے ف کہا طیبی نے مراد یہ ہے کہ اجازت دی
چرانے والون کو یہ کہ رات کو نہ رہین منی مین تشریق کی راتون مین اسلیے کہ مشغول ہوتے ہین چرانے مین اور اجازت دی یہ کہ کنکریان مارین دن عید
کے جمرۃ العقبہ پر فقط پھر نہ مارین عید کے دوسرے دن بلکہ مارین تیسرے دن دونون دن کا مارنا قضا اور ادا اور نہین جائز ہے ائمہ کے نزدیک
تقدیم رمی کی دوسرے دن عید کے یعنی تیسرے دن کے بدلے بھی اگر دوسرے دن مین مارین نہین درست اور تاخیر درست ہے کہ دوسرے دن
کے بدلے بھی تیسرے دن مارین ۱۲ بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ باب ہے بیچ بیان اُن چیزون کے کہ بچے اُنسے محرم ف یعنی اس باب مین بیان ہے
اُن چیزون کا کہ حرام ہے کرنا اُنکا محرم کو خواہ واجب ہو اُنسے دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچھ اور بیان ہے اُنکا کہ مباح ہے محرم کو کرنا اُنکا اور
صدقہ اسمین یہ ہے کہ آدھی صاع یعنے دو سیر گیہون دے یا ایک صاع جو یا کچھ تھوڑی سی چیز غیر معین ۱۲ اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی
(عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ
وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا
مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمر
سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا پہنے محرم قسم کپڑون کی سے یعنی اور کیا نہ پہنے فرمایا نہ پہنو کرتے اور نہ باندھو
پگڑیان اور نہ پہنو پائجامے اور نہ اوڑھو بارانیان اور نہ پہنو موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے پاپوشین پس پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے
موزے دونون ٹخنون کے نیچے سے اور نہ پہنو کپڑون مین سے اُس چیز کو کہ لگی ہو اُسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اُسکو ورس نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت مین اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنے دستانے ف مراد ساتھ پہنے کرتون

اور پاۓجاموں کے پہننا انکا ہی اسطرح پر کہ معمول ہی پہننے کا جیسے کرتے کو گلے میں پہنتے ہیں اور پاۓجامہ کو پاؤں میں پس اسطرح پہننا منع ہی اور اگر
انکو بدن پر ڈالے مانند چادر کے تو نہیں منع اسلیے کہ اس صورت میں یہ نہیں کہینگے کہ کرتا پہنا اور پاۓجامہ پہنا اور نہ بارانی مراد اس سے یہ ہی کہ ایسی
چیز نہ اوڑھے کہ سر کو ڈھانپ لے خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی خواہ اور کچھ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف میں اسکو پہننا اور اوڑھنا نہ کہتے ہوں مانند رکھ
لینے کونڈے کے اور اٹھا لینے گٹھری کے سر پر تو مضائقہ نہیں اور مراد ٹخنہ سے اس جگہ مذہب حنفی میں وہ ہڈی ہی کہ پشت پا کے بیچ میں ہوتی ہی
اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہی ٹخنہ مراد ہی کہ جسکا وضو میں دھونا فرض ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے کہ جس پاس جوتی نہو اور وہ موزہ پہن لے
تو آیا واجب آتا ہی اسپر فدیہ یا نہیں پس کہا مالکؒ اور شافعیؒ نے کہ نہیں ہی اسپر کچھ اور کہا ابو حنیفہؒ اور علما انکے نے کہ اسپر فدیہ ہی جیسے کہ
جب احتیاج ہو سر منڈانے کی تو سر منڈاوے اور فدیہ دیوے اور ورس ایک قسم گھانس کی ہی زرد رنگ مشابہ زعفران کے اور زعفران اور
ورس کے رنگ سے منع اسلیے فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہی ان میں اور نہ نقاب ڈالے یعنی منہ کو برقع اور نقاب سے نہ ڈھانکے اور منہ پر کوئی چیز اسطرح
ڈھانکے کہ الگ رہے منہ سے تو جائز ہی مرد کو بھی منہ ڈھانکنا حرام ہی مانند عورت کے ہمارے نزدیک اور یہی کہا مالکؒ نے اور احمدؒ سے ایک روایت میں اور خلاف
ہی اسمیں امام شافعیؒ کا اور ہودج اگر سر کو لگے تو اسمیں بیٹھنا منع ہی اور نہیں تو نہیں اور اسی طرح پردہ کعبہ کا اگر سر کو لگے تو منع ہی انکے نیچے
کھڑا ہونا والا نہیں ۲۴۲ (وعن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب وهو يقول اذا لم يجد المحرم نعلين لبس خفين
واذا لم يجد ازارا لبس سراويل متفق عليه) اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتے اور
وہ فرماتے تھے کہ جسوقت نہ پاوے محرم پاپوشیں تو پہنے موزے اور جسوقت کہ نہ پاوے تہبند پہنے پاۓجامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پہنے موزے
یعنی ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر جیسا کہ اوپر کی حدیث میں گذرا اور جس صورت میں تہبند نہو اور ازار پہن لے تو نہیں ہی اسپر فدیہ امام شافعیؒ کے
نزدیک اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ ہی کہ پاۓجامہ کو توڑ کر تہبند کر لے اور اگر بغیر پھاڑے پہنے گا تو دم آویگا اسپر یعنی جانور ذبح کرے ۲۴۳ (وعن
يعلى بن امية قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم بالجعرانة اذ جاءه رجل اعرابي عليه جبة وهو متضمخ بالخلوق فقال يا رسول الله اني احرمت
بالعمرة وهذه علي فقال اما الطيب الذي بك فاغسله ثلث مرات واما الجبة فانزعها ثم اصنع في عمرتك كما تصنع في حجك متفق عليه) اور روایت
ہی یعلی بن امیہ سے کہ کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جعرانہ میں کہ ناگاہ آیا ایک شخص گنوار اسپر تھا کرتہ اور وہ شخص لتھڑا ہوا تھا خلوق میں
کہ ایک قسم کی خوشبو ہی زعفران وغیرہ سے بنتی ہی پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے احرام باندھا تھا عمرے کا اس حال میں کہ یہ کرتہ میرے بدن
پر تھا پس فرمایا کہ خوشبو کہ تجھ پر ہی پس دھو ڈال اسکو تین بار اور کرتہ پس اتار ڈال اسکو پھر کر عمرے اپنے میں یعنی احرام عمرے کے میں
جیسا کرتا ہی تو بیچ احرام حج اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جعرانہ نام ہی ایک جگہ کا ایک منزل ہی مکے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
احرام عمرے کا وہاں سے باندھا تھا اور دھو ڈال دھونے کو اسلیے فرمایا کہ استعمال زعفران کا حرام ہی مردوں کو اور تین بار دھونے کو اسلیے فرمایا
کہ خوب طرح چھوٹ جاوے والا واجب چھڑا ڈالنا اصل خلوق کا تھا جسطرح کہ ہو اور پھر کر تو لینے پرہیز کر احرام عمرے کے میں ان چیزوں
کو پرہیز کرتا ہی احرام حج میں اور محرم اگر سر بے بغیر خوشبو کا لگاوے پس اگر زینت کے لیے لگاویگا تو مکروہ ہی اور نہیں تو نہیں پھر جاننا چاہیے کہ
جو چیزیں احرام میں حرام ہیں اگر قصداً مرتکب انکا ہوگا تو واجب ہوگا اسمیں فدیہ سب علما کے نزدیک اور اگر بھول کر مرتکب ہوگا تو نہیں
لازم آنے کا اسپر فدیہ نزدیک شافعیؒ اور ثوریؒ اور احمد اور اسحقؒ کے اور واجب ہوگا نزدیک ابو حنیفہؒ اور مالکؒ کے ۲۴۴ (وعن عثمان
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينكح المحرم ولا ينكح ولا يخطب رواه مسلم) اور روایت ہی عثمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق کہ نکاح کرے محرم اور نہین لائق کہ نکاح کردے محرم کسی کا یعنے بولایت یا بوکالت اور نہین لائق کہ منگنی کرے محرم نقل
کی یہ مسلم نے ف امام شافعی رح اور جمہور علما کے نزدیک پہلی دونون نہیان تحریمی ہین اور تیسری تنزیہی پس نہین درست انکے نزدیک اپنا نکاح
کرنا اور نہ اور کا نکاح کردینا اور امام اعظم رح کے نزدیک تینون نہیان تنزیہی ہین اور دلیل انکی یہ ہی کہ آنحضرت نے حالت احرام مین حضرت
میمونہ سے نکاح کیا +ح (وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم متفق علیہ) اور روایت ہی ابن
عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال مین کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے یعنی عمرۃ القضا کا نقل کی بخاری
اور مسلم نے (وعن یزید بن الاصم ابن اخت میمونۃ عن میمونۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجھا وھو حلال رواہ مسلم قال
الشیخ الامام محیی السنۃ رحمہ اللہ والاکثرون علی انہ تزوجھا حلالا وظہر امر تزویجھا وھو محرم ثم بنی بھا وھو حلال بسرف فی طریق
مکۃ) اور روایت ہی یزید بیٹے اصم بھانجے میمونہ کے سے کہ نقل کی میمونہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال مین
کہ وہ احرام مین نہ تھے نقل کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام محی السنۃ نے رحمت کرے انکو اللہ کہ اکثر یعنے تینون امام اور تابعین انکے اسپر ہین کہ حضرت نے
نکاح کیا میمونہ سے بغیر حالت احرام مین اور ظاہر ہوا امر نکاح انکے کا اسوقت کہ وہ احرام مین تھے پھر ہم بستر ہوئے ساتھ انکے یعنی صحبت کی
بغیر حالت احرام مین سرف مین مکے کی راہ مین ف نکاح میمونہ کا اور صحبت ہوئی انسے سرف مین ہوئی اور سرف نام ایک جگہ کا ہی مکے
کی راہ مین دس کوس مکے سے اور عجائب اتفاقات سے یہ ہی کہ وفات میمونہ کی بھی سرف ہی مین ہوئی اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن عباس رض
کی اور حدیث یزید بن اصم کی متعارض ہین حدیث ابن عباس رض کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ نکاح میمونہ کا حالت احرام مین ہوا اور حدیث یزید کی
اسپر دلالت کرتی ہی کہ نکاح انکا غیر حالت احرام مین ہوا پس ہمارے علما نے ترجیح دی ہی ابن عباس رض کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسلیے کہ
عباس رض ابن یزید سے افضل و اکمل ہین حفظ و نقد مین اور حدیث ابن عباس رض کی بخاری اور مسلم مین ہی رہا یہ کہ حدیث عثمان رض کی ہین کہ نہی
وارد ہوئی ہی اپنے نکاح کرنے اور غیر کے نکاح کرنے سے وہ تاویل کی گئی ہی کہ مراد یہ ہی کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان محرم سے اور مناسب حال
اسکے کے نہین اسلیے کہ مشغول ہی عبادت مین نہ یہ کہ مراد تحریم ہی چنانچہ اس حدیث کے فائدہ مین بیان اسکا گذر چکا ہی اور یہ جو حمل کیا ہی شافعیہ رح
نے حدیث ابن عباس رض کی کو اسپر کہ ظاہر ہوا امر نکاح حضرت کا احرام مین یا بنا بر اعتبار کہا کہ نکاح کیا اس حال مین کہ وہ محرم تھے پس یہ تکلف ہی
+ح اور ملا علی قاری رح نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہی بخوف درازگی کے اور نہ سمجھ مین آنے عوام کے اسپر اکتفا کیا (وعن ابی ایوب ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یغسل راسہ وھو محرم متفق علیہ) اور روایت ہی ابی ایوب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے دھوتے سر اپنا حالت
احرام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جائز ہی بلا خلاف محرم کے لیے دھونا سر کا اسطرح کہ نہ ٹوٹے بال اور اگر سر خطمی سے دھووے تو
اسپر دم آتا ہی یعنے جانور ذبح کرنا نزدیک ابوحنیفہ اور مالک رح کے اسلیے کہ خوشبو کی قسم سے ہی اور اگر سر دھووے صابون یا بیری کے پتون
اور مانند انکی کے سے تو نہین ہی اسپر کچھ سب کے نزدیک +ح (وعن ابن عباس قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم متفق علیہ)
اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا بھری ہوئی سینگی کھچوائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
جائز ہی جمہور علما کے نزدیک سینگی لینی اگر بال نہ ٹوٹے +ح (وعن عثمان یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل اذا اشتکی عینیہ
وھو محرم ضمدھما بالصبر رواہ مسلم) اور روایت ہی عثمان رض سے کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے کہ جب دکھین
آنکھین اسکی یا [illegible] ہو اور وہ ہو محرم لیپ کرے انکو ساتھ ایلوے کے نقل کی یہ مسلم نے ف تاج المصادر مین تضمید کے معنی لیپ ہی

کرنے کے لکھے ہین اور علما نے آنکھون کے اندر لگانے کے لکھے ہین بطور سرمہ کے اور طیبی نے کہا کہ تضمید اصل مین کہتے ہین پٹی باندھنے کو زخم اور زخم پر دوا لگانے کو بھی کہتے ہین اگرچہ باندھا نہ جاوے پھر جاننا چاہیے کہ اگر سرمہ لگاوے محرم اسطرح کا کہ اُسمین کچھ خوشبو ہو تو اُسپر صدقہ لازم ہوگا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اُسپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوے کہ اُسمین خوشبو نہو تو کچھ مضائقہ نہین اور نہین لازم ہوگا اُسپر کچھ اور اگر پٹی باندھے کسی عضو پر سوا سے سر اور مُنھ کے تو نہین لازم آنے کا اُسپر کچھ لیکن مکروہ ہے اور اگر ڈھانکے گا چوتھائی سر یا مُنھ اپنا تو اُسپر دم لازم ہوگا اور کم چوتھائی سے ڈھانکے گا تو صدقہ آویگا ⁂ (وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَأَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا وَاَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ يَسْتُرُهٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے ام حصین کی سے کہ کہا دیکھا مین نے اسامہ اور بلال کو اس حال مین کہ ایک انمین سے یعنی بلال پکڑے ہوئے تھا مہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اُٹھائے ہوئے تھا کپڑا اپنا سایہ کرتا تھا گرمی آفتاب سے یہانتک کہ مارین کنکریان جمرۃ العقبہ کو نقل کی یہ مسلم نے ف سایہ کرتا تھا یعنی ساتھ کپڑے کے کہ اونچا تھا سر مبارک سے کہ سر کو نہ لگتا تھا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اُٹھائے ہوئے تھا مانند تاج کے ایک چیز سر مبارک پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے محرم کو سایہ کرنا اپنے پر بشرطیکہ سایہ کرنے والی چیز سر کو نہ لگے اور یہی قول اکثر علما کا ہے اور مالک اور احمد مکروہ رکھتے ہین اسکو ⁂ (وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اَصْوُعٍ اَوْ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اُسپر اور وہ تھا حدیبیہ مین پہلے داخل ہونے مکے کے اور تھا کعب محرم اور وہ جلاتا تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئین جھڑتی تھین مُنھ پر پس فرمایا حضرت نے کیا ایذا دیتی ہین تجکو جوئین تیری کہا ہان فرمایا پس منڈا ڈال سر اپنا اور کھلا قدر فرق کے درمیان چھ مسکینون کے اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزے رکھ تین دن یا ذبح کر جانور لائق ذبح کرنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کعب صحابی ہین انصاری اصحاب شجرہ سے اُنکے پاس ایک بت تھا کہ پوجا کرتے تھے اُسکو اور عبادہ بن صامت یار اُنکے تھے ایک روز عبادہ کعب کے پاس آئے دیکھا کہ کعب بت کو پوجکر گھر سے نکلے عبادہ گھر مین گئے اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گھر مین آئے تو دیکھا کہ بت ٹوٹا ہوا پڑا ہے غصہ مین آئے اور چاہا کہ عبادہ کو بُرا کہین پھر سوچے اور دل مین کہا کہ اگر اس بت مین کچھ قدرت ہوتی تو اپنے تئین بچاتا یہ سوچکر مسلمان ہوئے اللہ تعالے جب ہدایت کرتا ہے تو یون کرتا ہے اور پہلے داخل ہونے مکے کے یعنی اور وہ متوقع تھے کہ مکے مین جاوینگے جبتک ممانعت نہوئی تھی داخل ہونے سے مکے مین بعد ازان مشرکین نے منع کر دیا اسکو صلح حدیبیہ کہتے ہین اور صاع چار سیر کا ہوتا ہے پس فرق بارہ سیر کا ہوا حاصل یہ آدھا آدھا صاع یعنی دو دو سیر گیہون ہر مسکین کو دے یا تین روزے رکھ یا جانور ذبح کر اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الہدی محلہ الخ ⁂

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى النِّسَاءَ فِي اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرًا اَوْ خَزًّا اَوْ حُلِيًّا اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصًا اَوْ خُفًّا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہے ابن عمر رضہ سے یہ کہ اُنھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے تھے عورتون کو بیچ احرام اُنکے کے پہنے دستانون کے سے اور ڈالنے نقاب کے سے یعنی اسطرح کی نقاب سے کہ منہ کو لگے اور پہنے اُس کپڑے کے سے کہ لگی ہو اُسکو ورس اور زعفران اور چاہیے کہ پہنے بعد اسکے جو چاہے انواع کپڑون سے کسنبی کپڑا ہو یا خز ہو یا زیور ہو یا پاجامہ ہو

یا کرتہ ہو یا موزہ نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بعد اسکے یعنے بعد نکلنے کے احرام سے حضرت شیخ رح نے تو یہ معنی لکھے ہین اور ملا علی قاری نے یہ معنی لکھے ہین
کہ بعد اُس چیز کے کہ ذکر کی گئی یعنے سوائے چیزون مذکورہ کے جو چاہے اقسام کپڑون سے سو پہنے اور لکھا ہی کہ ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہی
درمیان زعفرانی کپڑے اور کسنبی کے اور ہمارے مذہب مین دونون منع معلوم ہوتے ہین خزانۃ الاکمل اور دو الجی وغیرہا مین لکھا ہی کہ اگر پہنے
محرم رنگا ہوا کسنب کا یا ورس کا یا زعفران کا چھاپا تا ایک دن یا زیادہ تو اُسپر دم لازم ہوتا ہی اور اگر کم ایک دن سے پہنے تو صدقہ دینا آتا ہی
پس لائق یہ ہی کہ حمل کیجاوے یہ حدیث اوپر کسنبی دھوئے ہوئے کے کہ جسمین خوشبو نہو اور کہا طیبی نے کہ زیور کو کپڑون مین کہا مجازًا (**وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا
عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ**) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تھا قافلہ گذرتا ہمپر یعنی عورتون
اور ہوتین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھے ہوئے یعنے اور بسبب احرام کے مُنہ کھلے ہوتے پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہمارے آگے
سے ڈالتی ایک ہماری چادر اپنے سر پر سے اوپر مُنہ اپنی کے یعنے اسطرح کہ مُنہ کو نہ لگتی پس جسوقت کہ بڑھ جاتا قافلہ ہمسے کھول دیتین ہم مُنہ اپنا
نقل کی یہ ابو داؤد نے اور واسطے ابن ماجہ کے معنی اسکے (**وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرِ الْمُقَتَّتِ
يَعْنِي غَيْرَ الْمُطَيَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ**) اور روایت ہی ابن عمر رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے استعمال کرتے تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت
احرام مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مقتت اُس تیل کو کہتے ہین کہ پھول خوشبو کے اُسمین ڈالکر پکایا جاوے تا خوشبودار ہوجاوے یا ملایا جاوے
اُسمین تیل خوشبو کا پھر جاننا چاہیے کہ محرم اگر سارے عضو پر تیل لگاوے خوشبو کا مانند تیل بنفشہ اور گلاب کے اور موتیہ وغیرہ کے تو اُسپر دم یعنے
جانور ذبح کرنا لازم آتا ہی اتفاقًا اور اگر تیل لگاوے زیتون کا یا تلون کا کہ اُسمین خوشبو نہ ملی ہو اور بہت لگاوے تو اُسپر دم لازم آویگا
نزدیک ابو حنیفہ رح کے اور صدقہ نزدیک صاحبین کے تفصیل اسکی یہ ہی کہ اختلاف اس صورت مین ہی کہ ہوون دونون تیل خالص خوشبو سے
بغیر پکائے ہوئے پس جو خوشبودار ہو کہ جسمین پھول گلاب وغیرہ کے ڈالکر خوشبودار کیا ہو واجب ہوگا دم بسبب استعمال اُسکے کے اتفاقًا اور
اسی طرح جبکہ ہو زیت پکایا ہوا پس اُسمین بھی دم دینا آویگا بالاتفاق اور یہی اختلاف اس صورت مین ہی کہ تیل بہت لگاوے اور اگر کم لگاویگا
تیل زیتون یا تلون کا تو اُسپر صدقہ آویگا اتفاقًا پھر یہ دم وغیرہ دونون تیلون کے استعمال سے جب لازم ہوتا ہی کہ استعمال کرے اُنکو بطور خوشبو
لگانے کے اور اگر استعمال کرے اُنکو بطور دوا کے تو نہین آنے کا اُسپر کچھ بالاجماع بخلاف استعمال کرنے مشک اور اور خوشبویون کے کہ اُنکے استعمال
سے ہر نوع دم لازم آتا ہی خواہ بطور خوشبو کے استعمال کرے خواہ بطور دوا کے +++ درمختار **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری (**عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ أَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِي عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ**) روایت ہی نافع سے یہ کہ ابن عمر رض نے پائی سردی پس کہا ڈال مجہپر کوئی کپڑا اے نافع پس ڈالی مین نے اُنپر بارانی پس فرمایا ڈالتا ہی
تو مجہپر یہ اور تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پہنے اُسکو محرم نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ہمارے مذہب مین یہ ہی کہ اگر
سیے ہوئے کپڑے کو اُسطرح استعمال کرے کہ معمول ہی اُسکے استعمال کرنے کا تو منع ہی والا نہین پس بارانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہین چنانچہ بیان اُسکا
اوپر ہو چکا ہی اور ابن عمر رض نے اس سے منع کیا پس یا تو مذہب اُنکا یہی ہوگا کہ مطلق سیے ہوئے کے استعمال سے پرہیز کرتے ہونگے اور یا اسلیے کہ
منع کیا کہ سر ڈھانک دیا ہوگا ۱۲ منہ مولانا (**وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ
طَرِيقِ مَكَّةَ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**) اور روایت ہی عبداللہ بیٹے مالک کے سے ایسا عبداللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہی کہا سینگی کھچوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیچون بیچ سر اپنے مین حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کے راہ مکے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابن بحینہ دوسری صفت ہی عبداللہ کی اسلیے لفظ مالک کو ساتھ تنوین کے پڑھتے ہین اور ابن بحینہ مین الف لکھا جاتا ہی اور بحینہ مان تھین عبداللہ کی اور بیوی مالک کی اور سر مین پچھنے لینے سے بال ضرور ٹوٹے ہونگے پس یہ محمول ہی حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہ پچھنے لے کہ وہان بال نہون تو جائز ہی بغیر فدیہ کے مسئلہ چوتھائی سر سے کم منڈاوے یا چھپنون وغیرہ کے سبب سے بال چوتھائی سر سے کم کے ٹوٹین تو صدقہ دے یعنی ایک بھوکے کو کھلاوے یا دو سیر گیہون دے اور چوتھائی سر سے زیادہ منڈاوے بلا عذر یا پچھنے بلا عذر لے اور اس سے بال اسقدر ٹوٹین تو دم آتا ہی یعنی ایک بکری یا مانند اسکے ذبح کرے اور اگر بسبب عذر کے چوتھائی یا چوتھائی سر سے زیادہ منڈاوے یا بسبب عارضہ کے پچھنے لے اور اسقدر بال ٹوٹین تو اختیار ہی محرم کو کہ تین چیزون مین سے ایک چیز کرے ذبح کرے بکری یا چھ مسکینون کو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنے اگر چھپنون کی جگہ سے بال منڈاوے پچھنون کے لیے تو دم آتا ہی امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک اور صدقہ صاحبین کے نزدیک اور پچھنون کی جگہ سے مراد ہی دونون کنارے گردن کے اور گدی اور اگر ساری گردن منڈواوے تو دم آتا ہی اتفاقاً اور اگر ساری سے کم منڈاوے تو صدقہ مذکورہ آتا ہی اور آپ سے بال ٹوٹین تو کچھ نہین ۔ مناسک ملا علی ﴿وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ﴾ اور روایت ہی انس رض سے کہا سینگی کھچوائی یعنی بھری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تھے محرم پشت قدم پر بسبب درد کے کہ تھا انکے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف یہ پچھنے لینے تصور ہین بغیر ٹوٹنے بالون کے پس نہین اشکال اسمین اور معہذا عذر بھی تھا ۔ ﴿وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ أَنَا الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ﴾ اور روایت ہی ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رض سے اسوقت کہ تھے بغیر احرام کے اور بنا کیا ساتھ انکے یعنی تصرف مین لائے اور وہ تھے بغیر احرام کے اور تھا مین پیغام پہونچانے والا درمیان حضرت کے اور میمونہ کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی ف اوپر کی حدیث ابن عباس رض کی گذری اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حالت احرام مین میمونہ سے نکاح کیا اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام مین کیا جاننا چاہیے کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم مین آئی ہی اور یہ دونون مین سے ایک مین بھی نہین ہی پس نہین پہونچتی ہی یہ اسکے درجہ کو ع در شرح حدیث مزید کہ بالا گذشت باب المحرم یجتنب الصید ۔ باب ہی بیچ بیان محرم کے کہ بچے شکار سے ف محرم کو شکار کرنا اور راہ دکھانی اور رکو اور اشارہ کرنا طرف شکار کے حرام ہی سب علما کے نزدیک اور اگر ان افعال مین سے کچھ بھی کریگا لازم ہوگا اسپر بدلہ یعنے قیمت شکار کی ساتھ تشخیص دو عادلون کے بحسب قیمت اس جگہ کے کہ شکار کیا ہی یا بحسب قیمت اس موضع کے کہ قریب ہو اس سے اگر موضع شکار مین نہو اسکی قیمت پھر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اسکی کے ہدی اگر اسکے اسمین پس ذبح کرے اسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اسکی کے غلہ اور دیوے ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کھجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے کم اس سے نہ دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اناج ہر فقیر کے ایک ایک روزہ پھر اگر بچ رہے کم طعام فقیر سے تو دیدے اسکو یا ایک روزہ رکھے بدلے اسکے اور قصداً شکار کرنے والا اور بھول کر کرنے والا برابر ہین اور اگر زخمی کرے شکار کو یا کاٹے عضو اسکا یا اکھاڑے بال اسکے بدلہ دے اس چیز کا کہ ناقص ہوگی قیمت اسکی سے اور اگر اکھیڑے پر اسکے یا کاٹے ہاتھ پاؤن اسکے پس ایسا ہو جاوے کہ بچا نہ سکے اپنے کو بلی وغیرہ سے پس اسپر قیمت پوری ہی اور اگر دودھ دوہے اسکا پس قیمت دے اسکے دودھ کی اور اسی طرح اگر انڈا توڑے تو اسکی قیمت دے اور بیچ کھانے محرم کے شکار کو تفصیل ہی کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور محرم شکار کرے کھانا اسکا

محرم کو حرام ہی بالاتفاق اور اگر غیر محرم شکار کرے اپنے لیے یا محرم کے لیے باذن اُسکے یا بغیر اذن اُسکے کے اُسمین کئی مذاہب اور اقوال ہین علما کے مذہب بعضے صحابہ رض کا کہ حضرت علی رض بھی اُنمین ہین اور بعضے تابعین کا یہ ہی کہ حرام ہی محرم پر کھانا شکار کا مطلق اور دلیل اُنکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہی اور مذہب امام شافعی رح اور احمد رح کا یہ ہی کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور اُسکے لیے شکار کرے ساتھ اذن اُسکی کے یا بغیر اذن اُسکے کے تو حرام ہی اور اگر غیر محرم شکار کرے اپنے لیے اور اگر کچھ اُسمین سے محرم کے لیے بطریق ہدیہ کے بھیجے حلال ہی اور مذہب امام ابو حنیفہ رح اور علما اُنکے کا یہ ہی کہ حلال ہی کھانا گوشت شکار کا محرم کو جبتک کہ آپ شکار نہ کرے اور حکم نہ کرے ساتھ اُسکے اور راہ نہ بتاوے اور اشارہ نہ کرے طرف اُسکے اور مدد نہ کرے شکار کرنے پر وہ یا کوئی اور محرم اگرچہ اُسکے لیے شکار کیا جاوے چنانچہ حدیث ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہی اسپر اور مراد شکار سے ہی حیوان وحشی بسبب اصل خلقت کے کہ پیدائش و نسل اُسکی جنگل مین ہو پس جائز ہی محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور گائین اور اونٹ اور مرغ اور بط گھر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلہ آتا ہی بسبب ذبح کرنے کبوتر کے اور ہرن پلے ہوے کے اور شکار کرنا جانور دریائی کا حلال ہی محرم و غیر محرم کو خواہ اُسکو کھاتے ہون یا نہ کھاتے ہون بحسب اس آیت شریفہ کے احل لکم صید البحر وطعامہ آخر آیت تک پھر جنگل کے جانور جو کھائے جاتے ہین حرام ہی شکار کرنا اُنکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کھائے نہین جاتے ہین اُنکو تقسیم کیا ہی صاحب بدائع نے دو قسم پر ایک تو وہ ہین کہ ایذا دیتے ہین لوگونکو اور ابتدا کرتے ہین ساتھ ایذا کے اکثر مانند شیر اور چیتے اور بھیڑیے اور مانند اُنکے کے پس جائز ہی محرم کو قتل کرنا اُنکا اور نہین آتا اُسپر کچھ اور ایک وہ ہین کہ ابتدا نہین کرتے ساتھ ایذا کے اکثر مانند چرغ وغیرہ کے پس جائز ہی محرم کو مارنا اُنکا اگر چوٹ کرین اُسپر اور نہین آتا اُسپر کچھ اور اگر چوٹ نہ کرین تو نہین مباح محرم کو یہ کہ ابتدا کرے ساتھ مارنے کے اگرماریگا اُنکو ابتدأ تو لازم ہوگا اُسپر بدلہ ح ع ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی (عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) روایت ہی صعب بن جثامہ سے یہ کہ اُنھون نے بطریق تحفہ کے بھیجا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گورخر اور حضرت تھے ابوا مین یا ودان مین پس پھیر دیا حضرت نے اُنپر پس جبکہ دیکھی حضرت نے وہ چیز کہ تھی بیچ چہرہ اُسکے کے یعنی ناخوشی اور غم معلوم کیا بسبب نہ قبول کرنے کے فرمایا تحقیق ہمنے نہین پھیر دیا اُنکو تمپر مگر اسلیے کہ تھے ہم احرام باندھے ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابوا اور ودان نام ہی جگہون کا درمیان مکہ اور مدینہ کے اور ظاہرا یہ حدیث دلیل ہی اُنکی کہ جو مطلق شکار کے گوشت کھانے کو حرام کہتے ہین محرم کے لیے اور مذہب یہ تھا حضرت عمر رض اور ابو ہریرہ رض اور طلحہ رض بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا سا ہی پس ہمارے نزدیک مراد یہ ہی کہ گورخر زندہ شکار کرکر بھیجا تھا اُسکا لینا محرم کو درست نہین اسلیے پھیر دیا لیکن ایک روایت مین آیا ہی کہ گوشت گورخر کا بھیجا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ران گورخر کی بھیجی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ٹکڑا اُسکا بھیجا ان روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ یہان بھی گوشت اُسکا مراد ہو جواب یہ کہ اول زندہ گورخر بھیجا ہوگا وہ نہ لیا پھر ران اور گورخر کی کہ اُسکو بعضون نے گوشت کر تعبیر کیا اور بعضون نے ٹکڑا اُسکا کہا بھی اور بڑی دلیل ہماری یہ حدیث ہی کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موضع عرج مین حالت احرام مین حضرت نے حکم کیا ابو بکر رض کو کہ بانٹ دو اُسکو ہمراہیون کو اور شافعیہ رح کہتے ہین کہ پھیر دیا بگمان اسکے کہ میرے لیے شکار کیا گیا ہی ع (وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ فَلَمَّا رَاَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَاٰهُ اَبُوْ قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَهٗ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهٗ ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

له یعنی ان مذہب کا آگے بیان ہوگا ۔

قَالَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا ) اور روایت ہی ابی قتادہؓ سے یہ کہ وہ نکلے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سال حدیبیہ مین پس پیچھے رہ گئے وہ بعضے اپنے یارون کے ساتھ اور یار اُنکے محرم تھے اور ابو قتادہ تھے غیر محرم پس دیکھا اُنکے یارون نے گورخر پہلے اُنکے دیکھنے سے پس جب دیکھا یارون اُنکے نے گورخر کو چھوڑ دیا اُسکو یہانتک کہ دیکھا اُسکو ابو قتادہ نے پس سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر پھر مانگا یارون سے یہ کہ دیوین اُسکو کوڑا اُسکا پس نہ دیا اُنھون نے کوڑا پھر لیا ابو قتادہ نے کوڑا یعنی گھوڑے سے اُتر کر پھر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اُسکو پھر کھایا اور کھایا ساتھ والون نے پھر پشیمان ہوئے یعنی بگمان اسکے کہ محرم کو مطلق شکار کا کھانا درست نہیں پس جبکہ ملے حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ سے یعنی حکم اُسکا کہ آیا کھانا اُسکا درست تھا یا نہین فرمایا کہ ہی تمھارے پاس اُسمین سے کچھ کہا اُنھون نے ہمارے ساتھ ہی پانؤن اُسکا پس لیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت اُن دونون کے یہ ہی کہ پس جب آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا حضرت نے کیا تم مین سے کسی نے حکم کیا تھا ابو قتادہ کو یہ کہ حملہ کرے گدھے پر یا اشارہ کیا تھا طرف اُسکے کہا اُنھون نے کہ نہین فرمایا پس کھاؤ جو باقی رہا ہو اُسکے گوشت مین سے ف کھایا اُسکو اور ایک روایت صحیحہ مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کھایا اُس سے تطبیق انہین یون دیجاوے کہ اول حضرتؐ نے نہ کھایا ہوگا بخوف اسکے کہ کسی محرم نے حکم کیا ہوگا یا مدد کی ہوگی پھر جب یہ امر تحقیق ہوگیا نوش فرمایا اور حکم کیا تھا یعنی صریح حکم کیا تھا یا دلالت کی تھی یعنی راہ بتائی تھی اُسکی طرف اور فرق دلالت اور اشارت مین یہ ہی کہ دلالت زبان سے ہوتی ہی اور اشارہ ہاتھ سے اور بعضون نے کہا کہ دلالت غائب مین ہوتی ہی اور اشارت حاضر مین اور دلالت حرام ہی محرم کو حل مین اور حرم مین اور غیر محرم کو حرام ہی حرم مین نہ حل مین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مباح ہی محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر آپ شکار نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارت اور مدد نہ کی ہو اور اسمین رد ہی اُنکا کہ جو مطلق شکار کے گوشت کھانے کو منع کرتے ہین ح ع (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین نہین گناہ اُسپر کہ مارے اُنکو حرم مین اور احرام مین چوہا اور کوا اور چیل اور بچھو اور کتا کٹ کھنا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کوے سے مراد کوا سیاہ و سفید ہی کہ وہ اکثر مردار نجاست کھاتا ہی جیسا کہ روایت آیندہ مین آیا ہی اس سے نکل گیا کوا کھیتی کھانے والا کہ رنگ اُسکا سیاہ ہوتا ہی اور چونچ اور پانؤن اُسکے سرخ اور کتے کٹ کھنے کے حکم مین ہین سب جانور درندے حملہ کرنے والے ع ( وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ جانور موذی مارے جاوین حل مین بھی اور حرم مین بھی یعنی بغیر احرام کے ہو مارنیوالا یا احرام باندھے ہو سانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کھنا اور چیل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہی مارنا اُس کتے کا کہ جسمین منفعت ہو اور ایسے ہی مارنا اُس کتے کا کہ جسمین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا اُن جانورون کا کہ مذکور ہوا حصر اُنھین پر نہین ہی بلکہ یہی حکم ہی سب موذی جانورون کا مانند چیونٹی اور بھڑ اور پسو اور چچڑے اور کھٹمل اور مانند اُنکے کے اور اگر مارے جون تو صدقہ دے جو چاہے ع ح ملتقی الفصل الثانی فصل دوسری (عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادَ لَكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) اور روایت ہی جابرؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطے تمھارے بیچ احرام کے حلال ہی جبتک کہ نہ کیا ہو تمنے شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطے تمھارے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف یعنی اگر تم حالت احرام مین شکار کروگے یا تمھارے لیے کیا جاوے گا

اگرچہ شکار کرنے والا محرم نہو تو نہین درست ہوگا کھانا اُسکا دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے مالک اور شافعی رح نے اسپر کہ حرام ہی گوشت اُس شکار کا کہ شکار کیا ہو اُسکو غیر احرام والے نے واسطے احرام والے کے اور ابو حنیفہ رح نے یہ معنی لیے ہین کہ اگر بطریق تحفہ کے بھیجا جاوے طرف تمھارے شکار تو اُسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بھیجے تو نہین حرام ہوگا معنی اسکے یہ ہین کہ اگر شکار کیا جاوے بموجب حکم تمھارے کے تو نہین درست کھانا اُسکا پس نہین حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کرے اُسکو غیر محرم احرام والے کے لیے بغیر امر یا دلالت یا اشارے اُسکے کے (وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ٹڈی شکار دریا کے سے ہی نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** کہا علما ہمارے نے کہ ٹڈی کو شکار دریا کا اسلیے کہا کہ یہ مشابہ ہی شکار دریا کے اس بات مین کہ بغیر ذبح کے درست ہی پس نہین جائز ہی محرم کو مارنا ٹڈی کا اور لازم آویگا اُسپر بسبب مارنے اُسکے کے تصدق یعنے للہ دے جو چاہے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ ٹڈی شکار جنگل کے سے ہی کہا ابن ہمام نے کہ اسی پر ہین اکثر علما انتہی اور بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جائز ہی شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اسلیے کہ یہ شکار دریا کا ہی اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہی بموجب اس قول اللہ تعالے کے احل لکم صید البحر ۱۲ مرح (وَعَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِیَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہی ابی سعید خدری رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مار ڈالے محرم درندے حملہ کرنے والے کو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** حملہ کرنے والے کو یعنے جو کہ قصد کرے مار ڈالنے اور زخمی کرنے کا مانند شیر اور بھیڑیے اور چیتے وغیرہ کے ۱۲ع (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هِیَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ اَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمار سے کہا پوچھا مین نے جابر رض بن عبد اللہ سے حال جانور جرغ کا کیا شکار ہی وہ پس کہا ہان پس کہا مین نے کہ کھایا جاوے کہا کہ ہان پھر کہا مین نے کہ سنا ہی تمنے اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہان نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** شکار ہی وہ یعنی شکار ہی کہ کھانا اُسکا محرم کو حرام ہی یا نہین اور کھانا گوشت جرغ کا نزدیک امام شافعی کے درست ہی بموجب اس حدیث کے اور امام مالک رح اور امام اعظم رح کے نزدیک نہین درست بموجب حدیث کے کہ آگے آتی ہی ۱۲ع (وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيْهِ كَبْشًا اِذَا اَصَابَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ) اور روایت ہی جابر رض سے کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال جانور جرغ کا فرمایا کہ وہ شکار ہی اور دیوے بیچ اُسکے دنبہ یا مینڈھا جسوقت کہ پہونچے اُسکو محرم نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی اگر محرم نے احرام کی حالت مین جرغ کو شکار کیا یا خرید اُسکو اُسکے بدلے ایک دنبہ یا مینڈھا دینا آتا ہی ۱۲ع (وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَ يَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ اَوَ يَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِیِّ) اور روایت ہی خزیمہ بن جزی سے کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال کھانے جرغ کے سے فرمایا کیا کھاتا ہی جرغ کو کوئی یعنی نہ چاہیے کسی کو کھانا اور پوچھا مین نے حضرت سے حال کھانے بھیڑیے کا فرمایا کیا کھاتا ہی بھیڑیے کو وہ کوئی کہ اُسمین ہو بھلائی یعنے ایمان یا تقوی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہین اسناد اُسکی قوی **ف** یہ حدیث نفس الامر مین صحیح ہی اگرچہ ضعیف ہی باعتبار سند کے اور قوت دی ہی اُسکو روایت ابن ماجہ کی نے کہ لفظ اُسکے یہ ہین ومن یاکل الضبع اور موید ہی اُسکی یہ حدیث کہ حضرت نے منع فرمایا ہی کھانے ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیون کے سے کہ درندون مین سے ہو اور یہ ہی ذی ناب درندہ پس بسبب تعارض دلیلون کے ترجیح

تحریم اور اباحت کے مکروہ تحریمی ہی یہ نزدیک ابوحنیفہ رح کے ﴿ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری ﴿عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ﴾ روایت ہی عبد الرحمٰن بن عثمان تیمی سے کہ کہا تھے ہم ساتھ طلحہ بن عبید اللہ کے اور ہم تھے محرم پس ہدیہ بھیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی پکا ہوا اور طلحہ سوتے تھے پس بعضوں نے ہم مین سے کھایا یعنی اسلیے کہ جائز ہی محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نہ کیا ہو اور بعضوں نے ہم مین سے پرہیز کیا یعنی اس گمان پر کہ محرم کو کھانا اسکا درست نہین پس جب جاگے طلحہ موافقت کی ان شخصون کی کہ کھایا تھا اسکو کہا طلحہ رضہ نے پس کھایا ہمنے اسکو یعنی مثل اسکے کو ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ مسلم نے ف موافقت کی یعنی ساتھ قول کے یا فعل کے یعنی یا تو یہ زبانی کہا کہ اچھا کیا یا آپ بھی باقی رہا ہوا کھایا اور مراد جانور سے یا تو جنس ہی کہ کئی تھے یا وہ جانور بڑا تھا کہ کفایت کیا جماعت کو ﴿ع بَابُ الْإِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ باب ہی بیچ بیان روکنے محرم کے اور فوت ہوجانے حج کے ف روکنے محرم کے ہمارے نزدیک جب باز رکھے محرم کو حج سے بیماری یا دشمن یا خرچ ہوچکے یا محرم عورت کا یا خاوند اسکا راہ مین مر جاوے تو چاہیے اسکو یہ کہ بھیجے ایک بکری کہ ذبح کیجاوے اسکی طرف سے حرم مین بیچ وقت معین کے اور احرام سے نکلے بعد ذبح ہونے اسکے کے بغیر سر منڈانے اور بال کتروانے کے اور قارن ہو تو دو جانور بھیجے اور تینون اماموں کے نزدیک رکنا بسبب دشمن ہی کے ہوتا ہی پس مریض انکے نزدیک باقی رہتا ہی احرام پر اور اگر عذر رہجاتا رہے اور حج فوت ہو نکلا احرام سے ساتھ عمل عمرے کے اور فوت ہونے حج کے یعنی احرام باندھے ہوئے نہ پایا امکان وقوف کا یعنی عرفات بیچ زمانہ وقوف کے کہ وہ بعد زوال عرفہ سے تا طلوع فجر دن نحر کے ہی اگرچہ ایک ساعت ہو اور یہان ایک عجیب مسئلہ ہی کہ اگر کوئی پہونچے وہان اخیر رات نحر کے مین اور نماز عشا کی پڑھی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاونگا عرفات کو تو فوت ہوگی عشا اور مشغول ہونگا عشا مین تو فوت ہوگا وقوف پس بعضوں نے تو کہا ہی کہ مشغول ہو عشا مین اگرچہ فوت ہو اس سے وقوف اور بعضوں نے کہا کہ چھوڑ دے نماز اور جاوے طرف عرفہ کے ﴿ع ملتقی مسئلہ درمختار مین لکھا ہی کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چھوڑ دے نماز اور جاوے عرفات کو ﴿اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی ﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ﴾ روایت ہی ابن عباس رضہ سے کہ کہا روکے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتوں سے یعنی بعد حلال ہونے کامل کے اور ذبح کی ہدی یہانتک کہ عمرہ کیا اگلے سال نقل کی یہ بخاری نے ف روکے گئے یعنی عمرے کا احرام باندھ کر مکے کو چلے تھے مشرکون نے روکا حدیبیہ مین حضرت احرام سے نکل آئے اور واو وجامع نساءہ الخ مین مطلق جمع کے لیے ہی یعنی منڈوانا وغیرہ ترتیب سے نہین مذکور ہی اور صحیحین مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب انکے احرام سے نکلے حدیبیہ مین جبکہ روکا انکو مشرکون نے اور حضرت تھے احرام باندھے ہوئے عمرے کا پس نحر کیا یعنی ہدی ذبح کی پھر سر منڈایا پھر فرمایا اپنے اصحاب کو کہ کھڑے ہو اور پس نحر کرو پھر سر منڈواؤ اور ہدایہ مین ہی کہ پھر احرام سے نکلے کہا ابن ہمام نے کہ اس قید نے یہ فائدہ دیا کہ نہین احرام سے نکلتا محصر پہلے ذبح ہونے ہدی کے پس اگر محصر یعنی رکنے والے نے ہدی بھیجی اور کہدیا کہ فلانے دن ذبح کرنا اور اسنے گمان کیا کہ روز موعود مین ذبح کی گئی پس کی اسنے کوئی چیز ممنوع احرام کی پھر معلوم ہوا کہ اس روز نہ ذبح ہوئی تھی لازم ہوگا اسپر بدلہ یعنی جانور ذبح کرنا وغیر ذلک اور اسی طرح اگر ذبح کی حل مین اس گمان پر کہ یہ حرم ہی اور جائز ہی امام شافعی رح کے نزدیک ذبح کرنا ہدی رکنے کا جہان روکا جاوے اور حنفیہ رح کہتے ہین کہ نہ ذبح کیے محصر ہدی کو مگر حرم مین اور باقی ہدایا بالاتفاق ہی دونوں کا کہ نہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ رکنے کی جگہ ذبح کرنے کو کہتے ہین دلیل انکی یہ ہی کہ حضرت نے اور صحابہ نے حدیبیہ مین

ہدی ذبح کی باوجودیکہ وہ زمین حل مین ہے اور حنفیہ یہ جواب دیتے ہین کہ ممکن ہے تھا ہدی کا پہونچنا حرم مین پس بضرورت وہین ذبح کی اور بعضے کہتے
ہین کہ کچھ حدیبیہ حل مین ہے اور کچھ حرم مین پس شاید کہ ذبح حرم مین کی ہو اور اگلے سال یعنی ساتوین برس ہجری مین اِس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
محصر ہو یعنے رُک جاوے تو قضا اُسکی کرے ہمارے نزدیک قضا اُسکی واجب ہے اور شافعی رح کے نزدیک اُسپر قضا نہین اور اگلے سال کے عمرے
کا نام عمرۃ القضا ہونا مؤید ہی ہمارے مذہب کا ح ع (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ
دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ ہَدَايَاہُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُہُ رَوَاہُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی عمرے کے لیے پس روکا کفار قریش نے ورے خانۂ کعبہ کے پس ذبح کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور ہدی اپنے
اور سر منڈوایا اور کترواے بال یارون اُنکے نے نقل کی یہ بخاری نے ف یارون اُنکے نے یعنی بعضے یارون نے بال کتروائے اور بعضون نے
سر منڈائے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ نہین لازم ہی سر منڈانا یا بال کتروانے محصر پر نزدیک ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کے اور ابو یوسف رح نے کہا کہ کرنا
چاہیے ایک چیز کو اُنمین سے اور اگر نہ کریگا تو احرام سے نکل آئیگا اور نہین آویگا اُسپر کچھ ع (وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَہُ بِذٰلِكَ رَوَاہُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نحر کیا پہلے سر منڈانے سے اور حکم کیا اپنے صحابیون کو ساتھ اسکے یعنے ساتھ نحر کے پہلے سر منڈانے کے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّہُ قَالَ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُہْدِي أَوْ يَصُوْمُ إِنْ لَمْ يَجِدْ ہَدْيًا رَوَاہُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی ابن عمر رض سے یہ کہ اُنھون نے کہا کیا نہین کفایت کرتی تمکو
سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے قول انکا کہ اگر روکا جاوے ایک تمھارا حج کرنے سے یعنے مانع ہو کوئی عذر بڑے رکن حج کے سے کہ
وہ وقوف عرفہ ہے اور مانع ہو طواف اور سعی سے تو طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروے مین پھر حلال ہووے ہر چیز سے
یعنے جو کچھ احرام مین کرنا حرام تھا وہ درست ہوا یہانتک کہ حج کرے اگلے سال پھر ہدی ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر نہ پاوے ہدی نقل کی
یہ بخاری نے ف جاننا چاہیے کہ فائت یعنی جسکا حج فوت ہوا اگر وہ مفرد ہو تو اُسپر قضا ہی حج کی سال آیندہ مین اور نہ عمرہ ہی اُسپر اور نہ دم یعنے
جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کے کہ اگر حج کرنے سے روکا جاوے راستے مین تو حرم مین ہی بھیجے جب وہ وہان ذبح ہو تو احرام سے نکلجاوے اور
سال آیندہ قضا کرے حج کی اور ایک عمرہ کرے اگر مفرد ہی اور اگر قارن ہی تو دو عمرے کرے اور اگر وہان پہونچکر روکا جاوے یعنے وقوف عرفہ کا
بسبب عذر کے نہ میسر ہو اور طواف اور سعی کر سکتا ہی تو طواف اور سعی کرے یعنی عمرہ کر کر احرام سے نکل آوے اور سال آیندہ مین قضا حج کی کرے
پھر ہدی ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر ہدی نپاوے اور اِس حدیث مین یہی صورت مذکور ہی اور اگر ہو فائت قارن یعنی حج اور عمرے کی نیت کی ہو تو وہ
طواف کرے واسطے عمرے کے اور سعی کرے اُسکے لیے پھر دوسرا طواف کرے واسطے فوت ہونے حج کے اور سعی کرے اُسکے لیے اور سر منڈواوے
یا بال کترواوے اور باطل ہوگا اُس سے دم قران کا اور اگر ہو گا متمتع تو باطل ہوگا تمتع اُسکا اور ساقط ہوگا اُس سے دم اُسکا اور اگر ساتھ لایا ہو
ہدی کرے اُسکو جو چاہے اور ان سب فوت کرنے والون پر نہین واجب ہوگا سال قضا مین مگر حج ع ح (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَہَا لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰہِ مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَہَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُوْلِي اللّٰہُمَّ
مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا داخل ہوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کے پس فرمایا
واسطے اُسکے شاید کہ تو ارادہ رکھتی ہی حج کا یعنے ہمارے ساتھ پس ہم بھی چاہتے ہین کہ چلے تو حج کے لیے ہمارے ساتھ کہا اُسنے یعنی ہان ارادہ

رکھتی ہوں ولیکن قسم ہے اللہ کی نہیں پاتی میں اپنے تئیں مگر بیمار اپنے میں ضعف پاتی ہوں بسبب بیماری کے نہیں جانتی کہ حج پورا کرسکونگی پس فرمایا واسطے اسکے کہ حج کر تو یعنے احرام حج کا باندھ اور شرط کر تو اور کہہ یا الٰہی میرا مکان نکلنے کا احرام سے اُس جگہ ہو گا کہ روکے تو مجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جس جگہ مجکو مرض پیدا ہو اور نہ چل سکوں میں خانہ کعبہ کی طرف پس اُسجگہ احرام سے باہر نکل آؤنگی میں اور تینوں امام جو کہتے ہیں کہ احصار یعنے رُکنا بسبب مرض کے نہیں ہوتا وہ دلیل پکڑتے ہیں ساتھ اس حدیث کے کہ اگر بسبب مرض کے مباح ہوتا احرام سے باہر نکلنا تو نہ حکم کرتے حضرتؐ اُسکو ساتھ شرط کرنے کے کیونکہ بیفائدہ تھی اور امام اعظم رح جو کہتے ہیں کہ احصار بسبب مرض کے بھی ہوتا ہے وہ دلیل پکڑتے ہیں ساتھ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کے کہ آگے آتی ہے اور اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ ابن عمرؓ منکر تھے شرط کرنے کے اور کہتے کیا نہیں کفایت کرتی تمکو سنت تمہارے نبی کی اور یہ بھی کہتے کہ فائدہ شرط کرنے کا یعنی اس عورت کے حق میں یہ تھا کہ جلدی احرام سے نکل آوے اسلیے کہ اگر وہ شرط نہ کرتی تو دیر کرگلتی یعنے جب پہونچتی ہدی اپنی جگہ پر اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا محصر کو درست نہیں کہ احرام سے باہر نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی اُسکی حرم میں مگر یہ کہ شرط کرے یعنی اگر شرط کرلے کہ جہاں میں کون وہاں احرام سے نکل آؤں تو مجرد رُکنے کے حلال ہوجاتا ہے بغیر ذبح ہونے ہدی کے ع **الفصل الثانی** فصل دوسری (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّبْدِلُوا الْهَدْيَ الَّذِيْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ رَوَاهُ) روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اپنے صحابہ رضؓ کو یہ کہ بدلیں ہدی کے جانوروں کو وہ جانور کہ ذبح کیے تھے سال حدیبیہ کے میں بیچ عمرۃ القضا کے نقل کی ف یعنی پہلے وقت احصار یعنے رُکنے کے کہ جانور ہدی کے ذبح کیے تھے سال آیندہ کہ عمرۂ قضا کا بجا لاویں اور جانور بدلے اُنکے ذبح کریں تا ذبح کرنا حرم میں واقع ہو اسلیے کہ ہدی احصار ذبح نہیں کیجاتی ہے مگر حرم میں جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ رحؒ کا ہے اور یہ جس صورت میں کہ ذبح کرنا حدیبیہ میں غیر حرم میں تھا ظاہر ہے اور اگر ہم کہیں کہ حدیبیہ میں بھی حرم میں تھا اسلیے کہ اکثر حدیبیہ حرم میں ہے پس بدل کرنا واسطے احتیاط اور حاصل کرنے فضیلت کے تھا اور امر واسطے استحباب کے اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ مشکوۃ کے میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور ایک نسخہ میں لاحق کردیا ہے لفظ ابوداؤد کا اور ایک نسخہ میں یہ عبارت زیادہ ہے وفیہ قصۃ وفی سندہ محمد بن اسحٰق ح ح ع (وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤُدَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَوْ مَرِضَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيْحِ ضَعِيْفٌ) اور روایت ہے حجاج بن عمرو انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوے یعنے پاؤں اُسکا یا لنگڑا ہوجاوے پس تحقیق ہوگیا حلال یعنی جائز ہے اُسکو کہ ترک کرے احرام کو اور پھر آوے اپنے وطن کی طرف اور لازم ہے اُسپر حج اگلے سال نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے ایک روایت میں یا بیمار ہوجاوے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح میں کہا بغوی نے کہ یہ ضعیف ہے ف یا بیمار ہو یعنی جسکو حادثہ ہو بعد احرام کے کوئی مانع سوائے احصار دشمن کے تو بھی جائز ہے ترک کرنا احرام کا یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ احصار یعنی رُکنا بغیر دشمن کے بھی ہوتا ہے جیسا کہ مذہب ابوحنیفہ رحؒ کا ہے اور یہ ضعیف ہے یعنے سند بغوی کی ضعیف ہے پس اسکی سند ضعیف ہونے سے یہ نہیں لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بھی ضعیف ہو اور بر تقدیر تعارض کے ترجیح ہوگی حسن کہنے ترمذی کو اوپر ضعیف کہنے بغوی کے اور ایک نسخہ میں بعد لفظ حسن کے صحیح بھی ہے اور تورپشتی نے کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہے ع ح ز (وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) اور روایت ہے عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حج عرفہ ہے یعنی بڑا

رکن حج کا نوین تاریخ ذیحجہ کے وقوف عرفات کا ہے جسنے کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کے مین یعنی دسوین رات ذیحجہ کی مین پہلے طلوع ہونے فجر کے پس تحقیق پایا اُسنے حج دن منی کے تین ہین یعنی گیارھوین بارھوین تیرھوین کہ جنکو ایام تشریق کہتے ہین ان تین دنون مین منی مین رہتے ہین اور رمی کرتے ہین پس جو شخص کہ جلدی کرے بیچ دو دن کے پس نہین گناہ اُسپر اور جو شخص کہ تاخیر کرے پس نہین گناہ اُسپر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی فوت پایا حج یعنی حج فوت ہوا اور اس مین رہا فساد سے اگر جماع نہ کیا پہلے وقوف کے اور جسنے وقوف نکیا یعنی نہ ٹھہرا عرفات مین یہانتک کہ فجر ہوگئی واجب ہی اُسپر یہ کہ نکل آوے احرام سے ساتھ افعال عمرے کے اور حرام ہے اُسپر ہمیشہ احرام باندھے رہنا سال آیندہ تک اور جو شخص جلدی کرے الخ یعنی جو شخص کنکریان تینون منارون پر بارھوین تاریخ پیچھے دوپہر کے مارکر چلا آیا مکہ مین پس نہین اُسپر کچھ گناہ اور ساقط ہوا اُس سے تیرھوین رات کا رہنا اور کنکریان مارنا تیرھوین کی اور جو کوئی بارھوین تاریخ منارون کو کنکریان مارکر منی ہی مین ٹھہرا رہا یہانتک کہ تیرھوین تاریخ بھی تینون منارون کو کنکریان مارین تو اُسپر بھی گناہ نہین یعنے دونون باتین برابر ہین جائز ہونے مین اگرچہ تاخیر افضل ہی بسبب کثرت عبادت کے اور آیا ہی کہ اہل جاہلیت دو فریق تھے بعضے تعجیل کو گناہ جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو پس یہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل و تاخیر دونون برابر ہین اور کسی مین گناہ نہین ہی ع باب حرم مکۃ حرسہا اللہ تعالٰی یہ باب ہی بیچ بیان حرمت حرم کا ہے کہ محفوظ رکھے اُسکو اللہ تعالٰی آفات سے ف حرم کہتے ہین اُس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکے کے ہی بسبب تعظیم کعبہ کے حرم کو بھی اللہ تعالٰی نے معظم و مکرم کیا ہی اور حرم اُسکا نام اسلیے ہوا کہ بسبب بزرگی اُسکی کے حرام کی ہین اللہ تعالٰی نے اسمین بہت سی چیزین کہ وہ حرام نہین ہین اور جگہ اور سبب حرم ہونے کا بعضون نے یہ کہا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین مین بھیجا تو وہ ڈرتے تھے شیطان سے کہ ہلاک نہ کر ڈالے انکو پس بھیجا اللہ تعالٰی نے ملائکہ کو تا نگہبانی اُنکی کرین پس جہان جہان حدین حرم کی ہین وہان فرشتے کھڑے ہوئے ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہہ کھڑے رہنے فرشتون کی تھی وہ حرم ہوئی اور بعضون نے کہا کہ جب حجر اسود کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وقت بنانے کعبہ کے رکھا روشن ہوگئی اُس سے زمین ہر طرف سے پس جتنی زمین روشن ہوئی بسبب روشنی حجر اسود کے وہ حرم ہوئی اور حدود حرم کے اوپر منارے بنے ہوئے ہین علامت کے لیے ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کے نہین ہین ہی ٭ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی ٭ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ لَا ہِجْرَۃَ وَلٰکِنْ جِہَادٌ وَّنِیَّۃٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ اِنَّ ہٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَہُ اللّٰہُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَہُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَۃِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَاِنَّہٗ لَمْ یَحِلَّ الْقِتَالُ فِیْہِ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ یَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّہَارٍ فَہُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَۃِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یُعْضَدُ شَوْکُہٗ وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُہٗ وَلَا یَلْتَقِطُ لُقَطَتَہٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَہَا وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاہَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّہٗ لِقَیْنِہِمْ وَلِبُیُوْتِہِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ لَا یُعْضَدُ شَجَرُہَا وَلَا یَلْتَقِطُ سَاقِطَتَہَا اِلَّا مُنْشِدٌ ٭ روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکہ کے کہ نہین ہی ہجرۃ ولیکن جہاد اور نیت خالص کرنی عمل مین باقی ہی اور جس وقت کہ بلائے جاؤ جہاد کے لیے یعنے حکم کرے امام جہاد کے لیے نکلنے کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کے کہ تحقیق یہ شہر یعنے ساری زمین حرم حرام کیا اُسکو اللہ تعالٰی نے یعنے حرام کی لوگون پر ہتک اُسکی اور واجب کی اُنپر تعظیم اُسکی اُس دن سے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو یعنے حرمت اُسکی قدیم سے ہی پس وہ حرام کیا گیا ہی ساتھ حرمت اللہ تعالٰی کے قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہین حلال ہوا قتال اُسمین کسی کے لیے پہلے مجھ سے اور نہین حلال ہوا قتال میرے لیے مگر ایک ساعت دن سے یعنی دن فتح مکہ کے پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اُس ساعت کے ساتھ حرمت اللہ کے روز قیامت تک یعنی پہلے نفخہ تک نہ کاٹا جاوے درخت خاردار اُسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اُس سے اور نہ بھگایا جاوے شکار اُسکا یعنی نہ متعرض ہو اُس سے

ساتھ شکار کرنے اور وحشت دلانے اور برانگیختہ کرنے کے اور نہ اٹھایا جاوے لقطہ اسکا مگر جو شخص کہ تعریف کرے اسکو یعنی اسکو جائز ہے اٹھانا اسکا اور نہ کاٹی جاوے گھانس اسکی پس کہا عباسؓ نے یا رسول اللہ مگر اذخر یعنے اذخر کہ نام ایک گھانس کا ہے اسکی اجازت دیجیے اسلیے کہ وہ واسطے لہاروں اور سناروں انکے کے ہے یعنی انکو احتیاج پڑتی ہے اسکی بیچ گلانے لوہے اور سونے چاندی کے اور واسطے گھروں انکے کے یعنی گھروں کی چھتوں میں کام آتی ہے پس فرمایا مگر اذخر یعنے اسکو اکھاڑو تو جائز ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہؓ کے یہ ہے کہ نہ کاٹا جاوے درخت اسکا اور نہ اٹھاوے گری چیز اسکی مگر تلاش کرنے والا ف نہیں ہجرۃ الخ یعنے جب حضرتؐ ہجرت کر کے مکے سے مدینہ کو تشریف لائے تو ہجرۃ فرض تھی اسپر کہ استطاعت رکھتا تھا پھر جب مکہ فتح ہوا تو منقطع ہوئی ہجرت کہ فرض تھی اسلیے کہ مکہ دار الحرب نہ رہا پس نہیں حاصل ہوتا اب بسبب ہجرت کے وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن حاصل ہوتا ہے اجر بسبب جہاد کے اور اچھی نیت کے اور باقی ہے قیامت تک وہ ہجرت کہ ہوتی ہے واسطے محافظت دین کے اور احکام اسلام کے اور نہ کاٹا جاوے درخت خاردار اسکا چہ جاے ولیا درخت اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی کاٹے گھانس حرم کی یا درخت اسکا کہ مملوک نہیں اور آپ سے اگا ہو اسپر لازم ہوتی ہے قیمت اسکی مگر خشک گھانس کے کاٹنے میں قیمت نہیں دینی آتی لیکن کاٹنا اسکا بھی درست نہیں اور چرائی بھی نہ جاوے گھانس حرم کی مگر اذخر کہ اسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہے اور کماۃ یعنے کھنبی بھی مستثنیٰ ہے اسلیے کہ نباتات سے نہیں ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے چرانا جانوروں کا حرم کی گھانس میں اور لقطہ اس چیز کو کہتے ہیں کہ پڑی پاوے اور مالک اسکا معلوم نہو تو حکم اسکا غیر حرم میں یہ ہے کہ تعریف کرے یعنے لوگوں کے مجمع میں کہتا پھرے کہ کسی کی چیز ہمنے پائی ہے پھر اگر مالک نہ ملے اور یہ فقیر ہو تو اپنے کام میں لاوے اور اگر غنی ہو تو تصدق کر دے بعد ازان اگر مالک آجاوے تو اسکو قیمت اسکی دیوے اور حرم کے لقطہ میں نہیں ہے مگر تعریف جیسا کہ اس حدیث میں فرمایا یہانتک کہ مالک ملے پس خرچ نہ کرے اسکو اور نہ تصدق کرے اور نہ مالک ہوتا ہے اور یہ مذہب شافعیؒ کا ہے اور اکثر علما نے فرق نہیں کیا ہے درمیان لقطہ حرم اور غیر اسکے کے اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور دلیل انکی اور حدیثیں ہیں کہ مطلق آئی ہیں چنانچہ باب لقطہ کے میں آوینگی انشاء اللہ تعالے اور معنی اس حدیث کے انکے نزدیک یہ ہیں کہ ایک برس کامل تک مکے میں بھی تعریف کرے جیسے کہ اور جاے کرتے ہیں اور مخصوص ساتھ ایام موسم کے نہیں ہے حاصل یہ کہ اسطرح اسلیے فرمایا کہ کوئی وہم یہ نہ لیجاوے کہ وہاں تعریف مخصوص ایام موسم ہی پر ہے واللہ اعلم + ح ع

(وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں حلال واسطے کسی کے تم میں سے یہ کہ اٹھاوے مکہ میں ہتھیار نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی ہتھیار اٹھانا مکہ میں بغیر ضرورت کے نہیں درست ہے یہ قول جمہور علما کا ہے اور حسن نے کہا کہ مطلق ہتھیار اٹھانا مکے میں مکروہ ہے یعنی خواہ بضرورت ہو خواہ بلا ضرورت ح ع

(وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ وَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکے میں دن فتح مکے کے اور انکے سر مبارک پر تھا خود پس جبکہ اتارا اسکو آیا ایک شخص یعنی فضل بن عبید اور کہا تحقیق ابن خطل پکڑے ہوئے ہے پردے کعبے کے فرمایا مار ڈال اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے حضرتؐ جو خود پہنے ہوئے مکے میں داخل ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکے میں بغیر احرام کے جائز ہے اسکو کہ نہ ارادہ رکھتا ہو نسک یعنے حج یا عمرے کا اور یہی صحیح قول شافعی کا ہے اور شمنی نے کہا کہ دلیل ہماری یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تجاوز کرو میقات سے بغیر احرام کے اور یہ بھی ہے کہ احرام واسطے تعظیم اس جگہ کے ہے پس برابر ہے حج کرنیوالا اور عمرہ کرنیوالا اور غیر انکا اور حضرتؐ جو بغیر احرام کے داخل ہوئے دن فتح مکے کے تو حلال ہوگیا تھا حضرت کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے اس حدیث سے الا انہا لم تحل لاحد

قتلی الخ اور مار ڈالا اسکو کہا جلبی نے کہ مرتد ہو گیا تھا ابن خطل اور مار ڈالا تھا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تھا اسکی اور ایک لڑکی گانے سدھائی تھی کہ ہجو کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام انکے کی اور احکام اسلام کی پس حکم کیا اسکے مار ڈالنے کا اس سے مالک رح اور شافعی رح دلیل پکڑتے ہیں اسپر کہ جائز ہی قائم کرنا حدون اور قصاص کا بیچ حرم مکے کے اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک یہ جائز نہین وہ کہتے ہین کہ اسکو مارا بسبب مرتد ہونے کے اور مانا کہ اگر قتل قصاص ہی کے لیے کیا تو حمل کرینگے اسپر کہ قتل اسکو بیچ ساعت مباح ہونے حرم کے ہوا ہو ۶ ع ح (وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر رضہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے یعنی مکے مین دن فتح مکے کے بغیر احرام کے اور اوپر تھی پگڑی سیاہ نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت خود پہنے ہوئے ہونگے اور اسپر عمامہ باندھا ہوگا اور احرام نہ باندھنے کی تقریر ابھی گذر چکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی پہننا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی ہی ع ح (وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ جَیْشٌ الْکَعْبَۃَ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ وَفِیْھِمْ اَسْوَاقُھُمْ وَمَنْ لَیْسَ مِنْھُمْ قَالَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ ثُمَّ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کریگا ایک لشکر خراب کرنے کعبہ کا پس جس وقت کہ پہونچیگا بیچ میدان ایک زمین کے دھنسایا جاویگا ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے یعنے سب کے سب دھنسائے جاوینگے کہا مین نے یا رسول اللہ کسطرح سے دھنسایا جاویگا ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے اور انمین ہونگے بازاری انکے اور وہ شخص کہ نہین انمین سے یعنے کفر مین اور بیچ قصد خراب کرنے کعبہ کے شریک انکے نہین ہونگے بلکہ ضعیف اور قیدی انکے ہونگے فرمایا دھنسائے جاوینگے ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے پھر اٹھائے جاوینگے اپنی نیتوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ خبر دی ہی حضرت نے آخری زمانے کے حال کی کہ حضرت امام مہدی کے وقت مین یہ لشکر بادشاہ مصر کا کہ نام اسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا اور فرمایا کہ دھنسائے جاوینگے الخ یعنے وہ دھنسائے جاوینگے پس داخل ہونگے انمین یہ بھی اگرچہ قصد انکا انکا سا نہین ہونے کا اسلیے کہ انھون نے بڑھائی بھیڑ انکی اور مدد کی انکی فساد انکے پر پھر اٹھائے جاوینگے سب اپنی نیتوں پر کہ جو نیت اسلام کی رکھتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت کفر کی رکھتا ہوگا دوزخی ہوگا ح ۶ ع (وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو پنڈلیون چھوٹی اور پتلی کا حبشیون مین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مقدر یون ہی کہ خرابی کعبہ کی حبشی کے ہاتھ ہوگی اور یہ جاے عبرت ہی کہ کعبہ باوجود اس قدر عظمت کے ایک حقیر آدمی کے ہاتھ سے خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قائم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کہ بقا اور آبادی عالم کی متعلق ہی ساتھ وجود اس خانہ مبارک کے ح (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَاَنِّیْ بِہٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ یَقْلَعُھَا حَجَرًا حَجَرًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی ابن عباس رضہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون خراب کرنے والے کعبہ کے کو ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ بھدا اکھاڑیگا خانہ کعبہ کو پتھر پتھر نقل کی یہ بخاری نے ف افحج ساتھ تقدیم ح کے جیم پر اسکو کہتے ہین کہ نیچے اسکے آپس مین نزدیک ہون اور ایڑیان اور پنڈلیان دور دور ہ ع الْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری (عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتِکَارُ الطَّعَامِ فِی الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِیْہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم مین کجروی ہی اسمین نقل کی یہ ابو داود نے ف بند کرنا الخ یعنی خریدے غلہ گرانی مین اس نیت سے کہ جب بہت گران ہوگا تو بیچونگا یہ حرام ہی ہر شہر مین اور حرم مین اشد حرام ہی جیسا کہ فرمایا کجروی ہی یعنے میل کرنا ہی حق سے طرف باطل کے جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی وَمَنْ یُّرِدْ فِیْہِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْہُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۶ مسئلہ مکروہ ہی احتکار یعنی بند کر رکھنا

اور جو کوئی ارادہ کرے اس مین ٹیڑھی راہ کا ظلم سے چکھاوینگے ہم اسکو عذاب دردناک ۱۲

قوت آدمیون اور جانورون کے کا نہیں مذکورہ سے اُس شہر مین کہ ٹھہر کرے شہر والون کو ملتقی (وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمکۃ ما اطیبک من بلد واحبک الی ولولا ان قومی اخرجونی منک ما سکنت غیرک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا) اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مکے کے یعنی جبکہ رخصت ہوتے وہان سے دن فتح کے کیا خوب شہر ہے تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میرے اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکالتی مجکو تجھ مین سے نہ رہتا مین کہین سوای تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے **ف** یہ دلیل ہے جمہور کی اسپر کہ مکہ افضل ہے مدینہ سے اور امام مالک کے نزدیک مدینہ افضل ہے مکہ سے ع (وعن عبد اللہ بن عدی بن حمراء قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقفا علی الحزورۃ فقال واللہ انک لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ الی اللہ ولولا انی اخرجت منک ما خرجت رواہ الترمذی وابن ماجۃ) اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے عدی بیٹے حمراء کے سے کہ کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اوپر حزورہ کے پس فرمایا قسم ہے اللہ کی تحقیق تو البتہ بہتر ہے زمین خدا کا ہے اور بہت محبوب زمین خدا کا طرف خدا کے اور اگر نہ نکالا جاتا مین تجھسے نہ نکلتا مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** حزورہ نام ایک جگہ کا ہے مکے مین وہان حضرت نے کھڑے رہ کر مکے کو خطاب کر کر فرمایا قسم ہے اللہ کی الخ اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ لایق ہے مومن کو یہ کہ نہ نکلے مکے سے مگر جبکہ نکالا جاوے اُس سے حقیقۃً یا حکماً اور حکماً سے مراد ہے ضرورت دینی یا دنیوی اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ داخل ہونا مکے مین سعادت ہے اور نکلنا اُس سے شقاوت ہے ع اس مسئلہ مین جو علما نے اختلاف کیا ہے ملا علی رح نے اس حدیث کی شرح مین خوب تفصیل سے اسکو ذکر کیا ہے اور دُرمختار مین لکھا ہے کہ نہین مکروہ ہے مجاورت مکے اور مدینہ کی یعنی رہنا نہین اُسکے لیے کہ اعتماد رکھتا ہو اپنے نفس پر یعنے جانتا ہو کہ مجھسے گناہ نہین ہونے کا تو وہان رہے واللہ اعلم

## الفصل الثالث فصل تیسری

(عن ابی شریح العدوی انہ قال لعمرو بن سعید وہو یبعث البعوث الی مکۃ ائذن لی ایہا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی وابصرتہ عیناي حین تکلم بہ حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان مکۃ حرمہا اللہ ولم یحرمہا الناس فلا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یسفک بہا دما ولا یعضد بہا شجرۃ فان احد ترخص لقتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہا فقولوا لہ ان اللہ قد اذن لرسولہ ولم یأذن لکم وانما اذن لی فیہا ساعۃ من نہار وقد عادت حرمتہا الیوم کحرمتہا بالامس ولیبلغ الشاہد الغائب فقیل لابی شریح ما قال لک عمرو قال قال انا اعلم بذلک منک یا ابا شریح ان الحرم لا یعیذ عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربۃ متفق علیہ وفی البخاری الخربۃ الجنایۃ) روایت ہے ابی شریح عدوی سے یہ کہ انھون نے کہا واسطے عمرو بن سعید کے اس حال مین کہ وہ بھیجتا تھا لشکر طرف مکے کے پروانگی دے واسطے میرے اے امیر تا بیان کرون مین واسطے تیرے ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن فتح مکہ کے سنا اُسکو کانون میرے نے اور یاد رکھا اُسکو دل میرے نے اور دیکھا اُسکو آنکھون میری نے جس وقت کہ فرمایا اُسکو تعریف کی اللہ تعالے کی اور ثنا کی اُسپر پھر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی ہے اسکو اللہ نے اور نہین بزرگی دی اُسکو لوگون نے پس نہین حلال واسطے اُس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ اور دن آخرت کے یہ کہ خونریزی کرے اُسمین یعنے اگرچہ لایق قتل کے ہو اور جو کہ لایق قتل کے نہو اسکو ہر جگہ قتل کرنا حرام ہے خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہین حلال کہ کاٹے اُسمین درخت پس اگر کوئی رخصت ڈھونڈھے بسبب لڑنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسمین پس کہو واسطے اُسکے تحقیق اللہ نے اذن دیا واسطے رسول اپنے کے اور نہین اذن دیا تمکو اور سوا اسکے نہین کہ اذن دیا واسطے میرے اُسمین ایک ساعت دن مین سے اور ہو گئی تعظیم اُسکی آج کے دن یعنی دن خطبہ مذکورہ فرمانے کے مانند تعظیم اُسکی کے جو کل گذری ہوئی کے یعنے سوا اُسے ساعت مذکورہ کے اور چاہیے کہ پہونچاوے حاضر غایب کو پس

کہا گیا و اسطے ابی شریح کے کیا جواب دیا تجکو عمرو نے کہا ابو شریح نے کہ کہا عمرو نے مین خوب جانتا ہون اسکو یعنی اس حدیث کو تجھسے ای ابو شریح
تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ خون کے اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور
بیچ بخاری کے معنی خربۃ کے قصور کے ہین ف عمرو بن سعید حاکم تھا مدینہ کا عبد الملک بن مروان کی طرف سے پس وہ لشکر بھیجتا تھا طرف مکے کے واسطے
قتل کرنے عبد اللہ بن زبیر کے اسکو ابو شریح صحابی نے کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہگار کو کہ خروج کرے خلیفہ پر یعنی اسکے گمان مین عبد الملک
خلیفہ برحق تھا اسپر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نے حال آنکہ وہ خلیفہ باطل تھا اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ خون کے یعنی جو کوئی کسی کا خون
کرکر حرم مین چلا آوے تو حرم اسکو بھی پناہ نہین دیتی اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے یعنی اگر کوئی فساد دین مین کرے یا اور کوئی قصور
کرے جیسے کہ مال کسی کا تلف کرے یا حق کسی کا ضایع کرے اور پھر حرم مین بھاگ کر چلا آوے بدلہ اسکا اس سے ساقط نہین ہونے کا
حاصل یہ کہ عبد اللہ بن زبیر گنہگار ہے کہ طاعت امام سے نکلگیا ہے اگر حرم سے نکل آویگا وہان سزا اسکو دونگا اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی مین اسکو مارونگا
ع (وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا فَاِذَا
ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) اور روایت ہے عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی یہ امت
ساتھ بھلائی کے جب تک کہ تعظیم کریگی اس حرمت کی یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکے کی حق تعظیم اسکی کا اور جسوقت کہ ضائع کریگی اس تعظیم کو ہلاک
ہو جاویگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اسمین کچھ مسائل کہ متعلق حج کے ہین لکھے جاتے ہین حج غنی کا افضل ہے حج فقیر کے سے اور حج فرض
اولی ہے فرمانبرداری والدین کے سے بخلاف حج نفل کے کہ اس سے فرمانبرداری والدین کی افضل ہے اور بنانا سرا کا افضل ہے حج نفل سے اور
اختلاف کیا گیا ہے صدقہ مین یعنی صدقہ افضل ہے یا حج نفل بزازیہ مین ترجیح دی ہے افضیلت حج کو اسلیے کہ اسمین مال بھی خرچ ہوتا ہے اور مشقت
بدن کی بھی ہوتی ہے اور وقوف جمعہ کو زیادتی ہے ستر حجون پر اور مغفرت کیجاتی ہے اسمین ہر شخص کی بلا واسطہ اور اسمین اختلاف ہے کہ حج سے بڑے
گناہ بھی جھڑتے ہین یا نہین بعضون نے کہا کہ ہان جھڑتے ہین جیسے حربی مسلمان ہوتا ہے تو اسکے سب گناہ جھڑتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالے
کے گناہ جھڑتے ہین اور بندون کے حق نہین معاف ہوتے جیسے ذمی مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالے کے گناہ معاف ہوتے ہین نہ بندون کے اور کہا
قاضی عیاض نے کہ اجماع ہے اہل سنت کا اسپر کہ بڑے گناہون کو نہین جھاڑتی ہے مگر توبہ اور نہین کوئی قائل ہے ساتھ ساقط ہونے دین کے اگرچہ
حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز اور زکوۃ کے مگر ہان گناہ دیر کر ادا کرنے فرض کا اور تاخیر کرنے نماز کا اور مانند انکے کا ساقط ہو جاتا ہے اور جو کہ
جھڑنے گناہ کے قائل ہوئے ہین مراد انکی یہی ہے اور مستحب ہے داخل ہونا کعبہ مین جبکہ نہ ہو ایذا اسکو یا اور کو اور نہین جائز خریدنا کعبہ کے غلاف اور
پردے کا شیبی سے بلکہ لیوے تو امام سے لیوے یا اسکے نائب سے اور جائز ہے اسکو پہننا انکا اگرچہ جنبی ہو یا حائض ہو اور اگر کہین سے کوئی
کسی کو قتل کرکر حرم مین آن بیٹھے تو اسکو قتل نہ کرے جبتک کہ وہان سے باہر نہ نکلے مگر جبکہ حرم ہی مین قتل کرے تو قاتل کو وہان مارنا جائز ہے
اور اگر قتل کرے خانہ کعبہ مین تو اسمین قتل نکیا جاوے اور مکروہ ہے استنجا کرنا آب زمزم سے نہ نہانا اور مکہ افضل ہے مدینہ سے مگر جس قطعہ زمین سے
کہ لگے ہین اعضا علیہ الصلوۃ والسلام کے یعنے دفن کیے گئے ہین اسپر وہ مطلق افضل ہے حتی کہ کعبہ سے اور عرش و کرسی سے بھی اور زیارت حضرت
کی قبر کی مستحب ہے بلکہ بعضون نے کہا ہے کہ واجب ہے اسکے لیے کہ فراغت رکھتا ہو اور حج پہلے کرے زیارت سے اگر حج فرض ہو اور نفل ہو تو
اختیار رکھتا ہے چاہے حج پہلے کرے چاہے زیارت جبتک کہ نہ گذرے مدینہ پر سے اور اگر مدینہ پر سے گذرے تو پہلے حضرت کی زیارت ہی کرے
بالضرور اور چاہیے کہ نیت کرے ساتھ زیارت کے زیارت حضرت کی مسجد کی بھی اسلیے کہ فرمایا ہے حضرت نے کہ نماز اسمین بہتر ہے ہزار نماز سے بیچ غیر

اسکی کے سوائے مسجد حرام کے یعنی اسمین لاکھ نمازون کا ثواب ہوتا ہی اور اسی طرح اور عبادتون کا بھی ثواب وہان زیادہ ہوتا ہی یہ مسائل درمختار مین سے لکھے گئے پھر چاہا مین نے کہ ترکیب حج کی اور مسائل ضروری اُسکے ایک جا لکھون اگرچہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثون کے فائدون مین متفرق لکھے جا چکے ہین مگر یکجا اکٹھے لکھنے مین عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہی پس اس عرصہ مین رسالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحٰق صاحب زاد اللہ شرفا کا کہ اسمین مسائل ضروری حج کے معتبر کتابون سے بہت اچھی ترتیب سے لکھے ہین اس عاجز کے ہاتھ لگ گیا اُسکو ہندی زبان مین کرکر ایک فصل مین لکھتا ہون فصل جاننا چاہیئے کہ جو کوئی ارادہ حج کا کرے اُسکو چاہیئے کہ اول تو نیت درست کرے کہ محض اللہ کی رضامندی اور ادائے فرض کا ارادہ کرے کچھ خیال نام نمود کا نہو والا سب محنت برباد جاویگی پھر اگر یہ ہندوستان کا رہنے والا ہی تو جب جہاز مین بیٹھ کر طرف مکہ معظمہ کے جانے لگے محاذی یلملم سے احرام باندھے اور باندھنا احرام کا چار طرح پر ہی اول فقط احرام حج کا باندھنا کہ اُسکو افراد کہتے ہین دوسرے یہ کہ احرام عمرہ کا باندھے اور پھر مکہ معظمہ مین پہونچکر افعال عمرے کے کر حج کے مہینون مین کرکر احرام سے نکل آوے پھر احرام باندھ کر حج ادا کرے اس قسم کو تمتع کہتے ہین تیسرے یہ کہ احرام عمرے کا باندھے غیر مہینون حج کے مین اور افعال عمرے کے کرکر احرام سے نکل آوے چوتھے یہ کہ میقات پر یا محاذی اُسکے پہونچکر احرام حج اور عمرے کا ساتھ باندھے پس اس صورت مین مکہ شریفہ مین پہونچکر افعال عمرے کے بجا لاوے اور احرام سے نہ نکلے جبکہ ایام حج آوین افعال حج کے کرکر احرام سے نکلے اُسکو قران کہتے ہین اور یہ امام اعظم رح کے نزدیک افراد و تمتع سے بہتر ہی پس جب ارادہ احرام باندھنے کا کرے تو مستحب ہی کہ ناخن ہاتھ پاؤن کے اور بال بغلون اور زیر ناف کے دور کرے اور لبین لواوے اور اگر عادت سر منڈانے کی ہو تو سر بھی منڈاوے والا کنگھی کرے اور اگر بیوی یا لونڈی ساتھ ہووے تو صحبت کرے پھر وضو کرے یا نہاوے اور نہانا افضل ہی اور باندھے لنگ اور اوڑھے چادر نئی اور سفید اور یہ افضل ہی اور اگر دونون دھوئی ہوئی ہون یا پہنے ایک کپڑا کہ اُس سے ستر ڈھنک جاوے تو بھی جائز ہی اور خوشبو لگا وے اور پڑھے دو رکعتین پھر اگر ارادہ قران کا رکھتا ہی تو یون کہے اللھم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرھما لی وتقبلھما منی اور اگر ارادہ تمتع کا کرے تو یون کہے اللھم انی ارید العمرۃ فیسرھا لی وتقبلھا منی اور اگر ارادہ افراد کا کرے تو یون کہے اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سے کرے تو بھی کافی ہی پھر لبیک کہے پس جب لبیک کہے بہ نیت حج یا عمرے کے تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کے یہ ہین لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ان الفاظ سے کم نہ کہے اور زیادہ کہنا جائز ہی چنانچہ یہ الفاظ بھی منقول ہین لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل لبیک لبیک اله الخلق لبیک لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سے کہتا رہے خصوصاً بعد نماز کے خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کے اور وقت ملنے کے قافلہ سے اور وقت چڑھنے کے بلندی پر اور وقت اترنے کے بلندی سے جنگل مین غرضکہ اس سفر کو حکم نماز کا ہی جیسے کہ نماز مین وقت انتقالات کے تکبیر کہتے ہین ایسے ہی اس سفر مین وقت اترنے کے چڑھنے بلندی و پستی سے لبیک کو ورد زبان کرے اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہی کہ کتنی چیزون سے پرہیز کرے سیا ہوا کپڑا نہ پہنے مانند کرتہ اور انگرکھے اور جامہ اور فرغل اور جبہ اور قبا اور پائجامہ اور بارانی اور موزہ اور دستانہ اور ٹوپی اور مانند اُنکے اور مراد پہننے سے اُسطرح کا پہننا ہی کہ جسطرح عادت ہی اُسکے پہننے کی اگر خلاف عادت پہنے تو کچھ مضائقہ نہین مثلاً کرتے یا پائجامہ کو بدن مین نہ پہنے اور اگر اُنکو اوڑھ لے یا بطور لنگ کے باندھے تو مضائقہ نہین اور محرم نہ پہنے کپڑا رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبودار رنگ سے مانند زعفرانی اور کسنبی اور مانند اُنکے لیکن دھویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہی اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزین کہ باعث جماع کی ہین نکرے مانند بوسہ لینے اور ہاتھ لگانے کے شہوت سے اور باتین بیحیائی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتون کے نکرے اور فسق و فجور نہ کرے اور کسی سے جنگ و جدال نکرے اور شکار صحرائی وحشی نکرے حتی کہ اشارہ بھی نہ کرے

شکار کی طرف اور نہ بتاوے اسکو اور نہ مدد کرے شکار کرنے والے کی اور شکار دریائی مانند مچھلی کے درست ہی اور نہ استعمال خوشبو کا کرے اور نہ ناخن اور بال
سر اور داڑھی کے بلکہ تمام بدن کے دور کرے نہ منڈاوے اور نہ کترواوے اور نہ اکھیڑے اور بال سر و داڑھی کے خطمی وغیرہ سے نہ دھووے اور
جائز ہی محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام مین اور گھر کے اور کجاوے کے سایہ مین بیٹھنا اور باندھنا ہمیانی کا کمر مین اور لڑنا دشمن اپنے سے اور منہ اور
سر کسی چیز سے نہ ڈھانکے اور جون نہ مارے اور مارنا کتنے ایک جانورون کا حالت احرام مین جائز ہی نہ دم واجب ہوتا ہی اور نہ صدقہ وہ یہ ہین کوا اور چیل
اور سانپ اور بچھو اور چوہا اور چھپکلی اور کچھوا اور بھیڑیا اور گبریلا اور پروانہ اور مکھی اور چیونٹی اور کلی اور پسو اور مچھر اور درندہ حملہ کرنیوالا
اور جانور موذی اور فرائض حج کے چار ہین اول احرام دوسرے وقوف عرفات دن عرفہ کے اور وقت اسکا بعد زوال سے پھر عید کی صبح تک ہی اور
تیسرے طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحے کے کرنا بہتر ہی اور ایام نحر سے تاخیر کرنے مین دم لازم آتا ہی اور چوتھے ترتیب ان افعال مین یعنی اول احرام
باندھے اور بعد از ان وقوف عرفہ کرے اور بعد از ان طواف الزیارۃ اگر ایک بھی ان مین سے فوت ہوگا حج نہین ہونے کا اور واجبات حج کے یہ ہین
وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے اور کنکریان مارنی منارون پر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنے
جو کہ مکے کا رہنے والا نہو اور سر منڈانا یا بال کتروانے اور احرام میقات سے باندھنا اور وقوف عرفات آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف
کا حجر اسود سے اور بعضون نے اسکو سنت کہا ہی اور طواف شروع کرنا داہنی طرف سے اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا
اور طواف مین ستر ڈھانکنا اور سعی درمیان صفا اور مروے کے صفا پر سے شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروے کے پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور
ذبح کرنا بکری یا مانند اسکے کا قارن اور متمتع کو اور بعد ہر سات شوط کے دو رکعتین پڑھنی اور ترتیب درمیان رمی اور حلق اور ذبح کے اسطرح کہ اول
رمی کرے پھر ذبح پھر حلق پھر طواف زیارت کرے اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم کے طواف کے اندر آجاوے اور سعی
درمیان صفا اور مروے کے بعد طواف کے کرنی اور حلق مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنے حرم مین اور ایام نحر مین اور ترک کرنا ممنوعات کا
یعنے جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزین کہ انکے ترک سے دم لازم آوے وہ بھی واجب ہین اور سوا انکے سنتین اور آداب اور مستحبات ہین
اور دم عبارت ہی جانور ذبح کرنے سے خواہ اونٹ ہو یا گائین یا بکری یا مانند انکے اور بکری اور مانند اسکے ہر جگہ کفایت کرتی ہی مگر جبکہ طواف الزیارت
کرے حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے کے تو ان مین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنے اونٹ یا گائین اور اپنی
ہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین سے کھانا مستحب ہی اور سوائے انکے مین سے اسکو کھانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سے عاجز
ہو تو اسپر دس روزے لازم ہین تین روزے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہی کہ اخیر روزہ دن عرفہ کے واقع ہو اور سات روزے بعد از فراغ حج
کے رکھے جہان چاہے رکھے اور اگر پہلے سر منڈانے کے ہدی پر قادر ہو تو اسپر ہدی ہی لازم ہی اسوقت روزہ بدل نہین ہونے کا اور جسوقت ارادہ
مکے مین جانے کا کرے تو نہاوے اور یہ مستحب ہی اور جانب بلندی مکہ معظمہ سے کہ ثنیہ علیا ہی داخل ہووے اور دن کو جانا مکہ مین بہتر ہی رات کے جانے
سے اور جبکہ شہر مین داخل ہووے تو اول مسجد الحرام مین جاوے بعد رکھنے اسباب کے جہان رکھنا منظور ہو اور بہتر اور مستحب ہی کہ وقت داخل ہونے
مسجد الحرام کے لبیک کہے اور دروازہ بنی شیبہ کے سے کہ اسکو باب السلام بھی کہتے ہین مسجد مین جاوے ایسی حال سے کہ متواضع اور خشوع کرنیوالا
اور ذلیل جاننے والا اپنے کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کرنے والا اور رحم کرنے والا ہو جب بیت اللہ کو دیکھے تو تکبیر و تہلیل کرے اور جب مسجد حرام مین
داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور مفرد وغیرہ کے لیے سنت ہی بجا لاوے اسطرح کہ اول منہ حجر اسود کی طرف کر کر تکبیر و تہلیل
کرے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور وقت بوسہ دینے کے دونون ہاتھ اٹھاوے جیسے کہ وقت تکبیر تحریمہ کے اٹھاتے ہین اور بوسہ دینا اسصورت

ہین ہی کسیکو ایذا انہو پس اگر بسبب اژدحام کے بوسہ نا دیسکے تو ہاتہ لگا کر ہاتہ کو چومے اور اگر یہ بھی نہ کرسکے تو لکڑی کو لگا کر چومے اور اگر یہ بھی نہ کرسکے
تو دونو ہتھیلیون سے اشارہ کر کر انکو چومے اور تکبیر و تہلیل اور تحمید کرے اور درود پڑہے اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانہ
کعبہ کے پھرے اور طواف بہ ہیأت اضطباع کرے یعنی چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائین مونڈہے پر ڈالے اور سات بار مع حطیم کے
طواف کرے اور اول تین پھیرون مین رمل بھی کرے یعنی جلد چلے مونڈہے ہلا کر اور سینہ نکالکر جیسے بانکے چلتے ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذرے اسیطرح
کرے کہ جو پہلے کیا تہا یعنے بوسہ وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑہے اور طواف کو ختم بھی حجر اسود کے بوسہ دینے پر کرے اور رکن یمانی کو کہ سامنے
حجر اسود کے ہی بوسہ نہ دے بلکہ ہاتہ ہی لگاوے بعد ازان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہی اور یہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کے
پڑہے اور اگر بسبب اژدحام کے وہان نہ پڑہ سکے تو مسجد مین جہان چاہے وہان پڑہے اور اول رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے قل یا ایہا پڑہے اور
دوسری رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چاہ زمزم پر جا کر پانی پیٹ بھر کر پیوے اور پھر مقام ملتزم پر آوے
اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر و تہلیل اور درود پھر پڑہے اور مفرد کو بہتر ہی کہ بعد طواف زیارت کے سعی درمیان صفا اور مروے کے کرے
اور اگر بعد طواف قدوم کے کرے تو بھی جائز ہی پس مسجد الحرام سے باہر نکلکر طرف صفا کے آوے اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ نظر پڑے
اور بیت اللہ کی طرف منہ کرے اور ہاتہ اٹہاوے دعا کے لیے اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑہے اور جو چاہے دعا کرے پھر طرف مروے کے
اترے اپنی چال اور جب بطن وادی مین پہونچے تو میل اخضر سے میل دوسرے تک جلد چلے اور پھر اپنی چال مروے پر چڑہے اور سامنے قبلہ کے
کھڑا ہو کر جیسے تکبیر وغیرہ صفا پر کی تہی مروے پر بھی کرے اسیطرح سات بار آمد و رفت کرے شروع صفا سے کر اور ختم مروے پر اور شرط سعی کی یہ ہی کہ بعد طواف
کے ہو اگر پہلے طواف سے سعی کی پھر کرنا سعی کا لازم ہی اور طہارت اس سعی کے لیے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کے لیے شرط
نہین ہی لیکن اولی ہی اور طواف کے لیے طہارت ضرور ہی اور وقت طواف اور سعی کرنے کے بات کرنی مکروہ ہی اور جب سعی سے فارغ ہو پھر
مسجد الحرام مین جا کر دو رکعت نماز پڑہے اور یہ بہتر ہی واجب نہین بعد ازین مکہ معظمہ مین ٹھہرا رہے اور طواف نفل جسقدر چاہے کرے اور ساتوین
ذیحجہ کو مکہ مین امام خطبہ پڑہتا ہی اسمین بیان ہوتا ہی احکام حج کا مانند نکلنے کے طرف منی کے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور قربانی
اور طواف اور رہنے کے منی مین اور غیر ذلک اسکو سننا بہتر ہی اور اسی طرح روز عرفہ کے عرفات مین اور گیارہوین کو منی مین احکام حج کے خطبہ
مین بیان ہوتے ہین انکو بھی سنے پھر اگر احرام سے نکل آیا ہو تو آٹھوین ذیحجہ کو احرام حج کا باندہ کر بعد طلوع آفتاب کے منی مین آوے اور اگر
ظہر پڑہ کر آوے تو بھی مضائقہ نہین اور رات کو منی مین رہے اور روز عرفہ کے نماز فجر کی تاریکی مین پڑہ کر طرف عرفات کے جاوے اور اگر
آٹھوین تاریخ منی مین نہ آوے اور دن عرفہ کے عرفات کو جاوے تو بھی جائز ہی لیکن خلاف سنت ہی اور عرفات مین جس جگہ چاہے اترے
سوائے بطن عرنہ کے اور اترنا نزدیک جبل عرفات کے افضل ہی اور اس دن بعد زوال کے نہاوے کہ سنت ہی اور عرفات مین وقوف کرے
کہ فرض ہی بدون اسکے حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنے اور ہمراہ امام کے بشرط احرام کے نماز ظہر اور عصر کی جمع کرے اور استغفار اور لبیک
اور تہلیل اور تسبیح اور ثنا اور درود ساتہ عاجزی اور تذلل اور اخلاص کے بہت پڑہے اور اپنی حاجت مانگے اور وقت غروب ہونے آفتاب کے ہمراہ
امام کے مزدلفہ مین آوے اور درمیان راہ مین استغفار اور لبیک اور حمد اور درود اور اذکار بہت پڑہتا رہے اور مزدلفہ مین آنکر ہمراہ امام کے نماز
مغرب اور عشا کی جمع کرے اور رات کو وہین رہے کہ رات کو وہان رہنا واجب ہی اور مستحب ہی کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا مین
مشغول رہے اور بعد ہونے فجر کے تاریکی مین نماز ادا کرے اور پھر وقوف کرے مزدلفہ مین جہان چاہے سوائے وادی محسر کے بلکہ جب اس وادی

گذرے تو جلد وہان سے گذرے اور بعد فجر کے وقوف کرے روشنی ہونے تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے منی کو روانہ ہو اور وہان
پہونچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزے مارے اور جب اول سنگریزے مارے تو لبیک موقوف کرے پھر جانور ذبح کرے پھر سر منڈاوے یا بال کترواوے
بعد ازان مکہ مین آنکر طواف الزیارۃ کرے اگر سعی پہلے کی ہو پس اُسوقت حاجت سعی کی نہین اور اگر پہلے سعی نہین کی ہو تو بعد طواف الزیارت کے
سعی کرے جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانے کے مستحب ہو کہ ناخن کترا دے اور لبین لوا دے اور اُسترہ لیوے اور بعد سر منڈانے کے جو چیز کہ حرام ہوئی تھی
محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارۃ کے حلال ہونگی اور بعد طواف الزیارۃ کے منی مین آنکر رات کو رہے پھر ایام منی مین
دن کو مکہ مین جاکر طواف اور زیارۃ کعبہ کرتا رہے اور رات کو منی مین رہے اور دوسرے دن نحر کے یعنی گیارھوین کو تینون جمرات یعنی منارون پر
رمی کرے پہلا جمرۃ کہ متصل مسجد حنیف کے ہو اُسکو جمرہ اولی اور جمرہ ادنی کہتے ہین اُسپر سات سنگریزے مارے اور بعد ازان اُس جمرہ پر کہ متصل اُسکے
ہو اُسکو جمرہ وسطی کہتے ہین اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزے مارے اور وقت مارنے ہر سنگریزے کے تکبیر کہتا رہے اور اسی طرح
تیسرے دن یعنی بارھوین کو تینون جمرات پر سات سات سنگریزے مارے اور چوتھے دن یعنی تیرھوین کو اگر وہان رہے تو اُسپر رمی تینون جمرات کی
لازم ہو اور اگر کوچ کیا تو رمی اُس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارھوین بارھوین تیرھوین مین بعد زوال کے ہو لیکن تیرھوین کو اگر پہلے
زوال سے اور بعد طلوع ہونے فجر کے رمی کرے تو جائز ہو اگرچہ مسنون بعد زوال کے ہو اور گیارھوین اور بارھوین مین پہلے زوال سے رمی کرنی جائز
نہین اور مستحب ہو کہ سنگریزے چھوٹے ہون بہت بڑے نہون اور پاک ہون اور نزدیک جمرات سے سنگریزے نہ لیوے بلکہ مزدلفہ سے یا راہ مین سے لیوے
اور چٹکی مین پکڑکر پھینکے اور وقت رمی کے فاصلہ جمرات سے کم پانچ ہاتھ سے نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہین اور جو رمی کہ بعد اُسکے رمی ہو یعنی رمی
جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی پیادہ پا کرے اور جو رمی کہ بعد اُسکے رمی نہین یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اُسمین یکسان ہو اور نشیب نالہ مین کھڑا
ہوکر طرف بلندی کے رمی کرے اور اُسوقت منی داہنے ہاتھ کی طرف ہو اور کعبہ بائین ہاتھ کی طرف اور اگر سنگریزے منارون سے دور پڑین تو درست
نہین منارون پر یا نزدیک پڑین اور سنگریزے داہنے ہاتھ سے پھینکے اور ہر سنگریزہ علیحدہ علیحدہ پھینکے اگر ایک ہی دفعہ سبکے سب ڈال دے جائز نہین
اگر ڈالیگا تو وہ ایک ہی کنکر پھینکنا گنا جاویگا بعد ان افعال کے وادی محصب مین آنکر ایک دو ساعت ٹھہر کر مکہ مین طواف الصدر کے لیے جاوے
اگر وہان سے آنا منظور ہو اور اگر مکہ مین ٹھہرنا منظور ہو تو وقت چلنے کے یہ طواف کرے اور یہ طواف واجب ہو اور اس طواف مین رمل اور سعی نہین ہو
اور بعد طواف کے چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بھر کر پیوے کئی بار کرکر اور ہر بار نظر کعبہ کی طرف کرتا رہے اور وہ پانی منھ اور سر اور بدن پر بھی ملے
اور پھر طرف بیت اللہ کے آوے اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکے تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دے اور سینہ اور منھ اپنا ملتزم سے لگاوے اور
کعبہ کے پردون کو پکڑکر گریہ وزاری بہت سی کرے اور اُسوقت بھی ساتھ تکبیر و تہلیل اور اوراد و اذکار اشغال اور حمد و ثنا کے مشغول ہو اور حاجت اپنی
اللہ تعالے سے طلب کرے اور منھ اپنا کعبہ کی طرف کرکر پچھلے پانون مسجد سے باہر نکلے اور جس طرف چاہے روانہ ہو اور عمرہ سنت ہو واجب نہین اور
ایکسال مین مکرر ادا ہوتا ہو اور وقت اُسکا تمام سال ہو مگر ایام حج مین مکروہ ہو غیر قارن کو اور ایام حج کے یہ ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق
اور رکن عمرہ کا طواف ہو اور واجب اُسمین دو چیزین ہین ایک سعی درمیان صفا اور مروے کے دوسرے سر منڈانا یا بال کتروانے اور شرائط اور
سنن اور آداب اُسکے وہی ہین جو حج مین ہین اور احکام جنایات کے یہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کرے یا خضاب اپنے سر پر مہندی
کا کرے یا استعمال زیت کا کرے یا پہنے کپڑا سیا ہوا تمام روز اُسطرح کہ عادت ہو اُسکے پہننے کی یا ڈھانکے اپنے سر کو تمام روز یا منڈاوے سر چوتھائی
یا زیادہ اُس سے یا ایک بغل یا بال زیر ناف کے لے یا گردن کے یا ترشواوے ناخن دونون ہاتھون کے یا دونون ہاتھ پانون کے یا ایک ہاتھ پانون کے

یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کرے یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام سے پھرے یا سعی ترک کرے یا وقوف
مزدلفہ ترک کرے یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کرے یا سر منڈاوے خارج حرم سے یا حالت احرام مین بوسہ لیوے بیوی کا یا
چھووے اسکو ساتھ شہوت کے یا تاخیر کرے سر منڈانے کو یا طواف زیارت کو ایام نحر سے یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سر منڈاوے
پہلے ذبح سے پس ان سب صورتون مین دم واجب ہوتا ہی اگر تلبید کرے یعنے گوند وغیرہ سے بال سر کے جماوے یا قارن سر منڈاوے پہلے ذبح
سے پس اسپر دو دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو ایک عضو سے کم یا ڈھانکے سر اپنا یا پہنے کپڑا سیا ہوا کم ایک روز سے یا منڈاوے
کم چوتھائی سے یا ترشواوے ناخن کم پانچ سے یا پانچ ترشواوے متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر بے وضو کرے یا ترک کرے
رمی ایک منارے کا تینون مناروں مین سے بعد دن نحر کے یا غیر اپنے کا سر مونڈے پس ان صورتون مین صدقہ واجب ہوتا ہی اور صدقہ آدھا
صاع گیہون ہی یعنے دو سیر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوے یا پہنے کپڑا سیا ہوا ساتھ عذر کے یا بیماری کے پس ان صورتون مین
محرم پر لازم ہی کہ ایک چیز کرے تین چیزون مین سے ذبح کرے بکری یا چھ مسکینون کو تین صاع گیہون دے ہر مسکین کو آدھا آدھا صاع یا
تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کرے یا بتاوے شکار کو یا اشارہ کرے اسکی طرف پس اسپر بدلہ لازم آتا ہی یعنی قیمت شکار
کی ساتھ تخمینہ دو عادلون کے بحسب قیمت اس جگہ کے کہ شکار کیا ہی یا بحسب قیمت اس موضع کے کہ قریب ہو اس سے اگر موضع شکار مین نہو اسکی
قیمت پھر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اسکی کے ہدی اگر آسکے اسمین پس ذبح کرے اسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے اسکا غلہ اور دیوے
ہر ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کھجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے
اناج ہر فقیر کے ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصداً کرنے والا اور بھول کر کرنے والا اور عالم اور جاہل اور برغبت کرنے والا اور
بجبر کرنیوالا یکسان اور اگر محرم خالص خوشبوئی بہت سی کھاوے تو دم لازم آتا ہی اور سونگھنے خوشبوئی اور پھول خوشبودار اور میوہ خوشبودار
کے سے محرم پر کچھ واجب نہین ہوتا مگر یہ افعال مکروہ ہین اور مارنے جون کے سے قدرے طعام تصدق کرے مانند ایک مٹھی کے اور یہ صورت
مین ہی کہ اپنے بدن سے یا سر سے یا کپڑے سے پکڑ کر مارے اور اگر زمین مین سے پکڑ کر مارے کچھ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑے کو آفتاب مین
ڈالے اس نیت سے کہ جوئین مر جاوین اور جوئین بہت مرین تو اسپر لازم ہوتا ہی تصدق کرنا آدھا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونے
کے لیے ڈالے اور نیت جوؤن کے مرنے کی نہو اور وہ مرین تو اسپر کچھ لازم نہین ہوتا للہ الحمد تمام ہوے مسائل حج کے اب لکھی جاتی ہین دعائین
حج کی فصل پڑھے وقت احرام کے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ اور اگر
زیادہ اس سے کہے تو نہین مضائقہ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْخَلْقِ لَبَّیْکَ
اور پڑھے بعد احرام کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ اَللّٰھُمَّ اَحْرَمَ لَکَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَآءِ
وَالطِّیْبِ وَکُلِّ شَیْءٍ حَرَّمْتَهٗ عَلَی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْھَکَ الْکَرِیْمَ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی اَدَاءِ الْعُمْرَةِ یا کہے عَلٰی اَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ
وَفْدِکَ الَّذِیْنَ رَضِیْتَ عَنْھُمْ وَارْتَضَیْتَھُمْ وَقَبِلْتَ اَللّٰھُمَّ قَدْ اَحْرَمَ لَکَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ اور پڑھے وقت داخل ہونے کے حد
حرم مین اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَحَرَمُ رَسُوْلِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اور پڑھے جبکہ دیکھے مکہ کو
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا
سَاَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور پڑھے وقت دیکھنے بیت اللہ کے

اللھم زد بیتک تشریفا وتعظیما وتکریما وبرا ومھابۃ اور پڑھے وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطن الرجیم بسم اللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفرلی جمیع ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام اور پڑھے جبکہ قریب ہو حجر اسود کے اللہ اکبر اور پڑھے وقت ابتدائے طواف کے اللھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعھدک واتباعا لسنۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھے نزدیک دروازے بیت اللہ کے اللھم ھذا البیت بیتک وھذا الحرم حرمک وھذا الامن امنک وھذا مقام العائذ بک من النار اور نزدیک رکن عراقی کے پڑھے اللھم انی اعوذ بک من الشرک والشک والکفر والنفاق والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب والمنظر فی الاھل والمال والولد اور پڑھے نزدیک میزاب کے یعنی پرنالہ کعبہ کے اللھم اظلنی تحت عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک اللھم اسقنی بکاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم شربۃ لا اظما بعدہا ابدا اور پڑھے نزدیک رکن یمانی کے اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا وتجارۃ لن تبور واخرجنی من الظلمت الی النور یا عزیز یا غفور رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم اور پڑھے نزدیک رکن یمانی کے اللھم انی اعوذ بک من الکفر ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات اعوذ بک من الخزی فی الحیوۃ الدنیا والاخرۃ اور پڑھے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے ربنا اتنا آخر آیت تک اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی بخیر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اور پڑھے یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں بھی اور نزدیک ملتزم کے پڑھے اللھم یا رب البیت العتیق اعتق رقبتی من النار واعذنی من کل سوء وقنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیما اتیتنی اور پڑھے نزدیک چوکھٹ کعبہ کے اور وقت پکڑنے پردے کعبہ کے یا واجد یا ماجد لا تزل عنی نعمۃ انعمت بہا علی وقت بابک والتزمت باعتابک ارجو رحمتک واخشی عذابک اللھم حرم شعری وجسدی علی النار اللھم کما صنت وجھی عن سجود غیرک فصن وجھی عن مسالۃ غیرک اللھم یا رب البیت العتیق اعتق رقابنا ورقاب ابائنا وامھاتنا من النار یا کریم یا غفار یا عزیز یا جبار ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم اور پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اور پڑھے بعد دو رکعتوں طواف کے اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سؤلی وتعلم ما فی نفسی فاغفرلی ذنوبی اللھم انی اسالک ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی ورضنا بما قسمت لی یا ارحم الراحمین اور پڑھے وقت پینے پانی زمزم کے اللھم انی اسالک علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل داء اللھم اجعلہ شفاء من کل سقم وارزقنی الاخلاص والیقین والمعافات فی الدنیا والاخرۃ اور پڑھے جب چڑھے صفا پر ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحدہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون اور پڑھے درمیان صفا اور مروہ کے رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور پڑھے دن عرفہ کے عرفات میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا اللھم اشرح لی صدری ویسرلی امری واعوذ بک من وساوس الصدر وشتات الامر وفتنۃ القبر اللھم انی اعوذ بک من شر ما یلج فی اللیل وشر ما یلج فی النھار وشر ما تھب بہ الریاح اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر وللہ الحمد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد اللھم اھدنی بالھدی ونقنی بالتقوی واغفرلی فی الاخرۃ والاولی اور یہی اکثر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال دن

عرفہ کے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَآبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لَنَا فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا مُّبٰرَكًا اور پڑھے عرفہ کی رات مین دس کلمہ ہزار بار سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ عَرْشُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي النَّارِ سُلْطَانُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْقَبْرِ قَضَاؤُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِيْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْهُ اِلَّا اِلَيْهِ اور پڑھے جبکہ دیکھے دیوارین مدینہ منورہ کی اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور پڑھے نزدیک دروازہ مدینہ کے رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا اور کہے نزدیک زیارت روضہ مبارک کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَرَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْكَ الْغَافِلُوْنَ ٭

## بَابُ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

باب بیچ بیان حرم یعنے گرد مدینہ کے محفوظ رکھے اُسکو اللہ تعالیٰ **ف** حدیثین بیچ حرام ہونے مدینہ اور گرد اُسکے کے آئی ہین اور اختلاف کیا ہے علمانے اسمین ہمارے نزدیک معنی اُسکے حرام ہونے کے یہ ہین کہ اُسکی تعظیم و تکریم کرے نہ یہ کہ وہ حرام ہے مانند مکے کے پس ہمارے نزدیک حرام نہین درخت کاٹنے مدینے اور گرد اُسکے کے اور شکار کرنا اُسمین اور تینون اماموں کے نزدیک یہ چیزین حرام ہین وہان بھی بغیر ضمان کے یعنے بدلہ نہین آتا ہے

**اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نہین لکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا قرآن کے اور اُس چیز سے کہ اُس صحیفہ مین ہے کہا حضرت علی رضؓ نے صحیفہ مین یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے درمیان عیر کے ثور تک پس جو شخص کہ پیدا کرے مدینہ مین بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب و سنت کی یا ٹھکانا دے بدعتی کو پس اُسپر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہین قبول کیے جاتے اُس سے یعنی کامل قبول نہین ہوتے فرض اور نہ نفل عہد مسلمانون کا ایک ہے سعی حاصل کر سکتا ہے ساتھ اُسکے ادنا اُنکا پس جو شخص کہ توڑے مسلمان کے عہد کو پس اُسپر بھی ہے لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی نہین قبول کیے جاتے اُس سے فرض اور نہ نفل اور جو شخص کہ موالات کرے ایک قوم سے بغیر اذن صاحبون اپنے کے پس اُسپر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی نہین قبول کیے جاتے اُس سے فرض اور نہ نفل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ بھی ہے کہ جو شخص کہ دعوی کرے طرف غیر باپ اپنے کے یعنے کہے کہ مین فلانے کا بیٹا ہون اور واقع مین اُسکا ہے نہین یا نسبت کرے اپنے کو طرف غیر مالکون اپنے کے پس اُسپر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہین قبول کیے جاتے اُس سے فرض اور نہ نفل **ف** اُس چیز کی کہ اس صحیفہ مین ہے آیا ہے کہ لوگون

آپسین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص کیا ہی حضرت علی کو ساتھ اور صحیفہ کے یعنی کتاب کے سوا قرآن کے اُسکے جواب مین حضرت علی رض نے یہ فرمایا کہ نہین لکھا ہی مین نے حضرت سے سوا ے قرآن کے اور اس چیز کے کہ صحیفہ مین ہی اور صحیفہ سے مراد ورق کاغذ ہی کہ اسمین احکام دیات کے اور اور بعضے احکام لکھے تھے اور وہ حضرت علی کی تلوار کے غلاف مین رہتا تھا اور اُن احکام مین یہ حکم مدینہ کا بھی تھا کہ بیان کیا اور مدینہ حرام ہی یعنی بزرگ قدر ہی اور منع ہی اسمین ایسی چیز کرنی کہ باعث اُسکی حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کے حرام یعنی حرم کے ہی یعنی مدینہ مانند حرم مکے کے ہی جو چیزین کہ حرم مکہ مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بھی حرام ہین اور حد اس حرم کی درمیان عیر اور ثور کے ہی کہ یہ دو پہاڑ ہین دونون طرف مدینہ مطہرہ کے اور لفظ صرف کے معنے ہین فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کے معنی ہین نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضون نے کہا شفاعت اور بعضون نے کہا توبہ اور عہد مسلمانون کا ایک ہی الخ یعنی ایک یہ بھی حکم لکھا ہوا تھا اُس صحیفہ مین کہ عہد و امان مسلمانون کا مانند شی واحد کے ہی سعی حاصل کر سکتا ہی ساتھ اُسکے ادنا انکا یعنی ادنا بھی اختیار عہد امان دینے کا رکھتا ہی اور اُسکے امان دینے سے اورون کو سعی کرنی اُسکے عہد پورا کرنے مین لازم ہوتی ہی حاصل یہ کہ جو کوئی مسلمانون مین سے ہی اگرچہ حقیر ہو مانند غلام اور عورت کے امان دیوے کسی کافر کو اور عہد کرے اُس سے اور اپنی پناہ مین لا دے تو نہین جائز ہی کسی کو توڑنا اُسکا اور جو کوئی توڑے مسلمان کے عہد کو یعنی قتل کرے اُس کافر کو یا لے لیوے مال اُسکا تو اُسپر بھی لعنت ہی الخ اور جو شخص کہ موالات کرے یعنے دوستی کرے جاننا چاہیے کہ ولا دو قسم پر ہی ایک تو ولاء موالات وہ یہ ہی کہ عادت عرب کی تھی کہ اپسین دوستی رکھتے تھے اور عہد باندھتے تھے اور قسم کھاتے تھے کہ نیک و بد مین آپسین شریک اور ہمدم و معاون رہینگے اور آپسین ایک دوسرے کے دوست سے دوستی رکھینگے اور دشمن سے دشمنی اور ایام جاہلیت مین امر ناحق و باطل پر بھی مدد کرتے تھے اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتے تھے اور اکثر اہل عجم عرب مین آنکر صحابہ رض سے عقد موالات باندھتے تھے اور دوسرے ولاء عتاقت ہی کہ جسنے غلام آزاد کیا ہی اُس غلام پر حق ولا ثابت ہوا اور وقت نہونے عصبہ اُس غلام کے وہ آزاد کرنے والا وارث اسکا ہوتا ہی کہ ذوی الفروض سے جو کچھ بچتا ہی وہ لیتا ہی پس احتمال ہی کہ مراد موالات سے یہان قسم اول ہو پس معنی یہ ہو نگے کہ ایک شخص کے موالی یعنی دوست مذکور ہون تو نہ چاہیے کہ اور قوم کو موالی ٹھہراوے بغیر اذن موالی اپنے کے اسلیے کہ اسمین ایکطرح کی عہد شکنی اور ایذا دہی ہی مسلمانون کو اور احتمال یہ بھی ہی کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی نسبت کرے اپنی آزادی کو غیر آزاد کرنے والے اپنے کی طرف تو مستحق لعنت ہوتا ہی جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہی غیر باپ کی طرف نسبت کرنے مین اسصورت مین قید بغیر اذن موالیہ کے بنا بر غالب کے ہی کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ اگر غلام آزاد اذن چاہتا ہی اپنے مالک سے اس بات کا تو وہ اذن نہین دیتا پس اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اگر مالک اذن دیدے تو نسبت کرنا غیر کی طرف درست ہوا سلیے کہ مجموعہ لازم آویگا اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی رض نے کچھ نہین لکھا آنحضرت سے سوا ے قرآن کے اور صحیفہ مذکور کے پس حضرت علی کے قول سے صریح باطل ہوتا ہی افترا شیعہ کا کہ حضرت علی رض کو آنحضرت نے وصیت کی تھی ساتھ خلافت کے اور اسرار کے اور خاص اہلبیت کو ایسی چیزین بتائین کہ اورون کو نہین بتائین پس یہ سب دعویٰ باطل ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی لکھنا علم کا وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاھُھَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُھَا وَقَالَ الْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُھَا اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰہُ فِیْھَا مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْہُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِھَا وَجَھْدِھَا اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا اَوْ شَھِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین حرام کرتا ہون درمیان دونون کنارون سنگستان مدینہ کے یہ کہ کاٹے جاوین درخت خاردار اُسکے یا مارا جاوے شکار اُسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہی واسطے اُنکے یعنے واسطے رہنے والون مومنین اُسکے کے دنیا اور عقبیٰ مین اگر جانین یعنی اُسکی بھلائی کو تو نہ چھوڑین

اُسکو اور نہ جاوین وہان سے اور کہین واسطے فراغت دنیا کے نہ چھوڑیگا اُسکو کوئی بے رغبتی سے مگر بدلیگا اللہ اُسمین اُس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اُس سے یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو ہونا اُسکا بلکہ مفید ہوگا اُسکو اور نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی اُسکی سختی اور بھوک پر اور اُسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطے اُسکے شفاعت کرنیوالا یا فرمایا کہ گواہ ہونگا یعنے اُسکی طاعت کا دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے ف نہ کا تا جاوے الخ حمل کیا ہی اُسکو علما ہمارے نے نہی تنزیہی پر اور بے رغبتی سے یعنی جو کوئی بلا ضرورت چھوڑیگا وہ اُسمین نہین داخل ہی اور اخیر حدیث مین بشارت ہی اوپر خاتمہ بخیر ہونے رہنے والون مدینہ کے اور تنبیہ ہی اسپر کہ لائق ہی مومن کو یہ کہ ہو صابر و شاکر اوپر رہنے کے حرمین شریفین مین اور نہ نظر کرے طرف ظاہر کی نعمتون اور جگہہ کی کے اسلیے کہ اصل نعمت نعمت آخرت کی ہی بحسب اِس حدیث کے اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بھوک پر اور اُسکی محنت پر کوئی امت میری سے مگر کہ ہونگا مین واسطے اُسکے شفاعت کرنے والا دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَاءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَّهٗ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہا تھے لوگ جسوقت دیکھتے نیا پھل لاتے اُسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جسوقت کہ لیتے اُسکو حضرت کہتے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ میوے ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ شہر ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ مد ہماری کے یا الٰہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور جانی دوست تیرا اور نبی تیرا تھا اور تحقیق مین بندہ تیرا اور نبی تیرا ہون اور تحقیق ابراہیم نے دعا کی تھی تجھسے واسطے مکے کے یعنی جو کہ اِس آیت مین مذکور ہی فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ الخ اور مین دعا کرتا ہون تجھسے واسطے مدینہ کے مانند اُس چیز کے کہ دعا کی ابراہیم نے تجھسے واسطے مکے کے اور مثل اُسکے ساتھ اُسکے یعنے دو چند اُسکے کہ دعا کی ابراہیم نے پھر کہا ابو ہریرہ رض نے بلاتے حضرت بہت چھوٹے لڑکے کو اپنے اہلبیت مین سے پس دیتے اُسکو وہ پھل نقل کی یہ مسلم نے ف برکت کے معنی ہین زیادہ ہونے کے اور ہمیشگی کے پس برکت میوے کی تو ظاہر ہی اور برکت شہر کی یہ ہی کہ وسعت ہو شہر مین اور لوگ اُسمین بہت سے ہون سو قبول ہوئی دعا حضرت کی کہ مسجد بھی بڑھائی گئی اور شہر بھی بڑھا اور خوب آباد ہوا مسلمانون سے اور صاع اور مد نام پیمانون کے ہین اُنکی برکت سے مراد یہ ہی کہ فراخی ہو روزی مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تعالی کی ہین اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہی خلیل سے لیکن حضرت نے یہ صفت اپنی بیان نہ فرمائی اور اپنے کو فقط بندہ اور نبی ہی کہا واسطے تواضع کے اور حضرت نیا پھل لڑکے کو اسلیے دیتے تھے کہ تا وہ خوش ہو جاوے وغیرہ (وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَّاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ حَرَامًا مَّا بَيْنَ مَاْزِمَيْهَا اَنْ لَّا يُهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ وَّلَا يُحْمَلَ فِيْهَا سِلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَّلَا تُخْبَطَ فِيْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلْفٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی سعید رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق ابراہیم نے بزرگی دی مکے کو یعنے ظاہر کی بزرگی اُسکی پس کر دیا اُسکو حرام اور تحقیق مین نے بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونون طرفون اُسکی کے ساتھ اُسکے کہ نہ خونریزی کیا جاوے اُسمین اور نہ اُٹھایا جاوے اُسمین ہتھیار واسطے لڑائی کے اور نہ جھاڑا جاوے اُسمین درخت یعنی پتے درخت کے مگر واسطے کھانے جانورون کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا توربشتی نے کہ حرمت المدینۃ جو فرمایا مراد اِس تحریم سے تعظیم ہی نہ اور احکام کہ متعلق ہین ساتھ حرم کے اور دلیل اسپر یہ قول حضرت کا ہی کہ نہ جھاڑا جاوے اُسمین درخت مگر واسطے

کہا نے جانوروں کے اور حرم مکہ کے جو درخت ہیں اُنکے پتے جھاڑنے کسی حال میں درست نہیں اور شکار کرنا مدینہ میں بعضے صحابہ نے حرام جانا ہی اور جمہور صحابہ رض نے نہیں انکار کیا ہو سند جانوروں کے شکار کرنے کا مدینہ میں اور نہیں پہونچی ہی ہمکو اسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی ایسے طریق سے کہ اعتماد کیا جاوے اُسپر انتہی کلامہ شیخ ملا علی رحمہ اللہ نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہی جو چاہے اُنکی شرح میں دیکھ لے (وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰى قَصْرِهٖ بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَّقْطَعُ شَجَرًا اَوْ يَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهٗ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَيْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی عامر بن سعد رض سے یہ کہ سعد سوار ہوئے طرف محل اپنے کے کہ عقیق میں تھا پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تھا درخت یا جھاڑتا تھا پتے اُسکے پس چھین لیے سعد نے کپڑے اُس غلام کے پس جب پھرے سعد یعنی طرف مدینہ کے آئے اُنکے پاس مالک غلام کے پس گفتگو کی اُس سے یہ کہ پھیر دیں اُنکے غلام پر یا اُنپر اُس چیز کو کہ لی ہی غلام اُنکے سے یعنی کپڑے پس کہا سعد نے پناہ خدا کی یہ کہ پھیر دوں میں چیز کو کہ دلوائی ہی مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ مانا یہ کہ پھیر دیں اُنپر نقل کی یہ مسلم نے ف سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہیں کہ عشرہ مبشرہ سے تھے اور عقیق نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینہ کے اور یا اُنپر میں شک راوی ہی کہ اُن مالکوں نے علی غلامہم کہا یا بجاے علی غلامہم علیہم کہا یعنی ہمکو دے دو جو کچھ کہ لیا ہی ہمارے غلام سے اور دلوائی ہی یعنی اوّل دیا ہی اُسکا کہ جو کوئی دیکھے کسی کو شکار کرتے یا درخت کاٹتے مدینہ میں چھین لیوے کپڑے اُسکے یہ حدیث منسوخ ہی یا تاویل کی گئی ہی کہ یہ از قسم زجر و تنبیہ کے تھا اور کہا طیبی نے کہ مشہور مذہب مالک رح اور شافعی رح میں یہ ہی کہ نہیں لازم آتا بدلہ بیچ شکار مدینہ کے اور کاٹنے درخت اُسکے کے بلکہ یہ حرام ہی بغیر لازم آنے بدلہ کے اور کہا بعضوں نے کہ واجب ہی بدلہ مانند حرم مکہ کے اور بعضوں نے کہا کہ حرام بھی نہیں انتہی یہ مذہب ہمارا ہی لیکن مکروہ ہی ا ع (وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا جب آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تپ میں ہوئے ابو بکر رض اور بلال رض پھر آئی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی میں نے اُنکو پس فرمایا الٰہی دوست کر تو طرف ہمارے مدینہ کو مانند دوستی ہماری کے مکہ کو بلکہ زیادہ تر اس سے اور درست کر تو آب و ہوا مدینہ کو اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع اُسکی کے اور مد اُسکی کے اور نکال اُسکی تپ کو یعنی شدت و کثرت تپ کو اور اُسکی وبا کو اور رکھ اُسکو جحفہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آیا ہی کہ حضرت عائشہ رض نے حضرت ابو بکر رض سے حالت تپ میں پوچھا کہ کیا حال ہی آپکا وہ اُسوقت آواز بلند سے ذکر مکے کا اور اُسکی ہوا سے موافق کا اور مکانات کا اور لطافت پہاڑوں کا وغیرہ ذلک کرنے لگے حضرت عائشہ رض نے یہ حال حضرت سے عرض کیا اُسپر حضرت نے دعاے مذکور مانگی اور جحفہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے اُس زمانہ میں وہاں یہود رہتے تھے اور آیا ہی کہ زمین مدینہ میں پہلے ہجرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم سے وبا اور بیماری بہت تھی پس حکم کیا حضرت نے اُسکو کہ زمین کفار میں جا بسے اور اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی بد دعا کرنی کفار پر ساتھ امراض موت و ہلاک کے اور خراب ہونے شہروں اُنکے کے ۱۲ م (وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِيْنَةِ رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَاَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سے بیچ حدیث خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مقدمہ مدینہ کے کہ دیکھی میں نے ایک عورت کالی پراگندہ بال نکلی مدینہ سے یہانتک کہ اُتری مہیعہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہی پس تعبیر ٹھہرائی میں نے اُسکی یہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی طرف مہیعہ کے کہ نام جحفہ کا ہی نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبُسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبُسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبُسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی سفیان بن ابی زہیرؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداروں اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین یعنی بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چھوڑین اسکو اور فتح کیجاویگی شام پھر آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداروں اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداروں اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی یہ شہر اسلام مین فتح ہووینگے اور لوگ واسطے طلب معیشت اور فائدہ دنیا اور لذتون فانیہ اُنکی کے مدینے سے مع اہل وعیال اور تابعداروں کے نکلکر وہان جاکر رہینگے اور اگر جانین حقیقت حال کی اور سعادت مبدا و معاد کی تو وہان سے نہ نکلین ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَھِیَ الْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کیا گیا ہون مین ساتھ ہجرت کرنے کے ایسی بستی مین کہ غالب آتی ہی سب بستیون پر کہتے ہین اسکو یثرب اور وہ مدینہ ہی دور کرتا ہی مدینہ بُرے آدمیون کو جیسے دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غالب آتی ہی سب بستیون پر یعنی جو کوئی اُسمین رہتا ہی غالب ہوتا ہی اور فتح کرتا ہی اور شہرون کو یہ خاصیت ہی اُس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اُسمین آتا ہی اکثر شہرون پر غالب ہوتا ہی پہلے قوم عمالقہ آئی اُسمین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتون کو بعد ان یہود آئے وہ غالب ہوئے عمالقہ پر پھر انصار پہونچے وہ غالب ہوئے یہود پر پھر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجر رضی اللہ عنہم آئے اُنکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو مشرق سے مغرب تک لے لیا اور اُس شہر کا نام پہلے یثرب اور اثرب تھا اوپر وزن مسجد کے جب حضرت وہان تشریف لائے تو اُسکا نام مدینہ رکھا بسبب تمدن اور اجتماع لوگون کے اُسمین اور منع فرمایا کہ اُسکو یثرب نہ کہا کرین یا تو اسلیے کہ وہ نام جاہلیت کا تھا یا اسلیے کہ وہ مشتق ہی ثرب سے یعنی ہلاک و فساد کے یا اسلیے کہ یثرب اصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تھا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہی کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہے چاہیے کہ دس بار مدینہ کہے تا تدارک و تلافی اُسکی کرے اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ استغفار کرے اور مراد بُرے آدمیون سے اہل کفر و شرک ہین کہ وہ بسبب قوت اسلام کے نکالے گئے تھے ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی سَمَّی الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالی نے نام رکھا مدینہ کا طابہ نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اللہ تعالی نے نام اسکا رکھا اوپر زبان حبیب اپنے کے طابہ اور ایک روایت مین ہی طیبہ یعنی پاک و خوش کے کہ پاک ہی نجاستون شرک سے اور موافق ہی ہوا اُسکی طبیعتون سلیم کو اور خوش ہین رہنے والے اُسکے ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَھَا وَتَنْصَعُ طَیِّبَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق ایک اعرابی نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی رہنے پر پاس حضرت کے پس پہونچی اعرابی کو تپ مدینہ مین یعنی شدت کی تپ ہوئی کہ مکروہ جانا اُسنے رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہان سے

پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے محمد پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرتؐ کے پاس اور کہا کہ پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا حضرتؐ نے پھر نکلگیا اعرابی یعنے مدینہ سے بغیر اذن حضرتؐ کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ مدینہ مانند بھٹی کے ہی دور کرتا ہی میل اپنے کو اور خالص کرتا ہی اچھے اپنے کو یعنے نکال دیتا ہی بُرے آدمی کو اور خالص کرتا ہی آدمی پاک کو آدمی پلید سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرتؐ نے انکار کیا بیعت کے پھیر دینے کا اسلیے کہ نہین جایز تھا پھیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پھیر دینا بیعت اقامت کا ساتھ حضرتؐ کے اور لکھا ہی علمانے کہ یہ نکالنا مدینہ کا بُرے آدمیون کو اور خالص کرنا اچھون کو یا تو حضرت کے زمانے مین تھا یا اخیر زمانے مین ہوگا کہ جب دجال نکلیگا تو ہلایا اور جھاڑا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلیگا اور جاویگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق اور احتمال یہ بھی ہی کہ ہر زمانے مین ہو ع (وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَۃُ شِرَارَہَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کریگا مدینہ شریرون اپنے کو جیسے کہ دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ مسلم نے (وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلٰئِکَۃٌ لَا یَدْخُلُہَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر راہون یا دروازون مدینہ کے فرشتے نگہبان ہین نہین داخل ہوگی اسمین بیماری طاعون اور نہ دجال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف طاعون نام ایک بیماری کا ہی غیر وبا کے وہ بیماری حضرت کی دعا سے مدینے مین نہین ہوتی یہ صریح معجزہ ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شیخ ولی اللہ فی المسوی + اور حضرت شیخ رح نے طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہی اور لکھا ہی کہ نہ داخل ہونا وبا کا وقت نکلنے دجال کے ہوگا یا ہمیشہ (وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ لَیْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِہَا اِلَّا عَلَیْہِ الْمَلٰئِکَۃُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَہَا فَیَنْزِلُ السَّبْخَۃَ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَۃُ بِاَہْلِہَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ کُلُّ کَافِرٍ وَمُنَافِقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اسکو دجال سوا مکہ اور مدینہ کے نہین کوئی راہ راہون مدینہ کے سے یا ہر ایک مکہ اور مدینہ کے سے مگر کہ اوپر اسکے ہین فرشتے صف باندھے ہوے نگہبانی کرتے ہین اسکی پس اتریگا دجال زمین شور مین کہ باہر ہی مدینہ سے پس ہلیگا مدینہ ساتھ رہنے والون اپنے کے تین بار ہلنا پس نکلیگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے (وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَکِیْدُ اَہْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی سعد رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مکر کریگا مدینہ والون سے کوئی مگر کہ گھل جاویگا جیسا کہ گھلتا ہی نمک پانی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یزید پلید کا ایسا ہی حال ہوا کہ چند روز بعد واقعہ حرہ کے بیماری دق اور سل کی سے ہلاک ہوگیا ع (وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَابَّۃٍ حَرَّکَہَا مِنْ حُبِّہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی انسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ آتے سفر سے پس دیکھتے طرف دیوارون مدینہ کے دوڑاتے اونٹ اپنے کو اور اگر ہوتے دابہ پر یعنی گھوڑے یا خچر یا مانند اُنکے پر چلاتے اسکو بسبب محبت مدینہ کے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَہٗ اُحُدٌ فَقَالَ ہٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ اَللّٰہُمَّ اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اور روایت ہی انس رضہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ احد پس فرمایا یہ پہاڑ ہی دوست رکھتا ہی ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اسکو یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے حرام کیا مکہ کو یعنے ظاہر کیا حرام ہونا اسکا اور تحقیق

مین حرام کرتا ہون اُس جگہ کو کہ درمیان دونون طرفون سنگستان مدینہ کے ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تحقیق یہ ہی کہ یہ محمول ہی ظاہر پر اسلیے کہ پیدا کیا ہی اللہ تعالےٰ نے علم اور فہم اور محبت و عداوت جمادات مین بھی جیسے کہ لائق حال اُنکے کے ہین خصوصًا محبت اُنکی انبیا اور اولیا کے ساتھ خصوصًا سید انبیا او رسلطان اولیا سے کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کے ہین اور جسکو خدا دوست رکھتا ہی اُسکو سب چیز دوست رکھتی ہی اسلیے کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اُسکے ہین چنانچہ رونا تنہ کھجور کا حضرت کی مفارقت سے دلیل صریح ہی اِس دعوی کی اور مین حرام کرتا ہون یعنی بزرگ کرتا ہون پس حرام سے یہ نہین مراد ہی کہ مانند مکہ کے حرام ہی یعنے اُسکے درخت کا ٹنے وغیر ذالک درست نہین ہی ح ع (وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ ہی کہ دوست رکھتا ہی ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اُسکو نقل کی یہ بخاری نے

**اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری (عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا یَصِیْدُ فِیْ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ الَّذِیْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَہٗ ثِیَابَہٗ فَجَاءَ مَوَالِیْہِ فَکَلَّمُوْہُ فِیْہِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ ہٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا یَصِیْدُ فِیْہِ فَلْیَسْلُبْہُ فَلَا اَرُدُّ عَلَیْکُمْ طُعْمَۃً اَطْعَمَنِیْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَیْکُمْ ثَمَنَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) روایت ہی سلیمان بن ابی عبد اللہ رض سے کہ کہا دیکھا مین نے سعد بن ابی وقاص رض کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تھا بیچ حرم یعنی گردے مدینہ کے وہ حرم کہ حرام ٹھہرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چھین لیے سعد نے کپڑے اُسکے پس آئے مالک اُسکے اور کلام کیا سعد سے بیچ مقدمہ اُسکے کے پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرائی ہی یہ حرم اور فرمایا ہی کہ جو شخص پکڑے اُس کسی کو کہ شکار کرتا ہو اُسمین پس چاہیے کہ چھین لے اسباب اُسکا پس نہین پھیر دونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دلوائی ہی مجکو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیکن اگر چاہو تم دون مین تمکو مول اُسکا یعنے از راہ احسان کے نقل کی یہ ابو داود نے (وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلٰی لِسَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِیْدًا مِنْ عَبِیْدِ الْمَدِیْنَۃِ یَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ فَاَخَذَ مَتَاعَہُمْ وَقَالَ یَعْنِیْ لِمَوَالِیْہِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْہٰی اَنْ یُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ شَیْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْہُ شَیْئًا فَلِمَنْ اَخَذَہٗ سَلَبُہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ) اور روایت ہی صالح سے کہ غلام آزاد تھا سعد کا یہ کہ تحقیق سعد نے پائے کتنے ایک غلام غلامون مدینہ کے سے کہ کاٹتے تھے درخت مدینے کا پس لیا سعد نے اسباب اُنکا اور کہا یعنی غلامون کے مالکون کو کہ سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے تھے یہ کہ کاٹا جاوے درخت مدینہ کے سے کچھ اور فرمایا جو کاٹے اُسمین سے کچھ پس اسباب اُسکا واسطے اُس شخص کے ہی کہ پکڑے اُسکو نقل کی یہ ابو داود نے **ف** صواب یہ ہی عن صالح عن مولی السعد لفظ عن لکھنے والون سے رہ گیا ہی یا مصنف کو سہو ہوا اسلیے کہ صالح غلام سعد کا نہین ہی بلکہ صالح مولی توامہ کا ہی اُسنے مولی سعد کے سے روایت کی ہی ع (وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَیْدَ وَجٍّ وَعِضَاہَہٗ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّۃِ وَجٌّ ذَکَرُوْا اَنَّہَا مِنْ نَاحِیَۃِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِیُّ اَنَّہٗ بَدَلَ اَنَّہَا) اور روایت ہی زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار وج کا اور درخت خاردار اُسکے حرام ہین حرام کیے گئے ہین واسطے اللہ کے نقل کی یہ ابو داود نے اور کہا محی السنہ نے کہ وج ذکر کیا علما نے کہ تحقیق وہ ایک جانب ہی طائف کے اور کہا خطابی نے لفظ انہ بدل انہا کے **ف** واسطے اللہ کے یعنے بموجب حکم اللہ تعالیٰ کے یا واسطے دوستون اُسکے کے یعنے غازیان کے اور لکھا ہی علما نے کہ حرمت وج کی بطریق حمے کے تھی یعنے اُسمین روندر کھے ہوتے تھے غازیون کے گھوڑون کے اسلیے حرام تھا اُسمین جانا شکار کے لیے اور اُسمین سے درخت وغیرہ کاٹنا غیر غازیون کو نہ یہ کہ حرمت اُسکی بطریق حرم کے تھی اور اگر بطریق حرم کے تھی تو ایک وقت مخصوص مین تھی پھر منسوخ ہوئی اور کہا شافعی رح نے کہ نہ شکار کیا جاوے اُسمین اور نہ درخت اُسکا کاٹا جاوے لیکن ضمان یعنی بدلہ اُسمین نہین ذکر کیا ہی

ع ح (وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا) اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ مرے مدینہ مین پس چاہیے کہ مرے مدینہ مین پس تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطے اس شخص کے کہ مرے مدینہ مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کے ف اول جملہ حدیث کے معنے یہ ہین کہ جو کوئی رہ سکے مدینہ مین یہانتک کہ آوے اسکو موت پس چاہیے کہ رہے اسمین یہانتک کہ مرے اسمین کہ مین شفاعت اسکی کرونگا اگر گنہگار رہوگا گناہ بخشوا دونگا اور اگر نیککار ہوگا تو درجہ اسکے بلند کروا دونگا اور مراد شفاعت سے خاص شفاعت ہی کہ جیسے وہان کے رہنے والون کے لیے ہوگی ویسی اورون کے لیے نہین ہونے کی ورنہ شفاعت عام حضرت کی سب مسلمانون کے لیے ہوگی پس افضل یہ ہی کہ جسکی عمر بڑی ہو یا کشف وغیرہ سے معلوم ہو کہ موت قریب پہونچی تو وہ مدینہ منورہ مین جا رہے تا اس نعمت عظمی کو پہونچے کیا خوب دعا ہی حضرت عمر رضہ کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک یا الٰہی یہ دولت ہمیشے بے زر و بے پر کو بھی نصیب کر آمین یا ارحم الراحمین ع (وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر بستی بستیون اسلام کی سے خراب ہونے مین مدینہ ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف یعنے قریب قیامت کے سب شہر وغیرہ ویران ہونگے اور مدینہ سب کے پیچھے ویران ہوگا یہ فضیلت حضرت کی برکت سے مدینہ کو حاصل ہوئی ع (وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اور روایت ہی جریر بیٹے عبد اللہ کے سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالے نے وحی کی طرف میرے کہ جونسی ان بستیون مین سے اتروگے تم یعنے رہنے کے لیے پس وہی ہی گھر ہجرت تمھاری کا مدینہ یا بحرین یا قنسرین نقل کی یہ ترمذی نے ف بحرین ایک جزیرہ ہی دریاے عمان مین اور قنسرین نام ہی ایک شہر کا شام کے شہرون مین سے اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ اللہ تعالے نے مجھے اختیار دیا کہ ان تین جگہون مین سے جہان چاہو رہو اور تاریخ مدینہ مین لکھا ہی کہ پہلے ہجرت کرنے سے حضرت اختیار دیے گئے ان جگہون مذکورہ کے رہنے مین پھر آخر کو مدینہ معین ہوا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

(عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) روایت ہی ابی بکرہ رضہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین داخل ہونے کا مدینہ مین خوف کانے دجال کا اور مدینہ کے اس دن یعنی دن نکلنے دجال کے سات دروازے ہونگے یعنی سات راہین ہونگی ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے یعنی داہنے بائین محافظت کے لیے نقل کی یہ بخاری نے (وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اور روایت ہی انس رضہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ یا الٰہی کر دان مدینہ مین دو چند اس برکت سے کہ کر دانی تو نے مکہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مدینہ کی قوت مین بہ نسبت قوت مکہ کے دوچند برکت دے اور یہ منافی نہین ہی مکہ کے افضل ہونے کے اس سے باعتبار زیادہ ہونے حسنات کے ع (وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِيْ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِيْ جِوَارِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَّشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ مَّاتَ فِيْ اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ) اور روایت ہی ایک شخص سے کہ اولاد خطاب کی سے تھا نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس شخص نے زیارت کی میری قصد کر کر ہوگا بیچ ہمسائگی اور پناہ میری کے دن قیامت کے اور جو

شخص کہ رہا مدینہ میں اور صبر کیا اُسکی [illegible] ہونگا میں واسطے اُسکے یعنی طاعت اُسکی کے گواہ اور شفاعت کرنے والا یعنے اُسکے گناہوں
کی دن قیامت کے اور جو شخص کہ مریگا بیچ ایک کے دونوں حرموں میں سے یعنے مکہ و مدینہ کے اُٹھاویگا اُسکو اللہ تعالیٰ امن والوں میں سے یعنی
امن میں ہوگا خوف بڑے سے دن قیامت کے ف قصد کر کے یعنے خاص میری زیارت ہی کے لیے آیا بنظر ثواب کے نہ واسطے
تجارت اور سُنانے اور دکھانے اور مانند اُسکے کے حاصل یہ کہ کوئی غرض دنیوی نہ درپیش تھی محض میری زیارت کے لیے آیا ✽ ع ✽
(وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) اور روایت
ہے ابن عمر رضہ سے بطریق مرفوع کے کہ جس شخص نے حج کیا پھر زیارت کی میری قبر کی پیچھے مرنے میرے کے ہوگا مانند اُس شخص کے
کہ زیارت کی میری بیچ زندگی میری کے نقل کی یہ دونوں حدیثوں بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنے اسلیے کہ حضرت حیات النبی
ہیں اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ مناسب تر یہ ہے کہ زیارت بعد حج کے کرے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ
نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر شریف میرے کی واجب و لازم ہوتی ہے اُسکے لیے شفاعت میری اور راور روایت میں آیا ہے کہ جسنے
حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری پس تحقیق ظلم کیا مجھپر اور اور روایت میں آیا ہے کہ جسنے قصد کیا طرف مکے کے یعنی حج کے لیے
پھر قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہونے کا میری مسجد میں تو اُسکے لیے دو حج مبرور یعنے مقبول لکھے جاتے ہیں ✽ جذب القلوب
(وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا وَقَبْرٌ يُحْفَرُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ
الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُّ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَكُوْنَ قَبْرِيْ بِهَا مِنْهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ
مَالِكٌ مُرْسَلًا) اور روایت ہے یحیےٰ بن سعید سے یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیٹھے اور ایک قبر کھودی جاتی تھی مدینہ میں پس جھانکا
ایک شخص نے قبر میں اور کہا بُری خوابگاہ مومن کی ہے یعنے یہ قبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بُری ہے وہ چیز کہ کہی تونے
کہا اُس شخص نے کہ تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا اسکا سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کیا میں نے قتل فے سبیل اللہ کا پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی چیز مانند قتل فے سبیل اللہ کے نہیں ہے زمین پہ کوئی جگہ کہ محبوب تر ہو نزدیک میرے کہ ہو قبر
میری اُسمین مدینہ سے تین بار فرمائی حضرتؐ نے یہ بات روایت کی یہ مالک رہ نے بطریق ارسال کے ف بُری ہے وہ چیز یعنے
اسلیے کہ بُرا کہا تونے قبر مومن کو باوجود یکہ قبر اُسکی باغ ہے باغوں جنت کے سے اُسنے کہا کہ یہ ارادہ میں نے نہیں کیا کہ قبر مطلق بُری
خوابگاہ ہے بلکہ یہ ارادہ کیا تھا میں نے کہ شہید ہونا اللہ کی راہ میں بہتر ہے گھر میں مرنے سے حضرتؐ نے اُسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ
نہیں ہے کوئی مانند شہید ہونے کے راہ خدا میں پھر ذکر کی فضیلت اُسکی کہ مرے اور دفن کیا جاوے مدینہ میں برابر ہے کہ شہید ہو یا غیر شہید
ہو سائق تھا اس عبارت کے کہ نہیں زمین پہ الخ ✽ ع ✽ (وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا کہا عمر بن الخطابؓ نے سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تھے
بیچ وادی عقیق کے فرماتے آیا میرے پاس آج کی رات ایک آنیوالا پروردگار میرے کی طرف سے یعنے فرشتہ اور کہا نماز پڑھ اس
جنگل مبارک میں اور کہہ عمرہ حج میں اور ایک روایت میں ہے کہ کہہ عمرہ اور حج یعنے نماز اُسمین مانند عمرہ اور حج کے ہے نقل کی یہ بخاری نے

ف وادی عقیق نام ایک جنگل کا ہی مدینہ کے جنگلون مین سے اور کہ عمرہ [illegible] مین یعنی وہ [illegible] کہ لوگون بہاہر شہر سے کے کہ حج مین ہو مقصود بیان کرنا فضیلت نماز کا ہی اُس جنگل مین کہ حکم عمرہ اور حج کا رکھتی ہی اور فضائل مدینہ منورہ کے سوائے فضائل مذکورہ کے اور بھی بہت منقول ہین لکھا ہی علماء نے کہ حکیم مطلق جل و علی نے بیچ مٹی اور میوؤن اس شہر پاک کے شفا رکھی ہی اکثر حدیثون مین آیا ہی کہ مدینہ کے غبار مین شفا ہی ہر بیماری سے اور بعضے طرق مین آیا ہی کہ شفا ہی جذام اور برص سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضے اپنے صحابہؓ کو حکم فرمایا کہ علاج تپ کا ساتھ اُس خاک پاک کے کرین اور مدینہ منورہ مین صحابہ رضا اور تابعینؒ سے یہ بات ارثاً چلی آتی ہی اور بیچ لیجانے اِس مٹی کے واسطے دوا کے آثار وارد ہوئے ہین اور اکثر علماء نے اِس علاج کو تجربہ کیا ہی شیخ مجدالدین فیروزآبادی فرماتے ہین کہ مین نے خود اسکا تجربہ کیا ہی کہ میرا غلام برس دن کامل سے عارضۂ تپ مین گرفتار تھا مین نے یہ مٹی تھوڑے سے پانی مین ڈالی اور اُس غلام کو پلائی اُسی دن صحت پائی اور مین نے بھی یعنے حضرت شیخ عبدالحق نے تجربہ اِس معالجہ کا کیا جن ایام مین کہ مین وہان وارد تھا گرفتار ہوا ساتھ عارضہ آماس قدمون کے کہ باتفاق طبیبون کے اِس سے خوف ہلاک کا ہی طلب شفا کی ساتھ اِسی خاک پاک کے تھوڑے سے دلون مین ساتھ بہت سہل طرح کے اِس عارضہ سے نجات پائی اور شفا طلب کرنی مدینہ کے میوؤن سے صحیحین کی حدیث مین آئی ہی کہ جو کوئی سات کھجورین عجوہ کہ ایک قسم ہی کھجور کی نہار مُنھ کھاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اُسے تاثیر نہین کریگا اور از بزرگی اِس شہر کی یہ ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو وصیت کی تھی اُس شہر شریف کے رہنے والون کی تعظیم و تکریم کی کہ لائق ہی اُمت میری کو کہ محافظت کرین حرمت ہمسایون میرے کی اور بیچ رعایت حقوق اُنکے کے قصور نہ کرین اور جو کچھ اُنسے صادر ہو مواخذہ نکرین اور حتی المقدور درگذر کرین جبتک کہ یہ پرہیز کرین کبائر سے یعنے جبکہ کبیرہ کرین تو جو کچھ حکم شریعت ہو بیچ حق اللہ کے اور حق بندون کے قائم کرین جو کوئی حفاظت اِنکے حرمت کی کریگا روز قیامت کے مین اُسکا گواہ اور شفاعت کرنیوالا ہونگا اور جو کوئی حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نہ رکھیگا پلایا جاویگا طینت الخبال سے اور طینت الخبال ایک حوض ہی دوزخ مین کہ اُسمین پیپ و لہو دوزخیون کا جمع ہوتا ہی اور آیا ہی کہ ایک روز حضرتؐ نے اپنے دست مبارک اُٹھائے اور دعا کی کہ خداوندا جو کوئی ساتھ میرے اور میرے شہروالون کے بدی کا خیال کرے جلدی اُسکو ہلاک کر اور فرمایا حضرتؐ نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈراوے گویا مجھے ڈرایا اور دوسری مین آیا ہی کہ جس نے ڈرایا اہل مدینہ کو از راہ ظلم کے ڈراویگا اُسکو اللہ اور ہوگی اُسپر لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی اور اور روایت مین آیا ہی کہ کوئی عمل اُسکا نہین مقبول نہ فرض اور نہ نفل اور آداب وہان کے یہ ہین کہ جسقدر وہان رہے اُسکو غنیمت جانے اور حتی الامکان حاضر مسجد شریف مین رہے اور اعتکاف اُسمین کرے اور خیرات کرے اور تمام اوقات کو صرف نماز روزہ اور درود اور طاعات مین کرے اور اگر مسجد مین ہو نظر حجرۂ شریفہ سے نہ اُٹھاوے اور اگر باہر مسجد کے ہو قبہ شریفہ پر نظر رکھے ساتھ ہیبت اور تعظیم اور خضوع اور خشوع کے کہ حکم اُسکا بیچ استحباب کے حکم نظر کرنے کا طرف کعبہ کے ہی اور نورانیت اور ذوق کہ نظر کرنے سے طرف قبہ کے باہر شہر مشتاق پاتے ہین دریافت کرنا اُسکا موقوف اُسی حالت پر ہی بیان اُسکا نہین ہو سکتا بیچ ذوق این مے نشناسی بخدا تا نچشی + اور اور آداب وہان کا یہ ہی کہ جسقدر شب بیداری وہان ہو سکے اگرچہ ایک شب ہو ہاتھ سے نہ دے کہ قدر اُس رات کی شب قدر سے کم نہین ہی بلکہ زیادہ اور چاہیئے کہ اُس شب مین کہ ایک ہی شب ساری عمر مین ہی درود بکثرت حضرتؐ پر بھیجے بلکہ تمام شب اُسمین مشغول رہے اور اگر نیند آنے لگے ساتھ خیال جمال باکمال حضرتؐ کے لذت حاصل کر کر اُسکو دفع کرے جبتک حضرتؐ کے جمال باکمال کا خیال کریگا تو نیند

کہاں اور کچھ کہاں ع قرار چیست [illegible] کجا + اور آداب وہاں کے یہ ہین کہ دل اور زبان اور اعضا کو وقت داخل
ہونے سے مسجد شریف مین وقت [illegible] ہر بری [illegible]لاف ادب سے نگاہ رکھے اور ہمیشہ تصور اُسکا رکھے کہ کس جناب مین حاضر ہون
اور اگر کوئی مخل اُسکی اوقات کا ہو اُس سے کنارہ کش ہووے اور اکتفا کرے کلام مختصر پر بقدر ضرورت کے اور آداب مسجد کے اوپر گذر چکے
ہین مثل تھوک وغیرہ نہ ڈالنے کے وہان پر ضرور ملحوظ رکھے اور مسجد مین آنے سے پہلے مصلےٰ روضہ شریفہ اور منبر کے درمیان مین نہ بچھوا رکھے
بلکہ اگر شوق حاصل کرنے اِس فضیلت کا ہو سب سے پہلے وہان آوے اور بیٹھے اور بیچ ختم کرنے قرآن کے اُس مسجد مین کہ جگہ اُترنے قرآن
اور جبرئیل کی ہی اگرچہ ایکبار ہو قصور نکرے اور اگر ہو سکے تو پڑھے اور مطالعہ کرے یا کسی سے سُنے اُن کتابون کو بھی کہ بیچ خصلتون اور فضیلتون
حضرت سید کائنات کے ہین علیہ افضل الصلوات واشرف التسلیمات تا شوق عبادت اور شوق ملاقات حضرت کا ہو اور بعد زیارت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زیارت بقیع کے کہ اُسمین مزار اصحابہ کرام اور آل اطہار رضی اللہ عنہم وغیرہم کے ہین کرے اور زیارت سید الشہدا
حضرت امیر حمزہ چچا حضرت کے کی اور زیارت مسجد قبا اور اور مساجد اور رکنون اور تمام مکانات حضرت کے کی کرے لیکن کلام اسمین ہی کہ
زیارت بقیع کی ہر روز بعد از زیارت حضرت کے کرے یا روز جمعہ کے فقط جیسے کہ اب عادت ہوئی ہی امام نووی اور تابعین اُنکے نے کہا کہ
ہر روز کرے اور ہر بار کہ قبر شریف پر گذرے اگرچہ باہر مسجد سے ہو کھڑا رہے اور سلام وصلوٰۃ بھیجے حضرت پر اگرچہ کئی بار گذر واقع ہو اور
اگر سامنے قبر شریف کے آوے آداب زیارت کے بجا لاوے اور وہان کے لوگون کی محبت وتعظیم ضرور ملحوظ رکھے اگرچہ ساتھ فسق وبدعت
کے منسوب ومطعون ہون اسلیے کہ شرف صحبت کے ہمسائگی کا کافی ہی اور یہ شرف ساتھ کسی بدعت وگناہ کے جاتا نہین اور حسن خاتمہ اور مغفرت
سے محروم نہین کرتا اور بعد فارغ ہونے کے زیارات سے جب ارادہ وطن کے آنے کا کرے چاہیے کہ رخصت ہووے مسجد نبوی سے ساتھ نماز
اور دعا کے بیچ مصلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا قریب اُسکے بعد ازان زیارت قبر مقدس کی ساتھ آداب زیارت کے کرے اور واسطے
حاصل ہونے سعادت کونین کے اپنے اور جسکے لیے چاہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور قبول ہونا ان عبادات کا اور پہونچنا اہل وعیال
مین ساتھ سلامتی کے طلب کرے اور دعا پڑھے اللہم انا نسالک فی سفرنا ہذا البر والتقوی ومن العمل ما تحب وترضی اللہم لا تجعل ہذا آخر العہد
بنبیک ومسجدہ وحرمہ ویسر لی العود الیہ والعکوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ وردنا الی اہلنا سالمین غانمین آمین آمین
اور علامتون قبولیت اور حصول مقصود سے غلبہ رونے کا ہی اُس وقت بلکہ گریہ وزاری تمام اوقات مین باعث ذوق اور نشان امید واری ہی
ع این دلم باغ است وچشم ابرش + ابر گرید باغ خندد شاد وخوش + اور اگر رونا غلبہ نکرے سعی بتکلف رونے مین کرے اور جو مضمون
کہ ذوق ورقت لاوین سوچے کہ رونا اس مقام مین بہر وجہ علامت قبولیت کی ہی اور بعد ازان روتا ہوا اور غمگین جان کی مفارقت سے پھرے
اور وقت رخصت کے پچھلے پاؤن نہ پھرے کہ یہ خاص کعبہ ہی کے لیے ہی اور وقت رخصت کے جسقدر ہو سکے تصدق کرے اور وقت پھرنے
کے آداب کہ وقت پھرنے سفر سے آنے مین رعایت کرے اور جب اپنے شہر پر پہونچے یہ دعا پڑھے اللہم انی اسالک خیرہا وخیر اہلہا و
خیر ما فیہا واعوذ بک من شرہا وشر اہلہا وشر ما فیہا اللہم اجعل لنا بہا قرارا ورزقا حسنا اور جب شہر مین آوے پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ
واعز جندہ فلا شیء بعدہ اور پہلے آنے کے خبر پہونچنے کی خبر سیتے اپنے اہل کو پہونچاوے اور یکایک گھر مین نہ چلا آوے اور نہ رات کو آوے
بہترین اوقات وقت چاشت ہی یا آخر روز یا پہلی رات کے اور پہلے گھر مین آنے سے تحیہ مسجد کا کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اگر وقت مکروہ

ہو اور دعا کرے اور شکر نعمت سلامتی سے پہونچنے کا بجا لاوے اور کہے الحمد للہ [illegible] صالحات اور جو کوئی آگے آوے مصافحہ کرے اور اگر گلے ملے تو بھی جائز ہی بشرطیکہ ملنے والا امرد نہو اور جب گھر میں آوے [illegible] اور دعا اور حمد وثنا سے مولیٰ بجا لاوے اور گھر والون کی خبر پوچھکر مسجد یا کسی اور جگہہ مین قریب گھر کے آنکر بیٹھے تا لوگ [illegible] کو آویں پس جو کوئی ملنے کو آوے اُس سے تواضع اور خوشی سے پیش آوے اور دعا کرے خصوصًا شہر مین آنے سے پہلے کہ دعا مسافر کی خصوصًا حاجی کی پہلے پہونچنے سے شہر مین مستجاب ہی اور اگر کوئی خلاف شرع چیز دیکھے مانند بجانے دف وغیرہ مزامیر کے منع کرے اور حاصل تمام آداب اور روح تمام افعال حج کے اور افضل اوضاع یہ ہی کہ بعد پھرنے کے اس سفر مبارک سے قصد کرے اوپر تجدید [illegible] کے اور لازم کرے تقوی کو اور کوشش کرے بیچ حاصل کرنے نیکیون ظاہر و باطن کے اسلیے کہ کہا ہی علما نے کہ علامت حج مبرور کی یہ ہی کہ جس حالت سے گیا تھا بہتر اُس سے ہو کر پھرے اور دلیل اور علامت اُسکی یہ ہی کہ حرص ہو اوپر اتباع سید انبیا کے صلے اللہ علیہ وسلم اور سرد دل ہو محبت دنیا اور اہل اُسکے سے اور سرگرم ہو محبت آخرت اور اہل اُسکے مین شرح فی الترجمۃ وجذب القلوب + للہ الحمد تمام ہوا دوسرا ربع ساتھ مدد وتوفیق وقوۃ اللہ تعالیٰ کے صلے اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ❁

تمت